بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی اٰلہ
الطاہرین واصحابہ الکاملین اجمعین الی یوم الدین **اما بعد** چونکہ جناب پیران پیر عالم ربانی محبوب سبحانی جیسے کہ طریقہ
تصوف وسلوک مین بڑے کامل تھے حتی کہ امام السالکین وقدوۃ العارفین وشیخ شیوخ الطریق بالتحقیق وغیرہا القاب سے ملقب
ہین ویسے ہی علوم شریعت مین بھی ایک بڑے امام محقق مدقق ہوئے ہین مخالفین اہل سنت والجماعت ومبتدعین زائغین کے
جمیع فرق ضالہ پر رد قدح اور اون کے محدثات وبدعات مخترعات کا قلع وقمع خوب ہی کیا ہے ہر ایک فرقہ زائغہ و
گروہ باطلہ کے اقسام اور اصناف بیان کر کے نہایت عمدہ طور پر اون کے طریق جائرہ وسبل عوجہ کو خراب وبرباد
کیا ہے اُن کے بڑے بڑے قصور بابات عالیہ کو جو صدہا سال سے اُن کے قیاسات فاسدات کے معمار ون نے بنا کر تیار کیا تہا سب
یک لخت منہدم کر دیا اور اُن کے محدثات کی بڑے اونچے اونچے آثار ومینارون کو یکدم مسمار کر دیا اس باب مین ایسی تحقیق کی کہ اگر
ذرہ بہر بھی کسیکو جادۂ اعتدال شرعی سے مائل ومنحرف ومنصرف دیکہا تو اسکو دہر بایا سب کی قلعی کہولدی اور ایسی باتین کیون نہ
کرتے انکی حقیقت حال دریافت کرنیسی کچہہ تعجب نہین ہی کیونکہ جناب پیر صاحب امام الائمہ صاحب مناقب وفضائل جمیع شیخ شیوخ المحدثین
قاطع عنق المبتدعین الضالین اجمعین جن کے فضائل اسقدر ہین کہ انکے واسطے دفاتر چاہئین یہ موقع ان کے بیان کا نہین ہے
اس جگہہ گنجایش ووسعت نہین ہے فقط شعر صاحب پندنامہ عطار پر اکتفا کرتے ہین ؎ احمد حنبل کہ بود او مرد حق بود در
ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق ایسے امام جلیل القدر عالیشان سیف صارم کے پیرو تہے اُن کی ڈہنگ کو حضرت پیر صاحب نے
اختیار کیا ہے۔ حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے اصحاب امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ
علیہ پر بہی نکتہ چینی کی ہے جو شخص مسلک احقاق حق وابطال باطل مین منسلک ہو جاتا ہے بمضمون قول الحق ولو کان مرا
کسی کو نہین چہوڑتا بڑے سے بڑا کیون نہ ہو نقاد ومحک کا کام یہی ہے کسی کا لحاظ نہین کرتا گو جناب امام ابو حنیفہ علیہ
الرحمۃ بڑے امام جلیل الشان ہین ولیکن غلطی وسہو اور نسیان وخطا سے سوا انبیاء علیہم السلام کے کون معصوم ہے ہر
کسی سے کچہہ نہ کچہہ ہو ہی جاتا ہے اس بنا پر پیر صاحب نے اپنی کتاب مستطاب **غنیۃ الطالبین** مین امام صاحب علیہ الرحمۃ
کے اصحاب کا رد لکہا ہے چنانچہ بہت سے آدمیون نے اسکی مختلف تاویلین کی ہین کسی نے اس قول کی جو جناب پیر صاحب نے
اصحاب امام ابی حنیفہ کے حق مین کہا ہے تاویل شروع کی کسی نے ابو حنیفہ سے مراد کوئی اور ابو حنیفہ غیر مشہور مجہول رجما بالغیب

فرض کر کے اپنا داؤ نکالا کسی نے کچھ کسی نے کچھ ہر ایک نے اپنے اپنے تیر بغیر نشانہ چلائے ولیکن کچھ نہ بن آئی آخر مجبور ہو کر
بعض نے ایسی ترکیب نکالی کہ وہ بے شک اپنی حیلہ دفع مین لائق آفرین ہے گو وہ فی الواقع حبل سے اضعف واہون من
بیت العنکبوت اور سب سے اوہی اخرب ہی لیکن اس لحاظ سے کہ عوام کالانعام تو بر کنار بعض علما بھی بسبب شدت تعصب آنکھ بند
کر کے اس اختراع کی تقلید کر کے اس مقول دہی کی بلا مین مبتلا ہو گئے سب پر فوقیت لیگیا وہ یہ حیلہ ہے کہ یہ کتاب مستطاب جناب
پیر صاحب قدس سرہ العزیز کی سرے سے تصنیف ہی نہین ہے کسی غیر کی ہے اور پیر صاحب کے نام سے اسکی شہرت غلط ہو اگر ذی
انصاف اعتساف سے خالی ہو کر غور کرے تو بالکل اسکو اسبات کی بناوٹ و تصنع ثابت ہو جاوے کیونکہ اگر مصنفات مشہورات
کی نسبت یہ احتمال نکالا جاوے تو بس کوئی تصنیف کسی مصنف کی رہنے کی نہین یہ امانت سراسر خیانت ہو جائیگی مصنفات
معروفہ بنام مصنفین کے بارہ مین سب کا قول مسلم چلا آتا ہے کوئی اس امانت کے ارتفاع کا قائل نہین ہو الا ماشاء اللہ جسکا
ثبوت یہ براہین بالیقین ہو جاوے قطع نظر اسکے جب کہ بڑے بڑے علماء وفضلاء کبار اس کتاب مستطاب کا انتساب بجناب
پیر صاحب کرتے ہون کبرا بھی کیسے جن کے اقاویل بلا دلیل اباطیل ومخرعبیل کیطرف نسبت نہ کیے جاوین بلکہ مستندات ومستشہدات
کے مقامات مین ذکر کیے جاوین جیسے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام علامہ حافظ ناقد صاحب الجرح والتعدیل محمد بن احمد ذہبی
جنکی میزان الاعتدال فی اسماء الرجال تصنیف ہے یہ اس پایہ کے امام ہین کہ اگر بالفرض کسی اور شخص سے اس کتاب کی نسبت
ثبوت نہ ملتا تو بس اکیلے تنہا ہی کافی تھی ان کی قدر و منزلت و منقبت و مکرمت علماء ہی جانتے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث
کامل شمس الہند وغیرہم اور لطف یہ کہ مقلدین ابی حنیفہؒ سے بڑے بڑے محققین پیر صاحب کی تصنیف ہونیکے قائل ہین جیسے
ملا علی قاری جو ہر گروہ مقلدین امام ابو حنیفہؒ مانے جاتے ہین اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی تو پھر بھلا ان علماء عظام
وفضلاء کرام کے مقابل مین کس کی بلا سند گھڑلی بناوٹی بات تسلیم کیجا سکتی ہے اگر اس کتاب کی تصنیف بنام پیر صاحب کے ثبوت مین
پورے طور پر علی الاستیعاب علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال نقل کیے جاوین تو بہت بڑی ذی حجم کتاب بنجائے ہم خوف
طوالت موجب ملالت مشتے نمونہ از خروارے و دانہ از انبار بسیار ہدیہ ناظرین منصفین کرتے ہین منصف مزاج کیواسطے تو ایک کلمہ ہی
کافی ہوتا ہے جس سے حق کو باطل سے تمیز کر سکتا ہے اور متعسف متعصب مزاج کیواسطے دفتر کیون نہ ہون الآن کما کان کا مضمون
ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وہا انا اقول بتوفیق الرب الرحمن وہو المستعان وعلیہ التکلان فی کل امر وشان فی کل حین و
آن الحافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب العلو للعرش کے صفحہ ۵۳ ا مطبوعہ مطبع انصاری دہلی مین خدا تعالی کے عرش پر ہونے کے
ثبوت مین مستشہداً جناب پیر صاحب کا قول ان کی کتاب غنیۃ الطالبین سے نقل کر کے فرماتے ہین عبارتہ ہکذا قال شیخ الاسلام
سید الوعاظ ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح بن جنکی دوست الجیلی الحنبلی شیخ العراق فی کتاب الغنیۃ له
وهو مجلد اما معرفة الصانع بالآيات والدلائل على وجه الاختصار فهو ان يعرف ويتيقن ان الله واحد احد
الى ان قال وهو مستو على العرش محتو على الملك محيط علمه بالاشياء الخ ترجمہ فرمایا شیخ الاسلام واعظون کے سردار

ابو محمد عبدالقادر ابن ابی صالح بن جنگی دوست جیلی حنبلی شیخ عراق نے اپنی کتاب غنیہ مین اور وہ بڑی کتاب ہے لیکن پہچاننا خدا کا ساتھ
نشانیون اور دلیلون کے اختصار کے طور پر پس وہ یہ ہے کہ آدمی پہچانے خدا کو اور یقین کرے کہ تحقیق خدا اکیلا تنہا ہے
یہان تک کہ فرمایا پیر صاحب نے اور خدا عرش پر قرار پکڑنے والا ہے تمام جہان کو گھیرنے والا ہے اُسکا علم سب چیزون کو
محیط ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۴ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین عبارتہ ہٰکذا وَاَمَّا مَا
وَقَعَ فِی الْغُنْیَةِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رح الخ اور لیکن وہ جو واقع ہوا ہے غنیہ مین جو تصنیف ہے
جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رح الخ ملا علی قاری امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسند کی شرح صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ مطبع گلزار
محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین وَ وَقَعَ فِی الْغُنْیَةِ لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الخ
ترجمہ اور واقع ہوا ہے کتاب غنیہ مین جو تصنیف ہے شیخ عبدالقادر صاحب کی شیخ صاحب محدث دہلوی فتوح
الغیب کی شرح صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین در غنیہ کہ از تصانیف مشہورہ حضرت است الخ یعنے
غنیۃ الطالبین مین جو حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی مشہورہ تصانیف سے ہے الخ مولوی عبدالحی صاحب محدث
لکھنوی رحا اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل جو ملحق ہے میزان الاعتدال فی نقد الرجال کے آخر مین
جواب دیتے ہین ان کذابون کا جو کہتے ہین غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہین ہے عبارتہ ہٰکذا اَمَّا اَوَّلًا فَلِاَنَّ
نسبتها الیه مذکورة فی کتب ابن حجر وغیره من الاکابر فانکار کونها من تصانیفه غیر مقبول عند الاوهم
واما ثانیا فلان من طالع الغنیة من اولها الی اٰخرها حرفًا حرفًا علم کونها من تصانیفه قطعا
واما ثالثا فلانه علی تقدیر تسلیم انه لیس من تصانیفه بل من تصانیف غیره لا یشك من یطالعها
ان مولفها فاضل ربانی کامل حقانی وان کان غیر شیخ الجیلانی فلزوم کون الحنفیة مرجئة
تبصر بحر من هو من الطائفة المتفقة باق الی الاٰن کما کان وان اندفع الطعن عن الشیخ الجیلانی قطب
الزمان ترجمہ ایہر جواب اول پس واسطے کہ تحقیق نسبت کرنا اس کتاب کا طرف حضرت پیر کے ذکر کیا گیا ہے حافظ
ابن حجر اور ان کے سوا اور بڑے بڑے علما کی کتابون مین پس پہلون کا غنیہ کے حضرت پیر صاحب کی تصنیف ہونے سے
انکار کرنا مقبول نہین ہے اور لیکن دوسرا جواب پس تحقیق جو شخص غنیہ کا اول سے آخر حرف بحرف مطالعہ کرے تو اُسکا حضرت
پیر صاحب کی تصانیف سے ہونا یقینًا جان لیگا اور لیکن تیسرا جواب پس تحقیق بر تقدیر تسلیم اسبات کے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کے
تصانیف سے نہین بلکہ اُن کی غیر کی تصانیف سے ہے پس نہین شک کرتا اسکا مطالعہ کرنیوالا اسبات کا کہ تحقیق غنیہ کا مصنف
فاضل ربانی اور کامل حقانی ہے اگرچہ حضرت پیر صاحب کے سوا کوئی اور شخص ہی ہو کتاب **غنیۃ الطالبین** حضرت پیر صاحب
ہی کی تصنیف ہونے کے دلائل اگرچہ اور بہی ہین لیکن منصف مزاج کے لیئے اسقدر ثبوت جو دیا گیا ہے کافی ہے اور متعصب
نہ ماننے والے کے لیئے اگر دفترون کے دفتر لکھے جاوین تو بہی کافی نہین ہوسکتے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فہرست مضامین کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین اردو مترجم تصنیف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تمت

فہرست مضامین کتاب مستطاب فتوح الغیب مترجم اردو تصنیف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تلخیص الصحاح اردو مترجم

حضرات

یہ بات تو ظاہر ہے کہ دین اسلام کا مدار کتاب اللہ کے بعد حدیث کی چھ ضخیم کتابون (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد ونسائی موطا امام مالک) پر ہے اور انکی ضخامت کے بھاری سبب اول اسناد دوم ایک ہی حدیث کا اکثر بار بار آنا ہے اسمین شک نہین کہ معتبر اسناد حدیث کیساتھ ہونا ضروری ہے مگر جب اس قسم کی کتابین پہلے چھپ چکی ہون تو پھر باسقاط اسناد وحذف مکررات (خصوصاً جب کہ ہر حدیث کیساتھ کوئی علامت اصل کتاب کی رہے جس سے اگر اسناد حدیث پر بحث واقع ہی ہو تو فوراً وہ حدیث اصل کتاب سے نکال لیجاوے) کچھ حرج واقع نہین ہوتا اور بہت سا حجم کم ہوسکتا ہے چنانچہ قاضی القضات شرف ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم بارزی رحمہ اللہ ودیگر بزرگان دین نے کل صحاح ستہ کی حدیثون کو باسقاط اسناد وحذف مکررات یکجا جمع کردیا ہے مضامین حدیث کو حروف معجمہ کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے جس سے حدیث کو نکالنے مین آسانی ہوگئی ہر حدیث کیساتھ علامت لگادی کہ جس سے پتہ چل سکے اس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ مین سے کتنون نے روایت کیا ہے اور کتنون نے نہین کیا

غرض اس مجموعہ کو ایک عجیب و مختصر خلاصہ صحاح ستہ کا بنا دیا ہے لیکن از اس قسم کا کہ اصل حدیث مین کچھ نہی مداخلت کی گئی ہے یا کوئی حدیث ترک کی گئی ہو بلکہ اس طرح کہ مثلاً بخاری کی پوری حدیث کو نقل کر کے پھر یہ بتا دیا ہے کہ مسلم نے اس سے زیادہ کون سے لفظ روایت کیے ہین ترمذی رہنے کون سے چھوڑ دیے ہین امام مالک نے کہان اختلاف ظاہر کیا ہے اور کہان اتفاق وغیرہ وغیرہ اور جس حدیث کو چھیون صحاب نے بالاتفاق ایک ہی عبارت سے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس کے اخیر مین لکھتے ہین اخرجہ الستۃ اور جس حدیث پر مؤطا رکے باقی کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اخرجہ الخمسۃ اور اگر اصحاب صحاح ستہ مین سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اخرجہ الخمسۃ الا فلانا اور فلان کی جگہہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو امام بخاری او مسلم ہی روایت کرین اُسکے بعد لکھتے ہین اخرجہ الشیخان اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اخرجہ الثلثۃ اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین اخرجہ الشیخان و فلان فلان کی جگہہ انکا نام لکھتے ہین جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین اخرجہ الاربعۃ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہون تو وہان لکھتے ہین اخرجہ الاربعۃ الا فلانا اور فلان کی جگہہ اُنکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اس کی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کر دیتے ہین پس این خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر بن گئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ طلبا حدیث کو کس قدر فائدہ اس مجموعہ سے پہونچ سکتا ہے کہ اس کی ایک حدیث پڑھنے سے وہ صحاح ستہ کی چھیون حدیثون کو پڑھ لیتا ہے اور اُن کے اتفاق و اختلاف سے بھی واقف ہو جاتا ہے اس مجموعہ کا نام اُنھون نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول رکہا پس علم حدیث مین اس کتاب سے بڑھکر اور کوئی کتاب نہین جو صحاح ستہ کا مجموعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ کا مطالعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ پر عبور حاصل ہوتا ہو اور تمام مضامین صحاح ستہ سے واقفیت ہو جاتی ہو۔ چونکہ یہ کتاب عربی تہی اس لیے اہل ہند کی ضرورت کو محسوس کر کے عالی جناب معلی القاب سید محمد محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو بامحاورہ مین اسکا ترجمہ کیا اور حواشی مفیدہ چڑہا ئے اور اُس ترجمہ کا نام نامی

تلخیص الصحاح اردو

رکہا اس سے زیادہ مفید اور حاوی کتاب ملنی ناممکن ہے جس آدمی کے پاس ایک مترجم قرآن شریف اور ایک یہ کتاب ہو اس کو مسائل دینیہ کے لیے مطلقاً کسی اور کتاب کی ضرورت نہین رہتی ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ کم از کم ایک دفعہ تو مضامین صحاح ستہ سے واقف ہو جاوے یہ متبرک کتاب چھ جلدون مین ختم ہوئی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے

پہلی جلد دو روپیہ۔ دوسری جلد دو روپیہ تیسری جلد دو روپیہ چوتہی جلد دو روپیہ پانچوین جلد دو روپیہ چہٹی جلد ایک روپیہ کل قیمت گیارہ روپیہ

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب سے فیضیاب ہون اور اپنی دوستون کو اسکے خریدنے کی ترغیب دلا کر الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق

من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة

تصنیف لطیف مقبول [illegible] العالمین امام العارفین سید الصوفیین ناصر حدیث ختم النبیین حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین علیہ رحمۃ اللہ العالمین

مسمّٰی بہ

غنیۃ الطالبین

مترجم اردو و بحاشیہ از تالیف حضرت شیخ [illegible]

فتوح الغیب

مترجم اردو

باہتمام محمد محی الدین عثمان [illegible] شیخ محمد الحی ولد شیخ محی الدین صاحب مرحوم تاجران کتب [illegible] صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد والثناء لمن له العزة والعلاء الذی هو الله واحد مرتد برداء الکبریاء ولیس له شریک فی الارض و السماء والذی خلق الرسل الاصفیاء والاولیاء من اقتدی بهدیهم صار من السعداء ومن خالف بطریقتهم کان من الاشقیاء والصلوة الغیر المحصورة وبلا انتهاء والسلام من غیر عد ولا احصاء علی افضل الخلق وختم الانبیاء وعلی آله الاتقیاء وعلی صحبه الکملاء الی یوم الجزاء قال محی السنة السید الحبر العامل العالم الربانی ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس الله سره العالی افاض برکاته علی من اقتدی بطریقه السامی

سب تعریف اور صفت اس ذات کے واسطے ہے جسکے لیے عزت اور بلندی ہے اور وہی ایک خدا ہے اور پہنے ہوا الابڑائی کی چادر کو اور اسکا زمین و آسمان مین کوئی شریک نہین ہے اور اسی نے پیدا کیا ہے ایسے پیغمبرون برگزیدہ اور اولیا کو جس نے انکے طریقہ کی تابعداری کی نیک بختون مین سے ہوگیا اور جسنے انکے طریقہ کی مخالفت کی وہ بدبختون مین سے تہا اور رحمت بہت و بے انتہا اور سلام بغیر گنتی اور شمار کے بہتر مخلوقات اور ختم الانبیا پر اور انکی آل پرہیزگار پر اور انکے اصحاب کاملین پر قیامت کے دن تک ہو۔ سنت کو زندہ کرنے والے سید حبر عامل عالم ربانی ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی نے فرمایا د پاک کرے خدا انکے بلند بہید کو اور ڈالے برکتین اپنی اسپر جو انکے نیک طریقہ کی پیروی کرے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

رب یسر واعن یا کریم اللهم عونک ولطفک صلی الله علی سیدنا محمد وآله واصحابه وسلم الحمد لله الذی بتحمیده یستفتح کل کتاب وبذکره یصدر کل خطاب وبحمده یتنعم اهل النعیم فی دار الجزاء والثواب وباسمه یستشفی کل داء ودوائه یکشف کل غمة وبذکر الیه ترفع الایدی بالتضرع والدعاء فی الشدة والرخاء والسراء والضراء وهو سامع لجمیع الاصوات بفنون الخطاب علی اختلاف اللغات والمجیب للمضطر الدعاء فله الحمد علی ما اولی واسدی وله الشکر علی ما انعم واعطی واضحا لحجة وهدی وصلوة علی صفیه ورسوله الذی نجی به من الضلالة هدی محمد وآله واصحابه واخوانه المرسلین والملئکة المقربین [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

ای رب میرے آسان کر اور مدد کر اے کریم یا الله میرا اعتماد تیری مدد اور تیری مہربانی پر ہے۔ رحمت بہیجو الله تعالی ہمارے سردار محمد اور انکی اولاد اور اصحاب اور سلام بہیجے سب تعریف الله ہی کیلیے ہے جسکی تعریف کے ساتھ ہر کتاب کو شروع کیا جاتا ہے الله جسکو ذکر کے ساتھ ہر بات شروع کیجاتی ہے اور جسکی حمد کے ساتھ جزا اور ثواب کے گھر مین بہشت والے نعمتین پائینگے اور جسکے نام سے ہر بیماری کی شفا ہوتی ہے اور ہر غم اور سختی کہولی جاتی ہے عاجزی اور دعا کے ساتھ سختی اور نرمی اور خوشی اور تکلیف مین اسی کیطرف ہاتھ اٹھائے جاتے ہین اور وہ سب آوازون کا سننے والا ہے باوجود زبانون کے مختلف ہونے کے تمام طرح طرح کی خطابون کے ساتھ اور بیقرار کی دعا قبول کرنیوالا ہے پس اسکو حمد ہے [illegible] اسی کا شکر ہے [illegible] انعام کیا اور دیا اور دلیل کو واضح کر دیا اور ہدایت کی اور اسکی رحمت ہے [illegible] رسول [illegible] گمراہی سے ہدایت کی جسکا نام محمد ہے اور انکی اولاد [illegible]

وَشَدَّدَ لِي الْخِطَابَ فِي تَصْنِيفِ هٰذَا الْكِتَابِ بِحُسْنِ ظَنِّهِ فِي الْإِصَابَةِ وَاللّٰهُ هُوَ الْعَاصِمُ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْمُطَّلِعُ عَلَى الضَّمَائِرِ وَالنِّيَّاتِ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ بِتَسْهِيلِ مَا أَرَادَ وَإِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِرْجَاءُ لِتَطْهِيرِ الْقُلُوبِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَإِبْدَالِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ إِنَّهُ غَافِرٌ لِلذُّنُوبِ وَالْخَطِيَّاتِ وَقَابِلُ التَّوْبَةِ مِنَ الْعِبَادِ فَلَمَّا رَأَيْتُ صِدْقَ رَغْبَتِهِ فِي مَعْرِفَةِ الْآدَابِ الشَّرْعِيَّةِ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَالْهَيْئَاتِ وَمَعْرِفَةِ الصَّانِعِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْآيَاتِ وَالْعَلَامَاتِ ثُمَّ الْإِتِّعَاظِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَلْفَاظِ النَّبَوِيَّةِ فِي مَجَالِسَ نَذْكُرُهَا وَمَعْرِفَةِ أَخْلَاقِ الصَّالِحِينَ سَمَّيْتُهَا فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ لِيَكُونَ عَوْنًا لَهُ عَلَى سُلُوكِ طَرِيقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَانْتِهَاءِ نَوَاهِيهِ وَوَجَدْتُ لَهُ نِيَّةً صَادِقَةً فَتَصَدَّيْتُ مِنْ فُتُوحِ الْغَيْبِ فِي فَاجَبْتُهُ إِلَى ذٰلِكَ فَسَارَعْتُ مُشَمِّرًا مُبْتَغِيًا مُحْتَسِبًا لِلثَّوَابِ وَرَاجِيًا لِلنَّجَاةِ فِي يَوْمِ الْحِسَابِ الْجَمْعِ هٰذَا الْكِتَابِ بِتَوْفِيقِ رَبِّ الْأَرْبَابِ الْمُلْهِمِ لِلصَّوَابِ وَقَدْ سَمَّيْتُهُ غُنْيَةَ الطَّالِبِينَ طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

بَابٌ

فَنَبْدَأُ فَنَقُولُ الَّذِي يَجِبُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ الدُّخُولَ فِي دِينِنَا أَوَّلًا أَنْ يَتَلَفَّظَ بِالشَّهَادَتَيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَيَتَبَرَّأَ مِنْ كُلِّ دِينٍ غَيْرِ دِينِ الْإِسْلَامِ وَيَعْتَقِدَ بِقَلْبِهِ وَحْدَانِيَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِأَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ الدِّينُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ فَإِذَا أَتٰى بِذٰلِكَ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَحَرُمَ قَتْلُهُ وَسَبْيُ ذَرَارِيهِ وَاسْتِغْنَامُ أَمْوَالِهِ وَيُغْفَرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنَ التَّفْرِيطِ فِي حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ يَجِبُ عَلَيْهِ

اور اس کتاب کی تصنیف مین مجھکو خطاب سخت کیا بسبب اپنے حسن ظن کی ثواب پہونچنے مین اور قولون اور فعلون مین اسہی بچانیوالا ہی اور پوشیدہ باتون اور نیتون پر واقف ہی اور انعام کرنیوالا فضل کرنیوالا ساتھ آسان کرنے اس چیز کے جسکا بعض دوستون نے ارادہ کیا اور دلون کے پاک کرنیکے لیے ریا اور نفاق سے اور برائیون کے بدلنے کے لیے نیکیون کے ساتھ اور اسی کی طرف امید کرتا ہی بیشک وہ گناہون اور خطاؤن کا بخشنے والا ہے اور بندون سے توبہ قبول کرنیوالا ہی پس جب مینے شرعی آداب کی معرفت مین جنمین فرائض اور سنتون اور شائستہ ہیئات ہے اور پیدا کرنے والے کی معرفت مین دلیلون سے اسکی صدق رغبت دیکھی پھر قرآن اور الفاظ نبویہ کو ساتھ نصیحت پکڑنے مین مجلسون مین جنکو ہم ذکر کرینگے اور اخلاق صالحین کی معرفت مین جنکو ہم درمیان کتاب کے ذکر کرینگے تاکہ اللہ تعالے کے رستے چلنے پر اور اُسکے حکمون کی فرمانبرداری کرنے اور اسکے منہیات سے بچنے کے لیے اسکی لیے مدد ہو (اسکی صدق رغبت دیکھی) اور مینے اسکی نیت صادق پائی جو تحقیق مجھ مین غیب کی فتوحات سے ظاہر ہوئی۔ پس مینے اسکے سوال کو جہان تک ہوسکا قبول کیا پس مینے تشمیر کرتے ہوئے ثواب کا طالب ہوتے ہوئے جلدی کی اور حساب کے روز مین نجات کی امید کرتے ہوئے اس کتاب کے جمع کرنے کی طرف رب الارباب کی توفیق سے جو ثواب کا الہام کرنیوالا ہی۔ اور مینے اسکا نام بے پرواہ کرنیوالی اللہ کے رستہ کے طالبون کی رکھاہی

باب پس ہم شروع کرتے ہین اور کہتے ہین وہ چیز جو اُس شخص پر جو ہمارے دین مین داخل ہونیکا ارادہ کرے واجب ہے۔ پہلے پہل یہ ہے کہ شہادتین کو کہے نہین کوئی لائق عبادت کی سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہین اور یہ کہ تمام دینون سے سوائے دین اسلام کے بیزار ہو اور اللہ تعالی کی وحدانیت کا اپنے دل سے اعتقاد کرے ایسے طریق پر جسکو ہم انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اس واسطے کہ اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک دین ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور فرمایا ہے اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جاویگا پس جب داخل ہوا ان دونو شہادتون کو لایا تو وہ اسلام مین داخل ہوگیا اور اُسکا قتل کرنا اور اُسکی اولاد کا قید کرنا اور اُس کے مال کا لوٹنا حرام ہوگیا اور جو اللہ کے حقوق مین اُس سے نقصان کیا اسکے لیے معاف ہوجاتا ہے بسبب فرمانے اللہ تعالی کے کہدے محمد ان لوگونکو جو کافر ہوچکے اگر وہ باز آوینگے تو معاف کیا جاویگا جو کچھ پہلے ہوچکا اور بسبب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک کہ کہین کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اللہ کے پس جب یہ اسکو کہین تو انھون نے مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیے مگر اسکے حق کے ساتھ اور انکا حساب اللہ تعالی پر ہے اور بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسلام قطع کردیتا ہی اسکو جو اس سے پہلے ہی پھر اس پر [illegible]

فتوح الغیب
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الغسلُ للاسلامِ لما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر
ثمامۃ بن اثال وقیس بن عاصم لما اسلما بالغسل وفی
روایۃ الق عنک شعر الکفر واغتسل ثم یجب علیہ الصلوۃ
لان الایمان قول وعمل لان القول دعوی والعمل
ہو البینۃ والقول صورۃ والعمل روحہا وللصلوۃ
شرائط تتقدمہا وہی الطہارۃ بالماء الطہور او التیمم
عند عدمہ والستارۃ بثوب طاہر والوقوف علی بقعۃ
طاہرۃ واستقبال القبلۃ والنیۃ ودخول الوقت اما
الطہارۃ فلہا فرائض وسنن والفرائض فی ظاہر
المذہب عشرۃ النیۃ اولا وہو ان ینوی بطہارتہ
رفع الحدث وان کان تیمما فاستباحۃ الصلوۃ
لان التیمم لا یرفع الحدث ومحلہا القلب فان ذکر ذلک
بلسانہ مع اعتقادہ بقلبہ کان قد اتی بالفضل وان
اقتصر علی الاعتقاد اجزاء ثم التسمیۃ وہو ان یذکر
اللہ تعالی عند ارادتہ اخذ الماء ثم المضمضۃ وہو
دوران الماء فی الفم ومجہ واخراجہ منہ ثم الاستنشاق
وہو ادخال الماء فی خرجی الانف ثم غسل الوجہ و
حدہ من منابت شعر الراس الی ما انحدر من اللحیین
والذقن طولا ومن وتد الاذن عرضا ثم غسل
الیدین الی المرفقین ثم مسح الراس وصفتہ ان یغمس
یدیہ فی الماء ثم یرفعہما فارغتین فیضعہما علی مقدم
راسہ ویجرہما الی قفاہ ویعیدہما الی الموضع الذی
بدء منہ ویکون الابہامان فی صماخی الاذنین فیمسح
بہما الجلدتین القائمتین مع الصماخین ثم یغسل
الرجلین الی الکعبین وہما الناتیان فی مفصل القدم و
کل ذلک مرۃ مرۃ واما التاسع فہو ترتیب الاعضاء
کلہا کما نطق بہ القرآن فی قولہ عز وجل یایہا الذین
امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم
الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین والعاشر

واجب ہو جاتا ہے بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے ثمامہ بن اثال اور قیس
بن عاصم کو جبکہ وہ اسلام لائے نہانے کا حکم دیا اور ایک روایت مین ہے تو اپنے سے کفر کے بالون
کو ڈالدے اور نہالے پہر اسپر نماز واجب ہوتی ہے کیونکہ ایمان قول اور عمل ہے اسلیے کہ قول
دعوی ہے اور عمل گواہ ہے اور قول صورت ہے اور عمل اسکا روح ہے اور نماز کے لیے کئی شرطین
ہین جو اسپر مقدم ہین اور وہ پاک پانی سے طہارت کرنا ہے یا اسکے نہ ہونیکے وقت
تیمم کرنا اور پاک کپڑے سے ڈہانپنا اور پاک جگہ پر کہڑے ہونا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور نیت کرنا
اور وقت کا داخل ہونا لیکن طہارت پس اسکے لیے کئی فرض اور کئی سنتین ہین اور فرض
ظاہر مذہب مین دس ہین پہلے نیت کرنا اور وہ یہ ہے کہ اپنی طہارت کے ساتہہ
حدث کے دور کرنیکی نیت کرے اور اگر تیمم ہو تو نماز کے مباح کرنیکا قصد کرے
کیونکہ تیمم حدث کو دور نہین کرتا اور اسکا محل دل ہے پہر اگر اسکو باوجود اعتقاد قلبی
کے زبان کے ساتہہ بہی ذکر کرے تو گویا افضل بات کو بجالایا اور اگر اعتقاد ہی پر
اقتصار کیا تو کافی ہے پہر تسمیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ پانی پکڑنے کے ارادہ کے وقت
اللہ تعالے کو یاد کرے پہر کلی کرنا ہے اور وہ پانی کا منہ مین پہیرنا ہے۔ اور
اسکا ڈالنا اور اسکا منہ سے نکالنا پہر استنشاق ہے اور وہ پانی کا ناک کی
دونو سوراخون مین داخل کرنا ہے پہر منہ کا دہونا اور اسکی حد سر کے بالون کے اگنے
کی جگہہ سے ڈاڑہی اور ٹہوڑی سے نیچے تک طول مین ہے اور کنپٹی سے کنپٹی
تک عرض مین ہے پہر کہنیون تک دونون ہاتہون کا دہونا پہر
سر کا مسح کرنا۔ اور اسکی صفت یہ ہے کہ اپنے دونون ہاتہون کو پانی مین ڈبائے
پہر ان دونو کو خالی کر کے اٹہائے پہر ان کو اپنے سر کی اگلی جانب پر رکہے اور
انکو اپنی گردن کی طرف کہینچے اور انکو اس جگہ کی طرف لوٹائے جس سے شروع
کیا تہا اور دو انگوٹہے دونو کانون کے سوراخون مین ہون پس انکے ساتہ دونو
چمڑون کہڑے ہونے والون کو مع کانون کے دونو سوراخون کے مسح کرے
پہر ٹخنون تک دونو پاؤن کو دہووے اور وہ قدم کے جوڑ مین ابہرنے والے ہین
اور یہ سب ایک ایک بار ہو لیکن نوان فرض وہ سب عضوون کی ترتیب ہے
جیسا کہ قرآن اسکے ساتہہ ناطق ہوا اس قول اللہ تعالے کے مین۔ اے
ایمان والو جب تم نماز کی طرف کہڑے ہو تو دہوو اپنے مونہون کو
اور اپنے ہاتہون کو کہنیون تک اور اپنے سرون کو مسح کرو
اور دہوو اپنے پاؤن کو ٹخنون تک
اور دسوان

الموالاة وهو اتباع العضو الثاني الاول قبل ان ينشف
ماء الاول واما سننها فعشر ايضا غسل الكفين قبل
ادخالهما الاناء والسواك والمبالغة في المضمضة والاستنشاق
الا ان يكون صائما وتخليل اللحية على اختلاف الروايتين
وغسل داخل العينين والبداءة باليمين واخذ ماء جديد
للاذنين ومسح العنق وتخليل ما بين الاصابع والغسلة الثانية
والثالثة واما التيمم فان يضرب يديه على تراب طاهر له
غبار يعلق باليدين ناويا الاستباحة صلوة مفروضة
مسميا ضربة واحدة يفرج بين اصابعه فيمسح وجهه بباطن
اصابع يديه وظهر كفيه بباطن راحتيه واما الطهارة الكبرى
فنذكرها في باب داب الخلاء ان شاء الله تعالى واما السترة
فان يكون ثوبا طاهرا يستر عورته ومنكبيه من سائر انواع
الثياب لا الحرير فان الصلوة فيه باطلة وان كان طاهرا
وكذلك المغصوب واما البقعة فان تكون طاهرة من جميع
النجاسات فان كان النجاسة التي عليها قد نشفتها الريح
او الشمس فبسط عليها لباسا طاهرا فصلى عليه صحت صلوته
على احدى الروايتين وكذلك ان كانت مغصوبة على رواية
ضعيفة واما استقبال القبلة فان يتوجه الى عين الكعبة
ان كان بمكة وما قاربها من البقاع والى جهتها ان كان على
بعد منها بالاجتهاد وبذل الطاقة بالاستدلال بالشواهد
والدلالات بالنجوم والشمس والرياح وغير ذلك واما النية
فمحلها القلب وهو ان يعتقد اداء ما افترض الله تعالى عليه
من فعل الصلوة بعينها وامتثال امره الواجب من غير
رياء وسمعة ثم يحضر قلبه الى ان يفرغ منها وقد جاء
في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لعائشة
رضي الله عنها ليس لك من صلوتك الا ما حضر فيه قلبك
واما دخول الوقت فيعلمه يقينا او غلبة الظن في يوم الغيم
وهيجان الرياح والموانع ثم يؤذن فيقول الله اكبر
الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا

پے در پے دہونا ہی اور وہ دوسری عضو کا پہلے کے پیچھے لگانا ہی قبل اس سے کہ پہلے کا
کا پانی خشک ہو۔ اور لیکن اُسکی سنتین تو وہ بھی دس ہین دونون ہاتہون کا دہونا
انکو برتن مین داخل کرنے سے پہلے اور مسواک کرنا اور کلی مین مبالغہ کرنا اور ناک مین پانی
ڈالنا مگر جب روزہ دار ہو اور ڈاڑہی کا خلال کرنا دو روایتون کے اختلاف پر اور دونو آنکہون
کا بیچ مین سے دہونا اور داہنی جانب سے شروع کرنا اور کانون کے لیے نیا پانی لینا اور
گردن کا مسح کرنا اور انگلیون کے درمیان خلال کرنا اور دوسری اور تیسری بار دہونا۔ اور
لیکن تیمم تو وہ یہ ہے کہ اپنے دونون ہاتہون کو پاک مٹی پر مارے جس پر غبار ہو جو ہاتہ کو چمٹ جائے
حالانکہ وہ نماز فرض کے مباح ہونے کی نیت کرنیوالا ہو اور بسم اللہ پڑہنے والا ہو
ایک ضرب کے ساتہ اور اپنی انگلیون کے درمیان کشادگی کرے پہر اپنے مُنہ کو اپنے ہاتہون کے
اندر کی جانب سے اور اپنی ہتھیلیون کے اندر کی جانب سے مسح کرے۔ اور لیکن بڑی طہارت
تو اسکو ہم باب آداب الخلا کے مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔ اور لیکن ڈہانپنا تو وہ اس طرح ہے
کہ پاک کپڑا ہو جو اُسکے گہٹنون سے ناف تک اور مونڈہون کو ڈہانپے ہر قسم کے کپڑے سے سوائے
ریشم کے کیونکہ اُسمین نماز باطل ہے اگرچہ پاک ہو ایسا ہی اُس کپڑے مین جو چہینا ہوا ہو
اور لیکن جگہہ تو وہ یہ ہے کہ تمام نجاستون سے پاک ہو پس اگر پلیدی کو جو اُسپر تہی ہوا
یا سورج نے خشک کر دیا پہر اُسپر پاک کپڑا بچہا دیا ہو اور اُسپر نماز پڑہی ہو تو اسکی
نماز دو روایتون سے ایک پر صحیح ہو جاویگی اور ایسا ہی اگر زمین چہینی ہوئی ہو۔
ضعیف روایت پر۔ اور لیکن قبلہ کو منہ کرنا تو وہ یہ ہے کہ نفس کعبہ کو متوجہ ہو
اگر مکہ مین ہو۔ اور جو اسکی نزدیک جگہون سے ہین۔ اور اگر اس سے دوری پر ہے تو
اُسکی جہت کی طرف متوجہ ہو ساتہ کوشش اور طاقت کو خرچ کرنے کے ساتہ
دلیل حاصل کرنے کے ساتہ شواہد اور دلیلون کے ستارون اور سورج اور ہواؤن اور
سوائے اُسکے سے۔ اور لیکن نیت تو محل اُسکا دل ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس چیز کے
ادا کرنے کا اعتقاد کرے جو اللہ تعالی نے اُسپر فرض کیا ہے نماز کے معین کرنے سے
اور اسکے امر واجب کے بجالانے سے سوائے ریا اور شنوانے کے پہر اپنے دلکو حاضر
کرے یہان تک کہ اُس سے فارغ ہو اور حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا
ہے کہ آپنے عائشہ رض کو فرمایا تجہکو تیری نماز سے کچہہ نہین ہے مگر وہ جس
مین تیرا دل حاضر ہو اور لیکن وقت کا داخل ہونا تو وہ اسکے یقینًا جان لینے سے
ہے یا غلبہ ظن سے ابر کے دن اور ہواؤن کی شورش اور طرح طرح کے مانعون مین
تحقیق وقت مین۔ پہر اذان کہے پس کہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا
اللہ بڑا ہے۔ مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین

اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ
اشہد ان محمداً رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ
الا اللہ ثم یقیم فیقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان
لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ
اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **فصل** فاذا کملت ہذہ
الشرائط دخل فی الصلوٰۃ بقول اللہ اکبر لا یجزئہ غیرہ
من الفاظ التعظیم ولہا ارکان وواجبات ومسنونات
وہیئات اما الارکان فخمسۃ عشر القیام وتکبیرۃ
الاحرام وقراءۃ الفاتحۃ والرکوع والطمانینۃ فیہ والاعتدال
عنہ والطمانینۃ فیہ والسجود والطمانینۃ فیہ والجلوس بین
السجدتین والطمانینۃ فیہ والتشہد الاخیر والجلوس
فیہ والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتسلیم و
اما الواجبات فتسعۃ التکبیر غیر تکبیرۃ الاحرام و
التسمیع والتحمید عند الرفع من الرکوع والتسبیح فی الرکوع
والسجود مرۃ مرۃ وقولہ رب اغفرلی فی الجلسۃ بین السجدتین
مرۃ واحدۃ والتشہد الاول والجلوس لہ ونیۃ الخروج
من الصلوٰۃ فی التسلیم واما المسنونات فاربعۃ عشر
الاستفتاح والتعوذ وقراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و
وقولہ آمین وقراءۃ سورۃ وقول ملأ السموات والارض
بعد التحمید وما زاد علی التسبیحۃ الواحدۃ فی الرکوع والسجود
وفی قول رب اغفرلی والسجود علی الانف فی احدی الروایتین
وجلسۃ الاستراحۃ بعد قضاء السجدتین والتعوذ من
اربعۃ اشیاء بان یقول اعوذ باللہ من عذاب جہنم ومن
عذاب القبر ومن فتنۃ المسیح الدجال ومن فتنۃ المحیا و
الممات والدعاء بما ذکر فی الاخبار بعد ان یصلی علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد الاخیر والقنوت فی الوتر
والتسلیمۃ الثانیۃ علی روایۃ ضعیفۃ واما الہیئات

مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول
ہین مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ خلاصی
کیطرف آؤ خلاصی کیطرف اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت
کے نہین پھر اقامت کہے پس کہے اللہ بہت بڑا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی لائق
عبادت نہین مین گواہی کہ محمد اللہ کے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ خلاصی کی طرف تحقیق
نماز قائم ہوگئی تحقیق نماز قائم ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے بجز خدا کے کوئی لائق عبادت
نہین **فصل** پس جب شرطین کامل ہوجاوین تو نماز مین اللہ اکبر کہنے کے ساتھ
داخل ہوگیا سوای اسکے الفاظ التعظیم مین سے اسے کافی نہین ہوسکتا اور اسکے
لیے رکن اور واجب اور سنتین اور صورتین ہین اور لیکن رکن پس وہ پندرہ ہین
کھڑا ہونا اور تکبیر تحریمہ اور الحمد کا پڑہنا اور رکوع کرنا اور اسمین آرام کرنا اور
اس سے سیدہا ہونا اور اسمین آرام پکڑنا اور سجدہ کرنا اور اسمین آرام پکڑنا
اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنا اور آرام پکڑنا اسمین اور پچھلا تشہد پڑہنا
اور اسمین بیٹھنا اور درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور سلام کہنا
اور لیکن واجب تو وہ نو ہین تکبیر کہنا سوای تکبیر تحریمہ کے اور سمع اللہ لمن
حمدہ کہنا اور ربنا لک الحمد سر اٹھانے کے وقت کہنا اور رکوع مین سبحان ربی
العظیم اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلے ایک ایک بار کہنا اور کہنا اے میرے
رب مجھ کو بخش دونون سجدون کے درمیان کے جلسہ مین صرف ایکدفعہ
اور پہلا تشہد پڑہنا اور اسکے لیے بیٹھنا اور سلام مین نماز سے نکلنے کی نیت
کرنا۔ اور لیکن سنتین پس چودہ ہین انی وجہت الخ پڑہنا اور اعوذ پڑہنا
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا اور آمین کہنا اور سورۃ کا پڑہنا اور ربنا لک
الحمد کے پیچھے ملأ السموات والارض کا کہنا اور وہ جو ایک تسبیح پر زیادہ
ہو رکوع اور سجدہ مین اور وہ جو زیادہ ہو رب اغفرلی کے کہنے مین اور ناک
پر سجدہ کرنا دو روایتون سے ایک مین اور آرام کے لیے بیٹھنا دونون سجدون
کے پورا کرنے کے بعد اور چار چیزون سے پناہ مانگنا اس طرح سے کہ کہے مین
عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی
اور مرنے کے فتنے سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہون اور تشہد اخیر مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد وہ دعا مانگنا جو حدیث
مین مذکور ہے اور وتر مین قنوت پڑہنا اور دوسرا سلام ضعیف روایت
پر اور لیکن صورتین

فخمس وعشرون هيئة رفع اليدين عند الافتتاح وفي الركوع
والرفع منه وهو ان يكون كفاه مع منكبيه وابهاماه عند
شحمتي اذنيه واطراف اصابعه مع فروع اذنيه ثم ارسالهما
بعد الرفع ووضع اليمين على الشمال فوق السرة والنظر
الى موضع السجود والجهر بالقراءة وامين والاسرار بهما
ووضع اليدين على الركبتين في الركوع ومد الظهر و
مجافاة عضديه عن جنبيه فيه والبداءة بوضع الركبتين
ثم اليدين في السجود ومجافاة البطن عن الفخذين والفخذين
عن الساقين فيه والتفريق بين الركبتين في السجود
ووضع اليدين حذاء المنكبين فيه والافتراش في
الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الاول والتورك
في الثاني ووضع اليد اليمنى على الفخذ اليمنى مقبوضة
مشيرا بالسبابة محلقا بالابهام مع الوسطى ووضع اليسرى
على الفخذ اليسرى مبسوطة فان اخل بشرط من الشرائط
التي ذكرناها اولا بغير عذر لم تنعقد الصلوة وان
ترك ركنا عامدا او ساهيا بطلت وان ترك واجبا ساهيا
جبره بسجود السهو وان ترك عامدا فبطلت الصلوة
وان ترك سنة او هيئة لم يبطل ولم يسجد

كتاب الزكوة

ويجب عليه زكوة ان كان له مال زكوي وهو ان يملك
عشرين مثقالا من الذهب او مائتي درهم من الورق او قيمة
احدهما من عروض التجارة او خمسا من الابل او ثلثين
من البقر او اربعين من الغنم سائمة حولا كاملا الا ان
يكون عبدا او مكاتبا فانه لا يجب عليهما الزكوة فيخرج
عن الذهب والفضة ربع العشر فيكون عن عشرين دينارا
نصف دينار لان عشرها ديناران وربعهما نصف دينار و
عن مائتي درهم خمسة دراهم لان عشرها عشرون وربعها
خمسة وعن خمس من الابل شاة وهو الجذع من الضأن
وقد تمت لها ستة اشهر والثني من المعز وهو ما له سنة

تو وہ پچیس صورتین ہین دونون ہاتھونکا شروع نماز اور رکوع اور اُس سے سر اٹھانیکے
وقت اٹھانا اور وہ یہ ہے کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکے دونون کاندھون کے ساتھ ہون
اور اُسکے دونون انگوٹھے اُسکے کانونکے لو کے قریب ہون اور اُسکی انگلیون کے سر کانونکی جانب
کے ساتھ پھر اٹھانیکے بعد اُن دونون کا چھوڑ دینا اور داہنے ہاتھ کا بائین پر ناف کے
اوپر رکھنا اور سجدہ کی جگہکی طرف نظر رکھنا اور قرارت کا بلند پڑھنا اور آمین کا
پکارکر کہنا اور دونون کا آہستہ کرنا اور دونون ہاتھون کا گھٹنون پر رکوع مین رکھنا
اور پیٹھ کا دراز کرنا اور دونون بازؤن کا پہلوؤن سے سجدہ مین جدا رکھنا اور سجدہ مین
گھٹنا رکھنے مین ہاتھ رکھنے کے ساتھ شروع کرنا اور سجدہ مین پیٹ کا رانون سے اور رانون کا
پنڈلیون سے دور رکھنا اور سجدہ مین دونو گھٹنون مین فرق کرنا اور اسمین ہاتھون کا
دونون مونڈھون کے برابر رکھنا اور دونون سجدون کے درمیان بیٹھنے مین اور تشہد اولے
مین پنڈلیون کو بچھانا اور دوسرے مین چوتڑ پر بیٹھنا اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران
پر رکھنا قبض کرتے ہوئے اشارہ کیے ہوئے ساتھ انگلی کلمہ کے حلقہ کرتے ہوئے
ساتھ انگوٹھے کے درمیان کی انگلی کی ہمراہ اور بائین ہاتھ کا بائین ران پر کشادہ
کرکے رکھنا۔ پھر اگر اُن شرطون سے جنکو ہمنے اول ذکر کردیا ہے سوا کسی عذر
کے کسی شرط مین خلل ڈالے تو نماز منعقد نہ ہوگی۔ اور اگر رکن دیدہ دانستہ
چھوڑدیا یا بطور سہو کے تو نماز باطل ہوجاویگی اور اگر کسی واجب کو سہو سے چھوڑ
دیا تو اُس نقصان کو سجدہ سہو سے پورا کرے اور اگر چھوڑدیا جانکر پس نماز
باطل ہوجاوے گی اگر کسی سنت یا ہیئت کو ترک کریگا باطل نہ ہوگی اور سجدہ کیا جائیگا

کتاب زکوۃ کے بیان مین

اور اُسپر زکوۃ واجب ہوتی ہے اگر اُسکے پاس مال زکوۃ والا ہو اور وہ یہ ہے کہ سونیکے
بیس مثقال کا یا چاندی کے دوسو درہم کا مالک ہو یا دونونسے ایک کی قیمت کا تجارت
کے اسباب سے مالک ہو یا پانچ اونٹون کا یا تیس گائیون کا یا چالیس بکریون کا جو پورا
سال جنگل مین چرنے والے ہون مگر یہ کہ غلام ہو یا مکاتب ہو پس تحقیق ان دونون
پر زکوۃ واجب نہین ہوتی تو چاندی اور سونے سے چالیسوان حصہ نکالے تو بیس دینار سے
آدھا دینار ہوگا۔ کیونکہ دسوان حصہ انکا دو دینار ہوتے ہین اور دو کا چوتھا
حصہ آدھا دینار۔ اور دوسو درہم سے پانچ درہم کیونکہ دسوان حصہ انکا بیس درہم
ہین اور انکا چوتھا حصہ پانچ۔ اور پانچ اونٹون سے ایک بکری اور وہ ضان سے
جذع ہے جس کے لیے چھ مہینے پورے ہوچکے ہون۔ اور ثنی ہو بکری سے
اور ثنی وہ چیز ہے جو ایک سالہ ہو

وعن عشر شاتان وعن خمسة عشر ثلاث شياه و
عن عشرين اربع شياه وعن ست وعشرين بنت مخاض
وهي ما لها سنة ودخلت في الثانية فان لم يقدر عليها
فابن لبون ذكر وهو ما له سنتان ودخل في الثالثة و
عن ست وثلاثين بنت لبون وهي في سن ابن لبون و
عن ست واربعين حقة وهي ما كمل لها ثلث سنين و
عن احدى وستين جذعة وهي ما كمل لها اربع سنين و
عن ست وسبعين بنتا لبون وعن احدى وتسعين حقتان
الى ان تبلغ عشرين ومائة فاذا زادت واحدة كان في
كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة واما البقر
فيخرج عن ثلثين تبيعا او تبيعة وهي ما كمل لها سنة
وعن اربعين مسنة وهي ما كمل لها سنتان وعن ستين
تبيعتين فاذا بلغت سبعين كان فيها تبيع ومسنة
ثم على هذا الاعتبار يخرج عن كل ثلثين تبيعا وعن
كل اربعين مسنة واما الغنم ففي كل اربعين شاة الى
ان تبلغ مائة وعشرين فاذا زادت واحدة ففيها شاتان
الى مائتين فاذا زادت واحدة ففيها ثلث شياه الى
ثلث مائة فاذا زادت ففي كل مائة شاة فيعطي المخرج
عن جميع ذلك للثمانية الاصناف المذكورة في القرآن
للفقراء الذين لا يملكون كفايتهم والمساكين وهم الذين
لهم معظم الكفاية ولا يملكون تمامها والعاملين
عليها وهم الجباة لها والحافظون لها الى ان يؤدوها
الى الامام والمؤلفة قلوبهم وهم قوم من الكفار يرجى
اسلامهم اذا اعطوا المال ويكفوا شرهم عن المسلمين وفي
الرقاب وهم المكاتبون وان اشترى بزكاته رقبة كاملة
فاعتقها جاز ايضا الى رواية والغارمين وهم المديونون
الذين لا طاقة لهم على قضاء ديونهم وفي سبيل الله و
هم الغزاة الذين لا جزاء لهم في ديوان الامام ولا غيره
من السلاطين وان كانوا اغنياء وابن السبيل وهو

اور دس اونٹون سے دو بکریان - اور پندرہ اونٹون سے تین بکریان اور بیس[۲۰]
اونٹون سے چار بکریان - اور چھبیس[۲۶] اونٹون سے بنت مخاض ہے اور وہ
وہ چیز ہے جسکو ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرے مین داخل ہو گئی ہو پس اگر
اُسپر قادر نہ ہو تو ابن لبون نر ہے اور وہ وہ ہے جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے
مین داخل ہو گیا ہو - اور چھتیس[۳۶] سے بنت لبون ہے اور وہ عمر مین ابن لبون کی ہے
اور چھیالیس[۴۶] سے حقہ ہے اور وہ وہ ہے جسپر تین سال کامل گذر چکین اور اکسٹھ[۶۱]
سے جذعہ ہے اور وہ وہ ہے جسکو چار سال کامل گذر چکے ہون اور چھہتر سے دو
بنت لبون ہین - اور اکانوے سے دو حقہ ہین یہان تک کہ ایک سو بیس[۱۲۰] کو
پہونچین پس جب ایک زیادہ ہو تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہو گی - اور ہر
پچاس مین ایک حقہ - اور لیکن گائے پس تیس سے ایک تبیع یا تبیعہ نکالے
اور وہ وہ ہے جسکو ایک سال کامل گذر چکا ہو - اور چالیس سے ایک مسنہ
اور وہ وہ ہے جسکو دو سال گذر چکے ہون اور ساٹھ سے دو تبیعہ ہین - پس جب
ستر کو پہونچین اُن مین ایک تبیع اور ایک مسنہ ہو گا - پھر اسی قیاس پر تیس
سے ایک تبیع اور ہر چالیس سے ایک مسنہ نکالے - اور لیکن بکریان پس
ہر چالیس[۴۰] بکریون مین ایک بکری ہے - یہان تک کہ ایک سو بیس[۱۲۰] کو
پہونچین - پس جب ایک زیادہ ہو تو اُن مین دو سو تک مین دو بکریان
ہین پس جب ایک زیادہ ہو تو اُن مین تین سو تک تین بکریان ہین پس
جب زیادہ ہو تو ہر سیکڑے مین ایک بکری ہے - پس
ان سب سے نکالی ہوئی چیز آٹھ قسمون کو دیوے جو
قرآن مجید مین ذکر کیے گئے ہین - فقیرون کے لیے جو اپنے کفاف کے مالک نہین ہین اور
مسکینون کے لیے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے لیے اکثر کفایت ہے اور پوری کفایت کے مالک
نہین ہین اور اُن لوگون کے لیے جو اُسپر عامل ہین اور وہ اُسکو جمع کرنیوالے ہین اور اسکے نگاہ
رکھنے والے یہانتک کہ اُسکو امام تک پہونچا دیتے ہین اور اُن لوگون کے لیے جنکے دل اسلام کی الفت
دلائے گئے اور وہ کفار سے ایک قوم ہے جب مال دیے جاوین تو اُنکے اسلام کی اُمید کیجاتی ہے
مسلمانون سے وہ اپنے شر کو روکین اور غلام آزاد کرنے مین اور وہ مکاتب ہین اور اگر اپنی زکوۃ
سے کامل غلام خریدے پھر اُسکو آزاد کرے ایک روایت پر یہ بھی جائز ہے اور قرضدارون کے لیے
اور وہ قرضدار ہین جنکو اپنے قرض ادا کرنے کی طاقت نہین اور اللہ کے رستے مین اور
وہ وہ غازی ہین جنکو امام کے دفتر مین کچھ حصہ نہین اور اسکے سوا اور بادشاہون
سے اگرچہ غنی ہون اور مسافر کے لیے اور وہ

المُسَافِرُ المُنْقَطِعُ بِهِ دُوْنَ الَّذِيْ يُنْشِئُ السَّفَرَ مِنْ بَلَدِهٖ فَإِذَا أَدّٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ زَكٰوةِ الفَرْضِ يُسْتَحَبُّ لَهُ صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ فِيْ سَائِرِ أَوْقَاتِهٖ لَيْلًا وَّنَهَارًا قَلِيْلًا وَّكَثِيْرًا لَا سِيَّمَا فِي الأَشْهُرِ المُبَارَكَةِ كَشَهْرِ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ وَأَيَّامِ العِيْدِ وَعَاشُوْرَاءَ وَأَيَّامِ الجَدْبِ وَالضِّيْقِ لِيَجْرِيَ بِذٰلِكَ العَافِيَةَ فِي الجِسْمِ وَالمَالِ وَالأَهْلِ وَالخَلَفَ السَّرِيْعَ فِي الدُّنْيَا وَالثَّوَابَ الجَزِيْلَ فِي الآخِرَةِ

فصل

وَيُخْرِجُ زَكٰوةَ الفِطْرِ إِذَا فَضَلَ عَنْ قُوْتِهٖ وَقُوْتِ عِيَالِهٖ يَوْمَ العِيْدِ وَلَيْلَتَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ وَزَوْجَتِهٖ وَرَقِيْقِهٖ وَوَلَدِهٖ وَأُمِّهٖ وَأَبِيْهِ وَإِخْوَانِهٖ وَأَخَوَاتِهٖ وَأَعْمَامِهٖ وَبَنِيْ أَعْمَامِهٖ عَنْ تَرْتِيْبِ الأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِشَرْطِ أَنْ يَكُوْنُوْا فِيْ مُؤْنَتِهٖ وَنَفَقَتِهٖ وَقَدْرُهَا صَاعٌ وَزِنَتُهٗ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالعِرَاقِيِّ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الزَّبِيْبِ أَوِ البُرِّ أَوِ الشَّعِيْرِ أَوْ دَقِيْقِهِمَا أَوْ سَوِيْقِهِمَا وَكَذٰلِكَ الأَقِطُ عَلَى الصَّحِيْحِ مِنَ المَذْهَبِ فَإِنْ عُدِمَ هٰذِهِ الأَصْنَافُ جَمِيْعُهَا فَلْيُخْرِجْ مِنْ قُوْتِ البَلَدِ مِنْ سَائِرِ أَنْوَاعِ الحَبِّ كَالأَرُزِّ وَالذُّرَةِ وَالدُّخْنِ وَغَيْرِهَا

كِتَابُ الصِّيَامِ

وَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَّصُوْمَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَإِذَا ثَبَتَ عِنْدَهٗ دُخُوْلُ الشَّهْرِ إِمَّا بِرُؤْيَةِ نَفْسِهِ الهِلَالَ أَوْ شَهَادَةِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَدْلٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَوْ إِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا أَوْ حُدُوْثِ غَيْمٍ أَوْ قَتَرَةٍ فِيْ لَيْلَةِ الثَّلٰثِيْنَ مِنْهُ نَوٰى أَيَّ وَقْتٍ مِّنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّقْتِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى قَبْلِ أَنْ يَّطْلُعَ الفَجْرُ الثَّانِيْ بِأَنَّهٗ صَائِمٌ غَدًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰكَذَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى أَنْ يَّنْتَهِيَ الشَّهْرُ وَإِنْ نَوٰى فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنَ الشَّهْرِ أَنَّهٗ صَائِمُ الشَّهْرِ جَمِيْعِهٖ كَفَاهُ ذٰلِكَ فِيْ رِوَايَةٍ ضَعِيْفَةٍ وَالصَّحِيْحُ الأَوَّلُ فَإِذَا أَصْبَحَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُّمْسِكَ فِيْ جَمِيْعِ نَهَارِهٖ عَنِ الأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالجِمَاعِ وَجَمِيْعِ مَا يَصِلُ إِلٰى جَوْفِهٖ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَعَنِ الحِجَامَةِ لِنَفْسِهٖ أَوْ غَيْرِهٖ وَاسْتِدْعَاءِ القَيْءِ وَالمَنِيِّ فَإِنْ خَالَفَ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بَطَلَ صَوْمُهٗ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الإِمْسَاكُ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَالقَضَاءُ إِلَّا الجِمَاعَ فَإِنَّهٗ

وہ مسافر ہے جس سے مال منقطع ہوگیا ہو سوا اُس شخص کے جس نے اپنے شہر سے سفر کو شروع کیا ہے پس جب اُسنے اُس چیز کو جو اُسپر زکوۃ سے فرض تہی ادا کیا تو اُسکے لیے نفلی صدقہ دینا اپنے تمام اوقات دن اور رات مین تہوڑا اور بہت مستحب ہے خاصکر مبارک مہینون مین مثلاً ماہ رجب اور ماہ شعبان اور ماہ رمضان مین اور عید و عاشورا کے دنون مین اور قحط اور تنگی کے دنون مین تاکہ بسبب اُسکے عافیت کو جسم اور مال اور اہل مین جمع کرنے اور دنیا مین جلدی ملنے والے خلیفہ کو اور آخرت مین ثواب بزرگ کو

فصل

اور فطر کی زکوۃ کو نکالے جب اپنی روزی اور اپنے عیال کی روزی سے بچ رہے عید کے دن اور اُسکی رات مین اپنے نفس اور اپنی بی بی اور اپنے غلام اور اپنی اولاد اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنے بہائیون اور اپنی بہنون اور اپنے چچون اور اپنے بہتیجون سے ترتیب وار نزدیک کے پہر نزدیک سے اس شرط سے کہ یہ لوگ اُسکی مونت اور نفقہ مین ہون اور اُسکا اندازہ ایک صاع ہے اُسکا وزن پانچ رطل اور تہائی ہے عراقی وزن کے ساتھ کہجور یا منقے یا گیہوں یا جو یا دونونکے آٹے یا دونونکے ستوون سے اور اسی طرح پنیر جائز ہے صحیح مذہب پر پس اگر یہ سب قسمین نایاب ہون تو چاہیے کہ شہر کے قوت سے بقیہ اقسام غلہ سے نکالے جیسے چاول اور جوار اور چینا اور ان کے سوا دوسرے اناج۔

روزون کے بیان کی کتاب

اور جب داخل ہو ماہ رمضان مسلمان پر واجب ہے کہ اُسکے روزے رکہے بسبب قول اللہ تعالی کے پس جو حاضر ہو تم مین سے ماہ رمضان کو تو چاہیے کہ اُسکا روزہ رکہے پس جب اُسکے نزدیک ماہ رمضان کا داخل ہونا ثابت ہوگیا یا خود اُسکے چاند کے دیکہنے سے یا ایک عادل مرد کی گواہی سے تو اس سے ثابت ہوگیا یا شعبان کے تیس دن پورے ہوجانے سے یا بادل یا غبار کے پیدا ہونے سے شعبان کی تیسوین رات مین کسی وقت مین رات سے سورج کے ڈوبنے کے وقت سے لیکر دوسری فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اس بات کی نیت کرے کہ وہ کل ماہ رمضان سے روزہ رکہنے والا ہے اسیطرح ہر رات یہان تک کہ مہینہ ختم ہو جاوے اور اگر پہلی رات مین مہینے سے نیت کرے کہ وہ تمام مہینے کے روزے رکہنے والا ہے تو اسکو یہ کفایت کرتا ہے ایک ضعیف روایت مین اور صحیح بات پہلی ہے پس جب صبح کرے اُسپر واجب ہے کہ اپنے تمام دن مین کہانے اور پینے اور جماع سے اور ہر اُس چیز سے جو اُسکے پیٹ کو پہونچے خواہ کسی جگہ سے ہو بچے اور پچہنے لگوانے سے یا لگانے اور قے اور منی طلب کرنے سے بہی بند رہے پس اگر ان تمام مین مخالفت کرے تو اُسکا روزہ باطل ہوگیا۔ اور اُسپر بند رہنا غروب آفتاب تک واجب ہے۔ اور قضا واجب ہے مگر جماع۔ پس تحقیق

يجب عليه مع ذلك كفارة وهي عتق رقبة مؤمنة سليمة من العيوب المضرة في العمل فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا لكل واحد منهم مد من طعام وهو رطل وثلث بالعراقي فيكون مائة وثلاثة وسبعين درهما وثلث درهم أو نصف صاع من تمر أو شعير فإن لم يجد ذلك فمن قوت بلده كما قلنا في الفطرة فإن لم يجد شيئا سقطت عنه واستغفر الله عز وجل وتاب إليه وأحسن العمل في الثاني ويجتنب في نهار رمضان الخلوة بامرأة شابة والقبلة لها وإن كانت ممن تحل له أو ذات محرم تغني حرج ويجتنب السواك بعد الزوال ومضغ العلك وجمع ريقه ثم بلعه وذوق الطعام عند الطبخ وغيره والغيبة والنميمة والكذب والسب وغير ذلك ويستحب له تعجيل الإفطار إلا في يوم الغيم فتأخيره أفضل وتأخير السحور إلا أن يكون ممن يخشى عليه ذلك أي طلوع الفجر والأولى له أن يفطر على التمر أو على الماء ويدعو وقت الإفطار لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا صام أحدكم فقدم عشاءه فليقل بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك وبحمدك اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم

كتاب الاعتكاف

ويستحب له الاعتكاف ولا يكون إلا في مسجد يصلى فيه بالجماعة وأولى المساجد الجامع إذا كان أياما يتخللها جمعة ويصح بغير صوم والأولى أن يكون بالصوم لأنه أجمع لهمه وأعون على كسر نفسه في البر بإشفاق ما هو بصدده لأن الاعتكاف هو حبس النفس في مكان مخصوص ولزوم الشيء والمداومة عليه قال الله تعالى ما هذه التماثيل التي أنتم لها عاكفون وهو من السنن المؤكدة عن النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه لأن النبي صلى الله عليه وسلم اعتكف العشر الأواخر من شهر رمضان

اُسپر اُس بند رہنے کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے اور وہ غلام مومن کا آزاد کرنا ہے جو ان عیبوں سے سلامت ہو جو کام میں ضرر کرنیوالے ہیں پس اگر نہ پاوے تو دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنے ہیں۔ پس اگر روزوں کی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے ہر ایک کو اُن میں سے کھانے سے ایک مد ہے اور وہ ایک رطل اور تہائی عراقی وزن سے ہے پس ایک سو اور تہتر درم اور تہائی درم کا ہوگا یا آدھا صاع کھجور یا جو سے۔ پس اگر ان چیزوں کو نہ پاوے تو اپنے شہر کی روزی سے جیسا کہ ہمنے صدقۂ فطر میں کہا ہے پس اگر کچھ نہ پاوے تو اُس سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور بخشش مانگے اللہ تعالےٰ سے اور اللہ کی طرف توبہ کرے اور دوسری بار میں اپنے عمل کو اچھا کرے اور ماہ رمضان کے دن میں جوان عورت کے ساتھ خلوت کرنے سے اور اسکے بوسہ لینے سے بچے اگرچہ وہ عورت اُن میں سے ہو جو اسکو حلال ہیں یا ذی محرم ہو اور زوال کے پیچھے مسواک کرنے سے اور گوند چبانے سے اور اپنی تھوک کو جمع کر کے نگلنے سے اور طعام کے چاکھنے سے پکنے کے وقت اور سوا اسکے اور چیزوں سے پرہیز کرے۔ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ اور گالی اور سوا ان کے دوسرے قبیح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور مستحب ہے اسکو جلدی افطار کرنا مگر ابر کے دن میں پس تاخیر افضل ہے اور سحور میں تاخیر کرنا مگر یہ کہ اُن لوگوں سے ہو جنپر طلوع فجر پوشیدہ رہتا ہے (تو تاخیر نہ کرے) اور اسکے واسطے بہتر یہ ہے کہ کھجور سے یا پانی سے افطار کرے اور افطار کے وقت دعا مانگے۔ بسبب اُس چیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب کسی نے تم میں سے روزہ رکھا پھر شام کا کھانا لایا گیا تو چاہیئے کہ کہے میں اللہ کے نام سے افطار کرتا ہوں یا اللہ تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا ہوں پاکی ہے تجھکو اور تعریف ہے تجھکو یا اللہ قبول کر ہم سے پس تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

اعتکاف بیٹھنے کی کتاب

اور اسکو اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے اور وہ سوائے اُس مسجد کے نہیں ہوتا جسمیں نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے اور بہتر مساجد جامع مسجد ہے جبکہ ایسے دنوں میں ہو کہ درمیان انکے جمعہ آوے۔ اور بغیر روزہ کے صحیح ہو جاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ روزہ سے ہو کیونکہ وہ اسکے قصدوں کو جمع کرنے والا ہے اور اسکے نفس اماره کو توڑنے کے لیے بہت مددگار ہے اور بہت لائق ہے اُس چیز کے نکال لینے کے ساتھ کہ وہ اسکے در پے ہے کیونکہ اعتکاف وہ ایک خاص مکان میں نفس کا باندھنا ہے اور ایک شے کو لازم کر لینا اور اُسپر ہمیشگی کرنا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کیا ہیں یہ مورتیں جنپر تم ہمیشہ بیٹھنے والے ہو اور وہ ان سنتوں سے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے مروی ہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان سے اخیر دہے میں اعتکاف کیا۔

ثم لم يزل على ذلك حتى توفاه الله تعالى وندب الصحابة
إليه فقال من أراد أن يعتكف فليعتكف العشر الأواخر
فإذا اعتكف ينبغي له أن يتشاغل بفعل يقربه إلى الله
تعالى من قراءة القرآن والتسبيح والتهليل والتفكر ويجتنب
ما لا يعنيه من القول والفعل والعمل ويلزم الصمت
من غير ذكر الله ويجوز له التدريس وإقراء القرآن لأن ذلك
يتعدى نفعه إلى غيره فهو أكثر ثوابا من اشتغاله بخاصة
نفسه ويجوز له الخروج من معتكفه لما لا بد له من الاغتسال
من الجنابة وفي الأكل والشرب وقضاء حاجة الإنسان من البول
والغائط وعند الخوف على نفسه من الفتنة أو المرض الشديد وغير ذلك

كتاب الحج

فإذا كملت في حقه شرائط الحج وجب عليه أداء الحج و
العمرة على الفور وهو أن يكون بعد إسلامه حرا عاقلا
بالغا مستطيعا بالزاد والراحلة وتخلية الطريق من عدو
يمنعه وإمكان السير إليه وهو اتساع الوقت لأداء الحج و
صحة البدن للاستمساك على الراحلة والاستطاعة
بالزاد والراحلة إنما يكون بعد تحصيل النفقة لعياله
إلى أن يعود إليهم والمسكن لهم وقضاء الديون إن كانت
عليه وأن يكون له كفاية بعد رجوعه من فضل مال أو
أجرة عقار أو بضاعة فإن خالف وقصر بعياله وامتنع
من قضاء دينه وخرج إلى الحج كان آثما ظالما مسخوطا
عليه لما قال النبي صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء إثما أن يضيع
من يقوت فإن سلم من آفاته حتى فرغ من الحج والعمرة
سقط عنه الفرض **فصل** فإذا بلغ الميقات الشرعي
وهو ذات عرق إن كان من أهل المشرق والجحفة إن
كان من أهل المغرب وذو الحليفة إن كان من أهل المدينة
ويلملم إن كان من أهل اليمن وقرن إن كان من أهل
نجد يغتسل أو يتنظف ويتيمم إن لم يجد الماء ويتزر
بإزار ويرتدي برداء ويكونان أبيضين نظيفين ويتطيب

پہر آپ ہمیشہ اسپر رہے یہانتک کہ آپکو اللہ تعالی نے فوت کیا اور صحابہؓ کو اسکی طرف
رغبت دی پس فرمایا جو اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اخیر دہے میں اعتکاف
بیٹھے پس جب اعتکاف بیٹھے تو اسکو لائق ہے کہ ایسے فعل کے ساتھ مشغول ہو
جو اسکو اللہ تعالے کے قریب کرے قرآن کو پڑہنے اور سبحان اللہ کہنے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے
اللہ تعالی کی صفات میں فکر کرنے سے اور بچے اس چیز سے کہ اسکو مقصود نہیں قول و فعل اور عمل سے
اور سوا ذکر اللہ تعالی کے خاموشی کو لازم پکڑے اور جائز ہے اسکو علم پڑہانا اور قرآن پڑہانا
کیونکہ اس عبادت کا نفع اسکے غیر کی طرف متعدی ہوتا ہے تو یہ ثواب میں زیادہ ہے اسکے مشغول
ہونے سے ایسی عبادت میں کہ اسکے نفس کے ساتھ خاص ہے اور جائز ہے اسکے لیے اپنے اعتکاف کی جگہ سے
ایسی چیز کیلیے نکلنا کہ اس سے چارہ نہیں جنابت سے نہانے اور کہانے اور پینے کیلیے اور انسانی حاجت پورا کرنیکو
بول اور پاخانہ سے اور اپنے نفس پر فتنہ اور سخت بیماری کے خوف کے وقت اور سوا اسکے اور ضرورت کے لیے

حج کے بیان کی کتاب

پس جب اسکے حق میں حج کی شرطیں کامل ہوجائیں تو اسپر حج اور عمرہ کا ادا کرنا
فی الفور واجب ہوجاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے اسلام کے بعد آزاد اور عاقل بالغ توشہ اور سواری کی
طاقت رکہنے والا ہو اور رستہ کا دشمن سے خالی ہونا جو اسکو منع کرے اور اسکی طرف سیر کرنے
کی طاقت ہونا اور وہ حج کے ادا کرنے کیلیے گنجایش وقت ہے اور سواری پر اپنے آپکے
نگاہ رکہنے کیلیے بدن کا تندرست ہونا اور توشہ اور سواری کی طاقت اپنے عیال کے
لیے خرچ حاصل کرنے کے بعد ہی یہانتک کہ انکی طرف لوٹے اور انکے لیے رہنے کی جگہ مہیا
کرنے اور قرضوں کے ادا کرنیکے بعد (توشہ اور سواری کی طاقت ہوتی ہے) بشرطیکہ
اسپر قرض ہوں اور یہ کہ اسکے لیے کفایت ہو اسکے لوٹنے کے بعد بچے ہوئے مال یا غیر منقول
مال کی اجرت سے پس اگر اسنے ان شرائط کی مخالفت کی اور اپنے عیال کے حق میں قصور کیا
اور اپنے قرض کے ادا کرنے سے انکار کیا اور حج کو نکلا تو گنہ گار ظالم مغضوب کیا ہوا اللہ کا ہوگا
بسبب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکو روزی دیتا ہے
اسکو ضائع کرے پس اگر مخالفت سے سلامت رہا یہانتک کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوا تو اسسے
فرض ساقط ہوگیا **فصل** پس جب شرعی میقات پر پہونچے اور وہ ذات عرق ہے
اگر مشرق والوں سے ہے اور جحفہ ہے اگر مغرب والوں سے ہے اور ذو الحلیفہ ہے اگر
مدینہ والوں سے ہے اور یلملم ہے اگر یمن والوں سے ہے۔ اور قرن ہے اگر نجد
والوں سے ہے تو نہائے اور پاکی حاصل کرے یا تیمم کرے اگر پانی نہ پاوے
اور ازار پہنے اور چادر اوڑہے۔ اور دونوں کپڑے سفید اور پاکیزہ ہوں
اور خوشبو لگائے

ويصلي ركعتين ثم يحرم وينوي الاحرام بقلبه ويلبي
بالعمرة ان كان متمتعا وهو الافضل وبالحج المفرد او
بالحج والعمرة جميعا ويشترط فيقول اللهم اني اريد
العمرة او الحج او اياهما جميعا فيسر ذلك لي وتقبل مني
ومحلي حيث حبستني ويلبي وصفة التلبية لبيك اللهم
لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة
لك والملك لك لا شريك لك يرفع بذلك صوته
يقول ذلك بعد الاحرام وعقيب الصلوات الخمس وفي
اقبال الليل والنهار والتقاء الرفاق واذا علا شرفا
او هبط واديا او سمع ملبيا وفي مساجد الحرام وبقاعه
ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو لنفسه
بما احب اذا فرغ من التلبية

فصل

فاذا احرم لا
يغطي راسه ولا يلبس المخيط ولا الخفين فان فعل
ذلك لزمه ذبح شاة الا ان لا يجد الا ازار والنعلين
ولا يتطيب في بدنه وثيابه من انواع الطيب فان
فعل ذلك متعمدا غسله وذبح شاة ولا يقلم اظفاره
ولا يحلق راسه فان قلم ثلثة اظفار او حلق ثلث
شعرات من راسه او بدنه فعليه ذبح شاة فان
كان دون ذلك ففي كل ظفر او شعرة مد من طعام
ولا يعقد النكاح لنفسه ولغيره ويحل له الا ان يجامع و
لا يباشر الزوجة والامة في الفرج ودون الفرج فان
فعل ذلك بطل حجه اذا كان ذلك قبل رمي جمرة العقبة
ولا يستمني ولا يكرر النظر فان فعل فامنى فعليه
الكفارة وهي ذبح شاة ولا يقتل الصيد لما كول وما تولد
من ماكول وغير ماكول ولا ياكل ما صيد لاجله او اشار اليه
او دل عليه او اعان على ذبحه مثل ان يمسكه او يعيره
سكينا ونحو ذلك فان فعل فعليه الجزاء مثله من النعم
فان كان الصيد نعامة فعليه بدنة وان كان حمار وحش
فعليه بقرة وان كان بقرة الوحش واتانها فعليه

اور دو رکعت نماز پڑہے پہر احرام باندہے اور احرام کی نیت دل میں کرے اور عمرہ کا لبیک پکارے اگر
تمتع کرنیوالا ہو اور یہی افضل ہے یا صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوکا۔ اور شرط کرلے یعنی کہے
یا اللہ مین ارادہ کرتا ہون عمرہ کا یا حج کا یا دونون کا اکٹھا پس یہ میرے لیے آسان کر
اور مجہ سے قبول کر۔ اور مین حلال ہو جاؤن گا جہان مجہکو تو بند کرے۔ اور لبیک
پکارے۔ اور لبیک کی کیفیت یہ ہے حاضر ہوا مین تیرے لیے یا اللہ حاضر ہوا مین تیرا
کوئی شریک نہین حاضر ہوا ہون مین تیرے لیے حمد اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور ملک بہی
تیرے لیے ہی تیرا کوئی شریک نہین اسکے ساتہ اپنی آواز کو بلند کرے احرام باندہنے کے بعد
اسکو کہے اور پانچون نمازون کے بعد اور رات اور دن کو آنے کیوقت اور ساتہیون
کی ملاقات کے وقت اور جب کسی بلندی کو چڑہے یا کسی وادی کو اترے یا لبیک
پکارنے والے کو سنے اور عزت والی مسجدون مین اور عزت والی جگہون مین اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور دعا مانگے اپنے لیے اس چیز سے کہ دوست رکہتا ہے
جب لبیک سے فارغ ہو

فصل

پس جب احرام باندہے تو اپنے سر کو نہ ڈہانکے اور سیا
ہوا کپڑا اور موزے نہ پہنے پس اگر اسکو کرے تو ایک بکری ذبح کرنی لازم ہوگی
مگر یہ کہ ازار اور نعلین نہ ملین (تو سیا ہوا کپڑا اور موزے پہننے درست ہونگے) اور
اپنے بدن اور کپڑون مین ہر ایک قسم کی خوشبوئی نہ لگائے پس اگر اسکو جان بوجہکر کرے
اسکو دہو ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے اور اپنے ناخن نہ کٹائے اور اپنا سر نہ منڈائے
پس اگر تین ناخون کٹا ڈالے یا اپنے سر یا اپنے بدن سے تین بال منڈوا ڈالے تو اسپر
ایک بکری کا ذبح کرنا واجب ہے پس اگر اس سے کم ہو تو ہر ناخن یا بال مین طعام
سے ایک مد ہے اور نہ اپنے لیے اور نہ دوسرے کے لیے نکاح کرے اور اسکو آنا جانا جائز
ہے اور بی بی اور لونڈی سے فرج اور غیر فرج مین مباشرت نہ کرے پس اگر کیا اسکو
تو اسکا حج باطل ہوا جبکہ مباشرت جمرہ عقبہ مین کنکر مارنے سے پہلے ہو اور قصداً
منی نہ نکالے اور بار بار عورتون کی طرف نظر نہ کرے۔ پس اگر کیا اور منی نکلی تو
اسپر کفارہ ہے اور وہ ایک بکری کا ذبح کرنا ہے۔ اور ایسے شکار کو قتل نہ کرے
کہ کہایا جاتا ہے اور نہ اس چیز کو جو کہائے جانے والے جانور سے یا نہ کہائے جانے
والے جانور سے پیدا ہوتی ہے اور ایسی چیز کو نہ کہائے جو اسکے لیے شکار کی گئی ہو یا اسکی طرف اشارہ
کیا یا اسپر راہنمائی کی یا اسکے ذبح پر اعانت کی مثلاً اسکو پکڑ رکہے یا اسکو چہری عاریۃً دے
اور مثل اسکی پس اگر کیا تو اسپر اسکی مثل چارپایون سے جزا دینی واجب ہے پس اگر شکار شتر مرغ
ہو تو اسپر ایک بدنہ ہے اور اگر گور خر ہو تو اس پر ایک گائے ہے۔ اور اگر نیل گائے
ہو اور اسکی قسم کی تو اس پر

بقرة وإن كان غزالا أو ثعلبا فعليه عنزة وإن كان ضبعا فكبش وإن كان أرنبا فعناق وإن كان يربوعا فجفرة وفي الضب جدي في الكبير كبير وفي الصغير صغير على مثل ما قيل في جميع الصفات وإن كان ذلك حماما ففي كل واحد شاة فإن لم يكن له مثل فقيمته يرجع في معرفة ذلك إلى قول عدلين من المسلمين ويجوز له ذبح الحيوان الإنسي وأكله ويجوز له قتل كل ما فيه مضرة كالحية والعقرب والكلب العقور والسبع والنمر والذئب والفهد والفارة والغراب الأبقع والحدأة والبزاة وأنواعها والزنبور والبق والبراغيث والقراد والأوزاغ والذباب وجميع حشرات الأرض ويجوز قتل النملة عند الأذية وكذلك القمل والصيبان في إحدى الروايتين والأخرى عليه أن يتصدق بما أمكن ولا يقتل صيد الحرم فإن قتله كان حكمه كما ذكرنا في صيد الإحرام ولا يقطع أشجار الحرم ولا يقلعها فإن فعل ذلك ضمن الشجرة الكبيرة ببقرة والصغيرة بشاة وكذلك صيد المدينة وشجرها يحرمان عليه إلا أن جزاءهما سلب ما عليه من الثياب يكون ذلك حلالا لمن أخذه **فصل** فإن كان في الوقت سعة فأمكنه دخول مكة قبل يوم عرفة بأيام فالمستحب له أن يغتسل غسلا كاملا ويدخلها من أعلاها فإذا بلغ المسجد الحرام دخل من باب بني شيبة ويرفع يديه عند رؤية البيت ويقول اللهم إنك أنت السلام ومنك السلام حينا ربنا بالسلام اللهم زد هذا البيت تعظيما وتشريفا وتكريما ومهابة وبرا وزد من شرفه وعظمه ممن حجه أو اعتمره تعظيما وتشريفا وتكريما ومهابة الحمد لله كثيرا كما هو أهله وكما ينبغي لكرم وجهك وعزك وجلالك الحمد لله الذي بلغني بيته ورآني لذلك أهلا والحمد لله على كل حال اللهم إنك دعوت إلى حج بيتك وقد

گائے ہے اور اگر ہرن یا لومڑی ہو تو اسپر ایک بکری ہے اور اگر گفتار ہو تو مینڈہا ہے اور اگر خرگوش ہو تو بکری کا بچہ اور اگر جنگلی چوہا ہو تو بکری کا چار ماہہ بچہ ہے اور گوہ مین بکری کا چھوٹا بچہ اور بڑی مین بڑا اور چھوٹے مین چھوٹا اسی طرح پر جو تمام صفتون مین کہا گیا ہے اور اگر کبوتر ہو تو ہر ایک مین ایک بکری ہے پس اگر اسکی مثل نہ ہو تو اسکی قیمت واجب ہے اسکے معلوم کرنے مین دو مسلمان عادلون کے قول کی طرف رجوع کرے اور اسکو حیوان انسی کا ذبح کرنا اور اسکا کہانا جائز ہے اور اسکو مارنا ہر اس چیز کا جس سے ضرر ہو جائز ہے جیسے سانپ اور بچھو اور کتا اور درندہ اور چیتا اور بیٹریا اور درندہ اور چوہا اور ابلق کوا اور چیل اور باز اور اسکی تمام قسمین اور زنبور اور مچھر اور پسو اور چیچڑی اور چھپکلی اور مکھی اور زمین کی رہنے والی تمام چیزین اور جائز ہے چیونٹی کا قتل کرنا ایذا دینے کے وقت۔ اور اسی طرح جوئین اور انکے انڈے دو روایتون سے ایک مین اور اسپر لائق ہے کہ جس چیز سے اسے قدرت ہو صدقہ کرے اور حرم کے شکار کو قتل نہ کرے پس اگر اسکو قتل کرے تو اسکا حکم وہی ہوگا جیسے کہ ہم نے احرام کے شکار مین بیان کیا اور حرم کے درختون کو قطع نہ کرے اور نہ اکہاڑے پس اگر اسکو کیا تو بڑے درخت کے بدلے گائے کا ضامن ہوگا اور چھوٹے درخت کے بدلے بکری کا اسیطرح مدینہ کا شکار اور اسکے درخت اسپر حرام ہین مگر یہ کہ اسکی جزا اسکے کپڑے اتار لینے ہین اور وہ کپڑے اس شخص کو جس نے اسکو پکڑا حلال ہوتے ہین **فصل** پس اگر وقت مین فراخی ہو اور اسکو مکہ مین داخل ہونا عرفہ کے دن سے پہلے چند دن ممکن ہو تو اسکو مستحب ہے کہ کامل غسل کرے اور اس مین اوپر کی جانب سے داخل ہو پس جب مسجد حرام مین پہونچے تو بنی شیبہ کے دروازہ سے داخل ہو۔ اور بیت اللہ کو دیکھتے وقت اپنے ہاتھون کو اٹھائے اور کہے یا اللہ تو ہی سب نقصانون سے سلامت ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے ہمکو زندہ رکھ یا اللہ اس گھر کو تعظیم اور بزرگی اور خوبی اور ڈر اور نیکی مین زیادہ کر۔ اور اس شخص کو جس نے اسکی بزرگی اور عظمت کی ان لوگون مین سے جنہون نے اسکا حج یا عمرہ کیا تعظیم اور شرافت اور بزرگی اور ہیبت مین زیادہ کر۔ اور سب تعریف اللہ کو ہے بہت جیسے کہ وہ اسکا اہل ہے اور جیسے کہ تیری ذات کی بزرگی اور تیری عزت اور جلال کے لیے لائق ہے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھکو اپنے گھر پہونچایا اور مجھ کو اسکا اہل دیکھا۔ اور سب تعریف ہر حال میں اللہ ہی کو ہے یا اللہ تو نے اپنے گھر کے حج کی طرف بلایا اور تحقیق

جئناك له لذلك اللهم تقبل مني واعف عني و
اصلح لي شأني كله لا اله الا انت يرفع بذلك صوته
ثم يطوف للقدوم ويضطبع بردائه ويكشف كتفه
الايمن ويستر الايسر ثم يتقدم الى الحجر الاسود فيستلمه
بيده ويقبله ان امكنه والا استلمه وقبل يده فان
زحم اشار بيده اليه ويقول بسم الله والله اكبر اللهم
ايمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاء بعهدك واتباعا
لسنة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ويطوف عن يمينه
وهو ان يرجع الى باب البيت فيمضي الى الحجر الذي عليه
ميزاب البيت مسرعا وهو السعي الشديد مع تقارب
الخطا حتى اذا بلغ الركن اليماني استلمه ولم يقبله فاذا
بلغ الحجر الاسود عد ذلك شوطا واحدا ثم يطوف
كذلك ثانيا وثالثا قائلا في جميع ذلك اللهم اجعله
حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا ثم يخفف
مشيه ويقارب خطاه فيمشي على هيئته في الاربعة
الباقية ويقول فيها رب اغفر وارحم واعف عما تعلم
وانت الاعز الاكرم اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة
وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ويدعو بما اراد
من خير الدنيا والآخرة وينبغي ان يكون ناويا لذلك
طاهرا من الاحداث والانجاس ساتر العورة لان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوة الا
ان الله تعالى اباح فيه النطق فاذا فرغ من ذلك
صلى ركعتين خفيفتين خلف مقام ابراهيم خليل الرحمن
عليه السلام يقرأ في الاولى بعد الفاتحة قل يا ايها
الكافرون وفي الثانية قل هو الله احد ثم يرجع الى
الحجر الاسود فيستلمه ثم يخرج الى الصفا من بابه
ويرقى عليه الى حيث يمكنه رؤية الكعبة ثم يكبر
ثلثا ويقول الحمد لله على ما هدانا لا اله الا الله وحده
لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب

آئی ہم تیرے پاس اسکے لیے یا اللہ مجھہ سے قبول کر اور مجھہ سے معاف کر اور میرا تمام حال
درست کر دے کوئی معبود نہیں تیرے سوا ـ اور چاہیے اس دعا کے ساتھ اپنی آواز کو بلند
کرے پھر طواف قدوم یعنے آنے کا کرے اور چادر سے اضطباع کرے پھر اپنے داہنے کندھے
کو ننگا کرے اور بائیں کو ڈھانپ لے پھر حجر اسود کی طرف آگے ہو پھر اسکو اپنے ہاتھ سے
چھوئے اور اسکو چومے اگر اسکی طاقت ہو ورنہ اسکو چھوئے اور اپنے ہاتھ کو چومے اور
اگر اژدحام ہو تو اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کرے اور کہے اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے
یا اللہ تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتا ہوں اور طواف کرے اپنی داہنی جانب سے
اور وہ یہ کہ بیت اللہ کے دروازے کی طرف لوٹے اور اس پتھر کی طرف جسپر بیت اللہ کا پرنالہ
ہے جلدی کرتے ہوئے گذرے اور وہ تیزی سے دوڑنا ہے باوجود نزدیک ہونے قدموں کے
یہاں تک کہ جب رکن یمانی کے پاس پہونچے تو اسکو چھوئے اور اسکو بوسہ نہ دے اور جب حجر
اسود کو پہونچے تو اسکو ایک پھیرا شمار کرے پھر اسیطرح دوسری تیسری بار ـ ان تمام
پھیروں میں یہ کہتا ہوا طواف کرے ـ یا اللہ اسکو حج مقبول اور سعی مشکور اور گناہ
معاف کیا گیا کر دے ـ پھر اپنی رفتار کو آہستہ کرے اور اپنے قدموں کو نزدیک نزدیک
کرے پھر باقی چار پھیروں میں اپنی رفتار پر چلے اور ان میں کہے اے میرے پروردگار
بخش اور رحم کر اور معاف کر اس چیز سے جو تو جانتا ہے اور تو نہایت عزت والا اور
بزرگی والا ہے ـ یا اللہ ہمارے ہمکو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہمکو
دوزخ کے عذاب سے بچا اور دنیا اور آخرت کی بھلائی سے جس چیز سے چاہے دعا کرے
اور چاہیے کہ اسکے لیے نیت کرنے والا ہو در حالیکہ پلیدی شرعی اور پلیدی حسی
سے پاک ہو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنے والا ہو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
طواف کرنا بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالی نے تمہارے لیے اسمیں بولنا مباح کر دیا ہے
پس جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز ہلکی مقام ابراہیم اللہ کے دوست علیہ السلام
کے پیچھے پڑھے پس پہلی رکعت میں پیچھے فاتحہ کے قل یا ایہا الکفرون
پڑھے اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پھر حجر اسود کی طرف لوٹے
اور اسکو چھوئے پھر اسکے دروازے سے صفا کی طرف نکلے اور اسپر چڑھے
اس جگہ تک کہ اسکو کعبہ کا دیکھنا ممکن ہو پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہے
اور کہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے اس چیز پر جو ہمکو ہدایت کی ـ
سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسنے
اپنے وعدے کو سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی لشکروں کو بھگا دیا

لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه مخلصين له الدين ولو
كره الكافرون ثم ينزل ويلبي ويدعو ثانيا وثالثا ثم ينزل
ماشيا حتى يكون بينه وبين الميل الأخضر المنتصب
عند المسجد ما قدره ستة أذرع ثم يسرع في المشي حتى
يبلغ إلى الميلين الأخضرين ثم يخفف مشيه إلى أن
يبلغ المروة فيرقى عليها فيفعل كما فعل على الصفا ثم
ينزل ويمشي في موضع مشيه ويسعى في موضع سعيه
إلى أن يصير إلى الصفا ثم كذلك فيعد سبعا يبدأ بالصفا
ويختم بالمروة وينبغي أن يكون متطهرا كما ذكرنا في الطواف
بالبيت فإذا فرغ من ذلك حلق أو قصر إن كان متمتعا
ولم يكن قد ساق هديا وفعل ما يفعل الحلال فإذا
كان يوم التروية وهو الثامن من ذي الحجة أحرم
من مكة بالحج فيأتي منى فيصلي بها الظهر والعصر والمغرب
والعشاء ويبيت بها ثم يصلي الصبح فإذا طلعت الشمس
دفع مع الناس إلى الموقف بعرفة فإذا زالت الشمس
خطب الإمام خطبة يعلم الناس فيها ما ينبغي أن
يفعلوه من الوقوف وموضعه ووقته ودفعه من
عرفات والصلوة بمزدلفة والمبيت بها وغير ذلك من
رمي الجمار والنحر والحلق والطواف بالبيت دنا من
الإمام فيعي ما يقول ثم يصلي مع الإمام الظهر والعصر يجمع
بينهما بإقامة لكل صلوة ثم يتقدم إلى جبل الرحمة و
الصخرات بقرب الإمام يستقبل القبلة فيقف هناك
ويجتهد في الدعاء والثناء على الله عز وجل وينبغي أن
يكون أكثر ذكره لا إله إلا الله وحده لا شريك له له
الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده
الخير وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في قلبي نورا و
في بصري نورا وفي سمعي نورا ويسر لي أمري فإن فاته الوقوف
مع الإمام نهارا وأدرك بعد خروج الإمام من الموقف
قبل أن يطلع الفجر الثاني من ليلة النحر فقد أدرك الوقفة

سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور ہم بجز اُسکے کسی کی عبادت نہین کرتے اُسکے واسطے
دین کو خالص کرنے والے ہین اگرچہ کافر برا مانین پہر اترے اور لبیک کہے اور دوسری اور
تیسری دفعہ دعا کرے پہر اترے چلتا ہوا یہان تک درمیان اسکے اور درمیان میل سبز کے
جو کہڑا کیا گیا ہے مسجد کے پاس تخمیناً چہ ہاتہ کا فاصلہ ہو پہر چلنے مین جلدی
کرے یہان تک کہ دو میل سبز کو پہونچے پہر اپنی رفتار کو ہلکا کرے یہانتک کہ
مروہ کو پہونچے اور اُسپر چڑہے اور جیسے صفا پر کیا تہا اُسپر بہی ویسا ہی کرے
پہر اترے اور اپنے چلنے کی جگہ مین چلے اور اپنے دوڑنے کی جگہ مین دوڑے
یہان تک کہ صفا کو واپس جاے پہر اسیطرح کرے اور سات بار گنے صفا کو
شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور چاہیے کہ پاک ہو جیسے کہ ہمنے بیت اللہ کے
طواف مین ذکر کیا ہے پس جب اُس سے فارغ ہو تو سر منڈوائے یا کتروائے اگر تمتع
کرنیوالا ہو اور اپنے ساتہ ہدی کو نہ لایا ہو اور جو حلال شخص کرتا ہے ویسا ہی کرے
اور جب ترویہ کا دن ہو اور وہ ذی الحجہ کی آٹہوین تاریخ ہے تو مکہ سے حج کے لیے احرام باندہے
اور منا مین آوے اور اُسمین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑہے اور اسی مین
رات گذارے پہر صبح کی نماز پڑہے پس جب سورج طلوع ہو تو لوگون کے ساتہ
عرفہ مین کہڑے ہونے کی جگہ کی طرف روانہ ہو پس جب سورج ڈہلے تو امام
خطبہ پڑہے اُسمین لوگون کو جو کچہ اُنکو کرنا چاہیے سکہلاوے کہڑے ہونے سے اور
اُسکی جگہ سے اور اسکے وقت سے اور اُسکے روانہ ہونے سے اور مزدلفہ مین نماز پڑہنے
سے اور اسمین رات گذارنے سے اور سوا اسکے سنگریزے چلانے اور قربانی کرنے اور
سر منڈانے سے اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے امام سے نزدیک ہو اور جو کچہ کہے اسکو
یاد رکہے پہر امام کے ساتہ ظہر اور عصر کی نماز پڑہے دونو کو جمع کرے اور ہر ایک نماز کے لیے
اقامت کہے پہر جبل رحمت اور سنگریزون کی طرف آگے ہو نزدیک امام کے تاکہ
قبلے کو سامنے ہو پس اُس جگہ کہڑا ہو اور کوشش کرے دعا کرنے اور اللہ غالب
بزرگ کی ثنا کہنے مین اور چاہیے کہ اُسکا زیادہ ذکر اس کلمہ کا ہو سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہین مریگا اُسی کے ہاتہ مین نیکی ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے یا اللہ میرے دل مین نور کردے اور میری آنکہ مین نور کردے
اور میرے کان مین نور کردے اور میرے کام کو آسان کردے پس اگر امام کے ساتہ دن
مین کہڑا ہونا اس سے فوت ہو گیا اور امام کے موقف سے نکل جانیکے بعد اسکو پایا پہلے
اس سے کہ دوسری فجر نحر کی رات سے طلوع ہو تو بے شک اُسنے کہڑا ہونے کو پالیا

والا فقد فاته الحج فان دفع مع الامام الى طريق مزدلفة
يكون على التؤدة والسكون والوقار فاذا وصل مزدلفة
صلى مع الامام بها المغرب والعشاء جماعة او منفردا ان فاتته
مع الامام ثم حط رحله فيبيت هناك ويأخذ منها حصى
الجمار او من حيث تيسر له ذلك وعدده سبعون حصاة و
قدره ان يكون اكبر من الحمص واصغر من البندق و
يستحب ان يغسله ثم يصلي الفجر اذا اصبح ويجتهد ان
يغلس بها ثم يأتي المشعر الحرام فيقف عنده فيكثر الحمد
لله والثناء عليه والتهليل والتكبير والدعاء والاولى ان
يقول في دعائه اللهم كما اوقفتنا فيه فاريتنا اياه فوفقنا
لذكرك كما هديتنا واغفر لنا وارحمنا كما وعدتنا بقولك
وقولك الحق فاذا افضتم من عرفات الى قوله تعالى غفور
رحيم فاذا اضاء النهار واسفر دفع الى منى واسرع في
وادي محسر فاذا وصل الى وادي منى رمى جمرة العقبة بسبع
حصيات مكبرا في اثر كل حصاة رافعا يديه حتى يرى
بياض ابطيه كما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
رمى كذلك وسكت عن التلبية عند اول حصاة يرميها
ويكون رميه هذا بعد طلوع الشمس وقبل الزوال
وفيما بعده من ايام التشريق بعد الزوال فاذا
رمى نحر هديا ان كان معه وحلق
او قصر جميع رأسه وان كانت امرأة تقصر من شعرها
بقدر الانملة ثم يمضي الى مكة ويغتسل ويتوضأ فيطوف
طواف الزيارة ويعينه بالنية ويصلي ركعتين خلف المقام
فاذا فرغ سعى بين الصفا والمروة ان اراد لان السعي
قد سقط عنه بفعله في طواف القدوم ثم قد حل له كل
شيء من محظورات الاحرام فصار حلالا كما كان قبل
الاحرام ثم يتقدم الى زمزم فيشرب من مائها فيقول
عند شربه بسم الله اللهم اجعله لنا علما نافعا و
رزقا واسعا وريا وشبعا وشفاء من كل داء واغسل به

ورنہ اسکا حج فوت ہوا پس اگر امام کے ساتھ مزدلفہ کے رستہ کی طرف جاوے
تو آہستگی اور آرام اور وقار پر ہو اور جب مزدلفہ مین پہونچے تو اسمین امام کے
ساتھ مغرب اور عشا کی نماز باجماعت پڑھے یا اکیلے پڑھ لے اگر امام کے ساتھ
اُس سے فوت ہوگئی ہو پس اپنے اسباب کو اتارے اور وہان رات کاٹے اور اسی جگہ سے کنکر چنے
کی کنکریان پکڑ لے یا جس جگہ سے اسکو میسر ہو اور گنتی مین ستر لے اور اسکا اندازہ
یہ ہو کہ چنے سے بڑا ہو اور غلیلہ سے چھوٹا ہو اور مستحب ہے کہ اسکو دھو لے پھر جب صبح
ہو فجر کی نماز پڑھے اور اسکو اندھیرے مین پڑھنے کے لیے کوشش کرے پھر
مشعر الحرام کو آئے اور اسکے نزدیک ٹھیرے پس اللہ کی حمد اور اسکی تعریف اور
تہلیل اور تکبیر اور دعا زیادہ کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی دعا مین کہے یا اللہ جیسے
تو نے ہمکو اسمین کھڑا کیا ہے اور اسکو تو نے دکھایا ہے تو ہمکو اپنے ذکر کی توفیق دے
جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اور بخش ہمکو اور ہمپر رحم کر جیسے تو نے ہمکو اپنے قول سے
وعدہ فرمایا ہے اور تیرا کہنا ٹھیک ہے فاذا افضتم من عرفات غفور رحیم تک
اور جب دن روشن ہو اور خوب صبح ہو تو منا کو لوٹے اور وادی محسر مین تیزی
کرے پس جب وادی منا کو پہونچے جمرہ عقبہ کو سات سنگریزے چلائے ہر سنگریزے
کے پیچھے تکبیر کہتا ہوا اپنے ہاتھون کو اٹھائے ہوئے یہانتک کہ اسکی بغلون کی
سفیدی دکھلائی دے جیسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
اسیطرح سنگریزے چلائے اور پہلا سنگریزہ چلانے کے وقت لبیک کہنے سے
خاموش رہے اور یہ کنکر چلانا اسکا طلوع شمس سے پیچھے اور زوال سے پہلے ہو
اور اس سے پیچھے ایام تشریق سے زوال کے بعد اور جب کنکر پھینکنے سے فارغ ہو
تو ہدی کو ذبح کرے اگر اسکے ساتھ ہو اور سر منڈوائے یا اپنے تمام سر کو کتروائے
اور اگر عورت ہو تو اپنے بالون سے پورون کے برابر کتروائے پھر مکہ کو چلے اور نہائے
اور وضو کرے پھر طواف زیارت کرے اور اسکو نیت سے معین کرے اور دو رکعت نماز پیچھے
مقام ابراہیم کے پڑھے پس جب فارغ ہو تو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے
اگر ارادہ کرے اور چونکہ وہ طواف قدوم مین دوڑ چکا تھا اسلیے دوڑنا اس سے
ساقط ہوگیا پھر اسکے لیے احرام کے ممنوعات سے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے اور حلال
ہوگیا جیسے پہلے احرام سے تھا پھر زمزم کی طرف آگے ہو اور اسکا پانی پیئے
اور اسکے پینے کے وقت کہے ساتھ نام اللہ کے یا اللہ اسکو ہمارے لیے علم
نافع کر اور رزق فراخ اور سیراب ہونا اور پیٹ بھرنا اور شفا ہر بیماری
سے کر دے اور میرے دل کو ساتھ اسکے دھو ڈال

قلبي وأملأه من خشيتك ثم يرجع الى منى فيبيت بها
ثلث ليال فيرمي الجمرات الثلث في ايام التشريق على ما ذكرنا
كل يوم باحدى وعشرين حصاة كل جمرة سبع حصيات فيبدأ
بالجمرة الاولى وهي ابعد الجمرات من مكة مما يلي مسجد الخيف
فيجعلها عن يساره ويستقبل القبلة فاذا رماها تقدم
عنها يسيرا لئلا يصيبه حصى غيره فيقف هناك داعيا لله عز
وجل بقدر قراءة سورة البقرة ان امكنه ثم يرمي الجمرة
الوسطى فيجعلها عن يمينه ويستقبل القبلة فيدعو كالاولى
ثم يرمي الجمرة الاخيرة وهي جمرة العقبة فيجعلها عن يمينه
وينزل الى الوادي ويكون مستقبلا الى القبلة ولا يقف
هناك ثم يفعل في اليوم الثاني والثالث كذلك وان احب
ان يتعجل ولا يرمي في اليوم الثالث دفن ما بقي معه من الحصى
هناك ويخرج قاصدا الى مكة فيأتي الابطح فيصلي هناك الظهر
والعصر والمغرب والعشاء ثم ينام يسيرا ثم يدخل مكة
فيقيم بها او غيرها من المواضع كالزاهر والابطح واذا
اراد ان يدخل البيت يكون حافيا ويصلي فيه نفلا و
يشرب من ماء زمزم ويرتوي منه وينوي ما احب من العلم
والمغفرة والرضوان لقوله عليه السلام ماء زمزم لما شرب
له ويكثر الاعتماد والنظر الى الكعبة لما روي في بعض
الاخبار ان النظر اليها عبادة ثم لا يخرج حتى يودع
البيت فيطوف به سبعا ثم يقف بين الركن والباب
يدعو فيقول اللهم هذا بيتك وانا عبدك وابن عبدك
وابن امتك حملتني على ما سخرت لي من خلقك وسيرتني
في بلادك حتى بلغتني بنعمتك واعنتني على قضاء
نسكي فان كنت رضيت عني فازدد عني رضا والا فمن
على الآن قبل تباعدي عن بيتك هذا اوان انصرافي
ان اذنت لي غير مستبدل بك ولا ببيتك ولا راغب عنك
ولا عن بيتك اللهم فاصحبني العافية في بدني و
الصحة في جسمي والعصمة في ديني واحسن منقلبي وارزقني

اور اسکو اپنے وڑسے پر کرے پھر منا کو واپس گئے اور اسمین تین راتین کاٹے پھر تینون
جمرون کو ایام تشریق مین کنکر چلائے اس طرح پر جو ہمنے ذکر کیا ہر دن مین
اکیس سنگریزے ہر جمرہ کو سات کنکر مارے پہلے جمرہ سے شروع کرے اور وہ کہ
سب جمرون سے دور ہے جو مسجد خیف کو متصل ہے پس اسکو اپنی بائین جانب
کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو پس جب اسکو چلائے تو اس سے تھوڑا سا آگے
بڑہے تاکہ اور کا کنکر اسکو نہ لگے پس وہان اللہ غالب بزرگ سے دعا
کرتے ہوئے سورہ بقرہ کے مقدار ٹہیرے اگر ممکن ہو پھر جمرہ وسطے کو
کنکر چلائے پس اسکو اپنی داہنی طرف کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو اور پہلے
کی طرح دعا مانگیں پھر پچھلے جمرہ کو چلائے اور وہ جمرہ عقبہ ہے پس اسکو اپنی
داہنی جانب کرے اور وادی کو اترے قبلہ کو منہ کرتے ہوئے اور اسکے نزدیک
ٹہیرے پس دوسرے اور تیسرے دن ایسا ہی کرے اور اگر جلدی کرنے کو دوست
رکہے اور تیسرے دن مین نہ چلائے تو وہان دفن کردے جو سنگریزے اسکے
پاس باقی رہے ہون اور مکہ کو قصد کرتے ہوئے نکلے پس وادی ابطح کو آئے
اور وہان ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے پھر تھوڑا سا سو رہے
پھر مکہ مین داخل ہو اور اسمین یا اسکی سوا دوسری جگہون مین سے کسی جگہ اقامت کرے
مثل زاہر اور ابطح کی اور جب خانہ کعبہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو ننگے پاؤن ہو
اور اسمین نفل نماز پڑہے اور زمزم کے پانی سے پیئے اور اس سے سیر ہو اور جس چیز کو
دوست کہتا ہے علم اور بخشش اور خدا کی رضامندی سے اسکی نیت کرے بسبب فرمانے
رسول علیہ السلام کے زمزم کا پانی اس چیز کے لیے ہے جسکے لیے پیا جاوے اور توجہ اور نظر
بیت اللہ کیطرف بہت کرے بسبب اس چیز کے جو بعض خبرون مین مروی ہے بیت اللہ
کی طرف نظر کرنا عبادت ہے پھر نہ نکلے یہان تک کہ بیت اللہ کو وداع کرے پھر اسکو سات
سات طواف کرے پھر رکن یمانی اور دروازہ مین کھڑا ہو اور دعا کرے پھر کہے یا اللہ
یہ تیرا گھر ہے اور مین تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون تو نے مجھکو
چیز پر اٹھایا جو تو نے اپنی پیدایش سے میرے تابع کیا اور تو نے مجھکو اپنے شہرون مین سیر کرایا
یہانتک کہ تو نے مجھکو اپنی نعمت سے پہونچایا اور تو نے میری قربانی کے ادا کرنے پر میری مدد کی
پس اگر تو مجھ سے راضی ہے تو مجھپر اپنی رضامندی کو زیادہ کر اور اگر راضی نہین ہے تو اب مجھپر
احسان فرما پہلے اس سے کہ مین تیرے اس گھر سے جدا ہون یہ میرے واپس جانے کا وقت ہے اگر تو مجھکو
اذن دے اس حال مین کہ مین تجھسے اور تیرے گھر سے بدل کرنیوالا نہین اور نہ تجھسے اور نہ تیرے گھر سے منہ پھیرنیوالا
ہون یا اللہ عافیت کو میرے بدن مین اور صحت کو میرے جسم مین اور پارسائی کو میرے دین مین ہم صحبت کر دے اور میرے پھرنے کو

نیک کردے اور

طاعتك ما ابقيتني واجمع لي خير الدنيا والآخرة انك
على كل شيء قدير وما زاد على ذلك من الدعاء من خير
الدنيا والآخرة كان حسنا ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
وسلم ولم يقم بعد ذلك بمكة فان اقام اعاد الطواف و
الا ذبح شاة **فصل** فان كان في الوقت ضيق
وخاف فوت الوقوف بعرفات فان احرم من الميقات
بدأ بعرفات فوقف هناك ثم دفع منها بعد غروب الشمس
فيفعل ما قلنا من البيتوتة بمزدلفة ثم الرمي بمنى ثم
اذا دخل مكة طاف طوافين ينوي بالاول القدوم وبالثاني
الزيارة ثم يسعى بين الصفا والمروة ثم يحل له كل
شيء ثم يعود الى منى للرمي في الايام الثلث ثم يتم
الافعال على ما تقدم ذكره **فصل** وصفة العمرة ان
يحرم لها من الميقات الشرعي الذي تقدم ذكره بعد
ان يغتسل ويتطيب ويصلي ركعتين فيطوف بالبيت
سبعا ويسعى بين الصفا والمروة ويقصر او يحلق ثم يحل
منها ان لم يكن ساق هديا وان كان بمكة خرج الى
التنعيم فيحرم منه فيفعل كذلك **فصل** ولا
يبطل الحج الا بالوطي في الفرج او دون الفرج مع الانزال
واركان الحج اربعة الاحرام والوقوف وطواف الزيارة
والسعي وعن الشيخ رحمه الله لها ركنان احدهما الوقوف
بعرفة والثاني الطواف بالبيت والصحيح الاول فاذا ترك
واحدا من هذه الاركان كان حجه ناقصا وعليه الاتيان
به اما في سنته واما في العام المستقبل ياتي به محرما
ولا يجبره دم بحال **واما** واجباته فخمسة وهي
المبيت بمزدلفة الى ما بعد نصف الليل والمبيت
بمنى والرمي والحلاقة وطواف الوداع فان ترك واحدا
منها جبره بدم وهو شاة كما قلنا في ترك الواجبات
في الصلوة يجبره بسجود السهو **واما** مسنوناته
فخمسة عشر وهي الاغتسال للاحرام ولدخول مكة و

اور اپنی طاعت مجھکو بخش جب تک تو مجھکو باقی رکھے اور میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی
کو اکھٹا کر دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور جو کچھ اس دعا مین دنیا اور آخرت کی بھلائی
سے زیادہ کرے بہتر ہوگا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد مکہ مین نہ
ٹہیرے اور اگر ٹہیرے تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف کرے تو بکری ذبح
کرے **فصل** پس اگر وقت مین تنگی ہو اور عرفات مین وقوف کے فوت ہونے
سے خوف کرے پس اگر میقات سے احرام باندہے تو عرفات سے شروع کرے اور وہان ٹہیرے
پھر وہان سے غروب آفتاب کے پیچھے روانہ ہو تو جو کچھ ہمنے مزدلفہ مین رات کاٹنے سے منا
مین کنکریان چلانے سے بیان کیا وہی کرے پھر جب مکے مین داخل ہو تو دو طواف
کرے پہلے طواف مین طواف قدوم کی نیت کرے اور دوسرے مین طواف زیارت کی
پھر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے پھر اُسکے لیے ہر چیز حلال ہو جاویگی پھر تین
دنون مین منا کی طرف کنکریان چلانے کے لیے لوٹے پھر افعال حج کو تمام کرے اُس طرح پر
جسکا آگے ذکر ہو چکا ہے **فصل** اور عمرہ کی صفت یہ ہے کہ میقات شرعی سے
احرام باندہے جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے بعد اسکے کہ نہائے اور خوشبو لگائے اور
دو رکعت نماز پڑہے پس بیت اللہ کا سات بار طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان
دوڑے اور سر کترواوے یا منڈائے پھر اس سے حلال ہو جائے اگر ہدی (یعنے جانور
قربانی) نہین لایا اور اگر مکہ مین ہو تو (مقام) تنعیم کی طرف نکلے اور اُس سے
احرام باندہے پھر ویسا ہی کرے **فصل** اور حج باطل نہین ہوتا مگر فرج مین وطی
کرنے سے یا سوائے فرج کے بشرطیکہ انزال ہو۔ اور حج کے رکن چار ہین احرام
اور عرفات مین کہڑا ہونا اور طواف زیارت اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا
اور شیخ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اسکے دو رکن ہین ایک عرفات مین کہڑا ہونا۔ اور
دوسرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صحیح پہلا قول ہے۔ پس جب ان مین سے کسی
ایک کو ترک کرے تو اُسکا حج ناقص ہوگا اور اُسپر اُسی سال مین دوسری دفعہ
حج کرنا واجب ہے یا سال آیندہ مین اُسکو احرام باندہ کر ادا کرے اور کسی
حال مین اُس نقصان کو دم دینا (یعنے جانور ذبح کرنا) کفایت نہین کرتا **اور لیکن**
اُسکے واجب پس پانچ ہین اور وہ مزدلفہ مین نصف رات سے لیکر رات کاٹنا ہے اور منا
مین رات گذارنا اور کنکر چلانا اور سر منڈوانا اور طواف وداع کرنا اور اگر ایک کو اُن
سے ترک کرے تو اس نقصان کو دم یعنے خون سے پورا کرے اور وہ بکری ہے جیسے ہمنے نماز کے واجبات
کے ترک مین بیان کیا کہ اس نقصان کو سجدہ سہو کے ساتھ برابر کرے **اور لیکن** اُسکی
سنتین پس پندرہ ہین۔ اول احرام کیلئے اور دخول مکہ کے لیے اور

وَلِلْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَالْمَبِيْتِ بِمُزْدَلِفَةَ وَلِرَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ
مِنًى وَلِطَوَافِ الزِّيَارَةِ وَلِطَوَافِ الْوَدَاعِ وَالثَّانِيْ طَوَافُ
الْقُدُوْمِ وَالثَّالِثُ الرَّمَلُ وَالرَّابِعُ الْاِضْطِبَاعُ فِي
الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَاسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ وَالتَّقْبِيْلُ وَالْاِرْتِقَاءُ
عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْمَبِيْتُ بِمِنًى ثَلٰثًا وَالْوُقُوْفُ عَلَى
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْوُقُوْفُ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ وَالْخُطَبُ
وَالْاَذْكَارُ وَشِدَّةُ السَّعْيِ فِي مَوَاضِعِهٖ وَالْمَشْيُ فِي مَوَاضِعِهٖ
وَرَكْعَتَا الطَّوَافِ فَاِنْ تَرَكَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ اَوْ وَاحِدًا مِّنْهَا
كَانَ تَارِكًا لِلْاَفْضَلِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا
الْعُمْرَةُ فَاَرْكَانُهَا ثَلٰثَةٌ اَلْاِحْرَامُ وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَاجِبَاتُهَا الْحَلَاقُ فَحَسْبُ وَسُنَنُهَا
الْغُسْلُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَالْاَدْعِيَةُ وَالْاَذْكَارُ الْمَشْرُوْعَةُ
فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَقَدْ بَيَّنَّا الْحُكْمَ فِيْ تَرْكِهَا فِي الْحَجِّ ❊

فَصْلٌ فَاِذَا مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْعَافِيَةِ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ
فَالْمُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَقُلْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَكُفَّ عَنِّيْ اَبْوَابَ
نَقْمَتِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَبْرَ وَلْيَكُنْ بِحِذَائِهٖ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَيَجْعَلُ جِدَارَ الْقِبْلَةِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَالْقَبْرَ
اَمَامَهٗ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ وَالْمِنْبَرَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَقُمْ مِمَّا يَلِي الْمِنْبَرَ وَ
لْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي
الْاَجْسَادِ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَتَلَا اٰيٰتِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ
وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ
وَعَادٰى عَدُوَّكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ

اور عرفات مین کہڑا ہونے کیلیے اور مزدلفہ مین رات گذارنے کیلیے اور منا کے دنون
مین کنکر چلانے کیلیے اور طواف زیارت کیلیے اور طواف وداع کے لیے نہانا ہے اور دوسرا
طواف قدوم ہے اور تیسرا اکڑکر چلنا اور چوتہا طواف مین چادر کو بغل کے نیچے سے نکالکر
کاندہے پر ڈالنا اور دوڑنا اور دونون کنون کا چہونا اور بوسہ لینا اور صفا اور
مروہ پر چڑہنا اور منا مین تین رات کاٹنا اور مشعر الحرام پر کہڑا ہونا اور تینون
جمرون کے پاس اور خطبون اور ذکرون کے وقت کہڑا ہونا اور تیز دوڑنے کی جگہون
مین تیز دوڑنا اور چلنے کی جگہون مین چلنا اور طواف کی دو رکعتین سو اگر
ان سب چیزون کو ترک کرے یا ایک کو ان مین سے تو افضل کو ترک کرنے والا ہوگا
اور اسپر کوئی چیز نہین **فصل** اور لیکن عمرہ تو اسکے رکن تین ہین احرام اور
بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ اور اسکے
واجب صرف سر منڈانا ہے۔ اور اسکی سنتین احرام کے وقت غسل کرنا
اور دعائین اور ذکر مشروع طواف مین اور دوڑنا۔ اور ہم حج کے
باب مین ان سنتون کے ترک کے بارے مین حکم بیان کر چکے ہین

فصل سو جب اللہ تعالی نے عافیت کا احسان کیا اور مدینہ کو آیا تو اسکے لیے
مستحب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آوے تو مسجد مین داخل ہونیکے
وقت کہے یا اللہ ہمارے سردار محمد صلعم پر اور ہمارے سردار محمد صلعم کی آل پر درود بہیج اور میرے لیے
اپنی رحمت کے دروازے کہولدے اور اپنے عذاب کے دروازے مجہہ سے بند رکہہ سب تعریف
اللہ کے لیے ہے جو پروردگار جہانونکا ہے پہر رسول اللہ کی قبر کو آوے اور چاہیے کہ درمیان
اسکے اور درمیان قبلہ کے اور قبلہ کی دیوار کو اپنی پیٹہ کے پیچھے کرے اور قبر کو اپنے آگے
اپنے منہ کے سامنے اور منبر کو اپنے بائین کرے اور چاہیے کہ متصل منبر کے کہڑا ہو اور
کہے اے نبی تجہپر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتین یا اللہ محمد صلعم پر اور محمد
کی آل پر رحمت بہیج جیسے تونے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بہیجی بے شک تو سراہا گیا
بزرگ ہے یا اللہ ہمارے سردار محمد صلعم کو وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور
مقام محمود جسکا تونے ان سے وعدہ فرمایا عنایت کر یا اللہ محمد صلعم کے
روح پر روحون مین رحمت بہیج اور انکے جسم پر رحمت بہیج جسمون مین جیسے
انہون نے تیرے پیغامون کو پہونچایا اور تیری آیتون کو پڑہا اور تیرے حکم سے حق کو بآواز بلند
بیان کیا اور تیرے رستے مین جہاد کیا اور تیری طاعت کا حکم کیا اور تیری
نافرمانی سے منع کیا اور تیرے دشمنون سے عداوت کی اور تیرے دوستون سے دوستی کی اور تیری
عبادت کی یہانتک کہ آپکو موت آگئی یا اللہ تونے اپنی کتاب مین اپنے نبی کو کہا ہے اور تحقیق وہ جب

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّیْ اَتَیْتُ نَبِیَّكَ تَآئِبًا مِّنْ
ذُنُوْبِیْ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَةَ كَمَآ
اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ اَتَاهُ فِیْ حَالِ حَیٰوتِهٖ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَدَعَا
لَهٗ نَبِیُّهٗ فَغَفَرْتَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ عَلَیْهِ
سَلَامُكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی
رَبِّیْ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّهٖ اَنْ تَغْفِرَ
لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَوَّلَ الشَّافِعِیْنَ وَ
اَنْجَحَ السَّآئِلِیْنَ وَاَكْرَمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَآ اٰمَنَّا
بِهٖ وَلَمْ نَرَهُ وَصَدَّقْنَاهُ وَلَمْ نَلْقَهُ فَاَدْخِلْنَا مُدْخَلَهٗ وَاحْشُرْنَا
فِیْ زُمْرَتِهٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ مَشْرَبًا رَّوِیًّا
سَآئِغًا هَنِیْٓئًا لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهٗٓ اَبَدًا غَیْرَ خَزَایَا وَّلَا نَاكِثِیْنَ
وَلَا مَارِقِیْنَ وَلَا جَاحِدِیْنَ وَلَا مُرْتَابِیْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا
عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِهٖ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ
عَنْ یَّمِیْنِهٖ ثُمَّ لِیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ
اَللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَّبِیِّهِمَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرًا وَّاغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ثُمَّ یُصَلِّیْ
رَكْعَتَیْنِ وَیَجْلِسُ وَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ فِی
الرَّوْضَةِ وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتَمَسَّحَ بِالْمِنْبَرِ تَبَرُّكًا بِهٖ وَالصَّلٰوةَ
بِمَسْجِدِ قُبَآءٍ وَاَنْ یَّاْتِیَ قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ وَالزِّیَارَةَ لَهُمْ نَعَلَ
ذٰلِكَ وَاَكْثَرَ الدُّعَآءَ هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَآ اَرَادَ الْخُرُوْجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ
اَتٰی مَسْجِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَی
الْقَبْرِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ
نَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلًا وَّوَدَّعَهٗ وَعَلٰی صَاحِبَیْهِ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ بِزِیَارَةِ قَبْرِ نَبِیِّكَ وَاِذَا
تَوَفَّیْتَنِیْ فَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اُنہون نے ظلم کیا تہا تیرے پاس آتے پہن بخشش مانگتے اللہ سے اور بخشش مانگتا انکے
لیے رسول تو البتہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنیوالا پاتے اور مین تیرے نبی کے پاس گناہون
سے توبہ کرتا ہوا بخشش مانگتا ہوا آیا ہون پس مین تجہہ سے یہ مانگتا ہون کہ تو میرے
لیے بخشش کو ثابت کرے جیسا کہ تونے اُس بخشش کو اُس شخص کے لیے ثابت کیا
جو اُنکے پاس انکی زندگی مین آیا اور آپکے پاس اُسنے اپنے گناہون کا اقرار کیا
تو اسکے نبی نے اُسکے لیے دعا کی پس تو نے اسکو بخشدیا یا اللہ مین تیری طرف
بوسیلہ نبی تیرے کے متوجہ ہوا اُنپر تیرا سلام ہو جو نبی الرحمۃ ہین اے اللہ کے
رسول مین اپنے رب کی طرف تیرے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہون تاکہ میرے گناہ معاف کرے یا اللہ مین تجہہ سے
اسکے حق کے سبب سوال کرتا ہون کہ تو مجہکو بخشے اور مجہپر رحم کرے محمد کو شفاعت کرنیوالون مین سے
پہلا شفاعت کرنیوالا اور سوال کرنیوالون مین سے مقصود کو پہونچنے والا اور پہلون اور پچہلون
کا بزرگ کردے یا اللہ جیسے ہم اُنکے ساتہہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکو دیکہا نہین اور ہمنے انکی
تصدیق کی اور انکی ملاقات نہین کی پس ہمکو اُنکے داخل ہونیکی جگہہ مین داخل کردے
اور ہمکو اُنکے گروہ مین اٹہا اور ہمکو اُنکے حوض پر وارد کرا اور اُنکے پیالے مین پلا پانی سیر کرنیوالا
جلد گذرنیوالا خوشگوار کہ ہم اُسکے پیچہے کبہی پیاسے ہون نہ خوار ہون اور نہ عہد توڑنیوالے اور نہ دین اسلام
سے نکل جانیوالے اور نہ انکار کرنیوالے اور نہ شک کرنیوالے اور نہ غضب کیے گئے اور نہ گمراہ اور ہمکو انکی شفاعت
والون سے کردے پہر اپنی داہنی جانب سرک گئے ہو پہر چاہیے کہ کہے تم دونوپر سلام ہو اے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکت سلام ہو تجہپر اے ابو بکر
صدیق اور سلام ہو تجہپر اے عمر فرق کرنیوالے یا اللہ دونونکو اُنکے نبی سے اور اسلام سے
بہتر جزا دے اور ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہم سے آگے ایمان کے ساتہ گذر چکے ہین بخشدے
اور ہمارے دل مین اُن لوگون کے لیے کینہ نہ کر جو ایمان لائے اور ہمارے پروردگار بیشک تو
مہربان رحم کرنیوالا ہے پہر دو رکعت نماز پڑہے اور بیٹہے اور مستحب ہے کہ روضہ مین بیان
قبر اور منبر کے نماز پڑہے اور اگر تبرک حاصل کرنے کو لیے منبر کے ساتہ مسح کرنیکو اور مسجد
قبا مین نماز ادا کرنے کو اور شہیدون کی قبرون کو آنے کو اور انکی زیارت کرنے کو
دوست رکہے تو اُسکو کرے اور اس جگہہ مین بہت دعا مانگے پہر جب مدینہ سے نکلنے کا ارادہ
کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آئے اور قبر کی طرف آگے ہو اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہے اور کرے جسطرح پہلے کیا تہا اور آپ سے وداع کرے اور
آپکے دونون یارون پر بہی (اسی طرح سلام کرکے وداع) کرے پہر کہے یا
اللہ اپنے نبی کی قبر کی زیارت کی یہ میری آخری ملاقات کریو اور جب تو مجہکو فوت کرے
تو مجہکو انکی محبت اور سنت پر فوت کرنا قبول کر اے رحم کرنیوالونکے بہت رحم کرنیوالے میری دعا قبول فرما

كتاب الأدب فصل

الابتداء بالسلام سنة ورده آكد من ابتدائه وهو مخير في صفته إما أن يدخل الألف واللام فيقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أو يحذفهما فيقول سلام عليكم ورحمة الله وبركاته ولا يزيد على ذلك وقد روي في ذلك حديث وهو ما روي عن عمران بن الحصين رضي الله تعالى عنهما أنه قال جاء رجل أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثون أي ثلاثون حسنة والسنة أن يسلم الماشي على الجالس والراكب على الماشي والجالس وسلام الواحد من الجماعة على غيرهم يجزئ وكذلك رد الواحد من الجماعة يجزئ عنهم ولا يجوز البداءة بالسلام على المشرك فإن بدأ المشرك رد عليه بأن يقول وعليك وأما رده على المسلم بأن يقول وعليكم السلام كما قال فإن زاد على قوله وبركاته كان أولى وإن قال مسلم لمسلم سلام لم يجبه ويعرفه أنه ليس بتحية الإسلام لأنه ليس بكلام تام ويستحب للنساء السلام بعضهن على بعض وأما سلام الرجل على المرأة الشابة فمكروه وإن كانت برزة فلا حرج وأما السلام على الصبيان فمستحب لأن فيه تعليم الأدب لهم وكذلك يستحب لمن قام من المجلس أن يسلم على أهله وكذلك يسلم عليهم إذا عاد إليهم وكذلك إن حال بينه وبينهم حائل مثل الباب والحائط وكذلك إذا سلم على رجل ثم التقاه ثانيا سلم عليه ولا يسلم على المتلبسين بالمعاصي كمن يجتاز على قوم يلعبون بالشطرنج والنرد ويشربون الخمر ويلعبون بالجوز والقمار وإن سلموا عليه يرد عليهم إلا أن يغلب على ظنه انزجارهم

آداب کے بیان کرنے کی کتاب فصل

سلام کو ساتھ شروع کرنا سنت ہی اور اُسکا جواب دینا اُسکے شروع سے زیادہ تاکید والا ہی اور وہ اُسکی صفت مین اختیار دیا گیا ہی یا تو الف اور لام کو داخل کرے پس کہے تم پر سلامتی ہو اور اُسکی رحمت اور اُسکی برکتین یا اُن کو حذف کردے پس کہے تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین اور اُس پر زیادہ نہ کرے اور اُس مین ایک حدیث مروی ہے اور وہ وہ ہے جو عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ اُس نے کہا ایک جنگلی آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا السلام علیکم پس آپ نے اُسکا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیاں ہین پھر دوسرا آدمی آیا اور کہا سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین پس آپ نے اُسکا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے تیس نیکیاں ہین اور سنت یہ ہے کہ چلنے والا بیٹھے والے کو سلام کہے اور سوار چلنے والے اور بیٹھنے والے کو اور جماعت مین سے صرف ایک کا سلام اُس جماعت کے غیر پر دینا کافی ہوتا ہی اور ایسے ہی جماعت کی طرف سے ایک کا جواب دینا اُن سب سے کفایت کرتا ہے اور مشرک پر سلام دینے مین ابتدا کرنا درست نہین پس اگر مشرک نے ابتدا کی تو اُسپر اسطرح جواب دے کہ کہے اور تجھ پر اور لیکن مسلمان کو جواب اسطرح کہے اور تجھپر سلامتی ہو جیسے اُسنے کہا اور اگر اُسکے کہنے پر وبرکاتہ زیادہ کرے تو بہت بہتر ہوگا اور اگر مسلمان مسلمان کو صرف سلام کہے تو اُسکا جواب نہ دے اور اُسکو جتلا دے کہ وہ اسلام کا تحفہ نہین اور عورتون کے لیے بعض کا بعض پر سلام کہنا مستحب ہے اور لیکن مرد کا جوان عورت کو سلام کہنا مکروہ ہے اور اگر عورت کہلے منہ باہر پھرنیوالی ہو تو کوئی حرج نہین اور لیکن لڑکون کو سلام کہنا یہ مستحب ہے کیونکہ اُسمین اُنکو ادب کا سکھانا ہے اور ایسے ہی اُس شخص کے لیے جو مجلس سے کہڑا ہو مستحب ہے کہ اہل مجلس پر سلام کہے اور اسیطرح اُنپر سلام کہے جب اُنکی طرف لوٹے اور اسیطرح اگر درمیان اُسکے اور اُنکے کچھ آڑ ہوجاوے مثل دروازہ اور دیوار کی اور ایسے ہی جب ایک پر سلام کہے پھر اُسکو دوبارہ ملے تو اُسپر سلام کہے اور اُن لوگون پر سلام نہ کہے جو گناہون مین مشغول ہین مانند اُس شخص کی جو ایسی قوم پر گذرا جو شطرنج اور نرد کے ساتھ کھیل رہے ہون اور شراب پی رہے ہون۔ اور اخروٹ اور جوئے کے ساتھ کھیل رہے ہون۔ اور اگر وہ اُسپر سلام کہین تو جواب دے البتہ اس صورت مین جواب دے کہ جب اُسکو اس امر کا ظن غالب ہو کہ اگر اُنپر مین جواب نہ دونگا تو وہ

عن معاصيهم بترك الرد عليهم فاذا لا يرد ولا يهجر
المسلم اخاه فوق الثلاث الا ان يكون من اهل البدع
والضلال والمعاصي فتستحب استدامة الهجرة لهم و
بالسلام يتخلص من اثم الهجرة للمسلم ويستحب للمسلم
المصافحة لاخيه المسلم ولا ينزع يده حتى ينزع
الآخر يده اذا كان هو المبتدئ وان تعانقا وقبل
احدهما راس الآخر ويده على وجه التبرك والتدين جاز
واما تقبيل الفم فمكروه

فصل

ويستحب القيام
للامام العادل والوالدين واهل الدين والورع واكرم
الناس واصل ذلك ما روي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ارسل الى سعد رضي الله عنه في شان اهل
قريظة فجاء على حمار اقمر فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قوموا الى سيدكم وقد روت عائشة رضي الله
عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
دخل على فاطمة رضي الله تعالى عنها قامت اليه فاخذت
بيده وقبلته واجلسته في مجلسها واذا دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها واخذ بيدها
وقبلها واجلسها في مجلسه وقد روي عنه صلى
الله عليه وسلم انه قال اذا جاءكم كريم قوم فاكرموه
ولان ذلك يغرس المحبة والود في القلوب فيستحب لاهل
الخير والصلاح كالمهاداة لهم ويكره لاهل المعاصي
والفجور ومن الادب ان يخمر العاطس وجهه ويخفض
صوته ويحمد الله عز وجل الى قوله رب العلمين
رافعا بها صوته لانه روي في بعض الاخبار عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال ان العبد اذا قال الحمد لله
قال الملك رب العلمين واذا قال رب العلمين بعد
الحمد قال الملك يرحمك ربك ولا يلتفت يمينا و
يسارا فاذا قال ذلك استحب لمن سمعه ان يشمته
بان يقول له يرحمك الله ويرد عليه فيقول يهديكم

اپنی گناہوں سے ہٹ جاوینگے پس اُس وقت انکو جواب نہ دے اور مسلمان اپنی بہائی
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام نہ کرے مگر جب اہل بدعت اور گمراہی اور معاصی
مین سے ہوں تو اُنسے ہمیشہ جدا رہنا مستحب ہے اور سلام کہنے سے مسلمان کی جدائی کے
گناہ سے خلاص ہو جاتا ہے اور مسلمان کو اپنے بہائی مسلمان سے مصافحہ کرنا مستحب ہے
اور اپنے ہاتہ کو نہ نکالے یہان تک کہ دوسرا اپنے ہاتہ کو نکالے جبکہ شروع کرنیوالا
ہو اور اگر دونو معانقہ کرین اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتہ بوجہ تبرک حاصل کرنے کو اور دیانت
کے طور پر چومین تو جائز ہے۔ اور لیکن منہ کا چومنا پس یہہ مکروہ ہے

فصل

اور بادشاہ عادل اور مان باپ اور صاحب دین اور پرہیزگار اور
بزرگ ترین مردم کے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اصل اسکی وہ چیز ہے جو
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد رضی اللہ عنہ کیطرف
قریظہ والون کے حق مین بہیجا۔ پس وہ سفید گدہے پر آیا پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سردار کی طرف کہڑے ہو۔ اور تحقیق
عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا پر داخل ہوتے تہے تو
وہ کہڑی ہو جاتین اور آپکا ہاتہ پکڑتین اور اُنکو چومتین اور اُن کو
اپنے بیٹھنے کی جگہ مین بٹہاتین اور جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
داخل ہوتین تو آپ اُن کی طرف کہڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتہ پکڑتے
اور انکو چومتے اور انکو اپنی بیٹھنے کی جگہ مین بٹہاتے اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آوے تو اسکی عزت
کرو اور اس سبب سے کہ یہ محبت اور دوستی کو دلون مین پیدا کرتا ہے پس خیر و صلاحیت
والونکے لیے مستحب ہے مثل تحفہ دینے کی انکو اور گنہگارونکے لیے کہڑا ہونا مکروہ ہے اور
ادب یہ بات ہے کہ چھینکنے والا اپنے منہ کو ڈہانپے اور اپنی آواز کو پست کرے اور اللہ
عزوجل کی حمد کرے اللہ تعالے کے قول رب العالمین تک اپنی آواز اسکے ساتہ
اونچا کرنیوالا ہو کیونکہ بعض اخبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا بے شک بندہ جب کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے فرشتہ کہتا ہے پالنے
والے جہانون کے پس جب بندہ حمد کے بعد رب العلمین کہتا ہے تو فرشتہ
کہتا ہے تجھپر تیرا رب رحم کرے اور دائین بائین نظر نہ کرے پس جب وہ یہ
کہے تو اس شخص کے لیے جو اسکو سُنے مستحب ہے کہ اسکو چھینک کا اسطرح جواب دے
کہ کہے تجھپر اللہ رحم کرے اور چھینکنے والا اسکو جواب دے پس کہے تم کو اللہ ہدایت کرے

اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ وَإِنْ قَالَ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ جَازَ عَنِ الْاَوَّلِ فَإِنْ زَادَ الْعَاطِسُ عَلٰى ثَلٰثِ مَرَّاتٍ سَقَطَ التَّشْمِيْتُ لِاَنَّ ذٰلِكَ رِيْحٌ وَّزُكَامٌ كَذَا جَاءَ فِي الْاَثَرِ وَهِيَ مَا رُوِيَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ مَزْكُوْمٌ وَّ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ غَطّٰى فَمَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِكُمِّهٖ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ وَيَجُوْزُ لِلرَّجُلِ تَشْمِيْتُ الْمَرْاَةِ الْبَرْزَةِ الْعَجُوْزَةِ وَيُكْرَهُ لِلشَّابَّةِ الْخَفِرَةِ فَاَمَّا الصَّبِيُّ فَتَشْمِيْتُهٗ اَنْ يُقَالَ لَهٗ بُوْرِكَ فِيْكَ اَوْ جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى اَوْ خَيَّرَكَ اللهُ تَعَالٰى

فَصْلٌ فِي الْعَشْرِ الْخِصَالِ الَّتِيْ فِي الْفِطْرَةِ خَمْسٌ مِّنْهَا فِي الرَّاْسِ وَخَمْسَةٌ فِي الْجَسَدِ فَالَّتِيْ فِي الرَّاْسِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالَّتِيْ فِي الْجَسَدِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ وَالْخِتَانُ وَالْاَصْلُ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَحْفُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحْيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُصُّوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى وَكِلَا اللَّفْظَيْنِ وَاحِدٌ وَمَعْنَاهُمَا قَصُّهٗ مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ بِالْمِقْرَاضِ وَاسْتِيْصَالُهٗ بِهٖ وَلَمَّا حَلْقُهٗ بِالْمُوْسٰى فَمَكْرُوْهٌ لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّارِبَ وَلِاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ مُثْلَةً وَّذَهَابًا لِمَاءِ الْوَجْهِ وَجَمَالِهٖ وَفِيْ بَقَاءِ اُصُوْلِ الشَّعْرِ زِيْنَةٌ وَّجَمَالٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ

اور تمہارا حال نیک کرو اور اگر کہے کہ اللہ تمکو بخشے تو پہلے کلمہ سے جائز ہے پس اگر چھینکنے والے نے تین بار پر زیادتی کی تو جواب دینا ساقط ہو جاتا ہی کیونکہ یہ ہوا اور زکام ہی ایسا ہی حدیث مین آیا ہی اور وہ وہ ہی جو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والیکو تین دفعہ جواب دیا جاوے پس اگر اسپر زیادہ کرے تو وہ زکام والا ہی اور جب کوئی تم مین سے جمائی لے تو اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے یا اپنی آستین سے ڈھانپے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے جمائی لے تو اپنے منہ کو بند کرے کیونکہ شیطان منہ مین داخل ہو جاتا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی چھینک کو دوست رکھتا ہی اور جمائی کو ناخوش رکھتا ہی پس جب کوئی تم مین سے جمائی لے پس چاہیے کہ اسکو بند کرے جہانتک طاقت رکھے اور ہا ہا نہ کہے کیونکہ شیطان سے ہے وہ اس سے ہنستا ہی اور مرد کو جائز ہے کہ بوڑھی عورت کھلے منہ والی کو چھینک کا جواب دیوے اور جوان عورت منہ کو ڈھانکنے والی کو مرد کا جواب دینا مکروہ ہی لیکن لڑکا تو اسکا جواب یہ ہے کہ کہا جاوے تجھ مین برکت ہووے یا اللہ تعالی تجھکو بدلہ دیوے یا اللہ تعالی تجھکو برگزیدہ کرے

فصل ان دس خصلتوں کے بیان مین جو پیدایش مین ہین ان مین سے پانچ سر مین ہین اور پانچ جسم مین پس وہ جو سر مین ہے وہ کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور مسواک کرنا اور مونچھون کا کترنا اور داڑھی کا چھوڑنا ہے اور وہ جو جسم مین ہین شرمگاہ کے بالون کا مونڈنا اور بغلین اکھاڑنا اور ناخون کا کاٹنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا اور ختنہ کرنا ہے اور مونچھون کے کترانے کی دلیل وہ چیز ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی آپنے فرمایا مونچھون کو کٹاؤ اور داڑھی کو چھوڑ دو اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مین ہی مونچھون کو کٹاؤ اور داڑھیون کو چھوڑ دو اور دونون کے لفظ ایک ہین اور دونون کا معنے بالون کی جڑ سے قینچی کے ساتھ اسے کاٹنا ہے اور اسکے ساتھ جڑ سے اکھاڑ دینا ہے ولیکن اسکا استرے سے مونڈنا سو وہ مکروہ ہی بسبب اس چیز کے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی مونچھون کو منڈوایا وہ ہم مین سے نہین ہے اور اسلیے کہ اسمین مثلہ ہے اور منہ کی آبرو اور اسکے جمال کا چلا جانا ہے اور بالون کی جڑ ہین باقی رکھنے مین زینت اور خوب صورتی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے

عنهم انهم كانوا يجزون شواربهم واما اعفاء اللحية وهو توفيرها وتكثيرها ومنه قوله تعالى حتى عفوا اى كثروا وقد روى ان اباهريرة رضى الله تعالى عنه كان يقبض على لحيته فما فضل عن لحيته جزه وكان عمر رضى الله تعالى عنه يقول خذوا ما تحت القبضة

فصل

والاصل فى حلق العانة ونتف الابط وتقليم الاظفار ما روى عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه انه قال وقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين ليلة لا نجاوزها فى قص الشارب وقص الاظفار ونتف الابط وحلق العانة قال بعض اصحابنا هذا فى حق المسافر واما المقيم فلا يستحب له ان تزيد ذلك على عشرين يوما واختلفت الرواية عن الامام احمد فى تصحيح هذا الحديث فروى عنه انكاره وروى عنه الاحتجاج به فى التوقيت بهذا المقدار فاذا ثبت استحباب ذلك فهو مخير بين التنوير بالنورة وبين حلقه بالموسى فقد روى عن الامام احمد رضى الله تعالى عنه انه كان يتنور وكذلك روى منصور بن حبيب بن ابى ثابت رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه طلى له ابو بكر رضى الله تعالى عنه وتولى عانته بيده وروى عن انس رضى الله تعالى عنه بخلافه فقال لم يتنور رسول الله صلى الله عليه وسلم قط وكان اذا كثر عليه الشعر حلقه فاذا ثبت هذا فيجوز ان يتولى ذلك غيره اذا لم يحسن هو فى ما سوى العانة من الفخذ والساق فاذا بلغ العانة نورها هو بنفسه والاصل فى ذلك ما روى عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا بلغ عانته نورها بنفسه وفى بعض الالفاظ اذا بلغ مراقه واخذ احمد بن حنبل رضى الله عنه بهذا قال ابو العباس النسائى نورنا ابا عبد الله فلما بلغ عانته نورها بنفسه فاذا ثبت هذا وانه يجوز ان يتولى اهله

کہ وہ اپنی موچھون کو کاٹتے تہے و لیکن ڈارہی کا چہوڑنا تو وہ اُسکا وافر کرنا او زیادہ کرنا ہے اور اسی سے ہے اللہ تعالی کا قول یہانتک کہ بڑہ گئے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مٹھی سے اپنی ڈارہی کو پکڑتے تہے پس جو مٹھی سے بڑہ جاتی اُسکو کاٹ دیتے اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تہے اُس چیز کو پکڑو جو مٹھی سے نیچے ہے (یعنے کاٹو)

فصل

اور شرمگاہ کے بال مونڈنے اور بغلون کے کہاڑنے اور ناخونکے کاٹنے مین وہ چیز دلیل ہے جو انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا ہمارے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس راتین وقت مقرر کر دیا ہم چالیس راتون سے موچہین اور ناخون کتانے اور بغلون کے اکہاڑنے اور شرمگاہ کے بال مونڈنے مین تجاوز نہ کرین ہمارے بعضے یارون نے کہا ہے کہ یہ مسافر کے حق مین ہے اور لیکن مقیم پس اسکو مستحب ہے کہ بیس دن پر زیادہ نہ کرے اور امام احمد رح سے اس حدیث کی تصحیح مین مختلف روایتے آئے ہیں پس اُنسے اس حدیث کا انکار مروی ہے اور مقدار کے ساتہ وقت مقرر کرنے مین اس حدیث سے دلیل پکڑنا اُنسے مروی ہے جب اسکا مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو چونہ لگاکر بال اڑا دینے اور استرہ سے مونڈ دینے مین اختیار ہے (جو کرے جائز ہے) پس تحقیق امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چونہ لگاتے تہے اور اسیطرح منصور بن حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کیا کہ تحقیق حضرت کو ابوبکر رضہ نے طلا لگایا اور اپنی شرمگاہ کے آپ اپنے ہاتہ سے متولی ہوئے اور انس رضی اللہ تعالے عنہ سے اسکے خلاف روایت کیا گیا ہے پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب آپکے بال زیادہ ہو جاتے تہے تو مونڈ لیتے تہے پس جبکہ ثابت ہوا تو اس کام پر دوسرے آدمی کا متولی ہونا بہی جائز ہے جب وہ خود اچہی طرح نہ جانتا ہو اُن اعضاؤن مین جو علاوہ شرمگاہ کے ہون جیسے ران اور پنڈلی پس جب شرمگاہ کو پہونچے تو وہ اُسکا خود متولی ہو اور اسمین وہ چیز دلیل ہے جو ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ کو پہونچتے تو خود اُسکو چونہ لگاتے اور بعض لفظون مین ہے جب محل ناف کو پہونچتے اور امام احمد بن حنبل رضے اللہ تعالے عنہ نے اسی سے اخذ کیا ہے ابو العباس رح نسائی نے کہا ہمنے ابو عبد اللہ کو چونہ لگایا پس جب اپنی شرمگاہ کو پہونچے تو اُسکو خود انہون نے چونہ لگایا پس جبکہ ثابت ہوا اور یہ کہ

الشعور من العانة والفخذين والساقين بالنورة فيجوز ايضا
بالموسى لانه احد مايزال به كالنورة ويؤيد هذا القياس
حديث انس بن مالك رضي الله تعالى عنه لم يتنور رسول
الله صلى الله عليه وسلم قط وكان اذا كثر عليه الشعر حلقه
ولا يقال ان الحلق والتنوير انما ورد في العانة خاصة لما
تقدم من حديث ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ابلغ عانته نورها بنفسه
فدل على انه كان تولى غير العانة في ازالة الشعر لغيره ليس
ذلك الا الفخذ والساق وان ذكر في ذلك حديث في
المنع فهو محمول على من اراد بذلك التزيين لرغبة الرجال
فيهم من العلوق والمتشبهين بالنساء من المخانيث وغيرهم
والله تعالى اعلم بالصواب **فصل** ويكره نتف الشيب لما
روى عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالى عنهم
قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب وقال
انه نور الاسلام وفي لفظ اخر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يلبس شيبة في
الاسلام الا كانت له نورا يوم القيمة وفي حديث يحيى الا
كتب الله تعالى له بها حسنة وحط عنه خطيئة وقد روي
في بعض التفاسير في قوله عز وجل وجاءكم النذير انه هو
الشيب فكيف يجوز ازالة النذير بالموت والمذكر
المنهي عن الشهوات واللذات والكاف عنها المحث
على التاهب والتجهيز للاخرة وعمارة دار البقاء ومع ذلك
يكون مقاوما للقدر كارها لفعل الله تعالى به
غير راض بقضائه عز وجل مؤثر الشباب والطراوة والبقاء
على حداثة السن زاهدا في الوقار والحرمة والتقمص
بنور الاسلام وخلقة ابراهيم خليل الرحمن لانه روي
في بعض الكتب ان اول من شاب في الاسلام ابراهيم
النبي عليه الصلوة والسلام وروي عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال ان الله يستحيي من ذي الشيبة يعني من عذابه

کہ بالون کا شرمگاہ اور رانون اور پنڈلیون سے چونہ کے ساتھ دور کرنا جائز ہے تو استرہ
سے بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ تیز تر ہے ان چیزون مین سے جنسے بال دور کیے جاتے مین جیسے
چونہ زیادہ تیز ہے اور اس قیاس کی انس بن مالک کی حدیث تائید کرتی ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب آپ پر بال زیادہ ہوجاتے تھے تو
انکو مونڈ ڈالتے اور نہ کہا جاوے کہ مونڈنا اور چونہ لگانا صرف شرمگاہ ہی مین وارد ہوا
ہی کیونکہ ام سلمہ رضہ سے حدیث گذر چکی ہے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ
کو پہونچتے تو اسکو اپنے آپ نورہ لگاتے پس اس حدیث نے اس بات پر دلالت کی کہ سوا
شرمگاہ کی بالون کے دور کرنے مین اپنے غیر کو متولی کرتے تھے اور وہ ران اور پنڈلی ہی ہے
اگرچہ اسکی ممانعت مین ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے لیکن وہ اس شخص پر محمول ہے
جو اس سے زینت کا ارادہ کرے تاکہ اسمین بدفعلی کرنے والون اور عورتون سے
مشابہت کرنیوالون ہیجڑون اور انکے سوا لوگون سے رغبت کرین اور اللہ پاک بیشک
بات کو خوب جاننے والا ہی **فصل** اور سفید بال کا اکھاڑنا مکروہ ہی بسبب اس
حدیث کی جو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت
کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال کہاڑنے سے منع کیا اور فرمایا یہ اسلام کا نور
ہی اور دوسرے لفظ مین ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالون
کو نہ اکھاڑو کوئی مسلمان نہین کہ اسلام مین بڑھاپے کا لباس پہنایا جاوے مگر
قیامت کے دن اسکے لیے نور ہوگا اور یحییٰ کی حدیث مین ہی مگر اللہ تعالی اسکے لیے اسکے سبب
سے ایک نیکی لکھیگا اور دور کریگا اُس سے ایک گناہ اور بعض تفسیرون مین
اللہ تعالی کے اس قول کے بارے مین اور آیا پاس تمہارے ڈرانیوالا روایت کیا گیا
ہے کہ وہ سفید بال ہین پس کس طرح ڈرانیوالے اور اسکو یاد کرانیوالے کو جو آرزوؤن اور
لذتون سے روکنے والا اور انسے باز رکھنے والا ہی اور تیاری اور سامان آخرت اور ہمیشگی
کے گھر کو آباد کرنے پر برانگیختہ کرنے والا ہی دور کرنا کسطرح جائز ہے اور باوجود اسکے
بال اکھاڑنیوالا اس فعل سے تقدیر کا مقابلہ کرنیوالا اللہ کے فعل کو ناخوش رکھنے والا اور
اسکی قضا پر راضی نہ ہونیوالا اور جوانی اور تروتازگی اور نوجوان باقی رہنے کو اختیار
کرنیوالا اور بردباری اور بزرگی اور نور اسلام کے لباس پہننے اور ابراہیم اللہ کے دوست
کی خصلت کو چھوڑنیوالا ہوگا کیونکہ بعض کتابون مین مروی ہے کہ پہلے پہل جو
اسلام مین بوڑھے ہوئے وہ ابراہیم ہین اوپر اللہ کی رحمت اور اُسکا سلام ہو
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بے شک اللہ تعالی
بڑھاپے والے سے حیا کرتا ہے یعنے اُسکے عذاب کرنے سے۔

فصل ويستحب تقليم الاظفار يوم الجمعة فيبتدئ
مخالفا بينها في الترتيب لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا وفي حديث
حميد بن عبد الرحمن عن ابيه من قص اظفاره يوم الجمعة
دخل فيه شفاء وخرج منه داء وقد روي هذه الفضيلة
والاستحباب في ذلك يوم الخميس بعد العصر ومعنى المخالفة
ان يبدأ بالخنصر من اليمنى ثم بالوسطى ثم بالابهام ثم
البنصر ثم السبابة ومن اليسرى ان يبدأ بالابهام ثم الوسطى
ثم الخنصر ثم السبابة ثم البنصر هكذا فسره عبد الله
ابن بطة عن اصحابنا رحمه الله وروى وكيع عن عائشة
رضي الله تعالى عنها انها قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا عائشة اذا انت قلمت اظفارك فابدئي
بالوسطى ثم بالخنصر ثم بالابهام ثم بالبنصر ثم السبابة
فان ذلك يورث الغناء وينبغي ان يكون التقليم بالمقص
او السكين ويكره ذلك بالاسنان واذا قلم اظفاره يستحب
له غسل البراجم ودفن الاظفار في التراب كذلك الشعور
من الراس والبدن والدم من الحجامة والفصد لما روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه امر بدفن الدم والشعر
والظفر **فصل** واما حلق الراس في غير الحج والعمرة
والضرورة فمكروه في احدى الروايتين عن الامام احمد
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لما روي في
حديث ابي موسى وعبيد بن عمير رضي الله عنهما عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال ليس منا من حلق وروى
الدارقطني في الافراد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا توضع النواصي
الا في حج او عمرة ولان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الخوارج
وجعل سيماهم حلق الرؤوس ولان عمر رضي الله عنه قال
لصبيغ لو وجدتك محلوقا لضربت الذي فيه عيناك
وعن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال الذي يحلق

فصل اور ناخون کا کٹنا جمعہ کو مستحب ہے پس درمیان انگلیون کے ترتیب مین
مخالفت کرنیوالا ہو بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس نے اپنے
ناخونون کو مخالف کاٹا تو وہ اپنی آنکھون مین درد نہ دیکھیگا اور حمید بن عبد الرحمن
کی حدیث مین ہے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے جو جمعہ کے دن اپنے ناخون کٹائے اوسمین
شفا داخل ہوگی اور اوس سے بیماری نکلیگی اور جمعرات کے دن عصر کے بعد کاٹنے مین
بھی یہ فضیلت اور استحباب مروی ہے مخالفت سے مراد یہ ہے کہ شروع کرے ساتھ خنصر کے
داہنے ہاتھ سے پھر ساتھ بیچ والیکے پھر ساتھ انگوٹھے کے پھر ساتھ بنصر کے پھر ساتھ
کلمہ کی انگلی کے پھر ساتھ بنصر کے اسیطرح اسکو عبد اللہ بن بطہ نے اللہ اسکو
رحم کرے ہمارے اصحاب سے بیان کیا۔ اور وکیع نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جب تو اپنے
ناخون کاٹے پس تو بیچ والی انگلی سے شروع کر پھر خنصر سے پھر انگوٹھے سے پھر
بنصر سے پھر کلمہ کی انگلی سے پس تحقیق یہ تونگری کو پیدا کرتا ہے اور چاہیئے کہ
ناخون کاٹنا ناخن گیر سے یا چھری سے ہو اور دانتون سے کاٹنا مکروہ ہے
اور جب اپنے ناخن کاٹے تو اسکو براجم کا دھونا اور دفن کرنا ناخونکا زمین
مین مستحب ہے اور اسی طرح دفن کرنا بال سر اور بدن اور خون پچھنی اور فصد
کا بسبب اس چیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
خون اور بال اور ناخون کے دفن کرانیکا حکم دیا **فصل** اور لیکن
سر کا منڈانا حج اور عمرہ اور ضروریات کے سوا تو وہ مکروہ ہے دو روایتون
سے ایک مین امام احمد رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے بسبب اس چیز کے جو ابو موسے اور عبید بن عمیر رضی اللہ
عنہما کی حدیث مین مروی ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا وہ شخص جسنے سر منڈایا وہ ہم مین سے نہین ہے اور
دارقطنی مین افراد احادیث مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا سر سے
بال نہ اتارے جاوین مگر حج یا عمرہ مین اور بسبب اس بات کے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے خارجیون کی برائی بیان کی اور کہا کہ انکا نشان سرون کا منڈانا
ہے اور اس سبب سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو فرمایا اگر مین تجھکو
سر منڈایا ہوا پاتا تو البتہ مارتا مین اس چیز کو جسمین تیری آنکھین ہین اور ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا جو شخص سر منڈاتا ہے

في المصر حلق بالشيطان لان في ذلك تشبيها بالاعاجم
وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو
منهم واذا ثبت كراهية ما ذكرنا جعل مكانه اخذ الشعر
بالجلم وهو المقص كما كان يفعل احمد بن حنبل رضي الله تعالى
عنه وان شاء استقصى في ذلك فيقصه من اصله وان شاء
اخذ اطراف الشعر والرواية الاخرى لا يكره ذلك لما
روى ابو داود باسناده عن عبد الله بن جعفر رضي الله تعالى
عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم ارسل الى آل جعفر
بلالا ان يأتيهم ثم اتاهم فقال لا تبكوا على اخي بعد
اليوم ثم قال صلى الله عليه وسلم ادعوا الى بني اخي فجيء
بنا كانا افراخ فقال صلى الله عليه وسلم ادعوا الى الحلاق
فامره فحلق رؤسنا وقد روي ان النبي صلى الله
عليه وسلم حلق راسه في آخر عمره بعد ان كان شعره
يضرب منكبيه وفي حديث علي رضي الله عنه كان شعر رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى شحمة اذنيه ولان الناس عصرا
بعد عصر يحلقون ولم يظهر عليهم نكير ولان في ذلك
مشقة وحرجا فعفي عنه كما عفي عن سؤر الهرة وحشرات
الارض **فصل** ويكره القزع وهو ان يحلق بعض
الشعر ويترك بعضه لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه نهى عن القزع واما حلق القفاء فمكروه الا في الحجامة
خاصة لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن حلق القفاء
الا في الحجامة لانه من فعل المجوس وكان ابو عبد الله
احمد يحلقه في الحجامة ولان ذلك حال الضرورة واما
اتخاذ الجمة وفرق الشعر فسنة ماثورة روي ان النبي صلى
الله عليه وسلم فرق وامر اصحابه رضي الله تعالى عنهم بالفرق
وقد روي ذلك عن بضعة وعشرين من اصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم منهم ابو عبيدة وعمار وابن مسعود رضي
الله تعالى عنهم **فصل** ويكره التحذيف للرجال وهو
ارسال الشعر الذي بين الاذار والنزعتين الذي هو

شہر میں ہم حلق شیطان کا ہے اور اس سبب سے کہ اسمیں مجوسیوں سے مشابہت ہے اور تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ انہیں میں سے
ہے اور جو کچھ ہمنے بیان کیا جب اسکا مکروہ ہونا ثابت ہوگیا تو اسکے قائم مقام بالوں
کو جلم سے جو کترنے کا ایک آلہ ہے کرے جسطرح امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ کیا کرتے
تھے اور اگر چاہے انہیں نہایت کو پہونچاوے پس انکو جڑ ہونے سے کاٹے اور اگر چاہے تو بالوں
کی اطراف کو پکڑے (یعنے کترے) اور دوسری روایت میں ہے کہ سر منڈانا مکروہ نہیں
بسبب اس چیز کے کہ ابو داؤد نے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت کیا کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو آل جعفر کی طرف بھیجا کہ انکے
پاس آویں پھر انکے پاس آئے پھر فرمایا آج دن کے بعد میرے بھائی پر نہ رووے پھر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلاؤ پس ہم لائے گئے گویا کہ ہم
مرغی کے بچے ہیں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس سر مونڈنے
والا بلاؤ پس آپ نے حکم دیا اسکو تو اسنے ہمارے سر مونڈے اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے اپنے سر کو اپنی آخر عمر میں منڈایا بعد اسکے کہ آپکے بال کندھوں پر لٹکتے تھے
اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں
کی لو تک تھے اور اس سبب سے کہ لوگ ہر زمان بعد زمان سر منڈاتے رہے اور انپر کوئی
انکار ظاہر نہیں ہوا اور اس سبب سے کہ اسمیں سختی اور تنگی ہے جو معاف کی گئی
ہے جیسے بلی اور زمین میں رہنے والی چیزوں کے جوٹھے سے معافی کی گئی
ہے **فصل** اور مکروہ ہے قزع اور وہ یہ ہے کہ بعض بالوں کو منڈائے اور بعض کو
چھوڑ دے بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے قزع سے منع
کیا اور لیکن گردن کا منڈانا تو وہ مکروہ ہے مگر خاص کر کے پچھنے لگانے میں مکروہ
نہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گردن کے منڈانے سے مگر پچھنے لگانے
میں کیونکہ یہ مجوس کے فعل سے ہے اور ابو عبد اللہ احمد پچھنے لگانے میں اسکو منڈاتے
تھے اور اس سبب سے کہ یہ ضرورت کا وقت ہے اور لیکن بڑے بال رکھنے اور بالوں
کی مانگ نکالنا پس یہ سنت ماثورہ ہے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مانگ نکالی اور اپنے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم کو مانگ نکالنے کا حکم دیا اور یہ بیس پر
کئی صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ان میں سے ہیں
ابو عبیدہ اور عمار اور ابن مسعود راضی ہوا اللہ تعالے ان سے **فصل**
اور مردوں کے لیے تحذیف مکروہ ہے۔ اور وہ رخسارہ اور ناصیہ کی
دونوں جانبوں کے بالوں کو کھلا چھوڑ دینا ہے۔ وہ جو

عَادَةُ الْعَلَوِيِّيْنَ وَلَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ لِمَا رَوَى اَبُوْبَكْرٍ الْجَلَّادُ
مِنْ اَصْحَابِنَا بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ اَنَّهٗ
كَرِهَهٗ وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا هُوَ
مِنْ زِيْنَتِهِمْ فَاَمَّا اَخْذُ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ بِالْمِنْقَاشِ فَمَكْرُوْهٌ
لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَهُوَ اَخْذُ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ بِالْمِنْقَاشِ ذَكَرَهٗ اَبُوْعُبَيْدَةَ
وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَيُكْرَهُ لَهَا حَفُّ جَبِيْنِهَا بِالزُّجَاجِ وَالْمُوْسٰى وَ
الشَّعْرِ النَّابِتِ عَلٰى وَجْهِهَا لِمَا تَقَدَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ وَ
قِيْلَ يَجُوْزُ لَهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا خَاصَّةً اِذَا طَلَبَ مِنْهَا ذٰلِكَ
خَافَتْ اِنْ لَمْ تَفْعَلْهُ اَعْرَضَ عَنْهَا وَتَزَوَّجَ بِغَيْرِهَا فَاَدّٰى
اِلَى الْفَسَادِ وَالْمَضَرَّةِ بِهَا فَيَجُوْزُ لَهَا ذٰلِكَ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ
كَمَا جُوِّزَ لَهَا التَّزَيُّنُ بِاَلْوَانِ الثِّيَابِ وَالتَّطَيُّبُ بِاَنْوَاعِ الطِّيْبِ
وَالتَّشَوُّقُ لَهٗ وَالْمُلَاعَبَةُ وَالْمُمَازَحَةُ اِيَّاهُ فَعَلٰى هٰذَا
يُحْمَلُ لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَنَمِّصَاتِ عَلَى اللَّوَاتِيْ
اَرَدْنَ بِذٰلِكَ غَيْرَ اَزْوَاجِهِنَّ لِلْفُجُوْرِ بِهِنَّ وَالْمَيْلِ اِلَيْهِنَّ وَتَرْوِيْجِ اَنْفُسِهِنَّ
لِلزِّنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **فَصْلٌ** وَيُكْرَهُ الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ
لِمَا رَوَى الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِيْ قَوْمٍ يُغَيِّرُوْنَ الْبَيَاضَ بِالسَّوَادِ يُسَوِّدُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وُجُوْهَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِمْ لَا يُرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ
الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِي الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ مِنْ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَضِبُوْا بِالسَّوَادِ فَاِنَّهٗ
اُنْسٌ لِلزَّوْجَةِ وَمَكِيْدَةٌ لِلْعَدُوِّ فَمَحْمُوْلٌ لِاَجْلِ الْحَرْبِ وَذِكْرُ
الزَّوْجَةِ فِيْهِ تَبَعًا لَا قَصْدًا **فَصْلٌ** فَاِذَا ثَبَتَتْ كَرَاهِيَةُ
السَّوَادِ فَالْمُسْتَحَبُّ اَنْ يَخْضِبَ الرَّاْسَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَدْ
خَضَبَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَاْسَهٗ وَلَهٗ ثَلٰثٌ
وَّثَلٰثُوْنَ سَنَةً فَقَالَ لَهٗ عَمُّهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهٖ سُنَّةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ

علویون کی عادت ہی اور یہ عورتون کے لیے مکروہ نہین ہے بسبب اسکے جو ابوبکر
جلاد نے ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا کہ
انہون نے اسکو ناپسند جانا اور ولید بن مسلم سے مروی ہے اُنسے کہا مینے لوگون کو
پایا اور تحذیف انکی زینت سے نہین اور لیکن منہ کے بالون کا موچنے سے لینا مردون اور
عورتون یعنی ہر فریق کے لیے مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھاڑنیوالی
عورتون کو لعنت کی اور وہ بالون کا منہ سے موچنے کے ساتہ اکھاڑنا ہے اسکو ابو عبیدہ
نے ذکر کیا اور لیکن عورت پس اسکے لیے شیشہ اور اُسترے کے ساتہ پیشانی کے بالون
کو کاٹنا اور اُن بالون کو کاٹنا جو اُسکے منہ پر نکلتے ہین مکروہ ہے کیونکہ اس کی ممانعت
پہلے ذکر ہو چکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ امر عورت کو خاصکر اپنے خاوند کے لیے
درست ہے لیکن اُس حالت مین جب وہ اُس سے یہ امر (یعنے منہ سے بالون کا اکھاڑنا)
طلب کرے تو پہر عورت کے لیے یہ امر درست ہوگا کیونکہ اسمین مصلحت ہے جیسے کہ عورت کے
لیے طرح طرح کے کپڑون سے زینت حاصل کرنا اور طرح طرح کی خوشبو لگانا اور خاوند
کے لیے اظہار شوق کرنا اور کھیلنا اور اُس سے خوش طبعی کرنا درست (بلکہ ضروری)
ہے پس اسی روایت پر محمول کیا جاویگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان عورتون کو لعنت
کرنا جو بال اکھاڑنیوالی ہین اور اس سے انکا ارادہ اپنے شوہرون (کی رضامندی) کے
سوا کچھ اور ہو جیسے انکے ساتہ گناہ کرنا یا انکی طرف (لوگونکا) خواہش کرنا یا اپنی جانون
کو زنا کے لیے رواج دینا ہے اور اللہ اچہا جانتا ہے **فصل** اور سیاہی کے ساتہ بالون کو رنگنا
مکروہ ہے بسبب اس چیز کے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس قوم
کے حق مین جو سفیدی کو سیاہی سے بدلاتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ اُنکے موہون کو قیامت کے دن سیاہ
کریگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا
وہ جنت کی بو نہ سونگھینگے لیکن وہ حدیثین جو سیاہی سے رنگنے مین روایت کی گئی ہین
جیسے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہی سے تم اپنے بالون کو رنگو کیونکہ یہ بیوی کے
لیے باعث (زیادتی) محبت ہے اور دشمن کے لیے باعث مکر ہے تو وہ لڑائی کے لیے محمول ہے
اور بیبی کا ذکر اسمین بالطبع ہے نہ قصدًا **فصل** پس جب سیاہ رنگ کا مکروہ
ہونا ثابت ہو گیا پس مستحب ہے کہ سر کو حنا اور کتم سے رنگے اور تحقیق امام احمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر کو رنگ کیا اور انکی عمر تینتیس برس کی تھی تو انکو اُنکے چچا نے
کہا تمنے جلدی کی تو امام صاحب نے انکو جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سنت ہے اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا بہترین اشیا جن سے بڑہاپا بدلایا جاوے

الحناء والكتم واما خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاختلف الناس في ذلك فروي عن انس رضي الله تعالى عنه
انه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم ما شاب الا يسيرا ولكن
ابابكر وعمر رضي الله تعالى عنهما خضبا بعده بالحناء والكتم
وروي ان ام سلمة رضي الله تعالى عنها اخرجت للناس
شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا بالحناء
والكتم فدل حديثهما على اثبات خضابه صلى الله عليه
وسلم بذلك واما الخضاب بالورس والزعفران فظاهر
كلام الامام احمد رضي الله تعالى عنه فيه الجواز لما
روي عن ابي مالك الاشعري رضي الله عنه انه قال
كان خضابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالورس و
الزعفران فاذا ثبت هذا في شعر الرأس مثله في اللحية
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا
باليهود وقوله صلى الله عليه وسلم في حديث ابي ذر رضي
الله عنه خير ما غير به الشيب الحناء والكتم وهو عام
في شعر الرأس واللحية وايضا ان ابابكر رضي الله عنه جاء
بابيه ابي قحافة يوم فتح مكة الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو اقررت الشيخ في بيتنا لا
تيناه تكرمة لابي بكر فاسلم ورأسه ولحيته كالثغامة
البيضاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروهما
وجنبوه من السواد وهذا نص في كون اللحية كالرأس في
النهي عن السواد وقال ابو عبيدة الثغامة نبت ابيض الزهر
والثمر ويشبه بياض الشيب وقال ابن الاعرابي هي شجرة
تبيض كانها الثلج **فصل** ويستحب ان يكتحل وترا
لما روى انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان
يكتحل وترا واختلف الناس في صفة الوتر في ذلك فروي
في حديث انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يكتحل ثلاثا في اليمنى ومرتين في اليسرى وروي في حديث
ابن عباس في كل عين ثلاثا **فصل** ويدهن غبا

حنا اور کتم ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ لگانا تو اسمین
لوگون نے اختلاف کیا ہے پس انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہون نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے نہین ہوئے مگر تھوڑا اور لیکن ابو بکر اور عمر رضی
اللہ تعالی عنہما نے آپکے پیچھے حنا اور کتم سے رنگ کیا اور مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے لوگون کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون کو نکالا
اور حنا اور کتم سے رنگے ہوئے تھے تو انکی حدیث نے انکے ساتھ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے ثبوت پر دلالت کی اور لیکن ورس اور زعفران کے
ساتھ رنگ کرنا تو ظاہر کلام امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ کی اسمین جائز ہونا ہے
بسبب اس چیز کے کہ جو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا رنگ کرنا ورس اور زعفران سے تھا پس جب یہ
سر کے بالون مین ثابت ہوگیا تو ڈاڑھی مین بھی (حکم) اسی طرح ہے
کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ بڑھاپے کو بدلاؤ اور یہود سے مشابہت
نہ کرو عام ہے اور بسبب قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ذر رضی اللہ عنہ کی
حدیث مین بہتر اس چیز کا جس سے بڑھاپا بدلا جاوے حنا اور کتم ہے اور وہ سر
اور ڈاڑھی کے بالون مین عام ہے اور نیز ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابو قحافہ
کو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لائے تو نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اگر تو بوڑھے کو اپنے گھر مین آرام دیتا البتہ ہم اسکے پاس آتے
آپ کا یہ قول حضرت ابو بکر رض کی بزرگی کے لیے تھا تو ابو قحافہ مسلمان ہو گیا
اور اسکا سر اور ڈاڑھی سفید ثغامہ (جو ایک قسم کا گھاس ہے) کی طرح تھی تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو کو بدلاؤ اور انکو سیاہی سے بچاؤ اور یہ اس
مین نص ہے کہ سیاہی کی ممانعت مین ڈاڑھی کا حکم سر کی طرح ہی ہے اور ابو عبیدہ
نے کہا کہ ثغامہ سفید پھول اور پھل والا گھاس ہے بڑھاپے کی سفیدی اسکے
ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے اور ابن اعرابی نے کہا وہ ایک درخت ہے جو سفید ہو جاتا
ہے گویا کہ وہ برف ہے **فصل** اور مستحب ہے کہ سرمہ لگائے طاق بار بسبب اس چیز کے جو
انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ سرمہ طاق بار لگاتے تھے
اور طاق کی صفت مین لوگون کا اختلاف ہے تو انس بن مالک کی حدیث مین
مروی ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار داہنی آنکھہ مین اور دو مرتبہ بائین
آنکھہ مین سرمہ لگاتے اور ابن عباس رض کی حدیث مین ہر آنکھہ مین تین بار
مروی ہے **فصل** اور ایک دن کے بعد روغن لگاوے۔

وهو ان يفعل ذلك يوما ويتركه يوما لما روى ابو هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يترجل الرجل الا غبا والفضيلة في ذلك ان يكون يدهن بالبنفسج لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان فضل دهن البنفسج على سائر الادهان كفضلي على سائر الناس

فصل ويستحب ان لا يخلي الانسان نفسه سفرا وحضرا عن سبعة اشياء بعد تقوى الله تعالى والتقية وهي التنظيف والتزيين والمكحلة والمشط والسواك والمقص والمدرى وهي خشبة مدورة الراس ادنى من شبر يتخذها العرب والصوفية يدفعون بها عن انفسهم الاذى كالقمل وغيرها ويحكون بها الجسد ويقتلون الدبيب حتى لا يباشرون كل شيء بايديهم والسابع قارورة الدهن لانه روي في حديث عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم ما كان يفوته ذلك حضرا ولا سفرا

فصل فيما يكره من الخصال يكره الصفير والتصفيق وفرقعة الاصابع في الصلوة ويكره تخريق الثياب في حق المتواجد عند السماع ولا يعارض في ذلك الواجد ويكره الاكل على الطريق ومد الرجل بين جلسائه والاتكاء الذي يخرجه عن مستوى الجلوس لانه تجبر وهوان بالجلساء الا من العذر ويكره اطالة الثياب ويكره مضغ العلك لانه دناءة ويكره التشدق بالضحك والقهقهة ورفع الصوت في غير حاجة وينبغي ان يكون مشيه معتدلا لا يسارع الى حد يصدم الماشي ويتعب نفسه ولا يخطو بحيث يورثه العجب ويكره في البكاء النحيب والتعداد الا ان يكون من خوف الله تعالى والندم على ما فات من اوقاته بطالة او انكسار قلبه عند عدم بلوغه الى درجة لحظها فيبكي حسرة عليها ويكره ازالة الدرن بحضرة الناس ويكره الكلام في المواضع المستقذرة كالحمام والخلاء وما اشبه ذلك وكذلك لا يسلم ولا يرد على مسلم ويكره كشف راسه بين الناس

اور وہ یہ ہے کہ ایک دن لگائے اور ایک دن ترک کرے بسبب اس حدیث کے جو ابوہریرہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کنگھی کرنے سے سوائے ایک روز ناغہ کے منع کیا مگر ایک دن کے بعد (یعنی ایک روز درمیان میں چھوڑ کر) اور فضیلت اس میں ہے کہ بنفشہ کا تیل ڈالے بسبب اس حدیث کے کہ روایت کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام روغنوں پر ایسی ہے جیسے میری بزرگی تمام لوگوں پر ہے

فصل اور مستحب ہے کہ آدمی اپنے نفس کو سفر اور حضر میں سات چیزوں سے اللہ تعالی کے تقوی اور اس تکیہ کرنے کے بعد خالی نہ رکھے اور وہ صاف کرنا اور مزین کرنا اور سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور قینچی اور مدرا ہے وہ ایک لکڑی ہے سر گول بالشت سے چھوٹی ہوتی ہے عرب اور صوفی لوگ اسکو اپنے پاس رکھتے ہیں اسکے ساتھ اپنی جانوں سے تکلیف دور کرتے ہیں جیسے جوئیں اور سوائے انکے اور تکلیف دینے والی چیزیں ہیں) اور اس سے اپنے جسم کو کھجلاتے ہیں اور رینگنے والوں کو قتل کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہیں چھوتے اور ساتواں روغن کا شیشہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شیشہ روغن یا ساتوں چیزیں کبھی قیام کی حالت یا سفر کی حالت میں گم نہیں ہوتی تھیں

فصل ان خصال کے بیان میں جو مکروہ ہیں سیٹی مارنی اور تالی بجانی اور نماز میں انگلیوں کو توڑنا مکروہ ہے اور سماع میں تکلف سے وجد کرنیوالے کے حق میں کپڑوں کو پھاڑنا مکروہ ہے اور اس میں اصلی وجد کرنیوالا معارضہ نہ کیا جاوے اور رستہ پر کھانا مکروہ ہے اور اپنے ہمنشینوں کے درمیان پاؤں کا دراز کرنا اور ایسا تکیہ لگانا جس سے ٹھیک بیٹھنے سے نکل جاوے کیونکہ یہ اپنے آپ کو بزرگ بنانا اور ہمنشینوں کو ذلیل جاننا ہے مگر عذر سے جائز ہے اور لمبا کرنا کپڑوں کا مکروہ ہے اور گوند کا چبانا مکروہ ہے کیونکہ یہ کمینہ پن ہے اور ہنسی اور قہقہہ میں منہ کھول دینا اور سوائے حاجت کے آواز کو بلند کرنا مکروہ ہے اور مناسب ہے کہ اسکی چال میانہ ہو ایسا نہ دوڑے کہ چلنے والے کو صدمہ پہونچائے اور اپنی جان کو تھکائے اور ایسی طرح سے قدم نہ اٹھائے جس سے اسکو تکبر پیدا ہو اور رونے میں آواز کرنا اور صفتوں کا شمار کرنا مکروہ ہے ہاں اس صورت میں درست ہے کہ اللہ تعالی کے خوف سے ہو یا بوجہ پشیمانی کے ہو اس چیز پر جو اسکو وقتوں میں باطل باتوں میں فوت ہوئی یا بوجہ انکساری اسکی دل کے ہو جب اس درجہ تک نہ پہونچے جسکا خیال کرتا تھا تو اسپر حسرت سے روئے اور لوگوں کے روبرو اپنی میل کا دور کرنا مکروہ ہے اور قبیح جگہوں میں مثل حمام اور پائخانہ کے اور وہ جو اس سے مشابہ ہو کلام کرنا مکروہ ہے اور اسیطرح سلام کرے اور مسلمان پر سلام کا جواب دے اور لوگوں میں اپنے سر کو ننگا کرنا۔

وما ليس بعورة مما جرت العادة بستره ويحرم كشف العورة
ويكره أن يقسم بأبيه أو بغير الله تعالى في الجملة فإن
حلف حلف بالله وإلا فليصمت كذلك جاء في الأثر
عن النبي صلى الله عليه وسلم

فصل في الاستيذان

ينبغي له إذا قصد باب إنسان أن يسلم فيقول السلام
عليكم أأدخل لما روي أن رجلا من بني عامر استأذن
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيت فقال
ألج فقال النبي صلى الله عليه وسلم لخادمه اخرج إلى هذا
وعلمه الاستيذان فقال له قل السلام عليكم أأدخل
فسمعه الرجل فقال السلام عليكم أأدخل فأذن له فدخل
ولا يدير ظهره إلى الباب ولا يبعد لأنه يمنعه من سماع
الجواب كذلك ثلاثا فإن أجيب فيها وإلا انصرف إلا
أن يغلب على ظنه أنه لم يسمع نداءه لما بينهما من بعد أو
شغل كان له أن يزيد على الثلاث والأصل في ذلك ما
روى أبو سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم أنه قال الاستيذان ثلاث فإن أذن لك
فادخل وإلا فارجع وسواء في ذلك الأجانب والأقارب
المحرمات كالأم وما شاكلها لأن النبي صلى الله عليه و
سلم لما سأله رجل هل علي أن أستأذن على أمي قال نعم
قال إني معها في البيت قال صلى الله عليه وسلم استأذن
عليها قال إني خادمها قال استأذن عليها أتحب أن تراها
عريانة فأما زوجته وأمته الجائز له وطؤها فليس عليه
الاستيذان في حقهما لأن أكثر ما في ذلك أن تصادف
منكشفة منبسطة وقد أبيح له النظر إلى بدنهن ولكن يستحب
له أن يحرك نعله أولا إذا دخل المنزل ليعلم دخوله
نص على ذلك الإمام أحمد في رواية مهنا وإذا دخل سلم
على أهله ليكثر خير بيته كما جاء الأثر ونستوفي ذلك في
باب دخول المنزل إن شاء الله تعالى ولا يطرق أهله ليلا
لنهي النبي صلى الله عليه وسلم أن يطرق الرجل أهله

یا اسچیز کو جو عورت نہین مکروہ ہے جسکے ڈہانپنے کی عادت جاری ہوگئی ہے اور عورت
کا ننگا کرنا حرام ہے اور اپنے باپ کی یا اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کہانا ہر حال
مین مکروہ ہے پس اگر قسم کرے قسم کرے ساتہ اللہ کے ورنہ خاموش رہے ایسا ہی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے حدیث مین آیا ہے

فصل

اذن مانگنے مین چاہیے کہ جب کسی انسان
کے دروازے کا قصد کرے تو سلام کہے اور کہے تم پر سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن
بسبب اسچیز کے جو مروی ہے کہ ایک آدمی نے بنی عامر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اذن مانگا اور آپ گہر مین تہے تو کہا کیا مین داخل ہوجاؤن تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے خادم کو فرمایا کہ اسکی طرف نکل اور اسکو اذن مانگنا سکہلا تو اسکو کہا کہہ
تم پر سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن تو اُس آدمی نے اسکو سُن لیا اور کہا تم پر
سلامتی ہو کیا مین داخل ہوجاؤن تو آپنے اسکو اذن دیا اور داخل ہوا اور اذن
مانگنے کیوقت اپنی پیٹہ کو دروازہ کی طرف نہ کرے اور نہ دور ہو کیونکہ یہ بات اسکو جواب
سننے سے روکتی ہے ایسا ہی تین بار پس اگر جواب دیا تو بہتر ورنہ پہر جاوے مگر یہ کہ اسکا غالب
گمان ہو کہ اُسنے اسکی آواز کو نہین سنا بسبب اسچیز کے کہ دونو مین فاصلہ اور شغل سے ہے
تو جائز ہے اسکو کہ تین بار پر زیادہ کرے اور دلیل اسمین وہ چیز ہے جو ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے اذن مانگنا
تین دفعہ ہے پس اگر تیرے لیے اذن دیا گیا تو داخل ہو ورنہ لوٹ جا اور اسمین اجنبی
اور قریبی جو حرام ہین برابر ہین مثل مان اور اسکے مشابہ کے کیونکہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے جب آدمی نے سوال کیا کہ کیا مجہپر واجب ہے کہ اپنی مان پر اذن
مانگون آپنے فرمایا ہان اُسنے کہا مین اسی کے ساتہ ہون گہر مین حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اذن مانگ اسپر اُسنے کہا مین اُسکا خادم ہون آپنے فرمایا اذن
مانگ اسپر کیا تو دوست کہتا ہے کہ تو اسکو ننگا دیکہے لیکن اسکی بی بی اور اسکی
لونڈی جسکے ساتہ اسکو وطی جائز ہے تو اسپر اُنکے حق مین اذن مانگنا ضروری
نہین کیونکہ اذن طلب کرنیمین زیادہ تر خوف انکے ننگے ہونے اور کہلی ہوئی
حالت مین اسکے چلے جانے کا ہے اور بیشک انکے بدنون کی طرف نظر کرنا اسکے لیے
مباح کیا گیا ہے اور لیکن مستحب ہے اسکے لیے کہ اپنی جوتی کو پہلی حرکت دے جب گہر مین داخل ہو تاکہ
اُسکا داخل ہونا معلوم کیا جاوے اسپر امام احمد رح نے مہنی کی روایت مین نص کی ہے اور جب داخل
ہو تو اپنے اہل پر سلام کہے تاکہ اسکے گہر کی نیکی زیادہ ہو جیسے حدیث آیا ہے اگر اللہ نے چاہا
تو اسکو ہم گہر مین داخل ہونے کے باب مین پورا بیان کرینگے اور رات کو اپنے اہل کے پاس
نہ آئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے اہل پر آنے سے منع فرمایا ہے

لئلا وقد فعل ذلك ان دخلا فوجدا عند اهلهما ما يكرهان
فاذا اذن له في دار غيره فدخل جلس حيث يأذن له صاحب
الدار وان كان من اهل الذمة وان فجأ قوما وهم على طعام
فلا يأكل الا ان يكون صاحب الطعام ممن جرت عادته بالسماحة
وطيب القلب بذلك **فصل** فيما يستحب فعله
بيمينه وما يستحب فعله بشماله يستحب له تناول الاشياء
بيمينه والاكل والشرب والمصافحة والبداءة بها في الوضوء
والانتعال ولبس الثياب وكذلك يبدأ في الدخول الى المواضع
المباركة كالمساجد والمشاهد والمنازل والدور برجله
اليمنى واما الشمال فلفعل الاشياء المستقذرة وازالة
الدرن كالاستنثار والاستنجاء وتنقية الانف و
غسل النجاسات كلها الا ان يشق عليه ذلك او يتعذر
كالمشلول والمقطوع يساره فيفعله بيمينه ولا يمشي في
نعل واحد الا ان يكون ذلك يسيرا بمقدار ما يصلح الاخرى
اذا انقطع شسعها واذا اراد ان يتناول انسانا توقيعا
او كتابا فليقصد يمينه واذا مشى مع من هو اعلى منه
في المنزلة والقدر فليمش عن يمينه يجعله كالامام في
الصلوة وان كان دونه في المنزلة يجعله عن يمينه و
يمشي عن يساره وقد قيل المستحب المشي على اليمين
في الجملة ليخلي اليسار للبزاق وغيره **فصل** في
آداب الاكل والشرب يستحب للآكل ان يسمي الله
تعالى عند اكله ويحمده عند فراغه وكذلك عند
الشرب لان ذلك ابرك لطعامه وابعد للشيطان لما
روي ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا
رسول الله انا نأكل ولا نشبع قال صلى الله عليه وسلم
فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال صلى الله عليه وسلم
فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله تعالى يبارك
لكم فيه وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما انه سمع
النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته

اسکو وہ آدمیوں نے تحقیق کیا تو انہوں نے اپنے اہل کے پاس اُس چیز کو پایا جسکو وہ مکروہ
سمجھتے تھے پس جب اسکو دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کا اذن دیا جاوے اور داخل ہو تو
اُس گھر کا مالک جہاں اسکو اذن دیوے بیٹھ جاوے اگرچہ گھر والا ذمیوں میں سے ہو اور اگر
اچانک کسی قوم پر پہونچا اور وہ اپنے کھانے پر ہیں تو نہ کھائے مگر اُس صورت میں کھائے
جب صاحب طعام اُن لوگوں میں سے ہو جسکی عادت جوانمردی اور اسکے ساتھ خوش
دل ہونے میں جاری ہو **فصل** اُن چیزوں کے بیان میں جنکا داہنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے
اور جنکا بائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسکے لیے چیزوں کا پکڑنا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھانا اور پینا
اور مصافحہ کرنا اور اسی داہنی طرف سے وضو میں اور جوتا پہننے میں اور کپڑا پہننے میں ابتدا کرنا
مستحب ہے اور اسیطرح مبارک جگہوں میں داخل ہونے میں بھی اپنے داہنے پاؤں سے شروع کرے
جیسے مسجدیں اور مجلسیں اور سرائیں اور لیکن بایاں پس قبیح چیزوں کے کرنے کے لیے اور
میل کے دور کرنے کے لیے ہے جیسے ناک جھاڑنا اور استنجا کرنا اور ناک صاف کرنا اور تمام
نجاستوں کے دور کرنے کے لیے ہے مگر یہ کہ اُسپر یہ بات مشکل ہو یا اُس سے ہو نہ سکے جیسے شل
والا اور جسکا بایاں ہاتھ کٹا ہوا ہو تو وہ اپنے داہنے ہاتھ سے کرے اور ایک جوتے
میں نہ چلے مگر یہ کہ تھوڑا ہو اتنے اندازے پر جو دوسرے کو سنوارے جب تسمہ ٹوٹے اور جب ارادہ کرے
پکڑانے کا کسی کو توقیع یا کتاب تو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے قصد کرے اور جب اُس شخص کے
ساتھ چلے جو اُس سے مرتبہ اور بزرگی میں اعلے ہے تو چاہیے کہ اُسکے داہنے چلے اور
اسکو ایسا کرے جیسا نماز میں امام ہوتا ہے اور اگر اس سے مرتبہ میں کم ہو تو اسکو داہنے
اپنے کرے اور خود اسکے بائیں چلے اور کہتے ہیں داہنے ہاتھ پر چلنا ہر حال میں مستحب ہے
تا کہ بائیں جانب تھوک وغیرہ پھینکنے کے لیے خالی رہے **فصل** کھانے والے
کے لیے مستحب ہے کہ اپنے کھانے کے وقت اللہ تعالی کا نام لے اور فارغ ہونے
کے وقت اُسکی حمد کرے اور پینے کے وقت بھی اسیطرح کرے کیونکہ یہ بات اُسکے
طعام کو برکت دینے والی ہے اور اُسکے شیطان کو دور کرنے والی ہے بسبب اسکے
جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول
اللہ تحقیق ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شاید تم جدا ہوتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پس اپنے کھانے پر اکٹھے ہو جاؤ اور اللہ تعالی کے نام کو یاد کرو تمہارے
لیے اُسمیں برکت کی جاویگی۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جب
آدمی اپنے گھر میں داخل ہو

فذكر اسم الله عز وجل عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان
لاولاده لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند
دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت فاذا لم يذكر اسم الله
عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء وعن حذيفة
انه قال كنا اذا حضرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما
لم يضع احدنا يده حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا حضرنا معه طعاما فجاء اعرابي كانما يدفع فذهب ليضع
يده في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ثم جاءت
جارية كانما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها وقال ان الشيطان
يستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذا
الاعرابي يستحل به فاخذت بيده فجاء بهذه الجارية يستحل
بها فاخذت بيدها فوالذي نفسي بيده ان يده في يدي مع
ايديهما وان نسي ان يذكر اسم الله تعالى عند اوله فليقل
بسم الله اوله واخره هكذا روي في حديث عائشة عن النبي
عليه الصلوة والسلام ويستحب ان يبدأ بالملح ويختم به و
يتناول اللقمة بيمينه ويصغرها ويجيد مضغها ويطيل
بلعها وياكل مما يليه اذا كان نوعا واحدا وان كان انواعا
فلا باس ان يجيل يده في القصعة وكذلك اذا كان ثمارا او
فاكهة فلا ياكل من ذروة الطعام ووسطه بل ياكل من
جوانبه واذا كان ثريدا اكل بثلاث اصابع ولعقها ولا ينفخ
في الطعام ولا الشراب ولا يتنفس في انائه واذا ضاق نفسه
نحى القدح عن فيه واذا تنفس اعاده اليه ويكره الاتكاء
في الاكل والشرب ويجوز الاكل والشرب قائما وقيل يكره
والجلوس احب واذا دفع الاناء الى احد من جلسائه بدأ بمن
عن يمينه ولا يجوز الاكل والشرب في اواني الذهب والفضة
ولا المضببة اذا كان ذلك كثيرا واذا قدم بين يديه في شيء
من ذلك طعام رفعه من الاناء الى الخبز واناء غير ذلك الجنس
ثم اكله ولا انكار على من احضره واجب وكذلك المطعم

تو اللہ عز وجل کے نام کو اپنے داخل ہونے کے وقت اور اپنے کہانا کہانیکے وقت یاد کرے تو شیطان
اپنی اولاد کے لیے کہتا ہے نہ تمہارے لیے رات کا ٹہکانا ہے اور نہ کہانا اور جب داخل ہوا اور اللہ
کا نام اپنے داخل ہونیکے وقت نہ لے تو شیطان اپنی اولاد کو کہتا ہے تم نے اپنے سونے کی جگہہ پا لی
اور جب کہانیکے وقت اللہ کا نام نہ ذکر کرے تو کہتا ہے تم نے سونے کی جگہ اور کہانا پا لیا۔ اور حذیفہ سے
مروی ہے کہا ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہانے پر حاضر ہوتے تہے تو کوئی
ہم میں سے اپنے ہاتہ کو نہ رکہتا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے اور تحقیق ہم
آپکے ساتہ ایک کہانے مین حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا گویا دہکیلا جاتا ہے پہر
شروع ہوا کہ اپنے ہاتہ کو کہانے مین رکہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتہ کو پکڑ لیا
اور ایک لڑکی آئی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہے پس شروع ہوئی تاکہ اپنے ہاتہہ کو کہانے
مین رکہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتہ کو پکڑ لیا اور فرمایا شیطان اس کہانے
کو حلال سمجہتا ہے جسپر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور تحقیق وہ اس اعرابی کو لایا تہا تاکہ طعام
کو بذریعہ اسکے حلال سمجہے تو مینے اسکا ہاتہ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لایا تاکہ اسکے ذریعہ
سے طعام کو حلال سمجہے پس مینے اسکا بہی ہاتہ پکڑ لیا پس قسم ہے مجہکو اسکی جسکے ہاتہ مین
میری جان ہے کہ اسکا ہاتہ میرے ہاتہ مین دونون کے ہاتہون کے ساتہ ہے اگر اللہ تعالی کا نام
لینا کہانے مین شروع ہونیکے وقت بہول جاوے تو کہے مین اللہ کے نام کے ساتہ اول اور آخر
مین کہاتا ہون اسیطرح حضرت عائشہ رض کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مستحب ہے کہ
نمک کے ساتہ شروع کرے اور اسیپر ختم کرے اور اپنے داہنے ہاتہ سے لقمہ پکڑے اور لقمہ چہوٹا اٹہاوے
اور اسکو اچہی طرح چباوے اور اسکے نگلنے کو لنبا کرے اور اس چیز کو کہاوے جو اسکے قریب ہو جب
ایک قسم ہو اور اگر کئی قسمین ہون تو کچہہ مضائقہ نہیں کہ اپنا ہاتہ پیالہ مین پہیرے اسیطرح جب
پہل یا میوہ ہو تو کہانے کی چوٹی نہ کہائے اور اسکے بیچ مین سے نہ کہائے بلکہ اُسکے کنارون سے
کہائے اور جب ثرید ہو تو تین انگلیون سے کہائے اور انکو چاٹے اور طعام اور پینے کی چیز مین
پہونک نہ مارے اور نہ اسکے برتن مین سانس لے اور جب اُسکا سانس تنگ ہو تو پیالہ کو اپنے منہ سے
جدا کرے پہر جب سانس لے چکے تو اسکو پہر اپنے منہ کی طرف لوٹا دے کہانے اور پینے مین تکیہ لگانا
مکروہ ہے اور کہانا اور پینا کہڑے ہوکر جائز ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے اور بیٹہنا بہتر ہے
اور جب برتن کسی کیطرف اپنے ہمنشینون مین سے دفع کرے تو اس شخص سے شروع کرے جو اُسکے
داہنے ہے اور کہانا اور پینا سونے اور چاندی کے برتنون مین جائز نہیں اور نہ ان کے گلٹ
والون مین جبکہ وہ زیادہ ہو اور جب اسکے آگے ان مین سے کسی چیز مین کہانا لایا جاوے تو
اسکو برتن سے روٹی پر اٹہا کر یا اس برتن مین جو اس جنس سے نہ ہو پہر اسکو کہاوے اور
انکار کرنا اس شخص پر جو اسکو حاضر کرے واجب ہے۔

فِي الْمُمَوَّهِ بِمَا دَاخِلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَذٰلِكَ الْحُكْمُ فِي مَاءِ
الْوَرْدِ مِنَ الْمَرَاشِّ الْمُتَّخَذَةِ مِنْ ذٰلِكَ فَيَحْرُمُ عَلَيْهِ الْحُضُورُ فِي تِلْكَ
الْبُقْعَةِ وَيَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ الْإِنْكَارُ وَالْقِيَامُ مِنْ تِلْكَ الْمَجْلِسِ وَيَكُونُ
إِنْكَارُهُ بِرِفْقٍ بِأَنْ يَقُولَ تَمَامُ سُرُورِكُمْ أَنْ تَتَجَمَّلُوا بِمَا أَبَاحَتْهُ
الشَّرِيعَةُ وَجَعَلَتْ جَمَالَكُمْ بِمَا حَرَّمَتْهُ وَحَظَرَتْهُ وَلَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ
تَؤُولُ إِلَى مَعْصِيَةٍ اُذْكُرُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ
فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ وَإِذَا حَصَلَتِ اللُّقْمَةُ فِي فِيهِ
فَلَا يُخْرِجُهَا مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ لِشَرَقَةٍ أَوْ حَرَارَةٍ
يَسْتَضِرُّ بِهَا وَإِذَا عَطَسَ عَلَى طَعَامٍ خَمَّرَ وَجْهَهُ وَاحْتَاطَ فِي
سِتْرِهِ لِأَجْلِ الطَّعَامِ وَإِذَا كَانَ عَلَى رَأْسِهِ إِنْسَانٌ قَائِمٌ أَذِنَ
لَهُ فِي الْجُلُوسِ فَإِنْ أَبَى عَلَيْهِ وَقَامَ مَمْلُوكٌ أَوْ غُلَامٌ لِقَضَاءِ
حَاجَتِهِ وَسَقْيِهِ الْمَاءَ أَخَذَ مِنْ أَطَايِبِ الطَّعَامِ فَلَقَّمَهُ وَيُسْتَحَبُّ
مَسْحُ الْإِنَاءِ مِنْ فَضْلَةِ الطَّعَامِ وَلَقْطُ الْفُتَاتِ مِنْ جَوَانِبِ
الْإِنَاءِ وَالطَّبَقِ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُبَاسِطَ الْإِخْوَانَ بِالْحَدِيثِ الطَّيِّبِ وَ
الْحِكَايَاتِ الَّتِي تَلِيقُ بِالْحَالِ إِذَا كَانُوا مُنْقَبِضِينَ وَيَنْبَغِي
أَنْ يَأْكُلَ مَعَ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا بِالْأَدَبِ وَمَعَ الْفُقَرَاءِ بِالْإِيثَارِ وَ
مَعَ الْإِخْوَانِ بِالْاِنْبِسَاطِ وَمَعَ الْعُلَمَاءِ بِالتَّعَلُّمِ وَالْاِتِّبَاعِ
وَإِذَا أَكَلَ مَعَ ضَرِيرٍ أَعْلَمَهُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَرُبَّمَا فَاتَهُ أَطَايِبُ
الطَّعَامِ لِعَمَاهُ وَيُسْتَحَبُّ الْإِجَابَةُ إِلَى وَلِيمَةِ الْعُرْسِ فَإِنْ
أَحَبَّ أَنْ يَأْكُلَ أَكَلَ وَإِلَّا دَعَا وَانْصَرَفَ لِمَا رُوِيَ جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ
فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى
غَيْرِ دَعْوَةٍ فَقَدْ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا هٰذَا الَّذِي
ذَكَرْنَا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ حَضَرَهُ مُنْكَرٌ
كَالطَّبْلِ وَالزَّمْرِ وَالْعُودِ وَالنَّايِ وَالشَّرْبُوتِ وَالشَّبَّابَةِ وَ
الرَّبَابِ وَالْمَعَانِي وَالطَّنَابِيرِ وَالْجُرَّانِ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ

اور سونے اور چاندی کے برتن مین دہونی لینے کا بہی یہی حکم ہے اور گلاب کے پانی مین بہی
حکم ہے چہڑکنے والے اُس سے جو اُنسے بنایا گیا ہو پس اُسپر اُن جگہون مین حاضر ہونا حرام
ہے اور اُسپر انکار کرنا اور اُس مجلس سے کہڑا ہوجانا لازم ہے۔ اور انکار نرمی سے ہونا چاہیے
اس طریق سے کہ کہے تمہاری پوری خوشی یہ ہے کہ تم اُس چیز سے زینت کرو جسکی شریعت
نے اجازت دی اور اُسکو زینت کیا نہ اُس چیز سے جسکو شریعت نے حرام کیا اور اُس
سے منع کیا اور اُس لذت مین کچھہ بھلائی نہین جو نافرمانی کیطرف راجع ہو تم پر اللہ رحم کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو یاد کرو جو شخص سونے اور چاندی کے برتن مین پیے یا ایسے برتن
مین جسمین اُس سے کوئی شی ہو تو سوا اسکے نہین کہ وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو کہینچتا ہے
اور جب لقمہ اُسکے منہ مین حاصل ہوا تو اُسکو منہ سے نکالے مگر اُس وقت کہ نکالنے پر بیقرار ہو بسبب
گلا گہٹنے یا گرمی کے کہ اُس سے تکلیف اُٹہاوے اور جب کہانے پر چہینکے تو منہ اپنے کو چہپانے
اور اسکے ڈہانپنے مین کوشش کرے تاکہ کہانے پر چہینٹین نہ پڑین اور کہانا اُنسے بچا رہے
اور جب اُسکے سر پر کوئی آدمی کہڑا ہو تو اسکو بیٹہنے کے لیے اجازت دے تو اگر اُسپر انکار کرے یا اُسکا
غلام کہڑا ہو یا لڑکا اُسکا اپنی حاجت پوری کرنیکے لیے اور اُسکو پانی پلانے کے لیے تو عمدہ کہانے
سے لیکر اسکو لقمہ دے اور صاف کرنا برتن کا بچے ہوئے کہانے سے مستحب ہے اور برتن اور طبق کی اطراف
سے ریزون کا چننا بہی مستحب ہے اور مستحب ہے کہ اپنے بہائیون سے اچہی کلام کے ساتہ اور عمدہ حکایتون کے
ساتہ جو لائق وقت ہون جبکہ وہ ملول ہون کشادہ پیشانی کہے اور دنیا دارون کے ساتہ
ادب سے کہاوے اور فقیرون کے ساتہ اُنکے اختیار کرنے سے اور بہائیون کے ساتہ کشادہ دلی
اور عالمون کے ساتہ سیکہنے اور پیروی کرنے سے کہاوے اور جب اندہے کے ساتہ کہاوے تو جو کچہ
اُسکے آگے کہانا وغیرہ ہو اُسکو بہی اُسپر آگاہی کردے پس کئی دفعہ اُس سے عمدہ طعام بسبب
نابینائی کے فوت ہوجاتا ہے اور قبول کرنا دعوت ولیمہ شادی کی مستحب ہے اگر کہانے
کو دوست رکہے تو کہاوے ورنہ دعا کرے اور لوٹے بسبب اسکے جو روایت کیا جابر بن عبد اللہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت کیا جاوے پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر چاہے
کہاوے اور اگر چاہے چہوڑ دے اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص دعوت کیا گیا پس قبول نہ کی تو اُسنے اللہ تعالی اور اسکے رسول کی
نافرمانی کی اور جو سوا بلائے داخل ہو تو وہ بیشک چوری کرتے ہوئے داخل ہوا اور لوٹتے
ہوئے نکلا جو کچہہ ہمنے ذکر کیا جب ہے کہ ولیمہ بری باتون سے خالی ہو اور اگر اُس کہانے
غیر شرع کام حاضر ہون جیسے ڈہول اور بربط اور بانسری اور شربوق اور شبابہ اور
رباب اور سرود والی اور طنبورے اور جعلان جس سے ترک لوگ کہیلتے
ہین۔

الترك لا يجلس هناك لان جميع ذلك محرم واما الدف
فيجوز استعماله في النكاح وسماع القول بالقصب والرقص مكروه
كما فسر بعض المفسرين قوله عز وجل ومن الناس من يشتري
لهو الحديث فقال هو الغناء والشعر وجاء في بعض الاحاديث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال الغناء ينبت
النفاق في القلب كما ينبت السيل البقل وسئل الشبلي عن
الغناء فقيل احق هو قال لا فقيل فماذا قال فماذا بعد الحق
الا الضلال ثم يكفي في كراهة ما في ذلك من ثوران الطبع
وهيجان الشهوة والميل الى النسوان واباطيل النفوس و
رعوناتها والطرب والسخف والدناءة والاشتغال بذكر الله
تعالى اطيب واسلم لمن امن بالله واليوم الاخر ودعوة
الختان ليست مستحبة ولا على من دعي اليها ان يجيب و
يكره التقاط النثار لانه شبيه النهبة وفيه سخف ودناءة
ويكره حضور طعام الولائم ما عدا العرس اذا كان على
الصفة التي وصفها رسول الله صلى الله عليه وسلم يمنع
منه المحتاج ويحضره المستغني عنه ويكره لاهل الفضل و
العلم في الجملة التسرع الى اجابة الطعام والتسامح بذلك
لما فيه من الذلة والدناءة والشره لا سيما اذا كان
حاكما وقيل ما وضع احد يده في قصعة احد الا ذل
ويحرم التطفل على طعام الناس وهو دخوله مع المدعوين
من غير ان يدعى وهو ضرب من الوقاحة والغصب ففيه
اثمان احدهما الاكل لما لم يدع اليه والثاني دخوله الى
منزل الغير بغير اذنه والنظر الى سرار والتضييق على
من حضره ومن الادب ان لا يكثر النظر الى وجوه الاكلين لانه
مما يحشمهم ولا يتكلم على الطعام بما يستقذره الناس من
الكلام ولا بما يضحكهم خوفا عليهم من الشرق ولا بما يحزنهم
لئلا ينغص على الاكلين اكلهم ويستحب غسل اليد قبل
اكل الطعام وبعده وقيل يكره قبل الطعام ويستحب بعده
ويكره اكل البقلة الخبيثة وهي الثومة والبصلة و

تو وہاں نہ بیٹھے کیونکہ یہ تمام باتیں حرام ہیں اور لیکن دف سکا نکاح میں استعمال
جائز ہے اور قول کو نے سے سننا اور رقص کرنا مکروہ ہے جیسے بعض مفسرین نے اللہ عز وجل کے قول
کو تفسیر کیا ہے اور بعض آدمیوں سے وہ ہے جو خریدتا ہے بیہودہ بات تو کہا وہ راگ ہے اور شعر
ہے اور بعض احادیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے فرمایا ہے غنا نفاق کو دل
میں ایسا اگاتا ہے جیسے بہاؤ سبزی کو اگاتا ہے اور شبلی سے غنا کی بابت پوچھا
گیا تو کہا گیا کیا درست ہے فرمایا نہیں تو کہا گیا وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا فسق کے
بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے پھر جو کچھ کہ اس گمراہی میں ہے اسکے مکروہ ہونے کے لیے صرف
وہی کافی ہے جو کچھ کہ اسمیں شورش طبع اور شہوت کے برانگیختہ ہونے اور عورتوں کی
طرف راغب ہونے اور نفسوں کی بیہودگیوں اور بے وقوفیوں اور خوشحالی اور کم
عقلی اور کمینہ پن ہے اور اللہ کے ذکر سے مشغول ہونا بہت اچھا اور سلامتی ہے اس
شخص کے لیے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لایا اور ختنہ کی دعوت مستحب نہیں اور جسکی
دعوت کی جاوے اسکا اُسپر قبول کرنا واجب نہیں اور گری ہوئی چیز کا لینا مکروہ ہے
کیونکہ یہ لوٹ کی مانند ہے اسمیں کم عقلی اور کمینہ پن ہے اور ولیمہ کے کہانے پر سوا شادی
کے حاضر ہونا مکروہ ہے جبکہ اس صفت پر ہو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا جس سے محتاج لوگ روک دیے جاویں اور غنی لوگ حاضر ہوویں اور صاحب
بزرگی اور صاحب علم کو طعام کے قبول کرنے میں جلدی کرنا اور اسمیں سستی کرنا مکروہ
ہے کیونکہ اسمیں ذلت اور کمینگی اور حرص ہے خاصکر جبکہ صاحب طعام حاکم ہو اور کہا گیا ہے
کسی نے اپنا ہاتھ کسی کے پیالہ میں نہیں ڈالا مگر ذلیل ہوا تو لوگوں کے طعام پر طفیلی
بننا حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکی دعوت کیجائے اسکے ساتھ سوا بلائے کے چلا جائے اور وہ
بے شرمی اور غصب کی ایک قسم ہے تو اسمیں دو گناہ ہیں ایک اس چیز کا کہانا جسکی طرف
بلایا نہیں گیا اور دوسرا غیر کے گھر میں بغیر اسکے اذن کے داخل ہونا اور اسکے اسرار کی طرف
نظر کرنا اور اس شخص کو تنگ کرنا جو اسکے پاس حاضر ہو اور ادب سے یہ بات ہے کہ کہانے
والوں کی طرف زیادہ نظر نہ کرے کیونکہ انکی طرف دیکھنا گویا انکو شرمندہ کرنا ہے اور
کہانے پر ایسی کلام ذکر کرے جس کلام کو لوگ مکروہ جانتے ہیں اور ایسی کلام بھی نہ کرے جو
انکو ہنساوے کیونکہ انکے گلا گھٹنے کا خوف ہے اور ایسی کلام بھی نہ کرے جو انکو غمگین کرے
تاکہ کہانے والوں پر ان کا کہانا خراب کرے اور ہاتھ کا دہونا طعام کے کہانے سے
پہلے اور اسکے پیچھے مستحب ہے اور بعض کہتے ہیں قبل طعام کے مکروہ ہے اور اسکے
پیچھے مستحب ہے اور سبزی خبیث کا کہانا مکروہ ہے اور وہ لہسن اور پیاز

اور

الكراث لكراهة ريحه وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من اكل من هذه البقلة الخبيثة فلا يقربن مصلانا
وكثرة الاكل بحيث يخاف منه التخمة مكروهة وقد روى
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما ملأ ابن آدم وعاء
شرا من بطن ويكره لغير صاحب الطعام من الضيف ان يطعم
من حضر معه على الطبق الا باذن صاحب الطعام لانه
ياكل على ملك صاحبه على وجه الاباحة وليس ذلك بتمليك
ولهذا اختلف الناس في الوقت الذي يحصل الطعام ملكا
للآكل فقال قوم اذا حصل في فيه استهلك وقال آخرون
لا يملكه بل ياكل على ملكه واذا قدم الطعام فلا يحتاج
بعد التقديم الى اذن اذا كان قد جرت العادة في تلك
البلدة بالاكل كذلك فيكون العرف اذنا ويكره اخراج
شيء من فيه ورده الى القصعة ويكره التخلل على الطعام
ولا يمسح يده بالخبز ولا يستدن له ولا يخلط طعاما بطعام
يعني الوان الطبائخ لانه قد يكره ذلك طباع كثير من
الناس وان كان نفسه يميل اليه فيترك ذلك لاجلهم
ولا يجوز له ذم الطعام ولا لصاحبه استحسانه ومدحه
ولا تقويمه لانه دناءة وقد روى ان النبي صلى الله عليه
وسلم ما مدح طعاما ولا ذمه ولا يرفع يده حتى يرفعوا
ايديهم الا ان يعلم منهم الانبساط اليه فلا يتكلف ذلك
ويستحب ان يجمع ماء الايدي في طست واحد لما روي في
الخبر لا تبددوا يبدد شملكم وروي ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان يرفع الطست حتى يطف يعني يمتلئ ولا يغسل يده
بما يطعم من دقيق الباقلاء والعدس والهرطمان وغير ذلك ويجئ
بالخالة ولا يقرن بين التمرتين لنهيه صلى الله عليه وسلم عن
ذلك وقيل لا يكره ذلك ان كان وحده او كان هو صاحب
الطعام ولا يتخير الاطعمة على صاحب المنزل بل يقتنع بما
قدمه لان في ذلك حمله على التكلف وقد قال صلى الله عليه
وسلم انا واتقياء امتي برآء من التكلف وان استدعى منه

گندنا ہے کیونکہ اسکی بو خراب ہے اور تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ فرمایا آپنے
جس نے اس خبیث درخت سے کہایا تو وہ ہمارے نماز کی جگہ میں حاضر نہ ہو اور اتنا
بہت کہانا کہ جس سے بدہضمی کا ڈر ہو مکروہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے
فرمایا ابن آدم نے کسی برتن کو جو اسکے پیٹ سے زیادہ برا ہو پر نہیں کیا (جیسے
پیٹ سب برتنوں سے برا برتن ہے) اور صاحب طعام کے سوا دوسرے شخص کو مہمانوں سے
یہ امر مکروہ ہے کہ صاحب طعام کے اذن کے سوا دوسرے شخص کو جو اسکے ساتھ طبق پر حاضر ہو لقمہ دیوے کیونکہ
وہ کہانا ایسی حالت میں کہا رہا ہے کہ کہانا صاحب کہانیکے ملک میں ہے مباح طریق پر اور
یہ ملک بنا دینا نہیں اور اسیواسطے لوگوں نے اختلاف کیا ہے اُس وقت میں کہ جسمیں طعام
کہانیوالیکے ملک میں ہو جاتا ہے تو ایک قوم نے کہا جب اسکے منہ میں حاصل ہوا اور نابود ہو گیا
اور دوسروں نے کہا اسکے ملک نہیں ہوتا بلکہ اسکے ملک پر کہاتا ہے اور جب کہانا آگے لایا جاوے
تو آگے لایا جانیکے بعد اذن کی حاجت نہیں جبکہ اُس شہر میں اسطرح کہانیکی عادت جاری
ہو تو عرف عام ہی اذن ہوگا اور منہ سے کسی چیز کا نکالنا اور پہر اسکو پیالے کی طرف واپس
لیجانا مکروہ ہے اور خلال کرنا کہانے پر مکروہ ہے اور اپنے ہاتہ کو روٹی سے نہ پونچہے اور نہ
اوسکو خراب کرے اور ایک کہانے کو دوسرے سے نہ ملاوے مراد کہتا ہے قسم قسم کے پکے ہوئے
کیونکہ اسکو کئی طبیعتیں لوگوں سے مکروہ سمجہتی ہیں اور اگر اُسکا نفس اس امر کی خواہش کرتا
ہے تو اسکو لوگوں کے سبب سے چہوڑ دے اور کہانے والے کو کہانے کی برائی کرنی اور اسکے مالک
کو اچہا کہنا اور اُسکی تعریف کرنا اور کہانے کی قیمت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ
کمینہ پن ہے اور تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے کسی کہانے کی نہ توصیف ہی کی اور نہ مذمت کی اور جب تک دوسرے لوگ اپنے ہاتہ
کہانے سے نہ اوٹہا لیں تب تک اپنے ہاتہ نہ اوٹہاتے مگر وقت اوٹہانا درست ہے کہ جب اونسے بے تکلفی سمجہے تو اسمیں تکلیف
نہ اوٹہائے اور مستحب ہے کہ ہاتہوں کا پانی ایک ہی طشت میں گرا دے کیونکہ حدیث میں
مروی ہے تفرقہ نہ کرو تمہاری جمعیت متفرق ہو جاویگی اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا اس سے کہ طشت اوٹہایا جاوے یہاں تک کہ پر ہو اور اپنے ہاتہ کو اُس چیز سے
نہ دہووے جو کہائی جاتی ہے جیسے لوبیا اور مسور اور ہرطمان کا آٹا اور سوا انکے دوسری
کہانے والی چیزیں اور ہیو سے کو ساتہ جائز ہے اور دو کہجوروں کو جمع نہ کرے کیونکہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور کہا گیا ہے یہ مکروہ نہیں ہے اگر اکیلا ہو یا وہ خود
صاحب طعام ہو اور صاحب طعام سے کہانوں کو نہ مانگے بلکہ اسی چیز پر قناعت کرے جو اسکے
آگے ہو کیونکہ اسمیں اُسکو تکلف پڑتا ہے اور تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اور میری اُمت کے پرہیزگار تکلف سے بیزار ہیں اور اگر

صاحب الدار للشيء عليه كان له ان يذكر شهوته ويكره له رد الهدية وان قلت اذا كانت من جهة حلال طيبة واجتهد في المكافاة او الدعاء له ومن سقط في طعامه او شرابه شيء فلا يخلو اما ان يكون له نفس سائلة ما عدا السمك فيكون الطعام نجسا ويحرم اكله اذا كان مائعا وان كان جامدا رفع وما حوله وان كان مما لا نفس له سائلة فان كان من دوات السموم لم ياكله ويحرم الطعام لاجل الضرر به لا بعينه كالحية والعقرب وان كان ذبابا غمسه في الطعام حتى يغوص جناحاه ثم اخرجه وان مات فان الطعام طاهر ياكله لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا وقع الذباب في اناء احدكم فليغمسه فيه فان في احد جناحيه داء وفي الآخر شفاء وانه يتقي بالذي فيه الداء ويستحب له مص الشراب ولا يكرعه كرعا ويقطعه ثلاث دفعات للنفس ولا يتنفس في الاناء ويسمي في اوله ويحمد الله تعالى في آخره والاختصار في هذه الجملة ان نقول هي اثنتا عشرة خصلة اربع منها فريضة واربع سنة واربع آداب اما الفريضة فالمعرفة بما اكله من اين هو والتسمية والرضا والشكر واما السنة فالجلوس على الرجل اليسرى والاكل بثلاث اصابع ولعق الاصابع والاكل مما يليه واما الآداب فالمضغ الشديد وتصغير اللقم وقلة النظر الى وجوه القوم وان لا يفرش المائدة بالخبز ويضع فوقه الادم وان لا ياكل متكئا ولا منبطحا على بطنه

فصل فاذا افطر عند غيره قال افطر عندكم الصائمون واكل طعامكم الابرار وتنزلت عليكم الرحمة وصلت عليكم الملائكة الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين وهدانا من الضلالة وفضلنا على كثير ممن خلق تفضيلا اللهم اشبع جياع امة محمد صلى الله عليه وسلم واكس عاريها وعاف مريضها ورد غائبها واجمع شمل اهل الدار ولذراريهم واجعل دخولنا بركة وخروجنا مغفرة وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار برحمتك يا ارحم الراحمين

فصل في آداب

صاحب طعام اُسکی خواہش پوچھے تو جائز ہے کہ اپنی کہانے کی خواہش بیان کرے اور اسکو لیے ہدیہ کا رد کرنا مکروہ ہے اگرچہ تہوڑا ہو جب حلال پاک وجہ سے ہو اور بدلہ دینے میں یا اسکو دعا کرنے میں کوشش کرے اور جو شخص کہ اسکے کہانے یا پینے مین کوئی چیز گرے تو خالی نہیں یا تو اُسکا خون روان ہے سوائے مچھلی کے تو طعام نجس ہو جاویگا اور اسکا کہانا حرام ہو جاتا ہے جبکہ طعام آبگین ہو اور اگر کہانا خشک ہو تو اس چیز کو اور جو کچھ اُسکے گرد گرد چیز ہو اوہا کر پہینک دے اور اگر اس چیز سے ہو جسکا خون روان نہ ہو تو اگر زہر والون سے ہو تو اسکو نہ کہاوے اور کہانا بسبب ضرر پانیکے اُس سے حرام ہو جاتا ہے نہ بسبب اپنی ذات کے جیسے سانپ اور بچہو اور اگر مکہی ہو تو اسکو کہانے میں ڈبائے یہانتک کہ دونو پر اُسکے غوطہ کہائین پہر اسکو نکالے اور اگر مر جاوے تو طعام پاک ہے اسکو کہاوے بسبب اُسکے جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکہی تمہاری کسی برتن میں گرے تو اسکو اُسمین ڈبائے کیونکہ اُسکے پرون میں سے ایک مین بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ہے اور تحقیق وہ بچتی ہے اُس پر سے جسمین بیماری ہے اور اسکے لیے پانی کو چوسنا مستحب ہے اور چارپایون کی طرح اُس سے نہ پیئے اور اسکو سانس لینے کے واسطے تین دفعہ منہ سے جدا کرے اور برتن مین سانس نہ لے اور اسکے ابتدا مین بسم اللہ کہے اور آخر مین اللہ تعالی کی تعریف کرے اور خلاصہ ان سب مین یہ ہے کہ کہین ہم وہ بارہ خصلتین ہین چار اُن مین فرض ہین اور چار سنت اور چار مستحب لیکن فرض کہ وہ کہان سے ہے اور بسم اللہ کہنا اور راضی ہونا اور شکر کرنا اور لیکن سُنت تو وہ بائین پانون پر بیٹھنا ہے اور تین انگلیون سے کہانا ہے اور انگلیون کو چاٹنا اور جو اُسکے قریب ہو اور لیکن طعام کے آداب تو وہ خوب چبانا ہے اور لقمون کا چھوٹا کرنا اور قوم کے موہون کی طرف کم نظر کرنا اور یہ کہ روٹی کو دسترخوان نہ بناوے اور اوپر اُسکے سالن کو رکہے اور یہ کہ تکیہ لگا کر نہ کہاوے اور نہ منہ کے بل سے پیٹ پر ہو کر کہاوے

فصل پس جب اپنے غیر کے نزدیک افطار کرے تو کہے روزہ دار تمہارے پاس روزہ افطار کرین اور نیکو کار تمہارا کہانا کہائین اور تمپر رحمت نازل ہووے اور تمپر فرشتے رحمت بہیجین سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہمکو کہلایا اور پلایا اور ہمکو مسلمانون سے کیا اور ہمکو گمراہی سے ہدایت کی اور ہمکو بہتون پر اپنی پیدایش سے بزرگی کیا یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہوکون کو سیر کردے اور اُسکے ننگون کو پہنا دے اور اسکے بیمارون کو عافیت دے اور اسکے غائب کو لوٹا لا اور گہر والون کی پریشانی کو اکٹھا کر اور اُنکی [illegible] کو جاری کرے اور ہمارے داخل ہونے کو برکت کردے اور ہمارے نکلنے کو بخشش اور ہمکو دنیا کی نیکی اور آخرت کی نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت سے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے

فصل کہانے کے ادبون مین

الحمام بناء الحمام وبيعه وشراؤه وكراؤه مكروه في الجملة
لما فيه من مشاهدة عورات الناس فقد روى عن علي بن ابي طالب
انه قال بئس البيت الحمام ينزع من اهله الحياء ولا يقرأ
فيه القرآن واما دخوله فالاولى ان لا يدخله اذا وجد
من ذلك بدا لما ورد عن عبد الله بن عمر انه كان يكره الحمام
ويعلل بانه من رقيق العيش وعن الحسن وابن سيرين
انهما كانا لا يدخلان الحمام وقال عبد الله بن الامام
احمد ما رايت ابي قط دخل الحمام وان كان به حاجة الى
ذلك ودعت الضرورة جاز له دخوله مستترا بمئزر غاضا
لبصره عن عورات الناس وان امكنه ان يخلى الحمام له
فيدخله بالليل او وقتا يقل دخوله بالنهار فلا باس قد
سئل الامام احمد رحمه الله عن ذلك فقال رحمه الله تعالى
ان كنت تعلم ان كل من في الحمام عليه ازار فادخله والا
فلا تدخله وقد روت عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال بئس البيت الحمام بيت لا يستر
وماؤه لا يطهر قالت عائشة ما يسر عائشة انها دخلته
ولها مثل احد ذهبا وقال صلى الله عليه وسلم في حديث
جابر بن عبد الله من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل
الحمام الا بمئزر واما النساء فانما يجوز لهن دخوله بالشرائط
التي ذكرناها في حق الرجال ووجود العذر والحاجة كالمرض
والحيض والنفاس لما روى ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال ستفتح عليكم ارض العجم وستجدون
بيوتا يقال لها الحمام فلا يدخلها الرجال الا بازار و
امنعوا منها النساء الا مريضة او نفساء واذا دخل الحمام
فلا يسلم ولا يقرأ القرآن لما تقدم من حديث علي

فصل

في النهي عن التعري في الجملة وفي حال الغسل لما روى ابو داود
باسناده عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا
رسول الله صلى الله عليه وسلم عوراتنا ما ناتي منها وما نذر
قال صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك

حمام کا بنانا اور اسکا بیچنا اور خریدنا اور کرایہ دینا سب کا سب مکروہ ہے کیونکہ اسمین
لوگون کی شرمگاہین دیکھنے کی قباحت ہے اور تحقیق علی بن ابی طالب سے روایت
کیا گیا ہے انہون نے فرمایا برا گھر حمام ہے اپنے اہل سے حیا کو دور کرتا ہے اور اسمین قرآن نہین پڑہا جاتا
اور لیکن اسمین داخل ہونا تو بہتر یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو اسمین داخل ہونے سے
پرہیز کرے بسبب اسکے جو عبد اللہ بن عمر رض سے وارد ہوا ہے کہ وہ حمام کو مکروہ جانتے تھے اور
علت بیان کرتے تھے اس بات کی کہ وہ نازک عیش سے ہے اور حسن اور ابن سیرین
سے مروی ہے کہ وہ دونو حمام مین داخل نہوتے تھے اور امام احمد کے بیٹے عبد اللہ نے کہا
مینے اپنے باپ کو کبھی نہین دیکھا کہ وہ حمام مین داخل ہوئے ہون اور اگر کسیکو اسکی طرف
حاجت ہو اور ضرورت محسوس ہو تو اسکے لیے حمام مین داخل ہونا جائز ہے لیکن
اس حال مین کہ ازار سے اپنی شرمگاہ کو ڈہانپے ہوئے ہو اور لوگون کی شرمگاہون سے چشم
پوشی کیے ہوئے ہو اور اگر ممکن ہو اسکو کہ اسکے لیے حمام خالی کیا جاوے تو اسمین رات کو
داخل ہو یا اس وقت مین کہ اسکے گناہ ان مین کم ہون اور امام احمد حمام مین داخل ہونے
کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا انپر اللہ رحم کرے اگر تو جانتا ہے کہ سب لوگ جو حمام مین ہین اپنے
ازار ہے تو اسمین داخل ہو ورنہ اسمین داخل نہ ہو اور تحقیق عائشہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا آپنے برا گھر حمام ہے جسمین ستر نہین ہوتا اور اسکا پانی پاک نہین
ہوتا۔ عائشہ صدیقہ نے کہا عائشہ کو اسمین داخل ہونا خوش نہین لگتا اگرچہ عائشہ رض کے
پاس احد پہاڑ کی طرح سونا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ کی حدیث
مین فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے تو وہ حمام مین سوائے ازار کے داخل
نہ ہو اور لیکن عورتین تو سوای اسکے نہین کہ جائز ہے انکے لیے داخل ہونا ساتھ ان
شرطون کے جنکو ہمنے ذکر کیا ہے مردون کے حق مین یا عذر اور حاجت کے ہونے سے مثل مرض
کی اور حیض اور نفاس کی اسلیے کہ ابن عمر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے
فرمایا تمپر عجم کی زمین فتح کی جاویگی اور تم گھرون کو پاؤ گے جنکو حمام کہا جاویگا تو انمین
مرد داخل نہ ہون مگر ازار سے اور ان سے عورتون کو منع کرو سوای مریض اور نفاس
والی کے اور جب حمام مین داخل ہو تو سلام نہ کہو اور قرآن نہ پڑہے کیونکہ اسکی
ممانعت علی بن ابی طالب رض کی حدیث مین گذر چکی ہے

فصل

ہر حالت مین ننگا ہونیکی ممانعت اور حالت غسل مین ننگا ہونے کی ممانعت کو بیان کیا ہے
کیونکہ ابو داؤد نے اپنی اسناد سے بہز بن حکیم سے انہنے اپنے دادا سے روایت کیا انسے کہا مینے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی شرمگاہ ہونکو کسکے پاس کہولین اور کس کو
چہوڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اپنی بیوی کے —

أو ما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله إذا كان القوم
بعضهم في بعض قال صلى الله عليه وسلم إن استطعت أن لا يرينها
أحد فلا يرينها قال قلت يا رسول الله إذا كان أحدنا خاليا قال
صلى الله عليه وسلم الله أحق أن يستحيى منه من الناس وروى
أبو داود بإسناده عن أبي سعيد الخدري عن أبيه عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل
ولا تنظر المرأة إلى عورة المرأة ولا يفضي الرجل إلى الرجل في
ثوب ولا تفضي المرأة إلى المرأة في ثوب أما حالة الغسل في
موضع خال لا يراه أحد فيكره أن يغتسل بلا مئزر لما روى
أبو داود بإسناده عن عطاء عن يعلى ابن أمية رض قال يعلى
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بلا إزار
فصعد المنبر فحمد الله تعالى وأثنى عليه وقال إن الله حيي
ستير يحب الستر والحياء فإذا اغتسل أحدكم فليستتر وأما
إن دخل الماء للغسل أو لغيره فيكره أيضا بلا مئزر لأن للماء
سكانا لما روى جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
أنه نهى أن يدخل الماء بلا مئزر وعن الحسن أنه قال للماء
سكان وإن أحق من استحيى من سكانه نحن **فصل**
وقد رخص الإمام أحمد رحمه الله في ذلك في رواية أخرى وأنه
لا يكره ذلك لأنه سئل عن رجل كان عند نهر ليس ثم أحد
قال أرجو ومعنى ذلك أنه لا يكون به بأس في الأولى والأصح
ما تقدم من النهي **فصل** في لبس الخاتم واتخاذه عن أبي
داود بإسناده عن أنس بن مالك قال أراد رسول الله صلى الله
عليه وسلم أن يكتب إلى بعض الأعاجم فقيل لا يقرؤن كتابا
إلا بالخاتم فاتخذ خاتما من فضة ونقش فيه محمد رسول
الله وعن أنس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فضة كله فصه منه وفي لفظ عن أنس أنه قال كان
خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ورق فصه حبشي
وروى أبو داود بإسناده عن نافع عن ابن عمر رض قال اتخذ
رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وجعل فصه

یا اُس لونڈی سے جسکا تو مالک ہو دوسری سب عورتوں وغیرہ سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ
رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب کسی قوم کے لوگ انکا بعض بعض میں اکٹھے ہوں تو پھر کیا
کیا جاوے) آپنے فرمایا اگر تجھے طاقت ہے کہ اُسے کوئی نہ دیکھ سکے تو کوئی نہ دیکھے میں نے عرض
کیا جب ہم میں سے کوئی اکیلا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی زیادہ لائق ہے
لوگوں سے کہ اُس سے حیا کیا جاوے اور ابوداؤد نے اپنے اسناد سے ابو سعید خدری سے روایت کیا اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ
کی طرف نہ دیکھے اور ایک عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور ایک
مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
ایک کپڑے میں اکٹھی نہ ہو اور ایسی جگہ میں جو بالکل خالی ہو اور اُسے کوئی نہ دیکھے غسل
کرنے کی حالت میں سوا تہ بند کے غسل کرنا مکروہ ہے اسلیے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عطاء
سے اُسنے یعلی بن امیہ سے روایت کیا ہے یعلی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو
دیکھا کہ بغیر تہ بند کے نہا رہا ہے تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور اُسپر ثنا کہی اور فرمایا
بیشک اللہ تعالی شرم والا بہت پردہ کرنیوالا ہے ستر اور حیا کو پسند کرتا ہے تو جب کوئی تم میں
سے غسل کرے تو ستر کرے اور اگر پانی میں نہانے کے لیے یا کسی اور ضرورت کے لیے داخل ہو تو بھی بغیر
تہ بند کے مکروہ ہے کیونکہ پانی میں بھی رہنے والی چیزیں ہیں اسلیے کہ جو جابر بن عبد اللہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے پانی میں بغیر تہ بند کے داخل ہونے سے منع فرمایا اور
حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا پانی کے بھی رہنے والے ہیں اور بیشک بہت لائق ان لوگوں سے جو اسکے
رہنے والوں سے ستر کرتے ہیں البتہ ہم ہیں **فصل** اور امام احمد نے دوسری روایت میں اسمیں رخصت
دی ہے اور کہا یہ مکروہ نہیں کیونکہ وہ ایک شخص کی بابت جو نہر کے نزدیک تھا اور اُسکو کوئی نہ دیکھتا تھا
سوال کیے گئے تو فرمایا میں امید کرتا ہوں یعنی اسکے معنے یہ ہیں کہ اُسکو کوئی خوف نہیں اور بہتر اور صحیح
وہ ہے جو اسکی ممانعت پہلے ذکر ہو چکی ہے **فصل** انگوٹھی کے پہننے اور اسکے پکڑنے میں
ابوداؤد نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا
کہ بعض عجمیوں کی طرف خط لکھیں تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ سوا مہر کے خط نہیں پڑھتے تو
آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اُس میں محمد رسول اللہ کھدوایا۔ اور انس رضہ سے
مروی ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُسکا نگینہ
بھی اُسی کا تھا اور ایک روایت میں انس رض سے یوں ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
انگوٹھی چاندی کی تھی اُسکا نگینہ حبشی تھا اور ابوداؤد نے اپنی اسناد سے روایت کیا
اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی بنوائی اور اُسکا نگینہ

مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ اِتَّخَذُوْهَا رَمٰى بِهٖ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ
اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ثُمَّ لَبِسَ ذٰلِكَ الْخَاتَمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رض ثُمَّ لَبِسَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرُ رض
ثُمَّ لَبِسَهٗ عُثْمَانُ رض حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسَ **فَصْلٌ**
وَيُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيْدِ وَالشَّبَهِ لِمَا رَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ
مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهٗ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ
جَآءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ
اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا
فَصْلٌ وَيُكْرَهُ التَّخَتُّمُ فِي الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ لِمَا رُوِيَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَلِيًّا رض عَنْ ذٰلِكَ
فَصْلٌ وَالْاِخْتِيَارُ التَّخَتُّمُ فِي الْيُسْرٰى وَفِي الْخِنْصِرِ لِمَا رَوٰى
اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ وَكَانَ فَصُّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ وَرُوِيَ ذٰلِكَ
عَنْ اَكْثَرِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَلِاَنَّ خِلَافَ ذٰلِكَ عَادَةٌ وَشِعَارُ
الْمُبْتَدِعَةِ وَلِاَنَّ الْمُسْتَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ تَنَاوُلُ الْاَشْيَآءِ
بِالْيَمِيْنِ لِيُوْضَعَ فِي الشِّمَالِ وَفِيْ ذٰلِكَ صِيَانَةٌ لِلْمَكْتُوْبِ
عَلَيْهِ مِنَ الْاَسْمَآءِ وَالْحُرُوْفِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَعَلٰى هٰذَا الْيَمِيْنُ
وَالْيَسَارُ سَوَآءٌ وَالْاِخْتِيَارُ الْاَوَّلُ **فَصْلٌ** فِيْ اٰدَابِ
الْخَلَآءِ وَالْاِسْتِنْجَآءِ اِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلَآءِ نَحّٰى عَنْهُ مَا
كَانَ فِيْهِ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْخَاتَمِ وَالتَّعْوِيْذِ وَغَيْرِهِمَا وَيُقَدِّمُ
رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيُؤَخِّرُ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ وَمِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ
الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ

اپنی ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کیا اور اُسمین محمد رسول اللہ کہُدوایا تو لوگون نے بھی سونے
کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کین جب آپنے انکو دیکھا کہ اُنھون نے سونے کی انگوٹھیان بنوانی
شروع کی ہین تو اسکو پھینک دیا اور فرمایا مین اسکو کبھی نہین پہنونگا پھر آپنے چاندی کی
انگوٹھی بنوائی اور اسپر محمد رسول اللہ کہُدوایا پھر آپکی اُس انگوٹھی کو ابوبکر رض نے پہنا پھر ابوبکر رض کے
پیچھے عمر رض نے پہنا پھر اسکو عثمان رض نے پہنا یہانتک کہ اریس کے کنوئین مین گر پڑی **فصل**
لوہے اور پیتل سے انگوٹھی بنوانا مکروہ ہے بسبب اسکے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبداللہ
بن بریدہ سے روایت کیا اُسنے اپنے باپ سے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور اُسپر پیتل کی انگوٹھی تھی تو آپنے فرمایا کیا سبب ہے کہ تجھ سے مین بتون
کی بو پاتا ہون تو اُسنے اسکو پھینک دیا پھر آیا اور اُسپر لوہے کی انگوٹھی تھی تو آپنے
فرمایا کیا باعث ہے کہ مین تجھ پر دوزخیون کا زیور دیکھتا ہون پس اُس نے اسکو
پھینک دیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ مین کسچیز سے انگوٹھی بناؤن حضرت صلی اللہ علیہ
نے فرمایا تو چاندی کی انگوٹھی بنالے اور اسکو ایک مثقال پورا نکرو **فصل** اور
درمیان کی انگلی مین اور سبابہ مین انگوٹھی ڈالنی مکروہ ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے علی رض کو اس سے منع فرمایا **فصل** اور بہتر امر بائین ہاتھ کی چھنگلی
انگلی مین انگوٹھی ڈالنا ہے بسبب اسکے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن
عمر رض سے روایت کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا
کرتے تھے اور اسکا نگینہ آپ کی ہتھیلی کی اندر کی طرف ہوتا تھا اور یہ روایت کیا گیا
ہے اکثر سلف صالح سے اور اسلیے کہ خلاف اسکا عادت اور نشانی بدعتیون کی ہے اور اس
لیے کہ مستحب ہے کہ چیزون کا پکڑنا داہنے ہاتھ سے ہو اسلیے اسکو بائین ہاتھ مین رکھے
اور اسمین انگوٹھی کا بچاؤ ہے اور جو کچھ اُسپر نام اور حروف لکھے ہوئے ہونگے اُنکا
بھی بچاؤ ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے علی رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے پس اس روایت پر داہنا ہاتھ اور بایان ہاتھ
برابر ہین اور پسندیدہ پہلا ہے **فصل** قضاحاجت بیٹھنے اور استنجا کرنے کے آداب کے
بیان مین جب پائخانہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو جس چیز پر اللہ کا نام لکھا
ہو اسکو اپنے پاس سے علیحدہ کر دے جیسے انگوٹھی اور تعویذ وغیرہ اور اپنے بائین پاؤن
کو آگے کرے اور داہنے پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ مین جنون اور جنیون سے
اور پلید نجس شیطان مردود سے اسکی پناہ لیتا ہون کیونکہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بیشک ان پائخانہ کی جگہون مین شیطان
حاضر کیے جاتے ہین پس تم شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ لو۔ اور

وليقل احدكم اعوذ بالله من الرجس النجس الخبيث الشيطان الرجيم ويكون مغطى الراس مستطرقا ولا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض ويكون اعتماده على رجله اليسرى لانه اسهل لخروج الخارج ولا يتكلم ولا يرد على من يسلم عليه ولا يجيب مكلما ويحمد الله في قلبه عند العطاس ولا يرفع راسه الى السماء ولا ينفصل مما يخرج منه ولا من غيره ويبعد من الناس ويهيئ موضعا مستقلا لخروج البول لئلا يترشش عليه ولا يرى عورته احد فان كان الموضع صلبا او مهب الريح الصق راس ذكره بالارض فان كان في الصحراء لم يستقبل القبلة ولم يستدبرها بل يشرق او يغرب كما جاء في الخبر ولا يستقبل الشمس والقمر ولا يبل في جحر ولا تحت شجرة مثمرة ولا غير مثمرة لانه قد يستظل بظلها فيتلوث ثيابهم وقد يسقط من ثمرتها فيتنجس ولا في طريق ولا في مشرعة نهر ولا في فناء حائط لان بذلك يستحق اللعنة كما ورد في الخبر ولا يذكر الله في موضعه بالقرآن ولا بغيره تنزيها لاسمه عز وجل ولا يزيد على بسم الله والتعوذ من الشيطان على ما ذكرنا فاذا فرغ قال الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني غفرانك ثم يقوم عن موضعه الى موضع طاهر ولا يستنجي هناك لئلا تتلوث يده بالنجاسة او يرش الماء على يديه وثيابه ثم ينظر فان كان الخارج لم ينتشر عن المخرج الا بمقدار ما جرت العادة به كان مخيرا بين الاستجمار بجامد وبين الاستنجاء بالماء فان اختار الجامد فالاختيار الحجر وعدده ثلثة احجار ان كان لم يستجمر بهن احد من قبل طاهرة فياخذ حجرا منها بيمينه فيبدأ بالقبل بعد ان يسحب اصل ذكره الى راسه وينتره ثلثا بيده اليسار متنحنحا ليتحقق استفراغ البول بذلك فهو الاستبراء وياخذ ذكره بشماله ويمده على الحجر الذي في يمينه ويمسحه حتى يرى موضعه جافا فيفعل كذلك ثلثا بثلثة احجار وان لم يقدر على الاحجار فبثلث خرق او خزف او مدر او ثلث خشبات

اور چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک کہے میں پلید نجس خبیث شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں اور اپنا سر ڈھانپے ہوئے پردہ کیے ہوئے ہو اور اپنا کپڑا نہ اٹھائے یہانتک کہ زمین کے قریب ہو جائے اور اسکا زور اپنے بائیں پاؤں پر ہو کیونکہ نکلنے والی چیز (یعنے سفل) کے نکلنے کیلیے یہ طریقہ بہت آسان ہے اور کلام نہ کرے اور جو شخص اسپر سلام کہے اسکو جواب بھی نہ دیوے اور کلام کرنیوالے کو بھی جواب نہ دیوے اور چھینکنے کے وقت اپنے دل میں الحمد للہ کہے اور آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھاوے اور جو چیز اس سے نکلے اور اس چیز سے جو دوسرے سے نکلی نہ ہنسے اور لوگوں سے دور ہو اور علیحدہ ایک نرم جگہ بول کے لئے تیار کرے تاکہ چھینٹیں اسپر نہ پڑیں اور اپنا ستر کسی کو نہ دکھاوے پس اگر جگہ سخت ہو یا ہوا چلنے کی جگہ ہو تو اپنے ذکر کے سر کو زمین سے ملاوے اور اگر جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اسکی طرف پیٹھ کرے بلکہ مشرق کو یا مغرب کو کرے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور سورج اور چاند کی طرف منہ نہ کرے اور کسی سوراخ میں اور کسی درخت پھلدار اور بے پھل کے نیچے بول نہ کرے کیونکہ کبھی اسکے سایہ میں آرام کیا جاتا ہے اور لوگوں کے کپڑے بھر جاینگے اور کبھی اسکے میوے میں کچھ گر پڑتا ہے تو وہ پلید ہو جاویگا اور نہ رستہ میں اور نہ دریا کے گھاٹ میں اور نہ دیوار کے سایہ میں کیونکہ اُس سے لعنت کا مستحق ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور پاخانہ کی جگہ میں اللہ کا ذکر خواہ قرآن ہو یا کچھ اور نہ کرے تاکہ اللہ عزوجل کا نام پاک پلید جگہ سے بچا رہے اور بسم اللہ اور اعوذ سے کچھ زیادہ نہ پڑھے (لیکن یہ بھی پاخانے سے باہر پڑھے) جیسا کہ ہمنے ذکر کیا پس جب فارغ ہو تو کہے سب تعریف اللہ کو ہے جسنے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھکو آرام دیا میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں پھر اپنی جگہ سے پاک جگہ کی طرف کھڑا ہو اور اسی جگہ استنجا نہ کرے تاکہ اسکا ہاتھ نجاست سے نہ بھر جاوے یا پانی کی چھینٹیں اسکے بدن اور کپڑوں پر نہ پڑیں پھر دیکھے پس اگر نکلنے والی چیز مخرج سے باہر نہیں پھیلی مگر اسی قدر جسپر عادت جاری ہے تو اسے خشک چیز سے ڈھیلہ کرنے میں اور پانی سے استنجا کرنے میں اختیار ہے پس اگر وہ خشک ڈھیلہ پسند کرے تو پتھر بہتر ہے اور گنتی اسکی تین پتھر ہیں اگر کسی نے اس سے پہلے انکے ساتھ ڈھیلہ نہ کیا ہو حالانکہ وہ پاک ہوں پس ایک پتھر ان میں سے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑے پس اگلی طرف سے شروع کرے لیکن بعد اسکے کہ اپنے ذکر کی جڑھ کو اسکے سر تک مسح کر لے اور اسکو تین بار اپنے بائیں ہاتھ سے کھنکارتا ہوا پاک کرے تاکہ بول کا نکلنا اس سے یقینی ہو جاوے پس یہ بول سے بچنا ہے اور اپنے ذکر کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑے اور اسکو اس پتھر پر جو اسکے داہنے ہاتھ میں ہے ملے اور اسکو ملے یہانتک کہ منہ کی جگہ کو خشک دیکھے اسیطرح تین بار تین پتھروں سے خشک کرے اور اگر تین پتھروں پر قادر نہ ہو پس کپڑے کے تین ٹکڑوں یا ٹھیکروں یا مٹی کی تین ڈھیلوں سے کرے

من تراب او مسحه على الارض او الحائط عند عدم هذه
الاشياء حتى يرى الجفاف والنشافة عن اثر كل مسحة
فاذا اكمل ذلك فقد سقط عنه حكم القبل وينبغي ان يحذر
عن مد الذكر في الاستبراء من موضع الحشفة لانه قد
يبقى البول في قصبة الاحليل ثم يخرج بعد فراغه عن
الوضوء فيبطل وضوءه ولهذا شرع في حقه ان يخطو
خطوات قبل الاستبراء والتنحنح خوفا من بقاء شيء من
البول في الاحليل واما الدبر فيأخذ الحجر بشماله و
يمسحه على المسربة من مقدمها الى ان يبلغ الى مؤخرها
ثم يرمي به ثم يأخذ الحجر الثاني ويبدأ به من مؤخرها
فيمسحها الى ان يبلغ مقدمها ثم يرمي به ثم يأخذ
الحجر الثالث فيديره حول المسربة فيرمي به وقد
حصل بذلك الاجزاء فان لم ينق بان تأتي على الحجر
الاخير بلة زاد الى خمسة فان لم ينق بذلك زاد الى
سبعة او تسعة ولا يقطعه الا على وتر وان نقي بحجر
واحد او باثنين زاد الى ثلاثة لان الشرع بذلك ورد وقد
ذكر في الاستنجاء صفة اخرى وهو ان يأخذ الحجر بشماله
فيضعه على مقدم صفحته اليمنى ثم يمره الى مؤخرها
ثم يديره على اليسرى فيمره عليها الى مؤخرها حتى يبلغ
الموضع الذي بدأ منه ويأخذ حجرا آخر فيمره من مقدم
صفحته اليسرى كذلك ثم يأخذ حجرا آخر فيمسح به
الوسط والكل جائز فقد جاء في الاثر ان رجلا قال لبعض
الصحابة من الاعراب وقد خاصمه لا احسبك انك
تحسن الخراءة فقال بلى وابيك اني بها لحاذق قال
فصفها لي قال ابعد الاثر واعد المدر واستقبل
الشيح واستدبر الريح واقع اقعاء الظبي واجفل اجفال
النعام اما الشيح فهو نبت طيب الريح يكون بالبادية
والاقعاء ههنا الاستيفاز على صدور قدميه و
الاجفال رفعه عجزه عن الارض **فصل** ولا يستقبل

یا اسکو زمین پر یا دیوار پر ملے لیکن اسوقت جب یہ چیزین نکو موجود نہ ہون یہان تک
کہ ہر بار ملنے کے بعد خشکی اور تری کو دیکھے جب یہ کام کرے تو اس سے اگلی طرف کا حکم
ساقط ہوگیا اور واجب ہے کہ استبرا مین حشفہ کی جگہ سے ذکر کے کھینچنے سے
بچے کیونکہ کبہی بول ذکر کی نلی کو سوراخ مین رہجاتا ہے پہر اسکے وضو کو فارغ ہونے
کے بعد نکلتا ہے اور اسکا وضو باطل ہوجاتا ہے اور اسی واسطے اسکے حق مین
پاک کرنیکے پہلے کچہ قدم چلنا مشروع کیا گیا ہے اور کہنکارنا کچہ بول باقی رہجانے
کی خوف سے ذکر کے سوراخ مین لیکن پچہلی طرف پس بائین ہاتہ مین پتہر پکڑے اور
اسکو مقعد کے سوراخ پر اسکی اگلی طرف سے ملے یہان تک کہ اسکے پیچہے تک پہونچے
پہر اسکو پہینکدے پہر دوسرا پتہر پکڑے اور اس سے مقعد کی پچہلی طرف سے شروع
کرے پس اسکو ملے یہانتک کہ اسکے آگے تک پہونچے پہر اسکو پہینکدے پہر تیسرا پتہر
پکڑے پہر اسکو مقعد کے سوراخ کے گرد پہیرے پہر اسکو پہینکدے اور تحقیق اس سے
کفایت حاصل ہوگئی پس اگر صاف نہو باین طور کہ اخیر پتہر پر کچہ تری دیکہے تو
پانچ پتہر تک زیادہ کرے اور اگر اس سے بہی پاک نہو تو سات یا نو تک زیادہ کرے
اور طاق پر ہی قطع کرے۔ (یعنے ختم کرے) اور ایک ہی پتہر یا دو سے پاک
ہوجاوے تو بہی تیسرے پتہر کو زیادہ کرے کیونکہ شریعت کا حکم اسی طرح وارد ہے اور
ڈہیلے کرنا اور طرح بہی مروی ہے وہ یہ ہے کہ پتہر کو اپنے بائین ہاتہ سے پکڑے اور
اسکو اپنی مقعد کی اگلی طرف کے داہنے کنارے پر رکہے پہر اسکو اسکے پیچہے تک
پہیرے پہر اسکو بائین طرف پہیرے پس وہ اسپر اسکے پیچہے تک پہیرے یہانتک
تک کہ اس جگہ تک پہونچے جس سے شروع کیا تہا اور ایک پتہر لے پس اس سے
اپنی مقعد کی اگلی طرف کے بائین کنارے پر اسی طرح سے پہیرے اور پتہر لے
پس اس سے مقعد کے درمیان کو ملے اور یہ سب جائز ہے پس تحقیق ایک اثر مین
آیا ہے کہ تحقیق ایک مرد نے بعض صحابہ کو اعراب مین سے جو اس سے جہگڑتا تہا
کہا مین تجہکو گمان نہین کرتا کہ تو پاخانہ بیٹہنا اچہی طرح جانتا ہو پس اسنے
کہا کیون نہین تیرے باپ کے سبب کی قسم تحقیق میں اسمین البتہ دانا ہون کہا
پس اسکو مجہہ سے بیان کر اسنے کہا مین قدم کو دور لیجاتا ہون اور ڈہیلے کو تیار
کرتا ہون اور گہانس شیح کو منہ کرتا ہون اور ہوا کو پیٹہ کرتا ہون اور ہرن کے بیٹہنے
کی طرح بیٹہتا ہون اور شترمرغ کیطرح چوتڑ اونچے کرتا ہون مگر شیح پس وہ ایک خوشبو
دار گہانس ہے جنگل مین ہوتا ہے اور اقعا کا معنے اسجگہ اپنے دونو پاؤن کے سینون پر بیٹہنا ہے
اور اجفال اپنے چوتڑون کا زمین سے بلند کرنا ہے **فصل** اور استنجا کرنا

بالماء أن يمسك قضيبه بيده اليسرى ويطرح الماء باليمنى
فيغسله سبعا بعد الاستبراء والتنحنح وفصل إنزعاج على
ما ذكرناه وقد شبه فقهاء المدينة الذكر بالضرع ولا
يزال يخرج منه الشيء بعد الشيء ما دام الرجل يمده فإذا
وقع الماء على الذكر انقطع البول وأما الدبر فيباشر المحل
بيده اليسرى ويصب الماء باليمنى فيتابع صبه و
يسترخي قليلا ويجيد ذلك الموضع بيده حتى يتيقن
نظافته وينقى ولا يلزمه غسل باطن المخرجين لأن ذلك
مما يعفى عنه في الشرع ولا عليه الاستنجاء من الريح والفضيلة
في الجمع بين الاستجمار بالجامد والماء فإن اختصر على الحجر
أجزأه لكن استعمال الماء أولى في الجملة لأنه قيل إذا لم
يستنج بالماء اعتراه الوسواس ولهذا قيل إن قوما من
الشعراء لا يستنجون بالماء لأن كلام الحاد الفحش يجيء
بذلك فهو سببه نعوذ بالله من كلام يثمره القذر و
النتن **فصل** وأما إذا انتشرت النجاسة إلى معظم
حشفته في القبل والصفحتين في الدبر لم يجزئه غير الماء لأنها
خرجت من محل الترخص فصارت كالنجاسة التي على بقية
البدن من الفخذ والصدر وغيرهما ولا تزول إلا بالماء
فصل وصفة ما يجوز به الاستجمار أن يكون جامدا
طاهرا منقيا غير مطعوم لا حرمة له وغير متصل بحيوان
ولا يجوز بالروث والرمة لأنهما من طعام الجن ولا
بشيء من زجاج يلطخ فلا ينقي كالحممة والزجاجة والحصاة
الملساء **فصل** ويجب ما ذكرنا من الاستجمار بجميع
ما يخرج من السبيلين سوى الريح وذلك كالغائط والدود
والحصاة والدم والمدة والشعر وأما الذكر فالخارج
منه خمسة أشياء أحدها البول والثاني المذي وهو
ماء أبيض رقيق يخرج عند اللذة عند الملاعبة و
التذكار وحكمه حكم البول في زيادة غسل الذكر و
الأنثيين كما قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث

پانی سے یون ہی کہ اپنے ذکر کو اپنے بائین ہاتھ سے پکڑے اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے
پس اسکو بعد پاک کرنے اور کہنکارنے اور ہی سے نکالنے کے جیسا ہمنے بیان کیا
اور تحقیق مدینہ کے فقہانے ذکر کی مشابہت پستان سے دی ہی اور ہمیشہ اُس سے کچھ
دکچھ نکلتا رہتا ہی جب تک مرد اسکو کھینچتا رہے پھر جب ذکر پر پانی پڑجاتا ہی تو بول
منقطع ہوجاتا ہی ولیکن دبر پس اُس جگہہ کو اپنے بائین ہاتھ سے ملے اور داہنے
ہاتھ سے پانی ڈالے اور پے درپے پانی ڈالے اور دبر کو تھوڑا سا ڈھیلا کرے اور
اُس جگہ کو اپنے ہاتھ سے خوب ملے یہان تک کہ اسکے صاف ہوجانے کا یقین ہو جاوے
اور پاک ہوجاوے اور اسکو دونو مخرجون کا اندر دہونا لازم نہین کیونکہ یہ ان چیزون
سے ہی جس سے شریعت مین معافی کیگئی ہے اور ہوا کے نکلنے سی اسپر استنجا کرنا واجب نہین
اور خشک ڈھیلون اور پانی دونوکو جمع کرنے مین فضیلت ہے پس اگر پتھر پر ہی اختصار
کرے تو اُسے کافی ہوگا لیکن پانی کا استعمال کرنا ہر حال مین بہتر ہے کیونکہ کہا گیا
ہی کہ جب پانی سے استنجا نہ کرے تو اسکو وسواس پیدا ہوگا اور اسی لیے کہا گیا ہے
کہ تحقیق ایک قوم شاعرون مین سے پانی سے استنجا نہین کرتے کیونکہ نالائق اور بیہودہ
کلام اس سے آتی ہی پس اسکا یہی سبب ہے ایسے کلام کہ جو گندگی اور پلیدی کا پھل
ہو ہم اسکی پناہ لیتے ہین **فصل** لیکن جب پلیدی اسکی سر حشفہ تک اور دونو
طرف تک اسکی دبر مین پھیل جاوے تو سوا پانی کے اسے کچھہ کافی نہ ہوسکیگا کیونکہ یہ
نجاست رخصت کے محل سے نکل گئی ہے پس یہ نجاست اس نجاست کی طرح ہوگی جو
باقی بدن یعنی ران اور سینہ وغیرہ پر ہو اور یہ پلیدی بجز پانی کے دور نہین ہوسکتی
فصل اور جس چیز سے ڈھیلہ کرنا جائز ہی اسکی صفت یہ ہے کہ وہ خشک اور پاک
ہو اور صاف کرنیوالا ہو اُن چیزون مین سے نہ ہو جو کھائی جاتی مین اسکی کچھہ بزرگی
اور عزت نہ ہو اور کسی جاندار سے ملا ہوا نہ ہو اور گوبر اور ہڈی سے درست نہین کیونکہ یہ دونو جنون
کی خوراک ہین اور ایسی چیز سے بھی درست نہین جو چمٹنے والی اور بدن کو پھسلنے والی ہو جیسے
کوئلے اور شیشہ اور صاف کنکریون سے صفائی نہ کرے **فصل** اور جو کچھہ ہمنے استنجا کی
بابت بیان کیا واجب ہے یعنے اُن سب چیزون سے استنجا کرنا ضروری ہے جو سوا ہوا کے
دونو رستون سے نکلین اور وہ چیزین جیسے پاخانہ اور کیڑا اور کنکرا اور لہو اور پیپ اور بال اور ہیں
ذکر سے نکلنے والی پانچ چیزین ہین انمین سے ایک تو بول ہے اور دوسری مذی ہے اور وہ سفید پتلا
پانی ہوتا ہے جو عورت کے ساتھ خوشطبعی کرنیکے وقت جب لذت پیدا ہو تو اسوقت
نکلتا ہے یا جب اسکو یاد کیا جاوے تو تب نکلتا ہے اور اسکا حکم بول کا حکم ہے اور ذکر اور دونو
خصیون کو دہونا اسمین زیادہ ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کی حدیث مین

على دم ذلك ماء الفحل ولكل فحل ماء فليغسل ذكره وانثييه
وليتوضأ وضوءه للصلوة والثالث الودي وهو ماء
ابيض خاثر يخرج باثر البول حكمه حكم البول فقط و
الرابع المني وهو الماء الابيض الدافق عند اللذة الكبرى
بالجماع او الاحتلام وقد يكون اصفر عند قوة الرجل
وقد يكون احمر عند كثرة الجماع وقد يكون رقيقا عند
ضعف البنية والقوة ويعلم بالرائحة كرائحة الطلع و
العجين وهو طاهر في اشهر الروايتين وموجب غسل
جميع البدن وماء المرأة رقيق اصفر والخامس الريح يخرج
من القبل نادرا كما يخرج من الدبر **فصل** في كيفية
الطهارة الكبرى وهي على ضربين كامل ومجزئ اما
الكامل فهو ان ياتي بالنية وهو اعتقاد رفع الحدث
الاكبر او الجنابة فان تلفظ به مع اعتقاده بقلبه كان
افضل ويسمي عند اخذ الماء ويغسل يديه ثلثا ويغسل
ما به من الاذى ثم يتوضأ وضوءه كاملا ويؤخر غسل
قدميه ويحثي على رأسه ثلاث حثيات من الماء يروي
بها اصول شعره ويفيض الماء على سائر جسده ثلاثا و
يدلك بدنه بيديه ويتبع المغابن وعضون البدن
ويتحقق حصول الماء عليها لقوله صلى الله عليه وسلم
بلوا الشعر وانقوا البشرة فان تحت كل شعرة جنابة و
يبدأ بشقه الايمن ويتنقل من موضع غسله فيغسل
قدميه فان سلم في خلال ذلك من نواقض الطهارة
الصغرى جاز له ان يصلي بهذه الطهارة لانه اتى
له برفع الحدثين جميعا فلا احدث للصلوة وضوءا
والاصل في جميع ذلك ما روي عن عائشة انها قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الغسل من
الجنابة يغسل يديه ثلثا ثم ياخذ بيمينه فيصب
على شماله ثم يمضمض ويستنشق ثلثا ويغسل
وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ثم يصب على رأسه الماء

فرمایا یہ پانی رنگا ہے اور ہر ایک نر کے لیے پانی ہوتا ہے پس چاہیے کہ اپنا ذکر اور دونوں خصیے
دہو ڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور تیسری ودی ہے اور وہ سفید بہاری پانی ہے
جو بول کے پیچھے نکلتا ہے پس اُسکا حکم صرف بول کا سا حکم ہے اور چوتھی منی ہے اور وہ سفید
پانی ہوتا ہے جو جماع یا احتلام مین بڑی لذت کے وقت اچھلتا ہوا نکلتا ہے اور کبھی مرد
کی کثرت طاقت کے وقت زرد ہوتا ہے اور کبھی جماع کی کثرت کے سبب سرخ ہوتا ہے
اور کبھی ضعف بدن اور ضعف قوت کے وقت پتلا ہوتا ہے اور اُسکی بو سے جو کھجور کے
شگوفے کی طرح ہوتی ہے وہ معلوم کیا جا سکتا ہے اور دو روایتوں مین جو مشہور روایت
مین وہ پاک ہے اور اُسکا حکم تمام بدن کا غسل کرنا ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی
ہے اور پانچوین ہوا ہے کہ کبھی آگے سے بھی نکلتی ہے جیسے دبر سے نکلتی ہے۔
فصل بڑی طہارت کی کیفیت مین اور وہ دو قسم پر ہے ایک کامل دوسری کفایت
کرنیوالی لیکن کامل پس وہ یہ ہے کہ نیت کرے اور وہ بڑی حدث یا جنابت کے دور کرنیکا
اعتقاد کرنا ہے پس اگر اُسکو زبان سے کہے باوجود اسکے کہ اپنے دل مین بھی اعتقاد
کرے تو یہ افضل ہے اور پانی لینے کے وقت بسم اللہ کہے اور اپنے دونوں ہاتھ تین بار
دہووے اور اگر اُنمین کچھ پلیدی ہو وہ بھی دہووے پھر اپنے وضو کی طرح کامل وضو
کرے اور اپنے دونون پاؤن کا دہونا پیچھے رکھے اور اپنے سر پر تین چلو پانی سے
ڈالے اپنے بالون کی جڑون کو اُس سے تر کرے اور باقی بدن پر تین بار پانی چھڑکے
اور اپنا بدن اپنے دونون ہاتھون سے ملے رانون کی پوشیدگیون اور بدن کے
شکنون کی پیروی کرے (یعنے کوشش سے دہووے) اور پانی کا اُنپر حاصل ہونا یعنے گذرنا
ثابت یعنے یقینی کرے بسبب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کو تر کرو اور بدن
کو صاف کرو کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے اور اپنی داہنی طرف سے شروع کرے اور اپنے
غسل کی جگہ سے ہٹ جائے اور اپنے دونوں پاؤن کو دہووے اگر اپنے غسل کرنیکے زمانہ مین چھوٹی
طہارت (یعنے وضو) کے توڑنے والی چیزون سے بچا رہے تو اس طہارت سے اُسے نماز پڑھنی
درست ہوگی کیونکہ ہم دونوں حدثوں کے اکٹھا ہی دور ہو جانے کا اُسکے لیے حکم
کرتے ہین اور اگر چھوٹی طہارت کے توڑنیوالی چیزون مین سے کوئی ایک بھی پائی جاوے تو نماز
کے لیے نیا وضو کرے اور اس تمام مذکورہ بالا کی دلیل وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے
اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے دونون ہاتھ تین
بار دہوتے تھے پھر اپنے داہنے ہاتھ مین پانی لیتے تھے اور اپنے بائین ہاتھ پر ڈالتے
تھے پھر کلی کرتے تھے اور تین بار ناک مین پانی ڈالتے تھے اور تین بار اپنا منہ
دہوتے تھے اور تین بار اپنی دونوں کہنیان دہوتے تھے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے

ثلاثاً ثم يغتسل فإذا خرج غسل قدميه وأما المجزئ فهو
أن يغتسل فرجه وينوي ويسمي ويعم بدنه بالغسل مع
المضمضة والاستنشاق لأنهما واجبان في الكبرى وفي
الصغرى روايتان أصحهما وجوبهما فيها أيضاً ولا يجوز له
أن يصلي بهذا الغسل لأنه لم ينو بالغسل الوضوء و
يتداخل بقية أفعال الوضوء في الغسل للعذر بالنية و
إذا عدمت النية لم يحصل له الوضوء فلا تصح الصلاة وقد
قال النبي صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لا وضوء له بخلاف
الأول فإنه قد أتى فيه بالوضوء الكامل والسرف في استعمال
الماء غير مستحب والاقتصاد هو المحمود المندوب إليه وقلة
الكلام من أحكام الغسل والوضوء أفضل من الإسراف وقد روي
أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ بمد وهو رطل وثلث
واغتسل بصاع وهو أربعة أمداد **فصل** في الأذكار
المستحب ذكرها عند غسل الأعضاء يقول إذا فرغ من
الاستطابة اللهم نق قلبي من الشك والنفاق وحصن
فرجي من الفواحش ويقول عند التسمية أعوذ بك من
همزات الشياطين وأعوذ بك رب أن يحضرون ويقول
عند غسل يديه اللهم إني أسألك اليمن والبركة و
أعوذ بك من الشؤم والهلكة ويقول عند المضمضة
اللهم أعني على تلاوة القرآن كتابك وكثرة الذكر لك
ويقول عند الاستنشاق اللهم أوجدني رائحة الجنة
وأنت عني راض ويقول عند الاستنثار اللهم إني
أعوذ بك من روائح النار ومن سوء الدار ويقول عند غسل
وجهه اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه أوليائك ولا
تسود وجهي يوم تسود وجوه أعدائك وعند غسل ذراعه
اليمنى اللهم آتني كتابي بيميني وحاسبني حساباً يسيراً و
عند غسل ذراعه اليسرى اللهم إني أعوذ بك أن تؤتيني
كتابي بشمالي أو من وراء ظهري ويقول عند مسح الرأس
اللهم غشني برحمتك وأنزل علي من بركاتك وأظلني تحت

پھر غسل کرتے تھے جب غسل کے مکان سے باہر آتے تو اپنے دونوں پاؤں کو دھوتے لیکن وہ
غسل جو کافی ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اپنی شرمگاہ دھووے اور نیت کرے اور بسم اللہ کہے اور
اپنے بدن میں غسل عام کرے بمعہ اسکے کہ کلی کرے اور ناک میں بھی پانی ڈالے کیونکہ بڑی
طہارت میں یہ دونوں واجب ہیں اور چھوٹی طہارت میں دو روایتیں ہیں ان دونوں
میں سے زیادہ صحیح ان دونوں کا وضو میں بھی واجب ہونا ہے اور اس غسل سے اسکو نماز
پڑھنی درست نہیں مگر اس حالت میں درست ہوگی جب اسمیں غسل اور وضو دونوں
کی نیت کرے اور عذر کی حالت میں صرف نیت کر لینے سے ہی وضو کے باقی افعال
غسل میں داخل ہو جاوینگے اور جب نیت نہ ہو تو اسکا وضو نہ ہوگا اور نماز بھی
درست نہ ہوگی اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا وضو نہیں ہے
اسکی نماز درست نہیں برخلاف اول غسل کے کیونکہ اسمیں اسنے پورا وضو کیا ہے
اور پانی کے استعمال کرنے میں اسراف کرنا مستحب نہیں اور میانہ روی ہی محمود اور مستحب ہے
اور پانی کم استعمال کرنا اسراف سے بہتر ہے اور باوجودیکہ غسل اور وضو کے احکام بھی پورے طور
ادا ہو جاویں اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مد سے وضو کیا اور وہ قدر ایک رطل اور تیسرے حصہ
رطل کا ہے اور آپنے ایک صاع سے غسل کیا اور صاع چار مد کا ہوتا ہے **فصل** ان ذکروں کے بیان میں جنکا
اعضاء کو دھونیکے وقت ذکر کرنا مستحب ہے جب استنجا سے فارغ ہو تو کہے یا اللہ میرا دل شک
اور نفاق سے پاک کر اور میری شرمگاہ کو بیحیائیوں سے بچا اور بسم اللہ کہنے کے وقت کہے میں
شیطان کے وسوسوں سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں اور اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا
ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوویں اور اپنے دونوں ہاتھ دھونے کے وقت
کہے یا اللہ میں تجھ سے ہی یمن اور برکت کا خواستگار ہوں اور بدبختی اور ہلاکت سے
تیری ہی پناہ لیتا ہوں اور کلی کرنیکے وقت کہے یا اللہ اپنی کتاب قرآن مجید کے پڑھنے اور
اپنے ذکر کے زیادہ کرنے پر میری مدد کر اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو بہشت
کی خوشبو دیجیو اور تو مجھ سے راضی ہو اور ناک جھاڑنے کے وقت کہے یا اللہ میں دوزخ کی بدبو
اور گھر کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اپنے منہ کے دھونے کے وقت کہے یا اللہ جسدن
تیرے دوستوں کے منہ سفید ہونگے میرا منہ بھی سفید کیجیو اور جسدن تیرے دشمنوں کے
منہ سیاہ ہونگے میرا منہ سیاہ نہ کیجیو اور اپنے داہنے ہاتھ دھونے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو
کتاب میری داہنے ہاتھ میں دیجیو اور میرا حساب آسان کیجیو اور اپنے بائیں ہاتھ کے
دھونیکے وقت کہے یا اللہ میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں اس امر سے کہ تو میری کتاب
میرے بائیں ہاتھ میں یا میری پیٹھ کے پیچھے سے دیوے اور سر کا مسح کرنیکے وقت کہے
یا اللہ مجھکو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی برکتیں مجھپر اتار اور اپنے عرش کے سایہ کے

ظل عرشك يوم لا ظل الا ظلك ويقول عند مسح الاذنين اللهم
اجعلني من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اللهم
اسمعني منادي الجنة مع الابرار ثم يمسح عنقه فيقول اللهم
فك رقبتي من النار واعوذ بك من السلاسل والاغلال و
يقول عند غسل قدمه اليمنى اللهم ثبت قدمي على الصراط
مع اقدام المؤمنين ويقول عند غسل قدمه اليسرى اللهم
اني اعوذ بك ان تزل قدمي عن الصراط يوم تزل اقدام المنافقين
فاذا فرغ من وضوئه رفع راسه الى السماء ثم قال اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و
رسوله سبحانك وبحمدك لا اله الا انت عملت سوءا وظلمت
نفسي استغفرك واسالك التوبة فاغفر لي وتب علي انك
انت التواب الرحيم اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من
المتطهرين واجعلني صبورا شكورا واجعلني اذكرك واسبحك
بكرة واصيلا **فصل** في آداب اللباس وهو على خمسة
اضرب محرم على كل مكلف ومحرم على شخص دون شخص ومكروه
ومباح ومتنزه عنه فاما المحرم على كل مكلف فالمغصوب
واما المحرم على شخص دون شخص فالحرير مباح للنساء حرام
على البالغين الذكور وهل يباح ان يلبسوه البنين الصغار ام
لا على روايتين وكذلك في اباحة لبسه البالغين في قتال
المشركين وجهادهم روايتان فهذا هو الضرب المباح و
اما المكروه فهو اطالة الثوب الى حد يخرج الى الخيلاء
والكبر وكذلك ما فيه الحرير والقطن لا يعلم هل هما
نصفان او احدهما اكثر واما المتنزه عنه فهو كل لبسة
يكون بها مشتهرا بين الناس كالخروج عن عادة اهل
بلده وعشيرته فينبغي ان يلبس ما يلبسون في لباسهم
فيما يحق لئلا يشار اليه بالاصابع ويغتاب فيكون ذلك سببا
الى حملهم على غيبته فيشاركهم في اثم الغيبة له **فصل**
ولنا قسمان آخران احدهما واجب والآخر مندوب فاما
الواجب فعلى ضربين احدهما ما يرجع الى حق الله تعالى والثاني

سائے کے نیچے مجھکو سایہ دیجیو جس روز سوائے تیرے کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور دونوں
کانوں کا مسح کرنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو اُن لوگوں میں سے کر جو بات کو سنتے ہیں اور بہتر
بہتر کی پیروی کرتے ہیں یا اللہ مجھکو نیکوکاروں کے ساتھ بہشت کے پکارنیوالے سنوا پھر اپنی
گردن کا مسح کرے اور کہے یا اللہ میری گردن کو دوزخ سے آزاد کر دے اور میں زنجیروں اور
طوقوں سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اپنے داہنے پاؤں کے دھونے کے وقت کہے یا اللہ میرے قدم کو
پلصراط پر مومنوں کے قدموں کے ساتھ قائم رکھیو اور اپنے بائیں پاؤں کے دھونیکے وقت کہے
یا اللہ جس روز منافقوں کے پاؤں پلصراط سے پھسلینگے میں تیری پناہ لیتا ہوں اس امر
سے کہ میرا پاؤں بھی اُس سے پھسلے جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف اپنا سر اٹھاوے
اور کہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا
کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہیں تو
پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں میں نے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا
تجھ سے ہی بخشش مانگتا ہوں اور تجھ سے ہی توبہ مانگتا ہوں تو مجھکو بخشدے اور مجھپر رحم کر
بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجھکو توبہ کرنیوالوں سے کر اور مجھکو پاکوں میں سے کر اور مجھکو
صابر شاکر کر اور مجھے ایسا کر دے کہ میں تیرا ذکر کروں اور صبح و شام تیری پاکی بیان کروں **فصل**
لباس کے آداب میں اور وہ پانچ قسم پر ہے پہلا ہر ایک مکلف پر حرام دوسرا ایک پر حرام دوسرے پر نہیں
اور مکروہ اور مباح اور جس سے پرہیز کی جاوے پس جو ہر ایک مکلف پر حرام ہے پس وہ غصب
کیا گیا ہے اور جو حرام ہے ایک شخص پر سوائے دوسرے شخص کے پس ریشم ہے کہ عورتوں کو مباح
ہے اور بالغ مردوں پر حرام ہے اور کیا چھوٹے لڑکوں کو اسکا پہننا مباح ہے یا نہیں اسمیں
دو روایتیں ہیں اور اسی طرح مشرکوں کی لڑائی میں بالغ مردوں کے پہننے کو مباح ہونے
میں دو روایتیں ہیں پس یہ قسم مباح ہے اور مکروہ پس وہ کپڑے کا ایسی حد پر لٹکانا
ہے جو فخر اور تکبر کی حد تک پہونچے اور جس میں ریشم اور روئی ہو اور یہ معلوم نہ ہو
کہ وہ دونوں نصف نصف ہیں یا اُن میں سے ایک دوسرے سے زیادہ ہے تو اسکا
بھی یہی حکم ہے اور وہ قسم جس سے پرہیز کی جاوے پس وہ لباس ہے جس سے لوگوں
میں مشہور ہو مثلاً اپنے شہر والوں اور قبیلہ کی عادت سے نکل جانا پس لائق یہی ہے
کہ جو کچھ وہ پہنیں یہ بھی وہی پہنے اور اُن سے عادت میں علیحدہ نہ ہو تاکہ
اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاوے اور اسکی غیبت نہ کیجاوے ورنہ انکو غیبت
کرنے پر برانگیختہ کرنیکا سبب ہوگا اور انکو اپنی غیبت کے گناہ میں شریک کریگا **فصل**
اور ہمارے لیے دو قسمیں اور ہیں اُن میں سے ایک واجب ہے اور دوسرا مستحب ہے پس واجب
قسم ہے ایک اُن میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اور دوسرا

الى حق الانسان خاصة فاما الذي لحق الله تعالى فهو ستر
العورة عن اعين الناس على ما بيناه في فصل التعري واما
الذي لحق الانسان فهو الذي يتوقى به من الحر والبرد
وانواع المضار فيجب عليه ذلك ولا يجوز تركه لان فيه عونا
على تلاف نفسه وذلك حرام واما المندوب فكذلك ينقسم
على قسمين احدهما في حق الله تعالى وهو الرداء اذا كان
في جماعة وجمع الناس فلا يعري منكبيه من شيء من
الثياب الجميلة كالاعياد والجمع وغير ذلك والقسم الثاني في
حق المخلوقين وهو ما يتجملون به بينهم من انواع الثياب
المباحة ولا يزدري لصاحبه ولا ينقص مروته بينهم ويكره
الاقتعاط وهو التعمم بغير الحنك ويستحب التلحي وهو
اذا كان بالحنك ويكره كل ما خالف زي العرب وشابه
زي الاعاجم وتطويل الذيل مكروه لانه ورد في الاثر
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ازرة المسلم الى
نصف الساق ولا حرج ولا جناح فيما بين الكعبين وما كان
اسفل من الكعبين فهو في النار من جر ازاره بطرا لم ينظر
الله تعالى اليه ذكره ابو داود باسناده عن ابي سعيد الخدري
عن النبي صلى الله عليه وسلم واشتمال الصماء مكروه في
الصلوة وهو ان يلتحف بثوب ويجعل طرفيه على جانب فلا
يكون ليديه موضع مخرج منه ولذلك سمي الصماء وكذلك
يكره السدل وهو ان يترك وسط ردائه على اسه وباقيه
مسدل على ظهره وهو لبسة اليهود وكذلك يكره الاحتباء
وهو ان يجلس ويضم ركبتيه الى صدره ويدير ثوبه من
وراء ظهره الى ان يبلغ ركبتيه ويشده حتى يكون كالمعتمد
عليه والمستند اليه اذا لم يكن على ثوب لانه يؤدي
الى انكشاف عورته ولا باس بذلك اذا كان تحته ثوب و
كذلك يكره التلثم وتغطية الانف في الصلوة ويكره التشبه
بزي النساء للرجال وكذلك للنساء التشبه بزي الرجال
لان النبي صلى الله عليه وسلم لعن فاعله وهو متفق عليه

خاص انسان کے حق کی طرف سے جو کرنا ہے پس انمین سے جو اللہ کے حق کے لیے ہے پس وہ لوگون
کی آنکھون سے ستر کا ڈہانپنا ہے جیسا کہ ہمنے ننگے رہنے کے فصل مین بیان کر دیا اور جو
انسان کے حق کے لیے ہے پس وہ ہے کہ جس سے گرمی اور سردی اور کئی قسم کی تکلیفون سے بچاو کیا
جاتا ہے پس انسان پر یہ واجب ہے اور اسے ترک کر دینا درست نہین کیونکہ اسمین
اپنی جان کو ضائع کر دینے پر مدد کرنا لازم آتا ہے اور یہ حرام ہے اور مستحب پس اسی طرح وہ بھی
دو قسمون پر منقسم ہے ایک انمین سے اللہ تعالی کے حق مین ہے اور وہ چادر ہے جبکہ کسی جماعت
یا لوگون کے مجمع مین ہو تو اپنی کاندون کو عمدہ کپڑون سے برہنہ نکرے جیسے عیدین اور جمعہ
وغیرہ اور دوسری قسم مخلوقون کے حق مین ہے اور وہ ان مباح کپڑون کے اقسام مین جس سے
وہ زینت حاصل کرتے ہین اور اپنے صاحب کو حقیر نہ جانے اور ان مین اپنی مروت کو
کم نہ کرے اور اقتعاط مکروہ ہے اور وہ گلے کے بغیر عمامہ باندھنا ہے اور تلحی مستحب ہے
اور وہ یہ ہے کہ جب عمامہ کا پیچ گلے مین ہو اور ہر وہ چیز جو وضع عرب کے مخالف ہو
اور عجمیون کے لباس کے مشابہ ہو مکروہ ہے اور دامن ازار کا لنبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ
حدیث مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وارد ہے آپنے فرمایا مسلمان
کا تہ بند باندہنا پنڈلی تک ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور نہ گناہ ہے کہ دونو
ٹخنون کے درمیان ہو اور جو دونون ٹخنون کے نیچے ہو پس وہ دوزخ مین ہے
جو شخص اپنے تہ بند کو تکبر سے کھینچے اللہ تعالے اسکی طرف نہین دیکھے گا اسکو
ابو داؤد نے اپنی اسناد سے ابو سعید خدری سے اُنہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان
کیا اور نماز مین اشتمال صما مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ کپڑا بدن پر لپیٹے اور اسکی دونون
طرفین ایک طرف کر دے اور اسکے ہاتہ کے لیے کوئی رستہ نہ رہے جس سے وہ کپڑے کے
باہر نکل سکے اور اسی لیے اسکا نام صما رکہا گیا اور اسی طرح سدل بھی مکروہ ہے
اور وہ یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیان کو اپنے سر پر چھوڑ دیوے اور اسکا باقی حصہ
پیٹھ پر لٹکایا گیا ہو اور یہ یہودیون کا لباس ہے اور اسیطرح گوٹھ مارنی بھی مکروہ ہے
اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اور اپنے دونون گھٹنے اپنے سینے سے ملا دیوے اور کپڑا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے
پھیرے یہانتک کہ اسکے دونون گھٹنون تک پہونچ جاوے اور اسکو سخت کرے یہانتک کہ
ایسا ہو جاوے گویا اسپر اعتماد کرنیوالا ہے یا اسپر تکیہ لگانیوالا ہے جبکہ کہ یہ کپڑون پر نہو کیونکہ
اسطرح گوٹھ مارنی اسکے ستر کے کہلجانے تک نوبت پہونچاتی ہے اور جب اسکے نیچے اور کپڑا ہو
تو اسمین کچھ خوف نہین اور اسی طرح نماز مین منہ پر کپڑا ڈالنا اور ناک کا ڈہانپنا مکروہ ہے اور
مردون کو عورتون کی وضع بنانا مکروہ ہے اور اسیطرح عورتون کو مردون کے لباس کی مشابہت
مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کرنیوالے پر لعنت کی ہے اور اسپر اتفاق فرمایا

ويكره الاقعاء في الصلوة وهو ان يمد ظهر قدميه ويجلس
على عقبيه وعلى أليتيه وينصب قدميه قال النبي صلى الله
عليه وسلم هو اقعاء كاقعاء الكلب منهي عنه ويكره لبس ما
تنكشف منه الابدان من الثياب وان انكشفت منه العورة
كان فاسقا كما لو كشفها اذا تعمد لبسه ولا تصح صلوته
فيها وقد مدح الشرع السراويل بقوله صلى الله عليه وسلم
السراويل نصف الكسوة وهي في حق الرجال كذلك ويكره
توسعة بنائقه وتضييقها اولى واحب لانه استر للعورة
وقد روي انه صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للمتسرولات
قال ذلك في حق امرأة مر بها على دابة فسقطت فادار
وجهه عنها فقيل انها متسرولة وفي بعض الاحاديث عنه
صلى الله عليه وسلم انه كره السراويل المخرفجة وهي الواسعة
الطويلة التي تقع على ظهر القدمين واصله السعة
يقال عيش مخرفج اذا كان واسعا وافضل اللباس ما كان
ساترا وافضل الوان الثياب ما كان ابيض لقوله صلى
الله عليه وسلم خير ثيابكم البياض وفي لفظ آخر عليكم
بالبياض يلبسها احياؤكم وكفنوا بها موتاكم وعن ابن
عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا
من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم
وان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر وينبت الشعر

فصل في آداب النوم يستحب لمن اراد ان ينام
ان يوكي سقاءه ويطفي سراجه ويغلق بابه ويغسل
فاه ان كان قد اكل ماله رائحة لئلا يقصده الدبيب
ويسمي باسم الله عز وجل ثم يقول ما روى ابو داود
باسناده عن سعد بن عبيدة قال حدثني البراء بن عازب
رضي الله تعالى عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة
ثم اضطجع على شقك الايمن وقل اللهم اني اسلمت وجهي
اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة

اور نماز میں اقعا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے دونوں پاؤں کی پیٹھیوں کو کھینچے (یعنی بچھائے)
اور اپنی دونوں ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنے دونوں چوتڑوں پر بیٹھے اور اپنے دونوں قدموں کو کھڑا
کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کتے کی طرح بیٹھنا ہے اس سے منع کیا گیا ہے اور ایسے کپڑوں سے جس سے
بدن ننگے ہوویں ان کا پہننا مکروہ ہے اور اگر اسکی شرمگاہ ننگی ہووے تو وہ فاسق ہوگا
مثلاً جب عمداً بیٹھے تو پھر اسے کھولدے اور اسمیں اسکی نماز درست نہیں ہوگی اور
شرع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے پاجامہ کی تعریف کی کہ پاجامہ آدھا لباس
ہے اور یہ حکم مردوں کے حق میں زیادہ تاکید والا ہے اور اسکے پائچوں کا کھلا رکھنا مکروہ
ہے اور اسکا تنگ کرنا بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ یہ امر ستر کو زیادہ ڈھانپنے والا ہے اور مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پائجامہ پہننے والی عورتوں کو بخشدے
آپ نے یہ اس عورت کے حق میں فرمایا جسکے پاس آپ گذرے اور اسنے اپنا پائچہ بلند کیا ہوا
تھا پس وہ گر پڑی پھر آپنے اسکی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا کسی نے کہا یہ پائجامہ پہنے
ہوئے ہے اور بعض حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فراخ پائجامے
کو مکروہ کہا اور وہ پائجامہ کھلا لنبا ہے جو پاؤں کی پیٹھ پر پڑے اور لغوی معنے اسکے
فراخی ہے بولا جاتا ہے عیش مخرفج جب فراخ ہو اور افضل لباس وہ ہے جو ڈھانپنے والا
اور کپڑوں کا بہتر رنگ وہ ہے جو سفید ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
کپڑوں میں سے عمدہ کپڑے سفید ہیں اور حدیث کو دوسرے لفظوں میں یوں ہے تم سفید
کپڑوں کو لازم پکڑو جنکو تمہارے زندے پہنتے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کپڑوں میں سے سفید کپڑے
پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہتر کپڑوں سے ہیں اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دو اور تمہارے
سرموں میں سے عمدہ سرمہ اثمد ہے وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

فصل سونے کے آداب میں جو شخص سونے کا ارادہ کرے اسکو یہ مستحب ہے کہ اپنی
مشک کا منہ بند کرے اور اپنے دیے کو بجھادے اور اپنے دروازہ کو بند کردے اور اپنا منہ دھووے
اگر اسنے کوئی بودار چیز کھائی ہو تاکہ کوئی جانور اسکا (یعنے اسکے منہ میں داخل ہونے
کا) قصد نہ کرے اور بسم اللہ کہے پھر وہ کہے جو ابو داؤد نے اپنے اسناد سے سعید بن عبیدہ سے
روایت کی اس نے کہا مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت
کی اسنے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر آوے
پس اپنے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جا اور کہہ یا
اللہ تحقیق میں نے اپنا منہ تیری طرف پھیر دیا ہوں اور اپنا کام تیرے سپرد کرتا ہوں
اور میں نے تیری طرف اپنی پیٹھ کو پناہ دی تیری طرف رغبت کرکے

وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی
الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ اَسْتَذْكِرُهُنَّ
فَقُلْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ وَیَكُوْنُ نَوْمُهٗ عَلٰی مَا ذُكِرَ فِی الْخَبَرِ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ كَمَا یَكُوْنُ فِی اللَّحْدِ وَاِنْ نَامَ عَلٰی ظَهْرِهٖ
مُتَفَكِّرًا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ وَیُكْرَهُ
نَوْمُهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَاِذَا رَاٰی فِیْ مَنَامِهٖ مَا یَزْعَجُ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ
تَعَالٰی مِنْ شَرِّهٖ وَتَفَلَ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ
خَیْرَ رُؤْیَایَ وَاكْفِنِیْ شَرَّهَا وَیَقْرَءُ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ وَقُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ وَمُعَوِّذَتَیْنِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ جُنُبًا وَلَا یُفَسِّرُ مَنَامَهٗ
اِلَّا عَلٰی مَنْ یُحْسِنُ مِنْ عَالِمٍ اَوْ حَكِیْمٍ وَیَكُوْنُ مُحِبًّا وَلَا یُفَسِّرُ
مَا رَاٰهُ مِنَ الْاَحْلَامِ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ یَتَمَثَّلُ لَهٗ وَقَدْ رُوِیَ
عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی
اَحَدُكُمْ شَیْئًا یَكْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ یَقُوْلُ هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا وَیَقُوْلُ اِنَّهٗ
لَیْسَ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ وَفِیْ حَدِیْثِ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاِذَا
اَرَادَ الْخُرُوْجَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذَكَرَ الْكَلِمَاتِ الَّتِیْ وَرَدَتْ فِیْ حَدِیْثِ
الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ وَاُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ وَیَقْرَءُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
مَعَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی وَیَدْعُوْ مَعَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بِكَ نُصْبِحُ وَبِكَ نُمْسِیْ

اور تیرے ڈر سے اور تیری طرف رغبت کے لیے بجز تیری طرف کے کوئی پناہ لینے اور بچنے کی جگہ نہیں مگر تیری پاس تیری کتاب پر
جو تونے اتاری اور تیرے اُس نبی پر جسکو تونے بھیجا ایمان لایا۔ اگر تو مریگا تو طریقہ ایمان پر
مریگا اور ان کلمات کو اپنی تمام باتون کے بعد کہیو براء بن عازب نے کہا پس مینے ان کلمات
کو یاد کرنا شروع کیا تو مینے یہ لفظ کہا برسولک الذی ارسلت آپنے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو ونبیک
الذی ارسلت اور اُسکا سونا اپنے داہنے پہلو پر جیسا کہ لحد مین ہوتا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث
مین بیان کیا گیا اور اگر اپنی پیٹھ پر آسمان اور زمین کی بادشاہی مین فکر کرتا ہو اسوے تو
مضائقہ نہین اور اپنے منہ پر سونا مکروہ ہے اور جب اپنی خواب مین ایسی چیز دیکھے جو
اُسکو ڈراوی تو اُسکی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اپنی بائین طرف تین بار تھوکے
اور کہیو یا اللہ مجھکو میری خواب کی بھلائی دے اور مجھکو اُسکی برائی سے کافی ہو اور آیۃ الکرسی
اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑہے البتہ اگر جنبی ہو تو نہ پڑہے اور اپنی خواب کو بجز کسی
عالم یا حکیم کے جو تعبیر خواب کی عمدہ طور سے جانتا ہو کسی سے بیان نہ کرے اور وہ دوست
اور خیرخواہ بھی ہو اور جو شیطانی وسوسون سے کوئی خواب دیکھے تو وہ بیان نہ کرے
کیونکہ شیطان کسی دوسرے کی صورت بنکر اُسکے سامنے آتا ہی اور ابو قتادہ رضہ سے
روایت ہی اُسنے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ خواب
اللہ کی طرف سے ہے اور وسوسے شیطان کی طرف سے ہین پس جب تم مین سے کوئی
شخص ایسی خواب دیکھے جسکو برا سمجھتا ہے تو اپنی بائین طرف تین بار تھوکے پھر
چاہیے کہ اُسکی برائی سے پناہ لے یقین ہے کہ وہ چیز اُسے ضرر نہ دیگی۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے پھرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کیا تم مین سے آج رات کسی نے کوئی
خواب دیکھا ہی اور فرماتے تھے بیشک میرے بعد بجز نیک خواب کے نبوۃ کی کوئی علامت
باقی نہین رہیگی اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے یہ ہی کہ آپنے فرمایا مومن کی خواب نبوۃ کے چھیالیس ۴۶ حصون مین سے ایک حصہ
ہے اور جب اپنے گھر سے نکلنا چاہے تو وہ کلمے ذکر کرے جو شعبی کی حدیث مین جو
ام سلمہ رضہ سے مروی ہی وارد ہوے ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے گھر سے کبھی نہین نکلتے تھے مگر اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر کہتے تھے یا اللہ
مین اپنے گمراہ ہو جانے سے یا اپنے گمراہ کیے جانے سے یا اپنے پھسلنے سے یا پھسلائے جانے سے یا
اپنے ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے یا اپنی نادانی کرنے سے یا مجھپر نادانی کیے جانے سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور صبح شام قل ہو اللہ احد معہ معوذتین کے پڑہے
اور اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتھ دعا کرے یا اللہ ہم
تیرے ہی ساتھ صبح کرتے مین اور تیرے ہی ساتھ شام کرتے ہین۔

وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَيَزِيْدُ فِي الصَّبَاحِ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وَ
فِي الْمَسَاءِ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَيَقُوْلُ مَعَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ
اَعْظَمِ عِبَادِكَ عِنْدَكَ نَصِيْبًا فِيْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
وَفِيْمَا بَعْدَهٗ مِنْ نُوْرٍ تَهْدِيْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ
تَبْسُطُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ اَوْ شِدَّةٍ تَدْفَعُهَا
اَوْ فِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا اَوْ مُعَادَاةٍ تَمُنُّ بِهَا بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ الْمَسْجِدِ فَلْيُقَدِّمْ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى
وَيُؤَخِّرْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ كَانَ فِي
الْمَسْجِدِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا عَزَّ
وَجَلَّ وَاِذَا دَخَلَهٗ لَا يَجْلِسُ حَتّٰى يَاْتِيَ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِنْ شَاءَ تَنَفَّلَ
وَاِلَّا جَلَسَ مُشْتَغِلًا بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ صَامِتًا لَا يَذْكُرُ
شَيْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَلَا يُكْثِرُ كَلَامَهٗ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَاِنْ
كَانَ وَقْتُ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ صَلَّى السُّنَّةَ وَالْفَرْضَ مَعَ الْجَمَاعَةِ
فَاِذَا فَرَغَ وَاَرَادَ الْخُرُوْجَ فَلْيُقَدِّمْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيُؤَخِّرِ الْيُمْنٰى
وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
فَضْلِكَ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَنْ يُّسَبِّحَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
وَيَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَخْتِمَ الْمِائَةَ بِلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الطُّهُوْرِ فَاِنَّهٗ
يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدِمْ عَلَى الطُّهُوْرِ فِيْ عُمْرِكَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
مَا اسْتَطَعْتَ تُحِبُّكَ الْحَفَظَةُ وَصَلِّ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَاِنَّهَا صَلٰوةُ
الْاَوَّابِيْنَ وَسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ اِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ وَوَقِّرْ
كَبِيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَارْحَمْ صَغِيْرَهُمْ تُرَافِقْنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَقَدْ جَمَعَ هٰذَا
الْحَدِيْثُ اٰدَابًا جَمَّةً

فَصْلٌ فِيْ دُخُوْلِ الْمَنْزِلِ وَالْاِنْسِ

مِنَ الْخَلَاءِ وَالْوَحْدَةِ وَاِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ مَنْزِلِهٖ فَلَا يَدْخُلْهُ

اور تیرے ساتھ زندہ ہین اور تیرے ہی ساتھ مرتے ہین اور صبح کو یہ زیادہ کرے اور تیری ہی
طرف اٹھنا ہے اور شام مین یہ زیادہ کرے اور تیری طرف لوٹنا ہے اور ساتھ اُسکے یہی کہے یا اللہ
مجھکو اپنے اُن بندون مین سے کردے جو تیرے نزدیک ہر ایک بھلائی مین جسکو تو اس دن مین اور
اُس دن مین جو اسکے بعد ہے تقسیم کرے باعتبار حصہ کے بڑے ہین اور وہ بھلائی خواہ نور
ہو جس سے تو ہدایت کرتا ہے یا رحمت ہے جسکو تو پھیلاتا ہے یا رزق ہے جسکو تو فراخ
کرتا ہے یا تکلیف ہے جسکو تو دور کرتا ہے یا گناہ ہے جسکو تو بخشتا ہے یا سختی ہے جسکو
تو دفع کردیتا ہے یا فتنہ ہے جسکو تو پھیرتا ہے یا آرام ہے جس سے تو احسان کرتا ہے اپنی رحمت
سے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے جب مسجد مین آنا چاہے تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤن کو آگے
کرے اور اپنے بائین پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو
یا اللہ محمد پر اور انکی آل پر درود بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
کھولدے اور چاہیئے کہ اُن لوگون پر سلام کرے جو مسجد مین ہون اور اگر اُسمین کوئی نہ ہو تو کہے
ہمارے رب عزوجل کی طرف سے ہمپر سلام ہو اور جب اُسمین داخل ہو تو جبتک دو رکعت نماز نہ
پڑھلے نہ بیٹھے پھر اگر چاہے تو نفل پڑھے ورنہ اللہ عزوجل کے ذکر مین مشغول ہو کر بیٹھ
جاوے یا دنیا کے کامون سے کچھہ یاد نہ کرے اور بجز کسی ضرورت کے زیادہ کلام نہ کرے اگر نماز
کا وقت داخل ہوگیا ہو تو سنتین پڑھلے اور فرض جماعت کے ساتھ پڑھے پھر
جب فارغ ہو اور مسجد سے نکلنا چاہے تو چاہیئے کہ اپنے بائین پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے
بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو یا اللہ محمد پر اور انکی آل پہ درود
بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھولدے اور ہر نماز
کے پیچھے اُسکے لیے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور
تینتیس بار اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور سو اس کلمہ سے پورا کرے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی
کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُسے ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے کیونکہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انس بن مالک رضی کی حدیث مین مروی ہے آپ نے فرمایا اپنی
عمر مین ہمیشہ باوضو رہ اور جس قدر تجھے طاقت ہو رات اور دن مین نماز
پڑھ تو نگہبان فرشتے تجھے دوست رکھینگے اور چاشت کی نماز پڑھ کیونکہ وہ رجوع کرنے
والون کی نماز ہے اور جب تو گھر مین جاوے تو اپنے گھر والون پر سلام کہہ تیرے گھر کی بھلائی
زیادہ ہوگی اور مسلمانون کے بڑون کی عزت کر اور انکے چھوٹون پر رحم کر تو بہشت مین میرا رفیق
ہوگا اس حدیث نے بیشک تمام آداب کو جمع کردیا ہے **فصل** گھر مین داخل ہونے اور اکیلے
کرنے اور تنہائی کے بیان مین جب گھر مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو سوا کہنے کے جسکو داخل ہو

يتخير ويقول السلام علينا من ربنا فقد جاء في بعض الاخبار
ان المؤمن اذا خرج من منزله وكل الله تعالى بباب ملكين
يحفظان ماله واهله ويوكل ابليس سبعين شيطانا مردة فاذا
دنى المؤمن من بابه قال الملكان اللهم وفقه ان كان
انقلب بكسب طيب فاذا تخير دنى الملكان وتباعدت
الشياطين واذا قال السلام علينا من ربنا توارت الشياطين
وقام الملكان احدهما باليمين والآخر عن الشمال واذا فتح
الباب فقال بسم الله ذهبت الشياطين ودخل معه
الملكان وحسنا كل شئ في منزله واطابا له معيشته يومه
وليلته فاذا جلس المؤمن قام الملكان على رأسه فان اكل
اكل طيبا فان شرب شرب طيبا ما دام في منزله يومه
وليله وكان طيب النفس فان لم يفعل من ذلك شيئا
ذهب عنه الملكان ودخلت الشياطين فاستقبحوا كل ما في منزله
في عينه واسمعته من اهله ما يسوءه حتى يوقعون بينه وبين
اهله ما يفسد عليه دينه فان كان اعزب القوا عليه النعاس
والكسل فان نام نام جيفة وان جلس جلس في تمني ما لا ينفعه
خبيث النفس ويفسدون عليه طعامه وشرابه ونومه
اما الكسب فقد روى ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه قال من طلب الدنيا حلالا
واستعفافا عن المسئلة وسعيا على اهله وتعطفا على جاره
بعثه الله تعالى يوم القيمة ووجهه كالقمر ليلة البدر
ومن طلب الدنيا حلالا مكاثرا مفاخرا مرائيا لقي الله
عز وجل يوم القيمة وهو عليه غضبان وعن ثابت البناني
رضي الله تعالى عنه انه قال بلغني ان العافية في عشرة اشياء
تسعة منها في طلب المعيشة وواحدة في العبادة وروى
جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال
لا يفتح الرجل على نفسه من المسئلة الا فتح الله عليه بابا
من الفقر ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه
الله لان ياخذ احدكم حبلا ثم يعمد الى هذا الوادي

اور کہو ہمارے رب کی طرف سے ہمپر سلام ہو بعض حدیثوں مین آیا ہو کہ مومن جب اپنے گہر سے نکلتا
ہو تو اللہ تعالی اسکے دروازے پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہی جو اسکے مال اور اہل کی حفاظت
کرتے ہین اور شیطان ستر شیطان سرکشون کو مقرر کر دیتا ہی جب مومن اپنے دروازے کے
قریب ہوتا ہی تو دونو فرشتے کہتے ہین یا اللہ اگر یہ شخص کسب حلال لوٹا ہی تو اسے توفیق
دے اور جب گہنکارتا ہے تو فرشتے قریب ہو جاتے ہین اور شیطان دور ہو جاتے ہین
اور جب کہتا ہی ہمارے رب کی طرف سے ہمپر سلام ہو تو شیطان چھپ جاتے ہین اور دونون
فرشتے ایک انمین سے داہنی طرف دوسرا بائین طرف کہڑے ہو جاتے ہین اور جب دروازہ کہولتا
ہی اور بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان چلے جاتے ہین اور دونون فرشتے اُسکے ساتھ داخل ہوتے
ہین اور جو چیز اُسکے گہر مین ہو اُسے نیک کر دیتے ہین اور اُسکے دن اور رات کی زندگی
کو اچھا کر دیتے ہین جب مومن بیٹھتا ہی تو دونون فرشتے اسکے سر پر کہڑے ہو جاتے ہین
پس اگر وہ کہاتا ہی تو پاک کہاتا ہی اور اگر پیتا ہی تو پاک پیتا ہی جبتک دن اور رات
مین اپنے گہر مین ہی اور خوش نفس رہتا ہی اور اگر اسمین سے کچھ نکرے تو اُس سے وہ فرشتے چلے جاتے
ہین اور شیطان اسکے ساتھ داخل ہو جاتے ہین اور ہر ایک چیز کو جو اسکے گہر مین ہے اُسکی آنکھ
مین برا کر دیتے ہین اور اُسکے گہر سے اُسے وہ باتین سنواتے ہین جو اُسے ناخوش کرین
یہانتک کہ اُسکے اور اُسکے گہر والون کے درمیان کوئی ایسا امر پیدا ہو جاتا ہی جو اسکے دین
کو بگاڑ دیتا ہی اور اگر وہ بے عورت ہو تو اُسپر اونگہہ اور سستی ڈالدیتے ہین اگر وہ سوئے تو
مردار کی طرح سوتا ہی اور اگر بیٹھے تو اُس چیز کی آرزو مین بیٹھتا ہی جو اُسے فائدہ نہ دے اور وہ
خود خبیث النفس ہوتا ہی اور وہ اُسپر اُسکے کہانے اور پینے اور سونے کو بگاڑ دیتے ہین اور
لیکن کسب تو (دیکھیں) ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے
فرمایا جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے سوال سے بچنے کے لیے اور اپنے اہل پر کوشش کرنیکے لیے اور اپنے
پڑوسی پر مہربانی کرنیکے لیے طلب کرے تو اللہ تعالی اُسے قیامت کے روز ایسی حالت مین اٹھائیگا
کہ اُسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے اُسے
زیادہ کرنے فخر کرنے ریا کرنیکے لیے طلب کرے تو قیامت کے روز وہ شخص اللہ عز وجل سے ایسی حالت
مین ملے گا کہ اللہ اُسپر ناراض ہوگا ثابت بنانی رضی سے روایت ہے اُنہون نے کہا مجھے یہ پہونچا ہی کہ آرام
دس چیزون مین ہے اُنمین سے نو معاش کے طلب کرنے مین ہین اور ایک عبادت مین ہے اور جابر بن
عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا آدمی اپنے نفس پر سوال سے
(دروازہ) نہین کہولتا مگر اللہ تعالی اُسپر دروازہ محتاجی کا کہولدیتا ہی اور جو شخص سوال سے
بچے تو اللہ تعالی اُسے بچا دیگا۔ اور جو شخص اپنا غنا ظاہر کرے تو اللہ تعالی اُسے غنی
کر دیگا البتہ تم مین سے کسی کا رسی پکڑنا پہر اس وادی کو جانا۔

فيحتطب منه ثم ياتي سوقكم فيبيعه بمد تمر خير له من
ان يسأل الناس اعطوه او منعوه وروي ما من رجل يفتح على
نفسه بابا من المسألة الا فتح الله عليه سبعين بابا من الفقر
وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله
يحب كل مؤمن محترف ابا العيال ولا يحب الفارغ الصحيح
لا في عمل الدنيا ولا في عمل الاخرة وروي ان داؤد صلى الله
عليه وسلم خليفة الله عز وجل سأل الله تعالى ان يجعل كسبه
بيده فالان في يده الحديد فصار في يده كالشمع والعجين
يتخذ منه الدروع فيبيعها فيعيش هو وعياله بثمنها وقال
ابنه سليمان عليهما السلام رب قد اعطيتني من الملك ما لم
تعط احدا قبلي وسألتك ان لا تعطيه احدا بعدي فاعطيتنيه
فان قصرت في شكرك فدلني على عبد هو اشكر مني فاوحى
الله تعالى اليه يا سليمان ان عبدا يكتسب بيديه ليسد جوعه و
يستر عورته ويعبدني هو اشكر لي منك فقال اجعل كسبي
بيدي فاتاه جبريل عليه السلام فعلمه عمل الخوص يتخذ منه
القفاف فاول من عمل الخوص سليمان عليه السلام وقيل عن
بعض الحكماء انه قال لا يقوم الدين والدنيا الا باربعة
العلماء والامراء والغزاة واهل الكسب فالامراء هم الرعاة
يرعون الخلق والعلماء هم ورثة الانبياء يدلون الخلق
على الاخرة والناس يقتدون بهم والغزاة هم جند الله
تعالى في الارض يقلع بهم الكفار واما اهل الكسب فهم
امناء الله تعالى بهم مصالح الخلق وعمارة الارض والرعاة
اذا صاروا ذئابا فمن يحفظ الغنم والعلماء اذا تركوا
العلم واشتغلوا بالدنيا فمن يقتدي الخلق والغزاة
اذا ركبوا للفخر والخيلاء وخرجوا للطمع فمتى يظفرون على
العدو واهل الكسب اذا خانوا الناس فكيف يامنهم
الناس فاذا لم يكن في التاجر ثلث خصال افتقر في الدنيا
والاخرة اولها لسان نقي عن ثلث الكذب واللغو و
الحلف والثانية قلب صاف من الغش والحسد عن جاره

اور وہان لکڑیون کا گٹھا اٹھانا پہر اُسکا اپنے بازار مین لانا اور اُسے ایک مد کہجور کے بدلے بیچنا اُسکے
لیے اس امر سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے خواہ وہ اُسے دین یا نہ دین اور مروی ہے کہ نہین
کوئی مرد جو اپنے نفس پر سوال کا دروازہ کہولے مگر اللہ تعالٰی اُسپر محتاجی کے ستر دروازے کہول دیتا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالٰی ہر ایک مومن کارگذار عیالدار
کو دوست رکہتا ہے اور فارغ البال تندرست کو دوست نہین رکہتا نہ دنیا کے کام مین اور نہ آخرۃ
کے کام مین اور مروی ہے کہ داؤد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفے نے اللہ تعالٰی سے یہ سوال
کیا کہ اُسکا کسب اُسکے ہاتہ مین کرے پس اللہ تعالٰی نے اُنکے ہاتہ مین لوہے کو نرم کر دیا تو لوہا اُنکے
ہاتہ مین موم اور خمیر کی طرح ہو گیا وہ اُس سے زرہین بناتے تہے اور اُنہین بیچتے تہے اور
اُنکی قیمت سے وہ خود اور اُنکا عیال گذارہ کرتے تہے اور اُنکے بیٹے سلیمان علیہما السلام نے
کہا اے میرے رب تو نے مجہے اتنا ملک دیا جتنا تو نے مجہ سے پہلے کسی کو نہین دیا اور مین تجہ سے یہ
سوال کرتا ہون کہ تو اتنا ملک میرے بعد بہی کسی کو نہ دیوے پس تو نے مجہے وہ دیا اگر مین
تیرے شکر مین قصور کرون تو مجہے کسی ایسے شخص کی خبر دیجیو جو مجہ سے زیادہ تیرا شکر گذار ہو
تو اللہ تعالٰی نے اُنکی طرف وحی بہیجی اے سلیمان تحقیق وہ شخص جو اپنے ہاتہ سے اس غرض سے کماتا
ہے کہ اپنی بہوک کو بند کرے اور اپنے ستر کو ڈہانپے اور میری عبادت کرے تو وہ شخص تجہ سے میرا
زیادہ شکر گذار ہوگا تو اُنہون نے عرض کیا یا اللہ میرا کسب میرے ہاتہ مین کر دے پس اُنکے پاس
جبریل علیہ السلام آئے اور اُنکو کہجور کے پتون کا بننا سکہلا دیا تو وہ اُس سے زنبیلین بناتے تہے جن لوگون نے
زنبیل بننے کا کام کیا اُنمین سے پہلے سلیمان علیہ السلام ہین اور بعض حکیمون سے روایت ہے کہ اُسنے کہا
بجز چار چیزون (یعنے) عالمون اور امیرون اور غازیون اور کسب والون کے دین قائم
نہین ہو سکتا امیر پس وہ حاکم ہین جو خلقت کی نگہبانی کرتے ہین اور علما پس وہ پیغمبرون
کے وارث ہین لوگون کو آخرت پر آگاہ کرتے ہین اور لوگ اُنکی پیروی کرتے ہین اور غازی پس
وہ اللہ تعالٰی کا زمین مین لشکر ہے اُنسے کافرون کی بیخ کنی کیجاتی ہے اور کسب والے پس وہ اللہ تعالٰی
کے امین ہین خلقت کی مصلحتین اور زمین کی آبادی انہین سے ہے اور والی جب بہیڑئیے ہوجاوین
تو بکریون کی کون نگہبانی کرے اور عالم جب دین کو چہوڑ دین اور دنیا مین مشغول ہوجاوین
تو خلقت کسکی پیروی کرے اور غازی لوگ جب فخر اور تکبر کرنے کے لیے سوار ہون
اور طمع کے لیے نکلین تو دشمن پر کب فتحیاب ہو سکتے ہین اور کسب والے جب لوگون کی
خیانت کرین تو لوگ اُنہین کسطرح امین خیال کرین اور تاجر مین جب تین خصلتین
نہ ہون تو دنیا اور آخرت مین محتاج ہوگا۔ اُن مین سے پہلی تو زبان ہے جو تین چیزون
جہوٹ اور لغو اور قسم سے بچنے والی ہو۔ اور ان مین سے دوسری دل ہے جو اپنے
پڑوسی اور قریبی سے دہوکا اور حسد کرنے سے پاک صاف ہو۔

وقرينه والثالثة نفس محافظة لثلث خصال الجمعة و
الجماعات وطلب العلم في بعض ساعات الليل والنهار و
ايثار مرضاة الله على غيره واياك والكسب الحرام فقد قيل
اذا كسب العبد خبيثا واراد ان يأكل منه وقال بسم الله
قال الشيطان كل انى كنت معك حين كسبته فلا افارقك
انما انا شريكك فهو شريك كل كاسب حرام قال الله عز
وجل وشاركهم في الاموال والاولاد فالاموال الحرام و
الاولاد اولاد الزنا كذا ذكر في التفسير وروى عن ابن مسعود
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يكتسب
العبد مالا من الحرام فيتصدق به ويؤجر عليه ولا ينفق
منه فيبارك له فيه ولا يترك خلف ظهره الا كان زاده
الى النار وبالجملة انه لا يستغني عن الحرام الا من هو مشفق
على لحمه ودمه فزين المرء لحمه ودمه فليجتنب الحرام و
اهله ولا يجالسهم ولا يأكل طعام من كسبه حرام ولا
يدل احدا على حرام فيكون شريكه فالورع هو ملاك
الدين وقوام العبادة واستكمال امر الآخرة واما
الوحدة والعزلة فقد جاء عن النبي صلى الله عليه و
سلم انه قال النبي صلى الله عليه وسلم المؤمن من
جلس بيته وقال النبي صلى الله عليه وسلم افضل
الناس رجل اعتزل يكف عن الناس شره وفي بعض
الالفاظ عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الغريب
هو الذي يفر بدينه وعن بعض السلف انه قال هذا
زمان السكوت ولزوم البيوت وهو بشر الحافي وقيل
لسعد بن ابي وقاص لما انفرد في قصره بالعقيق
تركت اسواق الناس ومجالس الاخوان وتخليت فقال
رأيت اسواقهم لاغية ومجالسهم لاهية فوجدت
الاعتزال فيما هناك عافية قال وهيب بن الورد رحمه
الله خالطت الناس خمسين سنة فما وجدت رجلا
غفر لي زلة ولا ستر لي عورة ولا امنته اذا غضب

اور اُن میں تیسری نفس ہے جو تین خصلتوں یعنی جمعہ اور جماعتوں پر اور رات اور دن کی بعض
گہریوں میں علم کے طلب کرنے پر اور صرف اللہ تعالی کی رضامندی کو سوا دوسری چیزوں
کے پسند کرنے پر محافظت کرنے والا ہے اور کسب حرام سے پرہیز کر کیونکہ کہا گیا ہے جب
بندہ کسب پلید کرتا ہے اور اوس سے کہانیکا ارادہ کرتا ہے اور بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان
کہتا ہے تو کہا جب تو نے اسکو کمایا تہا اُس وقت بہی میں تیرے ساتھ تہا لہذا اب بہی میں
تجہہ سے جدا نہیں ہوتا بیشک میں تیرا شریک ہوں پس وہ شیطان ہر ایک کسب حرام
کرنیوالے کا شریک ہے اللہ تعالے نے فرمایا (اے شیطان) تو انکا اُنکے مالوں اور اولاد میں
شریک ہو جا پس مال تو حرام ہیں اور اولاد زنا کی اولاد ہیں ایسا ہی تفسیر میں مذکور ہے
ابن مسعود رض سے مروی ہے اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا بندہ
اگر مال حرام کماوے اور اوس سے صدقہ کرے تو اُسپر اُسکے کچہہ ثواب نہیں دیا جاتا اور اُس سے
اگر کچہہ خرچ کرے تو اُس میں بہی اُسکے لیے برکت نہیں کیجاتی اور جو کچہہ اپنے پیچہے چہوڑ
جاتا ہے وہ اسکے لیے آگ کیطرف جانیکے لیے توشہ ہو جاتا ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ
حرام سے بجز اُس شخص کے کوئی نہیں بچتا جو اپنے گوشت اور خون پر خوف کرنیوالا ہو اور آدمی
کی زینت گوشت اور خون ہے تو اُسے چاہیے کہ حرام سے اور حرام خوری سے پرہیز کرے اور انکے ساتھ
بیٹھے اور اُس شخص کا کہانا نہ کہاوے جسکا کسب حرام ہو اور کسی کو حرام کی رغبت نہ دیوے ورنہ یہ بہی
اُسکا شریک ہوگا پس پرہیزگاری ہی دین کا اصل اسدار اور عبادت کو قائم رکہنیوالی اور
آخرت کے کام کو کامل کرتا ہے لیکن تنہائی اور گوشہ نشینی پس تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے آپنے فرمایا تم گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ عبادت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جو اپنے گہر میں بیٹہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں
بہتر وہ مرد ہے جو الگ ہوا اور لوگوں سے اپنی برائی بند کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بعض لفظوں میں یوں ہے آپنے فرمایا غریب وہ شخص ہے جو اپنا دین لیکے بہاگتا ہے
اور بعض سلف سے روایت ہے اُنہوں نے کہا یہ زمانہ سکوت اور گہروں کو لازم پکڑنے
کا ہے اور بعض سلف بشر حافی ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص جب وہ اپنے محل
میں اکیلے ہو گئے تو انکو کسی نے کہا تو نے لوگوں کے بازاروں اور بہائیوں کی مجلسوں
کو چہوڑ دیا اور گوشہ نشین ہو گیا تو اُنہوں نے کہا میں نے انکے بازاروں کو بیہودہ اور اُن کی
مجلسوں کو کہیل دیکہا لہذا میں نے گوشہ نشینی کو اُن چیزوں میں سے پایا جس میں
عافیت اور آرام ہے۔ وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے لوگوں سے پچاس
سال میل جول کیا تو میں نے کسی مرد کو نہیں پایا جو میری غلطی معاف کرے اور نہ
ایسا پایا جو میرے عیب کو ڈہانپے اور نہ ایسا پایا کہ جب ناراض ہو تو میں اُس سے بیخوف ہوں اور

وجدت منهم الا من يركب هواه وعن الشعبي رحمه الله
انه قال تعاشر الناس بالدين زمانا طويلا حتى ذهب الدين
ثم تعاشروا بالمروة حتى ذهبت المروة ثم تعاشروا بالحياء
حتى ذهب الحياء ثم تعاشروا بالرغبة والرهبة واظن
انه سيجيء بعد هذا ما هو اشد منه وقال حكيم العبادة
عشرة اجزاء تسعة في الصمت وواحدة في العزلة فراودت
نفسي على الصمت فلم اقدر عليه فصرت الى العزلة فجمعت
لي التسعة وكان يقول لا شيء اوعظ من القبر ولا آنس
من الكتاب ولا اسلم من الوحدة وقال بشر بن الحارث
رحمه الله انما يطلب العلم ليهرب به من الدنيا لا ليطلب
به الدنيا ۔ روي عن عائشة انها قالت قيل يا رسول الله
اي جلسائنا خير قال صلى الله عليه وسلم من ذكركم الله
تعالى رؤيته وذكركم الآخرة علمه وزاد في علمكم منطقه
وكان عيسى ابن مريم يقول يا معشر الحواريين تحببوا
الى الله عز وجل ببغض اهل المعاصي وتقربوا الى الله تعالى
بالتباعد عنهم والتمسوا رضاه بسخطهم وان كان لا بد
من المخالطة فلتكن للعلماء فان النبي صلى الله عليه وسلم
قال مجالسة العلماء عبادة وقال صلى الله عليه وسلم الزم
قلبك التفكر وجسدك التصبر وعينك البكاء ولا تهتم
لرزق غد فان ذلك خطيئة تكتب عليك والزم المساجد فانهم
عمار بيت الله تعالى هم اهل الله عز وجل وقال صلى الله
عليه وسلم من اكثر الاختلاف الى المساجد اصاب اخا مستفادا
ورحمة منتظرة وكلمة تدل على هدى واخرى تصرفه عن الردى
وعلما مستطرفا وترك الذنوب حياء وخشية ولو اعتزل
الانسان مهما اعتزل لم يكن له متسعا في الشرع اعتزال
عن الجمعة والجماعات فلا يجوز له تركهما في الجملة فانه يكفر
عمدا ومتهم على ترك الجمعة لما روي عن النبي صلى الله عليه
عليه وسلم انه قال من ترك الجمعة ثلاثا من غير عذر طبع الله
تعالى على قلبه وفي حديث جابر فاعلموا ان الله عز وجل

یعنی ان میں اُن میں سے بجز اس شخص کے جو اپنی خواہش پر سوار ہو کوئی نہیں پایا اور شعبی رح سے
منقول ہے انہوں نے کہا لوگ ایک زمانہ دراز دین سے باہم برتاو کرتے رہے یہانتک کہ دین جاتا رہا
پھر لوگ مروت سے برتاو کرتے رہے حتی کہ مروت بھی جاتی رہی پھر حیا سے برتاو کرتے رہے حتی کہ
حیا بھی جاتا رہا پھر رغبت اور خوف سے برتاو کرتے رہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ اسکے
بعد قریب ہے وہ زمانہ آ جاویگا جو اس سے زیادہ سخت ہوگا اور حکیم نے کہا عبادت دس
حصے ہیں نو خاموشی میں ہیں اور ایک گوشہ نشینی میں پس میں نے اپنے نفس کو خاموشی
پر بہلایا لیکن میں اُسپر قادر نہ ہوا پھر میں نے گوشہ نشینی کو اختیار کیا تو میرے لیے وہ نو بھی
جمع ہو گئیں اور وہ کہا کرتے تھے قبر سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور
قرآن سے کوئی چیز زیادہ دل لگانیوالی ہے اور نہ تنہائی سے زیادہ کوئی چیز سلامت رکھنیوالی ہے
اور بشر بن حارث رح نے کہا بیشک علم اس غرض کے لیے حاصل کیا جاتا ہے کہ اسکے سبب دنیا سے
نفرت کیجاوے نہ اس غرض کے لیے کہ اس سے دنیا طلب کیجاوے اور عائشہ رض سے مروی ہے انہوں نے
کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسا ہمارے ہمنشینوں کا بہتر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص کہ اُسکا دیکھنا تمکو اللہ تعالی کی یاد دلاوے اور اُسکا علم تمکو آخرت یاد دلاوے اور اسکی بات
تمہارے علم کو زیادہ کرے اور حضرت عیسے بن مریم ع کہا کرتے تھے اے حواریوں کی جماعت تم لوگ
گنہگاروں کی دشمنی سے اللہ عز و جل کی طرف محبوب ہو جاؤ اور اُنسے دور رہنے سے اللہ تعالی کی طرف
قریب ہو جاؤ اور اُنکے غصہ میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہو اور اگر ضروری میل جول کرنا ہو
تو علماء سے ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء کے پاس بیٹھنا عبادت ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل پر فکر کرنا اور اپنے جسم پر صبر کرنا اور اپنی آنکھ پر
رونا لازم کر اور کل کی روزی کا غم نہ کر کیونکہ یہ گناہ ہے تجپر لکھا جاویگا اور مسجدوں کو
لازم پکڑ کیونکہ اللہ تعالے کے گھر کے آباد کرنیوالے ہی اللہ عز و جل کے اہل ہیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجدوں کی طرف آنا جانا زیادہ کرے تو فائدہ والا بھائی
بخشے ہوئے اور رحمت انتظار کیے گئے کو پاویگا اور ایک ایسی بات کو پاویگا جو ہدایت
پر دلالت کرے اور ایک دوسری بات کو جو ہلاکت سے پھیر دے اور علم عجیب کو پاویگا
اور محبت اور خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیگا اور اگر انسان گوشہ نشینی اختیار کرے
تو جب گوشہ نشین ہو تو اُسکے لیے جمعہ اور جماعتوں سے کنارہ رہنا شریعت میں جائز
نہ ہوگا اور ان دونوں کا چھوڑ دینا اُسکے لیے کسی حالت میں درست نہ ہوگا کیونکہ ہمیشہ جمعہ
کو ترک کر دینے سے وہ کافر ہو جاویگا اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
آپنے فرمایا جو شخص بلا عذر تین جمعہ ترک کرے تو اللہ تعالی اسکے دل پر (کفر یا نفاق کی)
مہر کر دیتا ہے اور جابر رض کی حدیث میں ہے اے جانو لوگو کہ اللہ عز و جل نے

قد افترض عليكم الجمعة في مقامي هذا في شهري هذا وفي عامي هذا الى يوم القيامة من تركها وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله تعالى له شمله ولا بارك له في امره الا لا صلوة له الا لا زكوة له الا لا حج له الا لا صوم له الا ان يتوب فمن تاب تاب الله عليه ولان في تركها استهانة بمنادي الله عز وجل وهو قوله عز وجل يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله ومن استهان بالله عز وجل وبمناديه يكفر فعليه التوبة وتجديد الاسلام ويتوب الله على من تاب فلا يجوز له تركها الا لعذر يبيحه الشرع كما قيل خذ عن الناس جانبا غير طاعن عليهم ولا تارك لجماعتهم فليجتهد المرء في الاعتزال عن الناس ما استطاع الا ممن يكون عونا له في امر دينه لان الكذب انما يجري بين اثنين والقود بين اثنين وقتل النفس بين اثنين وقطع المال بين اثنين والسلامة من ذلك في الاعتزال والانفراد -

فصل في اداب السفر والصحبة فيه واذا اراد سفرا او حجا او غزوا او تحولا من دار الى دار او طلب حاجة فليصل ركعتين ثم يطلب حاجته او يتحول واما في السفر فليقل على راس الركعتين اللهم بلغ بلاغا مبلغ خير و مغفرة منك ورضوانا بيدك الخير وانت على كل شيء قدير اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل والمال والولد اللهم هون علينا السفر واطو لنا البعد اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكابة المنقلب وسوء المنظر في الاهل والولد والمال ويتحرى ان يكون ذلك بكرة خميس او سبت او اثنين واذا استوى على راحلته قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون واذا رجع من السفر صلى ركعتين وقال ايبون تائبون عابدون لربنا حامدون لانه روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يفعله واذا خرج فلا يكن قائدا

تم پر جمعہ کو میرے اس مقام میں میرے اس مہینے میں میرے اس سال میں قیامت کے دن تک فرض کیا ہے جو شخص اُسکو حقیر سمجھکر یا اُسکا منکر ہوکر چھوڑ دیوے درحالیکہ اسکے لیے امام عادل یا ظالم ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے اُسکی پریشانی کو جمع نہ کرے اور اُسکا کام اسکے لیے پورا نہ کرے خبردار اُسکے لیے کوئی نماز (درست) نہیں خبردار اسکے لیے کوئی حج (درست) نہیں خبردار اُسکے لیے کوئی روزہ (درست) نہیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور جو شخص توبہ کرے اللہ اُسکی توبہ قبول کریگا اور (یہ بددعا) اسلیے بھی ہے کہ اُسکے چھوڑ دینے میں اللہ عز وجل کے پکارنے کو حقیر جانتا ہے اور وہ اللہ عز وجل کا قول ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کو دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف شتابی کرو اور جو شخص اللہ عز وجل کی اور اُسکے پکارنے کی اہانت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اُسپر توبہ کرنی اور اپنے اسلام کو نیا کرنا واجب ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے پس اسکو لیے اُسکا چھوڑ دینا سوا کسی ایسے عذر کے جسکو شریعت نے مباح رکھا ہے درست نہیں جیسا کہ کہا گیا ہے لوگوں سے علیحدہ رہنا اختیار کر بحالیکہ تو اُنپر طعنہ کرنیوالا اور انکی جماعت کو ترک کرنیوالا نہ ہو تو چاہیے کہ آدمی کو جسقدر طاقت ہو لوگوں سے جدا رہنے میں کوشش کرے مگر اُس شخص سے (جدا نہ ہو) جو اُسکے لیے اُسکے دین کے کام میں مددگار ہو کیونکہ جھوٹ دو آدمیوں میں جاری ہوتا ہے اور زنا بھی دو آدمیوں میں اور جان کا قتل کر دینا بھی دو آدمیوں میں اور مال کا قطع کرنا بھی دو آدمیوں میں ہی جاری ہوتا ہے اور اس سے سلامت رہنا جدا رہنے اور تنہائی میں ہے

فصل سفر کے آداب میں اور اسمیں صحبت کرنیکے بیان میں اور جب سفر یا حج یا جہاد یا ایک گھر سے دوسرے گھر جانیکا یا کسی حاجت کے طلب کرنیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے پھر اپنی حاجت مانگے یا جاوے لیکن سفر میں پس چاہیے کہ دو رکعتوں کے بعد کہے یا اللہ بھلائی کی جگہ میں اور اپنی بخشش اور اپنی رضامندی میں پہونچا تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ سفر میں تو ہی رفیق ہے اور اہل اور مال اور اولاد میں خلیفہ ہے یا اللہ ہم پر سفر کو آسان کر اور اُسکی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے یا اللہ میں سفر کی تکلیفوں سے اور لوٹنے کی بدحالی سے اور اہل اور اولاد اور مال میں دیکھنے کی برائی سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں اور چاہیے کوشش کرے کہ سفر جمعرات یا ہفتہ یا دوشنبہ کی صبح کو ہو اور جب اپنی سواری پر بیٹھے تو کہے اُس ذات کی پاکی ہے جس نے ہمارے لیے اسکو مسخر کیا اور ہم اُس کو پکڑ نہیں سکتے تھے اور تحقیق ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور جب سفر سے واپس ہو تو دو رکعتیں پڑھے اور کہے ہم رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اسیطرح کیا کرتے تھے اور جب نکلے تو لوگوں کا پیشرو نہ بنے

للناس اذا وجد من يقودهم ولا يشير عليهم بمنازل ينزلونها اذا وجد من يكفيه ذلك وعليه بالصمت وحسن الصحبة وكثرة الشفقة لاخوانه فاياه والقيل والقال و لا ينزل على الطريق ولا على ماء فانه ماوى الحيات والسباع بل يتنحى عنه ولا يعرس على الطريق فانه مكروه وينبغي ان يكون سفره على لسان المعرفة من اوصافه المذمومة الى الصفات الحميدة فيخرج من هواه الى الطلب لمرضاة مولاه بتصحيح تقواه فاول ما يجب عليه اذا اراد ان يسافر من بلده ان يرضي خصومه و ان يرضي والديه ومن يكون في حكمهما من الاجداد و الخالات ويخلف لعياله من يمونهم في مدة سفره او ليتصحبهم ويحملهم معه وينبغي ان يكون سفره لطاعة من الطاعات كالحج او زيارة النبي او زيارة شيخ او موضع من هذه المواضع الشريفة او المباح كالتجارة او العلم بعد احكام علوم العبادات الخمس لان علمها فريضة وما وراءها مباح وفيه فضل وقيل فرض على الكفاية و ينبغي ان يعاشر اصحابه في سفره بحسن الخلق وجميل المداراة وترك المخالفة واللجاج في جميع الاشياء ويشتغل بخدمة اصحابه في السفر ولا يستخدم احدا الا عند الضرورة ويجتهد ابدا ان يكون في سفره على الطهارة ومن اداب الصحبة ان يقف مع صاحبه اذا عيي ويسقيه الماء اذا عطش ويرفق به اذا ضجر ويداريه اذا غضب ويحفظه و رحله اذا نام ويؤثره اذا قل الزاد ويواسيه بما يفتح له ولا ينفرد به دونه ولا يكتمه سرا ولا يفشي له سرا ولا يستظهره الا بجميل ويرد غيبته ويحسن ذكره عند الرفقة ولا يعيبه عندهم ولا يشكوا منه اليهم ويحتمل منه اذاه وينصحه اذا استشاره ويسأل عن اسمه وبلده ونسبه وان كان ارفع منه منزلة ويظهر للرفقة انه تابع له وان كان هو المتبوع وان وضح لتابعه عيوب نفسه على طريق النصح له لا على طريق التوبيخ والتعنيف

جب ایسے شخص کو دیکھے جو لوگون کی پیشروی کرتا ہے اور انپر ڈیرہ کرنیکی جگھون کا جنہیں وہ ڈیرہ کرین اشارہ نہ کرے جب ایسے شخص کو دیکھے جو اس کام کے لیے کافی ہو اور اسپر خاموشی اور اچھی صحبت اور اپنے بہائیون کو بہت نفع پہونچانا لازم ہے اور زیادہ گفتگو سے بچے اور رستہ پر ڈیرہ نہ کرے اور نہ پانی پر کیونکہ وہ جگہ سانپون اور درندون کی ہے بلکہ اس سے ہٹ جاوے اور پچھلی رات کو رستہ پر ڈیرہ نہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اور لائق ہے کہ اسکا سفر اسکی بری صفتون سے اسکی پسندیدہ صفتون کی طرف معرفت کی زبان پر ہو پس اپنے نفس کی خواہشون سے اپنے مولی کی رضا مندی کی طلب کرنیکی طرف اپنی پرہیزگاری صحیح کرنے مین نکلے جب اپنے شہر سے سفر کرنیکا ارادہ کرے تو پہلے جو کچھ اسپر واجب ہے یہ ہے کہ اپنے دشمنون کو راضی کرے اور اپنے والدین کو راضی کرے اور جو انکے حکم مین ہون دادون اور خالاؤن سے اور اپنے عیال کے لیے خلیفہ چھوڑے جو اسکی مدت سفر مین اسکا بوجھ اٹھاوے یا انکو اپنے ساتھ لیجاوے اور انکا بوجھ اپنے ساتھ اٹھاوے اور لائق ہے کہ اسکا سفر عبادتون مین سے کسی عبادت کے لیے ہو جیسے حج کرنا یا نبی کی زیارت کرنی یا کسی شیخ بزرگ کی زیارت کرنی یا کسی مباح کام کے لیے جیسے سوداگری یا علم سیکھنے کے لیے بعد اسکے کہ پانچون عبادتون کے حکمون کو سیکھ لے کیونکہ انکا سیکھنا فرض ہے اور سوا انکے مباح ہے اور اسمین بزرگی ہے اور بعضون نے کہا فرض کفایہ ہے اور لائق ہے کہ اپنے سفر مین اپنے رفیقون سے اچھے خلق اور اچھی مدارات کرنے اور تمام چیزون مین مخالفت اور جھگڑے کو ترک کردینے سے برتاؤ کرے اور سفر مین اپنے رفیقون کی خدمت مین مشغول رہے اور بجز کسی ضرورت کے کسی سے خدمت نہ کراوے اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کرے کہ اپنے سفر مین باوضو رہے اور رفیق جب تھک جاوے تو اسکے ساتھ ہی کھڑا ہو جانا اور جب وہ پیاسا ہو اسے پانی پلانا اور جب وہ تنگ دل ہو تو اس سے نرمی کرنا اور جب وہ خفا ہو تو اسکی مدارات کرنا اور جب وہ سو جاوے تو اسکی اور اسکے مال کی حفاظت کرنا اور جب توشہ کم ہو جاوے تو اسکو اپنے نفس پر پسند کرنا اور جو کچھ اسکے لیے فتح کیا جاوے اسمین اسکی ہمدردی کرنا اور اسمین اسکے سوا اکیلا نہ ہونا اور اس سے بھید نہ چھپانا اور اسکا راز ظاہر نہ کرنا اور اسکے پیچھے اسکو بجز نیکی کے یاد نہ کرنا اور اسکی غیبت کا رد کرنا اور رفیقون مین اسکا اچھا ذکر کرنا اور انکے پاس اسکی غیبت نہ کرنا اور انکے پاس اسکی شکایت نہ کرنا اور اس سے اسکی تکلیف کو اٹھانا اور جب وہ اس سے مشورہ کرے تو اسکی خیر خواہی کرنا اور اسکا نام اور اسکے شہر کا نام اور اسکی نسب کی بابت پوچھنا اگرچہ مرتبہ مین اس سے بڑا ہو اور رفیقون پر ظاہر کرنا کہ وہ (یعنی مین) اسکا (اپنے رفیق کا) تابع ہے اگرچہ وہ پیشوا ہو اور اپنے تابع کے لیے اپنے نفس کے عیب بطور خیر خواہی ظاہر کرنا نہ بوجہ جھڑکی اور سختی (یہ سب کام) رفاقت کے آداب مین سے ہین

وَيَنْبَغِي أَنْ يَتَعَوَّذَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخَافُهُ وَعِنْدَ مَا يَحِلُّ نَحْوَ مَنْعٍ أَوْ بِأَنْ يَنْزِلَ بِمَنْزِلٍ أَوْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ أَوْ يَنَامَ فِيهِ بِأَنْ يَقُولَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ مِنْكَ بِخَيْرٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَلَا يُتَّخَذُ فِي الرِّكَابِ الْأَجْرَاسُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَصْحَبَ فِي سَفَرِهِ عَصًا وَيَجْتَهِدُ أَنْ لَا يَخْلُوَ مِنْهَا لِمَا رَوَى مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِمْسَاكُ الْعَصَا سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَامَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْعَصَا سِتُّ خِصَالٍ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَزِيُّ الصَّالِحِينَ وَسِلَاحٌ عَلَى الْأَعْدَاءِ يَعْنِي الْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَعَوْنُ الضُّعَفَاءِ وَغَمُّ الْمُنَافِقِينَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَاتِ وَيُقَالُ إِذَا كَانَ مَعَ الْمُؤْمِنِ الْعَصَا هَرَبَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ وَخَشَعَ مِنْهُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ وَيَكُونُ قِبْلَتَهُ إِذَا صَلَّى وَقُوَّتَهُ إِذَا أَعْيَى وَفِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِي قِصَّةِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى

فصل

وَلَا يَجُوزُ إِخْصَاءُ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْعَبِيدِ نَصَّ عَلَيْهِ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي رِوَايَةِ حَرْبٍ وَأَبِي طَالِبٍ وَكَذٰلِكَ السِّمَةُ فِي الْوَجْهِ عَلَى مَا نَقَلَ أَبُو طَالِبٍ عَنْهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْصَى كُلُّ ذِي نَسْلٍ مِنَ الْبَهَائِمِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض وَفِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ الْآذَانَ وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنَ الْوَسْمِ لِأَجْلِ الْعَلَامَةِ لِيَعْرِفُوا

اور ہر اُس چیز سے کہ جس سے وہ خوف کرتا ہو اور کسی جگہ اُترنے کے وقت یا کسی منزل مین ڈیرہ کرنے کے وقت یا کسی مکان مین بیٹھنے کے وقت یا اُسمین سونے کے وقت پناہ لینی ضرور ہے بایں طور کہ کہے مین اللہ کی اور اُسکے اُن پورے حکمون کی جنسے کوئی نیک اور بد گذر نہین سکتا اور اللہ کے تمام نیک ناموں سے جو اُنمین سے مین جانتا ہون اور جو نہین جانتا اُس چیز کی برائی سے جو اللہ نے پیدا کی اور پھیلایا اور پیدا کیا اور اُس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اُسمین چڑھتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکو اُسنے زمین مین پھیلایا ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو اُس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنے سے اور رات اور دن کے آنیوالے سے پناہ لیتا ہون مگر وہ آنیوالا جو تیری طرف سے بھلائی لاتا ہے اے تمام رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالے اور ہر ایک جاندار سے میرا پروردگار اُسکے ماتھے سے پکڑنیوالا ہے بیشک میرا رب سیدھا رستے پر ہے اور اونٹوں کے ساتھ جرس (یعنے ٹلیان) نہ لے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک جرس کے ساتھ شیطان ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے مسافرون کی اُس جماعت کے ساتھ نہین رہتے جن مین جرس ہو اور مسافر کے لیے سفر مین اپنے عصا کو اپنی ہمراہ رکھنا مستحب ہے اور اسمین کوشش کرے کہ اُس سے خالی نہ رہے کیونکہ میمون بن مہران نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے انہون نے کہا عصا کا نگاہ رکھنا پیغمبرون کی سنت ہے اور مومنون کی نشانی ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا عصا مین چھ خصلتین ہین پیغمبرون کی سنت ہے اور نیکون کی ہیئت ہے اور دشمنون پر ہتھیار ہے یعنے سانپ اور کتے وغیرہ پر اور عاجزون کی مدد ہے اور منافقون کی خواری ہے اور نیکیون مین زیادتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ جب مومن کے ساتھ عصا ہو تو شیطان اُس سے بھاگ جاتا ہے اور منافق اور گناہ گار اُس سے ڈرتا ہے اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اُسکا قبلہ بنتا ہے اور جب وہ تھک جاوے تو اُسے طاقت دیتا ہے اور اُسمین بہت سے فائدے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے قصے مین کہا یہ میرا عصا ہے اسپر تکیہ لگایا کرتا ہون اور اپنی بکریون پر اس سے پتے جھاڑتا ہون اور اسمین اور بھی فائدے ہین

فصل

اور حیوانون اور غلامون مین کسی چیز کا خصی کرنا درست نہین جیسا کہ حرب اور ابو طالب کی روایت مین امام احمد رح نے اسپر نص (یعنے تصریح) کی ہے اور اسی طرح منہ میں داغ دینا جیسا کہ ابو طالب نے امام احمد رض سے نقل کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایون مین ہر صاحب نسل کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے اور ابو ہریرہ رض و انس رض بن مالک کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ میں داغ دینے سے منع فرمایا ہے اور کانون کے داغ دینے مین اجازت فرمائی ہے اور اگر علامت کرنے کے لیے داغ کرنا ضروری ہو تاکہ

البهائم حين الاختلاط جاز في غير الوجه كالافخاذ والاسنمة

فصل ولا يجوز فعل شيء من المستقذرات في المساجد و يكره العمل فيها كالخياطة والخرازة والبيع والشراء وما اشبه ذلك ويكره رفع الاصوات الا بذكر الله تعالى والنخامة في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها ويكره زخرفة المساجد بالتزاويق والخلوق ولا بأس بتجصيصها وتطيينها ويكره اتخاذها بيتا ومقاما الا للغريب والمعتكف لان النبي صلى الله عليه وسلم انزل وفد بني عبد قيس وروى ثقيف في المسجد ولا بأس بانشاد الشعر والقصائد فيها الخالية من السخف والهجاء للمسلمين والاولى صيانتها ان يكون من الزهد يات المرققات المشوقات المبكيات فيجوز الاكثار منها والاولى من ذلك القرآن والتسبيح لان المساجد وضعت لذكر الله تعالى والصلوة فينبغي ان لا يجعل سوى ذلك ويكره نقل تراب المسجد واما ما حصل فيه من المزابل والكناسة فيستحب اخراج ذلك وفيه فضل كبير وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ان ذلك مهور حور عين ويكره تمكين الصبيان والمجانين من دخوله ولا بأس بعبور الجنب فيه وتمنع الحائض لانه لا يؤمن من تلويث المسجد واذا دعت الضرورة للجنب جاز له ان يتوضأ ويلبث في المسجد الى حين يقدر على الغسل والاولى ان يتيمم للجنابة مع ذلك ايضا وكذلك اذا لم يجد الماء الا في بئر المسجد تيمم ليصل الى البئر ثم يغتسل اذا وصل اليها **فصل** في الاصوات فما كان منها من انشاد الاشعار المتجردة من الملاهي على ضربين مباح ومحظور فالمباح ما لا سخف فيه والمحظور ما كان فيه سخف فاما ما ينضم الى الملاهي فمحظور سواء خلا عن السخف او قارن السخف الا انه اذا قارنه سخف حصل الحظر لعلتين ويكره قراءة القرآن بالالحان المشبهة بصوت الاغاني المطربة اعظاما لها وتنزيها ولان الغالب من ذلك

چارپایوں کے ملجانے کے وقت اپنے اپنے چارپایوں کو پہچان لیں تو سوا منہ کے دوسرے اعضا میں) داغ دینا جیسے ران اور کوہان میں درست ہے **فصل** اور مسجدوں میں پلید کاموں میں سے کسی کام کا کرنا درست نہیں اور ان میں کام کرنا مکروہ ہے جیسے کپڑے سینے اور موزے سینے اور بیچنا اور خریدنا اور ایسے ہی جو اور کام ہیں اور مسجدوں میں بجز اللہ کے ذکر کے آواز کا بلند کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ اسکا دفن کر دینا ہے اور مسجدوں کو نقشوں اور رنگدار خوشبو سے آراستہ کرنا مکروہ ہے اور انکے گچ کرنے اور انکے کہگل کرنے میں خوف نہیں اور مسجدوں کو گھر بنانا یا انہیں مقام بنانا بجز مسافر کے یا اعتکاف کرنیوالے کے مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد قیس کو یا ثقیف کو مسجد میں اتارا تھا اور مسجدوں میں ایسے اشعار یا قصائد کے پڑھنے کا خوف نہیں جو بیہودگی اور مسلمانوں کی ہجو سے خالی ہوں اور انکا محفوظ رکھنا بہتر ہے البتہ اگر شعر دنیا سے ترک کرنیوالے اور نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے رلانے والے ہوں تو وہ زیادہ پڑھنے بھی درست ہیں اور اس شعرخوانی سے قرآن اور اللہ کی تسبیح کرنی بہتر ہے کیونکہ مسجد میں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہیں پس لائق ہے کہ سوا اسکے ان میں اور کچھ نہ اتارا جاوے اور مسجد کی مٹی دوسری جگہ لیجانی مکروہ ہے لیکن مسجد میں اگر گوبر یا کوڑے معلوم ہوں تو انکا نکال دینا مستحب ہے اور اسمیں بڑی بزرگی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ حور عین کا مہر ہے اور لڑکوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنیکی قدرت دینی مکروہ ہے اور مسجد میں جنبی کے گذرجانے میں خوف نہیں اور حیض والی عورت کو یہی (گذرنے سے) منع کیا جاوے کیونکہ مسجد کا خون وغیرہ سے بھرجانے کا خوف ہے اور جب جنبی کے لیے کوئی خاص ضرورت ہو تو اسکے لیے وضو کرکے مسجد میں اسی وقت تک ٹھیرنا درست ہے جب تک غسل پر قادر ہو اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے ساتھ جنابت کے لیے بھی تیمم کرلے اور اسیطرح اگر بجز مسجد کے کنوئیں کا پانی نہ پاوے تو کنوئیں تک جانے کیلیے تیمم کرلے جب کنوئیں تک پہونچ جاوے تو نہالے **فصل** آوازوں کے بیان میں پس آوازوں میں سے وہ آوازیں جو ایسے اشعار کے پڑھنے سے پیدا ہوں جو بیہودگیوں سے خالی ہوں دو قسم ہیں ایک مباح دوسری ممنوع مباح وہ ہے جسمیں بیوقوفی نہ ہو اور ممنوع وہ جسمیں بیوقوفی ہو اور جو شعر بیہودگیوں سے ملے ہوئے ہوں پس وہ ممنوع ہیں خواہ بیوقوفی سے خالی ہوں یا بیوقوفی سے ملی ہوئی ہوں ممانعت دو چیزوں سے حاصل ہے اور قرآن شریف کی قراءت کو بزرگ اور پاک کہنے کیلیے اسکو ایسے آواز سے پڑھنا جو خوش کرنیوالے سازوں سے مشابہ ہو مکروہ ہے (یا اس لیے مکروہ ہے) کہ اس سے روے

اِخراجُ الکلامِ عن سُنّتہ واسقاطُ الاطالۃِ والھمزِ فی موضِعہ
واطالۃُ المقصورِ وقصرُ الممدودِ وادغامُ الحروفِ ولانّ
ثمرۃَ القرآنِ خشیۃُ اللہِ عزّوجلّ وتحذیرٌ عند سماعِ
مواعظہ والاعتبارُ ببراھینہ وقصصہ وامثالہ والتشوّقُ
الی وعدہ وذلک یزولُ بطیبِ سماعہ قال اللہ عزّوجلّ
انّما المؤمنونَ الذین اذا ذُکِرَ اللہُ وجلت قلوبُھم واذا
تُلیت اٰیٰتہ زادتھم ایمانًا وعلی ربّھم یتوکّلون وقال
تعالی افلا یتدبّرون القرآن وقولہ جلّ وعلا لیدّبّروا
اٰیٰتہ وقولہ تعالی واذا سمعوا ما انزل الی الرّسول تری
اعینھم تفیض من الدّمع ممّا عرفوا من الحقّ والالحانُ
المطربۃُ تحولُ بین ذلک فکُرہ لاجلِ ذلک ولا یسافرُ بالمصحفِ
الی اھلِ الحربِ حتی لا ینالوا منہ ویستخفّوا بحرمتہ ولا
یستمعُ الی اصواتِ الاجنبیّاتِ من شوابِّ النساءِ لانّ
النبیَّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال التسبیحُ للرجالِ والتصفیقُ
للنساءِ اذا نابَ المصلّی نائبٌ فی صلوتہ فکیف بالشعرِ
والغزلِ والامورِ المھیّجۃِ لطباعِ الناسِ من ذکرِ صفاتِ
العشّاقِ والمعشوقینَ ودقائقِ صفاتِ المحبّۃِ و
المیلِ والصفاتِ المشتھیاتِ التی تشوّقُ النفسَ الی
سماعِھا فتھیّجُ دواعیَ السّماعِ وتثیرُ طبعہ الی المحارمِ
فلا یجوزُ لاحدٍ سماعُ ذلک وان قالَ قائلٌ انّی اسمعُھا
علی معانٍ اسلمُ فیھا عند اللہِ تعالی کذّبناہ لانّ الشّرعَ
لم یفرّق بین ذلک ولو جاز لاحدٍ جاز للانبیاءِ علیھم
السلامُ ولو کانَ ذلک عذرًا لاجزنا سماعَ القیانِ لمن
یدّعی انّہ لا یطربُ وشربَ المسکرِ لمن ادّعی انّہ ما یسکرُہ
فلو قال عادتی انّی متی شربتُ الخمرَ انکففتُ عن الحرامِ لم
یجز لہ ولو قال انّی شاھدتُ المردانَ والاجنبیّاتِ فی
خلوتی ثمّ اعتبرتُ فی حسنِھم لم یجز لہ ذلک بل
نقولُ ترکُ ذلک واجبٌ والاعتبارُ بغیرِ المحرّماتِ اکثرُ
من ذلک وانّما ھذہ طریقۃُ من ارادَ تناوُلَ الحرامِ

کلام کو اُسکے طریقہ سے نکالدیتا ہے اور مد اور ہمزہ کو اسکی جگہ سے گرا دیتا ہے اور چھوٹے کو
لنبا اور لنبے کو چھوٹا کرتا ہے اور حرفون کا ادغام کرتا ہے اور اسلیے کہ قرآن شریف کا
نتیجہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور اسکی نصیحتون کو سننے کے وقت ڈرنا ہے اور اسکی دلیلون سے
اور اسکے قصون کے بیان کرنے سے اور اُسکی مثالین دینے سے عبرت حاصل کرنا ہے اور اُسکے
وعدون کی طرف شوق کا زیادہ ہونا ہے اور اسکی خوش آواز سننے سے یہ دور ہو جاتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک مومن وہ ہین کہ جب اللہ تعالی کا ذکر کیا جاوے تو اُنکے دل
ڈر جاتے ہین اور جب اسکی آیتین اُنپر پڑہی جاتی ہین تو وہ اُنکے ایمان کو زیادہ کرتی ہین
اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا کیا پس قرآن مین فکر نہین
کرتے اور اللہ جل وعلا کا فرمودہ ہے تاکہ اُسکی آیتون کو سوچین اور اللہ تعالی کا فرمودہ
اور جب وہ سنتے ہین اسچیز کو جو رسول کیطرف اتاری گئی ہے تو انکی آنکھون کو آنسون سے
بہتی ہوئی دیکھیگا سبب اسکے کہ اُنہون نے حق کو پہچان لیا اور خوش کرنیوالے آواز
اُسمین حائل ہو جاتے ہین اسلیے مکروہ ہین اور قرآن شریف ساتھ لیکر حربی
کافرون کی طرف سفر نہ کرے تاکہ وہ اُسے نہ لیلین اور اسکی بزرگی مین اہانت
کرین اور جوان عورتون مین سے اجنبی عورتون کے آوازون کی طرف کان نہ لگاوے کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کے لیے تسبیح کہنا ہے اور عورتون کے لیے تالی بجانا ہے اُس
وقت کہ جب نمازی کو اسکی نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے (جیسے سہو ہے) تو شعر اور غزل اور ان
وہ امور جو لوگون کی طبیعتون کو اُبھارنیوالے ہین جیسے عاشقون اور معشوقون کی
صفتون کا ذکر کرنا اور محبت اور میل کی صفتون کی باریکیون کو بیان کرنا اور اُن رغبت
کیگئی صفتون کا ذکر کرنا جو نفس کو اُنکے سننے کی طرف شوق دلاتی ہین کسطرح درست
ہوسکتی ہین اور یہ صفتین گانا سننے کی خواہشون کو برانگیختہ کرتی ہین اور اسکی طبع کو حرامون
کی طرف اُبھارتی ہین تو اُسکا سننا کسیکو جائز نہ ہوگا اور اگر کوئی کہنے والا کہے مین اسکو ایسے معنون پر سنتا ہون
جنمین اللہ تعالی کے نزدیک سلامت رہتا ہون تو ہم اسکو جھوٹا کہتے ہین کیونکہ شرع نے اسمین فرق نہین کیا
اور اگر کسی کو سننا جائز ہوتا تو انبیا علیہم السلام کے لیے جائز ہوتا اور اگر یہ عذر ہوتا تو ہم گانے والیون
کا سننا اُس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا ہے کہ راگ اُسکو خوش نہین کرتا اور نشے
والی چیزون کا پینا اس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا کہ وہ اس سے نشہ مین نہین آتا اور اگر
وہ کہے کہ میری عادت ہی یہی ہے کہ جب مین شراب پیتا ہون حرام سے باز رہتا ہون تو اسکے لیے بہی ناجائز کہی
جاویگی اور اگر وہ کہے کہ مین بے ریش لڑکون اور بیگانی عورتون کو دیکھتا ہون اپنی خلوت مین اور انکے حسن
مین عبرت حاصل کرتا ہون تو بھی اسکیلیے جائز نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ اس فعل کو چھوڑ دینا واجب ہے اور محرمات
کے سوا اور بہت سی چیزون مین عبرت حاصل کرنا اُس سے زیادہ مفید ہے اور بیشک اُس شخص کا طریقہ ہے جو حرام

بِطَرِيْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَرْكَبُ هَوَاهُ فَلَا نُسَلِّمُ لِأَصْحَابِهَا وَلَا
نَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ فَمَنْ قَلَّ
النَّظَرَ اَزْكٰى كَانَ مُكْرِمًا بِالْقُرْاٰنِ وَيُكْرَهُ النَّدْبُ وَالنِّيَاحَةُ
فَاَمَّا الْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ فَغَيْرُ مَكْرُوْهٍ

فَصْلٌ فِي الْاِذْنِ
فِيْ قَتْلِ الْحَيَوَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ وَمَا لَا يُبَاحُ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا
مِنَ الْحَيَّاتِ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَهٗ فَلْيَقْتُلْهُ
وَاَمَّا فِي الصَّحَارِىْ فَيَجُوْزُ قَتْلُهٗ مِنْ غَيْرِ اِيْذَانٍ وَكَذٰلِكَ
الْاَبْتَرُ هُوَ كَثِيْرُ الذَّنَبِ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ الَّذِيْ فِيْ ظَهْرِهٖ
خَطٌّ اَسْوَدُ وَقِيْلَ لَهٗ شَعَرَاتٌ سُوْدَاوَاتٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
فَاِنَّهٗ يَقْتُلُهٗ بِلَا اِيْذَانٍ فَصِفَةُ الْاِيْذَانِ اَنْ يَقُوْلَ
اِمْضِ بِسَلَامٍ لَا تُؤْذِيْنَا قَدْ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوْتِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ
مِنْهُمْ شَيْئًا فِيْ مَسَاكِنِكُمْ فَقُوْلُوْا اَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِيْ اَخَذَ
عَلَيْكُمْ نُوْحٌ اَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِيْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ اَنْ
لَا تُؤْذُوْنَا فَاِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوْهُنَّ وَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ
وَفِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ
وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَمْلَ قَالَ
وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ
وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ
الْاَصْلُ فِي النَّهْيِ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِي
السَّائِبِ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ
عِنْدَهٗ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ تَحَرُّكَ شَيْءٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا حَيَّةٌ
فَقُمْتُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا بَالُكَ قُلْتُ حَيَّةٌ هٰهُنَا قَالَ فَمَاذَا
تُرِيْدُ قُلْتُ قَتْلَهَا فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِيْ دَارِهٖ تِلْقَاءَ بَيْتِهٖ
فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

پس اپنی خواہش پر سوار ہوجاتا ہے اور ہم ایسے باطل طریقے والوں کو نہیں مانتے اور نہ
انکی طرف دیکہتے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہی تو مومنون کو کہدے کہ اپنی نظروں کو ڈہانپیں
اور اپنی شرمگاہوں کو نگاہ رکہیں یہ کام انکے لیے بہت پاکیزہ ہے پس جو شخص نیچے
کرے (محرمات کی طرف) دیکہنا زیادہ پاکیزہ ہے تو وہ قرآن مجید کو جہوٹا جاننے والا
ہوگا۔ اور واویلا اور بین کرنا مکروہ ہے لیکن میت پر رونا مکروہ نہیں **فصل** جانداروں کو قتل
کرنے کی اجازت کے بیان میں جو اُن سے مباح ہے اور جو اُن سے مباح نہیں جو شخص
سانپوں میں سے کسی سانپ کو اپنے گہر میں دیکہے تو چاہیے کہ اُسے تین بار خبر دیوے پہر اگر
مناسب ہو تو اُسے مار ڈالے لیکن جنگل میں سوائے خبر کرنے کے ہی اُسے مار ڈالنا درست
ہے اور دم بریدہ سانپ کا جسکی دم چہوٹی ہو یہی حکم ہے اور اُس دو خطوں والے سانپ
کا بہی یہی حکم ہے جسکی پیٹہ میں سیاہ خط ہو اور بعضوں نے کہا ہے اُسکی دونوں آنکہوں
کے درمیان اُسکے سیاہ بال ہوتے ہیں اسے بیشک بغیر خبر کرنے کے ہی
مار ڈالے اور خبر کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ کہے سلامتی سے چلا جا ہمیں تکلیف نہ دے اس بارہ میں
آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گہروں کے سانپوں کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا
جب تم اُنمیں سے کسی کو اپنے گہر میں دیکہو تو کہو میں تمکو اُس عہد کی قسم دیتا ہوں
جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تہا میں تمکو اُس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لیا تہا کہ تو ہمیں تکلیف نہ دیو اور اگر وہ پہر دوبارہ آویں تو انہیں مار ڈالو
اور جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
سانپوں کو مار ڈالا کرو اور جو شخص اُنکے کینہ سے ڈرے تو وہ مجہہ سے نہیں اور سالم بن
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم سانپوں کو مار ڈالا کرو اور دو خط والے سانپ کو بہی اور دم کٹے سانپ کو بہی کیونکہ یہ
دونوں بینائی کو دور کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں اور حضرت عبداللہ ہر ایک
سانپ کو جسے وہ پاتے تہے مار ڈالتے تہے پس انہیں ابو لبابہ نے ایسے حال
میں دیکہہ لیا کہ وہ سانپ کا پیچہا کر رہے تہے تو ابو لبابہ نے کہا حضرت نے گہر والوں
سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے اور گہر والے سانپوں کے مارنیکی ممانعت کی دلیل وہ حدیث
ہے جو ابو السائب سے مروی ہے اُسنے کہا میں ابو سعید خدری کے پاس آیا پس اُس وقت
میں کہ ہم اُنکے پاس بیٹہے ہوئے تہے میں نے اُنکی چارپائی کے نیچے کسی چیز کی حرکت
سُنی میں نے دیکہا تو وہ سانپ تہا میں اُٹہہ کہڑا ہوا تو ابو سعید نے کہا تو کیوں اُٹہا ہے میں نے
کہا یہاں سانپ ہے اُنہوں نے کہا تو کیا کرنا چاہتا ہے میں نے کہا میں اُسے مارنا چاہتا ہوں تو
ابو سعید نے اپنی حویلی میں اپنے گہر کے سامنے ایک کہر کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے میرا چچا زاد بہائی

الاحزاب استاذن الى اهله وكان حديث العهد بعرس
فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يذهب
بسلاحه فاتى داره فوجد امرأته قائمة على باب البيت فاشار
اليها بالرمح فقالت لا تعجل حتى تنظر ما اخرجني فدخل
البيت فاذا حية منكرة فطعنها بالرمح ثم خرج بها في
الرمح تضطرب قال فلا ادري ايهما كان اسرع
موتا الرجل او الحية فاتى قومه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالوا ادع الله تعالى ان يرد صاحبنا فقال صلى الله
عليه استغفروا لصاحبكم ثم قال صلى الله عليه وسلم
ان نفرا من الجن اسلموا بالمدينة فاذا رأيتم احدا
منهم فحذروه ثلث مرات ثم ان بدا لكم بعد ان تحذروه
فاقتلوه بعد الثلث وروى في بعض الالفاظ فليؤذنه
ثلثا فان بدا له فليقتله فانه شيطان ويجوز قتل
الاوزاغ لما روى عامر بن سعيد عن ابيه قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بقتل الوزغ وسماه فويسقا
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في
اول ضربة سبعين حسنة يعني من قتلها باول ضربة
كان له ذلك ويكره قتل النملة الا من اذية شديدة
لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان نملة
قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى
الله تعالى اليه ان قرصتك نملة اهلكت امة من
الامم تسبح ويكره قتل الضفدع لما روي عن عبد الرحمن
ابن عثمان قال انه سئل النبي صلى الله عليه وسلم من
ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم
عن قتلها ويكره قتل جميع ما يباح قتله بالنار من
القمل والبق والبراغيث والنمل لقوله صلى الله عليه
وسلم لا يعذب بالنار الا رب النار ويجوز قتل كل شيء
يؤذي من الحيوانات في ان لم يكن توجد منه الاذية بعد
ما كان مخلوقا على صفة تؤذي لان من طبعه الاذية

احزاب کے دن اُس نے اپنے گھر آنیکی (حضرت سے) اجازت مانگی اور نیا بیاہا ہوا تھا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اجازت دیدی اور اُسے فرمایا کہ اپنے ہتھیار ساتھ لیجا
اپنے گھر میں آیا تو اپنی عورت کو گھر کے دروازہ پر کھڑی ہوئے پایا غیرت کہا کر اُسکی
طرف نیزہ اٹھایا وہ کہنے لگی جلدی نہ کر یہاں تک کہ تو میرے باہر آنے کے سبب کو
معلوم کرے جب وہ اندر گیا تو ناگاہ ایک سانپ بد صورت دیکھا اُسنے اسی نیزہ سے پرو لیا
پھر اُسے لیکر باہر نکلا اور وہ سانپ نیزہ میں جنبش کرتا تھا ابو سعید نے کہا مجھے معلوم
نہیں کہ اُن دونوں یعنے آدمی اور سانپ میں سے کون جلدی مرا پھر اُسکی قوم کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے آپ اللہ تعالی سے دعا
کیجیے کہ ہمارے آدمی کو زندہ کردے آپنے فرمایا اپنے آدمی کے لیے بخشش مانگو پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں کی ایک جماعت مدینہ میں مسلمان ہوئی ہے جب ان میں سے
کسی کو دیکھو تو اُسے تین مرتبہ ڈراؤ پھر بعد ڈرانے کے اگر وہ سانپ ہی معلوم ہو تو تین
مرتبہ کے بعد اُسے مار ڈالو اور بعض الفاظ میں یوں مروی ہے کہ اُسے تین دفعہ خبردار کرے
اگر معلوم ہو کہ وہ سانپ ہے تو اُسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے اور گرگٹ کا مارنا درست
ہے کیونکہ عامر بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گرگٹ کے مارنیکا حکم دیا اور اُسکا نام بدکار رکھا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا گرگٹ کے پہلی
دفعہ مارنے میں ستر نیکیوں کا ثواب ہے پہلی دفعہ مارنے سے آپ کی غرض یہ ہے کہ جو
شخص ایک ہی ضرب سے اُسے مار ڈالے اُسے ستر نیکیوں کا ثواب ملیگا اور چیونٹی کا
مارنا مکروہ ہے البتہ اگر وہ سخت تکلیف دیوے تو درست ہے کیونکہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے
کاٹا تو اُسنے چیونٹیوں کے گھروں کو جلا دینے کا حکم دیدیا تو سب جلا دیئے گئے
اللہ تعالی نے اُسکی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے اسکے بدلے امتوں
میں سے ایک امت کو جو مجھے پاکی سے یاد کرتی تھی ہلاک کر دیا اور مینڈک کا مارنا مکروہ ہے کیونکہ
عبد الرحمن بن عثمان سے مروی ہے انہوں نے کہا مینڈک کو دوا میں ڈالنے کو اسکے مارنے
کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو اسکے مارنے
سے منع فرمایا اور جن چیزوں کا مارنا مباح ہے انکا آگ میں جلانا مکروہ ہے جیسے جوئیں
اور مچھر اور پسو اور کیڑی اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ میں بجز صاحب آگ کے
عذاب نہیں دیتا اور جاننا چاہئے کہ ہر ایک چیز جو تکلیف دیوے اُسکا مارنا درست ہے اگرچہ
ابھی سے تکلیف ظہور میں نہ آئی ہو بعد اسکے کہ وہ تکلیف دینے کی صفت پر پیدا کی گئی ہے

وَذٰلِكَ كَالْحَيَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا صِفَتَهَا وَالْعَقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَارَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ لِاَنَّهُ شَيْطَانٌ وَكُلُّ حَيَوَانٍ يَجِدُهُ اِنْسَانٌ عَطْشَانًا اُثِيْبَ عَلٰى اِسْقَائِهِ الْمَاءَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ مُؤْذِيًا وَاَمَّا الْمُؤْذِيْ فَلَا يَسْقِيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ وَتَكْثِيْرٌ لِلْاَذِيَّةِ وَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فَلَا يَجُوْزُ اِتِّخَاذُ الْكَلْبِ وَتَرْبِيَتُهُ فِي دَارِهٖ اِلَّا لِلْحَرْثِ اَوِ الصَّيْدِ اَوِ الْمَاشِيَةِ وَاِنْ كَانَ عَقُوْرًا حَرُمَ تَرْكُهُ قَوْلًا وَاحِدًا وَوَجَبَ قَتْلُهُ لِيَدْفَعَ شَرَّهُ عَنِ النَّاسِ وَقَدْ وَرَدَ فِي بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا بِغَيْرِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ وَلَا يَجُوْزُ تَكْلِيْفُ الْحَيَوَانِ الْبَهِيْمَةِ فَوْقَ طَاقَتِهَا فِي الْحَمْلِ وَالْحَرْثِ وَالسَّيْرِ وَمَنْعُهُ مَا يَكْفِيْهِ مِنَ الْعَلَفِ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَثِمَ وَيُكْرَهُ لَهُ اِطْعَامُهُ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَاِكْرَاهُهُ عَلٰى اَكْلِ مَا اتَّخَذَهُ النَّاسُ عَادَةً لِاَجْلِ التَّسْمِيْنِ وَيُكْرَهُ الْاَكْلُ مِنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ لِاَنَّ فِي ذٰلِكَ دَنَاءَةً وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَقَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا لِاَنَّ ذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

فَصْلٌ

وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَقَالَ تَعَالٰى وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَصْبَحَ مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ اَصْبَحَ وَلَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ اَمْسٰى مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ اَمْسٰى وَلَهُ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدٌ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُهُ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْجِهَادَ فَقَالَ اَلَكَ الْاَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَصِفَةُ الْبِرِّ اَنْ تَكْفِيَهُمَا مَا يَحْتَاجَانِ

جیسے وہ سانپ جسکا ہمنے بیان کر دیا اور بچھو اور کاٹنے والا کتا اور چوہا وغیرہ اور اسی طرح بہت کالا کتا کیونکہ وہ شیطان ہے اور ہر ایک جاندار کہ جسکو انسان پیاسا پاوے اسکے پانی پلا دینے پر ثواب دیا جاویگا اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک گرم جگر مین ثواب ہے لیکن یہ اُس حالت مین ہے کہ جبکہ وہ جاندار ایذا دینے والی چیز نہ ہو اور اگر ایذا دینے والی ہو تو اُسے پانی نہ پلاوے کیونکہ یہ ایذا کو بڑہانا اور زیادہ کرنا ہے اور یہ جائز نہیں پس کتا رکہنا اور اپنے گہر مین اسکی پرورش کرنا درست نہیں البتہ کہیتی کے لیے یا شکار یا بکریوں کے لیے درست ہے اور اگر وہ کاٹنے والا ہو تو ایک قول مین اسکا کہلا چہوڑ دینا حرام ہے اور اُسکا مار ڈالنا واجب ہے تاکہ لوگون سے اسکی برائی دور ہو جاوے اور بعض حدیثوں مین آیا ہے جو شخص شکار یا بکریوں کی حفاظت کے سوا کتے کو نگاہ رکہے تو ہر روز اُسکے ثواب سے دو قیراط کم ہوتے ہین اور جاندار چوپایوں کو بوجہ لادنے مین اور کہیتی کرنے مین اور چلنے مین اور جسقدر چارہ اُسکے کافی ہو اتنا نہ دینے مین اُسکی طاقت سے بڑہکر تکلیف دینا درست نہین اگر ایسا کریگا تو گنہگار ہوگا اور اُسکی طاقت سے زیادہ اسے کہلانا مکروہ ہے اور اُسپر اُس چیز کے کہلانے پر جبر کرنا مکروہ ہے جسکو لوگ اسکے موٹا کرنے کے لیے عادت بنا رکہی ہے اور پچہنے لگانے والے کی کسب سے کہانا مکروہ ہے کیونکہ اسمین کمینگی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجام کا کسب پلید ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے بہی اسکو حرام کیا ہے کیونکہ یہ امام احمد بن حنبل سے مروی ہے

فصل

اور ماں باپ سے نیکی کرنی واجب ہے اللہ تعالے نے فرمایا ان دونوں مین سے ایک یا وہ دونوں اگر تیرے پاس بڑہاپے کو پہنچین تو اُنکے لیے اُف بہی مت کہہ اور نہ انہیں جہڑک دے اور اُنکے لیے عزت کی عمدہ بات کہہ اور اللہ تعالی نے فرمایا اور اُن دونوں سے دنیا مین اچہی رفاقت کر اور اللہ عز وجل نے فرمایا میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر کر میری طرف ہی لوٹنا ہے اور ابن عباس رضی سے مروی ہے انہوں نے کہا جو شخص ایسی حالت مین صبح کرے کہ اُسکے لیے دوزخ کے دو دروازے کہلے ہونگے اور جو شخص ایسی حالت مین شام کرے کہ اُسکے والدین خفا ہوں تو وہ ایسی حالت مین شام کریگا کہ اسکے لیے دوزخ کے دو دروازے ہونگے اور اگر دونو مین سے ایک ہو تو ایک دروازہ ہوگا اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین اگرچہ والدین اُسپر ظلم کرین اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی والدین کی خوشنودی مین ہے اور اسکی ناراضگی والدین کی ناراضگی مین ہے اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسنے عرض کی مین جہاد کا ارادہ رکہتا ہوں تو آپنے فرمایا کیا تیرے والدین ہین اُسنے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہیں مین جہاد کر اور نیکی کا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کی اُنکو ضرورت ہو اُس سے اُنکی کفایت کر دے

بالقصور و القصاص فقال آدم عليه السلام ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ... وتعلم القلب ... ما كان عليه ... من قبل ... فقال ... تبارك ... الآية ... فاعف عنا واغفر لنا ... في الدنيا ... الله ...

اِلَيْهِ وَتَكُفَّ عَنْهُمَا الْاَذٰى فِيْ تَدَارِيْهِمَا مُدَارَاةَ الصَّغِيْرِ وَ لَا تَضْجَرَ مِنْهُمَا وَلَا مِنْ حَوَائِجِهِمَا وَتَجْعَلَ حَظَّ مِنْهُمَا بَدَلًا مِنْ كَثِيْرِ نَوَافِلَكَ مِنَ الصَّلَوٰاتِ وَالصِّيَامِ وَتَسْتَغْفِرَ لَهُمَا عَقِيْبَ صَلَوٰتِكَ وَلَا تُحْوِجْهُمَا اِلَى التَّعَبِ وَتَحْمِلَ اَذَاهُمَا وَلَا تُعْلِيَ صَوْتَكَ عَلٰى اَصْوَاتِهِمَا وَلَا تُخَالِفَهُمَا فِيْمَا لَا يَكُوْنُ فِيْهِ حَرْفٌ لِلشَّرْعِ مَعْنَاهُ لَا يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ تَرْكُ الْفَرَائِضِ كَحَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَالصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ وَالزَّكٰوةِ وَالْكَفَّارَةِ وَالنَّذْرِ وَاَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِرْتِكَابُ الْمُحَرَّمِ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَنَاهِيْ مِنَ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَاَخْذِ الْمَالِ كَالْغَصْبِ وَالسَّرِقَةِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا فَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاٰيَةُ عَامٌّ فِيْ تَرْكِ طَاعَةِ كُلِّ مَنْ اَمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ اَوْ تَرْكِ طَاعَتِهٖ وَمِمَّنْ كَرِهَ ذٰلِكَ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يَنْهَاهُ اَبَوَاهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْجَمَاعَةِ فَقَالَ لَيْسَ لَهُمَا طَاعَةٌ فِيْ تَرْكِ الْفَرْضِ وَاَمَّا النَّوَافِلُ فَيَجُوْزُ تَرْكُهَا لِطَاعَتِهِمَا بَلِ الْاَفْضَلُ طَاعَتُهُمَا وَمِنَ الْبِرِّ لَهُمَا اَنْ تَصِلَ مَنْ وَصَلَهُمَا وَتَهْجُرَ مَنْ هَجَرَهُمَا وَتَغْضَبَ لَهُمَا كَمَا تَغْضَبُ لِنَفْسِكَ فِي الْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ وَاِذَا ثَارَ طَبْعُكَ فِي الْغَضَبِ عَلَيْهِمَا فَاذْكُرْ تَرْبِيَتَهُمَا وَسَهَرَهُمَا وَاَشْفَاقَهُمَا وَتَعَبَهُمَا وَقَوْلَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ لَكَ وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا فَاِنْ لَمْ تَرْدَعْكَ عَنْ غَيْظِكَ الرَّحْمَةُ لَهُمَا وَلِاَبِيْهِمَا فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَحْرُوْمٌ مَسْخُوْطٌ عَلَيْكَ فَتُبْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا سَكَنَ غَضَبُكَ اِنْ كُنْتَ خَالَفْتَ اَمْرَهُ فِيْهِمَا وَلَا تُسَافِرْ سَفَرًا لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَيْكَ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا وَلَا تَغْزُ اِلَّا اَنْ يَتَعَيَّنَ عَلَيْكَ بِاِذْنِهِمَا وَلَا تُفَجِّعْهُمَا بِنَفْسِكَ وَقَدْ نُهِيَ غَيْرُكَ اَنْ يُفَجِّعَهُمَا بِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَاِنْ ظَفِرْتَ بِطَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ فَعَلَيْكَ بِاِيْثَارِهِمَا بِالطَّيِّبَةِ فَطَالَمَا اٰثَرَاكَ وَجَاعَا وَاَشْبَعَاكَ وَسَهِرَا وَنَوَّمَاكَ تُرْشَدُ بِذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

فَصْلٌ فِيْمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكُنٰى وَالْاَسْمَاءِ

اور تکلیف سے انکو دور کرے اور انکی مدارات ایسی کرے جیسے بچہ کی مدارات کیجاتی ہے اور ان دونون سے اور انکی حاجتون سے تنگدل نہو اور اپنی بہت سی نفلی عبادتون نماز اور روزون کے عوض مین تو انکی خدمت کرے اور اپنی نماز کے پیچھے تو انکے لیے بخشش مانگے اور انہین تکلیف کی طرف محتاج نکرے اور انکی تکلیف کو برداشت کرے اور اپنی آواز کو انکے آواز پر بلند نکرے اور انکی اسچیز مین مخالفت نکرے جسمین کوئی امر شریعت کا نہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اسمین فرضون کا ترک کرنا لازم نہو جیسے اسلام کا حج اور پانچ نمازین اور زکوۃ اور کفارہ اور اللہ تعالی کی نذر اور یہ بھی شرط ہے کہ انکے اتباع مین ممنوع چیزون یعنے زنا کرنے اور شراب پینے اور ناحق کسیکو قتل کرنے اور زنا کی تہمت لگانے اور مال لے لینے جیسے غصب اور چوری مین سے کسی حرام چیز کا مرتکب نہو اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی کی نافرمانی مین مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہین تو انکی فرمانبرداری نکر اور دنیامین ان دونون سے اچھی رفاقت کر پس حدیث اور آیت عام ہین اس شخص کی فرمانبرداری چھوڑدینے مین جو اللہ تعالی کی نافرمانی اور اسکی طاعت کے چھوڑدینے کا حکم کرے اور ابو طالب کی روایت مین امام احمد رحمہ سے بھی ذکر کیا گیا ہے اس شخص کے حق مین جسکو اسکو ماں باپ جماعت مین نماز پڑہنے سے منع کرتے ہون تو انہون نے فرمایا فرض کے چھوڑدینے مین انکی فرمانبرداری نہین لیکن انکی فرمانبرداری کو لیے نوافل کا چھوڑدینا جائز ہے بلکہ انکی فرمانبرداری بہتر ہے اور ان دونون پر یہ بھی نیکی ہے کہ تو اس شخص کے ساتھ میل جول رکھے جس نے انکے ساتھ میل جول کیا اور تو اس شخص کو چھوڑدے جس نے انکو چھوڑدیا اور جسطرح تو اپنی نفس کے لیے موت اور زندگی مین غصہ کرتا ہے انکے لیے بھی غصہ کرے اور جب کبھی ان دونون پر غصہ ہونیکے لیے تیری طبیعت برانگیختہ ہو تو انکی پرورش کو اور انکے جاگتے رہنے کو اور انکی شفقت کو اور انکی تکلیف اٹھانے کو یاد کر اور اللہ پاک کے قول کو یاد کر انکو بیعزت کی بات کہہ اور انکے لیے اور انکے سبب سے رحمت تجھے تیرے غصے سے باز نہ رکھے تو جان لے کہ تو محروم ہے اور تجھپر غصہ کیا گیا ہے پس جب تیرا غصہ ٹھہرے تو اللہ تعالی کیطرف توبہ کر اگر تو نے ماں باپ کے حق مین اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی ہے اور جو سفر تجھپر واجب نہین اس مین بجز انکی اجازت کے نہ جا اور جہاد نکر مگر اس وقت کہ جب ان دونون کی اجازت سے تجھپر متعین ہو جاوے اور اپنی طرف سے انہین تکلیف نہ دے حالانکہ دوسرے لوگ اس امر سے منع کیے گئے ہین کہ تجھے ایسی تکلیف دین جس سے انکو رنج پہونچے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماں اور بچے مین جدائی ڈالدیوے اللہ تعالے اسپر لعنت کرے اگر تجھکو کوئی کہانا یا پینا ملے تو تجھے مین سے جو بہت عمدہ ہو اسکے لیے ان دونو کو اختیار کرنا لازم ہے (یعنے انکو کہلانا) تجھپر لازم ہے کیونکہ اکثر اوقات ان دونون نے (عمدہ چیزون کو کے لیے) تجھکو پسند کیا اور خود بھوکے رہے اور تجھکو سیر کیا اور خود جاگتے رہے اور تجھکو سلایا اگر اللہ نے چاہا تو ان (نصیحتون سے) تو ہدایت پاویگا

فصل ان کنیتون اور نامون کے بیان مین جو مستحب ہین۔

وما يكره منها منعه الانسان ان يسمي ولده ويكنيه باسم
النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته ويجوز افراد احدهما
عن الآخر وقد روي عن الامام احمد رواية اخرى كراهة
في الجملة يعني الجمع والافراد وروي عنه الجواز في الجملة
والدليل على جواز التسمية باسم النبي دون كنيته ما روى
انس بن مالك وابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي والدليل على جواز
الجمع بينهما ما روي عن عائشة انها قالت جاءت امرأة
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني ولدت
غلاما فسميته محمدا وكنيته بابي القاسم فذكر لي انك
تكره ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي
احل اسمي وحرم كنيتي وما الذي حرم كنيتي واحل اسمي
ويكره من الكنى ابو يحيى وابو عيسى ويكره ان يسمي عبده
بافلح ونجاح ويسار ونافع ورباح وبركة وبرة وحزن و
عاصية لما روى عمر بن الخطاب قال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لئن عشت لانهين ان تسمى العبيد يسارا
او بركة او رباحا او نجاحا او افلح ويكره من الالقاب والاسماء
ما يوازي اسماء الله تعالى كملك الملوك وشاهنشاه و
ما شاكل ذلك لان ذلك عادة الفرس ويكره التسمي بالاسماء
التي لا تليق الا بالله سبحانه وتعالى تقدس كقدوس و
اله وخالق ومهيمن قال الله تعالى وجعلوا لله شركاء قل
سموهم قال بعض المفسرين قل سموهم باسمائي فانظروا
ذلك هل تليق بهم ويحرم على كل واحد ان يلقب اخاه او
عبده بلقب يكرهه لان الله تعالى نهى عن ذلك فقال عز و
جل ولا تنابزوا بالالقاب وسماه فسوقا ويستحب ان يدعو
اخاه باحب اسمائه اليه

فصل

ويستحب لمن غضب
ان كان قائما جلس وان كان جالسا اضطجع وان مس
الماء البارد سكن غضبه لما روى الحسن ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الغضب جمرة توقد في قلب ابن آدم فاذا

اور جو مکروہ ہین آدمی سے اُنہی مکروہ ہی کہ اپنے بیٹے کا نام اور اُسکی کنیت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کا نام سی اور انکی کنیت سی رکہے اور ان دونون مین سے ایک کا دوسرے سے
علیحدہ کرنا درست ہی اور امام احمد رح سے ایک اور روایت ہی کہ ہر حال مین ہی مکروہ ہے
یعنی دونون کا جمع کرنا بہی اور اکیلا کرنا بہی اور انسے اس امر کا ہر حالت مین جواز
بہی مروی ہی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت سے نام رکہنے کی دلیل وہ ہی جو انس
بن مالک اور ابوہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا تم میرے
نام سے نام رکہہ لیا کرو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکہو اور ان دونون کے جمع کرنے
کی دلیل وہ ہی جو حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ میرے ایک لڑکا جنا ہی اور اسکا نام مین نے
محمد رکہا ہے اور اُسکی کنیت مین نے ابو القاسم رکہی ہی پس مجہہ سے بیان کیا گیا
کہ آپ اس امر کو مکروہ سمجہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز
نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت
کو حلال کیا اور میرے نام کو حرام کیا اور کنیتون مین سے ابو یحیے اور ابو عیسے مکروہ
ہین اور مکروہ ہے کہ اپنے غلامون کا نام افلح اور نجاح اور یسار اور نافع اور رباح اور
برکت اور برہ اور حزن اور عاصیہ رکہے اسلیے کہ عمر بن خطاب رض سے مروی ہے انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین منع کرونگا کہ غلامون کے نام
یسار یا برکت یا رباح یا نجاح یا افلح رکہے جاوین اور وہ نام اور القاب بہی مکروہ ہین جو
اللہ تعالی کے نامون کے برابر ہون جیسے ملک الملوک اور شاہنشاہ اور انکی طرح
جو اور ہون کیونکہ یہ فارسیون کی عادت ہی اور اُن نامون سے نام رکہنا بہی مکروہ ہے
جو سوائے اللہ پاک اور بلند اور پاکیزہ کے کسی کو مناسب نہین جیسے قدوس اور الہ اور خالق
اور مہیمن اللہ تعالے نے فرمایا اور انہون نے اللہ تعالی کے شریک بنائے (یا محمد) تو
کہہ کہ اُنکے نام میرے نامون سے رکہو بعض مفسرون نے کہا (یا محمد) تو کہہ کہ اُنکے نام میرے
نامون سے رکہو اور دیکہو کیا یہ اُنکے لیے لائق ہے اور ہر ایک پر حرام ہے کہ اپنے بہائی
یا غلام کا ایسا لقب کہے جو مکروہ ہو کیونکہ اللہ تعالے نے اس سے منع فرمایا
ہے پس اللہ تعالی نے فرمایا کہ برے لقبون سے مت بلاؤ اور اس (برے لقب سے بلانے) کا نام
فسق کہا اور مستحب ہے کہ تو اپنے بہائی کو ایسے لقب سے بلاوے جو اُسکے نامون مین سے اُسے بہت پیارا ہو

فصل اور جسکو غصہ آیا ہو اُسکے لیے مستحب ہے کہ اگر کہڑا ہی تو بیٹہ جاوے اور اگر بیٹہا ہو تو لیٹ جاوے اور اگر
ٹہنڈے پانی کو ہاتہ لگاوے تو اُسکا غصہ ہلکا ہو جاویگا اسلیے کہ حسن نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا غصہ ایک چنگاری ہی جو آدم کے بیٹے کے دل مین روشن ہوتی ہے جب

المجيد المصطفى و ابيه آدم صفي الله وعنصر الاجسام والاخلاط لا سيما في الاعتراف بالقصور و الاستغفار الحمد الله والدين ... قال رضي الله عنه وادنيها كنت في حال ... غيرها على ... ولا ادني فاذا كنت على باب دار الملك ... لا تدخل الى الله حتى تدخل اليها ... [illegible]

وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ قَائِمًا فَلْيَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا فَلْيَتَّكِئْ وَيُكْرَهُ اَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ قَوْمٍ وَهُمْ فِيْ سِرٍّ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَيُكْرَهُ الْجُلُوْسُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ وَيُكْرَهُ الْاِتِّكَاءُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَالْاِضْطِجَاعُ وَاِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ يُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يَقُوْلَ كَفَّارَةَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَيُكْرَهُ الْمَشْيُ بِالنَّعْلِ فِي الْمَقَابِرِ وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ دَخَلَهَا اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً مِّنْكَ وَسَلَامًا مِّنِّيْ وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ لِاَنَّهٗ مَرْوِيٌّ اَيْضًا وَاِذَا زَارَ قَبْرًا لَا يَضَعُ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَلَا يُقَبِّلُهٗ فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْيَهُوْدِ وَلَا يَقْعُدُ عَلَيْهِ وَلَا يَتَّكِئُ اِلَيْهِ وَلَا يَدُوْسُهٗ اِلَّا اَنْ يَّضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ بَلْ يَقِفُ عِنْدَ مَوْضِعِ وُقُوْفِهٖ اَنْ لَّوْ كَانَ حَيًّا وَيَحْتَرِمُهٗ كَمَا لَوْ كَانَ حَيًّا وَيَقْرَأُ اَحَدَ عَشَرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَغَيْرَهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَيُهْدِيْ ثَوَابَ ذٰلِكَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَدْ اَثَبْتَنِيْ عَلٰى قِرَاءَةِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَاِنِّيْ قَدْ اَهْدَيْتُ ثَوَابَهَا لِصَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ ثُمَّ يَسْاَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ وَلَا يَكْسِرُ عَظْمًا وَلَا يَدُوْسُهٗ فَاِنْ كَانَ اُلْجِئَ اِلٰى ذٰلِكَ وَاضْطُرَّ فَلْيَسْتَغْفِرْ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ وَيُكْرَهُ الطِّيَرَةُ وَلَا بَاْسَ بِالتَّفَاؤُلِ وَيُسْتَحَبُّ التَّوَاضُعُ لِكُلٍّ وَيُسْتَحَبُّ تَوْقِيْرُ الشُّيُوْخِ وَرَحْمَةُ الْاَطْفَالِ وَالْعَفْوُ عَنْهُمْ وَلَا يَتْرُكُ تَادِيْبَهُمْ

فصل وَيَجُوْزُ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِمَا رُوِيَ اَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ لِعُمَرَ رض صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى

فصل وَيُكْرَهُ مُصَافَحَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ لِمَا رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تم مین سے کوئی اسے پاوے پس اگر کہڑا ہو تو بیٹھ جاوے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو تکیہ لگاوے اور آدمی کے لیے کسی قوم مین بیٹھنا بغیر اُنکے اذن کے اُس حالت مین کہ وہ پوشیدہ باتین کر رہے ہون مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور دہوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنا مکروہ ہے اور اپنے بائین ہاتہ پر تکیہ لگانا اور بیٹھنے کی درمیان لیٹنا مکروہ ہے اور جب مجلس سے اُٹھے تو اسکے لیے مستحب ہے کہ اپنے بیٹھنے کے گناہون کے کفارہ کے لیے یہ کلمات کہے یا اللہ تجہکو پاکی ہے اور ساتہ تعریف تیری کے اور بجز تیرے کوئی معبود برحق نہین مین تجہ سے ہی بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف ہی توبہ کرتا ہون اور قبرون مین جوتے سے چلنا مکروہ ہے اور جو قبرون مین جاوے اسکے لیے یہ کہنا مستحب ہے یا اللہ ان پرانے جسمون اور بوسیدہ ہڈیون کے پروردگار وہ اجسام اور ہڈیان جو دنیا کے گہر سے ایسی حالت مین نکلی کہ وہ تجہپر ایمان رکہتی تہی درود بہیج حضرت محمد پر اور انکی آل پر اور ان پر اپنی طرف سے رحمت اور میری طرف سے سلام اُتار اور کہے تمپر سلام ہو اے مومنون کی قوم کے گہر مین رہنے والو اور تحقیق ہم بہی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہین کیونکہ یہ بہی مروی ہے اور جب کسی قبر کی زیارت کرے تو اُسپر اپنا ہاتہ نہ رکہے اور نہ اُسے بوسہ دیوے کیونکہ یہ یہودیونکی عادت ہے اور نہ اُسپر بیٹھے اور نہ اُس سے تکیہ لگاوے اور نہ اُسے لتاڑے مگر اُس صورت مین کہ اُنکی طرف لاچاری ہو بلکہ ایسی جگہ مین کہڑا ہووے جہان اُسکی زندگی کی حالت مین کہڑا ہو سکتا تہا اور اُسکی ایسی بزرگی کرے جیسے کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اُسکی بزرگی کرتا اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑہے اور اسکے سوا کچہہ اور بہی قرآن سے پڑہے اور اسکے ثواب کا قبر والے کو ہدیہ دیوے اور وہ یون ہے کہ کہے یا اللہ اگر تو نے مجہکو اس سورت کے پڑہنے پر ثواب دیا ہے پس تحقیق مینے اُسکا ثواب اس قبر والے کو ہدیہ دیا ہے پہر اللہ تعالی سے اپنی حاجت مانگے اور کسی ہڈی کو نہ توڑے اور نہ اُسے لتاڑے پس اگر وہ اس امر کی طرف لاچار کیا گیا ہو اور بیقرار کیا گیا ہو تو چاہیے کہ قبر والے کے لیے بخشش مانگے اور بدشگونی لینا مکروہ ہے اور عمدہ فال لینے مین خوف نہین اور ہر ایک کی تواضع کرنی مستحب ہے اور بوڑہون کی بزرگی کرنی اور بچون پر رحمت کرنی اور اُن سے معاف کرنا مستحب ہے اور اُنکو ادب کہانا نہ چہوڑ دیوے

فصل اور جائز ہے کہ مرد اپنے غیر کے لیے صلی اللہ علیک یعنی اللہ تجہپر رحمت بہیجے کہے اور صلی اللہ علی فلان بن فلان کہے اس لیے کہ مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صلی اللہ علیک کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی یعنی اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت بہیج

فصل ذمی کافرون سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ سَلَّمَ اَهْلَ الذِّمَّةِ **فَصْلٌ** وَالْاٰدَابُ فِي الدُّعَاءِ
اَنْ يَمُدَّ يَدَيْهِ وَيَحْمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلُ حَاجَتَهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ
حَالِ دُعَائِهِ وَاِذَا فَرَغَ مَسَحَ يَدَيْهِ عَلٰى وَجْهِهِ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ
فَصْلٌ وَالتَّعَوُّذُ بِالْقُرْاٰنِ جَائِزٌ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى شَيْئًا قَرَاَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَنَفَثَ
وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَ
كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا وَكَذٰلِكَ الرُّقْيَةُ بِالْقُرْاٰنِ
وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى جَائِزَةٌ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى
وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّهُ لَوْ سَبَقَ الْقَدَرَ شَيْءٌ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَ
يُرِيْدُ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا **فَصْلٌ** وَيُكْتَبُ لِلْمَحْمُوْمِ وَيُعَلَّقُ عَلَيْهِ مَا
رُوِيَ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهُ قَالَ حُمِمْتُ فَكَتَبَ
لِيْ مِنَ الْحُمّٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهِ
كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
وَاِسْرَافِيْلَ اشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَجَبَرُوْتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **فَصْلٌ** وَقَدْ قَالَ
بَعْضُ اَصْحَابِنَا يُكْتَبُ لِلْمُعْسِرَةِ اِذَا عَسُرَ عَلَيْهَا الْوِلَادَةُ
فِيْ جَامٍ اَوْ اِنَاءٍ نَظِيْفٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً
اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً

علیہ وسلم نے فرمایا اہل ذمہ سے مصافحہ نہ کرو **فصل** اور دعا میں آداب ہیں کہ
اپنے دونوں ہاتھ لمبے کرے اور اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے اور اپنی دعا کی حالت میں آسمان کی طرف نہ
دیکھے اور جب فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر ملے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی سے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھوں سے مانگو **فصل**
اور قرآن سے پناہ لینی جائز ہے بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے پس تو شیطان مردود کی
اللہ عز وجل کی پناہ لے اور بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے تو کہہ کہ میں صبح کے رب کی
پناہ لیتا ہوں، تو کہہ میں لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں اور بسبب اس چیز کے جو مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ بھی بیمار ہوتے تھے تو اپنے نفس پر معوذتین پڑھتے
تھے اور دم کر لیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میں اللہ بزرگ کے منہ کی
اور اسکے پورے کلموں کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور
پھیلائی اور پیدا کی اور ہر ایک جاندار کی برائی سے میرا پروردگار اسکے ماتھے کے
بالوں کو پکڑنے والا ہے اور اسیطرح قرآن مجید سے اور اللہ تعالے کے ناموں سے منتر کرنا
جائز ہے بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے اور ہم قرآن سے وہ چیز اتارتے ہیں جو مومنوں
کیلیے شفا اور رحمت ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا اور یہ کتاب ہے کہ ہمنے اسکو اتارا
برکت والی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد کے لیے منتر کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر
سے سبقت کرتی تو البتہ نظر بد سبقت کرتی اور اس قول کے فرمانے میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں تھا **فصل** اور
تپ والے کیلیے وہ چیز لکھکر اسپر لٹکائی جائے جو امام احمد بن حنبل سے مروی ہے انہوں
نے کہا مجھے تپ ہوا تو میرے لیے بسبب تپ کے لکھا گیا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے
والا ہے اور ساتھ اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں اے آگ تو حضرت ابراہیم پر سرد اور سلامتی
ہو جا اور انہوں نے اس سے فریب کا ارادہ کیا تھا پس ہمنے انکو نقصان پانے والے کر دیا
اے اللہ جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اس کتاب والے کو اپنی طاقت اور
اپنی قوت اور اپنی توانائی سے شفا دے اے رحم کرنیوالوں کے بڑے رحم کرنیوالے **فصل**
اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے اور تکلیف پانیوالی عورت کیلیے جب اسپر جننا مشکل
ہو جائے کسی پیالے میں یا برتن پاک میں (یہ) لکھا جاوے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
رحم کرنیوالا ہے بجز اللہ بردبار بزرگ کے کوئی معبود برحق نہیں پاکی ہے اللہ کو جو عرش
عظیم کا پروردگار ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے گویا کہ جس دن اسکو دیکھینگے
نہیں رہے تھے مگر ایک شام یا صبح گویا کہ وہ جس دن دیکھینگے جو وعدہ دیے جاتے ہیں نہیں ٹھہرے تھے مگر ایک گھڑی

من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون ثم يغسل
ويسقى منه وينضح ما بقي على صدرها وكذلك يجوز الرقية من
النملة وغيرها كالعقارب والحيات والبراغيث والبق
لأن النبي صلى الله عليه وسلم رخص في الرقية من كل ذي
حمة وقال صلى الله عليه وسلم من قال حين يمسي ثلاث مرات
صلى الله على نوح وعلى نوح السلام لم تلدغه عقرب تلك
الليلة وقال صلى الله عليه وسلم من قال حين يمسي ثلاث
مرات أعوذ بكلمات الله التامات كلها من شر ما خلق
لم تضره حمة تلك الليلة ويجوز النفخ في الرقية ويكره
التفل **فصل** ويغسل العائن وجهه ويديه
ومرفقيه وركبتيه وأطراف رجليه وداخل إزاره في
إناء ثم يصب الماء على المريض لما روى أبو أمامة بن
سهل بن حنيف أنه كان يغتسل فرآه عامر بن ربيعة
فعجب منه فقال بالله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة
في خدرها وقال جلد فتاة فلبط به حتى ما كان يرفع
رأسه فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه و
سلم فقال هل تتهمون أحدا قالوا لا يا رسول الله إلا أن
عامر بن ربيعة قال له كذا وكذا فدعاه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ودعا عامرا وقال سبحان الله لم يقتل
أحدكم أخاه إذا رأى شيئا يعجبه فليدع له بالبركة قال
ثم أمره صلى الله عليه وسلم أن يغتسل له فغسل وجهه
وظهر كفيه ومرفقيه وغسل صدره وداخل إزاره و
ركبتيه وقدميه في الإناء ظاهرهما وباطنهما ثم أمر
به فصب على رأسه وكفئ الإناء من خلفه حسبه
قال فأمره بحسا منه حسوات فراح مع الركب وفي
المغتسل غسلا كاملا ثم يصب الماء على المعين كان
الكل **فصل** والتعالج في الأمراض جائز
بالحجامة والفصد والكي وشرب الأدوية ونحوها للأشياء
وقطع العروق والبط وقطع العضو عند وقوع الأكلة

دی ہے یہ پہونچانا ہی پیغام کا پس نہین ہلاک کیے جاوینگے مگر قوم فاسق پھر اُسے دہویا
جاوے اور اُسمین سے پلایا جاوے اور جو باقی رہے اُسکے سینے پر چھڑکا جاوے اور اسیطرح چیونٹی
وغیرہ کی بھی منتر کرنا جائز ہے جیسے بچھو اور سانپ اور پسون اور مچھر کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہر ایک زہر دار سے منتر کرنیکی اجازت دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص شام کے وقت تین بار کہے صلی اللہ نوح پر رحمت بھیجے اور نوح پر سلام ہو
تو اُس رات مین اُسے بچھو نکاٹیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص شام کے وقت تین بار کہے مین اللہ کے پورے سب کلموں سے اُس چیز کی برائی
سے جسکو اُسنے پیدا کیا ہے پناہ لیتا ہون تو اُس رات مین اُسے کوئی زہر ضرر نہ دیگی
اور منتر مین پھونک مارنا درست ہے اور (جس پھونک مین) تھوک نکلے مکروہ ہے
فصل اور نظر لگانیوالا اپنا منہ اور دونون ہاتھ اور دونون کہنیان اور دونون
گھٹنے اور دونون پانون کے اطراف اور اپنے تہبند کے اندر کو ایک برتن مین دہووے
پھر وہ پانی بیمار پر ڈالا جاوے اسلیے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ وہ
نہا رہا تھا پس اُسے عامر بن ربیعہ نے دیکھا اور اُس سے تعجب کیا اور کہا اللہ کی قسم مین نے
آج کے دن جیسا (کوئی دن) نہین دیکھا اور نہ کسی عورت پردہ نشین کا چمڑا ویسا دیکھا یا
کہا کہ جوان عورت کا چمڑا۔ پس ابو امامہ کو فالج ہوگیا یہانتک کہ اپنا سر اٹھانے سے بھی
عاجز ہوگیا راوی نے کہا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہ واقعہ بیان کیا آپ نے
فرمایا کیا تم کسی کو تہمت لگانا چاہتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (تہمت) تو
نہین دیتے البتہ عامر بن ربیعہ نے ابو امامہ کو ایسے اور ایسے کلمات کہے تھے پس ابو امامہ کو
بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور عامر کو بھی بلایا اور فرمایا پاک ہے اللہ کیوں تم مین سے
کوئی اپنے بھائی کو کیون قتل کرتا ہے جب وہ کوئی ایسی چیز دیکھے جو اُسے اچھی لگے تو
مناسب ہے کہ اُسکے لیے دعا برکت کرے راوی نے کہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر
کو اُسکے لیے نہانے کا حکم دیا تو اُسنے اپنے منہ کو اور اپنی دونون ہتھیلیون کی پیٹھون کو
اور اپنی دونون کہنیون کو دہویا اور اپنے سینہ کو اور اپنے تہبند کے اندر کو اور اپنے دونون
گھٹنون کو اور دونون قدمون کو اُنکے ظاہر اور باطن کو ایک برتن مین دہویا پھر اُس
پانی کی بابت حکم دیا تو اُسکے سر پر ڈالا گیا اور برتن اُسکے پیچھے اوندھا کیا گیا مین خیال
کرتا ہون کہ ابو امامہ نے کہا کہ آپ نے اُسے حکم دیا تو اُسنے اُس پانی سے گھونٹ گھونٹ کئی بار پیا پھر
سوار ہو کر ساتھ چلنے لگا اور اگر نظر لگانیوالا غسل کامل کرے پھر وہ پانی نظر لگے ہوے پر ڈالا جاوے تو
زیادہ کامل ہوگا **فصل** اور سینگی لگانے سے اور فصد اور علاج کرنے اور دواؤن کے پینے سے
علاج کرنا جائز ہے اور رگون کے کاٹنے اور زخمون کے چیرنے سے اور عضو مین خارش پڑجانیکے وقت

فيه وخوف التعدي الى بقية البدن وقطع البواسير وكل ما
فيه صلاح الجسد لما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم
احتجم وشاور الطبيب فقال للطبيبين انما انكم
طب فقالوا يا رسول الله هل في الطب خير فقال صلى
الله عليه وسلم ان الذي انزل الداء انزل الدواء وسئل
الامام احمد عن الكي فقال الاعراب قد تفعل قد
كوى النبي صلى الله عليه وسلم وقد فعله الصحابة وقال في
موضع آخر قطع عمران بن حصين رض عرق النساء وعن الامام
احمد رح رواية اخرى كراهية ذلك واما التداوي بمحرم
كالخمر والسم والميتة وشيء نجس فغير جائز وكذلك بالبان
الاتان الاهلية لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال ما جعل شفاء امتي فيما حرم عليها والحقنة مكروهة
الا عند الضرورة ولا يجوز الفرار من الطاعون وان كان
خارجا من البلد لا يقدم عليه لئلا يكون عونا على هلاك
نفسه **فصل** ولا يخلوا بامرأة ليست منه بمحرم
لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذلك وقال
ثالثهما شيطان لان الشيطان يزين لهما المعصية
ولا ينظر الى امرأة شابة الا لعذر من شهادة او علاج
في المرض ويجوز النظر الى امرأة البرزة العجوز لعدم الافتتان
بها ولا يجتمع رجلان ولا امرأتان عريانين في لحاف
واحد وازار لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن ذلك ولان ذلك يؤدي الى ان ينظر احدهما عورة
الآخر وذلك منهي عنه ولانه لا يؤمن من ارتكاب
معصية بتزيين الشيطان بذلك **فصل**
فان كان له مملوك من ذكر او انثى وجب عليه الرفق
به ولا يكلفه من العمل ما لا يطيق ويكسوه ويطعمه
ويزوجه ان شاء ولا يكرهه على ذلك فان قصر في ذلك
عصى وامر ببيعه او عتقه ان شاء او يكاتبه ان
طلب العبد ذلك وقد جاء في الحديث ان آخر

اور بیمار کے باقی بدن میں تجاوز کر جانے کو وقت عضو کے کاٹنے سے اور بواسیر کے
کاٹنے سے اور ہر اس چیز سے جسمیں جسم کی صلاحیت ہو بیماریوں کا علاج کرنا درست
ہے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور طبیب سے مشورہ کیا اور طبیبوں سے
فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ تمہارا کام طب ہے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا طب
میں بھلائی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس ذات نے بیماری اتاری ہے اسی نے
ہی دوا اتاری ہے اور امام احمد رح سے داغ کرنے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا
اسکو اعراب بے شک کیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی داغ کیا اور صحابہ رضی نے بھی کیا
اور دوسری جگہ میں کہا عمران بن حصین نے عرق النسا کو کاٹا اور امام احمد رح سے ایک اور
روایت ہے اسمیں اس امر کا مکروہ ہونا مذکور ہے اور حرام چیز جیسے شراب اور زہر اور مردار
اور پلید چیز سے دوا کرنا پس ناجائز ہے اور اسیطرح شہری گدہی کے دودھ سے بھی ناجائز ہے
اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو چیز میری امت پر حرام کی
گئی ہے اسمیں انکی شفا نہیں رکھی گئی اور بجز ضرورت کے حقنہ کرنا مکروہ ہے اور طاعون
سے بھاگنا جائز نہیں اور اگر خود شہر سے باہر ہو (اور شہر میں طاعون ہو) تو شہر
میں نہ آوے تاکہ اپنی جان کے ہلاک کرنے میں خود مددگار نہ ہو **فصل** اور کسی
عورت سے خلوت نہ کرے جو اس سے محرم نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
منع فرمایا ہے اور فرمایا بے شک تیسرا ان میں شیطان ہے اور بیشک شیطان ان
دونوں کیلیے گناہ کو مزین کرکے دکھاتا ہے اور کسی جوان عورت کی طرف سوائے
کسی ضرورت کے نہ دیکھے مثلاً گواہی دینا ہو یا بیماری میں علاج کرنا ہو اور بوڑھی ننگے
منہ والی عورت کی طرف دیکھنا درست ہے کیونکہ اسمیں فتنہ کا خوف نہیں اور نہ دو مرد اور
نہ دو عورتیں ایک لحاف میں اور ایک تہ بند میں ننگی ہو ویں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے منع فرمایا ہے اور اسلیے بھی (منع ہے) کہ یہ امر اس امر کی طرف پہونچاتا
ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کا ستر دیکھے اور اس سے شریعت میں ممانعت
کی گئی ہے اور اسلیے بھی (منع ہے) کہ اسمیں شیطان کے زینت دینے کے سبب گناہ
کے مرتکب ہونے سے بے خوفی نہیں **فصل** پس اسکے لیے اگر مرد یا عورت
غلام ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکے ساتھ نرمی کرے اور جس کام کی اسے طاقت
نہ ہو اسکے کرنے کی اسے تکلیف نہ دیوے اور اسے کپڑا پہناوے اور کھانا کھلاوے
اور اسکا نکاح کر دیوے بشرطیکہ وہ خود نکاح کرنا چاہے اور اسمیں اسپر جبر
نہ کرے پس اگر وہ اسمیں قصور کرے تو گنہگار ہوگا اور اسکے بیچنے کا
حکم کرے یا اگر چاہے تو اسے آزاد کرنیکا حکم دیوے یا اسے مکاتب کر دیوے بشرطیکہ غلام اس امر کو طلب کرے

اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری

وَصِيَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ وَمَامَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ **فَصْلٌ** وَتُكْرَهُ الْمُسَافَرَةُ بِالْمُصْحَفِ اِلٰی اَرْضِ
الْعَدُوِّ لِئَلَّا تَتَنَاوَلَهُ اَيْدِی الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ
قُوَّةٌ ظَاهِرَةٌ وَّالشَّوْكَةُ وَالْغَلَبَةُ فَيَجُوْزُ اسْتِصْحَابُهُ
لِيَقْرَاَ فِيْهِ لِئَلَّا يَنْسٰی الْقُرْاٰنَ **فَصْلٌ** وَيُسْتَحَبُّ
اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ اَنْ يَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ
وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِیْ لِاَنَّ
ذٰلِكَ مَرْوِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ**
وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُهُ يُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَقُوْلُ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ ذَكَرَنِیْ بِخَيْرٍ لِاَنَّهُ مَرْوِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** وَيَقُوْلُ اِذَا اشْتَكٰی بَدَنَهُ
اَوْ اَعْضَاءَهُ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
مَنِ اشْتَكٰی مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكٰی اَخًا لَّهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ
الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَ
الْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا
حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ
وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلَی الْوَجَعِ الَّذِیْ بِهٖ فَاِنَّهُ يَبْرَاُ بِاِذْنِ
اللّٰهِ تَعَالٰی **فَصْلٌ** وَاِذَا رَاٰی شَيْئًا يَتَطَيَّرُ مِنْهُ قَالَ
اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لِاَنَّهُ مَرْوِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** وَيُسْتَحَبُّ اِذَا رَاٰی بِيْعَةً
اَوْ كَنِيْسَةً اَوْ سَمِعَ صَوْتَ شَبُّوْرٍ اَوْ صَوْتَ نَاقُوْسٍ اَوْ رَاٰی
جَمْعًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اَنْ يَّقُوْلَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا
نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَرْوِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَيَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ
صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ
لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاٰی
الرِّيْحَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ

وصیت تاکیدی کی ہے) نماز کو (نگاہ رکہنا) اور انکو نگاہ رکہنا جنکو تمہارے دائین ہاتہ مالک ہوئی (یعنے غلام)
فصل اور دشمن کے ملک کی طرف قرآن مجید کو ساتہ لیکر سفر کرنا مکروہ ہے
تاکہ وہ مشرکون کے ہاتہ مین نہ آجاوے البتہ اُس صورت مین درست ہے کہ جب مسلمانون
کے لیے خوف ظاہر اور دبدبہ اور غلبہ ہو تو اُس وقت اسے ساتہ لیجانا جائز ہے تاکہ
اُسمین پڑہا جاوے تاکہ قرآن بہول نہ جاوے **فصل** اور جب شیشے مین دیکہے تو
یہ کہنا مستحب ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جس نے میری پیدایش کو درست کیا
اور میری صورت اچھی بنائی اور زینت ناک بنائی میری وہ چیز جو دوسرے کی بُری
بنائی کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور اگر اُس کا
کان آواز کرے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور کہے اللہ اُسے یاد
کرے جس نے مجہ کو بہلائی سے یاد کیا کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
فصل اور جب اُسکا بدن یا اُسکے اعضاء بیمار ہون تو وہ چیز کہے جو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو تم مین سے کچہہ بیمار ہو یا اُس کا
کوئی بہائی بیمار ہو تو چاہیئے کہ یہ کہے ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان مین ہے
تیرا نام پاک ہے آسمان اور زمین مین تیرا ہی حکم ہے جیسے کہ آسمان اور زمین
مین تیری رحمت ہے ہمارے لیے ہمارے گناہ اور خطائین بخشدے ای پاکون کے پروردگار
اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفاؤن سے شفا اُس درد پر جو ہمکو ہے اتار
پس تحقیق وہ اللہ تعالے کے اذن سے اچھا ہو جائیگا **فصل** اور جب
ایسی چیز دیکہے جس سے بدشگونی کرتا ہو تو کہے یا اللہ سوا تیرے نیکیون کو کوئی
نہین لاتا اور سوا تیرے برائیون کو کوئی دور نہین کرتا اور اللہ تعالے کے سوا گناہ سے
پہرنا اور نیکی کی قوت نہین کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
فصل اور جب کسی گرجا کو یا یہود کے عبادت خانہ کو دیکہے یا بوق یا
ناقوس کی آواز سنے یا مشرکون اور یہودیون اور نصاریٰ کا مجمع دیکہے
تو یہ کہنا مستحب ہے مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی
معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا معبود ہے ہم بجز
اسکے کسی کی عبادت نہین کرتے کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
اور آپنے فرمایا اُسے اللہ تعالیٰ اہل شرک کی گنتی کے برابر بخشدیگا اور جب رعد اور
کڑک کی آواز سنے تو کہے یا اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل نہ کیجیو اور ہمکو اپنے
عذاب سے ہلاک نہ کیجیو اور ہمکو اس سے پہلے عافیت دے اور جب آندہی کو دیکہے تو کہے یا اللہ
اسکی بہلائی اور اُس چیز کی بہلائی جسکے ساتہ یہ بہیجی گئی ہے مین تجہہ سے ہی مانگتا ہون

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ **فصل** وَ
اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ
اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِذَا
رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ
السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **فصل**
وَاِذَا رَاٰى مُبْتَلًى قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ
بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعَافِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَائِنًا مَا كَانَ اَبَدًا
مَا عَاشَ **فصل** وَيَقُوْلُ لِلْحَاجِّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهٖ
تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُكَكَ وَاَعْظَمَ اَجْرَكَ نَفَقَتَكَ لِمَا رُوِيَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ **فصل**
وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا مُسْلِمًا فَرَاٰهُ مَنْزُوْلًا بِهٖ مَوْتٌ فَقَالَ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْمَوْتُ فَزَعٌ
فَاِذَا بَلَغَ اَحَدَكُمْ وَفَاةُ صَاحِبِهٖ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ
فِي الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى عَقِبِهٖ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَيُسْتَحَبُّ
اَيْضًا اَنْ يُّشِيْرَ عَلَيْهِ بِالتَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخُرُوْجِ
مِنَ الْمَظَالِمِ وَالْوَصِيَّةِ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِلْاَقَارِبِ الْفُقَرَاءِ
مِنْهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرِثُوْنَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا فَلِلْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِيْنِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَوُجُوْهِ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ
فصل يَقُوْلُ حِيْنَ يَضَعُ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا
وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ اِذَا حَثَى التُّرَابَ عَلَى الْمَيِّتِ

اور اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جسکے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے مین تیری ہی پناہ لیتا ہون
فصل اور جب بازار مین آوے تو وہ چیز کہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے
تھے یا اللہ اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اُسمین ہے مین تجھسے ہی مانگتا
ہون اور اُسکے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اُسمین ہے تیری ہی پناہ لیتا ہون
یا اللہ مین تیری پناہ لیتا ہون کہ مین اُسمین جھوٹی قسم کو پاوے نقصان والی کو
پہونچون بجز اللہ کے کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا
ملک ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے
نہین مرتا اُسی کے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب چاند کو دیکھے تو
کہے یا اللہ اسکو ہمپر برکت و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا (اے چاند) میرا رب اور تیرا
رب اللہ عز وجل ہے **فصل** اور جب کسی کو بلا مین مبتلا دیکھے تو کہے تمام تعریف
اُس اللہ کو ہے جس نے مجھکو اُس چیز سے آرام دیا جسمین تجھکو مبتلا کیا اور تجھپر اور
بتھیروں پر اُن لوگون مین سے جنکو اُسنے پیدا کیا مجھکو فضیلت دی بے شک
اللہ تعالی اُسے اُس بلا سے جبتک وہ زندہ رہیگا آرام دیگا خواہ وہ کوئسی بلا ہی ہو **فصل**
اور حاجی کو یہے جب وہ سفر سے آوے یہ کہے اللہ تعالی تیری عبادت کو قبول فرماوے اور تیرا ثواب
بڑا کرے اور تیرے خرچ کا بدلہ دیوے اسلیے کہ حضرت عمر رضہ سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے **فصل**
اور جب کسی بیمار مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور اُسے قریب الموت دیکھے تو وہ کہے جو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا موت گھبراہٹ ہے جب تم مین سے کسی کو
اپنے رفیق کی موت (کی خبر) پہونچے تو چاہیے کہ کہے ہم اللہ ہی کے لیے ہین اور تحقیق
اُسی کی طرف لوٹنے والے ہین اور تحقیق ہم اپنے رب کی طرف البتہ لوٹنے والے
ہین اے اللہ اسے اپنے پاس نیکون مین لکھ اور اُسکی کتاب علیین مین کر اور اسکے بعد
پچھلون مین خلیفہ بن اور اُسکے ثواب سے ہمکو محروم نہ رکھ اور ہمکو اسکے پیچھے فتنے
مین نہ ڈال اور اُس بیمار کی طرف گناہون سے توبہ کرنیکا اور ظلمون سے نکلنے کا
اور قریبیون کے لیے اور اُن مین سے فقیرون کے لیے جو اُسکے وارث نہون
اپنے ثلث مال سے وصیت کرنے کا اشارہ کرنا بھی مستحب ہے اور اگر یہ نہون
تو اور فقیرون اور مسکینون اور مسجدون اور پلون اور نیکی اور بھلائی کی
قسمون کے لیے **فصل** اور جب میت کو اسکی قبر مین رکھے تو وہ کہے جو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب تم اپنے مردون کو قبر مین
رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول کے دین پر اور جب میت
پر مٹی ڈالے تو کہے۔

إيماناً بك وتصديقاً برسولك وإيماناً ببعثك هذا ما
وعد الله ورسوله وصدق الله ورسوله لأن ذلك
مروي عن علي وقال من فعل ذلك كان له بكل ذرة
من تراب حسنة

فصل في آداب النكاح من آداب
النكاح أن تكون فيه نية التزوج امتثال أمر الله عز و
جل في قوله تعالى وانكحوا الأيامى منكم والصالحين
من عبادكم وإمائكم وقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم
من النساء مثنى وثلث ورباع وقوله صلى الله عليه
وسلم تناكحوا تناسلوا فإني مكاثر بكم الأمم ولو بالسقط
فيعتقد وجوب النكاح بهاتين الآيتين والخبر عند
عدم خوف الزنا وعند وجوده ليخرج من الخلاف في
الجملة لأن النكاح عند أبي داود وفي رواية الإمام أحمد
واجب على الإطلاق فيكون له ثواب الممتثل لأمر الله
عز وجل ويعتقد مع ذلك إحراز دينه وتكميله لقول
النبي صلى الله عليه وسلم من تزوج فقد أحرز نصف
دينه وقوله صلى الله عليه وسلم إذا تزوج العبد فقد
استكمل نصف دينه ويتخير الحسيبة أجنبية البكر
وأن تكون من نساء يعرفن بكثرة الولادة لأن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لجابر بن عبد الله رض لما أخبر
أنه تزوج بالثيب فقال له أفلا بكراً تلاعبها وتلاعبك
وإنما شرطنا كثرة الولادة لما تقدم من قوله صلى الله
عليه وسلم تناكحوا تناسلوا فإني مكاثر بكم الأمم ولو
بالسقط وفي بعض الأحاديث قال صلى الله عليه وسلم
تزوجوا الولود الودود فإني مكاثر بكم وإنما شرطت
الأجنبية ولا تكون من أقاربه لئلا يقع بينهم منافرة
وعداوة تؤدي إلى قطع الأرحام المأمور بإيصالها
ولهذا امتنع الشرع الجمع بين الأختين في عقد
النكاح ولا ينبغي أن يتزوج سليطة اللسان ولا
مختلعة ولا متواشمة فإذا تزوج فليحسن خلقه

ازروی ایمان لانے کے ساتھ تیرے اور ازروی سچا جاننے کے تیرے رسول کو اور ازروی ایمان لانے
کے تیرے اٹھانے پر یہ وہ ہے جو اللہ نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا اور اللہ نے اور اسکے رسول نے
سچ کہا اسلیے کہ یہ حضرت علی رضہ سے مروی ہے، اور انہوں نے کہا جو شخص یہ کام کرے تو
اسکے لیے مٹی کے ہر ذرہ کے بدلے ایک نیکی ہوگی

فصل نکاح کے آداب میں نکاح کے
آداب میں سے یہ ہے کہ نکاح کرنے والے کی نیت اسمیں اللہ عز و جل کے حکم کو بجالانے
کی ہو جو اللہ تعالی کے اس قول میں ہے، اور اپنے میں سے رانڈوں کو نکاح کردو اور اپنے غلاموں
اور لونڈیوں میں سے نیکوکاروں کو اور جو اللہ تعالی کے اس قول میں ہے پس نکاح
کرو تم عورتوں میں سے جو تمکو خوش لگے دو دو اور تین تین اور چار چار اور جو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ہے، تم نکاح کرو اور اولاد بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری
کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کرنیوالا ہوں اگرچہ کچا بچہ ہو پس ان دونوں
آیتوں سے اور حدیث سے زنا سے بیخوف ہونیکے وقت اور اسکے پائے جانیکے وقت
نکاح کے واجب ہونے کا اعتقاد کرے تاکہ ہر حال میں اختلاف سے نکلجاوے کیونکہ
نکاح ابو داؤد کے نزدیک امام احمد کی روایت میں مطلقاً واجب ہے، پس اسکو اللہ عز
و جل کے حکم کو بجالانے کا ثواب ہوگا اور باوجود اسکے اپنے دین کے بچانے اور اسکی
کامل کرنیکا بھی اعتقاد کرے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نکاح
کیا پس تحقیق اسنے اپنا نصف دین بچا لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب بندہ نکاح کرلیتا ہے تو اپنا نصف دین کامل کرلیتا ہے اور اچھی ذات والی اجنبی بکر
عورت کو پسند کرے اور یہ کہ وہ عورت ان عورتوں میں سے ہو جو زیادہ جننے میں مشہور
ہوں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ سے جبکہ انہوں نے آپ کو اس امر کی
خبر دی کہ انہوں نے اپنا نکاح بیوہ عورت سے کیا ہے فرمایا تو نے بکر عورت سے
نکاح کیوں نہ کیا تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی اور ہمنے زیادہ جننے
کی شرط اس روایت کی وجہ سے کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے
گذر چکی ہے کہ تم نکاح کرو اور اپنی اولاد بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب سے اور
امتوں پر فخر کرنیوالا ہوں اگرچہ کچا بچہ ہو اور بعض حدیثوں میں ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم اپنا
نکاح جننے والی پیار کرنیوالی عورت سے کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کرنیوالا ہوں اور ہمنے اجنبیہ ہونے
کی اور اسکے قریبیوں میں سے نہ ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہے تاکہ انکے درمیان نفرت اور دشمنی نہ پیدا ہوجاوے اور وہ دشمنی
قریبیوں کے قطع کردینے کی حد تک نہ پہونچادیوے جنکے جوڑنے کا حکم کیا گیا ہے اور اسی واسطے شرع نے
دو بہنوں کو عقد نکاح میں جمع کرنے سے منع کیا ہے اور مناسب ہے کہ زبان دراز خلع کرنیوالی
گودنے والی عورت سے نکاح نہ کرے اور جب نکاح کرے تو عورت کے ساتھ اپنے اخلاق درست کرے

معها ولا يؤذها ولا يكرهها على مهرها فتختلع منه
ولا يشتم لها ابا ولا اما فان فعل ذلك كان الله ورسوله
بريئين منه قال النبي صلى الله عليه وسلم استوصوا
بالنساء خيرا فانهن عوان عندكم يعني اسراء وقد
جاء في بعض الآثار من تزوج امرأة بصداق ولا يريد
ان يؤديه اليها جاء يوم القيمة زانيا فان اذته المرأة
بلسانها وكان في ذلك فساد دينه فليشتر هو نفسه
منها او يلجأ الى الله عز وجل ويبتهل اليه بالدعاء
فانه يكفي وان صبر على ذلك كان كالمجاهد في سبيل
الله عز وجل وان طابت هي له بشيء من مالها من
غير اكراه فليأكله هنيئا مريئا وينبغي ان يجتهد فينظر
الى وجهها وبدنها من غير ان يخلو بها قبل العقد لئلا
يقع بقلبه شيء فيكرهها فيؤدي الى طلاقها و
مفارقتها عن قريب وفي ذلك وقوع في المكروه عند
الله عز وجل لان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما
من مباح ابغض الى الله تعالى من الطلاق والاصل
في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال اذا قذف الله تعالى في قلب احدكم خطبة امرأة
فلينظر الى وجهها وكفيها فانه احرى ان يؤدم بينهما
وما روي عن جابر بن عبد الله انه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة
فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل
فخطبت جارية فكنت اتخبأ لها حتى رأيت منها ما
دعاني الى نكاحها وتزوجها ذكره ابو داود في سننه
وينبغي ايضا ان تكون من ذوات الدين والعقل
لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها
ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك وانما نص
النبي صلى الله عليه وسلم على ذات الدين لانها

اور اُسے تکلیف نہ دے اور اُسکے مہر کی نسبت اُسپر جبر نہ کرے ورنہ وہ اُس سے خلع کریگی اور
ماں باپ کی اُسے گالی نہ دے اگر ایسا کریگا تو اللہ اور رسول اُس سے بیزار ہونگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے بہلائی کرنے کی مجہہ سے وصیت لو کیونکہ وہ تمہارے
پاس قیدی ہیں عوان کے معنے قیدی ہیں اور بعض حدیثوں میں آیا ہے جو شخص
کسی عورت کو مہر کے بدلے نکاح کرے اور اُس مہر کا اُسے دینے کا ارادہ نہ رکہتا ہو تو وہ
قیامت کے دن زانی (کی ہیئت) میں آویگا اور اگر عورت اُسی اپنی زبان سے
تکلیف دے اور اُسمیں اُسکے دین کا بگاڑ ہے تو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اُس عورت
سے خرید کرے یا اللہ عز وجل کیطرف پناہ پکڑے اور اُسکی طرف دعا اور سحر زاری کرے
کیونکہ یہی اُسکو کافی ہوگا اور اگر اُسپر صبر کرے تو وہ اللہ تعالے کے رستہ میں جہاد کرنیوالے
کی طرح ہوگا اگر وہ عورت بغیر جبر کے اپنے مال میں سے خاوند کے لیے دینے میں خوش
ہو تو وہ اُسکو چبا چبا کہا وے اور مناسب ہے کہ کوشش کرے اور اُسکے منہ اور بدن
کو دیکہے سوائے اسکے کہ عقد کے پہلے اُسکے ساتہ خلوت کرے تاکہ اُسکے دل میں کوئی
بات نہ پڑجاوے جسکی وجہ سے اُسنے ناپسند کرے اور وہ بات تہوڑی ہی مدت میں اُسکی
طلاق اور جدائی کی طرف پہونچاوے اور اسمیں اللہ عز وجل کے نزدیک ایک بری
بات میں داخل ہونا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک
کوئی مباح طلاق سے زیادہ برا نہیں اور اسمیں اصل وہ چیز ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب اللہ تعالے تم میں سے کسی کے دل
میں کسی عورت کا خطبہ ڈالے تو چاہیے کہ اُسکے منہ اور ہاتہوں کی طرف
دیکہے کیونکہ یہ بہت لائق ہے کہ اُن میں ہمیشہ کی الفت ڈالے اور اسمیں وہ چیز
(اصل ہے) جو جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو خطبہ کرے تو اگر اُسکی اُس چیز
کی طرف دیکہنے کی طاقت ہو جو اُسے نکاح کی خواہشمند کرے تو دیکہے پس میں ایک
لڑکی کو نکاح کی درخواست کی تو میں اُسکے (دیکہنے کے) لیے چہپا رہتا تہا یہانتک کہ
مینے اُس سے وہ چیز دیکہہ لی جس نے مجہے اُسکے نکاح کرنے اور جوڑا بنانے کا خواہشمند کردیا
اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن میں بیان کیا اور مناسب ہے کہ عورت دین والی اور عقل والی
عورتوں میں سے ہو اسلیے کہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپنے فرمایا عورت چار
چیزوں کے واسطے نکاح کی جاتی ہے اسکے مال کے واسطے اور اسکی اچہی ذات کے واسطے اور اسکے
حسن کے واسطے اور اُسکے دین کے واسطے پس تو دین والی سے کامیاب ہو (یعنے اُس سے نکاح کر)
تیرے ہاتہ خاک آلودہ ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت کی اسلیے تصریح فرمائی ہے کہ وہ

تُعِينُ الزَّوْجَ عَلَىٰ مَعِيشَتِهِ وَتَقْنَعُ بِالْيَسِيرِ وَالْبَاقِيَاتُ يُوقِعْنَهُ
فِي الْوِزْرِ وَالْوَبَالِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ فَسَّرَ
أَكْثَرُ الْمُفَسِّرِينَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ الْمُبَاشَرَةَ بِالْجِمَاعِ وَالْاِبْتِغَاءَ بِالْوَلَدِ أَيِ اطْلُبُوا
الْوَلَدَ بِالْمُبَاشَرَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْوِيَ بِذٰلِكَ
تَحْصِينَ فَرْجِهَا وَالْوَلَدَ وَالثَّوَابَ الْجَزِيلَ عِنْدَ اللّٰهِ بِالصَّبْرِ
عِنْدَ الزَّوْجِ وَعَلَى الْحَبَلِ وَالْوِلَادَةِ وَتَرْبِيَةِ الْوَلَدِ لِمَا رَوَىٰ يَاذُ
ابْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً كَانَ يُقَالُ لَهَا
الْحَوْلَاءُ عَطَّارَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتْ عَلَىٰ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ زَوْجِي فُلَانٌ أَتَزَيَّنُ لَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ وَأَتَطَيَّبُ كَأَنِّي
عَرُوسٌ زُفَّتْ إِلَيْهِ فَإِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي
لِحَافِهِ وَأَلْتَمِسُ بِذٰلِكَ رِضَاءَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ حَوَّلَ وَجْهَهُ عَنِّي أُرَاهُ
أَبْغَضَنِي فَقَالَتْ اجْلِسِي حَتّٰى يَدْخُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُهَا أَتَتْكُمُ
الْحَوْلَاءُ هَلْ ابْتَعْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَتْ عَائِشَةُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَصَّتِ الْحَوْلَاءُ قِصَّتَهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا اذْهَبِي
وَاسْمَعِي وَأَطِيعِي لَهُ قَالَتْ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَا لِي مِنَ الْأَجْرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَأَةٍ
رَفَعَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئًا وَوَضَعَتْهُ تُرِيدُ بِهِ الْإِصْلَاحَ
إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لَهَا حَسَنَةً وَمَحَىٰ عَنْهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهَا
دَرَجَةً وَمَا مِنِ امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنْ زَوْجِهَا حِينَ تَحْمِلُ إِلَّا كَانَ
لَهَا مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ الْقَائِمِ لَيْلَهُ وَالصَّائِمِ نَهَارَهُ وَالْغَازِي
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَمَا مِنِ امْرَأَةٍ يَأْتِيهَا طَلْقٌ إِلَّا كَانَ
لَهَا بِكُلِّ طَلْقَةٍ عِتْقُ نَسَمَةٍ وَبِكُلِّ رَضْعَةٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ فَإِذَا
فَطَمَتْ وَلَدَهَا نَادَاهَا مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ قَدْ كُفِيتِ
الْعَمَلَ فِيمَا مَضَىٰ فَاسْتَأْنِفِي الْعَمَلَ فِيمَا بَقِيَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ أُعْطِيَ النِّسَاءُ
كَثِيرًا فَمَا بَالُكُمْ يَا مَعْشَرَ الرِّجَالِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ أَخَذَ بِيَدِ امْرَأَتِهِ

خاوند کو زندگی پر مدد کرتی ہے اور بہوڑہی پر قناعت کرتی ہے اور باقی عورتین اُسے گناہ اور
وبال مین ڈالتی ہین ہان اگر اللہ اُسے اس سے سلامت رکہے (تو ممکن ہے) اور اکثر مفسرون
نے اللہ تعالی کے اس قول مین پس اب اُنسے مباشرت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے لیے
لکہا ہے مباشرت کی جماع سے تفسیر کی ہے اور ابتغاء کی ولد سے تفسیر کی ہے مطلب یہ
کہ اولاد مباشرت سے طلب کرو اور اسی طرح عورت کے لیے بہی لائق ہے کہ نکاح مین اپنے
فرج کے بچانے کی اور اولاد کی اور خاوند کے پاس صبر کرنے اور حمل اور جننے مین اور بچے
کی پرورش کرنیمین صبر کرنے پر اللہ کے نزدیک ثواب کی نیت کرے اسلیے کہ یاذ بن میمون
نے حضرت انس بن مالک رض سے روایت کی انہون نے کہا ایک عورت تہی جسے حولاء عطر
فروش کہا جاتا تہا مدینہ والون مین سے تہی وہ حضرت عائشہ رض کے پاس آئی اور کہنے لگی اے
ام المؤمنین میرا خاوند فلان شخص ہے مین اسکے لیے ہر رات مین زینت کرتی ہون اور
خوشبو لگاتی ہون گویا کہ مین نئی بیاہی ہوئی اسکی طرف بہیجی گئی ہون پہر جب وہ اپنے
بستر پر آتا ہے مین اسکے پاس اُسکے لحاف مین جالیتی ہون اور مین اس کام مین اللہ تعالی
کی رضامندی چاہتی ہون اور وہ مجہہ سے منہ پہیر لیتا ہے مین خیال کرتی ہون کہ شاید اُسنے مجہے
برا جانا ہے پس حضرت عائشہ رض نے اُسے کہا کہ بیٹہہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوین
حولاء نے کہا مین اس حال مین تہی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ
کیسی خوشبو ہے جسے مین پاتا ہون کیا تمہارے پاس حولاء آئی ہے اور اُس سے تمنے کچہہ خریدا ہے عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم ہمنے کچہہ نہین خریدا پس حولاء نے اپنا قصہ بیان کیا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا تو جا اور اُسکا حکم سُن اور اُسکی فرمانبرداری کر حولاء نے کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین ایسا ہی کرونگی پس میرے لیے کیا ثواب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے گہر سے کوئی چیز اٹہا وے اور اُسے رکہے اور اُس سے اُسکا ارادہ سنوارنے
کا ہو تو اللہ تعالی اُسکے لیے ایک نیکی لکہہ دیتا ہے اور اس سے ایک برائی دور کر دیتا ہے اور
اُسکا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور جو عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اسکے لیے رات بہر کہڑا
رہنے والے اور دن بہر روزہ رکہنے والے اور اللہ کے رستے مین جنگ کرنیوالے جیسا ثواب ملتا
ہے اور جو عورت کہ اُسے دردزہ ہووے تو اُسکے لیے ہر ایک دردزہ کے بدلے ایک جان آزاد
کرنیکا ثواب ہوتا ہے اور ہر ایک دودہ پلانے کے بدلے ایک گردن آزاد کرنیکا ثواب ہوتا ہے
پہر جب وہ اپنے بچے کا دودہ چہڑاتی ہے تو ایک پکارنیوالا اُسے آسمان سے پکارتا ہے کہ اے عورت
تحقیق تو نے اپنے کام کو گذشتہ زمانہ مین پورا کیا پس اب باقی زمانہ مین نئے سر سے
شروع کر حضرت عائشہ رض نے کہا تحقیق عورتین بہت کچہہ دیگئی ہین پس اے گروہ
مردون کے تمہارا کیا حال ہے تو رسول اللہ صلعم ہنس پڑے پہر فرمایا جو کوئی اپنی عورت کا ہاتہہ پکڑ کر

يُرَاوِدُهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَانَقَهَا فَعَشْرُ
حَسَنَاتٍ فَاِذَا اَتَاهَا كَانَ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَاِذَا
قَامَ لِيَغْتَسِلَ لَمْ يَمُرَّ الْمَآءُ عَلٰى شَعْرَةٍ مِّنْ جَسَدِهٖ اِلَّا تُكْتَبُ لَهٗ
حَسَنَةٌ وَّيُمْحٰى عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَّتُرْفَعُ لَهٗ دَرَجَةٌ وَّمَا يُعْطٰى بِغُسْلِهٖ
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةَ
يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ قَامَ فِيْ لَيْلَةٍ قَرَّةٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
يَتَيَقَّنُ بِاَنِّيْ رَبُّهٗ اَشْهَدُوْا بِاَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَعَنِ ابْنِ
الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ
يَعْنِيْ مَاسُوْرَاتٍ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا وَاِنَّمَا اَخَذْتُمُوْهُنَّ
بِاَمَانَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ
مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُ الرِّجَالِ مِنْ
اُمَّتِيْ خِيَارُهُمْ لِنِسَآئِهِمْ وَخَيْرُ النِّسَآءِ مِنْ اُمَّتِيْ خَيْرُهُنَّ
لِاَزْوَاجِهِنَّ يُرْفَعُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَجْرُ
اَلْفِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ وَ
تَفْضُلُ اِحْدٰهُنَّ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَدْنٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَخَيْرُ النِّسَآءِ مِنْ اُمَّتِيْ
مُيَسِّرَةٌ زَوْجَهَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَّهْوَاهُ مَا خَلَا مَعْصِيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ الرِّجَالِ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ تَلَطَّفَ بِاَهْلِهٖ لُطْفَ
الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا يُكْتَبُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمَرْاَةِ
اَجْرُ اَلْفِ شَهِيْدٍ وَّلِلرَّجُلِ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمَرْاَةَ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الرَّجُلِ وَ
اَفْضَلُ ثَوَابًا وَّاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ لِلرَّجُلِ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَاتٍ
فَوْقَ دَرَجَاتِهٖ بِرِضَآءِ زَوْجَتِهٖ عَنْهُ وَدُعَآئِهَا لَهٗ اَوَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ اَعْظَمَ وِزْرًا بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ الْمَرْاَةُ اِذَا عَصَتْ
زَوْجَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُكُمْ عَنْهُمَا

اور اسے بہلاوے تو اللہ تعالی اُسکے لیے ایک نیکی لکھدیتا ہے اور اگر اُسے گلے لگا دے تو دس
نیکیاں لکھدیتا ہے اور جب اُس سے جماع کرے تو یہ دنیا سے اور جو کچھہ دنیا میں ہے سب سے بہتر
ہوگا پھر جب نہانے کو کہڑا ہو تو جو پانی اُسکے جسم سے کسی بال پر گذرتا ہے اُسکے لیے ایک
نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹ جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور جو
کچھہ وہ اپنے نہانے کے بدلے میں دیا جاتا ہے وہ تمام دنیا اور جو کچھہ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے
اور تحقیق اللہ تعالی اسکے سبب فرشتوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے تم میرے بندے کی طرف دیکھو سرد
رات میں اٹھکر جنابت سے نہاتا ہے یقین کرتا ہے کہ میں اسکا رب ہوں تم اس امر کے
گواہ ہو کہ میں نے اسے بخشدیا اور مبارک بن فضالہ سے مروی ہے اُنہوں نے حضرت حسین سے روایت کی انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں مجھسے وصیت لو کیونکہ وہ تمہارے
پاس عوان ہیں یعنی قیدی ہیں وہ اپنی جانوں کی کچھہ بھی مالک نہیں اور بیشک تم نے
انہیں اللہ تبارک و تعالی کی امانت سے پکڑا ہے اور اللہ عز وجل کے کلمے سے انکی فرجوں کو
حلال کیا ہے اور عبادہ بن کثیر سے مروی ہے اُنہوں نے عبد اللہ جریری سے اُنہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت کی اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت سے وہ بہتر مرد ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں اور میری امت میں سے
وہ عورتیں بہتر ہیں جو اپنی خاوندوں کے لیے بہتر ہیں انمیں سے ہر ایک عورت کے لیے ہر دن
اور رات میں ایسے ہزار شہید کا ثواب بلند کیا جاتا ہے جو اللہ کے رستہ میں صابر ہو کر طالب
ثواب ہو کر قتل کیے گئے اور انمیں سے ایک حور عین پر ایک اتنی فضیلت رکھتی ہے جیسے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تم میں سے ادنے شخص پر ہے اور میری امت میں سے بہتر
عورتوں میں کی وہ ہے جو اپنے خاوند پر ہر ایک چیز میں جسکی وہ خواہش کرے آسانی کرتی ہے
آوے بشرطیکہ اللہ عز وجل کی نافرمانی نہ ہو اور میری امت سے بہتر مرد وہ ہے جو اپنی
بیوی سے ایسی مہربانی کرے جیسے ماں اپنے بیٹے پر مہربانی کرتی ہے انمیں سے ہر ایک مرد کے
لیے ہر دن اور رات میں ایسے سو شہید کا ثواب ہے جو قتل کیے گئے پس حضرت عمر بن
خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ عورت کے لیے ہزار شہید کا اور مرد کے لیے سو شہید کا
ثواب کسطرح ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ عورت اجر میں
بڑہکر ہے اور ثواب میں افضل ہے کیونکہ اللہ عز وجل مرد کے لیے اُسکی بیوی کے راضی ہونے
اور اپنے خاوند کے لیے اُسکے دعا کرنے کے سبب جنت میں اسکے درجوں سے بڑہکر درجے بلند
کریگا کیا تو نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنے کے سوا باقی گناہوں میں
بڑا گناہ عورت کا ہے جب اپنے خاوند کی نافرمانی کرے خبردار دو ضعیفوں کے بارے میں اللہ سے
ڈرو کیونکہ اللہ تعالی ان دونوں کی بابت تم سے پرسش کرنے والا ہے

اليتيم والمرأة فمن أحسن إليهما فقد بلغ إلى الله عز وجل
ورضوانه ومن أساء إليهما فقد استوجب من الله سخطه
وحق الزوج كحقي عليكم فمن ضيع حقي فقد ضيع حق الله
ومن ضيع حق الله فقد باء بسخط من الله ومأواه جهنم
وبئس المصير وعن أبي جعفر محمد بن علي عن جابر بن
عبد الله قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في نفر من أصحابه إذ أقبلت امرأة حتى قامت على رأسه ثم
قالت السلام عليك يا رسول الله أنا وافدة النساء إليك
ليست امرأة يبلغها مسيري إليك إلا أعجبها ذلك يا رسول
الله إن الله تعالى رب الرجال ورب النساء وآدم أبو الرجال
وأبو النساء وحواء أم الرجال وأم النساء فالرجال إذا خرجوا
في سبيل الله عز وجل فقتلوا فأحياء عند ربهم يرزقون
وإذا جرحوا فلهم من الأجر مثل ما علمت ونحن نحبس عليهم
ونخدمهم فهل لنا من الأجر شيء قال صلى الله عليه وسلم
نعم أقرئي عني النساء السلام وقولي لهن إن طاعة
الزوج واعترافا بحقه تعدل ما هنالك وقليل منكن
يفعله وعن ثابت عن أنس قال جئن بعض النساء إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن يا رسول الله ذهب
الرجال بالفضل وبالجهاد في سبيل الله تعالى فما لنا من
عمل ندرك به عمل المجاهدين في سبيل الله قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مهنة إحداكن في بيتها
تدرك عمل المجاهدين في سبيل الله عز وجل وعن عمران
بن حصين قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل على
النساء جهاد فقال صلى الله عليه وسلم نعم جهادهن
الغيرة يجاهدن أنفسهن فإن صبرن فهن مجاهدات
فإن رضين فهن مرابطات ولهن أجران اثنان فينبغي
للزوجين أن يعتقدا هذا الثواب المذكور في هذا الحديث
وما قبلها عند العقد في الجماع جميعا وأداء الحق الواجب على
كل واحد منهما للآخر بقوله عز وجل ولهن مثل الذي

دونوں سے اور یتیم اور عورت سے جو شخص انکے ساتھ نیکی کرے تو بیشک اللہ تعالی کی طرف
اور اسکی رضامندی کی طرف آپہنچے پر اُسکے غصے کو واجب کر لیا اور خاوند کا
حق ایسا ہی جیسا میرا حق تمپر ہے جس نے میرے حق کو ضائع کیا پس تحقیق اُس نے
اللہ تعالی کے حق کو ضائع کیا تو بیشک وہ لوٹا اللہ تعالے کے غصہ سے اور اسکی جگہ
دوزخ ہے اور بری جگہ ہے لوٹنے کی اور ابو جعفر محمد بن علی ؓ سے روایت ہے اُس نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا اُس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے اور حضرت ؐ اپنے اصحاب ؓ کی ایک جماعت میں تھے ناگاہ ایک عورت آ گئی
اور آکر آپکے سر پاس کھڑی ہوگئی پھر بولی یا رسول اللہ تمپر سلام ہو میں عورتوں کی
طرف سے آپکے پاس پیغام لانے والی ہوں جس عورت کو آپکے پاس میرے آنے کی خبر
پہونچے گی اُسے میرا آپکے پاس آنا خوش کریگا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی مردوں اور عورتوں
کا رب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام مردوں اور عورتوں کا باپ ہے اور حوا ماں مردوں اور عورتوں
کی ماں ہی پس مرد جب اللہ تعالی کے رستے میں جنگ کرنیکے لیے نکلیں اور قتل کیے جاویں پس
وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں اور جب وہ زخمی کیے جاویں تو انکے لیے
ثواب ہے جتنا آپ جانتے ہیں اور ہم انکی رضامندی کے لیے بیٹھی رہتی ہیں اور انکی خدمت
کرتی ہیں پہلا ہمارے لیے بھی کچھ ثواب کا حصہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
ہی تو نے میری طرف سے عورتوں کو سلام دینا اور اُنسے کہنا کہ خاوند کی فرمانبرداری
اور اُسکے حق کو ماننا اُس ثواب کے برابر ہے جو اُس جگہ میں ہے اور تم میں سے کم ہیں جو یہ کام
کرتی ہیں اور ثابت ؓ سے روایت ہے اُسنے انس ؓ سے روایت کی اُنہوں نے کہا جب بھیجا کئی
عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بزرگی
میں اور اللہ تعالی کے رستے میں جہاد کرنے سے بڑھ گئے پس ہمارے لیے کونسا عمل ہے جسکے سبب
اللہ تعالے کے رستہ میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ان میں سے ہر ایک کی اپنے گھر میں (اپنے خاوند کی) خدمت کرنی اللہ عز وجل کے
رستے میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاتی ہے اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انکا جہاد غیرت کرنی ہے وہ اپنی جانوں سے جہاد کرتی ہیں
پس اگر وہ صبر کریں تو وہ جہاد کرنیوالی ہیں اور اگر وہ راضی ہوں تو وہ جہاد کی تیاری
کرنیوالی ہیں اور انکے لیے دو ثواب ہیں پس میاں اور بیوی کے لیے اس ثواب کا جو اس حدیث
میں ذکر کیا گیا ہے اور جو پہلے گذر چکا ہے نکاح اور جماع کے وقت سب کا اعتقاد کرنا
واجب ہے اور ہر ایک کا حق جو دوسرے پر اللہ تعالے کے فرمانے سے واجب ہے اسکے
بجا لانے کا بھی اعتقاد کرنا واجب ہے اللہ تعالی کا قول ہے اور عورتوں کے لیے بھی۔

عليهن ليكونا مطيعين لله عز وجل ممتثلين امره جل
ثناؤه وتعتقد المرأة ان ذلك خير لها من الجهاد و
الغزو لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
ليس شيء خير للمرأة من زوج او قبر وقال صلى الله عليه
وسلم مسكين مسكين مسكين رجل ليست له امرأة قيل
يا رسول الله وان كان غنيا من المال قال وان كان
غنيا من المال وقال ايضا مسكينة مسكينة مسكينة
امرأة ليس لها زوج قيل يا رسول الله وان كانت غنية
من المال قال صلى الله عليه وسلم وان كانت غنية من المال
ويستحب ان يكون العقد يوم الجمعة او الخميس والمساء
اولى من التبكير ويسن ان يكون الخطبة قبل التواجب
فان اخرت جاز وهو مخير بين ان يعقد النكاح بنفسه
او يوكل فيه غيره فاذا انعقد العقد يستحب للحاضرين
ان يقولوا بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في
خير وعافية ثم ان طلبت المرأة واهلها الامهال
استحب له اجابتهم الى ذلك قدر ما يعلم انه يتم لامورها
فيه وقضاء حوائجها من شيء اليها الجهاز والتزيين فاذا زفت
اليه اتبع ما روي عن عبد الله بن مسعود وذلك انه جاء
رجل فقال اني تزوجت بجارية بكر وقد خشيت ان
تكرهني او تفركني فقال له ان الالف من الله والفرك
من الشيطان فاذا دخلت اليك فمرها لتصلي خلفك ركعتين
وقل اللهم بارك لي في اهلي وبارك لاهلي في اللهم
ارزقني منهم وارزقهم مني اللهم اجمع بيننا اذا
جمعت في خير وفرق بيننا اذا فرقت الى الخير فاذا
اراد الجماع فليقل بسم الله العلي العظيم اللهم اجعل
ذرية طيبة ان قدرت ان تخرج من صلبي اللهم
اجنبني الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتني واذا قضى
حاجته فليقل بسم الله الحمد لله الذي خلق من الماء
بشرا فجعل نسبا وصهرا وكان ربك قديرا يقول

حق ہے جیسا کہ مردونکے لیے عورتون پر حق ہے تاکہ دونون اللہ عزوجل کے فرمانبردار اور اسکے
حکم بجالانے والے ہو جاوین اور عورت اس امر کا اعتقاد کرے کہ یہی اسکے لیے جہاد اور
غزو سے بہتر ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا عورت کے لیے خاوند
یا قبر سے بہتر کوئی چیز نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے مسکین ہے
مسکین ہے وہ مرد جسکے لیے عورت نہین ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال سے غنی
ہو آپ نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور یہ بھی آپ نے فرمایا مسکینہ ہے مسکینہ ہے
مسکینہ ہے وہ عورت جسکا خاوند نہین ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال
سے غنی ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور نکاح کا جمعہ
یا جمعرات کے روز ہونا مستحب ہے اور صبح سے شام بہتر ہے اور خطبہ ایجاب و
قبول سے پہلے ہونا سنت ہے اگر پیچھے پڑھا جاوے تو بھی درست ہے اور اُسے خود عقد
نکاح کرنے مین یا دوسرے کو اُسمین وکیل کرنے مین اختیار ہے پس جب نکاح ہو جاوے
تو حاضرین مجلس کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ تعالے تیرے لیے اور تجھپر برکت کرے
اور تم دونون مین بھلائی اور آرام سے جمعیت کرے پھر اگر عورت اور اُسکے گھر
والے کچھ مہلت چاہین تو اُسے اس امر کو قبول کرنا اتنی مدت تک اُس کے
لیے مستحب ہے جتنی مدت مین وہ عورت کے سامانون کے تیار کرنے کو اور اسکی
حاجتون کے پورا کرنے کو جانتا ہے مثلاً اسکے لیے جہیز خریدنا اور اُسے آراستہ کرنا
پھر جب وہ اُسکی طرف بھیجی جاوے تو اُس روایت کی پیروی کرے جو عبد اللہ بن مسعود
سے مروی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مرد آیا اور کہنے لگا مینے ایک بکر لڑکی سے نکاح کیا
ہے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھے برا سمجھے یا مجھے دشمن جانے پس عبد اللہ نے کہا الفت
بیشک اللہ کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور جب وہ تیری طرف آوے
تو اُسے حکم دے کہ تیرے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور تو کہہ یا اللہ میرے لیے میرے اہل مین
برکت کر اور میرے اہل کے لیے مجھ مین برکت کر یا اللہ مجھکو اُنسے اور انکو مجھ سے
روزی دے یا اللہ جب تو جمع کرے تو ہمارے درمیان بھلائی مین جمع کر اور جب تو
جدائی کرے تو ہمارے درمیان بھلائی کیطرف جدائی کر اور جب جماع کا ارادہ کرے
تو یہ کہے اللہ بلند اور بزرگ کے نام سے شروع کرتا ہون یا اللہ اگر تو نے اس امر کو
مقدر کیا ہے کہ تو میری پیٹھ سے اولاد پیدا کرے تو اولاد پاک پیدا کر یا اللہ شیطان
کو مجھ سے دور کر اور اُسے چیز سے دور کر جو تو نے مجھکو دی ہے اور جب اپنی حاجت پوری کر چکے
تو کہے اللہ کے نام سے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے آدمی کو پانی سے پیدا کیا اور اسنے ناتا
اور سسرال بنا دیا تیرا پروردگار (ہر ایک امر پر) قادر ہے - یہ کلمات

ذٰلِكَ فِي نَفْسِهٖ وَلَا يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَالْاَصْلُ فِي ذٰلِكَ مَارَوٰى
كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ثُمَّ اِنْ قُدِّرَ
اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا وَ
اِذَا ظَهَرَتْ اَمَارَةُ حَبَلِ الْمَرْاَةِ فَلْيُصَفِّ غِذَاءَهَا مِنَ
الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ لِيَتَخَلَّقَ الْوَلَدُ عَلٰى اَسَاسٍ لَا يَكُوْنُ لِلشَّيْطَانِ
عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ حِيْنِ الزِّفَافِ وَ
يَدُوْمُ عَلٰى ذٰلِكَ لِيَتَخَلَّصَ هُوَ وَاَهْلُهٗ وَوَلَدُهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ
فِي الدُّنْيَا وَمِنَ النَّارِ فِي الْعُقْبٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا فَمَعَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ
الْوَلَدُ صَالِحًا بَارًّا بِوَالِدَيْهِ طَائِعًا لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ ذٰلِكَ
بِبَرَكَةِ تَصْفِيَةِ الْغِذَاءِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْجِمَاعِ تَنَحّٰى عَنْهَا وَغَسَلَ
مَابِهٖ مِنَ الْاَذٰى وَتَوَضَّاَ اِنْ اَرَادَ الْعَوْدَ اِلَيْهَا وَاِلَّا اغْتَسَلَ
وَلَا يَنَامُ جُنُبًا فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَّشُقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِبَرْدٍ اَوْ بُعْدِ
حَمَّامٍ وَمَاءٍ اَوْ خَوْفٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَيَتَيَمَّمُ اِلٰى حِيْنِ زَوَالِ
ذٰلِكَ وَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْمُجَامَعَةِ وَيُغَطِّيْ رَاْسَهٗ
وَيَسْتَتِرُ عَنِ الْعُيُوْنِ وَاِنْ كَانَ عَنْ صَبِيٍّ طِفْلٍ لِاَنَّهٗ رُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ
اَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنَّهٗ اِذَا لَمْ يَسْتَتِرِ اسْتَحْيَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
خَرَجَتْ وَيَحْضُرُهُ الشَّيْطَانُ وَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ كَانَ
الشَّيْطَانُ فِيْهِ شَرِيْكًا وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنِ السَّلَفِ اَنَّهٗ اِذَا
لَمْ يُسَمِّ عِنْدَ الْجِمَاعِ الْتَفَّ الشَّيْطَانُ عَلٰى اِحْلِيْلِهٖ يَطَاُ
كَمَا يَطَاُ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ الْمُلَاعَبَةُ لَهَا قَبْلَ الْجِمَاعِ وَالْاِنْتِظَارُ
لَهَا بَعْدَ قَضَاءِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى تَقْضِيَ حَاجَتَهَا فَاِنَّ تَرْكَ
ذٰلِكَ مَضَرَّةٌ عَلَيْهَا وَرُبَّمَا اَفْضٰى اِلَى الْبَغْضَاءِ وَالْمُفَارَقَةِ
وَاِنْ اَرَادَ الْعَزْلَ عَنْهَا فَلَا يَفْعَلُ اِلَّا بِاِذْنِهَا اِنْ كَانَتْ
حُرَّةً وَبِاِذْنِ سَيِّدِهَا اِنْ كَانَتْ اَمَةً وَاِنْ كَانَتْ اَمَتَهٗ

اپنے دل مین کہے اور اُسکے کہنے مین اپنے دونون ہونٹ نہ ہلاوے اور دلیل اسمین وہ ہے
جو کریب نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بیوی سے جماع کرنیکا ارادہ کرے تو کہے شروع کرتا ہون
اللہ کے نام سے یا اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھیو اور جو کچھ تو نے ہمکو دیا ہے اُس سے بھی
شیطان کو دور رکھیو پھر اگر اُس جماع مین اُنکے درمیان بچہ کا ہونا مقدر ہو تو اُسے
شیطان کبھی ضرر نہ دیگا اور جب عورت کے حمل کی نشانی ظاہر ہو تو چاہیئے کہ اُسکی
غذا حرام اور شبہ والی چیز سے صاف رکھے تاکہ بچہ ایسی بنیاد پر پیدا ہو جس مین
شیطان کے لیے کوئی رستہ نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ بیاہ کے وقت (یعنے پہلی روز) سے ہی
اُسکا کھانا وغیرہ عمدہ رکھے اور ہمیشہ ایسا ہی کرے تاکہ وہ خود اور اُسکی بیوی اور اُسکا
بچہ دنیا مین شیطان سے اور عاقبت مین دوزخ سے بچ جاوین اللہ عزوجل نے
فرمایا اے ایمان والو اپنی جانون کو اور اپنے گھر والون کو دوزخ سے بچاؤ اور باوجود
اسکے بچہ نیک اپنے مان باپ سے نیکی کرنیوالا اپنے رب عزوجل کی فرمانبرداری کرنے
والا پیدا ہوتا ہے یہ سب کچھ غذا کے پاک کرنیکی برکت سے ہے پھر جب جماع سے فارغ
ہو تو عورت سے علیحدہ ہووے اور جو پلیدی اُسکے بدن پر ہو اُسے دہووے اور اگر اُسکے
پاس دوبارہ جانیکا ارادہ کرے تو وضو کر لے ورنہ غسل کرے اور جنابت کی حالت مین نہ
سووے کیونکہ یہ مکروہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے البتہ اگر غسل کرنا
سردی کے سبب یا حمام اور پانی کے دور ہونیکے سبب یا کسی خوف سے یا کسی اور وجہ سے اُسپر
دشوار ہو تو اس مانع کے دور ہونیتک تیمم کرے اور جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے
اور اپنا سر ڈھانپے اور آنکھون سے چھپے اگرچہ چھوٹا بچہ ہی ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیئے کہ پردہ کرے کیونکہ
جب وہ پردہ نہین کرتا تو فرشتے حیا کرتے ہین اور نکل جاتے ہین اور شیطان حاضر
ہو جاتا ہے اور جب اُن دونون کے درمیان بچہ ہو تو شیطان اسمین شریک ہوتا ہے اور اسی
طرح سلف سے مروی ہے یعنے جب وہ جماع کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو شیطان اُسکے
ذکر پر لپیٹ جاتا ہے اور وطی کرتا ہے جیسے وہ خود وطی کرتا ہے اور جماع سے
پہلے اُسے اپنی عورت سے کھیلنا مستحب ہے اور اپنی حاجت کے پورا کرنے کے بعد اُسکے
لیے انتظار کرنا بھی مستحب ہے تاکہ وہ بھی اپنی حاجت کو پورا کرلے کیونکہ اُسکا ترک
کردینا عورت کو رنج دیتا ہے اکثر اوقات یہ کام دشمنی اور جدائی کی حد تک پہونچا دیتا
ہے اور اگر عورت کے فرج سے باہر انزال کرنیکا ارادہ کرے تو اگر وہ عورت آزاد ہے تو بغیر اُسکی
اجازت کے نکرے اور اگر لونڈی ہو تو اُسکے مالک کی اجازت سے کرے اور اگر اُسکی اپنی لونڈی ہے

جاز بغير إذنها لأن الحق له دونها وقد جاء رجل إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال إن لي جارية هي خادمتنا
أطوف عليها وأنا أكره أن تحمل قال صلى الله عليه وسلم
اعزل عنها إن شئت فإنه سيأتيها ما قدر لها ويجتنب
وطيها في حال الحيض والنفاس وكذلك بعد انقطاع
الدم حتى تغتسل من الحيض قولا واحدا وفي النفاس
قبل الأربعين استحبابا فإن لم تجد الماء وجب التيمم
فإن خالف فوطئ فيه تصدق بدينار أو نصف دينار
على إحدى الروايتين وفي الأخرى يستغفر الله تعالى ويتوب
أن يرجع إلى مثله ولا يكفر ويجتنب وطيها في الموضع
المكروه قال النبي صلى الله عليه وسلم ملعون من
أتى امرأة في دبرها فإن لم تتشوق نفسه إلى الجماع لا يجوز
له تركه لأن لها حقا في ذلك وعليها مضرة في تركه لأن
شهوتها أعظم من شهوته وقد روى أبو هريرة أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال فضلت شهوة النساء على الرجال
بتسعة وتسعين إلا أن الله تعالى ألقى عليهن الحياء
وقيل الشهوة عشرة أجزاء تسعة منها للنساء وواحدة
للرجال والقدر الذي لا يجوز أن يؤخر الوطي عنه أربعة
أشهر إلا أن يكون له عذر فإن جاوز الأربعة الأشهر
كان لها فراقه وإن سافر عنها مدة أكثر من ستة أشهر
فطلبت منه القدوم فأبى أن يقدم مع القدرة كان
للحاكم أن يفرق بينهما إذا طلبت الزوجة ذلك وهذا
هو التوقيت الذي وقته عمر بن الخطاب للناس في مغازيهم
يسيرون شهرا ويقيمون أربعة أشهر ويسيرون راجعين
إلى أهليهم شهرا وإذا رأى امرأة غيره فأعجبته جامع امرأته
ليسكن ما به من التوقان لما روي عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه قال إذا رأى أحدكم امرأة تعجبه فليأت
أهله فإن الشيطان يقبل في صورة امرأة ويدبر في
صورة امرأة فمن لم تكن له امرأة يلجئ إلى الله عز

تو سوا اُسکے اذن کے بھی جائز ہے کیونکہ حق مرد کا ہی اسکا نہیں اور تحقیق ایک مرد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور عرض کی کہ میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری
خدمتگاری میں اُس سے جماع کرتا ہون اور میں اسکو حاملہ ہونیکو مکروہ سمجھتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اُسکے فرج سے باہر انزال کر کیونکہ جو کچھ
اسکے لیے مقدر کیا گیا ہے وہ اُس سے پیدا ہو ہی جاویگا اور حالت حیض و نفاس میں اُسکی
ساتھ وطی کرنیسے پرہیز کرے اور اسیطرح خون کے بند ہونے کے بعد بھی پرہیز کرے یہانتک کہ وہ
حیض سے نہالے اجماعًا اور نفاس میں چالیس روز سے پہلے استحبابًا پرہیز کرے پس اگر
پانی نہ پاوے تو تیمم واجب ہے اور اگر اسکی مخالفت کرے اور حالت حیض و نفاس میں وطی کرے
تو ایک دینار صدقہ کرے یا نصف دینار یہ حکم دو روایتوں میں سے ایک روایت میں ہے اور دوسری
میں ہے کہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور ایسے کام کو دوبارہ کرنیسے توبہ کرے اور کفارہ نہ دیوے اور مکروہ
جگہ میں وطی کرنیسے پرہیز کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے اسکے دبر میں
جماع کرے وہ ملعون ہے پس اگر اُسکے نفس کو جماع کرنے کا شوق نہ ہو تو جماع کا چھوڑ دینا اسکی
لیے درست نہیں کیونکہ عورت کے لیے اسمین حق ہے اور اُسکے چھوڑ دینے میں اُسپر ضرر ہے
کیونکہ عورت کی شہوت مرد کی شہوت سے بڑی ہے اور ابوہریرہ رض نے روایت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کی شہوت مردون سے ننانوے حصے زیادہ کی گئی ہے مگر اللہ تعالی
اُنپر حیا ڈالدیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شہوت کی دس جزین ہیں انمین سے نو عورتون
کے لیے ہیں اور ایک مردون کے لیے ہے اور اُس مدت کی مقدار جس سے وطی کی تاخیر
کرنی جائز نہیں چار ماہ ہے البتہ اگر مرد کے لیے کوئی عذر ہو تو زیادہ بھی درست ہے)
پس اگر چار ماہ گذر جاوین تو عورت کے لیے مرد سے جدائی ہوگی اور اگر مرد عورت سے
چھ ماہ سے زیادہ مدت تک سفر کرے اور عورت نے چاہا کہ چلا آوے اور اس نے باوجود
قدرت کے آنے سے انکار کیا تو جب عورت آپس میں جدائی کرنا چاہے حاکم کے لیے
جائز ہے کہ ان دونون میں جدائی کردے اور یہ وہ مدت مقرر ہے جسکو عمر بن خطاب رض
نے لوگون کے لیے انکے جہاد کرنیمین مقرر کیا کہ ایک ماہ چلیں اور چار ماہ مقر
مین رہین اور اپنے گھرون کی طرف لوٹتے ہوئے ایک ماہ سیر کرین اور جب کوئی کسی
کی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اپنی عورت سے جماع کرلے تاکہ جو خواہش
اُسے ہے وہ بیٹھ جاوے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب تم میں سے
کوئی کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اُسے خوش لگے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے جماع کرے
کیونکہ شیطان عورت کی صورت بنکر سامنے آتا ہے اور عورت کی شکل میں
پیٹھ پھیر جاتا ہے پس جسکی عورت نہ ہو تو وہ اللہ عزوجل کی پناہ لے۔

وجل ويسأله السلامة من المعاصي ويستعيذ به
من الشيطان الرجيم ولا يجوز له ان يحدث غيره
بما جرى بينه وبين اهله من امر الجماع ولا للمرأة ان
تحدث بذلك للنساء لان ذلك سخف ودناءة و
قبيح في الشرع والعقل لما روى ابو هريرة في حديث
فيه طول عن النبي صلى الله عليه وسلم الى ان قال ثم
اقبل على الرجال فقال هل منكم الرجل اذا اتى اهله
فاغلق عليه بابه والقى عليه ستره واستتر بستر الله
قالوا نعم قال ثم يجلس بعد ذلك فيقول فعلت كذا فعلت كذا
قال فسكتوا قال فاقبل على النساء فقال هل منكن من
تحدث فسكتن فجثت فتاة على احدى ركبتيها و
تطاولت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليراها ويسمع
كلامها فقالت يا رسول الله انهم يتحدثون وانهن ليتحدثنه
فقال هل تدرون ما مثل ذلك انما مثل ذلك مثل
شيطانة لقيت شيطانا في السكة فقضى منها حاجته
والناس ينظرون اليه الا ان طيب الرجال ما ظهر ريحه
ولم يظهر لونه الا ان طيب النساء ما ظهر لونه ولم يظهر
ريحه **فصل** واذا دعا امرأته للجماع فابت عليه كانت
لله تعالى عاصية وعليها وزر قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث
ابي هريرة ايما امرأة منعت زوجها حاجته كانت عليها قيراطان
من الاثم وايما رجل منع زوجته حاجتها كان عليه من الاثم
قيراط يعني الاثم وفي بعض الاحاديث قال صلى الله عليه
وسلم اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فلتأته وان كانت
على التنور وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فابت عليه فبات
غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح وعن قيس بن
سعد رضي الله عنه قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبان لهم فاتيت النبي صلى الله عليه و
سلم فقلت يا رسول الله انت احق ان يسجد لك فقال

اور اُس سے گناہوں سے سلامتی مانگے اور اسی کی شیطان مردود سے پناہ لے اور اُسے
دوسرے کے روبرو وہ باتیں کرنی درست نہیں جو اُسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جماع کے
حال سے ہوتی ہوں اور عورت کے لیے بھی دوسری عورتوں کے روبرو یہ باتیں کرنی جائز
نہیں کیونکہ بلحاظ شرع اور عقل کے یہ ایک قسم کی بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اسلیئے
کہ ابو ہریرہؓ نے ایک لمبی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یہانتک
کہ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا
تم میں سے کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو اپنے پردے کے
لیے دروازے کو بند کر لیتا ہے اور اپنے اوپر اپنا پردہ ڈال دیتا ہے اور اللہ کے پردے سے پردہ
کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں ہے پھر آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے بیٹھتا ہے اور کہتا ہے
میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا ابو ہریرہؓ نے کہا پس سب خاموش ہو گئے ابو ہریرہ رضی نے
کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے
کوئی ایسی عورت بھی ہے جو یہ بات کرتی ہے پس وہ چپ ہو گئیں اور ایک جوان عورت
اپنے گھٹنے کے بل کھڑی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدھی کھڑی ہوئی
تا کہ رسول اللہ اُسے دیکھیں اور اسکی کلام سنیں پس عرض کرنے لگی یا رسول اللہ یہ مرد باتیں
کرتے ہیں اور یہ عورتیں بھی باتیں کرتی ہیں آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ اسکی کیا مثال ہے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک شیطانی کوچہ میں شیطان کو ملا اور وہ اُس سے اپنی حاجت کو پورا کرے
حالانکہ لوگ اُسے دیکھتے ہوں خبردار مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور اسکا رنگ ظاہر
نہ ہو خبردار عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور اسکی بو ظاہر نہ ہو **فصل** اور جب
عورت کو جماع کے لیے بلاوے اور وہ اُسکے پاس آنے سے انکار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہوگی
اور اُسے گناہ ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کی حدیث میں فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو اُسکی
حاجت پورا کرنے سے روکے تو اُسپر دو قیراط گناہ ہوگا اور جو مرد اپنی عورت کو اُسکی حاجت پورا کرنے سے
روکے تو اُسپر ایک قیراط گناہ ہوگا امر کا معنے گناہ ہے اور بعض حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے تو چاہیے کہ وہ آ جاوے
اگرچہ وہ تنور پر ہو اور ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ اُسکے پاس نہ آوے پس مرد نے اُسپر
غصہ میں رات کاٹی تو صبح تک فرشتے اُس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور قیس بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شہر حیرہ میں آیا پس میں نے انکو دیکھا کہ
اپنے بادشاہ مرزبان کو سجدہ کرتے ہیں پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس امر کے زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جاوے تو

صلى الله عليه وسلم ارأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد له
قال قلت لا قال صلى الله عليه وسلم فلا تفعلوا ذلك لو
قال صلى الله عليه وسلم لو كنت آمر احدا ان يسجد لاحد
لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله
عز وجل لهم عليهن من الحقوق والمرزبان هو ملك العجم و
عن حكيم بن معاوية القشيري عن ابيه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما حق زوجة احدنا عليه قال صلى الله عليه وسلم ان تطعمها اذا طعمت و
تكسوها اذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح الوجه ولا
تهجر الا في البيت فان اصرت المرأة على النشوز وهو
الامتناع عن الاجابة بهذا الشأن او تجيب متكرهة
متبرمة فليبدأ الزوج بوعظها وتخويفها بالله عز وجل
فان قامت على ذلك هجرها في المضجع والكلام فيما دون
ثلثة ايام فان ارتدعت والا كان له ضربها ضربا لا يكون
مبرحا كالدرة او مخراق لان المقصود ارتداعها وطاعتها
له لا اهلاكها فان لم ينصلح الحال بينهما بعث الحاكم
حكمين حرين مسلمين عدلين من اهلهما ويوكلانهما
الزوجان فينظران بينهما ما فيه من المصلحة من اصلاح
او فراق بمال وغيره فما يفعلان يلزمهما حكمه

فصل ويستحب وليمة العرس والسنة ان لا
ينقص فيها عن شاة وباي شيء اولم من الطعام جاز و
تجب اجابته اذا كان مسلما في اليوم الاول ويستحب في
اليوم الثاني ويباح في اليوم الثالث بل هو دناءة والاصل
في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
لعبد الرحمن اولم ولو بشاة وقال صلى الله عليه وسلم الوليمة
في اول يوم حق والثاني معروف وبعد ذلك دناءة و
قال صلى الله عليه وسلم في حديث ابن عمر رضي الله عنهما
اذا دعي احدكم الى وليمة عرس فليجب فان كان مفطرا
اكل وان كان صائما تركه وانصرف وهل يكره النثار
والتقاطه ام لا على روايتين على احدهما يكره لما فيه

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ بتلا کہ اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا تو اُسے
سجدہ کریگا میں نے عرض کیا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے
لیے سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو البتہ میں عورتوں کو اپنے خاوندوں کے سجدہ کرنیکا حکم دیتا
بباعث ان حقوق کے جو اللہ عزوجل نے مردوں کے لیے عورتوں پر مقرر کیے اور مرزبان
انکا بادشاہ تہا اور حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی
اُسنے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کی بیوی کا مرد پر
کیا حق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ جب تو کہاوے اُسے بہی کہلاوے اور جب تو
پہنے تو اُسے بہی پہناوے اور مُنہ پر نہ مار اور مُنہ کو برا نہ کہہ اور جدائی نہ کر مگر گہر میں
پس اگر عورت نشوز پر ہمیشگی کرے (اور نشوز کا معنے اُس کام کو قبول کرنے سے بند رہنا
ہے یا اسکی بات ناخوشی سے لڑتے ہوے ماننا ہے) تو چاہیے کہ خاوند اُسے نصیحت کرنا اور اللہ
عزوجل سے ڈرانا شروع کرے پس اگر اُسنے نافرمانی پر قائم رہے تو اس سے تین روز سے کم
بچہونے اور کلام میں جدائی کرے اگر وہ باز آجاوے تو بہتر ورنہ اُسکو مارنا درست ہے لیکن
ایسی چیز سے کہ جو ظاہر اثر نہ کرے جیسے درہ اور کوڑا کیونکہ اصلی مقصود (نافرمانی سے)
اُسے باز رکہنا ہے اور اپنے لیے اسکی فرمانبرداری ہے اُسکا ہلاک کر دینا مقصود نہیں
اگر دونوں کے درمیان حال درست نہ ہو تو حاکم دو آزاد مسلمان اُن دونوں کے قریبوں
میں سے پنچ بناکر بہیجے اور میاں بیوی انکو وکیل کریں اور وہ دونوں اُس امر میں غور
کریں جسمیں اُن دونوں کے لیے مصلحت ہو خواہ صلح ہو خواہ مال وغیرہ دیکر جدائی ہو
اور جو کچھ وہ کریں میاں بیوی کو اُن دونوں کا حکم ماننا لازم ہوگا

فصل اور
نئے نکاح کا ولیمہ کرنا مستحب ہے اور سنت ہے کہ ولیمہ ایک بکری سے کم نہ ہو اور کہانے
میں سے جس چیز سے ولیمہ کرے جائز ہے اور اُسکا پہلے دن میں قبول کرنا واجب ہے جب
مسلمان ہو اور دوسرے دن میں مستحب ہے اور تیسرے دن میں مباح ہے بلکہ وہ کمینہ پن
ہے اور اسمیں دلیل وہ روایت ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے
عبدالرحمن کو فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو۔ اور نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پہلے دن میں ولیمہ حق ہے اور دوسرے دن میں مشہور ہے اور بعد اسکے
کمینہ پن ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث
میں فرمایا جب تم میں سے کوئی نئے نکاح کے ولیمہ کی طرف بلایا جاوے تو چاہیے
کہ قبول کرے پس اگر بے روزہ ہو تو کہالے اور اگر روزہ دار ہو تو چہوڑ دیوے اور واپس چلا آوے
اور کیا نکاح کے بعد چہوہارے وغیرہ ڈالنے اور اُن کا چننا مکروہ ہے یا نہیں یہ مسئلہ
دو روایتوں پر ہے ان دونوں میں سے ایک روایت پر مکروہ ہے کیونکہ اس میں

مِنَ التَّخَمُّتِ الدَّنَاءَةِ لِلنَّفْسِ وَالْمَهَانَةِ وَالشَّرَاهَةِ فَكَانَتِ
الصِّيَانَةُ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى وَتَرْكُهُ فِي بَابِ الْوَرَعِ اَحْرٰى وَعَلَى
الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ لَا يُكْرَهُ لِمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ
بَدَنَةً وَخَلَّى بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَسَاكِيْنِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ
وَلَا فَرْقَ بَيْنَ النِّثَارِ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَاَوْلٰى مِنْ ذٰلِكَ الْقِسْمَةُ بَيْنَ
الْحَاضِرِيْنَ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ وَاَحَلُّ وَاَدْخَلُ فِي بَابِ الْوَرَعِ **فَصْلٌ**
فَاِذَا كَمُلَتْ شَرَائِطُ النِّكَاحِ وَهُوَ حُصُوْلُ الْوَلِيِّ الْعَدْلِ وَ
الشُّهُوْدِ الْعُدُوْلِ وَالْكَفَاءَةِ وَالْخُلُوِّ مِنَ الْمَوَانِعِ مِنَ الرِّدَّةِ وَ
الْعِدَّةِ وَغَيْرِهِمَا اسْتَاْذَنَهَا الْعَاقِدُ لِلنِّكَاحِ اِذَا لَمْ تَكُنْ مُجْبَرَةً
وَاِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا اَوْ بِكْرًا لَا اَبَ لَهَا ثُمَّ عَرَّفَهَا الزَّوْجُ مِقْدَارَ
الصَّدَاقِ وَصِفَتَهُ ثُمَّ يَخْطُبُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَاْمُرُ بِذٰلِكَ الْوَلِيَّ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِحْبَابِ فِي الْاَوْلٰى ثُمَّ
يَسْتَنْطِقُهُ فَيَقُوْلُ لَهُ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِنْتِيْ اَوْ اُخْتِيْ فُلَانَةَ
فَيُسَمِّيْهَا عَلٰى مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ مِنَ الصَّدَاقِ وَيَقُوْلُ الزَّوْجُ
قَدْ قَبِلْتُ هٰذَا النِّكَاحَ وَلَا يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ اِلَّا بِالْعَرَبِيَّةِ
لِمَنْ يُحْسِنُهَا فَاِنْ لَمْ يُحْسِنْهَا فَبِلِسَانِهِ وَلُغَتِهِ وَهَلْ يَلْزَمُهُ
تَعَلُّمُ الْعَرَبِيَّةِ اِذَا لَمْ يُحْسِنْهَا لِعَقْدِ النِّكَاحِ اَمْ لَا عَلَى الْوَجْهَيْنِ وَ
يُسْتَحَبُّ اَنْ يَخْطُبَ بِخُطْبَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِاَنَّهُ رُوِيَ اَنَّ
الْاِمَامَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ كَانَ اِذَا شَهِدَ اِمْلَاكًا وَلَمْ يَسْمَعْ
خُطْبَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ تَرَكَ الْاِمْلَاكَ وَانْصَرَفَ وَ
هُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ مُوْسَى
السَّقَطِيُّ بِبَغْدَادَ عَنِ الْقَاضِي الْمُظَفَّرِ هَنَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ
ابْنِ نَصْرٍ النَّسَفِيِّ عَنِ الْقَاضِي اَبِيْ عُمَرَ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ
الْوَاحِدِ الْهَاشِمِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ
اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ الْمُقْرِيْ
قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي
الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

نفس کے لیے بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اور لوٹنا اور حرص ہے پس اس سے بچنا بہتر ہے
اور پرہیزگاری کے باب میں اسکا چھوڑ دینا بہت لائق ہے اور دوسری روایت
میں مکروہ نہیں ہے اسلیے کہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قربانی
کیا اور اُسے مسکینوں کے درمیان چھوڑ دیا اور فرمایا جو چاہے کاٹ لے اور اسمیں
اور چھوہارے وغیرہ کے ڈال لینے میں کوئی فرق نہیں اور حاضرین میں بانٹ
دینا اس سے بہتر ہے کیونکہ یہ بہت اچھا اور بہت حلال ہے اور پرہیزگاری کے باب میں
اسنے یادہ دخل ہے **فصل** پس جب نکاح کی شرطیں کامل ہو جاویں اور وہ عادل
ولی اور عادل گواہوں اور برادری کا پایا جانا ہے اور مانع یعنے مرتد ہو جانے اور
عدت وغیرہ سے خالی ہونا ہے تو نکاح کرنیوالا نکاح کے لیے عورت سے اجازت مانگے
جبکہ وہ عورت جبر نکی گئی ہو اور یہ حکم جب ہے کہ بیوہ ہو یا بکر ہو اور اسکا باپ نہو
اور دولہا اُسے مہر کے مقدار اور اسکی صفت بتلادے پھر (ناکح) خطبہ پڑھے اور اللہ
عزوجل سے بخشش مانگے اور مستحب اور اولی ہے کہ (ناکح) خطبہ پڑھنے کا حکم ولی کو دیوے
پھر ولی دولہا کو بلاوے اور اُس سے کہے کہ میں نے تجھے اپنی بیٹی یا اپنی بہن فلانی نکاح
کردی اُس مہر کے عوض میں جس پر دونوں نے اتفاق کیا ہو اور دولہا کہے میں نے
اس نکاح کو قبول کیا اور نکاح بدون عربی زبان کے درست نہیں اور یہ حکم اسکے لیے
ہے جو اسے اچھا جانتا ہو اور اگر اسے اچھا نہیں جانتا تو اپنی زبان اور بولی میں نکاح
کرے اور جب وہ عربی اچھی طرح نہ جانتا ہو تو کیا اُسے عربی کا سیکھنا عقد نکاح کے
لیے لازم ہے یہ مسئلہ دو وجہوں پر ہے اور مستحب ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا خطبہ پڑھے
کیونکہ مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل جب کسی نکاح میں حاضر ہوا کرتے تھے اور عبد اللہ
بن مسعود رض کا خطبہ نہ سنتے تو نکاح کو چھوڑ دیتے اور لوٹ آتے اور وہ خطبہ یہ ہے
جسکی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک بن موسی سقطی نے بغداد میں قاضی مظفر
ہناد بن ابراہیم بن محمد بن نصر نسفی سے انہوں نے قاضی ابو عمر قاسم بن جعفر
بن عبد الواحد ہاشمی بصری سے انہوں نے محمد بن احمد لولوی سے انہوں نے
ابو داؤد سے نقل کی انہوں نے کہا ہم سے محمد بن سلیمان انباری مقری
نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی انہوں نے
اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبیدہ سے
انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے نقل کی انہوں نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ حاجت (یہ) سکھلایا سب تعریف اللہ کو ہے ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے
مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائیوں سے

أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ
مَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَ
الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَيُسْتَحَبُّ
أَنْ يُضِيفَ إِلَيْهَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَإِنْ قَرَأَ
غَيْرَ هٰذِهِ الْخُطْبَةِ جَازَ مِثْلَ أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَرِّدِ
بِالْآلَاءِ الْجَوَادِ بِإِعْطَائِهِ الَّذِي تَجَلَّى بِأَسَامِيهِ الْمُتَوَحِّدِ
بِكِبْرِيَائِهِ لَا يَصِفُ الْوَاصِفُونَ صِفَتَهُ وَلَا يَنْعَتُهُ النَّاعِتُونَ
حَقَّ نَعْتِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْمَعْبُودُ لَيْسَ
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ
الْغَفَّارُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا صَفِيًّا
بَرِيًّا مِنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا فَبَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ سِرَاجًا زَاهِرًا
وَنُورًا سَاطِعًا وَبُرْهَانًا لَامِعًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى
آلِهِ أَجْمَعِينَ ثُمَّ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمُورَ كُلَّهَا بِيَدِ اللّٰهِ يُصَرِّفُهَا
فِي طَرَائِقِهَا وَيُمْضِيهَا فِي حَقَائِقِهَا لَا مُقَدِّمَ لِمَا أَخَّرَ وَلَا مُؤَخِّرَ
لِمَا قَدَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ اثْنَانِ إِلَّا بِقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ وَلِكُلِّ
قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ
يُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ وَكَانَ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهِ
أَنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَخْطُبُ كَرِيمَتَكُمْ فُلَانَةَ
بِنْتَ فُلَانٍ وَقَدْ شَكَرَ رَاغِبًا فِيكُمْ خَاطِبًا كَرِيمَتَكُمْ وَ
قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ الْاِتِّفَاقُ فَزَوِّجُوا
خَاطِبَكُمْ وَأَنْكِحُوا رَاغِبَكُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ

اور اپنے عملون کی برائیون سے ہم اللہ کی ہی پناہ لیتے ہین پس جسکو اللہ ہدایت کرے اُسے
کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت کرنیوالا نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد صلعم اسکے بندے ہین اور اسکے رسول ہین اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکو ایک جان سے
پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا بنایا اور اُن دونون سے بہت سے مرد اور عورتین پھیلائین اور
ڈرو اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو اور (ڈرو) قرابت سے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہے اے ایمان
والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تمہارے واسطے تمہارے عمل سنواریگا اور تمہارے لیئے
تمہارے گناہ بخشیگا اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا پس تحقیق وہ
بڑی مراد کو پہونچا اور مستحب ہے کہ ان آیتون کے ساتھ اللہ تعالی کے (اس) قول کو بھی ملائے
اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو اگر وہ
فقیر ہونگے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انکو غنی کردیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے جسکو
چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے اور اگر اس خطبہ کے سوا کوئی اور خطبہ پڑھے تو جائز ہے
جیسے کہ یون کہے سب تعریف اللہ کو ہے جو اپنی نعمتون سے اکیلا ہے اپنی بخشش سے دینے والا
وہ اللہ جو اپنے نامون سے ظاہر ہوا اور اپنی بزرگی مین اکیلا ہے اسکی صفت کرنیوالے اسکی صفت
نہین کرسکتے اور اسکی تعریف کرنیوالے اسکی پوری تعریف نہین کرسکتے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہین جو اکیلا اور بے نیاز اور معبود ہے اسکی مثل کوئی چیز نہین اور وہ سننے
والا دیکھنے والا ہے اللہ غالب بخشنے والا بابرکت ہے اسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ
نبی تمام عیبون سے پاک صاف بھیجا ہے پس جو کچھ دیکر آپ بھیجے گئے تھے وہ آپنے پہونچا دیا اور
وہ چراغ روشن اور نور بلند اور چمکتی ہوئی دلیل ہے اللہ تعالی آپ پر اور آپ کی تمام
آل پر درود بھیجے پھر تحقیق یہ کام سب کے سب اللہ کے ہاتھ مین ہین انکو انکے رستون
مین پھیرتا ہے اور انکو انکی مناسب جگہ ہو نمین چلاتا ہے جسکو وہ پیچھے کرے اُسے کوئی
آگے کرنیوالا نہین اور جسکو وہ آگے کرے اُسے کوئی پیچھے کرنیوالا نہین اور بجز اسکی قضا
و قدر کے دو جمع نہین ہوسکتے اور ہر قضا کے لیے تقدیر ہے اور ہر تقدیر کے لیے ایک وقت مقرر ہے
اور ہر وقت کے لیے کتاب ہے اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور لوح محفوظ اسکے پاس ہے اور اسی
کی قضا و قدر مین تھا کہ فلان شخص فلان کا بیٹا تمہاری فلانی فلان کی نیک لڑکی کی درخواست کرتا
اور وہ تم مین رغبت کرتا ہوا تمہاری نیک لڑکی کا خطبہ کرتا ہوا تمہارے پاس آیا ہے اور اُسنے اُسکے
لیے اتنا مہر جتنے پر اتفاق ہوا ہے خرچ کردیا ہے پس تم اپنے خطبہ کرنے والے کو اور اپنے
رغبت کرنیوالے کو نکاح کردو اللہ تعالی نے فرمایا اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو
اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو نکاح کرو۔ اگر وہ فقیر ہونگے

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ عَقَدَ النِّكَاحَ عَلٰى مَا قَدْ مَنَا ذِكْرَهُ

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَدَحَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِرَارَكُمْ عَلٰى خِيَارِكُمْ فَيَدْعُوْا خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَرَوٰى سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ وَقَبْلَ اَنْ تَسْتَغْفِرُوْا فَلَا يُغْفَرَ لَكُمْ اَلَا اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَدْفَعُ رِزْقًا وَلَا يُقَوِّبُ اَجَلًا اَلَا اِنَّ الْاَحْبَارَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالرُّهْبَانَ مِنَ النَّصَارٰى لَمَّا تَرَكُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ اَنْبِيَآئِهِمْ ثُمَّ عُمُّوْا بِالْبَلَآءِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ مُكَلَّفٍ عَالِمٍ بِذٰلِكَ بِشَرْطِ الْقُدْرَةِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُؤَدِّيْ اِلَى الْفَسَادِ عَظِيْمٍ وَضَرَرٍ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ اِمَامًا اَوْ عَالِمًا اَوْ قَاضِيًا اَوْ وَاحِدًا مِّنَ الرَّعِيَّةِ وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ بِالْمُنْكَرِ وَالْقَطْعَ بِهٖ لِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَوْفِ الْوُقُوْعِ فِي الْاِثْمِ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ الْمُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَمْرُ بِخِلَافِ مَا ظَنَّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ كَشْفُ مَا سُتِرَ عَنْهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے اور جب خطبہ سے فارغ ہو تو نکاح باندھے جسطرح ہمنے آگے اُسکا بیان کیا۔

باب اچھی بات کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کے بیان میں

اور اللہ عزوجل نے اچھی بات کے حکم کرنیوالون اور بری بات سے روکنیوالون کا بیان فرمایا اور اپنی کتاب مین تعریف کی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا وہ اچھی بات کا حکم کرنیوالے ہین اور بری بات سے روکنے والے ہین اور اللہ کی حدون کو نگاہ رکھنے والے ہین اور اللہ کے ساتھ ایمان لاتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا اور مومن مرد اور مومن عورتین بعض اُنکے بعض کے دوست ہین اچھی بات کا حکم کرتے ہین اور بری بات سے منع کرتے ہین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روی ہے آپنے فرمایا البتہ تم اچھی بات کا حکم کروگے اور بری بات سے منع کروگے یا البتہ اللہ عزوجل تمہارے برون کو تمہارے نیکون پر مسلط کر دیگا پس تمہارے نیک لوگ دعا کرینگے اور اُنکی دعا قبول نہ کی جاویگی اور سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے روایت کی انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو پہلے اسکے کہ تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جاوے اور پہلے اسکے کہ تم بخشش مانگو اور تمہارے لیئے بخشش نہ کی جاوے خبردار اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا روزی کو دور نہین کرتا اور عمر کو کم نہین کرتا خبردار جب یہودیون سے علما نے اور نصاری مین سے زاہدون نے اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالی نے اُنکے پیغمبرون کی زبانون کے ذریعہ سے انکو لعنت کر دی پھر وہ سبکے سب بلا مین گرفتار کیئے گئے اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا ہر ایک مسلمان آزاد عاقل بالغ اُسکے جاننے والے پر واجب ہے لیکن بشرط قدرت کے ایسی وجہ پر کہ بڑے فساد کی حد تک اور اُسکے جان اور مال اور عیال کی تکلیف کی حد تک پہونچاوے اور اسمین کچھ فرق نہین کہ وہ امام ہو یا عالم ہو یا قاضی ہو یا کوئی شخص رعیت مین سے ہو اور ہمنے بری بات کو علم ہونے اور اُسپر یقین ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہے کہ اُسمین گناہ مین واقع ہونے کا خوف ہے کیونکہ منع کرنے والا اس بات سے بے خوف نہین کہ وہ کام اسکے گمان کے برخلاف ہو حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہے اور جو چیز اُس سے پوشیدہ ہے اُسکا ظاہر کرنا اُسپر واجب نہین کیونکہ اللہ تعالے نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا اور تم نے

وَلَا تَجَسَّسُوا اِنَّمَا الْوَاجِبُ عَلَيْهِ اِنْكَارُ مَا ظَهَرَ وَفِي بَحْثِ مَا سُتِرَ كَشْفُ السِّتْرِ وَذٰلِكَ مَمْنُوْعٌ عَنْهُ

فَصْلٌ وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْقُدْرَةَ عَلٰى ذٰلِكَ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَكُوْنُ فِيْهِمْ رَجُلٌ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ وَيَقْدِرُوْنَ اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ قَبْلَ اَنْ يَتُوْبُوْا فَقَدْ شَرَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُدْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَتِ الْغَلَبَةُ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ وَعَدْلِ السُّلْطَانِ وَمُعَاوَنَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَاَمَّا اِذَا كَانَ الْاِنْكَارُ تَعْزِيْرًا بِالنَّفْسِ وَلُحُوْقِ ضَرَرٍ بِهٖ وَبِمَالِهٖ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَرَّضُ لِمَا لَا يُمْكِنُهٗ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اَمْرًا لَا تَسْتَطِيْعُوْنَ تَغْيِيْرَهٗ فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ يُغَيِّرُ فَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِنْكَارُ فَهَلْ يَجُوْزُ اِنْكَارُهٗ اِذَا غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهِ الْخَوْفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَعِنْدَنَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ وَهُوَ الْاَفْضَلُ اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَزِيْمَةِ وَالصَّبْرِ فَهُوَ كَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَعَ الْكُفَّارِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قِصَّةِ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ اَوْ لِاِظْهَارِ كَلِمَةِ الْاِيْمَانِ عِنْدَ ظُهُوْرِ كَلِمَةِ الْكُفْرِ لِاَنَّ الْفُقَهَاءَ اتَّفَقُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَاِنَّمَا الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِيْ غَيْرِ هٰذَيْنِ الْمَوْضِعَيْنِ

فَصْلٌ فَاِذَا ثَبَتَ وُجُوْبُ الْاِنْكَارِ فَالْمُنْكِرُوْنَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ فَقِسْمٌ يَكُوْنُ اِنْكَارُهُمْ بِالْيَدِ وَهُمُ الْاَئِمَّةُ وَالسَّلَاطِيْنُ وَالْقِسْمُ الثَّانِيْ اِنْكَارُهُمْ

اور تم جستجو نہ کرو اور اُسپر صرف اُسی چیز کا انکار کرنا واجب ہے جو ظاہر ہوا اور پوشیدہ بات میں بحث کرنا پردہ کھولنا ہے اور اس سے (شریعت میں) ممانعت کی گئی ہے

فصل اور ہمنے اس امر پر قدرت کی شرط صرف اس واسطے لگائی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو ایسی قوم ہو کہ اُسمین کوئی آدمی گناہ کرتا ہو اور وہ اُسکو گناہ سے پھیر دینے پر قادر ہوں اور اسے نہ پھیرین تو اللہ تعالی اُن سب کو عذاب مین گرفتار کرتا ہے پہلے اسکے کہ توبہ کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُسمین قدرت کی شرط کی اور یہ اُس وقت ہے جب نیک لوگون کا غلبہ اور بادشاہ کا عدل اور بھلائی والون کی مدد ہو اور جب منع کرنا باعث تعزیر نفس ہو اور اُسکے اور اسکے مال کے لیے باعث تکلیف ہو تو پھر اُسپر منع کرنا واجب نہین کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اپنے ہاتھون کو ہلاکت مین نہ ڈالو اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور اپنی جانون کو قتل نہ کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی جان کا ذلیل کرنا درست نہین عرض کیا گیا یا رسول اللہ مومن کسطرح اپنی جان کو ذلیل کرتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کام کی اُسے طاقت نہ ہو اسمین دخل نہ دیوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے کام کو دیکھو جسکے پھیر دینے کی تم طاقت نہین رکھتے تو صبر کرو یہانتک کہ اللہ ہی اُسے پھیرے جب ثابت ہو گیا کہ (بوقت تعزیر نفس اور ہلاکت جان و مال) اُسپر منع کرنا واجب نہین تو کیا اُس وقت بھی منع کرنا درست ہے یا نہین جب اپنی جان کی ہلاکت کے خوف کا اُسے ظن غالب ہو پس ہمارے نزدیک یہ جائز ہے اور یہی افضل ہے جب اہل قصد و صبر سے ہو پس یہ کام ایسا ہوگا جیسا اللہ کی راہ مین کافرون سے جہاد۔ اور اللہ تعالی نے لقمان علیہ السلام کے قصے مین فرمایا اور اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ سے فرمایا اے ابو ہریرہ اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اسپر صبر کر خصوصاً جبکہ ظالم بادشاہ کے پاس ہو یا بوقت ظاہر ہونے کلمہ کفر کے ایمان کا کلمہ ظاہر کرنے کے لیے ہو کیونکہ فقہا نے اسپر اتفاق کیا ہے اور ہم مین اور اُن مین اختلاف ان دونون جگہون کے سوا اور جگہون مین ہے

فصل پس جب انکار کا واجب ہونا ثابت ہو گیا پس انکار کرنے والے تین قسم مین۔ ایک وہ قسم ہے جن کا انکار ہاتھ (یعنے مارنے پیٹنے) سے ہو وہ امام اور بادشاہ ہین دوسری وہ قسم ہے جن کا انکار زبان سے ہو۔

بِاللِّسَانِ دُوْنَ الْيَدِ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ اِنْكَارُهُمْ بِالْقَلْبِ هُمُ الْعَامَّةُ وَقَدْ جَاءَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى حَدِيْثٌ وَّهُوَ مَا رَوٰى اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ يَعْنِيْ اَضْعَفَ فِعْلِ الْاِيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا لَا يَسْتَطِيْعُ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مُنْكَرٌ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ

فصل وَاِنْ غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ عَدَمُ زَوَالِ الْمُنْكَرِ وَبَقَاؤُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِنْكَارُ اَمْ لَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رحـ اِحْدٰهُمَا يَجِبُ لِجَوَازِ اَنْ يَّرْتَدِعَ وَيَنْزَجِرَ وَيَرِقَّ قَلْبُهٗ وَيَلْحَقَهُ التَّوْفِيْقُ وَالْهِدَايَةُ بِبَرَكَةِ صِدْقِهٖ فَيَرْجِعَ عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ وَالظَّنُّ لَا يَمْنَعُ مِنْ جَوَازِ اِنْكَارِهٖ وَالرِّوَايَةُ الْاُخْرٰى لَا يَجِبُ عَلَيْهِ اِنْكَارُهٗ حَتّٰى يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ زَوَالُهٗ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِالْاِنْكَارِ زَوَالُ الْمُنْكَرِ فَاِذَا قَوِيَ فِي الظَّنِّ بَقَاؤُهٗ كَانَ تَرْكُهٗ اَوْلٰى

فصل وَيُشْتَرَطُ فِي الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرِ خَمْسُ شَرَائِطَ اَوَّلُهَا اَنْ يَّكُوْنَ عَالِمًا بِمَا يَاْمُرُ وَيَنْهٰى وَالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ قَصْدُهٗ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِعْزَازَ دِيْنِ اللّٰهِ وَاِعْلَاءَ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمْرِهٖ دُوْنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالْحَمِيَّةِ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّمَا يُنْصَرُ وَيُوَفَّقُ وَيَزُوْلُ بِهِ الْمُنْكَرُ اِذَا كَانَ صَادِقًا مُّخْلِصًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ فَاِذَا اتَّقَى الشِّرْكَ وَتَرَكَ نَظَرَ الْخَلْقِ فِيْ اِنْكَارِهٖ وَاَحْسَنَ الْعَمَلَ بِالْخَلَاصِ فِيْ ذٰلِكَ كَانَ الظَّفَرُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ لَهُ الْخِذْلَانُ وَالصَّغَارُ وَالذِّلَّةُ وَالْمَهَانَةُ وَبَقَاءُ الْمُنْكَرِ عَلٰى حَالِهٖ بَلْ زِيَادَتُهٗ وَتَفَاقُمُهٗ وَصَرَاقُ

سوا ہاتھ کے اور وہ علماء ہیں اور تیسرا قسم انکا منع کرنا ہے دل سے اور وہ لوگ عام ہیں اور اسی مطلب میں ایک حدیث مروی ہے اور وہ یہ ہے جو ابو سعید خدری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اُسے یہ بھی طاقت نہیں تو اپنے دل سے اُسکو برا سمجھے) اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے یعنے یہ کام ایمان کا بہت ضعیف ہے اور بعض صحابہ رضی سے مروی ہے انہوں نے کہا جب تم میں سے کوئی ایسی بات دیکھے جس سے منع کرنے کی اُسے طاقت نہ ہو تو چاہیے کہ تین دفعہ یہ کہے یا اللہ بیشک یہ برائی ہے جب وہ یہ کہیگا تو اُسے اُس شخص کا سا ثواب ہوگا جس نے اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا

فصل اور اگر اُسے اُس برائی کے دور ہونے کا اور اُس شخص کے اُسی برائی پر قائم رہنے کا غالب ظن ہو تو کیا منع کرنا اُسپر واجب ہے یا نہیں اسمیں امام احمد رح سے دو روایتیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ منع کرنا واجب ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ باز آجاوے اور ہٹ جاوے اور اُسکا دل نرم ہو جاوے اور اُسے نیک کام کی توفیق اور اس شخص کے صدق کی برکت سے ہدایت ہو جاوے اور جو برائی کرتا ہے اُس سے باز آجاوے اور صرف ظن کرنا اُسکے منع کرنے کے جواز کو نہیں روکتا اور دوسری روایت یہ ہے کہ اُسپر اُسکا منع کرنا واجب نہیں جب تک اُسکو برائی کو دور ہو جانے میں اُسکا ظن غالب ہو کیونکہ منع کرنے سے مقصود برائی کا دور کرنا ہے جب ظن میں برائی کا باقی رہنا قوی ہو تو اُسکا ترک کرنا بہتر ہے

فصل اور اچھی بات کے حکم کرنے اور بری بات سے منع کرنے میں پانچ شرطیں ہیں انمیں سے اول یہ ہے کہ وہ جس کام کا حکم دیتا ہے اور جس کام سے منع کرتا ہے اُسے جانتا ہو دوسری یہ ہے کہ مقصود اللہ کی ذات اور اللہ کے دین کی عزت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہو اور اُسکا حکم کرنا دکھلانے اور سنانے اور اپنے نفس کی حمیت کی غرض سے نہ ہو تو ایسا شخص بیشک مدد کیا جاتا ہے اور توفیق دیا جاتا ہے اور اُسکے ذریعہ سے برائی دور ہو جاتی ہے جب وہ سچا مخلص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدموں کو ثابت رکھیگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرتے ہیں پس جب وہ خود شرک سے بچے اور اُس سے منع کرنے میں خلقت کو دکھانا اُسے مقصود نہ ہو اور اسمیں اپنا عمل اچھا اخلاص سے کرے تو اُسکے لیے فتح مندی ہوگی اور اگر اسکے سوا کچھ اور غرض ہو تو اسکے لیے بے توفیقی اور بے عزتی اور ذلت اور برائی بحالہ باقی رہیگی بلکہ وہ برائی زیادہ ہوگی اور اُس کا غلبہ ہوگا —

أهل المعاصي واتفاق شياطين الإنس والجن على مخالفة
الله تعالى وترك طاعته وارتكاب المحرمات في الثالث
أن يكون أمره ونهيه باللين والتودد لا بالغظاظة
والغلظة بل بالرفق والنصح والشفقة على أخيه كيف
وافق عداوة الشيطان اللعين الذي قد استولى
على عقله وزين له معصية ربه ومخالفة أمره يريد
بذلك إهلاكه وإدخاله النار كما قال الله تعالى
إنما يدعو حزبه ليكونوا من أصحاب السعير وقال الله
تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم فبما رحمة من الله
لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا
من حولك وقال تعالى لموسى وهرون حين بعثهما
إلى فرعون فقولا له قولا لينا لعله يتذكر أو يخشى
وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث أسامة لا
ينبغي لأحد أن يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر حتى
يكون فيه ثلاث خصال عالما بما يأمر عالما بما ينهى رفيقا
فيما يأمر رفيقا فيما ينهى والرابع أن يكون صبورا حليما
حمولا متواضعا زائل الهوى قوي القلب لين
الجانب طبيبا يداوي مريضا حكيما يداوي مجنونا
إماما هاديا قال الله تعالى وجعلنا منهم أئمة يهدون
بأمرنا لما صبروا على احتمال الأذى من قومهم على نصرة
دين الله وإعزازه والقيام معه فجعلهم أئمة هداة
أطباء الدين قادة المؤمنين وقال الله تعالى في قصة
لقمان وأمر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما
أصابك إن ذلك من عزم الأمور والخامس أن يكون
عاملا بما يأمر متنزها عما ينهى عنه وغير متلطخ به
لئلا يكون لهم تسلط عليه فيكون عند الله مذموما
كما قال الله تعالى أتأمرون الناس بالبر وتنسون
أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب أفلا تعقلون وقال
النبي صلى الله عليه وسلم في حديث أنس بن مالك

اور گناہگاروں کا گناہوں کے پیچھے بھاگنا ثابت ہوگا اور آدمیوں اور جنوں کے
شیطانوں کا اللہ تعالی کی مخالفت پر اور اسکی فرمانبرداری کے چھوڑ دینے پر اور حرام
کے کرنے پر اتفاق ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ اسکا حکم کرنا اور منع کرنا نرمی اور آہستگی
سے ہو بدخوئی اور سختی سے نہ ہو بلکہ نرمی اور نصیحت اور اپنے بھائی پر شفقت سے ہو کہ
کسطرح وہ اپنے اس دشمن شیطان مردود سے موافق ہوا ہے جسنے اسکے عقل پر غلبہ کیا
ہے اور اسکے لیے اسکے پروردگار کی نافرمانی اور اسکے حکم کی مخالفت کو زینت دی اور
اس سبب سے اسکا ہلاک کرنا اور اسے دوزخ میں داخل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اللہ
تعالی فرماتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ دوزخ کے رہنے والوں
میں سے ہو جاویں اور اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اللہ تعالی کی رحمت سے
تو انکے لیے نرم دل ہوا اور اگر تو بدخو سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرداگرد سے وہ بھاگ
جاتے اور جب اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو فرعون کی طرف بھیجا تو انکو فرمایا
پس اسکے لیے نرم بات کہیو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسامہ رض کی حدیث میں فرمایا اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا
کسی شخص کو درست نہیں جب تک اسمیں تین خصلتیں (مفصلہ ذیل) نہ پائی
جائیں (۱) جس بات کا حکم کرتا ہے اسے جانتا ہو (۲) جس بات سے منع کرتا ہے
اسے بھی جانتا ہو۔ (۳) حکم دینے اور منع کرنے میں نرمی کرے (۴) چوتھی یہ ہے کہ
صابر بردبار تواضع کرنیوالا نفسانی خواہشوں کو دور کرنیوالا مضبوط دل نرم طرف
والا طبیب بیمار کی دوا کرے حکیم ہو دیوانہ کا علاج کرے امام ہدایت کرنیوالا ہو۔
اللہ تعالی نے فرمایا اور ہمنے ان میں سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے
جبکہ انہوں نے اللہ کے دین کی مدد کرنی اور اسکے قوی کرنے اور اسکے ساتھ قائم رہنے
پر اپنی قوم سے تکلیف کی برداشت کرنے پر صبر کیا پس ہمنے انکو پیشوا ہدایت
کرنیوالے اور دین کے طبیب مومنوں کے سردار بنا دیا اور اللہ تعالی نے حضرت لقمان کے قصہ میں فرمایا
تو اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اسپر صبر کر یہ
بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور پانچویں یہ ہے کہ جس بات کا حکم دیتا ہو اسپر خود بھی
عمل کرنیوالا ہو اور جس بات سے منع کرتا ہو اس سے خود بھی پاک ہو اور اسمیں آلودہ
نہ ہو تاکہ انکو اسپر غلبہ نہ ہو پس اللہ تعالی کے نزدیک مذمت کیا گیا ہو۔ اللہ تعالی
نے فرمایا کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو
حالانکہ تم کتاب اللہ پڑھتے ہو کیا پس نہیں سمجھتے ہو اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے انس بن مالک رض کی حدیث میں فرمایا۔

رأيت ليلة أسري بي رجالا تقرض شفاههم بالمقاريض فقلت من هؤلاء يا جبريل قال عليه الصلوة والسلام هؤلاء خطباء أمتك الذين يأمرون الناس وينسون أنفسهم وهم يتلون الكتاب قال الشاعر لا تنه عن خلق وتأتي مثله ، عار عليك إذا أتيت عظيم - وقال قتادة رض ذكر لنا أن في التوراة مكتوبا أن ابن آدم يذكرني وينساني ويدعو إلي ويفر مني وباطل ما ترهبون وأراد بذلك عز وجل من يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر ويترك نفسه هو جل وعلى أعلم بذلك

فصل والأولى له إن استطاع أن يأمره وينهاه في خلوة ليكون ذلك أبلغ وأمكن في الموعظة والزجر والنصيحة له وأقرب إلى القبول والإقلاع وقد قال أبو الدرداء من وعظ أخاه بالعلانية فقد شانه ومن وعظ سرا فقد زانه فإن فعل ذلك ولم ينفعه أظهر ذلك واستعان عليه بأهل الخير وإن لم ينفع فبأصحاب السلطان وينبغي أن لا يترك إنكار المنكر أبدا لأن الله تعالى ذم قوما تركوا ذلك وتغافلوا عنه قال عز وجل كانوا لا يتناهون عن منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون وقال الله عز وجل لولا ينهاهم الربانيون والأحبار عن قولهم الإثم وأكلهم السحت لبئس ما كانوا يصنعون يعني هلا نهاهم علماؤهم وفقهاؤهم وقراؤهم عن القول الفاحش أكل الحرام وفعل المعاصي وقيل إن الله أوحى إلى يوشع بن نون إني مهلك من قومك أربعين ألفا من خيارهم وستين ألفا من شرارهم قال يا رب هؤلاء الأشرار فما بال الأخيار قال تعالى إنهم لم يغضبوا لغضبي وأكلوهم وشاربوهم

فصل وقد ذكرنا أن الشرط الخامس أن يكون عاملا بما يأمر منتزها عما ينهى عنه إلا أن شيوخنا ذكروا

مینے جس رات مجہے سیر کرایا گیا ایسے مردون کو دیکہا کہ انکے ہونٹ قینچیون سے کاٹے جاتے تہے تو مینے پوچہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کہا یہ آپکی امت کے خطیب ہین جو لوگون کو حکم کیا کرتے تہے اور اپنی جانون کو بہول جایا کرتے تہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کو پڑہتے تہے ایک شاعر نے کہا کسی ایسی خصلت سے دوسری کو منع نہ کر جسے تو خود کرتا ہو (کیونکہ) جب تو یہ کام کریگا تو تجہپر بڑی شرم ہے قتادہ نے کہا توریت مین لکہا ہوا ہے (اللہ فرماتا ہے) آدم کا بیٹا مجہکو یاد کرتا ہے اور آپ مجہکو بہول جاتا ہے اور میری طرف بلاتا ہے اور آپ بہاگتا ہے مجہسے اور باطل ہے جو تم ڈراتے ہو اللہ ارادہ کیا اس سے اللہ عز وجل نے اس شخص کا جو حکم کرتا ہے بہلائی کا اور منع کرتا ہے برائی سے - اور اپنے نفس کو چہوڑ دیتا ہے اور اللہ بزرگ اور بلند ہے اسکو خوب جاننے والا ہے

فصل اور انسان کیلیے بہتر ہے کہ اگر اسے طاقت ہو تنہائی مین دوسرے کو (نیکی کا) حکم کرے یا برائی سے منع کرے تاکہ وعظ کرنے اور تنبیہ کرنے اور اسے نصیحت کرنے مین زیادہ مؤثر اور مضبوط ہو اور قبول کرنے اور باز رہنے مین زیادہ قریب ہو اور ابو درداء نے کہا جس نے اپنے بہائی کو علانیہ نصیحت کی تو بے شک اُسنے اُسے عیب لگایا اور جس نے پوشیدہ نصیحت کی تو بیشک اسکو آرائش دی اگر اُسنے ایسا ہی کیا اور وعظ نے اسے کچہ فائدہ نہ دیا تو پہر کہلے طور پر نصیحت کرے اور اسمین نیک لوگون سے مدد لے اگر یہ بات بہی فائدہ نہ دے تو بادشاہ کے آدمیون سے مدد لے اور واجب ہے کہ برائی سے منع کرنا کبہی نہ چہوڑے کیونکہ اللہ تعالی نے اُس قوم کی مذمت کی جنہون نے اسکو چہوڑ دیا اور اس سے غفلت کی اللہ تعالی نے فرمایا وہ ایک دوسرے کو برے کام سے جو وہ کرتے تہے منع نہ کرتے تہے البتہ برا تہا جو کچہ کرتے تہے - اور اللہ عز وجل نے فرمایا انکو درویشون اور عالمون نے انکے جہوٹ بولنے اور حرام کہانے سے کیون منع نہ کیا البتہ برا ہے جو کچہ کرتے تہے یعنی اُنکے علماء اور فقہاء اور قاریون نے بیحیائی کی بات اور حرام کہانے اور گناہون کے کرنے سے انکو کیون منع نہ کیا اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت یوشع بن نون ع کی طرف وحی کی کہ تیری قوم مین سے چالیس ہزار نیکو کا اور ساٹہ ہزار برون کو ہلاک کرنے کا میرا ارادہ ہے اُنہون نے عرض کیا ای پروردگار یہ تو برے ہین پس نیکون کا کیا حال ہے (یعنے انکے ہلاک کرنے کی کیا وجہ ہے) اللہ تعالی نے فرمایا اسلیے کہ اُنہون نے میرے غصے سے غصہ نہین کیا اور اُن (بدکارون) کے ساتہ کہاتے پیتے ہو

فصل اور ہمنے ذکر کیا ہے کہ پانچوین شرط یہ ہے کہ جس بات کا حکم کرتا ہے خود اُسپر عمل کرنے والا ہو اور جس بات سے منع کرتا ہے وہ خود اُس سے پاک ہو - لیکن ہمارے شیخون نے بیان کیا -

انّ الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجب علی الفاسق
کوجوبه علی العدل فاشرنا الی ذلک لما تقدم من عموم
الآیات والاخبار من غیر فرق وقد حمل بعض السلف
قوله تعالی ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء
مرضات الله علی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وروی
انّ عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه سمع انسانا یقرء
هذه الآیة فقال انا لله وانا الیه راجعون قام رجل
یامر بالمعروف وینهی عن المنکر فقتل وعن ابی امامة
قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال افضل الجهاد
کلمة حق عند امام جائر وعن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الشهداء یوم
القیمة حمزة بن عبد المطلب ورجل قام الی امام جائر
فامره ونهاه فقتله وقد ذکر الله تعالی الذی ینهی
عن المنکر وتاخذه العزة فلا یمتنع فقال عز وجل و
اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم الآیة و
قال ابن مسعود ان من اکبر الذنوب عند الله عز وجل
ان یقال للعبد اتق الله فیقول علیک بنفسک و
جمیع ذلک عام فی حق صالح وطالح وروی ابو هریرة
انّ النبی صلی الله علیه وسلم قال مروا بالمعروف و
ان لم تعملوا وانهوا عن المنکر وان لم تنتهوا عنه و
انه لا یخلو احد من معصیة اما ظاهرا واما باطنا
فان قلنا لا ینکر الا المتنزه عنه تعذر الامر بالمعروف
والنهی عن المنکر فیندرس الامر بالمعروف والنهی
عن المنکر ویضمحل **فصل** والذی یؤمر به و
ینکر علی ضربین فکل ما وافق الکتاب والسنة و
العقل فهو معروف وکل ما خالف فهو منکر ثم
ذلک ینقسم قسمین احدهما ظاهر یعرفه العوام
والخواص وهو کوجوب الصلوات الخمس وصوم
رمضان والزکوة والحج وغیر ذلک ومن المنکر کتحریم

کہ بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا فاسق پر بھی ایسا ہی واجب ہے جیسے عادل
پر پس ہم نے اسی کیطرف اشارہ کیا ہے کیونکہ آیات اور احادیث (سابقہ) بلا تفریق
عام ہیں اور بعض سلف نے باریتعالی کے اس قول کو یعنی بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو
اپنی جان کو اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے بیچتا ہے اچھی بات کے حکم کرنے اور
بری بات سے منع کرنے پر محمول کیا ہے اور مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک آدمی کو
یہ آیت کے پڑھتے ہوئے سنا پس کہا تحقیق ہم اللہ کے واسطے ہیں اور بیشک ہم
اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں (پھر کہا) ایک آدمی کھڑا ہوا جو بھلائی کا حکم کرتا
تھا اور برائی سے منع کرتا تھا پس قتل کیا گیا۔ اور ابو امامہؓ سے مروی ہے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہ کے پاس سچی بات کا کہنا بہتر جہاد ہے
جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب شہیدوں سے بہتر حمزہ بن عبد المطلب ہے اور وہ شخص جو
ظالم بادشاہ کے پاس کھڑا ہوا اور اُسے اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے
منع کیا پس اُسنے اُسے قتل کردیا اور اللہ تعالے نے اُس شخص کا ذکر کیا جو برائی
سے منع کیا جاتا ہے اور اُسے اُسکی عزت دنیاوی مقید کردیتی ہے اور وہ باز
نہیں رہتا پس اللہ تعالے نے فرمایا جب اُسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اسکو اُسکی عزت دنیاوی
گناہ میں پکڑتی ہے آخر آیۃ تک اور ابن مسعودؓ نے کہا اللہ عز وجل کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے
یہ ہے کہ کسی بندہ کو کہا جاوے کہ اللہ تعالی سے ڈر اور وہ اسکے جواب میں یہ کہے کہ تو پہلے اپنے نفس کو
درست کر اور یہ سب کا سب نیک اور بد کے حق میں عام ہے اور ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھلائی کا حکم کرو اگرچہ تم اسپر عمل نہ کرو اور برائی سے
منع کرو اگرچہ تم اُس سے باز نہ ہو اور بیشک کوئی شخص گناہ سے خالی نہیں ہے
خواہ ظاہر میں کرے یا باطن میں اگر ہم کہیں کہ بجز اُس شخص کے جو خود برائی
سے پاک ہو کوئی دوسرے کو برائی سے منع نہ کرے تو بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے
منع کرنا مشکل ہو جاویگا پس اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع
کرنا جاتا رہیگا اور مٹ جاویگا **فصل** وہ بات جس کا حکم کیا جاوے اور جس
سے منع کیا جاوے دو قسم ہے پس جو بات کہ کتاب اللہ اور سُنتہ رسول اللہ اور عقل سلیم
کے موافق ہو وہ اچھی بات ہے اور جو بات (اشیاء مذکورہ بالا کی) مخالف ہو وہ
بری ہے پھر یہ دو قسم پر منقسم ہے اُن میں سے ایک تو ظاہر ہے اُسے عام اور خاص
سب لوگ پہچانتے ہیں اور وہ جیسے پانچ وقت کی نماز کا واجب ہونا اور ماہ
رمضان کے روزے اور زکوۃ اور حج وغیرہ اور بری بات جیسے۔

الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَالرِّبَا وَالْغَصْبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا الْقِسْمُ يَجِبُ اِنْكَارُهُ عَلَى الْعَوَامِّ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْخَوَاصِّ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْقِسْمُ الثَّانِيْ مَالَا يَعْرِفُهُ اِلَّا الْخَوَاصُّ مِثْلُ اعْتِقَادِهٖ مَا يَجُوْزُ عَلَى الْبَارِيْ وَمَا لَا يَجُوْزُ فَذَا يَخْتَصُّ اِنْكَارُهُ بِالْعُلَمَاءِ فَاِنْ اَخْبَرَ اَحَدٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ بِذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِّنَ الْعَوَامِّ جَازَ لَهٗ ذٰلِكَ وَوَجَبَ عَلَى الْعَامِّيِّ الْاِنْكَارُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا وَلَا يَجُوْزُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَمَّا اِذَا كَانَ الشَّيْءُ مِمَّا اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيْهِ وَسَاغَ فِيْهِ الْاِجْتِهَادُ كَشُرْبِ عَامِّيٍّ النَّبِيْذَ مُقَلِّدًا لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَتَزَوُّجِ امْرَاَةٍ بِلَا وَلِيٍّ عَلٰى مَا عُرِفَ مِنْ مَذْهَبِهٖ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِّمَّنْ هُوَ عَلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَالشَّافِعِيِّ الْاِنْكَارُ عَلَيْهِ لِاَنَّ الْاِمَامَ اَحْمَدَ قَالَ فِيْ رِوَايَةِ الْمَرْوَزِيِّ لَا يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْهِ اَنْ يَحْمِلَ النَّاسَ عَلٰى مَذْهَبِهٖ وَلَا يُشَدِّدَ عَلَيْهِمْ وَاِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَالْاِنْكَارُ اِنَّمَا يَتَعَيَّنُ فِيْ خَرْقِ الْاِجْمَاعِ دُوْنَ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ وَقَدْ نُقِلَ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الْاِنْكَارِ فِي الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ وَهُوَ مَا قَالَ فِيْ رِوَايَةِ الْمَيْمُوْنِيِّ فِيْ رَجُلٍ يَمُرُّ بِالْقَوْمِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ بِالشِّطْرَنْجِ يَنْهَاهُمْ وَيَعِظُهُمْ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَ اَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ

فَصْلٌ وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ فِيْ سَائِرِ اَحْوَالِهٖ وَلَا يَتْرُكَ الْعَمَلَ بِهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ تَاَدَّبُوْا ثُمَّ تَعَلَّمُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ اَدَبُ الْعِلْمِ اَكْثَرُ مِنَ الْعِلْمِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُبَارَكٍ اِذَا وُصِفَ لِيْ رَجُلٌ لَهٗ عِلْمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لَا اَتَاَسَّفُ عَلٰى فَوْتِ لِقَائِهٖ وَاِذَا سَمِعْتُ رَجُلًا لَهٗ اَدَبُ النَّفْسِ اَتَمَنّٰى لِقَائَهٗ وَاَتَاَسَّفُ عَلٰى فَوْتِ لِقَائِهٖ وَيُقَالُ مَثَلُهٗ كَمَثَلِ بَلْدَةٍ لَهَا خَمْسَةٌ مِّنَ الْحُصُوْنِ الْاَوَّلُ مِنْ ذَهَبٍ وَالثَّانِيْ مِنْ فِضَّةٍ وَالثَّالِثُ مِنْ حَدِيْدٍ وَالرَّابِعُ مِنْ اٰجُرٍّ وَالْخَامِسُ مِنْ لَبِنٍ فَمَا دَامَ اَهْلُ الْحِصْنِ مُتَعَاهِدِيْنَ الَّذِيْ هُوَ مِنْ لَبِنٍ لَا يَطْمَعُ الْعَدُوُّ فِي الثَّانِيْ فَاِذَا اَهْمَلُوْا ذٰلِكَ طَمِعُوْا فِي الْحِصْنِ الثَّانِيْ

زنا کا اور شراب کے پینے کا اور چوری کرنے کا اور رہزنی کرنے کا اور بیاج لینے اور دینے کا اور لوٹنے وغیرہ کا ہے پس یہ قسم واجب ہے اسکا منع کرنا عوام پر جیسے واجب ہے خاصوں پر علما میں سے اور قسم دوسرا وہ ہے جسکو نہ پہچانیں سوا خواصوں کے جیسے اعتقاد کرنا اس چیز کا کہ جائز ہے اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز کا کہ نہیں جائز ہے اللہ تعالیٰ پر پس یہ خاص ہے اسکا منع کرنا علما سے پس اگر خبر کرے کوئی علما میں سے اسکے ساتھ کسی کو عوام میں سے تو جائز ہے اس عالم کو اور واجب ہے عامی پر منع کرنا قدرت کے وقت جیسا ہمنے بیان کیا اور نہیں جائز ہے اس سے پہلے ولیکن جب وہ چیز اُن چیزوں میں سے ہو جنمیں اختلاف کیا ہے فقہانے اور گنجایش ہے اسمیں اجتہاد کو جیسے پینا عامی کا نبیذ تقلید کرکے ابو حنیفہؒ کی اور نکاح کرنا عورت کا بغیر ولی کے جیسا مشہور ہے ان کے مذہب میں اور نہیں پہنچتا کسی کو ان میں سے جو امام احمدؒ اور شافعیؒ کے مذہب پر ہوں انکار کرنا اسپر کیونکہ امام احمدؒ نے کہا ہے مروزی کی روایت میں نہیں جائز فقیہ کو یہ کہ اوٹھاوے لوگوں کو اپنے مذہب پر اور نہ سختی کرے اپنر اور جب یہ ثابت ہوا پس منع کرنا سوا اسکے نہیں کہ مقرر ہے اجماع کے پھاڑنے میں سوا اس مسئلہ کے جسمیں اختلاف کیا گیا ہوا اور تحقیق منقول ہے امام احمد سے جو دلالت کرتا ہے منع کرنے کے جواز پر مختلف فیہ مسئلہ میں اور وہ یہ ہے کہ کہا میمون کی روایت میں اس مرد کے بارے میں جو گزرے ایک قوم پر اور وہ کھیلتے ہوں شطرنج سے وہ انکو منع کرے اور ان کو نصیحت کرے اور معلوم ہے کہ تحقیق یہ جائز ہے نزدیک اصحاب شافعیؒ کے فصل اور واجب ہے ہر مومن کو یہ کہ عمل کرے ان آداب پر تمام اپنے احوال میں اور نہ ترک کرے اسپر عمل کرنا اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا ادب حاصل کرو پھر پڑھو اور کہا ابو عبد اللہ بلخی نے علم کا ادب علم سے بہت زیادہ ہے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے جب مجھسے بیان کیا جاتا ہے کوئی مرد جسکو علم ہو پہلوں اور پچھلوں کا تو میں افسوس نہیں کرتا اسکی ملاقات کے فوت ہونے پر اور جب میں سنتا ہوں ایسے مرد کو جسکو نفس کا ادب ہو تو میں آرزو کرتا ہوں اسکی ملاقات کی اور افسوس کرتا ہوں اسکی ملاقات فوت ہونے پر اور کہا جاتا ہے کہ اسکی مثل مثال ہے جیسے شہر جسکے لیے پانچ قلعے ہوں پہلا سونے کا اور دوسرا چاندی کا اور تیسرا لوہے کا اور چوتھا پکی اینٹوں کا اور پانچواں کچی اینٹوں کا پس جبتک کہیں قلعہ والے نگہبانی کرنے والے اس قلعہ کی جو کچی اینٹوں سے ہے تو نہ طمع کریگا دشمن دوسرے قلعہ میں پھر جب وہ چھوڑینگے اس قلعہ کو تو طمع کرینگے دشمن دوسرے قلعے کا۔

ثُمَّ فِي الثَّالِثِ حَتّٰى تَخْرَبَ الْحُصُونُ كُلُّهَا كَذٰلِكَ لِنَا الْإِيْمَانُ
فِي خَمْسَةٍ مِنَ الْحُصُونِ أَوَّلُهَا الْيَقِيْنُ ثُمَّ الْإِخْلَاصُ ثُمَّ أَدَاءُ
الْفَرَائِضِ ثُمَّ إِتْمَامُ السُّنَنِ ثُمَّ حِفْظُ الْآدَابِ فَمَا دَامَ الْعَبْدُ
يَحْفَظُ الْآدَابَ وَيَتَعَاهَدُهَا فَالشَّيْطَانُ لَا يَطْمَعُ ..
فِيهِ فَإِذَا تَرَكَ الْآدَبَ طَمِعَ الشَّيْطَانُ فِي السُّنَنِ ثُمَّ فِي الْفَرَائِضِ
ثُمَّ فِي الْإِخْلَاصِ ثُمَّ فِي الْيَقِيْنِ فَيَنْبَغِي لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَحْفَظَ
الْآدَابَ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ وَالْبَيْعِ
وَالشِّرَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ هٰذَا آخِرُ مَا اخْتَرْنَا وَأَرَدْنَا وَلَخَّصْنَا
مِنْ آدَابِ الشَّرِيْعَةِ فَبِامْتِثَالِ الْأَمْرِ فِي الْعِبَادَاتِ الْخَمْسِ
الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهَا يَصِيْرُ مُسْلِمًا وَبِالتَّأَدُّبِ بِهٰذِهِ الْآدَابِ
يَكُوْنُ تَابِعًا لِلسُّنَّةِ وَمُتَّبِعًا لِلْأَثَرِ وَيَحْصُلُ لَهُ بِذٰلِكَ
مَعْرِفَةٌ مَا وَبَقِيَ عَلَيْهِ حَقِيْقَةُ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ وَهِيَ مِنْ أَعْمَالِ
الْقَلْبِ فَأَخَّرْنَاهَا لِيَسْهُلَ عَلَيْهِ الدُّخُوْلُ فِي دِيْنِنَا فَإِذَا
تَقَمَّصَ بِنُوْرِ الْإِسْلَامِ ظَاهِرًا قُلْنَا لَهُ تَقَمَّصْ بِنُوْرِ

الْإِيْمَانِ بَاطِنًا

بَابٌ فِي مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ

عَزَّ وَجَلَّ فَنَقُوْلُ فَأَمَّا مَعْرِفَةُ الصَّانِعِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْآيَاتِ
وَالدَّلَالَاتِ عَلٰى وَجْهِ الْاِخْتِصَارِ فَهِيَ أَنْ يَعْرِفَ وَيَتَيَقَّنَ
أَنَّهُ وَاحِدٌ أَحَدٌ فَرْدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَا شَبِيْهَ
لَهُ وَلَا نَظِيْرَ وَلَا عَوْنَ وَلَا شَرِيْكَ وَلَا ظَهِيْرَ وَلَا وَزِيْرَ
وَلَا نِدَّ وَلَا مُشِيْرَ لَهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ فَيُمَسَّ وَلَا بِجَوْهَرٍ فَيُحَسَّ
وَلَا عَرَضٍ فَيُقْضٰى وَلَا ذِيْ تَرْكِيْبٍ أَوْ آلَةٍ وَتَأْلِيْفٍ
وَمَاهِيَّةٍ وَتَحْدِيْدٍ وَهُوَ اللّٰهُ لِلسَّمَاءِ رَافِعٌ وَلِلْأَرْضِ
وَاضِعٌ لَا طَبِيْعَةٌ مِنَ الطَّبَائِعِ وَلَا طَالِعٌ مِنَ الطَّوَالِعِ وَلَا ظُلْمَةٌ
تَظْهَرُ وَلَا نُوْرٌ يَزْهَرُ حَاضِرُ الْأَشْيَاءِ عِلْمًا شَاهِدٌ لَهَا
مِنْ غَيْرِ مُمَاسَّةٍ عَزِيْزٌ قَاهِرٌ حَاكِمٌ قَادِرٌ رَاحِمٌ غَافِرٌ
سَاتِرٌ مُعِزٌّ نَاصِرٌ رَؤُوْفٌ خَالِقٌ فَاطِرٌ أَوَّلٌ آخِرٌ ظَاهِرٌ
بَاطِنٌ فَرْدٌ مَعْبُوْدٌ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ أَزَلِيٌّ لَا يَفُوْتُ أَبَدِيٌّ

پھر تیسرے قلعے کا یہاں تک کہ خراب کردیگے سب کے سب قلعوں کو پس
اسیطرح سے ایمان پانچ قلعوں میں پہلا اُن کا یقین ہے پھر اخلاص پھر ادا
کرنا فرضوں کا پھر پورا کرنا سنتوں کا پھر نگاہ رکھنا آداب کا پس جب تک رہیگا بندہ
نگاہ رکھتا آداب کو اور اُن کو لازم پکڑتا پس شیطان نہیں طمع رکھتا اس میں پس
جب چھوڑ دیتا ہے ادب کو تو طمع کرتا ہے شیطان سنتوں میں پھر فرضوں میں پھر
اخلاص میں پھر یقین میں پس واجب ہے انسان کو یہہ کہ نگاہ رکھے آداب کو اپنے
سب کاموں میں وضو اور نماز اور بیچنے اور خریدنے وغیرہ میں یہہ ہے آخر
اُس چیز کا کہ ہمنے اختیار کیا اور ارادہ کیا اور خالص کیا شریعت کے آداب
میں سے پس بجا لانے سے حکم کے پانچوں عبادتوں میں جنکا بیان آگے گذرچکا
مسلمان ہوتا ہے مسلمان اور ادب سیکھنے سے ان آداب کے ہوتا ہے پیروی
کرنے والا سنت کا اور پیروی کرنے والا سلف کے قدم کا اور حاصل ہوتی
ہے کچھ معرفت اور باقی رہتی ہے اسپر حقیقت اللہ تعالی کی معرفت کی
اور وہ ہے عملوں میں سے دل کے پس ہمنے اسکو پیچھے کیا تاکہ آسان ہو
اسپر داخل ہونا ہمارے دین میں پس جب وہ پیراہن پہن لیگا اسلام
کے نور کا ظاہر میں تو اس سے ہم کہینگے تو پیراہن پہن ایمان کے نور کا
باطن میں۔ باب اللہ عزوجل کی معرفت میں۔ پس ہم کہتے ہیں لیکن
معرفت اللہ عزوجل کی آیتوں اور دلیلوں سے اختصار کے طریقہ پر
پس یہہ ہے کہ جانا جاوے اور یقین کیا جاوے کہ وہ اکیلا ہے ایک
ہی ہے تنہا ہے بے پرواہ ہے اُسنے نہ جنا اور نہ آپ جنا گیا اور نہیں ہے
اسکا مثل کوئی نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا
ہے نہیں ہے اس جیسا کوئی اور نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی شریک اور نہ
کوئی قوت دینے والا اور نہ کوئی وزیر اور نہ کوئی صلاحکار ہے نہ وہ جسم
ہے پس ٹٹولا جاوے اور نہ جوہر ہے پس سمجھا جاوے اور نہ وہ عرض ہے پس وہ
گذرجاوے اور نہ وہ صاحب ترکیب اور اسباب اور جوڑ اور ماہیت اور حد کا ہے اور وہ سچا معبود ہے
آسمان کا بلند کرنیوالا اور زمین کا نیچے کرنیوالا نہیں ہے وہ طبیعت طبیعتوں میں سے اور
نہیں ہے وہ طالع طالعوں میں سے اور نہیں ہے وہ اندھیرا کہ ظاہر ہوتا ہے اور نہیں ہے نور کہ
چمکتا ہے سب چیزوں کا علم سے دیکھنے والا ہے ان سب کا بغیر ٹٹولنے کے غالب ہے غلبہ
کرنیوالا حکم ہے قادر ہے رحم کرنیوالا بخشنیوالا عیبوں کا چھپانیوالا عزت دینے والا مدد کرنیوالا بڑی مہربانی
کرنیوالا پیدا کرنیوالا بے نمونہ کے سب سے پہلے پیچھے رہنیوالا ظاہر پوشیدہ تنہا عبادت کیا گیا ہمیشہ زندہ
رہنیوالا نہیں فوت ہوگا ہمیشہ رہیگا

الْمَلَكُوتِ سَرْمَدِيُّ الْجَبَرُوتِ تَيُّومٌ لَا يَنَامُ عَزِيزٌ لَا يُضَامُ
مَنِيعٌ لَا يُرَامُ تَلَأْلَأَ الْأَسْمَاءُ آمِرُ النِّظَامِ وَالْمَوَاهِبُ الْكِرَامُ قَضَى بِالْفَنَاءِ
عَلَى جَمِيعِ الْأَنَامِ فَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَهُوَ بِجِهَةِ الْعُلُوِّ مُسْتَوٍ عَلَى
الْعَرْشِ مُحْتَوٍ عَلَى الْمُلْكِ مُحِيطٌ عِلْمُهُ بِالْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ
سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ خَلَقَ الْخَلَائِقَ وَأَعْمَالَهُمْ وَقَدَّرَ أَرْزَاقَهُمْ
وَآجَالَهُمْ لَا مُقَدِّمَ لِمَا أَخَّرَ وَلَا مُؤَخِّرَ لِمَا قَدَّمَ أَرَادَ الْعَالَمَ
وَمَا هُمْ فَاعِلُوهُ وَلَوْ عَصَمَهُمْ لَمَا خَالَفُوهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ
يُطِيعُوهُ جَمِيعًا لَأَطَاعُوهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ هُوَ
الْمُحَرِّكُ هُوَ الْمُسَكِّنُ لَمْ تَتَصَوَّرْهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تُقَدِّرُهُ
الْأَذْهَانُ وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ جَلَّ أَنْ يُشَبَّهَ بِمَا صَنَعَهُ
أَوْ يُضَافَ إِلَى مَا اخْتَرَعَهُ وَابْتَدَعَهُ مُحْصِي الْأَنْفَاسِ
الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ
عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ
بِمَا تَسْعَى لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ
أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى غَنِيٌّ عَنْ خَلْقِهِ رَازِقٌ لِبَرِيَّتِهِ
يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ يَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
الْخَلِيقَةُ مُفْتَقِرَةٌ إِلَيْهِ لَمْ يَخْلُقْهُمْ لِاجْتِلَابِ نَفْعٍ وَلَا دَفْعِ
ضَرٍّ وَلَا لِدَاعٍ دَعَاهُ إِلَيْهِ وَلَا لِخَاطِرٍ لَهُ وَفِكْرٍ حَدَثَ
بَلْ إِرَادَةٌ مُجَرَّدَةٌ كَمَا قَالَ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ مُتَفَرِّدٌ بِالْقُدْرَةِ
عَلَى اخْتِرَاعِ الْأَعْمَالِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى وَتَقْلِيبِ
الْأَعْيَانِ وَتَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
يَسُوقُ مَا قَدَّرَ إِلَى مَا وَقَّتَ وَأَنَّهُ تَعَالَى حَيٌّ بِحَيَاةٍ
وَعَالِمٌ بِعِلْمٍ وَقَادِرٌ بِقُدْرَةٍ وَمُرِيدٌ بِإِرَادَةٍ وَسَمِيعٌ
بِسَمْعٍ وَبَصِيرٌ بِبَصَرٍ وَمُدْرِكٌ بِإِدْرَاكٍ وَمُتَكَلِّمٌ

بڑے ملک والا ہمیشہ کے غلبے والا قائم رکھنے والا سب جہان کا نہیں سوتا غالب ہے نہیں
ہجوم کیا جاتا اسپر غالب ہے نہیں طلب کیا جاتا ہیں اسی کیلئے ہیں تمام بڑے اور
بخششیں بڑی اُسنے حکم کیا فانی ہونیکا سب مخلوق پر پس فرمایا جو کوئی اوپر زمین
کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی ہمیشگی ذات پروردگار تیرے کی صاحب بزرگی اور
صاحب انعام کی اور وہ اوپر کیطرف ہے قرار پکڑنے والا عرش پر گھیرنے والا ہے اسکا
علم سب چیزوں کو اُسیطرف چڑھتے ہیں کلمات پاکیزہ اور عمل نیک اور بلند کرتا ہے اسکو
تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کی پھر چڑھ جاتا ہے طرف اسکی
بیچ ایک دن کے کہ ہے قدر اسکی ہزار برس اس سے جو گنتے ہو اسنے مخلوق اور انکو کاموں
کو پیدا کیا اور انکی روزی اور اجل مقرر کی جسکو اُسنے مؤخر کیا اُسکا کوئی مقدم
کرنیوالا نہیں اور جسکو اُسنے مقدم کیا اسکا کوئی ہٹانیوالا نہیں خدا نے جہان اور اسکو
کاموں کا ارادہ کیا اور اگر انکو بچاتا تو کبھی اسکی مخالفت نہ کرتے اور اگر سب سے فرمانبرداری
چاہتا تو ضرور اسکی فرمانبرداری کرتے جانتا ہے پوشیدہ بات کو اور دل کی بات کو
وہ تو سینے کی باتوں کو جانتا ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک بین
اور خبردار ہے وہی ہلانے والا اور وہی ٹھیرانے والا ہے وہ وہم میں نہیں آسکتا
اور اُسکو ذہن اندازہ نہیں کرسکتی اور لوگوں پر قیاس نہیں ہوسکتا برتر ہے اس سے کہ اُسکی
کی مخلوقات کی ساتھ تشبیہ دیجاوے یا ان چیزوں کیطرف نسبت کیا جاوے جو اُسنے
بنائیں اور ایجاد کیں یاد رکھنے والا ہے سانسوں کا ہر نفس پر قائم ہے اسکو ساتھ جو اُسنے
کمایا بیشک اُسنے انکو یاد کر رکھا ہے اور گن رکھا ہے گن گن کر اور وہ سب اُس کو پاس
قیامت کے دن اکیلے اکیلے آوینگے تاکہ ہر جی اپنے کیے کا بدلا پاوے تاکہ برائی کرنے
والوں کو انکی برائی کا بدلا دے اور نیکی والوں کا بدلا نیک اپنی مخلوق سے بے پرواہ ہے
اور اپنی پیدائش کا روزی رساں ہے کھلاتا ہے اور اُسکو کوئی نہیں کھلاتا رزق دیتا ہے اور
اسکو کوئی رزق نہیں دیتا پناہ دیتا ہے اور اُسکے عذاب سے کوئی نہیں بچاتا مخلوق
اسکی طرف محتاج ہے انکو کسی فائدے کے حاصل کرنے یا نقصان کے دور کرنے کے
لیئے نہیں پیدا کیا اور نہ اسلیئے کہ پیدا کرنے کی کسی نے درخواست کی ہو اور نہ
کسی خیال کی وجہ سے اور نہ فکر سے جو پیدا ہوا بلکہ محض ارادے سے پیدا
کیا جسطرح وہ خود فرماتا ہے بڑے عرش والا ہے کر ڈالنے والا جو چاہے اکیلا ہے اپنی قدرت میں
اعیان کو نئی طور بنانے پر ضرر اور بلا کو دور کرنے پر اور اعیان کو بدلانے پر اور حالات کو پھیر دینے پر وہ ہر دن ایک کام
میں ہے، چلاتا ہے اسکو جو اُسنے مقدر کیا اس وقت تک جو اُسنے معین کیا اور وہ بلند برتر زندہ ہے اپنی زندگی
سے اور جاننے والا ہے اپنے علم سے اور توانا ہے اپنی توانائی سے اور ارادہ کرنیوالا ہے اپنے ارادے سے اور سننے والا ہے
کان سے اور دیکھنے والا ہے آنکھ سے اور مدرک ہے ادراک سے

بكلامٍ وّامرٌ بامرٍ وّناهٍ بنهيٍ وّمخبرٌ بخبرٍ وّانه تعالى عادلٌ
في حكمه وقضائه ومحسنٌ متفضلٌ في عطائه وانعامه
مبدئٌ وّمعيدٌ محيٍ وّمميتٌ محاسبٌ وّموحدٌ مثيبٌ
وّمعاقبٌ جوادٌ لا يبخل حليمٌ لا يعجل حفيظٌ لا ينسى
يقظانٌ لا يسهو ارقٌ لا يغفل يقبض ويبسط يضحك
ويفرح يحب ويكره ويبغض ويرضى ويغضب يسخط
يرحم ويغفر يعطي ويمنع له يدان وكلتا يديه يمين
قال جل وعلا والسموٰت مطويّٰتٌ بيمينه روى نافع عن
ابن عمر رضي الله عنهما انه قال قرا رسول الله صلى
الله عليه وسلم على المنبر والسموٰت مطويّٰت بيمينه
وقال تكون في يمينه يرمي بها كما يرمي الغلام بالكرة
ثم يقول انا العزيز قال فلقد رايت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يتحرك على المنبر حتى كاد يسقط قال
ابن عباس رضي الله عنهما يقبض الارضين والسموٰت
جميعًا فلا يرى طرفها من قبضته وعن انس ابن
مالك عن ابن عباس رضي الله عنهم عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال المقسطون يوم القيمة
على منابر من نور على يمين الرحمٰن وكلتا يديه يمين
وخلق ادم عليه السلام بيده على صورته وغرس
جنة عدن بيده وغرس شجرة طوبى بيده وكتب
التورية بيده وناولها موسى من يده الى يده
وكلمه تكليمًا من غير واسطة ولا ترجمان وقلوب
العباد بين اصبعين من اصابع الرحمٰن يقلبها كيف
يشاء ويوعيها ما اراد والسموٰت والارض يوم
القيمة في كفه كما جاء في الحديث ويضع قدمه
في جهنم فينزوي بعضها الى بعض وتقول قط
قط ويخرج قوم من النار بيده وينظر اهل الجنة
في وجهه ويرونه لا يضامون في رؤيته ولا يضارون
كما جاء في الحديث فيتجلى لهم ويعطيهم ما يتمنون

اور متکلم ہے ساتھ کلام کے اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ حکم کے اور روکنے والا ہے اپنی نہی سے
اور خبر دینے والا ہے خبر کے ساتھ اور وہ بلند اور برتر اپنے حکم و فیصلہ میں عادل ہے اور احسان
کرنیوالا ہے فضل والا ہے اپنے عطا و انعام میں پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ
بنانیوالا اور مارنیوالا اور جلانیوالا ہے اور نئی طرح بنانیوالا ہے اور ایجاد کرنیوالا اور ثواب
دینے والا ہے اور عذاب کرنیوالا ہے دینے والا ہے نہیں بخل بردبار ہے عذاب کی جلدی نہیں کرتا
یاد رکھنے والا ہے نہیں بھولتا جاگتا ہے نہیں سہو کرتا خبردار ہے نہیں بے خبر روزی بند
کرتا ہے اور فراخ کرتا ہے ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے. دوست رکھتا ہے اور کراہت کرتا ہے
اور بغض کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہے اور ناراض ہوتا ہے مہربانی کرتا ہے
معاف کرتا ہے دیتا ہے اور نہیں دیتا اسکے دو ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں جیسا
کہ اسنے آپ فرمایا اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے نافع نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت
اور آسمان لپیٹے ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں اور فرمایا آسمان ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں چلاویگا
انکو جسطرح لڑکا گیند چلاتا ہے پھر کہیگا میں غالب ہوں عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا منبر پر جھولتے تھے یہانتک کہ گرنے کے قریب ہوگئے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا زمینوں اور آسمانوں سب کو مٹھی میں لیگا اور اسکی مٹھی سے
کوئی کنارہ نکلا نہ ہوگا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا عدل کرنے والے
قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہونگے رحمان کی داہنی طرف اور اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں
اور آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اپنے ہاتھ سے اپنی صورت پر اور گاڑا جنت عدن کو اپنے ہاتھ
سے اور گاڑا طوبی کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے ہاتھ سے اور پکڑ لیا موسی نے
توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اور گاڑا طوبی کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے
ہاتھ سے اور پکڑ لیا موسی نے توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں اور کلام کی موسی سے اسکے
ساتھ کلام کرنی بلا واسطہ اور سوا کسی ترجمہ کرنے والے کے اور بندوں کے دل دو انگلیوں
میں ہیں رحمن کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے جسطرف چاہتا ہے اور بچا لیتا ہے ان سے جسکو
چاہتا ہے اور آسمان اور زمین قیامت کے دن اسکے ہاتھ میں ہونگے جسطرح حدیث میں آیا ہے
اور رکھیگا اپنا قدم دوزخ میں پھر بعض بعض میں سمٹ جاویگا اور کہیگا بس بس اور نکلیگی
ایک قوم آگ سے اسکے ہاتھ سے اور بہشتی اسکے منہ مبارک کو دیکھینگے نہ تکلیف اور نہ تضاد
اسکے دیکھنے میں اور نہ ضرر جسطرح حدیث میں آیا ہے ظاہر ہوگا رب
ان کے لیے اور دیگا ان کو جو چاہیں

وقال عز من قائل للذين احسنوا الحسنى وزيادة
قيل الحسنى هي الجنة والزيادة النظر الى وجهه الكريم
وقال تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة
ويعرض عليه العباد يوم الفصل والذي يتولى
حسابهم بنفسه ولا يتولى ذلك غيره وان الله تعالى
خلق سبع سموات بعضها فوق بعض وسبع ارضين بعضها
اسفل من بعض ومن الارض العليا الى السماء الدنيا
خمسمائة عام وبين كل سماء مسيرة خمسمائة عام والماء
فوق السماء السابعة وعرش الرحمن فوق الماء والله تعالى
على العرش ودونه سبعون الف حجاب من نور وظلمة
وما هو اعلم به وللعرش حملة يحملونه قال الله عز و
جل الذين يحملون العرش ومن حوله الآية وللعرش حد
يعلمه الله وترى الملائكة حافين من حول العرش وهو
من ياقوتة حمراء وسعته كسعة السموات والارضين
والكرسي عند العرش كحلقة ملقاة في ارض فلاة
وهو جل وعلا يعلم ما في السموات السبع وما بينهن و
ما تحتهن وما في الارضين وما تحتهن وما بينهن و
ما تحت الثرى وما في قعر البحار ومنبت كل
شعرة وكل شجرة وكل زرع ونبت ومسقط كل ورقة
وعدد ذلك كله وعدد الحصى والرمل والتراب و
مثاقيل الجبال ومكاييل البحار واعمال العباد وآثارهم
وانفاسهم وكلامهم ويعلم كل شيء لا يخفى عليه شيء
من ذلك وهو منزه عن مشابهة خلقه ولا يخلو
من علمه مكان ولا يجوز وصفه بانه في كل مكان
بل يقال انه في السماء على العرش كما قال جل
ثناؤه الرحمن على العرش استوى وقوله ثم استوى
على العرش الرحمن وقال تعالى اليه يصعد الكلم
الطيب والعمل الصالح يرفعه والنبي صلى الله
عليه وسلم حكم باسلام الامة لما قال لها اين الله

اور اسنے فرمایا جو سب سے غالب ہے نیکی والوں کا بدلہ نیکی ہے اور زیادہ
بعض نے کہا بھلائی بہشت ہے اور زیادت اسکی عزت والی ذات کیطرف نظر کرنا ہے
اور فرمایا بلند برتر نے کئی مونھ اس دن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کو دیکھنے والے
اور پیش کئے جاوینگے اسپر بندے فیصلہ اور جزا کے دن اور خود ان کے حساب
کا متولی ہوگا اور کوئی متولی نہیں ہوگا اور اللہ عز و جل نے سات آسمان ایک دوسرے
کے نیچے اوپر بنائے اور اسیطرح سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے اوپر اور اوپر
کی زمین اور نیچے آسمان کے درمیان پانچسو سال کی مسافت ہے اور درمیان ہر
آسمان کے پانسو سال کا رستہ ہے اور ساتویں آسمان پر پانی ہے اور
رحمن کا عرش پانی پر ہے اور اللہ عز و جل عرش پر ہے اور اسکے ستر ہزار نور
اور اندھیرے کے پردے ہیں اور وہ چیزیں جنکو وہ خود ہی جانتا ہے اور عرش
کے اٹھانے والے ہیں جو اسکو اٹھاتے ہیں جیسا اسنے آپ فرمایا وہ جو
عرش کو اٹھاتے ہیں اور عرش کے گرد والے اور عرش کی حد ہے جسکو اللہ
ہی جانتا ہے اور تو فرشتوں کو دیکھیگا پھرنے والے گرد عرش کے اور وہ عرش سرخ
یاقوت سے ہے اور اسکی فراخی مثل فراخی آسمانوں اور زمینوں کی ہے اور کرسی
عرش کے پاس ایسی ہے جیسے ایک صاف میدان میں حلقہ پڑا ہوا اور اللہ عز
و جل جانتا ہے جو ساتوں آسمانوں میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے
اور جو ان کے نیچے ہے اور جانتا ہے اسکو جو زمینوں میں ہے اور اسکو جو انکے
نیچے ہے اور اسکو جو انکے درمیان ہے اور جانتا ہے جو خاک نمناک کے
نیچے ہے اور جو دریاؤں کے پیٹ میں ہے اور جانتا ہے ہر بال کے اگنے کی
جگہ اور ہر درخت اور ہر زراعت کو جو اگتی ہے اور جانتا ہے ہر پتے کے
گرنے کی جگہ کو اور انکی گنتی کو اور کنکروں کی گنتی کو اور ریت اور مٹی کی گنتی کو
اور جانتا ہے پہاڑوں کے بوجھ اور سمندروں کے تول اور بندوں کے عمل اور انکے
بھید اور انکے سانسوں اور انکی باتوں کو اور وہ ہر چیز جانتا ہے اس سے کوئی
چیز پوشیدہ نہیں ان میں سے اور وہ خلقت کی مشابہت سے پاک ہے اور اسکے علم سے
کوئی مکان خالی نہیں اور یوں کہنا جائز نہیں کہ وہ ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا
چاہیئے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے جیسا اسنے آپ فرمایا رحمن عرش پر مستوی ہوا
اور پھر فرمایا پھر مستوی ہوا عرش پر رحمن اور جیسے فرمایا اسی کی طرف پاک کلمے چڑھتے
ہیں اور اچھے کاموں کو بلند کرتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس لونڈی
کے اسلام کا حکم کیا جسکو آپ نے کہا اللہ کہاں ہے۔ اسنے

فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ
الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ
الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ
لَمَّا قَضَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ
كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ
سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَيَنْبَغِيْ اِطْلَاقُ صِفَةِ الْاِسْتِوَاءِ
مِنْ غَيْرِ تَاْوِيْلٍ وَاَنَّهُ اسْتِوَاءُ الذَّاتِ عَلَى الْعَرْشِ
لَا عَلٰى مَعْنَى الْقُعُوْدِ وَالْمُمَاسَّةِ كَمَا قَالَتِ الْمُجَسِّمَةُ
وَالْكَرَامِيَّةُ وَلَا عَلٰى مَعْنَى الْعُلُوِّ وَالرِّفْعَةِ كَمَا
قَالَتِ الْاَشْعَرِيَّةُ وَلَا عَلٰى مَعْنَى الْاِسْتِيْلَاءِ وَالْغَلَبَةِ
كَمَا قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ لِاَنَّ الشَّرْعَ لَمْ يَرِدْ بِذٰلِكَ وَلَا
نُقِلَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مِنَ
السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ ذٰلِكَ
بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنْهُمْ حَمْلُهٗ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَقَدْ رُوِيَ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى قَالَتِ
الْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُوْلٍ وَ
الْاِقْرَارُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالْجُحُوْدُ بِهٖ كُفْرٌ وَقَدْ اَسْنَدَهٗ
مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَبْلَ
مَوْتِهٖ بِقَرِيْبٍ اَخْبَارُ الصِّفَاتِ تُمَرُّ كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَشْبِيْهٍ
وَلَا تَعْطِيْلٍ وَقَالَ اَيْضًا فِيْ رِوَايَةِ بَعْضِهِمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ
كَلَامٍ وَلَا اَرَى الْكَلَامَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَمَاكِنِ
فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَوْ عَنِ التَّابِعِيْنَ فَاَمَّا غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْكَلَامَ فِيْهِ
غَيْرُ مَحْمُوْدٍ فَلَا يُقَالُ فِيْ صِفَاتِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

آسمان کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ایک بات اپنی نفس پر
لکھی اور وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ گئی اور
دوسری روایت میں ہے جب اللہ پاک خلقت کو پیدا کر چکا اپنے نفس پر ایک
بات ایک کتاب میں لکھی جو وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت
میرے غصہ سے بڑھ گئی اور فرض ہے اطلاق کرنا صفت استوا کا بغیر تاویل
کے اور وہ اللہ کی ذات کا مستوی ہونا ہے عرش پر سوا حمل کرنے
کے قعود اور مماست کے معنے پر جسطرح مجسمہ اور کرامیہ کا قول ہے اور
سوا حمل کرنے کے علو اور رفعت کے معنے پر جسطرح اشعریہ کا مذہب
ہے اور سوا حمل کرنے کے غلبہ اور استیلا کے معنے پر جسطرح
معتزلہ نے کہا ہے کیونکہ شرع میں یہ بات وارد نہیں ہوئی
اور نہ صحابہ و تابعین میں سے جو سلف صالحین اور حدیث
والے ہیں کسی سے یہ نقل کیا گیا بلکہ ان سے منقول اطلاق
پر حمل کرنا ہے اور ام سلمہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی
سے روایت کی گئی ہے اللہ عزوجل کے قول رحمن عرش پر
مستوی ہوا میں انہوں نے کہا کیفیت معلوم نہیں۔ اور استواء
مجہول نہیں اور اقرار اُسکے ساتھ واجب ہے اور اسکا انکار کرنا
کفر ہے اور بیشک باسناد لایا مسلم بن حجاج ام سلمہ رضی اللہ
عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اپنی کتاب میں اور
اسیطرح انس بن مالک کی حدیث میں اور امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ نے اپنی موت سے تھوڑا پہلے فرمایا صفات کی حدیثیں
ویسی ہی رکھنی چاہییں جسطرح آئی ہیں سوا تشبیہ اور تعطیل کے
اور یہہ بھی فرمایا ان کے بعض کی روایت میں کہ میں صاحب
کلام نہیں اور میں نہیں دیکھتا کلام کسی شے میں ان جگہوں میں
اللہ عزوجل کی کتاب میں یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث
میں یا صحابہ یا تابعین سے پس لیکن اسکے سوا میں حرج نہیں پس کلام
قرآن میں غیر محمود ہے پس نہ کہا جائے کہ رب عزوجل کی صفات
میں

كيف ولم لا يقول ذلك الا شكاك وقال احمد رحمه الله
في رواية عنه في موضع اخر نحن نؤمن بان الله عز
وجل على العرش كيف شاء وكما شاء بلا حد ولا
صفة يبلغها واصف او يحده احد لما روي عن سعيد
بن المسيب عن كعب الاحبار قال قال الله تعالى في
التورية انا الله فوق عبادي وعرشي فوق جميع خلقي
وانا على عرشي عليه ادبر عبادي ولا يخفى علي شيء من
عبادي وكونه عز وجل على العرش مذكور في كل كتاب
انزل على كل نبي ارسل بلا كيف ولان الله تعالى فيما لم يزل
موصوف بالعلو والقدرة والاستيلاء والغلبة على
جميع خلقه من العرش وغيره فلا يحمل الاستواء على ذلك
فالاستواء من صفات الذات بعد ما اخبرنا به ونص عليه
واكده في سبع آيات من كتابه والسنة المأثورة به وهو
صفة لازمة له ولائقة به كاليد والوجه والعين
والسمع والبصر والحياة والقدرة وكونه خالقا ورازقا
ومحييا ومميتا موصوف بها ولا نخرج من الكتاب والسنة
نقرء الآية والخبر ونؤمن بما فيهما ونكل الكيفية في الصفات
الى علم الله عز وجل كما قال سفيان بن عيينة رحمه
الله كما وصف الله تعالى نفسه في كتابه فتفسيره
قراءته لا تفسير له غيرها ولم نتكلف غير ذلك فانه غيب
لا مجال للعقل في ادراكه ونسأل الله تعالى
العفو والعافية ونعوذ به من ان نقول فيه و
في صفاته ما لم يخبرنا به هو او رسوله عليه
السلام وانه تعالى ينزل في كل ليلة الى
السماء الدنيا كيف شاء وكما شاء فيغفر
لمن اذنب واخطأ واجرم وعصى لمن يختار
من عباده ويشاء تبارك وتعالى العلي
الاعلى لا اله الا هو له الاسماء الحسنى
لا بمعنى نزول الرحمة وثوابه على ما ادعته المعتزلة

کسیطرح اور کیوں نہ کہے یہ شک کے طور پر اور فرمایا احمد رحمہ اللہ نے بعض
کی روایت میں دوسری جگہہ میں ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ عز و جل عرش
پر ہے جسطرح اسنے چاہا اور جیسا چاہا سوا کسی حد اور صفت کے کہ
بیان کرنے والے پہونچ سکیں یا تعریف کرنے والا تعریف کرسکے
اسوجہہ سے کہ سعید بن المسیب نے کعب احبار سے روایت کیا ہے
کہا اللہ نے توریت میں فرمایا ہے میں اللہ ہوں اپنے بندوں کے اوپر
اور عرش میرا سب تمام خلق سے ہے اور میں اپنے عرش پر ہوں اپنے
بندوں کی تدبیر میں کرتا ہوں اور مجھپر کوئی چیز میرے بندوں کی
مخفی نہیں اور اللہ عز و جل کا عرش پر ہونا مذکور ہے ہر کتاب میں
جو اسنے کسی نبی پر اُتاری جو بھیجا گیا بلا کیف اور اسلیئے کہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے علو اور قدرت اور غلبہ کے ساتھ جمیع مخلوق پر موصوف
ہے خواہ عرش ہو یا غیر عرش پس استوار کو غلبہ وغیرہ پر حمل کرنا جائز
نہیں پس انہیں صفات ذاتیہ میں سے ہے اسکے بعد کہ اسنے خود ہم کو
خبر دی اور اسپر نص کی اور اسکو اپنی کتاب کی آیتوں میں تاکید سے
بیان کیا اور اسکے رسول سے نقل کیا گیا اور یہ صفت لازم ہے اسکو
اور اسکو لائق ہے مثل ید اور وجہ اور عین اور سمع اور بصر اور
حیات اور قدرت کے اور مثل ہونے اسکے کے خالق اور رازق اور
محیی اور ممیت وہ خدا ان سب صفات کے ساتھ موصوف ہے
اور ہم کتاب و سنت سے نہیں نکلتے ہم قرآن و حدیث پڑھتے ہیں اور ایمان لاتے
ہیں اسکے ساتھ جو ان دونوں میں ہے اور سپرد کرتے ہیں کیفیت صفات کو اللہ عز و جل
کے علم کیطرف جسطرح کہا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جسطرح بیان کیا ہے اللہ
تعالے نے اپنا حال اپنی کتاب میں پس تفسیر اسکی اسی کی کلام ہے اسکو سوا اور تفسیر
نہیں اور ہمکو اسکے غیر کی تکلیف نہیں دیگئی کیونکہ وہ غیب ہے اسمیں عقل کو کہاں
طاقت کہ اسکا ادراک کرے اور ہم اللہ تعالی سے عفو اور عافیت مانگتے ہیں اور اس
سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسمیں یا اسکی صفات میں وہ بات کہیں جسکی اسنے
ہمیں خبر نہیں دی اور نہ اسکے رسول علیہ السلام نے اور وہ عز و جل ہر رات
پہلے آسمان پر اترتا ہے جسطرح چاہے اور جیسا چاہے پھر معاف کرتا ہے اسکو
جسنے گناہ کیا اور خطا کی اور جرم کیا اور بیفرمانی کی واسطے جسکے پسند کرے اپنے
بندوں میں سے اور چاہے برکت والا ہے اور برتر ہے بلند اور بہت بزرگ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسکی اچھی
صفتیں ہیں اور اس حدیث کے معنے نزول رحمت اور ثواب کے نہیں جسطرح معتزلہ

وَالْاَشْعَرِيَّةُ لِمَا رَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُؤْلَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ هَلْ مِنْ عَانٍ فَيُفَكَّ عَانِيَهُ حَتّٰى يُصَلَّى الصُّبْحُ ثُمَّ يَعْلُوْا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ اَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ اَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ يَدْعُوْنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ اَلَا مُقْتَرٌ عَلَيْهِ رِزْقُهُ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجْلِبَ لَهُ رِزْقَهُ اَلَا مَظْلُوْمٌ يَذْكُرُنِيْ فَاَنْصُرَهُ اَلَا عَانٍ يَدْعُوْنِيْ فَاَفُكَّهُ قَالَ فَيَكُوْنُ كَذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ الصُّبْحُ وَيَعْلُوْ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كُلُّهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِهٰذَا كَانُوْا يُفَضِّلُوْنَ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَرَوٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ اِلَّا اِلْاِنْسَانَ فِيْ قَلْبِهٖ شَحْنَاءُ اَوْ شِرْكٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ يَنْزِلُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَنْشَقَّ الْفَجْرُ وَقِيْلَ لِاِسْحَاقَ ابْنِ رَاهَوَيْهِ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ

اور اشعریہ نے ادعا کیا ہے کیونکہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان پر جسوقت پچھلی تہائی رات کی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے پہر اپنا سوال دیا جاوے کوئی معافی چاہنے والا ہے پہر معاف کیا جاوے کوئی قیدی ہے پہر قید سے چھڑایا جاوے صبح تک پہر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ صعود فرماتا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان کیطرف جسوقت رات کی پچھلی تہائی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے پہر فرماتا ہے کوئی ہے بندہ میرے بندوں میں سے جو مجھے پکارے پہر میں اسکی پکار قبول کروں بہلا ہے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنیوالا جو مجھے پکارے پہر میں اسکو معاف کروں بہلا کوئی ہے تنگدست رزق میں جو مجھے پکارے پہر میں اسکی پکار قبول کروں بہلا ہے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنیوالا جو مجھے پکارے پہر میں اسکو معاف کروں بہلا کوئی ہے تنگدست رزق میں جو مجھے پکارے پہر میں اسکی طرف رزق کھینچوں بہلا ہے کوئی مظلوم جو مجھے یاد کرے پہر میں اسکی مدد کروں بہلا ہے کوئی قیدی جو مجھے پکارے پہر میں اسے قید سے چھوڑاوں فرمایا پہر رہتا ہے یہی حال صبح کے طلوع تک اور اپنی کرسی کی طرف علو فرماتا ہے اور تحقیق یہہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ ابوہریرہ اور جابر اور علی رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدردا اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم سے روایت کی گئی ہے کہ وہ سب کے سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اسی لیئے پچھلی رات کی نماز کو فضیلت دیتے تھے روایت کی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پہر ہر جی کو معاف فرماتا ہے مگر اس آدمی کو جسکے دل میں کینہ یا شرک ہے اللہ عزوجل کے ساتھ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جسوقت رات کا پہلا نصف گذرتا ہے اللہ عزوجل پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پہر فرماتا ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخشوں کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ میں اسکی دعا قبول کروں صبح کے پہٹنے تک اور اسحاق ابن راہویہ کو کہا گیا کیا ہیں یہ حدیثیں

الّتي تحدّث بها أنّ الله تعالى ينزل إلى السّماء الدّنيا
وأنّه يصعد ويتحرّك قال للسّائل تقول إنّ الله يقدر
على أن ينزل ويصعد ولا يتحرّك قال نعم قال فلم
تنكره وقال يحيى بن معين إذا قال لك الجهمي كيف
ينزل فقل له كيف صعد وقال الفضيل بن عياض
رحمه الله إذا قال لك الجهمي أنا كافر بربّ ينزل فقل
له أنا مؤمن بربّ يفعل ما يشاء وعن شريك بن عبد الله
رحمه الله لمّا قيل له عندنا قوم ينكرون هذه الأحاديث
من جاءنا بأسماء ليست عن رسول الله صلّى الله عليه
وسلّم الصّلوة والصّيام والزّكوة والحجّ وإنّما عرفنا الله
عزّ وجلّ بهذه الأحاديث

فصل

ونعتقد
أنّ القرآن كلام الله وكتابه وخطابه ووحيه الّذي
نزّل به جبريل على رسول الله صلّى الله عليهما وسلّم كما
قال عزّ وجلّ نزل به الرّوح الأمين على قلبك لتكون
من المنذرين بلسان عربيّ مبين هو الّذي بلّغه
رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أمّته امتثالًا لأمر
ربّ العالمين بقوله تعالى يا أيّها الرّسول بلّغ ما أنزل إليك
من ربّك وروي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنّه
قال كان النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم يعرض نفسه على النّاس
بالموقف فيقول هل من رجل يحملني إلى قومه فإنّ قريشًا
قد منعوني أن أبلّغ كلام ربّي وقال عزّ وجلّ وإن أحد
من المشركين استجارك فأجره حتّى يسمع كلام الله وكلام
الله تعالى هو القرآن الشّريف غير مخلوق كيفما قرئ
وتلي وكتب وكيفما تفرّقت به قراءة قارئ ولفظ
لافظ وحفظ حافظ هو كلام الله وصفة من صفات ذاته
غير محدث ولا مبدّل ولا مغيّر ولا مؤلّف ولا منقوص
ولا مصنوع ولا مزاد فيه بدأ تنزيله وإليه يعود
حكمه كما قال النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم في حديث
عثمان بن عفّان رضي الله عنه إنّ فضل القرآن على سائر

جو تو بیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور اللہ صعود فرماتا
ہی اور حرکت کرتا ہے کیسی ہین انہون نے سائل کو جواب دیا کہ کیا تجہے اللہ تعالی
کو صعود اور نزول پر قدرت رکہنے کا اعتقاد ہی (یا نہین) اُسنے کہا ہان ہی پہر
اُسنے کہا تو پہر تو کیون انکار کرتا ہی اور یحیے بن معین نے کہا جب تجہے جہمی کہے
کہ کسطرح نزول فرماتا ہی تو اُسے کہہ کر اُسنے صعود کسطرح کیا (جیسے صعود ہوا
ویسے ہی نزول ہوتا ہی) اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا جب تجہے جہمی کہے
مین ایسے رب سے منکر ہون جو اترتا ہی تو اُسے کہہ کہ مین ایمان لایا ہون ایسے
رب سے کہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور شریک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہی کہ جب کسی نے
اُنسے کہا کہ ہمارے پاس ایک قوم ہی جو ان احادیث کا انکار کرتے ہین تو انہون
نے فرمایا) ہمارے پاس وہ نام کون لایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہین جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور بیشک ہمنے اللہ عز وجل کو ان احادیث سے ہی
پہچانا ہی

فصل

اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قران اللہ کا کلام اور اسکی کتاب
اور اسکا خطاب اور اسکی وحی ہی جسکو جبریل ع لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اُترے جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اسکو روح الامین لیکر تیرے دل پر اترا تاکہ
تو عربی زبان مین ڈرانے والون مین سے ہو یہ وہ قرآن ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی امت کو رب العلمین کے حکم بجا لانے کے لیے پہونچا دیا
اور وہ اللہ تعالے کا حکم یہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے اے رسول جو
تیری طرف تیرے رب سے اترا اُسے پہونچا اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم موقف مین اپنے آپ کو لوگون پر پیش کرتے تہے اور فرماتے
تہے کیا کوئی آدمی ہی جو مجہے اپنی قوم کی طرف لیچلے کیونکہ قریش نے مجہے اپنے رب
کی کلام پہونچانے سے روک دیا ہی اور اللہ عز وجل نے فرمایا اگر مشرکون مین سے کوئی
پناہ لینا چاہی تو اسے پناہ دے تاکہ اللہ کی کلام کو سنلے اور اللہ تعالے کا کلام وہ
قرآن شریف ہی جو غیر مخلوق ہی خواہ کسطرح پڑہا جاوے اور تلاوت کیا جاوے اور
لکہا جاوے اور پڑہنے والے کی قرات اور بولنے والے کا لفظ اور حفظ کرنے والے کا
حافظہ خواہ کسطرح اسمین مختلف ہو وہ اسی کا کلام ہے اور اُسکی ذات کی صفتون
مین سے ایک صفت ہی نہ تو نو پیدا ہی اور نہ بدلا گیا ہی اور نہ متغیر کیا گیا ہی اور نہ غیر سے ترکیب دیا گیا
اور نہ ناقص کیا گیا ہی اور نہ بنایا گیا ہی اور نہ اسمین زیادتی کی گئی ہے اُسی کی طرف
سے اترا ہی اور اسکا حکم اُسی کی طرف لوٹیگا جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا ہی کہ قرآن کی فضیلت تمام

الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ الشَّرِيْفَ
مِنْهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَرَجَ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ حُكْمُهٗ فَمَعْنَاهُ اَنَّ
تَنْزِيْلَهٗ وَظُهُوْرَهٗ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ حُكْمُ الَّذِيْ
هُوَ الْعِبَادَاتُ مِنْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ النَّوَاهِيْ لِاَجْلِهٖ
تُفْعَلُ وَتُتْرَكُ فَالْاَحْكَامُ عَائِدَةٌ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيْلَ مِنْهُ
بَدِئَ حُكْمًا وَاِلَيْهِ يَعُوْدُ عِلْمًا وَهُوَ كَلَامُ اللهِ فِيْ صُدُوْرِ
الْحَافِظِيْنَ وَاَلْسِنِ النَّاطِقِيْنَ وَفِيْ اَكُفِّ الْكَاتِبِيْنَ وَ
مُلَاحَظَةِ النَّاظِرِيْنَ وَمَصَاحِفِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاَلْوَاحِ
الصِّبْيَانِ حَيْثُمَا رُوِيَ وَوُجِدَ فَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ مَخْلُوْقٌ
اَوْ عِبَارَتَهٗ اَوِ التِّلَاوَةَ غَيْرُ الْمَتْلُوِّ اَوْ قَالَ لَفْظِيْ بِالْقُرْاٰنِ
مَخْلُوْقٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يُخَالَطُ وَلَا يُؤَاكَلُ
وَلَا يُنَاكَحُ وَلَا يُجَاوَرُ بَلْ يُهْجَرُ وَيُهَانُ وَلَا يُصَلّٰى خَلْفَهٗ
وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ وَلَا تَصِحُّ وِلَايَتُهٗ فِيْ نِكَاحِ وَلِيَّتِهٖ
وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِذَا مَاتَ فَاِنْ ظُفِرَ بِهٖ اُسْتُتِيْبَ ثَلَاثًا
كَالْمُرْتَدِّ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ سُئِلَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ
حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ عَمَّنْ قَالَ لَفْظِيْ بِالْقُرْاٰنِ مَخْلُوْقٌ فَقَالَ
كَفَرَ وَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ فَمَنْ قَالَ الْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللهِ لَيْسَ
بِمَخْلُوْقٍ وَالتِّلَاوَةُ مَخْلُوْقَةٌ كَفَرَ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْقُرْاٰنِ فَقَالَ كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ وَكَانَ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَتَاقَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا ذُكِرَ اللهُ فَقُوْلُوْا كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ فَمَنْ قَالَ
مَخْلُوْقٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ فَصَّلَ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ فَلَوْ كَانَ اَمْرُهُ الَّذِيْ
هُوَ كُنِ الَّذِيْ بِهٖ يَخْلُقُ الْخَلْقَ مَخْلُوْقًا لَهٗ كَانَ ذٰلِكَ
تَكْرَارًا وَعَبَثًا لَا فَائِدَةَ فِيْهِ كَاَنَّهٗ قَالَ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْخَلْقُ وَاللهُ تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنْ ذٰلِكَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا فَسَّرَا قَوْلَهٗ عَزَّ وَ

کلام کو بزرگی ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اسکی تمام مخلوق پر اور اسلیے ہی کہ
قرآن شریف اُسی سے نکلا اور اُسی کیطرف اُسکا حکم لوٹیگا پس اسکے معنے یہ ہین کہ
اُسکا اترنا اور ظہور اُسی اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور اُسی کی طرف اُسکا حکم لوٹیگا
اور اُسکا حکم عبادات ہین یعنے اوامر کو ادا کرنا اور نواہی سے باز رہنا اُسی کے لیے کیے
جاتے ہین اور اُسیکے لیے چھوڑے جاتے ہین پس سب احکام اُسیکی طرف لوٹنے والے ہین
اور بعض نے کہا اُسی کی طرف سے حکم شروع ہوا اور اُسیکی طرف اُسکا علم لوٹیگا
اور حافظوں کے سینوں میں اور بولنے والوں کی زبانوں میں اور لکھنے والوں کے
ہاتھوں میں اور دیکھنے والوں کے سامنے اور اہل اسلام کے مصحفوں میں اور لڑکوں
کی تختیوں میں جہان کہیں کہا جاوے اور پایا جاوے وہ اللہ ہی کا کلام ہے اور جس نے
ظن کیا کہ وہ مخلوق ہے یا اسکی عبارت یا اسکی تلاوت قرآن نہیں یا کہے
میرا قرآن کے ساتھ بولنا مخلوق ہے پس اُسنے اللہ بزرگ کے ساتھ کفر کیا اُسکے ساتھ
میل جول نہ کیا جاوے اور اُسکے ساتھ کہانا نہ کہایا جاوے اور اسکے ساتھ باہم علاقہ نکاح
پیدا نہ کیا جاوے اور اُسے ہمسایہ و پڑوسی نہ بنایا جاوے بلکہ اُس سے کلام کرنا
چھوڑدیا جاوے اور اسکی اہانت نہ کی جاوے اور اُسکے پیچھے نماز نہ پڑہی جاوے
اور اُسکی گواہی قبول نہ کی جاوے اور جس نکاح کا والی ہو اُسمین اُسے والی نہ
بنایا جاوے اور جب مرے تو اُسپر جنازہ نہ پڑہا جاوے اگر ایسے شخص پر قابو پایا جاوے
تو اُس سے مرتد کی طرح تین دفعہ توبہ کرائی جاوے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل
کیا جاوے امام احمد بن حنبل سے اُس شخص کی نسبت پوچھا گیا جو کہے کہ قرآن کو میرا
تلفظ کرنا مخلوق ہے تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ کافر ہے اور اُنہون نے ہی اللہ اُنپر رحم کرے
فرمایا جو شخص کہے قرآن اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے لیکن اُسکی تلاوت مخلوق ہے
تو وہ بھی کافر ہے اور ابو الدرداء سے مروی ہے کہ اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی
بابت سوال کیا آپنے فرمایا اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے اور عبد اللہ بن عبد الغفار سے
مروی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین آپنے فرمایا جب اللہ تعالی یاد کیا جاوے تو کہو اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے جسنے
کہا مخلوق ہے وہ کافر ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا خبردار اُسیکے لیے خلق اور امر ہے
پس اللہ نے خلق اور امر کے درمیان فرق کیا اگر اُسکا امر جو کن ہے جس سے مخلوق
پیدا کرتا ہے مخلوق ہوتا تو تکرار اور عبث تہا جسمین کوئی فائدہ نہین گویا اللہ نے فرمایا
یون ہے خبردار اسکے لیے پیدایش اور پیدایش ہے اور اللہ تعالی اس سے پاک ہے اور
ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اُنہون نے اللہ عزوجل

جل قرآنا عربيا غير ذي عوج انه غير مخلوق وقد هدد الله تعالى الوليد بن المغيرة المخزومي حين سمى القرآن قول البشر بسقر فقال ان هذا الا سحر يؤثر ان هذا الا قول البشر ساصليه سقر فكل من قال القرآن عبارة او مخلوق او لفظي بالقرآن مخلوق فله سقر كما قال للوليد الا ان يتوب وقال تعالى وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ولم يقل حتى يسمع كلامك يا محمد وقال تعالى انا انزلناه في ليلة القدر يعني القرآن الذي هو في الصدور والمصاحف وقال عز وجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون وقال تعالى وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث والناس انما سمعوا قراءة النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه فلفظه بالقرآن هو القرآن ومدح الله سبحانه وتعالى الجن الذين سمعوا قراءة النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد الاية وقال تعالى واذ صرفنا اليك نفرا من الجن يستمعون القرآن وسمى الله قراءة جبرئيل عليه السلام للقرآن قرآنا فقال جل وعلا لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه وقال تعالى فاقرؤا ما تيسر من القرآن واجمع المسلمون على ان من قرأ فاتحة الكتاب في صلوة انه قارئ كتاب الله وان من حلف انه لا يتكلم فقرأ القرآن لم يحنث فدل على انه ليس بعبارة وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث معاوية بن الحكم رضي الله عنه ان صلوتنا هذه لا يصلح فيها شيء من كلام الادميين انما هي القراءة والتسبيح والتهليل وتلاوة القرآن فاخبر ان تلاوة القرآن هي القرآن فعلم بذلك ان التلاوة هي المتلو والله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم امر المؤمنين بالقراءة في الصلوة ونهيا عن الكلام فلو كانت قراءتنا

جل کے اس قول یعنے قرآن عربی زبان مین جسمین کجی والا نہین کی تفسیر کی کہ یہ غیر مخلوق ہے اور اللہ تعالی نے ولید بن مغیرہ مخزومی کو جب اُسنے قرآن کو آدمی کی کلام ٹہرایا دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور ولید بن مغیرہ مخزومی نے کہا یہ قرآن تو جادو ہی نقل کیا گیا یہ تو آدمی کا قول ہے ہم اُسکو دوزخ مین ڈالینگے پس جسنے کہا کہ قرآن عبارت ہے یا مخلوق ہے یا میرا قرآن کو تلفظ کرنا مخلوق ہے تو اُسکے لیے دوزخ ہے جیسا کہ اللہ نے ولید کو فرمایا یہان تک کہ توبہ کرے اور اللہ تعالی نے فرمایا اگر مشرکو نمین سے کوئی تجھ سے پناہ لینا چاہے تو اُسے پناہ دے تا اللہ کی کلام سنے اللہ تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ یا محمد تا کہ تیری کلام سنے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے اسکو لیلۃ القدر مین اتارا یعنے قرآن کو جو لوگون کے سینون اور صحفون مین ہے اور اللہ عز وجل نے فرمایا جب قرآن پڑہا جاوے تو سنو اور خاموش ہو رہو تو کہ تم رحم کیے جاؤ اور اللہ تعالی نے فرمایا اور قرآن ہمنے جدا جدا اُتارا تاکہ تم اُسے لوگون پر آہستگی سے پڑہو اور لوگون نے تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور آپکے لفظ سُنے پس جن لفظون سے آپنے قرآن پڑہا وہی قرآن ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اُن جنون کی جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی تعریف کی (جو یہ ہے) اور جنہون نے کہا ہمنے قرآن عجب سُنا جو ہدایت کی طرف راہ بتاتا ہے آخر آیت تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے جنون کی ایک جماعت (یا محمد) تیری طرف پہیری جو قرآن سنتی ہین اور اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کی قرأت کا نام قرآن کہا یعنے خدا بزرگ و بلند نے فرمایا یا محمد اپنی زبان کو قرآن کی پڑہنے مین جلدی کرنیکے لیے نہ ہلا تیرے سینے مین اسکا اکٹھا کرنا اور تیری زبان سے پڑہانا ہمارے ذمہ ہے پہر جب ہم اُسے پڑہین تو اُسکے پڑہنے کی پیروی کر اور اللہ تعالی نے فرمایا پس پڑہو قرآن سے جو آسان ہو اور مسلمانون نے اسپر اجماع کیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز مین سورہ فاتحہ پڑہ لے تو وہ اللہ کی کتاب کا پڑہنے والا ہے اور جسنے قسم کہائی کہ مین کلام نہین کرونگا پہر اُسنے قرآن پڑہا تو وہ حانث نہ ہوگا پس اس بیان سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن عبارت نہین ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا کہ ہماری اس نماز مین آدمیون کی کلام کرنا اچھا نہین سوائے اسکے نہین کہ یہ نماز قرأت ہے اور تسبیح ہے اور تہلیل ہے اور تلاوت قرآن ہے پس اس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی خبر دی کہ قرآن کی تلاوت قرآن ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ تلاوت ہی متلو ہے اور اللہ تعالی اور اسکے رسول نے مومنون کو نماز مین قرأت پڑہنے کا حکم دیا ہے اور کلام کرنے سے منع کیا ہے پس اگر ہماری قرأت ہماری کلام ہو تو

كَلَامُنَا لَا كَلَامَ اللّٰهِ لَكُنَّا مُرْتَكِبِينَ لِلنَّهْيِ فِي الصَّلٰوةِ

فَصْلٌ وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْقُرْاٰنَ حُرُوْفٌ مَفْهُوْمَةٌ وَاَصْوَاتٌ مَسْمُوْعَةٌ لِاَنَّ بِهَا يَصِيْرُ الْاَخْرَسُ وَالسَّاكِتُ مُتَكَلِّمًا نَاطِقًا وَكَلَامُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْفَكُّ عَنْ ذٰلِكَ فَمَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَابَرَ حِسَّهُ وَعَمِيَتْ بَصِيْرَتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الٓمّٓ ذٰلِكَ حٰمٓ طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ فَقَدْ ذَكَرَ حُرُوْفًا وَكَنّٰى عَنْهَا بِالْكِتَابِ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ فَاَثْبَتَ لِنَفْسِهٖ كَلِمَاتٍ مُتَعَدِّدَةً غَيْرَ مُتَنَاهِيَةِ الْاَعْدَادِ وَكَذٰلِكَ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّكُمْ تُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنِ الْاَلِفُ عَشْرٌ وَاللَّامُ عَشْرٌ وَالْمِيْمُ عَشْرٌ فَذٰلِكَ ثَلَاثُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ حَقِّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا وَقَالَ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِيْ كُلُّ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا صَوْتًا وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا النِّدَاءُ وَهٰذَا الْاِسْمُ وَالصِّفَةُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَسَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَاْتِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ فَيَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ فَيَقُوْلُ وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ اَنْصِتُوْا فَطَالَ مَا اَنْصَتُّ لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ اَرٰى اَعْمَالَكُمْ وَاَسْمَعُ اَقْوَالَكُمْ فَاِنَّمَا هِيَ صُحُفُكُمْ تُقْرَاُ عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ

اللہ کی کلام نہ ہوتی تو ضرور ہم نماز مین (قرأت پڑہنے کے وقت) نہی کو مرتکب ہوتے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قرآن حرف ہین سمجہے ہوئے اور آوازین ہین سُنی گئین کیونکہ گونگا اور خاموش رہنے والا ان سے کلام کرنیوالا بولنے والا ہو جاتا ہی اور اللہ عز و جل کی کلام اس سے جدا نہین ہوتی پس جو اسکا انکار کرے تو بیشک اُسکی حس نے مکابرہ کیا اور اُسکی بصیرت اندہی ہو گئی اللہ عز و جل نے فرمایا الٓمّٓ ذلک حٰمٓ طٰسٓمٓ یہ کتاب کی آیتین ہین تو اللہ تعالی نے حروف کو ذکر فرمایا اور اُنکے تعبیر قرآن سے کی (اللہ تعالی نے فرمایا) اور اگر زمین کے درخت قلمین ہون اور دریا سیاہی ہون اسکے پیچہے سات دریا اور ہون تو بہی خدا کی باتین ختم نہ ہون پس اللہ تعالی نے اپنے لیے بے شمار کلمے ثابت کیے اور اسی طرح فرمایا (یا محمد) تو کہہ کہ اگر دریا میرے رب کے کلمات لکہنے کے لیے سیاہی ہون تو ضرور دریا ختم ہو جاوین پہلے اس سے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہون اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑہو کیونکہ تم ہر ایک حرف کے بدلے دس نیکیون کا ثواب دیے جاتے ہو سُن لو مین نہین کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہی ولیکن الف کے بدلے دس نیکیان ہین اور لام کے بدلے دس نیکیان ہین اور میم کے بدلے دس نیکیان ہین پس تیس نیکیان ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات قرأت پر اتارا گیا ہی جو سب شافی ہین اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے حق مین فرمایا اور جب تیرے رب نے موسے کو پکارا اور ہمنے اوسکو طور کے داہنی طرف سے پکارا اور ہمنے اُسے راز کہنے کے لیے قریب کیا اور اللہ نے موسی علیہ السلام کے لیے فرمایا تحقیق مین اللہ ہون بجز میرے کوئی معبود برحق نہین پس میری ہی عبادت کرو یہ سب کلمات صوت ہی ہین اور اس ندا اور اس اسم اور اس صفت کا اللہ عز و جل کے سوا فرشتون یا باقی مخلوقات مین سے کسی دوسرے کے لیے ہونا درست نہین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عز و جل بادلون کے سایہ مین تشریف لاویگا اور بڑی فصیح کلام سے متکلم ہوگا اور فرماویگا اور وہ سب کلام کرنیوالون سے سچا ہی قول اسکا چپ ہو پس مین بہت مدت تمہارے لیے چپ رہا جب سے مینے تم کو پیدا کیا تمہارے اعمال دیکہتا تہا اور تمہاری باتین سنتا تہا سوا اسکے نہین کہ یہ تمہارے اعمال نامے ہین تم پر پڑہے جاتے ہین پس جو شخص بہتری پاوے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو سوا اسکے کچہ پاوے وہ کسیکو ملامت نہ کرے

الانفسه وروى البخاري في صحيحه باسناده عن
عبد الله بن انيس رضي الله عنه انه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الله سبحانه
العباد فيناديهم بصوت يسمعه من بعد كما
يسمعه من قرب انا الملك انا الديان وروى وعبد
الرحمن بن محمد المحاربي عن الاعمش عن مسلم بن
مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال اذا تكلم
بالوحي سمع صوته اهل السماء فيخرون سجدا حتى
اذا فزع عن قلوبهم قال سكن عن قلوبهم نادى
اهل السماء ماذا قال ربكم قالوا الحق قال كذا وكذا
يعني ذكر الوحي وعن عبد الله بن الحارث عن ابن
عباس رضي الله عنهما انه قال ان الله تبارك وتعالى
اذا تكلم بالوحي سمع اهل السموات صوتا كصوت
الحديد اذا وقع على الصفا فيخرون له سجدا
فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق
وهو العلي الكبير قال محمد بن كعب قال بنو اسرائيل
لموسى عليه السلام بم شبهت صوت ربك حين
كلمك من هذا الخلق قال شبهت صوت ربي بصوت
الرعد حين لا يرتجع وهذه الآيات والاخبار تدل
على ان كلام الله صوت لا كصوت الادميين
كما ان علمه وقدرته وبقية صفاته لا تشبه
صفات الادميين كذلك صوته وقد نص الامام
احمد رحمه الله تعالى على اثبات الصوت في رواية
جماعة من الاصحاب رضوان الله عليهم اجمعين
خلاف ما قالت الاشعرية من ان كلام الله معنى
قائم بنفسه والله حسيب كل مبتدع ضال مضل
والله سبحانه لم يزل متكلما وقد احاط كلامه
بجميع معاني الامر والنهي والاستخبار وقال ابن خزيمة
رحمه الله كلام الله تعالى متواصل لا سكوت فيه

مگر اپنے نفس کو ملامت کرے اور بخاری رح نے اپنی صحیح مین اپنے استاد عبد الله
بن انیس رضہ سے روایت کی انہون نے کہا مینے رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ الله تعالی (قیامت کے دن) بندونکو (میدان حشر مین) کہڑا کریگا
اور انکو ایسے آواز سے پکاریگا جسے دور کے لوگ ایسا ہی سنینگے جیسے
قریب کے سنینگے (فرماویگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون اور عبد الرحمن
بن محمد محاربی سے روایت ہے وہ اعمش سے روایت کرتے ہین وہ مسلم بن مسروق
سے وہ عبد الله رضی الله عنہ سے انہون نے کہا جب الله صاحب
کلام کرتا ہے تو اسکی آواز سب آسمان والے سنتے ہین پس سب کے سب گہبرا کر
سجدہ مین گر پڑتے ہین یہان تک کہ جب انکو دل سے گہبراہٹ دور کیجاتی
ہی تو آسمان والے آپس مین ایک دوسرے پوچہتے ہین تمہارے رب نے کیا کہا
کہتے ہین سچ فرمایا یہ اور یہ یعنے وحی کا ذکر اور عبد الله بن حارث ابن عباس
رضی الله عنہما سے روایت کرتے ہین انہون نے کہا الله تبارک و تعالی
جب کسی امر کی وحی کرتا ہے تو آسمان والے آواز سنتے ہین ایسی جیسے
لوہے کی آواز جب وہ پتہر پہ پڑے پس سب گہبرا کر سجدے مین گر پڑتے ہین
پہر جب انکے دل سے گہبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس مین کہتے ہین
تمہارے رب نے کیا فرمایا کہتے ہین سچ فرمایا اور وہ بلند بڑا ہے محمد بن کعب
نے کہا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو کہا جب الله تعالی نے آپکے ساتہ
کلام کی تو آپنے اپنے رب کی آواز کو اس مخلوق مین سے کس چیز سے تشبیہ
دی موسے نے کہا مینے اپنے رب کی آواز کو رعد کی آواز سے تشبیہ دی جب
وہ واپس نہین ہوتی اور یہ آیتین اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی
ہین کہ الله کی کلام آواز ہے لیکن آدمیون کی آواز کی طرح نہین ہے
جیسے اسکا علم اور اسکی قدرت اور اسکی باقی صفات آدمیون کی صفات سے مشابہ
نہین ہین اسیطرح اسکی آواز بہی اور آواز کے ثابت کرنے کو امام احمد رحمہ الله
نے صحابہ رضوان الله علیہم اجمعین سے ایک جماعت کی روایت مین تصریح
کی ہے برخلاف اس قول کے جسکے اشعریہ قائل ہین کہ الله کی کلام معنے
ہین اور قائم بنفسہ ہین اور الله ہر ایک بدعت نکالنے والے گمراہ گمراہ
کرنے والے کا حساب کرنے والا ہے اور الله سبحانہ ہمیشہ سے متکلم ہے اور
اسکی کلام نے تمام امر اور نہی اور خبر دین کے معنون کو گہیر لیا ہے اور ابن
خزیمہ رحمہ الله نے کہا الله کی کلام لگاتار ہے اس مین سکوت

ولا صمت وقيل لاحمد بن حنبل رحمه الله هل يجوز ان
نقول ان الله تعالى متكلم ويجوز عليه السكوت فقال
رحمه الله نقول في الجملة ان الله تعالى لم يزل متكلما
ولو ورد الخبر بانه سكت لقلنا به ولكنا نقول انه
متكلم كيف شاء بلا كيف ولا تشبيه

فصل

وكذلك حروف المعجم غير مخلوقة وسواء كان ذلك
في كلام الله تعالى او في كلام الادميين وقد ادعى
قوم من اهل السنة انها قديمة في القرآن الشريف
محدثة في غيره وهذا خطأ منهم بل القول السديد
هو الاول من مذهب اهل السنة بلا فرق لقوله
تعالى انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون و
هي حرفان فلو كانت كن مخلوقة لاحتاجت الى كن
اخرى تخلق بها الى ما لا نهاية له وقد تقدمت
ادلة كثيرة من الايات فلا نعيدها واما من السنة
فما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
لعثمان بن عفان لما سأل عن ا ب ت ث الى اخر
الحروف فقال الالف من اسم الله الذي هو الله
والباء من اسم الله الذي هو البارئ والتاء من اسم
الله الذي هو المتكبر والثاء من اسم الله الذي هو
الباعث والوارث حتى اتى الى اخرها فذكر انها كلها
من اسماء الله وصفاته واسماء الله عز وجل غير مخلوقة
وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث علي
كرم الله وجهه لما ساله عن معنى ابجد هوز حطي الى
اخرها يا علي الا تعرف تفسير ابجد الالف من اسم
الله عز وجل الذي هو الله والباء من اسم الله الذي
هو الباعث والجيم من اسم الله الذي هو الجليل الى
اخرها فذكر النبي صلى الله عليه وسلم انها من اسماء
الله وهي في كلام الادميين وقد نص احمد بن حنبل
رحمه الله تعالى على قدم حروف الهجاء فقال في رسالته

اور خاموشی نہین اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ کیا یہ کہنا جائز
ہی کہ اللہ تعالے متکلم ہے اور اسکا خاموش ہونا جائز ہے تو انہون نے
کہا ہم اجمال طور پر کہتے ہین کہ اللہ تعالی ہمیشہ سے متکلم ہے اور اگر اسکے
سکوت مین کوئی حدیث ثابت ہوتی تو البتہ ہم بہی اسکے قائل ہوتے
لیکن ہم تو یون کہتے ہین کہ وہ متکلم ہے جسطرح چاہی بلا کیف و بلا شبہ

فصل

اور اسیطرح حروف معجم بہی غیر مخلوق ہین خواہ یہ حروف خدا کی کلام مین
ہون خواہ آدمیون کی کلام مین اور اہل سنت کی ایک جماعت نے دعوے کیا
ہی کہ یہ حروف خدا کی کلام مین قدیم ہین اور آدمیون کی کلام مین محدث
ہین اور یہ انکی غلطی ہے بلکہ پختہ قول اہل سنت کو مذہب کا بلا فرق وہی
پہلا ہے کیونکہ اللہ عز وجل نے فرمایا سوای اسکے نہین کہ اسکا حکم جب کسی
چیز کا ارادہ کرتا ہی تو اسکو یہ فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور
وہ کن دو حرف ہین پس اگر کن مخلوق ہوتا تو ایک اور کن کا محتاج
ہوتا جس سے یہ کن پیدا کیا جاتا اور یہ سلسلہ بالا نہایت تک چلا
جاتا اور قرآن کی آیتون سے بہت سی دلیلین گذر چکی ہین ہم انہین
دوبارہ ذکر نہین کرتے لیکن حدیث پس وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے عثمان بن عفان کو فرمایا جب انہون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آ ب ت ث آخر حرفون تک
پوچھا تو آپنے فرمایا الف خدا کے نام اللہ سے ماخوذ ہے اور با اللہ کے
نام الباری سے ماخوذ ہے اور تا اللہ کے نام المتکبر سے اور ثا اللہ کے
نام الباعث اور الوارث سی ماخوذ ہے اسی طرح آخر تک پس آپ نے
ذکر کیا کہ یہ سب حروف اللہ کے نامون اور اسکی صفتون سی ماخوذ ہین
اور اللہ عز و جل کے نام غیر مخلوق ہین (لہذا یہ حروف بہی غیر مخلوق
ہونگے) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث
مین فرمایا جب حضرت علی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابجد ہوز
حطی آخر تک کے معنے پوچھے (فرمایا) ای علی کیا تو ابجد کی تفسیر نہین جانتا
الف اللہ عز و جل کے نام اللہ سے ماخوذ ہی اور با اللہ کے نام الباعث اور جیم اللہ کے
نام الجلیل سے ماخوذ ہی آخر تک پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ یہ حروف
اللہ کے نامون مین سے ہین اور وہ آدمیون کی کلام مین ہین امام احمد
حنبل رحمہ اللہ نے حروف ہجا کے قدیم ہونے پر تصریح کی ہے اور اپنے رسالہ مین

إلى أهل نيسابور وجرجان ومن قال إن حروف التهجي محدثة فهو كافر بالله ومن حكم أن ذلك مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا ولما قيل له رحمه الله إن فلانا يقول إن الله تعالى لما خلق الحروف انضجعت اللام وانتصبت الألف فقالت لا أسجد حتى أومر فقال أحمد هذا الكفر من قائله وقال الشافعي رحمه الله لا تقولوا بحدوث الحروف فإن اليهود أول ما هلكت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن ولأنه لا يخلو إما أن يقال هي قديمة في القرآن فوجب أن تكون قديمة في غيره لأنه لا يجوز أن يكون الشيء الواحد قديما وهو بعينه محدث فإن قال هي محدثة في القرآن فقد تقدمت الأدلة على قدم معاني القرآن . . . .

. . . فإذا ثبت ذلك في القرآن فكذلك في غيره فإن قالوا فهذا يفضي إلى جميع الكلام أن يكون قديما قيل يلزم القرآن لما لم يقل ذلك فيه كذلك في حروف الهجاء

فصل ونعتقد أن لله عز وجل تسعة وتسعين اسما من أحصاها دخل الجنة وذلك مروي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لله تسعة وتسعون اسما أو مائة إلا واحدة من أحصاها دخل الجنة و جميعها في القرآن في سور متفرقة منها خمسة أسماء في الفاتحة وهي يا الله يا رب يا رحمن يا رحيم يا مالك وفي سورة البقرة ستة وعشرون اسما يا محيط يا قدير يا عليم يا حليم يا تواب يا بصير يا واسع يا بديع يا رؤوف يا شاكر يا إله يا واحد يا غفور يا حليم يا قابض يا باسط يا لا إله إلا هو يا حي يا قيوم يا علي يا عظيم يا ولي يا غني يا حميد وفي آل عمران أربعة أسماء يا قائم يا وهاب يا سريع يا خبير وفي سورة النساء ستة أسماء

جو نیسابور اور جرجان والون کی طرف لکہا فرمایا کہ جو شخص کہے کہ حروف ہجی محدث ہین تو وہ کافر باللہ ہے اور جب اُسنے ان حروف کے مخلوق ہونیکا حکم کیا تو گویا اُسنے قرآن ہی کو مخلوق ٹہیرایا اور جب امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ فلان شخص کہتا ہے کہ جب اللہ تعالی نے حرف پیدا کیے تو لام لیٹ گیا اور الف کہڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ جب تک مجھکو حکم نہ ہوگا مین سجدہ نہ کرونگا تو امام نے جواب دیا کہ یہ کہنے والے کا کفر ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو کہ حروف حادث ہین کیونکہ یہود پہلے اسی سے ہلاک ہوئے اور جسنے حرفون مین سے کسی حرف کو بہی حادث کہا تو بیشک اُسنے قرآن کو حادث کہا اور یہی اُنکے قدیم ہونیکی دلیل ہے کیا تو کہا جاویگا کہ یہ حروف قرآن مین قدیم ہین پس واجب ہے کہ قرآن کے سوا دوسری چیزون مین بہی قدیم ہون کیونکہ یہ جائز نہین کہ ایک چیز قدیم ہو اور بعینہ وہی چیز محدث بہی ہو اور اگر کہے کہ وہ قرآن مین محدث ہین تو سابق قرآن مین اُنکے قدیم ہونیکے دلائل گذر چکے ہین پس جب قرآن مین انکا قدیم ہونا ثابت ہو چکا تو اسیطرح قرآن کے سوا دوسری چیزون مین بہی قدیم ہونگے اور اگر کہین کہ اُنکے قدیم ہونے سے لازم آتا ہے کہ سب کلام قدیم ہون تو جواب دیا جاویگا کہ سب کلام قرآن ہی ہو جاوین حروف ہجا کا بہی یہی حال ہے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ اللہ عز وجل کے ننانوین نام ہین جو شخص انکو یاد کرے جنت مین جائیگا اور یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین یا ایک کم سو ہین (اختلاف روایت) جو شخص انکو یاد کرے وہ جنت مین جاویگا اور وہ نام سب کے سب قرآن مجید مین متفرق سورتون مین ہین اُن مین سے پانچ نام سورۂ فاتحہ مین ہین اور وہ یہ ہین ای معبود اے پروردگار ای بڑی مہربانی کرنے والے ای بخشنے والے ای مالک اور سورۂ بقرہ مین چھبیس نام ہین ای سب کے گہیرنے والے ای قدرت والے ای جاننے والے ای توبہ قبول کرنے والے ای دیکھنے والے ای فراخی کرنیوالے ای پیدا کرنیوالے ای بہت رحم کرنے والے ای معبود ای اکیلے ای بخشنے والے ای حکمتون والے ای قبض کرنیوالے ای کہولنے والے ای وہ ذات کہ اُسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ای قائم رکہنے والے ای بلندی والے ای بزرگ ای دوست ای بے پرواہ ای سراہے گئے اور سورۂ آل عمران مین چار نام ہین ای قائم رہنے والے ای بلا عوض بہت بخشنے والے ای جلدی کرنے والے ای خبر رکہنے والے - اور سورۂ نساء مین چھ نام ہین -

يَارَقِيبُ يَاحَسِيبُ يَاشَهِيدُ يَاغَفُورُ يَامُقِيتُ
يَاوَكِيلُ وَفِي الْأَنْعَامِ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ يَافَاطِرُ يَاقَاهِرُ
يَاقَادِرُ يَالَطِيفُ يَاخَبِيرُ وَفِي الْأَعْرَافِ اِسْمَانِ يَا
مُحْيِي يَامُمِيتُ وَفِي الْأَنْفَالِ اِسْمَانِ يَانِعْمَ الْمَوْلٰى
يَانِعْمَ النَّصِيرُ وَفِي هُودٍ سَبْعَةُ أَسْمَاءٍ يَاحَفِيظُ يَا
رَقِيبُ يَامَجِيدُ يَاقَوِيُّ يَامُجِيبُ يَاوَدُودُ يَافَعَّالُ
وَفِي الرَّعْدِ اِسْمَانِ يَاكَبِيرُ يَامُتَعَالُ وَفِي إِبْرَاهِيمَ
اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ يَامَنَّانُ وَفِي الْحِجْرِ اِسْمٌ وَاحِدٌ
وَهُوَ يَاخَلَّاقُ وَفِي النَّحْلِ اِسْمٌ يَابَاعِثُ وَفِي مَرْيَمَ
اِسْمَانِ يَاصَادِقُ يَاوَارِثُ وَفِي الْمُؤْمِنُونَ اِسْمٌ
يَاكَرِيمُ وَفِي النُّورِ ثَلٰثَةُ أَسْمَاءٍ يَاحَقُّ يَامُبِينُ
يَانُورُ وَفِي الْفُرْقَانِ يَاهَادِي وَفِي سَبَا يَافَتَّاحُ
وَفِي الْمُؤْمِنِ أَرْبَعَةُ أَسْمَاءٍ يَاغَافِرُ يَاقَابِلُ يَاشَدِيدُ
يَاذَاالطَّوْلِ وَفِي الذَّارِيَاتِ ثَلٰثَةُ أَسْمَاءٍ يَارَزَّاقُ
يَاذَاالْقُوَّةِ يَامَتِينُ وَفِي الطُّورِ يَامَنَّانُ وَ
فِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ يَامُقْتَدِرُ وَفِي الرَّحْمٰنِ يَا
بَاقِي يَاذَاالْجَلَالِ يَاذَاالْإِكْرَامِ وَفِي الْحَدِيدِ
أَرْبَعَةٌ يَاأَوَّلُ يَاآخِرُ يَاظَاهِرُ يَابَاطِنُ وَفِي الْحَشْرِ
عَشَرَةُ أَسْمَاءٍ يَاقُدُّوسُ يَاسَلَامُ يَامُؤْمِنُ يَا
مُهَيْمِنُ يَاعَزِيزُ يَاجَبَّارُ يَامُتَكَبِّرُ يَاخَالِقُ يَا
بَارِئُ يَامُصَوِّرُ وَفِي الْبُرُوجِ يَامُبْدِئُ يَا
مُعِيدُ وَفِي قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَاأَحَدُ يَاصَمَدُ
هٰكَذَا ذَكَرَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أَحْمَدَ أَسْمَاءً زَوَائِدَ عَلٰى هٰذِهٖ وَهِيَ
يَامُجِيبُ يَاقَاهِرُ يَافَاصِلُ يَافَالِقُ يَارَقِيبُ
يَامَاجِدُ يَاجَوَادُ يَاأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ وَذَكَرَ أَبُوبَكْرٍ
النَّقَّاشُ فِي كِتَابِ تَفْسِيرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الصَّادِقَ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ اِسْمًا وَرُوِيَ

اى نگهبان اے حساب کرنیوالے اى حاضر ہونیوالے اى بخشنے والے اى روزى
دینیوالے اى کارساز اور سورہ انعام مین پانچ نام ہین اى بے نمونہ پیدا کرنیوالے
اى غالب اے قدرت والے اى باریک دیکھنے والے اى خبر رکھنے والے اور سورہ اعراف مین
دو نام ہین اے زندہ کرنیوالے اى مارنیوالے اور سورہ انفال مین دو نام ہین اے اچھے دوست
اى اچھے مددگار اور سورہ ہود مین سات نام ہین اى نگاہ رکھنے والے اى نگهبان
اى بزرگی والے اى قوت والے اى قبول کرنیوالے اى بڑی دوستی کرنیوالے اى بہت
کام کے کرنیوالے اور سورہ رعد مین دو نام ہین اے بڑائی والے اى بزرگ اور سورہ
ابراہیم مین ایک ہی نام ہے اور وہ یہ ہے اى احسان کرنیوالے اور سورہ حجر مین ایک
نام ہے اور وہ یہ ہے اى پیدا کرنیوالے اور سورہ نحل مین ایک نام ہے اى اٹھانیوالے اور
سورہ مریم مین دو نام ہین اے سچ کہنے والے اى وارث اور سورہ مومنون مین ایک
نام ہے اى بخشش کرنیوالے اور سورہ نور مین تین نام ہین اى سچے اى پکے اى نور
اور سورہ فرقان مین (ایک نام ہے) اى ہدایت کرنیوالے اور سورہ سبا مین ایک
اى کھولنے والے اور سورہ مومن مین چار نام ہین اى بخشنے والے اى قبول کرنیوالے
اى سختی کرنیوالے اى قوت والے اور سورہ ذاریات مین تین نام ہین اے روزی دینے
والے اى قوت والے اى پکے اور سورہ طور مین (ایک) اى احسان کرنیوالے
اور سورہ اقتربت الساعۃ مین (ایک) اى بہت قدرت والے اور سورہ رحمٰن مین
(تین) اى باقی رہنے والے اى بزرگی والے اى صاحب بخشش کے اور سورہ حدید
مین چار نام ہین اے سب سے پہلے اى سب سے پیچھے رہنے والے اى ظاہر اى باطن اور سورہ
حشر مین دس نام ہین اے بڑے پاک اے سلامتی والے اى امن دینے والے اے
نگهبان اے غالب اے زبردست اى بڑائی والے اى بنانیوالے اى پیدا کرنیوالے
اى صورتین بنانیوالے اور سورہ بروج مین (دو) اى پہلی دفعہ پیدا کرنیوالے اى
دوبارہ پیدا کرنیوالے اور قل ہو اللہ احد مین (دو) اى اکیلے اى بے پرواہ
سفیان بن عیینہ نے اسی طرح بیان کیا اور احمد بن عبداللہ نے کئی نام انسے زیادہ
بیان کیے اور وہ یہ ہین اى قبول کرنے والے اى غالب اے جدا کرنیوالے اى
پھاڑنے والے اى نگهبان اى بزرگی والے اى بخشش کرنے والے اے
سب حکم کرنے والون مین سے بڑے حکم کرنے والے اور ابوبکر نقاش
نے نامون اور صفتون کی تفسیر کی کتاب مین جعفر بن محمد یعنی
جعفر صادق سے بیان کیا انہون نے فرمایا
کہ اللہ تعالےٰ کے تین سو ساٹھ نام ہین اور

أيضاً عن غيره مائة وأربعة عشر اسماً وكل ذلك محمول
على أنهم وجدوا في القرآن أسماء مكررة فعدوها أسماً و
الصحيح ما ذكر عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

فصل

ونعتقد أن الإيمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل
بالأركان يزيد بالطاعة وينقص بالعصيان ويقوى
بالعلم ويضعف بالجهل وبالتوفيق يقع كما قال الله
عز وجل فأما الذين آمنوا فزادتهم إيماناً وهم يستبشرون
وما جاز عليه الزيادة جاز عليه النقصان وقال الله تعالى
وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيماناً وقوله عز وجل
ليستيقن الذين أوتوا الكتاب ويزداد الذين آمنوا
إيماناً وما روي عن ابن عباس وأبي هريرة وأبي الدرداء
أنهم قالوا الإيمان يزيد وينقص وغير ذلك مما يطول
شرحه وقد أنكرت الأشعرية زيادة الإيمان و
نقصانه وهو في اللغة تصديق بالقلب المتضمن للعلم
بالمصدق به وهو في الشريعة التصديق وهو العلم
بالله وصفاته مع جميع الطاعات الواجبات منها
والنوافل واجتناب الزلات والمعاصي فيجوز أن
يقال الإيمان هو الدين والشريعة والملة لأن
الدين هو ما يدان به من الطاعات مع اجتناب
المحظورات والمحرمات وذلك هو صفة الإيمان وأما
الإسلام فهو من جملة الإيمان وكل إيمان إسلام و
ليس كل إسلام إيماناً لأن الإسلام هو بمعنى الاستسلام
والانقياد وكل مؤمن مستسلم منقاد لله تعالى وليس
كل مسلم مؤمناً بالله لأنه قد يسلم مخافة السيف
فالإيمان اسم يتناول مسميات كثيرة أفعالاً وأقوالاً
فيعم جميع الطاعات والإسلام عبارة عن الشهادتين
مع طمأنينة القلب في العبادات الخمس وقد أطلق الإمام
أحمد بن حنبل رحمة الله عليه أن الإيمان غير الإسلام
فذهب إلى الحديث المروي عن عبد الله بن عمر رضي

انکے سوا کسی اور سے مروی ہے کہ ایک سو چودہ نام ہیں اور یہ سب باتیں اس
امر پر محمول ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید میں ایک ایک نام کو کئی کئی دفعہ پایا تو
انہوں نے ہر ایک نام کو علیحدہ شمار کیا اور ابین صحیح وہ ہے جو ابو ہریرہؓ سے بیان کیا
گیا ہے

فصل

اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے پہچاننے
اور ارکان سے عمل کرنے کا نام ہے اور وہ عبادت سے بڑہتا ہے اور گناہ سے گہٹتا ہے اور علم سے
قوی ہوتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے واقع ہوتا ہے
جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا پس جو لوگ ایمان لائے پس زیادہ کیا انکو ایمان اور وہ
خوش ہوتے ہیں اور جسکا بڑہنا جائز ہے اسکا گہٹنا بھی جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا جب ان پر اسکی آیتیں پڑہی جاتی ہیں تو انکو ایمان میں زیادہ کرتی ہیں اور اللہ
عز وجل نے فرمایا تا کہ وہ لوگ یقین کریں جو کتاب دیے گئے ہیں اور جو لوگ ایمان
لائے ہیں وہ ایمان میں زیادہ ہوں اور اس امر کی وہ روایت بھی دلیل ہے جو حضرت
ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو درداؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایمان بڑہتا ہے اور گہٹتا
ہے اور اسکے سوا بہت سی روایتیں ہیں جنکا بیان لمبا ہو جاتا ہے اور ابو الحسن اشعری
کے پیروؤں نے ایمان کو بڑہنے اور گہٹنے کا انکار کیا ہے اور لغت میں ایمان دل سے
یقین کرنے کا نام ہے جو یقین کیگئی چیز کے جاننے کو شامل ہے اور ایمان شرع میں
یقین کرنے کا نام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اسکی صفتوں کو جاننا ہے باوجود یکہ تمام
عبادتوں واجبات اور نوافل کو بجالایا جاوے اور غلطیوں اور گناہوں
سے بچا جاوے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ ایمان دین اور شریعت اور ملت ہی ہے
کیونکہ دین وہی ہے جس سے عبادتوں میں تابعداری کی جاوے اور اسکے ساتھ ممنوعات
اور محرمات سے بچا جاوے اور یہی ایمان کی صفت ہے اور اسلام بھی ایمان ہی ہے اور ہر
ایمان اسلام ہے اور ہر اسلام ایمان نہیں کیونکہ اسلام کا معنی قبول کرنا اور جھکنا ہے
اور ہر مومن قبول کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا تو ہوتا ہے لیکن ہر ایک قبول
کرنے والا اللہ کے ساتھ ایمان سے کہنے والا نہیں ہوتا کیونکہ کبھی صرف تلوار کے خوف
سے اسلام لاتا ہے پس ایمان نام ہے جو بہت سے معنوں فعلوں اور قولوں کو
شامل ہے اور وہ سب عبادتوں کو گھیرتا ہے اور اسلام شہادتین اور
تسلی دل کے رکھنے کو اور پانچوں عبادتوں کو کہتے ہیں اور امام احمد رحمۃ
اللہ علیہ نے اطلاق کیا کہ ایمان اور اسلام میں مغائرت ہے۔ اور
انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے
جو عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے

انه قال حدثني عمر بن الخطاب انه قال بينما انا عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا
رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا
يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى
ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه ثم قال يا محمد
اخبرني عن الاسلام فقال صلى الله عليه وسلم ان
تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان و
تحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت
قال فعجبنا منه يسأله ويصدقه ثم قال اخبرني
عن الايمان قال صلى الله عليه وسلم ان تؤمن
بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر و
القدر خيره وشره قال صدقت قال اخبرني عن
الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم
تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة
قال ما المسؤل عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى
الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان
قال عمر فلبثت هنيئة ثم قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم هل تدري من السائل قال قلت
الله ورسوله اعلم قال صلى الله عليه وسلم فانه
جبرئيل اتاكم يعلمكم دينكم وفي لفظ اخر قال
ذلك جبرئيل اتاكم ليعلمكم امر دينكم وما اتاني
قط في صورة الا عرفته الا في صورته هذه فقد
فرق جبرئيل عليه السلام بين الاسلام والايمان
بسؤالين فاجاب النبي صلى الله عليه وسلم بجوابين
مختلفين فذهب الامام احمد ايضا الى حديث
الاعرابي حيث قال يا رسول الله اعطيت فلانا

انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا اُس
وقت کا ذکر ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ناگہان
ایک آدمی ہمارے پاس آ گیا جو نہایت سفید کپڑوں والا اور نہایت سیاہ بالوں والا تھا
اُس پر سفر کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی اور ہم میں سے اُسے کوئی نہیں پہچانتا
تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے اُسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اُسنے اپنی دونوں ہتھیلیاں
آپ کے دونوں رانوں پر رکھ دیں پھر بولا اے محمد مجھکو اسلام کی خبر دو تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کی گواہی دیوے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق
نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو تو قائم رکھے اور زکوۃ دیوے اور ماہ رمضان کے
روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ اُسکی طرف جانیکی تجھے طاقت ہو سائل نے
کہا آپ نے سچ فرمایا حضرت عمر رضی نے کہا ہمنے اس بات سے تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور
پھر خود ہی کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا پھر بولا مجھے آپ ایمان کی خبر دو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اُسکے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر
اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر یعنے اُسکی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے سائل نے
کہا آپ نے سچ فرمایا پھر بولا یا محمد مجھے احسان کی خبر دو آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی
عبادت ایسے خشوع خضوع سے کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسکو نہیں دیکھتا
تو وہ تجھے دیکھتا ہے پھر بولا مجھکو قیامت کی خبر دو آپ نے فرمایا جس سے قیامت کی نسبت
پوچھا ہے سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں وہ بولا اچھا مجھے اُسکی نشانیاں بیان کیجئے
آپ نے فرمایا یہ ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے اور یہ کہ تو ننگے بدن والوں بھوکوں بکریاں چرانے
والوں کو عمارتوں میں فخر کرتے ہوئے دیکھے گا حضرت عمر رضی نے کہا پس میں تھوڑی دیر ٹھہرا پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا میں نے عرض کیا
اللہ اور اُسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام
تھے تمہارے پاس تمہارا دین سکھلانے کے لیے آئے تھے اور حدیث کے دوسرے
لفظوں میں یوں ہے کہ یہ جبرئیل تھے تمہارے پاس اس غرض سے آئے تھے تاکہ تم
کو تمہارے دین کا کام سکھاویں اور جبرئیل پہلے کبھی کسی صورت میں نہیں آئے
تھے مگر میں اُنکو پہچان لیتا تھا مگر آج اس صورت میں میں بھی نہیں پہچان سکا تھا
پس جبرئیل علیہ السلام نے اسلام اور ایمان کو دو سوالوں میں علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھی جدا جدا جواب دیئے (لہذا مغایرت ثابت ہو گئی) اور امام احمد نے اعرابی کی
حدیث سے بھی استدلال پکڑا ہے جب اُسنے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلانے کو دیا

ومنعتني فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذلك مؤمن فقال الاعرابي وانا مؤمن فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ومسلم انت وذهب ايضا الى قول الله تعالى قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم واعلم ان زيادة الايمان انما يكون بعد التحقيق باداء الاوامر والانتهاء عن النواهي بالتسليم في القدر وترك الاعتراض على الله عز وجل في فعله في جميع خلقه وترك الشك في وعده في الاقسام والرزق وفي الثقة به والتوكل عليه والخروج من الحول والقوة والصبر على البلاء والشكر على النعماء والتنزيه للحق وترك التهمة له في سائر الاحوال واما مجرد الصلوة والصيام فلا وسئل الامام احمد عن الايمان أمخلوق هو ام غير مخلوق فقال من قال ان الايمان مخلوق فقد كفر لان في ذلك ايهاما وتعريضا بالقران ومن قال غير مخلوق فقد ابتدع لان في ذلك ايهاما ان اماطة الاذى عن الطريق وافعال الاركان غير مخلوقة فقد انكر على الطائفتين وذكر الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون خصلة افضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق وانما كفر القائل بخلق القران وبدع الاخر لان مذهبه رحمه الله مبني على ان القران اذا لم ينطق بشيء ولم يرو في السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء وانقرض عصر الصحابة ولم ينقل احد منهم قولا فالكلام فيه بدعة وحدث ولا يجوز للمؤمن ان يقول انا مؤمن حقا بل يجب ان يقول انا مؤمن ان شاء الله خلاف ما قالت المعتزلة انه يجوز ان يقول انا مؤمن حقا وانما قلنا ذلك لما روي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال من زعم انه مؤمن فهو كافر وعن الحسن قال

اور مجھکو نہ دیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن ہے پس اعرابی نے عرض کیا میں بہی مومن ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا تو مسلمان ہے اور امام احمد رحمہ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے بہی استدلال پکڑا ہے (جو یہ ہے) گنوار دن نے کہا ہم ایمان لائے (یا محمدؐ) کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابہی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور جاننا چاہیے کہ ایمان کا بڑہنا حکموں کے ادا کرنے کے یقین کرنے اور منہیات سے باز رہنے کے بعد ہوتا ہے بشرطیکہ تقدیر کو بہی تسلیم کیا جائے اور بعد اسکے کہ اللہ عزوجل پر اُسکے اُن فعلوں میں جو اُسکی مخلوقات میں ہیں اعتراض کرنا چہوڑ دیا جائے اور بعد اسکے کہ اُسکے وعدوں میں جو قسمتوں اور روزی میں ہیں اور اُسپر یقین کرنے میں اور اُسپر بہروسا کرنے میں اور اپنی طاقت اور قوت سے نکلنے میں اور مصیبت پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر شکر کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کو پاک جاننے میں اور ہر حال میں اُسکے تہمت کے چہوڑ دینے میں شک کیا جائے لیکن صرف نماز اور روزے سے ایمان نہیں بڑہتا اور امام احمد رح سے ایمان کی نسبت پوچہا گیا کہ آیا وہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو انہوں نے کہا جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہوا کیونکہ اسمیں وہم میں ڈالنا اور قرآن شریف کی طرف اشارہ کرنا ہے اور جو شخص کہے کہ ایمان غیر مخلوق ہے تو اُس نے ایک نئی بات نکالی کیونکہ اسمیں یہ وہم ہوتا ہے کہ ایذا کا رستہ سے دور کرنا اور اعضا کے کام غیر مخلوق ہیں پس امام احمد رح نے دونوں گروہوں پر ہی اعتراض کیا اور ایک حدیث بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور چند خصلتیں ہیں ان میں سے افضل یہ کہنا ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اُن میں سے گہٹیا خصلت رستہ سے ایذا کا دور کرنا ہے اور امام احمد رح نے قرآن کو مخلوق کہنے والے کو کافر اور دوسرے کو بدعت کی طرف اسلیے منسوب کیا کہ انکا مذہب اس امر پر مبنی ہے کہ جب قرآن شریف نے اس امر کا کچہ فیصلہ نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں بہی اسکی نسبت کچہہ مروی نہیں ہے اور صحابہ کا زمانہ بہی گذر گیا اور اُن میں سے کسی نے کوئی قول نقل نہیں کیا تو اب اس مسئلہ میں گفتگو کرنا بدعت اور ایک نئی بات ہے اور مومن کو یوں کہنا جائز نہیں کہ میں سچا مومن ہوں بلکہ یوں کہنا واجب ہے کہ میں ان شاء اللہ مومن ہوں برخلاف اسکے جو معتزلہ نے کہا کہ یوں کہنا بہی جائز ہے کہ میں سچا مومن ہوں اور ہمنے یہ اس روایت کی وجہ سے کہا ہے جو عمر بن خطاب رضہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جو شخص کہے کہ میں مومن ہوں تو وہ کافر ہے اور حسن بصری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔

إنّ رجلاً قال عند عبد الله بن مسعود إني مؤمن فقيل
لابن مسعود إنّ هذا يزعم أنّه مؤمن قال فاسئلوا
أفي الجنّة هو أم هو في النار فسألوه فقال الله أعلم
فقال عبد الله فهلّا وكلت الأخرى كما وكلت الأولى
ولأنّ المؤمن حقّاً من هو عند الله تعالى مؤمن و
هو الذي يكون من أهل الجنّة ولا يكون كذلك إلّا
بعد موافاته بالإيمان ويختم له بذلك ولا يعلم
أحد بما يختم له فينبغي أن يكون خائفاً راجياً مصلحاً
حذراً مترقّياً حتى يأتيه الموت وهو على خير عمل
وأنّ الناس يموتون على ما عاشوا عليه ويحشرون
على ما ماتوا عليه كما جاء في الحديث قال عليه السلام
كما تعيشون تموتون وكما تموتون تبعثون و
ونعتقد أنّ أفعال العباد خلق الله وكسب لهم
خيرها وشرّها حسنها وقبيحها ما كان منها طاعة
ومعصية لا على معنى أنّه أمر بالمعصية لكن قضى
بها وقدّرها وجعلها على حسب قصده وأنّه قسم
الأرزاق وقدّرها فلا يصدّها صادّ ولا يمنعها
مانع لا زائدها ينقص ولا ناقصها يزيد ولا ناعمها
يخشن ولا خشنها ينعم ورزق غد لا يؤكل اليوم
وقسم زيد لا ينقل إلى عمرو وأنّه تعالى يرزق الحرام
كما يرزق الحلال على معنى أنّه يجعله غذاء
للأبدان وقواماً للأجساد لا على معنى أنّه أباحه
الحرام وكذلك القاتل لم يقطع أجل المقتول المقدّر
له بل يموت بأجله وكذلك الغريق ومن هدم
عليه الحائط وألقي من شاهق ومن أكله سبع و
كذلك هداية المسلمين والمؤمنين وضلال
الكافرين إليه عزّ وجلّ جميع ذلك فعل له و
صنعه لا شريك له في ملكه وإنّما أثبتنا للعباد
كسباً لموضع توجّه الأمر والنهي والخطاب إليهم

عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس کسی نے کہا کہ تحقیق میں مومن ہوں کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ
سے کہا یہ شخص کہتا ہے کہ تحقیق میں مومن ہوں انہوں نے کہا تم اس سے پوچھو کہ وہ بہشت
میں ہوگا یا دوزخ میں انہوں نے اس سے پوچھا تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے پس
عبد اللہؓ نے کہا کہ تو نے جیسے پہلی بات کی سپرد کی ویسی دوسری بات کیوں سپرد
نہ کی اور مومن سچا کہو کی اسلیے ہی ممانعت ہے کہ مومن سچا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے
نزدیک مومن ہے اور وہی بہشت والوں سے ہوتا ہے اور یہ امر بجز اُسکے ایمان کے ساتھ انجام
ہونے اور اُسی کے ساتھ خاتمہ ہونے کے نہیں ہو سکتا اور کوئی نہیں جانتا کہ اُسکا
خاتمہ کس چیز سے ہوگا پس واجب ہے کہ ڈرنے والا امید کرنے والا نیکی کرنے والا
بچنے والا انتظاری کرنیوالا ہو یہاں تک کہ اُسے موت آجاوے اور وہ اُس وقت نیک
عمل پر ہو اور لوگ بے شک اُس چیز پر مرتے ہیں جس پر وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور اُسی چیز
پر اُٹھائے جاوینگے جس پر مرے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جیسے تم زندگی بسر کرتے ہو ویسے ہی مرتے ہو اور جیسے تم مرتے ہو ویسی ہی
اُٹھائے جاتے ہو اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ بندوں کے فعل اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور
بندوں کے کمائی ہوئی ہیں اچھے ہوں خواہ بُرے ہوں نیک ہوں خواہ بد ہوں اُن میں سے
جو فرمانبرداری ہو اور جو بے فرمانی ہو لیکن ان معنوں سے اللہ تعالیٰ خالق افعال نہیں
کہ اللہ نے گناہ کا حکم کیا ہے بلکہ اُسکو قضا کیا اور مقدر کیا اور اُنکو اپنے ارادے کے
موافق کیا اور اللہ تعالیٰ نے رزقوں کو تقسیم کیا اور مقدر کیا پس اُنکو کوئی بند
کرنیوالا بند نہیں کر سکتا اور کوئی منع کرنیوالا منع نہیں کر سکتا اور اُن میں سے
جو زیادہ ہے وہ ناقص نہیں ہوتا اور جو ناقص ہے وہ زیادہ نہیں ہوتا اور اُن میں سے
جو نرم ہے وہ سخت نہیں ہوتا اور جو سخت ہے وہ نرم نہیں ہوتا اور کل کا رزق آج
نہیں کھایا جاتا اور زید کا حصہ عمرو کی طرف نقل نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ حرام کو بھی
روزی بناتا ہے جیسے کہ حلال کو روزی بناتا ہے اس معنے سے کہ اُسکو بدنوں کے لیے غذا
اور جسموں کے لیے قوت کر دیتا ہے اس معنے سے نہیں کہ حرام کو مباح کر دیتا ہے اور اسیطرح قاتل
مقتول کی موت کو جو اُسکے لیے مقدر ہوتی ہے قطع نہیں کر دیتا بلکہ وہ اپنی موت سے مرتا ہے اور ایسا
غرق ہونیوالے کا اور جسپر دیوار گر پڑے یا جو پہاڑ کی چوٹی سے گرایا جاوے اور جسکو
درندہ کھا جاوے یہی حال ہے اور اسیطرح مسلمانوں اور مومنوں کی ہدایت اور کافروں
کی گمراہی اسی اللہ عزوجل کی طرف ہی منسوب ہے یہ سب اُسیکا فعل ہے اور اُسی کا کام ہے
اُسکا اُسکے ملک میں کوئی شریک نہیں اور ہمنے بندوں کے لیے کسب اسلیے ثابت کیا ہے
کہ امر اور نہی اور اللہ تعالیٰ کا خطاب اُن کی طرف ہی متوجہ ہے۔

ثُمَّ اسْتِحْقَاقُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ لَدَيْهِمْ كَمَا وَعَدَ وَ
ضَمِنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ
وَجَلَّ بِمَا صَبَرْتُمْ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَقَالَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَغَيْرُ
ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ فَعَلَّقَ سُبْحَانَهُ الْجَزَآءَ عَلٰى اَفْعَالِهِمْ
فَاَثْبَتَ لَهُمْ كَسْبًا خِلَافَ مَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ مِنْ
اَنَّهٗ لَا كَسْبَ لِلْعِبَادِ وَاَنَّهُمْ كَالْبَابِ يُرَدُّ وَيُفْتَحُ وَ
الشَّجَرَةِ تُحَرَّكُ وَتُهَزُّ وَهُمُ الْجَاحِدُوْنَ لِلْحَقِّ الرَّادُّوْنَ
لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى كَوْنِ ذٰلِكَ خَلْقَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَكَسْبًا لِلْعِبَادِ خِلَافًا لِلْقَدَرِيَّةِ فِيْ قَوْلِهِمْ
اِنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ خَلْقٌ لِلْعِبَادِ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبًّا
لَهُمْ وَهُمْ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ وَ
نَسَبُوْهُ اِلَى الْعَجْزِ وَاَنْ يَجْرِيَ فِيْ مُلْكِهٖ مَا لَا يَدْخُلُ فِيْ
قُدْرَتِهٖ وَاِرَادَتِهٖ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ وَكَمَا قَالَ تَعَالٰى
جَزَآءً بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَلَمَّا كَانَ الْجَزَآءُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ
كَانَ الْخَلْقُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ وَلَا جَائِزٌ اَنْ يُقَالَ الْمُرَادُ
بِذٰلِكَ مَا يَعْمَلُوْنَهٗ مِنَ الْحِجَارَةِ مِنَ الْاَصْنَامِ لِاَنَّ
الْحِجَارَةَ اَجْسَامٌ وَالْعِبَادُ لَا يَعْمَلُوْنَهَا وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ
الَّتِيْ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا يَعْمَلُهَا الْعِبَادُ فَوَجَبَ اَنْ يَرْجِعَ الْخَلْقُ
اِلٰى اَعْمَالِهِمْ مِنَ الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى
وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ وَالْمَعْنٰى لِلْخِلَافِ خَلَقَهُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَمْ
جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ تَعَالٰى
اِخْبَارًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

اور اسلیے بہی کہ ثواب اور عقاب کا استحقاق انہی کیلیے ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے وعدہ
کیا اور ضامن ہوا اللہ تعالی نے فرمایا اس چیز کا بدلا جو تم کرتے تہی اور اللہ عزوجل نے
فرمایا یہ سبب اس چیز کے کہ تم نے صبر کیا اور اللہ عزوجل نے فرمایا کیا چیز تمکو دوزخ
مین لیگئی کہینگے ہم نماز پڑہنے والون مین سے نہین تہے اور ہم مسکینونکو کہانا نہین
کہلاتے تہے اور اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا یہ وہ آگ ہے جسے تم جہٹلاتے تہے اور اللہ تبارک
و تعالی نے فرمایا یہ سبب اس چیز کے ہی کہ تیرے دونون ہاتہون نے آگے بہیجا تہا اور سوا اسکے
اور بہی آیتین ہین پس اللہ تعالی نے جزا کو اُنکے کامون پر معلق کیا اور اُنکے کسب
ثابت کیا برخلاف جہمیہ کے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ بندے کاسب نہین وہ دروازے
کی طرح ہین جو بند کیا جاتا ہی اور کہولا جاتا ہے اور درخت کی طرح ہین جو حرکت
دیا جاتا ہی اور ہلایا جاتا ہی اور اصل مین جہمیہ حق کے منکر ہین اور کتاب اللہ اور
سنت رسول کے رد کرنے والے ہین اور ان افعال کے اللہ عزوجل کے پیدا
کیے ہوئے اور بندون کے کسب ہونیکی دلیل برخلاف قدریہ کے اُنکے خیال مین ہے کہ
یہ سب افعال بندون کے مخلوق ہین اللہ عزوجل کے مخلوق نہین اُنکے لیے ہلاکت
ہو اور وہ سب اس امت کے مجوس ہین انہون نے اللہ تعالی کیلیے شریک بنائے اور اُسے
عجز کی طرف منسوب کیا اور اُسکی ملک مین وہ چیز جاری کرنا چاہتے ہین جو اُسکی
قدرت اور ارادے مین داخل نہین اللہ اس سے بلند ہی بڑا بلند ہے اللہ تعالی کا یہ قول
ہی اور اللہ نے تم کو پیدا کیا اور اس چیز کو جسکو تم کرتے ہو اور جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا
بدلا ہی اس چیز کا جسے تم کرتے تہے پس جب کہ بدلا انکے اعمال پر واقع ہوا تو پیدا کرنا بہی
اُنکے اعمال پر واقع ہوگا اور یہ کہنا درست نہین کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جسے وہ
پتہرون سے بت وغیرہ بناتے تہے کیونکہ پتہر جسم ہین اور بندے ان جسمون کو نہین بناتے
اور اُن اجسام مین جو اعمال واقع ہوتے ہین انہین بندے کرتے ہین پس ایسا ہوا کہ اللہ
کا پیدا کرنا انکے اعمال یعنی حرکات و سکنات کی طرف رجوع کرے اور اللہ تعالی نے فرمایا اور
وہ ہمیشہ ہی اختلاف کرتے رہینگے مگر جسپر تیرے رب نے رحم کیا اور اسیواسطے انکو پیدا کیا اور مطلب
ہی کہ اختلاف کے لیے انکو پیدا کیا اور اللہ تعالی نے فرمایا کیا انہون نے اللہ تعالی کے
لیے شریک مقرر کیے کیا کچھ شریکون نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالے نے
پیدا کیا ہے پس اُن پر پیدائش مشتبہ ہوگئی کہہ اللہ ہر چیز کے پیدا کرنے
والا ہے اور اللہ بلند اور بزرگ نے فرمایا کیا اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا
ہی جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیوے اور اللہ تعالی نے فرمایا مشرکین کی
خبر دیتا ہے کہ اگر اُن کو بہلائی پہونچتی ہے تو کہتے ہین یہہ ۔

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَا لِهٰؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
حُذَيْفَةَ رض اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ كُلَّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتَهٗ
حَتّٰى خَلَقَ الْجَزَّارَ وَجَزُوْرَهٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اَنَا خَلَقْتُ
الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَ
وَيْلٌ لِمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَسُئِلَ الْاِمَامُ
اَحْمَدُ عَنْ اَعْمَالِ الْعِبَادِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُوْنَ بِهَا مِنَ اللّٰهِ
السَّخَطَ وَالرِّضٰى اَشَيْءٌ مِّنَ اللّٰهِ اَمْ شَيْءٌ مِّنَ الْعِبَادِ
فَقَالَ هِيَ لِلّٰهِ خَلْقًا وَّمِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا وَّنَعْتَقِدُ اَنَّ
الْمُؤْمِنَ وَاِنْ اَذْنَبَ ذُنُوْبًا كَثِيْرَةً مِّنَ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ
لَا يَكْفُرُ بِهَا وَاِنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ تَوْبَةٍ اِذَا مَاتَ
عَلَى التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ بَلْ يُرَدُّ اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ اِنْ شَاۗءَ عَفٰى عَنْهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ شَاۗءَ
عَذَّبَهٗ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ فَلَا نَدْخُلُ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَبَيْنَ خَلْقِهٖ مَا لَمْ يُخْبِرِ اللّٰهُ بِمَصِيْرِهٖ **فَصْلٌ** وَ
وَنَعْتَقِدُ اَنَّ مَنْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ بِكَبِيْرَتِهٖ مَعَ
الْاِيْمَانِ فَاِنَّهٗ لَا يُخَلَّدُ فِيْهَا بَلْ يُخْرَجُ مِنْهَا لِاَنَّ
النَّارَ فِيْ حَقِّهٖ كَالسِّجْنِ فِي الدُّنْيَا فَيَسْتَوْفِيْ مِنْهُ
بِقَدْرِ كَبِيْرَتِهٖ وَجَرِيْمَتِهٖ ثُمَّ يُخْرَجُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَا يُخَلَّدُ فِيْهَا وَلَا تَلْفَحُ وَجْهَهُ النَّارُ وَلَا تُحْرَقُ
اَعْضَاۗءُ السُّجُوْدِ مِنْهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَى النَّارِ
وَلَا يَنْقَطِعُ طَمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ مَا
دَامَ فِي النَّارِ حَتّٰى يُخْرَجَ مِنْهَا فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ
يُعْطَى الدَّرَجَاتِ عَلٰى قَدْرِ طَاعَتِهِ الَّتِيْ كَانَتْ
لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ اِنَّ
الْكَبِيْرَةَ تُحْبِطُ الطَّاعَاتِ فَلَا يُثَابُ عَلَيْهَا وَ
كَذٰلِكَ قَوْلُ الْخَوَارِجِ تَبًّا لَهُمْ وَيَنْبَغِيْ اَنْ نَعْتَقِدَ

اسکی طرف سے ہے اور اگر انکو برائی پہونچتی ہے تو کہتے ہین یہ تیری طرف
سے ہے تو کہہ یہ سب اسکی طرف سے ہے پس کیا ہو اس قوم کے لیے کہ نزدیک نہین
ہوتے تا کہ بات کو سمجھین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کی حدیث مین فرمایا
کہ اللہ تعالی نے ہر ایک کاریگر کو اور اسکی کاریگری کو پیدا کیا حتی کہ اونٹ
کے ذبح کرنیوالے کو اور اسکے ذبح کرنے کو بھی پیدا کیا اور ابن عباس رض سے
ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے
فرمایا مین نے ہی نیکی اور برائی کو پیدا کیا اور اس شخص کے لیے خوشی ہے جسکے ہاتھ
پر مینے نیکی مقدر کی اور ہلاکت ہو اسکو جسکے ہاتھ پر مینے برائی مقدر کی اور امام
احمد رح بندون کے ان اعمال کی نسبت سوال کیے گئے جنکے سبب اللہ تعالی کی رضا مندی
اور غصے کے مستحق ہوتے ہین آیا وہ چیز اللہ کی طرف سے ہے یا بندون کی طرف
سے تو انہون نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے پیدا کیے ہوئی ہین اور بندون کے کام ہین اور ہم
اعتقاد کرتے ہین کہ مومن اگرچہ بہت سے کبیرے اور صغیرے گناہ کرے تو اُنسے کافر
نہین ہوتا اگرچہ وہ دنیا سے سوای توبہ کے نکل جاوے بشرطیکہ توحید اور اخلاص
پر مری بلکہ اُسکا کام اللہ عزوجل کی طرف سپرد کیا جاتا ہے اگر وہ چاہے تو اُسے
معاف کر دیوے اور اسے بہشت مین لیجاوے اور اگر وہ چاہے تو اُسے عذاب
دیوے اور اُسے دوزخ مین ڈالے پس ہم اللہ تعالی اور اُسکی مخلوق کے بیچ دخل نہ دیوے
جب تک اللہ اُسکے پھر جانیکی خبر نہ دیوے **فصل** اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ
اللہ تعالی جسے باوجود ایمان کے بباعث اسکے کبیرہ گناہون کے دوزخ مین داخل
کریگا وہ اُسمین ہمیشہ نہین رہیگا بلکہ اُس سے (بعد پورے ہونے سزای بد عمل کے)
نکلے گا کیونکہ دوزخ اُسکے حق مین ایسی ہے جیسے دنیا مین قیدخانہ پس اُس سے بقدر
اپنے کبیرے اور صغیرے گناہون کے سزا پاویگا پھر اللہ تعالی کی رحمت سے اُس سے نکلیگا
اور اُسمین ہمیشہ نہ رہیگا اور آگ اُسکے منہ کو نہ جلاویگی اور اُسکے سجدے کی اعضا
کو بھی نہ جلاویگی کیونکہ انکا جلانا آگ پر حرام ہے اور جب تک آگ مین رہیگا
کسی حال مین اللہ عزوجل کی طرف سے اسکی امید منقطع نہ ہوگی یہان تک کہ اُس سے
نکلے اور بہشت مین جاوے اور جس قدر اُس نے دنیا مین طاعت کی تھی اُسی
قدر درجے دیا جاویگا برخلاف اُس کے جو قدریہ نے کہا کہ کبیرہ گناہ
عبادتون کو نابود کر دیتا ہے پس اُن عبادتون پر اُسے کچھہ نہ ملیگا
اور اسی طرح خارجیون کا قول ہے اُن کے لیے ہلاکت ہو - اور
واجب ہے

بخیر القدر وشرہ وحلوہ القضاء ومرہ وان ما اصابہ
لم یکن لیخطئہ بالجہد وما اخطأہ من الاسباب لم یکن
لیصیبہ بالطلب وان جمیع ما کان فی سالف الدہور و
الازمان وما یکون الی یوم البعث والنشور بقضاء
اللہ وقدرہ المقدور وانہ لا محیص لمخلوق من القدر
المقدور الذی خط فی اللوح المسطور وان الخلائق لو
جہدوا ان ینفعوا المرء بما لم یقضہ اللہ تعالی لم یقدروا
علیہ ولو جہدوا ان یضروہ بما لم یقضہ اللہ لم یستطیعوا
کما ورد فی خبر ابن عباس وقال اللہ تعالی وان یمسسک
اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک بخیر فلا راد
لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ وروی عن زید
ابن وہب عن عبد اللہ بن مسعود قال حدثنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق
ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ
وفی لفظ اربعین لیلۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک
ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا باربع
کلمات اجلہ ورزقہ وعملہ وشقی ام سعید وان
الرجل لیعمل بعمل اہل النار حتی لا یکون بینہا وبینہ
الا باع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ
فیدخلہا وان الرجل لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی لا یکون
بینہ وبینہا الا باع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل
اہل النار فیدخلہا وعن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن
عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
ان الرجل لیعمل عمل اہل الجنۃ وانہ لمکتوب فی الکتاب
انہ من اہل النار فاذا کان عند موتہ تحول فعمل
عمل اہل النار فمات فدخل النار وان الرجل لیعمل
بعمل اہل النار وانہ لمکتوب فی الکتاب انہ من اہل
الجنۃ فاذا کان قبل موتہ عمل بعمل اہل الجنۃ فمات
فدخل الجنۃ وعن عبد الرحمن السلمی عن علی بن

ر تقدیر کی بھلائی و برائی پر اور قضا کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے اور اس بات پر ایمان لاوے
کہ جو اسے تکلیف پہونچی ہے اسکے بچاؤ سے دور نہیں ہو سکتی ہے اور اسباب میں سے اسے نہیں پہنچی طلب
کرنے سے اسے مل نہیں سکتی تھی اور اس امر پر جو گذشتہ زمانوں میں ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت
کے دن تک ہوگا اللہ تعالی کی قضا اور تقدیر سے ہے جسکا اندازہ کیا گیا ہے اور اس امر پر
اللہ کی تقدیر سے جو اندازہ کی گئی لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے مخلوق بھاگ نہیں سکتی اور اس
پر کہ اگر تمام مخلوق ایک آدمی کو کسی ایسے امر سے نفع دینے میں کوشش کریں جسکی اللہ تعالی
نے قضا نہیں کی تو اس پر وہ قادر نہ ہونگی اور اگر وہ سب اس امر میں کوشش کریں کہ ایک
آدمی کو کسی ایسے امر کی تکلیف دیویں جسکی اللہ نے قضا نہ کی ہو تو انکو اسکی بھی طاقت نہ ہوگی
جیسا کہ ابن عباس کی حدیث میں وارد ہوا اور اللہ تعالی نے فرمایا اگر تجھکو اللہ تکلیف
پہونچاوے تو اس تکلیف کو بجز اللہ کے کوئی دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھپر بھلائی کا ارادہ کرے
تو اسکے فضل کو کوئی دور کرنیوالا نہیں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے وہ فضل
پہونچاتا ہے اور زید بن وہب سے مروی ہے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا ہمسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اور آپ سچے ہیں سچے کیے گئے ہیں فرمایا تم میں
ہر ایک کی پیدایش اسکی ماں کے پیٹ میں جمع کی جاتی ہے چالیس دن تک نطفہ
رہتا ہے اور ایک روایت میں ہے چالیس رات تک پھر اتنے ہی دنوں میں علقہ ہو جاتا
ہے پھر اتنے ہی دنوں میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالی فرشتے کو چار باتوں کیساتھ بھیجتا
ہے اسکی عمر لکھ لیتا ہے اور اسکی روزی لکھ لیتا ہے اور اسکے عمل لکھ لیتا ہے اور اس امر کے لیے کہ وہ بدبخت
ہے یا نیک بخت اور کبھی انسان دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اسمیں اور دوزخ
میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اس وقت اسپر
کتاب اسپر غالب آجاتی ہے پس وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا
ہے اور کبھی آدمی جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اسمیں اور جنت میں دو
ہاتھ کے پھیلاؤ کا مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اسوقت اسکی کتاب اسپر غالب آجاتی ہے
تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پس دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ کبھی آدمی جنتیوں
کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ دوزخیوں سے ہے جب موت کے قریب ہوتا
ہے تو پھر جاتا ہے اور دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے
اور کبھی آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ جنتیوں سے
ہے جب موت کے قریب ہوتا ہے تو زندگی ہی میں پھر جاتا ہے اور جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے
پھر مرتا ہے تو جنت میں جاتا ہے عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن

ابی طالب قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع راسہ فقال ما من احد الا وقد علم مقعدہ فی النار او مقعدہ فی الجنۃ فقالوا افلا نتکل قال صلی الله علیہ وسلم اعملوا فکل میسر لما خلق لہ وعن سالم بن عبد الله عن ابیہ قال ان عمر بن الخطاب قال یا رسول الله ارایت ما نعمل فیہ اشیء قد فرغ منہ او شیء مبتدع او مبتدء قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد فرغ منہ قال افلا نتکل قال علیہ السلام اعمل یا ابن الخطاب فکل میسر لما خلق لہ فمن کان من اھل السعادۃ فیعمل للسعادۃ ومن کان من اھل الشقاوۃ فیعمل للشقاوۃ ونؤمن بان النبی صلی الله علیہ وسلم رای ربہ عز وجل لیلۃ الاسراء بعینی راسہ لا بفؤادہ ولا فی المنام لما روی جابر ابن عبد الله رض قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی قولہ تعالی ولقد راہ نزلۃ اخری ایت ربی جل اسمہ متشافھۃ لا شک فیہ وفی قولہ تعالی عند سدرۃ المنتہی قال ایتہ عند سدرۃ المنتہی حتی تبین لی نور وجھہ قال ابن عباس فی قولہ تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ھی رؤیا عین اراھا النبی لیلۃ الاسراء بہ فقال ابن عباس کانت الخلۃ لابراھیم علیہ السلام والکلام لموسی علیہ السلام والرؤیۃ لمحمد صلی الله علیہ وسلم وقال ابن عباس رای محمد صلی الله علیہ وسلم ربہ بعینہ مرتین ولا یعارض ھذا ما روی عن عائشۃ من انکار ذلک لان ذلک نفی وھذا البیان اثبات فقدم عند الاجتماع لان النبی صلی الله علیہ وسلم اثبت لنفسہ الرؤیۃ وقال ابو بکر بن سلیمان رای محمد صلی الله علیہ

ابی طالب سے روایت کی انہوں نے کہا اُس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے اور آپ زمین کو کرید تے تہے ناگہان آپنے اپنا سر مبارک اٹہایا اور فرمایا کوئی شخص نہین مگر اسکی جگہ دوزخ مین یا اُسکی جگہ بہشت مین معلوم ہو چکی ہے پس صحابہ رض نے عرض کیا کیا ہم بہروسا نہ کر لین (یعنی اور اعمال کو چہوڑ دین) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر فرد بشر کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتلائیے کہ جو ہم عمل کرتے ہین اُس سے فراغت ہو چکی ہے یا وہ چیز ہے کہ نئی پیدا ہوتی ہے یا ابتدا ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ حضرت عمر رض نے عرض کیا کیا ہم بہروسا نہ کر لین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خطاب کے بیٹے عمل کر کیونکہ ہر فرد بشر کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے جو شخص نیکبختون مین سے ہے وہ نیک بختی ہی کے کام کرتا ہے اور جو شخص بدبختون مین سے ہے وہ بدبختی کے ہی کام کرتا ہے اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین اپنے سر کی دونون آنکہون سے دیکہا تہا نہ اپنے دل سے یا خواب مین اسلیے کہ جابر بن عبد اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے اس قول یعنی البتہ دیکہا اُسنے اسکو ایکبار کی تفسیر مین بیان فرمایا کہ مینے اپنے رب بزرگ نام والے کو روبرو دیکہا جسمین کچہہ شک نہین ہے اور اللہ تعالی کے اس قول یعنے سدرۃ المنتہے کے پاس کی تفسیر مین بیان فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار کو سدرۃ المنتہے کے پاس دیکہا یہان تک کہ میرے لیے اُسکے مُنہ کا نور ظاہر ہوا حضرت ابن عباس رض نے اللہ تعالی کے اس قول یعنے جو خواب ہمنے تجہے دکہائی وہ لوگون کے لیے ہمنے آزمایش کر دی کی تفسیر مین بیان کیا کہ یہ آنکہہ کا دیکہنا تہا اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شب معراج مین دکہایا اور حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے ساتہ اللہ کی دوستی تہی اور موسی علیہ السلام کے ساتہ اللہ کی کلام کی تہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کا دیکہنا تہا اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو اپنی دونون آنکہون سے دو بار دیکہا اور یہ روایت اس روایت کی معارض نہین ہو سکتی جو حضرت عائشہ رض سے اس رویت کی انکار مین مروی ہے کیونکہ وہ نفی ہے اور یہ بیان اثبات ہے اور جب نفی اور اثبات جمع ہونگے تو اثبات کو مقدم کیا گیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے رویت کو ثابت کیا اور ابو بکر بن سلیمان نے کہا محمد صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَبَّهُ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً مِنْهَا بِالسُّنَّةِ تِسْعَ مَرَّاتٍ فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ حِيْنَ كَانَ يَتَرَدَّدُ بَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُهُ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْ اُمَّتِهِ الصَّلٰوةَ فَنَقَصَ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ صَلٰوةً فِيْ تِسْعِ مَقَامَاتٍ وَمَرَّتَيْنِ بِالْكِتَابِ وَنُؤْمِنُ بِاَنَّ مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا اِلٰى كُلِّ اَحَدٍ يَنْزِلَانِ سِوَى النَّبِيِّيْنَ فَيَسْاَلَانِهِ وَيَمْتَحِنَانِهِ عَمَّا يَعْتَقِدُهُ مِنَ الْاَدْيَانِ وَهُمَا يَاْتِيَانِ الْقَبْرَ فَيُرْسَلُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ الرُّوْحُ ثُمَّ يُقْعَدُ فَاِذَا سُئِلَ سُلَّتْ رُوْحُهُ بِلَا اَلَمٍ وَنُؤْمِنُ بِاَنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَزُوْرُهُ اِذَا اَتَاهُ وَاَكْثَرُهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْاِيْمَانُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهِ وَاجِبٌ لِاَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْكُفْرِ وَكَذٰلِكَ النَّعِيْمُ فِيْهِ لِاَهْلِ الطَّاعَةِ وَالْاِيْمَانِ خِلَافَ مَا قَالَ الْمُعْتَزِلَةُ مِنْ اِنْكَارِهِمْ ذٰلِكَ وَاِنْكَارِهِمْ مَسْاَلَةَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ وَدَلِيْلُ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى اِثْبَاتِ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قِيْلَ فِي التَّفْسِيْرِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عِنْدَ خُرُوْجِ الرُّوْحِ وَفِي الْاٰخِرَةِ عِنْدَ مَسْاَلَةِ نَكِيْرٍ وَمُنْكَرٍ وَمَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ اَحَدُكُمْ اَوِ الْاِنْسَانُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا النَّكِيْرُ وَلِلْاٰخَرِ الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ يَعْنِيْ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُوْلُ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ لَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ اِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ اَرْجِعْ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرَهُمْ فَيُقَالُ لَهُ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ

وسلم نے اپنے پروردگار کو گیارہ دفعہ دیکھا اُن مین سے نو مرتبہ تو شب معراج مین دیکھنا سنت سے ثابت ہے جب موسیٰ علیہ السلام اور اپنے رب کی طرف آتے جاتے تھے اور اپنی امت کے لیے نماز کی تخفیف کا سوال کرتے تھے تو نو دفعہ آنے جانے کے سبب خدا تعالیٰ نے پینتالیس نمازین کم کر دین اور دو دفعہ دیکھنا قرآن سے ثابت ہے۔ اور ہم ایسا بھی ایمان رکھتے ہین کہ منکر اور نکیر سوا پیغمبرون کے ہر ایک کی طرف اترتے ہین اور اس سے پوچھتے ہین اور دینون مین سے جس دین کا وہ اعتقاد رکھتا ہو اُسکا امتحان کرتے ہین اور وہ دونون قبر مین آتے ہین اور اُس میت کی طرف روح بھیجی جاتی ہے پھر اُسے بٹھایا جاتا ہے جب اُس سے سوال کیا جاتا ہے تو اُسکی روح بلا تکلیف کھینچ لی جاتی ہے اور ہم اس امر پر بھی ایمان رکھتے ہین کہ میت کی جو زیارت کرے وہ پہچانتا ہے جب اُسکے پاس آوے اور جمعہ کے دن صبح ہونے کے بعد سورج کے نکلنے سے پہلے زیادہ پہچانتا ہے اور گنہگارون اور کافرون کی قبر مین عذاب ہونے پر اور اُسکو بھینچنے پر ایمان لانا واجب ہے اور اسیطرح عبادت کرنیوالون اور ایمان والون کے لیے اُسمین نعمتین ہین برخلاف معتزلہ کے کہ انہون نے عذاب اور نعمت قبر کا اور مسئلہ منکر اور نکیر کے آنے کا انکار کیا اور اس امر کے ثابت کرنے کو لیے اہل سنت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے (وہ یہ ہے) جو لوگ ایمان لائے ہین اللہ تعالیٰ انکو سچا قول ثابت کر دنیا کی زندگانی مین اور آخرت مین ثابت کرتا ہے (فی الحیوٰۃ الدنیا) کی تفسیر مین بعضون نے کہا ہے کہ اس سے مراد روح نکلنے کا وقت ہے اور (فی الاخرۃ) کی تفسیر مین کہا ہے کہ اس سے مراد منکر اور نکیر کے سوالون کا وقت ہے اور (اہل سنت کے لیے) ابوہریرہ کی حدیث بھی دلیل ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی یا انسان (اختلاف روایت) قبر مین رکھا جاتا ہے تو اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ کیری آنکھون والے آتے ہین ایک کو نکیر دوسرے کو منکر کہا جاتا ہے وہ دونون شخص مردون کو کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین دنیا مین کیا کہا کرتا تھا یعنے محمد رسول اللہ کے حق مین پس وہ شخص جو کچھ دنیا مین کہتا تھا وہی وہان بھی کہیگا اگر وہ مومن ہے تو اُن دونون کو کہے گا وہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہین پھر وہ کہینگے کہ بیشک ہم بھی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہیگا پھر اسکی قبر مین اُسکے لیے ستر ہاتھ مربع فراخی کیجاویگی اور اُسکے لیے اُسکی قبر مین روشنی کیجاویگی اور کہا جاویگا کہ سو جا وہ کہیگا مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر جاؤن اور اُنکو (احوالات کی) خبر دون پھر اُسے کہا جاویگا کہ تو نئی دُلہا کی طرح سو جا جس کو۔

لا يوقظه إلا أحب أهله حتى يبعثه الله من مضجعه
ذلك وإن كان منافقا قال لا أدري كنت أسمع الناس
يقولون شيئا وكنت أقوله فيقولان إنا كنا نعلم أنك
تقول ذلك ثم يقال للأرض التئمي عليه فتلتئم
حتى تختلف فيها أضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى
يبعثه الله من مضجعه ذلك وتعلقوا أيضا بما روى
عطاء بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لعمر بن الخطاب رض يا عمر كيف أنت إذا انتهى لك من
الأرض ثلاثة أذرع وشبر في عرض ذراع وشبر ثم
قام إليك أهلك فغسلوك وكفنوك وحنطوك ثم
حملوك حتى يغيبوك فيه ثم يهيلوا عليك التراب
ثم انصرفوا عنك وأتاك سائلا القبر منكر ونكير
أصواتهما مثل الرعد القاصف وأبصارهما مثل البرق
الخاطف قد سدلا شعورهما وتلتلاك وتوهلاك
وقالا من ربك وما دينك قال يا نبي الله يكون معي
قلبي الذي هو معي اليوم قال صلى الله عليه وسلم
نعم قال إذا أكفيهما وهذا دليل ونص على أن ذلك
بعد إعادة الروح لأن عمر قال ومعي قلبي فقال النبي
عليه السلام نعم وعن المنهال بن عمرو عن البراء بن عازب
قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل
من الأنصار وانتهينا إلى القبر ولما يلحد فجلس النبي صلى
الله عليه وسلم وجلسنا حوله فكأن على رؤسنا الطير
من هيبته وفي يده عود ينكت به الأرض فرفع رأسه
وقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين أو
ثلاثا قال صلى الله عليه وسلم إن العبد المؤمن إذا
كان في إقبال من الآخرة وانقطاع من الدنيا نزلت
عليه ملائكة بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس و
معهم كفن من أكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة
فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك الموت حتى

اُسکے گہر مین سے سواے اُسکے بہت پیارے شخص کے کوئی دوسرا نہین جگاتا یہانتک
کہ اللہ تعالی اسکو اُسکے بچہونے سے اٹہاوے اور اگر منافق ہوگا تو وہ کہیگا مین نہین جانتا
مین لوگون کو اسکے حق مین کچہہ کہتے ہوے سُنا کرتا تہا مین بہی وہی کہا کرتا تہا
پس فرشتے کہینگے ہم جانتے تہے کہ تو ایسا ہی کہیگا پہر زمین سے کہا جاویگا کہ
تو اسپر ملجا پس وہ ملجاویگی یہانتک کہ اسکے سینے کی ہڈیان الٹ پلٹ جاوین
گی پس وہ ہمیشہ ہی قبر مین عذاب دیا جاویگا یہانتک کہ اللہ اسکو اسکے اس بچہونے سے
اٹہاوے اور اہل سنت نے اُس روایت سے بہی تمسک کیا ہے جو عطا بن یسار سے مروی ہے
اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رض سے فرمایا اے عمر تیرا
کیا حال ہوگا جب تیرے لیے زمین تین ہاتہ اور ایک بالشت طول مین اور ایک ہاتہ
اور ایک بالشت عرض مین لیجاویگی اور تیرے گہر والے تجہے جہکینگے اور تجہکو غسل دینگے
اور کفن پہناوینگے اور خوشبو لگاوینگے پہر تجہے اٹہاوینگے یہانتک کہ تجہکو اُس مین
چہپاوینگے اور تجہپر مٹی ڈالینگے پہر تجہسے لوٹ آوینگے اور تیرے پاس قبر مین دونون
سوال کرنیوالے منکر اور نکیر آوینگے جنکی آواز رعد ہلاک کرنیوالی کی سی ہوگی اور
جنکی آنکہین اُچک کر لیجانیوالی بجلی کیطرح ہونگی اور دونون نے اپنے بالون کو لٹکایا
ہوا ہوگا اور تجہکو ہلاوینگے اور ڈراوینگے اور کہینگے تیرا رب کون ہے اور تیرا دین
کون ہے حضرت عمر رض نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا میرے ساتہ میرا دل ہوگا جو آج میرے
ساتہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان عرض کیا جب تو مین انکے جواب کیلیے کافی
ہونگا یہ روایت اس بات پر دلیل اور نص ہے کہ یہ سوال جواب روح کے دوبارہ آنیکے بعد ہے
کیونکہ حضرت عمر رض نے کہا کہ کیا میرا دل میرے ساتہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
کہ ہان اور منہال بن عمرو اور براء بن عازب سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ انصار مین سے ایک شخص کے جنازہ کے لیے نکلے اور ہم قبر تک پہونچے اور ابہی لحد
نہین بنائی گئی تہی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہ گئے اور ہم بہی آپکے گرد بیٹہ گئے گویا آپکی
ہیبت کے سبب ایسی خاموشی تہی گویا ہمارے سرون پر جانور ہین اور آپکے ہاتہ
مین ایک لکڑی تہی اُس سے آپ زمین کو کریدتے تہے پس آپنے اپنا سر مبارک اٹہایا اور
فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو دو یا فرمایا تین بار پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب مومن بندہ آخرت کیطرف ہوتا ہے اور دنیا کو چہوڑنے کے قریب ہوتا ہے تو اسکے
پاس سفید مونہہ والے فرشتے آتے ہین گویا اُنکے منہ سورج ہین اور انکے پاس بہشت
کے کفنون مین سے کفن اور بہشت کی خوشبوون مین سے خوشبو ہوتی ہے اور آکر نظر کی
درازی کے فاصلہ پر بیٹہ جاتے ہین پہر ملک الموت آتا ہے

يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس المطمئنة الطيبة
اخرجي الى مغفرة من الله ورضوانه قال فتخرج تسيل كما
تسيل القطرة من الاناء فياخذونها ولا يدعونها في
يده طرفة عين حتى ياخذوها فيجعلونها في ذلك
الكفن والحنوط فيخرج منها نفحة اطيب من ريح المسك
وجدت على وجه الارض فيصعدون بها فلا يمرون
بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذه الريح
الطيبة فيقولون هذا فلان بن فلان باحسن اسمائه
ثم ينتهون بها الى سماء الدنيا فيستفتحون لها فيفتح
لهم فيستقبلونها ويشيعونها من كل سماء الى السماء
التي تليها حتى ينتهوا الى السماء السابعة فيقول الله
عز وجل اكتبوا كتابه في عليين واعيدوه الى الارض
منها خلقناهم وفيها نعيدهم ومنها نخرجهم تارة
اخرى فيعاد الروح الى جسده ويأتيه ملكان
فيقولان له من ربك وما دينك فيقول ربي الله
وديني الاسلام فيقولان له ما تقول في هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله
عليه وسلم وجاءنا بالحق فيقولان له ما علمك بذلك
فيقول قرأت القرآن كتاب الله تعالى وآمنت به
وصدقته فينادي مناد من السماء صدق عبدي
فافرشوا له من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له
بابا الى الجنة فياتيه ريحها وطيبها ويفسح له في قبره
مد بصره ويأتيه رجل حسن الوجه طيب الريح
فيقول له ابشر بالذي يسرك هذا يومك الذي
كنت توعد فيقول من انت قال انا عملك الصالح
فيقول رب اقم الساعة قال صلى الله عليه وسلم وان
العبد الكافر اذا كان في اقبال من الآخرة وانقطاع
من الدنيا انزل الله عليه ملئكة سود الوجوه
معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك

اور اسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے آرام پکڑنے والے پاک جان اللہ تعالی
کی بخشش اور اسکی رضامندی کی طرف نکل آ۔ آپ نے فرمایا پھر وہ نکلتی ہے اور ایسی
بہتی ہے جیسے برتن سے قطرہ بہتا ہے پس وہ اسے لے لیتے ہیں اور اسے اس کفن
اور خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے کستوری کی خوشبو سے بھی جو زمین پر
موجود ہو زیادہ خوشبو نکلتی ہے پھر اسے چڑھالے جاتے ہیں پس وہ فرشتوں
کی کسی جماعت پر نہیں گذرتے مگر اس جماعت کے فرشتے کہتے ہیں یہ کیسی خوشبو ہے
وہ جواب دیتے ہیں یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے اسکے ناموں میں سے اچھا نام لیکر
جواب دیتے ہیں پھر اسے پہلے آسمان تک پہونچاتے ہیں اور اسکے لیے دروازہ
کھلواتے ہیں وہ کھولا جاتا ہے پس وہ اسکا استقبال کرتے ہیں اور ہر ایک
آسمان سے فرشتے دوسرے آسمان تک جو اسکے متصل ہو ساتھ جاتے
ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہونچ جاتے ہیں پس اللہ عز وجل
فرماتا ہے اسکی کتاب عمل کو علیین میں لکھو اور اسکو پھر زمین کیطرف لیجاؤ
ہمنے انکو اسی سے پیدا کیا اور اسی میں ہم انکو دوبارہ لیجاوینگے اور دوسری دفعہ
اسی سے ہم انکو نکالینگے پس اسکی روح اسکے جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور اسکے
پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسسے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پھر وہ اسسے کہتے ہیں تو اس شخص (یعنے
رسول اللہ ص) کے حق میں جو تم میں بھیجا گیا تھا کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں
اور ہمارے پاس حق لائے تھے وہ کہتے ہیں تجھے اس بات کا علم کسطرح ہوا وہ
کہتا ہے مینے قرآن مجید اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اسپر ایمان لایا اور اسکو سچا
جانا پس آسمان سے ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے اسکے لیے جنت
سے بچھونا کردو اور اسے جنت کا لباس پہناؤ اور جنت کی طرف سے اسکے لیے
ایک دروازہ کھولدو پس اسکو جنت کی ہوا اور اسکی خوشبو آنے لگتی ہے اور
اسکی نظر کی درازی کی برابر اسکی قبر فراخ کیجاتی ہے اور اسکے پاس ایک شخص خوبصورت
عمدہ خوشبو والا آتا ہے اور اسسے کہتا ہے تو خوش ہو اسچیز سے جو تجھے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے
جسکا تو دنیا میں وعدہ دیا جاتا تھا پس وہ مردہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا
عمل صالح ہوں پھر وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار قیامت قائم کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اور بندہ کافر جب آخرت کی طرف چلنے اور دنیا کو چھوڑنے کے
قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالی اسکی طرف سیاہ منہ والے فرشتے اتارتا ہے انکے
پاس ٹاٹ ہوتا ہے اسسے نظر کی درازی کے فاصلہ پر بیٹھتے جاتے ہیں پھر ملک

الموت يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الخبيثة
اخرجي إلى سخط الله وغضبه فتفرق في أعضائه
فينزعها كما ينزع السفود من الصوف المبلول فتنقطع
منه العروق والعصب فيأخذونها فيجعلونها في
تلك المسوح ويخرج منها ريح أنتن من جيفة فيصعدون
بها فلا يمرون بها على ملأ من الملائكة إلا قالوا ما
هذه الريح الخبيثة فيقولون هذا فلان ابن فلان
بأقبح أسمائه حتى ينتهوا بها إلى السماء الدنيا فيستفتحون
فلا يفتح لهم ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه الآية لا تفتح لهم أبواب السماء فيقول الله
سبحانه اكتبوا كتابه في سجين ثم تطرح روحه طرحا
ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يشرك
بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به
الريح في مكان سحيق يعني ترد فتعاد إليه روحه في
جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك
فيقول هاه هاه لا أدري فيقولان له ما دينك فيقول
هاه هاه لا أدري فيقولان له ما تقول في هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا أدري فينادي
المنادي كذب عبدي فافرشوا له فراشا من النار و
ألبسوا من النار وافتحوا له بابا من النار فيدخل عليه
من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف
فيه أضلاعه ويأتيه رجل قبيح الثياب قبيح الوجه
منتن الريح فيقول أبشر بالذي يسوءك هذا يومك
الذي كنت توعد فيقول من أنت فيقول أنا عملك
السوء فيقول رب لا تقم الساعة وعن عبد الله بن عمرو
قال إن المؤمن إذا وضع في قبره يوسع عليه في قبره
سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا طوله وينشر
عليه الرياحين ويستر بالحرير من الجنة فإن كان
معه شيء من القرآن جعل له نور مثل نور الشمس وفي
كفاه نوره فإن لم يكن معه شيء من القرآن

الموت آتا ہے اور اسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پلید جان اللہ کے غصے اور
غضب کی طرف نکل پس وہ اسکے سب بدن میں پھیل جاتی ہے اور وہ اسی طرح
کھینچتا ہے جیسی بھیگی ہوئی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے پس اسکی رگیں اور پٹھے ٹوٹ
جاتے ہیں وہ فرشتے اس جان کو لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور
اس سے مردار سے بھی بری بدبو نکلتی ہے پس اسے لے چڑھتے ہیں اور فرشتوں میں سے
کسی جماعت پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں یہ کیسی بدبو ہے پس وہ کہتے ہیں کہ فلانا
فلانے کا بیٹا ہے اسکے ناموں میں سے برا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ اسے
پہلے آسمان تک لے پہونچتے ہیں اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں مگر اسکے لئے
کھولا نہیں جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت (اسکے استشہاد کے
لیے) پڑھی انکے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے
اسکی کتاب کو سجین میں لکھو پھر اسکی روح پھینکی جاتی ہے پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور جو کوئی اللہ تعالے کے ساتھ شرک کرے گویا کہ وہ آسمان
سے گر پڑا پس یا تو اُسے جانور اوچک لے جاتے ہیں یا اسے ہوا مکان دور میں
پھینکدیتی ہے یعنے رد کی جاتی ہے پھر اسکی روح اُسکے بدن میں لائی جاتی ہے
اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسکو بٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب
کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے
ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تو اس شخص (یعنی محمدؐ) کے حق میں جو تم
میں بھیجا گیا تھا کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس پکارنے والا
پکارتا ہے کہ میرے بندے نے جھوٹ کہا تم اسکے لیے آگ سے بچھونا بچھاؤ اور آگ سے
لباس پہناؤ اور اسکے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدو پس اسکی طرف دوزخ
کی سوزش اور گرمی آتی ہے اور اسکی قبر اسپر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی
پسلیاں اُدھر اِدھر ہو جاتی ہیں اور اسکے پاس ایک آدمی برے کپڑوں والا برے
منہ والا بدبو والا آتا ہے اور کہتا ہے تو خوش ہو اس چیز سے جو تجھے خوش کرے یہ تیرا وہ
دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا برا
عمل ہوں پس وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نہ کیجیو اور عبد اللہ بن عمرو سے
مروی ہے انہوں نے کہا مومن جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسپر اسکی قبر میں فراخی
کی جاتی ہے جسکا ستر ہاتھ عرض اور ستر ہاتھ طول ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھ
کچھ قرآن ہو (یعنے اسے کچھ قرآن یاد ہو) تو اسکے لیے اسکا نور ہی کافی ہے اگر اسکے
ساتھ کچھ قرآن نہ ہو تو اسکے لیے قبر میں شمس کے نور کیطرح نور کیا جاتا ہے۔

تأوي إلى قناديل من ذهب في ظل العرش فلما
وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من
يبلغ إخواننا أنا أحياء في الجنة نرزق فلا يزهدوا في
الجهاد ولا ينكلوا عن الحرب فقال الله عز وجل و
هو أصدق القائلين أنا أبلغهم فأنزل الله ولا تحسبن
الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم
يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله فيجوز أن تقع
المسئلة والعذاب والنعيم ببعض جسد المؤمن و
الكافر دون بقية أجزائه ويكون ما فعل بالبعض
فعل بالكل وقد قيل إن الله يجمع تلك الأجزاء
المتفرقة للضغطة والمسألة كما يفعل ذلك للحشر
والمحاسبة ثم الإيمان بالبعث من القبور والنشر
عنها واجب كما قال الله عز وجل وأن الساعة
آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور كما
قال الله عز وجل كما بدأكم تعودون وقال جل وعلا
منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرى
يحشرهم ويجمعهم جل وعلا ليجزي كل نفس بما سعى
وليجزي الذين أساؤا بما عملوا ويجزي الذين
أحسنوا بالحسنى وقال جل جلاله الذي خلقكم
ثم يميتكم ثم يحييكم والذي قدر على إنشاء الخلق
قادر على إعادتهم وقد أنكرت المعطلة ذلك تبا
لهم والإيمان بأن الله يقبل شفاعة نبينا صلى
الله عليه وسلم في أهل الكبائر والأوزار واجب قبل
دخول النار عاما للحساب بجميع أمم من المؤمنين و
بعد دخولها لأمته خاصة فيخرجون منها بشفاعته عليه
السلام وغيره من المؤمنين حتى لا يبقى في النار من
كان في قلبه مثقال ذرة من الإيمان ومن قال لا
إله إلا الله مرة واحدة في عمره مخلصا لله عز وجل
خلاف ما زعمت القدرية من إنكار ذلك وفي كتاب الله

عرش کے سایہ میں سونے کی قندیلوں پر ٹھہرتے ہیں پس جب اونہوں نے وہان عمدہ
کھانا اور پینا اور قیلولہ پایا تو کہا ہمارے (زندہ) بھائیوں کو کون شخص یہ
خبر پہونچاویگا کہ ہم زندہ ہیں بہشت میں اور رزق دئے جاتے ہیں تاکہ وہ جہاد سے
بے رغبتی نہ کریں اور لڑائی سے انکار نہ کریں اللہ عزوجل نے فرمایا اور وہ سب کلام
کرنیوالوں سے سچا ہے میں انکو پہونچاتا ہوں پس اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری
جو اللہ کے رستے میں مارے گئے اُنہیں مردے خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں
اور رزق دیئے جاتے ہیں خوش ہیں اس چیز سے جو انکو اللہ نے اپنے فضل سے عطا
کی اور جائز ہے کہ سوال اور عذاب اور نعمتوں کا وقوع مومن اور کافر کے بعضے
اجزا پر ہو اور بعضے پر نہ ہو اور جو کچھ بعض پر واقع ہو ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ایسا ہو گویا کل پر واقع ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالی
اُن جدا جدا اجزاؤں کو دبانے اور سوال کرنے کے لیے جمع کر لیتا ہے جیسے کہ حشر
اور حساب کرنے کے لیے ایسا ہی کریگا پھر قبروں سے اٹھنے اور اُنسے پھیلنے پر ایمان
لانا بھی واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور بیشک قیامت آنیوالی ہے اسمیں
کچھ شک نہیں اور بے شک اللہ اٹھاویگا اُن لوگوں کو جو قبروں میں ہیں اور
جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جیسے تم کو پیدا کیا پہلی دفعہ پھر آؤ گے اور اللہ
بزرگ اور بلند نے فرمایا اسی سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور اسی میں ہم تمکو لیجاوینگے
اور دوسری دفعہ اسی سے ہم تمکو نکالینگے اللہ بزرگ اور بلند انکو اٹھاویگا اور جمع
کریگا تاکہ ہر نفس اپنی کوشش کا بدلا دیا جاوے اور تاکہ بدلا دے اُن لوگوں کو جنہوں نے
بری عمل کئے اور بدلا دیوے اُن لوگوں کو جنہوں نے اچھے عمل کئے اور اللہ بزرگ اور بلند
نے فرمایا وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پھر ماریگا پھر تمکو زندہ کریگا اور وہ ذات کہ اُسنے
مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر ہے انکے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور معطلہ نے
اس امر کا انکار کیا انکو ہلاکی ہو اور اس امر پر بھی ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالی ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبیرہ گناہ والوں اور دوسرے گناہ والوں کے حق میں
قبول فرماویگا لیکن آگ میں داخل ہونے سے پہلے حساب کے وقت مومنوں کی تمام جماعتوں
کے لیے عام ہوگی اور آگ میں داخل ہونے کے بعد صرف آپ کی امت کے لیے ہی ہوگی
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اور آپکے سوا اور دوسرے مومنوں کی شفاعت سے
گناہگار دوزخ سے نکلیں گے یہانتک کہ دوزخ میں کوئی شخص باقی نہ رہیگا جسکے دل میں ایک ذرہ
کے برابر بھی ایمان ہوگا اور جو شخص خالص اللہ کے لیے اپنی زندگی میں ایکدفعہ بھی کہدے کہ بجز خدا
کے کوئی معبود برحق نہیں برخلاف اسکے جو قدریہ نے اسکا انکار کیا اور اللہ تعالی کی کتاب میں

المقالة الثانية عشر
قال رضي الله عنه وأرضاه إذا أعطاك الله ما لا ... فاشتغلت به عن طاعته حجبك به عنه دنيا وأخرى ...

تکذیبهم قال الله عز وجل فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم وقوله عز وجل فهل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا وقال الله جل جلاله فما تنفعهم شفاعة الشافعین فقد اثبت الله تعالی فی الاخرة شفاعة وکذلک فی السنة وهو ما روی عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اول من ینشق الارض عنه یوم القیمة انا ولا فخر انا سید ولد ادم ولا فخر وانا صاحب لواء الحمد ولا فخر وانا اول من یدخل الجنة ولا فخر وانا اخذ بحلقة باب الجنة فیؤذن لی فیستقبلنی وجه الجبار فاخر له ساجدا فیقول تعالی یا محمد ارفع راسک واشفع تشفع وسل تعط فارفع راسی فاقول یا رب امتی امتی فلا ازال ارجع الی ربی فیقول اذهب فانظر فمن وجدت فی قلبه مثقال حبة من الایمان فاخرجه من النار قال صلی الله علیه وسلم فاخرج من امتی مثل الجبال ثم یقول لی النبیون ارجع الی ربک فاسئله فاقول قد رجعت الی ربی حتی استحییت منه وقال صلی الله علیه وسلم فی حدیث جابر بن عبد الله رضی الله عنه شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وعن ابی هریرة انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته وانا اختبات دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة فهی نائلة ان شاء الله تعالی من امتی لمن مات لا یشرک بالله شیئا وقال صلی الله علیه وسلم فی حدیث انس الانصاری انی لاشفع یوم القیمة لاکثر مما علی وجه الارض من حجر ومدر وله صلی الله علیه وسلم شفاعة فی القیمة عند المیزان وعند الصراط وکذلک ما من نبی الا وله شفاعة وعن حذیفة رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یقول ابراهیم علیه السلام یوم القیمة یا رباه فیقول الله عز وجل یا لبیکاه فیقول یا رب

انکی تکذیب سے ہو چکی ہے اللہ عز وجل نے فرمایا (وہ کہینگے) پس ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں اور نہ کوئی دوست غمخوار کہانیوالا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا (وہ کہینگے) کیا ہمارے لئے شفاعت کرنیوالے ہیں جو ہماری سفارش کریں اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا پس انکو سفارش کرنیوالوں کی سفارش فائدہ نہ دیگی پس اللہ تعالی نے سفارش کو قیامت میں ثابت کیا اور اسی طرح حدیث میں بھی ہے اور وہ یہ ہے جو ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے پہلے زمین پھٹیگی وہ میں ہوں اور فخر نہیں میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور فخر نہیں اور میں تعریف کی جھنڈی کا صاحب ہوں اور فخر نہیں اور میں ان میں سے پہلا ہوں جو جنت میں داخل ہونگے اور فخر نہیں اور میں جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑنے والا ہوں پس مجھے اجازت دیجاویگی تو جبار کا منہ میرے سامنے ہوگا اور میں اُسکے لیے سجدہ میں گر پڑونگا اللہ تعالی فرماویگا ای محمد اپنا سر اٹھا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی اور مانگ تجھے دیا جاویگا پس میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور کہونگا ای میرے پروردگار میری امت کو میری امت کو بخشدے پس میں ہمیشہ ہی اپنے رب کے پاس آتا جاتا ہونگا یہانتک کہ اللہ تعالی فرماویگا تو جا اور دیکھ جس شخص کے دل میں تو ایک دانے کے برابر بھی ایمان پاوے اُسے بھی دوزخ سے نکال لے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس میں اپنی امت کو پہاڑوں کی طرح نکالونگا پھر مجھسے نبی کہینگے تو اپنے رب کے پاس جا اور اُس سے سوال کر میں کہونگا میں اپنے رب کے پاس آتا جاتا رہا ہوں یہانتک کہ اب میں اُس سے شرماتا ہوں اور جابر بن عبد اللہ رضی کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کے لیے ایک دعا مقبول ہے پس ہر ایک نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے اور وہ انشاء اللہ تعالی میری امت کے اُس شخص کو پہونچیگی جو مر گیا اور اُسنے اللہ سے کسی چیز کو شریک نہ کیا اور انس انصاری کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن روئے زمین کے پتھروں اور ڈھیلوں سے بھی زیادہ سفارش کرونگا اور قیامت کے دن میزان اور پلصراط کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوگی اور اسی طرح ہر ایک نبی شفاعت کریگا اور حذیفہ رض سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن پکار کر کہینگے ای میرے رب پس اللہ عز وجل فرماویگا ای ابراہیم تو کیا کہتا ہے وہ عرض کرینگے ای میرے پروردگار

احرقت بني آدم فيقول جل وعلا اخرجوا من النار من كان في قلبه مثقال برة او شعيرة من الايمان و كذلك للصديقين والصالحين من كل امة شفاعة قال صلى الله عليه وسلم في حديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه لكل نبي عطية واني اختبات عطيتي شفاعة لامتي وان الرجل من امتي يشفع للقبيلة فيدخلهم الله تعالى الجنة بشفاعته وان الرجل يشفع لفئام من الناس فيدخلهم الله الجنة بشفاعته وان الرجل يشفع لثلثة نفر وان الرجل يشفع للاثنين وان الرجل يشفع للرجل قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ابن مسعود ليدخل الجنة قوم من المسلمين قد عذبوا بالنار برحمة الله تعالى وشفاعة الشافعين وايضا في حديث اويس القرني المعروف ولله تفضل و تكرم ورحمة ومنة على من يشاء من اهل النار في خروجهم منها بعد ما احترقوا وصاروا فحما وعن الحسن عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما زلت اشفع الى ربي فيشفعني حتى اقول يا رب شفعني فيمن قال لا اله الا الله فيقول جل وعلا هذه ليس لك يا محمد ولا لاحد هذه لي وعزتي و جلالي ورحمتي لا ادع في النار احدا قال لا اله الا الله والايمان بالصراط على جهنم واجب وهو جسر ممدود على متن جهنم ياخذ من يشاء الله الى النار وينجي من يشاء ويسقط في جهنم من يشاء ولهم في تلك الاحوال نور بحسب اعمالهم فهم بين ماش و ساع وراكب وزحف وسحب قد وصفه النبي صلى الله عليه وسلم بانه ذو كلاليب في خبر فيه طول الى ان قال صلى الله عليه وسلم ذو كلاليب مثل شوك السعدان هل تعرفون شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانها

تونے آدم کے بیٹون کو جلا دیا اللہ تعالی فرماویگا جسکے دل مین گیہون یا جو کے دانے کے برابر بہی ایمان ہووے اُسے بہی دوزخ سے نکال دو اور اسیطرح ہر ایک امت کے صدیقون اور نیک لوگون کی سفارش مقبول ہوگی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کے لیے انعام ہے اور مینے اپنے انعام کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چہپا رکہا ہے اور میری امت کا مرد (صالح) اپنے قبیلے کی شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت سے اللہ تعالی انکو جنت مین لیجاویگا اور کوئی شخص لوگون کی ایک جماعت کے لیے شفاعت کریگا تو اُسکی شفاعت سے اللہ تعالی انکو جنت مین لیجاویگا اور کوئی شخص تین آدمیون کی شفاعت کریگا اور کوئی دو شخصون کی شفاعت کریگا اور کوئی ایک شخص کی شفاعت کریگا ابن مسعود رضی کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے اور شفاعت کرنیوالون کی شفاعت سے بہشت مین مسلمانون کی ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جو دوزخ مین عذاب دیے گئے ہونگے اور نیز اویس قرنی کی مشہور حدیث مین ہے اور اللہ ہی کی طرف سے فضل اور بخشش اور رحمت اور احسان ہے دوزخیون مین سے جسپر چاہے انکے دوزخ سے نکلنے مین اسکے بعد کہ وہ جل جاوین اور کوئلہ ہو جاوین اور حسن رضی سے روایت ہے انہون نے انس رضی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا مین ہمیشہ ہی اپنے پروردگار کے آگے شفاعت کرتا رہونگا اور وہ میری شفاعت قبول کرتا رہیگا یہانتک کہ مین کہونگا اے میرے پروردگار میری شفاعت اُس شخص کے حق مین بہی قبول کر جسنے صرف یہی کہا کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین پس اللہ تعالی فرماویگا اے محمد یہ کام تیرا نہین اور نہ کسی دوسرے کا ہے یہ میرا کام ہے مجہے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے مین کسی ایسے شخص کو دوزخ مین نہین چہوڑونگا جسنے یہ کہا کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور پلصراط کے دوزخ کے اوپر ہونے پر ایمان لانا بہی واجب ہے اور وہ ایک پل ہے جو دوزخ کی پشت پر دراز کیا گیا ہے جسے اللہ چاہیگا دوزخ مین گرفتار کریگا اور جسے چاہیگا اُسے اُس پل سے پار اوتار دیگا اور جسے چاہیگا دوزخ مین گرا دیگا اور لوگونکے لیے اُسوقت موافق انکے عملونکے نور ہوگا پس بعض انمین سے معمولی چال چلینگے اور بعض دوڑینگے اور بعض سوار ہونگے اور بعض گہٹنونکے بل چلینگے اور بعض جو تیز رو ہین تیز چلینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پل کی یون تعریف فرمائی ہے کہ وہ کانٹون والا ہے آپنے ایک لمبی حدیث بیان فرمائی یہانتک کہ آپنے فرمایا وہ پل ایسے کانٹون والا ہے جیسے سعدان کے کانٹے کیا تم سعدان کے کانٹونکو جانتے ہو صحابہ رضی نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ صلعم جانتے ہین آپنے فرمایا وہ کانٹے دیکہنے مین تو

موجبا ولم ينقص منه حبة واحدة كان الآثار ... وانت عالم ... الملك يعجلهم في الدنيا ... في العقبى مكرما مطيبا في جنة الماوى مع الصديقين والشهداء والصالحين

المقالة الثالثة عشر

قال رضي الله عنه لا تختار ... جلب النعماء ولا دفع البلوى ... فالنعماء آتية ... والبلية ...

مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم قدر عظمها الا الله تعالى جل شانه فتخطف الناس فمنهم موبق بعمله و منهم المخردل المرمي المصروع ومنهم من يخردل ثم ينجو وقيل فى ذلك القطع ايضا وقال صلى الله عليه وسلم استجيدوا ضحايا كم فانها مطايا كم على الصراط وجاء في وصف الصراط عنه صلى الله عليه وسلم انه ادق من الشعرة واحر من الجمرة واحد من السيف طوله ثلث مائة سنة من سني الاخرة يجوزه الابرار و تزل عنه الفجار وقيل ثلثة الاف سنة من سني الاخرة واهل السنة يعتقدون ان لنبينا صلى الله عليه وسلم حوضا في القيمة يسقي منه المؤمنون دون الكافرين ويكون ذلك بعد جواز الصراط قبل دخول الجنة من شرب منه شربة لم يظما بعدها ابدا عرضه مسيرة شهر ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل حوله اباريق على عدد نجوم السماء فيه ميزابان يصبان من الكوثر اصله في الجنة وفرعه في الموقف قد ذكره النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ثوبان انا عند حوضي يوم القيمة فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن سعة الحوض فقال صلى الله عليه وسلم ما بين مقامي هذا الى عمان شرابه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه ميزابان من الجنة احدهما من ورق والاخر من ذهب من شرب منه شربة لم يظما بعدها ابدا وقال صلى الله عليه وسلم في حديث عبد الله ابن عمر رضي الله عنه موعدكم حوضي عرضه مثل طوله وهو ابعد ما بين ايلة الى مكة وذلك مسيرة شهر فيه اباريق امثال الكواكب ماؤه اشد بياضا من الفضة من ورده فشرب منه لم يظما بعدها ابدا وكذلك لكل نبي من الانبياء حوض الا صالح النبي فان حوضه ضرع ناقته يسقي من ذلك مؤمنوا كل امة منهم دون الكافرين وفي

سعدان کے کانٹوں کی طرح ہی ہیں لیکن انکی بڑائی کی مقدار کو بجز اللہ تعالی کوئی نہیں جانتا اور وہ کانٹے لوگوں کو اچک لینگے پس اُنہیں سے بعضے بسبب اپنے عمل کے ہلاک ہونگے اور بعض اُنہیں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے پھینکے ہوئے گرائے ہوئے ہونگے اور اُن میں سے بعض ایسے ہونگے جو ٹکڑے کیے جاوینگے پھر نجات پاوینگے اور بعض نے کہا کہ یہ کاٹنے کے ہی بہی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ جانور کی قربانی کیا کرو کیونکہ پلصراط پہ وہ تمہاری سواریاں ہونگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پلصراط کی بابت مروی ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور چنگاری سے زیادہ گرم ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اسکا طول آخرت کے سالوں میں سے تین سو سال کا ہوگا نیک لوگ اُس سے پار ہوجاوینگے اور بدکار اُس سے پہسل پڑینگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آخرت کے سالوں میں سے تین ہزار برس کا (رستہ) ہوگا اور اہل سنت اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت کے دن ایک حوض ہوگا اُسمیں سے مومنوں کو پلاوینگے اور کافروں کو نہ پلاوینگے اور یہ کام پلصراط سے گذر جانے کے بعد اور جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوگا جو شخص اُس میں سے ایکدفعہ پی لیگا وہ اسکے بعد کبہی پیاسا نہ ہوگا اُس حوض کا عرض ایک مہینہ کا رستہ ہے اُسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اُسپر آفتابے اتنے ہونگے جتنے آسمان پر ستارے ہیں اُسمیں دو پرنالے ہیں جو کوثر سے گرتے ہیں اُسکی جڑہ بہشت میں ہے اور اُسکی شاخ حسابگاہ میں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثوبان کی حدیث میں اسکا بیان فرمایا کہ میں قیامت کے روز اپنے حوض کے پاس ہونگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کی فراخی کی نسبت کسی نے پوچھا آپنے فرمایا میرے اس مکان سے لیکر عمان تک اُسکی فراخی ہے اُسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اُسمیں جنت کی طرف سے دو پرنالے ہیں ایک چاندی کا دوسرا سونے کا جو شخص اُس سے ایکدفعہ بہی پی لے اُسکے بعد کبہی پیاسا نہ ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا تمہارے وعدے کی جگہ میرا حوض ہے اُسکا عرض اور طول برابر ہیں اور اُسکی فراخی اس فاصلہ سے بہی زیادہ ہے جو مقام ایلیا اور مکہ میں ہے اور ایلیا اور مکہ میں ایک مہینے کا رستہ ہے اُسمیں ستاروں کی طرح آفتابے ہیں اسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو شخص اُسپر جاوے اور اُس پانی پیوے تو اُسکے بعد کبہی پیاسا نہ ہوگا اور اسیطرح نبیوں میں سے ہر ایک نبی کے لیے ایک حوض ہے مگر صالح نبی کا کوئی حوض نہیں کیونکہ انکا حوض انکی اونٹنی کے پستان ہیں اُن میں سے ہر ایک گروہ کے مومن اُن پستانوں سے (دودہ) پیئیں گے اور کافر نہ پئیں گے

چودھواں مقالہ

اس بات کی کوشش کرو کہ تم اپنی تدبیر اور کوشش سے اپنا فائدہ حاصل کرو اور اپنی جان سے ضرر کو دور کرو

حَدِيثٌ اٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ حَوْضِيْ
مَا بَيْنَ عَدَنٍ وَعَمَّانَ حَافَتَاهُ خِيَامُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ وَاٰنِيَتُهُ
عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ طِينُهُ الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ
اللَّبَنِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا فَيُزَادُ عَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
رِجَالٌ كَمَا تُزَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْاِبِلِ فَاَقُولُ اَلَا هَلُمَّ
اَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ
مَا اَحْدَثُوا فَيُقَالُ اِنَّهُمْ غَيَّرُوا وَبَدَّلُوا فَاَقُولُ اَلَا سُحْقًا
اَوْ بُعْدًا وَقَدْ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْمُعْتَزِلَةُ فَلَا يَشْرَبُونَ مِنْهُ
وَيَدْخُلُونَ النَّارَ وَيَرِدُ عِطَاشًا اِنْ لَمْ يَتُوبُوا عَنْ مَقَالَتِهِمْ
وَجُحُودِهِمُ الْحَقَّ وَرَدِّ الْاٰيَاتِ وَالْاَخْبَارِ وَالْاٰثَارِ وَرُوِيَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ وَمَنْ
كَذَّبَ بِالْحَوْضِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ وَاَهْلُ السُّنَّةِ
يَعْتَقِدُونَ اَنَّ اللّٰهَ يُجْلِسُ رَسُولَهُ وَنَبِيَّهُ الْمُخْتَارَ عَلٰى
سَائِرِ رُسُلِهِ وَاَنْبِيَائِهِ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِمَا
رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
قَالَ يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ رَبِّي الْقُعُودَ عَلَى الْعَرْشِ كَذٰلِكَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جِيْءَ بِنَبِيِّكُمْ فَاُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَلٰى
كُرْسِيِّهِ فَقِيلَ لَهُ يَا اَبَا مَسْعُودٍ اِذَا كَانَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ اَلَيْسَ
اَلَيْسَ هُوَ مَعَهُ قَالَ وَيْلَكُمْ هٰذَا اَقَرُّ حَدِيثٍ فِي الدُّنْيَا
لِعَيْنِيْ وَقَالَ الْمُجَاهِدُ فِيْ حَدِيثِهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
نَزَلَ الْجَبَّارُ عَلٰى عَرْشِهِ وَقَدَمَاهُ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَيُؤْتٰى
بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقْعَدُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى

دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میرا حوض عدن اور
عمان کے درمیان ہے اُسکے دونوں کنارو پر مجوف موتی کے خیمے ہیں اور اُسکے برتن اتنے ہیں
جتنے آسمان کے ستارے اُسکی مٹی کستوری ہے اُسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور برف سے
زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیرین ہے جو شخص اُس سے ایکدفعہ پی لے اُسکے بعد وہ
کبھی پیاسا نہ ہوگا اور قیامت کے دن میری طرف سے کچھہ آدمی ہٹائے جاوینگے
جیسے بیگانہ اونٹ اونٹوں میں سے ہٹایا جاتا ہے اور مین کہونگا خبردار آؤ
تم خبردار آؤ تم پس کہا جاویگا آپ نہیں جانتے کہ جو کچھہ آپ کے بعد انہوں نے نکالا تہا میں
کہونگا انہوں نے کیا نکالا تہا مجھے کہا جاویگا انہوں نے (امور شرعی کو) متغیر کر دیا اور
بدل دیا پس میں کہونگا خبردار انکو دوری ہو اور معتزلہ اسکے منکر ہیں پس وہ لوگ
اُس حوض سے پانی نہ پلائے جاوینگے اور دوزخ میں پیاسے جاوینگے اگر انہوں نے اپنی بات
سے اور حق کے انکار سے اور آیتوں اور اقوال صحابہ کے رد کرنے سے توبہ نہ کی اور انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہیں آپ نے
فرمایا جو شخص شفاعت کو جہوٹ سمجہے تو اُسمیں اُسکا حصہ نہ ہوگا اور جو شخص
حوض کو جہوٹ سمجہے اُسکا بہی اُسمیں حصہ نہ ہوگا اور اہل سنت اس بات کا
بہی اعتقاد کرتے ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے رسول اور نبی پسندیدہ کو اپنے
تمام رسولوں اور نبیوں سے بلند مرتبہ پر عرش کے اوپر اپنے سات بٹہائیگا اُسکی
دلیل وہ حدیث جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
روایت کرتے ہیں اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر میں قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجہکو
مقام محمود میں کہڑا کرے آپ نے فرمایا اسکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اُسے اپنے سات
تخت پر بٹہاویگا ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام محمود کی نسبت
دریافت کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے عرش پر بیٹھنے کا مجہسے
وعدہ کیا ہے اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے
انہوں نے کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارا نبی لایا جاویگا اور اللہ تعالی کے آگے
کرسی پر بٹہایا جاویگا کسی نے اُنسے کہا اے ابو مسعود جب یہ خدا کی کرسی پر ہوگا تو
کیا وہ اُسکے سات نہیں انہوں نے کہا تمہاری خرابی ہو یہی حدیث ہے جو دنیا میں میری
آنکہہ کو ٹہنڈا کرنیوالی ہے اور مجاہد نے اپنی حدیث میں کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو
جبار اپنے عرش پر اترے گا اور اُسکے دونوں قدم کرسی پر ہونگے اور تمہارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بلائے جاوینگے تو اللہ تعالے اُنکو اپنے سامنے

الكُرسِيِّ فَقَالُوا لِلْحُمَيْدِيِّ إِذَا كَانَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَهُوَ مَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَيْلَكُمْ هُوَ مَعَهُ وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُحَاسِبُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُدْنِيهِ مِنْهُ فَيَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتُرَهُ مِنَ النَّاسِ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُدْنِيهِ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ فَيَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتُرَهُ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُ عَبْدِي أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَرْتَيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ رَبِّ حَتَّى إِذَا أَقَرَّهُ بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَرَأَى نَفْسَهُ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ فَيَقُولُ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدِي ذُنُوبُكَ هٰذِهِ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَمَعْنَى الْمُحَاسَبَةِ تَعْرِيفُ اللهِ عَبْدَهُ بِمَقَادِيرِ ثَوَابِ الْأَعْمَالِ وَعَذَابِهِ بِقِرَاءَةِ سَيِّئَاتِهِ وَحَسَنَاتِهِ وَمَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ وَقَدْ أَنْكَرَتِ الْمُعَطِّلَةُ الْمُحَاسَبَةَ وَقَدْ كَذَّبَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مِيزَانًا يَزِنُ فِيهِ حَسَنَاتٍ وَالسَّيِّئَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ كِفَّتَانِ وَلِسَانٌ وَقَدْ أَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ مَعَ الْمُرْجِئَةِ وَالْخَوَارِجِ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ مَعْنَى الْمِيزَانِ الْعَدْلُ دُونَ مُوَازَنَةِ الْأَعْمَالِ وَفِي كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ تَكْذِيبُهُمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ وَقَالَ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ الْآيَةَ وَالْعَدْلُ لَا يُوصَفُ بِالْخِفَّةِ وَالثِّقَلِ وَإِنَّمَا هُوَ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُهُ لِأَنَّهُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّى حِسَابَهُمْ لِمَا رَوَى النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقِيلَ إِنَّهُ بِيَدِ

کرسی پر بٹھاویگا پس حمیدی سے کسی نے کہا کہ جب وہ کرسی پر بیٹھنگے تو وہ اسکے ساتھ ہی ہونگے کہا ہاں تمہاری خرابی ہو وہ اسکے ساتھ ہی ہے اور اہل سنت اس بات کا یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے مومن بندہ کا قیامت کے دن حساب کریگا اور اسے اپنے قریب کریگا اور اسپر اپنا پہلو رکھیگا یہانتک کہ اسے لوگوں سے چھپا لیگا اسلیے کہ عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن قیامت کے دن لایا جاویگا اور اللہ تعالی اسے اپنے قریب کریگا اور اپنا پہلو اسپر رکھیگا یہانتک کہ لوگوں سے اسے چھپا لیگا پھر فرمائیگا ای میرے بندے تو فلانے فلانے گناہ کو جانتا ہے وہ کہیگا ای میرے پروردگار جانتا ہوں یہانتک کہ اللہ تعالے جب اسے اسکے تمام گناہوں پر مقر کر لیگا اور وہ خیال کریگا اب میرا نفس ہلاک ہو گیا تو اس وقت اسے اللہ عز وجل فرماویگا ای میرے بندے تیرے یہ گناہ میں نے دنیا میں یہ تجھپر ڈھانپے ہوئے تھے اور آج میں انکو تیرے لیے بخشدیتا ہوں اور حساب کرنیکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کو بباعث اسکی برائیوں اور نیکیوں کے بیان کیے جانے کے اور اسکے فائدے اور ضرر کی باتوں کے ظاہر کرنے کے اسکے اعمال کے ثواب و عذاب کی مقدار جتلاویگا اور معطلہ حساب سے منکر ہیں اور اللہ تعالی نے اپنے فرمودہ سے انکی تکذیب کی یعنے ہماری طرف ہی ہے انکا پھر آنا پھر انکا حساب لینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی کے لیے ایک میزان ہے قیامت کے دن اسمیں نیکیوں اور برائیوں کو تولیگا اس ترازو کے دو پلے ہیں اور ایک ڈانڈی ہے اور معتزلہ نے بمع مرجیہ و خارجیوں کے اسکا انکار کیا ہے اور انہوں نے میزان کے معنے میں تاویل کی کہ اس سے مراد عدل ہے اعمال کا تولنا مراد نہیں ہے اور اللہ تعالی کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت میں انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور ہم قیامت کے دن عدل کی ترازو رکھینگے اور کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاویگا اور اگر اسکا عمل ایک رائی کے دانہ کے برابر ہوگا تو ہم اسکو بھی لے آوینگے اور کافی ہیں ہم حساب لینیوالے اور اللہ تعالی نے فرمایا . . . . . . پس جو شخص کہ اسکی تول بھاری ہوگی پس وہ زندگانی خوشی میں ہے اور جس شخص کی تول ہلکی ہوگی پس ماں اسکی ہاویہ ہے اور عدل ہلکے یا بھاری ہونے سے موصوف نہیں ہوتا (لہذا میزان کا معنے عدل لینا غلط ہے) اور وہ ترازو اللہ جل شانہ کے ہاتھ میں ہوگی کیونکہ انکے حساب کا وہی متولی ہوگا اسلیے کہ نواس بن سمعان نے روایت کی کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میزان رحمن عز و جل کے ہاتھ میں ہوگی قیامت کے دن بعض قوموں کو بلند اور بعض کو پست کریگا اور بعض نے کہا کہ ترازو

جبرائيل عليه السلام لما روى عن حذيفة بن اليمان
قال ان جبرائيل صاحب الميزان فيقول له ربه زن
يا جبرائيل بينهم فيرد بعضهم على بعض وروى عبد الله
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوضع
الميزان يوم القيمة فيؤتى بالرجل فيوضع في كفة الميزان
ويوضع ما احصى من عمله في كفة فيميل به الميزان
فيبعث الله به الى النار فاذا ادبر به اذا صائح يصيح
من عند الرحمن لا تعجلوا لا تعجلوا فانه قد بقي له فيؤتى
بشيء فيه لا اله الا الله فيوضع مع الرجل في كفة
حسناته حتى يميل به الميزان فيؤمر به الى الجنة وفي
حديث آخر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
يؤتى بالرجل يوم القيمة الى الميزان ثم يؤتى بتسعة
وتسعين سجلا كل سجل مد البصر فيها كلها سيئاته
وخطيئاته فترجح سيئاته على حسناته فيؤمر به الى
النار فلما ادبر به اذا صائح يصيح عند الرحمن لا تعجلوا
فقد بقي له فيؤتى بمثل رأس الابهام وامسك على
النصف منها فيه شهادة ان لا اله الا الله وانى
رسول الله فيوضع في كفة حسناته فتثقل حسناته
على سيئاته فيؤمر به الى الجنة وفي لفظ آخر فيخرج
له بقرطاس مثل هذا وامسك على ابهامه فيه
شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الى
آخر الحديث وقيل ان الصنج يومئذ مثاقيل الذر
والخردل تكون الحسنات في صورة حسنة تطرح في
كفة النور فيثقل بها الميزان برحمة الله وتكون
السيئات في صورة سيئة تطرح في كفة الظلمة فيخف
بها الميزان بعدل الله تعالى وعلامة ثقل الميزان
ارتفاعها وعلامة انحطاطها خفتها بخلاف موازين
الدنيا وقيل هو مثل موازين الدنيا وسبب ثقلها
الايمان وقول الشهادتين وسبب خفتها الشرك

جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگا اسلیے کہ حذیفہ بن یمان سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ
جبرئیل صاحب میزان ہیں انکو انکا رب کہیگا اے جبرئیل تو انکے اعمال کو تول تو انمیں سے
بعض کے عمل بعض سے بھاری ہونگے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میزان رکھی جاویگی اور ایک شخص لایا جاویگا
اور میزان کے ایک پلے میں رکھا جاویگا اور اُسکے شمار شدہ عمل ایک پلے میں رکھے جاوینگے
تو وہ پلہ جھک جاویگا پس اُسے اللہ دوزخ کی طرف بھیجدیگا جب اُسکی پیٹھ پھیری جاویگی
تو ناگہان رحمن کی طرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی نہ کرو جلدی نہ کرو کیونکہ اُسکے
اعمال میں سے کچھ باقی رہگیا ہے پس اسکے عمل میں سے کچھ لایا جاویگا جسمیں ہوگا کہ بجز اللہ کے
کوئی معبود برحق نہیں اسکو اُس مرد کی جگہ نیکیوں کے پلے میں رکھا جاویگا یہانتک کہ اس
عمل کے سبب میزان جھک جاویگی پس اُسے جنت کی طرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا اور
دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص
میزان کی طرف لایا جاویگا پھر ننانوے صحیفے لائے جاوینگے ہر ایک صحیفے کی درازی اتنی
ہوگی جہانتک نظر پہونچ سکے ان تمام صحیفوں میں اسکی برائیاں ہونگی اور اُسکی برائیاں
اُسکی نیکیوں پر بھاری ہونگی پس اسے آگ کیطرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا جب
اُسے اُس طرف پھیرا جاویگا تو ناگہان رحمن کیطرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی نکرو
کیونکہ اُسکے عمل میں سے کچھ باقی رہگیا ہے پس اسکے عمل میں سے انگوٹھے کے سر برابر عمل لایا جاویگا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کا نصف پکڑا (اندازہ بتلایا) اُس عمل میں یہ ہوگا
اس بات کی گواہی ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ
عمل اسکے نیکیوں کے پلے میں رکھا جاویگا پس اسکی نیکیاں برائیوں پر بھاری ہوجاوینگی
اور اسے جنت کی طرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور دوسرے لفظ میں ہے کہ اُسکے لیے ایک کاغذ
نکالا جاویگا مثل اسکی اور آپنے اپنی انگوٹھے کی طرف اشارہ کیا اُس کاغذ میں یہ عمل ہوگا
اس امر کی گواہی ہے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں آخر حدیث تک اور بعضوں
نے کہا ہے کہ اُس دن پاسنگ چیونٹیوں اور رائی کو برابر ہوگا نیکیاں اچھی صورت
میں ہونگی اور نور کے پلے میں ڈالی جاوینگی اللہ کی رحمت سے نیکیوں سے میزان بھاری ہوجاوے
گی اور برائیاں بری صورت میں ہونگی اور اندھیرے کے پلے میں ڈالی جاوینگی تو اللہ تعالی کے عدل سے
برائیوں سے میزان ہلکی ہوجاویگی اور ترازو کے بھاری ہونیکی علامت اُسکا بلند ہوجانا ہے
اور اسکے ہلکے ہونیکی علامت اسکا نیچے ہونا ہے اور یہ امر دنیا کے ترازوؤں کے برخلاف ہے اور بعض
نے کہا کہ وہ دنیا کے ترازوں کی طرح ہے اور اسکے بھاری ہونے کا سبب ایمان اور
شہادتین کا کہنا ہے اور اسکے ہلکے ہونے کا سبب اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے

بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ارْتَفَعَتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا الْجَنَّةَ لِاَنَّهَا
عَالِيَةٌ وَاِذَا خَفَّتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا النَّارَ الْهَاوِيَةَ لِاَنَّهَا فِي
الْحَضِيْضِ اَسْفَلَ السَّافِلِيْنَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا
مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اَيْ فِيْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُمُّهُ هَاوِيَةٌ اَيْ اَصْلُهُ
وَمَاْوَاهُ وَمَرْجِعُهُ نَارٌ حَامِيَةٌ وَهِيَ هَاوِيَةٌ وَالنَّاسُ
فِيْ مُوَازَنَةِ الْاَعْمَالِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ مِّنْهُمْ مَنْ تَرَجَّحَ
حَسَنَاتُهُ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ فَيُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ
تَرَجَّحَ سَيِّئَاتُهُ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ فَيُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى النَّارِ وَمِنْهُمْ
مَنْ لَّا تَتَرَجَّحُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَهُمْ اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ
ثُمَّ يُنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَتِهٖ اِذَا شَاءَ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فَهُوَ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْ يُوْزَنُ
صَحَائِفُ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا
وَطَرِيْقُ ذٰلِكَ النَّقْلُ وَالسَّمْعُ وَاَمَّا الْمُقَرَّبُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فِيْ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ . . . .
عَلٰى نَصِّ الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَدْخُلُوْنَ
النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يُّحَاسَبُ
حِسَابًا يَّسِيْرًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يُّنَاقَشُ ثُمَّ اَمْرُهٗ اِلَى اللهِ اِنْ شَاءَ اَمَرَ بِهٖ اِلَى
الْجَنَّةِ اَوْ اِلَى النَّارِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا الْاٰيَةَ وَقَالَ
جَلَّ وَعَلَا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ
لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رضي اِنَّ اللهَ يُحَاسِبُ كُلَّ
الْخَلْقِ اِلَّا مَنْ اَشْرَكَ بِاللهِ فَاِنَّهٗ لَا يُحَاسَبُ وَيُؤْمَرُ
بِهٖ اِلَى النَّارِ **فصل** وَيَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اَنَّ الْجَنَّةَ

اور جب میزان بلند ہو جائے تو ایسے اعمال والا جنت میں داخل کیا جاویگا اور جب
ہلکی ہو جاوے تو ایسے اعمال والا ہاویہ دوزخ میں داخل کیا جاویگا ہاویہ کو ہاویہ اسلیے کہتے ہیں
کہ وہ زمین میں سب سے نیچے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا پس جو شخص کہ اسکی تول بہاری
ہو پس وہ زندگی خوش میں ہے یعنے بلند بہشت میں اور جو شخص کہ اسکی تول ہلکی ہو پس
اسکی ماں ہاویہ ہے یعنے اسکی اصل اور آرام اور پہر جانیکی جگہ آگ جلانے والی ہے اور وہ ہاویہ
ہے لوگ عملوں کے تلنے میں تین قسم ہیں انمیں سے بعض وہ ہے جسکی نیکیاں برائیوں پر
غالب ہونگی پس اُسے جنت کیطرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور انمیں سے بعض وہ ہے
جسکی برائیاں نیکیوں پر غالب ہونگی پس اسے دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا
اور اُن میں سے بعض وہ ہے جسکی دونوں جانبوں میں سے کوئی جانب بہی دوسری
جانب پر غالب ہوگی وہ اصحاب اعراف ہیں پہر جب اللہ تعالی چاہیگا اپر اپنی
رحمت فرماویگا اور انہیں جنت میں لیجاویگا پس وہ اللہ تعالی کا قول ہے اور
اعراف پر آدمی ہیں الخ اور وہ چیز جو تولی جاویگی وہ اُنکے عملوں کے صحیفے ہیں
جیسے کہ ہمنے ننانویں صحیفوں کا ذکر کیا اور اسکا طریقہ وہ ہے جو منقول
ہو یا سُنا جائے۔ اور مقرب لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے
جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جنت میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہونگے اور
اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار (اور اشخاص) ہونگے یہ حدیث مشہور میں
تصریح ہے۔ اور کافر لوگ دوزخ میں بغیر حساب کے داخل ہونگے اور مومنوں
میں سے بعض ایسے ہونگے جو آسان حساب کیے جاوینگے پہر انہیں
جنت کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا جیسا کہ گذر چکا ہے اور اُنمیں سے
بعض ایسے ہونگے جنکا خوب حساب ہوگا پہر اُسکا حکم اللہ کی طرف ہے
اگر چاہے تو انہیں جنت میں لیجانے کا حکم دیوے چاہے تو دوزخ میں۔
اللہ تعالی نے فرمایا پس جو شخص اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتہ میں دیا گیا پس
قریب ہے کہ وہ آسان حساب کیا جاویگا آخر تک۔ اور اللہ بزرگ اور
بلند نے فرمایا اور ہر ایک انسان کا اعمالنامہ یعنے اُسکی گردن میں لگا دیا اور
ہم اُسکو قیامت کے دن نکالینگے ایک کتاب کہ اُسے کہلا ہوا دیکہے گا اُسے کہا
جاویگا کہ اپنی کتاب پڑہ آج دن تجہپر تیرا حساب لینے کے لیے تیری جان ہی کافی ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی کی حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالی تمام خلقت کا
حساب لیگا مگر اُس شخص کا نہ لیگا جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور اُسے (بغیر حساب کے)
دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا **فصل** اور اہل سنت اعتقاد کرتے ہیں کہ جنت

وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ فَهُمَا الدَّارَانِ أَعَدَّهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى إِحْدَاهُمَا لِلتَّنْعِيْمِ وَالثَّوَابِ لِأَهْلِ الطَّاعَةِ وَالْإِيْمَانِ وَالْأُخْرٰى لِلْعِقَابِ وَالنَّكَالِ لِأَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالطُّغْيَانِ هُمَا مُنْذُ خَلَقَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى بَاقِيَتَانِ لَا يَفْنِيَانِ أَبَدًا وَهِيَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا اٰدَمُ وَحَوَّاءُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَإِبْلِيْسُ اللَّعِيْنُ ثُمَّ أُخْرِجَا مِنْهَا بِالْقِصَّةِ الْمَشْهُوْرَةِ وَأَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ ذٰلِكَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَلَا يَدْخُلُوْنَهَا وَلَنَا النَّارُ فَلَعَمْرِيْ هُمْ فِيْهَا الَّذِيْنَ تَخْلُدُوْنَ لِإِنْكَارِهِمْ وَتَحْكِيْمِهِمْ بِذٰلِكَ لِلْمُؤْمِنِ الْمُوَحِّدِ الْمُطِيْعِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِيْنَ سَنَةً بِكَبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْذِيْبُهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ وَمَا كَانَ مُعَدًّا كَانَ مَوْجُوْدًا يَعْلَمُهُ كُلُّ عَاقِلٍ فَعُلِمَ أَنَّهُمَا مَخْلُوْقَتَانِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهْرٍ يَجْرِيْ حَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ إِلَى الْمَاءِ يَجْرِيْ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حِيْنَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا مِسْكٌ أَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوْتُ وَاللُّؤْلُؤُ وَتُرَابُهَا الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَيَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا تَخْلَقُ ثِيَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى شَبَابُهُمْ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُمَا مَخْلُوْقَتَانِ وَأَنَّ نَعِيْمَ الْجَنَّةِ دَائِمٌ لَا يَفْنٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ وَمِنْ نَعِيْمِهَا الْحُوْرُ الْعِيْنُ خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ

اور دوزخ دونون مخلوق ہین اور وہ دونون گھر ہین جن مین سے ایک کو اللہ تعالےٰ نے اہل طاعت اور اہل ایمان کی نعمت اور ثواب کے لیے اور دوسرے کو گناہگارون اور سرکشون کے عذاب اور عقوبت کے لیے تیار کیا جب سے اللہ تعالیٰ نے انکو پیدا کیا وہ دونون باقی ہین کبھی فنا نہ ہونگی اور یہ وہی بہشت ہے جسمین آدم اور حوا علیہما السلام اور ابلیس لعین تہا پہر اُس سے نکالے گئے جیسے کہ مشہور قصہ ہے اور معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے اور وہ جنت مین تو داخل نہ ہونگے اور دوزخ مین پس مجہے اپنی عمر کی قسم ہے وہ اُسمین ہمیشہ ہی رہینگے کیونکہ ایک تو انہون نے اسکا انکار کیا اور دوسرا انہون نے مومن موحد اللہ عزوجل کے تابعدار کے لیئے اس بات کا حکم دیا کہ ایک گناہ کبیرہ کے بدلے ستر سال دوزخ مین رہیگا حالانکہ اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بہشت کی طرف جسکا عرض آسمان اور زمین ہے پرہیزگارون کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور ڈرو آگ سے جو کافرون کے لیے تیار کی گئی ہے اور جو چیز تیار کی گئی وہ موجود ہوگی اُسے ہر ایک عاقل جانتا ہے پس معلوم ہوا کہ دونون مخلوق ہین اور انس بن مالک کی حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جنت مین گیا ناگہان مین ایک نہر پر پہونچا جو جاری تہی اُسکے دونو کنارون پر موتی کے خیمے تہے اور مینے اپنا ہاتہ پانی جاری کی طرف مارا تو ناگہان وہ نہایت خوشبودار کستوری تہی مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے اُسنے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ تعالےٰ نے تجہے دیا اور ابوہریرہؓ کی حدیث مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہمین بہشت کی خبر دیجیے کہ اُسکی بنا کیسی ہے آپنے فرمایا اسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اُسکا گارا کستوری خوشبودار ہے اور اُسکے سنگریزے یاقوت اور موتی ہین اور اسکی مٹی ورس اور زعفران ہے جو اُسمین جاویگا ہمیشہ رہیگا اور نہ مریگا اور خوش رہیگا اور تکلیف نہ پاویگا اور اُنکے کپڑے پرانے نہ ہونگے اور انکی جوانی فنا نہ ہوگی پس یہ ان دونون کے مخلوق ہونیکی دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہینگی ختم نہ ہونگی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُسکا میوہ اور سایہ ہمیشہ ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا نہ کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور جنت کی نعمتون مین سے حور العین ہین انکو اللہ تعالیٰ نے

فِي الْجَنَّةِ لِلْبَقَاءِ لَا يَفْنَيْنَ وَلَا يَمُتْنَ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَانٌّ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ
وَرَوَتْ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ قَالَ صَفَاؤُهُنَّ
كَصَفَاءِ الدُّرِّ فِي الْأَصْدَافِ إِلَى أَنْ قَالَ يَقُلْنَ نَحْنُ
الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ
الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ
أَبَدًا وَهُنَّ فِي دَارِ حَقٍّ فَلَا يَقُلْنَ إِلَّا حَقًّا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَادِقٌ لَا يَقُولُ إِلَّا حَقًّا فَأَخْبَرَ أَنَّهُنَّ
خَالِدَاتٌ لَا يَمُتْنَ وَرَوَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا
إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ
اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا
فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهُمَا لَا يَفْنَيَانِ وَمَا فِيهِمَا أَبَدًا فَلَا يُخْرِجُ
اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدًا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى أَهْلِهَا الْمَوْتَ
فِيهَا وَلَا يَزُولُ عَنْهُمْ نَعِيمُهَا فَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ فِي مَزِيدِ نَعِيمٍ
أَبَدَ الْآبَادِ وَتَمَامُ نَعِيمِهِمْ أَنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْمَوْتِ فَيُذْبَحُ
عَلَى سُورٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُنَادِي الْمُنَادِي يَا أَهْلَ
الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ عَلَى مَا وَرَدَ بِهِ الْخَبَرُ الصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَصْلٌ** وَيَعْتَقِدُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ
قَاطِبَةً أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
هَاشِمٍ رَسُولُ اللّٰهِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
وَأَنَّهُ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَإِلَى الْجِنِّ عَامَّةً
كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ رض إِنَّ اللّٰهَ تع
فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِأَرْبَعٍ أَرْسَلَنِي إِلَى النَّاسِ كَافَّةً

جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا کیا نہ فنا ہونگے اور نہ مرینگے جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا بیچ انکے ہین بند کرنے والیان نظر کو نہین نزدیک ہوا انکے انسان پہلے
اُن سے اور نہ جن اور فرمودہ اللہ تبارک و تعالی کا حورین ہین بند کی ہوئین بیچ خیمون
کے اور حضرت ام سلمہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے روایت کی انہون نے
فرمایا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالی کے اس قول (یعنی چھپائے ہوئے
موتیون کی طرح) کا مطلب بتلائے آپنے فرمایا انکی صفائی ایسی ہوگی جیسی
موتی کی صفائی سیپون مین ہوتی ہے یہانتک کہ آپنے فرمایا وہ کہتی ہین
ہم ہمیشہ رہنے والی ہین کبھی نہ مرینگی اور ہم خوش رہنے والی ہین تکلیف نہ
دیجاویگی اور ہم اقامت کرنے والی ہین کبھی سفر نہ کرینگی اور ہم راضی رہنے
والی ہین کبھی خفا نہ ہونگی اور وہ سچ کے گھر مین ہین کبھی جھوٹ نہین کہتی ہین
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی سچے ہین سچ ہی فرماتے ہین پس آپنے خبر
دی کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہین مرتی نہین اور معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا کوئی عورت اگر دنیا مین اپنے خاوند کو تکلیف
دیوے تو حور عین مین سے اسکی عورت اُس عورت کو کہتی ہے کہ تجھے خدا ہلاک
کرے اسے تکلیف نہ دے کیونکہ وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ تجھ سے
جدا ہوکر ہماری طرف آجاویگا جبکہ ثابت ہوا کہ بہشت اور دوزخ اور جو کچھ کہ
اُن مین ہے کبھی فنا نہ ہوگا پس اللہ تعالی جنت سے کسی کو نہ نکالیگا اور اُنہین
رہنے پر موت کو مسلط نہ کریگا اور اسکی نعمتیں اُن سے دور نہ ہونگی وہ ہر روز
ہمیشہ ہی نعمتون کی زیادتی مین ہونگے اور انکی نعمتون کا پورا ہونا یہ ہے
کہ اللہ تعالے موت کے ذبح کرنیکا حکم دیگا پس وہ بہشت اور دوزخ کے درمیان
ایک دیوار پر ذبح کردیجاویگی اور پکارنیوالا پکاریگا اے جنت والو یہان ہمیشہ رہنا ہوگا
اور موت نہ آئیگی اور اے دوزخ والو یہان تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہ آئیگی جیسے کہ
صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور تمام اہل اسلام اسبات
کا اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کے اللہ کے
رسول ہین اور رسولون کے سردار ہین اور نبیون کی مہر ہین اور یہ کہ وہ تمام آدمیون اور
تمام جنون کی طرف بھیجے گئے ہین جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اور نہین بھیجا
ہمنے تمکو مگر سب لوگون کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت واسطے عالمون
کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی امامہ کی حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوسرے
نبیون پر مجھو چار باتون سے فضیلت دی ہے (اول یہ کہ) اللہ تعالی نے مجھے تمام لوگونکی طرف بھیجا

وذكر الحديث وانه صلى الله عليه وسلم اعطى من
المعجزات ما اعطى غيره من الانبياء وزيادة وقد
عدها بعض اهل العلم الف معجزة منها القرآن المنظوم
على وجه مخصوص مفارق لجميع اوزان كلام العرب
ونظمه وترتيبه وبلاغته وفصاحته على وجه جاوز
فصاحة كل فصيح وبلاغة كل بليغ وعجزت العرب ان
ياتي بمثله ولا بسورة منه كما قال الله عز وجل
فاتوا بعشر سور مثله مفتريات فلم ياتوا ثم قال
تعالى فاتوا بسورة من مثله فعجزوا عن ذلك مع زيادة
بلاغتهم وفصاحتهم على اهل زمانهم وانقطعوا
فظهر فضله عليهم فلذلك صار القرآن معجزة
له صلى الله عليه وسلم كالعصى في حق موسى عليه السلام
لان موسى بعث في زمان السحرة الحذاق في صنعتهم
فتلقفت عصى موسى عليه السلام ما سحروا به اعين
الناس وخيلوه اليهم فغلبوا هنالك وانقلبوا صاغرين
والقى السحرة ساجدين وكاحياء عيسى عليه السلام الموتى
وابرائه الاكمه والابرص لانه عليه السلام بعث في
زمن الناس فيه اطباء حذاق يوفقون الاعلال و
الاسقام التي لا تبرأ ببراعتهم في حذق الصنعة فانقادوا
اليه وامنوا به لمجاوزته في الصنعة عليهم وبراعته في المعجزة
للنبي صلى الله عليه وسلم كالعصا واحياء الموتى في حق
موسى وعيسى عليهما السلام ومن معجزاته عليه السلام
نبع الماء من بين اصابعه واطعام الزاد القليل الخلق الكثير
وكلام الذراع المسموم وقوله لا تاكل مني فاني مسموم
وانشقاق القمر وحنين الجذع وكلام البعير ومجي
الشجرة اليه وغير ذلك مما يبلغ الف معجزة على ما
ذكروا واما المرئيات النبي صلى الله عليه وسلم بمثل عصى
موسى ويده البيضاء واحياء الموتى وابراء الاكمه و
الابرص ومثل ناقة صالح والمعجزات التي كانت للانبياء

اور آخر حدیث تک اسکو بیان کیا۔ اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام
معجزے بھی دیئے گئے تھے جو آپکے سوا اور پیغمبروں کو دیئے گئے اور انکے سوا اور بھی
دیئے گئے اور بعض اہل علم نے ہزار تک شمار کیے ہیں انمین سے ایک تو قرآن مجید ہے
جو ایک خاص طریقے پر ترتیب پا گیا ہے کلام عرب کے تمام وزنوں کو جدا کرنیوالا ہے
اور اسکی نظم اور ترتیب و بلاغت اور فصاحت ایسے طریقے پر ہے کہ ہر ایک
فصیح کی فصاحت اور ہر ایک بلیغ کی بلاغت سے بڑھ گئی ہے اور عرب والے اسکی
مثل پیدا کرنے سے عاجز ہو گئے ہیں جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا کہ اسکی
مثل دس سورتیں بنائی ہوئیں لے آؤ پس وہ نہ لا سکے پھر اللہ عز وجل نے
فرمایا پس اسکی مانند ایک سورت ہی لے آو پس وہ اس سے بھی عاجز ہو گئے اور
ٹوٹ گئے باوجودیکہ انکی بلاغت اور فصاحت اپنے ہمعصروں سے زیادہ تھی پس آپ
کی بزرگی انپر ظاہر ہو گئی اور اسی واسطے قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے معجزہ ہو گیا جیسے کہ عصا حضرت موسی علیہ السلام کے حق مین معجزہ تھا کیونکہ
حضرت موسی ایسے جادوگروں کے زمانہ مین مبعوث ہوئے تھے جو اپنے کام مین بڑے
کامل تھے اور جس چیز سے انہوں نے لوگوں کی آنکھوں کی نظر بندی کی تھی اور
جو کچھ انکے خیال مین ڈالا تھا وہ سب کچھ حضرت موسی کا عصا نگل گیا پس وہ
جادوگر وہاں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر لوٹے اور ڈالے گئے سجدہ کرتے ہوئے اور
جیسے کہ مردوں کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا حضرت عیسی علیہ
السلام کا معجزہ تھا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام ایسے زمانہ مین پیغمبر ہوئے تھے
جسمین بڑے حاذق طبیب تھے جو ایسی مرضوں کو اچھا کر دیتے تھے جو ایسے شخصوں
سے بھی اچھی نہیں ہوتی تھیں جو اپنی صنعت کی مہارت مین بڑھے ہوئے تھے پس وہ
سب طبیب حضرت عیسی علیہ السلام کے فرمانبردار ہو گئے کیونکہ آپ اپنے کام مین انسے
بڑھ گئے تھے اور معجزے مین انسے فوقیت لیگئے تھے جو انہوں نے انسے لیا تھا پس قرآن
مجید کا فصیح ہونا اور اسکا عاجز کر دینا نبی صلعم کے لیے ایسا معجزہ ہے جیسے کہ عصا موسی کے
حق مین اور مردوں کو زندہ کرنا عیسے کے حق مین معجزہ تھا اور اسکے سوا مفصلہ ذیل بھی آنحضرت صلعم کے معجزے
ہین آپکی انگلیوں مین سے پانی پھوٹنا اور تھوڑا سا توشہ بہت سی خلقت کو کھلانا اور بکری کے
زہر آلودہ شانہ کا کلام کرنا اور اسکا کہنا کہ مجھے نہ کھاؤ کیونکہ مین زہر آلودہ ہوں اور چاند کا پھٹنا
اور درخت خرما کے ستون کا رونا اور اونٹ کا کلام کرنا اور آپکی طرف درخت کا چلکر آنا اور سوا انکے
اور معجزات جنکی تعداد ہزار تک ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت صلعم سے مفصلہ ذیل معجزے ظاہر نہین کیے گئے حضرت
موسی کا عصا اور انکا سفید ہاتھ اور مردوں کا زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور جیسے کہ حضرت

الأمرين احدهما لئلا يكذب لها امة فيهلكوا كما
هلكت الامم قبلهم كما قال الله تعالى وما منعنا ان
نرسل بالآيات الا ان كذب بها الاولون والثاني لو
جاء بمثل ما جاء به الاولون لقالوا له ما جئت بغريب قد
نقلت من موسى وعيسى فانت من اتباعهم لا نؤمن
لك حتى تأتينا بما لم يأت به الاولون ولهذا لم يؤت
الله سبحانه نبيا من انبيائه معجزة غيره بل خص كل
نبي بمعجزة غير معجزة من كان قبله **فصل** و
يعتقد اهل السنة ان امة محمد عليه السلام خير
الامم اجمعين وافضلهم اهل القرن الذين شاهدوه
وآمنوا به وصدقوه وبايعوه وتابعوه وقاتلوا بين
يديه وفدوه بانفسهم واموالهم وعزروه ونصروه
وافضل اهل القرن اهل الحديبية الذين بايعوه
بيعة الرضوان وهم الف واربع مائة رجل وافضلهم
اهل بدر وهم ثلث مائة وثلاثة عشر رجلا عدد
اصحاب طالوت وافضلهم الاربعون اهل دار الخيزران الذين
كملوا بعمر بن الخطاب وافضلهم العشرة الذين شهد لهم
النبي صلى الله عليه وسلم بالجنة وهم ابو بكر وعمر وعثمان
وعلي وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد و
ابو عبيدة بن الجراح وافضل هؤلاء العشرة الابرار الخلفاء
الراشدون الاربعة الاخيار وافضل الاربعة ابو بكر ثم
عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم ولهؤلاء
الاربعة الخلافة بعد النبي صلى الله عليه وسلم ثلثون
سنة ولي منها ابو بكر سنتين وشيئا وعمر عشرا وعثمان
اثنى عشر وعلي ستا ثم وليها معاوية تسع عشر سنة
وكان قبل ذلك ولاه عمر الامارة على اهل الشام عشرين
سنة وخلافة الائمة الاربعة كانت باختيار الصحابة
واتفاقهم ورضاهم ولفضل كل واحد منهم في عصره و
زمانه على من سواه من الصحابة ولم تكن بالسيف و

دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ اگر ظاہر کیے جاوین اور لوگ انکی تکذیب کرین تو یہ امت
بہی سابقہ امتون کی طرح ہلاک ہو. جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمکو نشانیان
بہیجنے سے بجز اس بات کے کسی نے نہین روکا کہ ان نشانیون کی پہلون نے تکذیب کی
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آپ وہی معجزے ظاہر کرتے جو پہلے نبیون نے ظاہر کیے تہے
تو لوگ کہتے کہ کوئی عجیب اور نادر چیز نہین لائے یا بلکہ تو موسے اور عیسے علیہما السلام سے
سیکہے ہین پس تو انکے تابعدارون مین سے ہے اسلیے ہم تجہپر اسوقت تک ایمان
نہین لانیکے جبتک تو کوئی ایسا امر ظاہر نہ کرے جو پہلے نبیون نے نکیا ہو اور اسی
مصلحت کی وجہ سے اللہ تعالے نے اپنے نبیون مین سے کسی نبی کو دوسرے نبی کا معجزہ
نہین دیا بلکہ ہر ایک نبی کو ایسے معجزے سے مخصوص کیا جو اس سے پہلے نبی کے
معجزے سے متفاوت تہا **فصل** اور اہل سنت اس بات کا بہی اعتقاد کرتے
ہین کہ محمد صلعم کی امت سب امتون سے بہتر ہے اور انمین سے بہتر اس زمانہ کے
لوگ ہین جنہون نے حضرت صلعم کو دیکہا اور آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا
اور آپ کی بیعت کی اور آپکی پیروی کی اور آپکے سامنے لڑے اور آپکے اوپر اپنی جانین
اور مال قربان کر دیے اور آپکی عزت اور مدد کی اور اس قرن والون مین سے زیادہ
ودلے افضل ہین جنہون نے آپ سے بیعت رضوان کی اور وہ ہزار اور چار سو مرد ہین
اور انسے افضل بدر والے ہین اور وہ تین سو تیرہ آدمی ہین یعنے اصحاب طالوت کے مساوی
ہین اور انمین سے افضل چالیس آدمی دار خیزران والے ہین جو حضرت عمر بن خطاب کے
ساتہ پورے ہوئے اور انمین سے افضل دس آدمی ہین جنکے لیے حضرت صلعم نے جنت
کی شہادت دی اور وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن
عوف اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ بن جراح ہین اور ان دس نیکو مین سے
افضل چارون پسندیدہ خلفاء راشدین ہین اور ان چارون مین سے افضل ابو بکر
رض ہین پہر عمر رض پہر عثمان رض پہر علی رضی اللہ تعالی عنہم ہین اور نبی صلعم کے بعد ان
چارون کو لیے تیس برس خلافت رہی تیس برس مین سے دو برس اور کچہ
زیادہ حضرت ابو بکر رض امیر رہے اور حضرت عمر رض دس برس اور حضرت عثمان
بارہ برس اور حضرت علی رض چہ برس امیر رہے پہر حضرت معاویہ انیس برس
امیر رہے اور پہلے اسکے حضرت عمر رض نے معاویہ رض کو اہل شام کی حکومت پر بیس
برس تک امیر کیا تہا اور چارون اماموں کی خلافت صحابہ رض کے پسند کرنے
اور انکے اتفاق اور رضامندی سے تہی اور اسلیے بہی کہ انمین سے ہر ایک اپنے
عصر اور زمانہ مین دوسرے اصحاب سے بزرگ تہا اور وہ خلافت تلوار اور

القهر والغلبة والاخص من هو افضل منه وانما خلافة
ابو بكر الصديق رضوان الله عليه وسلامه وبركاته
فباتفاق المهاجرين والانصار كانت وذلك لما توفي
رسول الله صلى الله عليه وسلم قامت خطباء الانصار
فقالوا منا امير ومنكم امير فقام عمر بن الخطاب فقال
يا معشر الانصار الستم تعلمون ان النبي صلى الله عليه و
سلم امر ابا بكر ان يؤم الناس قالوا بلى قال فايكم
تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا معاذ الله ان نتقدم
ابا بكر وفي لفظ قال عمر فايكم تطيب نفسه ان يزيله عن
مقام اقامه فيه رسول الله صلى الله عليه فقالوا كلهم
كلنا لا تطيب نفسنا نستغفر الله فانقاد الانصار للمهاجرين
فبايعوه باجمعهم وفيهم علي والزبير ولهذا اقول في
النقل الصحيح لما بويع ابو بكر الصديق رض قام ثلثا
يقبل على الناس يقول يا ايها الناس اقلتكم بيعتي هل
من كاره فيقوم علي رض في اوائل الناس فيقول لا نقيلك
ولا نستقيلك ابدا قدمك رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمن ذا يؤخرك وبلغنا عن الثقات ان عليا
كان اشد الصحابة قولا في امامة ابي بكر رض وروي
ان عبد الله بن الكواء دخل على علي بعد قتال الجمل
سأله هل عهد اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم في
هذا الامر شيئا فقال نظرنا في امرنا فاذا الصلوة عضد
الاسلام فرضينا لدنيانا بما رضي الله ورسوله لديننا
فولينا الامر ابا بكر وذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم
استخلف ابا بكر الصديق رض في اقامة الصلوة المفروضة
ايام مرضه فكان ياتيه بلال وقت كل صلوة فيؤذنه
بالصلوة فيقول عليه السلام مروا ابا بكر فليصل
بالناس وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتكلم في شان
ابي بكر رض في حال حيوته بما يتبين للصحابة انه احق
بالخلافة بعده وكذلك في حق عمر وعثمان وعلي كلا منهم

زبردستی اور غلبہ سے نہ تھی اور نہ اس طرح کہ کسی افضل سے چھین لی ہو لیکن حضرت ابو بکر صدیق
(اسکی انپر رضامندی اور سلام اور برکتیں ہون) کی خلافت مہاجرین و انصار کے اتفاق
سے تھی اور اسکا واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو انصار کے خطیب کھڑے ہو
اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو پس حضرت عمر بن خطاب کھڑے
ہوگئے اور کہنے لگے کہ اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی صلعم نے ابو بکر رض کو لوگون
کی امامت کرنیکا حکم دیا تھا انہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پس تم مین سے کون ہے
جو ابو بکر رض سے آگے ہونیکو پسند کرتا ہے انہون نے کہا اسکی پناہ ہے اس سے کہ ہم ابو بکر رض سے
آگے ہون اور دوسرے لفظوں مین یون ہے کہ تم مین سے کون ہے جسکا نفس اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ ابو بکر رض کو اس مقام سے ہٹا دے جسمین اسے رسول اللہ صلعم نے کھڑا کیا تھا
ان سب نے کہا کہ ہم سب کے نفس اس امر کو پسند نہین کرتے ہم اللہ کی بخشش
مانگتے ہین پس انصار بھی مہاجرین کے ساتھ متفق ہوگئے اور سب نے حضرت ابو بکر
کی بیعت کر لی اور انمین حضرت علی اور حضرت زبیر بھی تھے اور اسی لیے نقل صحیح مین
کہا گیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر رض کی بیعت کی گئی تو آپ تین دن کھڑے لوگوں کی طرف
متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ اے لوگو مین اپنی بیعت کو پھیرتا ہون کیا کوئی شخص میری
بیعت کو ناپسند کرنیوالا ہے پس حضرت علی رض لوگون سے آگے کھڑے ہوتے اور کہتے
ہم تیری بیعت نہیں پھیرتے اور نہ کبھی پھیرنا چاہتے ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے آپ کو آگے کیا تو آپ کو پیچھے کرنیوالا کون ہے اور ہمین ثقہ لوگون سے
خبر پہنچی ہے حضرت علی رض حضرت ابو بکر رض کی امامت کے بارہ مین بات چیت کرنے مین
سب صحابیون سے سخت تھے اور مروی ہے کہ عبد اللہ بن کواء جمل کی لڑائی کے بعد
حضرت علی کے پاس گئے اور آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلعم نے خلافت کی بابت آپ سے
کچھ عہد کیا تھا حضرت علی نے کہا ہم نے اپنے معاملہ مین غور کیا تو دیکھا کہ نماز اسلام
کا بازو ہے پس ہم اپنی دنیا کے لیے بھی اسی چیز پر راضی ہوگئے جسکو اللہ اور اسکے
رسول نے ہمارے دین کے لیے پسند کیا پس ہم نے امر کا ابو بکر کو امیر کیا اور یہ اسطرح ہے
کہ نبی صلعم نے اپنی بیماری کے دنون میں ابو بکر صدیق کو نماز فرض کے قائم رکھنے (یعنی امامت)
کیلیے خلیفہ کیا اور ہر نماز کے وقت بلال آنحضرت صلعم کے پاس آتا تھا اور آپکو نماز کی
خبر دیتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابو بکر کو کہو لوگون کو نماز پڑہا دے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کی حالت مین بھی حضرت ابو بکر رض کے حق مین ایسی باتیں
کرتے تھے جس سے صحابہ کے لیے ظاہر ہوتا تھا کہ آپکے بعد ابو بکر رض سب لوگون سے خلافت کے زیادہ
لائق ہین اور اسی طرح عمر اور عثمان اور علی رض کے حق مین جاری کہ ان مین سے ہر ایک

مِنْهُمْ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ فِیْ عَصْرِهٖ وَزَمَانِهٖ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوٰی ابْنُ
بَطَّةَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِیْنًا زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی
الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی
اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا تَجِدُوْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا
فَلِذٰلِكَ اَجْمَعُوْا عَلٰی خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اِمَامِنَا
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِوَایَةٌ اُخْرٰی اَنَّ خِلَافَةَ
اَبِیْ بَكْرٍ ثَبَتَتْ بِالنَّصِّ الْجَلِیِّ وَالْاِشَارَةِ وَهُوَ مَذْهَبُ
الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَجَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ وَوَجْهُ
هٰذِهِ الرِّوَایَةِ مَا رَوٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّ
وَجَلَّ اَنْ یَجْعَلَ الْخَلِیْفَةَ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَلْخَلِیْفَةُ
مِنْ بَعْدِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ
الَّذِیْ بَعْدِیْ اَبُوْ بَكْرٍ لَا یَلْبَثُ بَعْدِیْ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَنْ
مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَارِ الدُّنْیَا حَتّٰی عَهِدَ لِیْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ
یَلِیْ مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ .. بَعْدَهٗ ثُمَّ عَلِیٌّ مِنْ
بَعْدِهٖ وَاَمَّا خِلَافَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاِنَّمَا كَانَتْ بِاسْتِخْلَافِ
اَبِیْ بَكْرٍ فَانْقَادَتِ الصَّحَابَةُ اِلٰی بَیْعَتِهٖ وَسَمَّوْهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالُوْا لِاَبِیْ بَكْرٍ مَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ
غَدًا اِذَا لَقِیْتَهٗ وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَیْنَا عُمَرَ وَقَدْ عَرَفْتَ
فَظَاظَتَهٗ قَالَ اَقُوْلُ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْهِمْ خَیْرَ اَهْلِكَ وَاَمَّا
خِلَافَةُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَكَانَتْ اَیْضًا عَنِ اتِّفَاقِ
الصَّحَابَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ اَخْرَجَ اَوْلَادَهٗ عَنِ الْخِلَافَةِ
وَجَعَلَهَا شُوْرٰی بَیْنَ سِتَّةِ نَفَرٍ وَهُمْ طَلْحَةُ وَزُبَیْرُ
وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ عَوْفٍ فَاَخْرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدٌ اَنْفُسَهُمْ

اپنی عصر اور زمانہ مین خلافت کیلئے زیادہ لائق ہی اور انہین مین سے وہ روایت بہی
جو ابن بطہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہون نے کہا عرض کیا گیا یا رسول
اللہ آپکے بعد ہم کسکو امیر بناوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابو بکر رضی اللہ عنہ
کو امیر بناؤگی تو اُسے امین دنیا کو ترک کرنیوالا آخرت کی رغبت کرنیوالا پاؤگی اور اگر
تم عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤگی تو اُسے قوی امانتدار پاؤگی جو ملامت کرنیوالے کی ملامت سے
اللہ کے رستے مین نہین ڈرتا اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤگے تو اُسے ہدایت کرنیوالا
ہدایت کیا گیا پاؤگے پس اسیواسطے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سب متفق ہوئی اور ہمارے
امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل سے ایک اور روایت بہی مروی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت
نص جلی اور اشارہ سے ثابت ہوئی ہی اور حسن بصری اور اصحاب حدیث مین سے ایک
جماعت کا یہی مذہب ہے اس روایت کی دلیل وہ ہے جو ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی آپنے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف معراج ہوا تو مینے اپنے
اللہ عز وجل سے سوال کیا کہ میرے بعد علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو خلیفہ بناوے تو فرشتون
نے کہا کہ اے محمد اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے آپکے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونگے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
کی حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو میرے بعد ہے
ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے تھوڑی ہی مدت خلیفہ رہیگا اور مجاہد سے روایت ہی اُسنے کہا مجھ
سے حضرت علی بن ابی طالب نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف
نہین لے گئے یہان تک کہ آپنے مجھ سے عہد کیا کہ ابو بکر میرے بعد امیر ہوگا
پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر اُسکے بعد علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنانے سے تھی پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے انکی بیعت کی تابعداری کی
اور انکا نام امیر المؤمنین رکھا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کل جب تو اپنے رب سے ملے گا تو کیا جواب دیگا کیونکہ
آپنے ہمپر عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا اور آپ اسکی طبیعت کی سختی کو بہی جانتے ہو حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مین کہونگا (یا اللہ) مینے تیری بندون مین سے بہتر شخص کو
اُنپر خلیفہ بنایا اور حضرت عثمان کی خلافت بہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے اتفاق سے تھی
اور یہ اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو خلافت سے نکال دیا اور
اسکا۔ چھ شخصون کے درمیان شورہ مقرر کر دیا اور وہ طلحہ اور زبیر اور سعد
بن ابی وقاص اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی
اللہ عنہم تھے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور سعد نے تو
اپنے نفسون کو اس سے نکال لیا

مِنْهَا فَبَقِيَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِعَلِيٍّ
وَعُثْمَانَ أَنَا أَخْتَارُ أَحَدَكُمَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيْثَاقُهٗ
وَذِمَّتُهٗ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ إِذَا أَنَا بَايَعْتُكَ لَتَنْصَحَنَّ لِلّٰهِ
وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَتَسِيْرَنَّ بِسِيْرَةِ رَسُوْلِهٖ
وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَخَافَ عَلِيٌّ أَنْ لَا يَقْوٰى عَلٰى مَا قَوُوْا عَلَيْهِ
فَلَمْ يُجِبْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ
لِعَلِيٍّ فَأَجَابَهٗ عُثْمَانُ عَلٰى ذٰلِكَ فَمَسَحَ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهٗ
فَبَايَعَ عَلِيٌّ رض ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ أَجْمَعُ فَصَارَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ خَلِيْفَةً بَيْنَ النَّاسِ بِاتِّفَاقِ الْكُلِّ فَكَانَ إِمَامًا
حَقًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوْجَدْ فِيْهِ أَمْرٌ يُوْجِبُ الطَّعْنَ
فِيْهِ وَلَا فِسْقَهٗ وَلَا قَتْلَهٗ خِلَافَ مَا قَالَتِ الرَّوَافِضُ
تَبًّا لَهُمْ وَأَمَّا خِلَافَةُ عَلِيٍّ فَكَانَتْ عَنْ اتِّفَاقِ الْجَمَاعَةِ
وَإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ لِمَا رَوٰى أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَعُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ رض مَحْصُوْرٌ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقْتُوْلٌ السَّاعَةَ فَقَامَ عَلِيٌّ رض فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهٖ تَخَوُّفًا
عَلَيْهِ فَقَالَ خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ فَأَتٰى عَلِيٌّ الدَّارَ وَقَدْ
قُتِلَ عُثْمَانُ فَأَتٰى دَارَهٗ وَدَخَلَهَا فَأَغْلَقَ بَابَهٗ فَأَتَاهُ
النَّاسُ فَضَرَبُوْا عَلَيْهِ الْبَابَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا إِنَّ
عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيْفَةٍ وَلَا نَعْلَمُ
أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ لَا تُرِيْدُوْنِيْ
فَإِنِّيْ لَكُمْ وَزِيْرٌ خَيْرٌ مِّنْ أَمِيْرٍ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا
أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ
فَإِنَّ بَيْعَتِيْ لَا تَكُوْنُ سِرًّا وَلٰكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ
شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِيْ بَايَعَنِيْ قَالَ فَخَرَجَ رض إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ
النَّاسُ فَكَانَ إِمَامًا حَقًّا إِلٰى أَنْ قُتِلَ خِلَافَ مَا قَالَتِ
الْخَوَارِجُ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ إِمَامًا فَقَطْ تَبًّا لَهُمْ وَأَمَّا قِتَالُهٗ

اور حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور عبد اللہ بن عوف کو درمیان خلافت رہگئی
پس عبد الرحمنؓ نے کہا مین تم دونون مین سے ایک کو اللہ اور اسکے رسول اور مومنون
کے لیے پسند کرتا ہون پس انہونے حضرت علیؓ کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا اے علی تجہپر اللہ
کا عہد اور اسکا وعدہ اور ذمہ اور اُسکے رسول کا ذمہ ہے جب مین آپ کی بیعت کرونگا
تو آپ کو اللہ اور اسکے رسول اور مومنون کی خیر خواہی ضرور کرنی ہوگی اور اُسکے
رسول کے طریقہ پر اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے طریقے پر چلنا ہوگا پس حضرت علیؓ
اس امر سے ڈر گئے کہ شاید مین اسقدر قوی نہ ہون جسقدر وہ اس امر پر قوی تھے
اسلیے انہونے کچہہ جواب نہ دیا پہر عبد الرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کا ہاتہ پکڑا اور
جو کچہہ حضرت علیؓ سے کہا تہا انکو بہی وہی کہا تو حضرت عثمانؓ نے انکی اس بات
کو قبول کر لیا پس حضرت عبد الرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتہ کو پکڑا اور انکی بیعت کر لی
پہر سب لوگون نے بیعت کر لی پس حضرت عثمان بن عفانؓ سب کے اتفاق سے لوگون مین
خلیفہ ہو گئے اور وہ امام برحق تہے یہانتک کہ فوت ہو گئے اور اُنمین کوئی امر نہین پایا
گیا جو اُنمین کسی قسم کے طعن کو یا اُنکے فسق یا قتل کو واجب کرے برخلاف
اسکے جو رافضیون نے کہا انکو ہلاکی ہو اور حضرت علیؓ کی خلافت ایک جماعت کے اتفاق
سے اور اجماع صحابہ سے تہی جیسا کہ ابو عبد اللہ بن بطہ نے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا انہنے
کہا مین حضرت علی بن ابو طالب کے ساتہ تہا اور حضرت عثمان بن عفان بند
کیے گئے تہے پس حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین
اسوقت قتل کیے جاتے ہین تو حضرت علیؓ اٹہہ کہڑے ہوئے چونکہ مجہے آپکو تکلیف
پہونچنے کا خوف ہوا لہذا مینے آپ کی کمر پکڑ لی پس کہنے لگے مجہے چہوڑ دے تیری ماں نہو
محمد بن حنفیہ نے کہا کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے گہر کو آئے مگر حضرت عثمانؓ قتل
ہو چکے تہے پس اپنے گہر کو آئے اور داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا پس انکے پاس لوگ
آئے اور دروازہ توڑ دیا اور اُنکے پاس اندر گئے اور کہنے لگے کہ عثمانؓ قتل ہو چکے ہین اور
لوگون کے لیے کوئی خلیفہ ضرور ہونا چاہیے اور خلافت کے لیے ہم کسی کو تجہہ سے زیادہ
لائق نہین سمجہتے پس علیؓ نے کہا تم میرے لیے اس کا ارادہ نکرو کیونکہ مین تمہارے لیے
وزیر ہون جو امیر سے بہتر ہے انہونے کہا خدا کی قسم ہم خلافت کے لیے کسی کو تم سے زیادہ
لائق نہین سمجہتے حضرت علیؓ نے کہا اگر تم لوگ میری بات نہین مانتے تو میری بیعت
پوشیدہ نہ ہوگی لیکن مسجد مین جاتا ہون اور جو شخص میری بیعت کرنا چاہے کرے محمد بن
حنفیہ نے کہا حضرت علیؓ مسجد مین گئے تو لوگون نے انکی بیعت کی پس امام برحق تہے یہانتک کہ
قتل کیے گئے برخلاف اسکے جو خارجیون نے کہا کہ وہ ہرگز امام نہ تہے خارجیون کے لیے ہلاکی ہو اور حضرت علیؓ کی

بطلحة والزبير وعائشة ومعاوية فقد نص الإمام أحمد رحمه الله على الإمساك عن ذلك وجميع ما شجر بينهم من منازعة ومنافرة وخصومة لأن الله تعالى يزيل ذلك من بينهم يوم القيمة كما قال عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقبلين ولأن عليا كان على الحق في قتالهم لأنه كان يعتقد صحة إمامته على ما بيّنا من اتفاق أهل الحل والعقد من الصحابة على إمامته وخلافته فمن خرج عن ذلك بعد وناصبه حربا كان باغيا خارجا عن الإمام فجاز قتاله ومن قاتله من معاوية وطلحة والزبير طلبوا ثار عثمان خليفة حق المقتول ظلما والذين قتلوه كانوا في عسكر علي رض فكل ذهب إلى تأويل صحيح فأحسن أحوالنا الإمساك في ذلك وردهم إلى الله عز وجل وهو أحكم الحاكمين وخير الفاصلين والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور وأما خلافة معاوية بن سفيان فثابتة صحيحة بعد موت علي وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما نفسه عن الخلافة وتسليمها إلى معاوية لرأي رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له وهي حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبي صلى الله عليه وسلم في الحسن ابني هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين عظيمتين فوجبت إمامته بعقد الحسن له فسمي عامه عام الجماعة لارتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاوية رض لأنه لم يكن هناك منازع ثالث في الخلافة وخلافته مذكورة في قول النبي صلى الله عليه وسلم وهو ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال تدور رحى الإسلام خمسا وثلثين سنة أو ستا وثلثين أو سبعا وثلثين والمراد بالرحى في هذا الحديث القوة في الدين والخمس

طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور معاویہ سے لڑنا پس امام احمد رحمۃ اللہ نے اس واقعہ کو بیان کرنے سے اور ان تمام حالات کے بیان کرنے سے جو اُنکے درمیان جھگڑا اور ایک دوسرے سے نفرت لڑائی تھی بند رہنے پر تصریح کی ہے کیونکہ اللہ تعالی قیامت کے دن انہیں سے اس عداوت کو دور کر دیگا جیسا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا اور جو کچھ اُنکے سینوں میں کدورت تھی اُسے ہمنے نکالدیا اور وہ بھائی ہو جاوینگے تختوں پر آمنے سامنے اور اسلیئے کہ حضرت علی رض حق پر تھے جیسا کہ ہمنے اُنکی امامت اور خلافت پر صحابہ میں سے اہل حل اور عقد کا اتفاق بیان کر دیا پس جو شخص اسکے بعد اُنکی خلافت سے نکل گیا اور اُنکی لڑائی کے لیے تیار ہو گیا وہ باغی اور امام کے حکم سے نکلنے والا ہوگا اُس سے لڑنا جائز ہوگا اور جسنے حضرت علی رض سے لڑائی کی جیسے معاویہ رض اور طلحہ رض اور زبیر رض تو انہوں نے حضرت عثمان رض کا جو خلیفہ حق تھے اور ظلم سے قتل کیے گئے تھے قصاص طلب کیا اور جنہوں نے انکو قتل کیا تھا وہ حضرت علی رض کے لشکر میں تھے پس ہر ایک نے صحیح تاویل کرنے کی طرح رجوع کیا لیکن ہمارے حال کے لئے اس واقعہ کے بیان کرنے سے بند رہنا اور انکے معاملہ کو اللہ عز و جل کی طرف سپرد کرنا زیادہ اچھا ہے کیونکہ وہ سب حاکموں کا حاکم ہے اور سب فیصلہ کرنیوالوں سے اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے اور ہمارے لیے اپنے نفسوں کے عیبوں میں اور گناہوں کی ماؤں سے اپنے دلوں اور ظاہری حالات کو ہلاک کرنیوالی باتوں سے پاک کرنے میں مشغول ہونا زیادہ لائق ہے اور معاویہ بن سفیان کی خلافت پس بعد وفات حضرت علی رض ثابت اور صحیح ہے اور بعد اسکے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنے آپ کو خلافت سے علیحدہ کر دیا اور اُسے معاویہ رض کی سپرد کر دیا اور انکا یہ کام کسی خیال کی وجہ سے تھا جسکو انہوں نے مناسب سمجھا اور مصلحت عام کے لیے تھا جو انکو معلوم ہوئی اور وہ مصلحت مسلمانوں کے خونوں کو بچانا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس قول کو ثابت کرنا تھا جو آپنے حضرت حسن رض کے حق میں فرمایا تھا کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے اسکے ذریعہ سے اللہ تعالی بڑی بڑی دو جماعتوں میں صلح کریگا تو معاویہ کی امامت حضرت حسن رض کے مقرر کرنیسے واجب ہو گئی اور اس سال کا نام سال جماعت کہا گیا کیونکہ سب میں سے اختلاف جاتا رہا تھا اور سب معاویہ رض کے تابع ہو گئے تھے کیونکہ تیسرا کوئی خلافت میں جھگڑا کرنیوالا سوا انکے نہ تھا اور معاویہ رض کی خلافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ برس یا چھتیس ۳۶ برس یا سینتیس ۳۷ برس پھریگی اور چکی سے مراد اس حدیث میں قوت فی الدین ہے اور پانچ

السنین الفاضلۃ عن الثلثین فھی من جملۃ خلافۃ
معاویۃ الی تمام تسعۃ عشر سنۃ و شھور لان الثلثین
کملت بعلی کما بینا و نحسن الظن بنساء النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اجمعین و نعتقد انھن امھات المومنین
وان عائشۃ رض افضل نساء العلمین و برءھا اللہ تعالی
من قول الملحدین فیھا بما نقروہ ویتلی الی یوم الدین
وکذلک فاطمۃ بنت نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رضی
اللہ تعالی عنھا وعن بعلھا واولادھا افضل نساء
العلمین ویجب موالاتھا ومحبتھا کما یجب ذلک فی حق
ابیھا صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاطمۃ بضعۃ منی یریبنی ما یریبھا فھولاء اھل القران
ھم الذین ذکرھم اللہ فی کتابہ واثنی علیھم فھم المھاجرون
الاولون والانصار الذین صلوا الی القبلتین قال
اللہ تعالی فیھم لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح
وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد
وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی وقال جل وعلا
وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم
فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن
لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد
خوفھم امنا وقال تعالی والذین معہ اشداء علی الکفار
رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا الی قولہ یعجب الزراع
لیغیظ بھم الکفار روی جعفر بن محمد عن ابیہ قول عز و
جل محمد رسول اللہ والذین معہ فی العسر والیسر و
الغار والعریش ابوبکر اشداء علی الکفار عمر بن الخطاب
رحماء بینھم عثمان بن عفان تراھم رکعا سجدا علی بن
ابی طالب یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا طلحۃ وزبیر
حواریا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیماھم فی وجوھھم
من اثر السجود سعد وسعید عبد الرحمن بن عوف و
ابو عبیدۃ ابن الجراح ھولاء العشرۃ ذلک مثلھم

برس جو تیس سے زائد ہین پس وہ منجملہ خلافت حضرت معاویہ کے ہین جو
پورے انیس سال اور کچھ مہینون تک رہی ہین کیونکہ تیس سال تو حضرت
علی رض تک ہی پورے ہوچکے تھے جیسے کہ ہمنے بیان کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بیویوں پر ہمکو حسن ظن ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ مومنون
کی مائین ہین اور (امنین سے) عائشہ رض تمام جہان کی عورتون سے افضل ہین
اور انکو اللہ تعالی نے ملحدون کے قول سے پاک کیا جو انکے حق مین کہتے تھے اور
جسکو ہم پڑہتے ہین اور قیامت تک پڑہا جاویگا اور اسی طرح ہمارے نبی صلعم
کی بیٹی فاطمہ اللہ تعالی اُنسے اور انکے خاوند سے اور انکی اولاد سے راضی ہو وے)
سب جہان کی عورتون سے افضل ہین اور اُنسے پیار اور محبت رکھنی واجب ہے
جیسے کہ انکے باپ حضرت صلعم سے پیار اور محبت رکھنا واجب ہے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا فاطمہ رض میرا ایک ٹکڑا ہے جو بات اُسے رنج دیتی ہے مجھے بھی رنج
دیتی ہے یہ سب لوگ اہل قرآن ہین جنکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا
اور انکی تعریف کی پس وہ پہلے مہاجرین ہین اور انصار جنہون نے دو قبلون
کی طرف نماز پڑہی اللہ تعالی نے اُنکے حق مین فرمایا تم مین وہ شخص جس نے
پہلے فتح مکہ کے خرچ کیا اور لڑائی کی برابر نہین (بلکہ) وہ لوگ درجون مین بڑہکر
ہین اُن لوگون سے جنہون نے بعد مکہ فتح ہونے کے خرچ کیا اور لڑائی کی اور ہر ایک
کو اللہ نے اچھا وعدہ دیا اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا وعدہ کیا اللہ نے اُن
لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے البتہ انکو زمین مین خلیفہ کریگا
جیسا کہ اُن لوگون کو خلیفہ کیا تھا جو اُنسے پہلے تھے اور البتہ اُنکے دین کو
انکے لیے محکم کریگا جو اُنکے لیے پسند ہے اور البتہ اُنکے خوف کے بعد اُنکے لیے
امن سے بدل دیگا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اور جو لوگ پیغمبر کے ساتھ ہین کافرون پر سخت ہین
اور آپسمین رحم دل ہین تو انکو دیکھتا ہے رکوع سجدہ کرتے خدا کے اس قول تک کہ خوش
کرتا ہے کھیتی کرنیوالون کو تاکہ اُنکے سبب کافرون کو غصے مین لاوے جعفر بن محمد
نے اپنے باپ سے روایت کی خدا عز و جل کی اس قول کی تفسیر مین کہ محمد صاحب
اللہ کے رسول ہین اور جو لوگ تنگی اور فراخی اور غار اور چھپر مین ...... انکے
ساتھ ہین ابوبکر رض ہین اور کافرون پر سخت عمر فاروق ہین اور آپسمین مہربان
عفان ہین تو انکو دیکھے گا رکوع کرتے سجدہ کرتے علی بن ابی طالب ہین اللہ کا فضل
اور اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہین طلحہ اور زبیر جو حضرت صلعم کے خاص مددگار تھے اُنکے
چہرون مین سجدہ کے اثر سے نشانی ہے سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ

فی التوریٰۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فآزرہ بابی بکر فاستغلظ بعمر فاستوی علی سوقہ بعثمان یعجب الزراع بعلی بن ابی طالب لیغیظ بہم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الکفار واتفق اہل السنۃ علی وجوب الکف عما شجر بینہم والامساک عن مساویہم واظہار فضائلہم ومحاسنہم وتسلیم امرہم الی اللہ عز وجل علی ما کان وجری من اختلاف علی وطلحۃ والزبیر وعائشۃ ومعاویۃ رضی اللہ تعالی عنہم علی ما قدمنا بیانہ واعطاء کل ذی فضل فضلہ کما قال اللہ عز وجل والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف رحیم وقال تعالی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون وقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وفی لفظ وایاکم وما شجر بین اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث انس بن مالک طوبی لمن رانی ومن رای من رانی وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی روایۃ انس ان اللہ عز وجل اختارنی واختار لی اصحابی فجعلہم انصاری وجعلہم اصہاری وانہ یجیء فی آخر الزمان قوم ینتقصونہم الا فلا تواکلوہم الا فلا تشاربوہم الا فلا تناکحوہم الا فلا تصلوا معہم الا فلا تصلوا علیہم علیہم حلت اللعنۃ وروی جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ وروی ابو ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع اللہ علی اہل بدر فقال یا اہل

توریت میں ہے اور اسیطرح انجیل میں جیسے کہیتی نے اپنی سوئی نکالی مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پہر اسکو ابو بکر رضی کی مدد سے محکم کیا پہر عمر فاروق کی مدد سے موٹی ہوئی پہر عثمان رض کی مدد سے اپنی نالی پہ کہڑی ہوئی کہیتی کرنے والیکو خوش لگتی ہے یعنے علی بن ابیطالب کی مدد سے تاکہ نبی صلعم اور انکے اصحاب سے کافروں کو غصے میں لا دے اور اہل سنت کا اسپر اتفاق ہے کہ جو جہگڑا اصحاب کے درمیان واقع ہوا اُس سے باز رہنا اور اُنکے قصوروں سے زبان کو بند رکہنا اور انکی بزرگیوں اور نیکیوں کا ظاہر کرنا اور انکے کام کو خدا کی سپرد کرنا جس طور پر کہ علی اور طلحہ رض اور زبیر رض اور عائشہ رض اور معاویہ رض کے درمیان اختلاف واقع اور جاری ہوا جیسا ہمنے بیان کیا واجب ہے اور اسیطرح ہر بزرگی والے کو بزرگ جاننا جیسے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اور جو لوگ اُنسے پیچہے آئے کہتے ہیں الہی ہمکو اور ہمارے بہائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے بخشدے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کیلیے کینہ مت ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایک امت ہے جو گذر چکی اُنکا ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارا ہے جو تمنے کمایا اور تمکو اُنکے عملوں سے پوچہہ نہ ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو تو اپنی زبان کو اُنکے عیبوں سے روکو اور ایک روایت میں ہے کہ جو اختلاف میرے اصحاب کے درمیان واقع ہوا اُسمیں (دخل دینے سے) بچو سو اگر تم میں سے کوئی اُحد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ کرے تو انکی ایک مُد کے (ثواب) کو نہ پہونچے (ملکہ) اور نہ اُسکے نصف کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رض بن مالک کی حدیث میں فرمایا کہ خوشی ہو اُس شخص کے لیے جسنے مجہکو اور میرے دیکہنے والوں (اصحاب) کو دیکہا اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا مت کہو پس جو شخص انکو برا کہے اُسپر خدا کی لعنت ہے اور حضرت صلعم نے انس رض کی حدیث میں فرمایا کہ مقرر اللہ عز وجل نے مجہکو اور میرے اصحاب کو برگزیدہ کیا تو انکو میرے مددگار اور سسرال ٹہیرایا اور مقرر پچہلے زمانے میں ایک لوگ آوینگے جو انکی برائی کو گہٹاوینگے خبردار نہ اُنکے ساتہ کہانا نہ اُنکے ساتہ پینا نہ اُنسے نکاح کرنا خبردار نہ اُنکے ساتہ نماز پڑہنا اور نہ اُنکا جنازہ پڑہنا اُنپر خدا کی لعنت اتری اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے (مجہہ سے) بیعت کی اُن میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنگ بدر والے اصحاب پر خبردار ہو چکا سو اُن سے فرمایا کہ اے

بعد اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم وروي عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اصحابي مثل
النجوم فأيهم اخذتم بقوله اهتديتم وعن ابن
بريدة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
قال من مات من اصحابي بأرض جعل شفيعا لاهل
تلك الارض وقال سفيان بن عيينة من نطق في
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بكلمة فهو
صاحب هوى واهل السنة اجمعوا على السمع والطاعة
لائمة المسلمين وامرائهم والصلاة خلف كل بر منهم
وفاجر العادل منهم والجائر ومن ولوه ونصبوه و
استنابوه وان لا يقطعوا لاحد من اهل القبلة
بجنة ولا نار مطيعا كان او عاصيا رشيدا كان او غاويا
الا ان يطلع منه على بدعة ومما اجمعوا
على تنزيل المعجزات للانبياء والكرامات للاولياء
وان الغلاء والرخص من قبل الله لا من احد من
خلقه من السلاطين والملوك ولا من الكواكب كما زعمت
القدرية والمنجمون لما روى انس بن مالك ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغلاء والرخص
جندان من جنود الله اسم احدهما الرغبة والآخر
الرهبة فاذا اراد الله ان يغليه قذف الرغبة في
قلوب التجار فحبسوه واذا اراد ان يرخصه قذف الرهبة
في صدور التجار فاخرجوه من ايديهم والاولى بالعاقل
المؤمن الكيس ان يتبع ولا يبتدع ولا يتعالى ويتعمق
ويتكلف لئلا يضل عن الطريق فيهلك قال عبد الله
ابن مسعود اتبعوا ولا تبتدعوا فقد كفيتم وقال
معاذ بن جبل اياكم ومغيضات الامور وان
تقول للشيء ما هذا فقال مجاهد حين بلغه هذا
من معاذ كنا نقول للشيء ما هذا فاما الان فلا
فعلى المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما

بعد عمل جو تمہارا جی چاہے کرو سو البتہ میں نے تمکو بخش دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب تو ستاروں کی مثل ہیں
تم ان میں سے جسکی بات لوگے راہ پاؤ گے اور بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب میں سے کسی زمین میں مر جاوے
تو خدا اُسکو اُس زمین والوں کیلیے شفیع ٹھیرائیگا اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حق میں بری بات کہے وہ بدعتی ہے
اور اہل سنت کا اسپر اجماع ہے کہ مسلمانوں کے حاکموں اور انکے اہلکاروں کا
کہا ماننے اور فرمانبرداری کیجیے اور ان میں سے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھیے خواہ
نیک ہو یا بد عادل ہو یا ظالم اور جسکو والی بناویں اور قائم کریں اور نائب ٹھیراویں
اور اسپر بھی اجماع ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو نہ یقینا بہشتی کہیں نہ دوزخی
خواہ فرمانبردار ہو یا نافرمان اور راہ یاب ہو یا گمراہ یا سرکش مگر جبکہ اسکی بدعت
پر اطلاع ہو جاوے اور اسپر بھی اجماع ہے کہ نبیوں کے معجزوں اور
ولیوں کی کرامتوں کو ماننا واجب ہے اور یہ کہ گرانی اور ارزانی خدا کی
طرف سے ہے کسی مخلوق کی طرف سے نہیں نہ حاکموں اور بادشاہوں کی
طرف سے اور نہ تاروں کی طرف سے جیسے قدریہ اور نجومیوں نے کہا ہے بدلیل
اس حدیث کے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرانی اور ارزانی خدا کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں
ایک کا نام رغبت ہے دوسرے کا نام رہبت سو جب اللہ تعالی اسکا گران کرنا
چاہتا ہے تو سوداگروں کے دلوں میں اسکی رغبت ڈالتا ہے تو وہ اسکو
روک رکھتے ہیں پھر جب اللہ اسکی ارزانی چاہتا ہے تو سوداگروں کے دل میں
خوف ڈالدیتا ہے سو وہ اسکو اپنے ہاتھ سے نکال دیتے ہیں سو مومن عاقل
ہوشیار کو لائق ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور بدعت نہ نکالے اور زیادتی
کرے اور نہ مشکل باتوں میں کرید کرے اور نہ تکلف کرے تاکہ نہ گمراہ ہو جیسے پس
ہلاک ہو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنت کی پیروی کرو اور بدعت نہ نکالو
کہ البتہ یہ تمکو کافی ہے اور معاذ بن جبل نے کہا کہ مشکل باتوں سے بچتے
رہو اور کسی چیز کو یوں نہ کہیو کہ یہ کیا ہے پھر جب یہ بات معاذ رضی اللہ عنہ کی مجاہد کو
پہونچی تو انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ یہ چیز کیا ہے لیکن اب تو ہم نہ کہینگے
سو مومن پر سنت اور جماعت کی پیروی کرنا لازم ہے - پس

سنت وہ

سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِلَافَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَنْ لَّا يُكَاثِرَ اَهْلَ
الْبِدَعِ وَلَا يُدَانِيْهِمْ وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَ
بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ
اَحَبَّهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ
تَحَابُّوْا وَلَا يُجَالِسُهُمْ وَلَا يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَلَا يُهَنِّئُهُمْ فِي
الْاَعْيَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ اِذَا مَاتُوْا وَ
لَا يَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمْ اِذَا ذُكِرُوْا بَلْ يُبَايِنُهُمْ وَيُعَادِيْهِمْ فِي اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ مُعْتَقِدًا بُطْلَانَ مَذْهَبِ اَهْلِ بِدْعَةٍ
مُحْتَسِبًا بِذٰلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ وَالْاَجْرَ الْكَثِيْرَ وَ
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَظَرَ
اِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَّهٗ فِي اللّٰهِ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا
وَّاِيْمَانًا وَمَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَّهٗ فِي اللّٰهِ
اٰمَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اسْتَحْقَرَ بِصَاحِبِ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ لَّقِيَهٗ بِالْبِشْرِ اَوْ
بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَى اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهٗ
وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَحْبَطَ
اللّٰهُ عَمَلَهٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ اَنَّهٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ رَجَوْتُ
اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّغْفِرَ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُهٗ وَاِذَا رَاَيْتَ
مُبْتَدِعًا فِيْ طَرِيْقٍ فَخُذْ طَرِيْقًا اٰخَرَ وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ
سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُبْتَدِعٍ
لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَرْجِعَ وَقَدْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبْتَدِعَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ

طریقہ ہے جو حضرتؐ نے جاری کیا اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جسپر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے چارون اماموں خلفا راشدین مہدیین رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین کی خلافت مین اجماع کیا اور نہ اہل بدعت سے زیادہ مجلس کرے اور
نہ انکے پاس جاوے اور نہ انکو سلام کرے اسواسطے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ
اللہ نے فرمایا کہ جس نے بدعتی کو سلام کیا تو البتہ اُسنے اسکو دوست رکھا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی دلیل سے کہ آپس مین سلام پھیلاؤ کہ تمہارے
درمیان محبت ہو جاے اور نہ اُنکے پاس بیٹھے اور نہ اُنکے نزدیک ہووے اور نہ
عیدون اور خوشی کے وقتون مین انکو مبارکباد کہے اور جب وہ مر جاوین تو
انکا جنازہ نہ پڑھے اور جب انکا ذکر ہو تو انکو رحمت نہ بھیجے بلکہ اللہ کے واسطے اُن
سے دور رہے اور دشمنی کرے اس حال مین کہ بدعتیون کے مذہب کو باطل جانتا ہو اُس
بہت ثواب اور زیادہ اجر کی امید رکھتا ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدعتی کو اللہ کے واسطے دشمنی سے دیکھے تو خدا اُسکے دل
کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے اور جو اللہ کے واسطے بدعتی کو غصے سے جھڑکے خدا اسکو
قیامت کے دن امن مین رکھیگا اور جو شخص بدعتی کو حقیر جانے خدا تعالی بہشت
مین اسکا سو درجہ بلند کریگا اور جو شخص اُسکو بشارت یا خوشی سے ملے تو البتہ
اُسنے ہلکا جانا اُسچیز کو جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی اور ابو المغیرہ
سے روایت ہے اُسنے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بدعتی جب تک اپنی بدعت کو نہ چھوڑے خدا اُسکا کوئی
عمل قبول نہین کرتا اور فضیل بن عیاض رحہ نے کہا کہ جو شخص بدعتی کو
دوست رکھے خدا اُسکے عمل کو باطل کر دیتا ہے اور اُسکے دل سے ایمان
کا نور نکال ڈالتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی مرد کی یہ بات معلوم کرتا ہے
کہ وہ بدعتی سے دشمنی رکھتا ہے تو مین اللہ تعالی سے امیدوار ہون کہ اسکے
گناہون کو بخش دے اگرچہ اُسکا نیک عمل کم ہو اور جب تو کسی بدعتی کو راہ
مین دیکھے تو (وہ راہ چھوڑکر) اور راہ لے اور فضیل بن عیاض نے
کہا مین نے سفیان بن عیینہ رحہ سے سنا کہتا تھا کہ جو شخص بدعتی کے
جنازے کے ساتھ جاوے وہ ہمیشہ خدا کے غصے مین رہتا ہے یہانتک
تک اور البتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدعتی پر لعنت کی ہے سو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ
دے تو اُسپر اللہ اور فرشتوں

والناس اجمعين لا يقبل الله منه الصرف والعدل يعني بالصرف الفريضة وبالعدل النافلة وعن ابي ايوب السجستاني انه قال اذا حدثت الرجل بالسنة فقال دعنا من هذا وحدثنا بما في القرآن فاعلم انه ضال **فصل** فاعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها فعلامات اهل البدعة الوقيعة في اهل الاثر وعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر بالحشوية ويريدون ابطال الآثار وعلامة القدرية تسميتهم اهل الاثر مجبرة وعلامة الجهمية تسميتهم اهل السنة مشبهة وعلامة الرافضة تسميتهم اهل الاثر ناصبية وكل ذلك عصبة وغياظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث ولا يلتصق بهم ما لقبهم به اهل البدع كما لم يلتصق بالنبي صلى الله عليه وسلم تسمية كفار مكة ساحرا وشاعرا ومجنونا ومفتونا وكاهنا ولم يكن اسمه عند الله وعند ملئكته وعند انسه وجنه وسائر خلقه الا رسولا نبيا بريا من العاهات كلها قال الله تعالى انظر كيف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا يستطيعون سبيلا هذا آخر ما الفنا في باب معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب اهل السنة والجماعة على الاختصار والقدرة ثم نردف هذه الجملة بفصلين آخرين لا يسع العاقل المؤمن جهلهما اذا اراد سلوك المحجة احد الفصلين فيما لا يجوز اطلاقه على الباري من الصفات واخلاق العباد والنقائص وما يجوز من ذلك والفصل الثاني في بيان مقالة الفرق الضالة من طريق الهدى الداحضة الحجة في يوم الدين والمحاسبة اما الفصل الاول فيما لا يجوز اطلاقه على الباري عز وجل من الصفات مع تسهيل اضافته اليه من الاخلاق وما يجوز من ذلك لا يجوز ان يوصف الباري تعالى بالجهل

اور سب لوگون کی لعنت ہے اللہ اُس سے نہ صرف قبول کریگا اور نہ عدل کو مراد صرف سے فرض عبادت ہے اور عدل سے نفل - اور ابو ایوب سجستانی سے روایت ہے کہ جب تو کسی مرد سے حدیث بیان کرے اور وہ کہے کہ ہمکو اس سے چھوڑ اور جو قرآن مین ہے وہ ہم سے بیان کر تو جان لے کہ وہ بے شک گمراہ ہے **فصل** اور جان لے کہ تحقیق بدعتیون کی کئی نشانیان ہین جن سے پہچانے جاتے ہین سو بدعتیون کی نشانی اہل حدیث کی غیبت کرنا ہے اور زندیقون (جیسے مرتد) کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کا نام مجبرہ رکھتے ہین - اور فرقہ جہمیہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کا نام مشبہ رکھتے ہین - اور رافضیون کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو ناصبیہ کہتے ہین اور یہ سب اہل سنت کے لیے تعصب اور غصہ ہے اور ایک نام کے سوائے انکا کوئی نام نہین اور وہ نام اہل حدیث ہے اور جو بدعتیون نے اُن کو لقب دیا ہے اُس سے اُن کو کچھہ لگاؤ نہین جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساحر اور شاعر اور مجنون اور مفتون اور کاہن کے نام سے جو کفار مکہ نے رکھا تھا لگاؤ نہین - اور حالانکہ خدا کے نزدیک اور اُس کے فرشتون اور آدمیون اور جنون اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ کا نام صرف رسول نبی تھا سب عیبون سے پاک اللہ تعالے نے فرمایا کہ دیکھہ اُنہون نے تیرا کیا کیا نام رکھا پس گمراہ ہوگئے راہ نہین پا سکتے یہ اخیر اُس چیز کا ہے جو ہمنے اہل سنت والجماعۃ کے مذہب پر خدا کی پہچان اور اعتقاد کے باب مین قدرت کے موافق مختصر تالیف کیا پھر ہم اس جملے کے پیچھے اور دو فصلین لاتے ہین جن کا جاننا مومن عاقل کو ضرور ہے جب دلیل کی راہ چلنا چاہے - پہلی فصل صفتون اور بندون کی عادتون اور عیبون کے بیان مین جن کا خدای تعالے پر جائز نہین ہے اور جن کا بولنا خدا کے حق مین جائز ہے اور دوسری فصل اُن فرقون کے قول کے بیان مین جو ہدایت کی راہ سے گمراہ ہین اور جن کی حجت جزا اور حساب کے دن باطل ہے پہلی فصل اُن صفتون اور عادتون کے بیان مین جن کا بولنا اللہ تعالے پر جائز نہین ہے اور اُن کا خدا کی طرف نسبت کرنا محال ہے اور جن کا بولنا خدا کے حق مین جائز ہے کسی نادانی اور

الشك والظن وغلبة الظن والسهو والنسيان في السنة والنوم والقلبة والغفلة والعجز والموت والخرس والصمم والعمى في الشهوة والنفور والميل والحرد والغيظ والحزن والتأسف والكمد والحسرة والتلهف والألم واللذة والنفع والمضرة والتمني والعزم والكذب ولا يجوز أن يسمى إيمانا خلاف ما قالت السالمية وتعلقهم بقوله عز وجل ومن يكفر بالإيمان فقد حبط عمله محمول على أنه من يكفر بوجوب الإيمان كان كمن كفر بالرسول فيما جاء به صلى الله عليه وسلم من الله عز وجل من الأوامر والنواهي ولا يجوز أن يوصف عز وجل بأنه مطيع ولا مُحبِل لنساء العالم ولا يجوز عليه الحدود والنهاية ولا القبل ولا البعد ولا تحت ولا قدام ولا خلف ولا كيف لأن جميع ذلك ما ورد به الشرع إلا ما ذكرنا من أنه على العرش استوى على ما ورد به القرآن والأخبار بل هو عز وجل خالق لجميع الجهات ولا يجوز عليه الكيفية واختلف في جواز تسميته بالشخص فمن جوز ذلك فلقول النبي صلى الله عليه وسلم في حديث المغيرة بن شعبة لا شخص أغير من الله ولا شخص أحب إليه المعاذير من الله ومن منع ذلك فلأن لفظ الخبر ليس بصريح في الشخص لاحتمال أن يكون معناه لا أحد أغير من الله وقد ورد في بعض ألفاظ لا أحد أغير من الله ولا يجوز أن يسمى فاضلا وعتيقا وفقيها ولا فهيما ولا فطنا ولا محققا وعاقلا وموقرا ولا طبيبا وقيل يجوز ولا عاديا لأن ذلك منسوب إلى زمن عاد وهو محدث ولا مطيقا لأنه خالق كل طاقة وهي متناهية ولا محفوظا لأنه هو الحافظ ولا يجوز وصفه بالمباشرة ولا يجوز وصفه بأنه مكتسب لأن ذلك محدث بقدرة محدثة والله تعالى عن ذلك ولا يجوز عليه العدم وهو قديم

شک اور ظن اور غالب گمان اور بھول چوک اور اونگھ اور نیند اور بیماری اور غفلت اور عاجزی اور موت اور گونگے پن اور بہرے پن اور اندھے پن اور شہوت نفرت اور رغبت اور غصہ اور کڑاپن اور غم اور افسوس اور دلگیری اور پشیمانی اور رنج اور دکھ اور لذت اور نفع اور ضرر اور آرزو اور قصد اور جھوٹ سے خدا کی صفت کرنا جائز نہیں ہے اور خدا کا نام ایمان کہنا بھی جائز نہیں ہے اور فرقہ سالمیہ کا قول اسکے برخلاف ہے انہوں نے خدا عز وجل کے اس قول سے دلیل پکڑی ہے اور جو شخص ایمان سے کافر ہو تو اسکا کیا اکارت ہوا سو مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے ایمان کے واجب ہونے سے انکار کیا گویا اس نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جو آپ خدا کی طرف سے امر اور نہی لائے اسکا انکار کیا اور خدا کو فرمانبردار کہنا بھی جائز نہیں ہے اور نہ یہ کہنا کہ وہ جہان کی عورتوں کو حاملہ کرنے والا ہے اور نہ اسکی کوئی حد اور نہایت ٹھیرانا جائز ہے اور نہ قبل اور نہ بعد اور نہ پستی اور نہ آگا نہ پیچھا اور نہ یہ کہ وہ کسطرح ہے اسلیئے ان سب باتوں میں شرع وارد نہیں ہوئی سوای اسکے جو ہمنے ذکر کیا کہ وہ عرش پہ قرار گیر ہے جس طور پر کہ قرآن اور حدیثوں میں وارد ہوا بلکہ اللہ عز وجل تمام جہتوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اسکو کتنا کہنا بھی جائز نہیں ہے اور اسمیں اختلاف ہے کہ خدا کو شخص کہنا جائز ہے یا نہیں سو جو شخص اسکو جائز کہتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی دلیل سے جو مغیرہ بن شعبہ رض کی حدیث میں ہے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت دار نہیں اور خدا سے زیادہ کسی کو عذر پیارا نہیں اور جس نے اس سے منع کیا ہے تو اس وجہ سے کہ حدیث کا لفظ شخص میں صریح نہیں ہے اسواسطے احتمال ہے کہ اسکے معنی یہ ہوں کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور بعضی روایتوں میں صریح آیا ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور خدا کو فاضل اور عتیق اور فقیہ اور فہیم کہنا بھی جائز نہیں اور نہ اسکو دانا اور محقق اور عاقل اور عزت دینے والا اور نہ طبیب کہنا جائز ہے اور بعض نے کہا کہ جائز ہے اور نہ اسکو عادی کہنا جائز ہے اسواسطے کہ عاد کے زمانے کی طرف منسوب ہے عاد کا زمانہ نیا پیدا کیا گیا ہے اور نہ اسکو طاقتور کہنا جائز ہے اسواسطے کہ وہی طاقت کا پیدا کرنیوالا ہے اور طاقتوں کی ایک نہایت ہے اور خدا کو محفوظ کہنا بھی جائز نہیں ہے اسلیے کہ وہ خود نگہبان ہے اور مباشرت سے بھی اسکی تعریف کرنا جائز نہیں ہے اور کسب سے بھی اسکی صفت کرنا جائز نہیں کہ وہ کسب کرنے والا ہے اسواسطے کہ کسب نئی قدرت سے پیدا ہوا ہے اور اللہ اس سے بلند ہے اور

لا بقدمٍ ولا اوّل لوجوده خلاف ما قال ابن كلاب من
انّه قديم بقدمٍ وهو باقٍ لا يفنى وهو عزّ وجلّ عالم
بمعلوماتٍ غير متناهية وقادر بمقدوراتٍ غير متناهية
خلافاً لما ادّعت المعتزلة من انّ كلّ ذلك متناهٍ و
امّا الصّفات التي يجوز وصفه عزّ وجلّ بها [illegible]
والضحك والغضب والسخط والرضاء وقد قدّمنا ذلك
في اوّل الباب ويجوز وصفه بانّه موجود لقوله ووجد
الله عنده ويجوز وصفه بانّه شيء لقوله تعالى قل
ايّ شيءٍ اكبر شهادة قل الله ويجوز ان يوصف
بانّه نفس وذات وعين من غير تشبيه بجارحة
الانسان على ما تقدّم بيانه ويجوز وصفه بانّه
كائن من غير حدّ لقوله عزّ وجلّ وكان الله بكلّ
شيءٍ عليماً وكان الله بكلّ شيءٍ رقيباً ويجوز وصفه
بانّه قديم وباقٍ وبانّه مستطيع لانّ معنى
الاستطاعة القدرة وهو موصوف بالقدرة ويجوز
وصفه بانّه عارف ومتين وواثق ودارٍ لانّ جميع
ذلك راجع الى المعنى لعالم ولم يرد الشرع بمنع ذلك
ولا اللغة بل قال الشاعر اللّهمّ لا ادري وانت
الداري ويجوز وصفه بانّه داعٍ ويرجع الى معنى العالم
ويجوز وصفه بانّه مطّلع على خلقه وعباده بمعنى
عالم بهم وكذلك واجد بمعنى عالم ويجوز وصفه بانّه
جميل ومجمل العفو في الصنع الى الخلقة ويجوز وصفه
بانّه ديّان على معنى انّه مجازٍ لعباده على افعالهم
الدّين الحساب كما تدين تدان مالك يوم الدين
اي يوم الحساب وعلى معنى الشارع لعباده عبادة
وشريعة دعاهم اليها وفرض ذلك عليهم ثمّ هو
مجازيهم على ما فعلوا فيها ويجوز وصفه بانّه مقدّر
على معنى التقدير انّا كلّ شيءٍ خلقناه بقدرٍ والّذي
قدّر فهدى وعلى معنى الخبر قال الّا امرأته قدّرنا

نہ صفت قدیم سے جو ذات پر زائد ہے اور اسکو وجود کی کوئی ابتدا نہیں ابن کلاب نے
اسکے برخلاف کہا کہ وہ قدیم ہے قدیم کی صفت سے اور وہ باقی ہے کبھی فانی نہیں ہوگا
اور اللہ عزّ وجلّ کے معلومات کی کوئی انتہا نہیں اور اسکے مقدورات کی بھی کوئی
انتہا نہیں معتزلہ نے اسکے برخلاف دعوی کیا ہے کہ ان سب باتوں کی ایک انتہا
ہے لیکن جن صفتوں سے خدا کی صفت کرنا جائز ہے وہ تعجب اور ہنسنا اور غصہ اور
غضب اور راضی ہونا ہے اور یہ اسکو باب کے ابتدا میں پہلے بیان کر دیا ہے اور خدا کو
موجود کہنا بھی جائز ہے خدا کے اس قول کی دلیل سے اور اُسنے خدا کو اپنے پاس
موجود پایا اور خدا کو شے کہنا بھی جائز ہے اس آیت کی دلیل سے تو کہہ کہ کونسی
چیز زیادہ گواہی کے لائق ہے تو کہہ اللہ تعالی کو نفس کہنا بھی جائز ہے اور
ذات اور عین بھی بدون تشبیہ دینے کے آدمی کے کسی عضو سے جیسا کہ اُسکا بیان
پہلے گذر چکا ہے اور اس سے بھی خدا کی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ ہونیوالا ہے
بغیر کسی حد معین کے اللہ عزّ وجلّ کے اس قول کی دلیل سے اور اللہ ہر چیز جاننے والا
اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اور اللہ کو قدیم کہنا بھی جائز ہے اور باقی بھی اور
اسکو استطاعت والا کہنا بھی جائز ہے اسواسطے کہ استطاعت کے معنے قدرت کے
ہیں اور وہ قدرت سے موصوف ہے اور اسکو عارف اور متین اور واثق اور دار کہنا
بھی جائز ہے اس واسطے کہ ان سب لفظوں کے معنے ہیں جاننے والا اور شرع میں
اسکی ممانعت وارد نہیں ہوئی اور نہ لغت میں بلکہ شاعر نے کہا کہ الٰہی میں نہیں
جانتا اور تو جانتا ہے اور اسکو داعی کہنا بھی جائز ہے اس واسطے کہ اسکے معنی بھی
عالم کے ہیں یعنی جاننے والا اور اس سے بھی اُسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ اپنی
مخلوق اور بندوں پر مطلع ہے ان معنوں سے کہ وہ انکو جانتا ہے اور اسیطرح واجد
کے معنے بھی عالم ہیں اور اسکو جمیل اور مجمل کہنا بھی جائز ہے یعنی مہربانی
اپنی مخلوق کے ساتھ احسان کرنے میں اور اسکو دیّان کہنا بھی جائز ہے
ان معنوں سے کہ وہ اپنے بندوں کو اُنکے کاموں کا بدلا دینے والا ہے اور
دین کے معنے حساب کے ہیں جیسا کریگا بدلہ پاویگا مالک ہے دین کے دن
کا یعنے حساب کے دن کا یا ان معنوں سے کہ اُسنے اپنے بندوں کے لیے عبادت اور
شریعت پیدا کی جسکی طرف انکو بلایا اور جو اُنپر فرض کی ہے جو انہوں نے
اُسمیں کیا اسکا انکو بدلہ دیگا اور اللہ کو مقدر کہنا بھی جائز ہے تقدیر کے معنوں
سے اسنے فرمایا کہ ہمنے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا جسنے اندازہ معین کیا اور راہ دکھلائی
اور خبر کے معنوں سے بھی خدا نے فرمایا مگر اسکی عورت کہ ہم نے مقدر کیا

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ اَیْ اَخْبَرْنَا لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَنَّ امْرَاَتَهٗ مِنَ الْبَاقِيْنَ فِي الْعَذَابِ مِنْ دُوْنِ اَهْلِهٖ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ الظَّنُّ وَالشَّكُّ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ نَاظِرٌ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ رَاءٍ مُدْرِكٌ لِلْاَشْيَاءِ لَا عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ مُتَرَدِّدٌ وَمُفَكِّرٌ تَعَالٰى عَنْ ذٰلِكَ وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ شَفِيْقٌ عَلٰى مَعْنَى الرَّحْمَةِ بِخَلْقِهٖ وَالرَّاْفَةِ لَا عَلٰى مَعْنَى الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ وَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ رَفِيْقٌ عَلٰى مَعْنَى الرَّحْمَةِ وَالتَّعَطُّفِ بِخَلْقِهٖ لَا عَلٰى مَعْنَى التَّثَبُّتِ فِي الْاُمُوْرِ وَالْاِجْمَالِ فِيْ صَلَاحِهَا وَالسَّلَامَةِ مِنْ عَوَاقِبِهَا وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ سَخِيٌّ كَمَا يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ كَرِيْمٌ وَجَوَادٌ لِاَنَّ مَعْنَى الْكُلِّ التَّفَضُّلُ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْخَلْقِ وَلَا يُقْصَدُ بِذٰلِكَ الرَّخَاوَةُ وَاللِّيْنُ عَلٰى مَا هُوَ فِي اللُّغَةِ مُسْتَعْمَلٌ اَرْضٌ سَخِيَّةٌ وَقِرْطَاسٌ سَخِيٌّ اِذَا كَانَا لَيِّنَيْنِ وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ اٰمِرٌ وَنَاهٍ وَمُبِيْحٌ وَحَاظِرٌ وَمُحَلِّلٌ وَمُحَرِّمٌ وَفَارِضٌ وَمُلْزِمٌ وَمُوْجِبٌ وَنَادِبٌ وَمُرْشِدٌ وَقَاضٍ وَحَاكِمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ وَاعِدٌ وَمُتَوَاعِدٌ وَمُخَوِّفٌ وَمُحَذِّرٌ وَذَامٌّ وَمَادِحٌ وَمُخَاطِبٌ وَمُتَكَلِّمٌ وَقَائِلٌ كُلُّ ذٰلِكَ رَاجِعٌ اِلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ مَوْصُوْفٌ بِالْكَلَامِ وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ مُعْدِمٌ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ لَمْ يُوْجِدْ وَلَمْ يَفْعَلْ وَعَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ مُعْدِمٌ لِمَا اَوْجَدَهٗ بَعْدَ اِيْجَادِهٖ بِقَطْعِ الْبَقَاءِ عَنْهُ فَيَنْعَدِمُ بِذٰلِكَ وَيَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ فَاعِلٌ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ مُخْتَرِعٌ لِذَاتِ مَا فَعَلَهٗ وَخَالِقٌ لَهٗ وَجَاعِلٌ بِقُدْرَتِهٖ فَاسْتَحَقَّ لِذٰلِكَ هٰذَا الْوَصْفَ لَا عَلٰى مَعْنَى الْمُبَاشَرَةِ لِلْاَشْيَاءِ لِاَنَّ حَقِيْقَةَ ذٰلِكَ تَلَاقِي الْاَجْسَامِ وَتَمَاسُّهَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى مُتَعَالٍ عَنْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِاَنَّهٗ جَاعِلٌ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ فَاعِلٌ وَفِعْلُهٗ مَفْعُوْلٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ

کہ پیچھے رہنے والوں ہی یعنے ہم نے لوط علیہ السلام کو خبر کر دی کہ اسکی عورت عذاب مین باقی رہنے والون مین سی ہے بدون اسکے اور گہر والون کے اور اسکے معنے شک اور ظن کے کرنا جائز نہین ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہے اور اسکو ناظر کہنا بہی جائز ہی ان معنون سی کہ وہ چیزون کو دیکہنے والا اور پانیوالا ہی نہ ان معنون سی کہ وہ متردد اور فکرمند ہی اللہ اس سے بلند ہی اور اسکو شفیق کہنا بہی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ اپنی مخلوق کے ساتہ رحمت اور نرمی کرتا ہے نہ خوف اور غم کے معنون سے اور اسیطرح اسکو رفیق کہنا بہی جائز ہے ان معنون سی کہ وہ اپنی مخلوق پر رحمت اور مہربانی کرتا ہی نہ ان معنون سی کہ وہ کامون مین ثابت رہتا ہے اور انکی درستی مین کوشش کرتا ہے اور انکے انجام سے سلامتی مین اور اسکو سخی کہنا بہی جائز ہے جیسے اسکو کریم اور جواد کہنا جائز ہے اس واسطے کہ ان سب لفظون کے معنے ایک ہی ہین یعنے اپنی مخلوق پر فضل اور احسان کرنیوالا ہے سستی اور نرمی اس سے مقصود نہین جیسا کہ لغت مین مستعمل ہے کہتے ہین کہ زمین سخی ہے اور کاغذ سخی ہی جبکہ دونون نرم ہون اور ان لفظون سے بہی اسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ حکم کرنیوالا اور منع کرنیوالا اور مباح کرنے والا اور روکنے والا اور حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا فرض کرنیوالا اور واجب کرنیوالا اور مستحب ٹہیرانے والا اور راہ دکہانیوالا اور قاضی اور حاکم ہے جیسا ہمنے ذکر کیا اور اسیطرح اللہ کے حق مین یہ کہنا بہی جائز ہے کہ وہ وعدہ کرنیوالا اور عذاب کا وعدہ دینے والا اور ڈرانیوالا اور مذمت کرنیوالا اور مدح کرنیوالا اور خطاب کرنیوالا اور کلام کرنیوالا اور کہنے والا ہی ان سبکے معنے یہی ہین کہ وہ کلام کرنیسے موصوف ہے اور اسکی صفت یون کرنا بہی جائز ہے کہ وہ نابود کرنیوالا ہی ان معنون سے کہ نہ اُسنے پیدا کیا اور نہ کیا اور ان معنون سی کہ وہ اپنی پیدا کی چیز کو پیدا کرنے کے بعد نیست و نابود کر سکتا ہی اور اسکی زندگی قطع کر سکتا ہی سو وہ نیست و نابود ہو جاتی ہی اور اسکو فاعل کہنا بہی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ اپنی پیدا کی چیز کا ایجاد اور پیدا کرنیوالا اور اپنی قدرت سے بنانیوالا ہے سو وہ اس سبب سے اس وصف کا مستحق ہی نہ ان معنون سی کہ وہ چیزون کو خود ہاتہ سے بناتا ہی اس واسطے کہ اسکی حقیقت جسمون کا باہم ملنا اور چہونا ہی اور اللہ سبحانہ تعالی اس سے بلند ہی اور اسی طرح اسکو جاعل کہنا بہی جائز ہے ان معنون سے کہ وہ کرنیوالا ہی اور اسکا فعل مفعول ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیان بنایا اور جائز ہے

الجعل بمعنى الحكم قال عز وجل جعلناه قرآنا عربيا و
يجوز وصفه بانه تارك في الحقيقة كما وصف بانه فاعل
على معنى انه فاعل مثبت فعله والآخر بدلا من الاول
بقدرته العامة الشاملة لا على معنى كف النفس و
منعها عما ابتغوا الى فعله ويجوز وصفه بانه يوجد على
معنى انه يخلق وكذلك يجوز وصفه بانه مكون على
على معنى انه موجد ويجوز وصفه بانه مثبت على
معنى انه يوجد في الشيء البقاء والثبات كما قال الله
عز وجل يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب و
يجوز وصفه بانه عامل وصانع بمعنى خالق ويجوز
وصفه بانه مصيب على معنى ان افعاله واقعة على
ما قصده واراده من غير تفاوت وتزايد وتناقص لانه
تعالى عالم بها وبحقائقها وكيفياتها لا على معنى ان ذلك
موافق لامر امره بفعلها تعالى عن ذلك ويجوز اطلاق
هذه الصفة على عبد من عبيده فيقال انه مصيب
بمعنى انه مطيع لربه متبع لامره منتهي لنهيه كذلك
اذا كان مطيعا لمن هو فوقه ورئيسه ويجوز وصف افعاله
عز وجل بانه صواب على معنى انها حق وثابت ويجوز
وصفه بانه مثيب ومنعم على معنى انه يفعل الثواب
منعما معظما فكذلك يجوز وصفه بانه معاقب ومجاز
على معنى انه يهين العاصي ويوله على معصيته ويجوز
وصفه بانه قديم الاحسان على معنى انه موصوف
بالخلق والرزق في القدم قال عز وجل ان الذين
سبقت لهم منا الحسنى ويجوز وصفه بانه دليل و
قد نص الامام احمد رحمه الله في حق رجل قال له زودني
دعوة وقال اريد الخروج الى طرسوس فقال له قل يا
دليل الحائرين دلني على طريق الصادقين واجعلني
من عبادك الصالحين ويجوز وصفه بانه طبيب لما
روي عن ابي رمثة التيمي انه قال كنت مع ابي

الجعل بمعنے حکم ہو الله تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے اسکو قرآن عربی ٹھیرایا اور اسکی
صفت کرنا یون بھی جائز ہے کہ وہ حقیقت تارک ہے جیسے اسکو فاعل کہنا جائز ہے ان معنون
سے کہ وہ اپنی عام اور شامل قدرت سے اپنے پہلے قول کی ضد کرسکتا ہے نہ ان معنو سے کہ جس چیز
کے پیدا کرنیکی ضرورت ہو اس سے اپنے نفس کو روکتا ہے اور اسکے حق مین یہ کہنا
بھی جائز ہے کہ وہ موجد ہے ان معنون سے کہ وہ پیدا کرتا ہے اور اسکو مکون کہنا بھی جائز
ہے ان معنون سے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اسکے لیے یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ ثابت
کرنیوالا ہے ان معنون سے کہ وہ چیزون مین زندگی اور ثابتی کو پیدا کرتا ہے جیسا الله عز وجل نے
فرمایا کہ الله ایمانداروں کو مضبوط بات سے ثابت رکھتا ہے اور الله عز وجل نے
فرمایا کہ الله جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسکے پاس
مان کتاب کی ہے اور اسکو عامل اور صانع کہنا بھی جائز ہے ان معنون سے کہ
وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اسکو مصیب کہنا بھی جائز ہے ان معنون سے کہ اسکے
افعال اسکے قصد اور ارادہ کے موافق ہیں ان مین کچھ فرق اور کمی بیشی نہین
ہوتی اس واسطے کہ الله تعالیٰ انکی حقیقتون اور کیفیتون کو جانتا ہے نہ ان معنون
سے کہ وہ امر کرنیوالے امر کے موافق ہے جسکو انکے فعل کا حکم ہے اور اس نے
ہے اور اس صفت کا اطلاق اسکے بندون مین سے کسی بندہ پر بھی جائز ہے اسکو کہا
جاتا ہے کہ وہ مصیب ہے ان معنون سے کہ وہ اپنے رب کا فرمانبردار ہے اسکے حکم کا تابعدار
ہے اسکے منع کی چیز سے باز رہنے والا ہے اور اسیطرح جب کوئی اپنے سے اونچے اور
رئیس کا فرمانبردار ہو تو اسکو بھی اسیطرح کہنا جائز ہے اور الله عز وجل کے افعال کو
ثواب کہنا جائز ہے ان معنون سے کہ وہ حق اور ثابت ہے اور الله کے حق مین یہ کہنا
بھی جائز ہے کہ وہ ثواب اور نعمت دینے والا ہے ان معنون سے کہ وہ ثواب یافتہ شخص کو
نعمت دیتا ہے اور بالتعظیم کرتا ہے اور اسیطرح الله تعالیٰ کے حق مین یہ کہنا بھی جائز
ہے کہ وہ سزا اور جزا دینے والا ہے ان معنون سے کہ وہ گنہگارون کو گناہ پر ذلیل کرتا ہے اور
دکھ دیتا ہے اور اسکے حق مین یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ ہمیشہ احسان کرنیوالا ہے ان
معنون سے کہ وہ ہمیشہ پیدا کرنے اور روزی دینے کے ساتھ موصوف ہے الله عز وجل نے
فرمایا کہ جنکے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی گذر چکی اور اسکو دلیل کہنا بھی جائز ہے یعنے
راہ بتانیوالا ایک شخص نے امام احمد سے کہا کہ مجھکو راہ کرلیے کوئی دعا بتلایے کہ میرا قصد
طرسوس کیطرف سفر کا ارادہ کہتا ہون تو امام احمد نے اسکے حق مین اسکی تقریر کی
سو اس سے فرمایا کہ کہا ہے حیران لوگون کے راہ بتلانیوالے مجھکو سچون کی راہ بتلا اور مجھکو
اپنے نیک بندون سے ٹھیرا اور اسکو طبیب کہنا بھی جائز ہے بدلیل اس حدیث کے جو ابو رمثہ تیمی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عَلَى كَتِفِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي طَبِيبٌ أَفَأُطِبُّهَا لَكَ قَالَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا وَرُوِيَ عَنْ أَبِي السَّفَرِ أَنَّهُ قَالَ
مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ فَعَادَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالُوا لَهُ أَلَا نَدْعُو لَكَ
الطَّبِيبَ فَقَالَ فَقَدْ رَآنِي قَالَ فَأَيَّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ
فَقَالَ قَالَ لِي إِنِّي فَعَّالٌ لِمَا أُرِيدُ وَكَذَلِكَ يُرْوَى أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ
مَرِضَ فَعَادُوهُ فَقَالُوا لَهُ أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَكِي قَالَ ذُنُوبِي
فَقَالُوا أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِي فَقَالَ الْجَنَّةَ فَقَالُوا لَهُ أَلَا نَدْعُو
لَكَ الطَّبِيبَ فَقَالَ هُوَ أَمْرَضَنِي فَإِذَا ثَبَتَ هَذَا عَلَى مَا
ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْفَصْلِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا يَجُوزُ أَنْ يُدْعَى بِمَا يُسَمَّى
بِهِ مِنَ الْأَسْمَاءِ الَّتِي يَجُوزُ وَصْفُهُ بِهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا تِسْعَةً
وَتِسْعِينَ اسْمًا فِيمَا تَقَدَّمَ فَهِيَ أَكْثَرُ فِي الدُّعَاءِ وَإِنْ أَرَادَ
أَنْ يَصِفَهُ وَيَدْعُوَهُ بِمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْفَصْلِ جَازَ ذَلِكَ
إِلَّا أَنَّهُ يَجْتَنِبُ فِي دُعَائِهِ مِنْ أَنْ يَدْعُوَهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِقَوْلِهِ يَا سَاخِرُ يَا مُسْتَهْزِئُ يَا مَاكِرُ يَا خَادِعُ وَمُبْغِضُ
وَغَضْبَانُ وَمُنْتَقِمُ وَمُعَادِي وَمُعْدِمُ وَمُهْلِكُ فَلَا
يَدْعُو بِهَا وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَجُوزُ وَصْفُهُ بِهَا عَلَى وَجْهِ الْجَزَاءِ
وَالْمُقَابَلَةِ لِأَهْلِ الْإِجْرَامِ عَلَى وَجْهِ الِاسْتِحْقَاقِ أَمَّا

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي بَيَانِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ عَنْ

طَرِيقِ الْهُدَى وَالْأَصْلُ فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَسْلُكُنَّ سَنَنَ مَنْ
قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَأْخُذُنَّ مِثْلَ أَخْذِهِمْ
إِنْ شِبْرًا فَشِبْرٌ وَإِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعٌ وَإِنْ بَاعًا فَبَاعٌ حَتَّى
لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ مَعَهُمْ أَلَا إِنَّ بَنِي
إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى مُوسَى عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً
كُلُّهَا ضَالَّةٌ إِلَّا فِرْقَةً وَاحِدَةً الْإِسْلَامَ وَجَمَاعَتَهُمْ ثُمَّ
إِنَّهَا افْتَرَقَتْ عَلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَى اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو مینے سیب کی طرح ایک چیز حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر دیکھی تو میرے باپ نے آپ سے کہا کہ یا حضرت مین
طبیب ہون آپ کا معالجہ کرون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس نے اسکو پیدا کیا وہی اسکا طبیب ہے اور ابو سفر سے روایت ہے کہ ابو بکر
بیمار ہوے تو ایک جماعت انکی بیمار پرسی کو آئی انہون نے کہا کہ کیا ہم
تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین ابو بکر نے کہا کہ اُسنے مجھکو دیکھا ہے
لوگون نے کہا پھر اُسنے تجھے کیا کہا کہا کہ اُسنے مجھے کہا کہ مین کرتا ہون جو چاہتا
ہون اور اسیطرح مروی ہے کہ ابو درداء بیمار ہوے لوگ انکی خبر کو آئے تو انہون نے
اُسے کہا تو کس چیز سے بیمار ہے کہا گناہون سے پھر انہون نے کہا کہ تجھکو کس چیز
کی خواہش ہے کہا کہ بہشت کی پھر انہون نے کہا کہ تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین
کہا کہ اُسی نے تو مجھے بیمار کیا ہے اور جب یہ بات ثابت ہوئی جو ہم نے پہلی فصل
مین ذکر کی کہ اللہ کو صرف انہین نامون سے پکارنا چاہیے جن سے اُسکی صفت
کرنا جائز ہے اور ہمنے خدا کی ننانوین نام پہلے ذکر کیے ہین سو ان نامون سے خدا کو
پکارنا زیادہ لائق ہے اور اگر کوئی اسکو ان نامون سے جو ہمنے اس فصل مین ذکر
کیے وصف کرنا اور پکارنا چاہے تو بھی جائز ہے لیکن دعا مین یون نہ کہے
اے ٹھٹھا اور مکر کرنے والے اے دھوکا دینے والے اے کینہ رکھنے والے اے غصہ کرنے والے
اے بدلا لینے والے اے دشمنی رکھنے والے اے نابود اور ہلاک کرنے والے کہ دعا مین ان
نامون سے خدا کو نہ پکارے اگرچہ گنہگارون کی سزا اور مقابلے مین انسے خدا کو
موصوف کرنا جائز ہے

دوسری فصل

ان فرقون کے
بیان مین جو سیدھی راہ سے گمراہ ہین اور اصل اس باب مین وہ حدیث
ہے جو کثیر بیٹے عبد اللہ کے عمرو بیٹے عوف سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہین کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم پہلے
لوگون کی راہ چلو گے قدم بقدم جیسا انہون نے ... پکڑی ویسی ہی تم
پکڑو گے اگر وے بالشت بھر چلے ہونگے تو تم بھی بالشت بھر چلو گے
اور اگر ہاتھ بھر چلے ہونگے تو تم بھی ہاتھ بھر چلو گے اور اگر وہ کلاوہ بھر
چلے ہونگے تو تم بھی کلاوہ بھر چلو گے یہان تک کہ اگر وے گوہ کے
سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اسمین گھسو گے خبردار ہو
البتہ بنی اسرائیل موسیٰ پر اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقے کے سوا سب گمراہ ہین اور وہ اسلام
اور اُنکی جماعت ہے پھر وہ عیسے علیہ السلام پر بہتر فرقے ہوے

كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ
تَكُوْنُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا
فِرْقَةً وَّاحِدَةً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ
جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى
ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَعْظَمُهَا فِتْنَةً . . . . عَلٰى
اُمَّتِي الَّذِيْنَ يَقِيْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَاْيِهِمْ يُحَرِّمُوْنَ الْحَلَالَ
وَيُحَلِّلُوْنَ الْحَرَامَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقُوْا عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا
فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَّسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثَةٍ وَّ
سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً قَالُوْا وَمَا
تِلْكَ الْوَاحِدَةُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عَلٰى
مِثْلِ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ وَهٰذَا الْاِفْتِرَاقُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رض وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ تَقَادُمِ
السِّنِيْنَ وَالْاَعْوَامِ وَفَوْتِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ الْفُقَهَاءِ
السَّبْعَةِ فُقَهَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَعُلَمَاءِ الْاَمْصَارِ وَفُقَهَائِهَا
قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ وَقَبْضِ الْعِلْمِ بِمَوْتِهِمْ اِلَّا شِرْذِمَةً
قَلِيْلَةً وَّهُمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَحَفِظَ اللّٰهُ الدِّيْنَ بِهِمْ
لِمَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ
مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ بَعْدَ اَنْ يُّعْطِيَهُمْ وَلٰكِنْ يَّذْهَبُ بِالْعُلَمَاءِ
فَكُلَّمَا ذَهَبَ عَالِمٌ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ حَتّٰى يَبْقٰى
مَنْ لَّا يَعْلَمُ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ
اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا

سب گمراہ ہین مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہی پہر تم تہتر فرقے
ہوجاؤ گے سب گمراہ ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہے
اور عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہی وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
اُس نے عوف بن مالک سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت تہتر فرقے ہوجاویگی اُنمین زیادہ تر فتنہ انگیز میری امت
مین وہ لوگ ہونگے جو کامون مین اپنی رای سے قیاس کرینگے حلال چیز
کو حرام ٹہیراوینگی اور حرام کو حلال ٹہیراوینگے اور عبد اللہ بن زید سے روایت ہے
اُسنے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوئے ایک فرقے کے سوا سب دوزخ
مین جاوینگے اور عنقریب میری امت تہتر فرقے ہوجاویگی اُنمین
صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب دوزخی ہونگے اصحاب نے
عرض کیا کہ وہ ناجی فرقہ کون ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا اور یہ اختلاف کہ جو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ہے ابوبکر رض اور عمر رض
عمر رض اور عثمان رض اور علی رض کے زمانے مین نہ ہوا بلکہ یہ تو سالہا سال
گذر جانے اور اصحاب اور تابعین اور مدینے کے ساتون فقہا اور اور شہرون
کے علماء اور فقہا قرن بقرن مر جانے کے بعد اور انکی موت کے سبب
علم نہ رہنے سے یہ اختلاف پیدا ہوا مگر تہوڑی جماعت اور
یہی ناجی فرقہ ہے سو خدا نے اُنکے سبب دین کو قائم رکہا بدلیل اس روایت
کے جو عروہ سے روایت ہی اُسنے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا علم کو عطا کرنے کے بعد لوگون
کے سینے سے نہین نکالے گا لیکن علماء کی موت کے سبب اُسکو لیجائیگا
سو جب کسی عالم کو لیجاویگا تو جو اُسکے ساتہ علم ہوگا اُسکو بہی لیجائیگا
یہان تک کہ بے علم لوگ رہ جاوینگے سو خود بہی گمراہ ہونگے اور لوگون
کو بہی گمراہ کرینگے اور عروہ رض سے روایت ہی اُس نے اپنے باپ عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت کی اُس نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا فرماتے تہے کہ خدا علم کو لوگون سے کہینچ کر نہین نکال لیگا لیکن
علم کو علماء کی موت کے سبب قبض کرے گا یہان تک کہ جب کوئی
عالم نہین رہے گا تو لوگ بے علمون کو رئیس ٹہیراوین گے

جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا وَعَنْ
كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ
لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ
الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ
الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ
وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ
مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَعَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
إِلَّا أَمَاتُوْا فِيْهِ سُنَّةً وَأَحْيَوْا بِدْعَةً وَعَنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتَنَ فَقُلْنَا مَا الْمَخْرَجُ
مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ
هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَلْتَبِسُ بِهٖ
الْأَلْسُنُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ أَنْ
قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ
وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ
وَرَمَضَتْ مِنْهَا الْجُلُوْدُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا
مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْصِيْكُمْ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهٗ
مَنْ يَّعِشْ مِنْ بَعْدِيْ يَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ
مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَ
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پس پوچھے جاوینگے پس وہ جاہل پس فتوے دینگے بغیر جانے کے پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ بیٹے عوف سے اپنے باپ سے انہوں نے دادے سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق دین البتہ سمٹ جائیگا طرف حجاز کے جیسا سمٹتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے اور البتہ دریافت کرینگے دین کو حجاز سے مانند دریافت کرنے ہرنوں کے چوٹی پہاڑ سے تحقیق دین ظاہر ہوا غریب اور شتاب ہو جائیگا غریب پس خوشی ہووے غریبوں کو کہا گیا اور کون ہیں غریب فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لوگ ہیں جو سنوارتے ہیں اس چیز کو جسکو بگاڑتے ہیں لوگ میری سنت سے پیچھے میرے اور روایت ہے عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے فرمایا پیغمبر خدا نے نہ آویگا لوگوں پر کوئی زمانہ مگر مارینگے اسمیں ایک سنت کو اور زندہ کرینگے ایک بدعت کو اور روایت ہے حارث سے حضرت علی بیٹے ابیطالب سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا پس کہا ہمنے کیا ہے وجہ نکلنے کی اُن سے ای پیغمبر خدا۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائے تعالی کی کتاب وہی نصیحت حکمت والی اور وہی راہ سیدہی اور وہ ایسی کتاب ہو کہ نہیں الجھاتیں ساتھ اسکے زبانیں یہہ وہ ہی کہ نہ باز رہے جن جب سنا انہوں نے اسکو اس سے کہا انہوں نے تحقیق ہمنے سنا قرآن عجیب جس نے کہا ساتھ اسکے اسنے سچ کہا اور جسنے حکم کیا ساتھ اسکے اسنے انصاف کیا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عمرو سے عرباض بیٹے ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز صبح کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت بہت ایسی کہ آنسوں بہائے اس سے آنکھوں نے اور ڈر گئے اس سے دل اور جل گئے اس سے چمڑے پس کہا ہمنے ای پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا یہہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ ڈر خدا کی اور امیر کا حکم سننے اور اسکی فرمانبرداری کرنے کی اگر چہ ہووے غلام حبشی پس تحقیق جو شخص زندہ رہیگا میرے پیچھے دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت اپنے خلیفوں کی جو سیدہی راہ دکھانیوالے ہیں میرے پیچھے۔ چنگل مارو ساتھ اسکے اور پکڑو اسکو ساتھ داتوں کے اور بچو تم نئے کاموں سے۔ پس تحقیق ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم أیما داعٍ دعی إلی الهدی فاتُّبع فله
مثل أجر من اتبعه لا ینقص من أجورهم شیء وأیما
داعٍ دعی إلی الضلالة فاتُّبع فإن علیه مثل أوزار من
اتبعه لا ینقص من أوزارهم شیء [illegible] علی
ثلث وسبعین فرقة عشرة أهل السنة والخوارج
والشیعة والمعتزلة والمرجئة والمشبهة والجهمیة
والضراریة والنجاریة والکلابیة فأهل السنة
طائفة واحدة والخوارج خمس عشر فرقة والمعتزلة
ست فرق والمرجئة اثنا عشر فرقة والشیعة
اثنان وثلثون فرقة والجهمیة والنجاریة والضراریة
والکلابیة کل واحدة فرقة واحدة والمشبهة ثلث
فرق فجمیع ذلک ثلث وسبعون فرقة علی ما أخبر به
النبی صلی الله علیه وسلم وأما الفرقة الناجیة
فهی أهل السنة والجماعة وقد بینا مذهبها واعتقادها
علی ما قدمنا ذکره وتسمی هذه الفرقة الناجیة القدریة
والمعتزلة مجبرة لقولها إن جمیع المخلوقات بمشیئة الله
تعالی وقدرته وإرادته وخلقه وتسمیها المرجئة
شکاکیة لاستثنائها فی الإیمان یقول أحدهم
أنا مؤمن إن شاء الله تعالی علی ما قدمنا بیانه و
تسمیها الرافضة ناصبیة لقولها باختیار الإمام
ونصبه بالعقد وتسمیها الجهمیة والنجاریة مشبهة
لإثباتها صفات الباری عز وجل من العلم والقدرة
والحیوة وغیرها من الصفات وتسمیها الباطنیة
حشویة لقولها بالأخبار وتعلقها بالآثار وما
اسمهم إلا أصحاب الحدیث أهل السنة علی ما
بینا وأما الخوارج فلهم أسامی وألقاب سموا الخوارج
لخروجهم علی علی بن أبی طالب وسموا حکمیة لإنکارهم
الحکمین أبا موسی الأشعری وعمرو بن العاص و
لقولهم لا حکم إلا لله لما حکم الحکمین وسموا

علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو بلانیوالا بلاوے طرف ہدایت کے پس تابعداری کیا جاوے
پس واسطے اسکے ہے مانند ثواب اس شخص کے جو پیروی کرے اسکی نہیں کم کیا جاتا
اُنکے ثواب سے کچھ اور جو بلانیوالا بلاوے طرف گمراہی کے پس پیروی کیا جاوے پس اوپر اسکے ہے مانند گناہوں
اُن لوگوں کی جو پیروی کریں اسکی نہیں کم کیا جاتا انکے گناہوں سے کچھ [illegible]
پس اس تہتر فرقوں کی [illegible] (۱) اہل سنت (۲) اور خوارج
(۳) اور روافض (۴) اور معتزلہ (۵) اور مرجیہ (۶) اور مشبہ (۷) اور جہمیہ (۸)
اور ضراریہ (۹) اور نجاریہ (۱۰) اور کلابیہ پس اہل سنت کا ایک
گروہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ فرقہ ہیں اور معتزلہ کے
چھہ فرقہ ہیں اور مرجیہ کے بارہ فرقہ ہیں - اور شیعہ کے
بتیس فرقہ ہیں - اور جہمیہ اور نجاریہ اور ضراریہ
اور کلابیہ ہر ایک ان سے ایک فرقہ ہے - اور مشبہ کے تین
فرقہ ہیں پس یہ سب تہتر (۷۳) فرقہ ہیں - چنانچہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی خبر دی ہے اور لیکن فرقہ نجات پانیوالا
پس وہی ہیں اہل سنت وجماعت اور تحقیق بیان کیا ہم نے انکا مذہب
اور اعتقاد اس طریق پر جو پہلے ہم اسکا ذکر کر چکے ہیں اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا
قدریہ اور معتزلہ مجبرہ واسطے قائل ہونے اس فرقہ ناجیہ کو اثبات کا تحقیق ساری
مخلوقات خدا کی مشیت اور قدرت اور ارادے اور اسکی پیدایش سے ہے اور
نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا مرجیہ واسطے کہنے انکے کہ انشاء اللہ ایماندار ہیں
کہتا ہے ایک انکا کہ میں ایمان لانیوالا ہوں انشاء اللہ تعالی جیسا کہ ہم پہلے اسکا
بیان کر چکے ہیں . . . . . اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا رافضی
ناصبیہ واسطے قائل ہونے انکے ساتھ اختیار اور مقرر کرنے امام کو ساتھ عقد کے
اہل اسلام کے اور نام رکھتے ہیں انکا جہمیہ اور نجاریہ مشبہ واسطے ثابت کرنے اس فرقہ ناجیہ
کے خدا کی صفتوں کو علم اور قدرت اور حیات اور غیر انکا صفتوں سے اور نام رکھتے
ہیں انکا فرقہ باطنیہ حشویہ واسطے انکے قائل ہونے کے ساتھ حدیثوں کے عمل کرنے کے ساتھ آثار
صحابہ کے اور انکا کوئی نام نہیں ہے مگر اصحاب حدیث اور اہل سنت چنانچہ ہم بیان
کر چکے ہیں اور لیکن فرقہ خوارج کا پس واسطے انکے کئی نام اور لقب ہیں
نام رکھے گئے ہیں خوارج واسطے انکے نکلنے کے حضرت علی رضی پر اور نام رکھے گئے ہیں محکمیہ
واسطے انکے انکار کرنے کے دو حاکموں ابو موسے اشعری اور عمرو بن عاص کا
اور واسطے انکے کہنے کے کہ نہیں حکم مگر واسطے خدا کے کہ حاکم بنایا علی نے دو حاکموں کو [illegible]

أيضاً حرورية لأنهم نزلوا بحروراء وهو موضع و
سموا شراة لقولهم شرينا أنفسنا في الله أي بعناها
بثواب الله ورضاه وسموا مارقة لمروقهم من الدين
وقد وصفهم النبي صلى الله عليه وسلم بأنهم يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون
فيه فهم الذين فرقوا بين الدين والإسلام وفارقوا
الملة وشردوا عنها وعن الجماعة وضلوا عن سواء
الهدى وسبيل وخرجوا عن السلطان وسلّوا السيف
على الأئمة واستحلوا دماءهم وأموالهم وكفّروا
من خالفهم ويشتمون أصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم وأصهاره ويتبرؤن منهم ويرمونهم
بالكفر والعظائم ويرون خلافهم ولا يؤمنون
بعذاب القبر ولا الحوض ولا الشفاعة ولا يخرجون
أحداً من النار ويقولون من كذب كذبة أو أتى
صغيرة أو كبيرة من الذنوب فمات من غير توبة
فهو كافر وفي النار مخلد ولا يرون الجماعة إلا خلف
إمامهم ويرون تأخير الصلوة عن وقتها والصوم
قبل رؤية الهلال والفطر مثل ذلك والنظر و
النكاح بغير ولي ويرون المتعة والدرهم بالدرهمين
يداً بيد حلالاً ولا يرون الصلوة في الخفاف ولا المسح
عليها ولا طاعة السلطان ولا خلافة قريش و
أكثر ما يكون الخوارج بالجزيرة وعمان والموصل
وحضرموت ونواحي العرب والذي وضع لهم
الكتب عبد الله بن زيد ومحمد بن حرب ويحيى بن
كامل وسعيد بن هارون فهم خمس عشرة فرقة
منهم النجدات نسبوا إلى نجدة بن عامر الحنفي
من اليمامة وهم أصحاب عبد الله بن ناصر ذهبوا
إلى من كذب كذبة أو أتى صغيرة وأصر عليها فهو
مشرك وإن زنى وإن سرق وشرب الخمر من غير أن يصر

حروریہ اسواسطے کہ تحقیق یہ نازل ہوئی تھی حروراءمین اور وہ ایک جگہ ہے
اور نام رکھے جاتے ہین شراۃ واسطے انکے کہنے کہ بیچڈالے ہمنے اپنی جانونکو خداکے
رستہ مین بدلے خداکے ثواب اور رضامندی کی اور نام رکھے جاتے ہین مارقہ واسطے انکے
نکلنے کے دین سے اور تحقیق بیان کیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال انکا ساتھ اسکے
کہ تحقیق نکلینگے دین سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکار سے پھر لوٹ کر اسمین نہ آئینگے
پس یہ وہ لوگ ہیں جو کہ نکلتے ہین دین اور اسلام سے اور جدا ہوئے ہیں
ملت سے اور بھاگ گئے ہیں اُس سے اور جماعت سے اور گم ہوئے ہیں سیدھی راہ
سے اور نکلتے ہین بادشاہ سے اور کھینچا انہون نے تلوار ونکو
اماموں پر اور حلال جانا انہون نے انکے خونون کو اور مالونکو اور کافر کہا
انہوں نے انکو جو انکے مخالف ہوئے اور گالی دیتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صحاب پر اور آپ کے قریبیون کو اور بیزار ہوتے ہیں انسے اور نسبت کرتے ہین انکی
ساتھ کفر اور کبیرے گناہون کے اور جائز رکھتے ہین انکے خلاف کو اور نہیں ایمان لاتے
ساتھ عذاب قبر کے اور نہ ساتھ حوض کے اور نہ ساتھ شفاعت کے اور نہیں نکالتے
کسی کو دوزخ سے اور کہتے ہین جو شخص جھوٹ بولے ایک دفعہ یا آوے
صغیرے یا کبیرے کو گناہون سے پس مرجاوے بغیر توبہ کے پس وہ
کافر ہے اور دوزخ مین ہے ہمیشہ اور نہیں درست رکھتے ہین جماعت مگر
پیچھے امام اپنے کے اور درست رکھتے ہین تاخیر کرنے نماز کو اسکے وقت سے اور روزے
کو پہلے دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولنے کو اسیطرح اور درست رکھتے ہین نکاح کرنیکو
اور نکاح کرنیکو بغیر ولی کے اور دیکھتے ہین نکاح متعہ اور بیع کرنی ایک درم کی ساتھ
دو درم کے دست بدست حلال اور نہیں درست رکھتے نماز کو موزونمیں اور نہ مسح کرنیکو
انپر اور نہ بادشاہ کی فرمانبرداری کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر ہونا
خوارج کا ان جگہون میں ہے جزیرہ اور عمان اور موصل اور
حضرموت اور گرد نواح عرب کے اور وہ شخص جنہون نے بنائی ہیں
واسطے انکے کتابین یہ ہین عبد اللہ بیٹا زید کا اور محمد بیٹا حرب کا اور یحیی
بیٹا کامل کا اور سعید بیٹا ہارون کا پس یہ لوگ پندرہ فرقہ مین ایک
ان مین سے نجدات ہین نسبت کئے گئے ہین طرف نجدہ بیٹے عامر کی جو قبیلے
حنفیہ سے ہے یمامہ سے اور یہ اصحاب عبد اللہ بیٹے ناصر کے ہین گئے ہین
طرف اسبات کے کہ تحقیق جو شخص جھوٹ بولے ایکدفعہ یا آوے گناہ صغیرکے
اور اصرار کرے اسپر وہ مشرک ہے اگر زنا کرے اور چوری کرے اور پیوے شراب بغیر اصرار کرنیکے

عَلِمَ بِهَا فَهُوَ مُسْلِمٌ وَاَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ اِلَى اِمَامٍ اِنَّمَا الْوَجِبُ
الْعِلْمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَحَسْبُ وَمِنْهُمُ الْاَزَارِقَةُ وَهُمْ اَصْحَابُ
نَافِعِ بْنِ الْاَزْرَقِ ذَهَبُوا اِلَى اَنَّ كُلَّ كَبِيْرَةٍ كُفْرٌ وَاَنَّ
الدَّارَ دَارُ كُفْرٍ وَاَنَّ اَبَا مُوسٰى وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَفَرَا بِاللّٰهِ
حِيْنَ حَكَّمَهُمَا عَلِيٌّ رض بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ رض فِي النَّظَرِ فِي الْاَصْلَحِ
الْمُرْعِيَّةِ وَيَرَوْنَ اَيْضًا قَتْلَ الْاَطْفَالِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ
وَيُحَرِّمُوْنَ الرَّجْمَ وَلَا يَحُدُّوْنَ قَاذِفَ الْمُحْصَنِ وَيَحُدُّوْنَ
قَاذِفَ الْمُحْصَنَاتِ وَمِنْهُمُ الْفِدْكِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى ابْنِ
فُدَيْكٍ وَمِنْهُمُ الْعَطَوِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْعَطِيَّةِ بْنِ الْاَسْوَدِ
وَمِنْهُمُ الْعَجَارِدَةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَجْرَدٍ وَهُمْ
فِرَقٌ كَثِيْرَةٌ وَهُمُ الْمَيْمُوْنِيَّةُ جَمِيْعًا يُجِيْزُوْنَ بَنَاتِ الْبَنِيْنَ
وَبَنَاتِ الْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْاَخَوَاتِ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ سُوْرَةَ
يُوْسُفَ لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَمِنْهُمُ الْحَازِمِيَّةُ تَفَرَّدَتْ
بِاَنَّ الْوِلَايَةَ وَالْعَدَاوَةَ صِفَتَانِ فِيْ ذَاتِهٖ تَعَالٰى وَ
تَشَعَّبَتْ مِنَ الْحَازِمِيَّةِ الْمَعْلُوْمِيَّةُ فَذَهَبُوْا اِلَى اَنَّ مَنْ
لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهَ بِاَسْمَائِهٖ فَهُوَ جَاهِلٌ وَنَفَوْا اَنْ تَكُوْنَ
الْاَفْعَالُ خَلْقًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَكُوْنَ الْاِسْتِطَاعَةُ مَعَ
الْفِعْلِ وَمِنْ اَصْلِ الْخَمْسِ عَشَرَةَ الْمَجْهُوْلِيَّةُ وَهِيَ
تَقُوْلُ اَنَّ مَنْ عَلِمَ اللّٰهَ بِبَعْضِ اَسْمَائِهٖ فَهُوَ عَالِمٌ بِهٖ غَيْرُ
جَاهِلٍ وَمِنْهُمُ الصَّلْتِيَّةُ وَهِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى عُثْمَانَ بْنِ
الصَّلْتِ وَادَّعَتْ اَنَّ مَنِ اسْتَجَابَ لَنَا وَاَسْلَمَ وَلَهٗ
طِفْلٌ فَلَيْسَ لَهٗ اِسْلَامٌ حَتّٰى يُدْرِكَ وَنَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ
فَيَقْبَلُهٗ وَمِنْهُمُ الْاَخْنَسِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى رَجُلٍ يُقَالُ
لَهُ الْاَخْنَسُ ذَهَبُوْا اِلَى اَنَّ السَّيِّدَ يَاْخُذُ مِنْ زَكٰوةِ
عَبْدِهٖ وَيُعْطِيْهِ مِنْ زَكٰوتِهٖ اِذَا احْتَاجَ وَافْتَقَرَ وَمِنْهُمُ
الظَّفَرِيَّةُ وَالْحَفْصِيَّةُ طَائِفَةٌ مُتَشَعِّبَةٌ مِنْهَا يَزْعُمُوْنَ
اَنَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنْ رَسُوْلٍ وَجَنَّةٍ
وَنَارٍ وَفَعَلَ سَائِرَ الْجِنَايَاتِ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
وَاسْتِحْلَالِ الزِّنَا فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الشِّرْكِ وَاِنَّمَا

اسپر پس وہ مسلمان ہے اور یہ کہ تحقیق نہیں حاجت ہے لوگوں کو طرف امام کے
نہیں واجب مگر علم ساتھ اللہ کی کتاب کے پس بس اور بعض انمیں سے ازارقہ ہیں اور وہ
اصحاب ہیں نافع بیٹے ازرق کے گئے ہیں طرف اسبات کی کہ تحقیق ہر گناہ کبیرہ
کفر ہے اور یہ کہ تحقیق دنیا دار کفر ہے اور یہ کہ تحقیق ابو موسیٰ اور عمرو بیٹے عاص
نے کفر کیا ساتھ خدا کے جبکہ حاکم بنایا تھا انکو حضرت علیؓ نے درمیان اپنے اور
درمیان حضرت معاویہ کے نظر کرنے میں ایک او لائق ہیں وہ اسطے رعیت کے اور
جائز رکھتے ہیں بھی لڑکوں کو قتل کرنا یعنی اولاد مشرکین کی اور حرام جانتے ہیں
سنگسار کرنے زنا کرنے والے کو اور نہیں حد مارتے زنا کی تہمت لگانیوالے کو
اور بعض انمیں سے فدکیہ ہیں نسبت کیے گئے طرف بیٹے فدیک کی اور بعض انمیں سے عطویہ
ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف عطیہ بیٹے اسود کی اور بعض انمیں سے عجاردہ ہیں نسبت
کیے گئے ہیں طرف عبدالرحمن بن عجرد کی اور یہ بہت فرقے ہیں اور یہ سب میمونیہ
ہیں درست رکھتے ہیں نکاح کرنیکو پوتیوں اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں
سے اور کہتے ہیں تحقیق سورہ یوسف قرآن سے نہیں ہے اور بعض انمیں سے
حازمیہ ہیں جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے ساتھ اسبات کے کہ تحقیق دوستی
اور دشمنی دو صفتیں ہیں خدا تعالیٰ کی ذات میں اور جدا ہوئے ہیں حازمیہ سے
معلومیہ پس گئے ہیں طرف اسبات کی کہ تحقیق جو شخص نہ جانے خدا کو ساتھ اسکے ناموں
کے پس وہ شخص جاہل ہے اور نفی کی ہے انہوں نے اسکی کہ ہوویں افعال بندوں کے
خدا تعالیٰ کی پیدایش اور یہ کہ ہووے قدرت ساتھ فعل کے اور پندرہ فرقہ کی اصل سے فرقہ
مجہولیہ اور یہ فرقہ کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص جانے خدا تعالیٰ کو ساتھ اسکے بعض ناموں
کے پس وہ جاننے والا ہے اسکو جاہل نہیں ہے اور بعض انمیں سے صلتیہ ہیں اور یہ نسبت کیے گئے
طرف عثمان بیٹے صلت کی اور دعوے کیا ہے انہوں نے کہ تحقیق جو شخص قبول کرے
ہمکو اور اسلام لاوے اور اوسکا لڑکا ہووے پس نہیں ہے واسطے اسکے اسلام یہانتک کہ وہ
بالغ ہووے اور بلاویں ہم اسکو طرف اسلام کی پس قبول کرے اسکو اور بعض انمیں
سے فرقہ اخنسیہ ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف ایک شخص کے جو کہا جاتا ہے اسکو
اخنس پس گئے یہ طرف اسکی کہ تحقیق مالک لیوے اپنے غلام کی زکوۃ سے اور
دیوے اسکو زکوۃ اپنی سے جب محتاج اور تنگدست ہووے اور بعض
انمیں سے ظفریہ ہیں اور حفصیہ ایک گروہ ہے ظفریہ سے نکلا ہے اُن
سے کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص پہچانے خدا کو اور کفر کرے ساتھ اسکے جو سوا خدا
کے ہے پیغمبر اور بہشت اور دوزخ سے اور کرے سب گناہ جان کے مار ڈالنے اور
حلال جاننے زنا کی پس وہ پاک ہے شرک سے

وَاِنَّمَا يُشْرِكُ مَنْ جَهِلَ اللّٰهَ وَاَنْكَرَهُ فَحَسْبُ وَيَزْعَمُوْنَ
اَنَّ الْحَيْرَانَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ
هُوَ عَلِيٌّ وَحِزْبُهُ وَاَصْحَابُهُ يَدْعُوْنَ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا
وَهُمْ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَمِنْهُمُ الْاَبَاضِيَّةُ زَعَمُوْا
اَنَّ جَمِيْعَ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهِ اِيْمَانٌ
وَاَنَّ كُلَّ كَبِيْرَةٍ فَهُوَ كُفْرُ نِعْمَةٍ لَا كُفْرُ شِرْكٍ
وَمِنْهُمُ الْبَيْهَسِيَّةُ فَهُوَ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ بَيْهَسٍ
تَفَرَّدُوْا فَزَعَمُوْا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰى
يَعْلَمَ جَمِيْعَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ بِعَيْنِهِ
وَبِنَفْسِهِ وَمِنَ الْبَيْهَسِيَّةِ مَنْ يَقُوْلُ كُلُّ مَنْ وَاقَعَ
ذَنْبًا حَرَامًا عَلَيْهِ لَيْسَ يَكْفُرُ حَتّٰى يُرْفَعَ اِلَى السُّلْطَانِ
فَيُحَدَّ عَلَيْهِ فِيْ حُكْمٍ بِالْكُفْرِ وَمِنْهُمُ الشَّمْرَاخِيَّةُ
مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشَّمْرَاخِ فَزَعَمَ اَنَّ
قَتْلَ الْاَبَوَيْنِ حَلَالٌ وَكَانَ حِيْنَ ادَّعٰى ذٰلِكَ
فِيْ دَارِ التَّقِيَّةِ فَتَبَرَّاَتْ مِنْهُ الْخَوَارِجُ بِذٰلِكَ
وَمِنْهُمُ الْبِدْعِيَّةُ قَوْلُهَا كَقَوْلِ الْاَزَارِقَةِ وَ
تَفَرَّدَتْ بِاَنَّ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَانِ بِالْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ
بِالْعَشِيِّ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
وَاتَّفَقَتْ مَعَ الْاَزَارِقَةِ عَلٰى جَوَازِ سَبْيِ النِّسَاءِ وَ
قَتْلِ الْاَطْفَالِ مِنَ الْكُفَّارِ مُطْلَقًا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى لَا تَذَرْ
عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا وَاتَّفَقَتْ جَمِيْعُ الْخَوَارِجِ
عَلٰى كُفْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَجْلِ التَّحْكِيْمِ وَعَلٰى كُفْرِ
مُرْتَكِبِ الْكَبِيْرَةِ اِلَّا النَّجَدَاتِ فَاِنَّهُمْ لَمْ يُوَافِقُوْهُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ

فَصْلٌ

وَاَمَّا الشِّيْعَةُ فَلَهُمْ اَسَامِيْ مِنْهَا
الشِّيْعَةُ وَالرَّافِضَةُ وَمِنْهُمُ الْغَالِيَةُ وَمِنْهُمُ الطَّيَّارَةُ
وَاِنَّمَا قِيْلَ لَهَا الشِّيْعَةُ لِاَنَّهَا تَشَيَّعَتْ عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَضَّلُوْهُ عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ
وَقِيْلَ لَهَا الرَّافِضَةُ لِرَفْضِهِمْ اَكْثَرَ الصَّحَابَةِ

اور نہیں مشرک ہی مگر جو شخص کہ جاہل ہو خدا سے اور انکار کرے اسکا پس بس
اور کہتے ہیں کہ تحقیق حیران جسکو ذکر کیا ہے خدا تعالےٰ نے قرآن میں وہ علی
ہے اور اسکا گروہ اور اسکے اصحاب بلاتے ہیں اسکو طرف ہدایت کی آ ہمارے پاس
اور وہ نہروان والے ہیں اور بعض انہیں سے فرقہ اباضیہ ہیں کہتے ہیں کہ تحقیق
تمام چیز جسکو اللہ تعالےٰ نے فرض کیا ہے اپنی خلقت پر وہ ایمان ہے اور یہ کہ تحقیق
جو کبیرہ گناہ ہے پس وہ کفر نعمت ہے نہ کفر شرک اور بعض ان میں سے بیہسیہ
ہیں پس وہ منسوب ہیں طرف ابی بیہس کے جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے
پس کہا انہوں نے تحقیق آدمی نہیں ہوتا مسلمان یہانتک کہ جان لیوے
تمام اس چیز کو جسکو خدا نے حلال کیا ہے اسپر اور تمام اس چیز کو جسکو خدا نے اسپر حرام
کیا ہے خاص اسپر اور فرقہ بیہسیہ سے بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں جو شخص کرے گناہ
کو تو اسپر حرام ہے کافر نہیں ہے یہانتک کہ اٹھایا جاوے طرف بادشاہ کی پس حد مارے
اسکو اسپر پس اسوقت حکم کیا جاوے ساتھ کفر کے اور بعض انہیں سے شمراخیہ ہیں نسبت
کئے گئے ہیں طرف عبد اللہ بیٹے شمراخ کے پس زعم کیا ہے اسنے کہ تحقیق قتل کرنا باپ
کا حلال ہے اور جب دعوی کیا تھا اُسنے اسکا دار تقیہ میں پس بیزار ہوگئے اس سے
خوارج بسبب اسکے اور بعض انہیں سے بدعیہ ہیں قول انکا مانند قول ازارقہ کی
ہے اور جدا ہوئے ہیں ساتھ اسکے کہ تحقیق نماز دو رکعت ہے صبح میں اور دو رکعت
ہیں زوال کے بعد میں واسطے قول خدا غالب بزرگ کے اور قائم کر تو نماز کو دن کے دو طرف
میں اور نزدیک میں رات سے تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو اور اتفاق
کیا ہے اُنہوں نے ساتھ ازارقہ کے اوپر جواز قید کرنے کفار کی عورتوں کو
اور قتل کرنے انکی اولاد کو غارت کرکے واسطے فرمانے خدا تعالےٰ کے نہ چھوڑ تو زمین پر
کافروں سے کسی پھرنے والے کو اور سب خارجیوں نے اتفاق کیا ہے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے کفر پر واسطے حاکم بنانے ان کے ابو موسے اور عمرو کو درمیان اپنے اور
معاویہ کے اور اتفاق کیا ہے اُنہوں نے گناہ کبیرہ کرنے والے کے کفر پر مگر فرقہ نجدات
پس تحقیق یہ نہیں موافق ہوتے انکے اس حکم پر

فصل

اور اسپر شیعہ پس واسطے
ان کے کئی نام ہیں بعض انہیں سے شیعہ اور رافضیہ اور بعض انہیں سے غالیہ اور
بعض ان میں سے طیارہ اور نہیں کہا گیا واسطے انکے شیعہ مگر واسطے اسکے
کہ تحقیق اُنہوں نے پیروی کی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اور فضیلت
دی ہے اُنہوں نے انکو سب صحابہ پر اور کہا گیا ہے واسطے انکے رافضہ
واسطے انکے چھوڑنے اکثر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو

وَاِمَامَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَقِیْلَ سُمُّوا الرَّوَافِضَ
لِرَفْضِہِمْ زَیْدَ بْنَ عَلِیٍّ لَمَّا تَوَلّٰی اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا وَقَالَ بِاِمَامَتِہِمَا وَقَالَ زَیْدٌ رَفَضُوْنِیْ فَسُمُّوْا رَافِضَۃً
وَقِیْلَ اِنَّ الشِّیْعِیَّ مَنْ لَا یُفَضِّلُ عُثْمَانَ عَلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا وَالرَّافِضِیُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیًّا عَلٰی عُثْمَانَ رض وَمِنْہُمُ
الْقَطْعِیَّۃُ لِقَطْعِہِمْ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْہُمُ الْغُلَاۃُ
لِغُلُوِّہِمْ فِیْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَوْلِہِمْ فِیْہِ بِمَا لَا یَلِیْقُ
مِنْ صِفَاتِ الرُّبُوْبِیَّۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَالَّذِیْنَ صَنَّفُوْا کُتُبَہُمْ
ہِشَامُ بْنُ الْحَکَمِ وَعَلِیُّ بْنُ الْمَنْصُوْرِ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَ
الْحُسَیْنُ بْنُ سَعِیْدٍ وَالْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ وَاَبُوْ عِیْسَی
الْوَرَّاقُ وَابْنُ الرَّاوَنْدِیِّ وَالْمَنِیْحِیُّ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُوْنَ
فِیْ مِنْ بِلَادِ قُمَّ وَقَاشَانَ وَبِلَادِ اِدْرِیْسَ وَالْکُوْفَۃِ

فَصْلٌ وَاَمَّا الرَّافِضَۃُ فَہُمْ ثَلٰثَۃُ اَصْنَافٍ اَلْغَالِیَۃُ
وَالزَّیْدِیَّۃُ وَالرَّافِضَۃُ اَمَّا الْغَالِیَۃُ فَیَتَفَرَّقُ مِنْہَا اِثْنَتَا
عَشَرَۃَ فِرْقَۃً مِنْہَا الْبَیَانِیَّۃُ وَالطَّیَّارِیَّۃُ وَالْمَنْصُوْرِیَّۃُ وَ
الْمُغِیْرِیَّۃُ وَالْخَطَّابِیَّۃُ وَالْمُعَمَّرِیَّۃُ وَالْبَزِیْعِیَّۃُ وَالْمُفَضَّلِیَّۃُ
وَالْمُتَنَاسِخَۃُ وَالشَّرِیْعِیَّۃُ وَالسَّبَئِیَّۃُ وَالْمُفَوِّضَۃُ وَاَمَّا الزَّیْدِیَّۃُ
فَتَشَعَّبَتْ سِتَّ شُعَبٍ مِنْہَا الْجَارُوْدِیَّۃُ وَالسُّلَیْمَانِیَّۃُ
وَالتَّبْرِیَّۃُ وَالنُّعَیْمِیَّۃُ وَالْیَعْقُوْبِیَّۃُ وَالسَّادِسَۃُ لَا تُنْکِرُ
الرَّجْعَۃَ وَیَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رض وَاَمَّا الرَّافِضَۃُ
فَتَفَرَّقَتْ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ الْقَطْعِیَّۃُ وَالْکَیْسَانِیَّۃُ وَالْکُرَیْبِیَّۃُ
وَالْعُمَیْرِیَّۃُ وَالْمُحَمَّدِیَّۃُ وَالْحُسَیْنِیَّۃُ وَالنَّاوُسِیَّۃُ وَالْاِسْمَاعِیْلِیَّۃُ
وَالْقَرَامِطِیَّۃُ وَالْمُبَارَکِیَّۃُ وَالشُّمَیْطِیَّۃُ وَالْعَمَّارِیَّۃُ
وَالْمَمْطُوْرِیَّۃُ وَالْمُوْسَوِیَّۃُ وَالْاِمَامِیَّۃُ وَالَّذِیْ اتَّفَقَتْ
عَلَیْہِ طَوَائِفُ الرَّافِضَۃِ وَفِرَقُہَا اِثْبَاتُ الْاِمَامَۃِ عَقْلًا
وَاَنَّ الْاِمَامَۃَ نَصٌّ وَاَنَّ الْاَئِمَّۃَ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الْاٰفَاتِ
مِنَ الْغَلَطِ وَالسَّہْوِ وَالْخَطَاءِ وَمِنْ ذٰلِکَ اِنْکَارُہُمْ
اِمَامَۃَ الْمَفْضُوْلِ وَالْاِخْتِیَارُ الَّذِیْ قَدَّمْنَاہُ فِیْ ذِکْرِ
الْاَئِمَّۃِ وَمِنْ ذٰلِکَ تَفْضِیْلُہُمْ عَلِیًّا عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ

اور امامت حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کو اور کہا گیا ہی نام رکھے گئے ہین رفض
واسطے انکے چھوڑنے انکا زید بیٹے علی کو جبکہ والی جانا اس نے حضرت ابی بکر اور حضرت عمر
کو اور قائل ہو گیا ساتھ انکی امامت کے اور کہا زید نے چھوڑ دیا انہون نے ہمکو پس نام
رکھے گئے رافضہ اور کہا گیا ہے کہ تحقیق شیعی وہ شخص ہے جو نہ فضیلت دیوے حضرت
عثمان کو حضرت علی پر اور رافضی وہ ہے جو فضیلت دیوے حضرت علی کو اوپر حضرت عثمان کے
اور بعض انہین سے قطعیہ ہین واسطے قطع کرنے انکے موسیٰ بیٹے جعفر کے ... اور
بعض انمین سے غالیہ ہین واسطے انکے غلو کرنے کے حضرت علیؓ کی شان مین اور واسطے انکے کہنے کے
انکی شان مین وہ چیز جو نہین لائق ہے خدا اور پیغمبر کی صفات سے اور جنہون نے
کتابین تصنیف کی ہین یہ لوگ ہین ہشام بن حکم اور علی بن منصور اور ابوالاحوص
اور حسین بن سعید اور فضل بن شاذان اور ابو عیسیٰ وراق
اور ابن راوندی اور ... اکثر شہر یہ لوگ انمین بستے ہین —
یہ ہین قم اور قاشان اور بلاد ادریس اور کوفہ

فصل

اور ایپر رافضی پس انکے تین گروہ ہین غالیہ اور زیدیہ اور
رافضیہ ایپر جو کہ غالیہ سو ہے پس جدا ہوتے ہین ان سے بارہ
فرقے بعض ان سے بیانیہ اور طیاریہ اور منصوریہ اور مغیریہ
اور خطابیہ اور معمریہ اور بزیعیہ اور مفضلیہ اور متناسخہ
اور شریعیہ اور سبئیہ اور مفوضہ ہین — اور ایپر زیدیہ
جدا ہوئی ہین چھے شاخین۔ انمین سے ہین جارودیہ اور سلیمانیہ
اور تبریہ اور نعیمیہ اور یعقوبیہ اور چھٹا فرقہ منکر نہین ہے
آدمی کے واپس آنیکا طرف دنیا کے اور بیزار ہوتے ہین حضرت
ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے۔ اور ایپر رافضی پس
جدا ہوئے ہین چودہ فرقہ قطعیہ اور کیسانیہ اور کربیہ اور عمریہ
اور محمدیہ اور حسینیہ اور ناوسیہ اور اسماعیلیہ اور قرامطیہ اور
مبارکیہ اور سمیطیہ اور عماریہ اور ممطوریہ اور موسویہ اور امامیہ اور
وہ چیز جسپر اتفاق کیا ہے رافضہ کے گروہون نے۔ اور فرقون نے
ثابت کرنا امامت کرنے کا ساتھ عقل کے اور یہ کہ تحقیق امامت ثابت ہے
ساتھ نص کے اور یہ کہ تحقیق امام پاک ہین آفتون سے غلطی سے اور سہو سے
اور خطا سے احکام مین اور انکی احکام متفقہ سے ہے انکار کرنا انکا مفضول کی امامت کا
باوجود فاضل کے اور مختار وہ ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اماموں کے ذکر میں اور انکی احکام

وتنصيصهم على امامته بعد النبي صلى الله عليه وسلم وتبرئهم من ابي بكر وعمر وغيرهما من الصحابة الا نفرا منهم سوى ما حكي عن الزيدية فانهم خالفوا في ذلك ومن ذلك ايضا زعمهم ان الامة ارتدت بتركهم امامة علي الا ستة نفر وهم علي وعمار والمقداد بن الاسود وسلمان الفارسي ورجلان آخران ومن ذلك قولهما ان للامام ان يقول لست بامام في حال التقية وان الله لا يعلم ما يكون قبل ان يكون وان الاموات يرجعون الى الدنيا قبل يوم الحساب الا الغالية منهم فانها زعمت بان لا حساب ولا حشر ومن ذلك ان الامام يعلم كل شيء ما كان وما يكون من امر الدنيا والدين حتى عدد الحصى وقطر الامطار وورق الاشجار وان الائمة تظهر على ايديهم المعجزات كالانبياء عليهم السلام وقال الاكثرون منهم ان من حارب عليا فهو كافر بالله عز وجل واشياء ذكرها غير ذلك وكلها الذي انفردت فيه عن كل فرقة منهم الغالية وقد ادعت ان عليا افضل من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين وادعت انه ليس بمدفون في التراب كبقية الصحابة رضي الله تعالى عنهم بل هو في السحاب يقاتل اعداءه تعالى من فوق السحاب وانه كرم الله وجهه يرجع في آخر الزمان يقتل مبغضيه واعداءه وان عليا و سائر الائمة لم يموتوا بل هم باقون الى ان تقوم الساعة ولا يتطرق عليهم الموت وادعت ايضا ان عليا نبي وان جبرئيل عليه السلام غلط في نزول الوحي عليه وادعت ايضا ان عليا كان الها عليهم لعنة الله والملائكة وسائر خلقه الى يوم الدين وقطع آثارهم وابادخضراءهم ولا جعل منهم في الارض

اور دعوی نص کا کرنا انکا حضرت علی کی امامت پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور بیزار ہونا انکا حضرت ابی بکر اور عمر اور انکے غیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے یاروں میں مگر چند صحابہ کو قبول کرنے میں سوا اسکے جو حکایت کیگئی ہے فرقہ زیدیہ سے پس تحقیق یہ فرقہ انکے مخالف ہوے ہیں اسمین اور نیز انکے احکام متفرقہ سے ہے دعوی کرنا انکا یہ کہ تحقیق امت مرتد ہوگئی ہے بسبب انکے ترک کرنیکے حضرت علی کی امامت کو مگر چھہ آدمی اور وہ یہ ہیں اصحاب علی اور عمار اور مقداد بن اسود اور سلمان فارسی اور دو شخص اور انکے احکام متفرقہ سے ہے کہنا انکا یہ کہ تحقیق امام کو درست ہے یہ کہ کہے میں امام نہیں ہوں تقیہ کی حالت میں اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی نہیں جانتا چیز کو پہلے اسکو ہونے کے اور یہ کہ تحقیق مردے البتہ پھر آوینگے طرف دنیا کی پہلے حساب کے دن کے مگر غالیان سے پس تحقیق انہوں نے زعم کیا ہے کہ نہیں ہے حساب اور نہیں اٹھنا اور سے انکے احکام متفرقہ سے یہ ہے کہ تحقیق امام جانتا ہر چیز کو جو ہوئی ہے اور جو ہوگی دنیا اور دین کے امر سے یہاں تک کہ گنتی کنکروں کی اور قطرے بارشوں کے اور پتے درختوں کی اور یہ کہ تحقیق اماموں کے ہاتھ پر معجزے ظاہر ہوسکتے ہیں مانند پیغمبروں کے اوپر خدا کا سلام ہو اور اکثر نے انمیں سے کہا کہ جس نے حضرت علی سے لڑائی کی ہے پس وہ کفر کرنیوالا ہے ساتھ خدا غالب اور بزرگ کے اور کئی چیزیں ذکر کیا ہے انہوں نے انکو سوا انکے لیکن وہ چیزیں جنمیں جدا ہوئی ہیں ہر گروہ سے پس بعض انکے غالیہ ہیں اور تحقیق انہوں نے دعوی کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی سب پیغمبروں سے بہتر ہیں خدا کی رحمتیں اوپر انکے اور دعوی کیا ہے انہوں نے یہ کہ تحقیق حضرت علی مٹی میں دفن نہیں کیے گئے باقی صحابہ کی طرح راضی ہو اللہ تعالی انسے بلکہ وہ بادل میں ہیں لڑائی کرینگے اپنے دشمنوں سے بادل کے اوپر سے اور یہ کہ تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ واپس آئینگے آخر زمانہ میں لڑائی کرینگے اپنے بغض رکھنے والوں اور اپنے دشمنوں سے اور یہ کہ تحقیق حضرت علی اور باقی امام نہیں مرے بلکہ وہ باقی ہیں قیامت کے قائم ہونے تک اور نہیں راہ پاتی انپر موت اور نیز دعوی کیا انہوں نے کہ تحقیق حضرت علی پیغمبر ہیں اور یہ کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی ہے وحی کے اترنے میں انپر اور یہی دعوی کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی خدا تھے لعنت کرے انکو خدا اور اسکے فرشتے اور اسکی ساری خلقت قیامت کے دن تک اور اکھیڑ ڈالے خدا انکی نشانیوں کو اور ہلاک کرے انکی سبزی کو اور نہ کرے

المقالة الخامسة عشر

پندرہواں مقالہ

الا انهم بالغوا في غلوهم ومردوا على الكفر وتركوا الاسلام
وفارقوا الايمان وجحدوا الاله والرسل والتنزيل
نعوذ بالله ممن ذهب الى هذه المقالة ويتفرع من الغالية
البنانية وهم ينسبون الى بنان بن سمعان ومن جملة ترهاتهم
واباطيلهم ان الله على صورة الانسان كذبوا على الله
تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا قال عز وجل ليس كمثله
شيء وهو السميع البصير واما الطيارية من الغالية وهي
منسوبة الى عبد الله بن معاوية بن عبد الله بن جعفر
الطيار يقولون بالتناسخ وان روح آدم روح الله
فتناسخت فيه والمتعمقون من الغالية القائلون بالتناسخ
يزعمون ان الروح المنقولة الى هذه الدار بعد ان
خرجت من الدنيا بالموت اول ما تنتسخ في جمل ثم تنتقل
الى ما دون هيكله ابدا حالا بعد حال الى ان تنتقل الى
دود العذرة وما شاكل ذلك وهو آخر ما تنتسخ فيه
حتى قال بعضهم ان ارواح العصاة تنتسخ في الحديد و
الطين والفخار وتكون معذبة بالنار والطبخ والضرب
والسبك والابتذال والامتهان عقابا على اجرامهم و
اما المغيرية فمنسوبة الى مغيرة ابن سعد ادعى النبوة
وزعم ان الله نور على صورة رجل وادعى احياء
الموتى وغير ذلك واما المنصورية فمنسوبة الى
ابي منصور كان يزعم انه صعد الى السماء ومسح
الرب راسه وزعم ان عيسى اول خلق
الله ثم علي رضي الله عنه ورسل الله
لا تنقطع وان لا جنة ولا نار وتزعم هذه
الطائفة ان من قتل اربعين نفسا من مخالفيهم
دخل الجنة ويستحلون اموال الناس وان
جبرئيل عليه السلام اخطا بالرسالة وهو الكفر
الذي لا يشوبه شيء واما الخطابية
فمنسوبة الى ابي الخطاب يزعمون ان الائمة انبياء

پھر نیوالا اسلیئے کہ تحقیق یہ نہایت کو پہونچگئے ہیں اپنے غلو میں اور جم گیے کفر پر اور چھوڑ دیا
ہے انہوں نے اسلام کو اور جدا ہوگئے ہیں ایمان سے اور انکار کیا ہے انہوں نے خدا کو
پیغمبروں اور قرآن کو پس پناہ چاہتے ہیں ہم ساتھ خدا کے اس شخص سے جو گیا ہے
طرف اس بات کو اور پیدا ہوتا ہے فرقہ غالیہ سے فرقہ بنانیہ اور وہ نسبت کیے جاتے
ہیں طرف بنان بیٹے سمعان کی اور ان کی تمام افتراؤں اور جھوٹوں سے یہ ہے کہ
تحقیق اللہ تعالی آدمی کی صورت پر ہے جھوٹ بولا انہوں نے خدا پر بلند ہے
خدا تعالی اس سے بلند بہت فرمایا خدا تعالی نے نہیں مانند اسکے کوئی چیز اور وہ سننے
والا ہے اور دیکھنے والا اور لیکن فرقہ طیاریہ غالیہ سے اور یہ نسبت کیا گیا ہے
طرف عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار کے قائل ہیں ساتھ تناسخ کے
اور یہ کہ تحقیق روح آدم کی روح خدا کی ہے پس تناسخ کیا اسنے اسمیں اور
غور کرنیوالی فرقہ غالیہ سے جو قائل ہیں ساتھ تناسخ کے زعم کرتے ہیں یہ کہ تحقیق
روح نقل کیگئی طرف اس گھر کے پیچھے اسکے کہ نکلی ہے دنیا سے ساتھ مرنے
کے پہلا انتقال کرتی ہے بکری میں پھر نقل کیجاتی ہے طرف اس چیز کے جو حقیر ہے شکل
اسکی ہمیشہ ایک حال پر دوسرے حال کے پیچھے یہانتک کہ نقل کیجاتی ہے
طرف کیڑے پاخانہ کی اور اس چیز کے جو مشابہ ہے اسکے اور یہ پچھلا ہے اس چیز کا جو
انتقال کرتی ہے اسمیں یہانتک کہ کہا ہے بعض نے ان سے یہ کہ تحقیق گنہگاروں
کے روح نقل کیئے جاتے ہیں لوہے اور ٹھیکرے اور کچے برتن ہیں مٹی سے اور عذاب
دئے جاتے ہیں ساتھ آگ اور پکنے اور مارنے کے اور گلانے کے اور استعمال کرنے
اور خوار کرنے سے واسطے عذاب کرنیکے انکے گناہوں پر اور لیکن فرقہ مغیریہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف مغیرہ بن سعد کی دعوی کیا اسنے پیغمبری کا اور زعم کیا
اسنے یہ کہ تحقیق خدا نور ہے آدمی کی صورت پر اور دعوی کیا اسنے زندہ کرنے مردوں اور
ان کے غیر کا اور لیکن منصوریہ پس نسبت کیے گیے ہیں طرف ابی منصور کے یہ کہ زعم
کرتا تھا کہ تحقیق وہ چڑھا ہے طرف آسمان کے اور مسح کیا ہے پروردگار نے اسکے
سر کو اور زعم کیا اسنے یہ کہ تحقیق عیسے پہلا ہے خدا کی خلقت سے پھر حضرت علی
رضی اللہ عنہ اور خدا کے پیغمبر منقطع نہیں ہوتے اور یہ کہ نہیں ہے بہشت اور نہ
دوزخ اور زعم کرتا ہے یہ گروہ کہ تحقیق جو شخص قتل کرے چالیس آدمیونکو ان سے جو انکے
مخالف ہیں بہشت میں داخل ہوگا اور حلال جانتے ہیں لوگوں کا مال اور یہ کہ تحقیق
جبرئیل نے غلطی کی ہے پیغمبری پہونچانے میں اور یہ ایسا کفر ہے کہ نہیں ملتی اسمیں کوئی چیز اور
لیکن خطابیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف ابی خطاب کی زعم کرتے ہیں کہ تحقیق امام پیغمبر

اُمَنَاءُ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ رَسُوْلٌ نَاطِقٌ وَصَامِتٌ فَمُحَمَّدٌ
نَاطِقٌ وَعَلِيٌّ صَامِتٌ وَاَمَّا الْمَعْمَرِيَّةُ فَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ
وَانْفَرَدَتْ عَنِ الْخَطَّابِيَّةِ بِالزِّيَادَةِ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ
وَاَمَّا الْبَزِيْعِيَّةُ الْمَنْسُوْبَةُ اِلٰى بَزِيْعٍ زَعَمُوْا اَنَّ جَعْفَرًا
هُوَ اللّٰهُ فَلَا يُرٰى وَلٰكِنْ شُبِّهَ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ تَبَّا لَهُمْ
وَاَنَّهُمْ يَاْتِيْهِمُ الْوَحْيُ وَيُرْفَعُوْنَ اِلَى الْمَلَكُوْتِ تَبًّا لَهُمْ
مَا اَعْظَمَ فِرْيَتَهُمْ وَكَذِبَهُمْ وَاَبَاطِيْلَهُمْ بَلْ يَحُطُّوْنَ
اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ اِلَى الْهَاوِيَةِ وَالدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ بِمَقَالَتِهِمُ السُّوْءِ وَدَعْوٰهُمُ الزُّوْرِ وَاَمَّا
الْمُفَضَّلِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْمُفَضَّلِ الصَّيْرَفِيِّ
يَنْتَحِلُوْنَ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَقَوْلُهُمْ فِي الْاَئِمَّةِ كَقَوْلِ
النَّصَارٰى فِي الْمَسِيْحِ وَاَمَّا الشَّرِيْعِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ
اِلٰى شَرِيْعٍ فَزَعَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي خَمْسَةِ اَشْخَاصٍ
اَلنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَهُمُ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَ
عَقِيْلٌ وَاَمَّا السَّبَائِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ سَبَا مِنْ دَعْوٰهُمْ اَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَمُتْ وَاَنَّهٗ يَرْجِعُ
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالسَّيِّدُ الْحِمْيَرِيُّ مِنْهُمْ وَ
اَمَّا الْمُفَوَّضِيَّةُ فَهُمُ الْقَائِلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ فَوَّضَ
تَدْبِيْرَ الْخَلْقِ اِلَى الْاَئِمَّةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَقْدَرَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَلْقِ الْعَالَمِ
وَتَدْبِيْرِهٖ وَاِنْ كَانَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
وَكَذٰلِكَ قَالُوْا فِي حَقِّ عَلِيٍّ وَمِنْهُمْ مَنْ اِذَا رَاَى
السَّحَابَ سَلَّمَ عَلَيْهِ يَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا فِيْهِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا
مِنْ قَبْلُ وَاَمَّا الزَّيْدِيَّةُ فَاِنَّمَا سُمُّوْا بِذٰلِكَ لِمَيْلِهِمْ
اِلٰى قَوْلِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فِي تَوْلِيَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ
اَمَّا الْجَارُوْدِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِي الْجَارُوْدِ
زَعَمُوْا اَنَّ عَلِيًّا وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الْاِمَامُ وَقَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَّ عَلٰى عَلِيٍّ
بِصِفَتِهٖ لَا بِاِسْمِهٖ وَيَسُوْقُوْنَ الْاِمَامَةَ اِلَى الْحُسَيْنِ ثُمَّ سُوْقُهُمْ

امانت دار! وہ ہر وقت مین پیغمبر ہے بولنے والا اور چپ کرنیوالا پس
محمد بولنے والا ہے اور علی چپ کرنیوالا ہے اور لیکن فرقہ معمریہ پس اسیطرح
کہتے ہین اور جدا ہوا ہے خطابیہ سے ساتھ زیادتی کے نمازنکی ترک کرنے مین
اور لیکن بزیعیہ جو نسبت کیا گیا ہے طرف بزیع کی زعم کیا ہے انہون نے
کہ تحقیق جعفر خدا ہے پس نہین دیکھا جاتا و لیکن مانند اس صورت کی ہلاکت
ہووے واسطے ان کے اور یہ کہ تحقیق انکے پاس آتا ہے وحی اور اٹھائے
جاتے ہین طرف ملکوت کے ہلاکت ہووے واسطے انکے کیا عجب، افترا انکا اور
اور جھوٹ انکا اور انکی جھوٹی باتین بلکہ اُتارے جاتے ہین طرف نیچے تر نیچے جگہون
کے ہاویہ اور نیچے والے طبقے تک آگ سے بسبب انکی بری بات اور انکی جھوٹے
دعوی کے اور لیکن طریقہ مفضلیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف مفضل صراف
کے پیغمبری کا جھوٹ اپنے پر باندہتے ہین اور قول انکا اماموں مین مانند
قول نصاری کے ہے مسیحؑ کے شان مین اور لیکن فرقہ شریعیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف شریع کے زعم کیا ہے اُنہون نے کہ تحقیق خدا تعالی پانچ
آدمیون مین ہے پیغمبر اور انکی اولاد مین اور انکی اولاد یہ چار ہین عباس اور علی
اور جعفر اور عقیل اور لیکن سبائیہ پس نسبت کی گئے ہین طرف عبد اللہ بن
سبا کے انکے دعوے سے یہ ہے کہ تحقیق حضرت علی نہین مرا اور تحقیق وہ
واپس آئینگے پہلے دن قیامت کے اور سید حمیری انہین سے ہے اور لیکن
مفوضیہ پس یہ قائل ہین اس بات کے کہ تحقیق خدا تعم نے سپرد کی ہے تدبیر
خلقت کی طرف اماموں کے اور تحقیق خدا تعم نے قدرت دی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جہان کے پیدا کرنے اور اوسکی تدبیر پر اور
یہ کہ تحقیق خدا نے نہین پیدا کیا اس جہان سے کسی چیز کو اور اسیطرح
کہا ہے اُنہون نے حضرت علی کے حق مین اور ان سے وہ لوگ ہین کہ جب
دیکھتے ہین بادل کو سلام کرتے ہین حضرت علی پر زعم کرتے ہین کہ حضرت علی
بادل مین ہین اوسطریق پر جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور لیکن زیدیہ پس تحقیق
یہ نام رکھے گئی ہین ساتھ اس نام کے واسطے انکے میلانکے طرف قول زید بن علی کی حضرت
ابی بکر اور عمر کے والی کرنے مین اور لیکن جارودیہ پس نسبت کی گئے ہین طرف ابی جارود
کے اُنہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصی
ہین انکیواسطے وصیت کیگئی ہے اور یہی امام برحق ہے اور کہتے ہین کہ تحقیق پیغمبر خداؐ
نے تصریح کی ہے علی پر ساتھ انکی صفت کے نہ نام کے اور چلاتے ہین امانت کو طرف حسین کی پہر

فيهم من خرج عنهم واما السليمانية فمنسوبة الى سليمان
بن كثير قال زرقان زعموا ان عليا كرم الله وجهه
كان اماما وان بيعة ابي بكر وعمر خطأ لا يستحقان
اسم الفسق وان الامة تركت الاصلح واما الابترية
فمنسوبة الى الابتر وهو النواء وكان يلقب به
وزعموا ان بيعة ابي بكر وعمر ليست بخطأ لان
عليا ترك الامارة وهم يقفون في عثمان ويقولون
علي امام حين بويع واما النعيمية فمنسوبة الى
نعيم بن اليمان وهي تقول بقول الابترية الا انها
تبرأت من عثمان بن عفان ونعته وكفرت به واما اليعقوبية فيقولون
بامامة ابي بكر وعمر وينكرون الرجعة فهي تنسب الى رجل يقال له يعقوب
ومنهم من تبرأ من ابي بكر وعمر ويقول بالرجعة **فصل** واما الرافضة
فالاربعة عشر فرقة التي تفرعت عنها فاولها القطعية
سموا بذلك لقطعهم على موت موسى بن جعفر فساقوا
الامامة الى محمد بن الحنفية وهو القائم المنتظر
والثانية الكيسانية وهي منسوبة الى كيسان
يقولون بامامة محمد بن الحنفية لانه دفع اليه
الراية بالبصرة والثالثة الكربية وهم اصحاب
ابن كرب الضرير والرابعة العميرية وهم اصحاب
عمير وهو امامهم الى خروج المهدي والخامسة
المحمدية وقد زعمت ان القائم محمد بن عبد الله بن
الحسن بن الحسين وانه اوصى الى ابي منصور دون بني هاشم كما اوصى
موسى عليه السلام الى يوشع بن نون دون ولده وولد هارون واما
السادسة الحسينية زعمت ان ابا منصور اوصى الى ابنه الحسين بن
ابي منصور وهو الامام بعده واما الناووسية فلقبوا
لانهم نسبوا الى ناوس البصري الذي هو رئيسهم
ويقولون بامامة جعفر وانه حي لم يمت بعد وانه
القائم وهو المهدي واما الاسماعيلية [illegible]

اُن لوگون مین جو نکلے ہین اور لیکن سلیمانیہ پس منسوب ہین طرف سلیمان بیٹے
کثیر کے کہا ہے زرقان نے زعم کیا ہے اونہون نے یہ کہ تحقیق علی تھا امام اور
یہ کہ تحقیق بیعت امت کی ساتھ حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت عمر کی خطا ہے استحقاق
نہین رکھتے فضیلت کا حضرت علی پر اور یہ کہ تحقیق امت نے چھوڑ دیا امر کو جو بہت نیک تھا
اور لیکن ابتریہ پس نسبت کیے گئے ہین طرف ابتر کی اور وہ نواء ہے اور لقب کیا گیا تھا
ساتھ ابتر کے اور انہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق بیعت حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت
عمر کی خطا نہین ہے اس واسطے کہ تحقیق حضرت علی نے خود چھوڑ دیا امارت کو اور
توقف رکھتے ہین حضرت عثمان مین اور کہتے ہین کہ حضرت علی امام ہین اس وقت جو بیعت
کیے گئے تھے اور لیکن نعیمیہ پس منسوب ہین طرف نعیم بیٹے یمان کی اور یہ قائل ہین ساتھ
قول ابتریہ کی مگر یہ کہ تحقیق بیزار ہوئے ہین عثمان بن عفان سے اور [illegible] انہون نے ساتھ انکے اور
لیکن یعقوبیہ پس قائل ہین ساتھ حضرت ابی بکر صدیق [illegible] انکار کرتے
ہین واپس آنے کا پس یہ فرقہ نسبت کیا گیا ہے طرف ایک شخص کے جو کہا جاتا ہے واسطے اسکے
یعقوب اور بعضے ایسے وہ ہین جو بیزار ہوئے ہین حضرت ابی بکر اور عمر سے اور قائل ہین واپس
آنے کے **فصل** اور لیکن رافضہ پس چودہ فرقہ ہین وہ جو پیدا ہوئے ہین اس سے
پس پہلا انکا قطعیہ ہے نام رکھے گئے ساتھ اسکے واسطے انکے قطع کرنے کے
موسیٰ بن جعفر کی موت پر اور چلایا ہے انہون نے امامت کو طرف محمد بیٹے حنفیہ کی اور وہ
امام منتظر کیا گیا اور دوسرا کیسانیہ ہے اور نسبت کیا گیا [illegible] اور وہ قائل
ہین ساتھ امامت محمد بیٹے حنفیہ کے اس واسطے کہ تحقیق [illegible] دیا گیا تھا
جھنڈا بصرہ مین اور تیسرا فرقہ کربیہ ہے اور یہ اصحاب ابن کرب ضریر کے ہین
اور چوتھا عمیریہ ہے اور وہ اصحاب عمیر کے ہین اور وہ انکا امام ہے امام مہدی کے
نکلنے تک اور فرقہ پانچوان محمدیہ ہے اور تحقیق انہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق امام
قائم محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسین ہے اور تحقیق [illegible] وصیت کی ہے امامت کی طرف
ابی منصور کے سوا بنی ہاشم کے جس طرح کہ وصیت کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے طرف یوشع
بن نون کو سوا بیٹے اپنے اور بیٹے ہارون کے اور لیکن فرقہ چھٹا حسینیہ ہے
اونہون نے گمان کیا ہے کہ تحقیق ابی منصور نے وصیت کی طرف بیٹے اپنے حسین بن
اور وہ امام ہین پیچھے اسکے اور لیکن ناووسیہ لقب رکھے گئے ہین ساتھ اسکے اس واسطے کہ
تحقیق نسبت کیے گئے ہین طرف ناوس بصری کی جو انکا سردار تھا اور قائل ہین ساتھ امامت
جعفر صادق کے اور یہ کہ تحقیق وہ زندہ ہین ابتک نہین مرے اور یہ کہ وہ تحقیق وہ قائم
[illegible] مہدی ہین اور لیکن فرقہ اسمعیلیہ پس تحقیق کہا ہے انہون نے کہ تحقیق
جعفر مرے ہین اور امام ان کے پیچھے اسماعیل ہین اور کہا ہے انہون نے [illegible]

يملك وهو المنتظر واما القرامطية فهم يسوقون الامامة الى جعفر وان جعفر انص على دراية محمد بن اسمعيل ومحمد لم يمت هو حي وهو المهدي واما المباركية فمنسوبة الى رئيسهم المبارك زعموا ان محمد ابن اسمعيل مات وان الامامة في ولده واما الشميطية فمنسوبة الى رئيسهم يقال له يحيى بن شميط زعموا ان الامام جعفر ثم محمد بن جعفر ثم في ولده واما المعمرية يقال لهم الافطحية لان عبد الله بن جعفر كان افطح الرجلين يقولون ان الامام بعد جعفر ابنه عبد الله وهم عدد كثير واما الممطورية سموا بذلك لانهم ناظروا يونس ابن عبد الرحمن وهو من القطعية الذين يقطعون على موت موسى بن جعفر فقال لهم يونس انتم اهون من الكلاب الممطورة فلزمهم هذا اللقب ويسمون الواقفة لوقوفهم على موسى بن جعفر وقولهم هو حي لم يمت ولا يموت وهو المهدي عندهم واما الموسوية فسموا بذلك لوقوفهم في موسى وقولهم لا ندري أميت هو ام حي وقالوا ان صحت امامة غيره انفذوها واما الامامية فيسوقون الامامة الى محمد بن الحسين وانه القائم المنتظر الذي يظهر فيملأ الارض عدلا كما ملئت جورا واما الزرارية فهم اصحاب زرارة ادعى ما ادعت المعمرية وقيل انه ترك مقالتها وانه سال عبد الله بن جعفر عن مسائل ولم يعلمه فصار الى موسى ابن جعفر فقد شبهت مذاهب الروافض باليهودية قال الشعبي محبة الروافض محبة اليهود وقالت اليهود لا تصلح الامامة الا لرجل من ال داؤد وقالت الرافضة

وہ بادشاہ ہوگا اور جسکی انتظاری کیگئی ہے اور قرامطیہ پس وہ پہونچاتے ہیں امامت جعفر تک اور یہ کہ تحقیق جعفر نے تصریح کی ہے محمد بن اسمٰعیل کی درایت اور علم پر اور محمد نہیں مرا ہے اور وہ زندہ ہے اور وہی مہدی ہے اور لیکن فرقہ مبارکیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف سردار اپنے مبارک کی اونہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق محمد بن اسمٰعیل مرگیا اور یہ کہ تحقیق امامت اسکی اولاد مین ہے اور لیکن فرقہ شمیطیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف سردار اپنے کی جو کہا جاتا ہے اسکو یحیی بن شمیط زعم کیا ہے کہ تحقیق امام جعفر ہے پہر اسکی اولاد پہر اسکے پوتون مین اور لیکن فرقہ معمریہ کہا جاتا ہے انکو افطحیہ اسواسطے کہ تحقیق عبد اللہ بن جعفر تہا چوڑے اور موٹے پاؤن والا کہتے ہین تحقیق امام پیچھے جعفر کے بیٹا انکا عبد اللہ ہے اور یہ بڑی جماعت ہین اور لیکن فرقہ ممطوریہ نام رکھے گئے ساتھ اسکے اسواسطے کہ انہون نے مناظرہ کیا ہے یونس بن عبد الرحمن کے ساتھ اور وہ قطعیہ سے ہے وہ جو قطع کرتے ہین موسی بن جعفر کے مرنے پر پس کہا ہے واسطے انکے یونس نے تم خوارتر ہو کتون سے جو مینہ سے مارے گئے ہین پس لازم ہو گیا انکو یہ نام اور نام رکھے جاتے ہین واقفہ واسطے انکے ٹہیرنے کے موسی بن جعفر پر اور واسطے انکے کہنے کے کہ وہ زندہ ہین نہین مرے اور نہ مرینگے اور وہی مہدی ہین انکے نزدیک اور لیکن موسویہ پس نام رکھے گئے ہین ساتھ اس نام کے واسطے انکے توقف کے موسی مین اور واسطے انکے کہنے کے کہ ہم نہین جانتے آیا مرگیا ہو وہ یا زندہ ہو اور کہا ہے انہون نے کہ اگر صحیح ہوتی امامت غیر موسی کی تو جاری کرتے اسکو اور لیکن امامیہ پس چلاتے ہین امامت کو طرف محمد بن حسین کی اور یہ کہ تحقیق وہ امام ہے قایم انتظار کیا گیا وہ جو ظاہر ہوگا پس بہر دیگا زمین کو انصاف سے جیسے کہ بہری گئی ہے ظلم سے اور لیکن فرقہ زراریہ پس وہ اصحاب زرارہ کے ہین دعوی کیا ہے زرارہ نے جو دعوی کیا معمریہ نے اور کہا گیا کہ تحقیق اسنے چھوڑ دیا ہے اپنی بات کو اور یہ کہ تحقیق اسنے سوال کیا تھا عبد اللہ بن جعفر کو چند مسئلون سے اور نہ سکھائے عبد اللہ نے اسکو وہ مسئلے پس گیا طرف موسی بن جعفر کی پس تحقیق تشبیہ دی گئی رافضیون کے مذہب کی ساتھ یہودیت کے کہا ہے شعبی نے محبت رافضیون کی محبت یہود کی ہے اور کہا ہے یہود نے نہین لایق ہے امامت مگر واسطے ایک مرد کے آل داود کی اولاد سے اور کہا ہے رافضیون نے

لا تصلح الإمامة إلا لرجل من ولد علي بن أبي طالب وقالت اليهود لا جهاد في سبيل الله حتى يخرج المسيح الدجال وينزل بسبب من السماء وقالت الروافض لا جهاد في سبيل الله حتى يخرج المهدي وينادي منادٍ من السماء وتؤخر اليهود صلوة المغرب حتى تشتبك النجوم وكذلك الروافض يؤخرونها واليهود تزول عن القبلة شيئا وكذلك الرافضة واليهود تنور في الصلوة وكذلك الرافضة واليهود تسدل أثوابها في الصلوة وكذلك الروافض و اليهود تستحل دم كل مسلم وكذلك الروافض واليهود لا ترى على النساء عدة وكذلك الرافضة واليهود لا ترى في الطلاق الثلث شيئا وكذلك الروافض واليهود حرفت التورية وكذلك الرافضة حرفوا القرآن لأنهم قالوا القرآن غير وبدل و خولف بين نظمه وترتيبه وأحيل عما أنزل عليه و قرئ على وجوه غير ثابتة عن الرسول وإنه قد نقص منه وزيد فيه واليهود يبغضون جبرئيل عليه السلام ويقولون هو عدونا من الملئكة وكذلك صنف من الروافض يقولون غلط جبرئيل عليه السلام بالوحي إلى محمد صلى الله عليه وسلم وإنما بعث إلى علي كذبوا تبا لهم إلى آخر الدهر **فصل** وأما المرجية ففرقها اثنا عشرة فرقة الجهمية والصالحية والشمرية واليونسية واليونانية والنجارية و الغيلانية والشبيبية والحنفية والمعاذية و المريسية والكرامية وإنما سموا المرجية لأنها زعمت أن الواحد من المكلفين إذا قال لا إله إلا الله محمد رسول الله وفعل بعد ذلك سائر المعاصي لم يدخل النار أصلا وإن الإيمان قول بلا عمل والأعمال الشرائع والإيمان قول مجرد

لائق نہین ہے امامت مگر واسطے ایک مرد کی اولاد علی بن ابیطالب سے اور کہا ہے یہود نے نہین جہاد خدا کے رستہ مین یہانتک کہ نکلے کانا دجال اور اترے عیسیٰ ع ساتھ سبب کے آسمان سے اور کہا ہی رافضیون نے نہین جہاد بیچ راہ خدا کی یہانتک کہ نکلے امام مہدی اور پکارے پکارنیوالا آسمان سے اور تاخیر کرتے ہین یہود نماز مغرب مین یہانتک کہ ستارے آپسمین جمع ہوجاوین اور اسیطرح رافضی تاخیر کرتے ہین نماز مغرب کی اور یہود پہرتے ہین قبلہ سے تہوڑا اور اسی طرح رافضی اور یہود روشنی کرتے ہین نماز صبح مین اور اسیطرح رافضی اور یہود لٹکاتے ہین کپڑے اپنے نمازمین اور اسیطرح رافضی اور یہود حلال جانتے ہین خون ہر مسلمان کا اور اسیطرح رافضی اور یہود نہین دیکھتے اوپر عورتون کے عدت اور اسیطرح رفضی اور یہود نہین دیکھتے تین طلاق مین کچہ چیز اور اسیطرح رفضی اور یہود نے تحریف کیا ہے تورات کو اور اسیطرح رفضیون نے تحریف کیا قرآن کو اسواسطے کہ تحقیق انہون نے کہا ہے کہ قرآن تغیر اور تبدل کیا گیا ہے اور مخالفت کیگئی ہے درمیان اوسکی نظم اور ترتیب کو اور پہیر اگیا ہی کہ پہیر سے جو اتارا گیا ہے اسپر اور پڑہا گیا ہے اون طریقو پر جو کہ پیغمبر خدا سے ثابت نہین ہین اور یہ کہ تحقیق کم کیا گیا ہے اس سے اور زیادتی کیگئی ہی اوسمین اور یہود دشمنی رکھتے ہین جبرائیل ع سے اور کہتے ہین کہ وہ ہمارا دشمن ہے فرشتون سے اور اسیطرح ایک گروہ رافضیون سے کہتے ہین غلطی کی ہے جبرائیل ع نے ساتھ وحی لانے کے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سوا اسکے نہین پیغمبری بہیجی گئی ہے طرف علی ع کے جہوٹ بولا اونہون نے ہلاکت واسطے انکی آخر زمانہ تک **فصل** اور لیکن مرجیہ پس اونکے گروہ بارہ فرقے ہین جہمیہ اور صالحیہ اور شمریہ اور یونسیہ اور یونانیہ اور نجاریہ اور غیلانیہ اور شبیبیہ اور حنفیہ اور معاذیہ اور مریسیہ اور کرامیہ اور نہین نام رکھے گئی مرجیہ مگر اسواسطے کہ تحقیق انہون نے زعم کیا یہ کہ تحقیق ایک تکلیف دیے گیون سے جب کہے نہین کوئی لائق عبادت کے سوا خدا کے محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے اور کرے پیچھے اسکے سب گناہ تو نہین داخل ہوگا دوزخ مین ہرگز اور یہ کہ تحقیق ایمان قول ہے سوا عمل کے اور عمل احکام ہین مقرر کیے گئے اور ایمان صرف کلمہ توحید کو کہنا ہے

والناس لا يتفاضلون في الايمان وان ايمانهم
وايمان الملئكة والانبياء واحد لا يزيد ولا ينقص
ولا يستثنى فيه فمن اقر بلسانه ولم يعمل فهو
مؤمن **فصل** واما الجهمية فمنسوبة
الى جهم بن صفوان وكان يقول الايمان هو
المعرفة بالله ورسوله وجميع ما جاء من عنده
فقط وزعموا ان القران مخلوق وان الله تعالى
لم يكلم موسى وانه تعالى لم يتكلم ولا يرى
ولا يعرف له مكان وليس له عرش ولا كرسي
ولا هو على العرش وانكروا الموازين وعذاب القبر
وكون الجنة والنار مخلوقتين وادعوا انهما
اذا خلقتا تفنيان والله عز وجل لا يكلم خلقه
ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولا ينظر اهل الجنة
الى الله تعالى ولا يرونه فيها وان الايمان معرفة
القلب دون اقرار اللسان وانكروا جميع صفات
الحق عز وجل تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا
واما الصالحية فانها سميت بذلك لقولها
بمذهب ابي الحسين الصالحي وكان يقول الايمان
هو المعرفة والكفر هو الجهل وان قول من
قال ثالث ثلاثة ليس بكفر وان كان لا يظهر
الا من كان كافرا وان لا عبادة
الا الايمان واما اليونسية فمنسوبة
الى يونس البربري وتزعم ان الايمان
هو المعرفة والخضوع والمحبة لله عز
وجل وان من ترك خصلة منها فهو
كافر واما الشمرية فمنسوبة
الى ابي شمر تزعم ان الايمان
هو المعرفة والخضوع والمحبة
والاقرار بانه واحد ليس كمثله شيء

اور آدمی ایمان مین ایک دوسرے سے زیادتی نہین رکھتے اور
یہ کہ تحقیق ایمان انکا اور ایمان فرشتون اور پیغمبرون کا ایک ہی نہ زیادہ
ہوتا ہے اور نہ کم اور انشاء اللہ ایمان مین نہ کہے پس جو شخص اقرار کرے ساتھ زبان
اپنی کے اور نہ عمل کرے پس وہ مومن ہے **فصل** اور لیکن جہمیہ پس نسبت دیا گیا
ہے طرف جہم بن صفوان کی اور کہا کرتا تھا ایمان پہچانتا ہے خدا اور اسکے
پیغمبر کا اور سب اوس چیز کا جو آئی ہے خدا تعالیٰ کے پاس سے پس گمان اور دعویٰ
کرتے ہین کہ تحقیق قرآن مخلوق ہے اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے نہین
کلام کی موسیٰ سے اور تحقیق خدا تعالیٰ نے نہین کلام کی اور نہ دیکھا جاتا
ہے اور نہ پہچانا جاتا ہے واسطے اوسکے مکان اور نہین واسطے اسکے عرش
اور نہ کرسی اور نہ وہ عرش پر ہے اور انہون نے انکار کیا ہے میزان اور عذاب
قبر اور بہشت اور دوزخ کے پیدا کی جانیکا اور انہون نے اسبات کا دعویٰ
کیا ہے کہ تحقیق وہ دونون جب پیدا کی جاوینگے فنا ہو جاوینگے اور خدا تعالیٰ نہین کلام
کریگا خلقت اپنی سے اور نہ دیکھیگا طرف اون کے دن قیامت کے اور نہ دیکھینگے
بہشت والے طرف اللہ تعالیٰ کے اور نہ دیکھینگے اسکو بیچ بہشت کے اور یہ کہ تحقیق ایمان
پہچانتا ہے دل کا نہ اقرار کرنا زبان کا اور انہون نے انکار کیا ہے خدائے
غالب اور بزرگ کی سب صفتون کا بلند اور پاک ہے خدا اونکی باتون سے
بلند بڑا اور لیکن فرقہ صالحیہ پس تحقیق یہ نام رکھے گئے ساتھ اسکے واسطے انکے
کہنے کے ساتھ مذہب ابی حسین صالحی کے اور یہ کہتا تھا کہ ایمان وہ پہچاننا
ہے خدا کا نام اور کفر نہ جاننا ہے خدا کا اور یہ کہ تحقیق قول اس شخص کا
جو کہتا ہے اوس نے خدا تیسرا ہے تینون سے کفر نہین ہے اگرچہ نہین ظاہر ہوتا
یہ قول مگر اوس شخص سے جو ہے کافر اور یہ کہ نہین ہے کوئی
عبادت سوائے ایمان کے اور لیکن فرقہ یونسیہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف یونس بربری کی اور اسنے یہ زعم
کیا ہے کہ تحقیق ایمان ہی معرفت خدا کی اور عاجزی
خدا کے واسطے اور خدائے غالب و بزرگ کی محبت ہے اور
یہ کہ تحقیق جو شخص چھوڑ دیوے کسی خصلت کو ایمان کی خصلتون
سے پس وہ کافر ہے اور لیکن شمریہ پس وہ نسبت کیا گیا ہے
طرف ابی شمر کی اس نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان یہی خدا کی معرفت اور
اسکو واسطے عاجزی اور محبت کرنی ہے اور یہ اقرار کرنا کہ تحقیق خدا ایک ہے نہین کوئی

تم ذلك باستجماعه ايمان وقال ابو شمر لا اسمي من ارتكب
الكبيرة فاسقا على الاطلاق دون ان اقول فاسق
في كذا وكذا واما اليونانية فمنسوبة الى يونان زعموا
ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسله و
ما لا يجوز في العقل لا يفعله واما النجارية فمنسوبة
الى حسين بن محمد بن عبد الله النجار يقولون
ان الايمان هو المعرفة بالله وبرسله وفرائضه
المجتمع عليها والخضوع له والاقرار باللسان فمن
جهل منه شيئا وقامت عليه الحجة ولم يقر به
كان كافرا واما الغيلانية فمنسوبة الى غيلان
وافقوا الشمرية وزعموا ان العلم محدوث الاشياء
ضروري والعلم بالتوحيد هو العلم باللسان و
في حكاية زرقان ان غيلان كان يقول بان الايمان
هو الاقرار باللسان وهو التصديق واما الشبيبية
فهم اصحاب محمد بن شبيب زعموا ان الايمان هو
الاقرار بالله والمعرفة بوحدانيته ونفي التشبيه عنه
وزعم محمد ان الايمان كان في ابليس وانما كفر
لاستكباره واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة
النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة و
الاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما
ذكره البرهوتي في كتاب الشجرة واما المعاذية فمنسوبة
الى معاذ الموصلي كان يقول من ترك طاعة الله يقال
له انه فسق ولا يقال فاسق والفاسق ليس بعدو الله
ولا ولي الله واما المريسية فمنسوبة الى بشر المريسي
يزعمون ان الايمان هو التصديق وان التصديق
يكون بالقلب واللسان والى هذا كان يذهب
ابن الراوندي وزعم ايضا ان السجود للشمس ليس
بكفر ولكنه امارة الكفر **فصل** واما الكرامية
فمنسوبة الى ابي عبد الله بن كرام زعموا ان الايمان

اوسیطرح مانند نہین ہے اور یہ سب مجموعہ ایمان ہے اور ابوشمر نے کہا ہے
کہ مین نہین نام رکھتا اوس شخص کا جو مرتکب ہو یعنی کرے گناہ کبیرہ فاسق مطلق
سوا اتنی بات کہ مین کہتا ہون فاسق ہے فلانے گناہ مین اور لیکن فرقہ یونانیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف یونان کی انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان وہ خدا
کی معرفت ہے اور اقرار کرنا ہے ساتھ خدا اور اسکے پیغمبرونکے اور جو چیز کہ اسکا کرنا
درست نہین ہے عقل مین خدا اسکو نہین کرتا اور لیکن فرقہ نجاریہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف حسین بن محمد عبد اللہ نجار کے کہتے ہین کہ تحقیق ایمان وہ
پہچاننا ہے خدا اور اسکے پیغمبرون اور اسکے فرضون متفق علیہ کا اور عاجزی کرنا
واسطے اسکے اور اقرار کرنا ساتھ زبان کے پس جس وقت کہ جاہل ہووے اس سے
کسی چیز کا اور قائم ہووے اسپر دلیل اور نہ اقرار کرے ساتھ اسکے ہوگا
کافر اور لیکن غیلانیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف غیلان کی موافق ہوئے ہین
فرقہ شمریہ کے اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق علم ساتھ نیا پیدا ہونے چیزون کے دلیل کا
محتاج نہین ہے اور علم ساتھ ایک ہونے خدا کے یہی علم ہے ساتھ زبان کے اور زرقان
کی حکایت میں یہ واقع ہے کہ تحقیق غیلان قائل تھا ساتھ اسبات کے کہ تحقیق
ایمان یہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے اور یہی اقرار تصدیق ہے اور لیکن فرقہ
شبیبیہ پس وہ اصحاب ہین محمد بن شبیب کے انہون نے یہ زعم کیا کہ تحقیق ایمان وہ معرفت
ہے خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا کے اور شناخت ساتھ اسکے وحدانیت کے اور دور
کرنا تشبیہ کا اس سے اور محمد نے زعم کیا ہے کہ شیطان میں ایمان تھا اور نہین کافر ہوا
مگر واسطے اسکی تکبر کے اور لیکن حنفیہ پس وہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے یار
ہین انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان وہ معرفت ہے خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا اور
اسکے رسول کے اور اس چیز کو جو آئی ہے خدا کے پاس سے اجمالی طور پر جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو
برہوتی نے کتاب شجرہ میں اور لیکن معاذیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف معاذ موصلی کی کہا کرتا تھا
جو شخص چھوڑ دیوے خدا کی فرمانبرداری کو کہا جاوے اسکو کہ اوسنے فسق کیا ہے اور نہ کہا جاوے
اسکو فاسق اور فاسق نہ دشمن ہے خدا کا اور نہ دوست ہے خدا کا اور لیکن فرقہ مریسیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف بشر مریسی کی یہ زعم کرتے ہین کہ تحقیق ایمان یہی تصدیق ہے
اور تحقیق تصدیق ہوتی ہے ساتھ دل اور زبان کے اور اس قول کی طرف
جاتا تھا ابن راوندی اور یہ بھی زعم کیا ہے کہ تحقیق سورج کو سجدہ کرنا
کفر نہین ہے ولکن علامت ہے کفر کی **فصل** اور لیکن کرامیہ پس منسوب ہین طرف
ابی عبد اللہ بن کرام کے انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان

هو الاقرار باللسان دون القلب وان المنافقين كانوا مؤمنين في الحقيقة ومن قواعدهم ان الاستطاعة تتقدم الفعل مع وجود كونها مقارنة له بخلاف ما قال اهل السنة من انها مع الفعل ولا يجوز ان تتقدم منه من غير شرط ومؤلفو كتبهم ابو الحسين الصالحي وابن الراوندي ومحمد بن شبيب والحسين بن محمد النجار واكثر ما يكون مذهبهم بالمشرق ونواحي خراسان

فصل في ذكر فرقة المعتزلة والقدرية وانما سموا المعتزلة لاعتزالهم الحق وقيل لاعتزالهم اقاويل المسلمين لان الناس كانوا مختلفين في مرتكب الكبيرة فقال بعضهم هم مؤمنون بما معهم من الايمان وقال بعضهم هم كافرون واحدث واصل بن عطاء قولا ثالثا وفارق المسلمين واعتزل المؤمنين فقال ما هم بمؤمنين ولا كافرين فسموا بذلك المعتزلة وقيل انما سموا بذلك لاعتزالهم مجلس الحسن البصري رحمة الله عليه فمر الحسن بهم وقال هؤلاء معتزلة فلقبوا بذلك وهم يقتدون بعمرو بن عبيد وانما غضب الحسن البصري على عمرو بن عبيد عوتب في ذلك فقال اتعاتبونني في رجل رأيته يسجد للشمس من دون الله في المنام وسميت القدرية لردهم قضاء الله عز وجل وقدره في معاصي العباد واثباتهم لها بانفسهم ومذهب المعتزلة والجهمية والقدرية في نفي الصفات واحد وقد ذكرنا بعض مذاهبهم في الاعتقاد ومؤلفو كتبهم ابو الهذيل وجعفر بن حرب الخياط والكعبي وابو هاشم وابو عبد الله البصري وعبد الجبار بن احمد الهمداني واكثر ما يكون مذهبهم بالعسكر والاهواز وجهرم وهم ست فرق الهذيلية والنظامية والمعمرية والجبائية

یہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے نہ تصدیق ساتھ دل کے اور یہ کہ تحقیق منافق تھے مومن حقیقت میں اور گروہ کے قول سے یہ ہے کہ تحقیق توانائی اور قدرت پہلے ہوتی ہے فعل سے باوجود اسکے مقارن ہونے کے واسطے فعل کے برخلاف اسکے جو کہا ہے اہل سنت نے یہاں سے کہ تحقیق قدرت ساتھ فعل کے ملی ہوئی ہے اور نہیں درست ہے قدرت کہ ہو مقدم اس سے بغیر شرط کے اور تصنیف کرنے والے انکی کتابوں کے یہ لوگ ہیں ابو حسین صالحی اور ابن راوندی اور محمد بن شبیب اور حسین بن محمد نجار اور اکثر انکا مذہب مشرق اور خراسان کے گرد ہے

فصل

معتزلہ اور قدریہ کی باتیں بیان کرنے میں اور نہیں نام رکھے گئے معتزلہ مگر واسطے کنارہ پکڑنے کے حق سے اور کہا گیا ہے کہ واسطے انکے کنارہ پکڑنے کے مسلمانوں کی باتوں سے اس واسطے کہ تحقیق لوگ مختلف تھے اس شخص میں جو گناہ کبیرہ کو کرے پس بعض نے کہا ہے وہ مومن ہیں ساتھ اس چیز کے جو ساتھ انکے ہے ایمان سے اور بعضوں نے کہا ہے وہ کافر ہیں پس پیدا کیا واصل بن عطا نے قول تیسرا اور جدا ہوا ہے مسلمانوں سے اور کنارہ پکڑا ہے اس نے مومنوں سے پس کہا ہے اس نے کہ نہیں ہیں وہ مومن اور نہ کافر پس نام رکھے گئے ہیں بہ سبب اسکے معتزلہ اور کہا گیا ہے نہیں نام رکھے گئے ساتھ اسکے مگر واسطے انکے کنارہ پکڑنے کے حسن بصری رحمۃ اللہ کی مجلس سے پس گذرے حسن بصری انپر اور کہا یہ لوگ معتزلہ ہیں پس نام رکھے گئے ساتھ اسکے اور وہ عمرو بن عبید کی اقتدا کرتے ہیں اور جب غصے ہوئے حسن بصری عمرو بن عبید پر تو سزا دی گئی حسن بصری کو اس غصہ کرنے میں پس کہا حسن بصری نے کیا تم مجھے سزا دیتے ہو ایسے شخص کے بارہ میں جو دیکھا ہے میں نے اسکو سجدہ کرتے سورج کو سوا خدا کے خواب میں اور نام رکھے گئے ہیں قدریہ واسطے انکے رد کرنیکے خدا غالب و بزرگ کی قضا اور قدر کو گناہوں میں اور واسطے انکے ثابت کرنیکے ان گناہوں کو بذات خود اور مذہب معتزلہ اور جہمیہ اور قدریہ کا صفات خدا کے انکار میں ایک ہی ہے اور تحقیق ہمنے ذکر کیا ہے انکے بعض مذہبوں کو اعتقاد میں اور تصنیف کرنیوالے انکی کتابوں کے یہ لوگ ہیں ابو ہذیل اور جعفر بن حرب درزی اور کعبی اور ابو ہاشم اور ابو عبد اللہ بصری اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی اور اکثر انکا مذہب ان جگہوں میں ہے عسکر اور اہواز [illegible] ہیں انکے یہ نام ہیں ہذیلیہ اور نظامیہ اور [illegible]

والكعبية والبهشمية والذي اجمعت عليه فرق المعتزلة نفي الصفات باجمعها فنفت ان يكون له عز وجل علم وقدرة وحيوة وسمع وبصر وكذلك نفي الصفات المثبتة بالسمع من الاستواء والنزول و غير ذلك واجمعت على ان كلام الله محدث وارادته محدثة وانه تكلم بكلام خلقه في غيره ويريد بارادة محدثة لا في محل وانه تعالى يريد خلاف معلومه ويريد من عباده ما لا يكون ويكون ما لا يريد وانه تعالى لا يقدر على مقدورات غيره بل يستحيل ذلك وانه لم يخلق افعال عبيده بل هم الخالقون لها دون ربهم وان كثيرا مما يتغذاه الانسان لم يرزقه الله اذا كان حراما وانما الذي يرزق الله الحلال دون الحرام وان الانسان قد يقتل دون اجله و القاتل يقطع اجله قبل حينه وان من ارتكب كبيرة من الموحدين وان لم يكن كفرا فانه يخرج بها من ايمانه ويخلد في النار ابد الابدين ويبطل جميع حسناته وابطلوا شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم لاهل الكبائر واكثرهم نفوا عذاب القبر والميزان وراوا الخروج على السلطان وترك طاعته وانكروا انتفاع الميت بدعاء الحي له والصدقة عنه ووصول ثوابها اليه وزعمت ايضا ان الله سبحانه لم يكلم ادم ونوحا وابرهيم وموسى وعيسى ومحمدا صلوات الله عليهم اجمعين ولا جبرائيل ولا ميكائيل ولا اسرافيل ولا حملة العرش ولا ينظر اليهم مثل ما لا يكلم ابليس واليهود والنصرى واما الذي انفرد به كل فرقة منها اما الهذلية فقد انفرد شيخهم ابو الهذيل بان لله علما وقدرة وسمعا وبصرا وان كلام الله بعضه مخلوق وبعضه غير مخلوق وهو قوله تعالى كن وقال ان الله تعالى ليس بخلاف خلقه وان

کعبیہ اور بہشمیہ اور وہ احکام جنپر معتزلہ کے فرقون نے اتفاق کیا ہے یہ ہین خدا کی سب صفتون کا انکار کرنا پس اُنہون نے انکار کیا ہی اسبات کا کہ ہووے واسطے خدا غالب اور بزرگ کے علم اور قدرت اور حیات اور سمع اور بصر اور اسیطرح انکار کرنا صفات کا جو ثابت کیگئی ہین ساتھ شرع کے خدا تعالی کا عرش پر ہونا اور پچھلی رات مین اترنا اور غیر اسکا اور اُنہون نے اسپر بھی اتفاق کیا ہے کہ تحقیق کلام خدا کی حادث ہی اور یہ کہ تحقیق اُسنے تکلم کیا ہے ساتھ کلام کے جو پیدا کیا ہے اسکو اپنے غیر مین اور ارادہ کرتا ہے ساتھ ارادے حادث کے جو نہین ہی محل مین اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی اپنے معلوم کا خلاف کرتا ہے اور اپنے بندون سے وہ چیز چاہتا ہے جو نہو گی اور ہوتی ہے وہ چیز جو نہین چاہتا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی ہے اوپر غیر کے مقدورات پر بلکہ یہ محال ہی اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی نے نہین پیدا کیے اپنے بندون کے افعال بلکہ وہ خود انکو پیدا کرنے والے ہین سوا اپنے رب کے اور یہ کہ تحقیق بہت سی چیز جو کہاتا ہے اُسکو آدمی نہین روزی دی اُسکو خدا نے وہ چیز جبکہ ہووے وہ حرام اور نہین ہے وہ چیز جو روزی دیتا ہے اُسکو خدا مگر حلال نہ حرام اور یہ کہ تحقیق آدمی مارا جاتا ہے سوا اجل اپنی کے اور مارنے والا قطع کر دیتا ہی مقتول کی اجل کو اوسکے مرنے کے وقت سے پہلے اور یہ کہ جو شخص کرے گناہ کو موحدین سے اگرچہ کافر نہین ہوتا پس تحقیق وہ نکلتا ہے بسبب اوس کبیرہ گناہ کے ایمان سے اور ہمیشہ دوزخ مین ہمیشہ اور باطل ہو جاتی ہین اسکی سب بھلائیان اور باطل کیا ہے اونہون نے پیغمبر خدا صلعم کی شفاعت کو واسطے کبیرے گناہ والون کے اور انکی اکثر نے انکار کیا ہے عذاب قبر اور اعمال کے تولنے کا اور درست رکھتے ہین نکلنی کو بادشاہ پر اور اسکی فرمانبرداری چھوڑ دینے کو اور انکار کیا ہے انہون نے نفع پہونچنے مردے کا زندے کی دعا سے اور اسکی طرف سے صدقہ کرنے سے اور انکار کیا ہے ثواب اوسکو پہونچنے کا اور انہون نے یہ بھی گمان کیا ہے کہ تحقیق خدا تعالی نے نہین کلام کیا آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد سے خدا کی رحمتین اُن سب پر ہون اور نہ جبرائیل سے نہ میکائیل اور نہ اسرافیل اور نہ عرش کے اوٹھانیوالون سے اور نہین نظر کرتا طرف انکی مانند نہ کلام کرنیکی شیطان لعین یہود اور نصاریٰ سے اور لیکن وہ چیز جو جدا ہی ساتھ اُسکے ہر فرقہ اون مین سے پس ہذلیہ پس تحقیق جدا ہوا ہے پیر انکا ابو ہذیل ساتھ اسبات کے کہ تحقیق واسطے خدا کے علم اور قدرت اور سمع اور بصر ہے اور تحقیق کلام خدا کی بعض اسکا مخلوق اور بعض اسکا غیر مخلوق ہے اور وہ قول خدا تعالی کا ہی لفظ کن ہے یعنی ہوا اور کہا ہے اوس نے کہ تحقیق خدا تعالی نہین ہے مخالف اپنی مخلوق کے

مَقْدُورُ اللهِ مُتَنَاهٍ فَيَبْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ لَا حَرَكَةَ لَهُمْ
وَاللهُ تَعَالٰى لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَحْرِيكِهِمْ وَلَاهُمْ يَقْدِرُونَ
عَلٰى ذٰلِكَ وَجَوَّزَ اَنْ يَكُونَ الْمَيِّتُ وَالْمَعْدُومُ وَالْعَاجِزُ
يَفْعَلُ الْاَفْعَالَ وَاَبٰى اَنْ يَكُونَ اللهُ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ
سَمِيعًا وَاَمَّا النِّظَامِيَّةُ كَانَ شَيْخُهُمُ النِّظَامُ يَقُولُ
اِنَّ الْجَمَادَاتِ تَفْعَلُ بِاِيجَابِ الْخِلْقَةِ وَكَانَ يَنْفِي
الْاَعْرَاضَ اِلَّا الْحَرَكَةَ الْاِعْتِمَادِيَّةَ وَيَقُولُ اِنَّ
الْاِنْسَانَ هُوَ الرُّوحُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا رَاٰى ظَرْفَهُ يَعْنِي جِسْمَهُ وَخَرَقَ الْاِجْمَاعَ
فَقَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا ذَاكِرًا فَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ
وَكَانَ يَنْفِي اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَيُجَوِّزُ اِجْتِمَاعَهَا عَلٰى بَاطِلٍ
وَيَقُولُ اِنَّ الْاِيمَانَ مِثْلُ الْكُفْرِ وَالطَّاعَةَ كَالْمَعْصِيَةِ
وَفِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفِعْلِ اِبْلِيسَ اللَّعِينِ
وَاِنَّ سِيرَةَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ كَسِيرَةِ الْحَجَّاجِ وَاِنَّمَا الْتَزَمَ
ذٰلِكَ وَرَكِبَهُ لِاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْحَيَوَانُ كُلُّهُ جِنْسٌ
وَاحِدٌ وَزَعَمَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي نَظْمِهِ وَاَنَّ اللهَ
تَعَالٰى لَيْسَ بِقَادِرٍ عَلٰى تَحْرِيقِ الطِّفْلِ وَلَوْ كَانَ عَلٰى
شَفِيرِ جَهَنَّمَ وَلَا عَلٰى طَرْحِهِ فِيهَا وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَالَ
بِالْكُفْرِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ الْجِسْمَ يَتَجَزّٰى
اِلٰى مَا لَا غَايَةَ لَهُ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبَ
وَالْخَنَافِسَ فِي الْجَنَّةِ وَكَذٰلِكَ الْكِلَابُ وَالْخَنَازِيرُ
فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْمُعَمَّرِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ الْمُعَمَّرُ يَقُولُ
بِقَوْلِ اَهْلِ الطَّبَائِعِ وَيَتَجَاوَزُ وَيَزْعُمُ اَنَّ اللهَ تَعَالٰى
لَمْ يَخْلُقْ لَوْنًا وَلَا طَعْمًا وَلَا رَائِحَةً وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً
وَاِنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِعْلُ الْجِسْمِ بِطَبْعِهِ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ
الْقُرْاٰنَ فِعْلُ الْاَجْسَامِ وَلَيْسَ هُوَ بِفِعْلِ اللهِ وَ
اَنْكَرَ اَنْ يَكُونَ اللهُ تَعَالٰى قَدِيمًا اَثْبَتَهُ وَاَبْعَدَهُ اللهُ
تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَمَّا الْجُبَّائِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ
الْجُبَّائِيُّ خَرَقَ الْاِجْمَاعَ وَشَذَّ عَنْهُ فِي اَشْيَاءَ مِنْهَا اَنَّهُ

مقدور خدا کا نہایت رکھتا ہے پس باقی رہینگے بہشت والے جو نہ حرکت ہوگی واسطے
انکے اور خدا تعالی نہیں قدرت رکھتا انکے ہلانے پر اور نہ قدرت رکھتے ہیں آپ اور
درست کہا ہے اس نے یہ کہ ہووے مردہ اور معدوم اور عاجز کرے کام اور انکار کیا
ہے اسنے اسبات کا کہ ہووے خدا ہمیشہ سننے والا اور لیکن فرقہ نظامیہ پیر
انکا نظام یہ کہتا تہا کہ تحقیق جمادات کرتے ہیں ساتھ واجب کرنے پیدائش
کے اور انکار کرتا تہا اعراض کا مگر حرکت اعتمادی اور کہتا تہا کہ تحقیق
آدمی وہ روح ہے اور تحقیق کسی نے نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اور نہیں دیکھا اسنے مگر اسکے ظرف یعنی آپکے جسم کو اور
اسنے خرق کیا ہے اجماع امت کا پس کہا ہے اوس نے کہ جو شخص چھوڑ دیوے
نماز کو جانکر یاد رکھکر پس اسپر نماز کا گزارنا نہیں ہے اور نفی کرتا تہا اجماع
امت کی اور درست ہے اتفاق کرنا امت کا باطل پر اور یہ کہتا تہا کہ تحقیق
ایمان مانند کفر کے ہے اور طاعت مانند معصیت کے ہے اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مانند فعل شیطان لعنت کیے گئے کے ہے
اور تحقیق خصلت عمر اور علی کی مانند خصلت حجاج کے ہے اور نہیں لازم
پکڑ لیا ہے اوسنے اسکو اور جوڑا اسکو مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ کہتا تہا کہ حیوان
سارے ایک جنس ہیں اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق قرآن نہیں عاجز کرنیوالا خلقت
کو اسکے مانند لانے سے اپنی نظم میں اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی قادر نہیں ہے لڑکے کے
جلانے پر اگرچہ ہووے دوزخ کے کنارے پر اور نہ اسکے ڈالنے پر اسمیں اور یہ پہلا انکا
ہے جو قائل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اہل قبلہ سے اور کہتا تہا کہ تحقیق جسم قسمت
قبول کرتا ہے غیر نہایت تک اور کہتا تہا کہ تحقیق سانپ اور بچھو اور خنافس
بہشت میں ہیں اسیطرح کتے اور خنزیر بہشت میں ہیں اور لیکن معمریہ
پس انکا پیر معمر کہتا تہا ساتھ قول اہل طبائع کے اور اس سے تجاوز
کرتا تھا اور زعم کرتا تھا کہ تحقیق خدا تعالے نے نہیں پیدا کیا رنگ
کو اور نہ لذت کو اور نہ بو کو اور نہ موت کو اور نہ حیاتی کو اور
یہ کہ تحقیق یہ سب فعل جسم کا بسبب اسکی طبیعت کے ہے اور یہ کہتا تہا
کہ تحقیق قرآن فعل اجسام کا ہے اور نہیں ہے وہ فعل خدا کا اور
انکار کیا ہے اوسنے اسبات کا کہ ہووے خدا تعالے قدیم ہلاک کرے ہووے
اسکو اور دور رکھے اسکو خدا اس امت سے اور لیکن جبائیہ پس پیر انکا
جبائی خرق اجماع کا کرتا تھا اور جدا ہوا ہے اس سے کئی چیزوں میں بعض انمیں سے یہ کہ تحقیق

كَانَ يَقُولُ اِنَّ الْعِبَادَ خَالِقُونَ لِاَفْعَالِهِمْ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَى هٰذِهٖ اَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَحْبَلَ نِسَاءَ الْعَالَمِيْنَ بِخَلْقِهِ الْحَبَلَ فِيْهِنَّ وَيَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُطِيْعٌ لِعِبَادِهٖ اِذَا فَعَلَ مَا اَرَادُوْهُ وَقَالَ مَنْ حَلَفَ اَنْ يُعْطِيَ غَرِيْمَهٗ حَقَّهٗ غَدًا وَاسْتَثْنٰى فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَنْفَعْهُ الْاِسْتِثْنَاءُ فَاِذَا لَمْ يُعْطِ حَنِثَ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ مَنْ سَرَقَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ كَانَ فَاسِقًا وَاِنْ نَقَصَتْ مِنْهُ حَبَّةٌ لَمْ يَفْسُقْ وَاَمَّا الْبَهْشَمِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ الْجُبَّائِيِّ وَكَانَ اَبُوْهَاشِمٍ يُجَوِّزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُكَلَّفُ قَادِرًا وَهُوَ لَا يَكُوْنُ فَاعِلًا وَلَا تَارِكًا فَيُعَاقِبُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى فِعْلِهٖ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ تَابَ مِنْ سَائِرِ الذُّنُوْبِ اِلَّا ذَنْبًا وَاحِدًا لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهٗ فِيْمَا تَابَ مِنْهُ وَاَمَّا الْكَعْبِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اِلٰى اَبِي الْقَاسِمِ الْكَعْبِيِّ وَكَانَ بَغْدَادِيًّا فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَاَنْ يَكُوْنَ مُرِيْدًا بِالْحَقِيْقَةِ وَاَنَّ اِرَادَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فِعْلِ عِبَادِهٖ هُوَ الْاَمْرُ بِهٖ وَاِرَادَتَهٗ مِنْ فِعْلِ نَفْسِهٖ هُوَ عِلْمُهٗ وَعَدَمُ الْاِكْرَاهِ وَزَعَمَ اَنَّ الْعَالَمَ كُلَّهٗ مَلَاءٌ وَاَنَّ الْمُتَحَرِّكَ اِنَّمَا هُوَ الصَّفْحَةُ الْاُوْلٰى مِنَ الْاَجْسَامِ وَاَنَّ الْاِنْسَانَ لَوْ تَدَهَّنَ بِدُهْنٍ وَمَشٰى لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمُتَحَرِّكَ لٰكِنَّ الدُّهْنَ مُتَحَرِّكٌ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ مُحْدَثٌ وَلَا يَقُولُ مَخْلُوْقٌ

فَصْلٌ

وَاَمَّا ذِكْرُ الْمَقَالَةِ الشَّبِيْهَةِ وَهُمْ ثَلَاثَةُ فِرَقٍ اَلْهِشَامِيَّةُ وَالْمُقَاتِلِيَّةُ وَالْوَاسِمِيَّةُ وَالَّذِيْ اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الْفِرَقُ الثَّلَاثَةُ اَنَّ اللّٰهَ جِسْمٌ وَاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعْقَلَ الْمَوْجُوْدُ اِلَّا جِسْمًا وَالَّذِيْ غَلَبَ عَلَيْهِمُ التَّشْبِيْهُ فِرَقُ الرَّوَافِضَةِ وَالْكَرَامِيَّةِ الَّذِيْ اَلَّفَ كُتُبَهُمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَلَهٗ كِتَابٌ فِيْ اِثْبَاتِ الْجِسْمِ وَاَمَّا الْهِشَامِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فَزَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ طَوِيْلٌ عَرِيْضٌ عَمِيْقٌ نُوْرٌ سَاطِعٌ لَهٗ قَدْرٌ مِنَ الْاَقْدَارِ كَالسَّبِيْكَةِ الصَّافِيَةِ يَتَحَرَّكُ وَيَسْكُنُ وَيَقُوْمُ وَيَقْعُدُ وَحُكِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَحْسَنُ الْاَقْفَالِ

وہ کہتا تہا کہ تحقیق بندے پیدا کرنیوالے ہین واسطے اپنے فعلونکے نہین سبقت کی اس بات مین کسی نے اوسپر اور کہتا تہا کہ تحقیق خدا نے حمل ڈالا کیا ہے جہان کی عورتونکو ساتھ اسکے پیدا کرنیکے حمل کو انمین اور کہتا تہا کہ تحقیق خدا اپنے بندونکا فرمانبردار ہے جب کرے اوس چیز کو جو چاہتے ہین اسکو بندے اور کہا ہے اسنے جو شخص کہ قسم کہاوے کہ دیوے اپنے قرضخواہ کا حق کل اور کرے استثنا ساتھ قول اپنے کے جو انشاء اللہ ہے نہین نفع دیتا اوسکو استثناء اوسکا پس جب نہ دیوے کل حق اوسکا تو حانث ہو جاویگا اور کہتا تہا کہ جو شخص پانچ درم چور اوے فاسق ہو جاتا ہے اور اگر کم ہووے اوسمے ایک دانہ پہر تو نہین فاسق ہوتا اور لیکن فرقہ بہشمیہ پس منسوب ہے طرف ابی ہاشم بن جبائی کے اور ابو ہاشم جایز رکہتا تہا کہ ہووے مکلف قادر اور وہ مکلف نہین ہوتا فاعل اور نہ تارک پس عذاب کرتا ہے اسکو خدا اوسکے فعل پر اور کہتا تہا کہ جو شخص کہ سب گناہونسے توبہ کرے سوا ایک گناہ کے تو نہین درست ہوتی توبہ اوسکی اون گناہونمین جن سے توبہ کر چکا ہے اسنے اور لیکن کعبیہ پس منسوب ہے طرف ابی القاسم کعبی کی اور تہا بغدادی کہ معتزلہ کے مذہب پر پس انکار کیا اوسنے اسکا کہ ہووے خدا سننے والا دیکہنے والا اور یہ کہ ہووے صفت ارادہ کی رکہنے والا حقیقت مین اور یہ کہ تحقیق ارادہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندون کے فعل سے یہی حکم کرنا ہے ساتھ اسکے اور ارادہ اسکا اپنے فعل سے وہ اسکا جاننا ہے اور نہ مجبور ہونا اور اسنے زعم کیا ہے کہ جہان سارا پر ہے اور یہ کہ تحقیق متحرک نہین ہے اجسام مگر صفحہ پہلا اور یہ کہ تحقیق آدمی اگر ملے کسی تیل کو اور چلے تو نہین ہوتا وہ حرکت کرنیوالا لیکن تیل حرکت کرتا ہے اور کہتا تہا کہ تحقیق قرآن نیا پیدا ہوا ہے اور نہین کہتا تہا کہ مخلوق ہے

فصل

مشبہ کی باتین بیان کرتے ہین اور یہ تین فرقہ ہین ہاشمیہ اور مقاتلیہ اور واسمیہ اور وہ چیز جسپر تینون فرقون نے اتفاق کیا ہے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ جسم ہے اور یہ کہ تحقیق نہین درست ہے اور اک کیا جاوے موجود مگر جسم یعنی جسم کے سوا کوئی چیز موجود نہین ہے اور وہ لوگ جنپر تشبیہ غالب آئی ہے فرقے رافضیون اور کرامیہ کے ہین اور جس نے انکی کتابین تصنیف کی ہین وہ ہشام بن حکم ہے اور واسطے اسکے کتاب ہے خدا کے جسم ثابت کرنے مین اور لیکن ہشامیہ پس منسوب ہے طرف ہشام بن حکم کے پس اسنے زعم کیا ہے کہ تحقیق خدا جسم ہے لنبا چوڑا موٹا روشنی ہے چمکنے والی واسطے اوسکو اندازہ ہے اندازون سے مانند سکڑ سے صاف چاندی کی حرکت کرتا ہے اور آرام کرتا ہے اور کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہے

اَنْ يَّكُوْنَ سَبْعَةَ اَشْبَارٍ وَقِيْلَ لَهُ رَبُّكَ اَعْظَمُ اَمْ اُحُدٌ فَقَالَ رَبِّيْ اَعْظَمُ وَاَمَّا الْمُقَاتِلِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حُكِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ وَاِنَّهُ جُثَّةٌ عَلٰى صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ لَحْمٌ وَدَمٌ وَلَهُ جَوَارِحُ وَاَعْضَاءٌ مِنْ رَاْسٍ وَلِسَانٍ وَعُنُقٍ وَاَنَّهُ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لَا يُشْبِهُ الْاَشْيَاءَ وَلَا تُشْبِهُهُ۔

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ مَقَالَةِ الْجَهْمِيَّةِ تَفَرَّدَ جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ بِاَنَّ الْاِنْسَانَ اِنَّمَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا يَظْهَرُ مِنْهُ عَلَى الْمَجَازِ لَا عَلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا يُقَالُ طَالَتِ النَّخْلَةُ وَاَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ وَكَانَ يَاْبٰى اَنْ يَّقُوْلَ اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ وَيَقُوْلُ بِحُدُوْثِ عِلْمِ اللّٰهِ وَيَمْتَنِعُ اَنْ يَّقُوْلَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَالِمًا بِالْاَشْيَاءِ قَبْلَ كَوْنِهَا وَيَقُوْلُ اِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَفْنِيَانِ وَبِنَفْيِ الصِّفَاتِ كَانَ مَذْهَبُ جَهْمٍ بِتِرْمِذَ وَهُوَ بَلَدٌ وَقِيْلَ بِمَرْوٍ وَلَهُ تَاٰلِيْفٌ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ قَتَلَهُ مُسْلِمُ بْنُ اَحْوَدَ الْمَرْوَانِيُّ وَاَمَّا الضِّرَارِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى ضِرَارِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ يَقُوْلُ ضِرَارٌ اِنَّ الْاَجْسَامَ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ وَجَوَّزَ اَنْ تَنْقَلِبَ الْاَعْرَاضُ اَجْسَامًا وَاَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ بَعْضُ الْمُسْتَطِيْعِ وَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَاَنْكَرَ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَمَّا النَّجَّارِيَّةُ فَهِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّجَّارِ كَانَ يُثْبِتُ فِعْلَ الْفَاعِلَيْنِ بِالْحَقِيْقَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِلْعَبْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ بِنَفْيِ الصِّفَاتِ وَقَالَ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ اِلَّا فِي الْاِرَادَةِ فَاِنَّهُ اَثْبَتَ اَنَّ الْقَدِيْمَ مُرِيْدٌ لِنَفْسِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ مُرِيْدٌ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِمَقْهُوْرٍ وَلَا مَغْلُوْبٍ وَاِنَّ اللّٰهَ مُتَكَلِّمٌ بِمَعْنٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِعَاجِزٍ عَنِ الْكَلَامِ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ جَوَادًا بِمَعْنٰى نَفْيِ الْبُخْلِ عَنْهُ وَمَذْهَبُهُ مُوَافِقٌ لِمَذْهَبِ ابْنِ عَوْنٍ وَاَبِيْ يُوْسُفَ الرَّازِيِّ وَاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مَذْهَبُهُ بِقَاشَانَ وَاَمَّا الْكِلَابِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِلَابٍ وَكَانَ يَقُوْلُ صِفَاتُ اللّٰهِ لَيْسَتْ بِقَدِيْمَةٍ

یہ ہے کہ ہو وے سات بالشت اور کہا گیا واسطے اوسکے کہ تیرا پروردگار بڑا ہے یا احد پہاڑ پس کہا اوس نے پروردگار میرا بڑا ہے اور لیکن مقاتلیہ پس منسوب ہے طرف مقاتل بن سلیمان کے اوسے حکایت کیگئی ہے کہ تحقیق اوس نے کہا کہ تحقیق خدا تعالیٰ جسم ہے اور تحقیق وہ بدن ہے آدمی کی صورت پر گوشت اور خون اور واسطے اوسکے جوڑ ہین اور اعضا سر اور زبان اور گردن سے اور یہ کہ تحقیق وہ ان سب اعضا میں نہیں مشابہت رکھتا دوسری چیزون سے اور نہ وہ مشابہت رکھتے ہین اس سے۔ **فصل** جہمیہ کی باتین بیان کرنے مین جدا ہوا ہے جہم بن صفوان ساتھ اسبات کے تحقیق آدمی نہین نسبت کیجاتی طرف اوسکے مگر وہ چیز کہ ظاہر ہو وے اوسسے بطریق مجاز کے نہ بسبیل حقیقت کے جیسا کہ کہا جاتا ہے لمبی ہوئی کھجور اور پک گیا میوہ اور انکار کرتا تھا اس سے کہ کہے تحقیق خدا چیز ہے اور کہتا تھا ساتھ نیا پیدا ہونے خدا کے علم کے اور منع کرتا تھا اسطرح کہنے سے کہ تحقیق خدا جاننے والا ہے چیزوں کا پہلے اونکے ہونے کے اور کہتا تھا کہ تحقیق بہشت اور دوزخ فنا ہو جاینگے اور خدا کی صفتون کا انکار کرتا تھا اور تھا مذہب جہم کا ترمذ مین اور وہ ایک شہر ہے اور کہا گیا ہے کہ مرو مین اور واسطے اوسکے تصنیف ہی صفات کے انکار کرنے مین قتل کیا ہے اوسکو مسلم بن احود مروانی نے اور لیکن ضراریہ پس منسوب ہے طرف ضرار بن عمرو کی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ تحقیق اجسام اعراض ہین جمع ہوگئے ہوئے اور اسنے دوست رکھا ہے بدل جانا اعراض کا جسم اور یہ کہ تحقیق قدرت بعض قادر کا ہے اور یہ قدرت پہلے فعل کی ہے اور انکار کیا ہے اسنے قرات عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کا اور لیکن نجاریہ پس یہ منسوب ہین طرف حسین بن محمد نجار کی یہ ثابت کرتا ہے فعل فاعلون کا حقیقۃً واسطے خدا تعالیٰ کے اور واسطے بندہ کے اور کہتا تھا ساتھ انکار کرنے صفات کے اور کہا ہے بیچ ساتھ قول معتزلہ کے صفات کے انکار مین مگر ارادے مین پس تحقیق اوسنے یہ ثابت کیا ہے کہ تحقیق قدیم ارادہ کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے اور کہتا تھا ساتھ مخلوق ہونے قرآن کے اور کہتا تھا تحقیق خدا تعالیٰ ارادہ کرنیوالا ہے ان معنی پر کہ تحقیق وہ نہیں جبر کیا گیا اور نہ غلبہ کیا گیا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ کلام کرنیوالا ہے ساتھ ان معنی کے کہ تحقیق وہ نہیں ہے عاجز کلام سے اور یہ کہ تحقیق وہ ہمیشہ رہا ہے بخشش کرنیوالا ہے ساتھ نفی کرنے بخل کے اس سے اور اسکا مذہب موافق ہے واسطے مذہب ابن عون اور ابو یوسف رازی کے اور اکثر مذہب اسکا قاشان مین ہے اور لیکن کلابیہ پس منسوب ہے طرف ابی عبداللہ بیٹے کلاب کی۔ اور کہتا تھا کہ خدا کی صفات نہیں ہین قدیم اور

لا محدثة وكان يقول لا اقول صفاته هي هو و
لا هي غيره وان معنى الاستواء نفي الاعوجاج في
قوله الرحمن على العرش استوى وان الله لم يزل على
ما كان عليه من قبل وان لا مكان ونفي ان يكون
للقران حروفا

فصل في ذكر مقالة السالمية و
هي منسوبة الى ابن سالم من قولهم ان الله سبحانه يرى
يوم القيمة في صورة ادمي محمدي وانه عز وجل
يتجلى لسائر الخلق يوم القيمة من الجن والانس والملئكة
والحيوان اجمع لكل واحد في معناه وفي كتاب الله
تكذيبهم وهو في قوله عز وجل ليس كمثله شيء وهو
السميع البصير ومن قولهم ان لله تعالى سرا لو اظهره
لبطل التدبير وللانبياء سرا لو اظهره لبطلت النبوة
وللعلماء سرا لو اظهره لبطل العلم وهذا فاسد لان
الله تعالى حكيم وتدبيره محكم لا يتطرق نحوه البطلان
والفساد وما ذكروه يؤدي الى ابطال حكمته تعالى
وهذا كفر ومن قولهم ان الكفار يرون الله تعالى في الاخرة
ويحاسبهم ومن قولهم ان ابليس سجد لادم في الثانية
وفي القران تكذيبهم وهو قول الله عز وجل الا ابليس
ابى واستكبر وكان من الكافرين وقوله تعالى الا ابليس
لم يكن من الساجدين ومن قولهم ان ابليس ما دخل
الجنة وفي القران تكذيبهم وهو قوله تعالى اخرج
منها فانك رجيم ومن قولهم ان جبرئيل كان يجيء
الى النبي صلى الله عليه وسلم ولا يبرح من مكانه ومن
قولهم ان الله تعالى لما كلم موسى عليه السلام اعجب
موسى بنفسه فاوحى الله اليه يا موسى اعجبك نفسك
مد عينيك فمد موسى عينيه فنظر واذا قدامه مائة
طور على كل طور موسى وهذا منكر عند اهل النقل
واصحاب الحديث فهو حديث باطل وقد اوعد النبي
صلى الله عليه وسلم من كذب عليه فقال من كذب علي

نہ محدث کے اور کہتا تہا کہ مین نہین کہتا کہ خدا کی صفتین اسکا عین ہین
اور نہ کہتا ہون کہ اسکا غیر ہین اور تحقیق معنے استوار کے ہین نفی کجی کی
خدا تعالے کے قول مین خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی
ہمیشہ رہا ہے اوپر جو تھا اوسپر پہلے اس سے اور یہ کہ نہین ہے واسطے اسکے مکان
اور نفی کی ہے اسنے قرآن کیواسطے حروف ہونیکی

فصل سالمیہ کی باتین بیان کرنیمین
اور نسبت کئے گئے ہین طرف ابن سالم کی انکی باتون سے یہ ہے کہ تحقیق خدا دیکہا
جاویگا قیامت کے دن آدمی کی صورت میں امت محمد سے اور یہ کہ تحقیق خدا ظاہر ہوگا
واسطے تمام خلقت کے قیامت کے دن مین جنون اور آدمیون اور فرشتون اور
حیوانون سب سے ہر ایک کیواسطے اوسکے معنے مین اور خدا کی کتاب مین انکو جہوٹا کرنا ہے
اور وہ بیچ قول خدائی غالب و بزرگ کے نہین اوسکیطرح کوئی چیز اور وہ سننے والا ہے
دیکہنے والا اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق واسطے خدا کے ایک بہید ہی اگر ظاہر کرے
اسکو البتہ باطل ہو جاوے تدبیر جہان کی اور واسطے پیغمبرونکے ایک بہید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ
باطل ہو جاوے نبوت اور واسطے علماء کے ایک بہید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ باطل ہو جاوے علم
اور یہ بات فاسد ہی اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالی حکیم ہی اور تدبیر اوسکی محکم ہے نہین
راہ پاتا طرف اسکی بطلان اور فساد اور وہ چیز جو ذکر کیا ہے اسکو اوس گروہ نے
پہونچاتی ہے طرف باطل کرنے خدا کی حکمت کو اور یہ کفر ہے اور انکا قول ہے یہ ہی کہ تحقیق
کافر دیکہینگے خدا تعالے کو اور حساب کریگا اونسے اور انکا قول یہ ہی کہ شیطان نے سجدہ
کیا تہا واسطے آدم کے دوسری دفعہ اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہی اور وہ قول خدا
کا ہے مگر شیطان انکار کیا اوسنے اور تکبر اور ہو گیا کافرون سے اور قول خدا تعالی کا مگر
شیطان نہوا سجدہ کرنیوالون سے اور انکا قول ہے یہ ہی کہ تحقیق شیطان نہین داخل ہوا بہشت
اور قرآن مین انکی تکذیب ہی اور قول خدا کا ہے نکل بہشت سے پس تحقیق تو راندہ گیا
ہے اور انکا قول ہے یہ کہ تحقیق جبرئیل آتے تہے طرف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور نہین دور ہوتے تہے اپنی جگہ سے اور انکا قول ہے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالی نے جب
کلام کی موسے علیہ السلام سے تو پسند آیا موسی علیہ السلام کو جی اپنا پس
وحی بہیجا خدا نے طرف انکی کہ اے موسے کیا پسند آتا ہے تجہکو جی تیرا اپنی
کر آنکہین اپنی پس دراز کیا موسی نے اپنی آنکہونکو پس نظر کی تو ناگاہ اوسکے آگے سو
طور ہے ہر طور پر ایک موسی ہے اور یہ قول باطل ہی نزدیک اہل نقل اور اصحاب
حدیث کے پس یہ حدیث باطل ہے اور تحقیق ڈرایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس شخص کو جو جہوٹ کہے آپ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جو شخص جہوٹ

مقعدنا فليتبوأ مقعده من النار ومن قولهم
ان الله تعالى يريد من العباد الطاعات ولا يريد
منهم المعاصي وانه عز وجل اراد هدايتهم لا فتنتهم
وهذا باطل لان الله تعالى قال ومن يرد الله
فتنته فلن تملك له من الله شيئا يعني كفره و
قال الله تعالى ولو شاء ربك ما فعلوه وقال
تعالى ولو شاء الله ما اقتتلوا ومن قولهم ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يحفظ القرآن
قبل النبوة وقبل ان ياتيه جبرئيل عليه السلام
وفي القرآن تكذيبهم وهو قوله تعالى ما كنت
تدري ما الكتب ولا الايمان وقوله تعالى وما كنت
تتلو من قبله من كتب ولا تخطه بيمينك ومن
قولهم ان الله تعالى يقرء على لسان كل قارئ
وانهم اذا سمعوا القرآن من قارئه فانما يسمعونه
من الله وهذا القول يفضي الى الحلول نعوذ بالله
من ذلك ويؤدي الى ان الله تعالى يلحن ويغلط
وهذا كفر ومن قولهم ان الله تعالى في كل مكان
ولا فرق بين العرش وغيره من الامكنة وفي
القرآن تكذيبهم قال الله عز وجل الرحمن على
العرش استوى ولا يقال على الارض استوى ولا
على بطون الحبالى والجبال وغير ذلك من الامكنة
وهذا آخر ما يتعلق بالاعتقاد والاصول على
وجه الاشارة والاختصار وانما لم نشر الى ابطال
كل مذهب من مذاهب هذه الفرق الضالة خوفا
من اطالة الكتب وانما اوردنا ذكر مقالاتهم مجردة
للتحذير منها اعاذنا الله واياكم من شر هذه
المذاهب واهلها وامتنا على الاسلام والسنة
في الفرقة الناجية برحمته **باب** واما الاتعاظ
بمواعظ القرآن والالفاظ النبوية في مجالس نذكرها

جان بوجھ کر پس چاہیئے کہ تیار کر رکھے جگہ اپنی دوزخ سے اور
انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ چاہتا ہے بندون سے
فرمانبرداریان اور نہیں چاہتا ہے انسے بے فرمانیان اور یہ کہ تحقیق خدا غالب
وبزرگ نے چاہا ہے ان ہدایت دینا انکو ساتھ انکے نہ اونسے اور یہ باطل ہے اسواسطے
کہ تحقیق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور جو شخص کہ چاہتا ہے خدا تعالیٰ اسکا فتنہ پس
ہرگز تو اسکے واسطے مالک نہیں ہوگا خدا سے کسی چیز کا مراد رکھتا ہے فتنہ سے کفر
اسکا اور فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے اور اگر چاہتا پروردگار تیرا تو نہ کرتے اسکو اور
فرمایا خدا نے اور اگر چاہتا خدا تو نہ لڑائی کرتے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد رکھتے تھے قرآن مجید کو پیغمبری سے پہلے اور پہلے اسکے
کہ آوے انکے پاس جبرئیل ؑ اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے اور وہ قول خدا کا
نہین تھا تو جانتا کیا کتاب ہے اور نہ ایمان اور قول خدا کا اور تو نہین تھا پڑھتا
پہلے اسکے کوئی کتاب اور نہ لکھتا اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور انکے قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالےٰ پڑھتا ہے اوپر زبان ہر پڑھنے والے کے
اور تحقیق وہ جب سنتے قرآن کو کسی پڑھنے والے سے تو سوا اسکے نہین کہ سنتے
ہین اسکو خدا تعالےٰ سے اور یہ بات پہونچاتی ہے طرف حلول کرنے
خدا کا بندہ مین اترنا ہم خدا کی پناہ چاہتے ہین اس سے اور پہونچاتی ہے
طرف اسکی کہ خدا تعالیٰ غلطی کرتا ہے اور بولتا ہے اور یہ کفر ہے اور انکے قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا ہر جگہ مین ہے اور کچھ فرق نہین ہے درمیان عرش اور
غیر عرش کے مکانون سے اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے فرمایا خدا غالب وبزرگ
نے خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور نہین کہا جاتا کہ زمین پر قرار پکڑا اور نہین
کہا جاتا کہ حاملہ والیونکی پیٹ پر قرار پکڑا اور پہاڑ پر اور غیر اسکے جگہون سے
اور یہ آخر ہے اس چیز کا جو تعلق رکھتی ہے ساتھ اعتقاد اور اصول کے اشارہ
اور اختصار کے طریق پر اور سوا اسکے نہین اشارہ کیا ہمنے طرف باطل
کرنے ہر مذہب کو ان گمراہ فرقون کے مذہبون سے واسطے ڈر لنبا ہونے کتاب کے
اور سوا اسکے نہین لائے ہین ہم انکی باتین خالی دلیل سے واسطے
ڈرانیکے الله پناہ دیوے ہمکو اور تم کو خدا ان مذہبون اور انکی اہلون کی
برائی سے اور مارے ہم کو خدا تعالےٰ اسلام اور سنت پر فرقہ نجات
پانیوالے مین رحمت اپنی کر **باب** اور لیکن نصیحت پکڑنا ساتھ نصیحتون
قرآن اور الفاظ نبوی کے چند مجلسون مین ذکر کرتے ہین۔

فاقول من ذلك مجلس في قوله عز وجل فاذا قرأت
القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم اعلم
ان هذه الاية في سورة النحل وهي مكية الا ثلاث
ايات من اخرها انزلت بالمدينة وعدد اياتها
مائة وعشرون اية وثمان ايات وعدد كلماتها
الف وثمان مائة واحدى واربعون كلمة وحروفها
سبعة الاف وسبعمائة وتسعة احرف قال اهل
التفسير كان سبب نزول هذه الاية ان النبي صلى الله
عليه وسلم قرء سورة النجم وقرء والليل اذا يغشى
في صلوة الفجر بمكة فاعلن قراءتهما فلما بلغ الى
قوله افرايتم اللات والعزى ومنوة الثالثة الاخرى
قرء النبي صلى الله عليه وسلم فالقى الشيطان في
قراءته تلك الغرانيق العلى عندها الشفاعة ترتجى
يعني الاصنام قال ففرح المشركون بذلك لانهم
اثبتوا لها الشفاعة ويقولون هؤلاء شفعاؤنا
عند الله كما قال الله عز وجل ما نعبدهم الا ليقربونا
الى الله زلفى وكانوا يقولون ان لها اجسام طاهرة
ليس لها ذنوب فهي اولى بالعبادة والها من غيرها
من الملوك والملئكة لان لهم ذنوبا وهم ذو ارواح
فشبهوا الاصنام بالغرانيق وهي الذكور من الطيور
واحدها غرنوق وغرنيق لكونها تعلوا وترتفع في
السماء وقيل هو طائر ابيض من طير الماء وقيل هو
الكركي ويسمى ايضا الشاب الناعم غرنوق ومنه
حديث علي فكاني انظر الى غرنوق من قريش يتشحط
في دمه اي شاب وقال مقاتل يعني الملئكة رجاء
ان تكون للملئكة شفاعة لان طائفة من الكفار
كانت تعبد الملئكة فلما بلغ الرسول خاتمة النجم
سجد وسجد كل من حضر من مسلم ومشرك غير ان
الوليد بن المغيرة كان رجلا شيخا كبيرا فرفع ملاء كفه

ہم انکو پہلے اون سے مجلس ہے بیچ بیان کرنے قول خداے تعالیٰ کے پس
جب پڑھے تو قرآن مجید پس پناہ مانگ تو ساتھ خدا کے شیطان راندے ہوئے
سے جان تو کہ تحقیق یہ آیت سورۂ نحل مین ہے اور یہ سورہ مکی ہے مگر تین
آیتین اسکے آخر سے اُتاری گئی ہین مدینہ مین اور گنتی اسکی آیتون کی
ایک سو اٹھائیس آیت ہے اور گنتی اسکی کلمون کی ایکہزار آٹھ سو اکتالیس
کلمہ ہے اور گنتی اُسکے حرفون کی سات ہزار سات سو نو حرف ہے کہا ہے
تفسیر والون نے کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ تھا کہ تحقیق پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا سورہ والنجم کو اور پڑھا
سورہ واللیل اذا یغشی کو صبح کی نماز مین مکہ مین پس اونچا کیا اون
کی قراءت کو پس جب پہونچے خدا کے اس قول پر بھلا تم دیکھو تو لات
اور عزی اور منات وہ تیسرے پچھلے تو اونکہی آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پس ڈالدیا شیطان نے آپ کی قراءت مین غرانیق بزرگ انکے پاس
سفارش کی امید رکھی گئی ہے مراد رکھتے تھے غرانیق سے بت کہا
راوی نے پس خوش ہوئے مشرک ساتھ اسکے اسواسطے کہ تحقیق انہون
نے ثابت کی ہے واسطے اونکے سفارش اور کہتے ہین یہ ہمارے سفارشی
ہین نزدیک خدا کی جیسا کہ فرمایا ہے خدا تعالے اور بزرگ نے ہم نہین عبادت کرتے
انکی مگر تو کہ نزدیک کردیوین ہمکو طرف خدا کی اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تحقیق
یہ اجسام ہین پاک نہین ہے واسطے انکے گناہ پس یہ بہت لائق تر ہین انکی عبادت
کرنیکے غیر سے بادشاہون اور فرشتون سے ہو اسواسطے کہ تحقیق واسطے انکے
گناہ ہین اور وے صاحب روح ہین پس تشبیہ دی انہون نے بتونکو ساتھ غرانیق کے اور
غرانیق نر ہین جانورون مفرد اسکا غرنوق اور غرنیق ہے واسطے ہونیکے اونکے اونچے
جاتے اور بلند ہوتے ہین آسمان مین اور کہا گیا ہے کہ غرنوق سفید جانور ہے پانی کے
جانورونسے اور کہا گیا ہے کہ وہ کلنگ ہے اور جوان نازک اندام کا بھی غرنوق نام
رکھتے ہین اور اسی باب سے ہے حدیث علی کی پس گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف غرنوق
کی قریش سے لیٹتا ہے خون مین یعنی مراد غرنوق سے جوان ہے اور کہا مقاتل نے
مراد غرانیق سے فرشتے ہین امید رکھتے ہین اسکی کہ ہووے واسطے فرشتون کے سفارش اسواسطے
کہ تحقیق ایک گروہ کافرونسے فرشتونکی عبادت کرتا تھا پس جب پہونچے پیغمبر خدا
سورہ نجم کے خاتمہ تلک تو آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ کیا ہر ایکنے جو حاضر تھا مومن اور
مشرکون سے مگر یہ کہ تحقیق ولید بن مغیرہ تھا مرد بوڑھا بڑا پس اٹھائی اسنے مٹھی

من التراب الى جبهته فسجد عليه فقال نحني كما
نحني ام ايمن وصواحباتها وكان ايمن خادم النبي
صلى الله عليه وسلم فقتل يوم حنين فوقعت هاتان
الكلمتان في قلب كل مشرك وهما من سجع الشيطان
وفتنته القاهما في قراءة النبي صلى الله عليه وسلم
عند اخر ذكر الطواغيت والاصنام فعجب الفريقان
كلاهما من سجودهم اجمعين واتباعهم للنبي صلى الله
عليه وسلم في ذلك فاما المسلمون فعجبوا من سجود
المشركين على غير ايمان ويقين واما المشركون
فطابت نفوسهم الى النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه
لما سمعوا منه ما القى الشيطان في امنيته واستبشروا
وقالوا ان محمدا قد رجع الى دينه الاول ودين
قومه فسجدوا تعظيما لالهتهم ففشت الكلمتان
في الناس باظهار الشيطان حتى بلغت الكلمات
الحبشة فكبر ذلك على النبي صلى الله عليه وسلم
فلما امسى اتاه جبرئيل عليه السلام وقال معاذ الله
من هاتين الكلمتين ما انزلهما ربي عز وجل و
لا امرني بهما ربك فلما راى ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم شق عليه وقال اطعت الشيطان
وتكلمت بكلامه واشركته في امر الله عز وجل
فنسخ الله ما القى الشيطان وانزل عليه وما ارسلنا
من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امنيته يعني
في تلاوته وقراءته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله اياته
والله عليم حكيم فلما براه الله عز وجل نبيه صلى الله عليه وسلم من سجع الشيطان
وفتنته انقلب المشركون بضلالتهم وعداوتهم
ثم امر النبي صلى الله عليه وسلم بالاستعاذة
فانزل الله عز وجل فاذا قرات القران فاستعذ
بالله من الشيطن الرجيم قال عبد الله بن عباس
معناه اذا اردت ان تقرء القران فقل اعوذ بالله

سی طرف پیشانی اپنی کے پس سجدہ کیا اوسنے اسپر پس کہا کہ ہم جھکتی ہین
جیسے کہ جھکتی ہین ام ایمن اور اسکی ہم صحبتین اور تھا ایمن خدمتگار پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مارا گیا جنگ حنین مین پس واقع ہوئے یہ دو کلمین
ہر مشرک کے دل مین اور یہ دونو کلمے شیطان کے سجع اور اوسکے فتنہ سے تھے
ڈالا تھا اونکو شیطان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت مین نزدیک
آخر ذکر کرنے طاغوتان اور بتون کے پس تعجب کیا دونو فریقون نے سب کی
سجدہ کرنے اور سب کی پیروی کرنیسے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس سجدہ کرنے مین پس لیکن مسلمان پس تعجب کیا انہون نے مشرکین کے
بغیر ایمان و یقین کے سجدہ کرنیسے اور لیکن مشرک پس خوش ہوگئے
اونکی جی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اصحاب کی جب سنا اونہون
نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسچیز کو جو ڈالی شیطان نے آپکی تلاوت
مین اور خوشی کی اونہون نے اور کہا کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجوع
کیا طرف دین اپنے پہلے اور دین قوم کی پس انہون نے سجدہ کیا واسطے تعظیم معبودون
اپنے کے پس پھیلگئے یہ دو کلمے لوگون مین ساتھ ظاہر کرنے شیطان کی یہانتک کہ
پہنچگئے یہ کلمات حبش تک پس گران ہوئی یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
پس جب پیغمبر خدا نے شام کی تو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا کی ان دو کلمون سے نہین اتارا انکو میرے پروردگار غالب اور
بزرگ نے اور نہ امر کیا ہے مجھکو ساتھ انکے پروردگار تیرے نے پس جب دیکھا اسکو پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو دشوار ہوا آپ پر اور کہا کہ مینے فرمانبرداری کی شیطان
کی اور کلام کیا ساتھ اوسکی کلام کے اور مینے شریک کیا اسکو خدائے غالب اور بزرگ
کے کام مین پس دور کر دیا خدا تعالی نے اسچیز کو جو ڈالی تھی شیطان نے اور اتارا آپ پر
اور نہین بھیجا ہمنے تیرے پہلے سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جب پڑھیگا تو ڈالا
شیطان نے اوسکی امنیت مین یعنی اوسکی تلاوت اور قرارت مین پس دور کرتا ہے
خدا تعالی اسچیز کو جو ڈالتا ہے شیطان پھر محکم کرتا ہے خدا اپنی آیتونکو اور خدا جاننے والا
حکمت والا ہے پس جب پاک کر دیا خدائے غالب اور بزرگ نے نبی اپنے کو شیطان کے سجع اور
فتنہ سے تو پھر گئے مشرکین بسبب گمراہی اور دشمنی اپنی کے پھر حکم کئے گئے پیغمبر خدا ساتھ استعاذہ
یعنے خدا کی پناہ مانگنے کے شیطان سے پس اتاری خدائے غالب اور بزرگ نے یہ آیت فاذا قرأت
القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم کہا عبد اللہ بن عباس نے معنے اس آیت کے یہ ہین جب
ارادہ کرے تو قرآن پڑھنے کا پس کہہ تو اعوذ باللہ۔

مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یَعْنِی اِحْتَرِزْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
اَیْ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ یَعْنِی الْمَرْجُوْمِ بِاللَّعْنَۃِ فَقَالَ لَیْسَ
شَیْءٌ قَطُّ اَغَاظَ عَلٰی اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ مِنَ التَّعَوُّذِ بِاللّٰہِ مِنْہُ
اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطَانٌ یَعْنِی مِلْکًا عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِیْ
عِلْمِ اللّٰہِ فِی الشِّرْکِ فَیُضِلُّھُمْ عَنِ الْھُدٰی وَعَلٰی رَبِّھِمْ
یَتَوَکَّلُوْنَ یَعْنِی بِاللّٰہِ یَثِقُوْنَ اِنَّمَا سُلْطَانُہٗ یَعْنِی
مِلْکُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ یَعْنِی اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنَ یَعْنِی
یَتْبَعُوْنَہٗ عَلٰی اَمْرِہٖ فَیُضِلُّھُمْ عَنْ دِیْنِھِمُ الْاِسْلَامِ
وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ یَعْنِی بِاللّٰہِ مُشْرِکُوْنَ اَیْ مِنْ اَجْلِہٖ
مُشْرِکُوْنَ **فَصْلٌ** وَمَعْنٰی اَعُوْذُ الْاِسْتِعَاذَۃُ
وَالْاِسْتِجَارَۃُ وَالْاِلْتِجَاءُ وَالْمَعَاذُ الْمَلْجَاُ یُقَالُ عَاذَ بِہٖ
یَعُوْذُ بِہٖ عِیَاذًا اَوْ اَعُوْذُ عَوْذًا وَمَعْنٰی مَعَاذَ اللّٰہِ اَیْ
اَلْجَاُ اِلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ یُقَالُ ھٰذَا عَوْذٌ لِیْ مِمَّا اَخَافُ
اَیْ مُجِیْرِیْ وَالدَّافِعُ عَلَیَّ فَکَاَنَّ الْعَبْدَ یَعُوْذُ بِاللّٰہِ لِیَقِیَہٗ
مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَالتَّعَوُّذُ بِالْقُرْاٰنِ ھُوَ التَّشَفِّیْ بِہٖ وَ
قِیْلَ مَعْنَی الْاِسْتِعَاذَۃِ الْاِحْتِرَازُ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی حَاکِیًا عَنْ اُمِّ مَرْیَمَ رَبِّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَ
ذُرِّیَّتَھَا یَعْنِی مَرْیَمَ وَعِیْسٰی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یَعْنِی
اَحْتَرِزُ بِاللّٰہِ فِیْ حَقِّھِمَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاشْتِقَاقُ
الشَّیْطٰنِ مَاْخُوْذٌ مِنَ الشَّطَنِ وَھُوَ الْحَبْلُ الطَّوِیْلُ
الْمُضْطَرِبُ وَالشَّطْنُ الْبُعْدُ فَکَاَنَّہٗ تَبَاعَدَ مِنَ الْخَیْرِ
وَطَالَ فِی الشَّرِّ وَاضْطَرَبَ فِیْہِ ثُمَّ قِیْلَ لِلْاِنْسَانِ
شَیْطَانٌ اَیْ کَالشَّیْطَانِ فِیْ فِعْلِہٖ وَکُلُّ شَیْءٍ مُسْتَقْبَحٍ
فَھُوَ مُشَبَّہٌ بِالشَّیْطَانِ فَیُقَالُ کَاَنَّ وَجْھَہٗ وَجْہُ الشَّیْطَانِ
وَکَاَنَّ رَاْسَہٗ رَاْسُ الشَّیْطَانِ وَمِنْہُ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ طَلْعُھَا
کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَھُوَ رَاْسُ الشَّیْطَانِ الْمَعْرُوْفِ وَ
قَدْ قِیْلَ ھُوَ حَیَّاتٌ لَھَا رُءُوْسٌ مُنْکَرَۃٌ وَاَعْرَافٌ وَ
قِیْلَ رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ نَبْتٌ مَعْرُوْفٌ وَاَمَّا الرَّجِیْمُ
فَھُوَ الْمَرْجُوْمُ بِاللَّعْنِ اَیْ رَمَاہُ بِاللَّعْنِ وَاَبْعَدَہٗ مِنَ الْخَیْرِ

من الشیطان الرجیم مراد رکہتی ہین پناہ ڈہونڈ خدا کی ساتھ شیطان راندے ہوئے سے
یعنے ابلیس لعین سے مراد رکہتی ہین رجم سے راندہ ہوا ساتھ لعنت کی پس فرمایا
نبی ہونے نہین کوئی چیز زیادہ غصہ دلانیوالی ابلیس لعین پر خدا کی ساتھ پناہ ڈہونڈہنی
سے اوسکے شر سے تحقیق نہین ہے واسطے شیطان کے غلبہ مراد رکہتے ہین ملک اوپر ان
لوگونپر جو ایمان لائے خدا کی علم مین شرک کو نہین پس گمراہ کرے انکو ہدایت سے اور اپنے
پروردگار پر بہروسہ کرتے ہین یعنی ساتھ خدا کی تمام کامون مین اعتماد اور تکیہ
کرتے ہین سوا اسکے نہین غلبہ اسکا مراد رکہتے ہین ملک اوسکا اوپر ان لوگونکی جو دوست
رکہتے ہین اسکو مراد رکہتا ہی ابلیس لعنت کیا گیا مراد رکہتا ہے تابعداری کرتے ہین اسکی اوسکے
فرمانے پر پس گمراہ کرتا ہے انکو انکی دین سے جو اسلام ہے اور غلبہ اسکا ان لوگونپر ہے جو وے
ساتھ اسکے یعنی ساتھ اللہ کے شرک کرتے ہین یعنی شیطان کی جہت سے شرک کرتے ہین۔
فصل اور معنی اعوذ کے پناہ ڈہونڈہنا اور خلاصی طلب کرنا اور رجوع لانا ہے
اور معاذ کے معنے ہین جائے پناہ کہا جاتا ہے پناہ لی اوس نے ساتھ اسکے پناہ لیتا ہے ساتھ اسکے
پناہ لینی کر اور پناہ لیتا ہون مین پناہ لینی اور معنی معاذ اللہ کے مین پناہ لیتا ہون طرف اوسکی
پناہ اور پناہ لیتا ہون ساتھ خدا کی کہا جاتا ہے یہ میری پناہ ہے اوس چیز سے جو ڈرتا ہون
مین یعنی خلاصی دینے والا مجہکو اور دور کرنیوالا مجہہ سے پس گویا کہ بندہ پناہ لیتا
ہے ساتھ خدا کی تو کہ نگاہ رکہے اوسکو شیطان کی شر سے اور پناہ لینی ساتھ قرآن کے
وہ شفا پانی ہے ساتھ اسکے اور کہا گیا ہے معنی استعاذہ کی حرز اور قلعہ پکڑنا ہے خدا
کو فرمایا خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کی والدہ سے حکایت کرکے ای پروردگار میرے تحقیق پناہ
دیتی ہون اسکو ساتھ تیری اور اوسکی اولاد کو یعنی مریم اور عیسیٰ کو شیطان راندے
ہوئے سے یعنی حرز اور قلعہ بناتی ہون خدا کو ان دونونکی حق مین شیطان راندے ہوئے
سے اور اشتقاق صیغہ شیطان کا ماخوذ ہے شطن سے اور وہ رسی لنبی ہلنے والی ہے اور
شطن کے معنی دوری کے ہین پس گویا کہ شیطان دور ہوا نیکی سے اور دراز ہوا برائی مین
اور بیقرار ہوا اسمین پہر کہا گیا ہے واسطے آدمی کے شیطان یعنی مانند شیطان کے اپنے
فعل مین اور ہر چیز بری پس وہ تشبیہ دیگئی ہے ساتھ شیطان کے پس کہا جاتا ہے گویا
مونہہ اسکا مونہہ شیطان کا ہے اور گویا کہ سر اسکا سر شیطان کا ہے اور اسی باب
سے ہے قول خدای غالب اور بزرگ کا طلع اسکا گویا کہ سر ہین شیطانون
کے پس وہ طلع سر شیطان کا ہے جو معروف ہے اور تحقیق کہا گیا ہے
کہ وہ سانپ ہین واسطے اونکی سر ہین برے بنا اور گردن کے بال مین مانند گہوڑونکی
اور کہا گیا ہے رؤس شیطان گہاس ہے مشہور اور لیکن رجیم پس وہ راندہ گیا ساتھ لعنت کے

بعصيانه في ترك السجود لآدم عليه السلام وزحمته الملائكة بالرماح وطردته بها من السماء الى الارض ثم جعلت له الكواكب رجوما فلا يرجم هو وذريته الى ان تقوم الساعة بالكواكب وباللعن كما قال الله عز وجل وجعلناها رجوما للشياطين

فصل

ان الشيطان بعيد من الله وبعيد من كل خير وبعيد من الجنة وقريب الى النار فامر النبي صلى الله عليه وسلم والائمة الكرام بالتعوذ من الشيطان الرجيم البعيد من الرحمن ليبعدوا من النيران ويقربوا الى الجنان وينظروا الى وجه الملك الديان فكان الله عز وجل يقول يا عبدي الشيطان منك بعيد وانت مني قريب فاحسن الادب في حفظ الحال حتى لا يكون للشيطان عليك سبيل وبسبب من الاسباب وحسن الآداب في اداء الاوامر وانتهاء النهي والرضاء بجريان القدر في النفس والمال والاهل والولد والخلائق اجمعين فاذا دام العبد على ذلك ولازمه وواظب عليه وعانقه كانت له النجاة من فتن الشيطان ووساوسه وهواجس النفس وغوائلها وعذاب القبر وضغطته وهول القيمة وشدتها والنار وزفرتها وكان في جوار الله في جنة المأوى مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا متقلبا في نعم الله في كل حال دائما ابدا قال الله عز وجل ان عبادي ليس لك عليهم سلطان فاذا كان على العبد سمة العبودية للملك الاعلى الاكبر لم يكن للشيطان الضعيف الخسيس الادنى عليه تسلط واستيلاء في الخلوة ولا اذا خلا لا على القلب بالمعصية اذا الكوى ولا على الجوارح اذا كانت بها ان تهوى وتركنى في حميته يتمم البدن هكذا فعلنا بمن ترك الهوى واتبع الحق وبه اهتدى وفيه

بسبب اسکی نافرمانی کے سجدہ نہ کرنیمین واسطے آدم علیہ السلام کو اور مار اسکو فرشتون نے ساتھ نیزونکے اور چلایا اوسکو ساتھ اسکے اسوقت آسمان سے زمین کی طرف پھر کئے گئے واسطے اوسکے ستارے پھینکنے والے وہ مارا گیا بس اندھا جاتا ہے وہ اور اولاد اسکی قیامت کے قائم ہونے تک ساتھ ستارون اور لعن کی جیسا کہ فرمایا خدا غالب و بزرگ نے اور کیا ہم نے ستارونکو چلانیوالے واسطے شیطانون کے

فصل

شیطان دور ہے خدا سے اور دور ہے ہر بھلائی سے اور دور ہے بہشت سے اور قریب ہے طرف دوزخ کے پس حکم کیا خدا تعالیٰ نے پیغمبر اپنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل امت بزرگ کو ساتھ پناہ پکڑنے کے شیطان مردود سے جو دور ہے خدا سے تو کہ دور ہو جاوین دوزخ سے اور قریب ہو جاوین طرف بہشت کی اور نظر کرین طرف منہ بادشاہ انصاف کرنے والے کے پس گویا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اے میرے بندے شیطان مجھسے دور ہے اور تو مجھسے قریب ہے پس اچھا نگاہ رکھ ادب کو بیچ نگاہ رکھنے حال کے تاکہ نہ ہووے شیطان کو اوپر تیرے رستہ اور ساتھ سبب کے اسبابون سے اور اچھے آدابون کی ادا کرنے اوامر کے اور نہی سے باز رہنے مین اور راضی رہنے مین ساتھ جاری ہونے تقدیر کے جان اور مال اور اہل اور اولاد اور تمام خلقت مین پس جب ہمیشہ ہووے بندہ اوسپر اور لازم پکڑے اوسکو اور ہمیشگی کرے اسپر اور مضبوط پکڑ لیوے اسکو تو ہوگی اسکو خلاصی شیطان کے فتنون اور اسکے وسواسون اور نفس کے خطرون اور اسکے دھوکون اور قبر کے عذاب اور اوسکی تنگی اور قیامت کے ڈر اور اسکی سختی اور دوزخ کے عذاب اور اسکے تردد سے اور ہوگا خدا کے قریب مین بہشت مین جو آرام گاہ ہے ساتھ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیکوکارون کے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق ہونے والا خدا کی نعمتون مین ہر حال ہمیشہ فرمایا خدائے غالب بزرگ نے تحقیق بندے میرے نہین ہے واسطے تیرے اوپر اون کے غلبہ پس جسوقت ہووے بندہ پر علامت بندگی کی بادشاہ بزرگ سے تو نہوگا واسطے شیطان ضعیف حقیر ذلیل کے اسپر غالب آنا اور نہ ہوگا اسکو مبتلا ہونا ظاہر مین اور نہ جب خلوت اور گوشے مین بیٹھے نہ دل پر جب گناہ کے قصد کرے اور نہ اعضا پر جبکہ پڑے ساتھ اوسکے اور ہلاک ہووے پس اسوقت سنیگا آواز ہم نے ایسا ہی کیا ہے ساتھ اوس شخص کے جو چھوڑ دیوے خواہش نفس کو اور پیروی کرے حق کی اور ساتھ اوسکے راہ پاوے

يختصم الملأ الأعلى وبالعظمة يدعى في الملكوت
فبهيبة الملك الأعلى على العرش إذ هو عليه استوى
بحكمه القدير المصون من تحكم الشيطان والباطل
عند قراءة القارئ إذا قرأ كذلك لينصرف عنه الشيطان
والفساد إنه مرصاد للمخلصين إذ هو في السر
والعلانية يتولاه فالفرار من الشيطان الرجيم وكفايته
أحرى وأولى إذ الحق تعالى أمر بالعلم الأعلى حيث
قال إن الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا إنما
يدعو حزبه ليكونوا من أصحاب السعير ولقد أضل منكم
جبلا كثيرا أفلم تكونوا تعقلون فاتباع الشيطان
أصل كل شقاوة وعناء وفي المخالفة سعادة ونعمة
وراحة وهدى والخلود في دار البقا

فصل

ويستفيد العبد بالاستعاذة خمسة أشياء أحدها
الثبات على الدين والهدى والثاني السلامة من
شر اللعين والثالث الدخول في الحصن
الحصين والرابع الوصول إلى المقام الأمين
مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
والخامس نيل معونة رب الأرض والسماء كما
ذكر في بعض الكتب المتقدمة لما قال إبليس اللعين
يعني ما لعنه الله عز وجل لآتينهم من بين أيديهم
ومن خلفهم وعن أيمانهم وعن شمائلهم قال الله
تعالى وعزتي وجلالي لآمرنهم بالاستعاذة فإذا
استعاذوا بي حفظتهم عن أيمانهم بالهداية وعن الشمائل
بالعناية ومن الخلف بالعصمة ومن أقدامهم بالنصرة
حتى لا تضرهم وسوستك يا ملعون وقد ذكر في بعض
الأحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه قال من استعاذ بالله مرة حفظه الله تعالى في
يومه ذلك وقال أيضا عليه السلام أغلقوا أبواب
المعاصي بالاستعاذة وافتحوا أبواب الطاعة بالتسمية

جھگڑتے ہیں فرشتے مقرب اور ساتھ نام بزرگی کے پکارا جاتا ہے ملکوت عالم میں
جو فرشتے ہیں اور ساتھ اوسکے فخر کرتا ہے بادشاہ بڑا عرش پر کیونکہ اوسنے
قرار پکڑا ہے عرش پر ساتھ کلام اپنی قدیم کے جو نگاہ رکھی ہوئی ہے شیطان کے حکم
اور باطل سے وقت پڑھنے پڑھنے والے کے جب پڑھتا ہے یہ قول خدا تعالی کا پس شیطان ہٹ جاتا ہے
پھر جاتا ہے ہم اس سے برائی اور بیحیائی کو تحقیق وہ ہمارے بندوں اخلاص والوں کا
ہے جب وہ پوشیدہ اور ظاہر میں پس ڈر کر بھاگنا شیطان مردود سے اور کفایت اوسکی بلا شبہ
سزاوار تر اور لائق تر ہے اس واسطے کہ ڈرانا والا حق ہے خدا سے بزرگ اور
اعلی ہے اسکو حکم فرمایا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اوسکو
دشمن سوا اسکے نہیں بلاتا ہے گروہ اپنے کو تاکہ ہوویں دوزخ والوں سے
اور البتہ تحقیق اوسنے گمراہ کیا ہے تم سے خلقت بہت کو کیا پس تم نہیں سمجھتے پھر
شیطان کی فرمانبرداری جڑ ہے ہر بدبختی اور رنج کی اور مخالفت میں نیک بختی
ہے اور نعمت اور راحت اور ہدایت اور ہمیشہ رہنا نعمت بقا کے گھر میں

فصل

اور حاصل کرتا ہے آدمی ساتھ استعاذہ کے پانچ چیزیں ایک تو ثابت رہنا
دین اور ہدایت پر اور دوسرا سلامت رہنا شیطان کے شر اور تکلیف سے اور تیسرا
داخل ہونا محکم قلعہ میں اور قرب حاصل کرنا اور چوتھا پہونچنا طرف مقام امن
والے کے ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور نیکوکاروں کے
اور پانچواں پہونچنا پروردگار زمین اور آسمان کی یاری کو جیسا کہ ذکر کیا گیا
ہے بعض پہلی کتابوں میں جب کہا شیطان لعین نے اپنے خطاب کرنے
میں واسطے خدا تعالی بزرگ کے البتہ آونگا میں انکے پاس انکے آگے اور
پیچھے سے اور انکے دائیں اور بائیں سے فرمایا خدا تعالی نے قسم ہے میری
عزت اور بزرگی کی البتہ حکم کرونگا میں انکو ساتھ استعاذہ کے پس جب وہ
پناہ ڈھونڈینگے ساتھ میرے تو میں انکی حفاظت کرونگا دائیں طرف سے
ساتھ ہدایت کے اور بائیں طرف سے ساتھ مہربانی کے اور پیچھے سے ساتھ بچانے
کے اور آگے سے ساتھ مدد کے یہاں تک کہ نہ ضرر دیگا انکو وسواس تیرا اے
ملعون آیا ہے بعض حدیثوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحقیق
آپ نے فرمایا جو شخص پناہ پکڑے ساتھ خدا کے ایک دفعہ نگاہ رکھتا ہے
خدا تعالی اوسکو اوس دن میں اور نیز فرمایا آپ نے بند کرو دروازے
گناہوں کے ساتھ استعاذہ کے اور کھولو بندگی کے
دروازے ساتھ بسم اللہ کے

قِيْلَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَبْعَثُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلٰثَمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ عَسْكَرًا لِاِضْلَالِ الْمُؤْمِنِ فَاِذَا اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰى قَلْبِهٖ ثَلٰثَمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ نَظْرَةً فَفِيْ كُلِّ نَظْرَةٍ مِّنْ نَّظَرَاتِهٖ تَهْلِكُ عَسْكَرٌ مِّنْ عَسَاكِرِ الشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَصْلٌ وَالَّذِيْ يَخَافُ الشَّيْطَانُ مِنْهُ وَيَحْذَرُهٗ الْاِسْتِعَاذَةُ وَشُعَاعُ نُوْرِ مَعْرِفَةِ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مِّنَ الْعَارِفِيْنَ فَعَلَيْكَ بِاسْتِعَاذَةِ الْمُتَّقِيْنَ اِلٰى اَنْ تَرْتَقِيَ اِلٰى دَرَجَةِ الْعَارِفِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ شُعَاعُ نُوْرِ قَلْبِكَ يَكْسِرُ شَوْكَتَهٗ وَيَهْزِمُ جُنْدَهٗ وَيُبِيْدُ خَضْرَاءَهٗ وَيَقْطَعُ شَاْفَتَهٗ فِيْ خَاصَّتِكَ وَرُبَّمَا جُعِلَتْ شِحْنَةً لِاِخْوَانِكَ وَاَتْبَاعِكَ كَمَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَقِّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّكَ يَا عُمَرُ وَقَوْلُهٗ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا اِلَّا وَالشَّيْطَانُ سَلَكَ غَيْرَ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقِيْلَ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يَصْرَعُ اِذَا رَاٰى عُمَرَ فَقَالَ فَاِذَا عَلِمَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْعَبْدِ الصِّدْقَ فِيْ عَدَاوَتِهٖ وَمُخَالَفَتِهٖ لِدَعْوَتِهٖ اَيِسَ مِنْهُ وَتَرَكَهٗ وَاشْتَغَلَ بِغَيْرِهٖ وَاِنَّمَا يَاْتِيْهِ لِمَا اَحْيَانًا عَلٰى وَجْهِ الْخِفْيَةِ وَالتَّلَصُّصِ فَلْيَكُنِ الْعَبْدُ مُلَازِمًا لِلصِّدْقِ مُسْتَيْقِظًا مُرَاقِبًا لِمَجِيْءِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهٖ فَاِنَّ مُشَاقَّتَهٗ دَقِيْقٌ وَعَدَاوَتَهٗ قَدِيْمَةٌ اَصْلِيَّةٌ وَاَنَّهٗ يَجْرِيْ فِي الْجَوَارِحِ وَالْعُرُوْقِ مَجْرَى الدَّمِ فِي الْعُرُوْقِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ كِبَرِهٖ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزْنِيَ اَوْ اَقْتُلَ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَيْفَ لَا اَخَافُ وَاِبْلِيْسُ حَيٌّ فَصْلٌ وَاَوْلٰى مَا يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلٰى مُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ وَدَفْعِهٖ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَذِكْرُ الْمَرْءِ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكِيًا عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِيْ فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِيْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ فَقَدْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ وَقَوْلُهٗ

کہا گیا ہے تحقیق شیطان بھیجتا ہے ہر دن تین سو ساٹھ لشکر کو واسطے گمراہ کرنے مسلمان کے پس جب پناہ پکڑتا ہے ساتھ خدا کی تو نظر کرتا ہے خدا اسکے دل کیطرف تین سو ساٹھ نظرین پس ہر نظر مین اونکی نظروں سے ہلاک ہوتا ہے ایک لشکر شیطان کے لشکر من سے خدا تم اوسکو لعنت کرے **فصل** اور وہ چیز جس سے شیطان ڈرتا اور حذر کرتا ہے وہ استعاذہ ہے اور چمک عارفوں کی دلون کے نور کی پس اگر نہ ہووے تو عارفوں سے پس لازم پکڑ تو استعاذہ پرہیزگارون کا یہانتک کہ چڑھے تو طرف درجہ عارفین کے پس اسوقت چمک تیرے دل کی نور کی توڑ دیگی اسکی قوت کو اور بھگا دیگی اسکی لشکر کو اور ہلاک کر دیگی اوسکی سبزیون کو اور اوکھیڑ دیگی اسکی لشکر کو بیخ خاص تیری ذات کے اور بہت دفعہ تو کو توال بنایا جاویگا واسطے اپنی بھائیوں اور تابعداروں کے جیسا کہ وارد ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقمین حضرت عمر بن الخطاب کی یہ کہ تحقیق شیطان بھاگتا ہے تیرے سایہ سے ای عمر اور قول پیغمبر کا نہیں چلتا عمر کسی جنگل مین مگر شیطان چلتا ہے اوس جنگل کے غیر مین اور کہا گیا ہے کہ تحقیق دیوانہ ہوجاتا تھا شیطان جب دیکھتا تھا حضرت عمر کو اور فرمایا پیغمبر نے پس جب جانتا ہے شیطان بندے سے سچائی اپنی دشمنی مین اور اسکی مخالفت کو واسطے اسکے بلانے کے تو اس سے ناامید ہوجاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے اسکو اور مشغول ہوتا ہے ساتھ اوسکے غیر کے اور سوا اسکے نہیں ہے آتا ہے اسکے پاس ڈرتا ہوا کبھی پوشیدگی اور چوری کے طریق پر پس چاہیے کہ ہووے بندہ لازم پکڑنے والا سچ کو بیدار ڈرنیوالا شیطان کے آنے اور اسکے مکر سے پس تحقیق ہو سراغ اسکا باریک ہے اور دشمنی اسکی قدیمی ہے اصلی اور تحقیق جاری ہوتا ہے بیچ رون اور گوشتوں کے جاری ہونے خون کی رگون میں اور تحقیق روایت کیگئی ہے ابوہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے بیچ اپنی بوڑہا ہونیکے ای یا خدا یا تحقیق مین تیری پناہ مانگتا ہون زنا کرنے اور خون کرنے سے پس انکو کہا گیا کیا آپ بہی ہو ڈرتے ہیں پس فرمایا ابوہریرہ نے کیونکر نہ ڈرون مین حالانکہ شیطان زندہ ہے **فصل** اور بہتر چیز وہ کہ جسکے ساتھ شیطان کی لڑائی اور اسکے دفعہ پر مدد طلب کیجاتی ہے کلمہ اخلاص کا ہے اور یاد کرنا بندے کا اپنے پروردگار غالب اور بزرگ کو جیسا کہ پیغمبر نے اپنے پروردگار سے حکایت کر کے فرمایا ہے کہ تحقیق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جسنے کہا اسکو داخل ہوا میرے قلعے میں اور پس جو شخص داخل ہوا میرے قلعے میں پس تحقیق وہ بچ گیا میرے

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَالشَّيْطَانُ سَبَبُ الْعَذَابِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْكَلِمَةَ وَتَقَمَّصَ بِمُوجِبَاتِهَا مِنْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ وَتَرْكِ النَّوَاهِيْ عَرَاهُ الشَّيْطَانُ مِمَّا يَلْبَسُهُ بِذٰلِكَ تَبَاعَدَ مِنْهُ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَيَنْجُو الْعَبْدُ مِنْ فِتْنَتِهِ كَمَا يَنْجُوْ بِجُنَّتِهِ الْقِتَالِ مِنْ سِلَاحِ عَدُوِّهِ وَكَذٰلِكَ التَّسْمِيَةُ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا فَاِنَّهُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَقُلْ هٰكَذَا فَاِنَّهُ يَتَعَاظَمُ الشَّيْطَانُ اللَّعِيْنُ وَيَقُوْلُ بِعِزَّتِيْ غَلَبْتُكَ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَتَصَاغَرُ الشَّيْطَانُ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الذَّرَّةِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَعَانُ عَلَيْهِ بِتَرْكِ الطَّمَعِ فِيْمَا سِوٰى فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا وَاَمْوَالِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَثَنَائِهِمْ وَجَمْعِهِمْ وَالتَّكَثُّرِ بِهِمْ وَهَدَايَاهُمْ فَاِنَّ الدُّنْيَا وَاَبْنَاءَهَا مَالُ الشَّيْطَانِ وَجُنُوْدُهُ وَحِزْبُهُ وَالْمَرْءُ مَعَ مَالِهِ وَالْمَلِكُ مَعَ جُنْدِهِ فَعَلَى الْعَبْدِ الْيَاْسُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَالْاِسْتِغْنَاءُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةُ بِهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَيْهِ وَالرُّجُوْعُ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ وَاَحْوَالِهِ وَاسْتِعْمَالُ الْوَرَعِ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَتَرْكُ مِنَّةِ الْخَلْقِ وَالتَّقْلِيْلُ مِنْ مُبَاحِ الدُّنْيَا وَحَلَالِهَا وَالْاَكْلُ بِشَهْوَةٍ وَشَرَهٍ كَحَاطِبِ اللَّيْلِ مِنْ غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَتَنْقِيْرٍ وَمَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ النَّارِ يُدْخِلُهُ فَيَلْزَمُ الْعَبْدُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَيْئَسَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ فَيَسْلَمُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَعَوْنِهِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَالشَّيْطَانُ قَرِيْنُهُ فِيْ قَلْبِهِ وَصَدْرِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ فَتَارَةً يُوَسْوِسُهُ فِي الصَّلٰوةِ وَاُخْرٰى يُمَنِّيْهِ الْاَمَانِيَّ الْبَاطِلَةَ مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ الْمُحَرَّمَةِ مِنْهَا وَالْمُبَاحَةِ وَتَارَةً يُثَبِّطُهُ عَنِ الْمُسَارَعَةِ فِي الْخَيْرَاتِ وَالْاِتْيَانِ بِالسُّنَنِ وَالْوَاجِبَاتِ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسنے کہا کلمہ توحید کا نفاق سے پاک ہوکر اور اخلاص رکھکر داخل ہوگا بہشت میں پس شیطان وسیلہ ہے عذاب کا پس جس وقت کہا بندہ نے کلمہ اور پہنا اوسکے موجبات کو ادا کرنے خدا کی فرمانون اور ترک کرنے اوسکی نافرمانیون سے پس دیکھا اوسکو شیطان نے پہننے والا اس لباس کو دور ہوتا ہے اوسے اور نہیں آتا اوسپر پس خلاصی پاتی بندہ نے اوسکے فتنہ سے جسطرح کہ خلاصی پاتا ہے ساتھ ڈھال اپنی کے لڑنیوالا اپنے دشمن کے ہتھیار سے اور اسی طرح بسم اللہ اکثر کرے ذکر اسکا پس تحقیق روایت کیگئی ہے نبی ؐ سے تحقیق اونہون نے سنا ایک آدمی کو کہ کہتا تہا ہلاکت ہووے شیطان کو پس فرمایا واسطے اسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مت کہو تو اسطرح پس تحقیق شیطان لعین فخر کرتا ہے اور کہتا ہے قسم ہے عزت میری کی مین غالب آیا تجہپر لیکن کہہ بسم اللہ الخ پس تحقیق خوار ہوتا ہے شیطان تا کہ ہو جاتا ہے مانند چیونٹی کی اور اسی طرح مدد طلب کی جاتی ہے اوسپر ساتھ ترک کرنے طمع کرانیچیز مین جو سوا فضل خدا غالب بزرگ کے ہے دنیا کے بیٹون اور انکے مالون اور انکی حمد وثنا اور انکے جمع کرنے اور بہت حاصل کرنے اور انکی ہدیون سے پس تحقیق دنیا اور اسکے بیٹے شیطان کا مال اور اسکا لشکر اور گروہ ہین اور آدمی ساتھ مال اپنے کے ہے اور بادشاہ ساتھ لشکر اپنے کے ہے پس بندے پر ہے ناامیدی ان سب سے اور بے پرواہی حاصل کرنی ساتھ خدا غالب اور بزرگ کے اور تکیہ کرنا ساتھ اوسکے اور بہروسہ کرنا اوسپر اور رجوع کرنا طرف اسکی اپنے تمام امور اور حالات مین اور استعمال کرنا پرہیزگاری کا حرام اور شبہ سے اور چہوڑدینا احسان خلقت کو اور کم لینا دنیا کے مباحون اور اسکے حلالون اور کہانیسے ساتھ خواہش نفس اور حرص کے مانند لکڑیان اکہٹا کرنیوالے کی رات مین بغیر جستجو اور کرید کے اور جو شخص نہ پروا رکہے کہ کہانے سے اسکا کہانا آوے اسکا پینا تو نہیں پروا رکہتا خدا تعالیٰ کون سے دروازے سے دوزخ کے دروازون سے داخل کرے اسکو پس لازم پکڑے آدمی اسکو تا کہ ناامید ہو جاوے شیطان اوسے پس سلامت رہے ساتھ خدا کی رحمت اور اسکی مدد کے پس اگر نہ کرے اسکو تو شیطان اسکا ہمراہی ہے اوسکے دل اور سینے مین فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جو شخص منہ پہیرے خدا کی ذکر سے ہم مقرر کرتے ہین واسطے اوسکے شیطان پس وہ اسکا ساتھی ہے پس کبہی اسکو وسوسہ ڈالتا ہے نماز مین اور کبہی آرزو مین جہوٹیان دلاتا ہے اسکو نفس کی حرام اور مباح خواہشون سے اور کبہی روکتا ہے اسکو جلدی کرنی نیکی بہلائیون اور سنتین اور واجبات

وَالْعِبَادَاتِ وَالْقُرُبَاتِ فَيَخْسَرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ فَيُحْشَرُ مَعَهُ وَرُبَّمَا سَلَبَ الْاِيْمَانَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ فَيَخْلُدُ مَعَهُ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَلْبِ الْاِيْمَانِ وَمُتَابَعَةِ الشَّيْطَانِ فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ

فَصْلٌ وَرَوٰى مُقَاتِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ رَاحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ يُرِيْدُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذَتْهُ الرُّحَضَاءُ يَعْنِيْ عَرَقَ الْحُمّٰى يَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلَ الْجُمَانِ يَعْنِي اللُّؤْلُؤَ ثُمَّ مَسَحَ الْجَبْهَةَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمَلْعُوْنَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَطْرَقَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ لَعَنْتَ اٰنِفًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْلِيْسَ الْخَبِيْثَ عَدُوَّ اللّٰهِ اَدْخَلَ ذَنَبَهٗ فِيْ دُبُرِهٖ فَبَاضَ سَبْعَ بَيْضَاتٍ فَهُمْ اَوْلَادُهُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِبَنِيْ اٰدَمَ اَحَدُهُمْ اِسْمُهُ الْمُدْحِشُ وُكِّلَ بِالْعُلَمَاءِ يَرُدُّهُمْ اِلَى الْاَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالثَّانِيْ اِسْمُهٗ حَدِيْثٌ وَهُوَ صَاحِبُ الصَّلٰوةِ فَيُنْسِيْهِمُ الذِّكْرَ وَيَعْبَثُهُمْ بِاللَّحْظِ وَيَطْرَحُ عَلَيْهِمُ التَّثَاؤُبَ وَالنُّعَاسَ حَتّٰى يَنَامَ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ لَهٗ قَدْ نِمْتَ فَيَقُوْلُ لَمْ اَنَمْ فَيَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَخْرُجَنَّ اَحَدُهُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَا لَهٗ شَطْرُهَا وَلَا رُبُعُهَا وَلَا عُشْرُهَا وَوِزْرُهَا اَكْثَرُ مِنْ اَجْرِهَا وَالثَّالِثُ اِسْمُهُ الزَّلَنْبُوْنُ وَهُوَ صَاحِبُ الْاَسْوَاقِ يَاْمُرُهُمْ بِالتَّطْفِيْفِ وَالْكَذِبِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَالتَّحَلِّيْ لِسِلْعَةٍ وَالْمَدْحِ لَهَا اِذَا بَاعَهَا حَتّٰى يُنْفِقَهَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعُ اِسْمُهٗ بَتْرٌ وَهُوَ صَاحِبُ قَدِّ الْجُيُوْبِ وَخَمْشِ الْوُجُوْهِ وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى يُحْبِطَ اَجْرَ

عبادات اور طاعات کی بجالانے مین پس ہوتا پاتا ہے دنیا اور آخرت مین پس اوٹھایا جاتا ہے ساتھ شیطان کے اور بسا اوقات چہین لیتا ہی ایمان اسکی آخر عمر مین پس ہمیشہ رہیگا ساتھ اوسکے دوزخ مین دن قیامت کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پناہ ڈہونڈہتے ہین ہم ساتھ خدا کی ایمان دور ہونے سے اور شیطان کی تابعداری کرنے سے پوشیدہ اور ظاہر مین

فصل اور روایت کی ہی مقاتل نے زہری سے اونہون نے عروہ سے انہون نے حضرت عایشہ رضہ سے تحقیق حضرت عایشہ رضہ نے فرمایا کہ رات گذاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے ایک رات طلب کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونمین پیغمبر خدا کے یہ صحابہ تھے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سلمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحقیق پکڑا ہوا تھا اپکو رحضاء یعنی بخار کی پسینے نے گرتا تھا آپ سے مانند جمان یعنی موتی کے پس پونچھا ماتھے کو اور فرمایا لعنت کرے اللہ ملعون کو تین مرتبے پس جھکا دیا آپ نے سر کو پس کہا آپکو حضرت علی رضہ نے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہون آپنے کسکو ابلعنت کی ہی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابلیس پلید خدا کے دشمن کو داخل کیا اوسنے دم اپنا اپنی مقعد مین پس سات انڈے دیے پس یہ اوسکی اولاد ہے آدم کی اولاد پر سپرد اور مقرر کیے گئے ایک اونسے نام اسکا مدحش ہے علماء کی ساتھ سپرد کیا گیا ہے پہیرتا ہی انکو مختلف خواہشون کی طرف اور دوسرا نام اسکا حدیث ہی اور وہ نماز کی ساتھ سپرد کیا گیا ہے پس بھولاتا ہے انکو ذکر سے اور کہیل مین لگاتا ہی انکو ساتھ دیکھنے کے اور ڈالتا ہے انپر جمائی اور اونگھ یہانتک کہ سو جاتا ہے ایک اونکا پس کہا جاتا ہے اسکو تحقیق تو سو گیا پس کہتا ہے مین نہین سویا پس داخل ہوتا ہے نماز مین بغیر وضو کے قسم ہے اوس ذات کی جو جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی البتہ نکلتا ہے ایک انکا نماز سے ایسے حال مین کہ نہین ہے واسطے اوسکے نصف اسکا اور نہ چوتھائی اسکی اور نہ دسوان حصہ اسکا اور گناہ اسکا زیادہ ہے اسکے ثواب سے اور تیسرا نام اسکا زلنبون ہے اور وہ صاحب بازار و نکا ہے حکم کرتا ہے انکو ساتھ کم تولنے اور جھوٹ بولنے کی خرید و فروخت مین اور رستہ کرنے مین اسطے اسباب اور انکی مدح کرنے کو جب بیچتا ہے اسکو تاکہ رواج دیکر اسکو اپنے سے اور چوتھا نام اوسکا بتر ہے اور وہ صاحب ہے پھاڑنے گریبانوں اور نوچنے مونہون اور پکارنے ساتھ ہلاکت کے

صاحبها والخامس اسمه منشوط وهو صاحب
الأخبار الكذب والنميمة والهمز والغمز حتى يوثر العباد
والسادس اسمه واسم وهو صاحب الدبر الذي
ينفخ في الاحليل وعجز المرأة حتى يزني كل واحد منهما
بصاحبه والسابع اسمه الأعور وهو صاحب السرقة
يقول للسارق تسد بها فاقتك وتقضي بها دينك
وتستر بها عورتك ثم تتوب فينبغي لكل مؤمن ان
لا يغفل عن الشيطان في سائر احواله ولا يأمنه في
جميع اموره وقد جاء في الحديث عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال ان للوضوء شيطانا يقال له
الولهان فاستعيذوا بالله منه وجاء في الحديث
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال تراصوا في الصفوف
لئلا يتخللكم الشيطان كأنها بنات حذف قال
ابو حذيفة قال ابو عبيدة هي هذه الغنم الصغار
الحجازية واحدتها حذفة ويقال نقد ايضا ويقال
ليس لها اذناب ولا اذان يجاء بها من جرش بلدة باليمن
وقد روي عن عثمان بن العاص انه قال قلت يا
رسول الله كيف حال الشيطان بيني وبين صلوتي
وقراءتي فقال صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان
يقال له خنزب اذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل
عن يسارك ثلاثا ففعلت ذلك فاذهبه الله عني وقال
النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث المشهور ما منكم
من احد الا وله شيطان قالوا ولا انت يا رسول
الله قال صلى الله عليه وسلم ولا انا الا ان الله تبارك
وتعالى قد اعانني عليه فاسلم منه وفي حديث اخر
عنه صلى الله عليه وسلم وما منكم من احد الا وقد
وكل به قرينه من الجن قيل ولا انت يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ولا انا الا ان الله قد اعانني عليه
فاسلم فلا يأمرني الا بخير وقيل ان الله تعالى

مصیبت والے کا اور پانچوان نام اسکا منشوط ہے اور وہ صاحب ہے
جھوٹی خبرونکا اور سخن چینی اور طعنہ اور چغلی کرنیکا یہانتک کہ گنہگار
کرتا ہے بندونکو اور چھٹا نام اسکا داسم ہے اور وہ صاحب مقعد کا ہے
وہ پھونکتا ہے مرد کو ذکر اور عورت کو سرین مین یہانتک کہ زنا کرتا ہے
ہر ایک اون دونونسی ساتھ صاحب اپنے کے اور ساتوان نام اسکا اعور ہے
اور وہ صاحب چوری کا ہے چور کو کہتا ہے کہ بند کریگا تو ساتھ اوس مال
کے اپنے فاقہ کو اور ادا کریگا تو ساتھ اسکے قرض اپنا اور ڈھانپ لیگا تو ساتھ
اسکے شرمگاہ اپنی پھر توبہ کریگا تو پس ہر مومن کو چاہیے کہ شیطان سے
اپنے تمام حالات مین غافل نہ رہے اور نہ بیڈر رہے اس سے اپنے تمام امور مین
اور تحقیق آیا ہے حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق واسطے
وضو کے ایک شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو ولہان پس پناہ پکڑو تم ساتھ
خدا کے اوس سے اور حدیث میں آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق اونہنے
فرمایا ملجاؤ تم صفونمین تاکہ نہ داخل ہوجاوے تمہارے درمیان شیطان
گویا کہ وہ اولاد ہے حذف کی کہا ابو حذیفہ نے کہ کہا ابو عبیدہ نے بنات حذف
یہ بکریاں ہین چھوٹی حجازی ہوتے ہین واحد اسکا حذفہ ہے اور کہا
جاتا ہے اسکو نقد بھی اور کہا جاتا ہے کہ نہین ہین واسطے انکے دم اور
نہ کان انکو لایا جاتا ہے جرش سے جو ایک گاؤن ہے یمن مین اور تحقیق
عثمان بن عاص سے روایت کیگئی ہے یہ کہ تحقیق اسنے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسطرح ہے حال شیطان کا درمیان میرے اور درمیان میری
نماز اور قرارت کے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شیطان ہے
اونکو خنزب کہتے ہین جب معلوم کرے تو اوسکو پس پناہ پکڑ تو خدا کی اوس سے اور تھوک
تو بائین اپنے تین مرتبہ کہا اوسنے پس کیا مینے اسکو پس لیگیا خدا اسکو
مجھسے اور فرمایا نبی صلعم نے حدیث مشہور مین کہ کوئی تمہارے سے نہیں مگر اوسکے
واسطے ایک شیطان ہے صحابہ نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا نبی صلعم نے اور نہ مین
مگر یہ کہ تحقیق خدا پاک نے میری اعانت کی ہے اوسپر پس مین اوس سے سلامت
رہتا ہون یا وہ فرمانبردار ہوگیا ہے اور ایک دوسری حدیث مین نبی صلعم سے
اور نہیں کوئی تمہارے سے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق اوسکے ساتھ اسکا ساتھی
جنون سے سپرد کیا گیا ہے کہا گیا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مین مگر یہ کہ تحقیق
خدا نے میری کومک کی ہے اسپر پس فرمانبردار ہوگیا ہے پس نہین حکم کرتا مگر ساتھ بھلائی کے اور کہا گیا ہے تحقیق

إبليس خلق منه زوجة الشيطانة من ضلعه الأيسر
كما خلقت حوا من آدم عليه السلام فغشيها فحملت
منه إحدى وثلاثين بيضة فصارت أصلا لذريته
فتفرعت الذرية عنها فطبقت البر والبحر حتى قيل
نقضت كل بيضة عشرة آلاف ذكرا وأنثى يعني
تفرعت منها فسكنوا الجبال والجزائر والخرابات
والفلوات والبحار والرمال والأدغال والآجام و
العيون ومجامع الطرق والحمامات والكنف و
المزابل والهواء ومعارك الحروب والنواقيس
والقبور والدور والقصور وخيام الأعراب في جميع
البقاع وقال الله أفتتخذونه وذريته أولياء من دوني
وهم لكم عدو بئس للظالمين بدلا فويل لمن استبدل
بعبادة الله عز وجل طاعة الشيطان وذريته لأجل
أنه معهم في النار خالدا فيها إن لم يتب ولم يتدارك
قبل منيته لنفسه ويسعى في فكاكها وخلاصها فيفارق
قرناء السوء والأعمال الخبيثة ودعاة الضلال
وجنود الشيطان فيرجع إلى الله ويلزم طاعته و
مجالس العلماء من عباده والعارفين به العاملين
له الداعين إليه الراغبين فيه والراجين بفضله
الشائقين لسطوته الراهبين من أخذه الزاهدين
في الدنيا الراغبين في العقبى القائمين في الليل
والصائمين في النهار الباكين على ما فات من
أيام البطالات المسارعين على الخيرات فيما يأتي
من الساعات التائبين من جميع الذنوب والخطيئات
المتوكلين على خالق الأرض والسموات الواثقين
برب الخليقة والبركات في الحركات والسكنات
القائمين في آناء الليل وأطراف النهار أولئك
آمنون من السلاسل والأغلال وآفات الدنيا
وأهوال النيران لأنهم خالفوا طاعة الشيطان

شیطان کر تو لعنت پیدا کی اسکی بیوی شیطانہ اوسکی بائین پسلی سے جیسے کہ پیدا کی
گئی ہے حوا آدم علیہ السلام سے پس جماع کیا شیطان نے ساتھ بیوی اپنی کے
پس حمل رہا اوسکو ہوئی لیے اکتیس انڈے پس ہو گئی اصل واسطے اوسکے اولاد
کی پس نکلی اولاد اون انڈون سے پس پر ہو گیا جنگل اور دریا یہانتک
کہ کہا گیا ہے نکلا ہر انڈے سے دس ہزار نر اور مادہ کو مراد رکھتا ہے
یہ کہ نکلا اسقدر سے پس بہر دیا اونہون نے پہاڑون اور جزیرون اور ویران
مقامون اور جنگلون اور دریاؤن اور ریگستانون اور درختون اور
بیابانون اور چشمون اور اکٹھا ہونیکی جگہون اور رستے اور حمامون اور تری کی
جگہون اور کوڑے کی جگہون اور ہوا کی جگہون اور لڑائی کی جگہون اور ناقوس
بجانے کی جگہون اور قبرون اور گھرون اور محلون اور جنگل نشینون کے خیمون
اور تمام جگہون کو اور فرمایا خدا نے کیا پس پکڑتے ہو تم شیطان اور اسکی اولاد
کو دوست سوا میرے اور وہ واسطے تمہارے دشمن ہین اور برا ہے ظالمون کا
بدلا پس ہلاکت ہے واسطے اوس شخص کے کہ بدل ڈالا اوسنے ساتھ عبادت خدا
کے شیطان اور اسکی اولاد فرمانبرداری کو تحقیق مقرر وہ ساتھ انکی ہوگا
دوزخ مین ہمیشہ رہنے والا بیچ اوسکے اگر نہ توبہ کی اوسنے اور نصیحت پکڑی
پس بیدار ہو واسطے نفس اپنے کے اور کوشش کرو اوسکی چھوڑانے اور
خلاصی مین پس جدا ہو برے ہمنشینون اور برے کامون اور گمراہی کے
بلانیوالون اور شیطان کے لشکرون سے پس رجوع کرو طرف خدا کی اور لازم پکڑے
اسکی فرمانبرداری اور ہمنشینی علما کا اوسکے بندون کا جو پہچاننے والے
ہین ساتھ اوسکے عمل کرنیوالے ہین واسطے اوسکے بلانیوالے ہین طرف اوسکے رغبت کرنیوالے
ہین اور امید رکھنے والے ہین ساتھ اوسکے فضل کے خوف کرنیوالے ہین اسکے قہر سے
ہین اسکے پکڑنے سے بے رغبتی کرنیوالے ہین بیچ دنیا کے رغبت کرنیوالے ہین آخرت مین قیام کرنیوالے
ہین راتون مین اور روزہ رکھنیوالے ہین دنمین رونیوالے ہین اوپر اسکے جو فوت ہوئی
دنون بیکاری سے جلدی کرنیوالے ہین بھلائیون پر اوس چیز مین جو آتی ہے ساعتون میں توبہ کرنیوالے ہین
سب گناہون اور خطاؤن سے توکل کرنیوالے ہین زمین اور آسمانون کے پیدا کرنیوالے پر بھروسا
کرنیوالے ہین ساتھ پروردگار خلقت کے حرکتون اور سکونون مین قیام کرنیوالے رات کی
گھڑیون اور دن کی طرفون مین یہ لوگ امن مین ہین زنجیرون اور طوقون اور دنیا کی
آفتون اور دوزخ کی آگون سے اسواسطے کہ تحقیق اونہون نے
شیطان کی فرمانبرداری کی مخالفت کی اور خدا کی فرمانبرداری

أطاعوا الرحمن في السر والإعلان فعاقبهم الدنيات و جازاهم المنان بما أخبر في قوله البيان فوقاهم الله شر ذلك اليوم ولقاهم نضرة وسرورا وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا وبقوله تعالى إن المتقين في جنات ونهر في مقعد صدق عند مليك مقتدر وقال الله تعالى ولمن خاف مقام ربه جنتان وقد ذكر الله عز وجل في كتابه هذا العبد المفتون بعد تقواه بقوله تعالى إن الذين اتقوا إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فإذا هم مبصرون فأخبر عز وجل أن جلاء القلوب بذكر الله وبه يزول عنها الغطاء والظلمة والرين والغفلة وبه ينكشف الكروب فالذكر مفتاح التقوى والورع والتقوى باب الآخرة كما أن الهوى باب الدنيا قال الله تعالى واذكروا ما فيه لعلكم تتقون فأخبر تبارك وتعالى أن الإنسان بالذكر يتقي

فصل وفي القلب لمتان لمة الملك وهي إيعاد بالخير والتصديق بالحق ولمة من العدو وهي إيعاد بالشر وتكذيب بالحق ونهي عن الخير وهو مروي عن عبد الله بن مسعود وقال الحسن البصري رحمة الله عليه وإنما هما همان يجولان في القلب هم من الله وهم من العدو فرحم الله عبدا وقف عند همه فما كان من الله أمضاه وما كان من عدوه جاهده وقال مجاهد في قول الله تعالى من شر الوسواس الخناس قال هو ينبسط على قلب الإنسان فإذا ذكر الله خنس وانقبض وإذا غفل انبسط على قلبه وقال مقاتل هو الشيطان في صورة الخنزير معلق في القلب في جسد ابن آدم يجري منه مجرى الدم سلطه الله عز وجل على ذلك من الإنسان فذلك قوله الذي يوسوس في صدور الناس فإذا سها ابن آدم وسوس في قلبه حتى يبتلعه الخناس الذي إذا ذكر الله عز وجل

خدا کی فرمانبرداری کی پوشیدہ اور ظاہر مین پس بدلا دیا انکو خدا دینے والے نے اور عوض دیا اونکو خدا احسان کرنیوالے نے ساتھ اس چیز کے جو خبر دی اسنے اپنے قول میں روشن مین پس بچا لیا انکو خدا نے اوس دن کی برائی سے اور انکو سامنے لایا تازگی اور خوشی کو اور بدلا دیا انکو بسبب انکی صبر کرنیکے بہشت اور ریشم اور خبر دی ساتھ قول اپنے کے تحقیق پرہیزگار لوگ باغون اور نہرون مین ہین بیچ کی جگہہ مین بادشاہ قدرت والے پاس اور فرمایا خدا نے اوسواسطے اوس شخص کے جو ڈرے کھڑا ہونیکو آگے پروردگار اپنے کے دو بہشت ہین اور تحقیق ذکر کیا ہے خدای غالب و بزرگ نے اس بندے مبتلا کیے ہوئے کو پیچھے پرہیزگاری اسکی کے ساتھ قول اپنے کے تحقیق جو لوگ پرہیزگار ہین جب پہونچتا ہے انکو وسوسہ شیطان سے یاد کرتے ہین خدا کو پس ناگاہ وہ دیکھنے لگتے ہین پس خبر دی ہے خدای غالب و بزرگ نے کہ روشنی دلونکے ساتھ یاد خدا کی ہے اور دور ہوتی ہین ساتھ اسکے پردہ اور تاریکی اور زنگ اور غفلت اور دور ہوتی ہین سختیان پس ذکر خدا کنجی ہے پرہیزگاری کی اور ترک حرام اور تقوی دروازہ ہے آخرت کا جیسے کہ خواہش نفس کی دروازہ ہے دنیا کا فرمایا خدا نے کہ یاد کرو تم اس چیز کو جو قرآن مجید مین ہے شاید کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ پس خبر دی خدا تبارک و تعالی نے کہ تحقیق آدمی ساتھ یاد خدا کے پرہیزگار ہوتا ہے :-:-

فصل اور دل مین دو چیزین اوترنیوالی ہین ایک اوترنے والی ہے فرشتہ سے اور وہ وعدہ کرتا ہے ساتھ نیکی اور تصدیق کرنیکے ساتھ حق کے اور دوسری اوترنیوالی ہے دشمن سے اور وہ ڈراتا ہے ساتھ برائی اور جھٹلانیکے حق کو اور منع کرتا ہے بھلائی سے اور یہ روایت کیا گیا ہے عبد اللہ بن مسعود سے اور کہا حسن بصری نے سوا اسکے نہین تحقیق وہ دو ولولہ وخطرہ ہین پھرتے ہین دل مین ایک خطرہ ہے خدا کیطرف سے اور دوسرا خطرہ ہے شیطان سے پس رحم کرے خدا ایسے بندہ پر کہ کھڑا ہووے نزدیک خطرہ اپنے کے پس وہ چیز کہ ہے خدا سے جاری کرے اسکو اور وہ چیز کہ ہووے اسکے دشمن سے جہاد کرے اوس سے اور کہا ہے مجاہد نے بیچ تفسیر قول خدا کے پناہ پکڑتا ہون مین وسواس کرنیوالے خناس کی برائی سے کہا ہے اوسنے وہ پہیلتا ہے آدمی کے دل پر جب یاد کرتا ہے خدا کو ہٹ جاتا ہے اور سمٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے پھیل جاتا ہے اوسکے دل پر اور کہا ہے مقاتل نے وہ خناس شیطان ہے خنزیر کی صورت مین دل مین لٹکا ہوا ابن آدم کے جسم مین جاری ہوتا ہے اوس سے جس جگہ جاری ہو خون کے مقرر کیا ہے اسکو خدای غالب و بزرگ نے اوپر آدمی کے پس یہ ہے مراد خدا کے قول سے وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگون کے دلون مین پس جبکہ سہو کرتا ہے آدمی وسوسہ ڈالتا ہے اسکے دل مین یہانتک کہ گھیر لیتا ہے اسکے دل کو خناس وہ جو وقت یاد کرتا ہے خدای غالب

ابن آدم خنس عن قلبه فذهب عنه وخرج من
جسده وقال عكرمة الوسواس محله من الرجل
في فؤاده وعينيه ومحله في المرأة في عينيها إذا
أقبلت وفي عجيزتها إذا أدبرت **فصل** وفي القلب
خواطر ستة أحدها خاطر النفس والثاني خاطر
الشيطان والثالث خاطر الروح والرابع خاطر الملك
والخامس خاطر العقل والسادس خاطر اليقين
فخاطر النفس يأمر بتناول الشهوات ومتابعة الهوى
المباح منه والحرام وخاطر الشيطان يأمر في
الأصل بالكفر والشرك والشكوى والتهمة لله
عز وجل في وعده وفي الفرع بالمعاصي والتسويف
بالتوبة وما فيه هلاك النفس في الدنيا والآخرة
فالخاطران مذمومان محكوم لهما بالسوء وهما
لعموم المؤمنين وخاطر الروح وخاطر الملك يردان
بالحق والطاعة لله عز وجل وما يكون عاقبته
سلامة الدنيا والآخرة وما يوافق العلم فهما
محمودان لا يعدمهما خصوص الناس وأما خاطر
العقل فتارة يأمر بما تأمر به النفس والشيطان و
تارة بما يأمر به الروح والملك وذلك حكمة من
الله وإتقان لصنعه ليدخل العبد في الخير و
الشر بوجود معقول وصحة شهود وتمييز فيكون
عاقبة ذلك من الجزاء والعقاب عائدا إليه وعليه إذ
الله تعالى جعل الجسم مكانا لجريان أحكامه و
محلا لنفاذ مشيئته في مباني حكمته كذلك جعل
العقل مطية الخير والشر يجريهما في خزانة الجسم
إذا كان مكانا للتكليف وموضعا للتصريف سببا
للتعريف العائد إلى لذة النعيم أو عذاب أليم
وأما خاطر اليقين وهو روح الإيمان ومزيد العلم
يرد من الله تعالى ويصدر عنه وهو مخصوص

اور بزرگ کو آدمی تو ہٹ جاتا ہے اوسکو دل سے پس چلا جاتا ہے اوس سے اور نکل جاتا ہے
اوسکے جسم سے اور کہا عکرمہ نے وسواس جگہ اسکی آدمی سے اسکو دل اور اوسکو
دو آنکھوں میں ہے اور جگہ اسکی عورت مین اسکی دو آنکھوں مین ہے جب آتی
ہے اور اسکے سرین مین ہے جب جاتی ہے **فصل** اور دل مین چھ
خطرے ہین ایک انکا خاطر نفس ہے اور دوسرا انکا خاطر شیطان ہے اور
تیسرا خاطر روح ہے اور چوتھا خاطر فرشتہ ہے اور پانچوان خاطر عقل
ہے اور چھٹا خاطر یقین ہے پس خاطر نفس حکم کرتا ہے ساتھ لینے شہوتون
کے اور تابعداری کرنے خواہش کی جو مباح ہے اس سے اور گناہ اور
خاطر شیطان حکم کرتا ہے اعتقاد مین ساتھ کفر اور شرک اور گلہ اور
تہمت کرنے کے واسطے خدائے غالب اور بزرگ کے اوسکے
وعدہ مین اور حکم کرتا ہے اعمال جوارح مین ساتھ گناہون اور
تاخیر کرنے کو ساتھ توبہ کے اور ساتھ اوس چیز کے جس مین ہلاکت نفس ہے دنیا
اور آخرت مین پس یہ دونو خاطر مذموم ہین حکم کیا گیا ہے واسطے انکے ساتھ
برائی کے اور یہ دونو خاطر عام مسلمانون کیواسطے ہین اور خاطر روح اور خاطر
فرشتہ دونو وارد ہوتی ہین ساتھ حق اور فرمانبرداری کے واسطے خدائے غالب
اور بزرگ کے اور ساتھ اوس چیز کے جو ہووے انجام اسکا سلامتی دنیا اور آخرت
کی اور ساتھ اوس چیز کے جو موافق ہووے علم کو پس یہ دونو خاطر تعریف کئے
گئے ہین نہین معدوم کرتے انکو خاص لوگ اور لیکن خاطر عقل پس کبھی
حکم کرتا ہے ساتھ اوس چیز کے جو حکم کرتا ہے ساتھ اسکے نفس اور شیطان اور کبھی
حکم کرتا ہے ساتھ اسکے جسکے ساتھ حکم کرتا ہے روح اور فرشتہ اور یہ
خاطر عقل حکمت ہے خدا سے اور محکم کرنا ہے واسطے اسکے کام کے تاکہ داخل
ہووے بندہ بھلائی اور برائی مین ساتھ ہونے معقول اور درستی شہود
اور تمیز کے پس ہوگا انجام اوسکا ثواب اور عذاب سے پھرنے والا اسکے نفع کیواسطے
اور اسکو ضرر کیواسطے اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالی نے کیا ہے جسم کو جگہ واسطے جاری کرنے اپنے احکام کے
اور محل واسطے جاری کرنے اپنے ارادہ کی اصل حکمت اپنی مین اسی طرح کیا ہے عقل کو سواری بھلائی اور برائی کے
جاری کرتا ہے عقل ساتھ انکے جسم کے خزانہ مین جسوقت ہووے جسم جگہ تکلیف کی اور جگہ تصرف کا محل یعنے
پھیرنے کا ایک حال سے دوسرے حال کیطرف اور ہووے سبب واسطے تعریف کے
جو پہنچنے والا ہے طرف لذت نعیم یا عذاب دردناک کے اور لیکن خاطر یقین اور وہ
روح ایمان کا ہے اور جگہ وارد ہونے علم کی وارد ہوتا ہے یہ خاطر خدا سے اور پیدا ہوتا ہے

بِخَوَاصِّ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الْمُوقِنِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالْاَبْدَالِ لَا يَرِدُ الْاَمْرُ حَقٌّ وَاِنْ خَفِيَ وُرُوْدُهُ وَدَقَّ
مَجِيْئُهُ وَلَا يَنْقَدِحُ اِلَّا بِعِلْمٍ لَدُنِّيٍّ وَاَخْبَارِ الْغُيُوْبِ
وَاَسْرَارِ الْاُمُوْرِ فَهُوَ لِلْمَحْبُوْبِيْنَ وَالْمُرَادِيْنَ وَالْمُخْتَارِيْنَ
الْفَانِيْنَ بِاللّٰهِ فِيْهِ عَنْهُمُ الْغَائِبِيْنَ عَنْ ظَوَاهِرِهِمُ الَّذِيْنَ
انْقَلَبَتْ عِبَادَاتُهُمُ الظَّاهِرَةُ اِلَى الْبَاطِنَةِ مَا خَلَا
الْفَرَائِضَ وَالسُّنَنَ الْمُؤَكَّدَاتِ فَهٰؤُلَاءِ اَبَدًا فِيْ مُرَاقَبَةِ
بَوَاطِنِهِمْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى تَرْبِيَةَ ظَوَاهِرِهِمْ كَمَا قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تَوَلَّاهُمْ وَكَفَاهُمْ
وَاَشْغَلَ قُلُوْبَهُمْ بِمُطَالَعَةِ اَسْرَارِ الْغُيُوْبِ وَنَوَّرَهَا
بِالتَّجَلِّيْ فِيْ كُلِّ قَرِيْبٍ فَاصْطَفَاهُمْ لِمُحَادَثَتِهِ وَاخْتَصَّهُمْ
بِالْاُنْسِ بِهٖ وَالسُّكُوْنِ اِلَيْهِ وَالطُّمَانِيْنَةِ لَدَيْهِ فَهُمْ
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فِيْ مَزِيْدِ عِلْمٍ وَنُمُوِّ مَعْرِفَةٍ وَتَوْفِيْرِ نُوْرٍ
وَقُرْبٍ مِنْ مَحْبُوْبِهِمْ وَمَعْبُوْدِهِمْ وَهُمْ فِيْ نَعِيْمٍ لَا نَفَادَ
لَهٗ وَاٰلَاءٍ لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَسُرُوْرٍ لَا غَايَةَ لَهٗ وَلَا مُنْتَهٰى
فَاِذَا بَلَغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ وَانْتَهٰى مَا قُدِّرَ لَهُمْ مِنَ الْبَقَاءِ
فِيْ دَارِ الْفَنَاءِ نَقَلَهُمْ مِنْهَا بِاَحْسَنِ الْاِنْتِقَالِ كَمَا يُنْقَلُ
الْعَرُوْسُ مِنْ حُجْرَةٍ اِلٰى دَارٍ وَمِنَ الْاَدْنٰى اِلَى الْاَعْلٰى
فَالدُّنْيَا فِيْ حَقِّهِمْ جَنَّةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ لِاَعْيُنِهِمْ قُرَّةٌ وَهُوَ
النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَلَا بَابٍ وَ
لَا حَاجِبٍ وَلَا بَوَّابٍ وَلَا مَانِعٍ وَلَا حَدَّادٍ وَلَا مَنٍّ وَ
لَا امْتِنَانٍ وَلَا ضَيْمٍ وَلَا ضِرَارٍ وَلَا انْقِطَاعٍ وَلَا نَفَادٍ
كَمَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَكَمَا قَالَ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَحْسَنُوا
فِي الدُّنْيَا لَهٗ بِالطَّاعَةِ فَجَازَاهُمْ فِي الْعُقْبٰى بِالْجَنَّةِ وَ
الْكَرَامَةِ وَاَعْطَاهُمُ النِّعْمَةَ وَالسَّلَامَةَ وَزَادَ وَاٰلَهٗ
بِتَطْهِيْرِ الْقُلُوْبِ وَتَرْكِ الْعَمَلِ لِمَا سِوَاهُ فَجَازَاهُمْ سُبْحَانَهٗ

ساتھ خاص لوگون کے اولیا سے اور یقین کرنیوالے ہین سچے اور شہیدون
اور ابدال سے نہین وارد ہوتا ہے مگر ساتھ حق کے اگرچہ پوشیدہ ہووے
اسکا وارد ہونا اور باریک ہووے اسکا آنا اور نہین ظاہر ہوتا یہ خاطر مگر ساتھ
علم لدنی اور خبرون غیب اور اسرار امور کے پس یہ خاطر واسطے خدا کی محبوبون
اور اسکی مرادون اور برگزیدون کے ہے جو فنا ہونیوالے ہین خدا کی ذات مین لوگون
سے جدا ہو کر پوشیدہ ہین اپنے ظاہر سے وہ لوگ جو پھرتے ہین انکی ظاہر
عبادتین طرف پوشیدہ عبادتون کے سوا فرضون اور سنتون موکدہ کے پس یہ
لوگ ہمیشہ اپنے اندر ونکی حفاظت مین ہین اور خدا تعالیٰ متولی ہے انکے
ظاہرون کی تربیت کرنیکا جیسا کہ فرمایا ہے خدا تعالیٰ اور بزرگ اور بلند نے
اپنی کتاب عزیز مین کہ تحقیق دوست میرا خدا ہے جسنے اتارا ہی کتاب
کو اور وہی متولی ہوتا ہے نیک لوگون کا متولی بنا انکا اور کافی ہوا واسطے
انکے اور مشغول کر دیا انکے دلونکو ساتھ مطالعہ کرنے پوشیدہ اسرار کے اور روشن کیا
انکو ساتھ جلوہ کرنیکے ہر نزدیک مین پس برگزیدہ کیا انکو واسطے اپنی باتین
کرنیکے اور خاص کیا انکو ساتھ انس اپنے کے اور آرام پکڑنیکی طرف اسکی اور قرار
پکڑنے کے آگے اوسکے پس یہ لوگ ہر دن مین علم کی زیادتی اور معرفت کی بڑھنی
اور نور کی زیادہ ہونا اور قرب مین اپنے محبوب اور معبود کے ہین پس یہ لوگ
ایسی نعمتون مین ہین کہ نہین ختم ہونا واسطے انکے اور ایسے عطاؤن مین ہین کہ
نہین انقطاع واسطے انکے اور ایسی خوشیون مین ہین کہ اونکی غایت اور نہایت نہین
ہے پس جب پہونچ جاتا ہی لکھا عمر کا اپنی مدت کو اور نہایت کو پہونچ جاتی ہے وہ چیز کہ
انکے واسطے مقدر کیگئی ہے باقی رہنے سے فنا کے گھر مین تو خدا لیجاتا ہی انکو ساتھ
اچھے لیجانیکے جیسا کہ لائی جاتی ہے نئی بیاہی ہوئی تنگ گھر سے طرف کشادہ گھر
اور نیچے جگہ سے طرف بلند کے پس دنیا انکے حق مین بہشت ہے اور آخرت مین اونکی آنکھون کے
واسطے ٹھنڈک ہے اور وہ نظر کرنا ہے طرف منہ خداوند کریم کے بغیر پردے اور دروازے کے
اور حاجب اور دربانی کے اور سوا منع کرنیوالا اور روکنے والے کے اور سوا احسان
رکھنے اور احسان قبول کرنیکے اور سوا ظلم اور ضرر اور انقطاع اور تمام ہونیکے جیسے فرمایا خدا
نے تحقیق پرہیزگار بیچ باغون اور نہر ونکے ہین بیچ جگہ مین بادشاہ قدرت والے کے
پاس اور جیسا کہ فرمایا خدا نے واسطے اون لوگون کے جنہون نے عمل نیک کئے ہین نیکی ہے
اور زیادتی ہے یعنی دیدار الٰہی کی اونہون نے دنیا مین واسطے خدا کے سو فرمانبرداری
کی پس بدلا دیا انکو آخرت مین ساتھ بہشت اور بزرگی کے اور دی انکو نعمت اور سلامتی

وتعالى بالزيادة في دار البقاء والمنن وهو دوام النظر
إلى وجهه الكريم كما أخبر في كتابه المبين لعباده
أولي الألباب والعقول **فصل** والنفس و
الروح مكانان لإلقاء الملك والشيطان فالملك
يلقي التقوى إلى القلب والشيطان يلقي الفجور إلى
النفس فيطالب النفس القلب باستعمال الجوارح
بالفجور وفي البنية مكانان العقل والهوى يتصرفان
بمشيته حاكم وهو التوفيق والإغواء وفي القلب
نوران ساطعان وهما العلم والإيمان فجميع
ذلك أدوات القلب وحواسه وآلاته والقلب في
وسط هذه الآيات كالملك وهذه جنوده يردون
إليه أو كالمرآة المجلوة وهذه الآلات حولها
تظهر فيها ويقدح فيها فيجدها **فصل** أعوذ
برب العرش والكرسي من الشيطان الغوي و
خواطر السوء وهواجس النفس ومن فتنة
كل جني وإنسي ومن رياء ونفاق وعجب وكبر
وشرك وخلال السوء الناشئة في القلب ومن
كل شهوة ولذة مؤدية إلى المهالك للنفس ومن
البدع والضلال والأهوية المتسلطة للنيران
على الجسم ومن كل قول وفعل وهم يحجب عن الغيوب
العرشية قلبي ومن اتباع الأهوية المضلة والطبائع
النفسية والأخلاق الردية وأعوذ بالملك الحميد
المجيد من الشيطان الخبيث المريد أعوذ بالرب الودود من
نقمته إذا غفلت عن طاعته إنه أقرب إلي من
حبل الوريد أعوذ بالله من سطوته إذا غضب على
أهل المعصية أعوذ به من هيبته عند شدة بطشه
في يوم القيامة للطاغين من بريته وأعوذ به من
كشف الغطاء والستر والتهاون في معصيته في البر
والبحر ونسيان الأصل والفرع والميل إلى الزيغ والزهو

پاک اور بلند نے ساتھ زیادتی کے بقا اور عطا کے گھر مین اور وہ زیادتی ہمیشہ
نظر ہے طرف اسکے منہ بزرگ کی جیسے کہ اوسنے خبر دی ہے اپنی کتاب روشن مین اپنے
اپنے بندون اور داناون اور عقل والون کے **فصل** اور نفس اور روح
دو جگہ ہین واسطے ڈالنے خطرہ فرشتہ اور شیطان کے پس فرشتہ ڈالتا ہے
پرہیزگاری کو طرف دل کے اور شیطان ڈالتا ہے نافرمانی کو طرف
نفس کی پس طلب کرتا ہے نفس دل سے ساتھ استعمال کرنے اعضا کے
ساتھ بیفرمانی کے اور دو جگہ ہین جسم مین عقل اور خواہش نفس تصرف کرتی
ہین ساتھ ارادے حاکم کے اور یہ توفیق ہے اور گمراہ کرنا اور دل مین دو نور
ہین چمکتے اور وہ علم اور ایمان ہے پس یہ سب دل کے اسباب اور
اسکے حسین اور آلات ہین اور دل ان آلات کے درمیان مین مانند
بادشاہ کے ہے اور یہ اسکے لشکر ہین وارد ہوتے ہین طرف اوسکی
یا مانند آئینہ روشن کے ہین اور یہ آلات اوسکے گرد ظاہر ہوتی
ہین پس دیکھتا ہے انکو اور روشن ہوتی ہین ہمین پس پاتا ہے انکو **فصل**
پناہ ڈھونڈتا ہون مین ساتھ پروردگار عرش اور کرسی کے شیطان گمراہ سے
اور برے خطرون اور نفس کے وسواسون سے اور ہر جن اور آدمی کے فتنہ
اور ریا اور نفاق اور تکبر اور بڑائی اور شرک اور بری خصلتون سے جو پیدا ہوتی
ہین بیچ دل کے اور ہر خواہش اور لذت سے جو پہنچانیوالی ہے طرف ہلاکت کی جگہون
کیطرف نفس کے اور بدعتین اور گمراہی اور خواہشین نفس جو مقرر
کرنیوالیان ہین آگ کو جسم پر اور ہر بات اور کام اور فکر سے جو ڈھانپ
لیوے عرشی غیبون سے میرے دلکو اور نفس کی خواہشون گمراہ کرنیوالی
کی پیروی کرنیسے اور نفس کی طبیعتون اور بری عادتون سے اور
پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ بادشاہ صفت کئے گئے بزرگ کے شیطان
پلید سرکش سے پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ پروردگار دوستدار کے اوسکی
عذاب سے جب غافل ہون مین اسکی فرمانبرداری سے اسواسطے کہ وہ بہت
قریب ہے طرف میری شہ رگ سے پناہ ڈھونڈھتا ہون مین اوسکے قہر سے جب غصہ
ہووے گنہگارون پر پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ اسکے اوسکی ہیبت سے وقت سختی
سخت پکڑنے کے قیامت کے دن مین واسطے بے فرمانون کے اسکی خلقت سے
اور پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ اسکے دور کرنے پردہ اور ستر کے سے اور [illegible]
ہونیسے بیچ بیفرمانی مین جنگل اور دریا مین اور بھول جانے اصل اور فرع سے اور میل کی [illegible] طرف

صلى الله على نبينا المصطفى وعلى سائر الانبياء والمؤمنين وعباد الله الصالحين وملائكة المقربين لما خرج من وادي النمل في مسيره من بيت المقدس الى اليمن اخذ بالناس في مفازة فعطش الناس فسألوا الماء ففقد الهدهد عند ذلك فسأل عنه ودعا امير الطيور وهو الكركي فسأله عنه ولم يكن معه الا هدهد واحد فقال الكركي لا ادري اين ذهب ولا استأمرني وكان يريد الهدهد ليبينهم منقاره في الارض فيخبره كم بعد الماء وقربه وكم بينه وبين الماء من قامة او فرسخ وكان الهدهد مخصوصا بذلك من دون بقية الطيور وكان اذا اريد منه ذلك ارتفع في طيرانه الى الجو فينظر ذلك ثم ينقض الى تلك البقعة التي فيها الماء فيضع منقاره فيها فيعرف ذلك فتبادر الشياطين فتحفر ذلك البقعة فتخرج الماء ويتخذون الاحواض والبرك والركايا وتملأ الروايا والقرب والظروف وتشرب الدواب والناس والجان ثم يرحلون فلما فقد الهدهد في تلك الساعة غضب سليمان عند ذلك غضبا شديدا وجعل يقول لاعذبنه عذابا شديدا ينتفني لانتفن ريشه لا يطير مع الطيور حولا كاملا او لاذبحنه ثم استثنى وقال او ليأتيني بسلطان مبين يقول او ليأتيني بعذر وحجة بينة وكان اشد عذابه الذي يعذب به الطير لما يريد عذابه ان ينتف ريشه حتى يتركه اقرع ليس عليه ريش قال فمكث غير بعيد اي لبث غير طويل ثم اقبل الهدهد فقيل له ان سليمان قد اوعدك فقال هل استثنى قيل نعم قال فاقبل حتى قام بين يديه ثم سجد فقال دام ملكك طويل الدهر فعشت الى الابد فجعل ينكث بمنقاره ويومئ براسه الى سليمان فقال له

خدا اور درود بھیجے ہمارے پیغمبر برگزیدہ پر اور سب پیغمبرون اور مومنون اور خدا کے نیک بندون اور نزدیکی فرشتون پر جب نکلے چیونٹیون کے جنگل سے اپنے چلنے میں بیت المقدس سے طرف یمن کے پکڑا سلیمان عم نے رستہ ساتھ لوگون کے ایک جنگل مین پس پیاسے ہوے لوگ پس انہون نے پانی مانگا پس نہ پایا ہدہد کو اس کام کیوقت پس دریافت کیا اوسکے حال سے اور بلایا پرندون کے بادشاہ کو اور وہ کلنگ ہی پس پوچھا کلنگ کو ہدہد سے اور نہ تہا ساتھ اسکے مگر ایک ہدہد پس کہا کلنگ نے مین نہین جانتا کہان گیا اور نہ اوسنے مجھ سے اجازت لی ہے اور سلیمان عم طلب کرتے تھے ہدہد کو تو کہ رکھے چونچ اپنی زمین مین پس خبر دیوے اسکو کہ کسقدر ہے دوری پانی کی اور نزدیکی اور کسقدر ہے مسافت درمیان اسکے اور درمیان پانی کے آدمی کے قد یا فرسنگ سے اور تہا ہدہد خاص کیا گیا ساتھ اس علم کے باقی پرندونکے سوا اور تہا ہدہد جب طلب کیا جاتا تہا اوس سے یہ علم تو بلند چلا جاتا تہا اڑنے مین ہوا کیطرف پس اسکو دکہائی دیتا تہا پہر اوترتا تہا طرف اوس جگہ کے جو اوسمین پانی ہے پس رکھتا تہا چونچ اپنی اوس مین پس وہ معلوم کرایا جاتا تہا وہ پانی پس جلدی کرتے تھے جن پس کہودتے تھے اوس جگہ کو پس نکالتے تھے پانی پس بناتے تھے تالاب اور حوض اور کوئین اور پر کرتے تھے پکہالون اور مشکون اور برتنون کو اور پانی پلاتے تھے چارپایون اور آدمیون اور جنون کو پہر کوچ کرتے تھے پس جیسے نہ پایا گیا ہدہد اس ساعت مین تو غصے ہوا سلیمان اسوقت غصے ہونا سخت اور کہنے لگا کہ البتہ مین اسکو سخت عذاب دونگا مراد رکھتے تھے البتہ اوسکے پر اوکھیڑ ڈالون گا پس نہ اڑ سکے گا پرندوں کے ساتھ کامل ایک برس تک یا البتہ ذبح کر دونگا مین اسکو پہر استثنی کیا اور کہا یا لاویگا میرے پاس دلیل روشن کہتے تھے یا لاویگا میرے پاس کوئی عذر اور حجت روشن اور تہا نہایت سخت عذاب اسکا جیسے عذاب کرتا تہا پرندونکو جب اسکو عذاب کرنا چاہتا تہا یہ کہ اوکھیڑتا تہا اوسکے پر یہانتک کہ اسکو چھوڑتا تہا گنجا نہین رہتا تہا اوسپر پر فرمایا خدا نے پس ٹہرا ہدہد تہوڑی دیر یعنی ٹہرا اندر مدت بہر آیا ہدہد پس اسکو کہا گیا کہ تحقیق سلیمان نے تجھکو عذاب دینے کا وعدہ کیا ہے پس کہا ہدہد نے کیا اوسنے استثنا کیا ہے کہا گیا ہان اوسنے پس آیا یہانتک کہ حضرت سلیمان عم کے آگے کہڑا ہوا پہر سجدہ کیا پس کہا ہمیشہ رہے آپکی پادشاہی زمانہ دراز تک اور آپ ہمیشہ زندہ رہین پس اپنی چونچ سے زمین کریدنے لگا اور اشارہ کیا اپنے سر سے طرف سلیمان کی

أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ يَقُولُ بَلَغْتُ وَعَلِمْتُ مَا لَمْ تَبْلُغْ
وَلَا تَعْلَمُ يَعْنِي جِئْتُكَ بِأَمْرٍ لَمْ يُخْبِرْكَ بِهِ الْجِنُّ وَلَمْ تَطَّلِعْ
فِيهِ وَلَمْ تَعْلَمْهُ الْإِنْسُ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ يَعْنِي مِنْ أَرْضِ
سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ يَعْنِي بِخَبَرٍ عَجِيبٍ لَا شَكَّ فِيهِ فَقَالَ
لَهُ سُلَيْمَانُ مَا هُوَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ
يُقَالُ لَهَا بِلْقِيسُ بِنْتُ أَبِي السَّرْحِ الْحِمْيَرِيَّةُ وَأُوتِيَتْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِي أُعْطِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِي بِلَادِهَا الْيَمَنِ
وَمَا وَالَاهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسُّلْطَانِ وَالْمَالِ وَالْجُنُودِ
وَأَنْوَاعِ الْخَيْلِ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ يَعْنِي سَرِيرٌ حَسَنٌ وَكَانَ
طُولُهُ فِي السَّمَاءِ ثَلٰثِينَ ذِرَاعًا وَقِيلَ ثَمَانُونَ ذِرَاعًا وَفِي الْعَرْضِ
ثَمَانُونَ ذِرَاعًا مُكَلَّلًا بِأَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالدُّرِّ وَاللُّؤْلُؤِ
وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ يَعْنِي
يُصَلُّونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ دِينُ الْمَجُوسِ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ يَعْنِي حَسَّنَهَا لَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
يَعْنِي أَنَّ الشَّيْطَانَ صَدَّهَا وَجُنُودَهَا عَنْ طَرِيقِ الْإِسْلَامِ
وَالْهُدٰى وَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ يَعْنِي لَا يَعْرِفُونَ الْإِسْلَامَ أَلَّا
يَسْجُدُوا لِلّٰهِ يَعْنِي هَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ
يَعْنِي الْغَيْبَ وَالسِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا يُخْفُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَعْنِي بِالْعَظِيمِ الْعَرْشِ فَقَالَ
سُلَيْمَانُ لِلْهُدْهُدِ هُدَانَا عَلَى الْمَاءِ سَنَنْظُرُ فِيمَا تَقُولُ أَصَدَقْتَ
فِي مَقَالَتِكَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا دَلَّهُمْ عَلَى الْمَاءِ
وَشَرِبُوا وَاسْتَكْفَوْا قَدْ دَعَا سُلَيْمَانُ الْهُدْهُدَ وَكَتَبَ مَعَهُ
كِتَابًا وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِهٖ وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ
بِكِتَابِي هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ يَعْنِي أَهْلَ سَبَإٍ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ يَعْنِي
ارْجِعْ إِلَيَّ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ يَعْنِي مَاذَا يَرُدُّونَ عَلَيْكَ
مِنَ الْجَوَابِ وَالَّذِي كَتَبَ فِي الْكِتَابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ يَعْنِي أَنْ لَا تَعَظَّمُوا
فِي طَاعَتِي وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ يَعْنِي مُصَالِحِينَ كَأَنْ كُنْتُمْ

نے اوسکو احاطہ کیا ہے اوس چیز کا جو آپنے اسکا احاطہ نہیں کیا مراد رکہتا ہے پس مین پہنچا
اور مین نے اوس چیز کو جانا کہ آپ اوسے نہین پہنچا اور آپنے نہین جانا اوسکو مراد رکہتا ہی مین
آپکے پاس ایسی چیز لایا کہ نہین خبر دی آپکو جنونسے اور نہین خبر دار ہی آپکی
آدمیون نے اوس چیز مین اور نہین جانا اوسکو آدمیون نے اور لایا ہون مین آپکے پاس
سبا سے مراد رکہتا ہی زمین سبا سی خبر یقینی یعنی ایسی خبر عجیب کہ نہین کچہ شک بیچ اوسکے ہے
پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے وہ کیا چیز ہے پس کہا ہدہد نے کہ مین نے پایا ہے
ایک عورت کو جو بادشاہی کرتی ہے اونکی اسکو کہا جاتا ہے بلقیس بیٹی ابی سرح کی
حمیریہ اور وہ دیگئی ہے ہر چیز سے مراد رکہتا ہے دی گئی ہے وہ ہر چیز سے جو
یمن کے شہرون اور اونکے گرد نواح مین ہے علم اور بادشاہی اور مال اور لشکر اور
قسم قسم کے گہوڑون سے اور واسطے اسکے ہے عرش عظیم یعنی تخت اچھا اور تہی
درازی اوسکی تخت کی آسمان کی جانب یعنی بلندی مین تیس گز اور کہا گیا ہے اسی
گز اور چوڑائی مین اسی گز جڑاؤ دار ساتہ قسم قسم کے جواہر اور موتی ہے پایا مینے اوسکو اور
اسکی قوم کو کہ سجدہ کرتے ہین سورج کو خدا کو چہوڑکر مراد رکہتا ہی نماز پڑہتے ہین واسطے
سورج کے سوائے خدا کے اور یہ دین مجوس کا ہے اور آراستہ کیا ہے واسطے اونکے شیطان نے
اونکے عملونکو یعنی اچھا کر دکہلایا ہے اونکو پس روک رکہا ہے اونکو رستہ سے مراد رکہتا ہے کہ
تحقیق شیطان نے روکا ہے اسکو اور اوسکے لشکر کو اسلام کے رستہ اور ہدایت
سے اور یہ نہین پاتے رستہ یعنی نہین جانتے اسلام کو کیون سجدہ نہین کرتے
خدا کو مراد رکہتا ہے کیون سجدہ نہین کرتے ایسے خدا کو جو نکالتا ہی چہپا یعنی پوشیدہ
اور بہید کو جو آسمان اور زمین مین ہے اور جانتا ہے اوس چیز کو جو پوشیدہ رکہتے ہین
اور اوس چیز کو جو ظاہر کرتے ہین وہ ساتہ زبانون اپنی کے ایسا خدا کو نہین کوئی لائق
عبادت کے سوا اوسکے پروردگار عرش بڑے کا مراد رکہتا ہے ساتہ عظیم کے عرش پس کہا
سلیمان ع نے ہدہد کو راہ دکہلا ہم کو پانی پر جلدی فکر کرینگے ہم اوسمین جو تو کہتا ہے
کیا تو اپنی بات مین سچ کہتا ہے یا تو جہوٹون سے ہے پس جب اونکو راہ دکہلائی
پانی پر اور پیا اونہون نے اور کفایت کی اونہون نے تو بلایا سلیمان ع نے ہدہد کو اور
اوسکو ایک خط اور اسپر اپنی مہر کردی اور ڈالدیا اسکو طرف ہدہد کے پہر کہا کہ لیجا یہ خط
میرا پس ڈالدے تو اوسکو طرف اونکی مراد رکہتے ہین لوگ سبا کے پہر منہ پہیر لے یعنی میری
طرف واپس چلا آ پس دیکہہ کیا چیز پہیرتے ہین یعنی کیا چیز واپس کرتے ہین تجہہ پر جواب سے
اور جو خط مین لکہا تہا وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحقیق یہ خط سلیمان بن داود کی جانب سے ہے کہ
تم مت زور کرو میرے مقابل یعنی تم میری فرمانبرداری مین اپنی کو بڑا مت سمجہو اور چلی آؤ حکم بردار ہو کر یعنی

من الجن فقد عبدتم لي وان كنتم من الانس فعليكم
السمع والطاعة قال فانطلق الهدهد بالكتاب
حتى انتهى اليها ظهيرة وهي قائلة في قصرها قد
غلقت عليها الابواب فلا يصل اليها شيء والحرس
حول قصرها وكان لها من قومها اثنا عشر الف
مقاتل كل واحد منهم امير على مائة الف مقاتل
سوى نسائهم وذراريهم وكانت تخرج الى قومها
تقضي بينهم في امورهم وحوائجهم في كل جمعة
يوما قد جعلت عرشها على اربعة اعمدة من ذهب
ثم تجلس هي فيه وهي تراهم ولا يرونها فاذا اراد الرجل
منها الحاجة والامر فسالها فقام بين يديها فينكس
راسه ولا ينظر نحوها ثم يسجد فلا يرفع راسه
حتى تاذن له اعظاما لها فاذا قضت حوائجهم و
امرت بامرها دخلت قصرها ولم يروها الى مثل
ذلك اليوم ملكها ملك عظيم فلما اتى الهدهد
بالكتاب وجد الابواب قد غلقت دونها والحرس
حول القصر دونه فطلب السبيل اليها حتى
وصل اليها من كوة في القصر فدخل منها من بيت
الى بيت حتى انتهى الى اقصى سبعة ابيات على عرشها
في السماء ثلاثون ذراعا فراها مستلقية على
عرشها نائمة ليس عليها الا خرقة على عورتها وكذلك
كانت تصنع اذا نامت قال فوضع الكتاب الى جنبها
على السرير ثم طار فوقع في كوة ينتظرها حتى تستيقظ
عن غفلتها وتقرا الكتاب فمكث طويلا وهي لا تستيقظ
فلما ابطا عليه ذلك انحط فنقرها نقرة فاستيقظت
فنظرت فاذا هي بالكتاب الى جنبها على السرير فاخذته
فركت عينها فجعلت تنظر ما حال الكتاب وكيف
وصل الكتاب اليها والابواب مغلقة فخرجت فاذا
الحرس حول القصر فقالت هل رايتم احدا دخل علي

جنون سی ہو تو میری غلام بنجاؤ اور اگر تم آدمیوں سی ہو تو لازم پکڑو میرے حکم کو سننے
اور فرمانبرداری کو کہا پس لیگیا ہدہد خط تاکہ پونچا طرف اوسکی دوپہر کیوقت اور وہ اپنے
محل مین قیلولہ کرنیوالی تہی تحقیق بند کیے گئے تہے اسپر دروازے پس نہ پونچتی تہی
طرف اسکی کوئی چیز اور پہرہ دار اوسکی محل کے گرد تھے اور تہی واسطے اسکے اوسکی
قوم سے بارہ ہزار لڑائی کرنیوالی ہر ایک اونمین سے سردار تہا ایک لاکھ لڑائی کرنیوالے
پر سوا اونکی عورتون اور اولادکے اور نکلتی تہی طرف قوم اپنی کے فیصلہ کرتی تہی
اونکے درمیان انکی امور اور حاجتونمین ہر جمعہ مین ایکدن تحقیق کیا گیا تہا تخت اسکا
سونیکی چار ستونونپر پہر وہ اس مین بیٹہتی تھی اور یہ انکو دیکہتی تھی اور وہ اسکو
نہین دیکہتے تھے پس جب چاہتا تہا کوئی مرد اونمین سے حاجت یا کام تو اس سے پوچہتا تہا
پس کہڑا ہوتا تہا اوسکے سامنے پس ڈالتا تہا سر اپنا اور نہین دیکہتا تہا طرف اوسکے
پہر سجدہ کرتا تھا پس نہین اٹھاتا تہا سر اپنا یہانتک کہ اجازت دیوے اوسکو واسطے
تعظیم کی جہت سی پس جب فیصلہ کرچکتی انکی حاجتونکا اور حکم کرتی تہی ساتھ کام اپنے
کے تو اپنے محل مین چلی جاتی تہی اور نہین دیکہتے تھے اسکو اوس دن کی مانند
تک ملک اوسکا ملک تہا بڑا پس جب لایا ہدہد خط کو اور پایا دروازونکو کہ بند
کیے گئے ہین درے اسکے اور پہرہ دار اوسکی محل کے گرد ہین تو پہرا محل کے گرد پس
تلاش کیا رستہ طرف بلقیس کے یہانتک کہ پہونچا طرف اسکی محل کی سوراخ
سے پس جب داخل ہوا اوس سوراخ مین ایک گہر سے دوسری گہر تک
یہانتک کہ پونچا طرف اخیر گہر کے سات گہرون سی اوسکے تخت پر جو بلندی
مین تیس گز تھا پس دیکہا اوسکو پیٹھ کے بل لیٹنے والی اپنے تخت
پر سونیوالی نہین تہا اوسپر سوا ایک ٹاکی کے اسکی شرمگاہ پر اور ویسا ہی
کرتی تھی جب سوتی تہی کہا اوسنے پس رکہا خط کو اوسکے پہلو کیطرف تخت پر
پہر اڑ گیا پس کہڑا ہوا اس سوراخ مین اوسکی انتظاری کرتا یہانتک کہ
بیدار ہووے اپنی غفلت سی اور پڑہے خط پس دیر تک ٹہیرا رہا
اور بیدار نہین ہوتی تہی پس جب دیر کی ہدہد پر اوسسے تو اتر آیا
پس ماری اُسکو چونچ پس بیدار ہوئی پس دیکہا اوسنے پس ناگہا خط
کے ہے اپنے پہلو کے پاس تخت پر پس پکڑا اوسکو پس صفا کیا اوسنے آنکہہ
اپنی کو پس دیکہنے لگی کہ کیا حال ہے خط کا اور کیونکر پہونچا خط طرف اوسکی
حالانکہ دروازے بند کیے ہوئے ہین پس نکلی ناگاہ پہرہ دار محل کے گرد
ہین پس کہا کیا تمنے کسی کو دیکہا ہی کہ مجہپر داخل ہوا اور کہولا اوسنے

وَفَتَحَ بَابًا قَالُوْا لَا نَمَازَالَتِ الْاَبْوَابُ مُغْلَقَةً كَمَا هِيَ
وَنَحْنُ حَوْلَ الْقَصْرِ نَحْرُسُ وَفَتَحَتِ الْكِتَابَ وَقَرَأَتْهُ
وَكَانَتْ كَاتِبَةً وَقَارِئَةً فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَلَمَّا قَرَأَتْهُ اَرْسَلَتْ اِلٰى قَوْمِهَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهَا وَقَالَتْ لَهُمْ
يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ يَعْنِي مَخْتُوْمًا وَحَسَنًا
اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ
وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ يَعْنِي مُصَالِحِيْنَ فَقَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْ
فِيْ اَمْرِيْ يَعْنِي اَخْبِرُوْنِيْ بِمَا اُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ اَمْرِيْ
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا يَعْنِي عَامِلَةً حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ يَعْنِي تَسْمَعُوْا
وَتَحْضُرُوْنَ الْمَشُوْرَةَ فَقَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ يَعْنِي مَنَعَةٍ وَ
اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ لَمْ يَغْلِبْنَا عَدُوٌّ قَطُّ بِالْقِتَالِ وَالْمَنَعَةِ
وَالْكَثْرَةِ وَلَمْ نُعْطِ اَحَدًا الْقَادَةَ وَاَنْتِ اَعْلَمُ بِاَمْرِكِ فَاْمُرِيْنَا
بِاَمْرٍ نَتْبَعُهٗ فَاَبَوْا اِلَّا تَعْظِيْمًا لِحَقِّهَا فَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ بِهٖ نَتَّبِعُ اَمْرَكِ
فَنَطَقَتْ بِعِلْمٍ وَحِكَمٍ وَقَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً
اَفْسَدُوْهَا يَعْنِي خَرَّبُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً
يَعْنِي مَنَعَةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً صَغِيْرَةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ الْمُلُوْكُ
الْمُحَارِبُوْنَ يَاْخُذُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَقْتُلُوْنَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَ
يَسْبُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ ثُمَّ قَالَتْ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ يَعْنِي
اِلٰى سُلَيْمٰنَ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ يَعْنِي فَاَنْظُرُ مَاذَا
يَرُدُّوْنَ عَلٰى رُسُلِيْ وَمَاذَا يُخْبِرُوْنِيْ عَنْهُ قَالَ فَاَهْدَتْ
اِلَيْهِ اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا فِيْهِمْ تَاْنِيْثٌ مُخَضَّبَةً اَيْدِيَهُمْ قَدْ مَشَطَتْهُمْ
وَاَلْبَسَتْهُمْ لِبَاسَ الْجَوَارِيْ وَتَقَدَّمَتْ اِلَيْهِمْ وَاَوْصَتْهُمْ لَئِنْ
سُئِلُوْا عِنْدَ سُلَيْمٰنَ وَكَلَّمَهُمْ فَلْيَرُدُّوْا جَوَابًا بِكَلَامٍ فِيْهِ
تَاْنِيْثٌ وَاَهْدَتْ اِلَيْهِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ جَارِيَةً فِيْهِنَّ غِلَظٌ
فَاَنْشَاْ حَلَقَتْ رُؤُسَهُنَّ وَاَزَّرَتْهُنَّ وَاَلْبَسَتْهُنَّ النِّعَالَ وَ
قَالَتْ لَهُنَّ اِذَا كَلَّمَكُنَّ سُلَيْمٰنُ فَارْدُدْنَ لَهٗ جَوَابًا
صَحِيْحًا وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِعُوْدٍ يُتَبَخَّرُ بِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ
وَالْجَوَاهِرِ فِي الْاَطْبَاقِ عَلٰى اَيْدِي الْوَصَائِفِ وَاَرْسَلَتْ

دروازہ کو اونہوں نے کہا نہیں ہمیشہ سے ہے ہیں دروازے بند کیے ہوئے جیسے کہ
اب ہیں اور ہم محل کی نگہبانی کرتے ہیں پس کہولا اوسنے خط کو اور پڑہا اسکو
اور تہی لکہنے پڑہنے والی پس ناگاہ اوس خط میں یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب پڑہا اوسکو تو بہیجا طرف قوم اپنی کے پس اکٹہی ہوئی طرف اسکی اور کہا
انکو اے سردار تحقیق ڈالا گیا ہے طرف میری خط بزرگ یعنی مہر لگایا ہوا
اور اچہا تحقیق یہ خط سلیمان سے ہے اور تحقیق یہ شروع کیا گیا ہے ساتہ نام
خدا بخشنے والے مہربان کے زبردستی کرو میرے مقابل اور چلے آؤ حکمبردار ہوکر یعنی صلح کرنیوالے
پس کہا بلقیس نے فتوی دو مجہے بیچ میرے امر میں یعنی خبر کرو مجہکو ساتہہ اوس چیز کے
جو کروں میں اپنے کام میں اور نہیں ہوں میں قطع کرنیوالی کسی امر کو یعنی کرنیوالی کسی کام کو
یہانتک کہ تم حاضر ہو یعنی سنو تم اور حاضر ہو تم مشورہ میں پس کہا اونہوں نے ہم صاحب
قوت کے ہیں یعنی صاحب لشکر اور عزت کے اور صاحب لڑائی سخت کے نہیں غالب آیا
ہمارے پر کوئی دشمن کبہی ساتہ لڑائی اور قوت اور کثرت کے اور نہیں نصیحت
کی کسی نے سرداروں اور پیشواؤں کو اور تو خوب جانتی ہے اپنے کام کو
پس حکم کر تو ہم کو ساتہ کسی امر کے تاکہ ہم اوسکی تابعداری کریں پس انہوں نے انکار کیا
مگر واسطے تعظیم کے اسکے حق کیواسطے پس یہی قول خدا غالب اور بزرگ کا اور امر
طرف تیری ہے پس دیکہہ تو کیا فرماتی ہے اسکام میں تابعداری کرینگے ہم امر تیرے
کی پس بولی ساتہ علم اور حکمت کے اور کہا کہ تحقیق بادشاہ جب آتے ہیں کسی گاؤں میں تو فاسد
کرتے ہیں اسکو یعنی خراب کرتے ہیں اسکو اور کرتے ہیں اسکے رہنے والوں کے بزرگوں
کو خوار یعنی اوس گاؤں کے عزت والوں کو ذلیل خوار اور اسیطرح کرتے ہیں بادشاہ لڑائی
کرنیوالے پکڑتے ہیں انکے مالونکو اور مار ڈالتے ہیں انکی لڑائی کرنیوالونکو اور قید کرتے ہیں انکی اولاد
کو پہر کہا اوسنے کہ تحقیق میں بہیجنے والی ہوں طرف اونکی ہدیہ یعنی طرف سلیمان کے پس دیکہنے
والی ہوں ساتہ کس چیز کے پہرتے ہیں بہیجے ہوئے میرے یعنی پس دیکہتی ہوں میں کہ کیا
چیز واپس کرتے ہیں میرے بہیجے ہوؤں پر اور کیا چیز خبر دیتے ہیں مجہکو اوسے کہا راوی نے پس ہدیہ
بہیجا بلقیس نے طرف سلیمان عم کی بارہ غلام ایسے کہ اونمیں عورتونکی علامت تہی رنگے
ہوئے تہے ہاتہ انکے تحقیق کنگہی کی اوسنے انکو اور پہنایا تہا انکو لباس لڑکیونکا اور آگے ہوئے
انکی طرف اور انکو وصیت کی جب پوچہے جاویں نزدیک سلیمان عم کے اور کلام کریں انسے
اسکو جواب ساتہ کلام کے جیسے عورتوں کا اور ہدیہ بہیجا طرف اسکی بارہ لڑکیاں کہ اونمیں موٹاپا
تہا پس اونکے مونڈے اسنے انکے سر کے بال اور ازار پہنائے انکو اور پہنائیں انکو جوتیاں اور کہا انکو
جب سلیمان عم تم سے کلام کریں تو تم اسکو جواب درست دینا اور بہیجی طرف اسکی عود بخور کی اور مشک اور عنبر

الهمز قال ابن عباس بنى ادم في الدنيا البلاد والقصور والاوام والحصون دمت يجددون من التعليم والله اعلم فمستوجبة بالاقامة

اذا اعتاب ... مثل عاقل ان ترد الى سليمان له الاختبار ان كان مخوفا قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بِثِنْتَي عَشَرَةَ نَجِيبَةً تَحْلُبُ كَذَا وَكَذَا مِنَ اللَّبَنِ وَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ بِخَرَزَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا مَثْقُوبَةٌ وَثَقْبُهَا مُلْتَوِيَةٌ وَالثَّانِيَةُ
غَيْرُ مَثْقُوبَةٍ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ فَارِغٍ وَأَرْسَلَتْ مَعَ
هٰذِهِ الْهَدِيَّةِ امْرَأَةً وَأَوْصَتْهَا بِأَنْ تَحْفَظَ جَمِيعَ مَا يَكُونُ
مِنْ أَمْرِ سُلَيْمَانَ وَكَلَامِهِ حَتّٰى تُخْبِرَهَا بِهِ وَقَالَتْ لَهُمْ
قُومُوا بَيْنَ يَدَيْهِ قِيَامًا وَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰى يَأْمُرَكُمْ فَإِنَّهُ
إِنْ كَانَ جَبَّارًا لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِالْجُلُوسِ وَأَمَرَتِ الْمَرْأَةَ
أَنْ تَقُولَ لَهُ بِأَنْ يُدْخِلَ فِي الْخَرَزَةِ الْمَثْقُوبَةِ خَيْطًا
بِغَيْرِ عِلَاجِ إِنْسٍ وَلَا جَانٍّ وَأَمَرَتْهَا أَنْ تَقُولَ لَهُ أَنْ
يَثْقُبَ الْأُخْرٰى بِغَيْرِ حَدِيدٍ وَلَا عِلَاجِ إِنْسٍ وَلَا جَانٍّ وَ
أَنْ يُمَيِّزَ بَيْنَ الْغِلْمَانِ وَالْجَوَارِي وَأَمَرَتْهَا أَنْ تَقُولَ لَهُ
أَنْ يَمْلَأَ الْقَدَحَ مَاءً مِنْ بَدَارٍ وَيَابِسٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا
مِنَ السَّمَاءِ وَكَتَبَتْ إِلَيْهِ تَسْأَلُ عَنْ أَلْفِ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ
فَانْطَلَقَ رُسُلُهَا بِهَدِيَّتِهَا حَتّٰى أَتَوْا بِهَا إِلٰى سُلَيْمَانَ فَوَضَعُوا
الْهَدِيَّةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَامُوا عَلٰى أَرْجُلِهِمْ وَلَمْ يَجْلِسُوا فَنَظَرَ
إِلَيْهِمْ سُلَيْمَانُ وَلَمْ يُحَرِّكْ لَحْظَةً يَدًا وَلَا رِجْلًا وَلَا تَهَشَّرَ
لَهَا وَلَمْ يَفْرَحْ وَلَمْ تَعْرِفِ الرُّسُلُ ذٰلِكَ فِيهِ وَكَانَ مُقْبِلًا
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَنَظَرَ إِلٰى رُسُلِهَا وَقَالَ إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ
وَالسَّمَاءَ لِلّٰهِ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْأَرْضَ فَمَنْ شَاءَ وَقَفَ وَمَنْ شَاءَ
جَلَسَ فَأَذِنَ لَهُمْ بِالْجُلُوسِ قَالَ فَتَقَدَّمَتِ الرَّسُولَةُ
إِلٰى سُلَيْمَانَ فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ الْخَرَزَتَيْنِ وَقَالَتْ لَهُ إِنَّ بِلْقِيسَ
تَقُولُ لَكَ بِأَنْ تُدْخِلَ فِي هٰذِهِ الْخَرَزَةِ الْمَثْقُوبَةِ خَيْطًا
يَنْفُذُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ مِنْ غَيْرِ عِلَاجِ إِنْسٍ وَلَا جَانٍّ وَ
أَنْ تَثْقُبَ الْخَرَزَةَ الثَّانِيَةَ ثَقْبًا يَنْفُذُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ بِغَيْرِ
حَدِيدٍ وَلَا عِلَاجِ إِنْسٍ وَلَا جَانٍّ ثُمَّ قَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْقَدَحَ
وَقَالَتْ لَهُ إِنَّهَا تَقُولُ لَكَ بِأَنْ تَمْلَأَ هٰذَا الْقَدَحَ مَاءً
مِنْ بَدَارٍ وَيَابِسٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَدَّمَتِ
الْوَصِيفَ وَالْوَصَائِفَ وَقَالَتْ إِنَّ بِلْقِيسَ تَقُولُ لَكَ أَنْ
تُمَيِّزَ بَيْنَ الْغِلْمَانِ وَالْجَوَارِي فَعِنْدَ ذٰلِكَ جَمَعَ سُلَيْمَانُ

بارہ اونٹنیاں برگزیدہ جو دوہی جاتی تہیں ساتھ اسقدر دودہ کی اور بہیجے
اوسنے طرف اوسکے دو خرمہرے ایک اون دونوں کا سوراخ دار تہا اور سوراخ
اُسکا پیچدار اور دوسرا سوراخ دار نہیں تہا اور بہیجا طرف اوسکی پیالہ خالی اور بہیجی
ساتھ اس ہدیہ کی ایک عورت اور وصیت کی اوسکو ساتھ اسکے کہ یاد رکہے سب چیز
کو جو ہووے امر سلیمان اور اسکی کلام سے یہانتک کہ خبر کرے اوسکو ساتھ اسکے اور کہا
اُنکو کہ کھڑے ہو اوسکے آگے کہڑے ہونے کر اور مت بیٹھو یہانتک کہ حکم کرے تمکو پس تحقیق
سلیمان اگر ہے بادشاہ جبار تو نہ حکم کریگا تمکو ساتھ بیٹھنے کے پس بہنچی کرو نگی میں اسکو ساتھ مال کے پس
اسکو کیونکا ہمارا آوی اور اگر برگزیدہ ہے بادشاہ عالم تو حکم کریگا تمکو ساتھ بیٹھنے کے اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ کہے سلیمان علیہ السلام
علیہ السلام کو یہ کہ داخل کرے اوس خرمہرہ سوراخ دار میں تاگا بغیر علاج آدمی اور جن کے اور حکم کیا اسکو کہ کہے سلیمان کو
یہ سوراخ کرے دوسرے خرمہرہ کو بغیر لوہے کے اور علاج کسی آدمی یا جن کے اور یہ کہ تمیز کرے غلاموں اور لونڈیوں کے درمیان
اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ کہے سلیمان علیہ السلام کو یہ کہ پہر دے پیالہ کو پانی جہاگ والے میٹھے سے کہ جو نہ ہووے زمین سے
اور نہ آسمان سے اور لکہا بلقیس نے طرف سلیمان کے سوال کئے ہزار باب علم سے [illegible]
کہ پہونچایا اونہوں نے اسکو طرف سلیمان کی پس رکہا اونہوں نے ہدیہ کو آگے سلیمان علیہ السلام
کے اور پاؤں پر کہڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے پس دیکہا طرف اونکے سلیمان نے اور نہ ہلایا
سلیمان نے ایک لحظہ بہر ہاتہ اور نہ پاؤں اور رغبت کی واسطے اسکے اور نہ خوش
ہوا اور نہ پہچانا اوسکو قاصدوں نے خوشی کو اسمیں اور نہ مشغول ہوا طرف اسکی
پہر اوٹہایا سر اپنا اور نظر کی طرف اوسکی بہیجی ہوئی چیزوں کی اور فرمایا
کہ تحقیق زمین خدا کی اور آسمان خدا کا بلند کیا خدا نے آسمان کو اور بچہایا
زمین کو پس جو چاہے کہڑا ہووے اور جو چاہے بیٹھے پس اجازت دی اون کو ساتھ
بیٹہنے کی کہا راوی نے پس آگے ہوئی وہ عورت قاصد طرف سلیمان علیہ السلام کی
اور آپکے سامنے لائی دو خرمہرے اور کہا انکو کہ بلقیس کہتی ہے کہ آپ داخل کیجیے اس
خرمہرہ سوراخدار میں تاگا جو نکل آوے دوسری جانب سے بغیر علاج
کسی آدمی اور جن کے اور سوراخ کیجیے دوسرے خرمہرہ کو ایسا سوراخ کہ نکل
آوے دوسری طرف بغیر لوہے کے اور بغیر علاج کسی آدمی اور جن کے
پہر نزدیک کیا آپ کی پیالہ کو اور کہا اسکو کہ تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ
اس پیالہ کو پانی جہاگ والے میٹھے سے بہر دیں اور نہ ہووے وہ پانی زمین
سے اور نہ آسمان سے پہر آگے کیا غلاموں اور لونڈیوں کو اور کہا کہ
تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ غلاموں اور لونڈیوں میں
امتیاز کر دیں پس اسوقت اکٹہا کیا سلیمان علیہ السلام نے

أهل مملكته فاجتمعوا عليه ثم أخرج الخرزتين فقال
من لي بهذه الخرزة يدخل فيها خيطا يخرج إلى الجانب
الآخر فتكلمت دودة تكون في الفصفصة يعني في
الرطبة وهي دودة حمراء وقالت أيها الملك أنا لك بها
على أن تجعل رزقي في الرطبة فقال نعم قال فعلق في رأس
الدودة خيطا فدخلت في الخرزة تحكها حتى خرجت
من الجانب الآخر فجعل رزقها في الرطبة ثم قرب الخرزة
الثانية وقال من لي يثقب هذه الخرزة بغير حديد فتكلمت
دودة أخرى بين يديه وهي الأرضة فقالت أيها الملك
أنا لك بهذه على أن تجعل رزقي في الخشب فقال ذلك
لك فوقفت على الخرزة فثقبتها إلى الجانب الآخر فجعل
رزقها في الخشب ثم قدم القدح وأمر بإحضار الخيل
العراب فحضروا فأجريت حتى إذا أجهدت وأتعبت و
سال عرقها فحينئذ ملأ القدح من العرق وهو الماء
المزبد الروي ليس هو من الأرض ولا من السماء ثم
أمر بماء فوضع بين يديه فقال للوصفاء توضؤوا ليميز
الغلمان من الجواري قال فجعلت الجواري يصببن الماء
على أكفهن فجعلت إحداهن تأخذ الماء بكفها اليسرى
وتفرغه على ذراعها الأيسر ثم تتبعها كفها اليمنى فتغسل
فتعرف عند ذلك أنها جارية فيعزلها حتى عزل
اثنتي عشرة جارية وصيفة وأما الغلمان فجعل الوصيف
يأخذ الماء بكفه اليمنى فيغسل به ذراعه اليمنى ثم
يتبع به اليسار فيعرف أنه غلام حتى عزل اثني عشر
غلاما ثم نظر إلى المسائل فأجاب بها عليهم بألف جواب
مع رسولها ثم رد عليها هديتها وقال لرسولتها
أتمدونن بمال فما آتاني الله من النبوة والملك خير
مما آتاكم من المال بل أنتم بهديتكم تفرحون يعني
تعجبون ثم كتب إليها كتابا ودفعه إلى الهدهد وقال
له ارجع إليهم فلنأتينهم بجنود لا قبل لهم بها يعني

اپنے ملک والوں کو پس اکٹھے ہوئے آپ پر پھر نکالا دو خرمہروں کو پس کہا
کہ کون ہے واسطے میرے ساتھ اس خرمہرے کے کہ داخل کرے اسمیں تاگہ
کہ نکلجاوے دوسری جانب پس بولی ایک کیڑی جو ہوتی ہے فصفصہ میں یعنی
سپست میں اور وہ کیڑی ہے سرخ اور کہا اس کیڑی نے ای بادشاہ میں اس
کام کیواسطے حاضر ہوں اس شرط پر کہ آپ کیجیے رزق میری سپست میں پس فرمایا
حضرت سلیمانؑ نے ہاں کیڑے کو سر میں تاگا پس داخل ہوئی خرمہرہ میں چھیلتی
تھی اوسکو یہانتک کہ نکل آئی دوسریطرف سے پس کیا رزق اوسکا سپست
میں پھر نزدیک کیا دوسرے خرمہرہ کو اور کہا کہ کون ہے واسطے میرے کہ اس
خرمہرہ کو سوراخ کرے بغیر لوہے کے پس بولی کیڑی دوسری آپکے حضور میں اور کیڑی تھی
سفید جو لکڑی میں ہوتی ہے پس کہا اسنے ای بادشاہ میں آپکی خدمت میں اس کام کیلیے حاضر ہوں اس
شرط پر کہ آپ میرا رزق لکڑی میں کریں پس کہا سلیمانؑ نے میں نے اسکو تیرے لیے قبول کیا
پس گر پڑی خرمہرہ پر پس سوراخ کیا اسکا دوسری جانب تک پس کی روزی اوسکی
لکڑی میں پس آگے کیا پیالہ کو اور حکم کیا ساتھ حاضر کرنے عربی گہوڑوں کے پس
گہوڑے حاضر کیے پس دوڑائے گئے یہانتک کہ جب کوشش کی اور تھک گئے اور انکا پسینا
نکلا تو اوسوقت پر کیا گیا پیالہ پسینے سے اور یہی تہا پانی جہاگ دار میٹھا جو نہیں ہے وہ زمین
اور نہ آسمان سے پھر حکم کیا ساتھ پانی کے پس رکہا گیا آپکے آگے پس خدمتگاروں کو کہا کہ
وضو کریں تاکہ جدا ہو جاویں غلام لونڈیوں سے پس شروع کیا لونڈیوں نے کہ ڈالتی
تھیں پانی کو اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون میں سے کہ لیتی تھی پانی کو
اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون میں سے کہ لیتی تھی پانی کو ساتھ بائیں ہتھیلی
کے اور ڈالتی تھی اسکو اپنے بائیں بازو پر پھر پیچھے لگاتی اوسکو اپنی ہتھیلی داہنی پس
دہوتی تھی اسکو پس پہچانی جاتی تھی اسوقت کہ تحقیق وہ لونڈی ہے پس اوسکو
جدا کرتے تھے یہانتک کہ جدا کیا بارہ لونڈیوں خدمتگاروں کو اور لیکن غلام پس
شروع کیا خدمتگاروں نے کہ لیتا تھا پانی کو ساتھ ہتھیلی اپنی داہنی کے پس دہوتا تھا ساتھ
اوسکے اپنے داہنے بازو کو پھر پیچھے کرتا تھا اوسکو بائیں ہتھیلی کو پس پہچانا جاتا تھا کہ
تحقیق وہ غلام ہے یہانتک کہ جدا کیا بارہ غلاموں کو پھر دیکھا طرف مسئلوں کی پس اوسکو جواب
دیا ساتھ ہزار جواب کے ساتھ قاصد کے پھر پھیر دیا اوسپر اسکا ہدیہ اور کہا اوسکی قاصد والی
کو کیا تم میری مدد کرتے ہو ساتھ مال کی پس وہ چیز کہ دی ہے مجھکو خدا تعالے نے پیغمبری
اور بادشاہی کی بہتر ہے اس چیز سے جو دی ہے تمکو مال سے بلکہ تم لوگ ہی اپنے ہدیہ سے خوشحال ہوتے ہو یعنی
تعجب کرتے ہو پھر لکہا سلیمان علیہ السلام نے طرف اوسکی خط اور دیا ہدہد کو اور کہا اوسکو کہ تو پھر جا

بجنود لا قبل لهم بها ولنخرجنهم منها اذلة يعني من
قرية سبا اذلة صغرة وهم صاغرون اذا لم يأتوا مسلمين فلما
اتى الهدهد بالكتاب قرية اخرى فقراته وردّت
رسلها فقصت عليها قصة سليمان وما فعل في جميع
ما ارسلت به اليه وما رد اليها من الجواب فقالت لقومها
هذا امر نزل علينا من السماء لا ينبغي منا بدّ تسـ
ولا نطيقه ثم عمدت الى عرشها فجعلته في اخر سبعة
ابيات ثم اقامت عليه الحرس ثم اقبلت الى سليمان
قال فرجع الهدهد الى سليمان فاخبره انها قد اقبلت
اليه فجمع اهل مملكته اليه ثم قال يايها الملؤا ايكم
يأتيني بعرشها يعني سريرها قبل ان ياتوني مسلمين
يعني مصالحين فلا يحل لنا بعد الصلح اخذه قال له
عفريت من الجن يقال له عمر وهو العفريت الشديد
الغليظ من الجن انا اتيك به قبل ان تقوم من مقامك
يعني من مجلسك للقضاء وهو الى نصف النهار واني
عليه لقوي اني على حمله امين على ما فيه من اللؤلؤ
والجواهر والزبرجد والذهب والفضة قال
كان قوة العفريت انه يضع قدمه حيث ينال طرفه
يعني منتهى بصره فقال لسليمان انا اضع قدمي حيث
يبلغ بصري فاتيك به فقال سليمان اريد اعجل منك
فقال الذي عنده علم من الكتاب يعني اسم الله الاعظم
وهو يا حي يا قيوم انا ادعوا ربي فاخرجه وانظر
في كتاب ربي واتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك
وهو اصف بن برخيا بن شعيا واسم امه باطورا وهو
من بني اسرائيل وكان يعلم اسم الله الاعظم انا
اتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك يعني قبل ان
يجيء اليك الشيء الذي يبلغ طرفك اي نظرك
فقال له سليمان غلبت ان فعلت وان لم تفعل فضحتني
بين الجن وانا سيد الانس والجن وقام اصف فتوضا

یعنی ہم ایسی جماعتیں لاوینگے کہ انکا مقابلہ ہو سکیگا اور البتہ ہم اونکو نکالینگے اس سے خوار کر کے
یعنی سبا کے گاؤں سے خوار حقیر اور وہ ہمیشہ خوار اور ذلیل ہونگے پس جب لایا ہدہد خط
دوسری مرتبہ اور واپس آئے ہدیے بھیجے ہوئے پس اونہوں نے بیان کیا
اوسپر قصہ سلیمان علیہ السلام کا .... اور بیان
کیا اوس چیز کو جو اسکو کہا تھا تمام اون چیزیں جو اسنے بھیجی تھی طرف اسکے اور
اسچیز کو جو واپس کیا تھا طرف اسکے جواب سے پس بلقیس نے اپنی قوم کو کہا کہ یہ امر آسمان
سے ہمارے پر نازل ہوا ہے نہیں سزاوار اوسکی مخالفت اور نہ ہم اوسکی طاقت
رکھتے ہیں پھر قصد کیا طرف تخت اپنی کے پس کیا اوسکو پچھلے میں سات گھر کے پھر کھڑے کیے اوسکو
اوسپر پہرہ وار پھر متوجہ ہوئے طرف سلیمان کی کہا راوی نے پس واپس آیا ہدہد طرف
سلیمان علیہ السلام کی پس آپکو خبر دی کہ وہ متوجہ ہوئی طرف آپکی پس اکٹھا کیا اپنے ملک والوں کو
طرف اپنی پھر کہا کہ اے سردارو کون ہے تمہارے سے کہ میرے پاس لاوے اسکا عرش یعنی اسکا
تخت پہلے اس سے کہ وہ آویں میرے پاس تابعدار ہو کر یعنی صلح کرنے والے پس نہیں حلال ہے
واسطے ہمارے پیچھے صلح کے لینا اوسکا کہا حضرت سلیمان کو ایک خبیث نے جنوں سے اسکو عمرو کہا جاتا تھا
اور وہ عفریت درشت سخت تھا جنوں سے کہ میں لاتا ہوں اوسکو آپکے پاس پہلے آپکے اٹھنے
کے اپنے مقام سے یعنی اپنی بیٹھک سے جو واسطے فیصلہ کرنے کے ہے اور وہ دوپہر تک ہوتی
تھی اور تحقیق میں اوسکے اٹھانے پر البتہ قوی ہوں اور امانتدار ہوں اوس چیز پر جو
اسمیں ہے موتی اور جواہر اور زمرد اور سونے اور چاندی سے اور تھی قوت عفریت کی
اسقدر کہ تحقیق وہ رکھتا تھا قدم اپنا جہاں پہونچتی تھی نظر اوسکی آنکھ کی پس کہا
واسطے حضرت سلیمان کو کہ میں رکھتا ہوں قدم اپنا جہاں پہونچتی ہے آنکھ میری پس
میں اسکو آپ کے پاس لاتا ہوں پس فرمایا سلیمان نے میں تیرے سے زیادہ جلدی چاہتا
ہوں پس کہا اوس شخص نے جو اوسکے پاس علم تھا خدا کی کتاب سے یعنی اسم اعظم جانتا تھا
وہ یہ دو نام ہیں یا حی یا قیوم میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں پس پھیرتا ہوں میں
قصد اپنی اور دیکھتا ہوں میں اپنے پروردگار کی کتاب میں اور میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں
پہلے آپ کی آنکھ پھرنے کے اور وہ آصف بن برخیا بن شعیا تھا اور اسکی ماں کا نام باطورا
تھا اور وہ بنی اسرائیل سے تھا۔ اور خدا کا اسم اعظم جانتا تھا۔ میں اسکو آپ کے
پاس لاتا ہوں آپکی نظر پھرنے سے پہلے یعنی پہلے اسکے کہ آوے آپ کیطرف وہ چیز
جسکو آپ کی نظر پہونچی ہے پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے تو غالب آیا
اگر تو نے کیا اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے شرمندہ کیا مجھکو جنوں میں اور
میں آدمیوں اور جنوں کا سردار ہوں اور کھڑا ہوا آصف پس وضو کیا

ثم سجد لله عز وجل يدعو الله باسمه الاعظم وهو يقول يا حي يا قيوم وروي عن علي رضي الله عنه انه قال هو الاسم الذي اذا دعي به اجاب واذا سئل به اعطى وهو يا ذا الجلال والاكرام قال فغاب عرشها تحت الارض حتى نبع عند كرسي سليمان وقيل انه نبع تحت كرسي كان يضع سليمان قدميه عليه اذا جلس على كرسيه الكبير فلما راى العرش قد نبع قالت الجن لسليمان يقدر اصف ان يجي بالسرير ولا يجي ببلقيس فقال اصف لسليمان انا اتيك بها قال فامر سليمان فبني له صرح املس من قوارير ثم اجري تحته الماء والقي فيه السمك يرى من فوق الصرح من صفائه ثم امر سليمان بكرسيه فوضع في وسط الصرح وامر بكراسي لاصحابه فوضعت فجلس عليها وجلس اصحابه وكان الذين يلونه عليه السلام من اهل الكراسي الانس ثم الجن ثم الشياطين وكان هذا دابه عليه السلام حتى اذا اراد ان يسير في البلاد يجلس هو على كرسيه واولئك على كراسيهم ثم يامر بالريح فتحملهم بين السماء والارض واذا اراد ان يسير على الارض امر الريح فتسكن فيسير على وجه الارض وكان لسليمان عليه السلام مجلس كما هو للملوك اليوم فلما استقر بهم المجلس امر اصف فعاد وسجد ودعى الله عز وجل باسمه الاعظم وهو يا حي يا قيوم فاذا هو ببلقيس مستقرة عنده وقيل ان الذي عنده علم من الكتاب هو ضبة ابن اد وكان هو على خيل سليمان وقيل ان الذي عنده علم من الكتاب هو الخضر عليه السلام وقال سليمان لما راها مستقرة عنده قال هذا من فضل ربي ليبلوني في نعمه لمختبرني ءاشكر على ما اعطيت من الملك ام اكفر بالنعمة اذا رايت من هو دوني افضل مني علما فعزم لله عز وجل على الشكر

پہر خدا کو سجدہ کیا پکارتا تہا خدا کو ساتہہ اوسکے اسم اعظم کو اور کہتا تہا یا حی یا قیوم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق اسنے کہا کہ وہ یہی اسم اعظم ہے جب خدا سے اس نام کے ساتھ دعا کیا وے تو قبول کرتا ہے اور جب اسکے ساتھ خدا تعالے سے سوال کیا جاوے تو دیتا ہے اور وہ یا ذا الجلال والاکرام ہے کہا اوسنے پس غائب ہوگیا تخت بلقیس کا زمین کے نیچے یہانتک ظاہر ہوا سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے پاس اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا کرسی کے نیچے جسپر سلیمان علیہ السلام اپنے دونوں قدم رکہتے تھے جب اپنی بڑی کرسی پر بیٹہتے تھے پس جب دیکہا سلیمان علیہ السلام نے تخت کو کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا پس کہا جنوں نے سلیمان علیہ السلام کو آصف تخت کے لانے پر قدرت رکھتا ہے اور بلقیس کو نہیں لا سکتا پس کہا آصف نے واسطے سلیمان علیہ السلام کے کہ میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں کہا راوی نے پس حکم کیا حضرت سلیمان نے پس بنایا گیا واسطے اوسکے ایک محل ہموار صاف شیشوں سے پہر اوسکے نیچے پانی جاری کیا گیا اور اسمیں مچھلی ڈالی گئی محل کے اوپر سے دیکہی جاتی تہی اسکی صفائی کے سبب سے پہر حکم کیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھ کرسی اپنی کے پس رکہی گئی محل کے درمیان اور حکم کیا ساتھ کرسیوں یاروں اپنے کے پس رکہی گئیں پس بیٹہے سلیمان علیہ السلام اوسپر اور بیٹہے اوسکے یار اور وہ لوگ جو آپکے نزدیک بیٹہتے تھے کرسی والوں سے آدمی تھے پہر جن اور پہر شیطان اور یہی سلیمان علیہ السلام کا طریقہ تہا یہانتک کہ جب آپ شہروں میں سیر کرنیکا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنی کرسی پر اور آپ کے یار اپنی کرسیوں پر بیٹہتے تھے پہر ہوا کو حکم فرماتے تھے پس اوٹہاتی تہی انکو آسمان اور زمین کے درمیان اور جب زمین پر سیر کرنیکا ارادہ کرتے تو ہوا کو حکم کرتے پس ٹہیر جاتی تہی پس زمین کے منہ پر چلتے تھے اور تہی واسطے سلیمان علیہ السلام کی مجلس جیسے کہ وہ واسطے بادشاہوں کے ہے آجکے دن پس جب قرار پکڑا اونکو ساتھ مجلس نے تو حکم کیا آصف کو پس پہر آیا اور سجدہ کیا اور دعا مانگی خدائے غالب اور بزرگ سے ساتھ اوسکے اسم اعظم کو اور وہ یا حی یا قیوم تہا پس ناگاہ وہ ساتھ بلقیس کے قرار پکڑنیوالی ہے نزدیک سلیمان کو اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ پاس اسکے علم تہا کتاب سے وہ ضبہ بن اد تہا اور تہا وہ سلیمان علیہ السلام کے گہوڑوں پر اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ پاس اوسکے علم تہا کتاب سے وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے اور کہا سلیمان علیہ السلام نے جب دیکہا بلقیس کو قرار پکڑنیوالی ہے اپنے پاس سے کہا کہ یہ میرے پروردگار کے فضل سے ہے تاکہ میری آزمایش کرے کیا میں شکر کرتا ہوں اس چیز پر جو دیا گیا ہوں ملک سے یا کفر کرتا ہوں ساتھ نعمت کے جس وقت کہ دیکہوں میں اس شخص کو جو مجہ سے کمتر ہے فضیلت والا ہے علم میں پس قصد

وقال الراحة في كل الشاكلة في الانقطاع الى الله عز وجل وموافقته والاستطراح بين يديه فتكون زيادة حتى يجاب من الدنيا ...

المقالة الثامنة عشر

ومن شکر فانما یشکر لنفسه ومن کفر بالنعمة فان ربی
غنی کریم لا یعجل بالعقوبة فلما سمعت الجن بذلک
وقعوا فی بلقیس عند سلیمان لیکرهوها الیه خافوا
ان یتزوجها فتظهره علی امورهم وکانت تعلم بذلک
لان امها کانت جنیة وکان اسمها عمیرة بنت عمرو
وقیل ان اسمها رواحة بنت السکن ملکة الجن
فقالوا اصلح الله الملک ان فی عقلها شیئا ورجلاها
کحافر الحمار وکانت بلقیس هلباء شعراء فلما قیل
له ذلک اراد ان یروز عقلها ویری قدمیها فلاجل
ذلک اجری الماء وجعل فیه الضفادع والسمک
وامر بعرشها ان یغیر فیزاد فیه وینقص منه لیروز
عقلها فذلک قوله تعالی نکروا لها عرشها یعنی غیروا
لها سریرها ننظر اتهتدی یعنی اتعرفه ام تکون
من الذین لا یهتدون یعنی الذین لا یعرفون فاقبلت
حتی انتهت الی الصرح فقیل لها ادخلی الصرح یعنی القصر وقیل
الصرح یعنی القصر وقیل الصرح هو البیت بلغة
حمیر فلما راته حسبته لجة یعنی ماء غمرا فقالت
فی نفسها انما اراد ان یغرقنی کان غیر هذا احسن من
ذا فکشفت عن ساقیها فاذا ساقات شعراء وانها هی
من احسن الناس وابعد مما قیل له فیها فقیل لها انه
صرح ممرد یعنی قصرا املس لا شعث فیه کالامرد الذی
لا شعر فی وجهه کانه ملزق بعضه ببعض اتخذ بالامر
من القواریر قال فمضت نحو سلیمان وقد ابصر الشعر
الذی علی ساقیها فهم بها فقال ما اعجبه ذلک عجبا
شدیدا فلما جاءت الی سلیمان قیل اهکذا عرشک
فنظرت الیه فجعلت ذلک تعرف وتنکر فقالت
فی نفسها من این یصل الی ذلک السریر الذی
هو داخل سبعة ابیات والحرس حوله فلم تعرف
ولم تنکر فقالت کانه هو فقال سلیمان واوتینا العلم

اور جو شخص شکر کرے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے اپنے نفس کیلئے اور جو شخص
ناشکری کرے ساتھ نعمت کے پس تحقیق پروردگار میرا بے پروا ہے کرم کرنیوالا نہیں
جلدی کرتا ساتھ عذاب کے پس جب سنا جنوں نے اس قصہ کو تو بدگوئی کی انہوں نے بلقیس کی
شان میں سلیمان علیہ السلام کے پاس تاکہ مکروہ کریں اسکو سلیمان علیہ السلام کیطرف ڈرے اس بات سے
کہ نکاح کرے سلیمان علیہ السلام اسکو پس واقف کردے اسکو انکے کاموں پر اور بلقیس جانتی تھی انکے کاموں کو
اسواسطے کہ ماں بلقیس کی جنی تھی اور تھا نام اوسکا عمیرہ بنت عمرو اور کہا گیا ہے کہ نام اوسکا رواحہ
بنت السکن تھا جو جنوں کی بادشاہ تھی پس جنوں نے کہا کہ اچھا کرے خدا بادشاہ کو تحقیق
اوسکی عقل میں کچھ چیز ہے اور اوسکے پاؤں گدھے کے سم کیطرح ہیں اور تھی بلقیس گنجان بالوں
والی بال رکھنے والی پس جب کہا گیا سلیمان کو یہ تو ارادہ کیا اوسکی عقل کو دریافت کرنیکا اور
اوسکے پاؤں دیکھنے کا پس اسواسطے جاری کیا پانی کو اور کیا اوسمیں مینڈک اور مچھلی اور
حکم کیا ساتھ اسکے تخت کے کہ لایا جاوے پس بدلا گیا اور زیادہ کیا اوسمیں اور کمی کیا گیا
اوس سے تاکہ آزمائش کرے اسکی عقل کی پس یہ قول خدا تعالے کا بدل دو واسطے
اوسکے تخت کو یعنی تغیر دو واسطے اوسکے تخت کو دیکھیں ہم کیا وہ راہ پاتی ہے یعنی اسکو
پہچانتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے جو نہیں راہ پاتی یعنی اون لوگوں سے جو نہیں پہچانتے پس
آگے آئی یہاں تک کہ پہونچی طرف محل کے پس اسکو کہا گیا کہ داخل ہو تو صرح یعنی محل میں
اور کہا گیا ہے کہ صرح وہ گھر ہے حمیر کی بولی میں پس جب دیکھا بلقیس نے محل کو تو گمان
کیا اوسکو لجہ یعنی پانی گہرا پس کہا بلقیس نے اپنے دل میں کہ سوا اسکے نہیں ارادہ کیا سلیمان نے
میرے غرق کرنیکا تھا غیر اسکا اس سے بہتر پس کھولا اسنے اپنی پنڈلیوں کو پس ناگاہ
دو پنڈلیاں ہیں بال والیں اور سوا اسکے نہیں بلقیس لوگوں سے بہتر اور خوبصورت تھی
اور دور تر اوس سے جو کہا گیا تھا سلیمان علیہ السلام کو اوسکے حق میں پس اسکو کہا گیا کہ
تحقیق یہ محل ہے ممرد یعنی محل ہموار نہیں غبار اسمیں مانند امرد کی جو نہیں ہے کوئی
بال اسکے مونہہ میں گویا کہ یہ چپٹا اور ملا ہوا ہے بعض اسکا ساتھ بعض کے بنایا گیا تھا
اوسکو شیشوں سے کہا راوی نے پس گئی بلقیس طرف سلیمان علیہ السلام کے اور تحقیق دیکھ
لیے سلیمان نے اوسکے پاؤں اور دیکھ لیا تھا بالوں کو جو اسکی پنڈلی پر تھے پاکیزہ کہا نہ
پس خوش لگی سلیمان علیہ السلام کو خوش لگنی سخت پس جب پہونچی طرف سلیمان کے کہا
اسکو کہا گیا کہ تیرا تخت اسیطرح کا ہے پس دیکھا بلقیس نے طرف اسکی پس شروع ہوئی
کہ پہچانتی تھی اور نہ پہچانتی تھی پس کہا بلقیس نے اپنے دل میں کہ کہاں سے پہونچ سکتا ہے
اس تخت کیطرف جو سات گھروں کے اندر ہے اور حفاظت کرنیوالے اوسکے گرد ہیں پس پہچانا
نہ اور نہ انکار کیا پس کہا کہ گویا یہ وہی ہے یعنی اس جیسا معلوم ہوتا ہے پس کہا سلیمان نے اور ہم
دیے گئے علم

مِنْ قَبْلِهَا يَعْنِي مِنْ قَبْلِ بِلْقِيسَ وَكَانَتْ مَجُوسِيَّةً وَكُنَّا
مُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلِهَا فَقَالَتْ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي يَعْنِي فِي الظَّنِّ
الَّذِي ظَنَنْتُ بِسُلَيْمَانَ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يُغْرِقَنِي وَقِيلَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي يَعْنِي ضَرَرْتُ نَفْسِي بِعِبَادَةِ الشَّمْسِ وَاَسْلَمْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ يَعْنِي اَطَعْتُ اللّٰهَ مَعَ سُلَيْمَانَ وَيُقَالُ اَخْلَصْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فِي الْعِبَادَةِ وَاَسْلَمَتْ
وَصَدَّهَا يَعْنِي اَنَّ سُلَيْمَانَ صَدَّهَا عَمَّا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ
دُونِ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا سُلَيْمَانُ
فَاَمَرَ بِالنُّورَةِ فَاتُّخِذَتْ فَتَنَوَّرَ سُلَيْمَانُ وَبِلْقِيسُ
وَهُوَ اَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ النُّورَةَ قَالَ فَسَاَلَهَا سُلَيْمَانُ عَنْ
اَشْيَاءَ وَهِيَ سَاَلَتْهُ وَدَخَلَ بِهَا سُلَيْمَانُ فَوَلَدَتْ لَهُ
غُلَامًا فَسَمَّاهُ دَاوُدَ وَمَاتَ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ مَاتَ سُلَيْمَانُ
وَمَاتَتْ بِلْقِيسُ بَعْدَهُ بِشَهْرٍ وَقِيلَ اِنَّ سُلَيْمَانَ اَعْطَاهَا
قَرْيَةً بِالشَّامِ فَكَانَتْ تَاْخُذُ خَرَاجَهَا حَتّٰى مَاتَتْ وَقِيلَ
اِنَّ سُلَيْمَانَ لَمَّا دَخَلَ بِهَا سَرَّحَهَا فِي جُنُودِهِ وَرَدَّهَا
اِلٰى مُلْكِهَا وَكَانَ يَاْتِيهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَيَرْكَبُ مِنْ
بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَى الْيَمَنِ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ **فَصْلٌ**
وَاِنَّمَا اسْتَوْفَيْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ لِمَا
فِيهَا مِنَ الْعِبْرَةِ لِكُلِّ عَاقِلٍ مُؤْمِنٍ نَاظِرٍ فِي الْعَوَاقِبِ
مُعْتَبِرٍ فِي سِيَرِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَالطَّالِحِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ النَّافِذَةِ فِي الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ الْخَالِيَةِ وَكَرَامَتِهِ
لِاَهْلِ الطَّاعَةِ وَتَسْخِيرِهِ اَهْلَ مَعْصِيَتِهِ لَهُمْ وَاِعْطَاءِ
مَقَادَتِهِمْ وَاِذْلَالِهِمْ وَتَمْلِيكِهِ الْخَلْقَ لِاَهْلِ وِلَايَتِهِ
وَمَحَبَّتِهِ لَمَّا اَطَاعَ سُلَيْمَانُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ مَلَّكَهُ
بِلْقِيسَ وَمُلْكَهَا وَقَدْ كَانَ فِي اَهْلِ مَمْلَكَتِهَا اثْنَا عَشَرَ
اَلْفَ مُقَاتِلٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَمِيرٌ عَلٰى مِائَةِ اَلْفٍ مِنْهُمْ
اَمِيرٌ عَلٰى مِائَةِ اَلْفٍ مِنْهُمْ وَجُنْدُ سُلَيْمَانَ يَحْتَوِي عَلٰى
اَرْبَعِمِائَةِ اَلْفٍ مِائَتَا اَلْفٍ مِنَ الْاِنْسِ وَمِائَتَا اَلْفٍ
مِنَ الْجِنِّ وَالتَّفَاوُتُ مَا بَيْنَ الْجُنْدَيْنِ ظَاهِرٌ فَهٰذَا

بلقیس سی پہلے اور وہ آتش پرست تہی اور ہم تہے مسلمان اس سے پہلے پس کہا
بلقیس نے اسوقت تحقیق مینے اپنی جان پر ظلم کیا ہے یعنی اپنی اس گمان میں جو مینے گمان
کیا تہا ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ تحقیق اونہوں نے میرے غرق کرنیکا ارادہ کیا ہی اور
کہا گیا ہی کہ معنے ظلمت نفسی سے یہ ہیں کہ مینے اپنی جان کو ضرر پہونچایا ساتھ عبادت
کرنے سورج کے اور میں اسلام لائی ساتھ سلیمان علیہ السلام کے یعنی مینے فرمانبرداری کی خدا
کی ساتھ سلیمان کے اور کہا جاتا ہی کہ میں خالص ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے
جو پروردگار ہے جہانوں کا بندگی میں پس مسلمان ہوگئی اور روکا اوسکو یعنی تحقیق
سلیمان نے روکا اوسکو اوس چیز سے جو پوجتی تہی خدا کے سوا کہ تحقیق وہ تہی کافر لوگوں سے
پس نکاح کیا اُسکو سلیمان نے پس حکم کیا ساتھ بنانے نورہ کے پس بنایا گیا پس نورہ کیا سلیمان نے
اور سلیمان پہلا اون لوگوں کا ہی جنہوں نے نورہ بنایا تہا کہا راوی نے پس پوچہا
بلقیس سے سلیمان نے کئی چیزوں سے اور اسنے پوچہا ان سے اور دخول کیا ساتھ اسکے سلیمان
نے پس جنا اوسنے واسطے انکے ایک لڑکا پس نام رکہا اسکا داؤد اور مرگیا انکی زندگی میں
پہر مرگیا سلیمان علیہ السلام اور مرگئی بلقیس انکے پیچہے ایک مہینہ اور کہا گیا ہے کہ
تحقیق سلیمان علیہ السلام نے دیا تہا اسکو ایک گاؤں شام میں پس لیتی تہی محصول اُسکا
یہاں تک کہ مرگئی اور کہا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے جب دخول کیا ساتھ تو چہوڑ دیا
اوسکو اسکے لشکروں میں اور واپس کر دیا اوسکو طرف اوسکی ملک کے اور سلیمان آتے اسکے
پاس ہر مہینہ میں ایکدفعہ آتے تہے پس سوار ہوتے تہے بیت المقدس سے یمن تک چنانچہ اوسکا ذکر
اوپر گذر چکا ہے **فصل** اور سوا اسکو نہیں پورا بیان کیا مینے اس قصے کا اس مجلس میں واسطے
اوس چیز کے جو ہے اسمیں عبرت واسطے ہر عقل والے مسلمان کے جو فکر کرنیوالا ہے انجام امور میں عبرت
پکڑنیوالا ہے گذشتہ لوگوں نیکوں اور بدکاروں کی خصلتوں میں اور خدائی غالب و بزرگ
کی قدرت میں جو جاری ہونیوالی ہے اگلی گذری ہوئی اُمتوں میں اور اوسکی بزرگی دینے میں
واسطے فرمانبرداروں کے اور اہل معصیت کا انکے لیئے فرمانبردار کر دینے میں اور انکی فرمانبرداری
دینے اور انکو خوار کرنے میں اور اسکا مالک کر دینا خلقت کو واسطے اپنی دوستی اور محبت والوں
کی جب فرمانبرداری کی سلیمان علیہ السلام نے رب اپنے غالب اور بزرگ کی تو کسطرح مالک
کر دیا اوسکو بلقیس اور اسکے ملک کا اور تحقیق تہی اوسکی مملکت والوں میں بارہ ہزار
ایسے لڑنیوالے کہ ہر ایک اون میں سے امیر تہا ایک لاکہہ پر اونمیں اور لشکر سلیمان
علیہ السلام کا شامل تہا چار لاکہہ پر دو لاکہہ آدمیوں سے اور دو لاکہہ
جنوں سے اور فرق دونوں لشکروں کے درمیان ظاہر ہے

پس سلیمان علیہ السلام

لا تشکون
الاحد
من ضمیر کانتا
من ضمیر کانت
صد یصد
کانت او عبدت
ولا تتہم
والشکر

ملك بطاعته وهذه ملكت لكفرها ومعصيتها فاعلم
ايها الانسان ان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه ولن
يجعل الله للكفرين على المؤمنين سبيلا وكذلك
انت يا موفق اذا امنت امنت من اعدائك في الدنيا
ومن نار الله الموقدة التي في العقبى تخدمك النار و
تطرف بين يديك وترشدك الطريق مكرمة لك ومعظمة
وطائعة لامرها وممتثلة له فتقول لك جز يا مؤمن
فقد اطفا نورك لهبي عبارة لطيفة اي انك مكرم
منور خلعة الملك عليك علامة الوقار عليك على الحواشي
والعبيد تعظيمك وتوقيرك وخدمتك واما الكافر
والعاصي فتتغيظ النار عليه وتنتقم منه انتقام الجبار
من عدوه عند ظفره به كما قال الله عز وجل اذا رأتهم
من مكان بعيد سمعوا لها تغيظا وزفيرا فان اردت
العزة في الدنيا والاخرة فعليك بطاعة الله و
الصبر عن معصية الله تجدها برحمة الله تعالى
قال الله عز وجل من كان يريد العزة فلله العزة
جميعا وقال تعالى ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين
ولكن المنفقين لا يعلمون فنفاقك يا مدعي الايمان
وشركك يا مدعي الاخلاص حجباك عن رؤية عزة
الجبار ونبيه المختار والمؤمنين الاخيار فلو كنت
عاملا بموجب الايمان موفيا بشرائط الاخلاص
لامنت في الدنيا من كل موذي وكل شيطان من
الانس والجان وفي الاخرة من عذاب النيران وكانت
النصرة لك ولاعدائك الهوان قال الله عز وجل
ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم وقال تعالى
ولا تهنوا وتدعوا الى السلم وانتم الاعلون والله
معكم ولكن الغفلة قد تكاثفت على قلبك وتراكم
الرين عليه وترادف السواد والظلمة لديه فيا لها
من حسرة وندامة يوم تبلى السرائر في يوم القيمة

مالک بنایا گیا بسبب طاعت اپنی کے اور بعض مملوک بنائی گئی بسبب کفر اور معصیت
اپنی کے پس جان تو اے آدمی یہ کہ تحقیق اسلام غالب آتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا اور
ہرگز نہیں کریگا خدا واسطے کافروں کے مسلمانوں پر راستہ اور اسیطرح تو اے توفیق دیئے گئے
جب تو ایمان لاوے تو امن والا ہو گا اپنے دشمنوں سے دنیا میں اور خدا کی آگ سے جو
روشن کیگئی ہے آخرت میں خادم ہوگی تیری آگ اور چلیگی آگے تیرے اور دکھلاویگی تجھکو
سیدھا راستہ واسطے تیری بزرگی اور تعظیم کے اور فرمانبرداری کرنیوالی واسطے حکم مالک
اپنے کے اور بجا لانیوالی اسکے فرمودہ کو پس کہیگی تجھکو کہ گذر تو اے ایمان والے پس
بجھا دیا تیرے نور نے میری بھڑک کو ساتھ عبارت نرم کے یعنی تحقیق تو اے مومن بزرگی دیا
گیا ہے روشن کیا گیا ہے بادشاہ کا سروپا اوپر تیرے ہے نشان تعظیم کا اوپر تیرے
اور غلاموں پر ہے بزرگی اور تعظیم اور خدمت تیری اور لیکن کافر اور گنہگار پس غصہ
کریگی آگ اوپر اسکے اور بدلا لیگی اسسے مانند بدلا لینے غالب قوت والے کے دشمن اپنے سے
وقت فتح پانے کے اسپر جیسا کہ فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے جب دیکھیگی انکو دور
جگہہ سے تو سنینگے واسطے اوسکے یعنی آگ کی غصے ہونا اور آواز پس اگر تو عزت چاہتا ہے
دنیا اور آخرت میں پس لازم پکڑ تو خدا کی فرمانبرداری اور صبر بنا خدا کی بیفرمانی سے
پائیگا تو اوسکو ساتھ رحمت خدا تعالی کے فرمایا خدائے غالب اور بزرگ نے جو شخص
چاہتا ہے عزت کو پس خدا کے لئے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالی نے اور واسطے
خدا تعالی کے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالی نے اور واسطے خدا تعالی کے ہے عزت اور
واسطے اوسکے پیغمبر اور واسطے ایمان والوں کے اور لیکن منافق پس نہیں جانتے پس نفاق تیرا اے
دعوی کرنے والے ایمان کے اور شرک تیرا اے دعوی کرنے والے اخلاص کے تیرا پردہ
ہوگئے ہیں خدائے غالب کی عزت دیکھنے اور اسکے نبی برگزیدہ اور مومنین نیکوکار کے
سے اور اگر تو ہے عمل کرنیوالا ساتھ احکام ایمان کے یقین کرنیوالا ساتھ شرطوں اخلاص کے
تو البتہ امن والا ہوگا تو دنیا میں ہر ایذا دینیوالی اور ہر شیطان سے آدمیوں اور جنوں سے
اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے اور ہوویگی مددگاری واسطے تیرے اور خواری واسطے
دشمنوں تیرے کے فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے اگر تم خدا کی دین کی مدد کروگے تو
خدا تمہاری مدد کریگا اور ثابت رکھیگا تمہارے قدموں کو اور فرمایا خدا تعالی نے
اور مت سست ہو اور پکارنے لگو صلح کیطرف اور تم ہی رہوگے اوپر اور خدا تمہارے
مددگار ہے ولیکن غفلت اکٹھی ہوگئی ہے تیرے دل پر اور جمع ہوگیا ہے زنگ اسپر
اور پے در پے آئی ہے سیاہی اور تاریکی آگے اوسکے پس اے تعجب ان کا
افسوس اور پریشانی سے جسدن ظاہر ہونگے بھید قیامت کے دن میں

يوم الحاقة يوم الطامة الكبرى يوم القارعة يوم
الصاخة يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية يومئذ
يصدر الناس اشتاتا ليروا اعمالهم فمن يعمل مثقال
ذرة شرا يره قيل ان الذرة هي قشر الهباء الذي يظهر
في شعاع الشمس مثل رءوس الابر وقيل اربع ذرات
مثقال خردلة وقيل هي النملة الحمراء الصغيرة التي
لا تكاد ترى اذا دبت وقيل ان الذرة جزء من الف
جزء من شعيرة وقال عبد الله بن عباس اذا وضعت
كفك على التراب ثم رفعتها فكل شيء يتعلق بها من
التراب فهو ذرة فاين انت من يوم توزن فيه الاعمال
بهذه الرزانة تثقل وتخف بهذه الخفة ويوم يقول الله
تعالى فيه يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ونسوق
المجرمين الى جهنم وردا وعطاشا وحينئذ ينكشف
الغطاء ويظهر الخباء ويتميز المؤمن من الكافر والصديق
من المنافق والموحد من المشرك والولي من العدو و
المحق من المدعي فاحذر يا مسكين من هول ذلك
اليوم وانظر من اي الحزبين تكون فان عملت لله العظيم
واتقيت في عملك عن الخبير وصفيته عما يسوء الناقد
البصير فانت في حزب المتقين الوافدين على الرحمن في
يوم النشور فلك الكرامة يا كريم ولك السلامة والبشرى
يا حكيم وان كانت غير ذلك فاعلم انك بالحزب الآخر
وهالك مع من هو هالك في النار مع فرعون وهامان
وقارون ملاحي قال الله عز وجل فمن كان يرجوا
لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا
فلا ينجيك في ذلك اليوم غير العمل الصالح **فصل**
في فضل بسم الله الرحمن الرحيم عن عطاء عن جابر
بن عبد الله قال لما نزل بسم الله الرحمن الرحيم هرب
الغيم الى المشرق وسكنت الرياح وهاج البحر و
اصغت البهائم باذانها ورجمت الشياطين من السماء

کہ حق ہے ظہور اوسکا اوسدن کہ آوے ہنگامہ بڑا دن ٹھوکنے والے کے دن شور کرنیوالے
کے اوسدن پیش کئے جاؤگے تم نہ پوشیدہ رہیگی تم سے کوئی چیز پوشیدہ رہنے
والی اوسدن پھر جنیگے لوگ پراگندہ تاکہ دکھلائے جاویں عمل اپنے پس جو شخص
کہ کرے مقدار ذرہ کا نیکی دیکھیگا اوسکو اور جو شخص کہ کرے ذرہ بھر برائی دیکھیگا اوسکو
کہا گیا ہے کہ تحقیق ذرہ ریزہ ہے غبار کا جو ظاہر ہوتا ہے سورج کی روشنی میں مانند
سر سوئی کے اور کہا گیا ہے کہ چار ذرہ اندازہ ایک رائی کا اور کہا گیا ہے کہ
وہ ذرہ کیڑی ہے سرخ چھوٹی جو نہیں نزدیک کہ دیکھی جاوے جب چلے اور کہا گیا
ہے کہ تحقیق ذرہ ایک جزو ہے جو کے دانہ کے ہزار جزو سے اور فرمایا ہے عبداللہ
بن عباسؓ نے کہ جب رکھے تو ہتھیلی اپنی مٹی پر پھر اوٹھاوے تو اوسکو پس ہر چیز
کہ لگ جاوے ساتھ اوسکے مٹی سے پس وہ ذرہ ہے پس کہاں ہے تو اوسدن سے
کہ تولے جاویں گے اوسمیں عمل ساتھ اوس تول کے بھاری ہوگا اور ہلکا ہوگا
اس ہلکا پن کو اور اوسدن کہ فرماتا ہے خدا تعالے اوسمیں روانہ کرینگے ہم پرہیزگاروں
کو طرف خدا کے مہمان اور چلاویں گے ہم گنہگاروں کو طرف دوزخ کے پیاسے
اور اسوقت کھلیگا پردہ اور ظاہر ہوگی چیز پوشیدہ اور جدا ہوگا مومن کافر سے
اور صدیق منافق سے اور موحد مشرک سے اور دوست دشمن سے اور حق والا دعوے
کرنے والے سے پس ڈر تو اے مسکین اوسدن کی خوف سے اور دیکھ تو کہ کس دو گروہ
میں سے ہو ویگا تو پس اگر عمل کیا تو نے واسطے خدا بزرگ کو اور پرہیزگاری کی تو نے
اپنے عمل میں خدائے خبر رکھنیوالے سے اور صاف کیا تو نے عمل کو اس چیز سے جو بری لگتی ہے
واسطے پرکھنے والے دیکھنیوالے کو پس تو پرہیزگاروں کے گروہوں میں سے جو آنیوالے
ہیں پروردگار پر حشر کے دن میں پس واسطے تیرے بزرگی ہے اے بزرگ اور واسطے
تیرے سلامتی اور خوشخبری ہے اے دانا اور اگر ہے تو سوا اسکے پس جان تو کہ تحقیق تو
دوسرے گروہ کے ساتھ ملنے والا ہے اور ہلاک ہونیوالا ہے ساتھ اون لوگوں کے جو ہلاک ہونیوالے
ہیں دوزخ میں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے ملنے والا فرمایا خدا غالب
اور بزرگ نے پس جو شخص کہ امید رکھتا ہے پروردگار اپنے کے ملنے کی پس چاہئے کہ کرے اچھے
عمل اور نہ شریک کرے عبادت میں پروردگار کی کسیکو پس خلاصی دیگی تجھکو کوئی چیز اوس دن
میں سوائے عمل نیک کے فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کے بیان میں روایت کیگئی ہے
عطا سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہا اوس نے جب اتری بسم اللہ الرحمن الرحیم تو
بھاگ گیا بادل مشرق کیطرف اور آرام پکڑا ہواؤں نے اور شور کیا دریا نے اور لگائے
چوپاؤں نے کان اپنے اور چلائے گئے شیطان آسمان سے

وَحَلَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهٖ لَا يُسَمّٰى اسْمُهٗ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا
شَفَاهُ وَلَا يُسَمّٰى اسْمُهٗ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا بَارَكَ فِيْهِ وَمَنْ قَرَأَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ
مِنَ الزَّبَانِيَةِ التِّسْعَةَ عَشَرَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَاِنَّهَا تِسْعَةَ عَشَرَ حَرْفًا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَرْفٍ مِنْهَا
جُنَّةً مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَئَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ فَقَالَ هُوَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِلَّا كَمَا بَيْنَ
سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا مِنَ الْقُرْبِ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَفَعَ
قِرْطَاسًا مِنَ الْاَرْضِ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِجْلَالًا
لِلّٰهِ اَنْ يُدَاسَ كُتِبَ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَخُفِّفَ
عَنْ وَالِدَيْهِ وَاِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ يَعْنِي الْعَذَابَ وَقِيْلَ لَمْ
يَرِنَّ اِبْلِيْسُ اللَّعِيْنُ مِثْلَ ثَلٰثِ رَنَّاتٍ قَطُّ رَنَّةٌ حِيْنَ
لُعِنَ وَاُخْرِجَ مِنْ مَلَكُوْتِ السَّمَاءِ وَرَنَّةٌ حِيْنَ وُلِدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَنَّةٌ حِيْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ
لِكَوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْهَا وَعَنْ سَالِمِ بْنِ
اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوَّلُ مَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اٰمِنَ
ذُرِّيَّتِيْ مِنَ الْعَذَابِ مَا دَامُوْا عَلٰى قِرَاءَتِهَا ثُمَّ رُفِعَتْ
فَاُنْزِلَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ فَتَلَاهَا وَهُوَ فِيْ كِفَّةِ
الْمَنْجَنِيْقِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ بَرْدًا وَّسَلَامًا ثُمَّ رُفِعَتْ
بَعْدَهٗ فَمَا اُنْزِلَتْ اِلَّا عَلٰى سُلَيْمَانَ وَعِنْدَهَا قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
الْاٰنَ تَمَّ وَاللّٰهِ مُلْكُكَ ثُمَّ رُفِعَتْ فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ
ثُمَّ تَاْتِيْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَاِذَا وُضِعَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ رَجَحَتْ حَسَنَاتُهُمْ قَالَ

اور قسم کہائی خدا غالب اور بزرگ نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہیں ذکر کیا جاویگا
نام اوسکا کسی چیز پر مگر خدا اسکو شفا دیگا اور نہیں ذکر کیا جاویگا نام اوسکا کسی چیز پر
مگر برکت کریگا اوسمیں اور جو شخص پڑہے بسم اللہ الرحمن الرحیم داخل ہوگا بہشت میں
اور روایت کیا گیا ہے ابی وائل سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہا اونہوں نے کہ جو شخص
ارادہ کرے کہ خلاصی دیوے اسکو خدا تعالی آگ کے فرشتوں سے جو انیس ہیں تو
چاہیئے کہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس تحقیق یہہ بسمیہ انیس حرف ہیں پس کریگا خدا تعالی
ہر حرف کو اون سے ڈہال ہر ایک سے ان فرشتوں سے اور روایت ہے طاؤس سے
وہ ابن عباس سے یہ کہ تحقیق حضرت عثمان بن عفان نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کہا حضرت عثمان نے پس فرمایا آپنے کہ وہ نام ہے خدائے غالب اور
بزرگ کے ناموں سے اور نہیں درمیان بسم اللہ اور درمیان اسم اعظم کے مگر جسطرح درمیان
آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کی ہے نزدیکی سے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ اوٹہاوے کاغذ کو زمین سے جو
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واسطے تعظیم خدا کی اسلئے کہ پاؤں کے نیچے کیا جاوے
لکھا جاتا ہے وہ شخص صدیقوں سے اور ہلکا کیا جاتا ہے اوسکے ماں باپ سے اگرچہ وہ
ہووین مشرک یعنی عذاب اور کہا گیا ہے کہ نہیں رویا شیطان لعین مانند تین رونے کے
کبہی ایک رونا اسوقت کہ لعنت کیا گیا ہے اور نکالا گیا آسمان کے فرشتوں سے اور ایک رونا
اسوقت کہ پیدا کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک رونا اوسوقت کہ اتارا گیا فاتحہ
واسطے ہونے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بیچ اوسکے اور روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے
یہ کہ تحقیق حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب اتاری گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دفعہ اتاری گئی یہ آیت آدم علیہ السلام پر تو فرمایا آدم
علیہ السلام نے بے ڈر رہیگی اولاد میری عذاب سے جبتک کہ ثابت رہیگی اوسکے پڑہنے پر پہر
اوٹہائی گئی یہ آیت پس اتاری ابراہیم خلیل علیہ السلام پر پس پڑہا اوسکو اسحال میں
کہ وہ منجنیق کے پلہ میں تہی پس کیا خدا نے اوسپر آگ کو ٹہنڈک اور سلامتی -
پھر اوٹہائی گئی پیچہے اسکے پس اتاری گئی مگر سلیمان علیہ السلام پر اور نزدیک
اسکے اوترنے کے کہا فرشتوں نے کہ اب قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا پھر اوٹہائی
گئی پس اوتارا اوسکو خدائے غالب و بزرگ نے مجہپر پہر آویگی امت میری قیامت کے دن
اور وہ کہتے ہونگے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جب رکھے جاوینگے اونکے
عمل ترازو میں تو بہاری ہونگی انکی
نیکیاں، فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْھَا فِیْ کُتُبِکُمْ فَاِذَا کَتَبْتُمُوْھَا
تَتَکَلَّمُوْا بِھَا

فَصْلٌ اٰخَرُ فِیْ فَضْلِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عِکْرِمَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّہٗ قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اللَّوْحَ
وَالْقَلَمَ اَمَرَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَجَرٰی عَلَی اللَّوْحِ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ فَاَوَّلُ مَا کُتِبَ عَلَی اللَّوْحِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَجَعَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَمَانًا لِخَلْقِہٖ مَا دَامُوْا عَلٰی قِرَاءَتِھَا
وَھِیَ قِرَاءَۃُ اَھْلِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَاَھْلِ الصَّفِیْحِ الْاَعْلٰی وَ
اَھْلِ سُرَادِقَاتِ الْمَجْدِ وَالْکَرُوْبِیِّیْنَ وَالصَّافِّیْنَ وَالْمُسَبِّحِیْنَ
فَاَوَّلُ مَا اُنْزِلَتْ عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ اَمِنَ ذُرِّیَّتِیْ
مِنَ الْعَذَابِ مَا دَامُوْا عَلٰی قِرَاءَتِھَا ثُمَّ رُفِعَتْ فَاُنْزِلَتْ عَلٰی
اِبْرٰھِیْمَ الْخَلِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ سُوْرَۃِ الْحَمْدِ فَتَلَاھَا وَ
ھُوَ فِیْ کِفَّۃِ الْمَنْجَنِیْقِ فَجَعَلَ اللّٰہُ النَّارَ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا
ثُمَّ رُفِعَتْ بَعْدَہٗ فَاُنْزِلَتْ عَلٰی مُوْسٰی فِی الصُّحُفِ فَبِھَا قَھَرَ
فِرْعَوْنَ وَسَحَرَتَہٗ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَہٗ وَقَارُوْنَ وَاَتْبَاعَہٗ ثُمَّ
رُفِعَتْ بَعْدَہٗ فَاُنْزِلَتْ عَلٰی سُلَیْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَعِنْدَھَا
قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْیَوْمَ وَاللّٰہِ تَمَّ مُلْکُکَ یَا ابْنَ دَاوٗدَ فَلَمْ
یَقْرَءْھَا سُلَیْمٰنُ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا خَضَعَ لَہٗ وَاَمَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ اَنْزَلَھَا
عَلَیْہِ اَنْ یُّنَادِیَ فِیْ اَسْبَاطِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَلَا مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ
اَنْ یَّسْمَعَ اٰیَۃَ اَمَانِ اللّٰہِ فَلْیَحْضُرْ اِلٰی سُلَیْمٰنَ فِیْ مِحْرَابِ
دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّقُوْمَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَبْقَ مَحْبُوْسٌ نَفْسَہٗ فِی
الْعِبَادَۃِ وَلَا سَائِحٌ اِلَّا ھَرْوَلَ اِلَیْہِ حَتَّی اجْتَمَعَتِ الْاَحْبَارُ
وَالْعُبَّادُ وَالزُّھَّادُ وَالْاَسْبَاطُ کُلُّھَا عِنْدَہٗ فَقَامَ فَرَقِیَ مِنْبَرَ
الْخَلِیْلِ اِبْرٰھِیْمَ وَتَلَا عَلَیْھِمْ اٰیَۃَ الْاَمَانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ فَلَمْ یَسْمَعْھَا اَحَدٌ اِلَّا امْتَلَاَ فَرَحًا وَّقَالُوْا نَشْھَدُ
اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا فَبِھَا قَھَرَ سُلَیْمٰنُ مُلُوْکَ الْاَرْضِ وَ
بِھَا افْتَتَحَ اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ ثُمَّ
رُفِعَتْ بَعْدَ سُلَیْمٰنَ فَاُنْزِلَتْ عَلَی الْمَسِیْحِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ
فَفَرِحَ بِھَا وَاسْتَبْشَرَ بِھَا الْحَوَارِیُّوْنَ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی
اِلَیْہِ یَا ابْنَ الْعَذْرَآءِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ اُنْزِلَتْ عَلَیْکَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھو تم اسکو اپنے خطوں میں پس جسوقت کہ
تم لکھو انکو پس پڑہو تم اسکو فصل دوسرا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت میں
روایت ہی عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سی یہ کہ تحقیق اوسنے کہا اول وہ چیز کہ پیدا کیا خدا نے
لوح اور قلم حکم کیا خدا نے قلم کو پس جاری ہوا لوح پر ساتھ اوس چیز کے جو ہونیوالی
ہی قیامت تک پس اول اوس چیز کا جو لکھی گئی ہی لوح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
تہی پس کیا خدا نے اس آیت کو امان واسطے خلقت اپنی کی جبتک ثابت رہیں اوسکے
پڑہنے پر اور یہ قراءت ہی سات آسمان کے رہنے والوں کی اور اونچے مرتبہ والوں
اور بزرگی سراپردہ والوں اور نزدیکی فرشتوں اور صف باندہنے والوں اور تسبیح
کہنے والوں کی پس پہلے اوسکو جو اتاری گئی ہی آدم علیہ السلام پر پس کہا آدم
نے کہ تحقیق بے ڈر ہوئی اولاد میری عذاب سی جبتک ہمیشگی کرینگے اسکے پڑہنے پر
پھر اوٹھائی گئی پیچھے اسکے پس اتاری گئی ابرہیم خلیل علیہ السلام پر سورہ فاتحہ میں
پس پڑہا اوسکو اور وہ منجنیق کے پلہ میں تہے پس کیا خدا نے آگ کو اوسپر ٹھنڈک
اور سلامتی پھر اوٹھائی گئی پیچھے اوسکے پس اتاری گئی موسے علیہ السلام پر صحیفوں میں
پس ساتھ اسکے غالب آیا موسے اوپر فرعون اور اسکے جادوگروں اور ہامان اور
اسکے لشکروں اور قارون اور اوسکے تابعداروں پر پھر اوٹھائی گئی پیچھے اوسکے
پس اتاری گئی سلیمان بن داؤد پر پس نزدیک اوسکے نازل ہونیکے کہا فرشتوں
نے آج کے دن قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا اے بیٹے داؤد کے پس پڑہا اوسکو سلیمان نے
کسی چیز پر مگر فرمانبردار ہوگئی واسطے اوسکے اور حکم کیا اسکو خدا تعالے نے جسدن اتارا
اسپر یہ کہ پکار دیوے بنی اسرائیل کے گروہوں میں کہ خبردار جو شخص دوست رکھے تمسے یہ کہ سنے
آیت خدا کی امان کی پس چاہیے کہ حاضر ہووے طرف سلیمان کی داؤد کی محراب میں پس
تحقیق وہ چاہتا ہے کہ کھڑا ہوکر وعظ کرے پس نہ باقی رہا وہ شخص کہ بند کیا گیا تہا نفس
اوسکا عبادت میں اور نہ چلنے والا مگر جلدی کی اپنے طرف اوسکی یہانتک کہ اکٹھے
ہوئے دانا اور عابد اور زاہد اور اولاد یعقوب کی سارے اوسکے پاس پس کھڑے ہوئے پس چڑہے
ابراہیم خلیل کے منبر پر اور پڑہی انپر آیت امان کی جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے پس نہ سنا
اوسکو کسی نے مگر بہر گیا ازروئے خوشی کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تحقیق تو خدا
کا پیغمبر ہے سچا پس ساتھ اسکے غالب آیا سلیمان زمین کے بادشاہوں پر اور ساتھ
اسی کے فتح کیا خدا نے واسطے پیغمبر اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ پھر اوٹھائی گئی سلیمان
کے پیچھے پس اوتاری گئی مسیح عیسے بن مریم پر پس خوش ہوا ساتھ اوسکے اور خوشخبری حاصل
کی ساتھ اسکے حواریوں نے پس وحی بھیجا اللہ تعالی نے طرف اسکی کہ اے بیٹے کواری کے کیا تو جانتا ہے کونسی

اٰيَۃُ الْاَمَانِ قَوْلُہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاَكْثِرْ تِلَاوَتَهَا
فِيْ قِيَامِكَ وَقُعُوْدِكَ وَمَضْجَعِكَ وَمَجِيْئِكَ وَذَهَابِكَ
وَصُعُوْدِكَ وَهُبُوْطِكَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ
صَحِيْفَتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانَ مِائَةِ مَرَّةٍ وَّكَانَ
مُؤْمِنًا بِيْ وَبِرُبُوْبِيَّتِيْ اَعْتَقْتُهٗ مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ
فَلْتَكُنْ اِفْتِتَاحَ قِرَاءَتِكَ وَصَلٰوتِكَ فَاِنَّ مَنْ جَعَلَهَا فِيْ
اِفْتِتَاحِ قِرَاءَتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ اِذَا مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ لَمْ يَرْعَهٗ مُنْكَرٌ
وَنَكِيْرٌ وَهُوِّنَتْ عَلَيْهِ سَكَرَاتُ الْمَوْتِ وَضَغْطَةُ الْقَبْرِ وَكَانَتْ
رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ وَاَفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَاُنَوِّرُ لَهٗ فِيْهِ مَدَّ بَصَرِهٖ
وَاُخْرِجُهٗ مِنْ قَبْرِهٖ اَبْيَضَ الْجِسْمِ وَاَنْوَرَ الْوَجْهِ يَتَلَأْلَأُ
نُوْرُهٗ وَاُحَاسِبُهٗ حِسَابًا يَسِيْرًا وَاُثَقِّلُ مَوَازِيْنَهٗ وَاُعْطِيْهِ
النُّوْرَ التَّامَّ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَاٰمُرُ الْمُنَادِيَ
اَنْ يُنَادِيَ بِهٖ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ بِالسَّعَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ قَالَ
عِيْسٰى اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ فَهٰذَا لِيْ خَاصَّةً فَقَالَ لَكَ خَاصَّةً
وَلِمَنْ تَبِعَكَ مَا اَخَذَ اَخْذَكَ وَقَالَ بِقَوْلِكَ وَهُوَ لِاَحْمَدَ
وَاُمَّتِهٖ مِنْ بَعْدِكَ وَاَخْبَرَ عِيْسٰى بِذٰلِكَ اَتْبَاعَهٗ فَقَالَ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ مِنْ صِفَتِهٖ وَ
نَعْتِهٖ وَفَضْلِهٖ كَيْتَ وَكَيْتَ وَاَخَذَ مِيْثَاقَهُمْ بِالْاِيْمَانِ
بِهٖ وَجَدَّدَ شَانَهٗ عِنْدَ مَا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ لِاَنَّهَا
فَلَمَّا انْقَرَضَ الْحَوَارِيُّوْنَ وَمَنِ اتَّبَعَهٗ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَضَلُّوْا
وَاَضَلُّوْا وَبَدَّلُوْا وَاسْتَبْدَلُوْا بِالدِّيْنِ دُنْيَاهُمْ فَرُفِعَتْ
عِنْدَهَا اٰيَةُ الْاَمَانِ مِنْ صُدُوْرِ النَّصَارٰى وَبَقِيَتْ فِيْ
صُدُوْرِ مُسْلِمِيْ اَهْلِ الْاِنْجِيْلِ مِثْلِ بَحِيْرَاءِ الرَّاهِبِ وَ
اَمْثَالِهٖ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ
عَلَيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الْحَمْدِ بِمَكَّةَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُتِبَتْ تِلْكَ عَلٰى رُءُوْسِ السُّوَرِ وَصُدُوْرِ الرَّسَائِلِ
وَالدَّفَاتِرِ فَكَانَ نُزُوْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحًا عَظِيْمًا وَحَلَفَ رَبُّ الْعِزَّةِ بِعِزَّتِهٖ اَنْ
لَا يَسْمِيَهٗ مُؤْمِنٌ مُوْقِنًا عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا بَارَكْتُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَقْرَءُهَا

کہ تحقیق وہ آیت امان کی ہے قول خدا کا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس بہت کر تو پڑھنا
اسکا اپنے اوٹھنے اور بیٹھنے اور لیٹنے اور آنے اور جانے اور چڑھنے اور اترنے میں
پس تحقیق جو شخص کہ پاوے دن قیامت کے اپنے نامۂ اعمال میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم کو آٹھ سو مرتبہ اور ہووے ساتھ میری ایمان رکھنے والا اور ساتھ میری
خدائی کے تو آزاد کرونگا میں اوسکو آگ سے اور داخل کرونگا میں اسکو بہشت میں
پس چاہیے کہ ہووے بسم اللہ شروع تیری قرارت اور نماز کا پس تحقیق جس شخص نے
کیا اوسکو اپنی قرارت اور نماز کے شروع میں جب مرگیا اوسپر تو نہ ڈراویگا اوسکو
منکر اور نکیر اور آسان کیجاویگی اوسپر سختیاں موت کی اور تنگی قبر کی اور ہوگی
رحمت میری اوسپر اور کشادگی کرونگا میں واسطے اسکے اسکی قبر میں اور روشنی
کرونگا میں واسطے اوسکے اسکی قبر میں مقدار درازی اسکی آنکھ کے اور نکالونگا میں اسکو
اوسکی قبر سے سفید جسم اور روشن منہ والا کہ چمکتا ہوگا نور اسکا اور حساب کرونگا
اسکا حساب آسان اور بھاری کرونگا میں اوسکی ترازو کو اور دونگا میں اوسکو روشنی
پوری پل صراط پر یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں اور حکم کرونگا میں پکارنیوالے کو یہ کہ ندا کرے
ساتھ اسکے قیامت کے میدانوں میں ساتھ نیکبختی اور بخشش کے کہا عیسے نے اے خدای پروردگار
میرے پس یہ امر میرے واسطے ہی خاص ہے پس فرمایا واسطے تیرے خاص ہے اور واسطے اوس
شخص کے جو تیری تابعداری کرے اور پکڑے تیری پکڑنے کو اور کہے ساتھ کہنے تیرے کے اور یہ واسطے
احمد کے اور اوسکی امت کیلئے ہے پیچھے تیرے سے اور خبر دی عیسے نے اصحاب کو واسطے اپنے تابعداروں کے
پس فرمایا خدا تعالی نے اور خوشخبری دینے والا ساتھ پیغمبر کے جو آویگا پیچھے میرے سے نام اوسکا احمد
ہے اسکی صفت اور تعریف اور اسکی بزرگی اسطرح اور لیا عہد انکا ساتھ ایمان لانے کے اوسپر
اور نیا کیا اوسکی شان کو جسوقت کہ اٹھایا اوسکو خدا تعالی نے طرف آسمان کے واسطے یاروں
اپنے کے پس جب گذر گئے حواری اور جسنے عیسے کی تابعداری کی تھی اور آئے دوسرے پس گمراہ ہوئے
اور گمراہ کیا اور تبدیل کیا دین کو اور دین کے بدلے دنیا کو اختیار کیا پس اوٹھائی گئی اوسوقت
آیت امان کی نصاریٰ کے سینوں سے اور باقی رہی اہل انجیل کے مسلمانوں کے سینوں میں مانند
بحیرا راہب اور اسکی مانندوں کے یہانتک کہ بھیجا خدا تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو پس اتاری گئی آپ پر سورہ فاتحہ میں بیچ مکے کے پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس لکھی
گئی یہ آیت سورتوں کے سروں پر اور رسالوں اور دفتروں کے ابتدا میں پس ہوا ہے اترنا
اس آیت کا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح بڑی اور قسم کہائی ہے خدا تعالی نے اپنی عزت
کے ساتھ اس بات کی کہ نہیں پڑھے گا اسکو مسلمان یقین والا کسی چیز پر
مگر برکت کرونگا میں واسطے اسکے اوسمیں اور نہیں پڑھتا

مُؤمِنٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ لَهُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ
عَبْدَكَ هٰذَا فِيَّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِذَا دَعَتِ الْجَنَّةُ
لِعَبْدٍ فَقَدِ اسْتَوْجَبَ لَهُ دُخُوْلَهَا وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَثْقُلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ
اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَثْقُلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ
مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَدَءُ كَلَامِهِمْ
ثَلٰثَةُ اَسْمَاءٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْكِرَامِ لَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّةِ
الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتْ سَيِّئَاتُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى
لَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُمْ قَالَ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ شِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَعَوْنًا لِكُلِّ دَوَاءٍ وَغِنًى مِنْ كُلِّ فَقْرٍ وَسِتْرًا مِنَ
النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالْقَذْفِ مَا دَامُوْا عَلٰى
قِرَاءَتِهَا

فَصْلٌ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسْمِ اللّٰهِ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ عِيْسٰى اَرْسَلَتْهُ اُمُّهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى الْكُتَّابِ
لِيَتَعَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُعَلِّمُ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ
عِيْسٰى وَمَا بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ الْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ
وَالسِّيْنُ سَنَاءُ اللّٰهِ وَالْمِيْمُ مَمْلَكَتُهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْوَرَّاقُ
بِسْمِ اللّٰهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا تَفْسِيْرٌ
عَلٰى حِدَةٍ فَالْبَاءُ عَلٰى سِتَّةِ اَوْجُهٍ بَارِئُ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ
اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى
الثَّرٰى بَصِيْرٌ بِخَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ اللّٰهُ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَاسِطُ رِزْقِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ بَاقٍ بَعْدَ فَنَاءِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى
بَيَانُهُ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بَاعِثُ الْخَلْقِ بَعْدَ
الْمَوْتِ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى لِلثَّوَابِ وَالْعِقَابِ بَيَانُهُ وَاَنَّ اللّٰهَ

اسکو مومن مگر کہتی ہی بہشت واسطے اوسکے میں حاضر ہوں تیری خدمتمیں حاضر ہونا
بعد حاضر ہونیکا اور میں تیری موافق ہوں موافق ہونا بعد موافق ہونیکا اے خدا
داخل کر تو اس بندے اپنے کو مجھ میں ساتھ برکت بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پس جب طلب کی بہشت
نے واسطے بندے کے پس تحقیق واجب کر دیا اوسنے واسطے اوسکے داخل ہونا بہشت میں اور تحقیق
فرمایا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں رد کی جاتی دعا جو اول اسکا بسم الرحمن الرحیم
ہے فرمایا پیغمبر صلعم نے تحقیق امت میری آویگی قیامت کے دن اور وہ کہتی ہونگی بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس بہاری ہونگی نیکیاں اونکی ترازو میں پس کہینگی امتیں کہ کیا بہاری ہیں امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی ترازو ویں کہینگے پیغمبر اپنی امتوں کو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ابتدائی کلام میں تین نام ہیں خدائے تعالی کی بزرگ ناموں سے اگر رکھی جاویں یہ نام ترازو
کے پلہ میں اور رکھی جاویں تمام خلقت کی برائیاں دوسرے پلہ میں البتہ بہاری ہونگی
اونکی نیکیاں فرمایا پیغمبر نے اور کیا ہے خدائے تعالی نے اس آیت کو شفا ہر بیماری سے اور
یاری واسطے ہر دوا کے اور توانگری ہر فقر سے اور پردہ آگ سے اور امان زمین
میں دہس جانے اور صورت بدلنے اور سختی میں ڈالنے سے جبتک ہمیشگی کریں اسکے
پڑہنے کی

فصل بیچ بیان کرنے معنے خدا کے جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے قول اللہ
غالب اور بزرگ کا بسم اللہ روایت کیا گیا ہے عطیہ عوفی سے وہ ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عیسے علیہ السلام کو
بہیجا انکی ماں نے رضی اللہ عنہا طرف مکتب کی تاکہ علم سیکھے پس کہا انکو معلم نے کہ کہہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا عیسے نے اور کیا چیز ہے بسم اللہ کہا معلم نے میں نہیں
جانتا پس فرمایا عیسے نے کہ حرف با روشنی ہے خدا کی اور حرف سین بلندی ہے
خدا کی اور حرف میم بادشاہی اوسکی او کہا ہے ابوبکر وراق نے کہ بسم اللہ باغ ہے
بہشت کے باغوں سے واسطے ہر ایک حرف کے بسم اللہ سے ایک تفسیر ہے الگ
پس حرف با چہہ وجہ پر ہے پہلی وجہ ہے کہ با اشارہ اسطرف ہے کہ خدا پیدا کرنیوالا ہے
عرش سے لیکر خاک مٹی تک بیان اسکا یہ ہے کہ وہی ہے خدا پیدا کرنیوالا انکا لکہا
کرنیوالا ہے عرش سے ثرے تک وجہ دوسری یہہ ہے کہ دیکھنے والا ہے اپنی خلقت کو
عرش سے زیر زمین تک بیان اسکا یہ ہے اور خدا تعالی دیکھنے والا ہے اوس چیز کو جو کرتے ہو تم
تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی باقی ہے پیچھے فنا ہونے اسکے خلقت کے عرش سے ثرے تک
بیان اسکا قرآن سے یہ ہے کہ جو چیز روے زمین پر ہے فنا ہونیوالی ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار
تیرے کی کہ صاحب بزرگی اور بزرگی دینے کا ہے پانچویں وجہ یہ ہے کہ خدا اٹھانیوالا ہے
خلقت کو بعد مرنے کے عرش سے ثرے تک واسطے ثواب اور عذاب کے بیان اسکا یہ ہے کہ تحقیق

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ بَارٌّ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى
الثَّرىٰ بَيَانُهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ وَالسِّينُ عَلَىٰ خَمْسَةِ
أَوْجُهٍ سَمِيعٌ لِأَصْوَاتِ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ
أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ سَيِّدٌ
قَدِ انْتَهَىٰ سُؤْدَدُهُ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ اللَّهُ
الصَّمَدُ سَرِيعُ الْحِسَابِ مَعَ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ
بَيَانُهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ سَلَامٌ سَلَّمَ خَلْقَهُ مِنَ الظُّلْمِ
مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ سَاتِرُ ذُنُوبِ
عِبَادِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ
التَّوْبِ وَالْمِيمُ عَلَىٰ اثْنَا عَشَرَ وَجْهًا مَالِكُ الْخَلْقِ مِنَ الْعَرْشِ
إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ مَالِكُ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ
إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ مَنَّانٌ عَلَىٰ خَلْقِهِ
مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ مَجِيدٌ عَلَىٰ
خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ
مُؤْمِنٌ أَمِنَ خَلْقُهُ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ وَآمَنَهُمْ
مِنْ خَوْفٍ مُهَيْمِنٌ اطَّلَعَ عَلَىٰ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ
بَيَانُهُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ مُقْتَدِرٌ عَلَىٰ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى
الثَّرىٰ بَيَانُهُ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ
مُقِيتٌ عَلَىٰ خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ وَكَانَ اللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا مُكْرِمٌ أَوْلِيَاءَهُ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ
بَيَانُهُ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً مُفَضِّلٌ عَلَىٰ
خَلْقِهِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ
عَلَى النَّاسِ مُصَوِّرٌ خَلْقَهُ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرىٰ بَيَانُهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ وَقَالَ أَهْلُ الْحَقَائِقِ وَإِنَّمَا الْمَعْنَىٰ فِي
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ التَّيَمُّنُ وَالتَّبَرُّكُ وَحَثُّ النَّاسِ
عَلَى الِابْتِدَاءِ .... فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ بِسْمِ اللَّهِ
كَمَا افْتَتَحَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ كِتَابَهُ الْعَزِيزَ

فصل

اِعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ اخْتَلَفُوا فِي هٰذَا الِاسْمِ فَقَالَ خَلِيلُ بْنُ
أَحْمَدَ وَجَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِيَّةِ أَنَّهُ اسْمٌ مَوْضُوعٌ لِلّٰهِ عَزَّ

اوٹھائیگا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں چھٹی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی احسان کرنیوالا
ہے ساتھ مومنوں کے عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا احسان کرنیوالا ہے مہربان
اور سین پانچ قسم پر ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سننے والا ہے اپنی خلقت کی آوازوں
کو عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ تحقیق ہم نہیں سنتے انکے بھید اور
سرگوشی دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سردار ہے تحقیق پہنچی ہے سرداری اسکی عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کہ
اللہ تعالی بے پرواہ ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی جلدی حساب لینے والا ہے ساتھ خلقت اپنی کے عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے
جلدی حساب لینے والا ہے۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سلام ہے سلامتی دی اوسنے خلقت
اپنی کو اندھیری سے عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی منزہ ہے نقائص سے اور
سلامتی دینے والا امن دینے والا پانچویں وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی ڈھانپنے والا ہے اپنے بندوں کے گناہ
عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی بخشنے والا ہے گناہ کا اور قبول کرنیوالا ہے
توبہ کا اور میم بارہ وجہ پر ہے بادشاہ خلقت کا عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے کہ
خدا تعالی بادشاہ ہے پاک مالک خلقت اپنی کا عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے
کہ کہہ تو اے خدا مالک ملک کے احسان کرنے والا اپنی خلقت پر عرش سے ثریٰ تک بیان
اوسکا یہ ہے کہ بلکہ خدا احسان کرتا ہے تمپر بزرگ ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثریٰ تک بیان
اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی صاحب عرش کا ہے بزرگ امن دینے والا ہے امن دیا اوسنے خلقت اپنی
کو عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کہ امن دیا خدا تعالی نے انکو ڈر سے نگہبان ہے جہان کا اس
خلقت اپنی پر عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا امن دینے والا ہے نگہبان قدرت رکھنے والا ہے خلقت اپنی
پر عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے بیچ جگہہ سچ کے پاس بادشاہ قدرت والے کے نگہبان ہے اپنی خلقت پر عرش سے
ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا تعالی ہر چیز پر نگہبان ہے اکرام کرنیوالا ہے اپنے دوستوں کا عرش سے ثریٰ
تک بیان اوسکا یہ ہے کہ البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بنی آدم کو انعام کرنیوالا اپنی خلقت پر عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے
کہ پوری کیں خدا نے تمپر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی فضل اور احسان کرنیوالا ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثریٰ تک بیان اسکا یہ ہے
کہ تحقیق خدا تعالی صاحب احسان کا ہے لوگوں پر صورت دینے والا ہے خلقت اپنی کو
عرش سے ثریٰ تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی پیدا کرنیوالا ہے کھول کر نکالنے والا صورت دینے والا
اور کہا ہے اہل حقائق نے اور سوا اسکے نہیں مراد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے میں برکت
پکڑنا اور برکت ڈھونڈھنا اور برانگیختہ کرنا ہے لوگوں کا شروع کرنے پر اپنے
قولوں اور فعلوں میں ساتھ بسم اللہ کے جیسا کہ شروع کیا ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب
عزیز کو ایک فصل جان تو کہ تحقیق لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس اسم میں پس
کہا ہے خلیل بن احمد اور ایک جماعت نے اہل عربیت سے کہ تحقیق یہ نام ہے کہا
گیا ہے واسطے خدا کے عزوجل کے

لا يشاركه فيه احد قال الله تعالى هل تعلم له سميًّا يعني
ان كل اسم الله تعالى مشترك بينه وبين غيره له على الحقيقة
ولغيره على المجاز الا هذا الاسم فانه مختص به لان فيه
معنى الربوبية والمعاني كلها تحته الا ترى انك اذا اسقطت منه الالف
واذا اسقطت من لله اللام الاولى بقي له واذا اسقطت من له اللام
بقي هو واختلفوا في اشتقاقه فقال النضر بن شميل
هو من التاله وهو التنسك والتعبد ويقال اله الهة
اي عبد عبادة وقال اخرون هو من الاله وهو الاعتماد
ويقال الهت الى فلان الها اي فزعت اليه واعتمدت
عليه معناه ان الخلق يفزعون ويتضرعون اليه في الحوادث
والحوائج فهو يالههم اي يجيرهم فسمي الها كما يقال
امام للذي يؤتم به فالعباد مولهون اليه اي
مضطرون اليه في المنافع والمضار كالواله المضطر
المغلوب وقال ابو عمرو بن العلاء هو من الهت في الشيء
اذا تحيرت فيه فلم تهتد اليه ومعناه ان العقول تتحير
في كنه صفته وعظمته والاحاطة بكيفيته فهو اله
كما يقول للمكتوب كتابا وللمحسوب حسابا وقال المبرد
هو من قول العرب الهت الى فلان اي سكنت اليه
فكان الخلق يسكنون ويطمئنون بذكره قال الله
عز وجل الا بذكر الله تطمئن القلوب وقيل اصله من
الوله وهو ذهاب العقل لفقدان من يعز عليه فكانه سمي
بذلك لان القلوب توله بمحبته وتضطرب وتشتاق عند
ذكره وقيل معناه المحتجب لان العرب اذا عرفت
شيئا ثم حجب عن ابصارها سمته لاها يقال لاهت
العروس تلوه لوها اذا احتجبت فالله تعالى هو الظاهر
بالربوبية بالدلائل والاعلام والمحتجب من جهة الكيفية
عن الاوهام وقيل معناه المتعالي يقال لاه اي ارتفع
ومنه قيل للشمس الاهة وقيل معناه القادر على الاختراع
وقيل معناه السيد الرحمن الرحيم قد قال قوم هما بمعنى

نہیں شریک اُسکا اس نام میں کوئی فرمایا خدا تعالی نے کیا تو جانتا ہی واسطے خدا
کی ہمنام یعنی تحقیق ہر نام خدا تعالی کا جو مشترک ہی بیچ اُسکے اور بیچ اُسکی غیر کی وہ واسطے خدا
کی ہے حقیقت پر اور واسطے اوسکی غیر کی ہی مجاز پر مگر یہ نام پس تحقیق یہ خاص ہی ساتھ
اوسکے اسواسطے کہ تحقیق اسمیں معنی خداوندی کی ہیں اور سب معنے اوسکی تحت میں
ہی کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق تو جب الگ اس سے الف کو تو باقی رہجائیگا لله اور جب
ساقط کرے تو لله سے لام پہلی کو تو باقی رہجائیگا له اور جب ساقط کرے تو له سے
لام کو تو باقی رہجائیگا ہو۔ اور اختلاف کیا ہی اوسکی اشتقاق میں پس کہا نضر بن شمیل نے
کہ یہ مشتق ہی تالہ سے اور وہ بندگی اور عبادت کرنا ہے اور کہا جاتا ہے کہ الہہ سے یہ کہ پوجا
اسنے پوجنے کا اور کہا ہی دوسروں نے یہ نام مشتق ہی الہ سے بمعنی تکیہ کرنے کی ہیں اور کہا جاتا ہی
الہت الی فلان الہا یعنے فزع اور زاری کی مینے طرف اوسکی اور تکیہ کیا مینے اوپر
اسکے یہ ہیں کہ تحقیق خلقت زاری اور عاجزی کرتی ہی طرف اوسکی حادثوں اور
حاجتوں میں پس وہ پناہ دیتا ہی نام رکھا گیا الہ جسطرح کہ کہا جاتا ہے امام اوس شخص کو کہ اقتدا
کیجاتی ہی ساتھ اوسکی پس بندے لاچار ہیں طرف اوسکی نفعوں اور نقصانوں میں مانند
حیران پریشان مغلوب کی اور کہا ہی ابو عمرو بن علا نے کہ وہ مشتق ہی الہت فی الشیء
سے جب حیران ہووی تو اسمیں پس نہ راہ پاوی تو طرف اوسکی اور معنی اس اسم کے
یہ ہیں کہ تحقیق عقلیں حیران ہیں اوسکی صفت اور بزرگی کی حقیقت میں اور
اوسکی کیفیت کو احاطہ کرنیمیں پس خدا تعالی الہ ہی جسطرح کہ کہا جاتا ہی واسطے لکھی ہوی
کے کتاب اور واسطے حساب کیے گئے کے حساب اور کہا مبرد نے وہ مشتق ہی قول عرب سے
جو الہت الی فلان ہی یعنی آرام پکڑا مینے طرف اسکے پس گویا کہ خلقت آرام
تسلی پکڑتی ہی ساتھ اوسکی ذکر کے فرمایا خدائے عز وجل نے خبردار ساتھ یاد خدا کی آرام
پکڑتے ہیں دل اور کہا گیا ہے کہ اصل اسکا ولہ سے ہی اور وہ جانا عقل کا ہی واسطے
گم ہونی اوس شخص کے جو پیارا اور عزیز ہے اسپر پس گویا کہ وہ نام رکھا جاتا
ہے ساتھ اسکی اسواسطے کہ تحقیق دل دیوانے ہیں اوسکی محبت میں اور خوشحال اور مشتاق
ہیں بوقت یاد کرنی اوسکی کی اور کہا گیا ہی کہ معنے اسکے ہیں پردہ میں آنیوالا اسواسطے کہ تحقیق
عرب پہچانتے ہیں کسی چیز کو پھر پردہ میں ہوجاتی ہی اونکی آنکھوں سے تو نام رکھتے ہیں
اسکا لاہ کہا جاتا ہی لاہت العروس تلوہ لوہا جبکہ پردہ میں ہوجاوے عورت نئی بیاہی ہوئی
پس خدا تعالی وہی ظاہر ہی ساتھ پروردگار کی ہونے کے دلیلوں اور نشانیوں سے اور پردہ میں
ہی کیفیت کی جہت سے وہموں سے اور کہا گیا ہی کہ معنی اسکی ہیں بلند ہونیوالا کہا جاتا ہی لاہ یعنی
بلند ہوا اور اسی معنی سے کہا گیا ہی واسطے سورج کے الاہۃ اور کہا گیا ہی کہ معنے اسکے ہیں قدرت رکھنے والا

واحدٍ وهو ذو الرحمة وهما من صفات الذات وقيل هما
بمعنى ترك عقوبة من يستحق العقوبة واسداء الخير الى
من لا يستحقه وهما من صفات الفعل وفرّق الآخرون
بينهما فقالوا الرحمن للمبالغة فمعناه الذي وسعت رحمته
كل شيء والرحيم دون ذلك في المرتبة وقال بعضهم
الرحمن العاطف على جميع خلقه مؤمنهم وكافرهم وبرّهم
وفاجرهم بان خلقهم ورزقهم قال الله ورحمتي وسعت
كل شيء والرحيم بالمؤمنين خاصة بالهداية والتوفيق
في الدنيا وبالجنة والرؤية في الآخرة قال الله تعالى
وكان بالمؤمنين رحيما فالرحمن خاص اللفظ عام المعنى
والرحيم عام اللفظ خاص المعنى فالرحمن خاص من حيث
انه لا يجوز ان يسمى به احد غير الله عام من حيث انه
يشمل جميع الموجودات من طريق الخلق والرزق و
النفع والدفع والرحيم عام من حيث اشتراك المخلوقين
في التسمية به خاص من طريق المعنى لانه يرجع الى اللطف
والتوفيق وقال ابن عباس رضي الله عنهما هما اسمان
دقيقان احدهما ادق من الآخر وقال مجاهد الرحمن
باهل الدنيا الرحيم باهل الآخرة وفي الدعاء يا رحمن
الدنيا يا رحيم الآخرة وقال الضحاك الرحمن باهل
السماء حين اسكنهم السموات وطوقهم الطاعات
وجنبهم الآفات وقطع عنهم المطاعم واللذات و
الرحيم باهل الارض حين ارسل اليهم الرسل و
انزل عليهم الكتب وقال عكرمة الرحمن برحمة واحدة
والرحيم بمائة رحمة وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
ان لله تعالى مائة رحمة وانه انزل منها رحمة
واحدة الى الارض فقسمها بين خلقه فبها يتعاطفون
وبها يتراحمون واخر تسعة وتسعين لنفسه يرحم
بها عباده يوم القيامة وفي لفظ آخر ان الله قابض
هذه الى تلك فيكملها مائة يرحم بها عباده يوم القيامة

اور وہ ہی صاحب رحمت کا اللہ یہ دونوں ذات کی صفتوں میں سے ہیں اور کہا گیا
کہ یہ دونوں ساتھ معنی چھوڑ دینے سزا اس شخص کی جو لائق عذاب کی ہی اور پہونچانا بھلائی کی
کا طرف اوس شخص کی جو اوسکو لائق نہیں ہی اور یہ دونو صفات فعل سی ہیں
اور فرق کیا ہی دوسروں نی درمیان ان دونوں کی پس کہا ہی انہوں نی کہ رحمن
واسطے مبالغہ کی ہی پس معنی اسکی یہ ہیں رحمن وہ شخص ہی جسکی رحمت نی سما لیا ہی ہر چیز کو
اور رحیم اسسے کم ہی مرتبہ میں اور بعضوں نی کہا ہی کہ رحمن مہربانی کرنیوالا ہی اپنی ساری
خلقت پر انکی مومن اور انکی کافر اور انکی نیکوکار اور انکی بدکار ساتھ اسطرح کی کہ پیدا کیا
انکو اور رزق دیا انکو فرمایا خدا تعالی نی اور میری رحمت نی سما لیا ہی ہر چیز کو اور رحیم
ساتھ مومنین کی ہی خاص کر کی ساتھ راہ دکھلانی اور توفیق دینی کی دنیا میں اور ساتھ
بہشت کی اور دیکھنی خدا تعالی کے آخرت میں فرمایا خدا تعالی نے اور خدا ہمیشہ سے
ساتھ مومنوں کی رحم کرنیوالا پس رحمن خاص ہی لفظ اسکا عام ہی معنی اسکا اور رحیم عام ہی لفظ اسکا خاص ہی معنی اسکا پس
رحمن خاص ہی اسوجہہ سی کہ تحقیق درست نہیں ہی کہ یہ نام رکھا جاوی ساتھ اسکی
کوئی سوا خدا کی عام ہی اس جہت سی کہ تحقیق وہ شامل ہی ساری موجودات کو پیدا
کرنے اور رزق دینی اور نفع پہونچانے اور نقصان دور رکھنی کی طریق سی اور رحیم
عام ہی اسوجہہ سی کہ تمام مخلوقات مشترک ہی نام رکھنی میں ساتھ اسکی خاص ہی معنی کی
طریق سی اسواسطی کہ تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف مہربانی اور توفیق کی اور کہا ہی
ابن عباس رضی اللہ عنہما نی کہ یہ دونو نام ہیں باریک ایک ان دونوں کا باریک
ہے دوسری سی اور کہا مجاہد نی کہ معنی رحمن کی ہیں مہربانی کرنیوالا اہل دنیا کی ساتھ اور
معنی رحیم کے ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ اہل آخرت کی اور دعا میں آیا ہی ای رحمن دنیا کی
رحیم آخرت کی اور کہا ہی ضحاک نی کہ معنی رحمن کی ہیں مہربانی کرنیوالا آسمان والوں کی
ساتھ جسوقت جگہہ دی انکو آسمان میں اور شوق دلایا انکو عبادتوں کا اور دور کیا انکو
سے اور قطع کیا انسے کہانے اور لذتیں اور معنی رحیم کی ہیں مہربانی کرنیوالا زمین والوں کی
ساتھ جسوقت بھیجی انکی طرف پیغمبر اور اتاری انپر کتابیں اور کہا عکرمہ نی کہ معنی رحمن کی ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ ایک رحمت
اور رحیم کے معنی ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ سو رحمت کے اور روایت کیا ابو ہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق
تحقیق واسطے اللہ عز وجل کی سو رحمت ہے اور تحقیق اسنے اتاری ان میں سے ایک رحمت طرف زمین کے پس بانٹا
اوسکو درمیان خلقت اپنی کی ساتھ اوسی کی ایک دوسری کی ساتھ نرمی کرتے ہیں اور ساتھ
ساتھ ایک دوسری پر رحم کرتے ہیں اور نگاہ رکھی خدا تعالی نے ننانوی رحمت
واسطے اپنے مہربانی کریگا ساتھ اونکی اپنے بندوں پر قیامت کے دن اور دوسری
روایت میں ہی تحقیق خدا تعالی ملاویگا اسکو طرف ننانوی رحمت کی پس پورا کریگا انکو سو
اور رحم کریگا ساتھ اونکی بندوں پر قیامت کی دن

الرحمن الذي اذا سئل اعطى والرحيم الذي اذا لم يسئل
غضب وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ابي هريرة
من لا يسئل الله يغضب عليه وقال الشاعر الله يغضب
ان تركت سواله ۞ وبنو ادم حين يسئل يغضب ۞ الرحمن
بالنعماء وهي ما اعطى وحبا الرحيم بالآلاء وهي ما صرف
وزوى الرحمن بالانقاذ من النيران كما قال جل من قائل
وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم والرحيم بادخال
الجنان كما قال ادخلوها بسلام امنين الرحمن برحمة
النفوس والرحيم برحمة القلوب الرحمن بكشف الكروب
والرحيم بغفران الذنوب الرحمن بتبيين الطريق والرحيم
بالعصمة والتوفيق الرحمن بغفران السيئات وان كن
عظيمات والرحيم بقبول الطاعات وان كن غير
صافيات الرحمن بمصالح معاشهم الرحيم بمصالح
معادهم الرحمن الذي يرحم ويقدر على كشف الضر ودفع
الشر الرحيم يرزق ويطعم ولا يطعم ان الله هو الرزاق
ذو القوة المتين الرحمن بمن جحده والرحيم بمن وحده
الرحمن بمن كفره والرحيم بمن شكره الرحمن بمن قال له
ندا والرحيم بمن قال فردا **فصل** قل بسم الله
تجد عفو الله هذا سماعك من القارئ فكيف سماعك
من الباري فهذا سماعك والعمر باق فكيف سماعك
والرب ساق فهذا سماعك بواسطة فكيف سماعك
بلا واسطة فهذا سماعك في دار الغرور فكيف سماعك
في دار السرور فهذا سماعك في دار الشيطان فكيف
سماعك في دار الرحمن فهذا سماعك من عبد ذليل فكيف
سماعك من الملك الجليل هذه لذة الخبر فكيف لذة النظر
هذه لذة المجاهدة فكيف لذة المشاهدة هذه لذة
البيان فكيف لذة العيان هذه لذة المغايبة فكيف
لذة المعاينة **فصل** قل بسم الله الذي تعالى
عن الاضداد بسم الله الذي تنزه عن الانداد بسم الله الذي

رحمن وہ شخص ہے کہ جب سوال کیا جاوے تو دیوے اور رحیم وہ شخص ہے کہ جب سوال
کیا جاوے تو غصہ کرے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کی حدیث میں جو شخص
نہیں سوال کرتا خدا سے غصے ہوتا ہے اوس پر اور کہا ہے ایک شاعر نے۔ خدا غصے ہوتا ہے
اگر چھوڑ دیوے تو اس سے مانگنا اور بنی آدم سے جس وقت مانگا جاتا ہے غصے ہوتا ہے مہربانی
کرنیوالا ہے ساتھ نعمتوں کے اور وہ نعمتیں وہ ہیں جو اسنے دیں اور عطا کیں مہربانی
کرنیوالا ہے ساتھ آلاء کے اور آلاء وہ چیز ہے جو اوسنے ہٹائی ہے اور باز رکھی مہربانی کرنیوالا
ہے ساتھ خلاصی دینے کے دوزخ کی آگ سے جیسے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے جو بزرگ کہنے والوں
سے اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے کے آگ سے پس خلاصی دی تمکو اوس سے اور رحیم ہے ساتھ
داخل کرنے کے بہشتوں میں جیسے کہ فرمایا اوسنے داخل ہو تم بہشت میں ساتھ سلامتی کے
امن والے مہربانی کرنیوالا نفسوں پر اور رحم کرنیوالا دلوں پر اور مہربانی کرنیوالا ساتھ
دور کرنے سختیوں کے اور رحم کرنیوالا ساتھ بخشنے گناہوں کے ساتھ بیان کرنے راہ
حق کے اور رحم کرنیوالا ساتھ نگاہ رکھنے اور توفیق دینے کے مہربانی کرنیوالا ساتھ
بخشنے برائیوں کے اگرچہ ہوویں بہت اور رحم کرنیوالا ہے ساتھ قبول کرنے
بندگیوں کے اگرچہ نہ ہوویں صفا عیب سے مہربانی کرنے والا ساتھ بھلائیوں
اونکی زندگی کے رحم کرنے والا ساتھ بھلائیوں انکی آخرت کے رحمٰن وہ ہے جو رحم کرے اور
قدرت رکھے ضرر کے دور کرنے اور برائی کے ہٹانے پر رحیم رزق دیتا ہے اور روزی
پہونچاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا تحقیق خدا تعالیٰ وہی ہے رزق دینے والا صاحب قوت
مضبوط کا خدا رحم کرنیوالا ہے ساتھ اوس شخص کے جو انکار کرے اوسکا اور رحم
کرنیوالا ہے ساتھ اسکے جو ایک جانے اوسکو مہربانی کرنیوالا ہے ساتھ اسکے جو اسکی نعمت
کا کفر کرے اور مہربان ہے ساتھ اسکے جو شکر کرے واسطے اوسکے شریک اور رحیم ہے ساتھ اسکے جو قائل ہو واسطے اسکے
ایک ہونیکا **فصل** کہہ تو ساتھ نام خدا کے پاویگا تو خدا کی عفو کو یہ سننا تیرا ہے پڑھنے والے
سے پس کیونکر ہے سننا تیرا خدا سے پس سننا تیرا ہے اور عمر باقی ہے پس کسطرح ہے سننا تیرا اور پروردگار
ساقی ہے پس سننا تیرا ہے ساتھ واسطہ کے پس کیونکر ہوگا سننا تیرا سوا واسطہ کے پس یہ سننا
تیرا ہے دھوکے کے گھر میں پس کیونکر ہے سننا تیرا خوشی کے گھر میں پس یہ سننا تیرا ہے شیطان
کے گھر میں پس کیونکر ہے سننا تیرا خدا کی ہمسائگی میں پس سننا تیرا ہے بندے خوار سے
پس کیونکر ہے سننا تیرا بادشاہ بزرگ سے یہ ہے لذت خبر کی پس کسطرح ہے لذت نظر کی
یہ ہے لذت مجاہدہ کی پس کسطرح ہے لذت مشاہدہ کی یہ ہے لذت بیان کی پس کسطرح
ہے لذت ظاہر دیکھنے کی یہ ہے لذت غائب ہونیکی پس کسطرح ہے لذت ایک دوسرے کو دیکھنے کی
فصل کہہ تو ساتھ نام خدا کے جو برتر ہے ضدوں سے ساتھ نام خدا کے جو پاک ہے شریکوں سے

تَنَزَّہَ عَنِ الْاَنْدَادِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ تَقَدَّسَ عَنِ اتِّخَاذِ
الْاَوْلَادِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ الْاَنْوَارَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ اَکْرَمَ الْاَبْرَارَ
بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ قَدَّرَ الْاَقْدَارَ وَنَوَّرَ الْقُلُوْبَ وَالْاَبْصَارَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ
تَجَلّٰی لِقُلُوْبِ الْاَبْرَارِ فِیْ اَوْقَاتِ الْاَسْحَارِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ
عَلَّمَ الْاَحْبَابَ الْاَسْرَارَ فَغَمَرَهَا بِالْاَنْوَارِ وَاسْتَوْدَعَهَا
الْاَسْرَارَ وَاَزَاحَ عَنْهَا الْاَخْطَارَ وَحَفِظَهَا مِنْ رِقِّ
الْاَغْيَارِ وَحَطَّ عَنْهَا الْاَثْقَالَ وَالْاَغْلَالَ وَالْاَصَارَ وَ
الْاَوْزَارَ اِذْ كَانَ مَوْصُوْفًا فِی الْاَزَلِ بِالْاِحْسَانِ وَالْاِفْضَالِ
وَغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ لِاَهْلِ الْاِسْتِغْفَارِ قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ
الَّذِیْ اَجْرَی الْاَنْهَارَ وَاَنْبَتَ الْاَشْجَارَ اِسْمُ مَنْ عَمَّرَ الْبِلَادَ
بِاَهْلِ الطَّاعَةِ مِنَ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ لَهَا اَوْتَادًا كَالْجِبَالِ
فَصَارَتِ الْاَرْضُ بِهِمْ لِمَنْ عَلَيْهَا كَالْمِهَادِ فَهُمُ الْاَرْبَعُوْنَ
الْاَخْيَارُ مِنَ الْاَبْدَالِ الْمُنَزِّهُوْنَ الرَّبَّ عَنِ الشُّرَكَاءِ
وَالْاَنْدَادِ وَمُلُوْكٌ فِی الدُّنْيَا وَشُفَعَاءُ الْاَنَامِ يَوْمَ التَّنَادِ
اِذْ خَلَقَهُمْ رَبِّیْ مَصْلَحَةً لِّلْعَالَمِ **فَصْلٌ** بِسْمِ اللّٰہِ
لِلذَّاكِرِيْنَ ذُخْرٌ وَلِلْاَقْوِيَاءِ عِزٌّ وَلِلضُّعَفَاءِ حِرْزٌ وَلِلْمُحِبِّيْنَ
نُوْرٌ وَلِلْمُشْتَاقِيْنَ سُرُوْرٌ بِسْمِ اللّٰہِ رَاحَةُ الْاَرْوَاحِ بِسْمِ
اللّٰہِ نَجَاةُ الْاَشْبَاحِ بِسْمِ اللّٰہِ نُوْرُ الصُّدُوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ
نِظَامُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ تَاجُ الْوَاثِقِيْنَ بِسْمِ اللّٰہِ سِرَاجُ
الْوَاصِلِيْنَ بِسْمِ اللّٰہِ مُغْنِی الْعَاشِقِيْنَ بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ
مَنْ اَعَزَّ عِبَادًا وَاَذَلَّ عِبَادًا بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ مَنْ جَعَلَ النَّارَ
لِاَعْدَائِهٖ مِرْصَادًا وَجَعَلَ الرُّؤْيَةَ لِاَحِبَّائِهٖ مِيْعَادًا
بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ الْوَاحِدِ بِلَا عَدَدٍ بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ الْبَاقِیْ بِلَا اَمَدٍ
بِسْمِ اللّٰہِ اِسْمُ الْقَائِمِ بِلَا عَمَدٍ بِسْمِ اللّٰہِ افْتِتَاحُ كُلِّ سُوْرَةٍ
اِسْمُ مَنْ طَابَتْ بِهِ الْخَلَوَاتُ اِسْمُ مَنْ بِهٖ تَمَّتِ الصَّلَوٰةُ اِسْمُ
مَنْ بِهٖ حَسُنَتِ الظُّنُوْنُ اِسْمُ مَنْ سَهِرَتْ لَهُ الْعُيُوْنُ اِسْمُ
مَنْ قَالَ لِلشَّیْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ اِسْمُ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمِسَاسِ
اِسْمُ مَنِ اسْتَغْنٰی عَنِ الْاَنَاسِ اِسْمُ مَنْ جَلَّ عَنِ الْقِيَاسِ
قُلْ بِسْمِ اللّٰہِ حَرْفًا حَرْفًا تَاْخُذِ الْاَجْرَ اَلْفًا اَلْفًا وَتُحَطُّ عَنْكَ

جو پاک ہی شریکوں سی ساتھہ نام خدا کی جو پاک ہی اولاد پکڑنے سے ساتھہ نام خدا کی
جسنی روشن کیا نوروں کو ساتھہ نام خدا کی جسنے بزرگی دی نیکوکاروں کو ساتھہ
نام خدا کی جسنے مقدر کیا سب چیزوں کو اور روشن کیا دلوں کو اور آنکھوں کو ساتھہ
نام خدا کی جسنے تجلی کی نیکوں کی دلوں میں سحروں کی وقتوں میں ساتھہ نام خدا
کی جسنے سکھلائی دوستوں کو بہید اپنی پہر پوشیدہ کیا اونکی دلوں کو ساتھہ نوروں
کی اور امانت رکھی انمیں بہید اور دور کیا اون سی ڈروں کو اور نگاہ رکھا اونکی
دلوں کو غیروں کی غلام بننی سی اور دور کیا اون سی بوجہوں اور زنجیروں اور گناہوں
کو اسواسطی کہ خدا تعالی موصوف ہی ازل میں ساتھہ نیکی کرنے اور فضل کرنے اور
بخشنے گناہوں کی واسطی بخشش مانگنی والوں کی کہہ تو بسم اللہ نام اسکا ہی جسنی
جاری کیں نہریں اور اگائی درخت نام اسکا ہی جسنے آباد کئے شہر ساتھہ عبادت
کرنیوالوں کی بندوں سی پس کیا اونکو واسطی شہروں کی میخیں مانند پہاڑوں کی
پس ہو گئی زمین بسبب انکے واسطی ان لوگوں کی جو اسپر ہیں مانند فرش کے
پس وہ چالیس برگزیدہ ہیں ابدال سی جو پاکی کی ساتھہ یاد کرنے والے ہیں
پروردگار کو شریکوں سی اور ہمسروں سی اور یہ لوگ بادشاہ ہیں دنیا میں اور شفاعت
کرنے والے ہیں لوگونکی دن قیامت کی اسواسطی کہ پیدا کیا ہی انکو پروردگار میری نی واسطی مصلحت
جہان کی اور واسطی رحمت کی بندوں کیلئے **فصل** بسم اللہ واسطی یاد کرنیوالوں کی ذخیرہ
ہے اور واسطی قویوں کی عزت ہی اور واسطی ضعیفوں کی پناہ ہی اور واسطی محبوں کے نور ہی
اور واسطی مشتاقوں کی خوشی ہی بسم اللہ روحوں کی راحت ہی بسم اللہ جسمونکی خلاصی ہی
بسم اللہ سینوں کا نور ہی بسم اللہ کاموں کا نظام ہی بسم اللہ عارفوں کا تاج ہی بسم اللہ وصلوں
کا چراغ ہی بسم اللہ عاشقوں کو بے پروا کرنیوالی ہی بسم اللہ نام ہی اوس ذات کا جسنی
کیا ہی آگ کو واسطی اپنی دشمنوں کی گہات اور کیا دیکھنی کو واسطی اپنی دوستوں کی وعدہ
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو ایک ہی سوا گنتی کی بسم اللہ نام ہی باقی رہنیوالی کا سوا نہایت کے
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو قائم ہے سوا ستون کی بسم اللہ شروع ہے ہر سورۃ کا بسم اللہ نام
ہے اسکا جسکی یاد کی ساتھہ خوش ہیں خلوتیں نام ہی اسکا جسکے ساتھہ پوری ہوتی نماز
نام ہی اسکا جسکے ساتھہ اچھی ہوئی گمان نام ہی اسکا جسکے لئے بیداری کی آنکھوں نی
نام ہی اسکا جو کہتا ہی کسی چیز کو ہو تو ہو جاتی ہے . نام ہے اوسکا جو پاک ہے
ہاتھہ لگانے سے نام ہی اوسکا جو بے پروا ہی لوگوں سے نام ہے اوسکا جو
بزرگ ہے اندازے سے کہہ تو بسم اللہ ایک ایک حرف کرکے تا کہ لے تو
ثواب ہزار ہزار اور دور کیے جاویں تجہسے گناہ .

عَنْكَ الْاَوْزَارُ جَرْفَاَجْرَ فَاَمَّنْ قَالَهَا بِلِسَانِهٖ شَهِدَ الدُّنْيَا
وَمَنْ قَالَهَا بِقَلْبِهٖ شَهِدَ الْعُقْبٰى وَمَنْ قَالَهَا بِسِرِّهٖ شَهِدَ الْمَوْلٰى
بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ طَابَ بِهَا الْفَمُ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ لَا يَبْقٰى
مَعَهَا الْغَمُّ كَلِمَةٌ تَمَّتْ بِهَا النِّعْمَةُ كَلِمَةٌ كُشِفَتْ بِهَا النِّقْمَةُ
كَلِمَةٌ خُصَّتْ بِهَا هٰذِهِ الْاُمَّةُ كَلِمَةٌ جَمَعَتْ بَيْنَ جَلَالٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَوْلُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ جَلَالٌ فِيْ جَلَالٍ وَقَوْلُهُ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ جَمَالٌ فِيْ جَمَالٍ فَمَنْ شَهِدَ جَلَالَهٗ طَاشَ وَمَنْ شَهِدَ
جَمَالَهٗ عَاشَ كَلِمَةٌ جَمَعَتْ بَيْنَ قُدْرَةٍ وَّرَحْمَةٍ فَالْقُدْرَةُ
جَمَعَتْ طَاعَةَ الْمُطِيْعِيْنَ وَالرَّحْمَةُ مَحَقَتْ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ

فَصْلٌ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَكَاَنَّهٗ يَقُوْلُ بِيْ وَصَلَ مَنْ
وَصَلَ اِلَى الطَّاعَاتِ ثُمَّ بِنُوْرِ الطَّاعَاتِ وَصَلَ اِلَى الْعِيَانِ
ثُمَّ اسْتَغْنٰى بِالْعِيَانِ عَنِ الْبَيَانِ فَصَارَ كُلُّهٗ وِعَاءً لِلْاَسْرَارِ
وَعُلُوْمِ الْاَدْيَانِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الْحَبِيْبِ نَجَا مِنَ التَّحَجُّبِ
وَمَنْ وَصَلَ اِلَى النَّظَرِ اسْتَغْنٰى عَنِ الْخَبَرِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى
الصَّمَدِ نَجَا مِنَ الْكَمَدِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الرِّفَاقِ نَجَا مِنَ
الْفِرَاقِ وَمَنْ وَصَلَ اِلٰى ذِي الْمَجْدِ سَلِمَ مِنَ الْوَجْدِ وَمَنْ
وَصَلَ اِلَى اللِّقَاءِ اٰمِنَ مِنَ الشَّقَاءِ

فَصْلٌ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
فَالْبَاءُ بَارِئُ الْبَرَايَا وَالسِّيْنُ سَتَّارُ الْخَطَايَا وَالْمِيْمُ الْمَنَّانُ
بِالْعَطَايَا وَقِيْلَ اِنَّ الْبَاءَ بَرِئٌ مِّنَ الْاَوْلَادِ وَالسِّيْنُ سَمِيْعُ
الْاَصْوَاتِ وَالْمِيْمُ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَقِيْلَ اَطْعِمُوْا فَاِنِّيْ
مُطْعِمُكُمْ وَاسْقُوْا فَاِنِّيْ سَاقِيْكُمْ وَانْظُرُوْا اِلَيَّ فَاِنِّيْ بَاقِيْكُمْ
وَقِيْلَ الْبَاءُ بُكَاءُ التَّائِبِيْنَ وَالسِّيْنُ سُجُوْدُ الْعَابِدِيْنَ وَ
الْمِيْمُ مَعْذِرَةُ الْمُذْنِبِيْنَ وَقِيْلَ اللّٰهُ كَاشِفُ الْبَلَايَا
الرَّحْمٰنُ مُعْطِي الْعَطَايَا الرَّحِيْمُ غَافِرُ الْخَطَايَا اَللّٰهُ لِلْعَارِفِيْنَ
الرَّحْمٰنُ لِلْعَابِدِيْنَ الرَّحِيْمُ لِلْمُذْنِبِيْنَ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
وَهُوَ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ الرَّحْمٰنُ الَّذِيْ رَزَقَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ
الرَّازِقِيْنَ الرَّحِيْمُ الَّذِيْ يَغْفِرُ لَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
وَقِيْلَ اللّٰهُ بِاِسْبَاغِ النِّعَمِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
اللّٰهُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْبُطُوْنِ الرَّحْمٰنُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْقُبُوْرِ

سب کے سب جو شخص کہے اسکو ساتہہ زبان اپنی کے گواہ ہوتی ہے دنیا اور جو شخص
کہے اوسکو ساتہہ دل اپنے کے گواہ ہوتی ہے آخرت اور جو شخص کہے اسکو پوشیدہ گواہ ہوتا
ہے واسطے اسکے مولی بسم اللہ ایسا کلمہ ہے کہ میٹھا ہوا ہے ساتہہ اوسکے منہہ بسم اللہ
ایسا کلمہ ہے جو باقی نہیں رہتا ساتہہ اسکے غم ایسا کلمہ ہے جو پوری ہوئی ہے ساتہہ اسکے
نعمت ایسا کلمہ ہے جو دور کیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے عذاب ایسا کلمہ ہے جو خاص کیگئی
ہے ساتہہ اسکے یہ امت ایسا کلمہ ہے جو جمع کیا اوسنے درمیان جلال اور جمال
کے پس قول اسکا بسم اللہ جلال ہے جلال میں اور قول اوسکا الرحمن الرحیم جمال ہے
جمال میں پس جو شخص کہ حاضر ہوا اوسکے جلال کو فانی ہوا اور جو شخص حاضر ہوا
اوسکے جمال کو اوسنے زندگانی پائی ایسا کلمہ ہے کہ جمع کیا اوسنے درمیان قدرت اور رحمت کے پس
قدرت نے جمع کیا فرمانبرداروں کی فرمانبرداری کو اور رحمت نے مٹا دئے گناہ گنہگاروں کے
فصل کہہ تو بسم اللہ پس گویا کہ خدا تعالی فرماتا ہے ساتہہ میرے پہونچا جو شخص کہ پہونچا
طرف عبادتوں کی پہر ساتہہ نور عبادتوں کے پہنچا طرف ظاہر دیکہنے کی پہر لا پروا ہوا
ساتہہ معائنہ کے بیان سے پس ہو گیا دل اسکا برتن واسطے بہیدوں اور دینی علموں
کے اور جو شخص پہونچا طرف دوست کی خلاصی پائی اوسنے رونے سے اور جو شخص پہونچا
طرف نظر کے بے پروا ہوا خبر سے اور جو شخص پہونچا طرف خدا کے خلاصی پائی اوسنے غم سے
اور جو شخص پہونچا طرف موافقت دوست کے خلاصی پائی اوسنے جدائی سے اور جو شخص
پہونچا طرف خدا بزرگ کے سلامتی پائی اوسنے فراق کے درد سے اور جو شخص پہونچا طرف ملنے
کے بیڈر رہا بدبختی سے فصل کہہ تو بسم اللہ پس حرف با اشارہ ہے طرف پیدا کرنیوالے مخلوقات
کے اور سین اشارہ ہے طرف ڈہانپنے والے گناہوں کی اور میم اشارہ ہے طرف احسان کرنیوالے کی ساتہہ
بخششوں کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق معنی با کے ہیں پاک اولاد سے اور سین کے معنے ہیں سننے والا آوازوں کا
اور میم کے معنے ہیں قبول کرنیوالا دعاؤں کا اور کہا گیا ہے معنے میم کے ہیں کہلاؤ تم تحقیق میں تمکو
کہلانیوالا ہوں اور معنی سین کے ہیں پلاؤ تم پس تحقیق میں تمکو پلانیوالا ہوں اور نظر کرو تم طرف میری
پس تحقیق میں تم سے باقی رہنے والا ہوں اور کہا گیا ہے کہ با اشارہ ہے طرف رونے توبہ کرنیوالوں کے
اور سین سجدہ ہے عبادت کرنیوالوں کا اور میم عذر خواہی ہے گنہگاروں کی اور کہا گیا ہے کہ معنی
اللہ کے ہیں دور کرنیوالا سختیوں کا اور رحمن دینے والا بخششوں کا اور رحیم بخشنے والا گناہوں کا اللہ واسطے
عارفوں کا رحمن واسطے عابدوں کا رحیم واسطے گنہگاروں کا اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہے اور وہ
بہتر ہے پیدا کرنیوالوں کا رحمن وہ ہے جسنے روزی دی تمکو اور وہ بہتر روزی دینے والوں کا ہے
رحیم وہ ہے جو بخشتا ہے تمکو اور وہ بہتر بخشنے والوں کا اور کہا گیا ہے اللہ ہے ساتہہ پورا کرنے نعمتوں
کے الرحمن الرحیم ساتہہ بخشش اور کرم کے اللہ ہے ساتہہ نکالنے ہمارے کے پیٹوں سے الرحمن ہے ساتہہ نکالنے ہمارے کے

الرَّحِيْمُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ **فَصْلٌ** رَحِمَ اللّٰهُ
مَنْ خَالَفَ الشَّيْطَانَ وَجَانَبَ الْعِصْيَانَ وَاتَّقَى النِّيْرَانَ
وَاَكْثَرَ الْحَسَنَاتِ وَاَدَامَ ذِكْرَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَحِمَ
اللّٰهُ مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَاَنَابَ اِلَى اللّٰهِ وَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ
وَاشْتَغَلَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ زَهِدَ
فِي الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْاٰخِرَةِ وَصَبَرَ عَلَى الْاَذٰى وَشَكَرَ
عَلَى النَّعْمَاءِ وَاشْتَغَلَ بِذِكْرِ الْمَوْلٰى فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ طُوْبٰى
لِعَبْدٍ اجْتَنَبَ الطَّاغُوْتَ وَقَنِعَ مِنَ الدُّنْيَا بِالْقُوْتِ وَ
اشْتَغَلَ بِذِكْرِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ

مَجْلِسٌ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَهٰذَا خِطَابٌ لِلْعُمُوْمِ بِالتَّوْبَةِ وَحَقِيْقَةُ
التَّوْبَةِ فِي اللُّغَةِ الرُّجُوْعُ يُقَالُ تَابَ فُلَانٌ مِنْ كَذَا اَيْ رَجَعَ
عَنْهُ فَالتَّوْبَةُ هِيَ الرُّجُوْعُ عَمَّا كَانَ مَذْمُوْمًا فِي الشَّرْعِ اِلٰى
مَا هُوَ مَحْمُوْدٌ فِي الشَّرْعِ وَالْعِلْمُ بِاَنَّ الذُّنُوْبَ وَالْمَعَاصِيَ
مُهْلِكَاتٌ وَمُبْعِدَاتٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ جَنَّتِهٖ فَكَاَنَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا اِلَيَّ مِنْ هَوٰى نُفُوْسِكُمْ وَوُقُوْفِكُمْ
مَعَ شَهَوَاتِكُمْ عَسٰى اَنْ تَظْفَرُوْا بِبُغْيَتِكُمْ عِنْدِيْ فِي الْمَعَادِ
وَتَبْقَوْا فِيْ نَعِيْمِيْ فِيْ دَارِ الْبَقَاءِ وَالْقَرَارِ وَتُفْلِحُوْا وَتَفُوْزُوْا
وَتَنْجُوْا وَتَدْخُلُوْا بِرَحْمَتِي الْجَنَّةَ الْعُلْيَا الْمُعَدَّةَ لِلْاَبْرَارِ وَ
خَاطَبَهُمْ اَيْضًا بِخِطَابِ الْخُصُوْصِ وَالْاِقْتِضَاءِ فَقَالَ تَعَالٰى
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ
اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَمَعْنَى النَّصُوْحِ الْخَالِصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى الْخَالِيْ عَنِ
الشَّوَائِبِ مَاْخُوْذٌ مِنَ النِّصَاحِ وَهُوَ الْخَيْطُ وَهُوَ تَوْبَةٌ
مُجَرَّدَةٌ لَا تَتَعَلَّقُ بِشَيْءٍ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِهَا شَيْءٌ ثُمَّ يَكُوْنُ الْعَبْدُ
مُسْتَقِيْمًا عَلَى الطَّاعَةِ غَيْرَ مَائِلٍ اِلَى الْمَعْصِيَةِ لَا يَرُوْغُ كَمَا
تَرُوْغُ الثَّعْلَبُ وَلَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِعَوْدٍ اِلَى مَعْصِيَةٍ وَ
لَا ذَنْبٍ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاَنْ يَتْرُكَ الذَّنْبَ لِلّٰهِ خَالِصًا كَمَا
ارْتَكَبَهٗ لِهَوٰى خَالِصًا حَتّٰى يَخْتِمَ لَهٗ بِحُسْنِ الْخَاتِمَةِ فَاِنَّ التَّوْ

الرحیم ہی ساتھہ نکالنی ہمارے کے اندھیروں سے طرف نور کی فصل رحم کری اللہ اوس شخص کو
جسنے مخالفت کی شیطان کی اور دور رہا گناہ سے اور بچا آگ سے اور بہت کیا احسان اور
ہمیشہ کیا ذکر خداتعالیٰ کا پس کہتا ہی بسم اللہ رحم کری خدا اوسکو جسنے چنگل مارا ساتھہ خدا کی اور
جہکا طرف خدا کی اور بہروسا کیا خدا پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد خدا کی پس کہتا ہی بسم اللہ رحم
کری خدا اوس شخص کو جسنے چھوڑ دیا دنیا کو اور رغبت کی آخرت میں اور صبر کیا سختی پر اور
شکر کیا نعمت پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد مولا کی پس کہا بسم اللہ خوشی ہو بندی کو جسنی پرہیز کیا بت
سے اور قناعت کی دنیا سے ساتھہ قوت کی اور مشغول ہوا ساتھہ یاد زندہ کی جو نہیں مریگا۔۔

پس کہتا ہے بسم اللہ مجلس ہے بیچ بیان قول خداتعالیٰ کے اور رجوع کرو تم طرف خدا کی
ساری اے ایمان والو شاید تم خلاصی پاؤ۔ اور یہ خطاب ہے سب کو ساتھہ توبہ کی
اور معنی توبہ کی لغت میں رجوع کرنا ہے کہا جاتا ہے توبہ کی فلانے نے اس سے یعنی
اوسنے رجوع کیا اوس سے تو یہ یہی ہے رجوع کرنا اس چیز سے جو بری ہو شریعت میں
طرف اوس چیز کے جو ہے اچھی شریعت میں اور جاننا اس بات کا کہ تحقیق گناہ
اور بیفرمانیاں ہلاک کرنیوالی ہیں اور دور کرنیوالی ہیں خداعزوجل سے
اور اوسکی بہشت سے اور چھوڑنا انکا قریب کرنیوالا ہے طرف خداعزوجل کے
اور بہشت کی پس گویا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے باز آؤ تم طرف میری اپنے نفسوں
کی خواہش اور کھڑا ہونیسے ساتھہ خواہشوں اپنی کے قریب ہے کہ فتح پاؤگے تم ساتھہ
مطلوب اپنے کے نزدیک میرے آخرت میں میری نعمتوں میں بقا اور
آرام کے گھر میں اور خلاصی پاؤگے تم اور مراد کو پہونچوگے اور نجات پاؤگے
اور داخل ہوگے تم ساتھہ رحمت میری کی بہشت اونچی میں جو تیار کیا گیا ہے واسطے نیکوں کے
اور خطاب کیا انکو بھی ساتھہ خطاب خاص اور طلب کی پس فرمایا خداتعالیٰ نے اے ایمان
والو توبہ کرو تم طرف خدا کی توبہ خالص نزدیک ہے پروردگار تمہارا یہ کہ دور کرے
تمہارے سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تمکو باغوں میں جو بہتی ہیں نیچے اونکے نہریں
اور معنی نصوح کی ہیں خالص واسطے خداتعالیٰ کی خالی دوسری ملی ہوئی چیزوں سے مشتق
ہے نصاح سے اور وہ ساتھہ معنی تاگہ کی ہیں اور وہ توبہ ہے خالی جو نہ تعلق پکڑے ساتھہ
کسی چیز کے اور نہ تعلق پکڑے ساتھہ اوسکے کوئی چیز ہوتا ہے بندہ ساتھہ اسکے سیدھا عبادت پر
نہ میلان کرنیوالا طرف گناہ کی نہیں کہیلتا مانند کہیلنے لومڑی کے اور نہیں بات کرتا
جی اپنے کے ساتھہ پھرنے کی طرف نافرمانی کی اور نہ کسی گناہ کی گناہوں سے اور یہ کہ چھوڑے
گناہ کو خالص واسطے خدا کے جیسا کہ مرتکب ہوا ہے اوسکا خالص واسطے خواہش کی
یہانتک کہ اسکا خاتمہ نیک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تحقیق توبہ

مِنْ سَائِرِ الذُّنُوْبِ وَاجِبَةٌ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى التَّائِبِيْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَلتَّائِبُوْنَ
الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ
لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَكَرَ اسْمًا مَعْرُوْفًا يَعْنِي التَّائِبُوْنَ
ثُمَّ وَصَفَهٗ بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ الْحَمِيْدَةِ فَعُلِمَ اَنَّ التَّائِبَ مَنْ
هٰذِهٖ صِفَتُهٗ فَاِذَا اتَّصَفَ بِهَا اسْتَحَقَّ الْبِشَارَةَ وَالْاِيْمَانَ
بِقَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ **فَصْلٌ** وَالَّذِيْ وَرَدَ عَنْهُ التَّوْبَةُ
مِنَ الذُّنُوْبِ كَبَائِرُ وَصَغَائِرُ اَمَّا الْكَبَائِرُ فَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْهَا
الْعُلَمَاءُ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ هِيَ ثَلَاثٌ وَقِيْلَ اَرْبَعٌ وَقِيْلَ
سَبْعٌ وَقِيْلَ تِسْعٌ وَقِيْلَ اِحْدٰى عَشَرَةَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
اِذَا بَلَغَهٗ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْكَبَائِرُ سَبْعٌ يَقُوْلُ هِيَ اِلٰى سَبْعِيْنَ
اَقْرَبُ مِنْهَا اِلٰى سَبْعٍ وَكَانَ يَقُوْلُ كُلُّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ
كَبِيْرَةٌ وَقِيْلَ اِنَّهَا مُبْهَمَةٌ لَا يُعْرَفُ عَدَدُهَا كَلَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَسَاعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَعْظُمَ جِدُّ النَّاسِ فِيْ طَلَبِهَا فَكَذٰلِكَ
كَبَائِرُ لِيَشْتَدَّ حَذَرُ النَّاسِ فِيْ تَرْكِ الذُّنُوْبِ كُلِّهَا وَ
قِيْلَ كُلُّ مَا اَوْعَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالنَّارِ فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَقِيْلَ كُلُّ
مَا اَوْجَبَ الْحَدَّ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَبِيْرَةٌ وَقَدْ جَمَعَهَا بَعْضُ
الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ سَبْعَ عَشَرَةَ اَرْبَعٌ فِي
الْقَلْبِ وَهِيَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْاِصْرَارُ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ
وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَاَرْبَعٌ فِي
اللِّسَانِ وَهِيَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنِ وَالْيَمِيْنُ
الْغَمُوْسُ وَهِيَ الَّتِيْ يُحِقُّ بِهَا بَاطِلًا وَيُبْطِلُ بِهَا حَقًّا اَوْ
يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَاطِلًا وَلَوْ سِوَاكًا مِنْ اَرَاكٍ وَ
السِّحْرُ وَثَلَاثٌ فِي الْبَطْنِ وَهِيَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَالْمُسْكِرِ مِنْ كُلِّ
شَرَابٍ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَهُوَ يَعْلَمُ
بِهٖ وَاثْنَتَانِ فِي الْفَرْجِ وَهُمَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَاثْنَتَانِ
فِي الْيَدَيْنِ وَهُمَا الْقَتْلُ وَالسَّرِقَةُ وَوَاحِدَةٌ فِي الرِّجْلَيْنِ وَ
هِيَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ الْوَاحِدُ مِنَ اثْنَيْنِ وَالْعَشَرَةُ مِنْ عِشْرِيْنَ

تمام گناہوں سے واجب ہے امت کے اجماع سے اور تحقیق ذکر کیا اللہ پاک
اور بلند نے توبہ کرنے والوں کا کئی جگہوں میں نہ کہ ایک جگہہ میں فرمایا اللہ عز
وجل نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے
پاک رہنے والوں کو پس اللہ نے بیان کیا ہے کہ وہ انکو دوست رکھتا ہے واسطے انکے
توبہ کرنے اور انکو پاک رہنے کی گناہوں سے جو دور ڈالنے والے ہیں اللہ عزوجل سے اور فرمایا ایک اور جگہہ میں توبہ
کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں تعریف کرنیوالے ہیں پھرنیوالے ہیں رکوع کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں حکم کرنیوالے ساتھ بھلائی کے اور
منع کرنیوالے ہیں نامعقول سے اور نگاہ رکھنے والے ہیں حدوں اللہ کی کو اور بشارت
دے ایمان والوں کو پس اللہ نے بیان کیا اسم معلوم کو یعنے تائبوں کو پھر انکا وصف
کیا ان صفتوں پسندیدہ سے پس معلوم ہوا کہ تحقیق توبہ کرنیوالا گناہوں سے وہ ہے جسکی یہ صفت
ہو پس جب وہ ان صفتوں سے موصوف ہوا تو مستحق ہوگا بشارت کا اور ایمان کا
ساتھ اللہ کے قول کے اور بشارت دے مومنوں کو **فصل** اور وہ گناہ جنسے توبہ کرنی
وارد ہوئی ہے کبیرہ ہے اور صغیرہ ہیں لیکن کبیرہ گناہ پس تحقیق اختلاف کیا ہے انمیں علمانے
پس بعض انمیں سے وہ ہے جو کہتا ہے وہ کبیرہ گناہ تین ہیں اور بعض نے کہا چار ہیں اور بعض
نے کہا سات ہیں اور بعض نے کہا نو ہیں اور بعض نے کہا گیارہ ہیں اور حضرت ابن عباس رض
کو جب پہونچتا قول حضرت ابن عمر کا کبیرہ گناہ سات ہیں تو کہا کرتے وہ ستر تک ہیں
انمیں سے بہت نزدیک سات تک ہیں اور کہا کرتے تھے ہر ایک جس سے اللہ تعالی نے
منع کیا ہے پس وہ کبیرہ گناہ ہے اور بعض نے کہا کہ تحقیق وہ پوشیدہ ہیں نہیں معلوم گنتی انکی
جیسے لیلۃ القدر اور جمعہ کے دن کی گھڑی تو کہ بڑی ہو کوشش لوگوں کی اسکو ڈھونڈنے میں
پس اسیطرح ہیں کبیرہ گناہ تو کہ سخت ہو ڈرنا لوگوں کا سب گناہوں کو ترک
کرنے میں اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جسپر ڈر سنایا اللہ تعالی نے دوزخ کا پس وہ کبیرہ ہے
اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جو واجب کرے حد کو دنیا میں پس وہ کبیرہ ہے اور تحقیق جمع کیا ہے
انکو اللہ عزوجل کے بعض علما نے پس کہا وہ سترہ گناہ ہیں چار ہیں دلمیں اور وہ شرک کرنا ہے
ساتھ اللہ تعالی کے اور مداومت کرنی اللہ کے گناہ پر اور ناامید ہونا اللہ تعالی کی رحمت
سے اور بیخوف ہونا اللہ کے استدراج سے اور چار ہیں زبان میں اور وہ ہے جھوٹی گواہی
اور تہمت دینی نیک مرد کو اور جھوٹی قسم اور وہ یہ ہے کہ جس سے حق کیا جاوے باطل اور
باطل کیا جاوے حق یا جس سے کاٹا جاوے مال مسلمان مرد کا باطل سے اگرچہ ایک مسواک ہی ہو پیلو
کی اور جادو اور تین ہیں پیٹ میں اور وہ ہے پینا شراب کا اور نشہ کرنیوالی ہر ایک شراب میں اور
کھانا مال یتیم کا ظلم سے اور کھانا بیاج کا جب وہ اسکو جانتا ہو اور دو گناہ ہیں شرمگاہ میں
اور وہ زنا اور لونڈے بازی ہے اور دو گناہ دونوں ہاتھوں میں ہیں اور وہ قتل اور چوری ہے اور ایک

وَالْمِائَةِ مِنَ الْبَاتِيْنِ وَوَاحِدٌ فِي جَمِيْعِ الْجَسَدِ وَهِيَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَهُوَ اَنْ لَا تَبَرَّ قَسَمَهُمَا اِذَا اَقْسَمَا عَلَيْكَ وَاَنْ تَضْرِبَهُمَا اِذَا سَبَّاكَ وَاَنْ لَا تُعْطِيَهُمَا اِذَا سَاَلَاكَ وَاَنْ لَا تُطْعِمَهُمَا اِذَا جَاعَا وَاسْتَطْعَمَاكَ

فَصْلٌ

وَاَمَّا الصَّغَائِرُ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى تَحْقِيْقِ مَعْرِفَتِهَا وَبَيَانِ حَصْرِهَا لٰكِنَّا نَعْلَمُ ذٰلِكَ بِشَوَاهِدِ الشَّرْعِ وَاَنْوَارِ الْبَصَائِرِ فَاِنَّ مَقْصُوْدَ الشَّرْعِ سِيَاقُ الْقَلْبِ وَقُرْبُهُ وَجِوَارُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَرْكِ الذُّنُوْبِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهُ وَمِنْهَا النَّظَرُ اِلٰى مُسْتَحْسَنٍ وَالْقُبْلَةُ لَهُ وَالْمُضَاجَعَةُ مَعَهُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَالسَّبُّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ وَالشَّتْمُ لَهُ دُوْنَ الْقَذْفِ وَالضَّرْبُ لَهُ وَالْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ وَالْكَذِبُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَطُوْلُ شَرْحُهُ فَاِذَا تَابَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَبَائِرِ انْدَرَجَتِ الصَّغَائِرُ فِي ضِمْنِهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ الآية وَلٰكِنْ لَا يُطْمِعُ نَفْسَهٗ فِيْ ذٰلِكَ بَلْ يَجْتَهِدُ فِي التَّوْبَةِ عَنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ كَبِيْرِهَا وَصَغِيْرِهَا كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

خَلِّ الذُّنُوْبَ كَبِيْرَهَا وَصَغِيْرَهَا فَهُوَ التُّقٰى
وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى
لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ وَاَصْحَابُهٗ لَيْسَ فِيْهِ حَطَبٌ وَلَا شَيْءٌ يَرَوْنَهٗ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَحْتَطِبُوْا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرٰى حَطَبًا قَالَ لَا تَحْقِرُوْا شَيْئًا تَاْخُذُوْنَهٗ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجْمَعُ الشَّيْءَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى جَمَعُوْا سَوَادًا عَظِيْمًا فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا تَرَوْنَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْمُحَقَّرَاتُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ حَتَّى الذَّنْبُ الصَّغِيْرُ اِلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرُ اِلَى الْكَبِيْرِ وَالْخَيْرُ اِلَى الْخَيْرِ وَالشَّرُّ اِلَى الشَّرِّ وَقِيْلَ اِنَّ الذَّنْبَ اِذَا صَغُرَ عِنْدَ الْعَبْدِ عَظُمَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا اسْتَعْظَمَهُ الْعَبْدُ صَغُرَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّمَا

اور سوکا دو سو اور ایک گناہ سارے بدن میں اور وہ نافرمانی ہے ماں باپ کی اور وہ یہ ہے کہ تو نہ سچا کرے اونکی قسم کو جب وہ تجھپر قسم کھا دیں اور یہ کہ تو انکو مارے جب وے تجھے گالی دیں اور یہ کہ تو انکو نہ دیوے جب وہ تجھ سے مانگیں اور یہ کہ تو انکو کھانا نہ کھلا دے جب وہ بھوکی ہوں اور تجھ سے کھانا مانگیں۔ فصل ولیکن صغیرہ گناہ پس بہت ہیں اس سے کہ گنے جاویں اور نہیں کوئی راستہ طرف تحقیق کرنے انکی پہچان کے اور بیان کرنے کے اونکی گنتی کے لیکن تحقیق ہم جانتے ہیں انکو شریعت کے گواہوں اور دلوں کی آنکھوں کے نور سے کیونکہ شریعت کا مقصود چلانا دل کا اور اسکا نزدیک کرنا اور اسکا پڑوس کرنا طرف اللہ عز وجل کی ہے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور چھوڑ دو ظاہر کا گناہ اور باطن کا اور ان میں سے ہے نظر کرنی طرف خوبصورت عورت یا امرد کے اور بوسہ دینا اور اسکے ساتھ سونا بے جماع کے اور گالی دینی بہائی مسلمان کو اور اسکو گالی دینی سوا تہمت کے اور اسکو مارنا اور غیبت کرنی اور چغلی کرنی اور جھوٹ بولنا اور سوا انکے جنکی شرح کرنے سے طول ہوتا ہے پس جب مومن توبہ کرتا ہے کبیرہ گناہوں سے تو آجاتے ہیں صغیرہ گناہ اونکے ضمن میں بدلیل فرمودہ اللہ تعالیٰ کے اگر بچو گے تم بڑے گناہوں سے جو منع کیے جاتے ہو اس سے دور کر دینگے ہم تم سے برائیاں تمہاری آخر آیت تک ولیکن نہ طمع دے اپنے نفس کو اوس میں بلکہ کوشش کرے توبہ کرنے میں سب گناہوں سے کبیروں اور صغیروں سے جیسے کہا ہے شاعر نے چھوڑ دو گناہوں کو انکے بڑوں اور چھوٹوں کو پس یہی پرہیزگاری ہے اور ہو جا چلنے والے کیطرح زمین پر کانٹوں والی کے کہ بچتا ہے اوس سے جو دیکھتا ہے تو مت حقیر جان چھوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ کنکروں سے ہیں تو مت حقیر جان اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اترے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں آپ اور آپکے اصحاب جسمیں کوئی لکڑی نہ تھی اور نہ کوئی چیز تھی جسکو وہ دیکھیں پس آپ نے انکو حکم کیا کہ لکڑیاں جمع کریں پس اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کوئی لکڑی نہیں دیکھتے فرمایا تو مت حقیر جان جس چیز کو پاؤ پس شروع ہوا ایک مرد جمع کرتا ہر چیز کو بعض اوسکا طرف بعض کی یہانتک کہ اونہوں نے جمع کر لیا ایک بڑا ڈھیر پس آپ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے ہو اسیطرح ہوتی ہیں حقیر جانی گئی چیزیں بھلائی اور برائی سے یہانتک کہ چھوٹا گناہ جمع کیا جاتا ہے چھوٹے گناہ کیطرف اور بڑا گناہ بڑے گناہ کیطرف اور نیکی نیکی کی طرف اور برائی برائی کیطرف اور بعض نے کہا تحقیق گناہ جب چھوٹا ہو نزدیک بندے کے تو بڑا ہوتا ہے نزدیک اللہ کے پس جب بڑا جانتا ہے اوسکو بندہ تو چھوٹا ہوتا ہے پاس اللہ تعالیٰ کے کیونکہ تحقیق

يَسْتَعْظِمُ الذَّنْبَ الصَّغِيرَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ بِعِظَمِ اِيْمَانِهِ وَسُمُوِّ
مَعْرِفَتِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَرَى ذَنْبَهُ كَالْجَبَلِ فَوْقَهُ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ
وَالْمُنَافِقُ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ طَائِرٍ عَلَى اَنْفِهِ فَاَطَارَهُ وَقَالَ
بَعْضُهُمُ الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ
عَمِلْتُهُ مِثْلُ هٰذَا وَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ اِيْمَانِهِ وَضُعْفِ مَعْرِفَتِهِ
وَقِلَّةِ عِلْمِهِ بِجَلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ بِذٰلِكَ
لَرَاَى الصَّغِيرَ كَبِيرًا وَالْحَقِيرَ عَظِيمًا كَمَا اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى اِلَى
بَعْضِ اَنْبِيَائِهِ لَا تَنْظُرْ اِلَى قِلَّةِ الْهَدِيَّةِ وَانْظُرْ اِلَى عِظَمِ مُهْدِيْهَا
وَلَا تَنْظُرْ اِلَى صِغَرِ الْخَطِيئَةِ وَانْظُرْ اِلَى كِبْرِيَاءِ مَنْ وَاجَهْتَهُ
بِهَا وَلِهٰذَا قَالَ مَنْ جَلَّتْ رُتْبَتُهُ وَعَظُمَتْ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صَغِيرَةَ بَلْ كُلُّ مُخَالِفَةٍ لِلّٰهِ تَعَالَى فَهِيَ كَبِيرَةٌ
وَقَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِاَصْحَابِهِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ
اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِي اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ فَاِنَّمَا قَالَ
ذٰلِكَ لِقُرْبِهِمْ مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ اللّٰهِ
جَلَّ جَلَالُهُ فَيَعْظُمُ مِنَ الْعَالِمِ مَا لَمْ يَعْظُمْ مِنَ الْجَاهِلِ وَيُتَجَاوَزُ
عَنِ الْعَامِّيِّ مَا لَا يُتَجَاوَزُ عَنِ الْعَارِفِ عَلَى قَدْرِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ
التَّفَاوُتِ فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَنْزِلَةِ فَالتَّوْبَةُ فَرْضُ عَيْنٍ
فِي حَقِّ كُلِّ شَخْصٍ لَا يُتَصَوَّرُ اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا اَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ
لِاَنَّهُ لَا يَخْلُوْ عَنْ مَعْصِيَةِ الْجَوَارِحِ فَاِنْ خَلَا عَنْهَا فَلَا يَخْلُوْ
عَنِ الْهَمِّ بِالذُّنُوْبِ بِالْقَلْبِ وَاِنْ خَلَا عَنْ ذٰلِكَ فَلَا يَخْلُوْ
مِنْ وَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ بِاِيْرَادِ الْخَوَاطِرِ الْمُتَفَرِّقَةِ الْمُذْهِلَةِ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنْ خَلَا عَنْهَا
فَلَا يَخْلُوْ عَنْ غَفْلَةٍ وَتَقْصِيْرٍ فِي الْعِلْمِ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِصِفَاتِهِ وَ
اَفْعَالِهِ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَى قَدْرِ
مَنَازِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي اَحْوَالِهِمْ وَ
مَقَامَاتِهِمْ فَلِكُلِّ حَالٍ

بڑا جانتا ہے گناہ چھوٹے کو بندہ مومن بسبب اپنے ایمان کی بڑی ہونے اور اپنی معرفت
کے زیادہ ہونے کے جیسے آیا ہے حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق مومن
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو پہاڑ کیطرح اپنے اوپر ڈرتا ہے اس سے کہ وہ گر پڑے اسپر اور منافق
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو جیسے مکھی اوڑنیوالی اوسکی ناک پر پس اُڑا دیا اوسکو اور کہا اونکو
بعض نے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مرد کا کہنا ہے کاشکے جو چیز میں نے کی ہے اُسکی
طرح ہوتی اور یہ اوسکے ایمان کے نقصان اور اوسکی معرفت کے ضعف اور اوسکے علم
کے کم ہونے سے ساتھ بزرگی اللہ عز وجل کی ہے الا . . . .
او . . . . اور اگر ہوتا اوسکے
پاس علم اس بزرگی کا تو البتہ دیکھتا چھوٹے کو بڑا اور حقیر کو بزرگ جیسے وحی کی اللہ تعالی
نے بعض کیطرف اپنے پیغمبروں میں سے مت دیکھ ہدیہ کی تھوڑی ہونے کیطرف اور دیکھ بھیجنے والے
کی بزرگی کیطرف اور مت دیکھ گناہ کی چھوٹے ہونے کیطرف اور دیکھ اوسکی بزرگی کیطرف
جسکے سامنے تونے ہونا ہے اوسکو لیکر اور اسیواسطے کہا ہے کہ جسکا رتبہ بزرگ ہو اور جسکا درجہ بڑا
ہو پاس اللہ عز وجل کے تو اوسکے نزدیک صغیرہ گناہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک مخالفت اللہ تعالی کی پس
وہی کبیرہ گناہ ہے اور کہا بعض صحابہ نے اپنے اصحاب سے تابعین میں سے تحقیق تم البتہ کرتے ہو کام
وہ بہت باریک ہیں تمہاری آنکھوں میں بال سے ہم اونہیں گنتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں ہلاک کرنیوالے کاموں سے پس سوا اسکے نہیں کہ کہی یہ بات اس صحابی
نے واسطے اپنے نزدیک ہونے کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ
عز وجل سے پس گناہ بڑا سمجھا جاتا ہے عالم سے جتنا نہیں بڑا سمجھا جاتا جاہل سے اور
درگذر کیجاتی ہے عامی سے جتنی نہیں درگذر کیجاتی عارف سے اسقدر پر کہ اون دونوں
کے درمیان ہے فرق سے علم اور معرفت اور درجے میں پس توبہ فرض عین ہے ہر ایک شخص
کے حق میں ممکن نہیں ہے یہ کہ بے پروا ہو اوس سے کوئی آدمیوں میں سے کیونکہ نہیں ہے
خالی اعضا کے گناہوں کے سے دل میں اور اگر خالی ہو اوس سے پس نہیں خالی ہوگا
وسوسے سے شیطان کے ساتھ وارد کرنے خطروں پریشان غافل کرنیوالوں کے یاد
اللہ تعالی سے پس اگر خالی ہوا اوس سے پس نہیں خالی ہوگا غفلت اور قصور سے جاننے
میں اللہ عز وجل اوسکی صفتوں اور اوسکے کاموں سے یہ ہر ایک مومنوں کے درجوں کے قدر پر
ہے اون کے احوال اور
مقامات میں پس
ہر ایک حال
کیلیئے

طَاعَاتٌ وَذُنُوبٌ وَحُدُودٌ وَشُرُوطٌ فَحِفْظُهَا طَاعَةٌ وَتَرْكُهَا وَالْغَفْلَةُ عَنْهَا ذَنْبٌ فَيَحْتَاجُ إِلَى تَوْبَةٍ وَهُوَ الرُّجُوعُ عَنِ التَّعْوِيجِ الَّذِي وُجِدَ إِلَى سُنَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ الَّذِي شُرِعَ لَهُ وَمَقَامٍ أُقِيمَ فِيهَا وَمَنْزِلَةٍ مُهِّدَتْ لَهُ فَالْكُلُّ مُفْتَقِرٌ إِلَى التَّوْبَةِ وَإِنَّمَا يَتَفَاوَتُونَ فِي الْمَقَادِيرِ فَتَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَتَوْبَةُ خَاصِّ الْخَاصِّ مِنْ رُكُونِ الْقَلْبِ إِلَى مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَكَمَا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ النُّورِيُّ التَّوْبَةُ أَنْ تَتُوبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَشَتَّانَ بَيْنَ تَائِبٍ يَتُوبُ مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنْ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ إِلَى غَيْرِ خَالِقِ الْبَرِيَّاتِ فَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَسْتَغْنُوا عَنِ التَّوْبَةِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَآدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا تَطَايَرَتِ الْحُلَلُ عَنْ جَسَدِهِ وَبَدَتْ عَوْرَتُهُ وَبَقِيَ التَّاجُ وَالْإِكْلِيلُ عَلَى رَأْسِهِ فَاسْتَحْيَى أَنْ يَرْتَفِعَا عَنْهُ فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ التَّاجَ عَنْ رَأْسِهِ وَالْإِكْلِيلَ عَنْ جَبِينِهِ وَنُودِيَ هُوَ وَحَوَّاءُ أَنِ اهْبِطَا مِنْ جِوَارِي فَإِنَّهُ لَا يُجَاوِرُنِي مَنْ عَصَانِي فَالْتَفَتَ إِلَى حَوَّاءَ بِالْحَيَاءِ وَقَالَ لَهَا هٰذَا أَوَّلُ شُؤْمِ الْمَعْصِيَةِ أُخْرِجْنَا مِنْ جِوَارِ الْحَبِيبِ فَأُحْوِجْنَا إِلَى التَّوْبَةِ وَالتَّضَرُّعِ وَالْافْتِقَارِ وَالْاسْتِكَانَةِ وَالذِّلَّةِ مِنْ بَعْدِ عَيْشٍ قَارٍّ وَظِلِّ الْمُلْكِ الْعَظِيمِ وَالْفَضْلِ الْكَبِيرِ وَالْعِزِّ وَالدَّلَالِ وَارْتِفَاعِ الْمَنْزِلَةِ فِي أَشْرَفِ الْأَمْكِنَةِ وَأَطْهَرِهَا ..... وَأَمْنَعِهَا وَأَقْرَبِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَلَوِ اسْتَغْنَى أَحَدٌ عَنِ التَّوْبَةِ وَأَمِنَ مِنَ الْعَدُوِّ وَشُؤْمِ النَّفْسِ وَوَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ وَمَكَائِدِهِ وَاغْتَرَّ بِشَرَفِ الْمَكَانِ وَطَهَارَتِهِ وَالْقُرْبِ

عباد تیں اور گناہ اور حدیں اور شرطیں ہیں پس اونکا نگاہ رکہنا عبادت ہی اور اونکا ترک کرنا اور غفلت کرنی اون سی گناہ ہی پس وہ محتاج ہوتا ہے توبہ کیطرف اور وہ رجوع کرتا ہے اوس کجی سی کہ پائی گئی طرف طریقوں راستے سیدہی کی جو اوسکے لیئے شریعت بنایا گیا ہے اور ہر مقام کیطرف جسمیں وہ کہڑا کیا گیا ہے اور اوس منزل کیطرف جو اوسکی لیئے بچہائی گئی ہے پس ہر ایک محتاج ہے توبہ کیطرف اور سوا اسکے نہیں کہ وہ فرق رکہتے ہیں مقداروں میں پس عوام کی توبہ گناہوں سی ہے اور خاصوں کی توبہ غفلت سی اور توبہ خاص الخاص کی دل کے جہکنے سے ہے طرف ما سوا اللہ عزوجل کے جیسے کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے عامیوں کی توبہ گناہوں سی ہی اور توبہ خاصوں کی غفلت سی اور جیسے کہا ابو الحسن نوری نے توبہ یہ ہی کہ تو رجوع کرے ہر ایک چیز سے اللہ عزوجل کی سوا سے پس فرق ہے درمیان توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے غلطیوں سی اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے غفلتوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے دیکہنے سے نیکیوں کے اور اس توبہ کرنیوالے کے کہ توبہ کرتا ہے دل کے آرام پکڑنے سے طرف غیر پیدا کرنیوالے کے مخلوقات سی پس حضرت انبیا علیہم السلام نہیں بے پروا ہوئی توبہ کیا تو نہیں دیکہتا اوس روایت کی طرف کہ کیگئی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا البتہ ڈہانپا جاتا ہے میرے دل پر اور تحقیق میں البتہ بخشش مانگتا ہوں اللہ عزوجل سی ہر دن اور رات میں ستر بار اور حضرت آدم علیہ السلام نے جب کہالیا منع کیئے ہوئے درخت سی اور اڑ گئے کپڑے بہشتی آپکے بدن پر سے اور ظاہر ہوگئی آپ کی شرمگاہ اور باقی رہ گیا تاج اور اکلیل آپکے سر پر پس آپنے حیا کیا اس سی کہ وہ دونوں اونسے اوٹہائے جاویں پس آئے آپکے پاس حضرت جبریل علیہ السلام پس لیلیا تاج اونکے سر پر سی اور اکلیل اونکی پیشانی سی اور پکارے گئے وہ اور حوا یہ کہ تم دونوں اوتر جاؤ میری پڑوس سی کیونکہ میری پڑوس میں نہیں رہتا جو میری نافرمانی کرتا ہی پس نگاہ کی حضرت آدم نے حضرت حوا کیطرف شرمندگی سی اور کہا اس سی یہ پہلی شامت گناہ کی ہی کہ ہم نکالے گئے دوست کی پڑوس سی پس ہم محتاج کیئے گئے طرف توبہ اور عاجزی اور زاری اور مسکینی ظاہر کرنے اور خواری کے بعد عیش ٹہنڈی کے اور اس بادشاہی بڑی اور فضل بڑی کے اور عزت اور ناز اور بلندی مرتبہ کے بڑی بزرگ جگہہ میں سب جگہوں سی اور اونکی بڑی پاک اور بڑی بیخوف اور بڑی نزدیک جگہہ سی طرف اللہ تعالی کے پس اگر بے پرواہ ہوتا کوئی توبہ سے اور بیخوف ہوتا دشمن سی اور نفس کی شامت اور شیطان کے وسواس اور اوسکے فریبوں سی اور مغرور ہوتا جگہہ کی بزرگی اور اپنے پاک ہونے اور نزدیک ہونے سے

إِلَى اللّٰهِ وَذُنُوْمَنْزِلَتِهِ لَكَانَ ذٰلِكَ حَقِيْقًا بِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ يَسْتَغْنِ عَنِ التَّوْبَةِ حَتّٰى تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لِتَوْبَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلٰى
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَنَّئَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ فَهَبَطَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَمِيْكَائِيْلُ وَإِسْرَافِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالُوْا يَا آدَمُ قَرَّتْ
عَيْنَاكَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ آدَمُ يَا جِبْرَئِيْلُ فَإِنْ كَانَ
بَعْدَ هٰذِهِ التَّوْبَةِ سُؤَالٌ فَأَيْنَ مَقَامِيْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ
يَا آدَمُ وَرَّثْتَ ذُرِّيَّتَكَ التَّعَبَ وَالنَّصَبَ وَوَرَّثْتَهُمُ التَّوْبَةَ
فَمَنْ دَعَانِيْ مِنْهُمْ لَبَّيْتُهُ كَمَا لَبَّيْتُكَ وَمَنْ سَأَلَنِيْ مِنْهُمُ الْمَغْفِرَةَ
لَمْ أَبْخَلْ عَلَيْهِ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ يَا آدَمُ وَأَحْشُرُ التَّائِبِيْنَ
مِنَ الذُّنُوْبِ فِي الْجَنَّةِ وَأُخْرِجُهُمْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ فَرِحِيْنَ
ضَاحِكِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ وَدُعَاؤُهُمْ مُسْتَجَابٌ وَكَذٰلِكَ
تَوْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَغْرَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى
أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بِدَعْوَتِهِ [illegible]
إِيَّاهُ [illegible] لِذٰلِكَ وَهُوَ آدَمُ الثَّانِيْ [illegible]
الْخَلَائِقِ [illegible] عَلٰى مَا قِيْلَ إِنَّهُ [illegible] الَّذِيْنَ كَانُوْا
[illegible] مِنَ النَّاسِ [illegible]
[illegible]
قَالَ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَإِنْ
لَا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ أَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ مَعَ
[illegible] وَاصْطِفَاءِ اللّٰهِ لَهُ بِخُلَّتِهِ وَجَعْلِهِ أَبًا لِلْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ كَمَا رُوِيَ أَنَّهُ [illegible] مِنْ وَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ
أَرْبَعَةُ آلَافِ نَبِيٍّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ حَتّٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ وَلَدِهِ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَسْتَغْنِ عَنِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِكَانَةِ وَالْاِفْتِقَارِ إِلَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ
هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ

طرف اللہ تعالیٰ کی اور اپنے مرتبہ کی نزدیکی سے تو البتہ یہ لائق تھا ساتھ حضرت آدم
علیہ السلام کے [illegible] توبہ سے و بیشک توبہ قبول کی اللہ نے اونہیں کی طرف
اللہ عزوجل کی پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے پس تھے قبول کی اللہ نے اوسپر
بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ روایت کیگئی ہے حسن بن علی سے کہ کہا
جب توبہ قبول کی اللہ نے آدم علیہ السلام پر تو مبارکباد دی انکو فرشتوں نے
پس اوترے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل و حضرت اسرافیل علیہما السلام
پس کہا اے آدم تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اللہ کی توبہ قبول کرنے سے تجھپر
پس کہا حضرت آدم نے اے جبرئیل پس اگر ہو بعد اس توبہ کے سوال پس کہاں ہوگی
میری جگہہ پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے اے آدم تونے ورثہ دیا اپنی اولاد کو تکلیف
اور مشقت کا اور تونے ورثہ دیا انکو توبہ کا بھی پس جو کوئی پکاریگا مجھکو ان
میں سے تو میں اسکو قبول کرونگا جیسے مینے تجھے قبول کیا ہے اور جو کوئی
مجھسے مانگیگا انمیں سے بخشش تو میں بخل نہ کرونگا اوسپر پس تحقیق میں قریب
ہوں قبول کرنیوالا اے آدم اور میں اکٹھا کرونگا ان سے جو توبہ کرنیوالوں کو بہشت
میں اور انکو نکالونگا اونکی قبروں سے خوشحال ہنستے خوش اور اونکی دعا قبول کیگئی ہے
اور اسیطرح حضرت نوح علیہ السلام نے [illegible] غرق کر دیا اللہ تعالیٰ نے مشرق
اور مغرب [illegible] آبرو پر غیرت کرنے سے اور سبب اونکی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] باوجود اس مرتبہ کے حضرت نوح نے عرض کیا اے میرے پروردگار تجھسے
پناہ لیتا ہوں [illegible] کہ تجھ سے میں سوال کروں جسکا مجھکو علم نہو اور اگر تو مجھکو نہ بخشیگا
اور رحم نہ فرماویگا تو میں نقصان پانیوالوں میں سے ہو جاونگا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی کے اور اللہ کا اسکو پسند کرنیکا اپنی دوستی کے لیے اور انکو
کرنے کے لیے نبیوں اور مرسلوں کا باپ جیسے روایت کیگئی ہے کہ تحقیق پیدا کیگئی اونکی
اولاد سے اور اون کی اولاد کی اولاد سے چار ہزار پیغمبر آپ پر اور اون سب پر سلام ہو
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو باقی رہنے والی یہانتک کہ ہمارے نبی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکی اولاد میں سے ہیں اور حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور سلیمان
علیہم السلام وغیرہم بھی نہیں بے پروا ہوئے توبہ سے اور عاجزی ظاہر کرنے اور محتاج ہونے سے طرف
اللہ عزوجل کی پس کہا وہ شخص کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھکو اور وہ جو
کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے مجھکو اور جب بیمار ہوتا ہوں پس وہی . . . .

ثم يحيين والذي اطمع ان يغفر لي خطيئتي يوم الدين
الاية وقوله عز وجل وارنا مناسكنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم وموسى عليه السلام مع جلالة قدره
واصطفاء الله له للرسالة والكلام واصطناعه لنفسه و
القائه المحبة عليه وتاييده له بالمعجزات الباهرات من اليد
والعصا والايات التسع والاشياء التي كانت له في التيه من
عمود النور بالليل والمن والسلوى وغير ذلك من الايات التي
لم تكن لاحد من الانبياء قبله قال رب اغفر لي ولاخي و
ادخلنا في رحمتك وانت ارحم الراحمين وداود النبي صلى الله
عليه وسلم مع جلالة قدره واعطاء الله له ذلك الملك
العظيم كان حراسه ثلاثة وثلاثين الف حارس وكان
اذا قرء الزبور اصطفت الطير على راسه ووقف الماء
عن جريانه وحدته واصطفت الانس والجن حوله و
السباع والهوام كذلك لا يؤذي بعضها بعضا وتسبح
الجبال بتسبيحه والين له الحديد لرزقه اجلالا
لقدره وصيانة لامره فبكى اربعين يوما وهو ساجد
حتى نبت العشب من دموعه فرحمه الله تعالى وتاب
عليه حتى قال عز وجل فغفرنا له ذلك وان له عندنا
لزلفى وحسن مآب وسليمان بن داود عليهما السلام مع
ملكه العظيم وريحه المسخرة له غدوها شهر ورواحها
شهر والملك الذي لا ينبغي لاحد من بعده لما عوقب على خطيئته
من اجل التمثال الذي عبد في داره اربعين يوما من غير علمه
فسلب ملكه منه اربعين يوما فهرب تائها على وجهه و
كان يسال بكفيه فلا يطعم فاذا قال اطعموني فاني سليمان
بن داود شج راسه وضرب واهين وكذب ولقد استطعم
يوما من بيت فطرد وبزقت امراة على وجهه وروي انه
ذات يوم اخرجت عجوز جرة فيها بول وصبته على
راسه فبقي في الذل على ذلك الى ان اخرج الله له الخاتم
من بطن حوت فلبسه حين انتهت الاربعون يوما من

پھر جلاویگا مجھکو اور وہ شخص کہ امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشیگا خطا میری قیامت کے دن
آخر ایک آیت تک اور فرمودہ اللہ عزوجل کا اور دکھا ہمکو طریق عبادت ہماری کی اور پھر آ ہم پر
تحقیق تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان اور حضرت موسے علیہ السلام باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی اور
اللہ کے اوسکو پسند کرنیکی اپنی پیغمبری اور کلام اور اپنی ذات کے لیے دوست پسند کرنے کے اور
اوسپر محبت ڈالنے کے اور باوجود اللہ کی قوت دینے کے اوسکو ساتھ معجزوں کے جیسے سفید ہاتھ
اور عصا اور نو آیتیں اور اور چیزیں کہ تہیں اوسکے لیے جنگل میں جیسے نور کا ستون رات
کو اور من اور سلوی وغیرہ اون معجزوں سے کہ نہ تہے واسطے کسی پیغمبر کے اونسے پہلے پیغمبروں
میں سے کہتے تہے ای میرے پروردگار بخش مجھکو اور میرے بہائی کو اور داخل کر ہمکو
اپنی رحمت میں اور تو بہتر رحم کرنیوالوں سے اور حضرت داؤد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی کے اور باوجود اللہ کے اوسکو بڑا ملک دینے کے کہتے اوسکے پاسبان
تینتیس ہزار اور جب آپ پڑھا کرتے تہے زبور کو تو صف باندہ لیتے تہے جانور آپکے
سر پر اور ٹہیر جاتا پانی اپنے بہنے سے اور تیزی سے اور صف باندہ لیتے تہے آدمی
اور جن آپکے گرد اور درندے اور گزندے بہی اسطرح نہ ایذا دیتا اونکا بعض بعض کو
اور تسبیح کہتے پہاڑ آپکی تسبیح کے ساتھ اور نرم کیا گیا آپ کے لیے لوہا آپ کی روزی
کے واسطے آپکے مرتبہ کی بزرگی اور آپ کے کام کی نگہبانی کو پس وہ روتے رہے
چالیس دن سجدے میں یہانتک کہ گہانس اُگ آیا اونکے آنسوؤں سے پس رحمت
فرمائی آپ پر اللہ تعالی نے اور توبہ قبول کی آپ پر یہانتک کہ فرمایا اللہ عزوجل نے
پس ہمنے بخشا اوسکو واسطے یہ اور تحقیق اوسکے واسطے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور
اچھی جگہ پہر جانے کی اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام باوجود اپنی بادشاہی
بڑی کے اور باوجود آپ کے لیے ہوا تابع ہونے کے اوسکی صبح کی سیر ایک مہینا تہا اور
اسکی شام کی سیر ایک مہینہ تہا اور باوجود ایسی بادشاہی کے کہ نہیں لائق کسی کو آپکے
بعد جب عذاب کیے گئے اون کے اوس گناہ پر کہ بسبب تصویر کے تہا کہ پوجی گئی اونکے
گہر میں چالیس دن تک بغیر معلوم ہونے کے اونکو پس چہینی گئی بادشاہی اونکی
چالیس دن پس بہاگ گئے حیران اپنے طریق پر اور وہ اپنے دونو ہاتہوں سے مانگتے
تہے پس کہانا نہ کہلائے جاتے پس جب کہتے مجہے کہانا کہلاؤ میں سلیمان بن داؤد ہوں
تو اونکا سر پہوڑا جاتا اور پیٹے جاتے اور اہانت کیے جاتے اور جہٹلائے جاتے اور
تحقیق کہانا مانگا ایک دن ایک گہر سے پس ہانک دیے گئے اور تہوکدیا ایک عورت نے آپکے منہ
پر اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق ایکدن نکالا ایک عورت نے ایک کوزہ جسمیں بول تہا
اور ڈالدیا اوسکو آپکے سر پر پس رہے آپ خواری میں اسی حال پر یہانتک کہ نکالی اللہ تعالی نے
آپکے لیے انگوٹھی مچھلی کے پیٹ سے پس آپنے اوسکو پہن لیا جب پوری ہوچکے چالیس دن

آيات العفو به ثم جاءت الطير حينئذ فعكفت عليه وجاءت
الجن والشياطين والوحوش فاجتمعت حوله فلما عرفه
الذين أهانوه وضربوه اعتذروا إليه مما جرى منهم إليه من
الإساءة فقال لا ألومكم فيما صنعتم من قبل ولا أحمدكم
الآن فيما تصنعون فإن هذا أمر من عند ربي فلا بد لي منه
فتاب الله عليه ورد إليه ملكه وأكثر موئله ومرجعه
عليه السلام فإذا كان هؤلاء السادات الكبراء القادة
ولاة الخلق والشرع وخلفاء الله في خلقه حالهم كذلك
فما حالك واغترارك يا مسكين وأنت في دار الغرور
في أقطاع الشياطين محيط بك جنود الأعداء من الخلق
والهواء والنفس والشهوات والإرادات والوساوس
وتزيين الشيطان وتحسينه واغتررت بالعبادات الظاهرة
من الصوم والصلوة والزكوة والحج وكف الجوارح
عن المعاصي الظاهرة وباطنك عار عن العبادات الباطنة
صفر عنها من الورع والتأني والتقوى والزهد والصبر
والرضاء والقناعة والتوكل والتفويض واليقين وسلامة
الصدر وسخاوة النفس ورؤية المنة والنية والإحسان
وحسن الظن وحسن الخلق وحسن المعاش وحسن المعرفة
وحسن الطاعة والصدق والإخلاص ونحو ذلك مما يطول
شرحه بل أنت مشحون ممتلئ بأخلاق قبيحة وأمهات
الذنوب التي منها يتفرع كل محنة وداهية وكل بلية
مهلكة موبقة في الدنيا والآخرة من خوف الفقر والتسخط
لقدر الله عز وجل والاعتراض عليه في قضاءه في خلقه
والتهمة له في ذلك والشك في وعده والغل والحقد
والحسد والغش وطلب العلو والمنزلة وحب الثناء والحمد
وحب الجاه في الدنيا والرضاء بها والطمأنينة إليها و
التكبر على عباد الله والتعظم عليهم والشموخ بالأنف كما قال
تعالى وإذا قيل له اتق الله أخذته العزة بالإثم والغضب
والحمية والأنفة وحب الرياسة والعداوة والبغضاء

عذاب کی دنوں سی بن آگئی جانور اوسیوقت پس کہڑی ہوگئے آپپر اور آگئے جن اور
شیطان اور جنگل کی جانور پس جب پہچانا آپ کو اون لوگوں نے جنہوں نے آپکی اہانت کی
تہی اور آپ کو مارا تہا عذر کرنے لگے آپسے اوس برائی کا جو ان سے آپ کیطرف جاری
ہوئی تہی پس آپنے کہا میں تمہیں ملامت نہیں کرتا ہوں اسمیں جو تمنے کیا اوس سے پہلے
اور نہ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں اب اسمیں جو تم کرتے ہو کیونکہ یہ ایک امر تہا میرے
رب کی پاس سی ہین نہیں چارہ تہا مجھکو اوس سی پس توبہ قبول کی اللہ نے اسپر
اور پہیر دیا اونپر ملک انکا اور بہت کی اونکی پناہ کی جگہہ اور پہرنے کی جگہہ آپ
پر سلام ہو پس جب ان سرداروں بزرگوں پیشواؤں حاکموں مخلوق کی اور شرع کی
والیوں اور اللہ کی خلیفوں کا حال ایسا ہو پس کیا ہے حال تیرا اور مغرور ہونا تیرا
ای مسکین حالانکہ تو دہوکی گھر میں شیطانوں کی جاگیروں میں ہے گہیرنیوالی ہین تجھکو
لشکر دشمنوں کی خلقت اور ہوا اور نفس اور خواہشیں اور ارادی اور وسوسے
اور شیطان کی زینت دینے اور اسکو اچھے دکھلانے سے اور تو مغرور ہوا ہے عبادتوں
ظاہری پر روزی اور نماز اور زکوۃ اور حج اور اپنے اعضاؤں کی روکنے ظاہری گناہوں
سے اور تیرا باطن ننگا ہے باطنی عبادتوں سے خالی ہے اون سے حرام کے بچنے
اور پرہیزگاری اور آہستگی اور دنیا کے ترک کرنے سے اور صبر اور رضا بقضا
اور تہوڑے پر راضی ہونے اور توکل اور سپرد کرنے اور یقین اور سینہ کی سلامتی سے اور نفس
کی سخاوت اور اللہ کی احسان دیکہنے اور نیت اور نیکی کرنے سے اور اچھے گمان کرنے اور
خلق اچھا کرنے اور صحبت اچھی رکھنے سے اور اچھی معرفت اور اچھی عبادت اور سچ اور
اخلاص اور انکی سوا ان باتوں سے جنکا بیان کرنا لنبا ہے بلکہ وہ تیرا باطن پر ہے
بھرا ہوا ہے بری خصلتوں اور گناہ کی ماؤں سے جنسے پہونچتی ہے ہر ایک تکلیف
اور بلا اور وہ ہر ایک بلا مہلک ہلاک کرنیوالی ہے دنیا اور آخرت میں جیسے محتاجی سے
ڈرنا اور غصے ہونا اللہ عز وجل کی تقدیر پر اور اعتراض کرنا اللہ تعالی پر اللہ کی
قضا میں اوسکی مخلوق میں اور تہمت دینے اسکو اس قضا میں اور شک کرنا
اوسکی وعدے میں اور ناخوشی اور کینہ اور حسد کرنا اور دہوکا دینا اور بلند مرتبہ
چاہنا اور پیاری رکھنی اپنی تعریف اور شاباش اور دوست رکھنا بلند مرتبے کو
اور اوسپر راضی ہونا اور آرام پکڑنا اسکی طرف اور تکبر کرنا اللہ کی بندوں پر
اور انپر اپنی بڑائی جاننی اور ناک چڑہانا جیسے فرمایا اللہ تعالے نے اور جب کہا جاتا
واسطے اوسکے ڈر تو اللہ سے پکڑتی ہے اسکو عزت ساتھ گناہ اور غصہ کرنا اور پاس رکھنا
اور عار رکھنی اور پیاری رکھنی سرداری اور دشمنی اور بغض

وَالطَّمَعِ وَالْبُخْلِ وَالشُّحِّ وَالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْفَرَحِ وَالْأَشَرِ
وَالْبَطَرِ وَالتَّعْظِيمِ لِلْأَغْنِيَاءِ وَالْاِسْتِهَانَةِ بِالْفُقَرَاءِ وَالْفَخْرِ
وَالْخُيَلَاءِ وَالتَّنَافُسِ فِي الدُّنْيَا وَالْمُبَاهَاتِ بِهَا وَالرِّيَاءِ
وَالسُّمْعَةِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْحَقِّ اسْتِكْبَارًا وَالْخَوْضِ فِيمَا
لَا يَعْنِي وَكَثْرَةِ الْكَلَامِ مِنْ غَيْرِ نَفْعٍ وَالتِّيهِ وَالصَّلَفِ وَالتَّجَسُّسِ
أَحْوَالِ الْغَيْرِ وَتَرْكِ حَالَتِكَ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَجُعِلَتْ عِبَادَتُكَ
فِي حِفْظِهَا وَالتَّمَلُّكِ وَالْاِقْتِدَارِ وَالتَّهَاوُنِ فِي أَمْرِ اللّٰهِ وَ
التَّوْقِيرِ لِلْمَخْلُوقِينَ وَالْمُدَاهَنَةِ لَهُمْ وَالْعُجْبِ بِالْأَعْمَالِ
وَحُبِّ الْمَدْحِ بِمَا لَمْ تَفْعَلْهُ وَالْاِشْتِغَالِ بِعُيُوبِ الْخَلْقِ
وَالتَّعَامِي عَنْ عُيُوبِكَ وَنِسْيَانِ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَإِضَافَتِهَا
إِلَى نَفْسِكَ وَإِلَى الْخَلْقِ الَّذِينَ هُمْ مُسَخَّرُونَ آلَةً لِتِلْكَ النِّعْمَةِ
وَالْوُقُوفِ مَعَ الظَّاهِرِ وَالتَّقَاعُدِ عَنِ النَّظَرِ فِي الْأُصُولِ
وَحِفْظِ الْحُدُودِ وَوَضْعِ الشَّيْءِ فِي مَحَلِّهِ وَإِيثَارِ الْفَرَحِ
وَبُغْضِ الْحُزْنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ مِنْ خَرَابِ الْقَلْبِ وَخُرُوجِ
الْخَشْيَةِ مِنْهُ وَبُعْدِهِ إِطْفَاءُ نُورِ الْحِكْمَةِ وَبِتَزَايُدِهِ يَتَحَقَّقُ
قُرْبُ الرَّبِّ وَالْأُنْسُ بِهِ وَالْاِسْتِمَاعُ إِلَيْهِ وَالْفَهْمُ مِنْهُ وَ
الْاِسْتِغْنَاءُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ وَالسَّعَادَةِ الْأَبَدِيَّةِ وَالنَّجَاةِ
السَّرْمَدِيَّةِ وَالنِّعْمَةِ الْكُلِّيَّةِ وَمَشْغُوفٌ بِالْاِنْتِصَارِ لِلنَّفْسِ
إِذَا نَالَهَا الذُّلُّ الَّذِي دَوَاؤُهَا فِيهِ وَسَعَادَتُهَا بِهِ وَدُخُولُهَا
فِي زُمْرَةِ أَحْبَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَصْفِيَائِهِ وَخُلَصَائِهِ وَشُهَدَائِهِ
وَعُلَمَائِهِ وَالْعَارِفِينَ بِمَجَارِي أَقْدَارِهِ وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِضَعْفِ الْاِنْتِصَارِ لِلْحَقِّ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ
وَأَنْصَارِ دِينِهِ وَأَوْلِيَائِهِ الْقَائِمِينَ بِحُجَّتِهِ الدَّاعِينَ لِلْخَلْقِ
إِلَى طَاعَتِهِ الْمُحَذِّرِينَ لِنِقْمَتِهِ وَنَارِهِ بِتَذْكِيرِهِمْ لِأَيَّامِهِ
الْمُرَغِّبِينَ فِي رَحْمَتِهِ وَجَنَّتِهِ وَبِاتِّخَاذِ الْإِخْوَانِ فِي الْعَلَانِيَةِ
مَعَ عَدَاوَتِكَ إِيَّاهُمْ فِي السِّرِّ وَالْإِعْرَاضِ عَنْ مُوَافَقَةِ
الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ الْمُنْكَسِرِينَ الْقُلُوبِ وَالْأَفْئِدَةِ الَّذِينَ
هُمْ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ الْمُطْمَئِنُّونَ إِلَيْهِ لِلَّاذَةِ
لِلشِّدَّةِ الْمُدَاوِمُونَ عَلَى الْخِدْمَةِ الْمُتَنَعِّمُونَ بِالْمِنَّةِ

اور طمع اور بخل اور بڑا بخل اور رغبت کرنی اور ڈرنا اور خوشی کرنا اور اکڑنا اور بڑائی
کرنی اور بڑائی کرنی اور بڑا جاننا غنیوں کو اور حقیر جاننا فقیروں اور فخر اور تکبر
کرنا اور رغبت کرنی دنیا میں اور فخر کرنا اس پر اور عمل دکھلانا اور سنانا اور منہ پھیرنا
حق سے تکبر کر اور خوض کرنا جس میں فائدہ نہ ہو اور بہت کلام کرنا بے فائدہ اور تکبر کرنا
اور لاف مارنی اور غیر کے احوال آزمانا اور اپنا حال چھوڑنا جس پر تو ہے حالانکہ
کیگئی ہے تیری عبادت اپنے حال کی نگاہ رکھنے اور مالک ہونی اور طاقت رکھنی میں
اور سستی کرنی میں اور اللہ تعالی کے کام میں اور عزت کی مخلوقات کے لیے اور انکو لیے دینی
سستی کرنی اور اچھا جاننا اپنے کاموں کو اور اپنی تعریف دوست رکھنی اس پر جو تو نے نہ کیا ہو اور
مشغول ہونا لوگوں کے عیبوں میں اور اندھے ہونا اپنے عیبوں سے اور بھولنا اللہ تعالی کی نعمت کا
اور اسکا نسبت کرنا اپنے نفس کیطرف یا لوگوں کیطرف کہ وہ مسخر کیے گئے اور ایک سبب ہیں
اس نعمت کے لیے اور کھڑا ہونا ظاہر پر اور بیٹھنا نظر کرنے سے اصول میں اور بیٹھنا حدوں
کے نگاہ رکھنے اور ہر ایک چیز کو رکھنے سے اسکے محل میں اور پسند کرنا خوشی کا اور برا
جاننا غم کا جس کے پیچھے سے خراب ہونا ہے دل کا اور نکل جانا ہے ڈر کا دل سے دور
اس ڈر کے دور ہونے سے گل ہونا ہے نور حکمت کا اور اس ڈر کے زیادہ
ہونے سے ثابت کرتا ہے پروردگار کی نزدیکی کا اور دل لگنا اس سے اور
کان رکھنا اسکی طرف اور سمجھنا اس سے اور بے پرواہ ہونا ساتھ
اسکے تمام خلقت سے اور نیک بختی ہمیشہ کی اور نجات ہمیشہ کی اور نعمت پوری ہے اور
بھرا ہوا ہے تیرا باطن مدد کرنے سے نفس کیلیے جب اسکو پہونچی ذلت جسمیں نفس کی دوا
ہے اور اسکی نیک بختی ہے جسمیں اور جس سے ہوا اسکا داخل ہونا گروہ میں اللہ تعالی کے پیاروں
اسکے برگزیدوں میں اور اسکے خالصوں اور اسکے شہیدوں اور اسکے عالموں اور اسکی تقدیر
کو جاری ہونے کو محل پہچانتے والوں اور اسکے پیغمبروں علیہم السلام کے ابدالوں کے اور تیرا باطن
بھرا ہوا ہے اللہ جل جلالہ کے لیے مدد کرنیکے ضعف سے اور اسکے دین کی مددگاروں اور دوستوں
کی مدد کرنے سے جو قائم ہیں اسکی حجت پر بلاتے ہیں لوگوں کو اسکے عبادت کیطرف ڈراتے ہیں
اسکے غصے اور آگ سے انکو یاد کرانے سے اسکی پکڑ کے دنوں کی ترغیب دیتے ہیں اللہ کی
رحمت اور اسکے بہشت میں اور بھائی بنانے سے ظاہر میں باوجود تیری دشمن رکھنے کی
انکو باطن میں اور منہ پھیرنے کے پسندیدہ نیکوں کی موافقت سے کہ ٹوٹنے والے ہیں دلوں
کو جو پاس بیٹھنے والے ہیں رحمن جل شانہ کے آرام پکڑنے والے ہیں طرف اسکی
لازم پکڑنے والے ہیں سختی کو ہمیشگی کرنیوالے
ہیں خدمت پر نعمت جاننے والے ہیں

الملابسون بالخلعة الموسومون بمخلصاء الرحمن رب
العزة الآمنون في الدنيا من دوران الدول والفتنة و
في القبور من شر هول المطلع والضغطة وفي القيمة من
طول الحساب والوحشة الخالدون في دار البقاء في
النعمة والسرور والبهجة والفرحة المخصوصون فيها
بكل ظريف ولطيف في كل ساعة ولحظة وطرفة واغتررت
ايضا بما خولت من الدنيا وما اطلقت فيها من القضاء و
اريحت من العناء فامنت من سلب العطاء والفضل و
النعم التي كانت لغيرك ثم انتقلت منه اليك ممن قدم
ومضى من فرعون وهامان وقارون وشداد وعاد و
قيصر وكسرى من الملوك الخالية والامم الفانية الذاهبة
الذين تلاعبت بهم الدنيا وغرتهم الاماني حتى جاء
امر الله وغرهم بالله الغرور وحيل بينهم وبين ما يشتهون
وجمعوا وفرق وقطع بينهم وبين ما خولوا واذيلوا
من عروشهم التي مهدوها لانفسهم واهبطوا عن المنازل
التي شيدوها وازيلوا عن العز الذي كانوا به ظفروا وعن
الملك الذي ادعوه وخيلوا فطولبوا بالودائع التي استودعوها
بالعواري التي استودعوها بالعواري التي استومنوها
فجاءهم من الله ما لم يكونوا يحتسبوا واوقفوا على مساوي
ما عملوا ونوقشوا على دقائق ما اقترفوا وحبسوا في
اضيق الحبوس التي في الدنيا لغيرهم حبسوا وشددوا
باشد الذي شددوا وعوقبوا بابلغ ما عاقبوا و
بالنار احرقوا وبايديهم وارجلهم فيها بالاغلال
غلوا ومن زقوم وضريع اطعموا ومن حميم سقوا ومن
طينة خبال تيمموا اما كانت لك بهؤلاء الماضين عبرة
وبالماسورين عن اهاليهم عظة عن ادعاء ما خلفوا
وسكنى ما بنوا وعنه احلوا اذ كانوا في بنائهم ذلك
جاروا وظلموا فكم من عرض هو ظهر وخد وناس
بحنيل نالوا وضربوا وكم من عين مسكين بائس فقير

پہننے والے ہیں خلعت کو نام رکہے گئے ہیں ساتہہ خالصان رحمن رب العزۃ کی بیخوف ہیں
دنیا میں پہرنے سے دولت کو اور فتنہ سے اور قبروں برزخ کے خوف اور قبر
کی گہوٹنے کی برائی سے او قیامت میں حساب اور تنہائی کے طول سے ہمیشہ
رہنے والے ہمیشگی گہر میں نعمت اور خوشی اور تازگی اور خوشنودی میں
خاص کیے گئے ہیں بہشت میں ہر ایک ظریف اور لطیف سے ہر گہڑی اور ہر
لحظہ او آنکہہ کے جہپکنے میں اور تو مغرور ہوا ہے نیز اس چیز سے کہ دیا گیا ہے
دنیا سے اور اس چیز سے کہ تو چہوڑا گیا ہے اسمیں قضا سے اور آرام دیا گیا
تکلیف سے پس تو بیخوف ہوگیا ہے چہینے جانے اس عطا اور فضل اور نعمتوں کے
کہ تیرے غیر کے لیئے نہیں پہر وہ پہنچیں ان سے تیری طرف ان لوگوں سے آگے
ہو گئے اور گذر گئے جیسے فرعون اور ہامان اور قارون اور شداد اور عاد اور روم
کے بادشاہ اور فارس کے بادشاہ ان بادشاہوں میں سے گذر گئے اور ان امتوں میں
سے فناہ ہوگئیں چلی گئیں جنکو کہیل کی دنیا نے اور جنکو دہوکا دیا آرزوؤں نے
یہانتک کہ آگیا حکم اللہ کا اور دہوکہا دیا ان کو ساتھ اللہ کے شیطان نے اور پردہ
ڈالا گیا درمیان انکے اور درمیان ان کی خواہشوں کے اور جو جمع کیا تہا اور دور کی
اور قطع کی گئی ان کی درمیان اور درمیان اسکے کہ وہ دئیے گئے تہے اور دور کیے
گئے اپنے بچہونوں سے جنکو اپنے لیئے بچہایا تہا اور اُتاری گئی ان جگہوں سے جنکو انہوں نے
مضبوط بنایا اور دور کیے گئے عزت سے جس سے انہوں نے فتح پائی تہی اور
ملک سے جسکا وہ دعوے اور خیال رکہتے تہے پس مانگے گئے وہ امانتیں جو انکو
سپرد کی گئیں تہیں اور وہ عاریتیں کہ امانت رکہی گئیں تہی پس آگیا انکے پاس اللہ
سے جسکا وہ گمان نہ رکہتے تہے اور کہڑے ہو گئے ہوں برائیوں پر اپنے کیئے کے اور جہگڑا کیے
گئے باریکیوں پر اپنے کسبوں کے اور قید کیے گئے نہایت تنگ قیدوں میں کہ دنیا میں
اپنے غیروں کو قید کرتے اور سختی کیے گئے اس سے زیادہ سختی میں کہ وہ سختی کرتے تہے اور عذاب
کیے گئے بہت زیادہ انکے عذاب کرنے سے اور آگ سے جلائے گئے اور انکے ہاتہوں
اور پاؤں میں اس آگ میں طوق ڈالے گئے اور زقوم اور ضریع سے کہانا دیئے
گئے اور گرم پانی پلائے گئے اور دوزخیوں کی پیپ سے دوبارہ پانی پلائے گئے
کیا نہیں ہوئی ہے تجہکو ان گذرنے والوں سے عبرت اور بند کیے گئوں میں اپنے گہروں سے
پشیمانی دعوے کرنے سے اس چیز کے کہ چہوڑ گئے اور رہنے کی جگہوں سے کہ بنائیں تہیں
اور اس سے جلا وطن کیے گئے جبکہ انہوں نے اس بنانے میں ظلم اور ستم کیا تہا پس کتنی
عزتیں اور پیٹہیں اور رخسار اور سروں کو اسوقت پہونچے تہے اور پیٹا تہا اور کتنی آنکہیں مسکین

ذَلِيلٍ اَبْكَوْا وَاَدْمَعُوْا وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ ذِي حَسَبٍ اَذَلُّوْا وَافْقَرُوْا
وَكَمْ مِنْ بِدْعَةٍ وَسُنَّةٍ سَيِّئَةٍ وَرَسْمٍ شَرَعُوْا وَرَسَمُوْا وَكَمْ مِنْ
قَلْبِ حَكِيمٍ لَبِيبٍ عَلِيمٍ كَسَرُوْا وَاَغْضَبُوْا وَكَمْ مِنْ دُعَاءٍ
وَنَحِيبٍ وَصَوْتٍ حَزِيْنٍ فِي جُنْحِ اللَّيْلِ مِنْ اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ
بِظُلْمِهِمْ اِلَى الرَّحْمٰنِ رَفَعُوْا شِكَايَةً مِنْهُمْ اِلَيْهِ فِي كَشْفِ مَا
بِهِمْ اِذْهُمْ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطُوْا فَانْتَدَبَتْ لِذٰلِكَ الْمَلٰئِكَةُ
الْكِرَامُ وَاِلَيْهِ بَادَرُوْا اِلَى الْمَلِيْكِ الْعَظِيْمِ الْمُنْصِفِ غَيْرِ
الْجَائِرِ وَصَلُوْا وَانْتَهَوْا فَنَظَرَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ بِمَا
فِي صُدُوْرِهِمْ وَالْخَبِيْرُ بِمَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ فِيْمَا اشْتَكَوْا
وَمِنْهُ ضَجُّوْا فَاَجَابَهُمُ الْعَزِيْزُ الْجَلِيْلُ لَاَنْصُرَنَّكُمْ وَلَوْ بَعْدَ
حِيْنٍ فَجَعَلَهُمْ حَصِيْدًا فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ فَقَوْمٌ
بِالْغَرَقِ وَقَوْمٌ بِالْخَسْفِ وَقَوْمٌ بِالْحَصَبِ وَقَوْمٌ بِالْقَتْلِ
وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ فِي الصُّوَرِ وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ بِالْمَعَانِي بِاَنْ
جَعَلَ قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً كَالْحِجَارَةِ الصَّمَّاءِ فَطَبَعَ عَلَيْهَا
بِطَابَعِ الْكُفْرِ وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِ الشِّرْكِ وَالرَّيْنِ وَالْغِطَاءِ
وَالظُّلْمَةِ فَلَمْ يَلِجِ الْاِسْلَامُ وَلَا الْاِيْمَانُ ثُمَّ اَخَذَهُمْ
اَخْذَةً رَابِيَةً وَبَطَشَ بِهِمْ بَطْشَةَ الْجَبَّارِ فَاَدْخَلَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا
فَهُمْ اَبَدًا فِي نَكَالٍ وَجَحِيْمٍ وَطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ وَعَذَابٍ
اَلِيْمٍ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لَا يَمُوْتُوْنَ
فِيْهَا وَمِنْهَا لَا يَخْرُجُوْنَ لَا غَايَةَ لِوَبَالِهِمْ وَلَا مُنْتَهٰى لِثُبُوْرِهِمْ
وَلَهُمْ فِيْهَا مَعِيْشَةٌ ضَنْكًا لَا يَتَخَلَّصُ اِلَيْهِمْ رَوْحٌ وَ
لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ نَفَسٌ وَلَا رُوْحٌ اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُهُمْ وَ
اَصْوَاتُهُمْ وَتَشَتَّتَتْ قُلُوْبُهُمْ فِي حُلُوْقِهِمْ وَخَرِسَتْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَقِيْلَ لَهُمُ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ فَاحْذَرْ يَا مِسْكِيْنُ
اَنْ تَفْعَلَ بِاَفْعَالِهِمْ اَوْ تَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِمْ فَتَقْفُوْ اٰثَارَهُمْ
فَتَمُوْتَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ وَتُؤْخَذَ عَلٰى غَفْلَةٍ وَغِرَّةٍ مِنْ
غَيْرِ اَنْ تُمَهِّدَ لِنَفْسِكَ عُذْرًا وَتُعِدَّ لَكَ جَوَابًا وَمَخْلَصًا
وَتُقَدِّمَ بِهَا زَادًا وَمَجَازًا فَيَحِلَّ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ النَّكَالِ

ذلیلوں کی رلائیں اور انکو آنسو بہائی تھی اور کتنے غنیوں بزرگی والوں کو اونہوں نے ذلیل
کیا اور فقیر کیا اور کتنی بدعتیں اور بُرے طریقے اور رسمیں نکالیں اور رسمیں ڈالیں اور کتنے
دل حکمت والوں داناؤں جاننے والوں کو توڑا اور غصے کیا اور کتنی دعائیں اور غم کی
آوازیں اور آوازیں دردناک رات کی اندہیرے میں صاحبان دلوں سے انکے
ظلم سے رحمن کیطرف اوٹہائیں شکایت کر کر ان سے طرف اسکی دور کرنے میں اس
چیز کے کہ ان کو پہونچی تہی کیونکہ وہ خبردار پر گرپڑے ہیں پس قبول کیا اسکو فرشتوں
بزرگوں نے اور اسکی طرف جلدی کی اور طرف بادشاہ بڑے انصاف کرنیوالے کی
نہ ظلم کرنے والے کے پہنچے پس نظر کی غالب حکمت والے اسچیز کے جاننے والے نے جو
اونکے دلوں میں ہے اور اسچیز کی خبر رکہنے والے نے جو وہ چہپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے
ہیں اس شکایت میں کہ انہوں نے کی اور اس تنگی لی ہیں کہ انہوں نے ظاہر کی ہیں جواب
دیا انکو غالب بزرگ نے البتہ میں تمہاری مدد کرونگا اگرچہ کچھہ زمانے کے بعد
ہو پس کردیا ان کو کٹا ہوا پس بہلا تو دیکہتا ہے انکا کوئی اثر پس کوئی قوم ہلاک کیگئی
غرق سے اور کوئی قوم زمین میں دہسانے سے اور کوئی قوم پتھروں سے اور کوئی
قوم قتل سے اور کوئی قوم شکلیں بدلنے میں اور کوئی قوم معنوی مسخ سے اسوجہ سے
کر کئے گئے دل انکے سخت پتھر کیطرح پس مہر کیئے گئے اوپر کفر کی مہروں سے اور مہر کر دیا
اوپر شرک اور زنگار اور پردے اور اندہیرے کے مہر سے پس نہیں گہستا اُن میں
اسلام نہ ایمان پہر پکڑ لیا انکو پکڑنا سخت اور پکڑ لیا انکو پکڑنا غالب کا پس داخل کیا انکو
ہلاکت کے گہر میں جب گل جاوینگے چمڑے انکے بدل دیوینگے ہم ان کے چمڑے سوا اونکے
پس وہ ہمیشہ عذاب اور دوزخ اور گلے پکڑنے والے کہانے اور عذاب دردناک
میں ہمیشہ رہیں گے اسمیں جبتک رہینگے آسمان اور زمین اور نہ مرینگے اسمیں اور نہ اوسمیں
سے نکالے جاوینگے کوئی نہایت نہیں ہے ان کو عذاب کے لیے اور نہ کوئی انتہا ہے
انکو ہلاکت کے لیئے اور ان کے لیئے اسمیں زندگی ہے تنگ نہ پہنچیگی ان کیطرف کوئی خوشی
اور نہ نکلیگا اون سے سانس اور نہ روح ٹوٹ جاوینگی انکی امیدیں اور ان کی آوازیں
اور جدا ہو جاوینگے ان کے دل انکے گلوں میں اور گونگی ہو جاوینگی ان کی زبانیں اور
کہا جاویگا ان سے دور ہو اسمیں اور مت کلام کرو مجہہ سے پس بچ اے مسکین اس سے کہ
کرے ان کے سے کام یا پیروی کرے انکے طریقوں کی پس پیروی کرے ان کے
قدموں کی پس تو مر جاوے بغیر توبہ کے اور تو پکڑا جاوے غفلت اور دہوکے
پر سوائے اسکے کہ بچائے تو اپنے نفس کے لیئے عذر اور تیار کرلے اپنے
لیئے جواب اور خلاصی اور آگے بہیج لیوے اسکے لیئے راہ کا خرچ اور گذرنا پس اترے تجہہ پر عذاب

مَاحَلَّ بِهِمْ **فَصْلٌ** فِي شُرُوطِ التَّوْبَةِ وَكَيْفِيَّتِهَا اَمَّا
شُرُوطُهَا فَثَلٰثَةٌ اَوَّلُهَا النَّدَمُ عَلٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْمُخَالَفَاتِ وَ
هُوَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَعَلَامَةُ
صِحَّةِ النَّدَمِ رِقَّةُ الْقَلْبِ وَغَزَارَةُ الدَّمْعِ وَلِهٰذَا رُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ جَالِسُوا التَّوَّابِيْنَ
فَاِنَّهُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالثَّانِي تَرْكُ الزَّلَّاتِ فِي جَمِيْعِ الْحَالَاتِ
وَالسَّاعَاتِ وَالثَّالِثُ الْعَزْمُ عَلٰى اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ مَا اقْتَرَفَ
مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالْخَطِيْئَاتِ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِ اَبِيْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ
حِيْنَ سُئِلَ عَنْ تَوْبَةِ النَّصُوْحِ فَقَالَ اَنْ لَّا يَبْقٰى عَلٰى صَاحِبِهَا
اَثَرٌ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ سِرًّا وَّلَا جَهْرًا وَمَنْ كَانَ تَوْبَتُهُ نَصُوْحًا
فَلَا يُبَالِيْ كَيْفَ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فَالنَّدَمُ يُوْرِثُ عَزْمًا وَّقَصْدًا
فَالْعَزْمُ اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ مَا اقْتَرَفَ مِنَ الْمَعَاصِيْ لِعِلْمِهِ
الْمُسْتَفَادِ بِالنَّدَمِ اَنَّ الْمَعَاصِيَ حَائِلَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ
وَبَيْنَ مَحَابِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ السَّلِيْمَةِ مِنَ التَّبِعَاتِ كَمَا
وَرَدَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ الْعَبْدَ يُحْرَمُ الرِّزْقَ الْكَثِيْرَ بِذَنْبٍ
يُصِيْبُهُ وَاَيْضًا الزِّنَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ وَعَنْ بَعْضِ الْعَارِفِيْنَ
اِذَا رَاَيْتَ التَّغَيُّرَ وَالتَّضَيُّقَ فِي الْمَعِيْشَةِ وَالتَّعَسُّرَ فِي
الرِّزْقِ وَتَشَعُّبَ الْحَالِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ تَارِكُ الْاَمْرِ
مَوْلَاكَ تَابِعٌ لِّهَوَاكَ وَاِذَا رَاَيْتَ الْاَيْدِيْ تَسَلَّطَتْ
وَالْاَلْسُنَ وَتَنَاوَلَتْكَ الظَّلَمَةُ فِي النَّفْسِ وَالْاَهْلِ وَ
الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مُرْتَكِبٌ لِّلْمَنَاهِيْ وَمَانِعٌ
لِّلْحُقُوْقِ وَمُتَجَاوِزٌ لِّلْحُدُوْدِ مُخْرِقٌ لِّلرُّسُوْمِ
وَاِذَا رَاَيْتَ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ فِي الْقَلْبِ
تَرَاكَمَتْ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مُعْتَرِضٌ عَلَى الرَّبِّ فِيْمَا قَدَّرَ
عَلَيْكَ وَقَضٰى ذٰلِكَ مُتَّهِمٌ لَّهُ فِيْ وَعْدِهِ وَمُشْرِكٌ
بِهِ خَلْقَهُ فِيْ اَمْرِهِ غَيْرُ وَاثِقٍ بِهِ وَلَا اَنْتَ رَاضٍ بِتَدْبِيْرِهِ
فِيْكَ وَفِيْ خَلْقِهِ فَاِذَا عَلِمَ التَّائِبُ هٰذَا بِالنَّظَرِ فِيْ حَالِهِ
وَالتَّفَكُّرِ فِيْهَا نَدِمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَمَعْنَى النَّدَمِ تَوَجُّعُ
الْقَلْبِ عِنْدَ عِلْمِهِ بِفَوَاتِ مَحْبُوْبِهِ فَتَطُوْلُ حَسْرَتُهُ

سے جو اترا ہے اپر فصل توبہ کی شرطوں اور اسکی کیفیت میں لیکن اسکی شرطیں پس
تین ہیں پہلی انکی پشیمان ہونا ہے ان مخالفتوں پر کہ اسنے کی ہیں اور وہ فرمودہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پشیمانی توبہ ہے اور پشیمانی صحیح ہونے کی نشانی دل کا نرم ہونا
اور آنسوں کا بہت بہنا ہے اور اسیواسطے روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالوں کی پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ بہت نرم دل ہیں اور
دوسری گناہوں کا ترک کرنا ہے تمام حالتوں اور گھڑیوں میں اور تیسرے
قصد کرنا اسپر کہ پہر نہ لوٹیگا طرف ویسے گناہوں اور خطاؤں کے جو اسنے کئے
ہیں اور یہ معنی ہے ابوبکر واسطی کے قول کا جب وہ پوچھا گیا خالص توبہ سے پس
کہا یہ کہ نہ باقی رہے گناہ کرنیوالی گناہ کا اثر باطن میں اور نہ ظاہر میں اور جسکی
توبہ خالص ہو پس وہ پرواہ نہیں رکہتا کہ کسطرح شام کرے اور صبح کرے پس
پشیمانی پیدا کرتی ہے قصد کو پس قصد یہ ہے پہر نہ لوٹے ویسے گناہوں کیطرف
کہ اوسنے کئے ہیں واسطے اوسکے علم فائدہ دینےوالی پشیمانی سے یہ کہ گناہ پردہ ہیں
درمیان اوسکے اور درمیان اسکے رب کے اور محبوب دنیا اور آخرت سے کہ سلامت ہیں
گناہوں کی باتوں سے جیسے وارد ہوا ہے حدیث میں کہ تحقیق بندہ محروم کیا جاتا
ہے بہت روزی سے ایک گناہ سے جسکو وہ پہونچتا ہے اور نیز زنا پیدا کرتا ہے
محتاجی کو اور بعض عارفوں سے روایت ہے کہ جب تو دیکہے تغیر اور تنگی معاش
میں اور تنگی روزی میں اور حال کی پریشانی تو جان لے کہ تحقیق تو اپنے مولا کا کام
چھوڑنیوالا ہے اپنے نفس کی خواہش کا پیروی کرنیوالا ہے اور جب تو
دیکہے ہاتھوں کو کہ غلبہ کیا ہے تجہپر اور زبان کو اور دست اندازی کی تجہپر
ظالموں نے جان اور گہر اور مال اور اولاد میں تو پس جان لے تحقیق تو پھر کب
ہے اللہ کی روکوں کا اور منع کرنیوالا حقوق کا اور گذرنے والا حدوں کا
اور توڑنیوالا ہے رسموں کا ہے اور جب دیکہے غموں اور دلگیریوں اور سختیوں
کو دل میں چڑہے ہوئے تو پس جان لے تو تحقیق تو اعتراض کرنیوالا ہے
اپنے رب پر اس چیز میں جو اسنے تجہپر تقدیر اور قضا کی اور تہمت دینےوالا اسکو اسکے وعدہ میں
شریک کرنیوالا ہے اس سے اسکی مخلوق کو اسکی کام میں نہیں اعتماد کرنیوالا ہے اسپر اور نہ تو راضی ہے
جب جان لیگا توبہ کرنے والا اسکو ساتہہ نظر کرنے کے اپنے حال میں
اور فکر کرنے کے اسمیں تو پشیمان ہوگا اوسپر اور پشیمانی کا معنے دل کا
دردناک ہونا ہے رقت اسکے جاننے کے اپنے محبوب کے فوت
ہونے کو پس لمبی ہوگی اسکی حسرتیں اور

واحزانه وبكاؤه ونحيبه وانسكاب عبراته فيعزم
على ان لا يعود الى مثل ذلك لما تحقق عنده من
العلم بشؤم ذلك وانه اضر من السم القاتل والسبع
الضاري والنار المحرقة والسيف القاطع وان
المؤمن لا يلسع من جحر مرتين فيهرب ضرورة
من المعاصي كما يهرب من هذه الضار والمهالك
ففي المعاصي هلاك كلي وفي الطاعات بقاء كلي
والسلامة الابدية وسعادة دنيوية واخروية
فيا ليت المعاصي لم تخلق ولم تكن فرب شهوة ساعة
اورثت حزنا طويلا واعقبت داء دويا واهدمت
عمرا طويلا واوبقت في النار جيلا كثيرا واما القصد
الذي ينبعث منه وهو ارادة التدارك فله تعلق
بالحال وهو موجب ترك كل محظور هو ملابس له
ومداوم عليه واداء كل فرض هو متوجه عليه
في الحال وله تعلق بالماضي وهو تدارك ما
فرط وله بالمستقبل وهو المداومة على الطاعة و
ترك المعصية الى الموت فاما شرط صحته فيما يتعلق
بالماضي وهو ان يرد فكره الى اول يوم بلغ فيه
بالسن والاحتلام فيفتش عما مضى من عمره سنة
سنة وشهرا شهرا ويوما يوما وساعة ساعة ونفسا
نفسا فينظر الى الطاعات ما الذي قصر فيها والى
المعاصي ما الذي قارف منها اما الطاعات فان
كان ترك صلوة فلم يصلها البتة او صلاها بغير
شرائطها وغير اركانها مثل ان صلاها من غير وضوء
او مع وضوء مختل بترك شرط كالنية او بعض واجباته
كالمضمضة والاستنشاق وغسل الوجه وغير ذلك
من الاعضاء او صلى في ثوب نجس او حرير او غصب
او على ارض مغصوبة فانه يقضيها جميعا من حين بلوغه
الى حين توبته فليشتغل بقضاء الفرائض اولا

اور غم اور رونا اور چلانا اور بہنا اوسکی آنسوؤں کا پس وہ قصد کریگا اسپر
کہ پھر نہ لوٹیگا ویسے گناہ کیطرف بہ سبب ثابت ہونے کے اسکے پاس اسکی شامت
کے علم سے اور یہ وہ زیادہ ضرر دینیوالا ہے زہر قاتل سے اور درندہ ضرر دینے
والے سے اور آگ جلانے والی سے اور تلوار کاٹنے والی سے اور یہ کہ تحقیق مومن
نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار پس بھاگتا ہے ضرور ہی گناہوں سے جیسے بھاگتا
ہے ان ضرر دینے والی اور ہلاک کرنیوالی جگہوں سے پس گناہوں میں ہلاکت
کلی ہے اور عبادتوں میں بقا کلی ہے اور سلامتی ہمیشہ کی اور نیک بختی دنیا کی
آخرت کی ہے پس ای آرزو گناہ نہ پیدا کیئے جاتے اور نہ ہوتے پس بہت شہوت
ایک گھڑی میں پیدا کرتی ہے لنبی غم کو اور پیچھے لاتی ہے بری بیماری کو اور گراتی
ہے لنبی عمر کو اور ہلاک کرتی ہے دوزخ میں بہت لوگوں کو ولیکن قصد جسپر
سے پیدا ہوتی ہے پشیمانی اور وہ تدارک کا ارادہ کرتا ہے پس اسکے لیئے حال
سے تعلق ہے اور وہ موجب ہے ہر ایک ممنوع امر کی ترک کا جسکا وہ شخص مرتکب
ہے اور جسپر وہ ہمیشگی کرنے والا ہے اور موجب ہے ہر ایک فرض کی ادا کرنیکا جسپر
وہ متوجہ ہے حال میں اور اسکو تعلق ہے گذری زمانے میں اور وہ پا لینا ہے
اُس چیز کا جسمیں اسنے تقصیر کی ہے اور اسکو تعلق ہے آیندہ زمانے سے اور وہ ہمیشگی
کرنی ہے عبادت پر اور گناہ کی چھوڑنے پر موت تک پس ایسپر شرط اسکے صحیح
ہونے کی اُسمیں جو متعلق ہے ماضی زمانے سے یہ ہے کہ وہ پھیرے اپنے فکر کو
پہلے دن کیطرف کہ پہونچا ہے جسمیں بلوغت کو پس جستجو کرے اپنی گذری عمر میں
ایک ایک سال اور ایک ایک مہینے اور ایک ایک گھڑی اور ایک ایک سانس
سے پس نظر کرے اپنی عبادتوں کیطرف کیا ان میں قصور کیا ہے اور اپنے
گناہوں کیطرف کہ کیا کیا اسنے کمائی ہیں اپنی عبادتیں پس اگر ہو چھوڑی نماز
کہ اسکو پڑھا ہی نہیں اصلاً یا پڑھی تھی اسکی شرطوں کے سوائے اور اسکے ارکانوں
کے سوا مثلاً یوں کہ نماز پڑھی ہو بے وضو یا ایسے وضو سے جسمیں کسی شرط میں
خلل ہو جیسے نیت میں یا اوسکے بعض واجبوں میں جیسے کلی یا ناک میں پانی
ڈالنے اور موہنہ کے دھونے اور اسکے سوا اور اعضا کے یا نماز پڑھی ہو پلید
یا ریشمی یا لوٹ کے کپڑے میں یا چھینے ہوئی زمین پر پس تحقیق ان نمازوں
کو قضا کرے سب کو اپنے بالغ ہونے کے وقت سے اپنی توبہ کے وقت تک
پس مشغول ہو فرضوں کے قضا کرنے میں پہلے ہمیشہ

کو دور کرنے والی ہیں اور گنہگاروں کو گناہ سے پاک صاف کرنیوالی ہیں فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے

يصليها الى ان يضيق وقت صلوة الحاضرة ثم يصلي
الحاضرة اداءً ثم يشتغل بقضاء الفوائت هكذا الى
ان ياتي على اخرها فاذا حضرت الجماعة صلاها
مع الجماعة وينويها قضاءً ثم يصلي على عادته
حتى اذا تضايق وقت التي صلاها مع الامام صلاها
وحده اداءً كل ذلك انما يفعله احتياطاً لتحصيل
الترتيب في القضاء اذ هو واجب عندنا فان نوى
مع الامام اداء الجماعة سومح ورخص له في ذلك
ولا يعيدها مرة اخرى والصحيح هو الاول فان
كان في عمره الماضي مخلطاً في دينه من الذين قال
الله تعالى في حقهم واخرون اعترفوا بذنوبهم
خلطوا عملاً صالحاً واخر سيئاً عسى الله ان يتوب
عليهم تارةً يغلب عليه الايمان فيحسن العمل من
صلوته وصيامه ويتحرز من النجاسات والمحرمة
ويحتاط لدينه والاخرى تغلبه الشقاوة ويزله
الشيطن فيخس في صلوته ويتساهل في شرائطها
واركانها وواجباتها فياتي ببعضها ويترك بعضها
او يصلي يوماً ويترك اياماً يصلي من صلوة يوم
وليلة صلوةً او صلوتين ويترك باقيها فليجتهد
وليتحر في ذلك فما تيقن انه اتى به على التمام والكمال على
وجه يسوغ في الشرع لم يقضها ويقضي الباقي وان
نظر لنفسه وارتكب العزيمة والاشد فقضى الجميع
لكان ذلك احتياطاً وخيراً قدمه لنفسه وكفارةً و
ترقيعاً لكل ما فرط من سائر الاوامر يوم القيمة ودرجات
في الجنة اذا مات على التوبة والاسلام والسنة واذا
فرغ من قضاء الفرائض ومد الله في اجله وامهله
في مدته ووفقه لخدمته ورضيه لطاعته و
اقامه لها وجعله من اهل محبته وانقذه من الضلال
واخرجه من مرافقة الشيطان ومتابعته ومن كونه

ان کو پڑہتا رہے یہانتک کہ تنگ ہو جاوے حاضر نماز کا وقت پہر حاضر نماز
پڑہے ادا کر کے پہر مشغول ہو جاوے فوت کی ہوئیں نمازوں کے قضا کرنے میں
اسطرح کہ یہانتک کہ پہونچے انکے آخر تک پس جب حاضر ہو جماعت تو اسکو
پڑہے جماعت کے ساتھ اور نیت کرے اسکی قضا کی پہر نماز پڑہتا رہے اپنی عادت
پر یہانتک کہ جب تنگ ہونے لگے اس نماز کا وقت جسکو اسنے پڑہا تہا امام کے ساتھ
تو پڑہے حاضر نماز کو اکیلا ادا کر کے یہ سب کچہہ سوائے اسکے نہیں کہ اسکو کرتا ہے
احتیاط سے ترتیب حاصل کرنے کو قضا میں کیونکہ وہ ترتیب واجب ہے ہمارے
نزدیک پس اگر نیت کرلے امام کے ساتھہ ادا کی جماعت میں وہ فراخی
دیا گیا اور رخصت دیا گیا ہے اسمیں نہ پہیرے اسکو دوسری بار اور صحیح وہ پہلی بات
ہے پس اگر وہ اپنی گذری عمر میں ملانے والا اپنے دین میں ان لوگوں
میں سے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جن کے حق میں اور اور لوگ ہیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ
گناہوں اپنے کے ملا دیتے ہیں عمل اچہا اور برا نزدیک ہے اللہ کہ پہر آوے اوپر انکو
کبہی غالب ہوتا ہے اسپر ایمان پس اچہا کرنے لگتا ہے عمل اپنے نماز اور روزے سے
اور نجاستوں اور حرام چیز کے بچنے سے اور احتیاط کرتا ہے اپنے دین کے لیئے
اور کبہی غالب ہو جاتی ہے اسپر بدبختی پس پہسلاتا ہے اسکو شیطان پس نقصان
کرتا ہے اپنے نماز میں اور سستی کرتا ہے اسکی شرطوں اور ارکانوں اور واجبوں
میں پس ادا کرتا ہے انکے بعض کو اور چہوڑتا ہے یا ایک دن نماز پڑہتا ہے اور کئی
دن چہوڑتا ہے پڑہتا ہے دن رات کی نمازیں سے ایک نماز یا دو اور ترک کرتا
ہے باقی نمازوں پس اسکو چاہیئے کہ کوشش کرے اور فکر کرے اسمیں پہر
جسکو یقین کرے کہ اسکو تمام اور کمال پر ادا کیا ہے جسوجہ پر جائز ہے۔
شریعت میں تو اسکو قضا نہ کرے اور باقی نمازیں قضا کرے اور اگر دیکہی
اپنے نفس کا فائدہ اور اختیار کرے اولویت اور مشکل کام پس قضا کرے
تمام کو البتہ یہ ہوگی۔ احتیاط اور بہت نیکی جسکو آگے بہیجا اپنے نفس کے لیئے اور
کفارہ اور پیوند لگانا ہر ایک قصور کا اللہ کی سب حکموں سے قیامت کے دن
اور درجے بہشت میں جب مرے توبہ اور اسلام اور سنت پر اور جب فارغ ہو
فرضوں کی قضا کرنے سے اور اللہ درازی کرے اسکی عمر میں اور مہلت دی اسکی مدت
میں اور اسکو توفیق دی اپنے خدمت کی اور پسند کرے اسکو اپنی عبادت کے
لیئے اور اسکو اسپر قائم کرے اور کرے اسکو اپنی محبت والوں میں اور چہڑاوے
اسکو گمراہی سے اور نکالے اسکو شیطان کی موافقت اور اسکی پیروی سے اور نفس کی خواہش

الھوی وملاذ نفسہ فادبرہ من دنیاہ واقبلہ علی اخرتہ
فلیشتغل حینئذ بقضاء الشنن المؤکدات وما یتعلق
بکل صلوۃ علی ما ذکرنا فی الفرائض ثم بعد ذلک یجتھد
فی التھجد وصلوۃ اللیل والاوراد الذی نشیر الیھا
فی اخر الکتاب ان شاء اللہ تعالی واما الصوم فان کان
ترکہ فی سفر او مرض وافطر عمدا فی الحضر او ترک
النیۃ لیلا عمدا او سھوا فلیقض ذلک جمیعہ وان شک
فی ذلک فلیتحر ولیجتھد فی ذلک ولیقض ما غلب
علی ظنہ ترکہ ویترک باقیہ فلا یقضیہ وان اخذ
بالاحوط فقضی الجمیع کان خیرا لہ فیحسب من حین
بلوغہ الی حین توبتہ فان کان بین ذلک عشر سنین
صام عشرۃ اشھر وان کان اثنتی عشرۃ سنۃ صام
سنۃ عن کل سنۃ شھرا وھو شھر رمضان واما الزکوۃ
فیحسب جمیع مالہ وعدد السنین من اول تمام ملکہ
لا من زمان بلوغہ وعقلہ اذ الزکوۃ واجبۃ علی الصبی
والمجنون عندنا فیخرجھا ویدفعھا الی مستحقھا من
الفقراء والمساکین وغیرھم فان کان قد ادی فی
بعض السنین وتوانی فی بعض حسب ذلک و
المتروک ویترک المؤدی علی ما تقدم فی الصوم
والصلوۃ واما الحج فان کان قد تم شروطہ
فی حقہ فوجب علیہ السعی فیہ والقصد الیہ فتوانی
وفرط حتی فتقر واختلت الشرائط فی حقہ برھۃ
من الزمان ثم قدر فعلیہ الخروج والقصد الیہ و
ان کان لم یجد المال وکان لہ قدرۃ علی الخروج
ببدنہ مع الافلاس فعلیہ الخروج فان لم یقدر الا
بمال فعلیہ ان یکتسب من الحلال قدر الزاد و
الراحلۃ فان لم یقدر علی الکسب فلیسال الناس
لیدفعوا الیہ من زکوتھم وصدقاتھم
لیحج لان الحج من السبیل عندنا واحد من الاصناف

کی سواری سے اور اسکی لذت سے پس اسکو پیٹھ دلادی اسکی دنیا سے اور متوجہ
کرے اسکی آخرت پر پس اسکو چاہیئے کہ مشغول ہوا سوقت قضا کرنیمیں موکد سنتوں
کے اور جو کچھ متعلق ہو نماز سے جیسے ہمنے بیان کیا فرضوں میں پھر اسکے بعد کوشش
کرے تہجد اور رات کی نمازوں میں اور ان وظیفوں میں جنکی طرف ہم اشارہ
کرینگے اس کتاب کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ ولیکن روزہ پس اگر اسکو ترک کیا
ہو سفر یا بیماری میں یا روزہ نہ رکھا ہو جان بوجھکر گھر میں یا ترک کی ہو نیت رات میں
جان بوجھکر یا بھولکر پس چاہیئے کہ قضا کرے ان سب کو اور اگر شک کرے اسمیں
پس چاہیئے کہ فکر کرے اور کوشش کرے اسمیں پس قضا کرے جسکا ترک کرنا اسکے
ظن پر غالب ہوا اور ترک کرے اسکے باقی کو پس اسکو قضا نہ کرے اور اگر زیادہ
احتیاط اختیار کرے پس قضا کرے سب کو یہ اسکے لیے بہتر ہوگا پس حساب کرے
اپنے بالغ ہونیکے وقت سے اپنے توبہ کے وقت تک پس اگر ہو درمیان اسکے
دس سال تو روزہ رکھے دس مہینے اور اگر ہے قضا بارہ سال کی تو روزہ
رکھے ایک سال کے بدلے ایک مہینا اور وہ رمضان کا مہینہ ہے ولیکن
زکوۃ پس حساب کرے اپنے سب مال کا اور گنے سال اسکے مالک ہونے کا اول
سال پورا ہونے سے نہ بالغ اور عاقل ہونے کے زمانے سے کیونکہ زکوۃ واجب ہے لڑکے
اور دیوانے پر ہے ہمارے نزدیک پس زکوۃ نکالی اور اسکو دی اسکے مستحقوں
اور فقیروں اور مسکینوں وغیرہم میں سے پس اگر اوسنے ادا کی ہو بعض
سالوں میں اور سستی کی ہو بعض میں تو حساب کرے اسکا اور ادا کرے جس
سال کی ترک کی ہو اور ترک کرے جس سال کی ادا کی ہو جیسے ہم نے بیان
کیا روزہ اور نماز میں ولیکن حج پس اگر تحقیق پوری ہو چکی ہوں اسکی شرطیں
اسکے حق میں پس واجب ہے اسپر شتابی کرنی اسمیں اور قصد کرنا اس کیطرف
پس اسنے سستی کی اور قصور کیا یہانتک کہ وہ محتاج ہوگیا اور خلل پا گئیں شرطیں
اسکے حق میں لمبی مدت میں زمانے سے پھر قادر ہوگیا تو پس اسپر واجب ہے نکلنا اور
قصد کرنا اس کیطرف اور اگر نہ پاوے مال اور ہو اسکو قدرت نکلنے پر ساتھ اپنے
بدن کے باوجود مفلس ہونیکے پس اسپر واجب ہے نکلنا قادر سوا مال کے پس اسپر
واجب ہے کسب کرنا حلال سے بقدر خرچ راہ کے اور سواری کے پس اگر نہ
قادر ہو کسب پر پس چاہیے کہ لوگوں سے مانگے تو وہ اسکو دیں اپنے زکوۃ اور
صدقوں سے تو کہ وہ حج کرے کیونکہ تحقیق حج بھی سبیل اللہ میں سے ہے
ہمارے نزدیک اور وہ بھی ایک مصرف ہے

السَّيِّئَاتِ اَخَذْنَا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ وَمِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ
حَيْثُ كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا فَتَكْفِيرُ كُلِّ
سَيِّئَةٍ بِحَسَنَةٍ مِنْ جِنْسِهَا بِمَا تَقَارَبَ اَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً
لَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ فِي التَّشْبِيْهِ فَتَكْفِيرُ شُرْبِ الْخَمْرِ بِالتَّصَدُّقِ
بِكُلِّ شَرَابٍ حَلَالٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْهِ وَاَطْيَبُ عِنْدَهٗ وَسَمَاعِ
الْمَلَاهِيْ بِسَمَاعِ الْقُرْاٰنِ وَاَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَتَكْفِيرُ الْقُعُوْدِ فِي
الْمَسْجِدِ جُنُبًا بِالْاِعْتِكَافِ فِيْهِ مَعَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ
وَتَكْفِيرُ مَسِّ الْمُصْحَفِ مُحْدِثًا بِاِكْرَامِ الْمُصْحَفِ وَكَثْرَةِ قِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ مِنْهُ وَكَثْرَةِ تَلْقِيْهِ عَلَى الطَّهَارَةِ وَالْاِعْتِبَارِ
بِمَا فِيْهِ وَالْاِتِّعَاظِ وَاحْتِرَامِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَبِاَنْ يَكْتُبَ
مُصْحَفًا وَيَجْعَلَهٗ وَقْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِيَقْرَؤُا فِيْهِ وَ
اَمَّا مَظَالِمُ الْعِبَادِ فَفِيْهَا اَيْضًا مَعْصِيَةٌ وَجِنَايَةٌ عَلٰى
حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَهٰی عَنِ الظُّلْمِ لِلْعِبَادِ كَمَا نَهٰی
عَنِ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالرِّبَا فَمَا يَتَعَلَّقُ مِنْ ذٰلِكَ بِحَقِّ
اللّٰهِ تَعَالٰی تَدَارُكُهٗ بِالنَّدَمِ وَالتَّحَسُّرِ وَتَرْكِ مَا مِثْلُهٗ
فِي ثَانِي الْحَالِ وَالْاِتْيَانِ بِالْحَسَنَاتِ لِتُكَفِّرَ عَنْهُ
فَتَكْفِيرُ اِيْذَائِهٖ لِلنَّاسِ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ
فَاِنْ كَانَ الْمُؤْذٰی مَيِّتًا فَبِالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِ وَالْاِحْسَانِ
لِوَلَدِهٖ وَوَرَثَتِهٖ اِذَا كَانَتِ الْاَذِيَّةُ بِاللِّسَانِ اَوِ الضَّرْبِ
وَتَكْفِيرُ غَصْبِ اَمْوَالِهِمْ فِي حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالتَّصَدُّقِ
بِمَا يَمْلِكُهٗ مِنَ الْحَلَالِ وَاِنْ كَانَتِ الْاَذِيَّةُ فِي الْاَعْرَاضِ مِثْلَ
اِنِ اغْتَابَهُمْ وَمَشٰى بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيْمَةِ وَقَدَحَ فِيْهِمْ فَتَكْفِيرُ
ذٰلِكَ بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ اِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالسُّنَّةِ
وَاِظْهَارِ مَا يَعْرِفُ فِيْهِمْ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ فِيْ اَقْرَانِهٖ وَاَمْثَالِهٖ
فِي الْمَحَافِلِ وَالْمَجَامِعِ وَتَكْفِيرُ قَتْلِ النُّفُوْسِ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی
بِاِعْتَاقِ الرِّقَابِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِحْيَاءٌ لِلْعَبْدِ لِاَنَّ الْعَبْدَ كَا
الْمَفْقُوْدِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ

اللہ تعالےٰ کے فرمودہ سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں بُرائیوں کو اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمودہ سے ڈر اللہ تعالےٰ سے جہاں کہیں تو ہوا اور برائی کے پیچھے
نیکی کر کہ وہ اسکو مٹا دیتی ہے پس کفارہ ہر ایک برائی کا نیکی ہے اور اسکی جنس
میں سے اسوجہ سے کہ نزدیک ہو یہ کہ وہ کفارہ ہو اسکے لیئے سوا اسکے غیر کی
تشبیہ میں پس کفارہ شراب پینے کا ہر ایک حلال پینے والی چیز کا صدقہ کرنا ہے
جو اسکی طرف بہت پیاری اور اسکو پاس بہت پاکیزہ ہو اور راگ سننے کا سننے سے
قرآن مجید اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں اور نیکوں
کی حکایتوں کے ہے اور کفارہ بیٹھنے کا مسجد میں حالت جنابت میں اعتکاف بیٹھنے
میں ساتھ مشغول ہونے کے عبادت میں اور کفارہ بیوضو قرآن مجید کو ہاتھ
لگانیکا ساتھ عزت کرنے قرآن مجید اور زیادہ پڑھنے قرآن مجید اور اس سے
بہت پیش آنے کے وضو پر اور عبرت پکڑنے کے اس سے جو کچھ اسمیں ہے اور اس
سے نصیحت پکڑنے کے ہے اور اسکی عزت کرنی اور اسپر عمل کرنے کو ہے
ساتھ اسکے لکھا جاوے قرآن مجید اور اسکو کردے وقف مسلمانوں پر تو کہ وہ اسمیں
پڑھیں و لیکن بندوں کی ظلم پس ان میں بھی بیفرمانی ہے اور گناہ اللہ تعالیٰ کے
حق پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ظلم کرنے سے بندوں پر جیسے منع فرمایا ہے
زنا شراب کی پینے اور بیاج سے پس جو کچھ متعلق ہے اسمیں سے اللہ تعالےٰ کے حق سے
تو اسکا تدارک پشیمان ہونا اور افسوس کرنے اور اس جیسے گناہ کے ترک کرنے
میں ہے دوسرے حال میں اور ساتھ لانے نیکیوں کے ہے کہ وہ اس سے کفارہ ہو پس
کفارہ انکی ایذا دینے کا لوگوں کو ان کیطرف احسان کرنا اور انکے لیئے دعا کرنے سے
ہے پس جسکو ایذا دی تھی مرا ہوا پس اسکا کفارہ اسپر رحمت بھیجنے سے ہے اور
احسان کرنے سے اسکی اولاد اور اسکی وارثوں سے جب ہو ایذا زبان یا مارنے
سے کفارہ ان کے مالوں کے چھیننے کا اللہ تعالےٰ کے حق میں صدقہ کرنی ہے
حلال چیز سے جسکا وہ مالک ہوا اور اگر ایذا ہو آبروؤں میں جیسے انکی
غیبت کرنی اور پھرنا ان کے درمیان چغلی سے اور کیا عیب ہوا نمیں پس اسکا
کفارہ انکی تعریف کرنی ہے اگر وہ ہوں دین اور سنت والوں میں سے اور ظاہر
کرنا انکی نیک خصلتوں سے جو وہ جانتا ہو اپنے رفیقوں اور اپنے جنسیوں میں
مجلسوں اور مجمعوں اور کفارہ قتل کرنے جانوں کا اللہ تعالےٰ کے حق میں غلاموں
کے آزاد کرنے سے ہے کیونکہ زندہ کرنا غلام کا اسلیئے کہ غلام مانند گم ہوئی معدوم
کی ہوتا ہے اس چیز میں کہ رجوع کرے اپنی جان کیطرف جیسے فرمایا اللہ عز وجل نے مثال

الله مثلاً عبدًا مملوكًا لا يقدر على شيء فكليته لمولاه
تصرفاته وحركاته وسكناته فهو مجرد لسيده اذ جميع
ذلك له ففي اعتاقه ايجاده واحياؤه فكان القاتل
اعدم عبدًا عابدًا لله تعالى وعطل طاعته له فجني
على حقه فامره باقامة عبد مثله عابد لله تعالى ولا
يتحقق ذلك الا بعتقه عن رق العبودية فيتصرف
في نفسه لنفسه من غير مانع ولا حاجز فيقابل الا
عدام بالايجاد وهذا في حق الله عز وجل واما
في حق العباد فلا يخلو اما ان يكون في النفوس او
في الاموال او الاعراض او القلوب وهذا هو الايذاء
المحض واما اذا كانت المظلمة في النفوس بان جرى على
يده قتل خطأ فتوبته بتسليم الدية الى من يستحقها
من ذي نسب ومولى او الامام فهي في عهدة ذلك
حتى تصل الدية اليهم اما من العاقلة او الامام فان
لم يكن له عاقلة ولا وجد في بيت المال شيء سقطت
فان كان هو قادرا على ادائها ولا عاقلة له فليس له
غير عتق رقبة مؤمنة فان تطوع بالدية كان اولى
اذ الدية انما تجب عندنا على العاقلة فلا يخاطب
بها القاتل وهو الصحيح وقيل انه يجب عليه اداء
الدية في هذه الحالة اذا لم يكن له عاقلة وله يسار
وهو مذهب الشافعي لان الدية تجب ابتداء على القاتل
ثم تتحملها عنه العاقلة على وجه التخفيف عنه والنصرة
له والمواساة له في الغرامة لما بينهما من التوارث
وقد عدمت العاقلة ههنا فوجبت عليه لا سيما
وهو في حالة التوبة والخروج من المظالم والتورع
والخلاص عن حقوق الآدميين واما ان كان القتل
عمدًا فلا يخلص الا بالقصاص وكذلك ان كان
دون النفس في محل يمكن الاقتصاص منه فان
كان في النفس فالكلام مع الوارث وان كان فيما

ایک غلام پڑا ہے پر اوسکے بس میں نہیں قدرت پاتا کسی چیز پر اسکا سبب کچھہ ہوتا
اسکے آقا کے لیئے اسکے تصرف ہیں اور اس کا ہلنا جلنا اور اسکا ٹھیرنا آرام
کرنا پس وہ نرا اپنے آقا کے لیئے ہوتا ہے کیونکہ یہ سب کچھہ اسکے لیئے ہوتی ہیں
پس اسکو آزاد کرنے میں اوسکا پیدا کرنا اور اوسکا زندہ کرنا ہے پس گویا قاتل نے معدوم
کر دیا بندہ اللہ تعالی کے عبادت کرنے والے کو اور اسکی عبادت کو اسکے لیئے
معطل کر دیا پس گناہ کیا اوسکے حق پر پس اوسنے اسکو حکم کیا اوس جیسی بندے
اللہ تعالی کے عبادت کرنیوالے کے قائم کرنے کا اور نہیں ثابت ہوتا مگر اسکے
آزاد ہونے سے غلامی کے آزاد ہونے سے پس وہ تصرف کرے اپنے نفس میں
اپنے لیئے سوا کسی مانع اور روکنے کے پس مقابلہ کیا جاوے غلام کرنے کا پیدا کرنے
سے اور یہ اللہ عز وجل کے حق میں ہے ولیکن بندوں کے حقمیں پس نہیں خالی اس
سے کہ وہ ہوگا جانوں میں یا مالوں میں یا عزتوں یا دلوں میں اور یہ نری ایذا ہے
ولیکن جب ہو ظلم جانوں میں اسوجہ سے کہ جاری ہوا اسکے ہاتھہ پر قتل خطا سے
پس اوسکی توبہ ساتھہ سپرد کرنے دیت کے ہیں ان لوگوں کیطرف جو اسکے مستحق ہویں
ہم نسب یا غلام آزاد کردہ یا امام سے پس وہ اسکی پیمان میں ہے یہانتک کہ پہونچ
جاوے دیت ان کیطرف یا تو قبیلہ سے یا امام سے پس اگر نہ ہوا اسکا کوئی قبیلہ
اور نہ پایا جاوے بیت المال میں بھی کچھہ تو ساقط ہو گی پس اگر وہ ہو جاوے
قادر اسکے ادا کرنے پر اسکا قبیلہ نہ ہو پس نہیں ہے اسکے لیے سوا آزاد کرنے ایک
غلام مومن کے پس اگر وہ خوشی سے دیت دیدے تو بہتر ہے کیونکہ دیت
سوا اسکی نہیں کہ واجب ہے ہمارے نزدیک قبیلہ پر پس نہ بولا یا جاوے دیت لینے کو قاتل
اور یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا تحقیق واجب ہے اسپر ادا کرنا دیت کا اس حال میں جبکہ
نہ ہو اسکے لیئے قبیلہ اور ہو اسکے لیئے وسعت اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا کیونکہ
دیت واجب ہوتی ہے پہلے قاتل پر پہر اٹھالیتا ہے اسکو اس سے قبیلہ اس سے تخفیف
کرنی اور اسکی مدد کرنی اور اس سے احسان کرنے کیوجہ پڑتا وان میں سبب
اس تو ارث کے کہ اونکے درمیان ہے اور تحقیق نہیں ہے یہاں قبیلہ پس واجب ہے
قاتل پر خصوصا جب وہ توبہ اور ظلموں سے نکلے اور پرہیز گاری اور آدمیوں
کے حقوں سے خلاص ہونیکی حالت میں ہو ولیکن اگر قتل کرنا جان بوجھکر ہو
نہیں خلاصی سوا قصاص کے اور اسیطرح اگر ہو جان سے کم ایسے محل میں کہ ممکن
ہو قصاص لینا اوس سے پس اگر گناہ ہو جان میں پس کلام کرنی ہے
وارث سے اور اگر نہو اسچیز میں

دون النفس مع المجني عليه فان طابت النفوس باسقاط ذلك والعفو عنه سقط وان طلبوا العفو على مال بذله وتبرا عن عهدته فان قتل قتيلا ولم يعرف انه هو القاتل كان عليه ان يعترف عند ولي الدم ويحكمه في روحه فان شاء عفى عنه وان شاء قتله او اخذ المال عليه ولا يجوز له اخفاءه لانه لا يسقط بمجرد التوبة فان قتل جماعة في اوقات مختلفة ومحال متعددة وقد تقادم الزمان ولا يعرف اولياؤهم ولا عدد من قتلهم احسن توبته وعمله واقام على نفسه حد الله بانواع المجاهدات والتعذيب لها والعفو عمن ظلمه واذاه وعتق الرقاب وتصدق بمال واكثر النوافل ليفرق ثواب ذلك عليهم على قدر حقوقهم يوم القيمة فينجو هو ويدخل الجنة برحمة الله تعالى التي وسعت كل شيء وهو ارحم الراحمين ولا فائدة اذ ذاك في التحدث بما جرى عليه من انواع القتل والجراحات وقطع الطريق اذ لا يعثر بأربابها ومستحقيها ليوفيهم او يستحلهم بل يشتغل بما ذكرناه وكذلك ان زنى او شرب او سرق ولا يعرف مالكها او قطع الطريق ولا يعرف المقطوع عليه او باشر امراة دون الفرج ما يجب فيه حد الله او التعزير فانه لا يلزمه في التوبة ان يفضح ويهتك ستره ويلتمس من الامام او الحاكم اقامة الحدود عليه بل يستتر بستر الله تعالى ويتوب الى الله عز وجل فيما بينه وبين الله ويشتغل بانواع المجاهدات من صيام النهار والتقلل من المباح واللذات وقيام الليل وقراءة القران وكثرة التسبيح والتورع وغير ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من

کہ وہ کم ہو جان سے پس کلام کرتی ہے اس سے جسپر گناہ واقع ہوا ہے پس اگر خوش ہوں نفس قصاص کو ساقط کرنے اور اس سے معاف کرنے پر ساقط ہو جاویگا اور اگر وہ معاف کرنا چاہیں مال پر تو اسکو خرچ دے اور پاک ہو گناہ کے عہدے سے پس اگر وہ کسیکو قتل کرے اور پہچانا نہ جاوے کہ وہ قاتل ہے تو اسپر واجب ہے اقرار کرنا خون کے ولی کے پاس اور اسکو حاکم بناوے اپنی جان میں پس اگر وہ چاہے اس سے معاف کرے اور اگر چاہے اسکو قتل کرے یا اسپر مال لے اور نہیں جائز اسکے لیئے اسکا چھپانا کیونکہ وہ خون نہیں ساقط ہوتا نری توبہ سے پس اگر اسنے قتل کیا ہے کسی جماعت کو مختلف وقتوں میں اور متعدد جگہوں میں اور تحقیق پرانا ہو گیا ہے زمانہ اور نہ وہ پہچانتا ہے ان کے ولیوں کو اور نہ انکی گنتی کو جنکو اسنے قتل کیا ہے تو وہ اچھے کرے اپنے توبہ کو اور اپنے عمل کو اور قائم کرے اپنے نفس پر اللہ تعالی کی قسم قسم کی کوششوں اور نفس کو عذاب دینے سے اور ان لوگوں سے معاف کرانے سے جنپر اسنے ظلم کیا اور ایذا دی اور غلاموں کو آزاد کرنے سے اور صدقہ مال سے اور نفل پڑھے بہت تو کہ جدا کیا جاوے اسکا ثواب انپر انکے حقوق کے اندازے پر قیامت کے دن پس وہ نجات پاجاوے اور داخل ہو بہشت میں اللہ تعالی کی رحمت سے جسنے سما لیا ہے ہر چیز کو اور وہ بڑا مہربان سب مہربانوں کا ہے اور کچھ فائدہ نہیں اب بیان کرنے میں اس چیز کے کہ جاری ہوا اسپر قتل اور زخموں اور راہ زنی کے قسموں سے کیونکہ وہ خبر رکھتا نہیں اسکے صاحبوں اور اسکے مستحقوں سے تو انکا حق دے یا معافی چاہے انسے بلکہ مشغول ہو اسمیں جو ہمنے بیان کیا اور اسیطرح اگر زنا کیا یا شراب پی یا چوری کی اور نہیں پہچانتا اسکے مالک کو یا راہ زنی کی اور نہیں پہچانتا جسپر راہ زنی کی گئی ہے یا مباشرت کی عورت سے سوا شرمگاہ کے جسمیں واجب ہے اسکی حد یا تعزیر پس تحقیق اسکو لازم نہیں ہے اسکے توبہ کی صحیح ہونے میں یہ کہ خوار ہو اور پھاڑے اپنا پردہ اور ڈھونڈے امام یا حاکم سے حدوں پر قائم کرنا بلکہ پردہ میں رہے اللہ تعالی کے پردے میں اور توبہ کرے اللہ عزوجل کیطرف اس گناہ میں کہ اسکے اور اللہ کے درمیان ہے اور مشغول ہووے قسم قسم کی کوششوں میں جیسے دن کا روزہ رکھنا اور تھوڑا لینا مباح اور لذتوں سے اور رات کا قیام کرنا اور پڑھنا قرآن مجید کا اور بہت کرنی تسبیح اور پرہیزگاری وغیرہ۔ فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

أتى بشيء من هذه القاذورات فليستتر بستر الله
تعالى ولا يبديه لنا صفحته فإن من أبدى لنا صفحته
أقمنا عليه حدود الله فإن خالف ما قلناه ورفع أمره
إلى الوالي فأقام عليه الحد وقع موقعه وصحت توبته
وتكون مقبولة عند الله وبرئ من عهدة ذنبه
وتطهر من إثمه ولطخه وأما الأموال فإن كان تناول
مال إنسان بغصب أو سرقة أو قطع طريق أو خيانة
في عين من وديعة أو عارية أو معاملة من نوع
تلبيس كترويج زائف أو ستر عيب في المبيع أو نقص
أجرة أجير أو منع أجرته جملة فكل ذلك عليه أن
يفتش عنه لا من مدة بلوغه بل من مدة وجود
ذلك بعد بلوغه أو عقله وتمييزه أو قبل بلوغه وهو
في حجر وليه ووصيه واختلط ماله بماله وتهاون
الولي في ذلك ولم يبال به بأن كان ظالما مجازفا
في دينه فاختلط ذلك الحرام بمال الصبي تارة من
فعل الصبي وأخرى من ظلم الوصي وجب على
الصبي التائب بعد بلوغه تفتيش ذلك ورد كل حق
إلى أهله وتصفية ماله من تلك الشبهات والحرام
فليحاسب نفسه على الحبات والذرات من أول
يوم جناياته إلى يوم توبته قبل أن يأتيه الموت على
غفلة من غير حساب وتقوم عليه القيامة على غرة
من غير تحصيل ثواب وتهذيب كتاب فيسئل فلا
يسمع جوابا ويندم فلا ينفعه الندامة ويستعتب
فلا يعتب ويعتذر فلا يعذر ويستمهل فلا يمهل
ويستشفع فلا يشفع له إذا كان مفرطا في حال حيوته
ومجازفا في حال يقظته وفطنته منتظرا في أمور
معاشه حريصا في تحصيل شهواته ولذاته متابعا
لهواه ولشيطانه معرضا عن طاعة ربه وجنابه متثبطا
عن إجابته متسارعا في معصيته وخلافه فلذلك

جو کوئی لاوے کوئی گناہ ان گناہوں میں سے پس چاہیے کہ پردہ پاوے اللہ تعالیٰ
کے پردے سے اور نہ ظاہر کرے ہمارے لیئے اپنے منہ کو کیونکہ اگر ظاہر کریگا ہمارے
لیئے اپنے منہ کو تو ہم قایم کرینگے اسپر حدیں اللہ پاک کی پس اگر خلاف کرے
ہمارے کہنے کا تو پہونچا وے اپنا کام حاکم تک پس اسپر قایم کرے حد وہ پڑیگی
اپنے موقعہ پر اور صحیح ہوگی اسکی توبہ اور ہوگی مقبول پاس اللہ کے اور پاک
ہوگا اپنے گناہ کے عہدے سے اور پاک ہوگا اپنے گناہ اور اسکی آلودگی سے
ولیکن مال پس اگر ہولیا انسان کے مال کا چھیننے پر یا چوری پر یا راہ زنی یا
خیانت سے کسی عین چیز میں امانت یا مانگی ہو چیز یا کسی معاملہ سے کسی قسم
کے فریب جیسے رواج دینا کھوٹی چیز کا یا چھپانا عیب کا بیچنے کی چیز میں یا مزدور
کی مزدوری کا کم کرنا یا نہ دینا اوسکی ساری مزدوری کا پس اس سب چیز
سے اسپر تفتیش کرنی واجب ہے نہ اپنے بالغ ہونے کی مدت سے بلکہ اس گناہ کی
پائے جانے کی مدت سے اپنے بلوغ اور عقل اور تمیز کے بعد یا اپنے بالغ ہونے سے
پہلے جبکہ اپنے ولی اور وصی کی گود میں ہو اور مل جاوے اسکے مال سے اور سستی
کرے ولی اسمیں اور نہ پروا کرے اسکی وجہ سے وہ اپنے دین میں ظالم اور بیہاڑ
والا تھا پس مل گیا یہ حرام لڑکے کے مال میں کبھی لڑکے کے فعل سے اور
کبھی وصی کے ظلم سے تو واجب ہے لڑکے توبہ کرنے والے پر اپنے بالغ ہونیسے
بعد اسکے جستجو کرنی اور رد کرنا ہر ایک حق کا اس حق والے کیطرف اور صاف کرنا
اپنے مال میں شبہوں اور حرام سے پس چاہیئے کہ حساب کرے اپنے نفس کا
دانوں اور ذروں پر اپنے گناہ کے اول دن سے اپنے توبہ کے دن تک پہلے اسکے
کہ آوے اسکو موت غفلت پر بےحساب کیئے اور قائم ہوجاوے اسپر قیامت
ثواب نہ حاصل کرنے اور اعمال نامہ کے پاک کرنے دھوکھے پر پس سوال کرے
پس نہ سُنے جواب اور پشیمان ہو اور نہ فائدہ دے اسکو پشیمانی اور رضی کرنا
چاہیئے اللہ کو پس نہ رضی ہو اور عذر کرے پس نہ مانا جاوے اور مہلت
مانگے پس نہ مہلت دیا جاوے اور شفاعت چاہے پس نہ شفاعت کیجاوے
اسکے لیئے جب ہو زیادتی کرنیوالا اپنی زندگی کی حالت میں اور بیہاڑ نیوالا اپنی بیداری
اور دانائی کی حالت میں انتظاری کرنیوالا اپنے معاش کے کاموں میں اور حرص
کرنیوالا اپنی خواہشوں اور لذتوں کو حاصل کرنے میں پیروی کرنے والا اپنے نفس
کی خواہش اور اپنے شیطان کا منہہ پھیرنیوالا ہے اپنے رب کی عبادت اور
اسکی درگاہ سے پیچھے ہٹنے والا ہے اوسکو ماننے سے جلدی کرنیوالا اوسکی

طَالَ فِي الْقِيمَةِ حِسَابُهُ وَعَظُمَ وَيْلُهُ وَنَجِيبِهِ وَانْقَطَعَ ظَهْرُهُ وَنَكَسَ رَأْسُهُ وَاشْتَدَّ خَجْلَتُهُ وَحَيَاؤُهُ وَ انْقَطَعَتْ حُجَّتُهُ وَبُرْهَانُهُ وَأُخِذَتْ حَسَنَاتُهُ وَنُضَا عِفَتْ سَيِّئَاتُهُ وَخَسِرَتْ صَفْقَتُهُ وَظَهَرَ إِفْلَاسُهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ غَضَبُ رَبِّهِ وَأَخَذَهُ وَأَخَذَتْهُ الزَّبَانِيَةُ إِلَى مَا مَهَّدَ لِنَفْسِهِ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِ وَأَوْبَقَهَا وَأَوْرَدَهَا فَسَاوَى مَنْ فِي النَّارِ مِنْ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ إِذْ مَظَالِمُ الْعِبَادِ لَا تُسَامَحُ فِيهَا وَلَا تُتْرَكُ وَفِي الْأَثَرِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ لَوْ سَلِمَتْ لَهُ لَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِنَانِ فَيَقُومُ أَصْحَابُ الْمَظَالِمِ فَيَكُونُ قَدْ سَبَّ عِرْضَ هٰذَا وَأَخَذَ مَالَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَتَنْقُصُ حَسَنَاتُهُ فَلَا يَبْقَى لَهُ شَيْءٌ فَيَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ وَبَقِيَ طَالِبُونَ كَثِيرًا فَيَقُولُ أَلْقُوا مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ إِلَى سَيِّئَاتِهِ وَصُكُّوا لَهُ صَكًّا إِلَى النَّارِ فَيَهْلِكُ هُوَ بِسَيِّئَةِ غَيْرِهِ بِطَرِيقِ الْقِصَاصِ فَكَذٰلِكَ يَنْجُو الْمَظْلُومُ بِحَسَنَةِ الظَّالِمِ إِذْ يُنْقَلُ إِلَيْهِ عِوَضًا مِمَّا ظَلَمَهُ وَرَوَتْ عَائِشَةُ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ دِيوَانٌ يَغْفِرُهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَدِيوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ وَدِيوَانٌ لَا يُتْرَكُ مِنْهُ شَيْءٌ فَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ فَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰيهُ النَّارُ وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَأَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِي لَا يُتْرَكُ مِنْهُ شَيْءٌ فَظُلْمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيمَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيمَةِ بِصَلٰوتِهِ وَصِيَامِهِ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَدْ

لمبا ہوگا قیامت میں اسکا حساب اور بڑا ہوگا اسکا عذاب اور چلانا اور ٹوٹی ہوگی اسکی پیٹھ اور نیچی ہوگا اسکا سر اور سخت ہوگی اسکی شرمندگی اور حیا اور ٹوٹ جاویگی اسکی حجت اور دلیل اور لیجاوینگی اسکی نیکییں اور بڑھائی جاوینگی اسکی برائیں اور ٹوٹے والا ہوگا اوسکا سودا اور ظاہر ہوگا اسکا افلاس اور سخت ہوگا اوسپر غضب اوسکے رب کا اور اسکی پکڑ اور پکڑ لینگے اسکو دوزخ کی فرشتے اس چیز کیطرف کہ بچھایا اسنے اپنے نفس کے لیئے اپنے رب کی عذاب سے اور اسکو ہلاک کیا اور اسمیں وارد کیا پس برابر ہوگئے جو لوگ دوزخ میں ہیں قارون اور فرعون اور ہامان سے کیونکہ بندوں کی ظلموں میں نہیں دیری کیجاتی اور نہیں چھوڑے جاتے اور حدیث میں ہے تحقیق بندہ البتہ کھڑا کیا جاویگا اللہ تعالی کے سامنے اور اسکی ہوگی نیکییں پہاڑوں کیطرح اگر وہ اسکے لیئے سلامت رہیں تو البتہ بہشتیوں سے ہووے پس کھڑے ہونگے ظلموں والے پس وہ ہوگا کہ تحقیق اتاری ہوگی اسکی آبرو کو اور لیا ہوگا مال اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلے میں دیجاوینگی اسکی نیکییں پس نہ باقی رہیگی اسکے لیئے کوئی نیکی پس عرض کرینگے فرشتے اے ہمارے پروردگار اسکی نیکییں تمام ہوگئیں اور باقی ہیں طلب کرنے والے بہت پس فرماویگا ڈالدو انکی برائیوں میں سے اسکی برائیوں کیطرف اور دو اسکو مارنا دوزخ کیطرف پس وہ ہلاک ہوگا اپنے غیر کے گناہ میں قصاص کے طریقے پر پس اسیطرح سے نجات پاویگا مظلوم ظالم کی نیکی سے کیونکہ نقل کیا جاویگا اسکی طرف عوض اس چیز کا کہ اوسنے اسپر ظلم کیا تھا اور روایت ہے حضرت عائشہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا عملوں کے دفتر تین ہیں ایک دفتر ہے کہ اسکو بخشدیتا ہے اللہ تعالی اور ایک دفتر ہے کہ نہیں بخشتا اسکو اللہ تعالی اور ایک دفتر ہے کہ اسمیں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی پس اسپر وہ دیوان جسکو اللہ تعالی نہیں بخشدیتا ہے اللہ تعالی پس وہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور اسکی جگہہ اسکی آگ ہے اور اسپر دیوان ہے جسکو اللہ تعالی بخشدیتا ہے پس وہ بندے کا ظلم کرنا ہے اپنی جان پر اس چیز میں کہ درمیان اسکے رب کے ہے اور وہ دفتر ہے جسمیں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی پس وہ بندوں کا ظلم ہے انکو بعض کا بعض پر اور روایت ہے مرفوعا حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون مفلس ہے میری امت میں سے قیامت کے دن عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں وہ شخص ہے جسکے لیئے کوئی درہم اور اسباب نہ ہو فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ لاوے قیامت کے دن اپنی نماز اور روزہ حالانکہ گالی دی ہوگی اسکو

قَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقَاصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ فَيَنْبَغِيْ لِلْمُذْنِبِ اَنْ يُّبَادِرَ اِلَى التَّوْبَةِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَوْفَ نَتُوْبُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ يَعْنِيْ يُقَدِّمُ ذُنُوْبَهٗ وَيُؤَخِّرُ تَوْبَتَهٗ وَيَقُوْلُ سَاَتُوْبُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ عَلٰى شَرِّ مَا كَانَ عَلَيْهِ فَيَمُوْتُ عَلَيْهِ وَقَالَ لُقْمٰنُ الْحَكِيْمُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ اِلٰى غَدٍ فَاِنَّ الْمَوْتَ يَاْتِيْكَ بَغْتَةً فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ اَنْ يَّتُوْبَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ قَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ لَّمْ يَتُبْ اِذَا اَصْبَحَ وَاَمْسٰى فَهُوَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَالتَّوْبَةُ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا فِيْ حَقِّ الْعِبَادِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا وَالثَّانِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَكُوْنُ بِالْاِسْتِغْفَارِ بِاللِّسَانِ وَالنَّدَمِ بِالْقَلْبِ وَالْاِضْمَارِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ عَلٰى مَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا التَّائِبُ مِنَ الظُّلْمِ وَيَبْذُلْ جُهْدَهٗ فِيْ تَكْثِيْرِ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تُقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُؤْخَذُ حَسَنَاتُهٗ وَتُوْضَعُ فِيْ مَوَازِيْنِ اَرْبَابِ الْمَظَالِمِ وَلْيَكُنْ كَثْرَةُ حَسَنَاتِهٖ بِقَدْرِ كَثْرَةِ مَظَالِمِهٖ لِلْعِبَادِ وَاِلَّا هَلَكَ بِسَيِّاٰتِ غَيْرِهٖ وَهٰذَا يُوْجِبُ اسْتِغْرَاقَ جَمِيْعِ الْعُمُرِ فِي الْحَسَنَاتِ لَوْ طَالَ الْعُمُرُ بِحَسَبِ مُدَّةِ الظُّلْمِ فَكَيْفَ وَالْمَوْتُ عَلَى الرَّصَدِ وَرُبَّمَا يَكُوْنُ الْاَجَلُ قَرِيْبًا فَتَخْتَرِمُهُ الْمَنِيَّةُ قَبْلَ بُلُوْغِ الْاُمْنِيَّةِ وَقَبْلَ اِخْلَاصِ الْعَمَلِ وَتَصْحِيْحِ النِّيَّةِ وَتَصْفِيَةِ اللُّقْمَةِ فَلْيُبَادِرْ اِلٰى ذٰلِكَ وَلْيَبْذُلِ الْاِجْتِهَادَ فَلْيَكْتُبْ جَمِيْعَ ذٰلِكَ وَاَسَامِيَ اَصْحَابِ الْمَظَالِمِ وَاحِدًا وَّيَطُوْفُ نَوَاحِيَ الْعَالَمِ وَاَطْرَافَ الْبِلَادِ فِيْ اَقْطَارِهَا وَيَطْلُبُهُمْ يَسْتَحِلُّهُمْ اَوْ يُؤَدِّيْ حُقُوْقَهُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْهُمْ فَاِلٰى يَوْمِ بَعْثِهِمْ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ خَائِفٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَاجٍ لِرَحْمَتِهٖ تَائِبٌ مُقْلِعٌ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَكْرَهُهٗ مَوْلَاهُ مُتَنَعِّمٌ

اور کہایا ہوگا مال اُسکا اور گرایا ہوگا خون اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلہ دیا جاویگا یہ شخص اسکی نیکیوں میں سے اور اگر تمام ہو جاویں اسکی نیکیاں تو لیجاویگی ان لوگوں کی گناہوں میں سے پس ڈالی جاوینگی اسپر پھر وہ ڈالا جاویگا دوزخ میں پس گنہگار کے لیئے واجب ہے جلدی کرنی توبہ کیطرف اور روایت کیگئی ہے حضرت ابن عباسؓ سے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا ہلاک ہو گئے تاخیر کرنے والے جو کہتے ہیں ہم توبہ کر لینگے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے اللہ عزوجل کے فرمودہ کی تفسیر میں بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر آدمی تو کہ گناہ کر رکھے آگے اپنے یعنی آگے کرتا ہے اپنے گناہوں کو اور پیچھے کرتا ہے اپنی توبہ کو اور کہتا ہے میں توبہ کر لونگا کہ آجاتی ہے اُسکو موت حالانکہ وہ اسے برائی پر ہوتا ہے جسپر وہ تھا پس مر جاتا ہے اسپر اور فرمایا حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے اے میرے بچے دیر مت کر توبہ میں کل تک کیونکہ تحقیق موت تجھکو آویگی اچانک پس واجب ہے ہر ایک پر کہ توبہ کرے جب صبح کرے اور جب شام کرے کہا مجاہد نے جو شخص توبہ نہ کرے جب صبح کرے اور شام کرے پس وہ ظالموں میں سے ہے پس توبہ دو وجہ پر ہے ایک بندوں کے حقمیں اور تحقیق ہمنے اسکا بیان کر دیا دوسرے تیسرے اور اللہ تعالے کے درمیان پس وہ ہوگی زبان کی بخشش مانگنے سے اور دل اور نیت سے پشیمان ہونے سے یوں نہ لوٹیگا گناہ کیطرف جیسے ہمنے اشارہ کیا اسکی طرف پہلے پس چاہیئے کہ کوشش کرے یہ شخص توبہ کرنیوالا ظلم سے اور خرچ کرے اپنی کوشش نیکیوں کے زیادہ کرنیمیں یہاں تک کہ بدلا لیا جاوے اس سے قیامت کے دن پس لیجاویں اسکی نیکیاں اور رکھی جاویں ترازو میں ظلم والوں کے اور چاہیئے کہ ہو جاوے اسکی نیکیوں کی کثرت بقدر کثرت اُسکے ظلموں کے بندوں پر ورنہ ہلاک ہوگا اوروں کی برائیوں سے اور یہ بات واجب کرتی ہے غرق کرنا ساری عمر کا نیکیوں میں اگر لمبی ہو اسکی عمر موافق مدت ظلم کے پس کیونکر ہو حالانکہ موت گہات پر ہے اور بہت بار ہوتی ہے موت قریب پس کاٹ دیتی ہے اسکو موت پہلے پہونچنے آرزو کے اور پہلے خالص کرنے عمل کے اور صحیح کرنے نیت اور صاف کرنے لقمے کے پس چاہیئے کہ جلدی کرے طرف توبہ کی اور خرچ کرے کوشش پس چاہیئے کہ لکھے ان سب ظلموں کو اور تمام ظلم والوں کے ایک ایک کا اور پھرے گرد جہان کے اور شہروں کیطرف اور انکے کناروں میں اور انکو ڈھونڈے اور ان سے معافی مانگے یا ادا کرے انکے حق پس اگر انکو نہ پاوے پس ادا کرے انکو دن اٹھنے کیطرف اور وہ باوجود اسکے ڈرنے والا ہو اللہ کے عذاب سے اور امید کرنیوالا ہو اسکی رحمت کا توبہ کرنیوالا باز رہنے والا ان سب سے جسکو ناخوش رکھتا ہے اسکا مولیٰ

فِي مَا عِنْدَهٗ وَمَرْضَاتِهٖ فَاِنْ اَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ جَاۗءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّهٗ قَدْ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقُ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰۗئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰۗئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰۗئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاۗءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰۗئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ حَكَمًا فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ اِلٰى اَيِّهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰۗئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغَفَرَ لَهٗ فَهٰذَا دَلِيْلٌ وَّاضِحٌ عَلٰى اَنَّ قَصْدَهٗ اِلَى التَّوْبَةِ وَسَعْيَهٗ اِلَيْهَا وَنِيَّتَهٗ لَهَا اَنَافِعٌ وَدَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا خَلَاصَ اِلَّا بِرُجْحَانِ مِيْزَانِ الْحَسَنَاتِ وَلَوْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ فَلَا بُدَّ لِلتَّائِبِ مِنْ تَكْثِيْرِ الْحَسَنَاتِ وَالنَّوَافِلِ لِيُرْضِيَ بِهَا الْخُصُوْمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتُرْقَعَ بِهَا الْفَرَائِضُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِّرُوْا مِنَ النَّوَافِلِ

نزدیک اسکے تھا بندہ مانگنے والا یعنے ہوشیار اسکی عبادت اور اسکی رضامندی میں پس اگر پاۓ اسکو موت حالانکہ وہ اسی حال پر ہو تو تحقیق واقع ہوگیا اسکا اجر اللہ تعالی پر فرمایا اللہ عزوجل نے اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ کی اور رسول اسکے کی پھر پالیوے اسکو موت پس تحقیق پڑا ثواب اسکا اوپر درجے اللہ کے اور تحقیق آیا ہے صحیح بخاری اور مسلم میں جس پر اتفاق کیا گیا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا تھا ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے ایک مرد تھا جس نے قتل کیے تھے ننانویں پس اسنے پوچھا زمین والوں کے زیادہ عالم سے پس اسکو بتلایا گیا ایک راہب وہ اسکے پاس آیا پس اوسنے کہا تحقیق اوسنے قتل کیے ہیں ننانویں آدمی پس بھلا اوسکے لیے توبہ ہے پس اسنے کہا نہیں ہے پس اسکو بھی قتل کر دیا پس پوری کیے اوسنے سو پس پوچھا زیادہ جاننے والے زمین والوں سے پس بتلایا گیا ایک مرد عالم پس اسکے پاس آیا اور کہا تحقیق اسنے قتل کیا سو آدمی پس اسکو لیے توبہ ہے اس نے کہا ہاں اور کون روک سکتا ہے تیرے اور تیری توبہ کے درمیان تو جا ایسی ایسی زمین کیطرف کیونکہ اس زمین میں لوگ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالی کی تو بھی عبادت کر اللہ تعالی کی انکے ساتھ اور مت لوٹیو اپنی زمین کیطرف کیونکہ وہ بری زمین ہے پس چل پڑا یہانتک کہ جب آدھا رستہ طے کر گیا تو اب اسکو موت آگئی پھر جھگڑنے لگے اسمیں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے پس کہا رحمت کے فرشتوں نے آیا وہ توبہ کرنے والا متوجہ ہوکر اللہ کیطرف اور کہا عذاب کے فرشتوں نے تحقیق اسنے نہیں کی ہے نیکی کبھی پس آیا پاس انکے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں پس کیا اونہوں نے اسکو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا پس اوس نے کہا تم ناپو دو زمینوں کے درمیان کو اون دونوں زمینوں کی جونسی کیطرف وہ نزدیک ہوگا پس وہ اسکے لیے ہے پس اونہوں نے ناپا پس اسکو پایا اسکی طرف زیادہ نزدیک جسکا اسنے ارادہ کیا تھا پس اسکو قبض کیا رحمت کے فرشتوں نے اور ایک روایت میں ہے پس وہ طرف گاؤں نیک کی زیادہ نزدیک بالشت پس وہ کیا گیا اس گاؤں والوں میں سے اور ایک روایت میں ہے پس وحی کی اللہ عزوجل نے اس زمین کیطرف یہ کہ تو دور ہوجا اور اس زمین کیطرف یہ کہ تو نزدیک ہوجا اور فرمایا ناپو ان دونوں کے درمیان کو پس پایا اوسکو اسکے نزدیک طرف ایک بالشت پس بخشش کیگئی اسکو پس یہ دلیل واضح ہے اسپر کہ تحقیق گنہگار کا قصد کرنا توبہ کیطرف اور اسکی کوشش کرنی اسکی طرف اور اسکی نیت کرنی اسکے لیے فائدہ دینے والی ہے اور دلیل ہے اسپر کہ تحقیق نہیں ہے خلاصی مگر ساتھ بھاری ہونے نیکیوں کے ترازو کے اگرچہ ایک ذرہ کی برابر بھی ہو پس نہیں چارہ ہے توبہ کرنیوالے کو نیکیوں اور نفلوں کے زیادہ کرنے سے تاکہ راضی کرے اسکے جھگڑنے والوں کو قیامت کے دن اور انکو پیوند دیے جاویں انکے سبب سے فرض جیسے فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو نفلوں کو

أُمُورِهِمْ كَمَا افْتَرَضَ تَعَالَى وَيَعْقِدُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالَى عَقْدًا صَحِيحًا مُؤَكَّدًا وَعَهْدًا وَثِيقًا لَا يَعُودُ إِلَى تِلْكَ الذُّنُوبِ وَلَا إِلَى أَمْثَالِهَا أَبَدًا وَيَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ بِالْعُزْلَةِ وَقِلَّةِ الْأَكْلِ وَقِلَّةِ النَّوْمِ وَالْحِرَازِ قُوتٍ حَلَالٍ وَالتَّنَزُّهِ عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ إِمَّا بِكَسْبٍ وَبِضَاعَةٍ فِي يَدِهِ مِنْ إِرْثٍ أَوْ سَبَبٍ حَلَالٍ فَإِنْ كَانَ فِيمَا وَرِثَهُ شُبْهَةٌ أَوْ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ وَلَمْ يَلْبَسْ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَإِنَّ رَأْسَ الْمَعَاصِي الْحَرَامُ وَمِلَاكُ الدِّينِ الْحَلَالُ وَالتَّوَرُّعُ وَتَصْفِيَةُ اللُّقْمَةِ فَكُلُّ مَا يَنْشَأُ مِنَ الْإِنْسَانِ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ مِنَ اللُّقْمَةِ فَالْحَلَالُ يُورِثُ الْخَيْرَ وَالْحَرَامُ يُورِثُ الشَّرَّ كَالْقِدْرِ إِذَا طُبِخَ مَا فِيهَا وَاسْتَكْمَلَ نِضَاجُهُ تَبَيَّنَ الرَّائِحَةُ الْفَائِحَةُ عَمَّا فِيهَا كُلُّ إِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيهِ وَلْيُكْثِرْ مُجَالَسَةَ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ يَسْتَفِيدُ مِنْهُمْ أَمْرَ دِينِهِ وَيُعَرِّفُونَهُ سُلُوكَ الطَّرِيقِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَحُسْنَ الْأَدَبِ فِي طَاعَتِهِ وَالْقِيَامِ فِي أَمْرِهِ وَيُنَبِّهُونَهُ عَلَى مَا خَفِيَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ السُّلُوكِ فِي طَرِيقِهِ فَلَا بُدَّ لِكُلِّ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا لَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ دَلِيلٍ يَدُلُّهُ وَمُرْشِدٍ يُرْشِدُهُ وَهَادٍ يَهْدِيهِ وَقَائِدٍ يَقُودُهُ يَسْتَعْمِلُ الصِّدْقَ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ وَالْإِخْلَاصَ وَالْجِدَّ فِي الْمُجَاهَدَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا فَقَدْ ضَمِنَ لِلْمُجِدِّ الصَّادِقِ فِي طَرِيقِهِ الْهِدَايَةَ فَإِذَا أَصْدَقَ فِي ذٰلِكَ لَا يَعْدَمُ الْهِدَايَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ بَارٌّ بِبَرِيَّتِهِ مُعِينٌ وَمُوَفِّقٌ لِلْمُقْبِلِينَ إِلَيْهِ دَاعٍ لِلْمُدْبِرِينَ الْمُوَلِّينَ عَنْهُ بِاللُّطْفِ يَفْرَحُ بِتَوْبَتِهِمْ كَالْوَالِدَةِ الشَّفِيقَةِ إِذَا قَدِمَ وَلَدُهَا مِنْ سَفَرِهِ الْبَعِيدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ مَرَّ بِأَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى كَادَتْ نَفْسُهُ تَخْرُجُ فَقَالَ أَرْجِعُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ هُنَاكَ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ

کر پورے کر دیوے تعالیٰ نے جیسے فرض کیا جیسے آپ نے فرمایا اور کرے باندھے ساتھ اللہ کے صحیح تاکید کیا اور عہد پکا کہ نہ لوٹے گا ان گناہوں کیطرف اور نہ ان جیسے گناہوں کیطرف کبھی اور مدد چاہے اسپر تنہائی اور جدا ہونے سے اور تھوڑی کھانے اور تھوڑی سونے اور حلال قوت کے نگاہ رکھنے سے اور پرہیز کرنے سے حرام اور شبہ سے کسب سے یا اس اسباب سے کہ اسکے ہاتھ میں ہے یا سبب حلال سے پس اگر ہو اسمیں جسکو میراث میں لیا ہے کوئی شبہ یا حرام تو اسکو نکالدے اور نہ کھاوے اسمیں سے اور نہ پہنے اسمیں سے کچھ کیونکہ تحقیق سر سب گناہوں کا حرام ہے اور جڑھ دین کی حلال ہے اور پرہیزگاری اور لقمہ کا صاف کرنا پس جو کچھ پیدا ہوتا ہے انسان سے نیکی اور برائی سے پس لقمہ سے ہے پس حلال پیدا کرتا ہے نیکی اور حرام پیدا کرتا ہے برائی کو جیسے ہنڈیا جب پکایا جاتا ہے جو اسمیں ہوتا ہے اور پورا ہو جاتا ہے اسکا پکنا تو ظاہر ہوتی ہے بو مہکنے والی اچھی سے جو اسمیں ہے ہوتی ہے ہر ایک برتن چھانٹتا ہے جو کچھ اسمیں ہوتا ہے اور بہت کرے مجلس فقیہوں اور ربانی عالموں کی فائدہ لیوے ان سے اپنے دین کے کام میں اور وہ اسکو سکھلا دیں چلنا رستے کا اللہ تعالیٰ کیطرف اور اچھا ادب اسکی عبادت میں اور قائم ہونے میں اسکے حکم میں اور اسکو آگاہ کریں اسپر جو پوشیدہ ہو اسپر چلنے کے کام سے اسکے رستے میں پس نہیں چارہ واسطے ہر ایک شخص سے جو چلتا ہے رستہ جسکو وہ نہیں پہچانتا دلیل سے جو اسکو دلالت کرے اور راہ بتانے والے سے جو اسکو راہ بتاوے اور ہدایت کرنے والے جو اسکو ہدایت کرے اور کھینچنے والے سے جو اسکو کھینچے اور کام میں لاوے توجہ کرنیوالا سچ کو ان سب میں اور اخلاص اور کوشش کو مجاہدہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جن لوگوں نے کہ محنت کی ہماری راہ میں البتہ دکھلاویں گے ہم ان کو راہیں اپنی پس تحقیق اللہ تعالیٰ ضامن ہوا کوشش کرنیوالے سچے کے لیے اپنا رستہ میں ہدایت پس جب وہ سچا ہوگا کوشش میں نہ معدوم پاویگا ہدایت کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو اور وہ نہیں ظلم کرنیوالا بندوں پر اور بڑا مہربان سب مہربانوں کا ہے نہایت رحم کرنیوالا مہربانی کرنیوالا مہربانی کرنیوالا اپنی مخلوق سے احسان کرنیوالا اپنی مخلوق کا مددگار اور توفیق دینے والا اسکیطرف متوجہ ہونیوالوں کو بلانیوالا اور اس سے پیٹھ دینے والوں پھیرنیوالوں کو مہربانی سے خوش ہوتا ہے انکی توبہ سے مثل ماں شفقت کرنیوالی کی جب آتا ہے اسکا بیٹا دور سفر سے فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ پاک زیادہ خوش ہونیوالا ہے تم میں سے ہر ایک کی توبہ سے اس مرد سے کہ گذرا کسی زمین جنگل ہلاک کرنیوالی میں اور اسکی سواری ہے جسپر اسکا کھانا اور پینا اور اسکے سوا درستی والی چیزیں ہیں پس اسکو گم کر دیا پس نکلا

فقصّها الحفظة فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها
طعامه وشرابه قال علي كرم الله وجهه سمعت ابا بكر
وهو الصادق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من عبد اذنب ذنبا فقام وتوضأ وصلى واستغفر الله
من ذنبه الا كان حقا على الله ان يغفر له لانه يقول جل
وعلا ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله
غفورا رحيما واما الاموال الحاضرة المغصوبة فليردها
الى اهلها الى ما يعرف له مالكا معينا والى ورثته ان كان قد مات
وما لا يعرف له مالكا معينا فعليه ان يتصدق به عن
صاحبه فان اختلط الحرام بالحلال مثل ان اختلط
المغصوب بالارث الحلال حسب فاجتهد في معرفة
مقدار الحرام وتصدق بذلك المقدار وترك الباقي
له ولعياله واما الاعراض فهو سب الناس وشتمهم
مشافهة وهو الجناية على القلوب وكذلك غيبتهم
وذكرهم بالقبيح وما يسوءهم من الغيبة وهو كل كلام
لا يحسن ان يقال له في وجهه واذا قال له في غيبته
كان ذلك اغتيابه فكفارته ان يذكر له ذلك ويستحله
فان كانوا جماعة فواحدا واحدا ومن مات منهم قبل ذلك
فتدارك ذلك بتكثير الحسنات على ما ذكرنا كل ذلك
اذا بلغتهم الغيبة واما اذا لم تبلغهم فلا يجب عليه
استحلالهم بل لا يجوز لان فيه ايصال الاذى الى قلوبهم
بل يأتي الذين اغتابهم عندهم فيكذب نفسه عندهم
ويثني على المغتابين

فصل ولا بد ان يعرف قدر
جنايته ولا يعرض له في سائر المظالم ولا يكفي في ذلك
الاستحلال المبهم لجواز ان المظلوم اذا عرف قدر ظلمه
على الحقيقة لم تطب نفسه بالاحلال بل يؤخر ذلك
ليوم القيمة ليأخذ بدله من حسناته او يحمله من
سيئاته وان كان من جملة جنايته على الغير ما لو ذكره
لتأذى بمعرفته كزناه بجاريته واهله ونسبته

پس بند کرے اسکو ایک لحظہ پھر بیدار ہو جاوے ناگہاں اسکی سواری اور زاد سر کے پاس ہو جیسے اسکا کہانا
پینا ہے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ سنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
اور وہ سچے ہیں کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کوئی نہیں بندہ کہ کوئی گناہ
کرے پس کہڑا ہو پس وضو کرے اور نماز پڑہے اور بخشش مانگے اللہ تعالی سے اپنے
گناہ سے مگر ہوگا حق اللہ تعالی پر یہہ کہ بخشے اسکے لیے کیونکہ تحقیق فرماتا ہے اللہ جل وعلا
جو کوئی کام کرے برا یا ظلم کرے اپنی جان پر پہر بخشش مانگے اللہ سے پاویگا اللہ کو بخشنے والا
مہربان اور ایسے مال حاضر چہینے ہوئے پس چاہیے کہ پہیر دے مالک کیطرف جو
چیز جسکو پہچانتا ہے مالک معین یا اسکے وارث کیطرف جسکو آگے گذر گیا اور جس چیز کا
مالک معین نہ پہچانتا ہو پس اسپر لازم ہے کہ اسکا صدقہ کر دینا اسکے صاحب کیطرف سے
پس اگر مل گیا ہو حرام حلال سے جیسے مل گیا ہو چہینا ہوا مال میراث حلال سے تو حساب
کرے پس کوشش کرے حرام کی مقدار کی پہچاننے میں اور صدقہ کر دے اس مقدار سے اور چہوڑ
دے باقی اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے اور ایسے آبرو میں پس وہ گالی دینی ہے سامنے اور وہ گناہ
ہے دلوں پر اور اسیطرح انکی غیبت کرنی اور انکا ذکر کرنا برائی سے اور جو انکو برا لگے
اور غیبت ہر ایک بات ہے کہ اچہا نہ ہو کہا جانا اوسکا اسکے روبرو پس جب اس بات
کو کہے اسکے پیچہے میں تو ہوگا کہ تحقیق اسکی غیبت کی پس اسکا کفارہ ہے کہ بیان کرے
اسکے لیے وہ بات اور معافی چاہے اس سے پس اگر وہ ہوں ایک جماعت پس ایک ایک
سے اور جو شخص مر جاوے انمیں سے پہلے اس سے پس تدارک کرے اسکا نیکیوں کی زیادہ کرنے سے
جیسے ہمنے بیان کیا سب کچہہ اسوقت ہے کہ جب انکو پہونچی ہو انکی غیبت کرنی اور اگر جب
انکو نہ پہونچی ہو پس نہیں واجب اسپر انسے معافی چاہنی بلکہ نہیں جائز کیونکہ اسمیں دکھ
پہونچانا ہے انکے دلوں کیطرف بلکہ آوے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے غیبت بیان کی
انکے پاس پس جہٹلاوے اپنے نفس کو انکے پاس سے اور تعریف کرے غیبت کیے گئوں پر
فصل اور نہیں چارہ اس سے کہ پہچانے اسکو اپنے گناہ کی مقدار اور نہ اشارہ
کرے اسکے لیے تمام ظلموں میں اور نہیں کافی اسمیں معافی مانگنی مبہم واسطے جائز ہونے اسکی
کہ تحقیق مظلوم جب پہچانیگا اسکے ظلم کی مقدار کو حقیقت پر تو خوش ہوگا اسکا جی معاف
کرنا بلکہ پیچہے رکھے اسکو واسطے قیامت کے دن کے تاکہ لیوے اسکا بدلہ اسکی نیکیوں میں سے
اور اٹہوا دے اسکو اپنی برائیوں میں سے اور اگر ہو بیچ اسکے گناہوں سے اسکے غیر پر ایسا گناہ
کہ اگر اسکو کہے اور اسکو بیان کرے تو البتہ وہ ایذا پاوے اسکے پہچاننے سے جیسے اسکا زنا
کرنا [illegible] اسکی بیوی سے
یا اسکی [illegible]

بِاللِّسَانِ اِلٰی عَیْبٍ خَفِیٍّ مِنْ عُیُوْبِہٖ یَعْظُمُ اَذَاہُ بِہٖ فَہٰہُنَا
لَا طَرِیْقَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّسْتَحِلَّہٗ مُبْہَمًا وَیَبْقٰی عَلَیْہِ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ
مَا فَیَجْبُرُہَا بِالْحَسَنَاتِ کَمَا یَجْبُرُ مَظْلِمَۃَ الْمَیِّتِ وَالْغَائِبِ وَ
کُلُّ جِنَایَۃٍ عَلَی الْغَیْرِ لَمْ یَعْلَمْ بِہَا لَوْ ذَکَرَ الْجَانِیْ لَہٗ ذٰلِکَ لَمْ
تَطِبْ نَفْسُہٗ بِالْاِحْلَالِ بِسُرْعَۃٍ وَلَا یَامَنُ مِنَ الْمَجْنِیِّ عَلَیْہِ
مُقَابَلَتَہٗ بِہَا فِیْ حَقِّ الْجَانِیْ فِیْ ذٰلِکَ وَطَرِیْقُہٗ اَنْ یَّتَلَطَّفَہٗ
وَیَسْعٰی فِیْ مُہِمَّاتِہٖ وَاَغْرَاضِہٖ وَیُظْہِرُ مِنْ حُبِّہٖ وَالشَّفَقَۃِ
عَلَیْہِ مَا یَسْتَمِیْلُ بِہٖ قَلْبَہٗ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ عَبْدُ الْاِحْسَانِ
وَکُلُّ مَنْ نَفَرَ بِسَیِّئَۃٍ مَالَ وَرَجَعَ بِحَسَنَۃٍ فَاِنْ تَعَذَّرَ
ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَالْکَفَّارَۃُ بِتَکْثِیْرِ الْحَسَنَاتِ لِیُجْزِیَ بِہَا فِیْ
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ جِنَایَتَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْکُمُ بِہٖ عَلَیْہِ وَیُلْزِمُہٗ
قَبُوْلَ حَسَنَاتِہٖ مُقَابَلَۃً لِجِنَایَتِہٖ عَلَیْہِ اِذَا امْتَنَعَ مِنَ الْقَبُوْلِ
کَمَنْ اَتْلَفَ فِی الدُّنْیَا مَالًا فَجَاءَ بِمِثْلِہٖ فَامْتَنَعَ مَنْ لَّہُ الْحَقُّ
عَنْ قَبُوْلِ ذٰلِکَ وَاِبْرَائِہٖ عَنْ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْحَاکِمَ یَحْکُمُ
عَلَیْہِ بِالْقَبْضِ شَاءَ اَمْ لَمْ یَشَأْ وَکَذٰلِکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
یَحْکُمُ بِذٰلِکَ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَۃِ وَہُوَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ
وَاَعْدَلُ الْعَادِلِیْنَ

فَصْلٌ فَاِذَا تَخَلَّصَ مِنْ مَظَالِمِ
الْعِبَادِ وَتَفَرَّغَ لِعِبَادَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ خَاصِّیَّتِہٖ سَلَکَ طَرِیْقَ
الْوَرَعِ لِاَنَّ بِہٖ یَتَخَلَّصُ الْعَبْدُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنَ الْعِبَادِ
وَمِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِہٖ یُخَفَّفُ عَنْہُ الْحِسَابُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ فَاِنَّ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِحُقُوْقِ الْعِبَادِ وَالْمَعَامَلَاتِ
الَّتِیْ جَرَتْ فِی الدُّنْیَا بَیْنَ الْاَنَامِ عَلٰی غَیْرِ وَجْہِ الشَّرْعِ
وَاَمَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاَخَذَ مِنَ الْخَلْقِ مَا
یَسْتَحِقُّہٗ وَاَعْرَضَ عَمَّا لَیْسَ لَہٗ وَخَافَ مِنْ طُوْلِ الْحِسَابِ
فِی الْقِیٰمَۃِ فَعَلٰی اَیِّ شَیْءٍ یُحَاسَبُ وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
یَسْتَحْیِیْ اَنْ یُّحَاسِبَ الْوَرِعِیْنَ فِی الْقِیٰمَۃِ وَلِہٰذَا قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا
وَزِنُوْہَا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَہٰذَا اِشَارَۃٌ

زبان سے پوشیدہ عیب کیطرف اسکی عیبوں میں سے جس سے وہ بڑی ایذا پاوے پس
ایسی جگہہ نہیں ساتھہ اسکے لیئے سوائے اوسکے کہ اس سے معافی چاہے مبہم اور باقی
رہیگا اسپر کچہہ ظلم پس اسکو پورا کرے اور سنوارے نیکیوں سے جیسے پورا کیا جاتا ہے
ظلم مردے اور غائب کا اور ہر ایک گناہ غیر پر جسکو وہ نہیں جانتا کہ اگر گناہ کرنیوالا
اس سے بیان کرے تو اسکا جی خوش نہ ہو معاف کرنے میں جلدی یا بخوف نہ ہو اس
جسپر گناہ کیا گیا ہے اسکے ساتھہ مقابلہ کرنے سے بیچ حق گناہ کرنیوالے کا اسمیں اور
اسکا طریقہ یہ ہے کہ اس سے نرمی کرے اور کوشش کرے اسکی مہموں اور اسکی غرضوں
میں اور ظاہر کرے اسکی محبت اور اسپر شفقت کرنے سے جس سے مائل کرے اسکو
کو کیونکہ تحقیق انسان احسان کا غلام ہے اور ہر ایک شخص جو ہٹتا ہے برائی سے
مائل اور رجوع ہوتا ہے نیکی سے پس اگر مشکل ہو یہ اوسپر تو پس کفارہ نیکیوں سے
زیادہ کرنے میں ہے تو بدلہ دیوے انہیں سے قیامت کے دن اسکے گناہ کا کیونکہ اللہ تعالے
حکم کریگا ساتھہ اسکے اسپر اور لازم کریگا اسپر اسکے نیکیوں کا قبول کرنا مقابلہ کو
اسکے گناہ کرنیکے اسپر جب وہ انکار کریگا قبول کرنے سے جیسے کوئی شخص
ضائع کرے دنیا میں کوئی مال پھر لاوے اس جیسا پس انکار کرے وہ شخص جسکا حق ہو اسکے
قبول کرنے سے اس سے پس تحقیق حاکم حکم کرتا ہے اسپر اسکے قبض کرنیکا وہ
چاہے یا نہ چاہے اور اسیطرح اللہ عزوجل حکم کریگا ساتھہ اسکے قیامت کے میدانوں میں
اور وہ بڑا حکم کرنیوالا ہے سب حاکموں کا اور بڑا عدل کرنیوالا ہے عادلوں کا فصل
پس جب خلاصی پاوے بندوں کے ظلموں سے اور فارغ ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلیئے
اپنے خاص حال میں تو چلے پرہیزگاری کے راستہ میں کیونکہ تحقیق اسی سے خلاصی
پاتا ہے بندہ دنیا اور آخرت میں بندوں سے اور اللہ عزوجل کے عذاب سے اور اسی سے
ہلکا کیا جاویگا اس سے حساب قیامت کے دن کیونکہ تحقیق حساب قیامت کے دن میں
بندوں کے حقوق اور معاملوں کی وجہہ سے ہے جو جاری ہوتے ہیں دنیا میں لوگوں
کے درمیان شریعت کی غیر وجہہ پر اور اپر جو شخص حساب کرے اپنے نفس سے دنیا میں
اور لیوے لوگوں سے جسکا وہ مستحق ہو اور منہ پہیرے اس سے جو اسکا نہیں ہے اور ڈرے
حساب کے لمبے ہونے سے قیامت میں پس کس چیز پر وہ حساب کیا جاویگا اور حدیث
میں ہے تحقیق اللہ تعالے حیا کرتا ہے اس سے کہ حساب کرے پرہیزگاروں سے قیامت کے
دن میں اور اسی لیئے فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم حساب کرو اپنے نفسوں کا
پہلے اس سے کہ حساب کیے جاؤ اور انکو تولو پہلے اس سے کہ تولے جاؤ اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مرد کے اسلام کی خوبی سے ہے چیز کا ترک کرنا جو اسکو فائدہ نہ دے اور یہ اشارہ ہے

إلى التوقف في كل شيء وترك ما أشكل عليه إلا بإذن الشرع
فإن وجد في الشرع مساغاً لتناوله والشروع فيه فعل
وإلا وقف عنه ومال إلى غيره وإليه أشار رسول الله صلى
الله عليه وسلم دع ما يريبك وقال صلى الله عليه وسلم المؤمن
وقاف والمنافق لقاف وقال صلى الله عليه وسلم لو صليتم
حتى تكونوا كالحنايا وصمتم حتى تكونوا كالأوتار فما
ينفعكم إلا الورع الشافي وفي موضع آخر المؤمن فتاش
وقال صلى الله عليه وسلم من لم يبال من أين مطعمه و
مشربه لم يبال الله تعالى من أي باب من النار يدخله
عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه قال أيها الناس إن أحدكم لن يموت حتى يستكمل
رزقه فلا تستبطئوا الرزق واتقوا الله وأجملوا في الطلب
وخذوا ما حل لكم وذروا ما حرم عليكم وعن ابن مسعود
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يكتسب
العبد مالاً من الحرام ويتصدق به فيؤجر عليه ولا
ينفق منه شيئاً فيبارك له فيه ولا يتركه خلف ظهره
إلا كان زاده إلى النار قال صلى الله عليه وسلم إن الله
لا يمحو الشر بالشر ولكن يمحو الشر بالخير عن عمران بن
الحصين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الله
تعالى يقول عبدي أد ما افترضت عليك تكن
من أعبد الناس وانته عما نهيتك عنه تكن من أورع
الناس واقنع بما رزقتك تكن من أغنى الناس قال صلى الله
عليه وسلم لأبي هريرة رض كن ورعاً تكن من أعبد الناس
قال الحسن البصري رحمة الله عليه مثقال ذرة من
الورع خير من ألف مثقال من الصوم والصلوة وأوحى
الله تعالى إلى موسى عليه السلام لا يتقرب إلي المتقربون
بمثل الورع وقيل رد دانق من فضة أفضل عند الله
من ستمائة حجة مبرورة وقيل سبعين حجة
متقبلة وقال أبو هريرة جلساء الله تعالى غداً أهل الورع

توقف کرنیکی طرف ہر ایک چیز میں اور اسپر قدم آگے نہ رکہنے کی ترک کرنیکی جو مشتبہ ہو مگر بعد اجازت شرع کے پس اگر پاوے شریعت میں گنجائش
لینے اور اسکو شروع کرنے کیلئے راستہ تو کرے ورنہ تو توقف کرے اس سے اور رجوع کرے اسکے غیر کیطرف اور اسکی طرف
کیا ہے اشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس چیز کو جو تجھکو شک میں ڈالے اس چیز کی طرف جو تجھکو شک
میں نہ ڈالے اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن ٹہیرنیوالا ہی اور منافق نگلنیوالا
اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم نماز پڑہو یہاں تک کہ ہو جاؤ کمانوں
کیطرح اور روزہ رکہو یہاں تک کہ ہو جاؤ تانتوں کیطرح پس تمکو فائدہ نہ دیگی مگر پرہیزگاری
اور ایک جگہہ میں ہی مومن ڈہونڈ جستجو کرنیوالا ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کوئی نہ پرواہ کرے کہاں سے ہے اسکا کہانا اور پینا تو نہ پرواہ کریگا اللہ تعالے کون سے
دروازے دوزخ کی اسکو داخل کرے روایت ہے جابر بن عبد اللہ رض سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا اے لوگو تحقیق کوئی تم میں سے ہرگز نہ مریگا یہاں تک کہ پورا کر لے اپنی روزی
کو پس آگے بڑہو روزی کو اور ڈرو اللہ سے اور نیکی کرو طلب کرنے میں اور لو جو حلال ہے
تمہارے لیے اور چھوڑ دو جو حرام ہے تمپر اور روایت ہے ابن مسعود رض سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا آپ نے نہیں کماتا بندہ کچھ مال حرام میں سے اور صدقہ کرتا اسکے سے
اسکے پہر اوسپر وہ اجر دیا جاوے اور اسمیں سے کچھ خرچ کرے پہر اسکے لئے نہیں برکت کی
جاوے اور نہیں چھوڑتا ہے اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے مگر اسکا توشہ ہوتا ہے دوزخ کیطرف
اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں مٹاتا برائی کو برائی سے
ولیکن مٹاتا ہے برائی کو بھلائی سے روایت ہے عمران بن حصین سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے تو ادا کر جو میں نے
فرض کیا ہے تجہپر تو تو ہو جائیگا اور بڑے عبادت کرنیوالوں سے اور دور رہ
اس سے جس سے مینے تجھکو منع کیا اور تو ہو جاویگا لوگوں کی بڑی پرہیزگاروں میں سے اور قانع
ہو اوسپر جو میں نے تجھکو دیا ہے تو تو ہو جاویگا بڑے لوگوں کی غنیوں میں سے اور فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رض سے تو ہو پرہیزگار ہو جائیگا تو لوگوں
کی بڑے عابدوں میں سے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری کی ایک مثقال ذرہ
اور نماز کی ہزار مثقال سے بہتر ہے اور وحی کی اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام
کیطرف نہیں نزدیک ہوتی میری طرف نزدیک ہونیوالی مثل پرہیزگاری کی
اور بعض نے کہا پہیر دینا ایک دانگ چاندی کا افضل ہے اللہ تعالی کے نزدیک
چھ سو حج پاک سے اور بعض نے کہا ستر حج مقبول سے اور کہا ابو ہریرہ رض
نے پاس بیٹھنے والے اللہ تعالے کے
قیامت کو پرہیزگار ہ

الورع والزهد وقال ابن المبارك رحمه الله تعالى لترك فلس من الحرام افضل من مائة فلس يتصدق قال وروي عن ابن المبارك انه كان بالشام يكتب الحديث فانكسر قلمه فاستعار قلما فلما فرغ من الكتابة نسي فجعل القلم في مقلمته فلما رجع الى مرو رأى القلم وعرفه فتجهز للقدوم الى الشام ليرد القلم الى صاحبه وعن النعمان ابن بشير رضي الله عنه انه كان يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن لم يتق الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك ان يقع فيه وان لكل ملك حمى وان حمى الله عز وجل محارمه الا ان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب عن ابي موسى الاشعري لكل شيء حد وحدود الاسلام الورع والتواضع والصبر والشكر فالورع ملاك الامور والصبر النجاة من النار والشكر الفوز بالجنة ودخل الحسن البصري رحمه الله مكة فرأى غلاما من اولاد علي بن ابي طالب قد اسند ظهره الى الكعبة يعظ الناس فوقف عليه الحسن وقال له ما ملاك الدين فقال الورع فقال ما آفة الدين قال الطمع فتعجب الحسن منه وقال ابراهيم بن ادهم رحمه الله الورع ورعان ورع فرض وورع حذر فورع الفرض الكف عن معاصي الله وورع الحذر عن الشبهات في محارم الله تعالى فورع العام من الحرام والشبهة وهو كل ما كان للخلق عليه تبعة وللشرع فيه مطالبة وورع الخاص من كل ما كان فيه الهوى وللنفس فيه شهوة ولذة وورع خاص الخاص من كل ما كان لهم فيه ارادة وورع العام يتورع في ترك الدنيا والخاص يتورع في ترك الجنان العليا وخاص الخاص يتورع في ترك ما سوى الذي خلق وبرء [illegible]

اور زاہد ہیں اور کہا ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترک کرنا ایک پیسہ کا حرام میں سے بہتر ہے سو پیسے سے جس کو صدقہ کرے اور روایت کیگئی ہے ابن مبارک سے یہ کہ تحقیق وہ شام میں حدیث لکہا کرتے تھے پس انکی قلم ٹوٹ گئی پس مانگا ایک قلم پس جب فارغ ہوئے لکھنے سے تو بھول گئے پھر وہ قلم اپنے قلمدان میں پاس جب واپس گئے مرو کیطرف تو قلم دیکھی اور اسکو پہچانا پس تیاری کی جانے کے لیے شام کیطرف قلم دینے کو اور روایت ہے نعمان ابن بشیر سے یہ کہ تحقیق انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے درمیان دونوں کے مشتبہ چیزیں ہیں نہیں جانتے انکو بہت لوگ پس جو کوئی بچے شبہوں سے اسنے بچا لیا اپنا دین اور اپنی عزت اور جو کوئی نہ بچے شبہ سے تو پڑیگا حرام میں جیسے چرواہا چراتا ہے گرد رکھ کی ہوئی جگہ کے قریب ہے وہ کہ پڑ جاوے اسمیں اور تحقیق واسطے ہر ایک بادشاہ کے چراگاہ ہے اور تحقیق چراگاہ اللہ پاک کی اسکے حرام ہیں خبردار ہو تحقیق بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب درست ہو جاتا ہے سارا بدن اور جب بگڑ جاوے تو بگڑ جاتا ہے سارا بدن خبردار ہو اور وہ دل ہے روایت ہے حضرت ابی موسیٰ اشعری سے کہا ہر ایک چیز کیلئے حد ہے اور اسلام کی حدیں پرہیزگاری اور تواضع اور صبر اور شکر کرنا ہے پس پرہیزگاری سب کاموں کی جڑہ ہے اور صبر دوزخ سے نجات ہے اور شکر ہونا بہشت میں اور داخل ہوئے حسن بصری رحمہ اللہ مکہ میں پس دیکھا ایک لڑکا اولاد میں سے حضرت علی بن ابی طالب کی تحقیق اپنی پیٹھ لگائی ہوئی طرف کعبہ کی وعظ کرتا تہا لوگوں کو پس کہڑے ہوئے حسن بصری اور کہا اس سے کیا ہے دین کی جڑہ پس اسنے کہا پرہیزگاری پس پوچہا کیا ہے دین کی آفت کہا طمع پس تعجب کیا حسن نے اس سے اور کہا حضرت ابراہیم بن ادہم نے پرہیزگاری فرض ہے اور ایک پرہیزگاری ڈر سے ہے پس پرہیزگاری فرض ہٹ رہنا ہے اللہ تعالیٰ کے گناہوں سے اور ڈر کی پرہیزگاری بچنا شبہوں سے اور اللہ تعالیٰ کے حراموں میں پس عام کی پرہیزگاری حرام اور شبہ سے ہے اور وہ ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کو تکلیف ہو اور شریعت کو اسمیں مطالبہ ہو اور پرہیزگاری خاص کی ہر ایک اوس چیز سے ہے جسمیں نفس کی خواہش ہو اور جسمیں نفس کے لیے آرزو اور لذت ہو اور خاص الخاص کی پرہیزگاری ہر ایک اس چیز سے ہے جسکے لیے اسمیں ارادہ دکہنا ہو پس عام پرہیزگاری ترک کرنے میں دنیا کی ترک کرنے میں اور خاص پرہیزگاری کرنے میں بہشت بلند کی ترک کرنے میں اور خاص الخاص پرہیزگاری ترک کرنے میں [illegible]

اللهِ عَلَيْهِ الْوَرَعُ عَلٰى وَجْهَيْنِ وَرَعٌ فِي الظَّاهِرِ وَهُوَ اَنْ
لَا تَتَحَرَّكَ اِلَّا لِلّٰهِ وَوَرَعٌ فِي الْبَاطِنِ وَهُوَ اَنْ لَا يَدْخُلَ فِي
قَلْبِكَ سِوَاهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ يَحْيٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَيْضًا مَنْ لَمْ يَنْظُرْ فِي دَقِيْقِ مِنَ الْوَرَعِ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ شَيْءٌ
وَلَا يَصِلُ اِلٰى جَلِيْلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَقِيْلَ مَنْ دَقَّ فِي الْوَرَعِ
نَظَرُهُ جَلَّ فِي الْقِيٰمَةِ خَطَرُهُ وَقِيْلَ الْوَرَعُ فِي الْمَنْطِقِ اَشَدُّ
مِنْهُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالزُّهْدُ فِي الرِّيَاسَةِ اَشَدُّ مِنْهُ
فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لِاَنَّكَ تَبْذُلُهُمَا فِي طَلَبِ الرِّيَاسَةِ وَقَالَ
اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْوَرَعُ اَوَّلُ الزُّهْدِ
كَمَا اَنَّ الْقَنَاعَةَ طَرَفُ الرِّضَاءِ وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ ثَوَابُ الْوَرَعِ خِفَّةُ الْحِسَابِ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ مُعَاذِ
الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْوَرَعُ الْوُقُوْفُ عَلٰى حَدِّ الْعِلْمِ مِنْ
غَيْرِ تَاْوِيْلٍ وَقَالَ ابْنُ الْجَلَاءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ لَمْ يَصْحَبْهُ الْوَرَعُ
فِي فَقْرِهِ اَكَلَ الْحَرَامَ النَّصَّ وَقَالَ يُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
الْوَرَعُ الْخُرُوْجُ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَمُحَاسَبَةُ النَّفْسِ مَعَ كُلِّ
طَرْفَةٍ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا رَاَيْتُ اَسْهَلَ
مِنَ الْوَرَعِ كُلُّ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَوْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ
وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَاِذَا لَمْ يَنْشَرِحِ الصَّدْرُ
بِهِ وَكَانَ فِي قَلْبِكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاِثْمُ حَوَازُ الْقُلُوْبِ يَعْنِيْ فِي صَدْرِكَ وَحَاكَ
وَلَمْ يَطْمَئِنَّ عَلَيْهِ الْقَلْبُ فَاجْتَنِبْهُ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ اِيَّاكُمْ
وَالْحَكَّاكَاتِ فَاِنَّهَا الْمَاْثَمُ فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ
مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ وَقَالَ مَعْرُوْفُ الْكَرْخِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اِحْفَظْ لِسَانَكَ مِنَ الْمَدْحِ كَمَا تَحْفَظُ مِنَ الذَّمِّ وَقَالَ بِشْرُ
ابْنُ الْحَارِثِ اَشَدُّ الْاَعْمَالِ ثَلٰثَةٌ اَلْجُوْدُ فِي الْقِلَّةِ وَالْوَرَعُ فِي
الْخَلْوَةِ وَكَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ مَنْ يَخَافُ وَيُرْجٰى وَقِيْلَ جَاءَتْ اُخْتُ
بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْحَافِيِّ اِلَى الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ يَا اِمَامُ اِنَّا نَغْزِلُ عَلٰى سُطُوْحِنَا فَتَمُرُّ

پرہیزگاری دو وجہ پر ہی پرہیزگاری کرنی ظاہر میں اور وہ یہ ہی کہ تو نہ ہلے جلے مگر واسطے
اللہ تعالے کے اور پرہیزگاری کرنی باطن میں اور وہ یہ ہی کہ نہ داخل ہو تیرے دل میں
سوا اللہ تبارک و تعالے کے کوئی چیز اور کہا یحییٰ رحمہ اللہ نے نیز جو شخص نظر نہ کرے
باریک بین پرہیزگاری میں سو تو حاصل نہ ہوگی اسکو کوئی چیز اور سدہ نہ پہونچیگا بڑی
عطا کو اور بعض نے کہا جس شخص نے باریک کی اپنی نظر پرہیزگاری میں اپنی نظر
بڑا ہوگا قیامت کے دن اسکا مرتبہ اور بعض نے کہا پرہیزگاری کرنی بولنے میں زیادہ
سونے اور چاندی میں پرہیزگاری کرنے سے اور ترک کرنا سرداری میں زیادہ سخت
ہے سونے اور چاندی کے ترک کرنے سے کیونکہ وہ ان دونوں کو خرچ کرتا ہے سرداری
کے طلب کرنے میں اور کہا سلیمان دارانی نے پرہیزگاری اول زہد ہی جیسے تحقیق
قناعت رضامندی کی نہایت ہے اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری
کا ثواب حساب کا ہلکا ہونا ہی اور کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری
کھڑا ہونا ہے علم کی حد پر بغیر تاویل کے اور کہا ابن جلاء رحمۃ اللہ نے جس شخص کے
ہمراہ پرہیزگاری نہو اسکی فقیری میں تو وہ کھاتا ہی حرام ظاہر اور کہا یونس بن
عبد اللہ نے پرہیزگاری نکلنا ہے ہر ایک شبہ سے اور حساب کرنا نفس کا ہر ایک
آنکھ کے جھپکنے میں کہا سفیان ثوری رحمہ اللہ نے میں نے نہیں دیکھا زیادہ آسان
پرہیزگاری سے وہ ہر ایک چیز ہے جو کھٹکے تیرے دل میں جسکو تو چھوڑ دیوے
اور وہ فرمانا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ وہ ہے جو کھٹکے وے تیرے
دل میں اور تو مکروہ جانے اسپر لوگوں کا مطلع ہونا وہ جب ہی کہ نہ کھلے سینہ اس سے
اور ہو تیرے دل میں اس سے کچھ اور ایسا ہی ہو فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گناہ
دلوں کو کاٹتا ہے یعنی جو چیز کاٹے تیرے سینے میں اور کھٹکے وہ اور نہ آرام پکڑے
اسپر دل پس تو اس سے بچیو اور اسی سے ہے حدیث بچو تم کھٹکانیوالی چیزوں سے کیونکہ
بتحقیق وہ گناہ ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھکو
شک میں ڈالے اور ہو اس چیز کیطرف جو تجھکو شک میں نہ ڈالے اور کہا معروف کرخی
نے نگاہ رکھ اپنی زبان کو مدح سے جیسا تو نگاہ رکھتا ہے مذمت سے اور کہا بشر بن
حارث نے بڑے سخت عمل تین ہیں سخاوت کرنی تھوڑی چیز میں
اور پرہیزگاری کرنی تنہائی میں اور سچی بات کہنی اوس شخص
کے پاس جس سے خوف اور امید ہو اور بعض نے کہا بشر بن
حافی کی بہن آئی طرف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے اور کہا
اے امام تحقیق ہم کاتا کرتے ہیں اپنے چھاتوں پر پس گذرتی ہیں ہمارے پاس

بنا مشاعل الظاهرية ويقع الشعاع علينا فيجوز لنا الغزل في شعاعها فقال من انت عافاك الله قالت انا اخت بشر بن الحارث فبكى الامام احمد رض فقال من بيتكم يخرج الورع لا تغزلي في شعاعها وقال علي العطار رض مررت بالبصرة في بعض الشوارع واذا مشائخ قعود وصبيان يلعبون فقلت الا تستحيون من هؤلاء المشائخ فقال صبي من بينهم هؤلاء المشائخ قل ورعهم فقلت هيبتهم وقيل ان مالك ابن دينار رض مكث بالبصرة اربعين سنة فلم يصح له ان يأكل من تمر البصرة ولا رطبها حتى مات ولم يذقه وكان اذا انقضى وقت الرطب قال يا اهل البصرة هذا بطني ما نقص منه شيء ولا زاد فيكم شيئا وقيل لابراهيم ابن ادهم رض الا تشرب من ماء زمزم فقال لو كان لي دلو لشربت وقيل كان الحارث المحاسبي رض اذا مد يده الى طعام فيه شبهة ضرب على راس اصبعه عرق فيعلم انه غير حلال وقيل ان بشر الحافي رحمه الله كان اذا قدم بين يديه طعام فيه شبهة لا تمتد اليه يده ان ام ابي يزيد البسطامي رض كانت اذا مدت يدها الى طعام فيه شبهة تباعد حال كونها حاملة بابي يزيد فلم تمد يدها اليه وكان بعضهم اذا قدم اليه طعام فيه شبهة فاحت منه رائحة منكرة فعلم من ذلك فامتنع من اكله وقيل عن بعضهم انه كان اذا وضع في فيه لقمة من طعام فيه شبهة لم يمضغ فتصير كالرمل في فمه وانما فعل الله تعالى لهم ذلك تخفيفا ورحمة وشفقة وحمية لهم لما صفوا اللقم واجتهدوا في طلب الحلال وترك الحرام والشبهة حماهم الله تعالى يكرهونه من المطاعم فذهب عنهم في معرفة ذلك وكفاهم مؤنة التفتيش والتفحص عن بائع الطعام من كسبه ومعيشته وعن الثمن الذي اشتري به واصله وتحصيله من وجه الحلال فجعل ذلك

مشعلیں ظاہریوں کی اور پڑتی ہے روشنی ہمپر پس جائز ہے ہمارے لیئے کاتنا اسکی روشنی میں پس کہا تو کون ہے تجکو اللہ عافیت دے کہا میں بہن ہوں بشر بن حارث کی پس روئے حضرت امام احمد پس کہا تمہارے گہر ہی سے نکلی ہے پرہیزگاری نہ کاتا کر انکی روشنی میں اور کہا علی عطار رضنے میں بصرے میں گذرا بعض کوچے میں کوچوں میں اور ناگہان وہاں کچہہ صوفی بیٹھے تہے اور لڑکے کہیل رہے تہے پس مینے کہا کیا نہیں حیا کرتے تم ان صوفیوں سے پس بولا ایک لڑکا انکے درمیان میں سے ان صوفیوں کی پرہیزگاری کم ہے پس انکا ڈر بہی کم ہے اور بعض نے کہا تحقیق مالک بن دینار ٹہیرے بصرے میں چالیس سال پس نہ درست ہوا اسکے لیے یہ کہ کہاوے بصرے کی خشک کہجور اور نہ اسکی تر کہجور یہانتک کہ مرگیا اور نہ چکہا اسکو اور جب گذر جاتا تہا وقت کہجور کا کہتا اے بصرے والو یہ میرا پیٹ ہے نہیں کم ہوا اس سے کچہہ اور نہ بڑہا تم میں کچہہ اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم سے کیا آپ نہیں پیتے ہو زمزم کا پانی سے پس کہا اگر میرا ڈول ہو تو البتہ میں پیوں اور بعض نے کہا تہا حارث محاسبی جب لنبا کرتے اپنا ہاتہہ کسی کہانے کیطرف جسمیں شبہ ہوتا تو ملتی انکی انگلی کے سر پر رگ پس وہ جان لیتے کہ تحقیق یہ حلال نہیں اور بعض نے کہا تحقیق ابو یزید بسطامی کی ماں جب لنبا کرتی تہی اپنا ہاتہہ کسی کہانے کیطرف جسمیں شبہ ہوتا تو وہ کہانا دور ہو جاتا وقت اسکے حاملہ ہونے کے ساتہہ ابو یزید پس انکا ہاتہہ لمبا نہ ہوتا اسکی طرف اور بعض انکا تہا جب انکو آگے کیا جاتا کوئی کہانا جسمیں شبہ ہوتا تو پہیلتی اسمیں سے بدبو بری پس وہ جان جاتا تہا اس سے پس رک جاتا انکے کہانے سے اور کہا گیا ہے انکے بعض سے کہ تحقیق جب وہ اپنے منہہ میں لقمہ رکہتا ایسے کہانے میں سے جسمیں شبہ ہوتا تو نہ چبایا جاتا پس ہو جاتا ریگ کیطرح اسکے منہ میں اور سوا اسکے نہیں کہ کیا اللہ تعالی نے انکے لیے ایسا واسطے تخفیف اور رحمت اور شفقت اور نگہبانی انکی کی جبکہ انہوں نے لقموں کو پاک کیا اور کوشش کی حلال کی طلب کرنے میں اور ترک کرنے میں حرام اور شبہہ کے بچایا انکو اللہ تعالے نے ان کہانوں سے جنکو وہ مکروہ رکہتے ہیں پس دور کیا اللہ تعالی نے اسنے انکے پہچاننے میں اور کفایت کی انکو تکلیف جستجو اور بحث کرنے کی کہانے کے بیچنے والے اور انکے کسب اور اسکی معاش سے اور اس مول سے جس سے خریدا ہے اور اسکے اصل اور اسکے حاصل کرنے سے حلال کی وجہہ سے پس کیا اللہ تعالے نے یہہ

علامة عندهم في اي وقت رأوها كفوا أيديهم عن تناول الطعام واذا لم يروها تناولوه هذا في حق هؤلاء السادة الكرام الذين سبقت لهم العناية وعمتهم الرعاية واما الحلال في حق العوام من المؤمنين فكل ما لا يكون للخلق فيه تبعة ولا للشرع عليهم مطالبة كما قال سهل بن عبد الله التستري رحمه الله تعالى حين سئل عن الحلال قال الحلال هو الذي لا يعصى الله فيه وقال مرة اخرى الحلال الصافي الذي لا ينسى الله فيه فالحلال حلال حكم لا حلال عين اذ لو كان حلال عين لم يحل لاحد اكل الميتة ولا اذا اشترى الشرطي بماله الحرام طعاما حلالا ثم رجع فاستقال البيع فرجع الطعام الى يد مالكه الاول ان لا يجوز اكله للمتورع المؤمن لانه قد تخلل بينهما حالة يحرم اكله فيها وهو حصوله في يد الشرطي فاذا اتفق المسلمون على جواز اكل هذا الطعام الذي حصل في ملك الشرطي المشتري بماله الحرام الذي يحرم اكله عند جميع المسلمين علم ان الحلال والحرام ما كان الشرع حكم به لا نفس العين لان ذلك طعام الانبياء كما جاء به في الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يقول اللهم ارزقني الحلال المطلق فقال له صلى الله عليه وسلم ذلك رزق الانبياء سأل الله رزقا لا يعذبك عليه وكذلك في الشرع من اتجر من اهل الذمة واليهود والنصارى والمجوس في المحرمات من الخمر والخنزير ولينا ثم بيعها واخذنا منهم العشر من اثمانها وروي ذلك عن عمر ابن الخطاب رضي فقال ولوهم بيعها وخذوا العشر من اثمانها فاذا اخذ العشر منهم فما يصنعون به اليس ينتفع به المسلمون فلو كان الحلال حلال العين لما جاز اخذ ذلك لان الخمر والخنزير وثمنها حرام واحل ذلك لدخول اليد والعقد كما بين الحلال والحرام بين فمن اخذ الشرع

نشانی انکے پاس جون سے وقت میں اس نشانی کو دیکھیں تو ہٹا لیں اپنا ہاتھ کہانے کے کہانے سے اور جب وہ اس نشانی کو نہ دیکھیں تو اسکو لے لیں یہ نشانی ان سرداروں بزرگوں کی حق میں ہے جنکی طرف آگے بڑہی ہے اللہ کی عنایت اور عام ہوئی ہے انپر اسکی رعایت اور انپر حلال عام کے حق میں مومنوں میں سے پس وہ ہر ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کے لیئے حق نہ ہوا اور شریعت کیلیئے جسپر مطالبہ ہو جیسے کہا سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جب پوچھے گئے حلال کو کہا حلال وہ چیز ہے نافرمانی نکی جاوے اسمیں اللہ کی اور ایکبار کہا حلال ہے اور ایکبار کہا حلال صاف وہ چیز ہے جسمیں بھلایا نجاوے اللہ تعالیٰ پس حلال حکم کا حلال ہے نہ عین حلال کیونکہ اگر عین حلال ہوتا تو حلال نہ ہوتا کسی کیلیئے مردار کا کہانا اور نہ جب خرید کرے داروغہ اپنے مال حرام سے کہانا حلال پہر پہیری پہر پہیر دی بیع پس لوٹے کہانا اسکی اسکے مالک کی ہاتھ یہ کہ نہ جائز ہوا اسکا کہانا پرہیزگار مومن کیلیئے کیونکہ تحقیق آچکی ان دونوں کی درمیان ایک ایسی حالت جسمیں اسکا کہانا حرام ہوتا ہے اور وہ حاصل ہونا ہے داروغہ کی ہاتہہ میں پس جبکہ اتفاق کیا ہے مسلمانوں نے اس کہانے کے جائز ہونے پر جو حاصل ہوا ملک میں داروغہ خرید نیوالی کی اپنے مال حرام سے جسکا کہانا حرام ہے سب مسلمانوں کے نزدیک تو معلوم ہوا کہ تحقیق حلال اور حرام وہ جسمیں حکم کیا ہے شریعت نے نہ حلال اور حرام عین ذات کیونکہ تحقیق پیغمبروں کا کہانا ہے جیسے آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہتے یا اللہ مجکو دے حلال مطلق پس فرمایا اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغمبروں کی روزی ہے تو مانگ اللہ سے روزی جسپر تجھے عذاب نکرے اور اسیطرح شریعت میں ہے جو کوئی ذمی کافروں یہودوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں میں سے تجارت کرے حرام چیزوں میں جیسے شراب اور سور کے تو ہم انہیں کو انکے بیچنے کا متوالی کرینگے اور ہم لینگے اس سے دسواں حصہ انکے مولوں سے اور روایت کیگئی ہے یہ حضرت عمر بن الخطاب سے پس کہا تم انکو انکے بیچنے کا متولی کرو اور دسواں حصہ ان کے مولوں سے پس جب لیا جاوے دسواں حصہ ان سے پس کیا کیا جاوے اس سے کیا نہیں ہے کہ نفع اوٹھاویں اس سے مسلمان۔ پس اگر ہوتا حلال حلال عین تو البتہ جائز نہ ہوتا لینا اسکا کیونکہ تحقیق شراب اور سور اور ان کا مول حرام ہے پس حلال کیا گیا یہ بسبب داخل ہونے ہاتہہ اور عقد کے جیسے کہا گیا ہے درمیان حلال اور حرام کے ہاتہہ ہے پس جس شخص نے پکڑا شریعت کو

في يده مصباحًا فأخذ به وأعطى به ولم يتأوّل فيه ولم يخرج عنه فأخذ ما أذن له الشرع وأعطى ما أذن له الشرع فيه وصار جميع تصرفاته بالشرع أكل الحلال بالشرع وليس عليه طلب الحلال المطلق والعين إذ ذاك لا يكاد يدرك إلا أن يشاء الله أن يكرم به بعض أوليائه وأصفيائه وما ذلك على الله بعزيز فالناس في الطعام على ثلاثة أضرب متقي وولي وبدل عارف فحلال المتقي ما ليس للخلق عليه تبعة ولا للشرع عليه مطالبة وطعام الولي الحق الذي هو الزاهد زائل الهوى ما ليس فيه الهوى بل هو مجرد بأمره وطعام البدل الذي هو العارف المفعول فيه زائل الإرادة كرة القدر هو ما لم تكن له فيه همة ولا إرادة بل فضل كله من الله عز وجل يرزقه ويدله ويربيه بقدرته الشاملة ومنته العامة ومشيته النافذة كالطفل الرضيع في حجر أمه الشفيقة فما لم يتحقق له المقام الأول لا يصل إلى المقام الثاني وما لم يتحقق له المقام الثاني لا يصل إلى المقام الثالث فطعام المتقي شبهة في حق زائل الهوى وطعام زائل الهوى شبهة في حق زائل الإرادة والهمة كما قيل سيئات المقربين حسنات الأبرار فطعام الشيخ مباح للمريد وطعام المريد حرام في حق الشيخ لصفاء حالته ونزاهة رتبته وعلو منزلته وقربه من ربه عز وجل ومن دقائق الورع ما نقل عن كهمس أنه قال أذنبت ذنبًا وأنا أبكي عليه منذ أربعين سنة وذلك أنه زارني أخ لي فاشتريت بدانق سمكة مشوية فلما فرغ من أكلها أخذت قطعة طين من جدار جاري حتى غسل يده ولم أستحله وقيل إن رجلًا كان في بيت بكراء فكتب رقعة وأراد أن يتربها من جدار البيت فخطر بباله أن البيت بالكراء ثم إنه خطر بباله أن لا خطر لهذا فترب الكتاب فسمع

اپنے ہاتھ میں چراغ پس اسی سے لیا اور اسی سے دیا اور نہ تاویل کی اسمیں اور نہ نکلا اسمیں پس وہ لیا جسمیں اسکو اذن دیا شریعت نے اور وہ دیا جسمیں اذن دیا اسکو شریعت نے اور ہو گئے اسکے سب تصرفات شریعت سے تو وہ حلال کہاتا ہے ساتھ شریعت کے اور نہیں اسپر طلب کرتا حلال مطلق اور عین کا کیونکہ یہہ نہیں نزدیک ہے کہ پایا جاوے مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالے یہ کہ بزرگی دے اسے اپنے بعض ولیوں اور برگزیدوں کو اور نہیں ہے یہہ اللہ پر کچھہ مشکل پس لوگ کہانے میں تین قسم کے ہیں۔ پرہیزگار اور ولی اور بدل عارف پس پرہیزگار کا حلال وہ ہے جسپر لوگوں کے لئے نہ ہو حق اور نہ شریعت کیلئے اسپر مطالبہ ہوا اور کھانا سچے ولی کا کہ وہ زاہد ہے جس سے نفس کی خواہش دور ہوئی ہو وہ ہے جسمیں نفس کی خواہش نہ ہو بلکہ وہ نرا اللہ کی حکم سے ہوا اور کھانا بدل کا کہ وہ عارف جسمیں کام کیا گیا جسکا ارادہ دور ہوا ہو وہ گیند ہو تقدیر کا وہ ہے جسمیں اسکے لئے ہمت نہ ہوا اور نہ ارادہ ہو بلکہ فضل ہو سب اللہ عزوجل سے وہ اسکو روزی دیتا ہے اور اسکو دلالت کرتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے اپنی قدرت گھیرنے والی سے اور اپنے احسان عام سے اور اپنی خواہش پہنچنے والی سے جیسے بچہ دودھ پینے والا اپنی ماں شفیقہ کی گود میں ہے پس جبتک نہ ہو ثابت اسکو لئے مقام پہلا تو وہ نہ پہنچیگا مقام دوسرے تک اور جبتک ثابت ہوا اسکے لئے مقام دوسرا تو وہ نہ پہنچیگا مقام تیسرے تک پس پرہیزگار کا کھانا شبہ ہے نفس کی خواہش دور ہونے والے کا کھانا شبہ ہے ارادہ اور ہمت کے دور ہونیوالے کے حق میں جیسے کہا گیا ہے مقربوں کی برائیں نیکیں ہیں نیکوں کی پس شیخ کا کھانا مباح ہے مرید کو اور مرید کا کھانا حرام ہے حق میں شیخ کے بسبب اسکی حالت کی صفائی اور اسکے مرتبے کی پاکی اور اسکی جگہ کی بلندی اور اسکی نزدیکی کے پروردگار عزوجل سے اور پرہیزگاری کی باریکیوں میں سے وہ ہے کہ نقل کی گئی ہے کہمش سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا میںنے ایک گناہ کیا اور میں روتا ہوں اسپر چالیس سال کے عرصے سے اور یہ یوں ہے کہ تحقیق میری زیارت کی ایک میرے بھائی نے پس میںنے خریدی ایک دانق سے ایک مچھلی بھنی ہوئی پس جب وہ فارغ ہوا اسکے کھانے سے تو میںنے لی کچھہ تھوڑی سی مٹی اپنے پڑوس کی دیوار سے یہانتک کہ اسنے اپنا ہاتھ دہو لیا اور میںنے معافی نہ چاہی اسکے لئے اور بعض نے کہا تحقیق ایک مرد ایک گھر میں کرایہ پر تھا پس اسنے ایک رقعہ لکھا اور چاہا کہ اسپر مٹی ڈالے گھر کی دیوار سے پس گذرا اسکے دل میں کہ تحقیق گھر کرایہ پر ہے پھر اسکے دل میں

هَاتِفًا يَقُولُ سَيَعْلَمُ الْمُتَخَفِّفُ بِالتُّرَابِ مَا يَلْقَى غَدًا
مِنْ طُولِ الْحِسَابِ وَرُئِيَ عُتْبَةُ الْغُلَامُ يَتَصَبَّبُ عَرَقًا
فِي الشِّتَاءِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكَانٌ عَصَيْتُ
فِيهِ رَبِّي فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ كَشَطْتُ مِنْ هٰذَا الْجِدَارِ قِطْعَةَ
طِينٍ لِضَيْفٍ لِي غَسَلَ يَدَهُ بِهَا وَلَمْ أَسْتَحِلَّ صَاحِبَهُ وَ
قِيلَ إِنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَهَنَ سَطْلًا
لَهُ عِنْدَ بَقَّالٍ بِمَكَّةَ فَلَمَّا أَرَادَ فِكَاكَهُ أَخْرَجَ الْبَقَّالُ إِلَيْهِ
سَطْلَيْنِ وَقَالَ خُذْ أَيَّهُمَا لَكَ فَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ أَشْكَلَ
عَلَيَّ سَطْلِي فَهُوَ لَكَ وَالدَّرَاهِمُ لَكَ فَقَالَ الْبَقَّالُ سَطْلُكَ
هٰذَا وَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُجَرِّبَكَ فَقَالَ لَا آخُذُهُ وَمَضَى
وَتَرَكَ السَّطْلَ عِنْدَهُ وَقِيلَ إِنَّ رَابِعَةَ الْعَدَوِيَّةَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهَا خَاطَتْ شَقًّا فِي قَمِيصِهَا فِي ضَوْءِ مَشْعَلَةٍ
سُلْطَانِيَّةٍ فَفَقَدَتْ قَلْبَهَا زَمَانًا حَتّٰى تَذَكَّرَتْ ذٰلِكَ
فَشَقَّتْ قَمِيصَهَا فَوَجَدَتْ قَلْبَهَا وَرُئِيَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ
فِي الْمَنَامِ وَلَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ شَجَرَةٍ
إِلَى شَجَرَةٍ فَقِيلَ لَهُ بِمَ نِلْتَ هٰذَا قَالَ بِالْوَرَعِ وَكَانَ حَسَّانُ
ابْنُ أَبِي سِنَانٍ لَا يَنَامُ مُضْطَجِعًا وَلَا يَأْكُلُ سَمِينًا وَلَا يَشْرَبُ
مَاءً بَارِدًا سِتِّينَ سَنَةً فَرُئِيَ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَقِيلَ
لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ خَيْرًا إِلَّا أَنِّي مَحْبُوسٌ عَنِ الْجَنَّةِ بِإِبْرَةٍ
اسْتَعَرْتُهَا فَلَمْ أَرُدَّهَا وَكَانَ لِعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ غُلَامٌ
خَدَمَهُ سِنِينَ وَتَعَبَّدَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ فِي ابْتِدَائِهِ
كَيَّالًا فَلَمَّا مَاتَ رُئِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ
بِكَ قَالَ خَيْرًا غَيْرَ أَنِّي مَحْبُوسٌ عَنِ الْجَنَّةِ وَقَدْ أُخْرِجَ
عَلَيَّ مِنْ غُبَارِ الْقَفِيزِ أَرْبَعِينَ قَفِيزًا وَمَرَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِمَقْبَرَةٍ فَنَادٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ مَنْ
أَنْتَ فَقَالَ كُنْتُ حَمَّالًا أَنْقُلُ لِلنَّاسِ فَنَقَلْتُ يَوْمًا لِإِنْسَانٍ
حَطَبًا فَكَسَرْتُ مِنْهُ خِلَالًا تَخَلَّلْتُ بِهِ فَأَنَا مُطَالَبٌ بِهِ مُنْذُ مِتُّ

فَصْلٌ وَلَا يَتِمُّ الْوَرَعُ إِلَّا أَنْ يَرَى عَشَرَةَ أَشْيَاءَ
فَرِيضَةً عَلٰى نَفْسِهِ أَوَّلُهَا حِفْظُ اللِّسَانِ مِنْ غِيبَةٍ لِقَوْلِهِ

ہاتف کو کہتا جان لیگا ہلکا جاننے والا مٹی کو اس حساب کے طول کو جسکو وہ قیامت
کو ملیگا اور دیکھا گیا عتبہ غلام کہ ڈالتا تھا پسینہ جاڑے میں پس کہا گیا اس سے
اسمیں پس کہا تحقیق وہ جگہ ہے کہ مینے نافرمانی کی اسمیں اپنے رب کی پس پوچھا گیا
اس سے پس کہا میں نے کھرچی تھی اس دیوار سے تھوڑی سی مٹی اپنے مہمان کیلیے
کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے دھووے اور مینے نہیں معاف کرایا اس دیوار والے سے اور بعضوں نے
کہا تحقیق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک اپنا تھال ایک بقال کے پاس مکہ میں
گرو رکھا پس جب ارادہ کیا اسکے چھوڑانے کا تو نکالی بقال نے انکی طرف دو تھال
اور کہا لے لیجیے جونسا آپ کا ہے دونوں میں سے پس کہا امام احمد نے مشکل ہو گیا ہے
مجھپر میرا تھال پس وہ تیرے واسطے ہے اور درہم بھی تیرے واسطے ہیں پس
کہا بقال نے آپکا تھال یہ ہے اور سوا اسکے نہیں کہ مینے چاہا تھا آپکا تجربہ کرنا پس
کہا میں اسے نہیں لیتا اور چلے گئے اور چھوڑ دیا تھال اسکے پاس اور بعض
نے کہا تحقیق رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا نے سیا کچھ پھٹا ہوا اپنے کرتے میں
ایک بادشاہی مشعل کی روشنی میں پس گم کیا اسے اپنے دل کو ایک زمانہ یہانتک کہ یاد کیا
وہ سینا پس پھاڑ ڈالا اپنا کرتہ پس پایا اپنا دل اور دیکھا گیا سفیان ثوری نے
خواب میں درانحال کہ اسکے لیے دو پر ہیں جنسے اڑتا ہے بہشت میں ایک درخت
سے دوسرے درخت تک پس اس سے کہا گیا تو کس چیز سے اس مرتبہ کو پہونچا
کہا پرہیزگاری سے اور تھا حسان بن ابی سنان نہ سویا کرتا لیٹ کر اور نہ کھایا
کرتا چربی اور نہ پیا کرتا ٹھنڈا پانی ساٹھ سال سے پس وہ دیکھا گیا خواب
میں مرنے کے بعد پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ نے تیرے ساتھ کہا اچھا کیا
ہے مگر بند کیا گیا ہوں بہشت سے ایک سوئی میں کہ مینے اسکو مانگ لیا تھا پس
مینے اسکو واپس کیا تھا اور عبد الواحد بن زید کے لیے ایک غلام تھا کہ اسکی
خدمت کی تھی کئی سال اور عبادت کی تھی چالیس سال اور وہ اپنے کام کے ابتدا میں
غلہ ناپنے والا تھا پس جب مرگیا دیکھا گیا خواب میں پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ تعالی نے
تیرے ساتھ کہا اچھا کیا سوا اسکے کہ میں بند کیا گیا ہوں بہشت سے اور تحقیق نکالا مجھپر
پیمانہ کے غبار سے چالیس پیمانہ اور گذرے حضرت عیسے علیہ السلام ایک قبرستان میں
پس پکارا ایک مرد کو ان میں سے پس زندہ کیا اسکو اللہ تعالی نے پس فرمایا تو کون ہے پس کہا
میں باربردار تھا بوجھ لیجایا کرتا تھا لوگوں کے لیے پس میں نے لیا ایکدن ایک آدمی کیلیے لکڑیوں کا
ایک گٹھا پس مینے توڑ لیا اس سے ایک خلال پس میں مطالبہ کیا جاتا ہوں جب سے مرا ہوں
فصل پس نہیں پوری ہوتی پرہیزگاری مگر یہ کہ جانے دس چیزیں فرض اپنے نفس پر پہلی انکی نگاہ
رکھنا زبان کا غیبت سے واسطے فرمانے

تعالى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَالثَّانِي الاجْتِنَابُ عَنْ
سُوءِ الظَّنِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ إِثْمٌ وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ
فَإِنَّهُ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَالثَّالِثُ الاجْتِنَابُ عَنِ السُّخْرِيَةِ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ وَالرَّابِعُ غَضُّ الْبَصَرِ
عَنِ الْمَحَارِمِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَالْخَامِسُ صِدْقُ اللِّسَانِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا
يَعْنِي فَاصْدُقُوا وَالسَّادِسُ أَنْ يَعْرِفَ مِنَّةَ اللّٰهِ تَعَالَى
عَلَيْهِ لِكَيْلَا يُعْجَبَ بِنَفْسِهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ
أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ وَالسَّابِعُ أَنْ يُنْفِقَ مَالَهُ فِي الْحَقِّ
وَلَا يُنْفِقَهُ فِي الْبَاطِلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ
يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا يَعْنِي لَمْ يُنْفِقُوا فِي الْمَعْصِيَةِ وَلَمْ يَمْنَعُوا
مِنَ الطَّاعَةِ وَالثَّامِنُ أَنْ لَا يَطْلُبَ لِنَفْسِهِ الْعُلُوَّ وَالْكِبْرَ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ
عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالتَّاسِعُ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوٰةِ
الْخَمْسِ فِي مَوَاقِيتِهَا بِرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلّٰهِ
قَانِتِينَ وَالْعَاشِرُ الِاسْتِقَامَةُ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ **فَصْلٌ** وَيَجُوزُ أَنْ يَتُوبَ
عَنْ بَعْضِ الذُّنُوبِ دُونَ بَعْضٍ إِذَا لَمْ يُمْكِنْهُ التَّوْبَةُ عَنْ
جَمِيعِهَا فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مِثْلَ أَنْ يَتُوبَ عَنِ الْكَبَائِرِ
دُونَ الصَّغَائِرِ لِعِلْمِهِ أَنَّ الْكَبَائِرَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَجْلَبُ
لِسَخَطِهِ وَمَقْتِهِ وَالصَّغَائِرُ دُونَهَا فِي الرُّتْبَةِ إِذْ هِيَ أَقْرَبُ
إِلَى تَطَرُّقِ الْعَفْوِ إِلَيْهَا فَلَا يَسْتَحِيلُ أَنْ يَتُوبَ عَنِ
الْأَعْظَمِ ثُمَّ إِذَا قَوِيَ الْإِيمَانُ وَالْيَقِينُ فِي قَلْبِهِ وَظَهَرَتْ
أَنْوَارُ الْهِدَايَةِ وَانْشَرَحَ صَدْرُهُ لِلْإِنَابَةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى
تَرَكَ حِينَئِذٍ جَمِيعَ الصَّغَائِرِ وَدَقَائِقَ الزَّلَّاتِ وَالشِّرْكِ
وَذُنُوبَ الْقُلُوبِ جَمْعَ وَمَعَاصِيَ الْحَالَاتِ وَالْمَقَامَاتِ

اللہ عز و جل کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی اور دوسرے بچنا برے ظن سے
واسطے فرمانے اللہ تعالی کی بچو بہت سارے گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہیں اور واسطے
فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تم بچو ظن سے کیونکہ تحقیق وہ بڑی جھوٹی بات ہے
اور تیسرے بچنا ٹھٹھا کرنے سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کی نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے
اور چوتھے بند کرنا آنکھ کا حراموں سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کہ کہہ واسطے مومنوں کی بند کریں
اپنی آنکھوں سے اور پانچویں زبان کا سچ بولنا واسطے فرمانی اللہ تعالی کے اور جب تم
بولو پس انصاف کرو یعنی سچ بولو اور چھٹی یہہ کہ پہچانے اللہ تعالی کا احسان اپنے پر کہ نہ
اچھا جانے اپنے نفس کو واسطے فرمانے اللہ تعالی کے بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے تم پر یہہ کہ ہدایت کیا
تمکو طرف ایمان کی اور ساتویں یہہ کہ خرچ کرے اپنا مال حق میں اور اسکو نہ خرچ کرے باطل میں
واسطے فرمانے اللہ تعالی کی اور جو لوگ جسوقت خرچ کرتے ہیں اور نہیں تنگی کرتے یعنی وہ نہیں
خرچ کرتے گناہ میں اور نہیں رکتے طاعت سے اور آٹھویں یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کیلئے
بلندی اور بڑائی واسطے فرمانے اللہ تعالی کے یہ گھر پچھلا کرتے ہیں ہم اوسکو واسطے
اُن لوگوں کے کہ نہیں چاہتے بلندی زمین میں اور نہ فساد اور نویں نگہبانی کرنی پانچوں
نمازوں پر اُن کے وقتوں میں ساتھ انکے رکوع اور سجود کے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے
محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کھڑے ہو واسطے اللہ
پاک کے چپکے اور دسویں قایم رہنا سنت اور جماعت پر واسطے آنے فرمانے اللہ تعالی
کہ یہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو اسکی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق
کر دینگے تمکو اسکی راہ سے فصل اور جائز ہے یہ کہ توبہ کرے بعض گناہوں سے
سوا بعض کے جب اسکو ممکن نہ ہو توبہ کرنی سب سے ایک حالت میں جیسے
یہ کہ توبہ کرے کبیرے گناہوں سے سوا صغیرے گناہوں کے واسطے اسکے جاننے
سے یہ کہ تحقیق کبیرے گناہ بہت بڑے ہیں اللہ کے نزدیک اور بہت کھینچنے والے ہیں
اسکے غصے اور اسکی دشمنی کو اور صغیرے گناہ ان سے کم ہیں رتبے میں کیونکہ
وہ بہت نزدیک ہیں طرف راہ پانے معافی کے اسکی طرف پس نہیں محال یہ
پھر آوے بہت بڑے گناہ سے پھر جب قوی ہوگا ایمان اور یقین اسکے دل میں اور
ظاہر ہو جاوینگے ہدایت کے نور اور کھل جاویگا اسکا سینہ واسطے رجوع ہونے
کے طرف اللہ تعالی کے تو وہ چھوڑ دیگا اسوقت سب کے سب چھوٹے گناہوں کو
اور گناہ کی باریکیوں کو اور پوشیدہ شرک اور دلوں کے گناہوں سب کے سب کو
اور حالتوں اور مقاموں کو
گناہوں کو

بعد ذلك كلما ارتفع الى حالة و مقام كان هناك ما يليق
وما يبدو له من امر وهي تعرفه كل ذائق لهذا الامر وسالك
لهذه الطريقة مخالطة لاهلها فلا يأخذ الناس في اول
وهلة بما هو منتهى الامر انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا
معسرين ولا منفرين ان هذا الدين متين فاوغل
فيه بالرفق فان المنبت اي المنقطع لا طريقا سلك و لا
ظهرا ابقى ومثل من يتوب عن بعض الكبائر دون
بعض لعلمه ان بعضها اشد من البعض عند الله و
اغلظ عقوبة و ابلغ كالذي يتوب عن القتل والنهب
والظلم للعباد لعلمه ان ديون العباد لا تترك وما
بينه وما بين الله تعالى يتسارع العفو اليه ومثل
ان يتوب عن شرب الخمر دون الزنا لعلمه ان الخمر
مفتاح الشر فانه اذا ازال عقله ارتكب جميع المعاصي
وهو لا يشعر بها من القذف والسب والكفر بالله
والزنا والقتل والنهب لان الخمر مجمع المعاصي
وامها واصلها وكمن يتوب عن صغيرة او صغائر وهو
مصر على كبيرة . . . .
. . . . مثل ان يتوب عن الغيبة
او عن النظر الى المحرم وهو مصر على شرب الخمر لشدة
ضراوته بالخمر وولعه بها وتعوده لها وتسويل نفسه
بانه مداو مرضه بها وقد امرنا باستعمال الدواء
وتزيين الشيطان له ذلك وتحسينه وقوة شهوته
لما في شربه بها من السرور والفرح وذهاب الهموم و
صحة الجسم على زعمهم وذهول عن بوائقها ومفاسدها
والغفلة عن عقوبة الله له لاجلها وفساد الدين والدنيا
بها لانها سبب زوال العقل الذي به انتظام امر الدين
والدنيا وانما قلنا انه تصح التوبة عن بعض هذه
الذنوب دون بعض لانه لا يخلو كل مسلم من جمع بين
طاعة الله ومعصيته في الاحوال كلها وانما يتفاوتون

پیچھے اسکے جب بلند ہوگا کسی حالت اور مقام کیطرف تو ہوگا اسجگہہ جو آتا ہی اور
چہوٹتا ہے حکم اور روک پہچانتا ہے اسکو ہر چکھنے والا اس کام کا اور چلنیوالا
اس راستے کا اور ملانے والا اسکے اہل کا پس نہ پکڑے لوگوں کو پہلی بار میں ساتھ اس
چیز کے کہ وہ کام کی نہایت ہے سوا اسکے کہ نہیں کہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیوالی
اور نہیں بھیجے گئے ہو مشکل کرنیوالی اور نہ نفرت دلانے والے بیشک یہ دین محکم ہے
پس مشغول ہو واسمیں نرمی سے کیونکہ تحقیق کاٹا ہوا نہ رستہ چلا اور نہ اسنے
سواری چھوڑی اور مثال اسکی جو توبہ کرے بعض کبیرہ گناہوں سے سوا بعض کے
واسطے اسکے جاننے کی یہ کہ تحقیق بعض انکا بہت سخت ہے بعض سے اللہ نزدیک اور
بہت بڑا اور بہت پہنچنے والا عذاب میں مثل اس شخص کی کہ توبہ کرتا ہے قتل کرنے
اور لوٹنے اور ظلم کرنے سے بندوں پر واسطے اپنے جاننے کے یہ کہ تحقیق بندوں کے
قرض نہیں چھوڑے جاتے اور جو گناہ اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان ہیں جلدی
آویگی طرف معافی اور جیسے یہ کہ توبہ کرے شراب کے پینے سے سوا زنا کے واسطے
اسکے جاننے کے یہ کہ تحقیق شراب برائی کی کنجی ہے کیونکہ جب دور ہو جاویگی اسکی
عقل تو کریگا سب گناہ اور وہ اسکو جانتا نہ ہوگا جیسے زنا کی تہمت دینی اور گالی
دینی اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور زنا کرنا اور مار ڈالنا اور لوٹا کرنا کیونکہ تحقیق
شراب مجمع ہے گناہوں کا اور ان کی ماں اور ان کی جڑ ہے اور جیسے وہ شخص کہ
توبہ کرتا ہے ایک چھوٹے گناہ سے یا بہت چھوٹے گناہوں سے حالانکہ دلیری کرنیوالا
ہے بڑے گناہ پر جیسے یہ کہ توبہ کرے غیبت سے یا نظر کرنے سے حرام کیطرف
حالانکہ وہ دلیر ہو شراب کے پینے پر واسطے سختی اس کی عادت کے ساتھ شراب
کے اور واسطے محبت کے اسکے ساتھ اور اسکی عادت پکڑنے کی اسکے واسطے
اور اسکے نفس کی اچھی دکھلانے کے واسطے یہ کہ تحقیق وہ علاج کرنے والا ہے
اپنی بیماری کا شراب سے اور تحقیق ہم حکم کئے گئے دوا کے برتنے کا اور واسطے زینت
دینے شیطان کی اسکے لئے شراب کو اور اسکے اچھے دکھلانے کے واسطے اور واسطے اسکی
آرزو کی قوی ہونے کے بسبب اس چیز کے کہ اسکے پینے میں ہے خوشی اور فرحت سے اور غم
کے جانے اور بدن کی صحت کی ان کے گمان پر اور بسبب بھولنے کی شراب کی ہلاکتوں سے
اور اسکی عاقبت سے اور بسبب غافل ہونے کی اللہ کے عذاب سے کہ واسطے اسکے سبب اس شراب کے اور
بگڑنے سے دین اور دنیا کے کام کا اور سوا اسکے نہیں کہ ہم نے کہا تحقیق صحیح ہوتی ہے توبہ بعض ان
گناہوں سے سوا بعض کے کیونکہ خالی نہیں ہے ہر ایک مسلمان جمع کرنے سے درمیان اللہ کی فرمانبرداری
اور اسکی نافرمانی کے سب احوال میں اور سوا اسکے نہیں کہ جدا جدا ہوتے ہیں طرف

فِي الحَالَاتِ وَعِظَمَ الذُّنُوْبِ وَصِغَرِهَا عَلٰى قُرْبِ نَحْوِ الهِمَمِ
مِنَ اللّٰهِ وَبُعْدِهَا فَاذَا قَالَ الفَاسِقُ اِنْ قَهَرَنِي الشَّيْطَانُ
بِوَاسِطَةِ غَلَبَةِ الشَّهْوَةِ فِي بَعْضِ المَعَاصِي فَلَا يَنْبَغِي لِي اَنْ
اُرْخِيَ العِنَانَ وَاَخْلَعَ العِذَارَ بِالكُلِّيَّةِ فَاَتَمَرَّحَ فِي مَعَاصِي بَلْ
اَجْتَهِدُ فِيمَا يَخِفُّ عَلَيَّ مِنْ تَرْكِ بَعْضِ المَعَاصِي فَاَتْرُكُهَا
فَيَكُوْنُ قَهْرِي لِبَعْضِ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لِبَعْضِ البَاقِي وَلَعَلَّ
وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرَانِي اَخَافُهُ فِي بَعْضِ مَعَاصِيهِ وَاَتْرُكُهَا لِاَ
جْلِهِ وَاُجَاهِدُ نَفْسِي وَشَيْطَانِي فِي تَرْكِهَا فَيُعِيْنُنِي وَيُوَ
فِّقُنِي وَيَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ بَقِيَّةِ المَعَاصِي بِرَحْمَتِهِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ
الاَمْرُ عَلٰى مَا قُلْنَا لَمَا صَحَّتْ صَلٰوةُ كُلِّ فَاسِقٍ وَلَا صَوْمُهُ
وَلَا زَكٰوتُهُ وَلَا حَجُّهُ وَلَا شَيْءٌ مِنَ الطَّاعَاتِ بِاَنْ يُقَالَ
لَهُ اَنْتَ فَاسِقٌ خَارِجٌ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ بِفِسْقِكَ مُخَالِفٌ
لِاَمْرِهِ فَعِبَادَاتُكَ هٰذِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّهَا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاتْرُكِ الفِسْقَ فَاِنَّ اَمْرَ اللّٰهِ فِيهِ وَلَا يُتَصَوَّرُ
تَقْصِدُ بِصَلٰوتِكَ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ مَا لَمْ تَتَقَرَّبْ بِتَرْكِ
الفِسْقِ وَهٰذَا مُحَالٌ لَا يُقَالُ فَمَا هٰذَا اِلَّا بِمَثَابَةِ مَنْ عَلَيْهِ
دِيْنَارَانِ لِرَجُلَيْنِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى الاَدَاءِ اِلَيْهِمَا فَاَدّٰى
اَحَدَ الدِّيْنَارَيْنِ اِلٰى اَحَدِهِمَا وَجَحَدَ الاٰخَرَ وَحَلَفَ عَلَيْهِ مَعَ عِلْمِهِ
ذٰلِكَ وَتَحَقُّقِهِ فَلَا شَكَّ اَنَّ ذِمَّتَهُ بَرِيْئَةٌ مِمَّا قَدْ اَدّٰى وَ
مُشْتَغِلَةٌ بِمَا جَحَدَ وَاَبٰى فَكَذٰلِكَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي
اَوَامِرِهِ مُطِيْعٌ لَهُ بِطَاعَتِهِ وَاِذَا عَصَاهُ فِي بَعْضِ نَوَاهِيهِ عَاصٍ
لَهُ بِمَعْصِيَتِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مِلِّيٌّ نَاقِصُ الاِيْمَانِ خَائِفٌ بِطَاعَتِهِ
عَاصٍ مُخَالِفٌ لَهُ بِمُخَالَفَتِهِ وَهٰذَا هُوَ دَأْبُ كُلِّ مُخَلِّطٍ فِي اَمْرِ
دِيْنِهِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ اِلٰى حَالَةٍ يَزُوْلُ هَوَاهُ فَيَنْقَطِعُ عَنْهُ
جَمِيْعُ المَعَاصِي اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَ عَلَيْهِ بِهَا اِذْ
لَا عِصْمَةَ لَنَا وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَيَتَفَضَّلُ بِالرَّحْمَةِ

فَصْلٌ

عَلٰى مَنْ اَنَابَ ذِكْرُ الاَخْبَارِ وَالاٰثَارِ الوَا
رِدَةِ فِي التَّوْبَةِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض خَطَبَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا

اور گناہوں کے بڑے ہونے اور ان کے چھوٹے ہونے میں اپنے احوال کے نزدیکی پر اللہ
سے اور ان کی دوری پر جب کہے فاسق اگر مجھپر غلبہ کرے شیطان خواہش کے غلبہ کے
واسطے سے بعض گناہوں میں پس نہیں لائق مجھکو یہ کہ میں سست کروں باگ کو اور
دور کروں تنگ کو بالکل اسی میں چلا جاؤں گناہوں میں بلکہ میں کوشش کروں
اس چیز میں کہ ہلکی ہو مجھپر چھوڑنے سے بعض گناہوں کے پس میں اسکو چھوڑوں پس ہوگا
میرا غالب ہونا واسطے اس بعض گناہ کے کفارہ واسطے بعض باقی گناہ کے اور
شاید اللہ تعالی مجھے دیکھے کہ میں ڈرتا ہوں اس سے اسکے بعض گناہوں اور میں انکو
چھوڑتا ہوں انکے واسطے اور جہاد کرتا ہوں اپنے نفس اور اپنے شیطان سے
انکے ترک کرنے میں پس میری مدد کرے اور مجھے توفیق دیوے اور روک ہوجاوے میرے اور
باقی گناہوں کے درمیان اپنی رحمت سے اور اگر نہ ہو کام اس طریقے پر جیسے ہمنے کہا
البتہ نہ صحیح ہووے نماز ہر ایک فاسق کی اور نہ اسکا روزہ اور نہ اسکی زکوۃ اور نہ اسکا
حج اور نہ کچھ عبادتوں سے اسوجہہ سے کہ تو کہے اُس سے تو فاسق ہے نکلنے والا اللہ کی
فرمانبرداری سے بہ سبب اپنے فسق کے خلاف کرنیوالا اسکے حکم کا پس تیری یہ عبادتیں
اللہ تعالی کے غیر کے لیئے ہیں پس اگر تو گمان رکھتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کیلیے
ہیں پس تو چھوڑدے فسق کو کیونکہ اللہ تعالی کا حکم اسمیں ایک ہے اور نہیں متصور ہوتا
یہ کہ تو قصد رکھتا ہے اپنی نماز سے نزدیکی کا اللہ تعالی کی طرف جبتک نزدیکی
حاصل نہ کرے فسق کو چھوڑنے سے اور یہ محال ہے نہیں کہا جاتا نہیں ہے یہ مگر اُس شخص کی
جیسے کہ دو دینار ہوں دو مردوں کے اور وہ قادر ہو ان دونو کیطرف ادا کرنے پر
پس اسنے ادا کیا ایک دینار انکے ایک کیطرف اور انکار کیا دوسرے کا اور قسم کھائی
اسپر باوجود اسکے جاننے کے اسکو اور اسکا ثابت ہونا واسطے اسکے پس نہیں ہے
شک یہ کہ تحقیق اسکا ذمہ بری ہے اس سے کہ اسنے ادا کیا ہے اور پکڑا گیا اسکا ذمہ
ساتھ اس چیز کے کہ ساتھ اسکے انکار کیا اور مکر کیا پس اسطرح ہے وہ شخص جسنے
فرمانبرداری کی اللہ تعالی کی اسکے بعض حکموں میں تب بعد اسکے واسطے اسکی عبادت میں اور جب
نافرمانی کرے اسکی اسکے بعض روکوں میں گنہگار ہے اسکا اسکے گناہ میں پس وہ مومن
ہے ناقص ایمان فرمانبرداری کرنیوالا ہے اسکی عبادت میں مخالفت کرنیوالا ہے اسکی
مخالفت میں اور یہی طریقہ ہر ایک ملانیوالے کا اپنے دین کے کام میں یہانتک کہ پہنچ
جاوے اس حال تک کہ دور ہو اسکی خواہش پس ٹوٹ جاویں اس سے سب گناہ مگر جسپر
چاہے اللہ حکم کرنا ساتھ ان کے کیونکہ نہیں ہے عصمت ہمارے لیئے اور توبہ قبول کرتا ہے
اللہ تعالی اس شخص سے جو توبہ کرے اور فضل کرتا ہے اپنی رحمت سے اسپر جو رجوع کرے فصل بیان میں ان حدیثوں

الناس توبوا الى الله قبل ان تموتوا وبادروا بالا
عمال الصالحة قبل ان تشتغلوا وصلوا الذي بينكم
وبين ربكم تسعدوا واكثروا الصدقة ترزقوا
وامروا بالمعروف تحصنوا وانهوا عن المنكر تنصروا
وكان النبي صلى الله عليه وسلم كثيرا ما يقول
اللهم اغفر لي وتب علي انك انت التواب الرحيم
وقال صلى الله عليه وسلم ان ابليس حين اهبط الى
الارض قال وعزتك وجلالك لا ازال اغوي ابن آدم
ما دام الروح في جسده فقال الرب وعزتي وجلالي
لا امنعه التوبة ما لم يتغرغر بنفسه وعن محمد
ابن عبد الله الشكلي رحمه الله انه قال جلست
الى نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالمدينة فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من تاب قبل موته بنصف يوم
تاب الله عليه وقال الآخر سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من تاب قبل الغرغرة تاب
الله عليه وعن محمد بن مطرف رحمة الله عليه انه
قال يقول الله تعالى ويح ابن آدم يذنب الذنب
فيستغفرني فاغفر له ويحه ثم يعود فيستغفرني
فاغفر له لا هو يترك ذنبه ولا هو ييأس من رحمتي
اشهدكم اني قد غفرت له وقال انس رض كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم صحابته بعد ما نزل
وان استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يستغفرون
كل يوم مائة مرة ويقولون نستغفر الله ونتوب
اليه قال وجاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا رسول الله اني اذنبت ذنبا قال صلى الله
عليه وسلم استغفر الله قال اني اتوب ثم اعود قال
صلى الله عليه وسلم كلما اذنبت فتب حتى يكون الشيطان
المحسور قال يا نبي الله اذا تكثر ذنوبي فقال صلى الله

توبہ کرو اللہ تعالی کیطرف پہلے اس سے کہ مرو اور جلدی کرو نیک عملوں میں پہلے
اس سے کہ مشغول ہوجاؤ اور ملاؤ اس چیز کو جو ہمارے اور تمہارے پیغمبر کے درمیان ہے نیکبخت
ہوؤگے اور بہت کرو صدقہ روزی دیئے جاؤگے اور حکم کرو نیکی کا پناہ دیئے جاؤگے
اور منع کرو برائی سے مدد کیے جاؤگے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہا کرتے
تھے یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر توبہ قبول کر بیشک توہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جب اتارا گیا زمین کیطرف تو کہا
قسم تیری عزت اور بزرگی کی میں ہمیشہ رہونگا آدم کی اولاد کو بہکاتا جب تک اسکے
بدن میں جان ہوگی پس فرمایا پروردگار نے مجھکو قسم اپنی عزت اور بزرگی کی میں نہ روکونگا
اس سے توبہ جبتک وہ غرغرہ نہ کرے اپنی جان سے اور روایت ہے محمد بن عبد اللہ
سلمی رحمۃ اللہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا میں بیٹھا ایک جماعت پاس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے مدینہ میں پس کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ سے فرماتے تھے جو کوئی توبہ کرے اپنی موت سے پہلے آدھے دن
تو توبہ قبول کریگا اللہ اوسپر اور کہا ایک اور نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص توبہ کرے غرغرے سے پہلے تو قبول کرتا ہے اللہ
اور روایت ہے محمد بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا فرماتا ہے
اللہ تعالے رحمت ہو آدم کے بیٹے پر گناہ کرتا ہے پس مجھسے بخشش مانگتا ہے
پس میں اسکو بخشدیتا ہوں اسپر رحمت پھر گناہ کرتا ہے پس مجھسے بخشش مانگتا
ہے پس میں اسکو بخش دیتا ہوں اسپر رحمت ہو وہ چھوڑتا ہے اپنا گناہ کرنا اور
نہ وہ ناامید ہوتا ہے میری رحمت سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے اسکو
بخشدیا اور کہا حضرت انس نے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ
کے اصحاب بعد اتارے جانے اس آیت کے اور یہ کہ بخشش مانگو اپنے پروردگار
سے پھر توبہ کرو طرف اسکی بخشش مانگا کرتے ہر دن میں سو بار اور کہتے ہم بخشش
مانگتے ہیں ہم اللہ سے اور توبہ کرتے ہیں اسکی طرف کہا اور آیا ایک مرد پاس
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا تحقیق میں نے گناہ کیا ہے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش مانگ اللہ تعالی سے عرض کیا تحقیق
میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ کرتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو
گناہ کرے پس توبہ کر یہانتک کہ ہوجاوے شیطان آپ ہی ٹوٹا پانیوالا
اسنے عرض کیا یا نبی اللہ جب تو میرے گناہ بہت ہوجاویں گے پس
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفْوُ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذُنُوْبِكَ وَقَالَ الْحَسَنُ
رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا تَتَمَنَّ الْمَغْفِرَةَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ وَلَا الثَّوَابَ بِغَيْرِ الْعَمَلِ
لِاَنَّ الْغِرَّةَ بِاللّٰهِ اَنْ تَتَمَادٰى فِيْ سَخَطِهٖ وَتَتْرُكَ الْعَمَلَ بِمَا يُرْضِيْهِ
وَتَتَمَنّٰى عَلَيْهِ الْمَغْفِرَةَ فَتَغُرُّكَ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِكَ اَمْرُهٗ
اَمَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَحْمَتِيْ وَ
سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ فَالطَّمَعُ فِي الرَّحْمَةِ وَالْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ
تَوْبَةٍ وَغَيْرِ تَقْوٰى حُمْقٌ وَجَهْلٌ وَغُرُوْرٌ لِاَنَّهُمَا مُقَيَّدَتَانِ
بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ بِاَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ
وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ
هٰكَذَا فَطَارَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ
الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُدْخِلُهُ
الْجَنَّةَ قَالَ يَكُوْنُ الذَّنْبُ نُصْبَ عَيْنِهٖ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَنْدَمُ
عَلَيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَ
شَيْئًا اَحْسَنَ طَلَبًا وَلَا اَسْرَعَ اِدْرَاكًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيْثَةٍ
لِذَنْبٍ قَدِيْمٍ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذْنَبَ الْعَبْدُ
ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِذَا تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ
صَفَا قَلْبُهٗ مِنْهَا وَاِذَا لَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْزِعْ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كَانَ
الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ وَالسَّوَادُ عَلَى السَّوَادِ حَتّٰى يَعْمَى الْقَلْبُ
فَيَمُوْتَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْخَطِيْئَةِ
اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ فَاغْتَنِمْ غَفْلَةَ الْمَنِيَّةِ قَالَ وَكَانَ
اٰدَمُ بْنُ زِيَادٍ يَقُوْلُ لِيُنْزِلَنَّ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ اَنَّهٗ قَدْ
حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَاسْتَقَالَ رَبَّهٗ فَاَقَالَهٗ فَلْيَعْمَلْ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ وَقِيْلَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَوَقَّعُ

اللہ تعالیٰ کی معافی بہت زیادہ ہی تیری گناہوں سے اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
مت آرزو رکھ بخشش کی بغیر توبہ کے اور نہ ثواب کی بغیر عمل کے کیونکہ تحقیق غافل
ہونا ہے اللہ سے یہ کہ چلا جاوے تو اسکے غصے میں اور چھوڑ دیوے عمل کو جو اسکو راضی
کرے اور آرزو رکھے اپنی بخشش کی پس غافل کردیگی تجھکو آرزوئیں یہانتک کہ
اُترے تجھپر اسکا حکم کیا تو نے نہیں سنا اسکو فرماتے اور فریب میں دیا تم کو آرزوؤں
نے یہانتک کہ آیا حکم اللہ کا اور فریب میں دیا سا تہہ اللہ کو فریب دینے والے
نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں اسواسطے اُس
شخص کو کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پھر راہ پائی اور فرمایا اللہ
عزوجل نے اور میری رحمت نے سما لیا ہر چیز کو پس میں رکھونگا اسکو واسطے
ان لوگوں کو کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ
نشانیوں ہماریوں کے ایمان لاتے ہیں پس امید رکھنی اللہ کی رحمت اور بہشت
میں بغیر توبہ اور بغیر پرہیزگاری کے بیوقوفی اور نادانی اور دہوکا ہے
کیونکہ وہ دونو رحمت اور بہشت مقید ہیں ان دو آیتوں میں اور فرمایا
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن وہ ہے جو دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو
جیسے کہ وہ پہاڑ جڑ میں ہو ڈرے اس سے کہ وہ گر پڑے اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا
ہے دیکھتا ہے اپنی گناہوں کو جیسے کہ مکھی بیٹھی اسکے ناک پر پس اشارہ کیا
اس سے اسطرح پس وہ اُڑ جاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ
البتہ گناہ کرتا ہے پس وہ گناہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں پس عرض کیا
صحابہ نے یا نبی اللہ کیسے وہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں فرمایا ہوتا ہے
گناہ سامنے اس کی آنکھ کے بخشش مانگتا رہتا ہے اس سے اور پچھتاتا ہے اسپر
یہانتک کہ داخل ہو جاتا ہے بہشت میں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہت اچھی طلب میں اور نہ بہت جلدی پہونچنے
میں نئی نیکی سے واسطے گناہ پرانے کے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو
یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنیوالوں کے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گناہ کرتا ہے بندہ کوئی
گناہ تو ہو جاتا ہے ایک نکتہ سیاہ اسکے دل میں پس جب وہ توبہ کرلے اور ہٹ جاوے اور بخشش مانگے
تو صاف ہو جاتا ہے اسکا دل اس سے اور جبتک توبہ کرے اور نہ ہٹے اور نہ بخشش مانگے تو ہو جاتا ہے گناہ
گناہ پر اور سیاہی سیاہی پر یہانتک کہ اندھا ہو جاتا ہے دل پس مرجاتا ہے پس یہی ہے فرمودہ اللہ عزوجل
ہرگز نہیں بلکہ زنگ باندھا ہے انکے دلوں پر اس چیز نے کہ تھے وہ کماتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے چھوڑنا گناہ کا بہت آسان ہے توبہ کو طلب کرنے سے پس تو غنیمت جان موت کی غفلت کو حسن کہا اور

اِنْ اَخَذَكَ عَلٰى غِرَّةٍ فَتَلْقَانِي بِلَا حُجَّةٍ وَدَخَلَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ عِظْنِيْ فَقَالَ هَلْ اَنْتَ عَلٰى اسْتِعْدَادٍ لِحُلُوْلِ الْمَوْتِ اِنْ اَتَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَنْتَ مُجْمِعٌ عَلَى التَّحَوُّلِ عَنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اِلٰى حَالَةٍ تَرْضٰيهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ بَعْدَ الْمَوْتِ دَارٌ فِيْهَا مُسْتَعْتَبٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَاْمَنُ الْمَوْتَ اَنْ يَاْتِيَكَ عَلٰى غِرَّةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذِهِ الْخِصَالِ يَرْضٰى بِهَا عَاقِلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَقَالَ الْحَسَنُ رض اَلتَّوْبَةُ عَلٰى اَرْبَعِ دَعَائِمَ اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ وَاِضْمَارٌ اَنْ لَا يَعُوْدَ وَقَالَ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ يَتُوْبَ ثُمَّ لَا يَرْجِعَ فِيْمَا تَابَ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِءِ بِرَبِّهٖ وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ عَادَ ثُمَّ قَالَهَا ثُمَّ عَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُتِبَ فِي الرَّابِعَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ وَقَالَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ رض كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ وَلَا تَجْعَلِ الرِّجَالَ اَوْصِيَاءَكَ كَيْفَ تَلُوْمُهُمْ اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَصِيَّتَكَ وَقَدْ ضَيَّعْتَهَا فِيْ حَيَاتِكَ وَاَنْشَدَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ تَمَتَّعْ اِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَاِنَّ دَوَامَهَا لَا يُسْتَطَاعُ وَقَدِّمْ مَا مَلَكْتَ وَاَنْتَ حَيٌّ اَمِيْرٌ فِيْهِ مُتَّبَعٌ مُطَاعٌ وَلَا يَغْرُرْكَ مَنْ تُوْصِيْ اِلَيْهِ فَقَصْرُ وَصِيَّةِ الْمَرْءِ الضِّيَاعُ وَقَالَ اٰخَرُ اِذَا مَا كُنْتَ مُتَّخِذًا وَصِيًّا فَكُنْ فِيْمَا مَلَكْتَ وَصِيَّ نَفْسِكَ سَتَحْصُدُ مَا زَرَعْتَ غَدًا وَتَجْنِيْ اِذَا وُضِعَ الْحِسَابُ ثِمَارَ غَرْسِكَ

فَصْلٌ اٰخَرُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رض قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ حَسَنَةً كَتَبَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ عَشْرًا وَاِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً فَاَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ يَّكْتُبَهَا قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ عَنْهُ فَيُمْسِكُ عَنْهُ سِتَّ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ اَوْ سَبْعًا فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهَا

تجھے نہ پکڑلوں غفلت پر پس تو مجھہ کو ملے بغیر حجت کے اور داخل ہوا بعض نیکوں سے عبد الملک بن مروان پر پس کہا اس نے تو مجھے نصیحت کر پس اسنے کہا بھلا تو تیاری پر واسطے اُترنے موت کی اگر تجھکو آوے کہا عبد الملک نے نہیں کہا پس بھلا تو ہے خاطر جمع پھرنے پر اس حالت سے ایسی حالت کیطرف جو تجھکو خوش کرے کہا نہیں کہا پس بھلا موت کے بعد ایسا گھر ہے جسمیں تو رضا مندی حاصل کرسکے کہا نہیں کہا پس بھلا تو بےخوف ہے موت سے یہ کہ آوے تجھکو غفلت پر کہا نہیں کہا میں نے نہیں دیکھا اس جیسی خصلتوں کو کہ اُن سے راضی ہو کوئی دانا فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پشیمانی توبہ ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گناہ کرے پھر پشیمان ہوا اسپر پس وہی اُسکا کفارہ ہے اور کہا حسن نے توبہ چار ستون پر ہے بخشش مانگنی زبان سے اور پشیمان ہونا دل سے اور ترک کرنا اعضاؤں سے اور دل میں رکھنا یہ کہ پھر نکریگا گناہ اور کہا خالص توبہ یہہ ہے کہ توبہ کرے پھر نہ لوٹے اسمیں جس سے توبہ کی ہو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے اُس شخص کیطرح ہے جسکے لئے گناہ نہیں ہے اور بخشش مانگنے والا گناہ سے اور حالانکہ وہ اُسپر قائم ہے مثل ٹھٹھا کرنیوالے کی ہے اپنے پروردگار سے اور تحقیق مرد جب کہے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں پھر کرے گناہ پھر کہے اسکو پھر کرے گناہ تین بار تو لکھا جاویگا چوتھی بار کبیرہ گناہوں سے اور کہا فضیل بن عیاض نے تو اپنے نفس کا وصیت کیا گیا ہو اور مت کر لوگوں کو اپنی نصیحت کئے گئے کیونکر تو ان کو ملامت کرتا ہے اگر وہ تیری وصیت کو ضائع کردیں حالانکہ تو نے اسکو ضائع کیا ہے اپنی زندگی میں اور ان کو بعض نے شعر کہے میں کہتا ہے تو فائدہ اُٹھالے سوا اسکے نہیں کہ دنیا تھوڑا سا فائدہ ہے اور تحقیق اسکی ہمیشگی نہیں ہوسکتی اور آگے بھیج لے جسکا تو مالک ہے حالانکہ تو زندہ ہے۔ امیر ہے اسمیں پیروی کیا گیا فرمانبرداری کیا گیا، اور نہ دھوکا دیوے تجھکو وہ شخص جسکی طرف تو وصیت کرتا ہے پس قصور کرنا مرد کی وصیت کا ضائع ہونا ہے اور ایک اور نے کہا جب تو وصیت کئے گئے کو پکڑنے والا ہو پس ہوا سچ میں جسکا تو مالک ہے اپنے نفس کی وصیت پکڑنیوالا تو کاٹیگا جو کچھہ بویگا کل قیامت کو اور چنے گا اپنے درخت کی میوے جب رکھا جاویگا حساب فصل اور روایت ہے حضرت ابو امامہ باہلی سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنی طرف والا فرشتہ امیر ہے بائیں طرف والے فرشتہ پر پس جب بندہ کرتا ہے نیکی تو لکھتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ دس نیکیں اور جب بندہ کرتا ہے بُرائی پس ارادہ کرتا ہے بائیں طرف والا فرشتہ اسکو لکھنے کا تو کہتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ بند رکھ اس سے پس بند رہتا ہے اس سے چھہ گھڑی دن میں سے یا سات پس اگر وہ بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس سے تو

لم يكتب عليه شيئاً وان لم يستغفر كتب عليه سيئة
واحدة وفي لفظ اخران العبد اذا اذنب لم يكتب عليه
حتى يذنب ذنباً اخر فاذا اجتمعت عليه خمسة من
الذنوب فاذا عمل حسنة واحدة كتب له خمس حسنات
وجعل الخمس بازاء خمس سيئات فيصيح عند ذلك
ابليس لعنة الله عليه ويقول كيف لي ان استطيع على
ابن ادم فاني وان اجتهدت عليه يبطل بحسنة واحدة
جميع جهدي وروى يونس عن الحسن رضي عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ليس من عبد الا عليه ملكان
وصاحب اليمين امير على صاحب الشمال فاذا عمل العبد
السيئة قال له صاحب الشمال اكتبها فيقول له صاحب
اليمين دعه حتى يعمل خمس سيئات فاذا عمل خمس سيئات
قال صاحب الشمال اكتبها فيقول له صاحب اليمين دعه حتى
يعمل حسنة فاذا عمل حسنة قال له صاحب اليمين قد اخبرنا
بان الحسنة بعشر فتعال حتى نمحوا خمساً بخمس ونثبت له
له خمساً من الحسنا قال فيصيح الشيطان عند ذلك
فيقول متى ادرك ابن ادم وهذه الاحاديث موافقة
لقوله عز وجل واني لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا
ثم اهتدى قال علي ابن ابي طالب كرم الله وجهه مكتوب
حول العرش قبل ادم باربعة الاف عام واني لغفار لمن
تاب وامن وعمل صالحا ثم اهتدى وموافقة لقوله
تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى
للذاكرين وروي عن ابن عباس انه قال اذا تاب العبد
وتاب الله عليه انسى الله تعالى حفظة ما كان قد عمله
من مساوي عمله وانسى جوارحه ما عملت من الخطايا و
انسى مقامه من الارض وانسى مقامه من السماء فيجئ
يوم القيمة وليس عليه شي شهيدا عليه وروي عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال التائب من الذنب
كمن لا ذنب له وفي لفظ ولو عاد في اليوم سبعين مرة

نہیں لکھتا اسپر کچھ اور اگر وہ بخشش نہ مانگی تو لکھتا ہے اسپر ایک ہی بُرائی اور ایک اور
لفظ میں ہے کہ تحقیق بندہ جب گناہ کرتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اسپر یہانتک کہ گناہ کرتا
ہے اور گناہ پس جب جمع ہو جاتی ہیں اُسپر پانچ گناہ پس جب وہ کرتا ہے ایک ہی
نیکی تو لکھی جاتی ہیں اسکے لیئے پانچ نیکیں اور کیجاتی ہیں پانچ نیکیں پانچ گناہ
کے مقابلہ میں پس چلاتا ہے نزدیک اسکے ابلیس لعنت اللہ علیہ اور کہتا ہے
کیونکر ہو میرے لیئے یہ کہ میں طاقت رکھوں آدم کے بیٹے پس تحقیق میں اگرچہ کوشش
کرتا ہوں اسپر وہ باطل ہی کرتا ہے ایک نیکی سے میری ساری کوشش کو اور روایت
کی یونس نے حسن سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نہیں ہے کوئی بندہ
مگر اسپر دو فرشتے ہیں اور سیدہی طرف والا امیر ہے بائیں طرف والے پر پس جب کرتا
ہے بندہ بُرائی تو کہتا ہے اس سے بائیں طرف والا میں اسکو لکھ لوں پس کہتا ہے اسکو
داہنی طرف والا اسے چھوڑ یہانتک کہ کرے پانچ بُرائیاں پس جب کرتا ہے پانچ
بُرائیاں تو کہتا ہے بائیں طرف والا میں انہیں لکھ لوں پس کہتا ہے اسے داہنی
طرف والا اسے چھوڑ یہاں تک کہ کرے ایک نیکی پس جب کرتا ہے ایک نیکی تو کہتا ہے
اس سے داہنی طرف والا تحقیق ہم خبر دیئے گئے ہیں یہ کہ تحقیق ایک نیکی دس نیکیوں
میں ہے پس آؤ کہ دور کریں پانچ بُرائیاں پانچ نیکیوں سے اور ثابت رکھیں اسکے لیئے پانچ
نیکیاں آپنے فرمایا پس چلاتا ہے شیطان نزدیک اُسکے پس کہتا ہے کہاں پہنچوں آدم کے
بیٹے کو اور یہ حدیثیں موافق ہیں اللہ عزوجل کے فرمودہ کے اور میں البتہ بخشنے والا ہوں
واسطے اس شخص کے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے اچھے پھر راہ پائی کہا حضرت
علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے لکھا ہوا عرش کے گرد ہے حضرت آدم سے پہلے چار ہزار
سال اور تحقیق البتہ میں بخشنے والا ہوں کہ جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے
اچھے پھر راہ پائی اور موافق ہیں اللہ تعالی کے فرمودہ کے تحقیق نیکیاں لیجاتی
ہیں بُرائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے نصیحت پکڑنیوالوں کے اور روایت کی گئی ابن
عباس سے کہ کہا جب توبہ کرتا ہے بندہ اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسپر
تو بھلا دیتا ہے اللہ تعالی نگہبان فرشتوں کو جو کچھ اسنے کیا تھا اپنے کام کی بُرائی
سے اور بھلا دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ اُنہوں نے کیئے تھے اور بھلا
دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ انہوں نے کیئے تھے اور بھلا دیتا ہے اسکی جگہ
کو زمین سے اور اسکی جگہ کو آسمان سے پس وہ آویگا قیامت کے دن حالانکہ نہ
ہوگی اسپر کوئی چیز گواہ اس گناہ پر اور روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالا گناہ سے اس شخص کی مانند ہے جسکا گناہ نہیں ہے اور ایک لفظ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ يَنْظُرُ الْاِنْسَانُ فِيْ كِتَابِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَرٰى فِيْ اَوَّلِهِ الْمَعَاصِيْ وَفِيْ اٰخِرِهِ الْحَسَنَاتِ فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى اَوَّلِ الْكِتَابِ رَاٰى كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَهٰذَا هُوَ فِيْ حَقِّ التَّائِبِ الَّذِيْ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ صَارَتِ الذُّنُوْبُ الْمَاضِيَةُ كُلُّهَا حَسَنَاتٍ وَلِهٰذَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَلَيَتَمَنَّيَنَّ اُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَكْثُرَ سَيِّاٰتُهُمْ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ تَبْدِيْلِ السَّيِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَرَوَى الْحَسَنُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَخْطَاَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَمْلَاَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلِهٰذَا جَآءَ فِي الْخَبَرِ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا لَقِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

فَصْلٌ اٰخَرُ فِيْ ذٰلِكَ وَرُوِيَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ مَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَوْضِعٍ مِّنْ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ وَاِذَا الْفُسَّاقُ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِيْ دَارِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَمَعَهُمْ مُغَنٍّ يُقَالُ لَهٗ زَاذَانُ كَانَ يَضْرِبُ بِالْعُوْدِ وَيُغَنِّيْ بِصَوْتٍ حَسَنٍ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الصَّوْتَ لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ وَجَعَلَهٗ رِدَاءً عَلٰى رَاْسِهٖ وَمَضٰى فَسَمِعَ ذٰلِكَ الصَّوْتَ زَاذَانُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَيَّ شَيْءٍ قَالَ قَالُوْا قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الصَّوْتَ لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ كَانَ اَحْسَنَ فَوَقَعَتِ الْهَيْبَةُ

اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے جو شخص کہے میں بخشش مانگتا ہوں اللہ بزرگ سے کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے کہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رکھنے والا ہے اور رجوع کرتا ہوں اسکی طرف تین بار تو بخشے جاوینگے اسکے سب گناہ اگرچہ ہوں وہ مثل سمندر کی جھاگ کے اور روایت ہے کہ ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق اس نے کہا نظر کریگا آدمی اپنے اعمال نامہ میں قیامت کے دن پس دیکھیگا اسکے اول میں گناہ اور اسکے آخر میں نیکیں پس جب لوٹیگا اعمال نامہ اول کی طرف تو دیکھیگا اس سب کو نیکیاں اور یہ ہے فرمودہ اللہ تعالیٰ کا پس یہ لوگ کہ بدل ڈالتا ہے اللہ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور یہ اس توبہ کرانے والے کے حق میں ہے جسکے لئے اللہ نے مہر کی ہو توبہ اور رجوع سے اور کہا بعض سلف نے تحقیق بندہ جب توبہ کرتا ہے گناہوں سے تو ہو جاتے ہیں گناہ گزرے ہوئے سب کے سب نیکیاں اور اسی واسطے کہا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے البتہ آرزو کرینگے لوگ قیامت کے دن یہ کہ زیادہ ہوتیں برائیاں انکی اور سوائے اسکے نہیں کہا ابن مسعودؓ نے واسطے بیان کرنے اللہ تعالیٰ کی برائیوں کو بدل دینے سے نیکیوں سے جسکے واسطے چاہے اپنے بندوں میں سے اور روایت کی حسن بصری نے مرسلاً حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق آپ نے فرمایا اگر گناہ کرے کوئی تم میں سے یہاں تک کہ بھر دے آسمان اور زمین کے درمیان کو پھر توبہ کرے تو توبہ قبول کریگا اللہ تعالیٰ اسپر اور اسی واسطے آیا ہے حدیث قدسی میں اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھے ملے زمین کی بھری کے برابر گناہ سے تو میں تجھ کو ملونگا اسکے برابر بخشش سے

فصل دوسرا توبہ میں اور روایت کیگئی کہ تحقیق حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ گزرے ایک روز ایک جگہہ میں کوفہ کے گرد نواح میں سے اور ناگہان کچھ فاسق تحقیق جمع ہوئے تھے ایک مرد کے گھر میں ان میں سے اور وہ پی رہے تھے شراب اور ان کے ساتھ ایک گانے والا تھا جسکو کہا جاتا تھا زاذان بجا رہا تھا بربط اور گا رہا تھا خوش آواز سے پس جب سنا یہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھنے میں تو بہت خوب تھی اور کر لی اپنی چادر اپنے سر پر اور چلے گئے پس سن لیا اس آواز کو زاذان نے پس کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی تھا کہا اسنے کیا کہا لوگوں نے کہا اسنے کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی قرآن مجید کے پڑھنے میں تو بہت خوب تھی پس آگئی ہیبت اسکے دل میں

فِي قَلْبِهِ فَقَامَ فَضَرَبَ بِالْعُودِ عَلَى الْأَرْضِ فَكَسَرَهُ ثُمَّ أَسْرَعَ
حَتَّى أَدْرَكَهُ وَجَعَلَ الْمِنْدِيلَ فِي عُنُقِ نَفْسِهِ وَجَعَلَ يَبْكِي
بَيْنَ يَدَيِ عَبْدِ اللهِ فَاعْتَنَقَهُ عَبْدُ اللهِ وَجَعَلَ يَبْكِي كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ كَيْفَ لَا أُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ اللهُ
فَتَابَ مِنْ ضَرْبِهِ بِالْعُودِ وَجَعَلَ يُلَازِمُ عَبْدَ اللهِ حَتَّى تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَأَخَذَ الْحَظَّ الْوَافِرَ مِنَ الْعِلْمِ حَتَّى صَارَ إِمَامًا
فِي الْعِلْمِ وَقَدْ جَاءَ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَخْبَارِ رَوَى زَاذَانُ عَنْ عَبْدِ
اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض وَرَوَى زَاذَانُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
وَفِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ مَرْوِيٌّ أَنَّهُ كَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيَّةٌ مُغَنِّيَةٌ
مُفْتِنَةٌ لِلنَّاسِ بِجَمَالِهَا وَكَانَ بَابُ دَارِهَا أَبَدًا مَفْتُوحًا وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيرِ بِحِذَاءِ الْبَابِ فَكُلُّ مَنْ مَرَّ بِهَا وَنَظَرَ
إِلَيْهَا افْتَتَنَ بِهَا وَاحْتَاجَ إِلَى إِحْضَارِ عَشَرَةِ دَنَانِيرَ أَوْ أَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى تَأْذَنَ بِالدُّخُولِ عَلَيْهَا فَمَرَّ عَلَى بَابِهَا ذَاتَ يَوْمٍ
عَابِدٌ مِنْ عُبَّادِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَوَقَعَ بَصَرُهُ عَلَيْهَا فِي الدَّارِ وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَافْتَتَنَ بِهَا وَجَعَلَ يُجَادِلُ نَفْسَهُ حَتَّى أَنَّهُ
يَدْعُو اللهَ تَعَالَى لِيَزُولَ ذٰلِكَ عَنْ قَلْبِهِ فَلَمْ يَزُلْ ذٰلِكَ
عَنْ نَفْسِهِ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ حَتَّى بَاعَ قُمَاشًا كَانَ لَهُ فَجَمَعَ
مِنَ الدَّنَانِيرِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى بَابِهَا فَأَمَرَتْهُ أَنْ يُسَلِّمَ
الذَّهَبَ إِلَى وَكِيلٍ لَهَا وَوَاعَدَتْهُ لِمَجِيئِهِ فَجَاءَ إِلَيْهَا لِذٰلِكَ
الْوَعْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ وَجَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا عَلَى سَرِيرِهَا فَدَخَلَ
عَلَيْهَا الْعَابِدُ وَجَلَسَ مَعَهَا عَلَى السَّرِيرِ فَلَمَّا مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا
وَانْبَسَطَ مَعَهَا تَدَارَكَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ بِبَرَكَةِ عِبَادَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ
فَوَقَعَ فِي قَلْبِهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَرَانِي فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ مِنْ
فَوْقِ عَرْشِهِ وَأَنَا فِي الْحَرَامِ وَقَدْ حَبِطَ عَمَلِي كُلُّهُ فَوَقَعَتِ
الْهَيْبَةُ فِي قَلْبِهِ فَارْتَعَدَ فِي نَفْسِهِ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَنَظَرَتْ
إِلَيْهِ الْمَرْأَةُ فَرَأَتْهُ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ أَصَابَكَ
يَا رَجُلُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبِّي فَأْذَنِي بِالْخُرُوجِ
فَقَالَتْ لَهُ وَيْحَكَ إِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ يَتَمَنَّوْنَ الَّذِي
وَجَدْتَهُ فَأَيُّ شَيْءٍ هٰذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ

پس اٹھ کھڑا ہوا پس دی بارا بربط کو زمین پر پس اسکو توڑ ڈالا پھر بہاگا یہانتک
کہ ملگیا حضرت عبد اللہ کو اور کرلی پگڑی اپنی گردن میں اور رونے لگا آگے
حضرت عبد اللہ کے پس گلے لگا لیا اسکو حضرت عبد اللہ نے اور رونے لگے ہر ایک
ان دونوں سے پھر کہا حضرت عبد اللہ نے کیونکر میں دوست نہ رکھوں اسکو جسکو
دوست رکھا اللہ تعالی نے پھر اسنے توبہ کی بربط بجانے سے اور لازم پکڑ لیا حضرت
عبد اللہ کو یہانتک کہ سیکھہ لیا قرآن مجید اور لیا بہت سا حصہ علم سے یہانتک کہ
ہوگیا امام علم میں اور تحقیق آیا ہی بہت سی حدیثوں میں روایت کی ہی زاذان نے
عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور روایت کی زاذان نے سلمان فارسی سے اور بنی اسرائیل
کی روائتوں میں روایت کی گئی ہی کہ تحقیق ایک عورت تہی بدکار گانیوالی فریب
دینیوالی لوگوں کو اپنے حسن سے اور تہا دروازہ اسکے گہر کا ہمیشہ کھلا رہتا اور وہ
بیٹہتی تہی تخت پر سامنے دروازے کے پس جو کوئی گزرتا اس پاس سے اور دیکھتا
اسکی طرف فریفتہ ہو جاتا اسپر اور محتاج ہو جاتا دس دینار کے حاضر کرنے کیطرف
یا زیادہ اس سے تاکہ وہ اذن دیوے اپنے اوپر داخل ہونے کا پس اسکے دروازے پر گذرا
ایک عابد بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے پس پڑ گئی اُس کی نظر اسپر گہر میں اور وہ
بیٹھی تہی تخت پر پس وہ فریفتہ ہوگیا اسپر اور لگا جھگڑنے اپنے نفس سے یہانتک
کہ دعا کرتا تہا اللہ تعالی سے تو کہ وہ دور کردے اسکے دل سے پس نہ دور ہوا وہ اسکے
دل سے اور نہ مالک ہوا وہ اپنے نفس کا یہانتک کہ بیچ ڈالا اسباب جو اسکا تہا پس جمع
کئے دینار جتنوں کی اسے حاجت تہی پس آیا اسکے دروازے کو پس اس عورت
نے اسکو حکم دیا کہ سپرد کردے سونا اسکے وکیل کو اور اس سے وعدہ کیا آنے کا پس وہ آیا
اسکی طرف اس وعدے پر حالانکہ اسنے زینت کر رکھی تہی اور بیٹھی تہی اپنے گہر میں اپنے تخت پر
پس داخل ہوا اس پاس عابد اور بیٹھہ گیا اوسکے ساتھہ تخت پر پس جب اُسنے کیا لمبا اپنا ہاتھ
اسکی طرف اور خوشی کرنے لگا اسکے ساتھہ تو پا لیا اسکو اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے
اسکی اگلی عبادتوں کی برکت سے پس پڑا اسکے دل میں یہ کہ تحقیق اللہ تعالی مجھکو
دیکھتا ہی اس حالت میں اپنے عرش پر سے اور میں حرام میں ہوں اور تحقیق ضائع ہوگئے
میرے عمل سب کے سب پس پڑ گئی ہیبت اسکے دل میں پس کانپ گیا اپنے جی میں اور
بدل گیا اُسکا رنگ پس نظر کی اسکی طرف عورت نے پس اُسے دیکھا بدلا ہوا رنگ میں کہا اسے کیا
چیز تجھے پہنچی ہے اے مرد پس اسنے کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ اپنے پروردگار سے پس تو مجھکو اجازت دے
پس اسنے کہا اسے تیری خرابی تحقیق بہت لوگ وہ ہیں جو آرزو کرتے ہیں اس چیز کی جسکو تو نے پایا
ہے پس کیا ہی وہ جسمیں تو ہے پس کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ

اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَاِنَّ الْمَالَ الَّذِيْ رَفَعْتُهُ اِلٰى وَكِيْلِكَ هُوَ
لَكَ حَلَالٌ فَاْذِنِيْ بِالْخُرُوْجِ فَقَالَتْ لَهُ كَاَنَّكَ لَمْ تَعْمَلْ
هٰذَا الْعَمَلَ قَطُّ قَالَ لَا فَقَالَتْ لَهُ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ وَمَا اسْمُكَ
فَاَخْبَرَهَا اَنَّهُ مِنْ قَرْيَةِ كَذَا وَاسْمُهُ كَذَا فَاَذِنَتْ لَهُ
بِالْخُرُوْجِ مِنْ عِنْدِهَا فَخَرَجَ وَهُوَ يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ
وَيَبْكِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ فَوَقَعَتِ الْهَيْبَةُ فِيْ قَلْبِ الْمَرْاَةِ بِبَرَكَةِ
ذٰلِكَ الْعَابِدِ فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِهَا اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ اَوَّلُ ذَنْبٍ
اَذْنَبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَوْفِ مَا دَخَلَ وَاِنِّيْ قَدْ اَذْنَبْتُ
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا سَنَةً وَاِنَّ رَبَّهُ الَّذِيْ خَافَ مِنْهُ
هُوَ رَبِّيْ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ خَوْفِيْ اَشَدَّ مِنْ خَوْفِهٖ فَتَابَتْ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَغْلَقَتِ الْبَابَ عَنِ النَّاسِ وَلَبِسَتْ
ثِيَابًا خُلْقَانًا وَاَقْبَلَتْ عَلَى الْعِبَادَةِ فَكَانَتْ فِيْ عِبَادَةٍ
مَا شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِهَا اِنِّيْ لَوِ انْتَهَيْتُ
اِلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ لَعَلَّهُ يَتَزَوَّجُنِيْ فَاَكُوْنُ عِنْدَهُ وَاَتَعَلَّمُ
مِنْهُ اَمْرَ دِيْنِيْ وَيَكُوْنُ عَوْنًا لِيْ عَلٰى عِبَادَةِ رَبِّيْ فَتَجَهَّزَتْ
وَحَمَلَتْ مَعَهَا مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْخَدَمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَانْتَهَتْ
اِلٰى تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَسَاَلَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرُوا الْعَابِدَ اَنَّهُ قَدِمَتِ
امْرَاَةٌ تَسْاَلُ عَنْكَ فَخَرَجَ الْعَابِدُ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ
كَشَفَتْ عَنْ وَجْهِهَا لِكَيْ يَعْرِفَهَا فَلَمَّا رَاٰهَا الْعَابِدُ وَ
عَرَفَ وَجْهَهَا وَتَذَكَّرَ الْاَمْرَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
صَاحَ صَيْحَةً فَخَرَجَتْ رُوْحُهُ فَبَقِيَتِ الْمَرْاَةُ حَزِيْنَةً وَ
قَالَتْ فِيْ نَفْسِهَا اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاَجْلِهٖ وَقَدْ مَاتَ فَهَلْ
لَهُ اَحَدٌ مِنْ اَقْرِبَآئِهٖ يَحْتَاجُ اِلَى امْرَاَةٍ فَقَالُوْا لَهَا لَهُ اَخٌ
صَالِحٌ لٰكِنَّهُ مُعْسِرٌ لَا مَالَ لَهُ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ بِهٖ فَاِنَّ لِيْ مَا
يَكْفِيْنَا فَجَآءَ اَخُوْهُ فَتَزَوَّجَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ سَبْعًا مِنَ
الْبَنِيْنَ كُلُّهُمْ صَارُوْا اَنْبِيَآءَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَانْظُرْ اِلٰى
بَرَكَةِ الصِّدْقِ وَالطَّاعَةِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ كَيْفَ هَدَاهُ
اللّٰهُ زَاذَانَ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا كَانَ صَادِقًا
حَسَنَ السَّرِيْرَةِ فَلَا يَصْلُحُ بِكَ الْفَاسِدُ حَتّٰى تَكُوْنَ

الله سے جسکی بزرگ ہے تعریف اور تحقیق وہ مال جو میں نے اُٹھایا ہے تیرے وکیل کیطرف وہ تیرے لیئے حلال ہے پس تو مجھکو نکلنے کی اجازت دے پس اسنے کہا اس سے گویا کہ تو نے نہیں کیا یہ کام کبھی اُسنے کہا نہیں پس اُسنے کہا اُسے تو کہاں سے ہے اور تیرا کیا نام ہے پس اُسنے اسکو خبر دی کہ فلانے گاؤں سے ہے اور اسکا نام فلانا ہے پس اُسنے اسکو اجازت دی نکلنے کی اپنے پاس سے پس وہ نکل گیا حالانکہ وہ واویلا کرتا تھا خرابی اور ہلاکت کی اور روتا تھا اپنے نفس پر پس پڑ گیا خوف اس عورت کے دل میں اُس عابد کی برکت سے پس اُسنے کہا اپنے جی میں تحقیق مرد نے پہلا گناہ ہی کیا ہے پس داخل ہوا اسپر خوف سے جو داخل ہوا اور تحقیق میں نے گناہ کئے ہیں اتنے اتنے سال سے اور تحقیق اسکا پروردگار ہے جس سے وہ ڈرا ہے وہی میرا پروردگار ہے پس لائق ہے کہ ہو میرا خوف بہت زیادہ اسکے خوف سے پس اسنے توبہ کی الله تعالی کیطرف اور بند کر لیا دروازہ لوگوں سے اور پہنے کپڑے پرانے اور متوجہ ہو گئی عبادت پر پس تھی اپنی عبادت میں جبتک چاہا الله نے پھر کہا اپنے جی میں تحقیق میں اگر پہونچوں اس مرد تک شاید وہ مجھسے نکاح کرلے پس میں رہوں اسکے پاس اور سیکھوں اس سے اپنے دین کا کام اور وہ ہوگا میرے لیئے مددگار عبادت پر میرے پروردگار کی پس اُسنے تیاری کی اور اوٹھا لیا اپنے ساتھ مال اور خادموں میں سے جتنا چاہا الله تعالی نے اور پہونچی اُس گاؤں تک اور پوچھا اُس عابد سے پس لوگوں نے خبر دی اُس عابد کو یہ کہ تحقیق آئی ہے ایک عورت پوچھتی ہے تجھے سے پس نکلا عابد اسکی طرف پس جب دیکھا اسکو عورت نے تو کھولا اپنے مونہہ سے تاکہ وہ اسے پہچان لے پس جب دیکھا اسکو عابد نے اور پہچانا اسکے مونہہ کو اور یاد کیا وہ جو تھا اسکے اور اس عورت کے درمیان تو ایک چیخ ماری پس نکل گئی اسکی جان پس رہ گئی عورت غمگین اور کہا اپنے جی میں کہ تحقیق میں تو نکلی تھی اسکے لیئے اور تحقیق مر گیا پس بھلا کوئی اسکے نزدیکیوں میں سے ہے کہ حاجت رکھتا ہو عورت کی پس لوگوں نے کہا اس سے اسکا ایک بھائی نیک ہے لیکن وہ تنگدست ہے اسکے پاس مال نہیں ہے پس کہا اُس عورت نے کچھ خوف نہیں کیونکہ تحقیق میرے پاس اتنا مال ہے کہ ہمکو کفایت کرے پس آیا اسکا بھائی اُس نے اُسے نکاح کر لیا پس جنے اُسنے اُسکو لیے سات لڑکے سب کے سب ہو گئے پیغمبر بنی اسرائیل میں پس تو دیکھ صدق اور عبادت اور نیک نیت کی طرف کیسے ہدایت دی الله تعالی نے زاذان کو ساتھ عبد اللہ بن مسعود کے جبکہ وہ تھے سچے اچھے دل والے پس نہ سنوریگا تجھ سے بدکار جبتک کہ تو ہوگا

نْتَ صَالِحًا فِي ذَاتِ نَفْسِكَ خَائِفًا لِرَبِّكَ خَلَوْتَ لَهُ اِذَا خَا
لَطْتَ غَيْرَ مُرَآءٍ لِلْخَلْقِ فِي حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ مُوَحِّدًا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ فَحِيْنَئِذٍ يُزَادُ فِي تَوْفِيْقِكَ وَ
تَسْدِيْدِكَ وَتُحْفَظُ عَنِ الْهَوٰى وَالْاِغْوَاءِ مِنْ شَيَاطِيْنِ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمُنْكَرَاتِ كُلِّهَا وَالْفُسَّاقِ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ
اَجْمَعَ فَزَايَلَكَ الْمُنْكَرُ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَمِنْ غَيْرِ اَنْ تَصِيْرَ الْمَعْرُوْفُ
مُنْكَرًا كَمَا هُوَ فِي زَمَانِنَا يُنْكِرُ اَحَدُهُمْ مُنْكَرًا وَاحِدًا فَيَتَفَرَّعُ
مِنْهُ مُنْكَرَاتٌ جَمَّةٌ وَفَسَادٌ عَظِيْمٌ مِنَ السَّبِّ وَالْقَذْفِ
وَالضَّرْبِ وَالْكَسْرِ وَتَخْرِيْقِ الثِّيَابِ وَاِفْسَادِ الْاَمْوَالِ وَكُلُّ
ذٰلِكَ لِقِلَّةِ صِدْقِهِمْ وَنُقْصَانِ اِيْمَانِهِمْ وَيَقِيْنِهِمْ وَغَلَبَةِ اَهْوِ
يَتِهِمْ عَلَيْهِمْ فَالْمُنْكَرُ فِيْهِمْ بَعْدُ وَفَرْضُ اِزَالَتِهِ مُتَوَجِّهٌ
عَلَيْهِمْ وَبِاَنْفُسِهِمْ شُغُلٌ طَوِيْلٌ وَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلَى الْغَيْرِ
فَيَتْرُكُوْنَ الْفَرْضَ الْعَيْنَ وَيَتَعَلَّقُوْنَ بِالْفَرْضِ عَلَى الْكِفَايَةِ
وَيَتْرُكُوْنَ مَا يَعْنِيْهِمْ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِمَا لَا يَعْنِيْهِمْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ
تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَزُوْلَ بِهِ الْمُنْكَرُ بِسُرْعَةٍ
فَعَلَيْهِ بِالْاِنْكَارِ عَلٰى نَفْسِهِ وَالْوَعْظِ لَهَا وَمَنْعِهَا وَقَطْعِهَا
عَنِ الْمَعَاصِيْ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فَاِذَا انْطَهَرَ مِنْ ذٰلِكَ
كُلِّهِ فَحِيْنَئِذٍ اشْتَغَلَ بِغَيْرِهِ فَزَالَ بِهِ الْمُنْكَرُ بِاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ
مِنَ الْوُجُوْهِ كَمَا زَالَ فِيْ حَقِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض
وَانْظُرْ اِلٰى بَرَكَةِ الْعِبَادَةِ وَالصِّدْقِ اَيْضًا فِيْ حَقِّ الْعَابِدِ
كَيْفَ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَغِيَّةِ وَارْتِكَابِ الْكَبِيْرَةِ كَذٰلِكَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ
فَاللّٰهُ تَعَالٰى حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تِلْكَ الْفَاحِشَةِ لِمَا تَقَدَّمَ
لَهُ مِنَ الصِّدْقِ فِي الْخَلَوَاتِ وَحُسْنِ الطَّاعَاتِ فِيْمَا مَضٰى
مِنَ الْاَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ ثُمَّ انْظُرْ كَيْفَ نَجَّى اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ
الْبَغِيَّةَ بِبَرَكَةِ الْعَابِدِ ثُمَّ كَيْفَ نَالَتْ بَرَكَتُهُ اَخَاهُ فَاَزَالَ
اللّٰهُ فَقْرَهُ وَجَهْدَهُ وَزَوَّجَهُ بِاَحْسَنِ النِّسَاءِ وَاَغْنَاهُ
وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَجَعَلَهُ اَبَا الْاَنْبِيَاءِ السَّبْعَةِ

نیک اپنے نفس میں ڈرنیوالا اپنے رب سے جب تو اکیلا ہوا خلاص کرنیوالا ہوا اسکے لیے جب
ملے لوگوں سے نہ ریا کرنیوالا لوگوں کے لیے اپنی حرکات اور سکنات میں ایک جاننے والا
اللہ عزوجل کو سب حال میں پس اسوقت بڑھایا جاویگا تیری توفیق اور تیری سیدھے ہونے
میں اور تو نگہبانی کیا جاویگا نفس کی خواہش اور بہکانے سے جنوں اور آدمیوں
کے شیطانوں سے اور سب برائیوں سے اور فاسقوں اور بدعتوں اور گمراہیوں سب کے
سب سے اور دور ہوجاویگی تیری سب سے برائی بغیر تکلیف کے اور بغیر اسکے کہ ہوجاوے
نیکی برائی جیسے کہ ہمارے زمانہ میں ہر انکار کرتا ہے کوئی ان میں سے برائی ایک پر
پس پہونچتی ہیں اس سے برائیں بہت اور فساد بڑا جیسے گالی دینا اور زنا کی تہمت
کرنی اور مارنا اور توڑنا اور پھاڑنا کپڑوں کا اور بگاڑنا مالوں کا اور یہ سب سبب ہے
انکے صدق کی کمی اور انکے ایمان اور انکے یقین کے نقصان اور خواہشوں کے انپر
غلبہ کرنے سے ہے پس برائی انمیں ہے ابھی اور فرض ہونا اسکے دور کرنیکا متوجہ
ہے انپر اور انکے نفسوں میں شغل ہے لمبا حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں غیر پر پس
ترک کرتے ہیں عین فرض کو اور لپکتے ہیں فرض کفایہ پر اور وہ ترک کرتے
ہیں اسکو جو انکو فائدہ کرے اور مشغول ہوتے ہیں اسمیں جو انکو فائدہ نہ دے فرمایا
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی اچھی اسلام میں سے ہے اسکا ترک کرنا اسکو
جو اسکو فائدہ نہ دے جو شخص چاہے کہ دور ہو اسکے سبب سے برائی جلدی سے پس اسپر
واجب ہے انکار کرنا اپنے نفس پر اور اسکو نصیحت کرنی اور اسکو روکنا اور اسکو
چھوڑانا گناہوں سے جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں پس جب آپ پاک ہوجاوے
ان سب سے پس اسوقت مشغول ہو اپنے غیر میں پس دور ہوگی اسکے سبب سے برائی
بہت اچھی وجہ سے کہ ہوتی ہے وجہوں سے دور ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کی
حق میں اور نیز دیکھ اور عبادت اور صدق کی برکت کی طرف حق میں اس عابد کے
کیسے اسکو بچایا اللہ نے اس زانیہ سے اور کرنیسے اس کبیرہ گناہ کے اسیطرح کیا ہمنے
تو کہ دور کریں ہم اس سے برائی اور بیحیائی تحقیق وہ ہمارے خالص کیے گئے بندوں
میں سے تھا پس اللہ تعالی آڑ ہوگیا اسکے اور اس بیحیائی کے درمیان بہ سبب اسچیز
کے کہ آگے گذرا تھا اسکے لیے صدق سے تنہائیوں میں اور اچھی عبادتوں سے گذرے
دنوں میں اور گھڑیوں میں پھر نظر کر کیسے نجات دی اللہ تعالی نے اس زانیہ
کو اس عابد کی برکت سے پھر کیسے وہ پہونچی ہے اسکی برکت سے اسکے بھائی کو پس
دور کیا اللہ نے اسکی محتاجی اور اسکی تکلیف کو اور نکاح کردیا اسکا عورت سے بہت
بہت اچھی عورت سے اور اسکو غنی کردیا اور اسکو روزی دی جہاں سے وہ گمان نہ کرتا تھا اور

وجعلها أمهم عليهم السلام فالخير كله في الطاعة والشر
كله في المعصية فلا كانت المعصية ولا كنا إذا كنا من أهلها

فصل وإنما تعرف توبة التائب في أربعة أشياء
أحدها أن يملك لسانه من الفضول والغيبة والنميمة
والكذب والثاني أن لا يرى لأحد في قلبه حسدا ولا
عداوة والثالث أن يفارق إخوان السوء فإنهم هم
الذين يحملونه على رد هذا القصد ويشوشون عليه
صحة هذا العزم ولا يتم له ذلك إلا بالمواظبة على المشاهد
التي تزيد بها رغبته في التوبة وتوفر دواعيه على إتمام
ما عزم عليه مما يقوي خوفه ورجاءه فعند ذلك
تحل من قلبه عقد الإصرار على ما هو عليه من قبيح الأفعال
فيقف عن تعاطي المحظورات ويكبح لجام نفسه عن
متابعة الشهوات فيفارق الذنب في الحال ويبرم العزيمة
على أن لا يعود إلى مثلها في الاستقبال والرابع أن
يكون مستعدا للموت نادما مستغفرا لما سلف من
ذنوبه مجتهدا في طاعة ربه وقيل علامة أنه مقبول
التوبة أربعة أشياء أولها أن ينقطع عن أصحاب الفسق
ولا يرى لهم هيبة من نفسه ويخالط الصالحين والثاني
أن يكون منقطعا عن كل ذنب مقبلا على جميع الطاعات
والثالث أن يذهب فرح الدنيا من قلبه ويرى حزن
الآخرة دائما في قلبه والرابع أن يرى نفسه فارغا عما
ضمن الله له يعني من الرزق مشتغلا بما أمر الله به
من الطاعة فإذا وجدت فيه هذه العلامات كان
من الذين قال الله تعالى في حقهم إن الله يحب
التوابين ويحب المتطهرين ووجب له على الناس أربعة
أشياء أولها أن يحبوه لأن الله تعالى قد أحبه
والثاني أن يحفظوه بالدعاء على أن يثبته الله تعالى
على التوبة والثالث أن لا يعيروه بما سلف من
ذنوبه لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه

اور کردیا اس عورت کو ان کی ماں انپر سلام ہو پس بھلائی ساری عبادت میں
اور برائی ساری گناہ میں ہے پس نہ ہووے گناہ اور نہ ہوویں ہم جب ہم ہوں
اہل معصیت میں سے فصل اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہے توبہ کرنیوالے کی
توبہ چار چیزوں میں ایک انکی یہ ہے کہ وہ مالک ہو اپنی زبان کا بیہودہ گوئی
اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ بولنے سے اور دوسرے یہ کہ نہ دیکھے کسی کیلیے
اپنے دل میں حسد اور عداوت تیسری یہ کہ جدا ہو جاوے برائی والوں سے کیونکہ تحقیق
وہی ہیں کہ اسکو اٹھاتے ہیں اس قصد کے رد کرنے پر اور پریشان کر دیتے ہیں
اسپر اس قصد کی صحیح ہونے کو اور پورا ہوگا اسکے لیے یہ کام مگر ہمیشگی کرنے پر مشاہدوں
پر جس سے اسکی رغبت بڑھے توبہ میں اور زیادہ ہوں اسکے بلانیوالے اسباب
اسچیز کے پورے کرنے پر جسپر اسنے قصد کیا ہے جس سے قوی کرے اسکے خوف
اور اسکی امید کو پس نزدیک اسکے کھلجاتی ہیں اسکے دل سے اسچیز پر اصرار کرنے کی
گرہیں جسپر وہ تہا بری کاموں میں سے پس ٹہیر جاتا ہے لینے سے ممنوع چیزوں کے
اور کھینچ لیتا ہے اپنے نفس کی لگام خواہشوں کی پیروی کرنے سے پس جدا
ہوجاتا ہے گناہ سے اس حال میں اور پکا کرلیتا ہے قصد اس جیسے گناہ کی طرف
نہ پھرنے پر آئندہ میں اور چوتھی یہ کہ وہ تیار ہو اپنی موت کیلئے پشیمان ہو
بخشش مانگنے والا ہو اپنے اُن گناہوں کے لیے جو گزری ہیں کوشش کرنیوالا
ہو اپنے پروردگار کی عبادت میں اور بعض نے کہا نشانی اسکی کہ وہ توبہ قبول
کیا گیا ہے چار چیزیں ہیں پہلی اُنکی یہ ہے کہ ٹوٹ جاوے فسق والوں سے اور نہ دیکھے
ان سے خوف اپنے نفس کا اور ملاپ رکھے نیکوں سے اور دوسرے یہ کہ ٹوٹ جاوے
ہر ایک گناہ سے متوجہ ہونے والا سب عبادتوں پر اور تیسرے یہ کہ جاوے
دنیا کی خوشی اسکے دل سے اور دیکھے آخرت کا غم ہمیشہ اپنے دل میں اور
چوتھی یہ کہ دیکھے اپنے نفس کو فارغ اسچیز سے جسکا ضامن ہوا ہے اللہ
تعالے اسکے لیے یعنے روزی سے مشغول ہونیوالا ہو اسچیز میں جسکا حکم
کیا ہے اللہ تعالے نے عبادت سے پس جب پائی جاوینگی اسمیں نشانیاں یہ
تو وہ ہوگا اُن لوگوں میں سے جنکے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک
اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے
والوں کو اور واجب ہو جاوینگی اسکے لیے لوگوں پر چار چیزیں پہلی ان کی
یہ کہ وہ اسکو دوست رکھیں کیونکہ تحقیق اللہ تعالی اسکو دوست رکھتا ہے
اور دوسرے یہ کہ اسکو نگاہ رکھیں دعا سے اسپر کہ ثابت رکھے اللہ تعالی اسکو توبہ پر
اور تیسری یہ کہ اسکو عیب نہ دیں اسچیز پر کہ گذر گئی اُسکے گناہوں سے اس روایت کی وجہ سے کہ
کیگئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ

قَالَ مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِفَاحِشَةٍ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهَا وَكَانَ حَقًّا
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُوقِعَهُ وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِجَرِيْرَةٍ لَمْ
يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرْتَكِبَهَا وَيَفْتَضِحَ بِهَا وَلِاَنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا يَقْصِدُ الْوُقُوْعَ فِي الذَّنْبِ وَلَا يَتَعَمَّدُهُ وَلَا يَعْتَقِدُهُ
دِيْنًا يَتَدَيَّنُ بِهٖ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِتَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ
وَفَرْطِ ضَرَاوَةِ الشَّهْوَةِ وَشِدَّةِ الشَّبَقِ وَتَرَاكُمِ الْغَفْلَةِ
وَالْغِرَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّهٗ بَغَّضَ اِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَعْصِيَةَ
فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُعَيَّرَ بِهَا اِذَا تَابَ وَاَنَابَ بَلْ يُدْعٰى لَهٗ بِالثَّبَاتِ
عَلَى التَّوْبَةِ وَالتَّوْفِيْقِ وَالْحِفْظِ وَالرَّابِعُ اَنْ يُجَالِسُوْهُ وَ
يُذَاكِرُوْهُ وَيُعِيْنُوْهُ وَيُكْرِمُوْهُ وَيُكْرِمُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيْضًا
بِاَرْبَعِ كَرَامَاتٍ اَحَدُهَا اَنْ يُخْرِجَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ كَاَنَّهٗ
لَمْ يُذْنِبْ قَطُّ وَالثَّانِيَةُ يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالثَّالِثَةُ اَنْ لَا
يُسَلِّطَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَيَحْفَظَهٗ مِنْهُ وَالرَّابِعَةُ اَنْ يُؤْمِنَهٗ
مِنَ الْخَوْفِ قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهٗ مِنَ الدُّنْيَا لِاَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ اَقَاوِيْلِ
شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي التَّوْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
التَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَاَوْسَطُهَا الْاِنَابَةُ
وَاٰخِرُهَا الْاَوْبَةُ فَالتَّوْبَةُ بِدَايَةٌ وَالْاِنَابَةُ وَاسِطَةٌ وَالْاَوْبَةُ
نِهَايَةٌ فَكَانَ مَنْ تَابَ لِخَوْفِ الْعُقُوْبَةِ كَانَ صَاحِبَ تَوْبَةٍ
وَمَنْ تَابَ طَمَعًا فِي الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةً مِّنَ الْعِقَابِ كَانَ
صَاحِبَ اِنَابَةٍ وَمَنْ تَابَ مُرَاعَاةً لِلْاَمْرِ لَا لِرَغْبَةٍ فِي
الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةٍ مِّنَ الْعِقَابِ كَانَ صَاحِبَ اَوْبَةٍ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ
صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَالْاِنَابَةُ صِفَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ وَالْاَوْبَةُ صِفَةُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ
قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَعَانٍ الْاَوَّلُ

یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا جو شخص عار دے مومن کو بیحیائی سے پس وہی اسکے لئے کفارہ ہے
اور ہے حق تعالیٰ پر یہ کہ اس عار دینے والے کو ڈالے اس بیحیائی میں اور جو کوئی عار دیوے
کسی مومن کو کسی گناہ کی تو وہ نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ وہ اسکا مرتکب ہو
اور اس سے خوار ہو لے کیونکہ تحقیق مومن نہیں قصد کرتا پڑنے کا گناہ میں اور
نہ اسکو جان بوجھکر کرتا ہے اور نہ اسکو اعتقاد کرتا ہے دین کہ دین بنالے اسکو اور
سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے یہ گناہ بسبب زینت دینے شیطان کے اور زیادہ
تیزی شہوت اور شوق کی سختی سے اور چڑھ آنے سے غفلت اور دہوکے
کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکروہ کیا ہے تمہاری طرف کفر کو اور فسق کو اور
نافرمانی کو پس تحقیق خبر دی اللہ نے یہ کہ تحقیق دشمن کیا ہے مومنوں کیطرف گناہ کو
پس نہیں جائز یہ کہ اسکی عار دیجاوے جب توبہ کرے اور رجوع کرے بلکہ اسکے لئے دعا
کیجاوے ثابت رہنے کی توبہ اور توفیق اور نگہبانی پر اور چوتھی یہ کہ اسکو اپنے
ہم جلسہ کریں اور اس سے باتیں کریں اور اسکی مدد کریں اور اسکی عزت کریں اور نیز
اللہ تعالیٰ اسکو بزرگی دیتا ہے چار بزرگیوں سے پہلی ان کی یہ ہے کہ اسکو نکالتا ہے
گناہوں سے گویا کہ اسنے گناہ نہیں کیا کبھی اور دوسری اسکو دوست رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اور تیسری یہ کہ نہیں مسلط کرتا اسپر شیطان کو اور اسکو نگاہ رکھتا ہے
اس سے اور چوتھی یہ کہ امن دیتا ہے اسکو خوف سے پہلے اس سے کہ نکالے اسکو دنیا سے کیونکہ
اللہ عز و جل نے فرمایا اترتے ہیں انپر فرشتے یعنے (وقت موت) کہ یہ کہ مت ڈرو اور مت
غم کہا اور خوشخبری لو اس بہشت کی جو تھے وعدہ دئے جاتے **فصل** بیان میں طریقہ کے
شیخوں کی باتوں کے توبہ میں کہا ابو علی دقاق رحمہ اللہ علیہ نے توبہ تین قسم پر ہے شروع اسکا
اور درمیان اسکا متوجہ ہونا اور آخر اسکا رجوع کرنا اللہ کیطرف ہے پس توبہ شروع
ہے اور متوجہ ہونا درمیان اور رجوع کرنا نہایت ہے پس جو شخص توبہ کرتا ہے عذاب کے
خوف سے تو وہ ہوگا صاحب توبہ کا اور جو شخص توبہ کرتا ہے ثواب کی طمع میں یا خوف
عذاب کے تو وہ ہوگا صاحب انابت کا اور جو شخص توبہ کرے واسطے نگاہ رکھنے
اللہ تعالیٰ کے حکم کے نہ واسطے رغبت کی ثواب میں یا ڈر کے عذاب سے تو وہ ہوگا
صاحب اوبہ کا اور بعض نے کہا توبہ کرنی مومنوں کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے توبہ کرو اللہ کیطرف سبکے سب ہی مومنو تاکہ نجات پاؤ اور رجوع کرنا اولیاء
مقربین کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لایا دل متوجہ ہونیوالا اور رجوع کرنا صفت
ہے پیغمبروں اور رسولوں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اچھا بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا
اللہ کیطرف اور کہا جنید رحمہ اللہ نے توبہ تین معنوں پر ہے اول پشیمان ہوا اور دوسرے قصد کرے

نَدِمَ وَالثَّانِي يَعْزِمُ عَلَى تَرْكِ الْمُعَاوَدَةِ لِمَا نَهَى اللّٰهُ
عَنْهُ وَالثَّالِثُ يَسْعٰى فِي اَدَاءِ الْمَظَالِمِ وَقَالَ سَهْلُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّوْبَةُ تَرْكُ التَّسْوِيْفِ وَقَالَ الْجُنَيْدُ
سَمِعْتُ الْحَارِثَ يَقُوْلُ مَا قُلْتُ قَطُّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَلٰكِنِّي اَقُوْلُ اَسْئَلُكَ شَهْوَةَ التَّوْبَةِ
وَقَالَ الْجُنَيْدُ دَخَلْتُ عَلَى السَّرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَوْمًا فَرَاَيْتُهُ مُتَغَيِّرًا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ
فَقَالَ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌّ فَسَاَلَنِي عَنِ التَّوْبَةِ فَقُلْتُ
لَهُ اَنْ لَا تَنْسٰى ذَنْبَكَ فَعَارَضَنِي وَقَالَ بَلِ التَّوْبَةُ اَنْ
تَنْسٰى ذَنْبَكَ فَقُلْتُ اِنَّ الْاَمْرَ عِنْدِي عَلٰى مَا قَالَهُ
الشَّابُّ فَقَالَ لِمَ قُلْتَ لِاَنِّي اِذَا كُنْتُ فِي حَالِ الْجَفَاءِ
فَنَقَلَنِي اِلٰى حَالِ الْوَفَاءِ فَذِكْرُ الْجَفَاءِ فِي حَالِ
الصَّفَاءِ جَفَاءٌ فَسَكَتَ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
التَّوْبَةُ اَنْ لَا تَنْسٰى ذَنْبَكَ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رض حِيْنَ
سُئِلَ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ هِيَ اَنْ تَنْسٰى ذَنْبَكَ وَ
تَكَلَّمَ اَبُوْ نَصْرٍ السَّرَّاجُ فِي الْمَقَالَتَيْنِ فَقَالَ اَشَارَ
سَهْلٌ اِلٰى اَحْوَالِ الْمُرِيْدِيْنَ وَالْمُتَعَرِّضِيْنَ تَارَةً
لَهُمْ وَتَارَةً عَلَيْهِمْ فَاَمَّا الْجُنَيْدُ فَاِنَّهُ اَشَارَ اِلٰى
تَوْبَةِ الْمُحَقِّقِيْنَ فَلَا يَذْكُرُوْنَ ذُنُوْبَهُمْ بِمَا غَلَبَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ مِنْ عَظَمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَدَوَامِ ذِكْرِهِ وَقَالَ
وَهُوَ مِثْلُ مَا سُئِلَ رُوَيْمٌ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ التَّوْبَةُ
مِنَ التَّوْبَةِ وَقَالَ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ
الْغَفْلَةِ وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ النُّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ
اَنْ تَتُوْبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ شَتَّانَ بَيْنَ تَائِبٍ
مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَائِبٍ يَتُوْبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَائِبٍ
يَتُوْبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ لَا يَبْقٰى عَلٰى صَاحِبِهَا

پشیمان ہو اور دوسری قصد کرے دوبارہ لوٹنے کے ترک کرنے پر واسطے اس
گناہ کی کہ جس سی اللہ تعالی نی منع کیا ہے اور تیسری کوشش کری لوگوں کے ظلم
کے ادا کرنیمیں اور کہا سہل بن عبداللہ نی توبہ ترک کرنا آئندہ کہنے کا اور کہا
جنید نے مینے سنا حارث کو کہتے مینے کبھی نہیں کہا یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھہ سی توبہ ولکن میں کہتا ہوں یا اللہ میں تجھہ سی مانگتا ہوں توبہ کی آرزو اور کہا جنید
نے میں داخل ہوا سری رضی اللہ عنہ پر ایکدن پس مینے اُسے متغیر دیکھا پس
مینے اس سی کہا تجھے کیا ہوا پس اسنے کہا داخل ہوا مجھہ پر ایک جوان پس اُسنے مجھے پوچھا
توبہ سی پس مینے اس سی کہا یہ کہ تو نہ بہلاوی اپنے گناہ کو پس اُسنے معارضہ کیا مجھہ سی
اور کہا بلکہ توبہ یہہ ہی کہ تو بہلاوے اپنے گناہ کو پس مینے کہا بیشک کام میری نزدیک بھی
اسی طریقہ پر ہی جیسی کہا اس جوان نی پس کہا کیسے مینے کہا اسلیئے کہ تحقیق میں جب ہوتا ہوں
سختی کی حالت میں پہر مجھکو لیجاتا ہی راحت کی حالت میں پس یاد کرنا سختی کا صفائی کی حالت میں
سختی ہے پس وہ چپ ہوگیا اور کہا سہل بن عبداللہ نی توبہ یہ ہی کہ تو اپنے گناہ کو نہ بہلاوے
اور کہا جنید نے جب وہ پوچھا گیا توبہ سی پس کہا توبہ یہ ہی کہ تو اپنے گناہ کو بہلا دے
کلام کی ہی ابو نصر سراج نے دونوں باتوں میں پس کہا اشارہ کیا سہل نے مریدوں
اور ان لوگوں کی احوال کیطرف جو پیش آتے ہیں کبھی اپنے نفع کو اور کبھی اپنے نقصان
کے پس ایپر جنید پس تحقیق اسنے اشارہ کیا محققین کی توبہ کیطرف پس وہ نہیں یاد
کرتے اپنے گناہوں کو اس اللہ تعالی کی عظمت کیوجہہ سی کہ غالب آئی ہی انکے دلوں پر
اور اسکے ہمیشہ یاد کرنے سی اور کہا اور یہ اس بات کیطرح ہی کہ پوچھا گیا رویم توبہ
سے پس اُسنے کہا توبہ کرنی ہی توبہ کرنے سے اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
نے عامیوں کی توبہ گناہوں سے ہی اور خاصوں کی توبہ غفلت سی ہی اور کہا
ابو الحسن نوری نے توبہ یہہ ہے کہ تو پہرے ہر ایک چیز سے کہ اللہ عز و جل
کے سوا ہے کہا عبداللہ بن محمد بن علی رحمہم اللہ نی فرق ہی درمیان توبہ کرنیوالے
کے کہ توبہ کرتا ہے گناہوں سی اور اس توبہ کرنیوالے کے کہ توبہ کرتا ہے غفلتوں سے
اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے نیکیوں کو دیکھنے سی کہا ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ نے
توبہ خالص یہہ ہے کہ نہ باقی رہے اس توبہ کرنیوالے پر نشان
گناہ کا

اَثَرٌ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ سِرًّا وَّلَا جَهْرًا وَّمَنْ كَانَتْ تَوْبَتُهٗ نَصُوْحًا
لَا يُبَالِيْ كَيْفَ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ مُنَاجَاةٍ اِلٰهِيْ لَآ اَقُوْلُ تُبْتُ وَلَآ اَعُوْدُ
لِمَآ اَعْرِفُ مِنْ خُلُقِيْ وَلَآ اَضْمَنُ تَرْكَ الذُّنُوْبِ لِمَا
اَعْرِفُ مِنْ ضَعْفِيْ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَقُوْلُ لَآ اَعُوْدُ لَعَلِّيْٓ اَمُوْتُ
قَبْلَ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ ذُو النُّوْنِ رض الْاِسْتِغْفَارُ مِنْ غَيْرِ
اِقْلَاعٍ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ وَقَالَ اَيْضًا رَحِمَهُ اللّٰهُ حَقِيْقَةُ
التَّوْبَةِ اَنْ تَضِيْقَ عَلَيْكَ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ
لَكَ قَرَارٌ ثُمَّ تَضِيْقُ عَلَيْكَ نَفْسُكَ كَمَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا
مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا
قَالَ ابْنُ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ تَوْبَتَانِ تَوْبَةُ الْاِنَابَةِ
وَتَوْبَةُ الْاِسْتِجَابَةِ فَتَوْبَةُ الْاِنَابَةِ اَنْ يَّتُوْبَ الْعَبْدُ
خَوْفًا مِّنْ عُقُوْبَتِهٖ وَتَوْبَةُ الْاِسْتِجَابَةِ اَنْ يَّتُوْبَ
حَيَآءً مِّنْ كَرَمِهٖ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ زَلَّةٌ وَّاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ اَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ
قَبْلَهَا وَقَالَ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَنْطَاكِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَكِبَ
عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْوَزِيْرُ فِيْ مَوْكِبٍ عَظِيْمٍ فَجَعَلَ الْغُرَبَاءُ
يَقُوْلُوْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ قَآئِمَةٌ عَلَى الطَّرِيْقِ
اِلٰى مَتٰى يَقُوْلُوْنَ مَنْ هٰذَا هٰذَا عَبْدٌ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ
اللّٰهِ فَابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِمَا تَرَوْنَ فَسَمِعَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى
ذٰلِكَ وَرَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَاسْتَعْفٰى مِنَ الْوِزَارَةِ
وَذَهَبَ اِلٰى مَكَّةَ وَجَاوَرَ بِهَا **مَجْلِسٌ** فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ
فِيْ مَعْنَى التَّقْوٰى وَحَقِيْقَةِ الْمُتَّقِيْ فَالْمَنْقُوْلُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جِمَاعُ التَّقْوٰى
فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

پوشیدہ اور نہ ظاہر اور جس شخص کی توبہ خالص ہو وہ خوف نہیں رکھتا
کسطرح شام کرے اور صبح کرے کہا یحییے بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے مناجات
میں الہی میں نہیں کہتا کہ مینے توبہ کی ہے اور پھر نہیں کرونگا گناہ بسبب اسچیز کہ میں
جانتا ہوں اپنی عادت سے اور نہ میں ضامن ہوتا ہوں گناہ کے ترک کرنیکا بسبب
اسچیز کے کہ میں جانتا ہوں اپنے ضعف سے پھر تحقیق میں کہتا ہوں کہ میں
نہیں پھرونگا گناہ کیطرف شاید کہ میں مروں پہلے اپنے پھرنے سے گناہ کیطرف
کہا ذو النون نے بخشش مانگنی سوا ترک کرنیکے جھوٹوں کی توبہ ہے اور نیز کہا
ذو النون رحمہ اللہ نے حقیقت توبہ کی یہ ہے کہ تنگ ہوجاوے تمپر زمین باوجود
اسکی فراخی کی یہانتک کہ نہو تیرے لیئے آرام پھر تنگ ہوجاوے اوپر جان اُسکی
جیسے خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جب تنگ ہوگئی انپر
زمین باوجود اسکی فراخی کے اور تنگ ہوگئیں انپر انکی جانیں اور جانا انہوں
نے کہ نہیں پناہ اللہ سے مگر طرف اسکی پھر پھر آیا انپر توکہ پھر آویں انپر وہ اور کہا
ابن عطا رحمہ اللہ نے توبہ دو ہیں ایک تو یہ متوجہ ہونے کی اور ایک توبہ
قبول ہونیکی پس متوجہ ہونے کی توبہ یہ ہے کہ بندہ توبہ کرے خوف کر اللہ
کے عذاب سے اور قبول ہونے کی توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے حیا کر اللہ
کی بزرگی سے اور کہا یحییے بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے گناہ کرنا ایک ہی توبہ
کے بعد زیادہ بُرا ہے ستر گناہ توبہ کے پہلے سے اور کہا ابن عمرو انطاکی رحمہ اللہ
نے سوار ہوا علی بن عیسے وزیر ایک بڑے لشکر میں پس کہنے لگے مسافر اجنبی لوگ یہ کون
ہے پس کہا ایک عورت نے کہ کھڑی تہی رستے پر کبتک تم کہو گے یہ کون ہے یہ ایک
بندہ ہے کہ گر گیا ہے اللہ کی نظر سے پس مبتلا کیا اسکو اللہ نے ساتھ
اس چیز کے کہ تم دیکھتے ہو پس سُن لیا علی بن عیسے نے یہ اور لوٹ گیا اپنے
گھر کیطرف اور استعفا دیا اپنی وزارت سے اور چلا گیا مکہ شریف کیطرف اور
مجاور ہو گیا اس میں۔ مجلس بیان میں فرمودہ اللہ تعالیٰ کے تحقیق
بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارا ہے اختلاف کیا
ہے علما نے پرہیزگاری کے معنے اور پرہیزگاری کی حقیقت میں
پس نقل کیا گیا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق
آپ نے فرمایا تمام پرہیزگاری عزوجل کے اس فرمودہ میں ہے
تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت
والوں کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور نامعقول ا و ر

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ يَتَّقِي الشِّرْكَ وَالْكَبَائِرَ وَالْفَوَاحِشَ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض التَّقْوٰى اَنْ لَّا تَرٰى نَفْسَكَ خَيْرًا
مِّنْ اَحَدٍ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ
يَقُوْلُ لِكُلِّ مَنْ رَّاٰهُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ
الْخَطَّابِ رض لِكَعْبِ الْاَحْبَارِ حَدِّثْنِيْ عَنِ التَّقْوٰى قَالَ
هَلْ اَخَذْتَ طَرِيْقًا ذَا شَوْكٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِيْهِ فَقَالَ حَذِرْتُ وَشَمَّرْتُ قَالَ كَعْبٌ كَذٰلِكَ
التَّقْوٰى فَنَظَمَهُ الشَّاعِرُ خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا
وَكَبِيْرَهَا فَهُوَ التُّقٰى ٭ وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْضِ
الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى ٭ لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ
الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رض
لَيْسَ التُّقٰى صِيَامَ النَّهَارِ وَقِيَامَ اللَّيْلِ وَالتَّخْلِيْطَ فِيْمَا
بَيْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ التَّقْوٰى تَرْكُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَدَاءُ
مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ فَمَا رَزَقَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
اِلٰى خَيْرٍ وَقِيْلَ لِطَلْقِ ابْنِ حَبِيْبٍ اَجْمِلْ لَنَا التَّقْوٰى
فَقَالَ التَّقْوٰى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَلٰى نُوْرٍ مِّنَ اللّٰهِ
رَجَاءً لِثَوَابِ اللّٰهِ حَيَاءً مِّنَ اللّٰهِ وَقِيْلَ التَّقْوٰى
تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَلٰى نُوْرٍ مِّنَ اللّٰهِ مَخَافَةَ عِقَابِ
اللّٰهِ قَالَ بَكْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا يَكُوْنُ
الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتّٰى يَكُوْنَ تَقِيَّ الْمَطْعَمِ وَتَقِيَّ الْغَضَبِ
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَيْضًا الْمُتَّقِيْ مُلْجَمٌ كَالْمُحْرِمِ
فِي الْحَرَمِ وَقَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ رض الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ
يَتْرُكُ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرَ الْوُقُوْعِ فِيْمَا فِيْهِ بَاْسٌ
وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَفُضَيْلٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا
هُوَ الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَقَالَ الْجُنَيْدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ لَيْسَ الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ اِنَّمَا الْمُتَّقِيْ الَّذِيْ يُحِبُّ لِلنَّاسِ اَكْثَرَ مِمَّا يُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ اَتَدْرُوْنَ مَا وَقَعَ لِاُسْتَاذِيْ سَرِيِّ السَّقَطِيِّ

اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور کہا ابن عباسؓ نے
پرہیزگار وہ ہے جو بچے شرک اور کبیرہ گناہ سے اور بیحیایوں سے اور کہا
ابن عمرؓ نے پرہیزگاری یہ ہے کہ تو نہ دیکھے اپنے نفس کو بہتر کسی سے اور کہا حسن
رحمہ اللہ نے پرہیزگار وہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک کو جسے وہ دیکھتا ہے یہ
بہتر ہے مجھ سے اور کہا حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے مجھ سے
بیان کرو پرہیزگاری کی بات کہا بہلا تو نے لیا ہے رستہ کانٹوں والا کہا ہاں
پس تو کیا کرتا ہے اسمیں پس کہا میں ڈرتا ہوں اور کپڑا اپنا اٹھا لیتا ہوں اونچا کر
لیتا ہوں کہا حضرت کعب نے اسیطرح پرہیزگاری ہے پس نظم کیا ہے اسکو شاعر
نے چہوڑ دو گناہ انکے چہوٹے اور بڑے پس یہی ہے پرہیزگاری اور کام
تو مانند چلنے والے کے کانٹے والی زمین پر جو ڈرتا ہے اس سے جو دیکھتا ہے
مت حقیر سمجھ چہوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ بنے ہیں کنکروں سے کہا عمرؓ بیٹے
عبد العزیز نے نہیں ہے پرہیزگاری روزہ رکھنا دن میں اور قیام کرنا رات میں اور
خلط ملط کرنا درمیان انکے ولیکن پرہیزگاری ہے چہوڑنا اسچیز کا کہ جسکو خدا نے حرام
کیا ہے اور بجا لانا اسکا جسکو خدا نے فرض کیا ہے پس جو چیز خدا نصیب کرے بعد اسکے
پس وہ نیکی ہے ملتی ہے طرف نیکی کے اور کہا گیا واسطے طلق بن حبیب کے اچھیطرح
بیان کر ہمارے لیئے پرہیزگاری کو اسنے جواب دیا کہ پرہیزگاری عمل کرنا ہے موافق فرمانے
خدا کے ایسے حال میں کہ تو نور ہے خدا کیجانب سے واسطے امید ثواب خدا کی
اور واسطے شرم کرنے کے خدا سے اور کہا گیا ہے کہ پرہیزگاری باز رہنا ہے
نافرمانی خدا کی سے ایسی حالت میں کہ تو نور ہے خدا سے واسطے ڈر عذاب خدا
کے کہا بکر بیٹے عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہاں تک کہ پاک
ہو جاوے کہانا اسکا اور پاک ہو جاوے غصہ اسکا اور کہا عمر بن عبد العزیز نے بہی
پرہیزگار لگام دیا گیا ہے مانند احرام والے کے حرم میں اور کہا شہر بن حوشب نے پرہیزگار وہ شخص ہے جو چہوڑے
ایسی چیز کو جسمیں کچھ ڈر نہیں واسطے خوف واقع ہونیکے اس چیز میں جسمیں ڈر ہے اور کہا سفیان ثوری
اور فضیل رحمۃ اللہ علیہما نے پرہیزگار وہ ہے جو دوست رکھے لوگوں کیلیئے جو
دوست رکھتا ہے اپنے لیئے اور جنید نے کہا وہ پرہیزگار نہیں ہے جو لوگوں
کے لیئے ہے یہی وہی چاہتا ہے جو اپنے لیئے چاہتا ہے۔ پرہیزگار وہ ہے
جو لوگوں کے لیئے دوست رکھتا ہے بہت اسچیز سے جو دوست رکھتا ہے
واسطے اپنے کیا جانتے ہو تم اسچیز کو جو واقع ہوئی واسطے استاذ میرے سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے

رحمۃ اللہ علیہ وھو ان سلّم علیہ ذات یوم صدیق لہ
فرد علیہ وھو عابس لم یتبشش لہ فقلت لہ فی ذلک
فقال بلغنی ان المرء المسلم اذا سلّم علی اخیہ ورد
علیہ اخوہ قسمت بینھما مائۃ رحمۃ تسعون منھا
لا بشّھما وعشرۃ للاخر فاحببت ان یکون لی تسعون
وقال محمد بن علی الترمذی رح ھو الذی لا خصم
لہ وقال سری السقطی ھو الذی یبغض نفسہ وقال
الشبلی ھو الذی لا یتقی ما دون اللہ قال الناطق
الصادق الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وقال محمد بن
خفیف التقوی مجانبۃ کل شیء یبعدک عن اللہ
وقال القاسم بن القاسم ھو المحافظۃ علی اداب الشریعۃ
وقال الثوری ھو الذی یتقی الدنیا وافاتھا وقال
ابو یزید ھو التورع عن جمیع الشبھات وقال ایضا
المتقی من اذا قال قال للہ واذا سکت سکت للہ واذا
ذکر ذکر للہ وقال الفضیل بن عیاض لا یکون العبد
من المتقین حتی یامنہ عدوہ کما یامنہ صدیقہ
وقال سھل المتقی من تبرأ من حولہ وقوتہ وقیل
التقوی ان لا یراک اللہ حیث نہاک ولا یفقدک
حیث امرک وقیل ھو الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقیل ان تتقی بقلبک من الغفلات وبنفسک
من الشھوات وبحلقک من اللذات وبجوارحک
من السیئات فحینئذ یرجی لک الوصول الی رب الارض و
السموات وقال ابو القاسم ھی حسن الخلق وقال بعضھم
یستدل علی تقوی الرجل بثلاث حسن التوکل فیما
لم ینل وحسن الرضی فیما قد نال وحسن الصبر
علی ما فات وقیل المتقی الذی یتقی متابعۃ ھواہ
وقال مالک حدثنی وھب بن کیسان ان بعض
فقھاء اھل المدینۃ کتب الی عبد اللہ بن الزبیر
ان لاھل التقوی علامات یعرفون بھا الصبر

اور وہ یہہ ہے کہ سلام کیا انپر ایک دن اسکے ایک دوست نے پس اسنے
سلام کا جواب دیا اور وہ تیوری چڑہائی ہوئے تہا ناخوش تہا اسپر میں نے
اسکو اس بارہ میں کہا پس اسنے جواب دیا کہ مجہے پہونچی ہے یہ بات کہ تحقیق
مسلمان آدمی جب سلام کہے اپنے بہائی پر اور جواب سلام کا دیوے اسکو
بہائی اسکا تو بانٹی جاتی ہے درمیان اون دونوکے سو رحمت نوے ان سے
کشادہ رو کو ملتی ہیں اور دس دوسرے کو پس دوست رکہا میں نے یہ کہ ہوویں
واسطے اسکے نوے رحمتیں اور کہا محمد بن علی ترمذی نے پرہیزگار وہ ہے
کہ نہیں کوئی دشمن واسطے اسکے اور کہا سری سقطی نے پرہیزگار وہ ہے
جو دشمن رکہے نفس اپنے کو اور کہا شبلی نے پرہیزگار وہ ہے جو نہیں ڈرتا
اس چیز سے جو سوائے خدا کے ہے کہا ہے کہنے والے سچے نے خبردار ہر چیز
سوا خدا کے فنا ہونیوالی ہے اور کہا محمد بن خفیف نے پرہیزگاری الگ ہوجانا
ہے سب چیز سے جو دور کرے تجہکو خدا سے اور کہا قاسم بن قاسم نے پرہیزگاری
حفاظت کرنا ہے اوپر اچہی باتوں شریعت کے اور کہا ثوری نے پرہیزگار وہ ہے
جو بچتا ہے دنیا اور اسکی آفتوں سے اور کہا ابو یزید نے پرہیزگاری بچنا ہے سب شبہوں سے اور کہا
ابو یزید نے بہی پرہیزگار جب بات کرے تو بات کرے واسطے خدا کے اور جب چپ کرے تو چپ
کرے واسطے خدا کے اور جب ذکر کرے تو ذکر کرے واسطے خدا کے اور فضیل بن عیاض
نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگاروں سے یہانتک کہ بیڈر رہوجاوے اس سے دشمن
اسکا جیسا کہ بیڈر رہتا ہے اس سے دوست اسکا اور کہا سہل نے پرہیزگار
وہ ہے جو بیزار ہووے اپنے باز رہنے گناہ اور طاقت طاعت سے اور کہا
گیا ہے تقوے یہہ ہے کہ نہ دیکہے تجہے خدا جہاں سے منع کیا ہے تجہکو اور
نہ گم پاوے تجہکو جہاں حکم کیا ہے تجہکو اور کہا گیا ہے پرہیزگاری پیروی کرنا ہے
ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا گیا ہے پرہیزگاری یہہ ہے کہ بچے تو
ساتہہ دل اپنے کے بیہوشیوں سے اور ساتہہ نفس اپنے کے آرزوں سے
اور ساتہہ حلق اپنے کے لذتوں سے اور ساتہہ جوڑوں کے برائیوں سے
پس اسوقت امید رکہی گئی ہے واسطے تیرے پہونچنے کی طرف زمین اور آسمانوں کے
اور کہا ابو القاسم نے پرہیزگاری اچہا ہونا خلق کا ہے اور کہا بعض نے
دلیل پکڑی جاتی ہے اوپر پرہیزگاری آدمی کے ساتہہ تین چیزوں کے اچہا بہروسا
کرنا بیچ اس چیز کے جسکو نہیں پہونچا تو اور اچہی رضامندی بیچ اسکے جو پہونچا ہے
اور اچہا صبر کرنا اوپر اس چیز کے جو ہوچکی اور کہا گیا ہے پرہیزگار وہ ہے جو بچے
پیروی کرنی خواہش کی سے اور کہا مالک نے روایت کی مجہکو وہب بن کیسان نے تحقیق بعض

عند البلاء والرضاء بالقضاء والشكر عند النعماء والتذلل لاحكام القرآن وقال ميمون بن مهران لا يكون الرجل تقيا حتى يكون اشد محاسبة لنفسه من الشريك الشحيح والسلطان الجائر وقال ابو تراب بين يدي التقوى خمس عقبات من لا يجاوزها لا ينالها وهي اختيار الشدة على النعمة واختيار القوت على الفضول واختيار الذل على العز واختيار الجهد على الراحة واختيار الموت على الحيوة وقال بعضهم لا يبلغ الرجل سنام التقوى الا اذا كان بحيث لو جعل ما في قلبه على طبق فيطاف به في السوق لم يستحي من شيء مما عليه وقيل التقوى ان تزين سرك للحق كما تزين علانيتك للخلق وقال ابو الدرداء يريد العبد ان يعطى مناه ويابى الله الا ما اراد ٭ يقول المرء فائدتي ومالي ٭ وتقوى الله احسن ما استفاد

عن مجاهد عن ابي سعيد الخدري رض قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله اوصني فقال صلى الله عليه وسلم عليك بتقوى الله فانه جماع كل خير وعليك بالجهاد فانه رهبانية الاسلام وعليك بذكر الله فانه نور لك وعن ابي هرمز نافع بن هرمز قال سمعت انسا رض يقول قيل يا محمد من ال محمد قال كل تقي فالتقوى جامع الخيرات وحقيقة الاتقاء التحرز بطاعة الله عز وجل عن عقوبته يقال اتقى فلان بترسه واصل التقوى اتقاء الشرك ثم بعده اتقاء المعاصي والسيات ثم بعده اتقاء الشبهات ثم يدع بعده الفضلات وجاء في تفسير قوله تعالى اتقوا الله حق تقاته هو ان يطاع فلا يعصى ويذكر فلا ينسى ويشكر فلا يكفر وقال سهل بن عبد الله لا معين الا الله ولا دليل الا رسول الله

سختی پر اور رضا ساتھ قضا کے اور شکر کرنا وقت پہونچنے نعمتوں کے اور فرمانبردار ہونا واسطے قرآن کی حکموں کے اور کہا میمون بن مہران نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہاں تک کہ ہووے بہت سخت حساب لینے میں واسطے نفس اپنے کے شریک بخیل اور بادشاہ ظالم سے اور کہا ابو ترابؒ نے ورے پرہیزگاری کے پانچ گہاٹیاں ہیں جو شخص نہ تجاوز کرے ان سے نہیں پہونچتا اسکو اور وہ اختیار کرنا ہے سختی کو نعمت پر اور اختیار کرنا ہے تہوڑی چیز کا زیادتی پر اور اختیار کرنا ہے خواری کا عزت پر اور اختیار کرنا ہے رنج کا اوپر آسودگی کے اور اختیار کرنا ہے مرنے کا اوپر زندگی کے اور کہا ہے بعض نے نہیں پہونچتا آدمی کوہان پرہیزگاری کو مگر اسوقت کہ ہووے ساتھ اس صفت کے کہ اگر کیا جاوے اس چیز کو جو اسکے دل میں ہے طشت پر پس پہیرا جاوے اسکو بازار میں تو کچھ شرم نہ کرے اس چیز سے جو طشت پر ہے اور کہا گیا ہے پرہیزگاری یہ ہے کہ آراستہ کرے تو اندر اپنے کو خدا کے لئے جیسا کہ آراستہ کرتا ہے تو ظاہر اپنے کو واسطے لوگوں کے اور کہا ابو الدرداؓ نے چاہتا ہے آدمی کہ دیا جاوے مرادیں اپنی اور انکار کرتا ہے خدا مگر جو خود چاہتا ہے کہتا ہے آدمی فائدہ میرا اور مال میرا اور ڈر خدا کا بہتر ہے اس سے جو اسنے حاصل کیا نقل ہے مجاہد سے وہ ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک آدمی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے پیغمبر خدا مجھے وصیت کیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑلے ڈر خدا کا کیونکہ یہ مجموعہ سب بہلائیوں کا ہے اور لازم پکڑ تو جہاد کو کیونکہ یہ ہے گوشہ گیری اور ترک دنیا اسلام میں اور لازم پکڑلے یاد خدا کی کیونکہ یہ روشنی ہے واسطے تیرے اور روایت ہے ابو ہرمز نافع بن ہرمز سے کہا اوسنے سنا مینے انس سے وہ فرماتے تھے کہا گیا اے محمد کون ہے آل محمد کی فرمایا آپنے جو شخص پرہیزگار ہو پس پرہیزگاری مجموعہ ہے بہلائیوں کا اور حقیقت پرہیزگاری کی بچنا ہے بسبب فرمانبرداری خدا عز وجل کے اسکے عذاب سے کہا جاتا ہے فلانا بچ رہا ہے بسبب ڈہال اپنی کے اور اصل پرہیزگاری کی بچنا ہے شرک سے پھر بعد اوسکے بچنا ہے بیفرمانیوں سے اور برائیوں سے پھر پیچھے اسکے بچنا ہے شبہوں سے پھر چھوڑ دیوے بعد اوسکے زیادتیوں کو اور آیا ہے بیچ تفسیر قول خدا تعالی کے جو یہ ہے اتقوا اللہ حق تقاتہ یہ کہ ڈر خدا کا یہ ہے کہ فرمانبرداری کیا جاوے پس بیفرمانی نہ کیا جاوے اور یاد کیا جاوے اور نہ بہلایا جاوے پس نہ انکار کیا جاوے اور کہا سہل بن عبد اللہ نے نہیں ہے کوئی مددگار سوا خدا کے اور نہیں ہے کوئی راہ دکہلانیوالا سوا رسول اللہ کے

وَلَا زَادَ إِلَّا التَّقْوٰى وَلَا عَمَلَ إِلَّا الصَّبْرُ عَلَيْهَا وَقَالَ الْكِنَانِيُّ
قُسِمَتِ الدُّنْيَا عَلَى الْبَلْوٰى وَقُسِمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى التَّقْوٰى وَمَنْ
لَمْ يُحَكِّمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ التَّقْوٰى وَالْمُرَاقَبَةَ لَمْ يَصِلْ إِلَى
الْكَشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَقَالَ النَّصْرَابَاذِيُّ التَّقْوٰى أَنْ
يَتَّقِيَ الْعَبْدُ مَا سِوَاهُ تَعَالٰى وَقَالَ سَهْلٌ مَنْ أَرَادَ أَنْ تَصِحَّ
لَهُ التَّقْوٰى فَلْيَتْرُكِ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا وَقَالَ النَّصْرَابَاذِيُّ
أَيْضًا مَنْ لَزِمَ التَّقْوٰى اشْتَاقَ إِلٰى مُفَارَقَةِ الدُّنْيَا لِأَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ تَحَقَّقَ فِي التَّقْوٰى هَوَّنَ اللّٰهُ عَلٰى
قَلْبِهِ الْإِعْرَاضَ عَنِ الدُّنْيَا وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّوْدْبَارِيُّ
التَّقْوٰى مُجَانَبَةُ مَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ ذُو النُّوْنِ
الْمِصْرِيُّ رح التَّقِيُّ مَنْ لَا يُدَنِّسُ ظَاهِرَهُ بِالْمُعَارَضَاتِ
وَلَا بَاطِنَهُ بِالْغَفَلَاتِ وَيَكُوْنُ وَاقِفًا مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَوْقِفَ
الْاِتِّفَاقِ وَقَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ لِلْمُتَّقِيْ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَظَاهِرُهُ
مُحَافَظَةُ الْحُدُوْدِ وَبَاطِنُهُ النِّيَّةُ وَالْإِخْلَاصُ وَقَالَ ذُو
النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا عَيْشَ إِلَّا مَعَ رِجَالٍ تَحِنُّ
لِلتَّقْوٰى وَتَرْتَاحُ بِالذِّكْرِ وَقَالَ أَبُوْ حَفْصٍ التَّقْوٰى فِي الْحَلَالِ
الْمَحْضِ لَا غَيْرُ وَقَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ الزَّنْجَانِيُّ مَنْ كَانَ رَأْسُ
مَالِهِ التَّقْوٰى كَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ وَصْفِ رِبْحِهِ وَقَالَ
الْوَاسِطِيُّ التَّقْوٰى أَنْ يَتَّقِيَ مِنْ تَقْوَاهُ يَعْنِيْ مِنْ رُؤْيَةِ
تَقْوَاهُ وَرُوِيَ أَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ اشْتَرٰى أَرْبَعِيْنَ
حُبًّا سَمْنًا فَأَخْرَجَ غُلَامُهُ فَأْرَةً مِنْ حُبٍّ فَسَأَلَهُ
مِنْ أَيِّ حُبٍّ مِنَ الْحِبَابِ أَخْرَجْتَهَا فَقَالَ لَا أَدْرِيْ
فَصَبَّهَا كُلَّهَا وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْأَئِمَّةِ أَنَّهُ كَانَ
لَا يَجْلِسُ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةِ غَرِيْمِهِ وَيَقُوْلُ جَاءَ فِي الْخَبَرِ
كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا وَقِيْلَ إِنَّ أَبَا يَزِيْدَ رح
غَسَلَ ثَوْبَهُ فِي الصَّحْرَاءِ مَعَ صَاحِبٍ لَهُ فَقَالَ
صَاحِبُهُ نُعَلِّقُ الثِّيَابَ عَلٰى جُدْرَانِ الْكَرْمِ
فَقَالَ لَا تَغْرِزُ الْوَتَدَ فِيْ جِدَارِ النَّاسِ فَقَالَ نُعَلِّقُهُ فِيْ

اور نہیں ہی کوئی توشہ سوا پرہیزگاری کے اور نہیں ہی کوئی کام سوا صبر کرنے کی
اور کہا کنانی نے بانٹی گئی ہی دنیا اوپر آزمایش کے اور بانٹی گئی ہی بہشت اوپر
پرہیزگاری کے اور جو شخص نہ حکم کرے درمیان اپنے اور درمیان خدا کی پرہیزگاری
اور فکر کرنیکا نہیں پہنچتا طرف کشف اور مشاہدہ کے اور کہا نصرآبادی نے پرہیزگاری
یہ ہے کہ بچے بندہ اُس چیز سے جو سوا خدا تعالیٰ کے ہی اور کہا سہل نے جو شخص ارادہ
کرے اسباب کا کہ درست ہو جاوے پرہیزگاری اسکی پس چھوڑ دیوے سب گناہوں کو
اور نیز کہا نصرآبادی نے جو شخص لازم پکڑے پرہیزگاری کو آرزو رکھتا ہے جدا
ہو جانے کی دنیا سے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے
واسطے اون لوگوں کی جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور کہا ہی بعض نے جو شخص درست
ہو جاوے پرہیزگاری میں آسان کرتا ہے اللہ اوسکے دل پر منہ پھیرنا دنیا سے اور کہا
ابو عبد اللہ رودباری نے پرہیزگاری چھوڑ دینا ہے اس چیز کا جو دور کرے تجھکو خدا تعالیٰ
سے اور کہا ذوالنون مصری نے پرہیزگار وہ ہے جو نہ آلودہ کرے ظاہر اپنے کو ساتھ
مخالفتوں شرع کے اور نہ باطن اپنے کو ساتھ خیانتوں کے اور ہو جاوے ٹھہرنیوالا ساتھ
خدا تعالیٰ کے بیچ جگہہ اتفاق اور تسلیم کے اور کہا ابن عطیہ نے واسطے پرہیزگار کے
ظاہر ہے اور باطن ہے پس ظاہر اوسکا نگاہ رکھنا حدوں شرعی کا اور باطن اسکا
نیت اور اخلاص اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ نے نہیں ہی زندگانی مگر ساتھ ان لوگوں
کے جو آرزو رکھتے ہیں دل انکے واسطے پرہیزگاری کی اور خوش ہوتے ہیں ساتھ یاد
خدا کے اور کہا ابو حفص نے پرہیزگاری صرف حلال میں ہی نہ غیر میں اور کہا ابو الحسین
زنجانی نے جو شخص کہ ہووے سرمایہ اوسکی پرہیزگاری گنگی ہو جاتی ہیں زبانیں انکی نفع
کے بیان سے اور کہا واسطی نے پرہیزگاری یہ ہے کہ پرہیز کرے اپنی پرہیزگاری
کے دیکھنے سے اور مروی ہے کہ تحقیق ابن سیرین نے خریدی چالیس مٹکے گھی
کے پس نکالا اوسکے غلام نے چوہا ایک مٹکے سے پس ابن سیرین نے اسے پوچھا کہ کس مٹکے
سے ان مٹکوں میں سے چوہا تو نے نکالا پس کہا اوسنے میں نہیں جانتا پس ابن سیرین
نے سب مٹکوں کو گرا دیا اور مروی ہی بعض اماموں سے کہ وہ نہیں بیٹھتا تھا اپنے قرضدار
کے درخت کے سایہ میں اور کہتا تھا حدیث میں آیا ہے کہ جو قرض کھینچے نفع کو پس
وہ بیاج ہوا اور کہا گیا کہ تحقیق ابا یزید بسطامی نے دہویا کپڑا اپنا جنگل میں اپنے ساتھی
کے ساتھ پس کہا اوسکے ساتھی نے لٹکا دیں کپڑے کو اوپر دیوار وں انگور
کے پس اوسنے کہا کہ ہم نہیں گاڑتے میخ کو بیچ دیوار لوگوں کے پس ساتھی نے
کہا لٹکا دے

الشجر فقال لانه يكسر الاغصان فقال تبسطه على الاذخر فقال لانه علف للدواب لا تنشره عنها قيل فولى ظهره الى الشمس وحمل القميص على ظهره ووقف حتى جف جانبه ثم قلبه حتى جف الجانب الاخر وعن ابراهيم ابن ادهم رضي الله عنه قال بت ليلة تحت صخرة ببيت المقدس فلما كان بعض الليل نزل ملكان فقال احدهما لصاحبه من ههنا فقال الاخر ابراهيم ابن ادهم فقال ذاك الذي حط الله درجة من درجاته فقال لم قال انه الذي اشترى بالبصرة التمر فوقعت تمرة من تمر البقال على تمره قال ابراهيم فمضيت الى البصرة واشتريت التمر من ذلك الرجل واوقعت تمرة على تمره ورجعت الى بيت المقدس ونمت تحت الصخرة فلما كان بعض الليل اذا انا بملكين نزلا من السماء فقال احدهما لصاحبه من ههنا قال الاخر ابراهيم ابن ادهم فقال ذاك الذي رد الشئ الى مكانه ورفعت درجته وقيل التقوى على وجوه تقوى العامة ترك الشرك بالخالق وتقوى الخاصة ترك الهوى بترك المعاصي ومخالفة النفس في سائر الاحوال وتقوى خاص الخاص من الاولياء ترك الارادة في الاشياء والتجرد في النوافل من العبادات والتعلق بالاسباب والركون الى ما سوى المولى ولزوم الحال والمقام وامتثال الامر في جميع ذلك مع احكام الفرائض وتقوى الانبياء عليهم الانبياء عليهم السلام لا يتجاوزهم الغيب في غيب فهو من الله والى الله يامرهم وينهاهم ويوفقهم ويؤدبهم ويطيبهم ويطيبهم ويكلمهم ويحدثهم ويرشدهم ويهديهم ويعطيهم ويهنيهم ويطلعهم ويبصرهم لا مجال للعقل في ذلك فهم في معزل عن البشر بل عن الملئكة اجمع الا فيما يتعلق

اوسکو درخت پر پس کہا اوسنے تحقیق وہ توڑ دیتا ہے ٹہنیوں کو پس کہا ساتہی نے بچھادی گہاس اذخر پر پس کہا اوسنے تحقیق یہ چارہ ہے چوپایوں کا نہیں چہپانا ہم انکو ان سے کہا گیا ہے پس پہیر لی اوسنے اپنی پیٹھہ طرف سورج کی اور اٹھالیا کرتہ کو اپنی پیٹھہ پر اور کہڑا رہا یہانتک کہ خشک ہوگئی ایک طرف اسکی پہر پہیر لیا اوسکو یہانتک کہ خشک ہوگئی دوسری طرف اور مروی ہے ابراہیم بن ادہم سے تحقیق اوسنے کہا کہ سویا میں ایک رات نیچے پتہر بیت المقدس کے پس جب گذرا بعض حصہ رات کا اوترے دو فرشتے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے واسطے ساتہی اپنے کے کون ہے اسجگہہ پس کہا دوسرے نے ابراہیم بن ادہم پس کہا یہ وہ شخص ہے جو دور کردیا خدا نے ایک مرتبہ اوسکا اوسکے مرتبوں سے پس کہا دوسرے نے کیوں کہا اوسنے اسواسطے کہ تحقیق یہ ایسا شخص ہے جو خریدیں اوسنے بصرہ میں کہجوریں پس گرگئی ایک کہجور سبزی فروش کی کہجوروں سے اسکی کہجوروں میں کہا ابراہیم نے پس گیا میں طرف بصرہ کے اور خرید کی میں نے کہجوریں اس شخص سے اور ڈالدی میں نے ایک کہجور اسکی کہجوروں پر اور لوٹ آیا میں طرف بیت المقدس کی اور سویا میں نیچے اس پتہر کے پس جب گذرا بعض حصہ رات کا تو دیکہا ایک میں حاضر ہوں ساتہہ دو فرشتوں کے جو اوترے آسمان سے پس کہا ایک نے اون دونوں سے اپنے ساتہی کو کون ہے اسجگہہ کہا دوسرے نے ابراہیم بیٹا ادہم کا پس کہا اوسنے یہ وہ شخص ہے جسنے واپس کردیا ہے اس شے کو طرف جگہہ اسکی کی اور بلند کیا گیا ہے مرتبہ اسکا اور کہا گیا ہے کہ پرہیزگاری چند قسم ہے پرہیزگاری عوام کی چہوڑ دینا شرک کا ساتہہ پیدا کرنیوالے کے اور پرہیزگاری خاص کی چہوڑ دینا خواہش کا ساتہہ چہوڑ دینے گناہوں کے اور مخالفت کرنی نفس کی سب حالات میں۔ اور پرہیزگاری خاص الخاص کی اولیاء اللہ ہے چہوڑ دینا خواہش کا سب چیزوں میں اور چہوڑ دینا تجرد فی النوافل کا عبادات سے اور چہوڑ دینا تعلق بالاسباب کا اور چہوڑ دینا جہک جانے کو طرف غیر خدا کے اور چہوڑ دینا لازم پکڑنے حال اور مقام کو اور مان لینا خدا کے حکم کو ہر حال میں ساتہہ محکم رکہنے فرضوں کے اور پرہیزگاری پیغمبروں علیہم السلام کی نہیں گذرتا ان سے غیب بیچ غیب کے پس یہ تقوی اللہ سے ہے اور طرف اللہ کی خدا تعالی انکو حکم کرتا ہے اور روکتا ہے انکو اور توفیق دیتا ہے انکو اور ادب سکہاتا ہے اور خوشش کرتا ہے انکو اور انکی بیماری کا علاج کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور راہنمائی اور ہدایت کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور رہنمائی اور ہدایت کرتا ہے انکو اور عطا کرتا ہے انکو اور مبارکبادی دیتا ہے انکو اور واقف کرتا ہے انکو نہیں طاقت واسطے عقل کے اسمیں پس وہ الگ ہیں آدمیوں بلکہ سب فرشتوں سے مگر ان چیزوں میں جو تعلق رکہتی ہیں

المقالة العشرون — بیسواں مقالہ

بالحكم الظاهر والأمر المبين الموضوع للأمة وعوام المؤمنين فإنهم يشاركون الخلق في ذلك ويتفردون عنهم فيما سوى ذلك وقد يعطى بعد ذلك الكرام من الأبدال والخلص من الأولياء فتقصر عباراتهم عن ذكر ذلك فلا تظهر إلى الوجود ولا تدرك بالسمع والحس إلا ما يغلب على اللسان فتبدر من ذلك كلمة أو كلمات ثم يتداركه الله بالسكينة والتثبيت وإسبال الستر عليه فيستيقظ لأمره ويحفظ لسانه ويستغفر الله تعالى مما جرى ويغير العبارة ويحسن اللفظ على وجه يعقل ويفهم ما هو المعهود عند الناس فصل وطريق التقوى أولا التخلص من مظالم العباد وحقوقهم ثم من المعاصي الكبائر منها والصغائر ثم الاشتغال بترك ذنوب القلب التي هي أمهات الذنوب وأصولها فمنها يتفرع ذنوب الجوارح من الرياء والنفاق والعجب والكبر والحرص والطمع والخوف من الخلق والرجاء لهم وطلب الجاه والرياسة والتقدم على أبناء جنسه وغير ذلك مما يطول شرحه إنما يقوى على جميع ذلك بمخالفة الهوى ثم الاشتغال بترك الإرادة فلا يختار مع الله شيئا ولا يدبر مع الله تدبيره ولا يتخير عليه ولا ينقص على حكمته وسببه في رزقه ولا يعترض عليه عز وجل في خلقه بل يسلم الكل إليه ويستسلم بين يديه ويطرح نفسه لديه فيصير في يد قدرته كالطفل الرضيع في يد ظئره وداينه وكالميت في يد غاسله مسلوب اختياره منزوع إرادته فالنجاة كل النجاة في ذلك فإن قال قائل كيف الطريق إلى ذلك قيل له الطريق إلى ذلك بصدق اللجاء إلى الله عز وجل والانقطاع إليه ولزوم طاعته بامتثال أوامره وانتهاء نواهيه والتسليم في قدره وحفظ حدوده وصيانة الحال

ساتھ حکم ظاہر کے اور امر روشن معین کیے ہوئے کیو ہیلے امت اور عوام مومنین کے پس تحقیق یہ لوگ ملے جلے رہتے ہیں لوگوں سے ان ظاہر حکموں میں اور جدا رہتے ہیں اون سے سوا اسکے سو ہیں اور کبھی دیا جاتا ہے کچھ حصہ اس پرہیزگاری سے بزرگوں کو ابدال سے اور پاکوں کو اولیا سے پس چھوٹی ہو جاتی ہیں عبارتیں انکی اس کے بیان سے پس ظاہر نہیں ہوتا ہستی کی طرف اور نہیں معلوم کر سکتا شنوائی اور حس ظاہری سے مگر وہ جو غلبہ کرے زبان پر پس نکل پڑتا ہے اس سے ایک کلمہ یا چند کلمے پس پہونچ جاتا ہے اسمیں اسکیطرف ساتھ آرام دینے اور ثابت رکھنے اور پردہ ڈالنے کے اوسپر پس بیدار ہو جاتا ہے اپنے کام کیلیے اور نگاہ رکھتا ہے زبان اپنی کو اور بخشش مانگتا ہے خدا تعالی سے اس چیز سے جو سرزد ہوئی اور بدل لیتا ہے عبارت کو اور درست کرتا ہے بولنے کو اسطرح پر کہ معلوم کیا جاوے اور سمجھا جاوے چنانچہ یہ بات مشہور ہے لوگوں میں فصل اور راستہ پرہیزگاری کا اولا پاک ہونا ہے لوگوں کے ظلم اور انکے حقوق سے پھر پاک ہونا بڑے اور چھوٹے گناہوں سے پھر مصروف ہونا ساتھ چھوڑ دینے دل کے گناہوں کے جو اصل اور جڑ گناہوں کی ہیں پس دل کے گناہوں سے متفرع اور پیدا ہوتے ہیں گناہ جوڑوں کے یعنی دکھلاوا اور نفاق اور خودپسندی اور بڑائی اور حرص اور طمع اور خوف لوگوں سے اور ان سے امید رکھنی اور چاہنا مرتبہ اور سرداری اور پیش روی کا اپنے ہمجنسوں پر اور سوا اسکے اس چیز سے جو لمبا ہے بیان اسکا اور نہیں قائم اور ثابت رہ سکتا ان سب پر مگر ساتھ مخالفت نفس کے پھر مشغول ہونیکے ساتھ چھوڑ دینے خواہش کے پس نہ اختیار کرے ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور نہ تدبیر کرے ساتھ خدا کی تدبیر اپنی اور نہ اختیار کرے اوپر خدا کے کسی چیز کو اور شکایت کو نہ پہونچے کسی جہت اور سبب میں بیچ روزی اپنی کے اور نہ اعتراض کرے خدا عزوجل پر بیچ پیدائش اپنی کے بلکہ سپرد کرے سب چیز کو طرف اسکی اور منقاد اور فرمانبردار ہو جاوے اسکے سامنے اور ڈالدیوے اپنے نفس کو اسکے آگے پس ہو جاوے اسکے ہاتھ قدرت میں مانند لڑکے دودہ پینے والے کی بیچ ہاتھ دودہ دینے والی اور دائی اپنی کے اور مانند مردہ کی بیچ ہاتھ نہلانیوالے کے دور کیا گیا ہے اختیار اسکا اور چھینی گئی ہے خواہش اسکی پس چھٹکارا پورا پورا اسمیں ہے پس اگر کہے کہنے والا کہ کیونکر رستہ ہے طرف اسکی اسکو کہا جاویگا رستہ طرف اسکی ساتھ سچی پناہ پکڑنے کے طرف خدا عزوجل کے اور جدا ہونیکے لوگوں کی طرف اوسکی اور لازم پکڑنے بندگی اوسکی ساتھ فرمانبرداری کرنے اوسکے حکموں کی اور باز رہنے کے اسکی منہیات سے اور سپرد کر دینے کے اپنے آپ کو

والانقطاع اليه ولزوم طاعته بامتثال اوامره والانتهاء عن
نواهيه والتسليم في قدره وحفظ حدوده وصيانته
الحال كي ايماً ابداً واختلف اقاويل الشيوخ في النجاة فقال
الجنيد رحمه الله ما نجى من نجى الا بصدق اللجاء الى الله
عز وجل قال الله عز وجل وعلى الثلاثة الذين خلفوا
حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم
انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه وقال رويم
ما نجا من نجا الا بالصدق والتقوى قال الله عز وجل
قال الله عز وجل وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم وقال
الجريري ما نجى من نجى الا برعاية الوفاء قال الله تعالى
الذين يوفون بعهد الله ولا ينقضون الميثاق وقال
عطاء ما نجى من نجى الا بتحقيق الحياء قال الله تعالى
الم يعلم بان الله يرى وقال بعضهم ما نجى من نجى الا
بالحكم والقضاء السابق في علم الله عز وجل قال
الله تعالى ان الذين سبقت لهم منا الحسنى وقال
الحسن البصري رح ما نجى من نجى الا بالاعراض عن
الدنيا واهلها قال الله تعالى انما الحيوة الدنيا لعب
ولهو وقد ذكر النبي صلى الله عليه وسلم ان حب
الدنيا راس كل خطيئة وما تقرب المتقربون الى الله
بشيء افضل من اداء ما افترض الله وقال منذ خلقها
الله تعالى ما نظر اليها وقال الحسن رض معناه ما نظر
اليها بعين رحمته من مقتها في الحجاب العظيم و
بها تبين الخالص من العيب ولا يصح لمن بقي عليه
منها شيء الوصول الى حلاوة مناجاته سبحانه
لانها ضد عن الله وضد ما يحبه الله **فصل**
وقد دعا الله عز وجل خلقه الى توحيده وطاعته
بالوعد والوعيد والترغيب والترهيب فحذر
وانذر وخوف وزجر اعذاراً اليهم وتاكيد الحجة
عليهم فقال عز وجل رسلا مبشرين ومنذرين

اور جدا ہوجانے لوگوں کیطرف اوسکی اور لازم پکڑنے بندگی اوسکی کی ساتھہ
فرمانبرداری کرنی اوسکی حکموں کے اور باز رہنی اوسکی منہیات سے اور سپرد کردینی کی
اپنی آپ کو بیچ قضا اوسکی کی اور نگاہ رکہنی اوسکی حدونکی اور نگاہ رکہنے حال کے
ہمیشہ و پیوستہ میں اور مختلف ہیں اقوال بزرگوں کی بیچ خلاصی کی پس کہا جنید
رحمۃ اللہ علیہ نی نہیں خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب سچی التجا اور پناہ
کے طرف خدا عز وجل کی فرمایا خدائے عز وجل نے اور جہک گیا خدا اوپر اون
تین شخصوں کی جو پیچہے چہوڑے گئے تھے یہانتک کہ تنگ ہوگئی اوپر انکے زمین
بسبب کشادگی اپنی کے اور تنگ آگئیں اوپر جانیں انکی اور یقیناً جان لیا
اُنہوں نے کہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر طرف اسکے اور کہا رویم نی نہیں
خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب راستگی اور پرہیزگاری کے فرمایا خدا
عز وجل نے اور خلاصی دیتا ہے خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو ساتھہ مطلب پانی
اُنکے کی اور کہا جریری نے نہیں خلاصی پائی جسنے خلاصی پائی مگر بسبب رعایت کہنی
پورا کرنے وعدے کے فرمایا خدا تعالیٰ نے وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں عہد خدا کو
اور نہیں توڑتے ہیں پیمان کو اور کہا عطا نے نہیں رہائی پائی جسنے رہائی پائی
مگر بسبب ثابت رکھنے شرم کے فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا نہیں جانا اوسنے
اس بات کو کہ تحقیق خدا دیکھتا ہے اور کہا ہے بعض نے نہیں رہائی پائی جسنے
رہائی پائی مگر ساتھہ حکم خدا اور قضا پہلی کی جو خدا عز وجل کی علم میں ہے فرمایا خدا تعالیٰ
نے تحقیق وہ لوگ جو پہلی ہوچکی واسطے انکی ہماری سے بہلائی اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ
نے نہیں رہائی پائی کسی نی مگر سبب منہ پھیرنے کے دنیا سے اور اہل دنیا سے فرمایا اللہ
تعالیٰ نی نہیں حیاتی دنیا کی مگر کہیل اور بازی اور تحقیق ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق محبت دنیا کی اصل ہے سب گناہونکی اور نہیں نزدیک ہوتے نزدیکی
ڈہونڈنی والے طرف خدا کی ساتھہ کسی چیز کے جو بہتر ہو بجالانے اس چیز سے جسکو فرض کیا
خدا تعالیٰ نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو
نہیں دیکہا طرف اوسکی اور کہا حسن نے معنے ندیکہنی کی یہ ہیں کہ نہیں دیکہا طرف اسکی ساتھہ
نظر رحمت کی بسبب بُرا جاننے کے اسکو پس یہ دنیا بڑا پردہ ہے درمیان خدا اور بندے
کی اور ساتھہ اسکے ظاہر ہوتا ہے کہرا کہوٹے سے اور نہیں ہوسکتا واسطے اس شخص کی جو
باقی ہے اوپر اس کے کچھ چیز پہونچنا طرف لذت سرگوشی حق سبحانہ کے اسواسطے کہ دنیا دشمن ہے
خدا کی اور دشمن ہے اس چیز کی جو دوست رکھتا ہے اسکو اللہ فصل اور تحقیق بلایا اللہ عز وجل نے خلقت کو طرف توحید
اپنی کی اور بندگی اپنی کی ساتھہ وعدے ثواب اور ڈرانے عذاب کی اور رغبت دلانے ثواب اور ڈرانے عذاب کے
پس ڈرایا اور دہمکایا اور ڈرایا اور زجر کیا واسطے عذر لانے اور واسطے تاکید حجت کے اوپر انکے پس فرمایا خدا عز وجل نے بہیجے ہم نے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَقَالَ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا يٰاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
فِي التَّخْوِيْفِ وَالتَّحْذِيْرِ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ وَقَالَ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ
وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَقَالَ اللّٰهُ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَقَالَ
جَلَّ جَلَالُهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَقَالَ تَعَالٰى قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کے خدا پر حجت پیچھے پیغمبروں کے اور فرمایا اللہ عزوجل نے اور اگر
تحقیق ہم ہلاک کرتے انکو ساتھ عذاب کے اس سے پہلے تو البتہ کہتے اے پروردگار ہمارے کیوں نہ
بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر کو پس ہم تابعداری کرتے تیری آیتوں کی پہلے اس سے
کہ ہم ذلیل اور خوار ہوویں اور فرمایا خدا تعالی نے دوسری آیت میں اور نہیں ہم عذاب
کرنے والے یہانتک کہ بھیجیں ہم پیغمبر اور فرمایا خدا تعالی نے اے لوگو تحقیق آئی ہے
تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار سے اور شفا اس چیز کیواسطے جو سینوں میں
ہے اور ہدایت اور رحمت واسطے مومنوں کے اور فرمایا خدا تعالی نے ڈرانے اور دہمکانے
کے بارہ میں اور ڈراتا ہے تمکو خدا اپنے سے اور خدا تعالی شفقت کرنیوالا ہے بندوں
کے ساتھ اور فرمایا خدا تعالی نے اور جان لو تم یہ کہ تحقیق خدا تعالی جانتا ہے اس چیز کو جو تمہارے نفسوں
میں ہے پس ڈرو اوس سے اور فرمایا خدا تعالی نے اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالی ساتھ ہر چیز کے جاننے
والا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے جو بزرگ ہے قدرت اوسکی اور ڈرو تم مجہہ سے اے عقل والو اور فرمایا سبحانہ
و تعالی نے اور ڈرو تم خدا سے اور جان لو یہ کہ تم خدا کے ملنے والے ہو اور فرمایا خدا تعالی نے اور ڈرو
تم اوس دن سے جو پھیرے جاؤگے تم اسمیں طرف خدا کی پھر پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کمایا اوسنے اور وہ
ظلم نہ کیے جاوینگے اور فرمایا خدا تعالی نے اور ڈرو تم اوس دن سے جو نہ کفایت کریگا
کوئی جی کسی جی سے کچھہ اور نہ قبول کیا جاویگا اوس سے بدلا اور نہ نفع دیگی اسکو سفارش
اور فرمایا خدا تعالی نے اے لوگو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اور ڈرو تم اوس دن
سے جو نہ کفایت کریگا باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا کفایت کرنیوالا ہے اپنے باپ
سے کچھہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس نہ فریب میں ڈالے تمکو حیاتی دنیا
کی اور نہ فریب میں ڈالے تمکو اللہ کے ساتھہ شیطان اور اللہ نے فرمایا اے لوگو اپنے رب سے
ڈرو تم تحقیق قیامت کا زلزلہ بڑی شئے ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو
اپنے رب سے ڈرو جسنے تمکو پیدا کیا ہے ایک جان سے اور پیدا کی اوس سے
بیوی اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں اور ڈرو تم اللہ سے
جسکے نام کے ساتھہ سوال کرتے ہو تم اور ڈرو تم قطع کرنے رحموں سے تحقیق خدا تعالی
ہے تمہارے پر نگہبان اور فرمایا برکت والے اور بلند نے اے ایمان والو ڈرو تم خدا سے
اور کہو تم بات پکی اور فرمایا خدا تعالی نے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور
چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس کیا چیز آگے بھیجی اوسنے کل کیواسطے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق
خدا تعالی خبردار ہے ساتھہ اس چیز کے جو کرتے ہو تم اور فرمایا اللہ تعالی نے
اور ڈرو تم خدا سے تحقیق خدا تعالی سخت عذاب کرنیوالا ہے اور فرمایا
خدا تعالی نے بچاؤ تم اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ أَفَحَسِبْتُمْ
أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ وَقَالَ جَلَّ وَ
عَلَا أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُّتْرَكَ سُدًى وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرٰى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَائِمُوْنَ
أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرٰى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ
فَمَا جَوَابُكَ يَا مِسْكِيْنُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَاتِ وَمَا عَمَلُكَ
بِهَا فَهَلِ انْتَهَيْتَ عَنِ اتِّبَاعِ شَهَوَاتِكَ الْخَبِيْثَةِ الْمُوْذِيَةِ
لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْمُحِلَّةِ لَكَ فِي دَارِ الشَّقَاءِ وَالْمُهَانَةِ
الَّتِي تُحْرِقُكَ نَارُهَا وَتَنْهَشُكَ حَيَّاتُهَا وَتَلْسَعُكَ
وَتَلْسَبُكَ عَقَارِبُهَا وَهَوَامُّهَا وَتَأْكُلُكَ دِيْدَانُهَا
وَتَضْرِبُكَ زَبَانِيَتُهَا وَخَزَّانُهَا وَيُجَدِّدُ عَلَيْكَ فِي كُلِّ
يَوْمٍ أَنْوَاعَ عَذَابِهَا وَأَنْتَ فِيْهَا مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَقَارُوْنَ وَالشَّيَاطِيْنِ سَوَآءٌ وَقَالَ فِي التَّرْغِيْبِ وَمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ
لَهٗٓ أَجْرًا وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَقَدْ
رَغَّبَكَ فِيْمَا عِنْدَهٗ فِي طَلَبِ فَضْلِهٖ وَسَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَ
طِيْبِ رِزْقِهٖ وَالْاِسْتِرَاحَةِ إِلَيْهِ وَالطُّمَانِيْنَةِ لَدَيْهِ
بِسُلُوْكِ طَرِيْقِ التَّقْوٰى وَمُلَازَمَتِهٖ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهِ فَبَيَّنَ
لَكَ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقَ وَأَوْضَحَ لَكَ الْحُجَّةَ وَضَمِنَ لَكَ
بَعْدَ ذٰلِكَ غُفْرَانَ الذُّنُوْبِ وَتَكْفِيْرَ السَّيِّاٰتِ وَعِظَمَ
الْأَجْرِ وَالْجَزَاءِ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ أَجْرًا ثُمَّ نَبَّهَكَ عَنْ غِرَّتِكَ بِهٖ
وَرَقْدَتِكَ عَنْهُ وَتَعَامِيْكَ عَنْ طَرِيْقِهٖ وَتَصَامِّكَ عَنْ
سَمَاعِ اٰيَاتِهٖ وَعَنْ مَوَاعِظِهٖ وَزَوَاجِرِهٖ فَقَالَ تَعَالٰى
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ
ثُمَّ وَصَفَكَ نَفْسَهٗ بِالْكَرِيْمِ لِئَلَّا تَزْهَدَ فِي مُعَامَلَتِهٖ وَ

جو ایندھن ہیں اسکا آدمی اور پتھر اور فرمایا خدا تعالی نے کیا گمان کیا تمنے یہ کہ ہمنی
تمکو پیدا کیا بیفائدہ اور یہ کہ تم طرف ہماری نہیں لوٹائی جاؤ گے اور فرمایا خدا تعالی نے
کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ چھوڑا جاویگا مہمل اور فرمایا خدا تعالی نے کیا بیڈر ہوئے
ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کیوقت اور وہ سوتے ہوں
کیا بیڈر ہوئے ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا چاشت کیوقت اور
اور وہ کھیلتے ہوں پس کیا ہے جواب تیرا اے مسکین ان آیتوں سے اور کیا ہے عمل تیرا
ساتھ انکے پس کیا باز رہا ہے تو اپنی خواہشوں کی پیروی سے جو پلید ہیں ہلاک کرنیوالی
تجھکو دنیا اور آخرت میں اوتارنیوالی تجھکو بدبختی اور خواری کے گھر میں وہ جو جلا دیگی
تجھکو آگ اسکی اور کاٹینگے تجھکو سانپ اوسکے اور کاٹینگے تجھکو اوسکے بچھو اور کاٹنے والے
اور کھاوینگے تجھکو اوسکے کیڑے اور مارینگے تجھکو اوسکے فرشتے اور نگہبان اور نئے کیے جاوینگے
تجھپر ہر دن میں اوسکے عذاب کی قسم اور تو ہوگا اسمیں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون
اور شیطانوں کی برابر اور فرمایا ہے خدا تعالی نے رغبت دلانیمیں اور جو شخص کہ ڈرتا
ہے خدا سے کرتا ہے واسطے اوسکے جگہہ نکلنے کی اور رزق دیگا اوسکو اوس جگہہ سے
جو نہیں گمان کرتا اور فرمایا خدا تعالی نے اور جو شخص ڈرے خدا سے دور کرتا ہے خدا او
اوسکی برائیاں اور بہت دیتا ہے اوسکو ثواب اور فرمایا خدا تعالی نے اے آدمی کس چیز
نے دھوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ کے جسنے پیدا کیا تجھکو پس برابر اور درست
کیا تجھکو اور فرمایا خدا تعالی نے کیا نہیں وقت پہونچا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
یہ کہ ڈریں انکے دل واسطے خدا کی یاد کے پس تحقیق رغبت دلائی تجھکو خدا نے
اسچیز میں جو اوسکے پاس ہے بیچ طلب کرنے اوسکے فضل کے اور اسکی فراخی رحمت
اور اسکی اچھی روزی اور آرام پکڑنے میں طرف اوسکی اور تسلی پکڑنیمیں پاس اوسکے ساتھ
چلنے رستہ تقوی کے اور اسکی لازم پکڑنے اور اوسپر ہمیشگی کرنے کے پس بیان کیا اوسنے
واسطے تیرے ساتھ اسکے رستہ اور واضح کیا واسطے تیرے دلیل کو اور ضامن
ہوا واسطے تیرے پیچھے اسکے گناہوں کے بخشنے اور برائیوں کے دور کرنیکا اور بہت
کیا اجر اور ثواب کو ساتھ قول اپنے کے اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے دور کریگا خدا او
اوسکی برائیاں اور بہت کریگا واسطے اوسکے ثواب پھر خبردار کیا تجھکو تیری غفلت سے ساتھ
اوسکے اور تیرے سونے سے اس سے اور تیرے اندھا ہونیسے اوسکے رستہ سے اور تیرے بہرا
ہونے سے اوسکی آیتوں کے سننے سے اور اسکی نصیحتوں اور سرزنشوں سے پھر
فرمایا خدا تعالی نے کس چیز نے دھوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ
کے جسنے پیدا کیا تجھکو پھر برابر کیا اور درست کیا تجھکو پس خدا نے صفت کی اپنی ساتھ کریم کے تاکہ
نہ بے رغبت ہووے تو اوسکے معاملہ میں

تَنفِرَ عَنْ مُقَارَبَتِهِ وَيَشْتَغِلَ عَنْهُ بِخَلِيقَتِهِ ثُمَّ ذَكَّرَكَ
بِأَنَّهُ خَلَقَكَ وَاَوْجَدَكَ مِنْ عَدَمِكَ وَاَحْيَاكَ بَعْدَ اَنْ
لَمْ تَكُنْ شَيْئًا وَاَغْنَاكَ بَعْدَ فَقْرِكَ وَقَوَّاكَ بَعْدَ ضَعْفِكَ
وَبَصَّرَكَ فِي مَصَالِحِكَ بَعْدَ عَمَاكَ وَعَلَّمَكَ بَعْدَ جَهْلِكَ
وَهَدَاكَ بَعْدَ ضَلَالَتِكَ فَمَا قَعُودُكَ يَا غَافِلُ عَنْ طَلَبِ
فَضْلِهِ الْوَاسِعِ وَمَا تَبَطُّؤُكَ عَنْ مُلَازَمَتِهِ طَاعَتِهِ الَّتِي
تُشَرِّفُكَ فِي الدُّنْيَا وَتُسْعِدُكَ فِي الْعُقْبٰى وَتَرْفَعُكَ
فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اَرَضِيتَ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاسْتَبْدَلْتَ
الَّذِي هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَاٰثَرْتَ الدُّنْيَا وَ
اَبْنَاءَهَا وَمَا ظَهَرَ لَكَ مِنْ زِينَتِهَا الَّتِي لَا بَقَاءَ لَهَا عَلَى
الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى وَالْمُرَافَقَةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ مَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا قَلِيلٌ وَقَوْلَهُ تَعَالٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى قَوْلَهُ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى **فصل** وَاعْلَمْ اَنَّ
دُخُوْلَ النَّارِ بِالْكُفْرِ وَتَضَاعُفَ الْعَذَابِ وَقِسْمَةَ الدَّرَكَاتِ
بِالْاَعْمَالِ السَّيِّئَةِ وَالْاَخْلَاقِ السَّيِّئَةِ وَدُخُوْلَ الْجَنَّةِ
بِالْاِيْمَانِ وَتَضَاعُفَ النَّعِيْمِ وَقِسْمَةَ الدَّرَجَاتِ بِالْاَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ وَالْاَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ
الْجَنَّةَ فَحَشَاهَا بِالنَّعِيْمِ ثَوَابًا لِاَهْلِهَا وَخَلَقَ النَّارَ
فَحَشَاهَا بِالْعَذَابِ عِقَابًا لِاَهْلِهَا وَخَلَقَ الدُّنْيَا فَحَشَاهَا
بِالْاٰفَاتِ وَالنَّعِيْمِ مِحْنَةً وَّابْتِلَاءً ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِي غَيْبٍ مِّنْهُمْ لَمْ يُعَايِنُوْهُمَا فَالنَّعِيْمُ وَ
الْاٰفَاتُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا هِيَ اُنْمُوْذَجُ الْاٰخِرَةِ وَمَذَاقَةُ
مَا فِيْهَا وَخَلَقَ فِي الْاَرْضِ مِنْ عَبِيْدِهٖ مُلُوْكًا اَعْطَاهُمْ
سُلْطَانًا اَرْعَبَ بِهِ الْقُلُوْبَ وَمَلَّكَ بِهِ النُّفُوْسَ فَهُوَ
اُنْمُوْذَجٌ وَمِثَالٌ لِتَدْبِيْرِهٖ وَمُلْكِهٖ وَنَفَاذِ اَمْرِهٖ وَمُعَامَلَتِهٖ
فَجَعَلَ خَبَرَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ تَنْزِيْلًا وَوَصَفَ الدَّارَيْنِ وَ

اور نہ نفرت کرے تو اوسکی نزدیکی سے اور نہ منہہ پہیرے تو اسسے ساتہہ اوسکی خلقت کی پہر
یاد دلایا اُسنے تجہکو ساتہہ اس بات کے کہ تحقیق اوسنے پیدا کیا تجہکو اور وجود میں لایا
تجہکو تیری عدم سے اور زندہ کیا تجہکو پیچہے اسکے جو تو کچہہ چیز نہ تہا اور غنی کیا تجہکو
پیچہے بہوکا ہونے تیرے کے اور قوی کیا تجہکو بعد ضعف تیرے کے اور بینا کیا
تجہکو تیری بہلائیوں میں پیچہے اندہا ہونے تیری کے اور سکہلایا تجہکو پیچہے جہالت
تیری کے اور ہدایت کی تجہکو پیچہے گمراہی تیری کے پس کیا ہے بیٹہنا تیرا اے غافل
اسکے فضل واسع کے طلب کرنیسے اور کیا ہے سست رہنا تیرا اوسکی طاعت
کے لازم پکڑنے سے جو بزرگی دیتی ہے تجہکو دنیا میں اور نیکبخت کرتی ہے تجہکو آخرت میں
اور اوٹہاتی ہے تجہکو اونچے درجوں میں کیا راضی ہوا تو ساتہہ حیاتی دنیا کی اور بدل لیا
تو نے اس چیز کو جو ادنے ہے ساتہہ اس چیز کے جو بہتر ہے اور اختیار کیا تو نے دنیا
اور اوسکی بیٹوں کو اور اوس چیز کو جو ظاہر ہوئی واسطے تیرے دنیا کی زینت سے جو نہیں ہے
بقا واسطے اسکے فردوس اونچی اور پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کی ہمراہی
پر کیا نہیں سنا تو نے قول خدائے غالب اور بزرگ کا کیا راضی ہوئے تم ساتہہ حیاتی
دنیا کی آخرت سے پس نہیں ہے نفع حیاتی دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تہوڑا اور قول
خدا تعالیٰ کا بلکہ تم اختیار کرتے ہو حیاتی دنیا کو اور آخرت بہتر ہے اور باقی اور
قول خدا تعالیٰ کا پس لیکن جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا حیاتی دنیا کو پس تحقیق دوزخ ہی
ہے جگہ اوسکی رہنے کی فصل اور جان تو تحقیق داخل ہونا دوزخ میں بسبب کفر کے ہے
اور زیادتی عذاب اور قسمت طبقات کی بسبب بری عملوں اور بری خصلتوں کے اور
داخل ہونا بہشت میں بسبب ایمان کے ہے اور زیادتی نعمتوں کی اور قسمت درجوں
بسبب نیک عملوں کے اور خصلتوں کے اور تحقیق خدا تعالیٰ عزوجل نے پیدا کیا ہے بہشت
کو پس بہرا اوسکو ساتہہ نعمتوں کے واسطے ثواب دینے اسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا دوزخ
کو پس بہرا اسکو ساتہہ عذاب کے واسطے سزا دینے اوسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا
دنیا کو پس بہرا اسکو ساتہہ آفتوں اور نعمتوں کے واسطے امتحان اور آزمایش کے پہر پیدا
کیا خلقت کو اور بہشت اور دوزخ اونسے پوشیدگی میں ہے نہیں دیکہا اُنہوں نے
انکو پس نعمتیں اور آفتیں دنیا کی یہ نمونہ ہیں آخرت کا اور چکہنا اس چیز کا جو اوسمیں
ہے اور پیدا کیے زمین میں اپنے بندوں سے بادشاہ دیا اُن کو غلبہ ڈرایا ساتہہ اوسکے دلوں کو
اور مالک کیا ساتہہ اوسکے نفسوں کو پس یہ نمونہ اور مثال ہے واسطے اوسکے
تدبیر اور ملک اور اسکے حکم جاری کرنے اور اسکے معاملہ کے پس کیا
خدا تعالیٰ نے ان سب کی خبر کو قرآن مجید میں اور وصف کی دونوں جہانوں کی

وَصَفَ مُلْكَهُ وَقُدْرَتَهُ وَتَدْبِيرَهُ وَمِنَّتَهُ وَصَنَائِعَهُ وَضَرَبَ الْأَمْثَالَ عَلَىٰ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالَىٰ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ فَالْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ يَفْهَمُونَ عَنِ اللّٰهِ أَمْثَالَهُ لِأَنَّ الْمَثَلَ إِنَّمَا هُوَ صِفَةُ شَيْءٍ قَدْ شَاهَدَهُ يُرِيكَ صِفَةَ مَا غَابَ عَنْكَ وَيُبَصِّرُكَ بِمَا تُبْصِرُهُ بِعَيْنَيْكَ لِيَنْفُذَ بَصَرُ قَلْبِكَ إِلَىٰ مَا تُبْصِرُهُ عَيْنُكَ فَيَعْقِلَ قَلْبُكَ وَمَا خُوطِبْتَ بِهِ مِنْ خَبَرِ الْمَلَكُوتِ وَخَبَرِ الدَّارَيْنِ وَخَبَرِ مُعَامَلَةِ مَلِكِ الْمُلُوكِ فَلَيْسَ فِي الدُّنْيَا نِعْمَةٌ وَلَا شَهْوَةٌ إِلَّا وَهِيَ أُنْمُوذَجُ الْجَنَّةِ وَذَوْقُهَا ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ فَلَوْ سُمِّيَ لِلْعِبَادِ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَنْتَفِعُوا بِتِلْكَ الْأَسْمَاءِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَعْقِلُوهُ هٰهُنَا وَلَا رَأَوْهُ وَلَيْسَ لَهَا أُنْمُوذَجٌ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ وَإِنَّمَا وُصِفَ مِنْهَا ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالنُّورُ ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَلَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ وَكَذٰلِكَ مَا فِي الدُّنْيَا مِنَ الشِّدَّةِ وَالْعَذَابِ فَهُوَ أُنْمُوذَجُ دَارِ الْعِقَابِ ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ مِنْ أَلْوَانِ الْعَذَابِ كُلُّ ذٰلِكَ يُخْرِجُ لَهُمْ مِنْ غَضَبِهِ وَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ رَحْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَبِيدِهِ مِنْ دُنْيَاهُ مَا أُبِيحَ لَهُ وَشَكَرَهُ عَلَيْهَا أَبْدَلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا يَدِقُّ هٰذَا فِي جَنْبِهِ وَمَنْ تَنَاوَلَ مَا لَمْ يُبَحْ لَهُ فَقَدْ حَرَّمَ نَفْسَهُ حَظَّهَا مِنَ الدَّرَجَاتِ وَمَنْ كَذَّبَ بِهَا حُرِّمَ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أَجْمَعَ فَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَائِسُ وَوَلَائِمُ وَضِيَافَاتٌ فَالْعُرُوسُ لِلدَّعْوَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهُ دَعَاهُمْ إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ لِيُجَدِّدَ لَهُمْ أَبْدَانًا طَرِيَّةً وَأَعْمَارًا أَبَدِيَّةً وَالْوَلَائِمُ لِلْأَزْوَاجِ وَالضِّيَافَاتُ لِلزِّيَارَةِ وَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ تَلَاقٍ وَزِيَارَاتٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَمُتَحَدَّثٌ فِي مَوَاطِنِ الْأُلْفَةِ وَمُجْتَمَعٌ فِي ظِلِّ طُوبَىٰ يَلْقَوْنَ الرُّسُلَ هُنَالِكَ وَيَزُورُونَهُمْ وَمَجَالِسُ الْمَلَائِكَةِ فِيمَا بَيْنَهُمْ سَلَامُ اللّٰهِ

اور وصف کی اپنی ملک اور قدرت اور تدبیر اور احسان اور اپنی کاریگریوں کی اور بیان کیا مثالوں کو اوپر پہر فرمایا خدا تعالیٰ نے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں واسطے لوگوں کے اور نہیں سمجھتے انکو مگر دانا پس خدا کو جاننے والے سمجھتے ہیں خدا سے ویکی مثالیں اسواسطے کہ تحقیق مثال نہیں ہے وہ مگر بیان کرنا اسچیز کا جو تحقیق دیکھا ہے تو نے اوسکو دکھاتا ہے تجکو صفت اوس چیز کی جو غائب ہے تجہہ سے اور دکھاتا ہے تجھکو وہ چیز جو دیکھا تو نے اسکو ساتہہ آنکہہ اپنی کے تاکہ جاری ہووے آنکہہ دل تیری کی طرف اوسچیز کے جو نہیں دیکھا اسکو آنکہہ تیری نے پس سمجھے دل تیرا اوسچیز کو جو تو خطاب کیا گیا ہے ساتھ اوسکی خبر ملکوت اور خبر دو نو جہان اور خبر بادشاہوں کے معاملہ سے پس نہیں ہے دنیا میں کوئی نعمت اور نہ لذت مگر وہ بہشت کا نمونہ اور اسکی چاشنی ہے پھر اوسکے پیچھے سے بہشت میں وہ چیز ہے جو کسی آنکہہ نے اسکو نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے اسکو سنا اور نہ گذرا آدمی کے دل پر اسکا خیال پس اگر نام لیا جاوے واسطے لوگوں کے ان نعمتوں سے تو نہ نفع پکڑینگے ساتہہ ان ناموں کے کیونکہ تحقیق انہوں نے نہیں سمجھا اسکو یہاں اور نہ دیکھا اسکو اور نہیں واسطے اسکے نمونہ دنیا میں اور بہشت کے سو درجے ہیں اور سوا اسکے نہیں بیان کیئے گئے ہیں ان تین درجے ایک سونا دوسرا چاندی تیسرا نور پہر انکے پیچھے سے نہیں دریافت کیا گیا اور نہیں برداشت کر سکتے اسکی عقلیں اور اسیطرح وہ چیز جو دنیا میں ہے سختی اور عذاب سے پس وہ نمونہ ہے عذاب کے گہر کا پھر اوسکے پیچھے سے وہ چیز ہے جو نہیں برداشت کر سکتیں اسکی عقلیں گوناگون عذاب سے یہ سب مذکور نکلتا ہے دوزخیوں کے لیئے اوسکے غضب سے اور واسطے بہشت والوں کے اسکی رحمت سے پس ہر اس شخص نے جو کہایا اوسکے بندوں سے دنیا سے اسچیز کو جو اوسکے لیے مباح کیگئی ہے اور شکر کیا اسکا اسپر بدلا دیا جائیگا اسکو بہشت سے وہ چیز کہ یہ حقیر ہے اسکے مقابلہ میں اور جسنے کہائی وہ چیز جو نہیں مباح کیگئی اسکے لیئے پس تحقیق اوسنے روک رکہا نفس سے اسکا نصیبہ درجوں سے اور جسنے اسکو جھٹلایا منع کیا اسنے نفس کو بہشت سے ساتہہ اوسچیز کے جو اسمیں ہے سب سے اور واسطے بہشت والوں کے عروسیں ہیں اور ولیمے اور مہمانیاں پس عروسیں واسطے دعوت خدا کی ہیں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے بلایا انکو سلامتی کے گہر میں تاکہ نیا کرے واسطے انکے جسموں کو تازہ اور عمروں کو ہمیشہ اور ولیمے واسطے بیبیوں کے ہیں اور مہمانیاں واسطے اونکی زیارت کے اور واسطے بہشت والوں کو ملاقات ہوگی اور زیارتیں آپس میں اور باتیں کرنی آرام کی جگہوں میں اور رہونا انکا درخت طوبیٰ کے سایہ میں پیغمبروں کو وہاں ملینگے اور ان کی زیارت کرینگے اور فرشتوں کی مجلسیں آپس میں خدا کا سلام

عَلَيْهِم اَجْمَعِيْنَ وَاَسْوَاقٌ يَاْتُوْنَهَا يَتَخَيَّرُوْنَ فِيْهَا الصُّوَرَ
وَهَدَايَا مِنَ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ تَغْدِيْ
وَيَرُوْحُ عَلَيْهِمْ مِنْ اَلْوَانِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْفَوَاكِهِ بُكْرَةً وَّ
عَشِيًّا اَزْرَاقُهُمْ دَارَّةٌ لَا مَقْطُوْعَةٌ وَّلَا مَمْنُوْعَةٌ وَّمَزِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ
يَوْمًا بِيَوْمٍ فَاِذَا اَتَاهُمُ الْمَزِيْدُ نَسُوْا مَا قَبْلَهٗ ثُمَّ لَهُمْ مُّتَنَزَّهٌ يَخْرُجُوْنَ
اِلَيْهِ فِيْ رِيَاضٍ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ عَلَيْهِ خِيَامُ الدُّرِّ مَضْرُوْبَةٌ
وَكُلُّ خَيْمَةٍ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ عَرْضِ مِثْلِهٖ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ
لَيْسَ لَهَا بَابٌ فِيْهَا جَوَارٍ عَبِقَاتٌ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِنَّ مَلَكٌ وَّلَا
اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخُدَّامِ وَالْحُوْرِ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ وَّاِذَا قَالَ اللّٰهُ لَهُنَّ حِسَانٌ فَمَنْ يَّقْدِرُ
اَنْ يَّصِفَ حُسْنَهُنَّ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي
الْخِيَامِ فَتِلْكَ خِيَرَةُ الرَّحْمٰنِ اخْتَارَ صُوَرَهُنَّ الْحِسَانَ
بَيْنَ الصُّوَرِ اُنْبِتْنَ مِنْ سَحَائِبِ الرَّحْمَةِ فَاِذَا اُمْطِرَتْ اُمْطِرَتْ
جَوَارِيَ حِسَانًا عَلٰى مَشِيَّةِ الْكَرِيْمِ نُوْرٌ وُجُوْهُهُنَّ مِنْ نُّوْرِ
الْعَرْشِ فَضُرِبَتْ عَلَيْهِنَّ خِيَامُ الدُّرِّ فَلَمْ يَرَهُنَّ اَحَدٌ
مُنْذُ خَلَقَهُنَّ فَهُنَّ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَدْ قُصِرْنَ اَيْ
حُبِسْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مِنْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ فَاَهْلُ الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُوْنَ
فِي الْقُصُوْرِ مَعَ الْاَزْوَاجِ وَيَلْبَثُوْنَ فِي النِّعْمَةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
حَتّٰى اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّجَدِّدَ لَهُمْ
نِعْمَةً وَّنُزْهَةً نُوْدُوْا فِيْ دَرَجَاتِ الْجِنَانِ يَا اَهْلَ الْجِنَانِ
هٰذَا يَوْمُ نُزْهَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّتَفَسُّحٍ وَّحُبُوْرٍ فَاخْرُجُوْا اِلٰى
مُتَنَزَّهِكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خُيُوْلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ مِنْ
اَبْوَابِ مَدَائِنِهِمْ اِلٰى تِلْكَ الْمَيَادِيْنِ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ عَلٰى تِلْكَ
الْمَيَادِيْنِ اِلٰى تِلْكَ الرِّيَاضِ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ فَيَهْدِيْهِمُ
اللّٰهُ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ عِنْدَ خَيْمَتِهٖ وَلَا بَابَ
لَهَا فَتَتَصَدَّعُ الْخَيْمَةُ عَنْ بَابٍ وَّذٰلِكَ بِعَيْنِ وَلِيِّ اللّٰهِ
تَعَالٰى لِيَعْلَمَ اَنَّ الَّتِيْ فِيْهَا لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ وَّفَآءً لِّمَا
قَدَّمَ اللّٰهُ مِنَ الْوَعْدِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا حَيْثُ قَالَ فِيْهِنَّ
خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ

سب پر اور بازار میں آوینگے انکو اور پسند کرینگے انمیں صورتیں اور تحفے خدا تعالی سے نمازوں کے وقتوں میں صبح اور شام دیئے جاوینگے انکو رنگا رنگ کہانے اور پینے اور میوے صبح اور شام روزیں انکی بہت ہیں نہ کاٹی گئی اور نہ روکی گئی اللہ کیطرف سے دن بدن ہیں جب آویگی انکو پاس زیادتی بہول جاوینگے اسکو جو پہلے اسکے تہا پہر واسطے اونکی تماشاگاہ ہوگی نکلینگے طرف اوسکی باغوں میں نہر کوثر کے کنارہ پر اسپر خیمے موتیوں کے لگائے گئے اور ہر خیمہ ساٹھ میل چوڑائی میں اوسکی مانند ایک موتی سے نہیں ہوگا واسطے اوسکے دروازہ بیچ اوسکے لونڈیاں ہونگی خوشبو والیاں نہیں دیکہا طرف انکی کسی فرشتہ نے اور نہ کسی نے بہشت والوں سے خادموں اور حوروں سے اور یہ ہے قول خدا تعالی کا ان میں بیویاں ہیں خوب رو خوب صورت اور جب کہا انکو اللہ تعالی نے خوبصورت تو کون قدرت رکہتا ہے انکی خوبصورتی کی بیان کی پہر فرمایا خدا تعالی نے حوریں ہیں نگاہ رکھی ہوئیں خیموں میں پس یہ ہے خدا کی برگزیدہ رحمان نے پسند کیں اونکی صورتیں اچھی درمیان صورتوں کے پیدا کی گئیں رحمت کی بادلوں سے پس جب برسیگا تو برسائیگا لونڈیاں خوب صورت خدا تعالی کی مشیت کی موافق انکی مونہوں کے نور عرش کی نور سے پس لگائی جاوینگی اپر موتیوں کی خیمے پس نہیں دیکھا انکو کسی نے جب سے خدا نے انکو پیدا کیا پس وہ نگاہ رکھی گئی ہیں خیموں میں تحقیق بند کی گئی ہیں اپنے خاوندوں پر تمام خلقت سے پس بہشت والی خوشی کرینگے محلوں میں ساتھ بیبیوں کی ٹہیرینگے نعمت میں جسقدر چاہا خدا تعالی نے یہانتک کہ جب ہوگا وہ دن کہ چاہیگا خدائے عز وجل یہ کہ نیا کرے واسطے اونکی نعمت اور تماشے کو تو پکاری جاوینگی بہشت کی درجوں میں اے بہشت والو یہ دن ہے تماشے اور خوشی اور فراخی اور آرایش کا پس نکلو اپنے تماشے کیطرف پس نکلینگے مروارید اور یاقوت کی گہوڑوں پر اپنے شہروں کی دروازوں سے اون میدانوں کیطرف پہر سیر کرینگے اون میدانوں پر اون باغوں کیطرف نہر کوثر کے کنارے پر پس راہ دکہلاویگا انکو خدا تعالی اونکی گہروں کیطرف پس اوتریگا ہر شخص انمیں سے اپنے خیمہ کی پاس اور نہیں دروازے واسطے اوسکے پس پہاڑا جاویگا خیمہ دروازہ سے اور یہ بیچ روبرو مومن خدا تعالی کے دوست کے ہوگا تا کہ جان لے یہ کہ جو بی بی اسمیں ہے کسی نے اوسپر جہانکا نہیں واسطے پورا کرنے اس چیز کے جو پہلے بہیجی تہی خدا تعالی نے وعدہ سے دنیا کے گہر میں اسجگہہ جو فرمایا خدا تعالی نے ان خیموں میں بی بیاں ہیں برگزیدہ خوبصورت پہر فرمایا خدا تعالی نے حوریں ہیں نگاہ رکھی ہوئی

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَاجَانٌّ فَيَسْتَوُونَ
مَعَهُمَا عَلٰى سَرِيْرِ النُّزْهَةِ فِي تِلْكَ الْحِجَالِ فَيُمَالُ عَلَيْهِمْ مِنْ
وَلِيْمَتِهَا فَاِذَا طَعِمُوْا اَلْوَلَائِمَ سَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَابًا طَهُوْرًا
وَتَفَكَّهُوْا بِطُرَفِ الْفَوَاكِهِ الَّتِيْ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ تِلْكَ
الْهَدَايَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَالْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ فَخَلَعَ عَلَيْهِمْ
كِسْوَةَ الرَّحْمٰنِ وَاشْتَغَلُوْا بِالْخَيْرَاتِ الْحِسَانِ يَقْضُوْنَ
مِنْهُنَّ الْاَوْطَارَ وَالنَّهَمَاتِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَجَالِسِ الْعَبْقَرِيَّاتِ
الْمُوَشَّاتِ بِاَلْوَانِ النُّقُوْشِ عَلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ فِيْ تِلْكَ
الرِّيَاضِ يَرْكَبُوْنَ الرَّفَارِفَ الْخُضْرَ وَيَتَّكِئُوْنَ عَلَيْهَا وَهُوَ
قَوْلُهُ تَعَالٰى مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ
فَاِذَا قَالَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ حِسَانًا فَمَاذَا بَقِيَ فَالرَّفْرَفُ هُوَ
شَيْءٌ اِذَا اسْتَوٰى عَلَيْهِ رَفْرَفَ بِهٖ وَهُوَ اَهْوٰى كَالْاُرْجُوْحَةِ
يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّرَفْعًا وَّخَفْضًا يَتَلَذَّذُ مَعَ اَنِيْسِهٖ فَاِذَا
رَكِبُوا الرَّفَارِفَ اَخَذَ اِسْرَافِيْلُ فِي السَّمَاعِ وَرُوِيَ فِي الْخَبَرِ
اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْ اِسْرَافِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَخَذَ فِي السَّمَاعِ قَطَعَ عَلٰى اَهْلِ سَبْعِ
سَمٰوٰتٍ صَلَاتَهُمْ وَتَسْبِيْحَهُمْ فَاِذَا رَكِبُوا الرَّفَارِفَ وَاَخَذَ
اِسْرَافِيْلُ فِي السَّمَاعِ بِاَلْوَانِ الْاَغَانِيْ تَسْبِيْحًا وَّتَقْدِيْسًا
لِلْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ لَمْ يَبْقَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَرَدَتْ وَلَمْ يَبْقَ
سِتْرٌ وَّلَا بَابٌ اِلَّا ارْتَجَّ وَانْفَتَحَ وَلَمْ يَبْقَ حَلْقَةُ بَابٍ اِلَّا طَنَّتْ
بِاَلْوَانِ طَنِيْنِهَا وَلَمْ يَبْقَ اَجَمَةٌ مِّنْ اٰجَامِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
اِلَّا وَقَعَ هُبُوْبُ الصَّوْتِ فِيْ مَقَاصِبِهَا فَزَمَرَتْ تِلْكَ الْمَقَاصِبُ
بِفُنُوْنِ الزَّمْرِ فَلَمْ يَبْقَ جَارِيَةٌ مِّنْ جَوَارِي الْحُوْرِ الْعِيْنِ اِلَّا
غَنَّتْ بِاَغَانِيْهَا وَالطَّيْرُ بِاَلْحَانِهَا فَيُوْحِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى
الْمَلٰٓئِكَةِ اَنْ جَاوِبُوْهُمْ وَاَسْمِعُوْا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ نَزَّهُوْا
سَمَاعَهُمْ عَنْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ فَيُجَاوِبُوْنَ بِالْحَانٍ
وَّاَصْوَاتٍ رُوْحَانِيَّةٍ فَتَخْتَلِطُ هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ فَتَصِيْرُ
رَجَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى قُمْ يَا دَاوٗدُ عِنْدَ
سَاقِ عَرْشِيْ فَمَجِّدْنِيْ فَيَنْدَفِعُ دَاوٗدُ فِيْ تَمْجِيْدِ رَبِّهٖ بِصَوْتٍ

پھر فرمایا خدا تعالی نے نہیں چہویا انکو کسی آدمی نے پہلے اون سے اور نہ جن نے
پس برابر بیٹھیگا ساتھہ انکے پاکیزگی کے تخت پر اون آراستہ گہروں میں پس
لایا جاویگا انپر اس بی بی کو ولیمہ سے پس جب کہا ئینگے ولیمے کے طعاموں کو پلائیگا
ان کو خدا تعالی شراب پاک اور نفع پکڑینگے ساتھہ ان تازہ میووں کی جو خدا تعالی
نے دیگا ان کو ہدیوں سے اُسدن میں جو زیور اور جوڑے پس پہنائیگا اسکو خدا
پوشاک رحمان کی اور مشغول ہونگے ساتھہ بی بیوں برگزیدہ خوبصورتوں کی پوری
کرینگے اون سے حاجتیں اور خواہشیں پھر لوٹینگے طرف مجلس نفیسہ کی جو آراستہ
کی گئی ہیں ساتھہ رنگا رنگ نقشوں کی نہروں کی کناروں پر اون باغوں میں سوار
ہونگے سبز رفرفوں پر اور انپر تکیہ لگائینگے اور وہ قول خدا تعالی کا تکیہ لگائے ہوئے
سبز رفرف اور بستری نفیس اور خوبصورت پر پس جب فرمایا خدا تعالی نے کسی چیز
کو اچھا پس کیا باقی رہا پس رفرف وہ چیز ہے کہ جب بیٹھے اوسپر تو اڑے ساتھہ
اوسکے اور جہکے مانند جہکی ہوئی چیز کے دائیں اور بائیں اور اونچا اور نیچا لذت
پکڑیگا ساتھہ یار اپنے کے پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر تو شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنا
اور حدیث میں آیا ہے یہ کہ تحقیق نہیں کوئی خدا تعالی کی خلقت سے بہت اچہا
آواز میں اسرافیل علیہ السلام سے پس جب شروع ہوتا ہے سرود کہنے میں تو بند کیجاتی
ہے سات آسمانوں کی رہنے والوں پر انکی نماز اور تسبیح پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر اور
شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنیمیں ساتھہ رنگا رنگ آوازوں کی از روئے تسبیح اور تقدیس
کے واسطے بادشاہ پاک کی نہیں باقی رہیگا بہشت میں کوئی درخت مگر ہو لدار ہوجائیگا
اور نہیں باقی رہیگا کوئی پردہ اور نہ کوئی دروازہ مگر کہل جائیگا اور نہیں باقی
رہیگا کوئی حلقہ دروازے کا مگر آواز کریگا ساتھہ رنگا رنگ آوازوں اپنے کے اور نہیں باقی
رہیگا کوئی جنگل سونے اور چاندی کے جنگلوں سے مگر واقع ہوگی آواز چلنے کی انکے
نیستانوں میں پس آواز کرینگے وہ نیستان ساتھہ رنگا رنگ آوازوں کی پس نہ باقی رہیگی
کوئی لونڈی حور عین کی لونڈیوں سے مگر سرود کریگی ساتھہ سرودوں اپنے کے اور پرندے
ساتھہ آوازوں اپنے کے پس وحی کریگا خدا عز و جل طرف فرشتوں کی یہ کہ جواب دو تم
انکو اور سناؤ تم میرے بندوں کو جنہوں نے نگاہ رکہی تھی کان اپنے شیطان کی مزماروں سے
پس فرشتے جواب دینگے ساتھہ الحان اور آوازوں روحانی کے پس ملینگی آپسمیں
آوازیں پس ہوجائیگی ایک آواز پھر فرمائیگا خدا تعالے کھڑا ہو لے
داؤد پاس پاوے عرش میرے کے پس بزرگی بیان کر میری
پس آگے ہوگا داؤد خدا تعالی کی بزرگی بیان کرنیمیں

يغمر الاصوات ويجليها وتتضاعف اللذة واهل الخيام
على تلك الرفارف تهوي بهم وقد حفت بهم افانين
اللذات والاغاني فذلك قوله عز وجل فهم في روضة
يحبرون قال يحيى ابن كثير الروضة اللذة والسماع
فبينما هم على لذاتهم وسرورهم اذا انفتح لهم باب الملك
القدوس من جنة عدن نادت اصوات صفوف
الروحانيين من باب جنة عدن بتماجيد الماجد الكريم
تكسر الكريم الى درجات الجنان وثارت ريح عدنية
بالوان الطيب والروح والنسيم وهو نسيم القربة و
سطع على اثر ذلك نور فاشرقت منه رياضهم
وخيامهم وشواطي انهارهم وامتلا كل شيء منهم
نورا ثم ناداهم الجليل جل جلاله من فوق رؤسهم
السلام عليكم احبائي واوليائي واصفيائي يا اهل
الجنة كيف وجدتم متنزهكم هذا يومكم بدل
نيروز اعدائي طلبوا يوما من الدنيا ليجددوا على
انفسهم النعمة التي قدروها على انفسهم لخبثهم و
شقائهم فلم ينالوا ما طلبوا من اللذة وخسروا في جنة
ما طلبوا في العاجل ولم يصبروا حتى ينالوا هذا الذي
اعددت في الآجل لاهل طاعتي فاعرضتم عما اليه
اقبلوا وامتنعتم مما فيه تنافس اهل الدنيا فاليوم
يذوقون وبال ما تنافسوا فيه وشيكا ما انقطع
به ما طلبوا من اللذة والنهمة في دار فناء وصاروا
الى الذل والهوان وجزيتم بما صبرتم جنة وحريرا و
متنزها وسلاما وهذا يوم نيروزكم وهذا يوم
زيارتكم في داري في جنة عدن وطالما رايتكم
في ايام الدنيا في مثل ذلك اليوم مشتغلين بعبادتي
وطاعتي والمترفون في لهوهم ولعبهم سكارى
حيارى عصاة متمردين يتنعمون بحطام الدنيا و
يفرحون بتبدا ولها بينهم وانتم تراقبون جلالي و

ساتھ ایسی آواز کی جو ڈھانپ لیگی آوازوں کو اور آراستہ کریگی انکو اور دگنی ہوگی
لذت اور خیمے والی ان رفرفوں پر جھکینگے ساتھ ان کے اور تحقیق گھیر لینگی انکو رنگارنگ
لذتیں اور سرود پس یہی قول خدائی عز وجل کا پس وہ باغ میں بناؤ کیئے جاینگے
انمیں کہا یحیے بن کثیر نے روضہ لذت ہے اور سرود پس ایسے حال میں وہ اپنی لذتوں
اور خوشبوؤں پر ہونگے کہ ناگاہ کھل جائیگا واسطے ان کے دروازہ بادشاہ پاک کا
بہشت عدن سے پس بلند ہونگی آوازیں روحانیوں کی جنت عدن کے دروازہ سے ساتھ
بزرگیوں خدائے کریم کی بہشتوں کے درجوں تک اور اوڑیگی بو بہشت عدن والی کی
ساتھ رنگارنگ خوشبوئی اور خوشی اور ہوائے خوش کی اور وہ ہوا ہے خدا تعالی
کی نزدیکی کی اور چڑھیگا اسکے پیچھے پر نور پس روشن ہوجاینگے اسسے انکے باغ
اور انکے خیمے اور انکی نہروں کے کنارے اور بھر جائے گی ہر چیز ان سے نور سے
پھر ندا کریگا انکو خدا تعالی بزرگ ان کی سروں کی اوپر سے سلام ہوے تمپر ای دوستو
اور میرے ولیو اور میرے برگزیدو ای بہشت والو کس طرح پایا تمنے اپنی تماشا
گاہ کو یہ دن تمہارا ہے بدلے میرے دشمنوں کے نیروز طلب کیا انہوں
نے ایک دن دنیا سے تا کہ نئے کریں اپنی نفسوں پر وہ نعمت جو مقدر کیا تھا
انہوں نے اس نعمت کو اپنی جانوں پر واسطے اپنی پلیدی اور بدبختی کے پس
نہ پہنچے اسکو جو طلب کیا تھا لذت سے اور ٹوٹا پایا انہوں نے اسکے مقابل میں جو طلب کیا
انہوں نے نہ صبر کیا انہوں نے یہانتک کہ پہنچیں اس چیز کو جو تیار کی میںنے آخرت میں
واسطے اپنے فرمانبرداروں کی پس منہ پھیرا تمنے اس سے جو طرف اسکے متوجہ ہوئے یہ
اور باز رہے تم اس چیز سے جو بیچ اسکے رغبت کی دنیا والوں نے پس آج کو دن چکھینگے عذاب
اس چیز کا جو رغبت کی تھی انہوں نے اسمیں اور قریب ہے وہ چیز کہ منقطع ہوگی ساتھ
اسکے وہ چیز جو طلب کی تھی انہوں نے لذت اور شہوت سے فنا کی گھر میں اور ہوگئے
طرف خواری اور رسوائی کی اور جزا دیے گئے تم بدلے اس چیز کے کہ صبر کیا تھا تم نے
بہشت اور ریشم اور تماشا گاہ اور سلام اور یہ دن تمہارا نیروز ہے اور تمہاری تماشا
گاہ اور یہ دن ہے تمہاری زیارت کا میرے گھر میں بہشت عدن میں اور لمبی ہوئی
مدت کہ میں نے دیکھا تمکو دنیا کے دنوں میں اس دن کی مانند میں مشغول ہوئے میں ساتھ
میری عبادت کی اور فرمانبرداری کی اور گردن کش لوگ اپنی کھیل اور بازی میں
تھے مست حیران گنہگار سرکش خوشی کرتے تھے ساتھ اسباب دنیا کے اور خوشحال
ہوتے ہیں ان کو ہاتھ میں کرکے آپسمیں اور تم حفاظت کرتے ہو
میری بزرگی کی

وَتَحْفَظُوْنَ حُدُوْدِیْ وَتَرْعَوْنَ عَهْدِیْ وَتُشْفِقُوْنَ
عَلٰی حُقُوْقِیْ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ النِّيْرَانِ فَيَفُوْرُ
لَهَبُهَا وَدُخَانُهَا وَصَرَاخُ اَهْلِهَا وَعَوِيْلُهُمْ لِيَنْظُرَ اَهْلُ
الْجِنَانِ مِنْ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ اِلٰی مَا مَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَيَزْدَادُوْا
غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا وَيَنْظُرُ اَهْلُ النَّارِ مِنْ تِلْكَ السُّجُوْنِ وَ
الْمَحَابِسِ فِیْ تِلْكَ الْاَغْلَالِ وَالْقُيُوْدِ فَيَتَحَسَّرُوْنَ عَلٰی مَا
فَاتَهُمْ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِوُجُوْهِ اَهْلِ الْجِنَانِ اِلَی اللّٰهِ وَيُنَادُوْنَهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِئُوْنَ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۔ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
فَتَجِيْشُ بِهِمُ النَّارُ فَتُفَرِّقُ جَمْعَهُمْ وَيَنْقَطِعُ نِدَآؤُهُمْ وَهُمْ
فَتَرْمِیْ بِهِمْ اِلَی الْجَزَآئِرِ فِی النَّارِ فَاِذَا اُخْرِجُوْا اِلَيْهَا دَبَّتْ
اِلَيْهِمْ عَقَارِبُ لَهَا اَنْيَابٌ كَاَمْثَالِ النَّخْلِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِمْ
سَيْلٌ مِّنْ نَّارٍ حَشْوُهٗ غَضَبُ الْجَبَّارِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُغْرِقُهُمْ
فِیْ بِحَارِ النِّيْرَانِ وَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی هٰذَا
يَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُبَارِزُوْنِیْ بِالْعَظَآئِمِ وَتَتَمَرَّدُوْنَ
عَلَیَّ بِنِعْمَتِیْ وَتَفْرَحُوْنَ فِیْ دَارِ الْاَحْزَانِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ بِمَا
تُضَاهُوْنَ مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِ طَاعَتِیْ فَقَدِ انْقَطَعَتْ
عَنْكُمْ تِلْكَ اللَّذَّاتُ فَذُوْقُوْا وَبَالَ مَا اٰثَرْتُمُوْهُ فَاِنَّ
اَهْلَ الْجَنَّةِ قَدْ شُغِلُوْا بِالتَّنَعُّمِ بِالْوَلَآئِمِ وَاَلْوَانِ الْفَوَاكِهِ
وَطُرَفِ الْهَدَايَا وَافْتِضَاضِ الْعَذَارٰی وَرُكُوْبِ الرَّفَارِفِ
وَالتَّلَذُّذِ بِالْاَغَانِیْ وَاَلْوَانِ السَّمَاعِ وَسَلَامِیْ عَلَيْهِمْ
وَاِقْبَالِیْ بِالْبِرِّ وَاللُّطْفِ اِلَيْهِمْ وَالْمَزِيْدِ مَا يَسْتَفْرِغُ
نِعَمَهُمْ لِيَهْنَئُوْا بِنَعِيْمِهِمْ وَيَزْدَادُوا لَذَّةً عَلٰی لَذَّتِهِمْ
فَيَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هٰذَا لَكُمْ بَدَلُ يَوْمِ اَعْدَآئِیَ الَّذِيْنَ
تَبَاشَرُوْا وَاَهْدَوْا اِلٰی مُلُوْكِهِمْ وَقَبِلُوْا هَدَايَاهُمْ

اور نگاہ رکھتے ہو میری حدوں کو اور رعایت کرتے ہو میری عہد کی اور ڈرتے ہو
میری حقوق سے اور کھولا جاویگا ان کے لیئے ایک دروازہ دوزخ کی دروازوں
سے پس سخت ہوگی اسکی بھڑک اور اسکا دہواں اور اسکی رہنے والوں کی فریاد اور
انکا رونا تاکہ دیکھیں بہشت والے ان مجلسوں سے طرف اس چیز کے جو احسان کیا ہے
خدا نے ساتھ انکے اُن پر پس زیادہ ہوگی بہشت والوں کو رشک اور خوشی میں اور دیکھینگے
دوزخ والے ان قیدخانوں اور بندیخانوں سے ان طوقوں سے اور بیڑیوں میں پس
حسرت کرینگے اوپر جو اُن سے فوت ہوگئی پس فریاد چاہینگے ساتھ منہ بہشت والوں کے
طرف خدا کے اور پکارینگے ان کو ان کے نام لیکر پس فرمائیگا خدا تعالی جو بہت برکت والا
ہے نام اسکا تحقیق بہشت والے آج ایک کام میں ہیں خوشحال وہ انکی بیبیاں
سایہ میں ہیں تختوں پر تکیہ لگانے والے واسطے ان کے اسمیں میوہ ہے اور واسطے اُن کے جو
چاہینگے انپر سلام ہے کہا گیا پروردگار مہربان کیجانب سے اور جدا ہو جاؤ تم آج اے
گنہگارو کیا میں نے نہیں عہد کیا تہا تمکو اے آدم کے بیٹو یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان
کی تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے رستہ سیدھا پس جوش
کریگی ان کے واسطے آگ پس جدا کردیگی انکی جماعت اور بند ہو جاویگی انکی پکار پس ڈالا
جائیگا ان کو جزیروں کیطرف آگ میں پس جب نکلینگے طرف اسکے تو چلینگے طرف انکی
بچھو جو واسطے ان کے ڈنگ میں مانند درخت کھجور کے پھر آویگا انپر سیل آگ سے جو بہری
اسکی غصہ سے خدا کا پس اٹھائیگا ان کو پس غرق کریگا ان کو دوزخ کی دریاؤں میں
اور پکاریگا پکارنے والا خدا تعالی کیطرف سے یہ ہے تمہارا وہ دن جسمیں تم میرا مقابلہ
کرتے تھے ساتھ بڑی جنگوں کے اور سرکشی کرتے تھے مجھپر ساتھ نعمتوں میری کے
اور خوش ہوتے تھے غموں اور عبادت کے گھر میں ساتھ اس چیز کے جو مشابہت کرتے تھے
تم ساتھ اسکے اس چیز کی جو تیار کی ہے میں نے واسطے اپنے فرمانبرداروں کے پس تحقیق
کاٹی گئیں وہ لذتیں پس چکھو تم عذاب اس چیز کا جو اختیار کی تم نے اسکو پس تحقیق
بہشت والے مشغول ہوئے ہیں تم سے ساتھ خوشی کرنے کے ساتھ ولیمے کی طعاموں اور
رنگارنگ میووں اور تازہ ہدیوں اور بکارت توڑنے بکروں اور سوار تختوں اور
ساتھ لذت پکڑنے کے ساتھ سرودوں اور رنگارنگ خوش آوازوں کے اور سلام میرا
انپر ہے اور متوجہ ہونا میرا ساتھ بھلائی اور مہربانی کے طرف انکی اور ساتھ زیادتی
کے ختم نہ ہوگی انکی نعمتیں تاکہ خوشحال ہوویں ساتھ نعمتوں اپنی کے اور زیادہ ہو
لذت انکی لذت پر پس اے بہشت والو یہ دن تمہاری لیئے ہے بدلے دن میری دشمنوں کے جو ایک
دوسری کو بشارت دیتے تھے اور ہدیہ بھیجتے تھے طرف اپنے بادشاہوں کی اور قبول کرتے
تھے انکے ہدیے

اور وہ جو عزت میں ہیں اور وہ طلب کرنیوالا ہے اس چیز کا طرف منازل عالیہ اور مقامات شریفہ کے اور یقیناً جان کہ تو اللہ تعالی کا بندہ اور غلام اور اسکا ظاہری مال (ملک) حقیقی کا مال ہے بندہ خدا سے کسی چیز کا مستحق نہیں ہے

وَاَنتُمُ الفَائِزُونَ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِرَسُولِ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ قَدْ حُبِّبَ اِلَيَّ الصَّوْتُ الحَسَنُ
فِي الجَنَّةِ صَوْتٌ حَسَنٌ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُوحِي اِلَى شَجَرَةٍ فِي الجَنَّةِ
اَنْ اَسْمِعِي عِبَادِيَ الَّذِينَ اشْتَغَلُوا بِعِبَادَتِي وَذِكْرِي عَنْ
عَزْفِ البَرَابِطِ وَالمَزَامِيرِ فَتَرْفَعُ بِصَوْتٍ لَمْ تَسْمَعِ الخَلَائِقُ
بِمِثْلِهِ مِنْ تَسْبِيحِ الرَّبِّ وَتَقْدِيسِهِ وَعَنْ اَبِي قِلَابَةَ رض
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الجَنَّةِ مِنْ لَيْلٍ قَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُهَيِّجُكَ عَلَى هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ اللهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَذْكُرُ فِي الكِتٰبِ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
فَقُلْتُ اللَّيْلُ بَيْنَ البُكْرَةِ وَالعَشِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُنَاكَ لَيْلٌ اِنَّمَا هُوَ ضَوْءٌ وَّنُورٌ
يَرُدُّ الغُدُوُّ عَلَى الرَّوَاحِ وَالرَّوَاحُ عَلَى الغُدُوِّ وَيَاْتِيهِمْ
طُرَفُ الهَدَايَا مِنَ اللهِ لِمَوَاقِيتِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي كَانُوا
يُصَلُّونَهَا فِي الدُّنْيَا وَتُسَلِّمُ عَلَيْهِمُ المَلٰئِكَةُ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ
يَكُونَ لَهُ حَظٌّ فِي هٰذَا العَيْشِ اللَّذِيذِ الدَّائِمِ فَعَلَيْهِ بِحِفْظِ
حُدُودِ شُرُوطِ التَّقْوٰى وَهِيَ مَذْكُورَةٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَيْسَ البِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ البِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَاليَوْمِ الاٰخِرِ وَالمَلٰئِكَةِ وَ
الكِتٰبِ وَالنَّبِيِّينَ وَاٰتَى المَالَ عَلٰى حُبِّهِ ذَوِي القُرْبٰى
وَاليَتٰمٰى وَالمَسٰكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عَاهَدُوا وَالصّٰبِرِينَ فِي البَاْسَاءِ وَحِينَ البَاْسِ اُولٰئِكَ
الَّذِينَ صَدَقُوا وَاُولٰئِكَ هُمُ المُتَّقُونَ وَعَلَيْهِ بِالاِتْيَانِ
بِحُدُودِ الاِسْلَامِ وَاَجْزَائِهِ وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
اليَمَانِ رض اَنَّهُ قَالَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً الاِسْلَامُ
ثَمَانِيَةُ اَسْهُمٍ الصَّلٰوةُ سَهْمٌ وَالزَّكٰوةُ سَهْمٌ وَالصِّيَامُ سَهْمٌ
وَالحَجُّ سَهْمٌ وَالعُمْرَةُ سَهْمٌ وَالجِهَادُ سَهْمٌ وَالاَمْرُ بِالمَعْرُوفِ

اور تم مراد کو پہونچو اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے یہ کہ تحقیق اُسنے کہا کہا ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحقیق میں ایسا مرد ہوں کہ دوست کیا
گیا ہے طرف میری عبادت خوش پس کیا بہشت میں آواز خوش ہوگی فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق
البتہ اللہ تعالی وحی بھیجیگا طرف درخت کی بہشت میں یہ کہ سرود سنا تو میرے بندوں
کو جو مشغول ہوئے تھے ساتھ میری عبادت اور ذکر کے بربطوں اور مزماروں
کے آوازوں سے پس نکالیگا وہ درخت ایسی آواز کہ نہیں سنی خلقت نے مانند اسکی
پروردگار کی تسبیح اور تقدیس سے اور ابی قلابہ سے روایت ہے کہا کہا ایک مرد
نے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشت میں رات ہوگی فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھکو اسپر کہا اُسنے سنا میں نے
اللہ عز و جل سے جو ذکر کرتا ہے اپنی کتاب میں اور واسطے اُن کے رزق ہوگا
بہشت میں صبح اور شام پس کہا میں نے رات صبح اور شام کے درمیان میں
ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے وہاں رات سوا اسکے نہیں
وہ روشنی ہے اور نور جو لاتا ہے صبح کو شام پر اور شام کو صبح پر اور آوینگے انکے
پاس تازہ ہدیئے خدا تعالی کیطرف سے نمازوں کے وقتوں میں جو پڑھتے تھے اُنکو دنیا
میں اور سلام کرینگے اُنپر فرشتے پس جو شخص یہ ارادہ کرے کہ ہووے واسطے اوسکے
حصہ اس عیش لذت والی ہمیشہ میں پس وہ لازم پکڑے نگاہ رکھنا پرہیزگاری
کی شرطوں کی حدوں کا اور وہ ذکر کی گئیں ہیں خدائے غالب اور بزرگ کی
قول میں نہیں ہے نیکی یہ کہ پھیرو تم منہوں اپنوں کو طرف مشرق اور مغرب کے و لیکن
نیکی اُس شخص کی ہے جو ایمان لایا ساتھ خدا تعالی اور دن قیامت کے اور فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں کے اور دیا مال کو اُسکی محبت پر صاحب قرابت اور یتیموں
اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور قائم
کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور پورا کرنیوالے اپنے عہدوں کو جب عہد کرتے ہیں اور صبر کرنیوالے
سختیوں اور نقصانوں میں اور وقت ڈر کے جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ ہیں
پرہیزگار اور لازم پکڑیں اسلام کی حدیں اور ارکان بجالانیکو اور روایت کی گئی ہے
حذیفہ بن یمان سے یہ کہ تحقیق اُسنے کہا بیچ تفسیر قول خدا تعالی عز و جل کے اے
ایمان والو داخل ہو تم اسلام میں پوری طرح اسلام کے آٹھ حصے ہیں نماز ایک
حصہ ہے اور زکوٰۃ ایک حصہ ہے اور روزہ ایک حصہ ہے اور حج ایک
حصہ ہے اور عمرہ حصہ ہے اور جہاد حصہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا حصہ ہے

سَہْمٌ وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ سَہْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَہْمَ لَہٗ

وَعَنْ عَاصِمٍ یَعْنِی الْاَحْوَلَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَثَلُ الْاِسْلَامِ کَمَثَلِ الشَّجَرَۃِ الثَّابِتَۃِ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ اَصْلُہَا وَالصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ فُرُوْعُہَا وَصِیَامُ رَمَضَانَ لِحَاؤُہَا وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ جَنَاہَا وَالْوُضُوْءُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ شِرْبُہَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَصِلَۃُ الرَّحِمِ غُصُوْنُہَا وَالْکَفُّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَقُہَا وَالْاَعْمَالُ الصَّالِحَۃُ ثَمَرُہَا وَذِکْرُ اللّٰہِ عُرُوْقُہَا ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا لَا تَحْسُنُ الشَّجَرَۃُ وَلَا تَصْلُحُ اِلَّا بِالْوَرَقِ الْاَخْضَرِ کَذٰلِکَ لَا یَصْلُحُ الْاِسْلَامُ اِلَّا بِالْکَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ

فَصْلٌ فِیْ صِفَۃِ النَّارِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَہْلِہَا فِیْہَا وَصِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِاَہْلِہَا فِیْہَا

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وَاجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ غَشِیَتْہُمْ ظُلْمَۃٌ سَوْدَاءُ لَا یَنْظُرُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا مِنْ شِدَّۃِ الظُّلْمَۃِ وَالْخَلَائِقُ قِیَامٌ عَلٰی صُدُوْرِ اَقْدَامِہِمْ وَبَیْنَہُمْ وَبَیْنَ رَبِّہِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ فَبَیْنَمَا ہُمْ کَذٰلِکَ اِذَا تَجَلَّی الْخَالِقُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِلْمَلٰئِکَۃِ فَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّہَا وَانْجَلَتِ الظُّلْمَۃُ وَغَشِیَ الْخَلَائِقَ کُلَّہُمْ نُوْرُ رَبِّہِمْ وَالْمَلٰئِکَۃُ حَافُّوْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیُقَدِّسُوْنَ قَالَ فَبَیْنَمَا الْخَلَائِقُ قِیَامٌ کُلُّہُمْ صُفُوْفًا کُلُّ اُمَّۃٍ قَائِمَۃٌ فِیْ نَاحِیَۃٍ اِذْ اُتِیَ بِالصُّحُفِ وَالْمِیْزَانِ وَوُضِعَتِ الصُّحُفُ وَعُلِّقَ الْمِیْزَانُ بِیَدِ مَلَکٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ یَرْفَعُہٗ مَرَّۃً وَیَخْفِضُہٗ مَرَّۃً اُخْرٰی قَالَ فَبَیْنَمَا ہُمْ کَذٰلِکَ اِذْ کُشِفَ الْغِطَاءُ عَنِ الْجَنَّۃِ فَاُزْلِفَتْ فَہَبَّتْ مِنْہَا رِیْحٌ فَوَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ عَرْفَہَا کَالْمِسْکِ وَبَیْنَہُمْ وَبَیْنَہَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ ثُمَّ کُشِفَ الْغِطَاءُ مِنْ جَہَنَّمَ فَہَبَّتْ مِنْہَا رِیْحٌ مَعَ دُخَانٍ شَدِیْدٍ

اور برائی سے منع کرنا حصہ ہے اور تحقیق ٹوٹا پایا اوس شخص نے جسکا نہیں کوئی حصہ اور روایت ہے عاصم احول سے اونے انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا مثال اسلام کے مثال درخت مضبوط کی سی ہے خدا کی ساتھ ایمان لانا اسکی جڑہ ہے اور پانچ نمازیں اوسکی شاخیں ہیں اور رمضان کی روزی اسکی چھال ہے اور حج اور عمرہ اوسکا میوہ ہے چنا ہوا اور وضو اور غسل کرنا جنابت سے حصہ ہے اوسکو پانی کا اور ماباپ کی فرمانبرداری اور پیوند رحم کا اوسکی ٹہنیاں ہیں اور اللہ عزوجل کی حراموں سے باز رہنا اوسکی پتے ہیں اور اعمال نیک اسکا میوہ ہے اور خدا کی یاد اوسکی جڑیں ہیں پہر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ نہیں اچھا ہوتا درخت اور نہیں صلاحیت رکہتا مگر ساتھ پتوں سبز کے اسیطرح نہیں صلاحیت رکہتا اسلام مگر ساتھ باز رہنے کے خدا کی حراموں سے اور ساتھ اعمال نیک کے

فصل۔ بیان میں دوزخ اور اس چیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی نے واسطے اوسکے رہنے والوں کی اسمیں اور بیان میں بہشت اور اس چیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی نے واسطے اسکے رہنے والوں کے بیچ اوسکے ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا قیامت کا دن اور اکٹھے ہونگے لوگ ایسے دن میں جو نہیں شک اسمیں بیچ ایک میدان کے ڈھانپے گا انکو سایہ کالا نہ دیکھیگا بعض انکا بعض کو بسبب سخت اندھیرے کے اور لوگ کہڑے ہونگے اپنے قدموں پر اور درمیان اونکے اور درمیان انکے پروردگار عزوجل کے راستہ ستر برس کا ہوگا فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسیحالت میں وہ اسیطرح ہونگے کہ ناگاہ تجلی کریگا پیدا کرنیوالا جو برکت والا ہے بلند واسطے فرشتوں کے پس روشن ہو جائیگی زمین ساتھ روشنی پروردگار اپنے کی اور دور ہو جائیگا اندھیرا پس ڈھانپ لیگا سب لوگوں کو نور انکے پروردگار کا اور فرشتے گھیرنے والے ہونگے عرش کے گرد پاکی بیان کرینگے ساتھ صفت پروردگار اپنے کے اور اوسکی تقدیس کرینگے فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسحالت میں سب لوگ کہڑے ہونگے صفیں باندہ کر ہر امت کہڑی ہوگی ایک کونہ میں کہ ناگاہ لائے جاوینگے صحیفے اور ترازو اور رکہے جاوینگے اعمال نامے اور لٹکائی جائیگی ترازو ہاتھ میں فرشتہ کے فرشتوں میں سے اوٹھاویگا اسکو ایک مرتبہ اور نیچے کرے گا اسکو دوسری مرتبہ فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسحالت میں وہ اسیطرح ہونگے کہ دور کیا جاویگا پردہ بہشت سے پس نزدیک کیا وے گی پس چلیگی اوس سے ہوا پس پاوینگے مسلمان اوسکی خوشبو مانند مشک کی اور درمیان بہشت کے راستہ ہوگا پانسو برس کا پہر دور کیا جاویگا پردہ دوزخ سے پس چلیگی اوس سے ہوا ساتھ دہوئیں سخت کے

فوجد المجرمون عرفها وبينهم وبينها مسيرة خمس مائة عام
ثم تجيء بها تقاد موثقة بسلسلة عظيمة عليها تسعة
عشر خازنا من الملئكة مع كل خازن منهم سبعون الف
ملك اعوان له يقودها كل خازن منهم مع اعوانه و
سائر الخزان مع اعوانهم يمشون عن يمينها وشمالها و
ورائها بيد كل ملك منهم مقمعة من حديد يسبقون بها
فتمشي ولها زفير وشهيق ووعث وظلمة ودخان ونقعة
ولهب عال من شدة غضبها على اهلها فينصبونها بين
الجنة والموقف فترفع طرفها فتنظر الى الخلائق ثم
تجمح اليهم لتاكلهم فيحبسونها خزنتها بسلاسلها
فلو تركت لاتت على كل مؤمن وكافر فلما رات انها
قد حبست عن الخلائق فارت فورا شديدا تكاد
تميز من الغيظ ثم شهقت الثانية فتسمع الخلائق صوت تغيظ
اسنانها فارتعدت عند ذلك الافئدة وانخلعت القلوب
وطارت الافئدة وشخصت الابصار وبلغت القلوب
الحناجر قال قائل يا نبي الله صفها لنا قال صلى الله عليه
وسلم نعم مثل هذه الارض عظما سبعون جزءا من بعد
سواد مظلمة لها سبعة رؤس لكل راس منها ثلثون بابا
طول كل باب منها مسيرة ثلث ليال وشفتها العليا تضرب
منخرها والشفة السفلى تسحبها وفي كل منخر من مناخرها
وثاق وسلسلة عظيمة يمسكها سبعون الف ملك غلاظ
شداد كالحة انيابهم اعينهم كالجمر والوانهم كلهب النار
يفور من مناخرهم لهب ودخان عال مستعدين لامر
الجبار تبارك وتعالى قال ثم تستاذن جهنم ربها عز
وجل في السجود له فياذن لها في السجود فتسجد ما شاء
الله قال ثم يقول لها الجبار عز وجل ارفعي راسك
فترفع راسها فتقول الحمد لله الذي جعلني انتقم
بي ممن عصاه ولم يجعل شيئا من خلقه ينتقم به مني
قال ثم تقول بلسان طلق ذلق سلق الحمد لله ما شاء

پس پاوینگے گنہگار بوا اوسکی اور درمیان اونکی اندر درمیان اسکی پانچسو برس کا راستہ
ہوگا پہر لائی جاویگی دوزخ ایسے حالمیں کہ کھینچی جاویگی باندہی ہوئی ساتہہ زنجیر بڑی
کے دوزخ پر انیس موکل ہونگے فرشتوں سے ساتہہ ہر موکل اون سے ستر ہزار فرشتے
ہونگے مددگار اوسکے پس کھینچیگا اوسکو ہر چوکیدار ان سے اپنے مددگاروں
کے اور باقی چوکیدار ساتہہ اپنے مددگاروں کے چلینگے اوسکے دہنی اور بائیں
اور اسکے پیچھے ہر ایک فرشتہ کے ہاتہہ میں آہن کا گرز ہوگا لوہے سے فریاد کرینگے
ساتہہ اوسکے پس روانہ ہوگی اور واسطے اوسکے آواز ہوگی مانند پہلی آواز گدہے
کی اور سختی اور اندہیرا اور دہواں اور شور بہت اور بہڑک اونچی بسبب اوسکو
سخت غصہ کہ اپنے اہل پر پس قایم کرینگے اوسکو بہشت اور کہڑا ہونے کی جگہ کے درمیان
پس اوٹہائیگی نظر اپنی پس دیکہیگی طرف لوگوں کی پہر حملہ کریگی طرف اونکی تا کہ کہا جائے
انکو پس روک رکھینگے اوسکو اوسکی چوکیدار ساتہہ اوسکی زنجیروں کو پس اگر
چہوڑ دیجاوے تو آوے ہر مومن اور کافر پر پس جبکہ دیکہا اوسنے یہ کہ تحقیق وہ روکی
گئی ہے لوگوں سے تو جوش کریگی سخت جوش کرنا کہ قریب کہ پہٹ جاوے بسبب سخت
غصہ کے پہر فریاد کریگی دوسری فریاد پس سنینگے لوگ آواز اوسکے دانتوں ملنیکی
پس کانپ جاوینگے اسوقت دل اور نکل پڑینگے دل اور اڑ جاوینگے دل اور
تیرہ ہو جاوینگی آنکہیں اور پہونچ جاوینگے دل گلوں تک کہا کسی کہنے والی
نے اے پیغمبر خدا بیان فرمائیے دوزخ کا فرمایا آپنے ہاں وہ مانند اس مین کی ہے
بڑائی میں ستر حصہ ہے دوری سے کالی ہے سیاہ واسطے اسکے سات سر ہیں
واسطے ہر سر کے تیس دروازے ہیں لنبائی ہر دروازہ کی ان دروازوں سے
رستہ ہے تین رات کا اور اوسکا اوپر کا ہونٹ پہونچتا ہے اسکی ناک کی سوراخ کو اور
نیچے والا ہونٹ گہسیٹتی ہے اوسکو اور ہر سوراخ میں اسکی ناک کے سوراخوں سے
ہے اور زنجیر بڑا بند کرتے ہیں اسکو ستر ہزار فرشتے تند خو زبر دست باہر نکلے ہوئے
ان کے دانت ان کی آنکہیں مانند انگاروں کے اور انکے رنگ مانند شعلے آگ کے جوش
مارتا ہے ان کی ناکوں کے سوراخوں سے شعلہ اور دہواں اونچا تیار ہیں واسطے
حکم خدائے زبردست تبارک و تعالی کے فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسوقت اجازت مانگیگی
دوزخ اپنے پروردگار عز و جل سے اسکو سجدہ کرنیکی پس خدا اجازت دیگا اسکو سجدہ کرنیکی جتنی
مدت کہ چاہا خدا نے فرمایا پیغمبر خدا نے پہر فرمائیگا اسکو خدائے زبردست عز و جل کہ اٹہا سر اپنا
فرمایا پیغمبر خدا نے پس اٹہاویگی سر اپنا پس کہیگی سب تعریف خدا کو لیئے جسنے مجہکو ایسا بنایا
کہ انتقام لیتا ہے ساتہہ میرے اپنے نافرمانوں سے اور نہیں کیا کسی چیز کو اپنی مخلوق سے کہ انتقام لیوے ساتہہ

اللهُ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْدِ بِصَوْتٍ لَهَا جَهِيْرٍ ثُمَّ تَزْفِرُ زَفْرَةً
فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ شَهِدَ
الْمَوْقِفَ اِلَّا جَثٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ تَزْفِرُ الثَّانِيَةَ فَلَا يَبْقٰى قَطْرَةٌ
فِيْ عَيْنِ اَحَدٍ اِلَّا بَدَرَتْ ثُمَّ تَزْفِرُ الثَّالِثَةَ فَلَوْ كَانَ لِكُلِّ
اٰدَمِيٍّ اَوْ جِنِّيٍّ عَمَلُ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ نَبِيًّا لَوَاقَعُوْهَا ثُمَّ
تَزْفِرُ الرَّابِعَةَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا انْقَطَعَ كَلَامُهٗ غَيْرَ اَنَّ
جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَخَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَعَلِّقُوْنَ
بِالْعَرْشِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ لَا اَسْئَلُكَ
غَيْرَهَا قَالَ ثُمَّ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ عِظَمُ كُلِّ
شَرَرَةٍ كَالسَّحَابَةِ الْعَظِيْمَةِ الطَّالِعَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَيَقَعُ ذٰلِكَ
الشَّرَرُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ قَالَ ثُمَّ يُنْصَبُ الصِّرَاطُ عَلَيْهَا
فِيْهَا سَبْعُمِائَةِ قَنْطَرَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ قَنْطَرَتَيْنِ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
عَامًا وَقِيْلَ سَبْعُ قَنَاطِرَ وَعَرْضُ الصِّرَاطِ مِنَ الطَّبَقَةِ
الْاُوْلٰى اِلَى الطَّبَقَةِ الثَّانِيَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ
الثَّانِيَةِ اِلَى الثَّالِثَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ الثَّالِثَةِ
اِلَى الرَّابِعَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ الرَّابِعَةِ اِلَى الْخَامِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ
الْخَامِسَةِ اِلَى السَّادِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ السَّادِسَةِ اِلَى السَّابِعَةِ
كَذٰلِكَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَهِيَ اَعْرَضُهُنَّ وَاَشَدُّهُنَّ
حَرًّا وَاَبْعَدُهُنَّ قَعْرًا وَاَكْثَرُهُنَّ اَلْوَانًا وَاَكْبَرُهُنَّ جَمْرًا
بِسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَاَمَّا الطَّبَقَةُ الدُّنْيَا فَقَدْ جَاوَزَهَا
الصِّرَاطُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ وَّكُلُّ
طَبَقَةٍ اَشَدُّ حَرًّا وَاَكْبَرُ جَمْرًا وَّاَكْثَرُ اَلْوَانِ الْعَذَابِ
مِنَ الَّتِيْ فَوْقَهَا بِسَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ بُحُوْرٌ وَّاَنْهَارٌ
وَّجِبَالٌ وَّشَجَرٌ طُوْلُ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةُ
سَبْعِيْنَ اَلْفِ عَامٍ وَّفِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ جَبَلًا
وَفِيْ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ وَفِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ
مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ ضَرِيْعٍ لِكُلِّ شَجَرَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ
شُعْبَةً عَلٰى كُلِّ شُعْبَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ حَيَّةً وَّسَبْعُوْنَ
عَقْرَبًا طُوْلُ كُلِّ حَيَّةٍ مِّنْهَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ فَاَمَّا الْعَقَارِبُ

اس تعریف سے ساتھ اپنی آواز بلند کے پھر فریاد کریگی فریاد کرنی کہ پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہوئی ہیں موقف
میں مگر بیٹھ جاوینگے اپنے زانو پر پھر فریاد کریگی دوسری دفعہ پس نہ باقی رہیگا کوئی قطرہ
کسی کی آنکھ میں مگر نکل پڑیگا پھر فریاد کرے گی تیسری دفعہ پھر اگر ہووے واسطے ہر
آدمی اور جن کے عمل بہتر پیغمبروں کا تو البتہ گر پڑینگے ہمیں پھر فریاد کریگی چوتھی دفعہ
پس نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر کاٹی گئی ہے کلام اسکی مگر یہ کہ تحقیق جبرئیل اور
میکائیل اور ابرہیم علیہ السلام پکڑنے والے ہونگے عرش کو ہر ایک ان سے کہیگا
بچا تو جان میری ہی تجھسے نہیں چاہتا سوا اسکے فرمایا پیغمبر خدا نے پھر ڈالیگی
چنگاڑیاں مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی بڑائی چنگاڑی کی مانند بڑی بادل کو جو چڑھنے
والا ہے مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاڑیاں خلقت کے سروں پر فرمایا پیغمبر خدا نے
پھر قایم کیجائے گی پلصراط دوزخ پر پس تیار کیجائیگی واسطے اسکے سات سو پل درمیان
ہر پل کے ان پلوں سے ستر برس ہونگے اور کہا گیا ہے کہ سات پل اور چوڑائی
پلصراط کی پہلے طبقہ سے دوسرے طبقہ تک رستہ ہے پانچسو برس کا اور دوسرے طبقہ سے
تیسرے طبقہ تک رستہ ہے پانچسو برس کا اور تیسرے سے چوتھے تک مانند
اسکی اور چوتھے سے پانچویں تک مانند اسکی اور پانچویں سے چھٹے تک
مانند اسکے اور چھٹے سے ساتویں تک اسیطرح رستہ پانچسو برس کا اور
یہ ساتواں طبقہ بہت فراخ ہے ان سے اور بہت سخت ہے ان سے
گرمی میں اور بہت دور ہے ان سے گہراؤ میں اور بہت زیادہ ہے ان سے
رنگت میں اور بہت بڑا ہے ان سے انگاروں سے ستر حصے اور لیکن طبقہ
نزدیک والا پس تحقیق تجاوز کر گئی ہے پلصراط اسکی داہنی اور بائیں بلندی میں
تین میل کے رستہ تک پس ہر طبقہ بہت سخت ہے از روئے
گرمی کے اور بہت بڑا ہے از روئے انگارے کے اور بہت
بڑا ہے قسم قسم کے عذاب میں اس طبقہ سے جو اسکے اوپر ہے
ستر حصے ہر طبقہ میں دریا ہیں اور نہریں اور پہاڑ اور درخت لنبائی ہر پہاڑ
کی بلندی میں رستہ ہے ستر ہزار برس کا اور ہر طبقہ میں ان سے ستر پہاڑ ہیں
اور ہر پہاڑ میں ستر ہزار درے ہیں اور ہر درہ میں ان سے ستر ہزار درخت
ہیں جھاڑ کانٹے کے واسطے ہر درخت کی ان سے ستر شاخیں ہیں اور ہر
شاخ پر ان سے ستر سانپ ہیں اور ستر بچھو لنبائی ہر سانپ کی ان سے رستہ
ہے تین میل کا پس لیکن بچھو

كَالْبَخَاتِي الْعِظَامِ عَلَى كُلِّ شَجَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ ثَمَرَةٍ فِي كُلِّ ثَمَرَةٍ رَأْسُ شَيْطَانٍ فِي جَوْفِ كُلِّ ثَمَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُونَ دُوْدَةً طُولُ كُلِّ دُوْدَةٍ مِنْهَا غَلْوَةٌ وَمِنْهَا ثَمَرٌ لَيْسَ فِيهِ دُوْدٌ وَلَكِنْ فِيهِ شَوْكٌ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا سَبْعُونَ وَادِيًا قَعْرُ كُلِّ وَادٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا وَلِكُلِّ وَادٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ شُعْبَةٍ فِي كُلِّ شُعْبَةٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَغَارَةٍ وَفِي كُلِّ مَغَارَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ شِقٍّ كُلُّ شِقٍّ مِنْهَا مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا فِي جَوْفِ كُلِّ شِقٍّ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ ثُعْبَانٍ فِي شِدْقِ كُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ عَقْرَبٍ لِكُلِّ عَقْرَبٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ فَقَارَةٍ فِي كُلِّ فَقَارَةٍ قُلَّةُ سُمٍّ لَا يَنْتَهِي الْكَافِرُ وَلَا الْمُنَافِقُ حَتَّى يُوَافِيَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَ فَبَيْنَمَا الْخَلَائِقُ جَاثُونَ عَلَى رُكَبِهِمْ وَجَهَنَّمُ تَخْطُرُ كَمَا يَخْطُرُ الْجَمَلُ الْمُغْتَلِمُ قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُومُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ ثُمَّ عُرِضُوا عَرْضَةً رُدَّتْ فِيهَا الْمَظَالِمُ ثُمَّ عُرِضُوا الثَّانِيَةَ فَتَجَادَلَتِ الْأَرْوَاحُ وَالْأَجْسَادُ وَظَهَرَتِ الْأَجْسَادُ عَلَى الْأَرْوَاحِ ثُمَّ عُرِضُوا عَلَى اللّٰهِ الثَّالِثَةَ فَطَارَتِ الصُّحُفُ فَوَقَعَتْ فِي أَيْدِي الْخَلْقِ فَمِنْهُمْ مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ أُوتُوا كِتَابَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ فَأُعْطُوا الْوَرَى مِنْ نُورِهِمْ وَهَنَّأَتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِكَرَامَتِهِمْ فَجَازُوا الصِّرَاطَ بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ وَدَخَلُوا جِنَانَهُمْ فَلَقِيَتْهُمْ خُزَّانُهُمْ عِنْدَ أَبْوَابِ جِنَانِهِمْ يَكْسُونَهُمْ وَمَرَاكِبَهُمْ وَبِالْحِلْيَةِ الَّتِي تَنْبَغِي لَهُمْ فَافْتَرَقُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَانْقَلَبُوا مَسْرُورِينَ إِلَى قُصُورِهِمْ فَدَخَلُوا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ فَنَظَرُوا إِلَى مَا لَا تَصِفُ أَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تُبْصِرْ أَبْصَارُهُمْ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا وَلَبِسُوا حُلِيَّهُمْ ثُمَّ اعْتَنَقُوا أَزْوَاجَهُمْ

پس مانند بختی اونٹوں بڑی کی ہیں ہر درخت پر اُن سے ستر ہزار میوہ ہے ہر میوہ پر سر ہے شیطان کا ہر میوے کے اندر ان سے ستر کیڑے ہیں لمبائی ہر کیڑے کی اُن سے مقدار مسافت تیر چلانے کے ہے اور بعضے ایسے میوے ہیں جو ان میں کیڑے نہیں ہیں و لیکن اسمیں کانٹے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق واسطے دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے واسطے ان سے ستر جنگل ہیں ہر جنگل کی گہراؤ اُن سے رستہ ہے ستر برس اور ہر جنگل کی ان سے ستر ہزار شاخ ہے۔ ہر شاخ ہیں ان سے ستر ہزار غار ہے اور ہر غار میں ستر ہزار شگاف ہے اِن سے اور ہر شگاف کا گہراؤ ستر برس کا رستہ ہے ہر شگاف کے اندر اُن سے ستر ہزار اژدہا ہیں ہر اژدہا کے مُنہہ میں ستر ہزار بچھو ہر بچھو کے واسطے اِن سے ستر ہزار مہرہ پشت ہے۔ ہر مہرہ پشت میں ایک پہاڑ ہے زہر کا نہیں پہونچیگا کافر اور نہ منافق یہانتک کہ پورا کرتا ہے اس سب کو فرمایا پیغمبر خدا نے پس درمیان وقت کہ لوگ بیٹھے ہونگے گھٹنوں پر اور دوزخ بیقرار ہوگی اور حملہ کرے گی مانند حملہ کرنے مست اونٹ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے پس پکاریگا پکارنیوالا ساتھ آواز بلند کے پس کھڑے ہونگے پیغمبر اور صدیق اور شہیدا اور نیکوکار پھر پیش کیے جاینگے لوگ ایک دفعہ پیش کرنیکو پھیری جاینگے اسمیں ظلم پھر پیش کیے جاینگے دوسری دفعہ پس آپسمیں جھگڑا کرینگے روح اور جسم اور غالب آئینگے جسم روحوں پر پھر پیش کیے جاینگے لوگ خدا تعالی پر تیسری دفعہ پس اوڑینگے صحیفے پس واقع ہونگے لوگوں کے ہاتھ میں پس بعض ان میں سے دیا جاینگا عملنامہ اپنا داہنے ہاتھ میں اور بعض وہ ہے دیا جائیگا عملنامہ اپنا اپنے بائیں ہاتھ میں اور بعض اُن سے دیا جاینگا عملنامہ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پس لیکن جو لوگ کہ دیے جاینگے عملنامے اپنے داہنے ہاتھ میں پس وہ دیئے جاینگے نور اپنے پروردگار کے نور سے اور مبارکبادی دینگے اونکو فرشتے بسبب انکی بزرگی کے پس گزرینگے پلصراط پر ساتھ رحمت پروردگار اپنے کے اور داخل ہونگے اپنے بہشتوں میں پس ملاقات کرینگے ان کی چوکیدار بہشتوں کے دروازوں پاس اُن کی پوشاکیں اور گھوڑے اور زیور اُن کے مناسب لیے ہوئے پس اپنے گھروں کیطرف جدا ہوجاینگے اور پھرینگے خوشحال اپنے محلوں کیطرف پس اپنی بی بیوں پر داخل ہونگے پس ایسی چیزیں دیکھینگے جنکی زبانیں وصف نہیں کرسکتیں اور نہیں دیکھا انکو انکی آنکھوں نے اور نہ ان کے دلوں پر انکا خیال گذرا پس کہا ئینگے اور پئینگے اور

مَا فِتْنَةُ لَهُمْ ثُمَّ حَمِدُوا خَالِقَهُمُ الَّذِي اَذْهَبَ عَنْهُمْ خَوْفَهُمْ
وَاٰمَنَهُمْ مِنْ فَزَعِهِمْ وَيَسَّرَ لَهُمْ حِسَابَهُمْ ثُمَّ شَكَرُوا اَمَا
اَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ فَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ
بِمَا تَزَوَّدُوا مِنْ دُنْيَاهُمْ كَانُوا مُوْقِنِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ مُصَدِّقِيْنَ
خَائِفِيْنَ رَاجِيْنَ رَاغِبِيْنَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَجَا النَّاجُوْنَ
وَهَلَكَ الْكَافِرُوْنَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْا كِتَابَهُمْ بِشِمَالِهِمْ
وَمِنْ وَرَاءِ ظُهُوْرِهِمْ فَاسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ وَانْقَلَبَتْ
زُرْقًا عُيُوْنُهُمْ وَوُسِمُوْا عَلَى الْخَرَاطِيْمِ وَعَظُمَتْ اَجْسَادُهُمْ
وَغَلُظَتْ جُلُوْدُهُمْ وَهَنَفُوْا بِوَيْلِهِمْ حِيْنَ نَظَرُوْا اِلَى
كِتَابِهِمْ وَعَايَنُوْا ذُنُوْبَهُمْ لَمْ تُغَادِرْ صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً
اِلَّا وَجَدُوْهَا مُثْبَتَةً فِي كُتُبِهِمْ فَهُمْ كَاسِفٌ بَالُهُمْ سَيِّءٌ
ظَنُّهُمْ شَدِيْدٌ رُعْبُهُمْ كَبِيْرٌ هَمُّهُمْ مُنَكَّسَةٌ رُؤُوْسُهُمْ
خَاشِعَةٌ اَبْصَارُهُمْ خَاضِعَةٌ رِقَابُهُمْ يُسَارِقُوْنَ النَّظَرَ
اِلٰى نَارِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ لِاَنَّهُمْ عَايَنُوْا اَمْرًا عَظِيْمًا
كَبِيْرًا مُفْظِعًا جَلِيْلًا طَامًّا مُنْكَرًا مُفْزِعًا مُرْعِبًا مُحْزِنًا
مُخْشِيًا مُهِمًّا لِلْقُلُوْبِ لِلْعُيُوْنِ مُبْكِيًا فَاَقَرُّوْا بِالْعُبُوْدِيَّةِ
لِرَبِّهِمْ وَاعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ وَكَانَ اعْتِرَافُهُمْ عَلَيْهِمْ نَارًا وَعَارًا
وَنَحْسًا وَشَقَاءً وَاِلْزَامًا وَسُحْقًا قَالَ فَبَيْنَمَا الْقَوْمُ بَيْنَ
يَدَيْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاثُوْنَ عَلٰى رُكَبِهِمْ بِذُنُوْبِهِمْ
مُعْتَرِفُوْنَ زُرْقًا اَعْيُنُهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ هَاوِيَةٌ قُلُوْبُهُمْ فَلَا
يَعْقِلُوْنَ مُرْجِفَةٌ اَوْصَالُهُمْ فَلَا يَتَكَلَّمُوْنَ مُنْقَطِعَةٌ
اَرْحَامُهُمْ فَلَا يَتَوَاصَلُوْنَ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَتَسَاءَلُوْنَ فِي اَنْفُسِهِمْ فَلَا يُجِيْبُوْنَ وَيَسْاَلُوْنَ الرَّجْعَةَ
فَلَا يُجَابُوْنَ قَدْ اَيْقَنُوْا بِمَا كَانُوْا يُكَذِّبُوْنَ فَهُمْ عِطَاشٌ
لَا يَرْوُوْنَ وَجِيَاعٌ لَا يَشْبَعُوْنَ وَعُرَاةٌ لَا يُكْتَسُوْنَ
مَغْلُوْبُوْنَ لَا يُنْصَرُوْنَ مَحْزُوْنُوْنَ مَسْلُوْبُوْنَ مَخْسُوْرُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَمَكَاسِبَهُمْ قَالَ فَبَيْنَمَا
الْقَوْمُ كَذٰلِكَ اِذْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَزَنَةَ جَهَنَّمَ اَنْ يَخْرُجُوْا

انداز مقود تک پہر صفت کرینگے اپنے پیدا کرنے والے کی جو لیگیا ان سے غم انکا اور امن
دیا انکو انکی گہبراہٹ سے اور آسان کر دیا انکا حساب پہر شکر کرینگے اس چیز کا جو
دی ہے انکو انکے پروردگار نے پس کہینگے سب تعریف خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو راہ دکہلائی
اس نعمت کی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکہلاتا ہمکو خدا پس ٹہنڈے ہونگی
انکی آنکھیں بسبب اس چیز کے کہ جو توشہ اُٹھایا تہا اُنہوں نے دنیا سے تہے یقین کرنیوالے
ایمان لانیوالے تصدیق کرنیوالے ڈرنیوالے امید رکہنیوالے رغبت کرنیوالے پس دیکہو
اُسوقت کہ خلاصی پاینگے خلاصی پانیوالے اور ہلاک ہونگے کافر اور ایسے وہ لوگ جو دئے
گئے اعمالنامے اپنے اپنے بائیں ہاتہہ میں اور پیٹہہ کے پیچہے سے پس کالے ہونگے اُن کے موئنہ
اور پہر جائینگے نیلی ہونگی انکی آنکھیں اور داغ لگائے جائینگے اپنے سینوں پر اور بڑے
ہو جائینگے ان کے جسم اور موٹے ہو جائینگے انکے چمڑے اور آواز کرینگے ساتھ
ہلاکت اپنی کے جسوقت دیکھینگے اپنے عملنامہ کیطرف اور دیکھینگے اپنے گناہوں کو نہیں
چھوڑا کسی چھوٹے کو اور بڑے کو مگر پائینگے اسکو ثابت کیا گیا اپنے عملناموں میں پس یہ
لوگ کالے ہیں ان کے دل بُرا ہے ان کا گمان سخت ہے انکا ڈر بہت ہے ان کا غم نیچے
کئے ہوئے ہیں انکے سر ڈرنے والے ہیں انکی آنکھیں نیچی ہونیوالی ہیں انکی گردنیں
چُرا تی ہیں نظر کو آگ کیطرف نہیں پہرتی انکی طرف نظر انکی کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے
امر بڑا بہت ڈرانیوالا بڑا سختی پر غالب آنیوالا غم لانیوالا گہبراہٹ میں ڈالنیوالا
ڈرانیوالا رنج دینیوالا خوار کرنیوالا دلوں کو فکر لانیوالا اور آنکہوں کو رولانیوالا پس اقرار
کرینگے ساتہہ بندگی کے واسطے پروردگار اپنے کے اور اقرار کرینگے اپنے گناہوں کا اور ہو ویگا انکا
اقرار کرنا ان پر آگ اور شرم اور غمناکی اور بدبختی اور لازم پکڑنا اپنے حجت اور غصہ فرمایا
رسول اللہ نے پس درمیان وقت کہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بیٹھنے والے ہونگے اپنے
گہٹنوں پر اپنے گناہوں کا اقرار کرنیوالے نیلی آنکھوں والے نہ دیکھنے والے گرے ہوئے
ہونگے ان کے دل پس نہ سمجھینگے کسی چیز کو کانپنے والے ہونگے انکے اعضا پس نہ کلام کرسکینگے
منقطع ہونگے ان کے رحم پس نہ پیوند کرینگے ایک دوسرے کو پس نہیں ہیں رشتے اُن کے اُسدن
اور نہ ایک دوسرے کو پوچھینگے مصیبت پہنچائے گئے انکو انکی جانوں میں پس اسکا
تدارک نہیں کر سکتے اور چاہینگے دنیا میں واپس آنا پس انکو جواب نہیں ملیگا تحقیق یقین
کیا ہے انہوں نے اس چیز کا جسکو جہٹلاتے تھے پس وہ پیاسے ہیں نہیں سیراب ہوتے
اور بہوکے ہیں نہیں سیر ہوتے اور ننگے ہیں نہیں پہنتے مغلوب ہیں نہیں مدد کئے جاتے
غمناک ہیں چھینے گئے ہیں نقصان پہنچائے گئے ہیں اپنی جانوں اور اہلوں اور مالوں
اور کسبوں میں فرمایا حضرت نے اس درمیان وقت کے لوگ ایسے ہونگے ناگاہ حکم کریگا خدا
دوزخ کے چوکیداروں کو کہ دوزخ سے نکلیں

فِيْهَا وَمَعَهُمْ اَعْوَانُهُمْ وَاَنْ يَحْمِلُوْا آذَانَهُمْ مِنَ السَّلَاسِلِ
وَالْاَغْلَالِ وَالْمَقَامِعِ قَالَ فَيُخْرَجُوْا مِنْهَا عَلٰى نَاحِيَةٍ يَنْظُرُوْنَ
بِمَاذَا يُؤْمَرُوْنَ قَالَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمُ الْاَشْقِيَاءُ وَعَايَنُوْا
وَثَاقَهُمْ وَثِيَابَهُمْ عَضُّوْا اَيْدِيَهُمْ فَاَكَلُوْا اَنَامِلَهُمْ وَهَتَفُوْا بِوَيْلِهِمْ
وَفَاضَتْ دُمُوْعُهُمْ وَتَزَلْزَلَتْ اَقْدَامُهُمْ وَيَئِسُوْا مِنْ كُلِّ
خَيْرٍ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُمْ فَغُلُّوْهُمْ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُمْ ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ فَاَوْثِقُوْهُمْ قَالَ فَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُلْقِيَهُ فِيْ
فِيْ تِلْكَ الْاَطْبَاقِ دَعَا خَزَانَهَا فَقَالَ لَهُمْ خُذُوْهُمْ فَاَتَيْتُمْ اِلٰى
كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ مَلَكًا فَشَدُّوْا وَثَاقَهُمْ وَجَعَلُوْا
الْاَغْلَالَ الثِّقَالَ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلَ فِيْ مَنَاخِرِهِمْ فَخَنَقُوْا
وَجَمَعُوْا بَيْنَ نَوَاصِيْهِمْ وَاَقْدَامِهِمْ مِنْ وَرَاءِ ظُهُوْرِهِمْ
مُتَكَسِّرَةً اَصْلَابُهُمْ قَالَ فَلَمَّا فُعِلَ ذٰلِكَ بِهِمْ شَخَصَتْ
اَبْصَارُهُمْ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُمْ وَاحْتَرَقَتْ لُحُوْمُ رِقَابِهِمْ
وَسُلِخَتْ عُرُوْقُهُمْ وَاشْتَعَلَ حَرُّ الْاَغْلَالِ فِيْ رُؤُسِهِمْ
فَغَلَتْ مِنْهَا اَدْمِغَتُهُمْ فَفَاضَتْ عَلٰى جُلُوْدِهِمْ حَتّٰى وَقَعَتْ
عَلٰى اَقْدَامِهِمْ فَتَسَاقَطَتْ مِنْهَا جُلُوْدُهُمْ وَاخْضَرَّتْ مِنْهَا
لُحُوْمُهُمْ فَسَالَ مِنْهَا صَدِيْدُهُمْ فَلَمَّا جُعِلَتِ الْاَغْلَالُ
فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مَلَاَتْ مَا بَيْنَ مَنَاكِبِهِمْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ فَاحْتَرَقَتْ
لُحُوْمُهُمْ وَتَقَطَّعَتْ شِفَاهُهُمْ وَبَدَتْ اَنْيَابُهُمْ وَاَلْسِنَتُهُمْ بِضَجِيْجٍ
وَصُرَاخٍ وَوَهَجٍ لَهَا لَهَبٌ عَالٍ يَجْرِيْ حَرُّهَا مَجْرَى الدَّمِ فِيْ
عُرُوْقِهِمْ مُجَوَّفَةً يَجْرِيْ خِلَالَهَا لَهَبُ النَّارِ فَيَبْلُغُ حَرُّ تِلْكَ
الْاَغْلَالِ قُلُوْبَهُمْ فَسُلِخَتْ حَتّٰى بَلَغَتْ حَنَاجِرَهُمْ فَاشْتَدَّ
خِنَاقُهُمْ وَانْقَطَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ وَفَنِيَتْ جُلُوْدُهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذٰلِكَ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَزَنَةَ جَهَنَّمَ اَنْ يَكْسُوْهُمْ ثِيَابًا قَالَ
فَيَلْبِسُوْهُمْ ثِيَابًا وَسَرَابِيْلَ شَدِيْدًا سَوَادُهَا وَمُنْتِنًا رِيْحُهَا
وَخَشِنًا مَسُّهَا تَلَظّٰى مِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا لَوْ وُضِعَتْ عَلٰى جِبَالِ
الْاَرْضِ لَاَذَابَتْهَا قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
سُوْقُوْهُمْ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَ بِسَلَاسِلَ اَحَدُ
الطُّوْلِ وَاَغْلَظَ مِنَ الْاُوْلٰى اَوْ يُوْثِقُوْا فِيْهَا قَالَ فَيَاْخُذُ كُلَّ

اور انکو ساتھہ ان کی مددگار ہونگے اور یہ کہ اٹھائیں ہتھیار اپنے زنجیروں اور طوقوں
اور ہتھوڑوں سے فرمایا حضرتؐ نے پس نکلینگے اُسے دوزخ کی کناری پر انتظاری کرتے ہونگے
کہ کس چیز کے ساتھہ حکم کیئے جائیں فرمایا حضرت نے پس جب دیکھینگے انکی طرف
بدبخت لوگ اور اپنی باندھنے والی چیزوں اور کپڑوں کو دیکھینگے تو اپنے ہاتھوں کو کاٹینگے
پس کہا لینگے اپنی انگلیوں کو اور آواز کرینگے اپنی ہلاکت کی ساتھہ اور جاری ہونگی انکی
آنسو اور کانپینگے ان کی پاؤں اور نا امید ہونگے ہر بھلائی سے پس فرمائیگا خداتعالیٰ
فرشتوں کو پکڑو انکو پھر طوق ڈالو ان کو پھر دوزخ میں ڈالو ان کو پھر زنجیروں میں جکڑو
انکو فرمایا پھر جسکو اللہ تعالیٰ ان طبقوں میں ڈالنا چاہیگا ان کی چوکیداروں کو بلائیگا
پس فرمائیگا فرشتوں کو خداتعالیٰ پکڑو انکو جلدی کرینگے ہر آدمی کی طرف ان میں سے
ستر فرشتے پس انکو سخت باندھینگے اور کرینگے بھاری طوقوں کو انکی گردنوں میں
اور زنجیروں کو انکی ناک سوراخوں میں پس انکا گل گھونٹا جاویگا اور ان کو انکی پیشانی
اور پاؤں کی درمیان میں انکی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑا جائیگا پس ٹوٹ جاینگی انکی پیٹھیں
فرمایا حضرتؐ نے پس جب ان کے ساتھہ یہ کیا جاویگا تو پتھرائی ہو جائینگی آنکھیں انکی
اور سوج جاینگی انکی گردنیں اور جل جاینگے ان کی گردنوں کے چمڑے اور دور کیا
جاویگا ان کی رگوں سے چمڑا اور شعلہ ماریگی طوقوں کی گرمی انکے سروں میں پس جوش
ماریگی اس سے ان کے دماغ پس بہیگا وہ مغز اُن کے چمڑوں پر یہاں تک کہ گریگا ان کے
پاؤں پر پس گر پڑینگے اُس سے چمڑے اُن کے اور سبز ہو جاوینگے اس سے اُن کے گوشت پس
جاری ہوگی ان سے پیپ انکی پس جب کیئے جاینگے طوق ان کی گردنوں میں تو
بھر دینگے ان کے کندھوں کے درمیان کو ان کے
کانوں تک پس جل جاینگے ان کے کان اور کٹ
جاینگے اُن کے ہونٹ اور ظاہر ہونگے ان کے دانت اور انکی زبانیں ساتھہ آواز اور
فریاد اور سوزش کے ان کے طوقوں کی بھڑک ہوگی اونچی جاری ہوگی اُسکی گرمی مثل
جاری ہونے خون کے ان کی رگوں میں انکے طوق کھوکھلے ہونگے چلیگی ان کے اندر بھڑک آگ
کی پس پہونچیگی ان طوقوں کی گرمی ان کے دلوں کو پس دور کردیگی انکے دلوں کے چمڑے
یہاں تک کہ پہونچ جائیگی ان کے گلوں تک پس سخت ہوگا ان کے گلوں کا گھونٹنا اور منقطع
ہو جائینگی ان کی آوازیں اور فنا ہو جائینگی انکی چمڑی پس درمیان وقت کے وہ اسیطرح
ہونگے حکم کریگا خداتعالیٰ دوزخ کے چوکیداروں کو یہ کہ پہنائیں ان کو کپڑے فرمایا حضرتؐ نے
پس پہنائینگے ان کو کپڑے اور پاجامے کہ سخت ہے انکی سیاہی اور گندی ہے انکی بو اور سخت ہے
ان کا چھونا بھڑک رہیگی بسبب سخت گرمی اپنی کے اگر زمین کے پہاڑوں پر رکھے جاویں تو انکو گلا دیں

مَلَكٍ سِلْسِلَةٌ مِنْ تِلْكَ السَّلَاسِلِ فَيُقْرَنُ فِيهَا أُمَّةٌ مِنَ
الْأُمَمِ ثُمَّ يَضَعُ طَرَفَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَيُوَلِّيهِمْ ظَهْرَهُ ثُمَّ
يَنْطَلِقُ بِهِمْ مَسْحُوبِينَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ أُمَّةٍ مِنْهُمْ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعَ حَتَّى يَأْتُوا بِهِمْ
جَهَنَّمَ فَيُقِيمُوا بِهِمْ عَلَيْهَا قَالَ ثُمَّ تَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ
اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. قَالَ فَلَمَّا أُوقِفُوا عَلَيْهَا فُتِحَتْ لَهُمْ أَبْوَابُهَا
وَكُشِفَ عَنْهَا غِطَاؤُهَا فَتَسَعَّرَتْ وَأُلْهِبَتْ نَارُهَا فَخَرَجَ
مِنْهَا دُخَانٌ شَدِيدٌ مَعَ شَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ فَطَارَ
إِلَى السَّمَاءِ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا ثُمَّ رَجَعَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ
عَلَى رُؤُسِهِمْ فَاحْتَرَقَتْ أَشْعَارُهُمْ وَانْقَلَعَتْ جَمَاجِمُهُمْ
قَالَ ثُمَّ صَرَخَتْ جَهَنَّمُ بِأَعْلَى صَوْتِهَا إِلَيَّ يَا أَهْلَ النَّارِ
أَمَا وَعِزَّةِ رَبِّي لَأَنْتَقِمَنَّ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي جَعَلَنِي أَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَيَنْتَقِمُ بِي مِنْ
أَعْدَائِهِ رَبِّ زِدْنِي حَرًّا إِلَى حَرِّي وَقُوَّةً إِلَى قُوَّتِي
قَالَ فَيَخْرُجُ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ أُخَرُ فَيَسْتَقْبِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ فَيَرْفَعُهُمْ بِرَاحَتِهِ فَيَكُبُّهُمْ فِي جَهَنَّمَ
عَلَى وُجُوهِهِمْ فَيَهْوُونَ عَلَى رُؤُسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ
عَامًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبْلُغُوا رُؤُسَ جِبَالِهَا قَالَ وَإِذَا بَلَغُوا
رُؤُسَ جِبَالِهَا لَمْ يَتَقَارُّوا عَلَيْهَا حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ
مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ فَأَوَّلُ أَكْلَةٍ يَأْكُلُونَ عَلَى
رُؤُسِ تِلْكَ الْجِبَالِ أَكْلَةٌ مِنَ الزَّقُّومِ ظَاهِرَةٌ حَرَارَتُهَا
شَدِيدَةٌ مَرَارَتُهَا كَثِيرٌ شَوْكُهَا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْضَغُونَ
أُكْلَتَهُمْ تِلْكَ إِذْ أَتَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعِهِمْ
فَتَكَسَّرَتْ عِظَامُهُمْ ثُمَّ أَخَذُوا بِأَرْجُلِهِمْ فَأَلْقَوْهُمْ
فِي جَهَنَّمَ فَهَوَوْا عَلَى رُؤُسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا
قَبْلَ أَنْ يَتَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا قَالَ ثُمَّ تَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا
حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ

ہر فرشتہ ایک زنجیر ان زنجیروں سے پس باندہیگا ان میں ایک گروہ کو گروہوں
سے پہر رکہیگا اسکی طرف اپنے کندہے پر پس پہیریگا ان کیطرف پیٹہہ اپنی کو پہر انکو
روانہ کیا جائیگا گہسیٹے ہوئے انکی مونہوں پر ہر گروہ کے پیچہے ان سے ستر ہزار
فرشتے ہونگے مارتے ہونگے انکو ساتہہ ہتہوڑوں کے یہانتک کہ انکو لائینگے دوزخ
میں پس انکو اسپر کہڑا کرینگے فرمایا حضرتؐ نے پہر انکو کہینگے فرشتہ کہ یہ ہے وہ آگ
جسکو تم جہٹلاتے تہے پس یہ جادو ہے یا تم نہیں دیکہتے تم اسمیں داخل ہو پہر
صبر کرنا نہ کرنا تمپر برابر ہے تم کو اسی کی جزا دیجائے گی جو کرتے تہے فرمایا حضرتؐ
نے جب پہر اسپر کہڑے کیئے جائیں تو کہولے جائیں گے ان کے لیئے دوزخ کے
دروازے اور دور کیا جائیگا اس سے اسکا پردہ پہیر جوش دے گی اور بہڑکیگی
اسکی آگ پس نکلیگا اس سے دہواں سخت ساتہہ چنگاریوں کے مانند گنتی آسمان کے
ستاروں کی پس اڑینگی چنگاریاں آسمان کیطرف ستر برس کے اندازہ پر پہر
لوٹ کر انکے مونہوں پر گرینگی پس جل جائینگے انکے بال اور نکل پڑینگی ان کے
سر کی کہوپریاں فرمایا حضرتؐ نے پہر آواز کریگی دوزخ ساتہہ بلند آواز اپنی کے
میرے طرف آؤ اے دوزخ والو میرے طرف آؤ اے دوزخ والو خبردار قسم عزت پروردگار
میرے کی ضرور میں تم سے بدلا لونگی پہر کہیگی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے مجکو
غضبناک کیا اپنے غصے کے واسطے اور بدلا لیتا ہے میرے ساتہہ اپنے دشمنوں سے اے پروردگار
میرے میری گرمی کو بڑہا میری گرمی کیطرف اور قوت کو میری قوت کیطرف فرمایا
حضرتؐ نے پس نکلینگے اس سے اور فرشتے پس سامنے آئیگا ہر ایک فرشتہ ان میں سے ایک گروہ
کو گروہوں سے پس انکو اپنی ہتہیلی سے اٹہاکر دوزخ میں انکے مونہوں کے بل ڈالیگا پس نیچے
جائینگے سروں کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ پہنچیں دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر
فرمایا حضرتؐ نے اور جب پہنچینگے دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹہیرینگے اُنپر یہانتک کہ
بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے ان سے ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے
اُن پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹہیرینگے اُنپر یہانتک کہ بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے اُن سے
ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے اُن پہاڑوں کے سروں پر لقمہ ہوگا تہوہڑ
کا ہر ہوگی اسکی گرمی سخت ہوگی اسکی تلخی بہت ہونگے اسکے کانٹے فرمایا حضرتؐ نے پس درمیان
وقت کہ وہ چباتے ہونگے اس لقمہ کو کہ ناگاہ آوینگے انکے پاس فرشتے مارینگے ان کو اپنے ہتہوڑوں
سے پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پہر ان کے پاؤں پکڑینگے پس انکو ڈالینگے دوزخ میں پس نیچے جائینگے
سر کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ قرار پکڑیں ان پہاڑوں کے دروں میں فرمایا حضرتؐ نے پس نہ قرار پکڑینگے
ان دروں میں یہانتک کہ بدلائے جائینگے ہر آدمی کیلیے ستر چمڑے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَاُكْلَتُهُمْ تِلْكَ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ لَايَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُسِيْغُوْهَا
قَالَ فَيَجْتَمِعُ الْاُكْلَةُ وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْحَلْقِ فَيَغَصُّ بِهَا فَيَسْتَغِيْثُ
كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بِالشَّرَابِ فَاِذَا فِيْ تِلْكَ الشِّعَابِ اَوْدِيَةٌ
تَنْصَبُّ اِلٰى جَهَنَّمَ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ يَمْشُوْنَ حَتّٰى يَرِدُوْهَا
فَيَكِبُّوْا عَلَيْهَا يَشْرَبُوْنَ مِنْهَا قَالَ فَتَسْقُطُ جُلُوْدُ وُجُوْهِهِمْ
فَتَقَعُ فِيْهَا قَالَ يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْهَا قَالَ فَيُعْرِضُوْا
عَنْهَا اِعْرَاضَةً فَتُدْرِكُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ مُنْكَبُّوْنَ عَلٰى
تِلْكَ الْعُيُوْنِ فَيَضْرِبُوْنَهُمْ فَتَكَسَّرُ عِظَامُهُمْ ثُمَّ يَاْخُذُوْنَ
بِاَرْجُلِهِمْ فَيُلْقُوْنَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ فَيَهْوُوْنَ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ
مِقْدَارَ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةِ عَامٍ فِيْ لَهَبٍ وَّدُخَانٍ شَدِيْدٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّتَقَارُّوْا فِيْ اَوْدِيَتِهَا قَالَ فَلَا يَتَقَارُّوْنَ فِيْ اَوْدِيَتِهَا
حَتّٰى يُبْدِلَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ جِلْدًا قَالَ وَمِنْهُ
تِلْكَ الْعُيُوْنِ فِيْ تِلْكَ الْاَوْدِيَةِ قَالَ فَيَشْرَبُوْنَ مِنْهَا فَاِذَا
هِيَ مَآءٌ حَمِيْمٌ فَلَا يَتَقَارُّ فِيْ بُطُوْنِهِمْ حَتّٰى يُبْدِلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ سَبْعَةَ جُلُوْدٍ قَالَ فَاِذَا اسْتَقَرَّ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
قَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ فَخَرَجَتْ مِنْ مَّقَاعِدِهِمْ وَجَرٰى بَاقِيْهِ
فِيْ عُرُوْقِهِمْ فَذَابَتْ لُحُوْمُهُمْ وَتَصَدَّعَتْ عِظَامُهُمْ
وَاَدْرَكَتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَضَرَبَتْ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ
وَرُءُوْسَهُمْ بِمَقَامِعِهِمْ لِكُلِّ مِقْمَعٍ مِّنْهَا ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ
حَرْفًا فَاِذَا ضُرِبَتْ بِهَا رُءُوْسُهُمْ انْقَلَعَتْ جَمَاجِمُهُمْ وَ
اَصْلَابُهُمْ وَسُحِبُوْا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى تَوَسَّطُوْا
جَحِيْمَهُمْ فَاشْتَعَلَتِ النَّارُ فِيْ جُلُوْدِهِمْ وَتَشَعَّبَتْ فِيْ
اٰذَانِهِمْ فَخَرَجَ لَهَبُهَا مِنْ مَّنَاخِرِهِمْ وَاَضْلَاعِهِمْ وَتَفَجَّرَ
الصَّدِيْدُ مِنْ اَجْسَادِهِمْ وَخَرَجَتْ اَعْيُنُهُمْ فَتَعَلَّقَتْ
عَلٰى خُدُوْدِهِمْ ثُمَّ قُرِنُوْا مَعَ شَيَاطِيْنِهِمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُطِيْعُوْنَهُمْ وَاٰلِهَتِهِمُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسْتَغَاثَهُمْ فَاُلْقُوْا فِيْ
اَمَاكِنَ ضَيِّقَةٍ مُّقَرَّنِيْنَ فَهَتَفُوْا بِوَيْلِهِمْ ثُمَّ جِيْءَ بِاَمْوَالِهِمْ
فَاُحْمِيَتْ فِيْ نَارِهِمْ فَكُوِيَتْ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَوُضِعَتْ
عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ فَخَرَجَتْ مِنْ بُطُوْنِهِمْ فَهُمْ اَوْلِيَآءُ جَهَنَّمَ

اور انکا وہ لقمہ ان کے مونہہ میں ہوگا نہیں طاقت رکہینگے اسکے اندر کرنے کے فرمایا حضرت نے
پس اکٹھا ہوگا لقمہ اور دل گلو کے بیچ پس اسکو گلو باڑ اجائیگا پس فریاد کریگا ہر آدمی ان سے
پانی کی پس ناگاہ ان دروں میں نالے ہیں جو گرتے ہیں دوزخ کیطرف فرمایا حضرت نے
پس روانہ ہونگے چلینگے یہانتک کہ ان نالوں پر وارد ہونگے پس منہہ کے بل انپر گر پڑینگے اسسے
پینگے فرمایا حضرت نے پس انکے مونہوں کے چمڑے کٹ جائینگے پس اسمیں گرینگے فرمایا
پس نہیں طاقت رکھینگے ان سے پینے کی فرمایا پس ان سے مونہہ پہیر لینگے مونہہ پہیر لینے کر
پس انکو فرشتے پائینگے اور وہ منہہ کے بل ان چشموں پر گرے ہوئے ہونگے پس انکو ماریگے
پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پس ان کے پاؤں پکڑ کر انکو دوزخ میں ڈالدینگے پس سر کے
بل نیچے جائینگے ایک سو چالیس برس کا اندازہ بہڑکا اور سخت دہوئیں میں پہلے اسسے کہ ٹہیریں
دوزخ کی نالوں میں فرمایا پس نہیں قرار پکڑینگے دوزخ کی نالوں میں یہانتک کہ بدلے جائینگے
ہر آدمی کو واسطے ستر (۷۰) چمڑے فرمایا اور نہایت ان چشموں کی ان نالوں میں ہوگی فرمایا
پس پینگے ان سے پس ناگاہ وہ پانی ہوگا گرم پس نہیں ٹہیریگا ان کے پیٹوں میں یہانتک کہ
بدلائیگا خدا تعالی ہر آدمی کیواسطے ان سے سات چمڑے فرمایا پس جب ٹہیریگا ان کے پیٹوں میں
کاٹ ڈالیگا انکی انتڑیوں کو پس نکل پڑینگی ان کی مقعدوں سے اور جاری ہوگا باقی
پانی انکی رگوں میں پس گل جائینگے ان کے گوشت اور ٹوٹ جائینگی انکی ہڈیاں اور پائینگے
ان کو فرشتے پس مارینگے ان کے مونہوں اور پیٹہوں پہ اور سروں کو ساتھ اپنی ہتھوڑوں
کے ہر ہتھوڑے کو واسطے اس سے تین سو ساٹھ طرف ہوگی پس جب اسکے ساتھ ان کے سروں
کی کہوپریاں اور ٹوٹ جائینگی انکی پیٹھیں اور کھینچے جائینگے دوزخ میں مونہوں کے بل یہانتک
کہ دوزخ کے بیچ جائینگے پس شعلہ ماریگی آگ ان کی چمڑوں میں اور پھیلیگی ان کے کانوں
میں پس نکلیگی بہڑک اسکی ان کی ناکوں کی سوراخ اور پسلیوں سے اور بہیگی پیپ انکے
جسموں سے اور باہر آجاوینگی انکی آنکھیں پس ٹپک پڑینگی انکے رخساروں پر پہر ملائے جائینگے
اپنے شیطانوں کے ساتھ جنکی فرمانبرداری کرتے تھے اور اپنے خداؤں
کے ساتھ جو ان کے فریادرس بنے ہوئے تھے پس تنگ جگہوں میں
ڈالے جاوینگے جکڑے ہوئے پس فریاد کرینگے اپنی ہلاکت کے ساتھ پہر
ان کے مال لائے جائینگے پس دوزخ میں گرم کیئے جائینگے پس
داغ لگائے جائینگے ان کے ساتھ ان کے ماتھے اور ان کے پہلو
اور رکھے جائینگے انکی پیٹھوں پر پس نکل پڑینگے ان کی پیٹوں سے

پس یہ لوگ صاحب دوزخ
کے ہونگے

وقرناءهم الشياطين والحجارة وعلقوا بخطاياهم كالجبال
ليشتد عليهم العذاب فطول احدهم مسيرة شهر
وعرضه مسيرة خمسة ايام وغلظه مسيرة ثلثة ليال
وراسه مثل الاقرع وهو جبل باقصى الشام في فيه
اثنان وثلثون نابا قد خرج بعضها من راسه وبعضها
من اسفل لحيته وانفه مثل الرابية العظيمة طول شعر
راسه وغلظه مثل شجرة الارز وكثرته كآجام الدنيا
وشفته العليا قالصة والسفلى تسعون ذراعا وطول
يده مسيرة عشرة ايام وغلظها مسيرة يوم وفخذه
مثل ورقان وغلظ جلده اربعون ذراعا بذراعهم
وطول ساقه مسيرة خمس ليال وغلظها مسيرة
يوم كل حدقة له مثل حراء وهو جبل بمكة اذا
صب فوق راسه القطران اشتعلت فيه النار فلم
تزدد الا التهابا قال وكان يقول صلى الله عليه وسلم
والذي نفسي بيده لو ان رجلا خرج من النار يجر
سلسلة مغلولة يداه الى عنقه في عنقه الاغلال
وفي رجليه الكبول ثم راه الخلائق لهربوا عنه
وفروا منه كل مفر قال فمن شدة حرها وغمها
والوان عذابها وضيق منازلها اخضرت لحومهم
وتكسرت عظامهم وغلت ادمغتهم ففارت على
جلودهم واحترقت فتقطعت اوصالهم فسال منها
صديدهم فتدودت اجسادهم وسمنت دوابهم و
صارت مثل حمار الوحش لها اظافير مثل اظافير النسور
والعقبان تشتد ما بين جلودهم ولحومهم وتنهشهم
وتزفر زفرة وتتردد كما يتردد الوحش المذعورة
يأكلن لحمهم ويشربن دماءهم ليس لها ماكل ولا
مشرب غيره ثم تاخذهم الملائكة فيسحبهم على
وجوههم على الجمر والحجارة كانها اسنة مشحوذة
منطلقين بهم الى بحر جهنم مسيرة سبعين عاما

اور نزدیکی شیطانوں کی اور پتھروں کی اور لٹکائے جاوینگے بسبب اپنے گناہوں کے مانند پہاڑوں
کے تاکہ سخت ہووے اونپر عذاب پس لنبائی ایک کی ان میں مسافت ایک مہینہ کی اور چوڑائی
اسکی مسافت پانچ دن کی اور اوسکی موٹائی مسافت تین رات کی اور سر اسکا
مانند اقرع کی اور وہ پہاڑ ہے شام کی سرحد میں اسکے منہہ میں بتیس دانت ہونگے تحقیق
نکلا ہوا ہوگا بعض انکا اسکے سر سے اور بعض انکا اسکی داڑھی کے نیچے سے اور ناک
اسکی مانند بڑے ٹیلے کی ہوگی لنبائی اسکے سر کے بالوں کی اور موٹائی اسکی مانند درخت
صنوبر کی ہوگی اور اسکی کثرت مانند دنیا کے جنگلوں کی اور اسکا اوپر کا ہونٹ اوپر
چڑھا ہوگا اور نیچے والا نوے گز ہوگا اور لنبائی اسکے ہاتھ کی مسافت دس دن کی
ہوگی موٹائی اسکی رستہ ایک دن کا اور ران اسکی مثل ورقان کے اور موٹائی اسکے
چمڑے کی چالیس گز ہوگی ساتھ انکے گز کے اور لنبائی اسکی پنڈلی کی رستہ پانچ
رات کا اور موٹائی اسکی رستہ ایک دن کا ہر پتولا آنکھ کا مانند حرا کے اور وہ پہاڑ ہے
مکہ میں جب تانبا گلا ہوا اسکے سر پر ڈالا جائیگا تو شعلہ مارے گی اسمیں آگ پس نہ زیادہ
ہوگی مگر بھڑکنا کہا راوی نے اور فرماتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسکی ہاتھ میں میری جان ہے اگر تحقیق کوئی آدمی نکلے دوزخ سے کہ کھینچتا
ہووے زنجیر کو باندہے ہوئے ہوں ہاتھ اس کی گردن میں طوق ہوں اور اوسکے پاؤں
میں بیڑیاں ہوں پھر اسکو لوگ دیکھیں البتہ ہزیمت کر جاویں اس سے اور بھاگ جاویں
اسے ہر بھاگنے کی جگہہ میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسکی سخت گرمی اور اسکی غم اور
اسکے رنگارنگ عذاب اور اسکی جگہوں کی تنگی سے سبز ہو جاوینگے گوشت انکے
اور ٹوٹ جاوینگی انکی ہڈیاں اور جوش مارینگے انکے دماغ پس بہینگے اور جل جاوینگی
پس کٹ جاوینگے انکے جوڑ پس بہیگی ان جوڑوں سے پیپ پس کیڑے والے ہو جاوینگے
ان کے جسم اور موٹے ہو جاوینگے انکے کیڑے اور ہو جاوینگے مانند جنگلی گدہوں کی
ان کے ناخون ہونگے مانند ناخون گرگس اور عقاب کی انکے چمڑے اور گوشت کے
انکے درمیان میں اوڑینگے اور ان کو کاٹینگے اور فریاد کرینگے فریاد کرنے کوا کو
پھرینگے مانند پھرنے وحشی ڈرائے گئے کی کھاوینگے ان کے گوشت اور پیونگے انکے
خون نہیں ہے سوا اسکے انکا کھانا پینا۔ پھر پکڑینگے انکو فرشتے پس گھسیٹینگے انکو ان
کے موہنوں کے بل انگاروں اور پتھروں پر۔ گویا کہ وہ نیزے ہیں
تیار ہونے والے فرشتے لے چلیں گے ان کو دوزخ کے دریا
کی طرف ستر برس کی مسافت پر

فلا يبلغونه حتى تنقطع اوصالهم وتبدل جلودهم في كل يوم سبعين الف مرة فاذا انتهوا بهم الى خزنته اخذوا بارجلهم فقذفوهم فيه فلا يعلم احد قعر ذلك البحر الا الذي خلقه وقد قيل انه مكتوب في بعض اسفار التورية ان بحر الدنيا عند بحر جهنم كعين صغيرة في ساحل بحر الدنيا فاذا قذفوا فيه وجدوا مس العذاب قال بعضهم لبعض ما هذا الذي عذبنا به قبل هذا احلم قال فيغمسون مرة ويرتفعون ويخلى ويقذف بهم سبعين باعا بعد كل باع كبعد المشرق من المغرب ثم تستوفيهم الملئكة بمقامعهم فيضربونهم بها فيردونهم الى قعرها مسيرة سبعين عاما منها طعامهم وشرابهم فيرتفعون من قعرها مقدار اربعين ومائة عام فيريد احدهم ان يتنفس فيستقبله الملئكة بمقامعهم متبادرين اليه لضربه غير انه يذكر انه اذا رفع رأسه وقع على رأسه سبعون الف مقمع لا يخطئه شيء منها فتردّه سبعين باعا في قعرها كل باع كبعد المشرق من المغرب قال فهم فيها ما شاء الله من ذلك حتى تأكل لحومهم وعظامهم فتبقى ارواحهم فيضربهم موجه سبعين عاما ثم تنبذهم الى ساحل من سواحله فيه سبعون الف مغارة في جوف كل مغارة سبعون الف شق منها مسيرة سبعين عاما في جوف كل شق منها سبعون الف ثعبان طول كل ثعبان منها سبعون ذراعا لكل ثعبان منها سبعون نابا في كل ناب منها قلة سم في شدق كل ثعبان منها الف عقرب لكل عقرب منها سبعون فقارة منها قلة من السم قال فتخرج ارواحهم من ذلك البحر الى تلك المغارة فتجدد لهم اجساد وجلود ويغلون بالحديد فتخرج عليهم تلك الحيات والعقارب فتعلق في كل انسان منهم سبعون الف حية سبعون الف عقرب فيصيبون ثم ترتفع الى ذكرهم فيصيبون ثم ترتفع

پس نہیں پہونچیگی اسکو یہانتک کٹ جاینگے اُن کے جوڑ اور بدلائے جائیں انکے چمڑے ہر دن میں ستر ہزار دفعہ پس جب پہونچا سینگے انکو فرشتے طرف چوکیداروں کے پکڑینگے اُن کو پاؤں کو پس ڈالینگے انکو اسمیں پس کوئی نہیں جانتا اس دریا کی گہراؤ کو سوا خدا کے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض اسفار تورات میں لکھا گیا ہے کہ تحقیق دریا دنیا کا نزدیک دریا دوزخ کے مانند چشمے کی ہے بیچ کنارے دریائی دنیا کے پس جب ڈالے جاوینگے اُس میں پاوینگے عذاب کے پہونچنے کو تو کہیگا بعض انکا بعض کو گویا یہ وہ عذاب جس سے ہم عذاب دیئے گئے تھے ہیں اسے پہلے خواب ہی فرمایا پس غوطہ دیئے جاوینگے ایکدفعہ اور اُٹھینگے اور چھوڑ دیئے جاینگے اور ڈالیگا انکو ستر کلاچ دوری ہر کلاچ کی مانند دوری مشرق کی مغرب سے ہوگی پھر روانہ کرینگے اُن کو فرشتے ساتھ ہتھوڑوں اپنے کے پس ڈینگے ان کو ساتھ اُن کے ساتھ اُن کے پس پہیرینگے ان کو اُسکے گہراؤ کی طرف ستر برس کی اندازہ سے اسی سے ہوگا انکا کہانا اور انکا پینا پس اُٹھینگے اُسکے گہراؤ سے ایکسو چالیس برس کے انداز پس چاہیگا ایک انکا کہ سانس نکالے پس اُسکے سامنے آئینگے فرشتے ساتھ ہتھوڑوں اپنے کے دوڑتے ہوئے اسکی طرف انکو مارنے کے واسطے سوا اس بات کی یہ بہی ذکر کیا گیا ہے کہ تحقیق وہ جب اٹھائیگا سر اپنا واقع ہونگے اسکے سر پر ستر ہزار ہتھوڑے نہ خطا کریگی اُسسے کوئی چیز ان میں سے پس رد کریگا اسکو ستر کلاچ اسکی گہراؤ میں ہر کلاچ مانند دوری مشرق سے مغرب تک فرمایا پس وہ اسمیں ہونگے جسقدر کہ چاہا خدا نے اسسے یہانتک کہ کہا جائیگی انکے گوشتوں اور ہڈیوں کو پس باقی رہجاینگے ان کی روح پس تپیگی اسکی ٹھاٹھ ستر برس پہر ڈالیگی انکو کنارہ کیطرف اُسکے کناروں سے اسمیں ستر ہزار غار ہوگی ہر غار کے اندر ستر ہزار پاریدگی ہوگی ہر پاریدگی میں ان سے راستہ ستر برس کا ہر پاریدگی کے اندر اُن سے ستر ہزار اژدہا ہونگے لنبائی ہر اژدہا کی ان سے ستر گز ہوگی ہر اژدہا کی اُن سے ستر دانت ہونگے ہر دانت میں انکے ایک ٹپلہ زہر کا ہوگا اژدہا کے منہ کی جانب میں اُن سے ہزار بچھو ہونگے ہر بچھو کیواسطے ان سے ستر ہزار مہرہ پشت ہے ہر مہرہ پشت میں اس سے زہر کا ٹپلہ ہے فرمایا پس نکلینگے انکی روحیں اُس دریا سے اُن غاروں کی طرف پس نئے کیئے جاینگے واسطے اُن کے جسم اور چمڑے اور پہنائے جاوینگے لوہا پس نکلینگے انپر وہ سانپ اور بچھو پس لٹک پڑینگے ہر آدمی میں ستر ہزار سانپ اور ستر ہزار بچھو پس ضرر کرینگے پہر بلند ہونگے

إلى صدورهم فيصبرون ثم ترتفع إلى تراقيهم فيصبرون ثم ترتفع فتعلق بمناخرهم وشفاههم وألسنتهم وآذانهم فيجزعون وليس لهم مستغاث إلا أن يهربوا إلى جهنم فيقعون فيها فأما الحيات فتمضغ لحومهم وتنشف دماءهم وأما العقارب فتلدغهم فتنتف لحومهم وتقطع أوصالهم فإذا وقعوا في النار مكثت النار سبعين عاما لا تحرقهم من سم الحيات والعقارب ثم تحرقهم النار سبعين عاما ثم تجدد لهم جلود غير جلودهم ثم يستغيثون بالطعام فتأتيهم الملئكة بطعام يقال له الوليمة وهو أشد يبسا من الحديد فيمضغونه فلا يستطيعون أن يأكلوا منه شيئا فيلقونه من أفواههم ويبدؤن بأيديهم من شدة الجوع فيأكلون أناملهم ثم أكفهم فإذا أكلوها بدؤا بسواعدهم فأكلوها أيضا إلى مرافقهم ثم بدؤا بمرافقهم فأكلوها إلى مناكبهم فتبقى رؤس المناكب ولو نالوا بعدها شيئا من أجسادهم بأفواههم لأكلوه فإذا فعلوا ذلك بأجسادهم أخذوا فنوطوا بعراقيبهم بكلاليب من حديد على شجرة الزقوم قال فيتدلى منهم سبعون ألفا في شعبة واحدة متدلين مصوبين على رؤسهم فيوقد تحتهم الجحيم فيستقبل حر النار وجوههم مقدار سبعين عاما حتى تذوب أجسادهم وتبقى أرواحهم ثم يجدد لهم جلود وأجساد ثم ينياطون بأناملهم ولهب النار من تحتهم تدخل من مقاعدهم وتأكل من أفئدتهم حتى تخرج من مناخرهم وأفواههم ومسامعهم مقدار سبعين عاما حتى تذوب عظامهم ولحومهم وتبقى أرواحهم ثم يتركون ويجدد لهم جلود وأجساد ثم ينياطون بأبصارهم مثلها فلا يزالون يعذبون كذلك حتى لا يبقى مفصل في أجسادهم إلا نوطوا به مقدار سبعين عاما ولا يبقى شعرة في رؤسهم إلا نوطوا بها فيأتيهم الموت من كل مفصل منهم وما هم

ان کو سینوں تک پس صبر کرینگے پہر بلند ہونگے ان کے گلو تک پس صبر کرینگے پہر بلند ہونگے پس لٹک پڑینگے ان کے ناکوں کی سوراخ اور انکے ہونٹوں اور زبانوں اور کانوں کے ساتھ پس جزع کرینگے اور نہیں ہوگا کوئی انکا فریادرس مگر یہ کہ بھاگ جائیں دوزخ کیطرف پس گر پڑیں اُسمیں پس لیکن سانپ پس چبا ڈالینگے انکے گوشت اور پی جائینگے اُن کے خون اور لیکن بچہو پس کاٹینگے انکو پس گر پڑینگے انکے گوشت اور جدا ہو جائیں گے انکے جوڑ پس جب دوزخ میں واقع ہونگے تو ٹہیریگی آگ ستر برس جلا ئیگی ان کو ستر برس پہر نئے کیئے جائینگے ان کے چمڑے سوا اُن کے چمڑوں کی پہر فریاد کرینگے طعام کی پس لاوینگے ان کے پاس فرشتے کہانا جو کہا جاتا ہے اسکو ولیمہ اور وہ بہت سخت خشک ہے لوہے سے پس چبا ئینگے اسکو پس طاقت رکہینگے کہ کہائیں اس سے کسی چیز کو پس ڈالینگے اسکو اپنے مونہوں سے اور شروع کرینگے کہانا ہاتہوں سے بسبب سخت بہوک کی پس کہائینگے اپنے پوروں اور ہتہیلیوں کو پس جب کہا چکینگے انکو تو شروع ہونگے اپنی بازوں کو پس انکو بہی کہائینگے اپنی کہنیوں تک پہر شروع کرلینگے اپنی کہنیوں کو پس کہائینگے ان کو اپنے کندہوں تک پس باقی رہ جائینگے ان کے کندہوں کے سر اور اگر پہنچتے پیچہے انکے کسی چیز کو اپنے جسموں سے ساتہ اپنے مونہوں کے البتہ کہاتے انکو پس جب کرینگے یہ اپنے جسموں کے ساتہ تو پکڑے جائینگے پس لٹکائے جائینگے اپنی پنڈلیوں کے ساتھ کانٹوں کے لوہے سے تہوہر کے درخت پر فرمایا پس لٹکائی جائینگی ان سے ستر ہزار ایک شاخ میں پس وہ ٹہیری ہوگی اسحال میں کہ لٹکنے والی ہیں اپنے سروں پر پس جلائی جائیگی ان کے نیچے آگ پس سامنے آئیگی دوزخ کی گرمی انکے موہنوں کو ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگہل جائینگے جسم اُن کے اور باقی رہجائینگی ان کی روح پہر نئے کئے جائینگے انکے واسطے چمڑے اور جسم پہر لٹکائے جائینگے اپنے پوروں کے ساتہ اور شعلہ آگ کا انکے نیچے سے داخل ہوگا انکی مقعدوں میں اور کہائیگا انکے دلوں کو یہانتک کہ نکلیگا انکے ناکوں کی سوراخ اور انکے مونہوں اور کانوں سے ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگہل جائینگی انکی ہڈیاں اور انکے گوشت اور باقی رہجائینگی انکے روح پہر چہوڑے جائینگے اور نئے کیئے جائینگے انکے واسطے چمڑے اور جسم پہر لٹکائے جائینگے ساتہ اپنی آنکہوں کی مانند اسکے پس ہمیشہ اسطرح عذاب کیئے جائیں یہانتک کہ باقی رہیگا کوئی جوڑ انکے جسموں میں مگر لٹکائے جائینگے ساتہ اسکے ستر برس کا اندازہ اور نہیں باقی رہیگا کوئی بال ان کے سر میں مگر لٹکائے جائینگے ساتہ اسکے پس آئیگی ان کو موت ان کے ہر جوڑ سے

بِمَيِّتِينَ وَمِنْ وَرَائِهِمْ عَذَابٌ غَلِيظٌ فَإِذَا فُعِلَ ذَلِكَ بِهِمْ كُلِّهِمْ
أَنْزَلُوهُمْ فَانْطَلَقُوا بِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ إِلَى مَنْزِلِهِ مَغْلُولٌ لَا
بِسِلْسِلَةٍ مَسْحُوبًا عَلَى وَجْهِهِ قَالَ وَلَهُمْ مَنَازِلُ فِيهَا كَقَدْرِ
أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى مَنْزِلَةً مَسِيرَةَ شَهْرٍ طُولُهَا وَعَرْضُهَا
مِثْلُ ذَلِكَ نَارٌ بِهِ تَتَوَقَّدُ لَا يَنْزِلُهُ غَيْرُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى
مَنْزِلَةً مَسِيرَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً طُولًا وَعَرْضًا ثُمَّ
كَذَلِكَ تَنْقُصُ مَنَازِلُهُمْ وَتَضِيقُ حَتَّى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَيُعْطَى
مَنْزِلَةً مَسِيرَةَ يَوْمٍ طُولًا وَعَرْضًا وَمِنْ نَحْوِ سَعَةِ مَنَازِلِهِمْ
يُعَذَّبُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعَذَّبُ عَلَى الْقَفَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُعَذَّبُ
جَالِسًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُعَذَّبُ جَاثِيًا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يُعَذَّبُ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعَذَّبُ مُنْبَطِحًا عَلَى
بَطْنِهِ فَهَذِهِ الْمَنَازِلُ كُلُّهَا أَضْيَقُ عَلَى أَهْلِهَا مِنْ زُجِّ الرُّمْحِ
فَمِنْهُمْ مَنْ تَكُونُ نَارُهُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُونُ نَارُهُ إِلَى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُونُ نَارُهُ إِلَى حَقْوَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُونُ
نَارُهُ إِلَى سُرَّتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُونُ نَارُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَكُونُ نَارُهُ غَمْرًا فَمَرَّةً تَعْلُوا بِهِ وَمَرَّةً تُدْلِيهِ
مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي قَعْرِهَا فَإِذَا وَقَعُوا فِي مَنَازِلِهِمْ قُرِنَ كُلٌّ مِنْهُمْ مَعَ
قُرَنَائِهِمْ فَبَكَوْا حَتَّى تَنْزِفَ دُمُوعُهُمْ ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ بَعْدَ
الدُّمُوعِ حَتَّى لَوْ أَنَّ السُّفُنَ أُرْسِلَتْ إِذَا بَكَوْا فِي دُمُوعِهِمْ
لَجَرَتْ قَالَ وَلَهُمْ يَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ فِيهِ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ثُمَّ
لَا تَكُونُ جَمَاعَةٌ أَبَدًا قَالَ فَإِذَا أَذِنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ نَادَى
مُنَادٍ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ يَسْمَعُ صَوْتَهُ أَعْلَاهُمْ وَأَسْفَلُهُمْ وَأَدْنَاهُمْ
وَأَقْصَاهُمْ يُقَالُ لَهُ حَشْرٌ يَقُولُ يَا أَهْلَ النَّارِ اجْتَمِعُوا فَيَجْتَمِعُونَ
الْجَمْعُونَ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ وَمَعَهُمُ الزَّبَانِيَةُ قَالَ ثُمَّ يَتَحَاوَرُونَ
بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فِي الدُّنْيَا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ
قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَتَسْتَغِيثُونَ بِنَا قَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

نہیں ہونگے مرنے والے اور ان کے پیچھے سے عذاب ہے سخت پس جب کیا جائیگا یہ سب انکے
ساتھ تو فرشتے اُتارینگے ان کو پس لے چلینگے ان میں سے ہر آدمی کو اسکی جگہہ کی طرف باندھا ہوا
ساتھ زنجیر کے گھسیٹا ہوا اپنے منہہ پر فرمایا اور واسطے انکے جگہیں دوزخ میں انکے
اعمال کی مقدار پس بعض ان سے دیا جائیگا ایک مہینہ کا راستہ اسکی لمبائی اور چوڑائی مانند
اسی کے ہے آگ سے روشن ہوتی نہیں اُتریگا اسمیں غیر اسکا اور بعض ان سے دیا جائیگا
جگہہ اونتیس رات کا فاصلہ طول اور عرض میں پھر اسطرح ناقص اور تنگ ہونگی انکی جگہیں
یہانتک کہ تحقیق ایک ان کا البتہ دیا جائیگا رستہ ایک دن کا لمبائی اور چوڑائی میں
اور اپنی جگہوں کی فراخی کی جانب سے عذاب دئے جائینگے پس ان سے وہ شخص ہوگا کہ عذاب
دیا جائیگا پیٹھ پر اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا بیٹھا ہوا اور بعض ان میں سے
وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا اپنے زانو پر اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا پیٹ کے
بل لیٹنے والا یہ جگہہ سب بہت تنگ ہونگی اپنے رہنے والوں پر نیزہ کی سر کی تنگی سے
اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اُسکی اُسکے ٹخنے تک اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ
ہوویگی آگ اُسکی گھٹنے تک اور بعض ان میں سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکے کمر تک
اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکی ناف تک اور بعض ان میں سے وہ ہے
کہ ہوویگی آگ اسکی گلو تک اور بعض ان سے وہ ہے کہ ہوویگی اسکی آگ ڈبونے والی پس
ایکدفعہ نیچے لیجاوے گی اسکو پس پہونچائیگی اسکو ایک مہینہ کا رستہ اپنے گہراؤ میں
پس جب واقعہ ہونگی اپنی جگہوں میں تو ہر ایک ان سے لایا جائیگا اپنے نزدیکیوں کے ساتھ
پس روینگے یہانتک کہ خشک ہوجاوینگی ان کی آنسو پھر روینگے خون آنسوؤں
کے پیچھے یہانتک کہ اگر کشتیاں چھوڑی جاویں انکی آنسوؤں میں جب روینگے البتہ
جاری ہوویں فرمایا اور واسطے ان کے ایک دن ہوگا کہ اکٹھے ہونگے اسمیں دوزخ کی تہ
میں پھر نہ ہوویگی جماعت کبھی فرمایا پس اجازت دیگا خدا تعالیٰ اُسدن میں پکاریگا
ایک پکارنیوالا اصل دوزخ میں سنیگا اُسکی آواز انکا اوپر والا اور انکا نیچے والا
اور انکا نزدیک والا اور دور والا کہا جاتا ہے اس پکارنے والے کو حشر کہیگا اے دوزخ
والو اکٹھے ہوجاؤ پس سب اکٹھے ہوجائینگے اصل دوزخ میں اور ساتھ ان کے نگہبان
ہونگے فرمایا پس آپسمیں مشورہ کرینگے پس ضعیف لوگ متکبر کو کہینگے ہم دنیا میں تمہارے
تابعدار تھے پس کیا تم ہم سے خدا کے عذاب سے کچھ کفایت کرنے والے ہو متکبر لوگ
جواب دینگے کہ تحقیق ہم سب اس دوزخ میں ہیں تحقیق اللہ فیصلہ کرچکا ہے درمیان
بندوں کے اور متکبر لوگ ضعیفوں کو کہینگے کہ ناخوشی ہو تمکو ہم سے فریاد چاہتے ہو
ضعیف متکبروں کو کہیں گے

بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ قَالَ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ فَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ هَدٰنَا اللّٰهُ
لَهَدَيْنٰكُمْ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ
مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَا اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗ
فَنَتَبَرَّآءُ مِنْكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَنَا اِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ
ثُمَّ اَقْبَلُوْا اَجْمَعُوْنَ عَلٰى قُرَنَآئِهِمْ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ فَقَالُوْا
اَغْوَيْنٰكُمْ كَمَا غَوَيْنَا قَالَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ اٰخِرِ مَقَالَتِهِمْ
بِصَوْتٍ لَّهٗ عَالٍ يٰۤاَهْلَ النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَدَعَاكُمُ اللّٰهُ فَلَمْ تُجِيْبُوْهُ وَلَمْ تُصَدِّقُوْا وَاِنِّيْ وَعَدْتُّكُمْ
فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ
اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ
مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ فَاَنَا كَفَرْتُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا
عَبَدْتُّمُوْنِيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ
اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ قَالَ فَلَعَنَ عِنْدَ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا وَلَعَنَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا وَلَعَنُوْا قُرَنَآئَهُمْ مِّنَ الشَّيٰطِيْنِ وَ
لَعَنَهُمْ قُرَنَآؤُهُمْ ثُمَّ قَالُوْا لِقُرَنَآئِهِمْ يٰلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقُرَنَآءُ اَنْتُمْ لَنَا الْيَوْمَ وَبِئْسَ الْوُزَرَآءُ
كُنْتُمْ لَنَا فِي الدُّنْيَا فَلَمَّا نَظَرُوْۤا اِلٰى جَمَاعَتِهِمْ قَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ هَلُمُّوْا نَطْلُبُ الْخَزَنَةَ فَلَعَلَّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَنَا
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُخَفِّفُ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ قَالَ وَهُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ يُعَذَّبُوْنَ قَالَ وَبَيْنَ مُرَاجَعَةِ الْخَزَنَةِ اِيَّاهُمْ مِقْدَارُ
سَبْعِيْنَ عَامًا ثُمَّ يُرَاجِعُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَاْتِكُمْ رُسُلُكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بِاَجْمَعِهِمْ بَلٰى قَالَ الْخَزَنَةُ فَادْعُوْا وَمَا دُعَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّ الْخَزَنَةَ لَا تَرُدُّ عَلَيْهِمْ
خَيْرًا اسْتَغَاثُوْا بِمَالِكٍ فَقَالُوْا يٰمَالِكُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ فَلْيَقْضِ
عَلَيْنَا بِالْمَوْتِ فَيَمْكُثُ مَالِكٌ مِقْدَارَ الدُّنْيَا لَا يُجِيْبُهُمْ
وَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَوْلًا ثُمَّ يُرَاجِعُهُمْ فَيَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ

بلکہ نہ خوشی ہو تم کو تمنے آگے لار کہا ہے عذاب ہمارے لیئے پس برا ہے آرام کہینگے
ضعیف لوگ متکبروں کو ای پروردگار ہمارے جسنے آگے لار کہا ہے ہمارے لیئے
عذاب کو پس زیادہ کر اسکو عذاب میں دو چند آگ میں پس کہینگے متکبر لوگ اگر
ہمکو خدا ہدایت کرتا البتہ ہم تمکو ہدایت کرتے کہینگے ضعیف لوگ متکبروں کو
بلکہ مکر رات اور دن کا جب تم ہم کو خدا کی ساتھہ کفر کرنے اور اسکے ساتھہ شریک
گردانیکا حکم کرتے تہی پس ہم بیزار ہوتے ہیں تم سے اور اسچیز سے جسکی طرف تم
ہمکو بلاتے تہی دنیا میں فرمایا رسول اللہ نے پہر سب متوجہ ہونگی اپنی نزدیکیوں یعنی
شیطانوں سی پس کہینگی ہمنے تمکو گمراہ کیا جیسے کہ ہم گمراہ ہوئے کہیگا شیطان نزدیک
آخر ان کی بات کے اپنے اونچی آواز کی ساتھہ اے دوزخ والو تحقیق خدا تعالی
نے تمکو وعدہ کیا ہے سچا وعدہ اور خدا نے تم کو بلایا پس تمنے نہیں قبول کیا اسکو
اور نہ تصدیق کی اور تحقیق مینے تم سے وعدہ کیا تہا پس مینے خلاف کیا تمہاری ساتہ
اور نہیں تہا میری واسطے تمپر غلبہ مگر یہ کہ مینے تمکو بلایا پس تمنے مجہے قبول کیا پس تم مجہے
ملامت نہ کرو اور اپنی نفسوں کو ملامت کرو میں نہیں تمہاری فریاد پہنچنے والا اور نہ تم میری
فریاد پہنچنے والی ہو پس مینے آج تمکو کفر کی نسبت کی بہ سبب اسکی جو تمنے میری عبادت کے سوا خدا
کے فرمایا پس آواز کریگا آواز کرنیوالا ان کی درمیان یہ کہ تحقیق خدا کی لعنت ہو ظالموں پر فرمایا
پس لعنت کرینگے نزدیک اسکے ضعیف لوگ متکبروں کی اور معتبر لوگ لعنت کرینگے
ضعیف لوگوں اور لعنت کرینگے اپنی نزدیکیوں کو شیطانوں سے اور لعنت کرینگی انکو
انکی نزدیکی پہر کہینگے اپنی نزدیکیوں کو کاشکے ہمارا اور تمہاری درمیان دوری ہوتی
مشرق اور مغرب کی پس تم برے نزدیکی ہو ہمارے لیئے آج کے دن اور تم برے وزیر تہے
ہمارے لیئے دنیا میں پس جب دیکہینگے اپنی جماعت کیطرف کہیگا بعض انکا بعض کو
آؤ تم پس ڈہونڈیں ہم دربانوں کو پس شاید وہ ہماری سفارش کریں اپنی پروردگا
کے پاس پس ہلکا کری ہمارے سے ایکدن عذاب سے فرمایا اور وہ اسیطرح سے عذاب
کیئے جاوینگے فرمایا اور درمیان جواب دینے چوکیداروں کی انکو ستر برس کا اندازہ
ہوگا پہر ان کو جواب دینگی پس کہینگے کیا نہیں لائے تہے تمہاری پاس تمہاری پیغمبر دلیلیں سب
کہینگے کیوں نہیں کہینگی چوکیدار پس پکارو تم پس نہیں پکار کافروں کی مگر گمراہی
میں فرمایا پس جب دیکہینگے یہ کہ تحقیق چوکیدار نہیں رد کرتے انپر بہلائی البتہ فریاد
کرینگے مالک سے پس کہینگے اے مالک دعا کر ہمارے لیئے پروردگار اپنے سے یہ کہ حکم
کرے ہمارے پر ساتہہ موت کے پس ٹہیرے گا مالک اندازہ دنیا کا نہیں
جواب دیگا انکو اور نہیں رد کریگا انپر بات پہر جواب دیگا ان کو پس کہیگا تحقیق تم ٹہیرنے والے ہو

اختفا فامن قبل ان يقضى عليكم الموت فلما راوا مالكا
لا يرد عليهم خيرا استغاثوا بربهم فقالوا ربنا اخرجنا منها
فان عدنا فانا ظالمون يعنى ان عدنا فى معصيتك قال
فمكث الجبار سبحانه وتعالى مقدار سبعين عاما لا يكلمهم
بقولهم ولا يرد عليهم خيرا ثم اجابهم بقوله وانزلهم منزلة
الكلاب اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فلما راو ربهم لا يرحمهم
ولا يرد عليهم خيرا قال بعضهم لبعض سواء علينا اجزعنا
من العذاب ام صبرنا ما لنا من محيص فما لنا من شافعين
ولا صديق حميم فلو ان لنا كرة فنكون من المؤمنين
قال ثم تنصرف بهم الملئكة الى مساكنهم فزلت عند ذلك
اقدامهم ودحضت حجتهم ونظروا ما عند ربهم عز وجل
ويئسوا من رحمته ولقاهم الكرب الشديد ونزل بهم
الخزى والهوان الطويل فهتفوا بحسرتهم على ما فرطوا
فى دنياهم وحملوا اوزارهم على رقابهم واوزار اتباعهم
من غير ان ينقص من اوزارهم وعذابهم اكثر من تراب
ارضهم وقطر بحورهم مع زبانية سريع امرهم غليظ
كلامهم عظيمة اجسادهم كالبرق وجوههم كالجمر اعينهم
كاللهيب الوانهم كالحمم انيابهم كصياصى البقر اظفارهم
يعنى القرون كالمقامع الطوال الثقال المحرقة بايديهم
لو ضربوا بها الجبال انصدعت وكانت رميما يضربون
بها عصاة ربهم فيحق لهم ان تسيل اعينهم الدم بعد
الدموع لانهم ان دعوهم لم يجيبوهم وان بكوا لم يرحموهم
وان استغاثوا بماء بارد لم يغيثوهم الا بماء كالمهل يشوى
الوجوه وكان النبى صلى الله عليه وسلم يقول انه
لتاتى اهل النار سحابة مظلمة كل يوم فتنبسط عليهم فما
صنوا عن تخطف ابصارهم ورعد يقصف ظهورهم وظلمة
لا يبصرون معها ازواجهم فتناد السحابة بصوت لها
جهر يا اهل النار ما تريدون ان امطركم فيقولون
باجمعهم امطرينا الماء البارد فتمطرهم ساعة حجارة

دیتیں ورانہ پہلے اس سے کہ آوے تمپر موت پس جب دیکھیں گے مالک کو کہ نہیں
رد کرتا ان پر بھلائی تو فریاد رسی کرینگے اپنے پروردگار سے پس کہینگے اے ہمارے
پروردگار نکال ہمکو اس سے پھر اگر ہمنے پھر ایسا کام کیا تو تحقیق ہم ظالم ہیں یعنی
اگر ہم پھریں تیری نافرمانی میں فرمایا پس ٹھہریگا خدا یعنی پاک پروردگار ستر برس کی
مقدار نہ جواب دیگا انکو انکی بات کا اور نہ رد کریگا انپر بھلائی پھر انکو جواب دیگا ساتھ
اپنے قول کے اور انکو اتاریگا کتوں کی جگہوں میں اور فرمائیگا خوار ہو اسمیں اور مجھ سے
مت بات کرو فرمایا پس جب دیکھینگے اپنے پروردگار کو کہ انپر نہیں رحم کرتا اور نہیں
رد کرتا انپر بھلائی تو کہیگا بعض انکا بعض کو برابر ہے کیا جزع کریں ہم عذاب سے
یا صبر کریں ہم نہیں ہمارے لیے کوئی خلاصی کی جگہ پس نہیں ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا
اور نہ کوئی دوست دلسوز پس اگر ہمارے لیے دنیا میں ایکدفعہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم
ہوجاتے ایمان والوں سے فرمایا پھر لیجاوینگے ان کو فرشتے انکی جگہوں کیطرف پس پھسلینگے
اسوقت انکے قدم اور باطل ہوگی انکی حجت اور دیکھینگے اس چیز کو جو ان کیلیے اللہ
عزوجل کے پاس ہے اور ناامید ہوجاوینگے اسکی رحمت سے اور انکے سامنے آئیگا غم
سخت اور اتریگی انکے ساتھ رسوائی اور خواری لمبی پس فریاد کرینگے ساتھ حسرت
اپنی کے اس چیز پر جو تقصیر کیا تھا اپنی دنیا میں اور اوٹھاوینگے بوجھ اپنے اپنی گردنوں
پر اور بوجھ اپنے تابعداروں کے بغیر اسکے کہ کم کیا جاوے انکے بوجھوں سے اور اسکا عذاب
بہت زیادہ ہے ان کی زمین کی مٹی اور انکے دریاؤں کے قطروں سے ساتھ انکے ہیبتناک ہیں
کے جو شتابی ہے کام انکا سخت ہے بات انکی بڑے ہیں جسم انکے مانند بجلی کے
منہ انکے مانند انگارے کے آنکھیں اونکی مانند شعلے آگ کے رنگ انکے باہر نکلے
ہوئے دانت انکے گائے کے سینگوں کی طرح ناخون انکے اور ہتھوڑے لمبے لمبے
جلانے والے انکے ہاتھوں میں اگر ماریں ساتھ اسکے پہاڑوں کو تو پارہ پارہ ہوجاویں
اور ہو جاویں بوسیدہ مارینگے ساتھ انکے اپنے پروردگار کے بیفرمانوں کو
پس لائق ہے انکو کہ جاری ہوویں انکی آنکھیں ساتھ خون کے پیچھے آنسوؤں کے کیونکہ تحقیق یہ اگر فرشتوں
کو بلاویں تو نہ جواب دیں اور اگر روویں تو نہ رحم کریں انپر اور اگر فریاد رسی کریں انسے ساتھ
پانی ٹھنڈے کے تو نہ فریاد رسی کریں انکی مگر ساتھ پانی کے جو مانند تیل کے جلی ہوئی کے جلا دیگا منہوں کو
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق آویگا دوزخیوں کے پاس بادل بڑا ابر سیاہ ہر روز پس
فراخ ہوجاویگا انپر اور واسطے اسکے بجلیاں ہونگی جو اوچک لیجاویں انکی آنکھوں کو اور کڑک
ہوگی جو توڑ ڈالیگی انکی پیٹھوں کو اور اندھیرا ہوگا کہ نہیں دیکھینگے ساتھ اسکے اپنی جوروؤں کو
پس آواز کریگا بادل ساتھ اونچی آواز اپنی کے اے دوزخ والو کیا چاہتے ہو تم کہ برساؤں تم پر

تقع علی رؤسہم فتقطع جماجمھم ثم تمطر ثم ساعۃ اخری
انھارا من حمیم وجمرا کبیرا وشواظا وخطاطیف من
من الحدید ثم تمطر ثم ساعۃ اخری حیات وعقارب
ودود وغسلین قال فاذا امطرت فی جھنم سجر بحرھا
فاجت لججھا وغضبت فلم تترک فی جھنم سھلا ولا جبلا
الا ارتفعت علیہ فتغرق اھل النار اجمعین من غیر ان
یموتوا قال فتزداد جھنم علی من فیھا من العصاۃ غیظا
وحرا وزفیرا وشھیقا ولھبا ودخانا وظلمۃ وغما
وسموما وحمیما وجحیما وسعیرا وشدۃ علی من فیھا
لنقمۃ ربھا فنعوذ باللہ منھا ومن اعمالھا ومقارنۃ اھلھا
اللھم ربنا ورب ھالا توردنا حیاضھا ولا تجعل فی اعناقنا
اغلالھا ولا تکسنا من ثیابھا ولا تطعمنا من زقومھا ولا
تسقنا من حمیمھا ولا تسلط علینا خزانھا ولا تجعلنا ماکلۃ
لنارھا ولکن جوزنا برحمتک صراطھا واصرف عنا
شررھا ولھبھا حتی تنجینا برحمتک منھا ومن دخانھا ومن
کربھا وعذابھا آمین یا رب العلمین وکان یقول صلی
اللہ علیہ وسلم لو ان ادنی باب من ابواب جھنم فتح بالمغرب
لذابت منہ جبال المشرق کما یذوب القطر ولو ان شررۃ
من شرر جھنم طارت فوقعت بالمغرب ورجل بالمشرق
لغلی دماغہ حتی یفور علی جسدہ وان ادنی اھل النار
عذابا رجال یحذی لھم نعال من نار فتخرج من مسامعھم
ومناخرھم وتغلی منھا ادمغتھم والذین یلونھم یلقون
علی صخرۃ من صخور جھنم فینتقصون فیھا کما ینتقض
الحب من المقلی الحار وکلما سقطوا من صخرۃ وقعوا
علی اخری فاھل النار کلھم یعذبون علی قدر اعمالھم
ومصیرھم قال صلی اللہ علیہ وسلم ولما عذاب الذین
لا یحفظون فروجھم فیناطون بفروجھم بقدر ما کانت
الدنیا حتی تذوب اجسادھم وتبقی ارواحھم ثم
ینزلون فتجدد لھم اجساد وجلود ثم یعذبون

ان کے سروں پر پس توڑ ڈالینگے انکے سروں کی کہوپریاں پہر برسائیگا ایک ساعت
اور نہریں گرم پانی کی اور انگارے بہت اور کوڑے اور لوہے کی کنڈیاں پہر برسائیگا ایک
اور ساعت سانپ اور بچھوا ور کیڑے اور پانی گرم فرمایا پس جب برسیگا دوزخ میں تو
گرم ہو جاویگا دریا اسکا پس موجیں مارینگی اسکے گہراؤ کی جگہیں اور غضبناک ہو جاویگی
پس نہیں چھوڑیگی دوزخ میں بغیر پہاڑ والی اور پہاڑ والی جگہہ کو مگر بلند ہو جاویگی اسپر پس
غرق کر ڈالیگی تمام دوزخ والوں کو بغیر اسکے کہ وہ مریں فرمایا حضرت نے پس زیادہ ہو جاویگی
ان لوگوں پر جو اسمیں ہیں بغیر مانوں سے غصے اور گرمی اور سانس باہر نکالنے اور اندر لیجانے
اور بہڑکا اور دہوئیں اور اندہیری اور بری جگہہ اور ہوا گرم اور پانی گرم اور گرمی اور سوزش
اور سختی میں ان لوگوں پر جو اسمیں واسطے غصے پروردگار اپنے کے پس ہم خدا کی پناہ ڈہونڈتے
ہیں دوزخ اور اسکے کاموں اور اسکے رہنیوالوں کی نزدیکی سے اے خدا پروردگار ہمارے
اور پروردگار اسکے ہمکو مت داخل کیجیو اسکے حوضوں میں اور مت کیجیو ہماری گردن
میں طوق اسکے اور مت پہنائیو ہمکو اسکے کپڑوں سے اور مت کہلائیو اسکے تھوہر سے اور مت
پلائیو ہم کو اسکے گرم پانی سے اور مت مقرر کیجیو ہمپر اسکے چوکیداروں کو اور مت کریو
ہمکو خوراک اسکی آگ کی ولیکن گذار ہمکو ساتھ رحمت اپنی کے اسکی پلصراط سے اور پہیر
ہم سے اسکی چنگاڑی اور اسکی لاٹیں تا کہ ہم خلاصی پائیں تیری رحمت سے اس سے اور
دہوئیں اسکے سے اور اسکی سختی سے اور اسکے عذاب سے قبول کر دعا ہماری اے پروردگار
جہانوں کے اور فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر تحقیق بہت چھوٹا دروازہ دوزخ
کے دروازوں سے کہولا جاوے مغرب میں پگہل جاویں اسکے سبب سے مشرق کے پہاڑ جسطرح پگہل
جاتا ہے رانگا اگر تحقیق ایک چنگاڑی دوزخ کی چنگاڑیوں سے اڑکے پس واقع ہووے مغرب میں
اور ایک مرد مشرق میں ہو البتہ جوش مارے دماغ اسکا یہانتک کہ جوش مارے اسکے جسم پر
اور تحقیق بہت کم دوزخ والوں میں عذاب میں وہ مرد ہونگے جو پہنائی جاوینگے
انکو جوتیاں آگ سے پس نکلیگی ان کے کانوں اور ناکوں کی سوراخ سے اور جوش ماریگی
اس سے ان کے دماغ اور وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں ڈالے جاویں ایک پتہر پر دوزخ کے پتہروں سے
پس تڑپینگے اسمیں جیسے کہ تڑپتا ہے دانہ بہاڑ گرم سے اور جب گرینگے ایک پتہر سے واقع
ہونگے دوسرے پر پس دوزخ والے سب عذاب کیے جاوینگے انکے اعمالوں کے اندازے پر پس ہم خدا کی پناہ
ڈہونڈتے ہیں انکے اعمال اور انکی بازگشت سے فرمایا پیغمبر خدا نے اور لیکن عذاب ان لوگوں
کا جو نہیں نگاہ رکھتے اپنی شرمگاہوں کو پس لٹکائے جاوینگے اپنی شرمگاہوں کے ساتھہ اندازے
اس عمر کا جو دنیا تہی یہانتک کہ پگہل جاوینگے بدن انکے اور باقی رہجاوینگی انکی روحیں
پہر اتارے جاوینگے پس نئے کیے جاوینگے جسم انکے اور چمڑے پہر عذاب کیے جاوینگے

فيجلد كل انسان منهم سبعون الف ملك قدر ما كانت
الدنيا حتى تذوب اجسادهم وتبقى ارواحهم فذلك
عذابهم واما عذاب السارق فيقطع عضوا عضوا ثم
ثم يجدد فذلك عذابه غير انه يتبادر الى كل انسان
منهم سبعون الف ملك معهم الشفار واما عذاب الذين
يشهدون الزور فيناطون بالسنتهم ثم يجلد كل انسان
منهم سبعون الف ملك حتى تذوب اجسادهم
وتبقى ارواحهم واما عذاب المشركين فيجعلون في مغار
جهنم ثم يغلق عليهم وفيها حيات وعقارب وجمر
كثير ولهب ودخان شديد يجدد لكل انسان منهم
كل ساعة سبعون الف جلد فذلك عذابهم واما
عذاب الجبارين المتكبرين فيجعلون في توابيت من نار
ثم يقفل عليهم فتوضع في الدرك الاسفل من النار
قال فيعذب كل انسان منهم كل ساعة تسعة وتسعين
لونا من العذاب يجدد لهم في كل يوم الف جلد فذلك
عذابهم قال واما الذين يغلون فيأتون بغلولهم ثم
يلقى بها في بحر جهنم ثم يقال لهم غوصوا حتى تخرجوا
غلولكم لينتهوا على قعره ولا يعلم قعره الا الذي
خلقه قال فيغوصون ما شاء الله ثم يخرجون رؤسهم
يتنفسون فيبتدر الى كل منهم سبعون الف ملك
مع كل مقمع من الحديد فيهوي بها الى راسه فذلك
عذابهم ابدا قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ان الله قضى لاهل النار انهم لابثون فيها احقابا فلا
ادري كم من حقب غير ان الحقب الواحد ثمانون الف
سنة والسنة ثلثمائة وستون يوما واليوم الف
سنة مما تعدون فالويل لاهل النار والويل لتلك الوجوه
التي كانت لاتصبر على حر الشمس حين تلفحها النار والويل
لتلك الرؤس التي كانت لاتصبر على الصداع
حين يصب فوقها الحميم والويل لتلك الاعين التي

پس مارینگے ہر آدمی کو ان سے ستر ہزار فرشتے اندازہ اُس مدت کا جو دنیا تھی یہانتک کہ پگھل
جاوینگے انکے جسم اور باقی رہجائینگی اُنکی روحیں پس یہ ہے انکا عذاب اور ایسے عذاب
چور کا پس وہ کاٹا جائیگا جوڑ جوڑ پھر نیا کیا جاویگا پس یہی عذاب اسکا سوا اسکے کہ
تحقیق جلدی کریگا ہر آدمی کیطرف اُن سے ستر ہزار فرشتہ ہر ساتھ اُنکے ہونگی چھریاں
اور لیکن عذاب اُن لوگوں کا جو گواہی دیتے ہیں جھوٹی پس وہ لٹکائے جاوینگے ساتھ اپنی زبانوں
کے پھر مارینگے ہر آدمی کو اُن سے ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ پگھل جاوینگے اُنکے جسم
اور باقی رہ جاوینگی ان کی روحیں اور لیکن عذاب شرک کرنیوالوں کا پس کیے جاوینگے
دوزخ کی غاروں میں پھر بند کیجاوینگی اُنپر اور ان میں سانپ ہونگے اور بچھوا اور انگارے
بہت اور شعلہ اور دھواں سخت نیا کیا جائے گا ہر آدمی کے واسطے اُن سے ہر ساعت
ستر ہزار چمڑا پس یہ ہوگا انکا عذاب اور لیکن عذاب سرکشوں متکبروں کا پس
کیے جاوینگے صندوقوں میں دوزخ سے پھر قفل لگایا جائیگا اُنپر پھر رکھے جاوینگے
نیچے درجے طبقہ میں آگ سے فرمایا پس عذاب کیا جاویگا ہر آدمی اُن سے ہر
ساعت ننانوے قسم عذاب سے نیا کیا جاویگا ان کیواسطے ہر دن میں ہزار چمڑا پس یہ ہوگا
عذاب انکا فرمایا حضرت نے اور ایسے وہ لوگ جو مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں
پس لاوینگے اپنی خیانتوں کو پھر انکو ڈالا جائیگا دوزخ کی دریا میں پھر ان کو کہا
جاویگا غوطہ لگاؤ یہانتک کہ نکالو تم اپنی خیانتوں کو تاکہ نہ پہنچیں اُسکی تہ تک اور نہیں
اُسکو پیدا کیا فرمایا حضرتؐ نے پس غوطہ لگاوینگے جسقدر کہ چاہا خدا نے پھر نکالیں گے اپنے
سروں کو کہ دم لیں پھر جلدی کریگا ہر ایک کیطرف اُن سے ستر ہزار فرشتہ ہر ایک
فرشتہ کے ساتھ ایک ہتھوڑا ہوگا لوہے سے پس نیچے لیجاویگا اُسکو اُسکے سر تک پس یہ ہے
عذاب انکا ہمیشہ کہا راوی نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے
حکم کیا ہے دوزخیوں پر یہ کہ تحقیق وہ ٹھیرینگے اسمیں کئی حقبے پس میں نہیں جانتا کہ
کتنے ہیں حقبے مگر یہ کہ تحقیق ایک حقبہ اسی ہزار برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ
دن کا اور دن ہزار برس کا اُن دنوں سے جو تم شمار کرتے ہو پس ہلاکت ہے دوزخ والوں کو
اور ہلاکت ہے ان مونہوں کو جو سورج کی گرمی پر صبر نہ کرتے تھے جسوقت جلائیگی آگ
اور ہلاکت ہے اُن سروں کو جو دردِ سر پر صبر نہ کرتے تھے جسوقت اُنپر گرم پانی ڈالا
جائیگا اور ہلاکت ہے ان آنکھوں کو
جو درد آنکھ پر

كَانَتْ لَاتَصْبِرُ عَلَى الرَّمَدِ حِيْنَ تُزْرَقُ وَتَشْخَصُ فِي النَّارِ
وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْاٰذَانِ الَّتِي كَانَتْ تَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ تَتَلَذَّذُهَا
حِيْنَ يَفُوْرُ مِنْهَا اللَّهَبُ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ لِلْمَنَاخِرِ الَّتِي كَانَتْ
تَجْزَعُ مِنْ رِيْحِ الْجِيْفِ حِيْنَ تَنْشَقُ بِالنَّارِ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ
الْاَعْنَاقِ الَّتِي كَانَتْ لَاتَصْبِرُ عَلَى الْوَجَعِ حِيْنَ يُجْعَلُ فِيْهَا
الْاَغْلَالُ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْجُلُوْدِ الَّتِي كَانَتْ لَاتَصْبِرُ عَلَى
اللِّبَاسِ الْخَشِنِ حِيْنَ يُجْعَلُ عَلَيْهَا ثِيَابٌ مِّنْ نَارٍ خَشِنٍ
مَسُّهَا مُنْتِنٍ رِيْحُهَا تَتَلَظّٰى نَارًا وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْبُطُوْنِ
الَّتِي كَانَتْ لَاتَصْبِرُ عَلَى الْاَذٰى حِيْنَ يَدْخُلُهَا الزَّقُّوْمُ
مِنْ مَّاءٍ حَمِيْمٍ يُقَطِّعُ اَمْعَاءَهُمْ وَوَيْلٌ لِتِلْكَ الْاَقْدَامِ الَّتِي
كَانَتْ لَاتَصْبِرُ عَلَى الْحَفَاءِ حِيْنَ تُحْذٰى لَهَا نِعَالٌ مِّنْ نَّارٍ
فَوَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ مِنْ اَصْنَافِ الْعَذَابِ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
هٰذَا الْعِلْمِ الْعَظِيْمِ وَفَضْلِكَ الْعَمِيْمِ لَاتَجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِهَا

فَصْلٌ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ لِجِسْرِ جَهَنَّمَ سَبْعَ قَنَاطِرَ
بَيْنَ كُلِّ قَنْطَرَتَيْنِ سَبْعُوْنَ عَامًا وَعَرْضُ الْجِسْرِ كَحَدِّ السَّيْفِ
فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ اَوَّلُ زُمْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ سِرَاعًا كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَ
الزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَالزُّمْرَةُ الثَّالِثَةُ كَالرِّيْحِ
الْعَاصِفِ وَالزُّمْرَةُ الرَّابِعَةُ كَالطَّيْرِ وَالزُّمْرَةُ الْخَامِسَةُ
كَالْخَيْلِ وَالزُّمْرَةُ السَّادِسَةُ كَالرَّجُلِ الْمُسْرِعِ وَالزُّمْرَةُ السَّابِعَةُ
يَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ مُشَاةً ثُمَّ يَبْقٰى رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَهُوَ اٰخِرُ مَنْ
يَمُرُّ عَلٰى ذٰلِكَ الْجِسْرِ فَيُقَالُ لَهٗ مُرَّ فَيَضَعُ عَلَيْهِ قَدَمَيْهِ فَتَزِلُّ
اِحْدٰىهُمَا ثُمَّ يَرْكَبُهٗ فَيَحْبُوْا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَتُصِيْبُ النَّارُ
مِنْ شَعْرِهٖ وَجِلْدِهٖ قَالَ فَلَا يَزَالُ يَتَزَحَّفُ عَلٰى بَطْنِهٖ فَتَزِلُّ
قَدَمُهُ الْاُخْرٰى وَتَتَشَبَّثُ يَدُهٗ وَتَتَعَلَّقُ الْاُخْرٰى وَهُوَ
عَلٰى ذٰلِكَ تُصِيْبُهُ النَّارُ فَهُوَ يَظُنُّ اَنَّهٗ لَايَنْجُوْا مِنْهَا فَلَا
يَزَالُ يَتَزَحَّفُ عَلٰى بَطْنِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا فَاِذَا خَرَجَ مِنْهَا
نَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ اَنْجَانِيْ مِنْكَ كَاَنَّهٗ
اَنَّ رَبِّيْ اَعْطٰى اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِثْلَ مَا

صبر نہ کرتی تہیں جسوقت نیلی کیجائیں گی اور تہہری لگ جائینگی آگ میں
اور ہلاکت ہے ان کانوں کو جو باتیں سنکر ان سے لذت پکڑتے تھے جسوقت جوش
مارینگا اُن سے شعلا اور ہلاکت ہے اس ناک کی سوراخوں کو جو تنگ آتی تہیں مردار
کی بو سے جسوقت انکو آگ کہائیگی اور ہلاکت ہے ان گردنوں کو جو نہیں صبر کرتی
تہیں درد پر جسوقت کیئے جائینگے ان میں طوق اور ہلاکت ہے ان چمڑوں کو جو
نہیں صبر کرتے تہے پوشاک سخت پر جسوقت کیئے جائینگے انپر کپڑے آگ سے
سخت ہے انکا چہونا گندی ہے بو ان کی شعلے مارتے ہونگے آگ سے اور
ہلاکت ہے اُن پیٹہوں کو جو نہیں صبر کرتے تہے تکلیف پر جسوقت کہ داخل ہوگی انمیں
تہوہر ساتھ گرم پانی کے جو کاٹ ڈالیگا ان کی انتڑیوں کو اور ہلاکت ہے
اُن قدموں کو جو نہیں صبر کرتے تھے ننگی پر جسوقت کہ پہنائی جائینگی انکو جوتیاں
آگ سے پس ہلاکت ہے دوزخ والوں پر گونا گون عذاب سے اے بار خدایا
اس علم بزرگ اور اپنے فضل عام کی برکت سے ہمکو مت کیجیو دوزخ
والوں سے

فصل اور کہا ابو ہریرہ رضؓ نے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تہے کہ تحقیق دوزخ کی پل کے واسطے سات پلیں ہیں ہر دو پلوں
کے درمیان راستہ ہے ستر برس کا اور چوڑائی پل کی مانند تیزی تلوار
کے پس گذرے گا اسپر پہلا گروہ لوگوں سے جلدی میں آنکھ پہیرنے
کے انداز اور دوسرا گروہ بجلی اوچک لیجانے والی کی طرح اور تیسرا
گروہ مانند سخت ہوا کے اور گروہ چوتھا مانند پرندے کی اور گروہ
پانچواں گہوڑوں کیطرح اور گروہ چہٹا مرد تیز رو کیطرح اور گروہ
ساتواں گذرینگے اسپر پیادہ پہر باقی رہجائیگا ایک اکیلا مرد پس وہ
آخران لوگوں کا ہے جو گذرینگے اس پل پر پس اسکو کہا جائیگا کہ گذر
پس رکہیگا اسپر دونوں پاؤں اپنے پس پہسل جائیگا ایک ان دو پاؤں
سے پہر سوار ہوگا پس چلیگا اپنے دو نوزانو کے بل پس پہنچیگی آگ اسکی
بالوں اور چمڑے کو فرمایا پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گہسٹتا ہوا جائیگا
پس اسکا دوسرا پاؤں پہسل جائیگا اور پکڑے گا اسکا ہاتہ اور لٹکیگا
دوسرا اور وہ اسی حال پر ہوگا کہ پہنچے گی اسکو آگ پس وہ یہ گمان کریگا
کہ تحقیق یہ نہیں خلاصی پائیگا اس سے پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گہسٹتا ہوا جائیگا
یہانتک کہ نکلیگا اُس سے پس جب نکلیگا اُس سے تو دیکھیگا اُسکی طرف پس کہیگا برکت والی
ہے وہ ذات جسنے مجہکو نجات دی تجہسے میں نہیں گمان کرتا کہ تحقیق پروردگار میرے نے کسیکو خلقت پہلی اور پچھلی سے

اعطانی انه نجانی منك بعد اذ رایت ولقیت قال فیاتیه ملك من الملٰئكة فیاخذ بیده فینطلق به الی غدیر بین یدی باب الجنة فیقول له الملك اغتسل فی هذا الغدیر واشرب منه قال فیغتسل ویشرب منه فیعود له ریح اهل الجنة والوانهم ثم ینطلق به فیوقفه علی باب جهنم فیقول له قف ههنا حتی یاتیك اذنك من ربك عز وجل قال فینظر الی اهل النار ویسمع عواءهم كعواء الكلاب قال فیبكی فیقول یا رب اصرف وجهی عن اهل النار لا اسئلك یا رب غیره قال فیاتیه ذلك الملك من عند رب العلمین عز وجل فیحول وجهه من النار الی الجنة قال وبین مقامه الی باب الجنة خطوة فینظر الی باب الجنة وعرضها وان ما بین عضادتی باب الجنة مسیرة اربعین عاما للطیر المسرع قال فیسئل ذلك الرجل ربه عز وجل فیقول یا رب انك قد احسنت الی الاحسان كله انجیتنی من النار وصرفت وجهی عن اهل النار الی الجنة انما بینی وبین باب الجنة خطوة فاسئلك یا رب بعزتك ان تدخلنی الباب ولا اسئلك غیره ولكن اجعل الباب بینی وبین اهل النار حجابا فلا اسمع حسیسها ولا اری اهلها قال فیاتیه ذلك الملك من عند رب العلمین فیقول یا ابن ادم ما اكذبك الست زعمت انك لا تسئل غیره قال علیه السلام فیقول ویحلف لا وعزة الرب لا اسئل غیره فیاخذه بیده فیدخله الباب ثم ینطلق الملك الی رب العلمین عز وجل قال فینظر ذلك الرجل فی الجنة عن یمینه وشماله وبین یدیه مسیرة سنة فلا یری احدا غیر الشجر والثمر وبین مقامه الی ادنی شجرة خطوة قال فینظر الیها فاذا اصلها ذهب وغصنها فضة بیضا تمور فیها كاحسن حلل راها ادمی وثمارها الین من الزبد واحلی من العسل واطیب ریحا من المسك قال فتحیر ذلك الرجل مما رای قال فیقول

جو دی ہے اُسنے مجھکو وہ یہ کہ تحقیق اسنے خلاصی دی ہی مجھکو تجھسی پیچھے اُسکے جو دیکھا میں اور ملاقات کی اور فرمایا حضرتؐ نے پس آئیگا اسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس پکڑیگا اسکا ہاتھہ پس لیچلیگا اسکو ایک حوض کیطرف بہشت کی دروازہ کے آگے پس کہیگا اسکو فرشتہ کہ نہا اس حوض میں اور پی اس سے پس نہائیگا اور پئیگا اُسسے پس آئیگی اُسکی طرف بہشت والوں کی ہوا اور انکی رنگ پہر لیچلیگا اُسکو پہر کھڑا کریگا اسکو دوزخ کے دروازہ پر پس کہیگا اُسکو فرشتہ کہ یہاں کھڑا ہو یہانتک کہ آوی تیرے پاس اجازت تیری پروردگار عزوجل کیطرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا دوزخیوں کیطرف اور سُنیگا انکی آواز کتوں کیطرح فرمایا حضرتؐ نے پس رو دیگا پس کہیگا ای میری الله پھیر منہ میرا دوزخ والوں سے میں نہیں مانگتا تجھسے سوا اسکے فرمایا پس آویگا اُسکے پاس وہی فرشتہ پروردگار جہانوں کے پاس سے پس پھیریگا منہ اُسکا دوزخ سے بہشت کیطرف فرمایا اور درمیان اسکے کھڑا ہونے کی جگہہ سے بہشت کی دروازہ تک ایک قدم کا فاصلہ ہوگا پس دیکھیگا بہشت کی دروازہ اور اسکی فراخی کی طرف اور تحقیق وہ مسافت کہ درمیان دو جانب دروازہ کی ہے رستہ ہے چالیس برس کا واسطے پرندے تیز اُڑنیوالے کی فرمایا پس وہ شخص سوال کریگا پروردگار اپنے عزوجل سے پس کہیگا ای میرے الله تحقیق تو نے احسان کیا ہے میریطرف تمام احسان نجات دی ہے تو نے مجھکو آگ سے اور پھیرا تو نے منہہ میرا دوزخیوں سے طرف بہشت کی سوا اسکے نہیں ہے میرا اور بہشت کی درمیان ایک قدم کا فاصلہ ہے پس میں تجھسے مانگتا ہوں ای میرے الله ساتھ عزت تیری کی یہ کہ داخل کرے تو مجھکو دروازہ میں اور میں نہیں مانگتا تجھسے سوا اسکے ولیکن کر تو دروازہ میرے اور دوزخ والوں کے درمیان پردہ پس نہ سنوں میں دوزخ کی آواز اور نہ دیکھوں میں اُسکی اہل کو فرمایا پس آئیگا اُس کے پاس وہی فرشتہ پروردگار جہانوں کے پاس سے پس کہیگا ای آدم کی بیٹے کیسا دروغگو ہے تو کیا تو نے یہ نہیں کہا تھا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا اسکے سوا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے پس کہیگا اور قسم کہائیگا قسم ہے عزت پروردگار کی نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکے پس پکڑیگا ہاتھہ اسکا پس داخل کریگا اسکو دروازہ میں پہر چلیگا فرشتہ طرف پروردگار جہانوں کی فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا وہ شخص بہشت میں دائیں اور بائیں اور آگے اپنے سے رستہ ایک برس کا پس نہ دیکھیگا کسی کو سوا درخت اور میوے کے اور درمیان انکی کھڑا ہونے کے جگہہ سے نزدیک تر درخت تک ایک قدم کا فاصلہ ہوگا فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا طرف اسکی پس ناگاہ جڑ اسکی سونا اور شاخ اُسکی چاندی ہے سفید ادر جنبش کرتی اُسکے مانند بہت اچھے زیوروں کی جو دیکھا ہو انکو آدمی نے اور میوے انکے بہت نرم ہونگے مکھن سے اور بہت میٹھے

يَا رَبِّ نَجَّيْتَنِي مِنْ جَهَنَّمَ وَاَدْخَلْتَنِي بَابَ الْجَنَّةِ فَاَنْتَ
اِلَيَّ الْاِحْسَانَ كُلَّهٗ وَاِنَّمَا بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ خُطُوَةٌ
لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهٗ قَالَ فَيَاْتِيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُوْلُ مَا
اَكْذَبَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَسْتَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَسْئَلُ زِيَادَةً
فَمَالَكَ تَسْاَلُ وَاَيْنَ مَا اَقْسَمْتَ لَا تَسْتَحِيْ قَالَ فَيَاْخُذُ
بِيَدِهٖ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ اِلٰى اَدْنٰى مَنَازِلِهٖ فَاِذَا هُوَ بِقَصْرٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى مَسِيْرَةِ سَنَةٍ قَالَ فَاِذَا اَتَاهُ نَظَرَ اِلٰى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَاٰى مَنْزِلًا كَاَنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ الْقَصْرُ وَمَا وَرَاءَهٗ
مَعَهٗ حُلْمًا فَلَا يَمْلِكُ نَفْسَهٗ حِيْنَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَسْاَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهٗ قَالَ فَيَاْتِيْهِ
مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَمَا اَقْسَمْتَ بِرَبِّكَ
عَلَيْكَ مَا اَكْذَبَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ هُوَ لَكَ فَاِذَا اَتَاهُ نَظَرَ اِلٰى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ كَاَنَّمَا كَانَ مَنْزِلُهٗ مَعَهٗ حُلْمًا قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَسْاَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ قَالَ فَيَاْتِيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُوْلُ لَهٗ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَالَكَ لَا تُوْفِيْ بِالْعَهْدِ اَلَسْتَ زَعَمْتَ اَنَّكَ
لَا تَسْاَلُ غَيْرَهٗ وَلَا يَلُوْمُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا تَكَادُ نَفْسُهٗ تَخْرُجُ
مِنْهُ مِنَ الْعَجَائِبِ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ لَكَ قَالَ فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مَنْزِلٌ اٰخَرُ كَاَنَّمَا كَانَتْ مَعَهٗ تِلْكَ الْمَنَازِلُ حُلْمًا فَيَبْقٰى مَبْهُوْتًا
لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ لَا تَسْاَلُ رَبَّكَ فَيَقُوْلُ
يَا سَيِّدِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَلَفْتُ لِرَبِّ الْعِزَّةِ حَتّٰى
خَشِيْتُ مِنْهُ وَسَاَلْتُهٗ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ قَالَ فَيَقُوْلُ لَهٗ رَبُّ
الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اَجْمَعَ لَكَ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمِ
خَلَقْتُهَا اِلٰى يَوْمِ اَفْنَيْتُهَا ثُمَّ اُضْعِفُهَا لَكَ عَشَرَةَ اَضْعَافٍ
قَالَ فَيَقُوْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَا رَبِّ اَتَهْزَاُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالَ فَيَقُوْلُ لَهٗ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ لَقَادِرٌ اَنْ اَفْعَلَ
مَا سَئَلْتَنِيْ مَا شِئْتَ قَالَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا رَبِّ اَلْحِقْنِيْ بِالنَّاسِ
قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكٌ فَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ يَمْشِيْ فِي الْجَنَّةِ
حَتّٰى يَبْدُوَ لَهٗ شَيْءٌ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مَعَهٗ شَيْئًا فَيَخِرُّ سَاجِدًا

اے میرے اللہ خلاصی دی تو نے مجھکو دوزخ سے اور داخل کیا مجھکو بہشت کی دروازہ میں پس احسان
کیا تو نے طرف میری احسان بہت اور نہیں میری اور اس درخت کی درمیان فاصلہ مگر قدم بھر
میں نہیں چاہتا تجھسے سوا اسکی فرمایا پس آویگا اسکے پاس وہی فرشتہ پس کہیگا کیسا دروغگو ہے تو اے آدم کے
بیٹے کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا زیادتی کا پس تجھے کیا ہے کہ تو سوال کرتا
ہے اور کہاں ہے قسم تیری کیا تو شرم نہیں کرتا فرمایا پس پکڑیگا فرشتہ ہاتھ اسکا پس لیجیگا
اسکو طرف نزدیک تر کی اسکی منزلوں سے پس ناگہاں وہ ساتھ ایک محل کے ہے موتیوں سے اسکے آگے سوا ایک برس
کے رستہ پر فرمایا حضرتؐ نے پس جب آئیگا اس کے پاس تو دیکھیگا اس چیز کیطرف جو اسکے آگے ہے پس
دیکھیگا ایسی جگہہ گویا تھا وہ محل اور وہ چیز جو اسکے پیچھے تھی اسکے مقابلہ میں خواب پس نہیں مالک
رہیگا اپنی جان کا یعنی بے اختیار ہوجائیگا جسوقت دیکھیگا طرف اسکی پس کہیگا اے میرے اللہ میں مانگتا ہوں
تجھسے یہ جگہہ اور نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکی فرمایا پس آویگا اسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس کہیگا
اے آدم کے بیٹے کیا تو نے اپنے پروردگار کی قسم اپنے پر نہیں کہائی تھی عجب تیری دروغگوئی ہے
اے آدم کے بیٹے وہ جگہہ تیرے لیئے ہے پس جب اس جگہہ کے پاس آئیگا تو دیکھیگا اس چیز کیطرف جو اسکے
آگے ہے گویا کہ تھی جگہہ اسکی اسکے مقابلہ میں خواب فرمایا پس کہیگا اے میرے اللہ میں تجھسے یہ جگہ
مانگتا ہوں۔ فرمایا پس آئیگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکو کہیگا کہ اے آدم کے بیٹے تجھے کیا ہے جو
تو نہیں پورا کرتا عہد کو کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تو اسکے سوا نہیں سوال کریگا اور نہیں ملامت
کریگا اسکو کیونکہ تحقیق وہ دیکھتا ہے اس چیز کو جو قریب ہے کہ نکلجاوے جان اسکی عجائب کے دیکھنے
سے فرمایا پس کہیگا فرشتہ کہ وہ تیرے لیئے ہے پس فرمایا ناگاہ اسکے آگے ایک اور ایسی جگہہ ہوگی
کہ گویا اسکے مقابل یہ جگہیں خواب اور خیال ہیں پس رہجائیگا حیران نہیں طاقت رکھیگا کلام
کی فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا اسکو فرشتہ تجھے کیا ہے کہ نہیں سوال کرتا تو اپنے
پروردگار سے پس کہیگا اے سردار میرے خدا تجھپر رحم کرے قسم خدا کی البتہ تحقیق میں قسم کھاتا
رہا پروردگار کی عزت کی یہانتک کہ میں ڈر گیا اسسے اور میں اسسے مانگتا رہا یہانتک کہ میں شرمندہ
ہوگیا فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا اسکو پروردگار عزت کا عزوجل کیا تجھکو خوش کرتا ہے یہ کہ اکٹھی
کروں میں تیرے لیئے دنیا ابتدا اسکے پیدا ہونے کے دن سے اسکے فنا ہونے کے دن تک پھر زیادہ کروں
میں اسکو تیرے لیئے دس چند فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ شخص اے اللہ میرے کیا تو میری
ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے اور تو پروردگار ہے جہانوں کا فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا اسکو اللہ عزوجل
کہ تحقیق میں اسکی کرنے پر قادر ہوں پس مانگ جو تو چاہے فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ شخص
اے میرے اللہ ملا مجھکو لوگوں کے ساتھ پس آویگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکا
ہاتھ پکڑیگا اور لیجیگا اسکو بہشت میں چلتا ہوا یہانتک کہ ظاہر ہوجاوے گی اسکے
واسطے کوئی چیز گویا کہ اسنے نہیں دیکھی ایسی کوئی چیز پس گر پڑے گا سجدے میں

وَيَقُوْلُ فِيْ سَجْدَتِهِ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ تَجَلّٰى لِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ
الْمَلَكُ ارْفَعْ رَاْسَكَ هٰذَا مَنْزِلُكَ وَهُوَ اَدْنٰى مَنَازِلِكَ
فَيَقُوْلُ لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ بَصَرِيْ لَحَارَ مِنْ نُوْرِ
هٰذَا الْقَصْرِ قَالَ فَيَنْزِلُ فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَيَلْقَاهُ رَجُلٌ اِذَا
رَاٰى وَجْهَهُ وَثِيَابَهُ يَبْقٰى مَبْهُوْتًا يَظُنُّ اَنَّهُ مَلَكٌ فَيَاْتِيْهِ ذٰلِكَ
الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ لَقَدْ
اٰنَ لَكَ اَنْ تَجِيْءَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ مَنْ اَنْتَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنَا قَهْرَمَانٌ لَكَ وَاَنَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْزِلِ
وَلَكَ مِثْلِيْ اَلْفُ قَهْرَمَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى قَصْرٍ مِنْ
مِنْ قُصُوْرِكَ وَلَكَ اَلْفُ اَلْفِ قَصْرٍ فِيْ كُلِّ قَصْرٍ اَلْفُ خَادِمٍ
وَزَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ قَالَ فَيَدْخُلُ فِيْ قَصْرِهِ ذٰلِكَ
فَاِذَا هُوَ بِقُبَّةٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ بَيْضَاءَ وَفِيْ جَوْفِهَا سَبْعُوْنَ فِيْ
كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ غُرْفَةً فِيْ غُرْفَةٍ سَبْعُوْنَ بَابًا لِكُلِّ بَابٍ
مِنْهَا قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ فَيَدْخُلُ تِلْكَ الْقِبَابَ فَيَفْتَحُهَا وَلَمْ
يَفْتَحْهَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ قَبْلَهُ فَاِذَا هُوَ فِيْ جَوْفِ تِلْكَ
الْقُبَّةِ بِقُبَّةٍ مِنْ جَوْهَرَةٍ حَمْرَاءَ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
لَهَا سَبْعُوْنَ بَابًا كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يُفْضِيْ اِلٰى جَوْهَرَةٍ حَمْرَاءَ
عَلٰى مِثْلِ طُوْلِهَا سَبْعُوْنَ بَابًا لَيْسَ مِنْهَا جَوْهَرَةٌ عَلٰى لَوْنِ
صَاحِبَتِهَا فِيْ كُلِّ جَوْهَرَةٍ اَزْوَاجٌ وَمَنَاصُّ وَاَسِرَّةٌ قَالَ فَاِذَا
دَخَلَهَا وَجَدَ فِيْهَا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ
فَيَرُدُّ عَلَيْهَا السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْمُ مَبْهُوْتًا فَتَقُوْلُ لَهُ قَدْ اٰنَ لَكَ
اَنْ تَزُوْرَنَا وَاَنَا زَوْجَتُكَ قَالَ فَيَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهَا فَيَرٰى وَجْهَهُ
فِيْ وَجْهِهَا كَمَا يَرٰى اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فِي الْمِرْاٰةِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ
وَالصَّفْوَةِ فَاِذَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً فِيْ كُلِّ حُلَّةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَيْسَ
فِيْهَا لَوْنٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا لَا يُعْرِضُ
عَنْهَا اِعْرَاضَةً اِلَّا ازْدَادَتْ حُسْنًا فِيْ عَيْنِهِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا فَهِيَ
لَهُ مِرْاٰةٌ وَهُوَ مِرْاٰةٌ قَالَ وَاِنَّ لِكُلِّ قَصْرٍ مِنْهَا ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّيْنَ بَابًا
عَلٰى كُلِّ بَابٍ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ قُبَّةً مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتَةٍ وَجَوْهَرَةٍ
لَيْسَ فِيْهَا قُبَّةٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَصْرِ اَشْرَفَ

اور کہیگا سجدہ میں تحقیق پروردگار میری عزوجل نے تجلی کی میرے واسطے پس کہیگا اسکو
فرشتہ کہ اُٹھا تو سر اپنا یہ ہے جگہہ تیری اور وہ کمتر ہے تیری جگہوں سے فرمایا حضرتؑ نے
پس کہیگا اگر نہ ہوتی یہ کہ تحقیق اللہ عزوجل کی نگاہ رکھی میری بینائی البتہ پھر جاتی
اس محل کی نور سے پس اُتریگا اس محل میں پس ملاقات کریگا اسکی ایک شخص جب
دیکھیگا اُسکے مُنہہ اور کپڑوں کو تو رہجائیگا حیران گمان کریگا یہ کہ تحقیق وہ فرشتہ
ہے پس آویگا اسکے پاس وہ شخص پس کہیگا سلامتی ہو تجھپر اور خدا کی رحمت اور
اسکی برکتیں البتہ تحقیق تیرے آنیکا وقت آیا پس رد کریگا اُسپر سلام پس اسکو
کہیگا تو کون ہے اے اللہ کے بندے پس کہیگا میں تیرے لیئے نگہبان ہوں اور میں
اس جگہہ پر ہوں اور تیرے لیئے میرے جیسے ہزار نگہبان ہیں ہر ایک اُن سے ایک محل پر ہے تیرے
محلوں سے اور تیرے واسطے ہزار محل ہیں ہر محل میں ہزار خدمتگار ہیں اور
ایک بیوی حور عین سے فرمایا حضرتؑ نے پس داخل ہوگا اس محل اپنے میں پس ناگاہ وہ ساتھ
ایک قبہ کے ہے موتی سفید سے اور اسکے اندر میں ستر گھر ہونگے ہر گھر میں ستر بالاخانے
ہونگے ہر بالاخانہ کے ستر دروازے ہونگے ہر دروازے کے واسطے اس قبہ سے
ایک قبہ ہوگا موتی سے پس داخل ہوگا اُن قبوں میں پس کھولیگا انکو اور نہیں
کھولا اسکو کسی نے خدا کی خلقت سے اسے پہلے پس ناگاہ وہ اس قبہ کے اندر
میں ساتھ ایک قبہ کے ہے سرخ موتی سے لنبائی اُسکی ستر گز واسطے اسکی
ستر دروازے ہونگے ہر دروازہ اُن سے پہنچیگا موتی سرخ کیطرف اسکی درازی کی
مانند پھر اسکے واسطے ستر دروازے ہونگے نہیں کوئی موتی ان سے دوسرے
موتی کے رنگ پر ہر موتی میں بیویاں ہیں اور تخت عروس کے اور تخت فرمایا جسوقت
اسمیں داخل ہوگا تو پائیگا اسمیں ایک بیوی حور عین سے پس سلام کرے گی اُسپر
پس رد کریگا اُسپر سلام پھر کھڑا ہوگا حیران پس کہیگی اُسکو تحقیق تجھکو ہماری
زیارت کرنیکا وقت آیا اور میں تیری بیوی ہوں فرمایا حضرتؑ نے پس دیکھیگا
اسکے منہہ کو اسکی مونھ میں جیسے کہ دیکھتا ہے ایک تمہارا منہ اپنا آئینہ میں بسبب خوبصورتی
اور خوبی اور صفائی کے پس ناگاہ اُسپر ستر حلے ہونگے ہر حلہ میں ستر رنگ
ہونگے نہیں ہوگا اسمیں کوئی رنگ دوسرے رنگ کیطرح دیکھیگا اُسکی پنڈلی کا گودا
اُسکے پیچھے سے نہیں مونھ پھیریگا اُسے منہہ پھیرنا مگر بڑہ جائے گی خوبصورتی
پس اسکی آنکھ میں ستر چند پس یہ حور اُسکے واسطے آئینہ ہے اور وہ اسکو واسطے آئینہ
ہے اور فرمایا تحقیق ہر محل کیواسطے اُن میں سے تین سو ساٹھ دروازے ہونگے ہر دروازہ پر تین سو ساٹھ
قبے ہونگے مروارید اور یاقوت اور جواہر سے نہیں ہوگا کوئی قبہ دوسرے قبہ کے رنگ پر پس جب

عَلٰى مُلْكِهٖ مَسِيْرَةَ مِّنَ الْاَرْضِ يَنْفُذُ بَصَرُهٗ فِيْهَا اِذَا سَارَ فِيْهِ سَارَ فِيْ مُلْكِهٖ مِائَةَ سَنَةٍ لَا يَنْتَهِيْ اِلٰى شَيْءٍ فِيْهِ اِلَّا نَظَرَ فِيْهِ اَجْمَعَ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَدْخُلُ عَلَيْهِ قُصُوْرَهٗ مِنْ كُلِّ بَابٍ بِالسَّلَامِ وَالْهَدَايَا مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَيْسَ مِنْهُمْ مَلَكٌ اِلَّا وَمَعَهٗ مِنَ الْهَدَايَا مَا لَيْسَ مَعَ الْاٰخَرِ كُلَّ يَوْمٍ فِي النَّهَارِ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ مَعَهَا الْهَدَايَا وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يُسَمِّيْهِ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمِسْكِيْنَ لِفَضْلِ مَنَازِلِهِمْ عَلٰى مَنْزِلِهٖ وَاِنَّ لِهٰذَا الْمِسْكِيْنِ ثَمَانِيْنَ اَلْفَ خَادِمٍ فِيْ طَعَامِهٖ اِذَا اشْتَهَى الطَّعَامَ نَصَبُوْا لَهٗ مَائِدَةً مِّنْ مَوَائِدِهَا مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ مُمَنْطَقَةً مِّنْ يَاقُوْتَةٍ صَفْرَاءَ مَحْفُوْفَةً بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَقَوَائِمُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ حَافَّتُهَا عِشْرُوْنَ مِيْلًا قَالَ فَيُوْضَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ سَبْعُوْنَ لَوْنًا وَيَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَمَانُوْنَ خَادِمًا مَعَ كُلِّ خَادِمٍ مِّنْهُمْ صَحْفَةٌ فِيْهَا طَعَامٌ وَكَاْسٌ فِيْهِ شَرَابٌ فِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى وَفِيْ كُلِّ كَاْسٍ شَرْبَةٌ مَا لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى يَجِدُ طَعْمَ اَوَّلِهَا كَطَعْمِ اٰخِرِهَا وَيَجِدُ لَذَّةَ اٰخِرِهَا كَلَذَّةِ اَوَّلِهَا يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَلَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ اِلَّا وَهُوَ نَصِيْبٌ مِّنْهُ وَلَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ اِلَّا وَيُعْطٰى حَظَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِذَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا يَزُوْرُوْنَهٗ وَلَا يَزُوْرُهُمْ وَاِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا لَيَسْعٰى عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ ثَمَانُ مِائَةِ اَلْفِ خَادِمٍ بِيَدِ كُلِّ خَادِمٍ مِّنْهُمْ صَحْفَةٌ فِيْهَا طَعَامٌ لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى وَلَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ اِلَّا وَهُوَ يُصِيْبُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنْهُمْ خَادِمٌ اِلَّا وَيُعْطٰى حَظَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِذَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمَا مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهٗ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَاٰدَمِيَّتَانِ لِكُلِّ زَوْجَةٍ مِّنْهُنَّ قَصْرٌ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ خَضْرَاءَ مُمَنْطَقَةٍ بِحَمْرَاءَ فِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ لِكُلِّ مِصْرَاعٍ

اپنے ملک پر مقدار زمین کا پہونچیگی آنکھ اُسکی اسمیں جب سیر کریگا تو سیر کریگا اپنے ملک میں سو برس کی مدت نہیں پہنچیگا طرف کسی چیز کے اسمیں مگر نظر کریگا اس سب میں اور تحقیق فرشتے داخل ہونگے اُسپر اُسکے محلوں میں ہر دروازہ سے ساتھ سلام اور ہدیوں کے پروردگار جہانوں کے پاس سے نہیں ہوگا ان سے کوئی فرشتہ مگر ساتھ اسکے ہدیوں سے وہ چیز ہوگی جو نہیں ہے دوسرے کے ساتھ ہر دن چاشت کے وقت سلام کہینگے اُسپر فرشتے ساتھ ان کے تحفے ہونگے اور اسکی تصدیق الله عزوجل کی کتاب میں ہے فرماتا ہے اور فرشتے اُنپر داخل ہونگے ہر دروازے سے کہینگے سلام ہے تمہارے پر بسبب اسکے جو تمنے صبر کیا پس اچھا ہے گھر آخرت کا اور فرمایا الله تعالیٰ نے اور واسطے ان کے روزی انکی اسمیں صبح اور شام اور نبیؐ فرماتے تھے تحقیق یہ شخص نام رکھتے تھے اسکا بہشت والے مسکین واسطے اچھا ہونے انکی جگہوں کی اسکی جگہہ پر اور تحقیق اس مسکین کے واسطے (۸۰) اسّی ہزار خدمتگار ہونگے اسکے طعام میں جب چاہیگا بچھاینگے اسکے واسطے دسترخوان بہشت کے دسترخوانوں سے سرخ یاقوت سے جڑا اُور زرد یاقوت گرد گرد کیا ہوا ساتھ مروارید اور یاقوت اور زمرد کے اور اسکے پاؤں مروارید سے ہونگے ایک جانب اسکی بیس میل ہوگی فرمایا حضرتؐ نے پس رکھا جاویگا اسکے لیئے اسپر طعام سے ستر قسم اور کھڑے ہونگے اُسکے آگے اسّی خدمتگار ہر خدمتگار کے ساتھ ان سے ایک کاسہ ہوگا جو اسمیں طعام ہے اور پیالہ جو اسمیں پانی ہوگا ہر کاسہ میں طعام میں سے وہ چیز ہوگی جو دوسری میں نہیں اور ہر کاسہ میں ایسا شربت ہوگا جو دوسری میں نہیں پاویگا پہلے کا مزہ انکی پچھلے کی مزہ کیطرح اور پاویگا انکی آخر کی لذت کو ان کے اول کی لذت کیطرح مشابہ ہوگا بعض انکا بعض کے ساتھ اور نہیں ہے ان سے کوئی رنگ مگر وہ پہنچے گا اُسے اور نہیں اسکے لیئے خدمتگار مگر دیا جاویگا حصہ اپنا اُس کھانے اور پینے سے جب اُٹھایا جاویگا اُسکے آگے سے اور فرماتے تھے نبی صلی الله علیہ وسلم اور تحقیق بلند مرتبہ والے اسکی زیارت کرینگے اور وہ مسکین انکی زیارت نکریگا اور تحقیق اونچے درجے والے البتہ خدمت کریگا ہر ایک کی ان میں سے آٹھ لاکھ خدمتگار اور ان سے ہر ایک خدمتگار کے ہاتھ میں ایک کاسہ طعام کا ہوگا جو نہیں ہے دوسرے میں اور کوئی قسم ان سے نہیں مگر وہ اسے پہنچیگا اور نہیں ان سے کوئی خدمتگار مگر دیا جاویگا حصہ اپنا اس کھانے اور پینے سے جب اُٹھایا جاویگا اسکے آگے سے اور نہیں کوئی ان سے مگر واسطے اسکے ۷۲ بہتر بیویاں ہونگی حور عین سے اور دو بیویاں آدمیوں سے ہونگی ان سے ہر بیوی کے لیئے ایک محل ہوگا سبز یاقوت سے جو جڑاؤ کیا گیا ہے ساتھ سرخ یاقوت کے اسمیں ستر ہزار تختے دروازے کے ہیں ہر تختہ کو واسطے ایک قبہ

قبة من لؤلؤة وليس منها زوجة الا وعليها سبعون الف
حلة في كل حلة سبعون الف لون ليس منها حلة تشبه الاخرى
وليس منهن زوجة الا بين يديها الف جارية قيام لحوائجها
وسبعون الف جارية لمجلسها وما منهن جارية الا وقد
اشغلتها في حاجتها اذا اقرب اليها الطعام قام بين يديها
سبعون الف جارية كل جارية منهن بيدها صحفة فيها
من الطعام وكاس فيها من الشراب ما ليس في الاخرى وكان
يقول صلى الله عليه وسلم يشتاق الرجل الى اخ له كان
يحبه في الله عز وجل في الدنيا فيقول يا ليت شعري ما
فعل اخي فلان شفقة عليه ان يكون قد هلك فيطلع
الله عز وجل على ما في قلبه فيوحي الى الملئكة ان سيروا
بعبدي هذا الى اخيه فياتيه الملك بنجيبة عليها رحلها
من مياثر النور قال فيسلم عليه فيرد عليه السلام ف
يقول له قم فاركب وانطلق الى اخيك قال فيركب عليها
فيسير في الجنة مسيرة الف عام اسرع من احدكم اذا
ركب نجيبة فسار عليها فرسخا قال فلا يكون شيء حتى
يبلغ منزل اخيه قال فيسلم عليه فيرد عليه السلام
ويرحب به قال فيقول اين كنت يا اخي لقد كنت اشفقت
عليك قال فيعانق كل واحد منهما صاحبه ثم يقولان
الحمد لله الذي جمع بيننا فيحمدان الله عز وجل باحسن
اصوات سمعها احد من الناس قال فيقول الله عز وجل
لهما عند ذلك يا عبدي ليس هذا حين عمل ولكن هذا
حين تحية ومسالة فاسالاني اعطكما ما شئتما فيقولان
يا رب اجمع بيننا في هذه الدرجة قال فيجعل الله عز وجل
تلك الدرجة مجلسهما في خيمة محفوفة بالدر والياقوت
ولازواجهما منزل سوى ذلك قال فيشربون وياكلون
ويتمتعون وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان الرجل منهم
لياخذ لقمة فيجعلها في فيه ثم يخطر بباله طعام اخر فيتحول
تلك اللقمة الى الذي تمنى قيل يا رسول الله ما ارض الجنة

موتی سے اور نہیں ہے ان سے کوئی بیوی مگر اسپر ستر ہزار جوڑے ہونگے ہر جوڑے
میں ستر ہزار رنگ ہونگے نہیں ہوگا ان سے جوڑا کوئی کہ دوسرے جوڑے کی مانند
ہو اور نہیں ان سے کوئی بیوی مگر اسکے آگے ہزار لونڈی ہوگی کھڑی ہوئی اسکی
حاجتوں کیواسطے اور ستر ہزار لونڈی ہوگی اسکی مجلس کے واسطے اور نہیں
کوئی لونڈی ان سے مگر تحقیق اسنے مشغول کیا ہے اسے اپنی حاجت میں جب کہانا
اسکے قریب رکھا جاویگا تو کھڑی ہوگی اسکے آگے ہزار لونڈی ہر لونڈی ان سے
اسکے ہاتھ میں کاسہ طعام کا ہوگا اور کاسہ شراب سے ہمیں کہانے اور پینے سے
چیز ہوگی جو نہیں دوسرے میں اور فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آرزو کریگا آدمی
اپنے بھائی کی جو اسکو دوست رکھتا تھا خدائے عزوجل کی محبت میں دنیا میں پس
کہیگا ای کاشکے مجھے علم ہوتا کہ کہاں ہے بھائی میرا اسپر ڈر کر اس بات سے کہ اسکو خداتعالی
نے ہلاک کردیا ہو پس آگاہ ہوگا خدا تعالی اسپر جو اسکے دل میں ہے پس وحی
کریگا فرشتوں کیطرف یہ کہ لیچلیں میرے اس بندے کو اسکے بھائی کیطرف پس
لائیگا اسکے پاس فرشتہ ایسی اونٹنی کہ اسپر اسکا پالان ہوگا نور کی مسندوں سے
فرمایا حضرتؐ نے پس سلام کہیگا اسپر پس وہ اسپر رد کریگا اور اسکو کہیگا کہ کھڑا
ہو پس سوار ہو اور چل اپنے بھائی کیطرف فرمایا پس اسپر سوار ہوگا پس بہشت
میں سیر کریگا رستہ ہزار برس کا بہت جلدی ایک تمہارے سے جب اونٹنی پر
سوار ہو پس سیر کرے اسپر ایک فرسخ فرمایا پس نہیں ہوگی کوئی چیز یہانتک کہ
پہونچیگا اپنے بھائی کی جگہہ پر فرمایا پس اسپر سلام کہیگا پس وہ اسپر سلام
کریگا اور اسکو مرحبا کہیگا فرمایا پس وہ کہیگا تو کہاں تھا ای بھائی میرے تحقیق
میں ڈرا تھا تجھہ پر فرمایا پس ہر ایک دوسرے سے معانقہ کریگا پھر دونو کہینگے
سب تعریف خدا کے لیے ہے جسنے ہمارے درمیان اکٹھا کیا پس خدا عزوجل کی حمد کرینگے بہت اچھی
آواز سے جو اسکو کسی نے سنا ہو لوگوں سے فرمایا پس فرمائیگا خدا عزوجل ان دونو کو اسوقت
ای میرے بندو یہ بندگی کرنیکا وقت نہیں ہے ولیکن یہ دعا اور مانگنے کا وقت
ہے پس تم مجھہ سے مانگو میں تمکو جو چاہو دوں پس کہینگے ای پروردگار ہمکو اکٹھا کرو
اس درجہ میں فرمایا حضرتؐ نے پس کریگا اللہ عزوجل اس درجہ کو ان دونو کی نشستگاہ
ایک خیمہ میں جو اسکے گرد لگائے گئے ہیں مروارید اور یاقوت اور ان کی بیویوں
کے لیے اسکے سوا جگہہ ہوگی فرمایا پس پئینگے اور کھائینگے اور نفع اوٹھائینگے اور پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے تحقیق ایک آدمی انسے البتہ لیگا لقمہ پس اسکو
منہ میں کریگا پھر اسکے دل میں دوسرے طعام کا خیال ہوگا پس پھر جائیگا لقمہ اس طعام

قال ارضها رخامة من فضة ملساء وترابها مسك وبلاطها زعفران وحيطانها در وياقوت وذهب وفضة يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها وليس في الجنة قصر الا يرى ظاهره من باطنه وباطنه من ظاهره وليس في الجنة رجل الا وهو يلبس ازارا ورداء وحللا غير مقطعة وغير مخيطة وليس منهم رجل الا وهو يلبس تاجا من لؤلؤ محفوفا بالدر والياقوت والزبرجد له ضفيرتان من الذهب في عنقه طوق من ذهب محفوف بالدر والياقوت الاخضر وفي يد كل رجل منهم ثلث اسورة سوار من ذهب وسوار من فضة وسوار من لؤلؤ تحت تيجانهم اكاليل من در وياقوت وعلى خلقهم تلك يلبسون السندس وعلى السندس الاستبرق وظواهرها العبقري الحسان اسرتها من ياقوت احمر وقوائمها اللؤلؤ على كل سرير منها الف مثال لكل مثال سبعون لونا ليس منها مثال يشبه الاخر بين يدي كل سرير منها سبعون الف زربية لكل زربية سبعون لونا ليس منها زربية تشبه صاحبتها عن يمين كل سرير منها سبعون الف كرسي وعن شمالها مثل ذلك ليس منها كرسي تشبه اخر وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة اجمعين اعلاهم واسفلهم على طول ادم وطول ادم ستون ذراعا شبابا جردا مردا مكحلين محممين هم ونساؤهم على قدر واحد قال فلما فعل ذلك بهم نادى مناد في الجنة فيسمع صوته اعلاهم وادناهم واقصاهم فيقول يا اهل الجنة ارضيتم منازلكم فيقولون باجمعهم نعم والله لقد انزلنا ربنا منزل الكرامة لا نبغي عنها حولا ولا بها بدلا رضينا بربنا جارا اللهم ربنا فانا سمعنا مناديك فاجبناه القول الصادق اللهم ربنا فانا اشتهينا النظر الى وجهك فارناه فانه افضل ثواب عندك قال فامر الله عز وجل عند ذلك الجنة التي فيها منزله ومجلسه واسمها دار السلام حتى

فرمایا حضرت نے زمین اسکی پتھر ہیں سفید نرم چاندی سو ہموار کیے گئے اور مٹی اسکی مشک ہے اور اسکے ٹیلے زعفران میں اور اسکی دیوارین مروارید میں اور یاقوت اور سونا اور چاندی دکھائی دیتا ہے ظاہر انکا انکی باطن سے اور باطن انکا انکے ظاہر سے اور بہشت میں کوئی محل نہیں مگر دکہائی دیتا ہے ظاہر اسکا اسکے باطن سے اور باطن اسکا اسکی ظاہر سے اور بہشت میں کوئی محل نہیں مگر دکھائی دیتا ہے ظاہر اسکے باطن سے اور باطن اسکا اسکے ظاہر سے اور بہشت میں کوئی مرد نہیں مگر وہ پہنے گا ازار اور چادر اور حلے نہ بیونتے ہوئے اور نہ سیے ہوے اور نہیں کوئی مرد بہشت والوں سے مگر وہ پہنیگا چتر مروارید سے اس کے گرد گرد لگائی گئی ہوئی موتی اور یاقوت اور زبرجد سے اوسکو دو گیسو ہونگے سونے سے اسکی گردن میں طوق ہوگا سونے سے اسکے گرد لگائی ہوئی موتی اور سبز یاقوت اور بہشت والوں سے ہر ایک کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک کنگن سونے سے اور ایک کنگن چاندی سے اور ایک کنگن موتی سے انکی چتروں کے نیچے اکلیل ہونگے موتی اور یاقوت سے اور انپر ان حللوں کے پہنینگے باریک ریشم اور اس باریک ریشم پر ریشم موٹا اور ریشم سبز ایسے بستروں تکیہ کرنیوالی کہ ان کا استر سونے دیبا کی ہے اور ابرہ ان کا نفیس اچھا ان کی تخت سرخ یاقوت سے اور ان کی قائمے مروارید کی ہر تخت پر ان سے ہزار فرش ہوگا ہر فراش کے لیئے ستر رنگ ہونگے نہیں کوئی ان فراشوں سے جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کے آگے ان سے ستر ہزار بساط ہے ہر بساط کے لیئے ستر رنگ ہیں نہیں کوئی ان بساطوں سے جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کے داہنے ان سے ستر ہزار کرسی ہوگی اور ان کے بائیں اسیطرح نہیں کوئی کرسی ان سے جو دوسرے کے مشابہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق سب بہشت والے ان کا بلند اور نیچے درجہ والا آدم کی لنبائی پر ہونگی اور آدم کا طول ساٹھ گز تھا جوان بے بال بے ریش سخت سیاہ آنکھ والے وہ اور ان کی بیویاں ایک مقدار پر ہونگی فرمایا پس جب یہ ان کے ساتھ کیا جائیگا تو پکاریگا ایک پکارنیوالا بہشت میں پس انکی آواز سنیگا بلند ان کا اور نزدیک اور دور والا انکا پس کہیگا اے بہشت والو کیا تم اپنی جگہوں سے خوش ہوئے پس سب کہینگے ہاں قسم خدا کی البتہ تحقیق اتارا ہمکو ہمارے پروردگار نے کرامت کی جگہہ میں ہم نہیں چاہتے اسلئے پھرنا اور نہ اسکے عوض کو ہم اپنے پروردگار سے جو ہمسایہ ہے راضی ہیں اے خدا پروردگار ہمارے پس تحقیق ہمنے تیری منادی کو سنا پس ہمنے اسکو قبول کیا کہنا سچا اے خدا پروردگار ہمارے پس تحقیق ہم آرزو رکھتے ہیں تیری مونہہ کیطرف دیکھنے کی پس دکھلا ہمکو وہ مونہہ پس تحقیق تیرے مونہہ کا دیکھنا ہمارے ثواب سے بڑھکر ہے نزدیک تیرے فرمایا حضرت نے پس اللہ عزوجل حکم کریگا اسوقت اس بہشت کو جسمیں اسکی منزل اور جائے نشست ہے اور اسکا نام دار السلام ہے پکڑ تو اپنی

زِيْنَتَكِ وَتَزَيَّنِي وَاسْتَعِدِّي لِزِيَارَةِ عِبَادِي فَاسْتَمَعَتْ
لِرَبِّهَا وَاَطَاعَتْهُ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ الْكَلِمَةُ وَاَخَذَتْ زِيْنَتَهَا
وَاسْتَعَدَّتْ لِزُوَّارِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَلَكًا مِّنَ
الْمَلٰئِكَةِ اَنْ اُدْعُ عِبَادِيْ اِلٰى زِيَارَتِيْ قَالَ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ الْمَلَكُ
مِنْ عِنْدِ الرَّحْمٰنِ فَيُنَادِيْ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ بِصَوْتٍ لَهُ لَذِيْذٍ مَّدِيْدٍ
يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ زُوْرُوْا رَبَّكُمْ قَالَ فَيَسْمَعُ
صَوْتَهُ اَعْلَاهُمْ وَاَسْفَلُهُمْ فَيَرْكَبُوْنَ عَلَى النُّوْقِ وَالْبَرَاذِيْنِ
بِاَجْمَعِهِمْ فَيَسِيْرُوْنَ فِيْ ظِلَالٍ اِلٰى جَنْبِ تِلَالٍ مِّنْ مِّسْكٍ
اَبْيَضَ وَزَعْفَرَانٍ اَصْفَرَ فَيُسَلِّمُوْنَ عِنْدَ الْبَابِ تَسْلِيْمُهُمْ
اَنْ يَّقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا فَيَسْتَاْذِنُوْنَ فَيُؤْذَنُ
لَهُمْ فَيَتَعَمَّدُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْبَابَ فَتَهُبُّ رِيْحٌ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
اِسْمُهَا الْمُثِيْرَةُ فَتَنْسِفُ تِلَالَ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ فَتُعَبِّرُ فِيْ
جُيُوْبِهِمْ وَرُؤُسِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى عَرْشِ
رَبِّهِمْ وَكُرْسِيِّهِ نُوْرًا يَتَلَاْلَاُ عَلَيْهِمْ مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَجَلّٰى لَهُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَرِنَا نَنْظُرْ اِلٰى وَجْهِكَ قَالَ فَيَاْمُرُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ الْحُجُبَ الَّتِيْ مِنْ نُّوْرٍ اَنْ يَّا عِزِّيْ فَلَا يَزَالُ يَرْتَفِعُ
حِجَابٌ وَّرَاءَ حِجَابٍ حَتّٰى يَرْتَفِعَ سَبْعُوْنَ حِجَابًا كُلُّ حِجَابٍ هُوَ
اَشَدُّ نُوْرًا مِّنَ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ
رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخِرُّوْنَ لَهُ سُجَّدًا مَا شَاءَ اللّٰهُ يَقُوْلُوْنَ
وَهُمْ سَاجِدُوْنَ سُبْحَانَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَالتَّسْبِيْحُ اَبَدًا اَنْجَيْتَنَا
مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ الدَّارُ رَضِيْنَا عَنْكَ الرِّضَاءَ
كُلَّهُ فَارْضَ عَنَّا فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ رَضِيْتُ
عَنْكُمُ الرِّضَاءَ كُلَّهُ وَلَيْسَ هٰذَا اَوَانَ عَمَلٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا حِيْنُ
نَضْرَةٍ وَّنَعِيْمٍ فَاسْاَلُوْنِيْ اُعْطِكُمْ وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ اَزِدْكُمْ قَالَ
فَيَتَمَنَّوْنَ مِنْ غَمَرَاتِ تَكَلُّمُوْا فَيَتَمَنَّوْنَ اَنْ يُّدِيْمَ لَهُمْ مَا
اَعْطَاهُمْ فَيَقُوْلُ تَعَالٰى اِنِّيْ مُدِيْمٌ لَّكُمْ مَّا اَعْطَيْتُكُمْ وَمَزِيْدُكُمْ
مِثْلَهُ قَالَ فَيَرْفَعُوْنَ رُؤُسَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
اَنْ يَّرْفَعُوْا اَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شِدَّةِ نُوْرِ

آرایش اور زینت اور تیار ہو تو میری بندوں کی زیارت کے لیئے پس اپنے پروردگار کا حکم
سنے گی اور اسکی فرمانبرداری کریگی پہلے تمام ہونے بات کی اور پکڑیگی اپنی زینت اور تیار
ہوویگی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنیوالوں کیلیئے پس حکم کریگا خدا تعالیٰ کسی فرشتہ کو
فرشتوں سے یہ کہ بلا تو میرے بندوں کو میری زیارت کی طرف فرمایا پس نکلیگا وہ فرشتہ
خدا تعالیٰ کے نزدیک سے پس اپنی بلند آواز کے ساتھ پکاریگا اپنی آواز لذت والی دراز
سے کہیگا اے بہشت والو اے خدا کے دوستو اپنے پروردگار کی زیارت کرو فرمایا پس سنیگا
اسکی آواز انکا اونچا اور نیچا پس اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سب سوار ہونگے۔
پس سایہ کے نیچے چلینگے مشک سفید اور زعفران زرد کے ٹیلوں کی پہلوؤں کیطرف پس
دروازہ کے پاس سلام کہینگے اور انکا سلام کہنا یہ ہے کہ کہینگے سلام ہمارے پر ہو
ہماری پروردگار سے پس اجازت مانگینگے پس انکو اجازت ملیگی پس قصد کرینگے
پس دروازے میں داخل ہونگے پس عرش کے نیچے سے ہوا چلیگی اسکا نام مثیرہ
ہے پس اُڑا کر لیجائے گی مشک اور زعفران کی ٹیلوں کو پس انکو گریبانوں اور
اور سروں اور کپڑوں کو پس داخل ہونگے اور اپنے پروردگار عرش اور کرسی کیطرف
دیکھینگے نور کو جو چمکتا ہوگا ان پر بغیر اسکے کہ تجلی کرے ان کیلیئے پس کہینگے پاکی ہے تجھکو
اے پروردگار ہمارے پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا تو برکت والا ہے اور
تو برتر ہے دکھلا ہمکو ہم تیرے منہ کیطرف نظر کریں فرمایا پس خدا ے عزوجل حکم کریگا نور
کے پردوں کو کہ دور ہو جاؤ پس دور ہوتا جائیگا پردہ پیچھے پردے کے یہانتک کہ اُٹھائے
جائینگے ستر پردے ہر ایک پردہ زیادہ نور والا ہے اپنے متصل والے پردے سے
ستر چند پس تجلی کریگا انکے لیئے پروردگار عزت کا عزوجل پس گر پڑینگے اسکو سجدہ کرتے
ہوئے جتنی مدت کہ خدا تعالیٰ نے چاہا وہ کہینگے سجدہ کرتے ہوئے پاکی ہے تجھکو تیری
ہی لیئے ہے تعریف اور تسبیح ہمیشہ تو نے ہمکو آگ سے نجات دی اور بہشت میں ہمکو داخل
کیا پس اچھا ہے گھر ہم تجھ سے راضی ہوئے پورا راضی ہونا پس راضی ہو تو ہم سے پس فرماویگا
اللہ تبارک تعالیٰ تحقیق راضی ہوا میں تم سے پورا راضی اور نہیں ہے یہ وقت عمل
کا ولکن یہ وقت ہے تازگی اور نعمت کا پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دونگا
اور تم مجھپر آرزو کرو تمکو زیادہ دونگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بغیر
بولنے کے آرزو کرینگے۔ پس آرزو کرینگے کہ ہمیشہ رکھے انکے واسطے
اس چیز کو جو انکو دی ہے پس فرمائیگا خدا تعالیٰ جو کچھ تمکو دیا ہے ہمیشہ
تمہاری لیئے رکھنے والا ہوں اور اسکی مانند تمہارے لیئے زیادہ کرنیوالا
ہوں فرمایا پس اپنے سر اٹھائینگے تکبیر کہکر اور اپنی آنکھیں اپنے پروردگار عزوجل کیطرف نہیں
اٹھا سکینگے بسبب زیادہ ہونے نور کے

رَبِّ الْعِزَّةِ وَذٰلِكَ الْمَجْلِسُ يُسَمّٰى شَرْقِيَّ قُبَّةِ عَرْشِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ مَرْحَبًا يَا عِبَادِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَصْفِيَائِيْ
وَاَحِبَّائِيْ وَاَوْلِيَائِيْ وَخِيَرَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ وَاَهْلِ طَاعَتِيْ قَالَ
فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْ عَرْشِ رَبِّ الْعِزَّةِ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ
تِلْكَ الْمَنَابِرِ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ الْفُرُشُ
وَدُوْنَ الْفُرُشِ النَّمَارِقُ وَدُوْنَ النَّمَارِقِ الزَّرَابِيُّ قَالَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ هَلُمَّ اجْلِسُوْا عَلٰى كَرَامَتِكُمْ فَيَتَقَدَّمُ
الرُّسُلُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْمَنَابِرِ وَيَتَقَدَّمُ الْاَنْبِيَاءُ
فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ وَيَتَقَدَّمُ الصَّالِحُوْنَ فَيَجْلِسُوْنَ
عَلٰى تِلْكَ الزَّرَابِيِّ قَالَ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَوَائِدُ مِنْ نُوْرٍ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعِمُوْهُمْ فَيُوْضَعُ لَهُمْ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَحْفَةٍ مِّنْ دُرٍّ وَّيَاقُوْتٍ
وَفِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِّنَ الطَّعَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ
عَزَّ وَجَلَّ كُلُوْا يَا عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْكُلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ طَعَامَنَا الْيَوْمَ الَّذِيْ
عِنْدَ اَهْلِنَا عِنْدَ هٰذَا حُلُمٌ قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ
لِحَفَدَتِهٖ اسْقُوْا عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ بِشَرَابٍ فَيَشْرَبُوْنَ
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِنَّ شَرَابَنَا عِنْدَ هٰذَا الشَّرَابِ حُلُمٌ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعَمْتُمُوْهُمْ وَسَقَيْتُمُوْهُمْ
فَفَكِّهُوْهُمُ الْاٰنَ قَالَ فَيَاْتُوْنَ بِفَاكِهَةٍ فَيَاْكُلُوْنَ مِنْهَا
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ فَاكِهَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلُمٌ قَالَ
فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهٗ اَطْعَمْتُمُوْهُمْ وَفَكَّهْتُمُوْهُمْ وَ
سَقَيْتُمُوْهُمْ اكْسُوْهُمْ وَحَلُّوْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ يَكْسُوْهُمْ
وَحِلْيَةٍ يَكْسُوْنَهَا فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ كِسْوَتَنَا وَ
حِلْيَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلُمٌ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ عَلٰى كَرَاسِيِّهِمْ
بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ رِيْحًا مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
تُسَمَّى الْمُثِيْرَةَ فَتَاْتِيْهِمْ بِمِسْكٍ وَّكَافُوْرٍ مِّنْ تَحْتِ
الْكَثِيْبِ اَشَدَّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ فَتُغَبِّرُ ثِيَابَهُمْ وَ

پروردگار عزت کے اور یہ مجلس نام رکھی جائیگی جانب شرق قبہ عرش پروردگار
جہانوں کی پس ان کو کہیگا پروردگار عزت کا خوشی ہو وے تمکو اے میرے بندو اور میرے
ہمسایو اور میرے برگزیدو اور میرے دوستو اور میرے ولیو اور میرے برگزیدہ میری
خلقت اور میری فرمانبردارو ں سے فرمایا حضرت نے پس ناگاہ عرش پروردگار
عزت کے آگے منبر ہونگے نور سے ان منبروں کے نزدیک کرسیاں ہونگی نور کی ان کرسیوں
کے نزدیک فراش ہونگے اور ان فراشوں کے نزدیک قالیچے ہونگے اور قالیچوں کے
نزدیک بساط ہونگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہیگا ان کو پروردگار
عزت کا آؤ بیٹھو اپنی بزرگیوں پر پس آگے ہونگے رسول پس بیٹھینگے ان منبروں پر
اور آگے ہونگے نبی پس بیٹھینگے ان کرسیوں پر اور آگے ہونگے نیکوکار پس بیٹھینگے
ان بساطوں پر فرمایا پس رکھی جائینگے ان کے لیئے دسترخوان نور سے ہر دسترخوان
پر ستر رنگ ہونگے آراستہ کیے ہوئے ساتھ مروارید اور یاقوت کے فرمایا پس کہیگا پروردگار
عزت کا اسکے خدمتگاروں کو ان کو طعام دو پس ان کے لیئے رکھے جاوینگے ہر دسترخوان
پر ستر ہزار رکابی مروارید اور یاقوت سے اور ہر رکابی میں ستر قسم کے کھانے ہونگے
فرمایا پس فرمائیگا اللہ عزوجل کھاؤ تم اے میرے بندو فرمایا پس کھائینگے جسقدر چاہا اللہ نے
فرمایا پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق طعام ہمارا آج کے دن وہ جو دنیا میں ہمارے اہل
کے پاس ہوتا تھا اسکے مقابل خواب و خیال ہے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا اپنے
خدمتگاروں کو میرے بندوں کو پلاؤ فرمایا پس ان کے پاس لائینگے شراب پس اس
سے پیئینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق شراب ہماری اس شراب کے
نزدیک خواب و خیال ہے۔ فرمایا پس فرمائیگا پروردگار عزت کا اسکے خدمتگاروں
تم نے انکو کھلایا اور پلایا پس اب انکو میوے کھلاؤ فرمایا پس لائینگے میوے پس اسے کھائینگے
پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق میوے ہمارے اسکے نزدیک خواب و خیال
ہیں کہا پس کہیگا پروردگار عزت کا تم نے ان کو کھلایا طعام اور تم نے انکو میوے
کھلائے اور تم نے انکو شراب پلائی ان کو لباس اور زیور پہناؤ فرمایا پس انکے پاس
لباس اور زیور لاکر ان کو پہنائینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق
ہمارے لباس اور ہمارے زیور اسکے نزدیک خواب و خیال ہیں فرمایا پس اسی حال
میں وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہونگے کہ بھیجیگا خدا عزوجل ایک ہوا عرش کے نیچے
سے اسکو مثیرہ کہتے ہیں پس لاویگی ان کے پاس مشک اور کافور
عرش کے نیچے سے زیادہ تر سفیدی میں برف سے پس غبار
آلودہ کرے گی ان کے کپڑوں اور

وَرُؤُسَهُمْ وَجُيُوبَهُمْ فَتُطَيِّبُهُمْ ثُمَّ تُرْفَعُ عَنْهُمُ الْمَوَائِدُ مَعَ مَا
عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ
سَلُونِي الْآنَ أُعْطِكُمْ وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ أَزِدْكُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ
بِأَجْمَعِهِمْ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا فَإِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ عَنَّا فَيَقُولُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي قَدْ رَضِيتُ يَا عِبَادِي عَنْكُمْ قَالَ فَيَخِرُّونَ
لَهُ سُجَّدًا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ يَا عِبَادِي
ارْفَعُوا رُؤُسَكُمْ لَيْسَ هٰذَا حِينَ عَمَلٍ هٰذَا حِينُ نَضْرَةٍ
وَنَعِيمٍ قَالَ فَيَرْفَعُونَ رُؤُسَهُمْ وَوُجُوهُهُمْ مُشْرِقَةٌ مِنْ نُورِ
رَبِّهِمْ قَالَ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ انْصَرِفُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ قَالَ
فَيَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ ثُمَّ تَتَلَقَّاهُمْ غِلْمَانُهُمْ بِدَوَابِّهِمْ
قَالَ فَيَرْكَبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ بِرْذَوْنِهِ وَيَرْكَبُ
مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ غُلَامٍ عَلَى مِثْلِ الَّذِي يَرْكَبُ فَيَسِيرُ مَنْ
شَاءَ مِنْهُمْ بِالسَّوَادِ إِلَى دَارِهِ ثُمَّ يَسِيرُ مَعَهُ سَائِرُهُمْ حَتَّى
يَقْدَمَ الْقَصْرَ الَّذِي يُرِيدُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ قَصْرَهُ فَدَخَلَ عَلَى زَوْجَتِهِ
فَقَامَتْ إِلَيْهِ فَرَحَّبَتْ بِهِ وَقَالَتْ لَهُ جِئْتَنِي يَا حَبِيبِي بِحُسْنٍ
وَنُورٍ وَجَمَالٍ وَكِسْوَةٍ وَرِيحٍ وَحِلْيَةٍ لَمْ أُفَارِقْكَ عَلَيْهَا قَالَ
فَيُنَادِي مَلَكٌ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُولُ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كَذٰلِكَ أَنْتُمْ أَبَدًا يُجَدِّدُ لَكُمُ النَّعِيمَ قَالَ وَالْمَلٰئِكَةُ
يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَمَعَهُمْ مِنَ
الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالْكِسْوَةِ وَالْحِلْيَةِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
أَمِيرٌ يَرَوْنَ لَهُ الْفَضِيلَةَ وَالسُّؤْدُدَ فِيهَا جِبَالٌ مِنْ مِسْكٍ
أَبْيَضَ وَزَعْفَرَانٍ أَصْفَرَ إِذَا أَكَلُوا طَعَامَهُمْ يَجْشَؤُا أَطْيَبَ
مِنَ الْمِسْكِ فَإِذَا شَرِبُوا شَرَابَهُمْ رَشَحَتْ جُلُودُهُمْ مِسْكًا
لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يُهْرِيقُونَ الْمَاءَ وَلَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ
وَلَا يَمْرَضُونَ وَلَا يُصَدَّعُونَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَعْلَاهُمْ وَأَسْفَلُهُمْ يَتَقَعَّدُونَ
مُتَّكِئِينَ سَاعَتَيْنِ وَيَتَقَاصَلُونَ سَاعَتَيْنِ وَيُمَجِّدُونَ

اور سروں اور گریبانوں کو پس انکو خوشبوناک کریگی پس اٹھائی جائینگی ان سے دسترخوان
مع اس چیز کے جو انپر تھی طعام سے فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا ان کو پروردگار
عزت کا اب تم مجھسے مانگو میں تم کو دوں اور تم مجھپر آرزو کرو میں تمہیں زیادہ دوں
فرمایا پس سب کہینگے اے اللہ پروردگار ہمارے پس تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھسے تیری
رضامندی اپنے پر پس فرمائیگا عزوجل تحقیق میں راضی ہوا تم سے اے بندو میرے
فرمایا پس گر پڑینگے اسکو سجدہ کرتے ہوئے ساتھ تسبیح اور تکبیر کے پس کہیگا
پروردگار عزت کا اے میرے بندو اوٹھاؤ تم سر اپنے نہیں ہے یہ وقت عمل کا
یہ تازگی اور نعمت کا وقت ہے فرمایا پس اٹھاینگے سر اپنے اور منہ ان کے چمکتے ہونگے
انکے پروردگار کے نور سے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا عزوجل پھرو تم اپنی
جگہوں کیطرف فرمایا پس نکلینگے اپنے پروردگار کے پاس سے پھر ملاقات کرینگے
انکی انکے غلام انکی سواریاں لیکر فرمایا حضرت نے پس سوار ہونگے ہر ایک ان سے
اپنی اونٹنی یا اپنے ترکی گھوڑے پر اور اسکے ساتھ سوار ہونگے ستر ہزار غلام اسکی
سواری کی مانند پر پس چلیگا جو چاہے گا ان سے اسباب لیکر اسکے گھر تک پھر
چلینگے اسکے ہمراہ باقی غلام یہانتک کہ آئیگا اس محل کو جسکا ارادہ کرتا تھا
فرمایا حضرت نے پس جب اپنے محل میں آئیگا تو داخل ہوگا اپنی بیوی پر پس
اسکی طرف کھڑی ہوگی پس اسکو مرحبا کہیگی آیا تو میرے پاس اے میرے دوست
آیا تو میرے پاس ساتھ حسن اور نور اور جمال اور کپڑوں اور خوشبوئی اور زیور
کے جو میں تم سے جدا نہیں ہوئی تھی اسپر فرمایا پس پکاریگا فرشتہ اللہ عزوجل کے
پاس اونچی آواز کرتا پس کہیگا اے بہشت والو اسیطرح ہونگے تم ہمیشہ نئی رکھی گئی
واسطے تمہاری نعمت فرمایا اور فرشتے داخل ہونگے انپر ہر دروازے سے کہینگے سلامتی
ہو تمپر بسبب تمہاری صبر کرنے کے پس اچھا ہے آخرت کا گھر تحقیق پروردگار
تمہارا تمپر سلام پڑھتا ہے اور انکو ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں اور کپڑے
اور زیور ہونگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں سو درجے
ہونگے ہر دو درجہ کے درمیان امیر ہوگا دیکھینگے اسکے واسطے فضیلت اور بزرگی
اسمیں پہاڑ ہونگے مشک سفید اور زعفران زرد سے جب اپنا کھانا کھائینگے تو
آروغ لینگے خوشبوتر مشک سے پس جب پئینگے پانی اپنا تو ٹپکائینگے ان کے چمڑے
سے مشک کو نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ ناک
چھاڑینگے اور نہ بیمار ہونگے اور نہ سر درد کرینگے اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے بہشت والے بلند اور نیچا ان کا صبح کھانا کھائینگے تکیہ لگانیوالے دو ساعت اور نہ جدا
ہونگے ایک دوسرے سے دو ساعت اور اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کرینگے

خَالِقِهِمْ اَرْبَعُ سَاعَاتٍ وَيَتَزَاوَرُوْنَ سَاعَتَيْنِ وَفِيْهَا
لَيْلٌ وَنَهَارٌ وَظُلْمَةُ لَيْلِهَا اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنْ نَّهَارِ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ
جُزْءًا وَكَانَ يَقُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ عَطِيَّةً
مَنْ لَّوْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ لَكَانَ عِنْدَهٗ مِنَ الْكَرَاسِيِّ
وَالْفُرُشِ وَالنَّمَارِقِ وَالزَّرَابِيِّ مَا يَجْلِسُوْنَ وَيَتَّكِئُوْنَ
عَلَيْهِ وَيَفْضُلُ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْمَوَائِدِ وَالصَّحَائِفِ وَالْخَدَمِ وَ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا كَقَدْرِ مَا اَصَابَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَكَانَ
يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جُذُوْعَ الشَّجَرِ ذَهَبٌ
وَّمِنْهَا فِضَّةٌ وَّمِنْهَا يَاقُوْتٌ وَّمِنْهَا زَبَرْجَدٌ وَسَعَفُهَا مِثْلُ
ذٰلِكَ وَوَرَقُهَا كَاَحْسَنِ حُلَلٍ رَاٰهَا اَحَدٌ وَّثَمَرُهَا اَلْيَنُ
مِنَ الزُّبْدِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ طُوْلُ كُلِّ شَجَرَةٍ مِّنْهَا خَمْسُمِائَةِ
عَامٍ وَغِلَظُ اَصْلِهَا مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ
مِنْهُمْ بَصَرَهٗ نَظَرَ اِلٰى اَقْصٰى فَرْعٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ وَمَا فِيْهَا
مِنَ الثِّمَارِ وَاَنَّ عَلٰى كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعِيْنَ اَلْفَ نَوْعٍ مِّنَ
الثِّمَارِ وَلَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ عَلٰى طَعْمِ الْاٰخَرِ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا
مِنْ تِلْكَ الْاَنْوَاعِ انْحَنَتْ لَهٗ تِلْكَ الشُّعْبَةُ الَّتِيْ فِيْهَا
تِلْكَ الثَّمَرَةُ الَّتِي اشْتَهٰى مِنْ مَّسِيْرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ اَوْ
مَسِيْرَةِ خَمْسِيْنَ عَامًا اَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْخُذَهَا
بِيَدِهٖ اِنْ شَاءَ فَاِنْ عَجَزَ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِيَدِهٖ فَتَحَ فَاهُ فَدَخَلَتْ
فِيْهِ فَاِذَا قَطَفَ عَنْهَا شَيْئًا اَحْدَثَ اللّٰهُ مَكَانَهَا اَحْسَنَ
مِنْهَا وَاَطْيَبَ فَاِذَا اَصَابَ مِنْهَا حَاجَتَهٗ وَاكْتَفٰى رَجَعَتِ
الشُّعْبَةُ حَيْثُ كَانَتْ وَمِنْهَا شَجَرَةٌ لَّا تُثْمِرُ وَلٰكِنْ فِيْهَا
اَكْمَامٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ وَحُلَلٌ وَسُنْدُسٌ وَّزُخْرُفٌ وَّعَبْقَرِيٌّ
وَّمِنْهَا شَجَرَةٌ لَهَا اَكْمَامٌ فِيْهَا الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ وَكَانَ
يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ
كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ
اِكْلِيْلًا مِّنَ الْجَنَّةِ دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ لَذَهَبَ بِضَوْءِ
الشَّمْسِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي
الْجَنَّةِ قُصُوْرًا فِيْ كُلِّ قَصْرٍ مِّنْهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ مَّاءٍ مَّعِيْنٍ

چار ساعت اور ایک دوسرے کی زیارت کرینگے دو ساعت اور بہشت میں رات اور دن
ہوگا اور بہشت کی رات کا اندھیرا زیادہ تر سفید ہوگا دنیا کے دن سے ستر حصے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق کمتر بہشت والوں کا بخشش میں وہ شخص ہوگا اگر اتریں
اُسپر آدمی اور جن مہمانی کی روسے البتہ ہووے اسکے پاس اسقدر کرسیاں اور فرش اور
قالیچے اور بسالیں کہ بیٹھیں اور تکیہ لگاویں انپر اور بڑھ رہیں انپر دسترخوان
اور کاسے اور خدمتگار اور کھانا اور پینا اور تکلیف ہو اسقدر کہ آتا ہے ایک مرد
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق درختوں کی جڑھ میں سونے کی ہونگی اور بعض
ان سے چاندی اور بعض ان سے یاقوت اور بعض ان سے زمرد اور ان کی شاخیں
اسکی مانند اور ان کے پتے بہتر حلوں سے ہونگے جو دیکھا ہو ان کو کسی نے اور ان کا میوہ
بہت نرم ہوگا مکھن سے اور بہت میٹھا شہد سے لنبائی ہر درخت کی ان سے پانچسو برس
کی ہوگی اور موٹائی ان کے تنوں کی رستہ ستر برس کا جب اٹھائیگا آدمی اُن سے آنکھ
اپنی تو دیکھیگا درخت کی نہایت والی شاخ کیطرف اور اسچیز کو جو اسمیں میووں سے اور تحقیق
ہر درخت پر ستر ہزار قسم کے میوے ہونگے اور نہیں ہوگا کوئی قسم ان سے دوسری کی لذت
پر جب چاہیگا کسی چیز کو ان قسموں سے تو نیچے ہو جائیگی اسکے لیئے شاخ جسمیں وہ میوہ
ہے جسکو چاہا اُسنے پانچسو برس کی راہ سے یا پچاس برس کی راہ سے یا اس
سے کمتر یہانتک کہ اُسکو پکڑے گا اپنے ہاتھ سے اگر چاہیگا پس اگر اسکو
اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے عاجز ہوگا تو کھولیگا منہ اپنا پس داخل
ہوگا وہ اوسمیں پس جب کاٹیگا اسے کسی چیز کو تو پیدا کریگا اللہ اُسکی جگہ
بہتر اور خوشبوتر اس سے پس جب پہونچیگا اُسسے حاجت اپنی کو اور
کفایت کریگا تو لوٹ جائے گی شاخ جہاں تھی اور بعض ان سے وہ درخت
ہوگا کہ نہ میوہ دیگا اور لیکن اسمیں خوشے ہونگے جنمیں ہیں ابریشم اور حلے
اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور نفیس ہونگے اور بعض ان سے ایسا
درخت ہوگا کہ اسکے واسطے خوشے ہونگے جنمیں مشک ہے اور کافور اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہشتی دیکھینگے اپنے پروردگار کو ہر جمعہ
کے دن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق کہ ایک چتر بہشت کا
لٹکایا جاوے آسمان سے البتہ لے جاوے سورج کی روشنائی
کو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت میں بہت
محل ہیں۔ ہر محل میں ان سے چار نہریں ہیں
پانی خالص

وَلَبَنٌ مَعِينٌ وَخَمْرٌ مَعِينٌ وَعَسَلٌ مَعِينٌ اِذَا شَرِبَ مِنْهُ
شَيْئًا مِمَّا رَخِتَامُهُ مِسْكًا وَلَا يَشْرَبُونَ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى
يُمْزَجَ مِنْ عُيُونٍ فِي الْجَنَّةِ اِسْمُ اَحَدِهَا الزَّنْجَبِيلُ وَالْاُخْرٰى
تَسْنِيمٌ وَالْاُخْرٰى كَافُورٌ وَاِنَّ الْمُقَرَّبِينَ يَشْرَبُونَ مِنْهَا
صِرْفًا وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ
اللّٰهَ قَضٰى بَيْنَهُمْ اَنَّهُمْ يَتَنَازَعُونَ الْكَاْسَ بَيْنَهُمْ مَا رَفَعُوهَا
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اَبَدًا وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ عَلٰى مَسِيرَةِ مِائَةِ اَلْفِ عَامٍ
وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَاِذَا رَجَعُوا مِنْ عِنْدِ اِخْوَانِهِمْ فَلَهُمْ اَهْدٰى
اِلٰى مَنَازِلِهِمْ مِنْ اَحَدِكُمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا زَارُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاَرَادُوا
الْاِنْصِرَافَ يُعْطٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُمَّانَةً خَضْرَاءَ فِيهَا
سَبْعُونَ حَبَّةً لِكُلِّ حَبَّةٍ سَبْعُونَ لَوْنًا لَيْسَ مِنْهَا حَبَّةٌ
عَلٰى لَوْنِ الْاُخْرٰى فَاِذَا انْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
مَرُّوا فِي اَسْوَاقِ الْجَنَّةِ لَيْسَ فِيهَا بَيْعٌ وَلَا شِرَاءٌ وَفِيهَا
مِنَ الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ وَالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيرِ
وَالزُّخْرُفِ وَالْعَبْقَرِيِّ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ وَاَكَالِيلَ مُعَلَّقَةٍ
فَيَاْخُذُونَ مِنْ تِلْكَ الْاَسْوَاقِ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ مَا
يُطِيقُونَ حَمْلَهٗ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَسْوَاقِهَا شَيْءٌ وَفِيهَا صُوَرٌ
كَصُوَرِ النَّاسِ مِنْ اَحْسَنِ مَا يَكُونُ مَكْتُوبٌ عَلٰى نَحْرِ كُلِّ
صُورَةٍ مِنْهَا مَنْ تَمَنّٰى اَنْ يَكُونَ حُسْنُهٗ عَلٰى حُسْنِ
صُورَتِي جَعَلَ اللّٰهُ حُسْنَهٗ عَلٰى صُورَتِي فَمَنْ تَمَنّٰى اَنْ
يَكُونَ حُسْنُ وَجْهِهٖ عَلٰى تِلْكَ الصُّورَةِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى
تِلْكَ الصُّورَةِ قَالَ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَيَلْقَاهُمْ
غِلْمَانُهُمْ صُفُوفًا قِيَامًا بِالتَّرْحِيبِ وَالتَّسْلِيمِ فَيُبَشِّرُ كُلُّ وَاحِدٍ
صَاحِبَهُ الَّذِي يَلِيهِ حَتّٰى تَبْلُغَ الْبُشْرٰى زَوْجَتَهٗ ثُمَّ يَسْتَخِفُّهَا
الْفَرَحُ حَتّٰى تَقُومَ اِلَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهٗ عِنْدَ بَابِهٖ بِالتَّرْحِيبِ
وَالتَّسْلِيمِ فَتُعَانِقُهٗ وَيُعَانِقُهَا فَيَدْخُلَانِ جَمِيعًا
مُعْتَنِقَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ

اور دودھ خالص اور شراب خالص اور شہد خالص جب پئیگا اسے کچھ تو ہوویگا
آخر اسکا مشک اور کوئی چیز ان سے نہ پئیں گے یہانتک کہ ملائی جائیگی
چشموں سے جو بہشت میں ہیں ایک کا نام سونٹھ اور دوسری کا نام تسنیم اور
تیسری کا کافور اور تحقیق خدا کے نزدیکی پئینگے اسے خالص اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق اللہ تعالیٰ انکے درمیان
حکم نہ کرتا کہ تحقیق وہ ایک دوسرے سے چھینینگے پیالہ تو نہ اٹھاتے انکو اپنے مونہوں سے ہمیشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشتی ایک دوسرے کی زیارت کو لاکھ برس کے راہ سے اور زیادہ پس جب پھرینگے اپنے بھائیوں کے نزدیک سے
تو البتہ وہ زیادہ راہ پانیوالے ہونگے اپنے گھروں کیطرف ایک تمہارے سے
طرف گھر اپنے کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشتی جب
اپنے پروردگار عزوجل کو دیکھینگے اور لوٹ جانیکا ارادہ کرینگے تو دیا جائیگا
ہر ایک ان میں سے ایک انار سبز اسمیں ستر دانے ہونگے۔ ہر دانے کیواسطے ستر رنگ ہونگے
نہیں ہوگا کوئی دانہ ان سے دوسرے کے رنگ پر جب اپنے پروردگار عزوجل
کے نزدیک سے لوٹینگے تو بہشت کے بازاروں میں گذرینگے۔
نہیں ہوگی ان میں فروخت اور نہ خرید اور ہونگے ان میں زیور اور حلّے
اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور حریر اور سونا کا ملمع کیا ہوا
اور منقش مروارید اور یاقوت اور چتروں لٹکے ہوؤں سے۔ پس
لینگے ان بازاروں سے ان قسموں سے وہ چیز جو طاقت رکھینگے
اسکے اٹھانے کی۔ اور نہیں کم ہوگی اسکے بازاروں سے
کوئی چیز اور ان بازاروں میں صورتیں ہونگی آدمیوں
کی صورتوں کی مانند بہتر اس چیز سے جو ہوتی ہے لکھا ہوا ہوگا
ہر صورت کے سینے پر ان صورتوں سے کہ جو شخص آرزو کرے اسبات کی
کہ ہووے اسکی خوبصورتی میری صورت کی خوبصورتی پر تو کریگا خدا تعالیٰ اسکی خوبصورتی
میری صورت پر پس جو آرزو کرے کہ ہووے اسکے منہ کی خوبصورتی اس صورت پر کریگا اسکو
خدا تعالیٰ اس صورت پر فرمایا پھر لوٹینگے اپنے گھروں کیطرف پس انکو ملینگے انکے غلام
صفیں باندھے ہوئے کھڑے ہوئے ساتھ مرحبا اور سلام کہنے کے پس خوشخبری دیگا
ہر ایک ان سے صاحب اپنے کو جو اسکے متصل ہے۔ یہانتک کہ پہونچیگی
خوشخبری دینی اسکی بیوی کو پھر ہلکا کرے گی اسکو خوشی۔
یہانتک کہ کھڑی ہوگی طرف اسکی پس آگے آویگی اسکو دروازے کے پاس ساتھ
مرحبا اور سلام کے پس ایک دوسرے کو بغل میں لینگے پس دونوں اکٹھے داخل
ہونگے ایک دوسرے کو معانقہ کرتے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق

امرأة من نساء اهل الجنة برزت لم يرها ملك مقرب ولا نبي مرسل الا افتتن بحسنها وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان آخر شراب يشربه اهل الجنة على اثر طعامهم شراب يقال له طهور دهاق فاذا شرب منه شربة هضم طعامهم وشرابهم فجعله كالمسك وجشاءه المسك ولا يكون في بطونهم اذى فاذا شربوا اشتهوا الطعام فهذا دأبهم ابدا وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان دواب اهل الجنة خلقهن من ياقوت ابيض وكان يقول صلى الله عليه وسلم هن ثلاث جنات الجنة وعدن ودار السلام الجنة اصغر من جنة عدن بسبعمائة الف الف جزء وان قصور الجنة ظاهرها من ذهب وباطنها من زبرجد وابرجها من ياقوت احمر وشرفاتها نظام اللؤلؤ وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان الرجل من اهل الجنة ليتمتع عند زوجته التكأة الواحدة مقدار سبعمائة عام ما يتحول ثم تناديه زوجته الاخرى من القصر احسن منها يا اخي قد ان لك ان تكون لنا منك دولة فيقول الرجل من انت فتقول انا من التي يقول الله عز وجل فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين فيتحول اليها فيمكث عندها مقدار سبعمائة عام يأكل ويشرب ويباضعها وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها سبعمائة عام ما يقطعها تجري من تحتها الانهار وان على كل غصن من غصونها مدائن مبنية طول كل مدينة منها عشرة الاف ميل وان ما بين كل مدينة الى الاخرى كما بين المشرق والمغرب وان عيون السلسبيل لتجري من تلك القصور الى تلك المدائن وان ورقة منها لتظل الامة الكبيرة العظيمة وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان الرجل من اهل الجنة اذا دخل على زوجته قالت له والذي هو اكرمني بك ما في الجنة

ایک عورت بہشت والی عورتوں سے ظاہر ہووے تو نہ دیکھے کوئی فرشتہ قریبی اور نہ نبی مرسل مگر فریفتہ ہو جاوے اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق آخر شراب کا جسکو بہشت والے پینگے اپنے کھانے کے پیچھے ایک شراب ہوگا جسکو طہور دہاق کہا جاتا ہے پس جب اس سے ایک دفعہ پیئے گا تو ہضم ہو جائیگا انکا کھانا اور پینا پس کریگا اسکو مانند مشک کے اور آروغ انکا مشک ہے اور نہ ہوگا انکے پیٹوں میں رنج پس جب پینگے تو خواہش کرینگے کھانے کی پس یہ ہے انکا طریقہ ہمیشہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ تین بہشت ہیں ایک جنت ہے اور دوسرے عدن اور تیسری دار السلام۔ جنت چھوٹا ہے بہشت عدن سے سات سو کروڑ حصے کے اور تحقیق بہشت کے محل ظاہر ان کا سونے سے اور باطن انکا زبرجد سے اور ان کے برج سرخ یاقوت سے اور ان کے بالاخانے مروارید کی لڑیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ تحقیق مرد بہشت والوں سے البتہ نفع پکڑیگا اپنی بی بی کے پاس ایک دفعہ تکیہ کر کے تا مقدار سات سو برس کا۔ نہیں پھریگا پھر اسکو اسکی دوسری بی بی بلاویگی محل سے بہت خوبصورت پہلی بی بی سے اے میرے دینی بھائی تحقیق وقت پہونچا تیرے لیئے اس بات کا کہ ہووے ہماری تجھ سے باری پس کہیگا مرد تو کون ہے پس کہیگی میں ان چیزوں سے ہوں جنکے حق میں خدا تعالی فرماتا ہے پس نہیں جانتی کوئی جان اس چیز کو جو ان کے لیئے پوشیدہ رہی ہوئی ہے آنکھ کی ٹھنڈک سے پس پھریگا طرف اسکی پس ٹھیریگا پاس اسکے اندازہ سات سو برس کا کھاویگا اور پیویگا اور اسکے ساتھ جماع کریگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں البتہ درخت ہے چلیگا سوار اسکے سایہ میں سات سو برس نہ پورا کریگا اسکو بہتی ہونگی اسکے نیچے نہریں اور تحقیق ہر شاخ پر اسکی شاخوں سے شہر ہیں بنائے گئے لنبائی ہر شہر کی ان میں سے دس ہزار میل ہے اور تحقیق ہر شہر کے درمیان دوسرے شہر تک جیسا کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور تحقیق سلسبیل کے چشمے البتہ جاری ہونگے ہیں ان محلوں سے ان شہروں تک اور تحقیق ایک پتہ ان سے البتہ سایہ کریگا ایک بڑے گروہ عظیم کو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ تحقیق مرد بہشت والوں سے جب اپنی بی بی پر داخل ہوگا تو اسکو کہے گی قسم ہے ذات کی جسنے مجھکو تیرے سبب سے بزرگی دی بہشت میں

الجنۃ شیٔ ھو احب الی منک قال فیقول لھا ایضا مثل ذلک قال وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ ما لا یصفہ الواصفون ولا یخطر علی قلوب العالمین ولا تسمع بہ اذان الواعین وفیھا ما لم تروہ المخلوقون وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل ینزل المتحابین فیہ فی جنۃ عدن علی عمود من یاقوتۃ حمراء غلظھا مسیرۃ سبعین الف عام علی سبعین الف بیت لکل بیت قصر مشرفات علی اھل الجنۃ مکتوب علی جباھھم کتاب من نور ھؤلاء المتحابون فی اللہ اذا اطلع احدھم من قصرہ الی اھل الجنۃ ملأ نور وجھہ قصور اھل الجنۃ کما تملأ الشمس بیوت اھل الارض فینظر اھل الجنۃ وجھہ فیقول بعضھم لبعض ھذا من المتحابین فی اللہ عز وجل فاذا وجھہ مثل القمر لیلۃ البدر وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان فضل حسن الرجل علی حسن الخادم من اھل الجنۃ کمثل القمر لیلۃ البدر علی النجوم وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان نساء اھل الجنۃ یتغنین عند اخر طعامھم باصوات لذیذۃ ممدودۃ یقلن نحن الخالدات فلا نموت ابدا ونحن الامنات فلا نخاف ابدا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا ونحن الشابات فلا نھرم ابدا ونحن الکاسیات فلا نعری ابدا ونحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان طیر الجنۃ لھا سبعون الف ریشۃ منھا لون لیس یشبہ الاخر عظم کل طیر منھا میل فی میل اذا اشتھی المؤمن شیئا منھا اوتی بہ فوضع فی جوف الصحفۃ فانتفض فوقع منہ سبعون لونا من الطعام من نحو طبیخ وشی طعمھا اطیب من المن ولینھا الین من الزبد وبیاضھا اشد بیاضا من الخیص فاذا اکل منھا انتفض وطار ولم ینقص منھا ریشۃ فطیورھم ومراکبھم ترعی فی ریاض فی ریاض الجنۃ وحول قصورھم وکان یقول صلی اللہ

کوئی چیز نہیں کہ وہ بہت پیاری ہو تجھ سے میری طرف فرمایا حضرت نے پس مرد بھی اسکو ویسا ہی کہے گا کہا راوی نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں وہ چیزیں ہیں کہ نہیں بیان کرسکتے بیان کرنیوالے اور نہیں گذریں جہانیوں کے دلوں پر اور نہیں سنا انکو یاد رکھنے والوں کے کانوں نے اور بہشت میں وہ چیزیں ہیں جنکو نہیں دیکھا مخلوقات نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق خدا تعالی غالب اور بزرگ اتاریگا خدا کے لیے آپسمیں دوستی کرنیوالوں کو بہشت عدن میں یاقوت سرخ کے ایک ستون پر موٹائی اسکی راستہ ستر ہزار برس کا ستر ہزار گھر پر۔ ہر گھر کے لیے ایک محل ہے جہانکنے والی بہشت والوں پر ان کے ماتھوں پر ایک کتبہ لکھا ہوا ہے نور سے یہ وہ لوگ ہیں جو آپسمیں خدا کی راہ میں دوستی کرتے تھے. جب ایک ان سے جہانکے گا محل سے بہشت والوں کیطرف بھر دیگا اسکے مونہہ کا نور بہشت والوں کے محلوں کو جسطرح کہ بھر دیتا ہے سورج زمین والوں کے گھر پس دیکھینگے بہشت والے اسکے منہ کو پس کہیگا بعض انکا بعض کو یہ خدا کے لیے آپسمیں دوستی رکھنے والوں سے ہے. پس ناگاہ اسکا منہ مانند چاند کے ہے چودھویں رات میں اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق فضیلت خوبصورتی مرد کی خدمتگار کی خوبصورتی پر بہشت والوں سے مانند چاند کے ہے. چودھویں رات میں ستاروں پر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت والوں کی عورتیں سرود کرینگی اپنے کھانے کے آخر میں ساتھ آوازوں لذت والوں کے کہینگے ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں سو ہم کبھی نہیں مرینگی اور ہم بے ڈر ہیں پس ہم نہیں ڈرتی ہرگز اور ہم راضی ہیں کبھی خشمناک نہیں ہونگی اور ہم جوان ہیں کبھی بوڑھی نہیں ہونگی اور ہم پہننے والے ہیں پس ہم ننگی نہیں ہونگی کبھی اور ہم خوبصورت ہیں خوش شکل ہم بزرگ قوم کی بیبیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت کے پرندے انکے ستر ہزار پر ہونگے ہر پر کے لیے ایک رنگ ہوگا جو نہیں مشابہ ہوگا دوسرے رنگ کے بڑائی ہر پرندے کی ان سے میل بھر لمبی اور میل بھر چوڑی ہوگی جب مومن چاہیگا کسی چیز کو ان سے تو وہ لایا جاویگا پس وہ رکھا جائیگا رکابی کے اندر پس اپنے آپ کو جھاڑیگا پس گریگی اسے ستر قسم کھانے سے مانند پکے ہوئے اور بھونے ہوئے کی اور مختلف قسم کے ہونگے ان کی لذت بہت اچھی ہے ترنجبین سے اور ان کی نرمی زیادہ ہے مکھن سے اور انکی سفیدی زیادہ تر ہے چھاچھ سے پس جب اسے کھا چکے گا تو پر جھاڑ کر اڑ جائیگا اور نہ کم ہوگا اسکا ایک پر انکے پرندے اور سواریاں چرتی ہیں بہشت کے باغوں اور ان کے محلوں کے گرد میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

عليه وسلم ان اهل الجنة يعطيهم الله تعالى خواتيم من
ذهب يلبسونها وهي خواتيم الخلد ثم يعطيهم خواتيم
من در وياقوت ولؤلؤ وذلك اذا زاروه في دار
السلام وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان اهل
الجنة اذا زاروا ربهم اكلوا وشربوا وتمتعوا فاليقول
رب العزة عز وجل يا داود مجدني بصوتك الحسن
فيمجده ما شاء الله من ذلك فلا يبقى شئ في الجنة
الا انصت لحسن صوته ولذاته ثم يحبوهم رب العزة
عز وجل بالكسوة والحلية ثم ينصرفون الى اهليهم
وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان لكل رجل من اهل
الجنة شجرة يقال لها طوبى فاذا اراد احدهم ان يلبس
الكسوة المرتفعة انطلق الى طوبى فتفتحت له اكمامها
وهي ستة الوان في كل واحدة منها سبعون لونا ليس
منها ثوب على لون الاخر ولا على شبهه فياخذ من اي
ذلك شاء ارق من النعمان وكان يقول صلى الله عليه
وسلم ان ازواج اهل الجنة مكتوب في نحر كل امراة
منهن انت حبيبي وانا حبيبك ليس عنك معدل
ولا عنك مقصر وليس لك في قلبي غل ولا غش فينظر
الرجل الى نحر زوجته فيرى سواد كبدها من وراء
عظمها ولحمها فكبدها له مراة وكبده لها مراة ولا
يعيبها ذلك الا كما يعيب الياقوت السلك فيه بياضهن
كبياض المرجان وصفاؤهن كصفاء الياقوت قال الله
عز وجل كانهن الياقوت والمرجان وكان يقول
صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة على النوق والبراذين
يقع خف احدهن عند اقصى طرفها وموضع حافر ذلك
البرذون عند اقصى طرفه خلقت من در وياقوت عظم
كل دابة منهن سبعون ميلا ازمة النوق والبراذين
حلق اللؤلؤ والزبرجد **فصل** في قوله عز وجل
فوقهم الله شر ذلك اليوم ولقيهم نضرة وسرورا

تحقیق بہشت والی دیگا ان کو خدا تعالی سونیکی انگوٹھیاں انکو پہنینگے اور وہ انگوٹھیاں
ہیں ہمیشگی کی پھر دیگا انکو اللہ پاک انگوٹھیاں مروارید اور یاقوت اور لولوسی
اور یہ اسوقت ہوگا جب پروردگار کی زیارت کرینگے بہشت میں اور تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تحقیق بہشت والے جب اپنے اللہ کی زیارت
کرینگے تو کھاینگے اور پینگے اور نفع پکڑینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیگا
اللہ عز وجل اے داود اپنی آواز اچھی کی ساتھ میری بزرگی بیان کریں داود علیہ السلام خدا
کی بزرگی بیان کرینگے جسقدر خدا چاہیگا پس کوئی چیز بہشت میں نرہ جائیگی
مگر چپ ہو جائیگی بسبب اسکی اچھی آواز کے اور اسکی لذت کے پھر دیگا ان کو پروردگار
عزت کا عز وجل کپڑے اور زیور پھر اپنے گھر والوں کیطرف لوٹینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق ہر مرد کیلئے بہشت والوں سے ایک درخت ہوگا جسکو طوبی
کہا جاتا ہے جب کوئی ان سے اچھے کپڑے پہننے کا ارادہ کریگا تو طوبی کیطرف چلیگا
پس کھولے جائینگے اسکے لئے اسکے غلاف اور وہ چھ رنگ کا ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے
ستر ہونگے نہیں ہوگا کوئی کپڑا ان سے دوسرے کے رنگ پر اور نہ کوئی زینت دوسرے
کی زینت پر پس لیگا جونسا چاہیگا بہت نرم لالہ کے پتے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشت والوں کی بی بیاں ان سے ہر ایک عورت کے سینہ پر لکھا
ہوا ہوگا تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوب ہوں نہیں تجھ سے گذرنا اور نہ تجھ سے کمی
اور نہیں ہے تیرے لیئے میرے دلمیں کچھ آلائش اور نہ کچھ کدورت پس دیکھیگا
مرد اپنی بی بی کے سینہ کیطرف پس اسکے جگر کی سیاہی کیطرف دیکھیگا اسکی ہڈی
اور گوشت کے ورے سے پس اسکا جگر اسکے لیئے آئینہ ہے اور نہ عیب لگاویگا اس
عورت میں یہہ جگر مگر جسطرح کہ عیب لگاتا ہے تاگا یاقوت کو انکی سفیدی مانند
سفیدی مونگے کی اور صفائی ان کی مانند صفائی یاقوت کی ہے فرمایا اللہ عز وجل
نے گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور مونگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت
والے اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سوار ہونگے واقع ہوگا پاؤں ہر ایک ناقہ کا انکی
نظر پہنچنے کی جگہہ تک اور ان گھوڑوں کے سم کی جگہہ نزدیک پہنچنے نہایت انکی
نظر کے ہوگی پیدا کیئے گئے ہیں مروارید اور یاقوت سے بڑائی ہر ایک گھوڑے کی
ان سے ستر میل ہوگی اونٹنیوں اور گھوڑوں کی باگیں زنجیریں مروارید اور زبرجد
سے **فصل** تفسیر میں اس قول خدائے تعالی غالب اور بزرگ کے پس بچا رکھا انکو
خدا تعالی نے اس دن کی برائی سے اور انکو آگے لایا تازگی اور خوشی کو

الی اخر صفتہ اھل الجنۃ اما قولہ فوقھم اللہ شر ذلک الیوم
یعنی یوم القیمۃ یقیھم فیہ شدۃ الحساب وھول جھنم
اذ اجیٔ بھا فی عرصات القیمۃ یقودھا تسعۃ عشر خازنا
من الملئکۃ مع کل خازن منھم سبعون الف ملک اعوان
لہ غلاظ شداد کالحۃ انیابھم اعینھم کالجمر والوانھم کلھب
النار یفور من مناخرھم لھب ودخان عال مستعد بن لامر
الجبار تبارک وتعالی فیقودھا کل خازن واعوانہ بوثاق
وسلسلۃ عظیمۃ فتارۃ یمشون عن یمینھا واخری عن
شمالھا ومرۃ من ورآئھا بید کل ملک منھم مقمع من
حدید یصیحون بھا فتمشی ولھا زفیر وشھیق ووعث
وظلمۃ ودخان وقعقعۃ ولھب عال من شدۃ غضبھا
علی اھلھا فینصبونھا بین الجنۃ والموقف فترفع طرفھا
فتنظر الی الخلائق ثم تجمح الیھم لتاکلھم فتحبسھا
الخزنۃ بسلاسلھا ولو ترکت لاتت علی کل مؤمن وکافر فاذا
رات انھا قد حبست عن الخلائق فارت فورۃ شدیدۃ
کادت تمیز من الغیظ ثم شھقت الثانیۃ سمعت الخلائق
صوت صریف اسنانھا فارتعدت عند ذلک الافئدۃ
وانخلعت القلوب وطارت الافئدۃ وشخصت الابصار
وبلغت القلوب الحناجر ثم تزفر زفرۃ فلا یبقی ملک
مقرب ولا نبی مرسل ولا احد ممن شھد الموقف الا جثی
علی رکبتیہ ثم تزفر اخری فلا یبقی قطرۃ فی عین احد
الا ندرت ثم تزفر الثالثۃ فلو کان لکل ادمی وجنی
عمل اثنین وسبعین نبیا لظنوا انھم واقعوھا لا
ینجون منھا ثم تزفر الرابعۃ فلا یبقی شیٔ الا انقطع
کلامہ ویتعلق جبرئیل ومیکائیل وخلیل الرحمن عز وجل
بالعرش یقول کل واحد منھم نفسی نفسی لا اسئلک غیرھا
ثم ترمی بشرر منھا کعدد النجوم السماء اعظم کل
شررۃ منھا کالسحابۃ العظیمۃ الطالعۃ من المغرب فیقع
ذلک الشرر علی رؤس الخلائق فھذا ھو الشر الذی

آخر آیت تک جو بہشت والوں کی صفت میں ہے لیکن قول اللہ تعالی کا
فوقہم اللہ شر ذلک الیوم مراد اسسے قیامت کا دن ہے خدا اونکو نگاہ رکھیگا اسمیں
سختی حساب اور دوزخ کی ڈرسے جب وہ لائی جاینگے قیامت کی میدانوں میں کھینچینگے
اسکو اونیس دربان فرشتوں سے اون سے ہر دربان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اُسکی
مددگار ہونگے درشت سخت جو نکلے ہوئے اونکے دانت اُنکی آنکھیں مانند چنگاڑیوں کی
اور انکے رنگ مانند شعلہ آگ کی جوش ماریگا اُنکی ناک کی سوراخوں سے شعلہ اور
دہواں بلند تیار ہونے والی خدا تبارک تعالی کی امر کی تعمیل کو پس کھینچیگا اوسکو ہر
چوکیدار اور اسکی مددگار باندہ کر ساتھ بیڑیوں اور بڑے زنجیر کے پس کبہی چلینگے
اُسکے داہنی اور کبہی اُسکی بائیں اور کبہی اوسکی پیچھے سے ہر ایک فرشتہ کی ہاتھ میں
ان سے ایک لوہے کا ہتھوڑا ہوگا فریاد کرینگے بسبب اوسکے پس روانہ ہوگی اور
واسطے اسکے سانس باہر نکالنا ہے اور اندر لیجانا اور دشواری اور اندھیرا اور
دہواں اور آواز سخت اور شعلہ بلند بسبب اوسکی سخت خفگی کی اپنے رہنے والوں کی
پس گھڑا کرینگے اوسکو چوکیدار ساتھ زنجیروں کی اور اگر چھوڑی جاوے البتہ
آوے ہر مومن اور کافر پر پس جب دیکھیگی یہ کہ تحقیق بند کیگئی ہے مخلوقات سے تو
جوش ماریگی سخت جوش مارنا قریب ہے کہ پھٹ جاوے بباعث غصہ کی پھر دوبارہ
سانس اندر لیجائے گی سنیگی مخلوقات آواز اسکی دانتوں کی پیسنے کی پس کانپ
پڑینگے نزدیک اسکی دل اور نکلینگے دل اور اڑینگے دل اور پتھرا جاینگی آنکھیں
اور پہنچ جاینگے دل گلوں کو پھر سانس باہر نکالیگی پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہیں کھڑا
ہونے کی جگہہ میں مگر بیٹھیگا اپنے دونوں زانوں پر۔ پھر اور سانس نکالیگی پس کوئی
قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس کوئی قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا۔ مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس اگر ہر آدمی یا جن کی لیئے (۲) بہتر نبیوں کی عمل ہوں تو البتہ اسمیں گر پڑیں
اور یہ گمان کریں کہ تحقیق نہیں خلاصی پاینگے اوس سے پھر چوتھی دفعہ سانس نکالیگی پھر
نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر ختم ہوجائے گی اسکی کلام اور جبرئیل اور میکائیل اور
ابراہیم علیہ السلام لٹکینگے عرش کو ساتھہ ہر ایک ان سے کہیگا میں تجھہ سے اپنی جان
چاہتا ہوں نہیں مانگتا تجھہ سے اسکے غیر کو پھر پھینکیگی چنگاڑیاں آسمان کے ستاروں
کی گنتی کی مانند ہر ایک چنگاڑی کی بڑائی اون سے مانند بڑی بادل چڑہنے والی کی
ہوگی مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاریاں مخلوقات کے سروں پر پس یہ وہ برائی ہے جو

وَقَاهُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
عَذَابًا اَنْ يَقِيْهِمْ فَاللّٰهُ تَعَالٰى يَكْفِيْ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ
وَاَهْلَ السُّنَّةِ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ بِرَحْمَتِهٖ وَيُيَسِّرُ حِسَابَهُمْ
وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّتَهٗ وَيُخَلِّدُهُمْ فِيْهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ بِمَنِّهٖ وَيَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ وَاَهْلَ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ شَرًّا اِلٰى شَرٍّ وَخَوْفًا
اِلٰى خَوْفٍ وَعَذَابًا اِلٰى عَذَابٍ فَيُدْخِلُهُمْ جَهَنَّمَ وَيُخَلِّدُهُمْ
فِيْهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا
فَالنَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقُلُوْبِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ
اِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَظَرَ اَمَامَهٗ فَاِذَا هُوَ بِاِنْسَانٍ
وَجْهُهٗ مِثْلُ الشَّمْسِ تَضْحَكُ طَيِّبُ النَّفْسِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ
بِيْضٌ وَعَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنْهُ فَيَقُوْلُ
سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ
اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ اَنْتَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَيَقُوْلُ لَا
فَيَقُوْلُ اَنْتَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنْتَ
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ
اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ جِئْتُ اُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ
فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَعْلَمُ ذٰلِكَ فَتُبَشِّرُنِيْ فَيَقُوْلُ نَعَمْ
فَيَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ مِنِّيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ ارْكَبْنِيْ فَيَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِمِثْلِكَ اَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَاِنِّيْ
طَالَ مَا رَكِبْتُكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا
مَا رَكِبْتَنِيْ فَيَرْكَبُهٗ فَيَقُوْلُ لَهٗ لَا تَخَفْ اَنَا دَلِيْلُكَ اِلَى الْجَنَّةِ
فَيَفْرَحُ فَتَبَيَّنَ ذٰلِكَ الْفَرَحُ فِيْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَتَلَأْلَأَ وَيُرٰى
فِيْهِ النُّوْرُ وَالسُّرُوْرُ فِيْ قَلْبِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقّٰهُمْ
نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ نَظَرَ
اَمَامَهٗ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَبِيْحِ الْوَجْهِ اَزْرَقِ الْعَيْنَيْنِ اَسْوَدَ
اَشَدَّ سَوَادًا مِّنَ الْقَارِ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّثِيَابُهٗ سُوْدٌ يَجُرُّ
اَنْيَابَهٗ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ يَدَيْهِ كَدَبَّةِ الرَّعْدِ وَرِيْحُهٗ اَنْتَنُ
مِنَ الْجِيْفَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّعْرِضَ
عَنْهُ بِوَجْهِهٖ فَيَقُوْلُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِلَيَّ اِلَيَّ اَنْتَ لِيْ وَاَنَا

نگاہ رکھیگا خدا اس سے ان مومنوں کو جو پورا کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اوسکو
عذاب سے یہ کہ بچاوے انکو پس خدا تعالیٰ کفایت کریگا اہل توحید اور ایمان اور اہل سنت
کو اس دن کی بُرائی سے اور اونکو ملیگا رحمت سے اور اونکا حساب آسان کریگا اور انکو
ہمیشہ بہشت میں رکھیگا. ساتھ اپنے احسان کے اور بڑھا دیگا کافروں اور
مشرکوں کی بُرائی کو طرف بُرائی کے اور ڈر کو طرف ڈر کے اور عذاب کو طرف
عذاب کے پس اونکو دوزخ میں داخل کریگا اور ہمیشہ اونکو اسمیں رکھیگا پھر فرمایا
اللہ عزوجل نے اور انکے سامنے لاویگا تازگی اور خوشی کو پس تازگی موہنوں میں
اور خوشی دلوں میں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق مومن جب اپنی قبر سے قیامت کے دن نکلیگا
تو اپنے آگے دیکھیگا پس ناگاہ وہ ساتھ ایسے ہے جو منہ اُسکا سورج کی مانند ہنستا خوش جی اور اوسپر سفید کپڑے ہونگے
اور اسکے اوسکے سر پر تاج ہوگا پس اسکی طرف دیکھیگا یہانتک کہ اسکے قریب جاوے گا پس کہیگا تجھپر سلامتی
ہو اے خدا کے دوست اور تجھپر سلام ہو تو کون ہے اے اللہ کے بندے کیا تو فرشتہ ہے فرشتوں سے پس کہیگا
پس کہیگا نہیں پس کہیگا تو نبی ہے نبیوں سے پس کہیگا نہیں قسم خدا کی پس کہیگا تو
کے مقربوں سے ہے پس کہیگا نہیں قسم اللہ کی پس کہیگا تو کون ہے پس کہیگا میں
تیرا عمل صالح ہوں تجھکو بہشت اور آگ سے نجات کی خوشخبری دینے آیا ہوں پس اوسکو
کہیگا اے اللہ کے بندے کیا تو اوسکو جانتا ہے پس تو مجھکو خوشخبری دیتا ہے پس کہیگا ہاں
پس کہیگا تو مجھ سے کیا ارادہ کرتا ہے پس اوسکو کہیگا تو مجھپر سوار ہوجا پس کہیگا
پاکی خدا کو نہیں مناسب تیرے جیسے پر سوار ہونا پس کہیگا کیوں نہیں پس تحقیق
میں مدت دراز تجھپر سوار رہا پس تحقیق میں تجھ سے خدا کی رضامندی کے ساتھ سوال
کرتا ہوں مگر یہ کہ تو مجھپر سوار ہووے پس اسپر سوار ہوگا پس اوسکو کہیگا تو مت ڈر میں
تیرا رہبر ہوں بہشت کیطرف پس خوش ہوگا پس ظاہر ہوگی وہ خوشی اسکے منہ
سے میں یہانتک کہ چمکیگا اور دکھائی دیگا اسمیں نور اور خوشی اسکے دل میں
پس یہ ہے تفسیر قول اللہ عزوجل کی اور ان کو سامنے لائیگا تازگی اور خوشی کو اور
لیکن کافر پس جب اپنی قبر سے نکلیگا تو دیکھیگا آگے اپنے پس ناگاہ وہ حاضر ہوگا
ساتھ ایک بدصورت کے جو نیلی آنکھیں کالا ہے بہت کالا سیاہ زال سے اندھیری رات میں
اور کپڑے اوسکو کالے ہونگے گھسیٹیگا کپڑے اپنے زمین میں فریاد کریگا مانند فریاد
کرنے رعد کے اور اسکی بو بہت گندی ہوگی مردار سے پس کہے گا تو کون ہے
اے خدا کے بندے اور اُس سے منہ پھیرنا چاہے گا پس
کہے گا اے خدا کے دشمن میری طرف آ میرے لیئے اور
میں تیرے لیئے

لكَ اليومَ فقالَ ويحكَ اشيطانٌ انتَ فيقولُ لا واللهِ ولكني عملكَ الطالحُ فيقولُ ما تريدُ مني فيقولُ اريدُ ان اركبكَ فيقولُ لهُ انشدكَ باللهِ مهلاً فانكَ تفضحني على رؤسِ الخلائقِ فيقولُ واللهِ ما منهُ بدٌّ فطالَ ما ركبتني فانا اليومَ اركبكَ قالَ فيركبهُ فذلكَ قولهُ عزَّ وجلَّ وهم يحملونَ اوزارهم على ظهورهم الا ساءَ ما يزرونَ ثمَّ ذكرَ عزَّ وجلَّ اولياءهُ فقالَ وجزاهم بعدَ البشارةِ بما صبروا واعلى البلاءِ واداءِ الاوامرِ وانتهاءِ المنهي والتسليمِ في المقدرِ جنةً وحريراً واما الجنةُ فيتنعمونَ فيها واما الحريرُ فيلبسونَ قالَ متكئينَ فيها في الجنةِ على الارائكِ يعني السررَ عليها الحجالُ يعني الستر لا يرونَ فيها شمساً ولا زمهريراً يعني ولا يصيبهم حرُّ الشمسِ ولا يوذيهم زمهريرٌ لانهُ ليسَ فيها شتاءٌ ولا صيفٌ ثمَّ قالَ عزَّ وجلَّ ودانيةً عليهم ظلالها وذللت قطوفها تذليلاً يعني ظلالَ الشجرِ وذلكَ انَّ اهلَ الجنةِ ياكلونَ منَ الفواكهِ ان شاؤا قياماً وان شاؤا قعوداً وان شاؤا نياماً واذا ارادَ هادنت منهم حتى ياخذوا منها ثمَّ يقومُ احدهم قائماً وذلكَ قولهُ عزَّ وجلَّ وذللت قطوفها تذليلاً ثمَّ قالَ عزَّ وجلَّ ويطافُ عليهم بآنيةٍ من فضةٍ واكوابٍ هي الاكوابُ يعني الكيزانَ مدورةَ الرؤسِ التي ليستْ لها عرى وقالَ عزَّ وجلَّ قواريرا يعني هي قواريرُ ولكنها من فضةٍ وذلكَ انَّ قواريرَ الدنيا من ترابها وقواريرَ الجنةِ من فضةٍ قدروها تقديراً يعني قدرتِ الاكوابُ على الاناءِ وقدرَ الاناءُ على كفِّ الخادمِ على ريِّ القومِ اذا سقوهُ لم يبقَ فيها شيءٌ ولم يزدْ عليهِ فكانتْ قدراً على الاناءِ وكفِّ الخادمِ وريِّ القومِ فذلكَ قولهُ تعالى قدروها تقديراً وقالَ تعالى ويسقونَ فيها كاساً يعني خمراً فكلُّ شرابٍ في الاناءِ ليسَ بخمرٍ فليسَ هوَ بكاسٍ وقالَ تعالى كانَ مزاجها زنجبيلاً يعني كلها قد مزجَ فيها الزنجبيلُ ثمَّ قالَ عزَّ وجلَّ عيناً فيها تسمى سلسبيلاً يسيل

آج کے دن پس کہیگا تجھے ہلاکت ہو کیا تو شیطان ہے پس وہ کہیگا نہیں قسم خدا کی ولکن ہیں تیرا عمل بد ہوں پس کہیگا تو مجھہ سے کیا چاہتا ہے پس کہیگا میں تجھپر سوار ہونا چاہتا ہوں پس کا فر اوسکو کہیگا میں تجھہ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں چھوڑ دے مجھکو پس تحقیق تو مجھے رسوا کرتا ہے مخلوقات کے سامنے پس کہیگا قسم اللہ کی نہیں ہے اس سے کوئی چارہ پس تو مدت دراز مجھپر سوار رہا اپس میں آج تجھپر سوار ہوتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوسپر سوار ہوگا پس یہہ تفسیر اللہ عزوجل کے قول کی اور اوٹھائینگے گناہ اپنے اپنی پیٹھہ پر خبردار بری ہے وہ چیز جسکو وہ اُٹھائینگے پھر یاد دلایا اللہ عزوجل نے اپنے دوستوں کو پس فرمایا اور جزا دیگا اونکو پیچھے خوشخبری دینے کے بسبب انکے صبر کرنے کے سختیوں پر اور خدا کے حکم بجالانے اور نافرمانی سے بچنے اور خدا کی تقدیر مان لینے پر بہشت اور ریشم اور لیکن بہشت پر خوشی کرینگے اسمیں اور لیکن ریشم پس پہنینگے فرمایا اللہ پاک نے تکیہ لگانیوالے بہشت میں تختوں پر انپر پردے ہیں نہ دیکھینگے انمیں سورج اور نہ سردی یعنے اور نہیں پہونچیگی اون کو سورج کی گرمی اور نہ زمہریر کی سردی اسواسطے کہ تحقیق نہیں ہے اوسمیں جاڑا اور نہ گرمی پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور نزدیک ہونیوالی ہیں انپر سائے درختوں کے اور نیچے کیئے گئے ہیں انکے قطوف یعنی درختوں کے سائے نیچے کیئے جانے کے اور یہہ اسواسطے کہ تحقیق بہشت والے کھائینگے میوے سے اگر چاہینگے کھڑے ہوکر اور اگر چاہیں بیٹھکر اور اگر چاہینگے سوکر اور جب انکو چاہینگے انکے قریب ہونگی یہانتک کہ اوسے پکڑینگے پھر کھڑا ہوگا ایک انکا کھڑا ہوئی کرا اور یہہ تفسیر ہے قول خدا تعالی عزوجل کی اور نیچے کی گئیں ہیں انکی شاخیں نیچے کیئے جانے کر فرمایا اللہ عزوجل نے اور پھیرے جائینگے اونپر برتن چاندی اور کوزوں سے یہیں ہیں اکواب یعنی کوزے گول سر والے کہ نہیں ہے انکی ٹوٹی اور فرمایا اللہ عزوجل نے قواریر یعنی شیشے کے کوزے ولکن چاندی سے اور یہہ اسواسطے کہ تحقیق دنیا کے شیشے اوسکی مٹی سے ہیں اور بہشت کے شیشے چاندی سے ہیں انکا اندازہ کیا ہے اندازہ کرنے کے یعنے اندازہ کیئے گئے ہیں کوزے برتنوں پر اور اندازہ برتن کا خدمتگار کی ہتھیلی کے موافق قوم کی سیرابی کا اندازہ جب اوسکو پینگے تو اسمیں کچھہ باقی نہیں رہیگا اور نہ اوسپر زیادہ ہوگا پس وہ ہونگے اندازہ کیئے ہوئے برتن اور ہتھیلی خادم اور سیرابی قوم پر پس یہہ ہے قول خدا تعالی کا اندازہ کیا ہے انکا اندازہ کرنے کر اور فرمایا اللہ پاک نے اور پلائے جائینگے اسمیں بہشت کا شراب پس جس پیالہ میں نہیں ہے خمر پس نہیں ہے وہ کاس اور فرمایا اللہ تعالی نے ہے ملونی اسکی سونٹھہ یعنی سب تحقیق ملائی

عليهم من جنة عدن فتمر على كل جنة ثم ترجع لهم الجنة
كلها قال تبارك وتعالى ويطوف عليهم ولدان مخلدون
فالولدان هم الغلمان الذين لا يشيبون ابدا انهم مخلدون
يعني لا يحتلمون ولا يكبرون ابدا غلمان اذا رأيتهم
حسبتهم لؤلؤا في الحسن والبياض منثورا في الكثرة
يعني مثل اللؤلؤ المنثور الذي لا يدري ما عدده ثم
قال عز وجل واذا رأيت ثم يعني هنالك من الجنة رأيت
نعيما وملكا كبيرا وذلك ان رجلا من اهل الجنة له قصر
في ذلك القصر سبعون قصرا في كل قصر سبعون بيتا كل بيت
من لؤلؤة مجوفة طولها في السماء فرسخ وعرضها
فرسخ في فرسخ عليها اربعة الاف مصراع من ذهب في
ذلك البيت سرير منسوج بقضبان الدر والياقوت
عن يمين السرير وعن يساره اربعة الاف كرسي من
ذهب قوائمها من ياقوت احمر على ذلك السرير سبعون
فراشا كل فراش على لون وهو متكئ على يساره
عليه سبعون حلة من ديباج الذي يلي جسده حرير
بيضاء وعلى جبهته اكليل مكلل بالزبرجد والياقوت
والوان الجواهر كل جوهرة على لون وعلى رأسه تاج من
ذهب فيه سبعون زاوية في كل زاوية درة تساوي
مال المشرق والمغرب في يده اسورة سوار من ذهب وفضة
وسوار من لؤلؤ وفي اصابع يديه ورجليه خواتيم من
ذهب وفضة فيه الوان الفصوص وبين يديه عشرة
الاف غلام لا يكبرون ولا يشيبون ابدا وتوضع بين
يديه مائدة من ياقوتة حمراء طولها ميل في ميل
ويوضع على المائدة سبعون الف اناء من ذهب و
فضة وفي كل اناء سبعون لونا من الطعام فيأخذ
اللقمة بيده فما يخطر على باله غيرها حتى يتحول
اللقمة عن حالها الى الحالة التي يشتهيها وبين يديه
غلمان بايديهم اكواب من فضة واوان من فضة

انپر بہشت عدن سے پھر گذریگا ہر بہشت پر پھر لوٹیگا سب بہشت کو شامل ہوگا۔ فرمایا اللہ
تبارک تعالی نے اور پھرینگے انپر لڑکے ہمیشہ رہنے والے ایک حال پر پس ولدان وہ لڑکے
ہیں کہ کبھی بوڑھے نہیں ہونگے پس وہ مخلدون ہیں یعنی نابالغ ہونگے اور نہ بوڑھے
کبھی ایسے لڑکے ہیں کہ جب تو انکو دیکھے تو گمان کرے انکو موتی خوبصورتی اور سفیدی
میں بکھرے ہوئے کثرت کے سبب یعنی مانند ان مرواریدوں بکھرے ہوؤں کے جنکی گنتی نہیں
معلوم ہوتی پھر فرمایا اللہ عز وجل نے اور جب دیکھے تو اس جگہ یعنے بہشت میں دیکھیگا
تو نعمت اور ملک بڑا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ایک مرد بہشت والوں سے واسطے
اسکے ایک محل ہوگا اس محل میں ستر محل ہونگے ہر محل میں ستر گھر ہونگے ہر گھر بنا ہے
سے مروارید کھوکھل سے درازی اسکی جانب آسمان میں ایک فرسنگ ہے اور چوڑائی اسکی
فرسنگ بیچ فرسنگ کے اسپر چار ہزار دروازے ہیں سونے سے اس گھر میں تخت ہوگا
بنا ہوا مروارید اور یاقوت کی شاخوں سے تخت کی داہنے اور بائیں چار ہزار کرسی
ہوگی سونے سے پانوؤں اوسکے یاقوت سرخ سے ہونگے اس تخت پر ستر فرش ہونگے
ہر فرش ایک رنگ پر ہوگا اور وہ تکیہ کرنیوالا ہوگا اپنے بائیں پر اوسپر ستر حلے
ہونگے دیبا سے وہ جو اوسکے جسم سے چسپاں ہے ابریشم اسکا سفید ہے اور اسکی
پیشانی پر چتر ہوگا جڑا اوساتھ زمرد اور یاقوت کے اور رنگا رنگ جوہر کے ہر جوہر
ایک رنگ پر ہوگا اور اسکے سر پر تاج ہوگا سونے سے اسمیں ستر کونے ہونگے
ہر کونے میں ایک مروارید ہوگا جو برابر ہوگا مشرق اور مغرب کے مال سے اور اوسکے ہاتھ
میں کنگن ہونگے ایک کنگن سونے اور چاندی سے اور ایک کنگن مروارید سے اور اسکے
دونو ہاتھ اور پانوؤں کی انگلیوں میں انگوٹھیاں ہونگی سونے اور چاندی سے
انمیں رنگا رنگ کے نگینے ہونگے اور اسکے آگے دس ہزار ایسے غلام ہونگے جو نہ بڑے
ہونگے اور نہ بوڑھے اور کہا جائیگا آگے اوسکے دسترخوان سرخ یاقوت سے
اوسکی لمبائی میل بیچ میل کے ہوگی اور رکھے جائینگے دسترخوان پر ستر ہزار برتن
سونے اور چاندی سے اور ہر برتن میں ستر رنگ کے کھانے ہونگے پس پکڑیگا لقمہ
اپنے ہاتھ سے پس نہیں گذریگا اوسکے دل پر غیر اوسکا یہانتک کہ پھر جائیگا لقمہ
اپنے حال سے اس حال کیطرف جسکی آرزو کرتا ہے اور اسکے آگے لڑکے ہیں
انکے ہاتھوں میں کوزے ہیں چاندی سے اور برتن ہیں
چاندی سے اور

وَمَعَهُم الخَمْرُ وَالمَاءُ فَيَأكُلُ عَلَى قَدْرِ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الأَلْوَانِ كُلِّهَا فَإِذَا شَبِعَ مِنْ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ سُقُوْهُ شَرْبَةً مِّمَّا يَشْتَهِي مِنَ الأَشْرِبَةِ فَيَتَجَشّٰى فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَعْرَقَ فَإِذَا عَرِقَ أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ الطَّيْرُ مِنَ الأَبْوَابِ كَأَمْثَالِ النَّجَائِبِ العِظَامِ فَيَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ صَفًّا فَيَنْعَتُ كُلُّ طَيْرٍ نَفْسَهُ بِصَوْتٍ مُطْرِبٍ لَذِيْذٍ أَلَذَّ مِنْ كُلِّ غِنَاءٍ فِي الدُّنْيَا يَقُوْلُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُلْنِي فَإِنِّي كُنْتُ أَرْعٰى فِي كَذَا وَكَذَا فِي رِيَاضِ الجَنَّةِ وَأَشْرَبُ مِنْ عَيْنِ كَذَا وَكَذَا فَيَعْلُوْنَ إِلَيْهِ أَصْوَاتُهُمْ فَيَرْفَعُ بَصَرَهُ فَيَنْظُرُ إِلَى أَعْلَاهَا صَوْتًا وَأَجْوَدِهَا نَعْتًا فَيَشْتَهِيْهَا فَيَعْلَمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَدِ اسْتَقَرَّ فِي قَلْبِهِ مِنْ حُبِّهِ فَيَجِيْءُ ذٰلِكَ الطَّيْرُ فَيَقَعُ عَلَى المَائِدَةِ بَعْضُهُ قَدِيْدٌ وَبَعْضُهُ شِوَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلٰى مِنَ العَسَلِ فَيَأْكُلُ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ مِنْهَا وَاكْتَفٰى صَارَ طَيْرًا كَمَا كَانَ فَيَخْرُجُ مِنَ البَابِ الَّذِي كَانَ دَخَلَ مِنْهُ عَلَى الأَرَائِكِ وَزَوْجَتُهُ مُسْتَقْبِلَةٌ يُبْصِرُ وَجْهَهُ فِي وَجْهِهَا مِنَ الصَّفَاءِ وَالبَيَاضِ كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يُجَامِعَهَا نَظَرَ إِلَيْهَا فَيَسْتَحْيِي مِنْهَا أَنْ يَدْعُوَهَا فَتَعْلَمُ مَا يُرِيْدُ مِنْهَا زَوْجُهَا فَتَدْنُو إِلَيْهِ فَتَقُوْلُ بِأَبِي وَأُمِّي ارْفَعْ رَأْسَكَ وَانْظُرْ إِلَيَّ فَإِنَّكَ اليَوْمَ لِي وَأَنَا لَكَ فَيُجَامِعُهَا عَلٰى قُوَّةِ مِائَةِ رَجُلٍ مِّنَ الأَوَّلِيْنَ وَعَلٰى شَهْوَةِ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَلَمَّا أَتَاهَا وَجَدَهَا عَذْرَاءَ لَا يَغْفُلُ عَنْهَا مِقْدَارَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَإِذَا فَرَغَ وَجَدَ رِيْحَ المِسْكِ مِنْهَا فَيَزْدَادُ حُبًّا لَهَا وَفِيْهَا لَهُ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَثَمَانُ مِائَةِ زَوْجَةٍ مِّثْلُهَا لِكُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ خَادِمًا وَخَادِمًا وَجَارِيَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ جَارِيَةً أَوْ خَادِمًا أُخْرِجَتْ إِلَى الدُّنْيَا لَاقْتَتَلَ عَلَيْهَا أَهْلُ الدُّنْيَا كُلُّهُمْ حَتّٰى يَتَفَانَوْا وَلَوْ أَنَّ الحُوْرَ العِيْنَ أَخْرَجَتْ ذَوَائِبَهَا فِي الأَرْضِ لَأَطْفَأَتْ نُوْرَ الشَّمْسِ مِنْ نُوْرِهَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ بَيْنَ

اور انکے ساتھ شراب ہی اور پانی پس کھائیگا چالیس آدمی کی مقدار ہر سب اقسام سے پس جب ایک قسم کی کھانے سے سیر ہوگا تو پلائیں گے اُسکو ایک شربت اس قسم سے جو چاہتا ہے شربتوں سے پس ڈکار لیگا پس کھولیگا اللہ عزوجل اوسپر ہزار دروازہ آرزو سے یا پانی پیئے گا یہانتک کہ پسینا گریگا پس جب پسینا گریگا تو ڈالیگا اللہ پاک اسپر ہزار دروازہ خواہش سے طرف کہانے اور پینے کی اور اسپر داخل ہونگے پرندے دروازوں سے بڑی بختی اونٹنیوں کی مانند پس اوسکے سامنے صف باندہ کر کھڑے ہونگے پس صفت کریگا ہر پرندہ اپنے نفس کی ساتھ آواز خوش لذت والی کی جو دنیا کی ہر سرود سے زیادہ لذت والا ہے کہیگا اے خدا کے دوست مجھکو کھا تو پس تحقیق میں چرتا رہا ہوں فلانی فلانی جگہہ میں بہشت کے باغوں میں اور میں پیتا رہا ہوں فلانے فلانے چشمہ سے پس اچھا کرینگے طرف اسکی آوازیں پس اُٹھائیگا آنکھ اپنی پس دیکھیگا بلند تر کیطرف اون آوازمیں اور اس سے عمدہ تر کی صفت میں پس اوسکی آرزو کریگا پس جانتا ہے اللہ عزوجل اس چیز کو جو ٹھیری ہوئی ہے اوسکے دل میں محبت سے پس آویگا وہ جانور پس واقع ہوگا دسترخوان پر پس اسکا خشک گوشت اور بعض اسکا بھونا ہوا زیادہ تر سفیدی میں برف سے اور بہت میٹھا شہد سے پس کھائیگا یہانتک کہ جب اسے سیر ہوگا اور بس کریگا تو ہوجائیگا پرندہ جیسا کہ پہلے تھا پس نکلیگا اس دروازہ سے جس سے کہ داخل ہوا تھا پس وہ تخت پر ہوگا اور بیوی اسکی روبرو ہوگی اپنے منہ کو اوسکے منہ میں دیکھیگا بہ سبب صفائی اور سفیدی کی جب اوس سے جماع کرنیکا ارادہ کریگا تو اسکیطرف دیکھیگا پس شرم کریگا اوس سے کہ بلاوے اوسکو پس معلوم کرلیگی اس چیز کو جو چاہتا ہے اس سے خاوند اوسکا پس قریب ہوویگی طرف اوسکی پس کہیگی میرا ماں باپ تجھپر قربان ہو اُٹھا تو سر اپنا اور دیکھ تو طرف میری پس تحقیق تو آج کے دن میرے لیئے ہے اور میں تیرے لیئے پس اسے جماع کریگا سو مرد کی قوت پر پہلے لوگوں کے مردوں سے اور چالیس مرد کی شہوت پر پس جب اوسکے پاس آئیگا تو اوسکو کواری پائیگا نہیں غافل ہوگا اس سے چالیس دن کی مقدار پس جب فارغ ہوگا تو پائیگا اسے خوشبو مشک کی پس اوسکو اسکی محبت زیادہ ہوجاویگی اور بہشت میں اسکی لیئے چار ہزار آٹھ سو اوسکی مانند بیوی ہوگی ہر بیوی کیلیئے ستر خدمتگار اور لونڈی ہوگی اور حضرت علی بن ابیطالب سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا کہ اگر

الخَادِمِ وَالمَخدُومِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ بَینَ الخَادِمِ
وَالمَخدُومِ کَالکَوکَبِ المُظلِمِ اِلیٰ جَنْبِ القَمَرِ فِی النِّصفِ قَالَ
فَبَینَمَا ھُوَ جَالِسٌ عَلیٰ سَرِیْرِہٖ اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہِ
مَلَکًا مَعَہٗ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً عَلیٰ لَوْنٍ قَدْ غَابَتْ بَیْنَ اَصْبَعَیِ
المَلَکِ وَمَعَہُ التَّسْلِیْمُ وَالرِّضیٰ فَیَجِیْءُ حَتّٰی یَقُوْمَ عَلیٰ بَابِہٖ
فَیَقُوْلُ لِحَاجِبِہٖ اِئْذَنْ لِیْ عَلیٰ وَلِیِّ اللّٰہِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ العٰلَمِیْنَ
اِلَیْہِ فَیَقُوْلُ الحَاجِبُ وَاللّٰہِ مَا اَمْلِکُ مِنْہُ المُنَاجَاۃَ وَلٰکِنْ سَاَذْکُرُکَ
اِلیٰ مَنْ یَلِیْنِیْ مِنَ الحَجَبَۃِ فَلَا یَزَالُوْنَ یَذْکُرُوْنَ اَمْرَہٗ بَعْضُھُمْ
اِلیٰ بَعْضٍ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الخَبَرُ بَعْدَ سَبْعِیْنَ بَابًا فَیَقُوْلُ یَا وَلِیَّ
اللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ رَبِّ العِزَّۃِ عَلَی البَابِ فَیَاْذَنُ لَہٗ بِالدُّخُوْلِ
عَلَیْہِ فَیَدْخُلُ المَلَکُ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ
اِنَّ رَبَّ العِزَّۃِ عَزَّ وَجَلَّ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ
فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یَقْضِ عَلَیْہِ المَوْتَ لَمَاتَ مِنَ
الفَرَحِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ
ذٰلِکَ ھُوَ الفَوْزُ العَظِیْمُ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اِذَا رَاَیْتَ یَعْنِیْ
یَا مُحَمَّدُ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا یَعْنِیْ ھُنَالِکَ النَّعِیْمَ الَّذِیْ
ھُوَ فِیْہِ وَمُلْکًا کَبِیْرًا حِیْنَ لَا یَدْخُلُ عَلَیْہِ رَسُوْلُ رَبِّ
العٰلَمِیْنَ اِلَّا بِاِذْنٍ ثُمَّ قَالَ جَلَّ وَعَلَا عَالِیَھُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ یَعْنِی الدِّیْبَاجَ وَاِنَّمَا قَالَ عَالِیَھُمْ لِاَنَّ
الَّذِیْ لِاَنَّ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدَہٗ حَرِیْرَۃٌ بَیْضَاءُ ثُمَّ قَالَ وَحُلُّوْا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّۃٍ وَفِیْ اٰیَۃٍ اُخْرٰی یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا فَھِیَ ثَلَاثُ اَسْوِرَۃٍ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا وَذٰلِکَ اَنَّ بَابَ الجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ
یَنْبَعُ مِنْ سَاقِھَا عَیْنَانِ فَاِذَا جَازَ الرَّجُلُ الصِّرَاطَ اِلَی
العَیْنَیْنِ یَدْخُلُ فِیْ عَیْنٍ مِّنْھَا فَیَغْتَسِلُ فِیْھَا وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ
مِنَ المِسْکِ طُوْلُہٗ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ عَلیٰ طُوْلِ
اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَھْلُ الجَنَّۃِ کُلُّھُمْ رِجَالُھُمْ وَنِسَاؤُھُمْ
عَلیٰ قَدْرٍ وَّاحِدٍ فِیْ مِیْلَادِ عِیْسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبْنَاءُ ثَلَاثٍ
وَّثَلٰثِیْنَ سَنَۃً یَکْبُرُ الصَّغِیْرُ حَتّٰی یَصِیْرَ ابْنَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ

خدمتگار اور صاحب کے درمیان فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے تحقیق خدمتگار اور صاحب کے درمیان . . . .
. . . . فرق ہے مانند
ستارہ مدہم کی چودہویں رات کے چاند کے سامنے فرمایا پس اسی حالت میں وہ اپنے
تخت پر بیٹھنے والا ہوگا کہ ناگاہ بھیجیگا اللہ عزوجل طرف اوسکی فرشتہ ساتھ اوسکی
ستر حلّے ہونگے ہر حلہ ایک رنگ پر ہوگا۔ تحقیق چھپ جایگا فرشتہ کی دو انگلیوں
کے درمیان اور ساتھ اسکے ہے تسلیم اور رضامندی پس آگر اوسکی دروازے
پر کھڑا ہوگا پس اوسکے دربان کو کہیگا کہ مجھے اجازت دے خدا کے دوست پر پس تحقیق
میں خدائے تعالیٰ پروردگار جہانوں کا اسکی طرف بھیجا ہوا ہوں پس دربان
کہیگا قسم خدا کی میں نہیں ہوں مالک اس سے بات کہنے کا ولکن تیرا ذکر کرونگا
اس دربان سے جو میرے نزدیک ہے دربانوں سے پس ہمیشہ دربان اسکا ذکر کرینگے
بعض انکا طرف بعض کے یہانتک کہ آویگی اوسکے پاس خبر ستر دروازوں کے بعد
پس کہیگا دربان اے خدا کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا بھیجا ہوا دروازہ
پر ہے پس اجازت دیگا اسکو اپنے پر داخل ہونے کی پس داخل ہوگا فرشتہ پس کہیگا سلامتی
کی سلامتی ہو تجھپر اے اللہ کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا عزوجل پڑھتا ہے
تجھکو سلام اور وہ تجھسے راضی ہے پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تحقیق اللہ عزوجل
نے نہیں مقرر کی اُسپر موت تو البتہ وہ مرجاتا بسبب خوشی کے پس یہ ہے تفسیر قول اللہ عزوجل
کی اور خدا کی رضامندی سب چیز سے بڑی ہے یہ ہے مراد پہونچنا بڑا۔ اور یہ ہے قول
خداتعالیٰ کا جب دیکھے تو اے محمد اس جگہہ تو دیکھے نعمتیں یعنے اس جگہہ نعمتیں جو وہ ان میں
ہے اور ملک بڑا جہان یہ کہ نہ داخل ہوئے اسپر پروردگار جہانوں کا بھیجا ہوا مگر ساتھ
اجازت کے پھر فرمایا اللہ جل وعلا نے انکے اوپر کی پوشاک کپڑے ہیں باریک ریشم کے اور استبرق
یعنے گاڑہے اور سوا اسکے نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکے اوپر کی پوشاک اس واسطے کہ تحقیق جو کپڑا
جو اسکے جسم سے ملا ہوا ہے ریشم ہے سفید پھر فرمایا اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی سے اور دوسری
آیت میں ہے زیور دئے جاوینگے اسمیں کنگن سونے اور مروارید سے پس وہ
تین کنگن ہونگے پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور پلاویگا انکو رب انکا شراب پاک
یہ ہے کہ تحقیق بہشت کے دروازے پر ایک درخت ہے اسکی جڑ سے نکلتے ہیں دو چشمے پس جب
گذریگا آدمی پلصراط سے ان دو چشموں کیطرف داخل ہوگا ان میں سے ایک چشمہ میں پس نہائیگا اسمیں
اور اسکی خوشبو بہت اچھی ہے مشک سے اسکی درازی ستر گز ہے بلندی میں آدم علیہ السلام کی درازی
پر پس ساری بہشت والے انکے مرد اور انکی بیویاں ایک انداز پر ہونگی عیسیٰ علیہ السلام کی عمر پر تینتیس برس
کے بڑا ہو جائیگا چھوٹا یہانتک کہ تینتیس برس کا ہو جاویگا

سنة ويحط الشيخ عن حاله الى ثلث وثلثين
سنة كلهم رجالهم ونساؤهم على قدر واحد في حسن
يوسف بن يعقوب عليه السلام ويشرب من العين
الاخرى فينفي ما في صدورهم من غل وهم او حسد او
حزن فيطهر الله عز وجل قلبه بذلك الماء فيخرج
وقلبه على قلب ايوب ولسانه على محمد صلى الله عليه
وسلم عربي ثم ينطلقون حتى ياتوا الباب فتقول لهم
الخزنة طبتم فيقولون ادخلوها خالدين يبشرونهم
بالخلود قبل الدخول بانهم لا يخرجون منها ابدا فاول
ما يدخل من باب الجنة ومعه الملكان اللذان كانا معه
في دار الدنيا الكرام الكاتبين فاذا هو بملك معه نجيبة
من ياقوتة خضراء كان زمامها من ياقوتة حمراء وعليها
راحلة مقدمها ومؤخرها در وياقوت وصفحتاها
الذهب والفضة ومعه سبعون حلة فيلبسها ويضع
على راسه التاج ومعه عشرة الاف غلام كاللؤلؤ
المكنون فيقول يا ولي الله اركب فان هذا لك ولك
مثلها فيركبها ولها جناحان خطوها منتهى البصر
فيصير على نجيبة وبين يديه عشرة الاف غلام
ومعه الملكان اللذان كانا معه في دار الدنيا حتى
ياتي الى قصوره فينزلها ثم قال عز وجل ان هذا
الذي وصفت لكم في هذه السورة كان لكم جزاء
لاعمالكم من حسن الثواب وكان سعيكم اي عملكم
مشكورا يعني شكر الله عز وجل عملكم فاثابكم
الجنة

باب في ذكر فضائل الشهور والايام المباركة

مجلس في فضائل شهر رجب

قال الله عز وجل
ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب
الله يوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم سبب
نزول هذه الاية ان المؤمنين ساروا من المدينة
الى اهل مكة قبل ان يفتح على رسول الله صلى الله

اور اتر جائیگا بوڑھا اپنے حال سے تینتیس برس تک سب انکے مرد اور عورت ایک
انداز پر ہونگے یوسف بن یعقوب ؑ کی خوبصورتی میں اور پئیگا دوسرے چشمے سے پس دور
کریگا اُس چیز کو جو اُسکے سینہ میں ہے کھوٹ یا غم یا دوسرے کی نعمت کا زوال طلب
کرنا یا رنج مصیبت پر پس پاک کریگا اللہ عز وجل اسکے دل کو ساتھ اس پانی کے پس نکلیگا
اور دل اُسکا ایوب علیہ السلام کے دلپر ہوگا اور زبان اُسکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
پر عربی پھر چلینگے یہانتک کہ آئینگے دروازہ پر پس کہینگے انکو بہشت کے دربان خوشحال
ہو تم پس کہینگے ہاں پس دربان کہینگے اسمیں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کیلئے خوشخبری
دینگے ان کو ہمیشگی کی پہلے داخل ہونیکے ساتھ اس بات کی کہ تحقیق وہ نہ نکلینگے اس سے
کبھی پس پہلا اسوقت کہ داخل ہوگا بہشت کے دروازہ سے اور اُسکے ساتھ دو فرشتے ہونگے
جو دنیا میں اُسکے ساتھ رہتے تھے بزرگ دو لکھنے والے پس ناگاہ حاضر ہوگا ساتھ ایک
فرشتے کے کہ اسکے پاس ایک چہارپایہ ہوگا سبز یاقوت سے گویا کہ باگ اوسکی سرخ
یاقوت سے ہے اور اُسپر پالان ہوگا کہ آگا اور پیچھے اُسکے مروارید اور یاقوت سے ہو
اور اسکے دو پہلو سونے اور چاندی کی ہوگی اور اسکے ساتھ ستر حلے ہونگے پس انکو
پہنے گا اور اپنے سر پر تاج رکھیگا اور ساتھ اسکے دس ہزار غلام ہونگے مانند موتی
چھپے ہوئے کی پس کہیگا اے خدا کے دوست سوار ہو تو پس تحقیق یہ تیرے لئے ہے اور
تیرے واسطے اس جیسا اور ہے پس اُسپر سوار ہوگا اور واسطے اُسکے دو بازو ہونگے قدم اسکا
جگہہ پہنچنے نظر کی پس چلیگا چہارپایہ پر اور اسکے آگے دس ہزار غلام ہونگے اور ساتھ
اُسکے وہ دو فرشتے ہونگے جو تھے ساتھ اسکے دنیا کے گھر میں یہانتک کہ آئیگا
اپنے محلوں کیطرف پس انمیں اتریگا پھر فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق یہ چیز جو
تمہارے لیے بیان کی ہے اس صورت میں تمہارے لیے بیان کی ہے اس سورت میں تمہارے لیے
بہتر تمہارے عملوں سے اچھے ثواب سے اور ہے کوشش تمہاری یعنی عمل تمہارا قدر کیا گیا
یعنے قدر کی اللہ عز وجل نے تمہارے عملوں کی پس ثواب دیا تمکو بہشت باب مہینوں
اور مبارک دنوں کی فضیلتیں ذکر کرنے میں. مجلس ماہ رجب کے فضائل
میں فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک خدا کے بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب
میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو انسے چار مہینے حرام کے ہیں سبب نازل ہونے
اس آیت کا یہ ہے کہ تحقیق مومن چلے تھے مدینہ سے مکہ والوں کی
طرف پہلے اسکے فتح کئے جانے کے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّقَاتِلَنَا كُفَّارُ مَكَّةَ فِي
شَهْرِ الْحَرَامِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فِي اللَّوْحِ
الْمَحْفُوْظِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ يَعْنِيْ رَجَبًا وَّذَا الْقَعْدَةِ وَذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَاحِدٌ
فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبٌ وَّثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ مُّتَتَابِعَةٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ يَعْنِيْ الْحِسَابَ الْقَيِّمَ الْمُسْتَقِيْمَ فَلَا تَظْلِمُوْا
فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ يَعْنِيْ فِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ خَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالنَّهْيِ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرَ لِيُبَيِّنَ لَنَا تَمَيُّزَهَا لِعِظَمِ
حُرْمَتِهَا وَتَاْكِيْدِ اَمْرِهَا بِالنَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ فِيْهَا عَلٰى غَيْرِهَا
مِنَ الشُّهُوْرِ وَاِنْ كَانَ الظُّلْمُ مَنْهِيًّا عَنْهُ فِيْ سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى
الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَمَرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى
الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ الْعَصْرُ وَاِنْ كَانَ الْاَمْرُ شَامِلًا
فِي الْمُحَافَظَةِ لِجَمِيْعِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا اَفْرَدَ الْوُسْطٰى بِالصَّلٰوةِ
بِالذِّكْرِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِصَاصِ وَالتَّمَيُّزِ فِي الْحُرْمَةِ
وَالتَّاْكِيْدِ يَعْنِيْ بِالظُّلْمِ لَا تَقْتُلُوْا فِيْهِنَّ اَحَدًا مِّنْ مُّشْرِكِي
الْعَرَبِ اِلَّا اَنْ يَّبْدَءُوْكُمْ بِالْقَتْلِ وَقَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ الظُّلْمُ
هُوَ التَّرْكُ لِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَمَلُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ غَيْرُهُ هُوَ وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ
مَوْضِعِهٖ وَهُوَ رَاجِعٌ اِلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى وَقَاتِلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ يَعْنِيْ كُفَّارَ مَكَّةَ كَافَّةً جَمِيْعًا كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ
كَافَّةً يَعْنِيْ اِنْ قَاتَلُوْكُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوْهُمْ
جَمِيْعًا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ فِي النَّصْرِ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَاخْتَلَفَ
اَهْلُ التَّفْسِيْرِ فِي الدِّيْنِ الْقَيِّمِ فَقَالَ مُقَاتِلٌ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ هُوَ الدِّيْنُ الْحَقُّ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ هُوَ الدِّيْنُ
الصَّادِقُ وَهُوَ دِيْنُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
هُوَ الدِّيْنُ الْحَنِيْفِيَّةُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
هُوَ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ **فَصْلٌ** وَّرَجَبٌ

پیر کہا انہوں نے کہ تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہ کافر ہم سے لڑیں حرام کے مہینے میں پس اتاری
خدائے تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک بارہ مہینے
ہیں خدا کی کتاب میں یعنے لوح محفوظ میں جسدن پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور
زمین کو ان سے چار مہینے حرام ہیں یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم
ایک ہے اکیلا اور وہ رجب ہے اور تین ملے ہوئے ہیں پے در پے یہ ہے دین پکا یعنی
حساب درست سیدھا پس نہ ظلم کرو اپنی جانوں پر یعنے حرام کے مہینوں میں
خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ نہی کے ان چار مہینوں کو تاکہ بیان کرے ہمارے لیئے
انکی جدائی واسطے بزرگی انکی حرمت کے اور تاکید کرنے اسکے امر کے ساتھ نہی
کے ان میں ظلم کرنے سے انکے غیر پر مہینوں سے اور اگرچہ ہے ظلم منع کیا گیا سب مہینوں میں
جیساکہ فرمایا اللہ عزوجل نے نگہبانی کرو نمازوں اور بیچ والی نماز پر خدا تعالیٰ نے
ہمکو حکم کیا بیچ والی نماز پر محافظت کرنیکا اور وہ عصر کی نماز ہے اور اگرچہ ہے امر
شامل ہونیوالا نگاہ رکھنی میں واسطے تمام نمازوں کے اور سوائے اسکے نہیں جدا کیا
بیچ والی نماز کو ساتھ ذکر کے واسطے اسچیز کے جو ہمنے ذکر کے خاص کرنے اور جدا کرنے
سے حرمت اور تاکید میں یعنے ساتھ ظلم کے کہ نہ مار ڈالو ان میں کسیکو عرب کے
مشرکوں سے مگر یہ کہ ابتدا کریں تم سے ساتھ لڑائی کے اور کہا ابو یزید نے ظلم چھوڑ دینا ہے
اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اور کرنا خدا تعالیٰ اللہ عزوجل کی بیفرمانیوں کا اور کہا
اسکے غیر نے وہ رکھنا ہے چیز کا اسکے غیر موضع میں اور وہ اسی معنے کیطرف رجوع
کرنیوالا ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لڑائی کرو مشرکین سے یعنی مکہ کو سب کافروں
سے جیساکہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں یعنی اگر تم سے لڑیں حرام کے مہینہ میں تو تم ان
سب سے لڑو اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالیٰ مددگار ہیں پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور
اختلاف کیا ہے تفسیر والوں نے دین قیم کی تفسیر میں پس کہا مقاتل نے دین قیم
وہ ہے جو درست ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین سچا ہے اور
وہ دین اسلام کا ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین ہے
جو دور ہووے کجی سے اور کہا دوسروں نے کہ دین قیم وہ
ہے جو حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے مسلمانوں
کو فصل ۔ اور رجب

ثم هو اسم من الاسماء المشتقة واشتقاقه من الترجيب والترجيب هو التعظيم عند العرب يقال رجبت هذا الشهر اذا عظمته ومن ذلك قول الحباب بن المنذر بن الجموح يوم سقيفة بني ساعدة يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واختلف المهاجرون والانصار في امير ينصبونه فقالت الانصار منكم امير ولنا منا امير يا معشر قريش فغضب الحباب فسل سيفه وقال انا جذيلها المحكك وعذيقها المرجب اي انا العظيم في قومي المطاع فيهم والعذيق تصغير عذق وهو النخلة الكريمة على اهلها كانوا يعمدونها اذا مالت لئلا تسقط والرجبة البناء الذي يكون حول النخلة وقوله جذيلها المحكك جذيل تصغير جذل وهو الجذع والنخلة التي تحتك بها الابل الجرباء وقيل الجذل عود ينصب في معاطن الابل تحتك به الفصال وقال ابو زيد عن يحيى بن زياد الفراء انما سمي رجب لانهم كانوا يرجبون الاعذاق في هذا الشهر على النخل ويسندونها بالخوص الى السعف لئلا تنفضها الرياح يقال منه رجبت النخلة ترجيبا اذا فعلت بها ذلك وقال آخرون الترجيب ان يوضع الشوك على الاعذاق حفظا لها من تناول ايدي المستطعمين والتحرز من تناثر الثمر على الارض وقال آخرون الترجيب ان تدعم النخلة اذا مالت بدعامة لئلا تسقط وتحرز وقال آخرون هو مأخوذ من قول العرب رجبت الشيء اي رهبته رهبة وقال آخرون الترجيب التأهب والاستعداد لقول النبي صلى الله عليه وسلم انه ليرجب فيه خير كثير لشعبان وقال آخرون الترجيب تكرار ذكر الله تعالى وتعظيمه لان الملائكة يرجبون اصواتهم فيه بالتسبيح والتحميد والتقديس لله عز وجل وقال شهر رجم بالميم ايضا فيكون معناه ترجم فيه الشياطين حتى

اور وہ اسم ہے اسماء مشتقہ سے اور اشتقاق اسکا ترجیب سے ہے اور ترجیب ساتھ معنے تعظیم کرنے کے ہے نزدیک عرب کے کہا جاتا ہے رجبت ہذا الشہر جب اسکی تعظیم کرے تو اور اسی سے ہے قول حباب بن منذر بن جموح کا جس دن جمع ہوئے اصحاب بنی ساعدہ کی بیٹھک میں جس دن فوت کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اختلاف کیا مہاجروں نے اور انصار نے امیر میں جو قائم کریں پس کہا انصار نے ایک امیر ہمارے سے اور ایک امیر تمہارے سے جیسے قصہ مشہور ہے پس غصے ہوا حباب پس ننگا کیا اسنے تلوار اپنی کو اور کہا کہ میں قبیلہ کی وہ لکڑی ہوں جسکو ساتھ کھجلایا جاتا ہے اور میں قبیلہ کی کھجور لمبی جو کھڑی کی جاتی ہے یعنی میں بڑا ہوں اپنی قوم میں فرمانبرداری کیا گیا انمیں اور عذیق تصغیر ہے عذق کی اور وہ کھجور ہے بزرگ اپنے اہل کے ستون کی ساتھ سیدھا کرتے تھے اسکو جب ٹیڑھی ہوتی تھی تاکہ نہ گرے اور رجبہ وہ بنا ہے جو ہووے کھجور کے گرد اور قول اسکا جذیلہا المحکک لفظ جذیل کا تصغیر ہے جذل کی اور کہا گیا ہے کہ جذل وہ لکڑی ہے جو کھڑی کیجاتی ہے اونٹوں کی نشستگاہ میں کھجلاتے ہیں ساتھ اسکے اونٹوں کے بچے اور کہا ہے ابو زید نے جو روایت کرتا ہے یحیی بن زیاد فراء سے سوا اسکے نہیں نام رکھا گیا ہے رجب اسواسطے کہ تحقیق وہ کھجوروں کے گرد اس مہینہ میں بنا بناتے تھے اور اونکو باندھتے تھے ساتھ شاخوں کے پتوں تک تاکہ نہ توڑیں انکو ہوائیں کہا جاتا ہے اسی قبیلہ سے ہے رجبا النخلۃ ترجیبا جب کرے تو ساتھ اسکے یہ اور کہا ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ رکھے جاویں کانٹے کھجوروں پر انکی حفاظت کے واسطے کھانے والوں کے ہاتھ پہونچنے سے اور نگاہ رکھنے کے واسطے زمین پر میوہ گرنے سے اور کہا ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ ستون دیوے تو کھجور کو جب ٹیڑھی ہووے نہ گر پڑے اور دوسروں نے کہا وہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے جو رجبت الشئ ہے یعنے ڈرایا میں نے اسکو ڈرانا اور دوسروں نے کہا ترجیب آمادہ اور تیار ہونا ہے واسطے قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق البتہ تیار کیجاتی ہے اسمیں بھلائی بہت واسطے شعبان کے اور کہا دوسروں نے ترجیب تکرار ذکر خدا تعالی کا اور تعظیم اسکی اسواسطے کہ تحقیق فرشتے تکرار کرتے ہیں اپنی آوازوں کو اسمیں ساتھ تسبیح اور تحمید اور تقدیس کے واسطے اللہ عز وجل کے اور کہا جاتا ہے مہینہ رجم کا ساتھ میم کے بھی پس ہونگے معنے اسکے راندے جاتے ہیں اسمیں شیطان تاکہ

لا يؤذوا فيه المؤمنين فرجب ثلثة أحرف راء
وجيم وباء فالراء رحمة الله عز وجل والجيم جود
الله تعالى والباء بر الله عز وجل فمن أول هذا
الشهر إلى آخره من الله عز وجل ثلث عطايا
للعباد رحمة الله بلا عذاب وجود بلا بخل وبر
بلا جفاء **فصل** ولرجب أسماء أخر منها أنه
سمي رجب ومنصل الأسنة وشهر الله الأصب
والشهر المطهر والشهر السابق والشهر الفرد وأما
قولهم رجب مضر فقد روي عن النبي صلى الله
عليه وسلم أنه قال في بعض خطبه إن الزمان قد
استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والأرض
السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلاث
متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم و
واحد فرد وهو رجب مضر الذي بين جمادى
وشعبان وإنما عرف موضعه بقوله بين جمادى
وشعبان إبطالا للنسيء الذي كانت العرب تفعله
في الجاهلية وهو قوله عز وجل إنما النسيء زيادة
في الكفر يضل به الذين كفروا وذلك أن العرب
في الجاهلية كانت إذا أرادت الصدر من منى
قام رجل من بني كنانة يقال له نعيم ابن ثعلبة
وكان رئيس القوم فيقول أنا الذي أجاب ولا
أعاب ولا يرد لي قضاء فيقولون له صدقت
أنسئنا شهرا يريدون أخر عنا حرمة المحرم
واجعلها في صفر وأحل لنا المحرم وإنما دعاهم
إلى ذلك لئلا تتوالى عليهم ثلاثة أشهر لا يغيرون
فيها وقد كان معاشهم من الإغارة فيفعل ذلك
ذلك عاما ثم يرجع إلى تحريم المحرم وإباحة
صفر فذلك الإنساء ومنه قيل نسأ الله في أجله
وأنسأ الله أجله فوصف النبي صلى الله عليه

نہ ایذا دویں مومنوں کو پس رجب کی تین حرف ہیں راء اور جیم اور باء
پس راء رحمت ہے خداء عزوجل کی اور جیم بخشش ہے اللہ تعالی کی اور باء
کے معنے ہیں بھلائی اللہ عزوجل کی پس اسکے مہینے کے ابتداء سے اسکی
آخیر تک اللہ عزوجل کی تین بخششیں ہیں واسطے بندوں کی۔ رحمۃ اللہ کی سوا
عذاب کی اور بخشش سوا بخل اور نیکی سوا جفا کے فصل اور
رجب کی اور کئی نام ہیں بعض انہیں سے یہ کہ تحقیق وہ نام رکھا گیا ہے رجب مضر کا
اور منصل الالسنہ اور شہر اللہ الاصم اور شہر اللہ الاصب اور شہر مطہر اور
شہر سابق اور شہر فرد اور لیکن قول انکا رجب مضر کا پس تحقیق روایت
کیگئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا بعض خطبوں اپنے
میں تحقیق زمانہ پھرا ہے اپنی روش کی مانند جس دن کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے
آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے ان سے چار مہینے حرام ہیں تین
پے در پے ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا ہے اور وہ رجب مضر کا
جو جمادی الاخری اور شعبان کی درمیان ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معلوم کرائی اسکی
جگہہ ساتھ اپنے قول کی درمیان جمادی اور شعبان کی واسطے باطل کرنے نسئی کے
جسکو عرب کی لوگ کرتے تھے جاہلیت میں اور وہ قول خدائے عزوجل کا ہے
ہے تقدیم تاخیر کرنا مہینوں کا مگر زیادتی کفر میں گمراہ کئے جاتے ہیں اسکے ساتھ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق عرب جاہلیت میں جب منی سے
لوٹنے کا ارادہ کرتے تھے تو کھڑا ہوتا تھا ایک مرد بنی کنانہ سے جو کہا جاتا تھا اسکو
نعیم بن ثعلبہ اور قوم کا سردار تھا پس کہتا تھا میں وہ شخص ہوں کہ قبول کیا
جاتا ہوں اور نہیں عیب کیا جاتا اور نہیں پھیرا جاتا میرا حکم پس اسکو کہتے تھے تو نے
سچ کہا مؤخر کر دے ہمارے لیے ایک مہینہ مراد رکھتے تھے مؤخر کر دے ہم سے حرمت
محرم کی اور کر دے تو اسکو صفر میں اور حلال کر دے ہمارے لیے محرم کو اور نہیں بلاتا تھا
انکو طرف اسکے مگر اسواسطے کہ نہ پے در پے آجا دیں ان پر تین مہینے جو نہ مار دھاڑ کریں
انمیں اور تحقیق تھی معاش انکی مار دھاڑ کرنے سے پس کرتا تھا اسکو ایک برس
پھر پھرتا تھا طرف حرام کرنے محرم اور مباح کرنے صفر کے پس یہ ہے تقدیم تاخیر
کرنا مہینوں کا اور اسی سے ہے جو کہا گیا ہے تاخیر کی اللہ نے اسکی
اجل میں اور مؤخر کیا اللہ نے اسکی اجل کو پس وصف کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے

وسلم رجبا بصفتين وقيده بنعتين احدهما قوله رجب
مضر لان مضر كان يبالغ في تعظيمه وتكبيره وتحريمه
الثاني انه قيده بقوله بين جمادى وشعبان خوفا من
التقديم والتاخير كما جرى في تحريم المحرم الى صفر
فخص الشهر وقيده وابد تحريمه واكده وقيل انما
سمي رجب مضر لان بعض الكفار دعا على قبيلة من
القبائل فيه فاهلكهم الله عز وجل وقيل ان الدعاء
فيه مستجاب على الظلمة وكل جائر ولهذا كانت الجاهلية
يوخرون دعواتهم على من ظلمهم فيدعون عليه
في رجب فلا يرد خائبا واما منصل الاسنة فلانهم
كانوا ينزعون الاسنة فيه عن الرماح يغمدون
سيوفهم وسهامهم تهيئا له وتعظيما فسمي بذلك
منصل الاسنة ويقال فصلت السهم اذا جعلت له
نصلا وانصلته اذا نزعت عنه نصله واما شهر
الله الاصم فلما روي عن عثمان ابن عفان رض
انه لما استهل رجب رقي المنبر يوم الجمعة وخطب
ثم قال الا ان هذا شهر الله الاصم وهو شهر زكاتكم
فمن كان عليه دين فليؤد دينه ثم ليزك ما بقي
قال ابن الانباري اما قوله الاصم فانما سمي بذلك
لان العرب كانت تظل تحارب بعضها بعضا فاذا
اهل رجب وضعوا السلاح ونزعوا الاسنة فلا
تسمع فيه قعقعة السلاح ولا صلصلة الرماح وكان
الرجل اذا ركب في طلب قاتل ابيه فاذا راه في رجب
لم يتعرض له كانه لم يره ولم يسمع له خبرا فسمي
اصم لذلك وقيل سمي اصم لانه لم يسمع فيه غضب
الله تعالى على قوم قط لان الله تعالى عذب الامم
الماضية في سائر الشهور ولم يعذب امة من الامم
في هذا الشهر وفي هذا الشهر حمل الله نوحا في السفينة
فجرت به ومن معه في السفينة ستة اشهر قال ابن عباس

رجب کو ساتھ دو صفتوں کے اور مقید کیا اسکو ساتھ دو نعت کے ایک اُن دونوں
کا قول حضرت کا رجب مضر کا اسواسطے کہ مضر مبالغہ کرتے تھے اوسکی تعظیم اور بزرگی
اور تحریم میں دوسرا یہ کہ تحقیق آپنے مقید کیا اسکو ساتھ قول اپنے درمیان جمادی
اور شعبان کے واسطے ڈرنے کے آگے اور پیچھے کرنے سے جسطرح کہ جاری ہوا
محرم کو حرام کرنے میں صفر تک پس خاص کیا مہینے کو اور مقید کیا اُسکو اور
ہمیشہ کیلیئے کیا اُسکی تحریم کو اور محکم کیا اور کہا گیا ہے سوا اسکی نہیں نام رکہا گیا
ہے رجب مضر کا اسواسطے کہ تحقیق بعض کفار نے بد دعا کی تھی ایک قبیلہ پر
قبیلوں سے اسمیں پس ہلاک کیا انکو اللہ عزوجل نے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق بد دعا
اسمیں قبول کیجاتی ہے ظالموں اور جور کرنیوالوں پر اور اسیواسطے جاہلیت کے
زمانہ میں موخر کرتے تھے اپنی بد دعاؤں کو اُنپر جنہوں نے انکو ستایا پس انپر بد دعا
کرتے تھے رجب میں پس نہیں پھرتا تھا بد دعا کرنیوالا نا امید اور لیکن منصل الاسنہ
پس اسواسطے کہ تحقیق نکالتے تھے پھلوں کو نیزوں سے اور کرلیتے تھے اپنی تلوارو
اور تیروں کو غلافوں میں اُسکے لیئے تیار ہونے اور تعظیم کرنے کے پس نام رکہا گیا
اُسکے منصل الاسنہ یعنے کھینچنے والا نیزوں کا اور کہا جاتا ہے کھینچا تو نے تیر کو جب
کرے تو اُسکے لیئے نصل اور کہتے ہیں انصلتہ جب نکالی تو اُسے اُسکے پھل کو اور لیکن
شہر اللہ الاصم پس بسبب اسکی جو روایت کیا گیا ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ تحقیق
حضرت عثمانؓ رجب کا چاند طلوع ہوتا تو منبر پر چڑھے جمعہ کے دن اور خطبہ پڑھتے
پھر کہتے کہ خبردار تحقیق یہ مہینہ ہے خدا کا بہرا اور یہ مہینہ ہے تمہاری زکوٰۃ
دینے کا پس وہ شخص کہ ہووے اُسپر قرض پس چاہیئے کہ ادا کرے قرض اپنا پھر
چاہیئے کہ زکوٰۃ دیوے اُسکی جو باقی بچے کہا ہے ابن الانباری نے لیکن قول اسکا اصم
ہے پس نہیں نام رکہا گیا ساتھ اسکے مگر اسواسطے کہ تحقیق عرب ہمیشہ لڑائی کرتے
تھے بعض انکا بعض سے پس جب طلوع کرتا رجب تو رکھ دیتے ہتھیار اور اتار
لیتے تھے پھل پس نہیں سنا جاتا تھا اسمیں آواز ہتھیار کا اور نہ چمکنا نیزوں
کا اور مرد جب سوار ہوتا اپنے باپ کے قاتل کی تلاش میں پس جب دیکھتا رجب
میں تو اُسکے درپے نہ ہوتا گویا کہ نہیں دیکھا اوسکو اور نہیں سنی اسکی خبر پس اسلیئے
نام رکہا گیا بہرا اور کہا گیا ہے کہ نام رکہا گیا بہرا اسواسطے کہ تحقیق نہیں سنا
گیا اسمیں خدا پاک کا غصہ کسی قوم پر کبھی اسلیئے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے عذاب
کیا ہے گذری ہوئی امتوں کو سب مہینوں میں اور نہیں عذاب کیا کسی امت کو
امتوں سے اس مہینہ میں اور اس مہینہ میں سوار کیا اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو کشتی میں پس جاری

النخعي اِنَّ رَجَبَ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوحًا
فِي السَّفِينَةِ فَصَامَهُ نُوحٌ وَاَمَرَ بِصَوْمِهِ مَنْ كَانَ مَعَهُ
فَاَمَّنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الطُّوفَانِ وَطَهَّرَ اللّٰهُ
الْاَرْضَ مِنَ الشِّرْكِ وَالْعُدْوَانِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ هِبَةُ اللّٰهِ
بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلَا اِنَّ رَجَبَ مِنَ الْاَشْهُرِ
الْحُرُمِ وَفِيهِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوحًا فِي السَّفِينَةِ فَصَامَهُ نُوحٌ فِي
السَّفِينَةِ وَاَمَرَ مَنْ كَانَ مَعَهُ بِصِيَامِهِ فَاَنْجَاهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَاَمَّنَهُمْ مِنَ الْغَرَقِ وَطَهَّرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالطُّغْيَانِ بِالطُّوفَانِ وَقِيلَ اِنَّهُ سُمِّيَ اَصَمَّ مِنْ جَفَائِكَ
وَذِلَّتِكَ وَسَمِيعٌ بِفَضْلِكَ يَا مُؤْمِنُ وَشَرَفِكَ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اَصَمَّ مِنْ جَفَائِكَ وَذِلَّتِكَ لِئَلَّا يَشْهَدَ عَلَيْكَ بِهَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ يَكُونُ شَهِيدًا لَكَ لِمَا سَمِعَ مِنْ فَضْلِكَ
وَاِحْسَانِ الْعَمَلِ فِيهِ وَاَمَّا الْاَصَبُّ فَمَعْنَاهُ اَنَّهُ تُصَبُّ
الرَّحْمَةُ فِيهِ صَبًّا عَلَى الْعِبَادِ وَيُعْطِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ
الْكَرَامَاتِ وَالْمَثُوبَاتِ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِسْنَادِهِ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عِدَّةَ
الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ فَرَجَبُ
يُقَالُ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ وَثَلَاثٌ اُخَرُ مُتَوَالِيَاتٌ يَعْنِي ذَا الْقَعْدَةِ
وَذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ اَلَا اِنَّ رَجَبًا شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانَ شَهْرِي
وَرَمَضَانَ شَهْرُ اُمَّتِي فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
اسْتَوْجَبَ رِضْوَانَ اللّٰهِ الْاَكْبَرَ وَاَسْكَنَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمَيْنِ فَلَهُ مِنَ الْاَجْرِ ضِعْفَانِ وَوَزْنُ
كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جِبَالِ الدُّنْيَا وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

تحقیق رجب خدا تعالیٰ کا مہینہ ہے اسمیں سوار کیا اللہ تعالیٰ نے نوح کو کشتی میں پس روزہ رکھا
اسمیں نوح نے اور روزے کا حکم کیا انکو جو انکے ساتھ تھے پس نجات دی اسکو اللہ تعالیٰ نے
اور انکو جو انکے ساتھ تھے طوفان سے اور پاک کیا اللہ نے زمین کو شرک اور ظلم سے پہونچایا اسے
کے غیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک اور وہ حدیث ہے جو خبر کی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے
اسناد سے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا
خبردار تحقیق رجب حرام کے مہینوں سے ہے اور اسمیں سوار کیا اللہ پاک نے نوح کو کشتی پر
پس روزہ رکھا اسکا نوح نے کشتی میں اور حکم کیا ان لوگوں کو جو انکے ساتھ تھے
روزے کا پس نجات دی انکو اللہ پاک نے اور انکو امن دیا ڈوبنے سے اور پاک کیا
خدا تعالیٰ نے زمین کو کفر اور بیفرمانی سے ساتھ طوفان کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ
نام رکھا گیا ہے بہرا اسواسطے کہ تحقیق یہ مہینہ بہرا ہے تیری جفا اور خواری سے اور
سننے والا ہے ساتھ بزرگی تیری کے اے مومن اور کیا اسکو خدا تعالیٰ نے بہرا تیری جفا
اور خواری سے تاکہ نہ گواہی دیوے تجپر ساتھ اسکے قیامت کے دن بلکہ ہووے گواہ واسطے
تیرے اسکا جو سنا اوسنے تیرے فضل اور حسن عمل سے بیچ اسکے اور لیکن اصب پس
معنے اسکے یہہ ہیں کہ تحقیق یہہ مہینہ گرتی ہے رحمت اسمیں بندوں پر اور دیتا
ہے انکو اللہ تعالیٰ بزرگیوں اور ثوابوں سے وہ چیز کہ نہیں دیکھی آنکھوں نے
اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کے دلپر اس سے از انجملہ وہ حدیث
ہے کہ خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمہ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے
کے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابی سعید خدری سے
وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق مہینوں کی گنتی
خدا تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں
اور زمین کو اون سے چار مہینے حرام کے ہیں پس رجب کہا جاتا ہے مہینہ
خدا کا بہرا اور تین اور ہیں پے درپے یعنے ذوالقعدہ اور ذی الحجہ
اور محرم مگر یہہ کہ تحقیق رجب مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ
ہے اور رمضان مہینہ ہے امت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے
ایکدن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کریگا اللہ کی بڑی رضامندی
کو اور جگہہ دیا جائیگا بہشت اونچی میں اور جو شخص کہ روزہ رکھے دو دن اس سے
واسطے اسکے ثواب ہے دوگنا۔ اور وزن ہر ایک حصہ کا
دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے
تین دن

جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا طُوْلُهٗ مَسِيْرَةُ سَنَةٍ وَمَنْ
صَامَ مِنْ رَجَبَ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ عُوْفِيَ مِنَ الْبَلَايَا مِنَ الْجُنُوْنِ
وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ خَمْسَةَ اَيَّامٍ وُقِيَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ
اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ اَضْوَءُ مِنَ الْقَمَرِ فِيْ لَيْلَةِ الْبَدْرِ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ
يُغْلِقُ اللّٰهُ عَنْهُ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِهٖ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ يَفْتَحُ
اللّٰهُ لَهٗ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ تِسْعَةَ
اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ يُنَادِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَلَا يُرَدُّ وَجْهُهٗ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ
جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ مِّنَ الصِّرَاطِ فِرَاشًا يَسْتَرِيْحُ
عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ اَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا لَمْ يُرَ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اَفْضَلَ مِنْهُ اِلَّا مَنْ صَامَ مِثْلَهٗ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْ
رَجَبَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُلَّتَيْنِ
الْحُلَّةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبَ
ثَلٰثَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُوْضَعُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَائِدَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ
فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَالنَّاسُ فِيْ شِدَّةٍ شَدِيْدَةٍ وَمَنْ صَامَ
مِنْ رَجَبَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا
لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُوْقِفُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَوْقِفَ الْاٰمِنِيْنَ وَلَا يَمُرُّ بِهٖ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ
اِلَّا قَالَ لَهٗ طُوْبٰى لَكَ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ
زِيَادَةٌ عَلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَهِيَ مَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا
كَانَ فِيْ اَوَائِلِ مَنْ يَّزُوْرُ الرَّحْمٰنَ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَسْمَعُ كَلَامَهٗ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ
مِّنَ الصِّرَاطِ مُسْتَرَاحًا يَسْتَرِيْحُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ
عَشَرَ يَوْمًا زَاحَمَ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قُبَّتِهٖ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مُقَابِلَ قَصْرِ اٰدَمَ

کریگا اللہ تعالیٰ درمیان اُسکے اور درمیان دوزخ کے ایک کھائی سے جو
لنبائی اُسکی رستہ سو ایک برس کا اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چاروں امن دیا
جائیگا سختیوں سے دیوانگی اور جذام اور برص کی اور دجال کی فتنہ سے اور
جو شخص روزے رکھے اوسکے پانچ دن نگاہ رکھا جائیگا قبر کے عذاب سے اور جو شخص
روزے رکھے اس کے چھ دن نکلیگا اپنی قبر سے اور منہ اُسکا بہت روشن ہوگا
چاند سے چودہویں کی رات میں اور جو شخص روزے رکھے اس کے سات دن پس تحقیق
دوزخ کیلیے سات دروازے ہیں بند کریگا اللہ پاک اس سے ہر دن کی روزے
کی برکت سے اسکے دنوں سے ایک دروازہ اسکے دروازوں سے اور جو
شخص اسکے آٹھ دن کی روزہ رکھے پس تحقیق بہشت کی آٹھ دروازے ہیں
کھولتا ہے اللہ پاک اسکے لیئے ہر دن کے روزے کی عوض ایک دروازہ
بہشت کے دروازوں سے اور جو شخص اسکے آٹھ دن کی روزے رکھے پس تحقیق بہشت
کی آٹھ دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اسکے لیئے ہر دن کے عوض ایک دروازہ
بہشت کی دروازوں سے اور جو شخص اسکے نو دن کی روزے رکھے نکلیگا قبر اپنی سے
اور وہ کہتا ہوگا ان کلمات کو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں ہے اور نہیں پھیرا جائیگا منہ اسکا مگر بہشت کیطرف اور جو شخص
اسکے دس دن کی روزے رکھے کریگا اللہ پاک اسکے لیئے پلصراط کے ہر میل
پر ایک فرش جو آرام پکڑیگا اسپر اور جو شخص اسکے روزے رکھے گیارہ دن
اور جو شخص روزے رکھے رجب کے بارہ دن پہنائیگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن دو حلے ایک حلہ بہتر ہوگا دنیا اور اس چیز سے جو اسمیں ہے اور جو شخص روزے
رکھے رجب کے تیرہ دن رکھا جائیگا اسکے لیئے قیامت کے دن دسترخوان عرش کے سایہ
میں پس اسے کھائیگا اور لوگ سخت شدت میں ہونگے اور جو شخص روزے رکھے رجب کے
چودہ دن دیگا اسکو اللہ عزوجل وہ چیز جو نہیں دیکھی آنکھوں نے اور نہیں سنی
کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کے دل پر اور جو شخص روزے رکھے اس کے پندرہ دن
کھڑا کریگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن پانیوالوں کی کھڑا ہونے کی جگہوں میں
اور نہیں گذریگا ساتھ اسکے فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مرسل مگر کہیگا اسکو کہ خوشی
ہو تجھکو تو امن والوں سے ہے اور دوسری روایت میں زیادتی ہے پندرہ دن
پر اور زیادتی یہ ہے کہ جو شخص روزے رکھے اس کے سولہ دن ہوگا پہلو ان میں ان
لوگوں سے جو زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کی اور نظر کرینگے طرف اسکی اور سنینگے کلام
اور جو شخص روزے رکھے اس کے سترہ دن کھڑا کریگا اللہ تعالیٰ اسکے لیئے پلصراط کے ہر میل پر جائے آرام

وَآدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمَا وَيُسَلِّمَانِ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا نَادَى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَمَّا مَا قَدْ مَضَى فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيْمَا بَقِيَ وَأَمَّا الْمُطَهِّرُ فَلِأَنَّهُ يُطَهِّرُ صَائِمَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطِيَّاتِ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِيْ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهْرَ رَجَبٍ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَوْمَ أَلْفِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمَيْنِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَوْمَ أَلْفَيْ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ صَوْمَ ثَلَاثَةِ آلَافِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أُغْلِقَتْ عَنْهُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُهُ حَسَنَاتٍ وَنَادَى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ رح قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ عَدَلَ لَهُ بِصِيَامِ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِيْ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا الدَّرْدَاءِ رض عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ لَهُ سَأَلْتَ عَنْ شَهْرٍ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تُعَظِّمُهُ فِيْ جَاهِلِيَّتِهَا وَمَا زَادَهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا فَضْلًا وَتَعْظِيْمًا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا تَطَوُّعًا يَحْتَسِبُ بِهِ ثَوَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَهُ مُخْلِصًا أَطْفَأَ صَوْمُهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ غَضَبَ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَغْلَقَ عَنْهُ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ النَّارِ وَلَوْ أُعْطِيَ مِلْءَ الْأَرْضِ ذَهَبًا مَا كَانَ جَزَآءً لَهُ وَلَا يَسْتَكْمِلُ أَجْرَ شَيْءٍ

اور آدم علیہ السلام کو محل کی سامنے اور سلام کریگا انپر اور وہ سلام کرینگے اسپر اور جو شخص روزے رکھوا اسے بیس دن پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے ای خدا کی بندے لیکن وہ چیز کے گذری ہے پس تحقیق بخشدی اللہ نے تیرے لیے پس نئے سرے سے کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے لیکن یہ کہ پاک کرنیوالا نام ہے رجب کا پس اسواسطے کہ تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے از انجملہ ہے وہ خبر کی ہمکو اسکے شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمۃ اللہ نے حسن بن احمد بن عبداللہ مقری سے ساتھ سند اپنی کے ہارون بن عنترہ سے وہ اپنے باپ سے وہ علی ابن ابیطالب سے کہا فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مہینہ رجب کا مہینہ ہے بزرگ جو شخص روزہ رکھے اسمیں ایک دن لکھیگا اللہ تعالیٰ اسکے لیے روزے ہزار برس کے اور جو شخص روزے رکھے اسمیں دو دن لکھیگا اللہ پاک اسکے لیے روزے تین ہزار برس کا اور جو شخص روزے رکھے اس سے سات دن بند کیے جائینگے اس سے دوزخ کے دروازے اور جو شخص روزے رکھے اس سے آٹھ دن کھولے جائینگے اسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے داخل ہووے جس سے چاہے اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ دن بدلا جائینگے اسکی برائیاں نیکیوں سے پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے خدا نے تجھکو بخشدیا پس نئے سرے سے عمل کر اور جو شخص زیادہ کرے زیادہ کریگا اسکو اللہ پاک اور خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک نے ساتھ اسناد اپنے کے یونس سے وہ حسن سے کہا فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ماہ رجب کی ایکدن کا روزہ رکھے برابر ہے اسکے تیس برس کے روزے کے اور خبر کی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ نے حسن بن احمد بن عبداللہ مقری سے ساتھ اسناد اپنے کے علاء بن کثیر سے وہ مکحول سے کہا تحقیق ایک مرد نے ابا درداء کو رجب کے روزوں سے پوچھا پس ابو درداء نے اسکو کہا کہ تونے ایسے مہینے سے پوچھا ہے جسکی جاہلیت والے تعظیم کرتے تھے اپنی جاہلیت میں اور نہیں زیادہ کیا اسکو اسلام نے مگر بزرگی اور تعظیم اور جو شخص اسکا ایک روزہ نفلی طور پر خدا کے ثواب کی طلب کرکے رکھے اور اسمیں نری خدا کی رضامندی ہی چاہتا ہو اسکا روزہ بجھا دیگا خدا کے غصے کو اور بند کردیگا ایک دروازہ دوزخ کے دروازوں سے اور اگر دیا جاوے بھرائی زمین کی سونا تو نہ ہووے اسکا عوض اور نہیں پورا ہوتا اسکا ثواب

من الدنيا دون يوم الحساب وله اذا امسى عشر دعوات
مستجابات فان دعى به لشيء من عاجل الدنيا
اعطاه والا ادخر له من الخير كافضل ما دعى به داع
من اولياء الله تعالى واصفيائه الصادقين
ومن صام يومين كان له مثل ذلك وله مع ذلك
اجر عشرة من الصديقين في عمرهم بالغة اعمارهم
ما بلغت ويشفع في مثل ما يشفعون فيه ويكون
في زمرتهم حتى يدخل الجنة معهم ويكون من
رفقائهم ومن صام ثلثة ايام كان له مثل ذلك
وقال الله تعالى افطاره لقد وجب حق عبدي
هذا ووجبت له محبتي وولايتي اشهدكم يا ملائكتي
اني قد غفرت له من ذنبه ما تقدم وما تاخر ومن
صام اربعة ايام كان له مثل ذلك وثواب اولي الالباب
التوابين ويعطى كتابه في اوائل الفائزين ومن صام
خمسة ايام كان له مثل ذلك ويبعث يوم القيامة
ووجهه مثل القمر ليلة البدر ويكتب له عدد رمل
عالج حسنات ويدخل الجنة ويقال له تمن على الله
ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك و
يعطى سوى ذلك نورا يستضيء به اهل الجمع في
القيامة ويبعث في الامنين حتى يمر على الصراط بغير
حساب ويعافى من عقوق الوالدين وقطيعة الرحم
ويقبل الله عليه بوجهه اذا لقيه يوم القيمة ومن صام
سبعة ايام كان له مثل ذلك ويغلق عنه سبعة ابواب
النار ويحرمه الله على النار ويوجب له الجنة يتبوء منها
حيث يشاء ومن صام ثمانية ايام كان له مثل ذلك
وفتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخلها من اي باب
شاء ومن صام تسعة ايام كان له مثل ذلك ورفع
كتابه في عليين ويبعث يوم القيمة في الامنين
ويخرج من قبره ووجهه نور يتلالا ويشرق

دنیا کی کسی چیز سے بغیر دن حساب کے اور اس روزہ دار کے لیئے جب رات
کرے دس دعائیں ہیں قبول کی گئیں پس اگر اسکے عوض مانگے کوئی چیز
دنیا کی چیز سے جو جلدی آنیوالی ہے ۔ تو دیتا ہے اسکو اور اگر نہ مانگے تو
ذخیرہ کرتا ہے اسکے لیئے بہلائی سے بہتر اس چیز سے جو مانگے اسکو مانگنے
والا خدا تعالی کے دوستوں سچے برگزیدوں سے اور جو شخص روزہ رکھے دو دن ہوتا
ہے اسکے لیئے مانند اسکے اور اسکے لیئے باوجود اسکے ثواب کے دس صدیقوں کا
انکی عمر میں پہونچنے والی ہوویں انکی عمریں اس حد کو جو پہونچیں اور سفارش
قبول کیا جاتا ہے اس مقدار میں جسمیں وہ سفارش قبول کیئے جاتے ہیں
اور رہو جاتا ہے انکے گروہ میں یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں انکے ہمراہ اور
ہووےگا انکے دوستوں سے اور جو شخص رکھے تین دن ہووےگا اسکے لیئے مانند اسکی
اور فرمایا اللہ تعالی نے اسکے روزہ کھولنے کے وقت تحقیق واجب ہوگیا حق اس
بندے میرے کا اور واجب ہوگئی اسکے لیئے میری محبت اور دوستی میں تمکو گواہ
کرتا ہوں اے میرے فرشتو تحقیق میں نے اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے اور جو
شخص روزہ رکھا چار دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکی اور ثواب عقلمندوں
بہت توبہ کرنیوالوں کا اور دیا جاویگا نامہ اعمال نامہ اپنا خلاصی پانیوالوں کی پہلو
میں اور جو شخص روزے رکھے پانچ دن ہوویگا واسطے اسکے مانند اسکی اور اٹھایا جاویگا
قیامت کے دن اور منہ اسکا چودہویں کے چاند کیطرح ہوگا اور لکھی جاوینگی اسکو
گنتی ریت عالج کی (جو ایک جگہہ کا نام ہے) نیکیاں اور داخل ہوگا بہشت میں
اور کہا جاویگا اسکو آرزو کر خدا پر جس چیز کو تو چاہتا ہے اور جو شخص روزے
رکھے چھ دن ہوویگا اسکے لیئے مانند اسکے اور دیا جاویگا سوا اسکے ایسا نور
جو روشنی حاصل کرینگے ساتھ اسکے جو لوگ کہ قیامت کے دن جمع ہونگے اور اٹھایا
جاویگا امن والوں میں یہانتک کہ گذریگا پلصراط پر بغیر حساب کے اور نگاہ رکھا
جاتا ہے ماباپ کی بیفرمانی اور قطع رحم سے اور خدا تعالی اوسپر بذات خود
متوجہ ہوگا جب ملیگا خدا کو قیامت کے دن اور جو شخص روزے رکھے سات دن
ہوویگا واسطے اسکے مانند اسکے اور بند کیئے جاتے ہیں اس سے ساتوں دروازے
دوزخ کے اور حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالی آگ پر اور واجب کرتا ہے اسکے
لیئے بہشت جگہہ پکڑے اس سے جہاں چاہے اور جو شخص روزے رکھے
آٹھ دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکے اور کہولے جاتے ہیں واسطے اسکے
بہشت کے آٹھوں دروازے داخل ہووے بہشت میں جس دروازے سے چاہے اور جو

لا اهل الجمع حتى يقولوا هذا نبي مصطفى وان
ادنى ما يعطى ان يدخل الجنة بغير حساب ومن صام
عشرة ايام فبخ بخ له فيعطى مثل ذلك وعشرة
اضعافه وهو ممن يبدل الله سيئاته حسنات ويكون
من المقربين القوامين لله بالقسط وكان كمن عبد
الله الف عام صائما صابرا محتسبا ومن صام عشرين
يوما كان له مثل ذلك وعشرون ضعفا وهو ممن
يزاحم ابراهيم خليل الله في قبته ويشفع في مثل
ربيعة ومضر كلهم من اهل الخطايا والذنوب
ومن صام ثلثين يوما كان له مثل ذلك وثلثون
ضعفا وينادي مناد من السماء يا ولي الله ابشر
بالكرامة العظمى قال وما الكرامة العظمى قال النظر
الى وجه الله تعالى الجميل ومرافقة النبيين و
الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك
رفيقا طوبى لك طوبى غدا اذا كشف الغطاء و
وافضيت الى جسيم ثواب ربك الكريم فاذا انزل به
ملك الموت سقاه الله تعالى عند خروج نفسه
شربة من حياض الفردوس ويهون عليه سكرات
الموت حتى ما يجد الم الموت ويظل في قبره ريانا
ويظل في الموقف ريانا حتى يرد حوض النبي صلى الله
عليه وسلم واذا خرج من قبره شيعه سبعون
الف ملك معهم النجائب من الدر والياقوت و
معهم طرائف الحلي والحلل فيقولون له يا ولي الله النجاء
النجاء الى ربك عزوجل الذي اظمئت له نهارك وانحلت
له جسمك فهو من اول الناس دخولا جنات عدن يوم
القيمة مع الفائزين رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك هو
الفوز العظيم قال وان كان له في كل يوم تصومه صدقة
على قوته تصدق بها فهيهات هيهات هيهات
لو اجتمع جميع الخلائق على ان يقدروا قدر ما اعطي ذلك

سب حاضرین کو یہانتک کہ کہینگے یہ نبی ہی برگزیدہ اور تحقیق کمتر اس چیز کا جو دیا
جائیگا یہہ ہے کہ داخل ہوگا بہشت میں بغیر حساب کے اور جو شخص روزے رکہے
دس دن کے پس کل رضامندی اسکے لیے پس دیا جائیگا مانند اسکے اور دس حصہ
اسکے اور وہ ان لوگوں سے ہے جنکی برائیاں خدا تعالی نیکیوں سے بدلدیا جائیگا اور
ہووینگا نزدیکیوں سے اور جو قائم ہونیوالے ہیں خدا کے واسطے ساتھ انصاف کے اور
ہووینگا مانند اس شخص کے جو بندگی کرے اللہ کی ہزار برس روزے دار قیام کرنیوالا
طلب ثواب کی کرنیوالا اور جو شخص روزے رکہے بیس دن ہووینگا واسطے اسکے
مانند اسکی اور بیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں ابراہیم علیہ السلام
کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور مضر جتنے لوگوں کی جو
سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص روزے رکہے تیس دن ہووینگا
واسطے اسکے مانند اسکی اور تیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں
ابراہیم علیہ السلام کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور
مضر جتنے لوگوں کی جو سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص روزے
رکہے تیس دن ہووینگا واسطے اسکو مانند اسکے اور تیس چند اور پکاریگا پکارنیوالا آسمان
سے ای خدا کے دوست خوشخبری قبول کر ساتھ کرامت بڑی کے کہا اور کیا ہے کرامت
بڑی فرمایا دیکھنا خدا تعالی بزرگ کے منہ کیطرف اور ہمراہی پیغمبروں اور صدیقوں اور
شہیدوں اور نیکوکاروں کی اور اچہے ہیں یہ لوگ ہمراہ خوشی ہووے تجہکو خوشی کل
جو دور کیا جائیگا پردہ اور پہونچیگا تو اپنے پروردگار بزرگ کے بڑے ثواب کیطرف پس
جب نازل ہوگا اسپر فرشتہ موت کا تو پلائیگا اسکو اللہ تعالی اسکی جان نکلنے کے وقت
ایک نعمہ پینے کا قدر بہشت کے حوضوں سے اور آسان کریگا اسپر موت کی سختیاں
یہانتک کہ نہیں پائیگا درد موت کا اور ہمیشہ رہیگا اپنی قبر میں سیراب اور ہمیشہ رہیگا
کہڑا ہونیکی جگہ میں سیراب یہانتک کہ وارد ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر اور
جب نکلیگا قبر اپنی سے تو اسکو رخصت کرنے جائینگے ستر ہزار فرشتے ساتھ انکے
اونٹ ہونگے موتی اور یاقوت سے اور ساتھ انکے عجیب زیور اور پوشاکیں ہونگی پس اسکو
کہینگے ای خدا کے دوست جلدی کر جلدی کر طرف اپنے پروردگار عزوجل کے جسکے لیے
پیاسا رہا تو سارا دن اور جسکے لیے لاغر کیا تو جسم اپنا پس وہ پہلا ہوگا لوگوں کا
بہشتوں عدن میں داخل ہونے میں قیامت کے دن ساتھ خلاصی پانیوالوں کے راضی
ہوا خدا انسے اور وہ راضی ہوئے اسے یہ ہی مراد کو پہنچنا بڑا فرمایا اگر ہووے واسطے
اسکے ہر دن میں جو روزہ رکہتا ہے اسمیں صدقہ دینا اپنی قوت کے دن پر تو صدقہ دیوے
اسکو پس دوری ہے دوری ہے تین مرتبہ کہا اگر اکٹھی ہووے ساری خلقت اسپر اندازہ کریں مقدار اسکے

الْعَبْدُ مِنَ الثَّوَابِ مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ الْعُشْرِ مِمَّا أَعْطَى اللّٰهُ
ذٰلِكَ الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رض أَنَّهُ
قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ وَهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ
الْأَصَمُّ أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْفِرْدَوْسِ قَصْرًا مَدَّ بَصَرِهِ
أَلَا فَأَكْرِمُوْا رَجَبًا يُكْرِمْكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَلْفِ كَرَامَةٍ قَالَ
عُقْبَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ قَيْسٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَصَدَّقَ فِيْ رَجَبٍ بَاعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ
النَّارِ كَمِقْدَارِ غُرَابٍ طَارَ فَرْخًا مِنْ وَكْرِهِ وَهُوَ فِي الْهَوَاءِ حَتّٰى مَاتَ
هَرِمًا وَقِيْلَ الْغُرَابُ يَعِيْشُ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَأَمَّا السَّابِقُ فَلِأَنَّهُ
أَوَّلُ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَمَّا الْفَرْدُ فَلِأَنَّهُ مُفْرَدٌ عَنْ إِخْوَانِهِ كَمَا
رَوٰى ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ
كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ
بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ

فصل

آخَرُ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ
شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِيْ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ رَجَبٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ
اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ
ذٰلِكَ النَّهْرِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا
لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا صُوَّامُ رَجَبٍ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَصُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ص شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ إِلَّا رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَعَنْ
أَنَسٍ رض أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ
ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ كَتَبَ اللّٰهُ
لَهُ عِبَادَةَ تِسْعِمِائَةِ سَنَةٍ وَقِيْلَ رَجَبٌ لِتَرْكِ الْجَفَاءِ وَشَعْبَانُ
لِلْعَمَلِ وَالْوَفَاءِ وَرَمَضَانُ لِلصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ رَجَبٌ شَهْرُ
التَّوْبَةِ شَعْبَانُ شَهْرُ الْمَحَبَّةِ رَمَضَانُ شَهْرُ الْقُرْبَةِ رَجَبٌ شَهْرُ

وہ بندہ ثواب سے تو نہ پہنچیں دسویں حصے کو اس چیز سے جو دی ہے اللہ پاک نے اس بندے
کو ثواب سے اور عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کھولے ایک مسلمان سے ایک سختی رجب کے مہینہ میں اور وہ مہینہ ہے اللہ
بہرا دیوے گا اسکو خدا تعالی بہشت میں محل مقدار درازی اسکی آنکھ کی خبردار
پس تعظیم کرو تم رجب کی عزت دیگا تمکو اللہ عز و جل ساتھ ہزار عزت کے کہا عقبہ
بن سلامت بن قیس نے پہونچاتا ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تحقیق آپنے
فرمایا جو شخص صدقہ کرے رجب میں دور رکھیگا اسکو خدا تعالی آگ سے مانند
کوے کے کہ اڑے بچپن کی حالت میں اپنے گھونسلے سے اور وہ ہوا میں ہے
یہاں تک کہ مرجاوے بوڑھا ہو کر اور کہا گیا ہے کہ کوا زندہ رہتا ہے پانسو برس
اور لیکن نام رکھنا رجب کا سابق پس اسواسطے کہ تحقیق وہ پہلا ہے حرام
کے مہینوں کا اور لیکن نام رکھنا اسکا فرد پس اسواسطے کہ تحقیق وہ اکیلا ہے اپنے
بھائیوں سے جیسا کہ روایت کیا ثور بن یزید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حجۃ الوداع میں بیچ خطبے اپنے کے خبردار تحقیق زمانہ پھرا ہے مانند ہیئت اپنی
کے اسدن کہ پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے انمیں سے
چار حرام ہیں تین پے در پے آنیوالے ہیں ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا
ہے رجب مضر کا وہ جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ فصل ہے دوسرا اور مروی ہے
عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا رجب خدا تعالے
کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور موسے
بن عمران سے روایت ہے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک نہر ہے اسکو کہا جاتا ہے
رجب زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیریں تر ہے شہد سے جو شخص روزہ
رکھے رجب کے ایک دن کا پلاویگا اسکو اللہ پاک اس نہر سے اور مروی ہے انس بن
مالک سے تحقیق اوسنے کہا بہشت میں ایک محل ہے نہیں داخل ہونگے اسمیں مگر روزہ
رکھنے والے رجب کے اور ابی ہریرہ رض سے مروی ہے تحقیق اسنے کہا کہ نہیں
روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینہ کے پیچھے رمضان کے
مگر رجب اور شعبان اور انس سے مروی ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص روزے رکھے تین دن مہینے حرام سے جمعرات اور جمعہ اور ہفتہ تو لکھتا ہے اللہ
پاک اسکے لئے عبادت نو سو برس کی اور کہا گیا ہے رجب برائی چھوڑنے کے لئے ہے
اور شعبان عمل نیک اور عہد پورا کرنے کے لئے اور رمضان سچائی اور صفائی کیلئے

الحرمة شعبان شهر الخدمة رمضان شهر النعمة رجب شهر العبادة شعبان شهر الزهادة رمضان شهر الزيادة رجب شهر يضاعف الله فيه الحسنات شعبان تكفر فيه السيئات رمضان ينتظر فيه الكرامات رجب شهر السابقين شعبان شهر المقتصدين رمضان شهر العاصين وقال ذو النون المصري رحمه الله رجب لترك الآفات وشعبان لاستعمال الطاعات ورمضان لانتظار الكرامات فمن لم يترك الآفات ولم يستعمل الطاعات ولم ينتظر الكرامات فهو من اهل الترهات وقال ايضا رجب شهر الزرع وشعبان شهر السقي ورمضان شهر الحصاد وكل ما يحصد كما زرع ويجزى كما صنع ومن ضيع الزراعة ندم يوم حصاده واخلف ظنه مع سوء معاده وقال بعض الصالحين السنة شجرة رجب ايام ايراقها وشعبان ايام اثمارها ورمضان ايام قطافها وقيل خص رجب بالمغفرة من الله تعالى وشعبان بالشفاعة ورمضان بتضعيف الحسنات وليلة القدر بانزال الرحمة ويوم عرفة باكمال الدين كما قال الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم ويوم الجمعة باجابة ادعية الداعين ويوم العيد بالعتق من النار وفكاك رقاب المؤمنين قال المازني عن الحسين بن علي رض انه قال صوموا رجب فان صوم رجب توبة من الله عز وجل وروي عن سلمان الفارسي رض انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صام يوما من رجب فكانما صام الف سنة وكانما اعتق الف رقبة ومن تصدق فيه بصدقة فكانما تصدق بالف دينار وكتب الله له بكل شعرة على بدنه الف حسنة ورفعه الف درجة ومحى عنه الف سيئة وكتب له بكل يوم يصومه وبكل صدقة يتصدق بها الف حجة والف عمرة وبني له في الجنة الف دار والف قصر والف حجرة وفي كل حجرة الف مقصورة وفي كل مقصورة

شعبان مہینہ خدمت کرنیکا ہے رمضان مہینہ نعمت کا ہی۔ رجب مہینہ عبادت کا شعبان مہینہ کوشش کرنیکا ہے رمضان مہینہ زیادتی کا ہے رجب ایسا مہینہ ہی کہ دوچند کرتا ہے خدا تعالی اسمیں نیکیاں شعبان ایسا مہینہ ہے کہ دور کرتا ہے خدا تعالی اسمیں برائیاں رمضان ایسا مہینہ ہی کہ دیکھی جاتی ہیں اسمیں خدا کی بزرگیاں رجب ایسا مہینہ ہی نیکی میں بڑہنے والوں کا شعبان مہینہ ہی میانہ رووں کا رمضان مہینہ ہی گنہگاروں کا اور کہا ہے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ نے رجب واسطے چھوڑنے آفتوں کے ہے اور شعبان واسطے کرنے عبادتوں کے اور رمضان واسطے دیکھنے بزرگیوں کی ہیں جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو اور نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو اور نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس وہ باطل چیز والوں سے ہے اور کہا ہی ذوالنون نے بھی رجب مہینہ کھیتی کرنے کا ہے اور شعبان مہینہ پانی پلانے کا ہے اور رمضان مہینہ کھیتی کاٹنے کا ہے اور ہر ایک کاٹتا ہے اسیچیز کو جو بوئی اور بدلا دیا جاتا ہے جو کیا اور جو شخص ضائع کردے کھیتی کو پشیمان ہوتا ہے دن کاٹنے اپنے کے اور خلاف پایا اُسنے گمان اپنے کو ساتھ بُری انجام کے اور کہا ہے بعض نیکوکاروں نے برس ایک درخت ہی رجب دن ہیں اسکو پتے لانیکے اور شعبان دن ہیں اُسکے میوہ لانے کے اور رمضان دن ہیں اسکو میوہ کاٹنے کے اور کہا گیا ہی کہ رجب خاص کیا گیا ہے خدا کی بخشش کے ساتھ اور شعبان ساتھ سفارش کے اور رمضان ساتھ دوچند کرنے نیکیوں کے اور لیلۃ القدر خاص کیگئی ہی ساتھ نازل کرنے رحمت کے اور دن عرفہ کا ساتھ پورا کرنے دین کے جیسا فرمایا ہی اللہ تعالی نے آج کے دن میں نے پورا کردیا تمہارے لئے تمہارا دین اور دن جمعہ کا خاص کیا گیا ہی ساتھ قبول کرنے دعائیں دعا قبول کرنیوالوں کے اور دن عید کا خاص کیا گیا ہی ساتھ آزاد ہونیکے آگ سے اور مومنوں کی گردنیں چھوڑانے کی کہا مازنی نے حسین بن علی سے تحقیق اُنہوں نے فرمایا کہ روزہ رکھو رجب کا پس تحقیق روزہ رجب کا ایک توبہ ہی اللہ عز وجل سے اور روایت کیا گیا سلمان فارسی سے یہ کہ تحقیق انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص روزہ رکھے ایکدن کا رجب سے پس گویا اُسنے روزے رکھے ہزار برس کے گویا کہ اسنے آزاد کیا اسنے آزاد کیا ہزار گردن کو اور جو شخص اسمیں ایک صدقہ کرے پس گویا کہ اسنے صدقہ کیا ہزار دینار کا اور لکھتا ہے خدا تعالی اسکے لئے بمقابلہ اسکے بدن کے ہر ایک بال ہزار نیکی اور بلند کرتا ہی مرتبے اور دور کرتا ہی ہزار برائی اور لکھتا ہی واسطے اسکے بمقابلہ ہر روزے کے جو روزہ رکھتا ہے

أَلْفُ حَوْرَاءَ أَحْسَنَ مِنَ الشَّمْسِ أَلْفَ مَرَّةٍ

فصل

فِي فَضْلِ صِيَامِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ وَقِيَامِ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْهُ أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الشَّيْخُ هِبَةُ اللّٰهِ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ عَدَلَ صِيَامَ شَهْرٍ وَمَنْ صَامَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أُغْلِقَتْ عَنْهُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ السَّبْعَةُ وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ حَسَنَاتٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلَامَةَ ابْنِ قَيْسٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ كَفَّرَ اللّٰهُ ذُنُوبَ سِتِّينَ سَنَةً وَمَنْ صَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمَنْ صَامَ ثَلٰثِينَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ رِضْوَانَهُ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ وَرُوِيَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَهُوَ عَلَى الْبَصْرَةِ وَقِيلَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَيْكَ بِأَرْبَعِ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُفْرِغُ فِيهِنَّ الرَّحْمَةَ إِفْرَاغًا وَهِيَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رح أَنَّهُ قَالَ خَمْسُ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَيْهِنَّ رَجَاءَ ثَوَابِهِنَّ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ الْعِيدَيْنِ يَقُومُ لَيْلَهُمَا وَيُفْطِرُ نَهَارَهُمَا وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ عَاشُورَاءَ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا

ہزار حوریں خوبصورت سورج سے ہزار مرتبہ فصل رجب کے پہلے دن کی روزہ اور پہلی رات کے قیام کی فضیلت میں خبر دی ہمکو امام شیخ ہبۃ اللہ سقطی رحمۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے کے انس بن مالک سے کہا جب رجب آتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای خدا برکت کر ہمارے لیئے رجب میں اور شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور خبر دی ہمکو شیخ ہبۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنی کے میمون بن مہران سے ساتھ اسناد اپنے کے ابی ذر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص روزہ رکھے رجب کی پہلے برابری کی اسنے ایک مہینہ کے روزوں کی اور جو شخص روزے رکھے سات دن کو بند کیئے جائینگے اس سے ساتوں دروازے دوزخ کے اور جو شخص آٹھ دن کو روزے رکھے کھولے جائینگے اسکے لیئے آٹھوں دروازے بہشت کے اور جو شخص روزہ رکھے اسے دس دن تو بدل دیگا اللہ پاک اسکی بُرائیاں نیکیوں سے اور جو شخص روزہ رکھے اسے اٹھارہ روز تو پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے تحقیق تو بخشا گیا پس نئے سرے سے عمل کر اور خبر دی ہمکو شیخ ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے سلامہ بن قیس سے پہونچاتا ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جو شخص رجب کے پہلے دن کا روزہ رکھے دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے ساٹھ برس کے گناہ اور جو شخص روزے رکھے پندرہ دن کے حساب لیگا خدا اس سے حساب آسان اور جو شخص تیس دن روزے رکھے رجب سے لکھتا ہے اللہ تعالے اُسکے لیئے اپنی خوشنودی اور نہیں عذاب کرتا اُسکو اور مروی ہے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا حجاج بن ارطاۃ کیطرف اور وہ بصرہ پر حاکم تھا اور کہا گیا ہے کہ طرف عدی بن ارطاۃ کے برس میں چار راتوں کی نگہبانی کر پس تحقیق اللہ تعالی ان میں گیرتا ہے رحمت کرنے کر اور وہ پہلی رات ہے رجب سے اور رات نصف شعبان کی اور ستائیسویں رات رمضان کی اور رات فطر کی. اور خالد بن معدان سے مروی ہے تحقیق اُسنے کہا پانچ راتیں ہیں برس میں جو شخص اُنپر ہمیشگی کرے ان کی ثواب کی امید رکھکر اور انکے وعدہ کی تصدیق جانکر داخل کریگا اسکو اللہ پاک بہشت میں رجب کی پہلی رات میں اسمیں قیام کرے اور اسکے دن کا روزہ رکھے اور دو عیدوں کی رات کی راتیں ان میں قیام کرنے انکی راتوں کا اور افطار کرے انکے دن کا اور شعبان کی پندرھویں کی قیام کرے اسکی رات کا اور روزہ رکھے اسکے دن کا اور عاشورہ کی رات قیام کرے اسکی رات کا اور روزہ رکھے اسکے دن کا

فصل وقد جمع بعض العلماء رحمة الله عليهم الليالي
التي يستحب احياؤها فقال انها اربع عشرة ليلة في
السنة وهي اول ليلة من شهر المحرم وليلة عاشوراء وآخر
واول ليلة من شهر رجب وليلة النصف منه وليلة سبع
وعشرين منه وليلة النصف من شعبان وليلة العرفة
وليلة العيدين وخمس ليال فيها في شهر رمضان في
وتر ليالي العشر الاواخر وكذلك يستحب مواصلة سبعة
عشر يوما بالاوراد والمواظبة على العبادة فيها وهي
يوم عرفة ويوم عرفة ويوم عاشوراء ويوم النصف من
شعبان ويوم الجمعة ويوم العيدين والايام المعلومات وهي
عشر ذي الحجة والايام المعدودات وهي ايام التشريق
وآكدها يوم الجمعة وشهر رمضان لما روى انس
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا سلم
يوم الجمعة سلمت الايام واذا سلم شهر رمضان سلمت
السنة ثم آكد الايام وافضلها بعد ذلك يوم الاثنين
والخميس فهما يوما ترفع فيهما الاعمال الى الله عز وجل

فصل في الادعية المأثورة في اول ليلة من رجب
يستحب ان يدعو في اول ليلة من رجب اذا فرغ من صلاته
بهذا الدعاء وهو ان يقول الهي تعرض لك في هذه الليلة
المتعرضون وقصدك القاصدون وامل فضلك ومعروفك
الطالبون ولك في هذه الليلة نفحات وجوائز وعطايا ومواهب
تمن بها على من تشاء من عبادك وتمنعها من لم تسبق له العناية
منك وها انا عبدك الفقير اليك المؤمل فضلك ومعروفك
فان كنت يا مولاي تفضلت في هذه الليلة على احد من خلقك
وعدت عليه بعائدة من عطفك فصل على محمد وآله وجد
علي بطولك ومعروفك يا رب العالمين وكان علي بن ابي
طالب يفرغ نفسه للعبادة في اربع ليال في السنة وهي اول
ليلة من رجب وليلة الفطر وليلة الاضحى وليلة النصف من شعبان
وكان من دعائه فيها اللهم صل على محمد وآله مصابيح

فصل - اور تحقیق جمع کیا بعض علماء علیہ الرحمۃ نے ان راتوں کو جنکا زندہ رکھنا
مستحب ہے پس کہا کہ وہ چودہ راتیں ہیں برس میں اور وہ پہلی رات ہے محرم کے
مہینہ کی اور رات عاشورا کی اور پہلی رات رجب کی مہینہ کی اور اسکی نصف
کی رات اور اسکی ستائیسویں رات اور شعبان کی نصف کی رات اور رات
عرفہ کی اور دو عیدوں کی راتیں اور پانچ راتیں ان میں رمضان کے مہینہ
میں اور وہ عشرہ اخیرہ کی طاق راتیں اور اسیطرح مستحب ہے سترہ دن کا
ملانا ساتھ وردوں اور انیس عبادت پر ہمیشگی کرنے کے اور وہ دن عرفہ
کا ہے اور دن عاشورا کا اور دن نصف شعبان کا اور دن جمعہ کا
اور دن دو عیدوں کے اور دن معلوم اور وہ ذی الحجہ کے دس دن
ایام معدودات اور وہ ایام تشریق کے اور ان سے زیادہ تر تاکید
دن جمعہ کا اور مہینہ رمضان کا بسبب اسکے جو روایت کی حضرت انس
نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جب وقت
سلامت رہے جمعہ کا دن تو سلامت رہیں سب دن اور جب سلامت
رہے رمضان کا مہینہ تو سلامت رہے تمام برس پھر زیادہ تاکید والا اور افضل
دنوں کا پیچھے ان کے دن پیر کا اور جمعرات کا ہے۔ یہ ایسے دن ہیں کہ
ان میں اٹھائے جاتے ہیں اعمال اللہ عزوجل کیطرف فصل
دعاؤں میں جو روایت کیگئی ہے رجب کی پہلی رات میں مستحب ہے
دعا مانگنا رجب کی پہلی رات میں نماز سے فارغ ہو کر ساتھ اس دعا
کے اور وہ یہ ہے کہ کہے اے میرے اللہ تیرے آگے آئے اس رات
میں آگے آنے والے اور تیرا قصد کیا ہے قصد کرنے والوں نے اور تیرے
فضل اور احسان کی امید رکھی ہے طالبوں نے اور تیرے لیئے اس رات
میں نفحات اور بخششیں اور عطیے اور بخششیں ہیں اون کو ساتھ احسان
رکھتا ہے تو جسپر چاہے بندوں سے اور روکتا ہے تو ان کو ان سے جسکے لیئے نہیں پہنچی تیری عنایت
اور میں تیرا بندہ محتاج تیرے فضل اور احسان کا امیدوار ہوں پس اگر تو نے اے میرے
مالک احسان کیا اس رات میں کسی پر اپنی خلقت سے اور بخشش کی تو نے ساتھ عطا کی
اپنی مہربانی سے پس درود بھیج تو محمد اور انکی آل پر اور بخشش کر تو مجھپر ساتھ فضل اور
احسان اپنے کے اے پروردگار جہانوں کا اور علی بن ابی طالب فارغ کرتے تھے نفس اپنے
کو عبادت کیواسطے برس کی چار راتوں میں اور وہ پہلی رات رجب کی اور رات
عید الفطر کی اور رات عید الضحے کی اور رات نصف شعبان کی اور آپ کی دعا اس میں
یہ تھی اے خدا درود اور رحمت بھیج محمد اور انکی آل پر جو

الحكمة ومَوالي النعمة ومعادن العصمة واعصمني بهم
من كل سوء ولا تاخذني على عزة ولا على غفلة ولا
تجعل عواقب امري حسرة وندامة وارض عني فان
مغفرتك للظالمين وانا من الظالمين اللهم اغفر لي ما لا
يضرك واعطني ما لا ينفعك فانك الواسعة رحمته
البديعة حكمته فاعطني السعة والدعة والامن والصحة
والشكر والمعافاة والتقوى وافرغ الصبر والصدق
علي وعلى اوليائك واعطني اليسر ولا تجعل معه
العسر واعمم بذلك اهلي وولدي واخواني فيك
ومن ولدني من المسلمين والمسلمات والمؤمنين
والمؤمنات

فصل في الصلوة الواردة في شهر رجب

اخبرنا الشيخ الامام هبة الله بن المبارك السقطي حدثنا
محمد بن احمد المحاملي حدثنا علي بن محمد بن اسمعيل
ابن محمد الصفار اخبرنا سعيد بن نصر بن المنصور البزاز
اخبرنا سفيان بن عيينة عن الاعمش عن طارق بن
شهاب عن سلمان رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال وقد استهل رجب يا سلمان ما من مؤمن ولا مؤمنة
يصلي في هذا الشهر ثلثين ركعة يقرأ في كل ركعة
فاتحة الكتاب وقل هو الله احد ثلث مرات وقل يا ايها
الكافرون ثلث مرات الا محى الله عنه ذنوبه واعطى من
الاجر كمن صام الشهر كله وكان من المصلين الى السنة
المقبلة ورفع له كل يوم عمل شهيد من شهداء بدر و
كتب له بصيام كل يوم عبادة سنة ورفع له الف درجة
فان صام الشهر كله وصلى هذه الصلوة نجاه الله من
النار واوجب له الجنة وكان في جوار الله سبحانه اخبرني
بذلك جبريل عليه الصلوة والسلام وقال يا محمد هذه
علامة بينكم وبين المشركين والمنافقين لان المنافقين
لا يصلون ذلك قال سلمان قلت يا رسول الله اخبرني
كيف اصليها ومتى اصليها قال يا سلمان تصلي

جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے صاحب اور پاکی کی کانیں ہیں اور مجھکو نگاہ رکھ انکی ساتھ
ہر برائی سے اور نہ پکڑ مجھکو ناآزمودگی اور غفلت پر اور نہ کر تو میری انجام کار ول کو افسوس
اور پشیمانی اور تو مجھ سے راضی ہو اسواسطے کہ تیری بخشش گنہگاروں کے لیئے ہے اور میں گنہگاروں
سے ہوں ایخدا بخش میرے لیئے وہ چیز کہ نہ ضرر کرے تجھکو اور دے مجھکو وہ چیز کہ نہ نفع دے تجھکو
پس تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اسکی وسیع اور حکمت اسکی عجیب ہے پس دے مجھکو فراخی اور آرام
اور امن اور تندرستی اور شکر نعمت پر اور عافیت اور پرہیزگاری اور صبر اور راستی مجھ پر
اور اپنے دوستوں پر دے تو مجھکو آسانی اور نہ کر اسکے ساتھ سختی اور عام کر دے اسکو
میرے اہل اور میری اولاد اور میرے بھائیوں پر جو تیرے رستے میں ہیں اور انپر جنہوں نے مجھکو
جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ہو

فصل نماز میں جو رجب کے مہینے میں وارد ہوئی ہے۔ خبر دی ہمکو شیخ امام ہبتہ اللہ بن
مبارک سقطی نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن احمد محاملی نے کہا حدیث کی ہمکو علی بن محمد
بن اسمعیل بن محمد صفار نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن نضر بن منصور بزاز نے کہا خبر
دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اعمش سے انہنے طارق بن شہاب سے انہنے سلمان سے
انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا اور رجب کے چاند کا طلوع
ہو چکا تھا اے سلمان نہیں کوئی مرد مومن اور عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینے میں
تیس رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکافرون
تین مرتبہ مگر دور کرتا ہے اسکے خدا تعالے گناہ اسکے اور دیتا ہے ثواب سے
مانند اوس شخص کی جو تمام مہینہ روزے رکھے اور ہوتا ہے نماز گذارنیوالوں
میں آئندہ سال تک اور اٹھائے جاتے ہیں اسکے لیئے ہر دن عمل ایک شہید کے بدر
کے شہیدوں سے اور لکھی جاتی ہے واسطے اسکے بمقابلہ روزے ہر دن کے
عبادت ایک برس کی اور بلند کیئے جاتے ہیں اوسکے لیئے ہزار درجے پس اگر تمام
مہینہ روزہ رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دیگا اسکو اللہ تعالی آگ سے
اور واجب کریگا واسطے اسکے بہشت اور ہوگا خدا تعالی کے قرب میں خبر
دی مجھکو ساتھ اس ثواب کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد یہ علامت ہے تمہارے
اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس
نماز کو۔ کہا سلمان نے میں نے کہا اے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مجھے خبر دیجیے کس طرح اور کس وقت پڑھوں
میں اس نماز کو۔ فرمایا اے سلمان پڑھ

فِي اَوَّلِهِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ وَقُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا وَصَلِّ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ اِقْرَأْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَّقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَآءِ وَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا عَلٰى وَجْهِكَ وَصَلِّ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ اِقْرَأْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ اِلَى السَّمَآءِ وَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَسَلْ حَاجَتَكَ يُسْتَجَابُ لَكَ دُعَاؤُكَ وَيَجْعَلُ اللهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَهَنَّمَ سَبْعَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَكَ بِكُلِّ رَكْعَةٍ اَلْفُ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَّيُكْتَبُ لَكَ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ سَلْمَانُ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَدِيْثِ خَرَرْتُ سَاجِدًا اَبْكِيْ شُكْرًا لِّلّٰهِ تَعَالٰى لِمَا سَمِعْتُ مِنْ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَجَدْتُّ فِيْ كِتَابِ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ

فَصْلٌ

فِيْ تَاْكِيْدِ الْفَضِيْلَةِ فِيْ صَوْمِ اَوَّلِ خَمِيْسٍ مِّنْ رَّجَبٍ وَّالصَّلٰوةِ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ

تو اسکے اول میں دس رکعت پڑہ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک دفعہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے اٹھا تو ہاتھ اپنے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے اسکا شریک کوئی اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کیلیے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے خدا کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو دیوے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو روکے اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو تجھ سے دولت پھر پھیر تو ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور نماز پڑہ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں پڑہ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ پاک کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کیلیے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ خدا ہے اکیلا تنہا بے پروا یگانہ تنہا نہیں پکڑی اسنے بیوی اور نہ اولاد پھر پھیر تو اپنے منہ پر اور نماز پڑہ تو مہینے کے آخر میں دس رکعتیں پڑہ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ اور سورہ کافرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کی اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے ہے صفت زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے اور درود بھیجے خدا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر اور نہیں ہے طاقت اور توانائی مگر ساتھ خدا بلند بزرگ کے اور مانگ تو حاجت اپنی قبول کیجائیگی تیرے لیے دعا تیری اور کریگا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر کھائیاں ہر کھائی کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین اور لکھی جائیگی تیرے لیے بعوض ہر رکعت کے دس لاکھ رکعت اور لکھی جائیگی تیرے لئے آزادی آگ سے اور گذرنا پلصراط پر کہا سلمان نے پس جب فارغ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے تو میں گر پڑا سجدہ کرتا ہوا روتا ہوا خدا کا شکر کیونکہ سبب اسکے جو سنی میں نے زیادتی ثواب کی یہ روایت کتاب العمل بالسنۃ میں۔ فصل۔ رجب کے پہلے پنجشنبہ کے روزے اور پہلی جمعہ کی رات میں نماز پڑھنے کی فضیلت کی تاکید میں۔ خبر دی

ہمکو شیخ

ابو البركات هبة الله السقطي اخبرنا القاضي ابو الفضل جعفر بن يحيى بن الكمال المكي اخبرنا ابو عبد الله الحسين بن عبد الكريم بن محمد ابن محمد الجزري بمكة في المسجد الحرام اخبرنا ابو الحسن علي بن عبد الله بن جهضم الهمداني اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن سعيد السعدي البصري اخبرنا ابي قال اخبرنا خلف بن عبد الله الصنعاني عن حميد الطويل عن انس بن مالك رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رجب شهر الله و شعبان شهري ورمضان شهر امتي قيل يا رسول الله ما معنى قولك شهر الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه مخصوص بالمغفرة وفيه ...... وفيه تحقن الدماء وفيه تاب الله تعالى على انبيائه وفيه انقذ اولياءه من يدي عدائه من صامه استوجب على الله تعالى ثلاثة اشياء مغفرة لجميع ما سلف من ذنوبه وعصمة فيما بقي من عمره واما الثالث فيا من العطش يوم العرض الاكبر فقام شيخ ضعيف فقال يا رسول الله اني اعجز عن صيامه كله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صم اول يوم منه واوسط يوم فيه وآخر يوم منه فانك تعطى ثواب من صام كله فان الحسنة بعشر امثالها ولكن لا تغفلوا عن اول ليلة جمعة في رجب فانها ليلة تسميها الملائكة ليلة الرغائب وذلك انه اذا مضى ثلث الليل لا يبقى ملك في جميع السموات والارضين الا ويجتمعون في الكعبة وحواليها فيطلع الله تعالى عليهم اطلاعة فيقول ملائكتي سلوني ما شئتم فيقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لصوام رجب فيقول الله تعالى قد فعلت ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما من احد يصوم يوم الخميس اول خميس في رجب ثم يصلي فيما بين المغرب والعشاء العتمة يعني ليلة الجمعة اثنتي عشرة ركعة يقرأ في

ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ابو الفضل جعفر بن یحیی بن کمال مکی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ حسین بن عبد الکریم بن محمد بن محمد جزری نے مکہ میں مسجد حرام کے اندر کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم ہمدانی نے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن سعید السعدی بصری نے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے کہا خبر دی ہمکو خلف بن عبد اللہ صنعانی نے حمید طویل سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے کہا گیا یا رسول اللہ کیا معنے آپ کے اس قول کے مہینہ خدا کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے کہ تحقیق رجب خاص کیا گیا ہے ساتھ بخشش کے اور اسمیں نگاہ رکھی جاتی ہیں خون اور اسمیں توبہ قبول کی اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کی اور اسمیں نگاہ رکھا اپنے دوستوں کو اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے جو شخص اسکا روزہ رکھے واجب ہوتی ہیں خدا تعالی پر تین چیزیں بخشش واسطے اسچیز کے جو گذری ہے اسکے گناہوں سے اور نگاہ رکھنا باقی عمر میں گناہوں سے اور ایک تیسری چیز بیڈر رہنا ہے پیاس سے دن پیش ہونے بڑے کے پس کھڑا ہوا ایک بوڑھا ضعیف پس اُسنے کہا اے رسول اللہ کی تحقیق میں عاجز ہوا اُسکے تمام روزے رکھنے سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ تو اُسکے پہلے دن کا اور اُسکے بیچ کے دن کا اور اُسکے آخر کے دن کا پس تحقیق تو دیا جاویگا ثواب اس شخص کا جو تمام مہینہ کے روزے رکھے پس تحقیق نیکی ساتھ دس چند کے ہوتی ہے ولکن مت غافل ہو تم جمعہ کی پہلی رات سے جب میں پس تحقیق وہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکا نام رکھتے ہیں لیلۃ الرغائب (یعنی رات بلائیوں کی) اور یہ اسواسطے کہ تحقیق جب گذرتا ہے تیسرا حصہ رات کا تو نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانوں اور زمینوں میں مگر جمع ہو جاتے ہیں کعبہ اور اوسکی گرد نواحی میں جھانکتا ہے خدا تعالی انپر جھانکنے کرنے فرماتا ہے ای میرے فرشتو مجھسے مانگو جو تم چاہتے ہو پس کہتے ہیں ای پروردگار ہمارے حاجت یہ ہے کہ بخشدے تو رجب کے روزہ داروں کو پس فرماتا ہے خدا تعالی تحقیق میں نے اسکو کیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی کہ روزہ رکھے پنجشنبہ کو دن رجب کے پہلے پنجشنبہ میں پھر نماز پڑھے مغرب اور عشاء کے درمیان یعنی جمعہ کی رات میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں

كل ركعة بفاتحة الكتاب مرة و انا انزلناه في ليلة القدر ثلاث مرات و قل هو الله احد اثنتي عشرة مرة تفصل بين كل ركعتين بتسليمة فاذا فرغ من صلاته صلى على سبعين مرة يقول اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى اله وسلم ثم يسجد سجدة يقول في سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح سبعين مرة ثم يرفع راسه فيقول رب اغفر وارحم تجاوز عما تعلم فانك انت العزيز الاعظم سبعين مرة ثم يسجد الثانية فيقول فيها مثل ما قال في السجدة الاولى ثم يسال الله تعالى حاجته في سجوده فانها تقضى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما من عبد ولا امة صلى هذه الصلوة الا غفر الله له جميع ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر وعدد الرمل ووزن الجبال وعدد قطر الامطار وورق الاشجار وتشفع يوم القيمة في سبعمائة من اهل بيته فاذا كان اول ليلة في قبره جاء ثواب هذه الصلوة بوجه طلق ولسان ذلق فيقول له يا حبيبي ابشر فقد نجوت من كل شدة فيقول من انت فوالله ما رايت رجلا احسن وجها من وجهك ولا سمعت كلاما احلى من كلامك ولا شممت رائحة اطيب من رائحتك فيقول له يا حبيبي انا ثواب تلك الصلوة التي صليتها في ليلة كذا في شهر كذا في سنة كذا جئت الليلة لاقضي حاجتك واونس وحدتك وادفع عنك وحشتك فاذا نفخ في الصور اظللتك في عرصات القيمة على راسك فابشر فلن تعدم الخير من مولاك ابدا

فصل في فضل صيام يوم السابع والعشرين من رجب

اخبرنا الشيخ ابو البركات هبة الله السقطي قال اخبرنا الشيخ الحافظ ابو بكر احمد بن ثابت الخطيب قال اخبرنا عبد الله بن علي محمد بن بشير قال اخبرنا علي بن

سورہ فاتحہ ایک دفعہ اور سورہ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ فاصلہ کرے ہر دو رکعت میں ساتھ سلام کے پس جب فارغ ہووے اپنی نماز سے تو درود بھیجے محمد پر ستر دفعہ کہے اے میرے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد نبی اُمی اور اوپر آل اسکی کے اور سلام کرے پھر سجدہ کرے کہے اپنے سجدہ میں بہت پاک ہے بہت منزہ ہے پروردگار فرشتوں اور روح کا ستر دفعہ پھر اُٹھائے سر اپنا پس کہے اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور درگذر کر جو تو جانتا ہے پس تحقیق تو تو ہی ہے غالب بہت بڑا ستر مرتبہ پھر دوسرا سجدہ کرے پھر اسمیں کہے مانند اسکے جو کہا پہلے سجدہ میں پھر مانگے خدا تعالے سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں پس تحقیق وہ پوری کیجاتی ہے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسکی جسکے ساتھ میں میری جان ہے نہیں کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی کہ نماز پڑھے یہہ نماز مگر بخشدیتا ہے خدا تعالے اُسکے سارے گناہ اگرچہ ہوویں مانند جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے اور سفارش قبول کیا جائیگا قیامت کے دن سات سو میں اپنے گھر والوں سے پس جب ہوگی پہلی رات اُسکی قبر میں تو آئیگا اُسکے پاس ثواب اس نماز کا کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اسکو کہیگا اے میرے دوست خوشخبری قبول کر پس تحقیق تو نے نجات پائی ہر سختی سے پس کہیگا تو کون ہے پس قسم خدا کی مینے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے منہ والا تیرے منہ سے اور نہیں سُنی مینے کوئی کلام شیریں تر تیری کلام سے اور نہیں سونگھی مینے کوئی بو خوشبو تر تیرے منہہ سے اور نہیں سنی مینے کوئی کلام شیریں تر تیری کلام سے اور نہیں سونگھی مینے کوئی بو خوشبو تر تیری بو سے پس اسکو کہیگا اے میرے دوست میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جسکو تو نے پڑھا ہے فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا تا کہ تیری حاجت پوری کروں اور تنہائی میں تیرا مونس ہوں اور دور رکھوں میں تجھ سے تیری وحشت کو پس جب صور میں پھونکا جاویگا تو میں تجھے سایہ کرونگا قیامت کے میدان میں تیرے سر پر پس خوشخبری قبول کر تو پس ہرگز نہیں گم پائیگا تو بھلائی اپنے مالک سے ہمیشہ

فصل رجب کے ستائیسویں دن کے روزے کی فضیلت میں

خبر دی ہمکو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن علی محمد بن بشیر نے کہا خبر دی

عُمَرُ الحَافِظُ اَخبَرَنَا اَبُو بَكرٍ نَصرُ جَيشُونَ بنُ مُوسَى الخَلَّالُ اَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ سَعِيدٍ الدَّيلَمِيُّ اَخبَرَنَا ضَمرَةُ بنُ رَبِيعَةَ القُرَشِيُّ عَنِ ابنِ شَوذَبٍ عَن مَطَرٍ الوَرَّاقِ عَن شَهرِ بنِ حَوشَبٍ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن صَامَ يَومَ السَّابِعِ وَالعِشرِينَ مِن رَجَبٍ كُتِبَ لَهُ ثَوَابُ صِيَامِ سِتِّينَ شَهرًا وَهُوَ اَوَّلُ يَومٍ نَزَلَ فِيهِ جِبرَائِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَاَخبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بِاِسنَادِهِ عَنِ الحَسَنِ البَصرِيِّ قَالَ كَانَ عَبدُ اللهِ بنُ عَبَّاسٍ رض اِذَا كَانَ يَومُ السَّابِعِ وَالعِشرِينَ مِن رَجَبٍ اَصبَحَ مُعتَكِفًا وَظَلَّ مُصَلِّيًا اِلَى وَقتِ الظُّهرِ فَاِذَا صَلَّى الظُّهرَ تَنَفَّلَ هُنَيهَةً ثُمَّ صَلَّى اَربَعَ رَكَعَاتٍ يَقرَأُ فِي كُلِّ رَكعَةٍ الحَمدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَالمُعَوِّذَتَينِ مَرَّةً وَاِنَّا اَنزَلنَاهُ فِي لَيلَةِ القَدرِ ثَلَاثًا وَقُل هُوَ اللهُ اَحَدٌ خَمسِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَخلُدُ اِلَى الدُّعَاءِ اِلَى وَقتِ العَصرِ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ يَصنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا اليَومِ وَاَخبَرَنَا هِبَةُ اللهِ بِاِسنَادِهِ عَن اَبِي سَلَمَةَ عَن اَبِي هُرَيرَةَ وَسَلمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنهُم قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي رَجَبٍ يَومًا وَلَيلَةً مَن صَامَ ذٰلِكَ اليَومَ وَقَامَ تِلكَ اللَّيلَةَ كَانَ لَهُ مِنَ الاَجرِ كَمَن صَامَ مِائَةَ سَنَةٍ وَقَامَ لَيَالِيَهَا وَهِيَ ثَلٰثٌ يَبقَينَ مِن رَجَبٍ وَهُوَ اليَومُ الَّذِي بُعِثَ فِيهِ نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

فَصلٌ فِي آدَابِ الصِّيَامِ وَمَا نُهِيَ عَنهُ مِنَ الآثَامِ

يَنبَغِي لِلصَّائِمِ اَن يُجَرِّدَ صَومَهُ مِنَ الآثَامِ وَيُتِمَّهُ بِتَقوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا اَخبَرَنَا بِهِ الشَّيخُ هِبَةُ اللهِ قَالَ اَخبَرَنَا الحَسَنُ بنُ اَحمَدَ بنِ عَبدِ اللهِ الفَقِيهُ الحَنبَلِيُّ قَالَ اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ اَحمَدَ الحَافِظُ قَالَ اَخبَرَنَا الحُسَينُ بنُ جَعفَرٍ الوَاعِظُ قَالَ اَخبَرَنَا اَحمَدُ بنُ عِيسَى بنِ السَّكَنِ قَالَ اَخبَرَنَا ابنُ اِسحَاقَ المُلَقَّبُ بِالحُسَامِ قَالَ اَخبَرَنَا اِسحَاقُ بنُ رَزِينٍ الرَّاسِنِيُّ قَالَ اَخبَرَنَا اِسمٰعِيلُ

علی بن عمر حافظ نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر نصر جیشوں بن موسے خلال نے کہا خبر دی ہمکو علی بن سعید دیلمی نے کہا خبر دی ہمکو ضمرہ بن ربیعہ قرشی نے ابن شوذب سے اُسنے مطر وراق سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص رجب کی ستائیسویں دن کا روزہ رکھے تو لکھا جاتا ہے اُسکے لیئے ثواب ساٹھ مہینہ کے روزہ کا اور وہ پہلا دن ہے جسمیں نزول فرمایا جبریل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے کے حسن بصری سے کہا تھے عبد اللہ بن عباس جب ہوتا رجب کی ستائیسویں کا دن تو صبح کرتے معتکف ہو کر اور دن میں نماز پڑھتے ظہر تک پس جب ظہر پڑھ چکتے تو تھوڑی دیر نفل پڑھتے پھر چار رکعت نماز پڑھتے۔ پڑھتے ہر رکعت میں الحمد للہ ایکدفعہ اور معوذتین ایک دفعہ اور سورہ قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پھر لگجاتے دعا کیطرف عصر کے وقت تک اور کہتے ہیں اسیطرح کرتے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس دن میں اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے کہا اونہوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات جو شخص روزہ رکھے اُسدن کا اور قیام کرے اِس رات کا ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب سے مانند اُس شخص کے جو روزے رکھے سو برس اور قیام کرے سو برس کی راتوں میں اور وہ رات متصل ہے تین راتوں سے جو باقی رہیں رجب سے اور یہ وہ دن ہے جسمیں پیغمبر بنائے گئے نبی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔۔ فصل ہے روزوں کے آداب اور اُس چیز میں جس سے منع کیا گیا ہے گناہوں سے روزہ دار کو چاہیئے کہ خالی کرے روزے اپنے کو گناہوں سے اور پورا کرے اُسکو ساتھ ڈر اللہ عزوجل کے بسبب اسکے کہ خبر دی ہمکو ساتھ اسکے شیخ ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد بن عبد اللہ فقیہ حنبلی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر دی ہمکو حسین بن جعفر واعظ نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن عیسے بن سکن نے کہا خبر دی ہمکو ابن اسحاق نے جو لقب اسکا حسام ہے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن رزین راسنی نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل

ابن يحيى قال اخبرنا مسعر بن كدام عن عطية عن ابي سعيد الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رجب من الشهور الحرم وايامه مكتوبة على ابواب السماء السادسة فاذا صام الرجل منه يوما وجدد صومه بتقوى الله عز وجل نطق الباب ونطق اليوم وقالا رب اغفر له واذا لم يتم صومه بتقوى الله تعالى لم يستغفرا له وقالا او قيل له خدعتك نفسك وعن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام جنة فاذا كان احدكم صائما فلا يجهل فان امرء شاتمه او قاتله فليقل اني صائم وعن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يترك قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يترك طعامه وشرابه وعن الحسن عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام جنة من النار ما لم يخرقه وقيل وما يخرقه قال بكذبة او بغيبة وعن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ليس الصيام من الاكل والشرب ولكن الصيام من اللغو والرفث اخبرنا الشيخ ابو نصر محمد ابن البناء قال اخبرنا والدي الشيخ ابو علي احمد بن عبد الله بن البناء قال اخبرنا محمد الحافظ قال حدثنا عبد الله قال حدثنا جعفر بن محمد الجمال قال حدثنا سعيد بن عتبة قال اخبرنا بقية بن خلف قال حدثنا محمد بن الحجاج عن خاقان عن انس بن مالك رضي الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس تفطرن الصيام وتنقضن الوضوء الكذب والنميمة والغيبة والنظر بالشهوة واليمين الكاذبة واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن انس بن مالك رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صام من ظل ياكل لحوم الناس واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن حذيفة بن اليمان رض قال تامل خلف امرءة من فوق

بن یحییٰ نے کہا خبر دی ہمکو مسعر بن کدام نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب حرام کے مہینوں سے ہے اور اسکے دن لکھے ہوئے ہیں چھٹے آسمان کے دروازہ پر پس جب روزہ رکھتا ہے مرد اس سے ایک دن کا اور خالی کرتا ہے اپنے روزے کو ساتھ ڈر اللہ عز وجل کے تو بولتا ہے دروازہ اور بولتا ہے دن اور دونوں کہتے ہیں اے اللہ بخشدے اسکو اور جب نہ پورا کرے روزے اپنے کو ساتھ ڈر اللہ پاک کے تو نہیں بخشش مانگتے اُسکے لیئے اور کہتے ہیں یا کہا جاتا ہے کہ فریب دیا تجھکو نفس تیرے نے اور مروی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے پس جب ہووے ایک تمہارا روزہ رکھنے والا تو نہ جہالت کرے پس اگر کوئی مرد اُسکو گالی دے یا اس سے لڑے تو یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص نہ چھوڑے جھوٹی بات اور اوسکے ساتھ عمل کرنے کو پس نہیں ہے خدا کو حاجت اسمیں کہ چھوڑے کھانا اور پینا اپنا اور روایت ہے حسن سے وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے آگ سے جبتک نہ پھاڑے اور کہا گیا کیا چیز اُسکو پھاڑتی ہے فرمایا ساتھ جھوٹ کے یا غیبت کے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا نہیں ہے روزہ کھانے اور پینے سے ولکن روزہ بکواس اور فحش سے خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر محمد بن البناء نے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ شیخ ابو علی بن احمد بن عبد اللہ بن بناء نے کہا خبر دی ہمکو محمد حافظ نے کہا حدیث کی ہمکو سعید بن عتبہ نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن حجاج نے خاقان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں ہیں جو توڑ دیتی ہیں روزہ کو اور توڑ دیتی ہیں وضو کو ایک جھوٹ دوسری چغلی تیسری غیبت چوتھی نظر کرنی ساتھ شہوت کی پانچویں قسم جھوٹی اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے انس بن مالک رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھا جسنے دن گذارا لوگوں کے گوشت کھاتے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے ساتھ سند اپنی کے حذیفہ بن یمان سے کہا جو شخص دیکھے عورت کے پیچھے سے اُسکے کپڑوں کے اوپر سے

المقالة الثامنة والعشرون

اٹھائیسواں مقالہ

قال رضي الله عنه

ثيابها بطل صومه واخبرنا ابو نصر باسناده عن سليمان بن موسى قال قال جابر بن عبد الله رض اذا صمت فليصم سمعك وبصرك ولسانك من الكذب والمحارم ودع اذى الجار وليكن عليك وقار وسكينة ولا تجعل يوم صومك ويوم فطرك سواء قال النبي صلى الله عليه وسلم رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع والعطش ورب قائم ليس له من قيامه الا السهر وقال صلى الله عليه وسلم اهتز لذلك العرش وغضب له الرب عنى به صلى الله عليه وسلم اذا لم يرد بالعمل وجه الله تعالى بل اريد به الخلق وقال صلى الله عليه وسلم ان الله يقول انا خير شريك ومن اشرك معي شريكا في عمله فهو لشريكي دوني اني لا اقبل ما اخلص لي يا ابن ادم انا خير قسيم فانظر عملك الذي عملت لغيري فانما جزاؤك على الذي عملت له وكان صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه اللهم طهر لساني من الكذب وقلبي من النفاق وعملي من الرياء وبصري من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور وينبغي للصائم ان يتادب ويحذر من الرياء ونظر الخلق وعلمهم في صومه وجميع عباداته لئلا يخسر الدنيا والاخرة وحدثنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن ابي فراس انه سمع عبد الله بن عمر رض يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صام نوح الدهر الا يومين الفطر والاضحى وصام داؤد عليه السلام نصف الدهر وصام ابرهيم عليه السلام ثلثة ايام من كل شهر صام الدهر وافطر الدهر واخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم من اهل البادية فقال يا رسول الله اخبرنا عن صومك فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه فلما راى ذلك عمر بن الخطاب رض

باطل ہوجاتا ہے اسکا روزہ اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے اسناد سے سلیمان بن موسے سے کہا فرمایا جابر بن عبد اللہ نے جب روزہ رکھے پس چاہیے کہ روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے اور چھوڑ تو تکلیف دینا ہمسایہ کو اور چاہیے کہ روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے اور چھوڑ تکلیف دینا ہمسایہ کو اور چاہیے کہ نہ ہووے تجھپر بردباری اور آرام اور نہ کر تو اپنے روزے اور اپنے افطار کے دن کو برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ رکھنے والے نہیں ہے واسطے اسکے روزہ سے مگر بھوک اور پیاس اور بہت قیام کرنے والے نہیں ہے اسکے قیام سے مگر بیداری اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کانپتا ہے واسطے اسکے عرش اور غصہ ہوتا ہے واسطے اسکے پروردگار اور حضرت صلے اللہ علیہ کی مراد اسسے یہہ ہے کہ جب ارادہ کرے ساتھ عمل خدا تعالی کی رضامندی کا بلکہ ارادہ کیگئی ساتھ اسکے خلقت اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے میں اچھا شریک ہوں اور جو شخص میری ساتھ شریک بناوے اپنے کام میں پس وہ کام میری شریک کی لئے ہے نہ میری لیئے تحقیق میں نہیں قبول کرتا مگر وہ چیز کہ خاص کیگئی ہے میری لیئے اے بیٹے آدم کی میں بہتر قسمت کرنیوالا ہوں پس دیکھ تو اپنے عمل کو جو تو نے میری غیر کیواسطے کیا ہے پس نہیں جزا تیری مگر اس شخص پر جسکے لیئے تو نے عمل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے اے اللہ پاک کر تو زبان میری جھوٹ سے اور دل میرا نفاق سے اور عمل میرا ریا سے اور آنکھ میری خیانت سے پس تحقیق تو جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور وہ چیز جو چھپاتی ہیں سینے میں روزے والے کو چاہیئے کہ ادب اختیار کرے اور ڈرے ریا اور خلقت کی دیکھنے اور انکو معلوم کرنیسے اسکی روزے اور اسکی ساری بندگیوں کو نہ ٹوٹا پاوے دنیا اور آخرت میں اور حدیث کی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے ابی فراس سے تحقیق اسنے سنا عبد اللہ بن عمر سے کہتے تھے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روزہ رکھا نوح علیہ السلام نے تمام عمر مگر دو دن عید فطر اور عید اضحی اور روزہ رکھا داود علیہ السلام نے نصف عمر اور روزہ رکھا ابراہیم علیہ السلام نے تین دن ہر مہینے سے تمام عمر روزہ رکھا اور تمام عمر افطار کیا اور خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے تحقیق ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگل والوں سے پس کہا اے رسول اللہ مجھے خبر دیجیئے اپنے روزے سے پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئے آپ کے رخسارے پس

اَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَزَجَرَهٗ وَانْتَهَرَهٗ حَتّٰى اَسْكَتَهٗ فَلَمَّا سُرِّيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رض يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ الدَّهْرَ
كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ ذٰلِكَ وَلَا اَفْطَرَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا الْخَمِيْسُ فَيَوْمٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ وَاَمَّا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ
فَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ وُلِدْتُ فِيْهِ وَاُنْزِلَ فِيْهِ الْوَحْيُ **فصل**
فَاِذَا جَاءَ وَقْتُ الْاِفْطَارِ فَلْيَقُلْ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَكَانَ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض يَقُوْلُ عِنْدَ فِطْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَعَنْ
اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا فَقَهَرَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَظَرَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَلَكَ
فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى فَقَدْ خَرَجَ
مِنْ ذُنُوْبِهٖ لِيَوْمٍ وَلَدَتْهُ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعِيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ عِنْدَ اَحَدٍ
قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ **فصل** عَلِمَ اَنَّ شَهْرَ رَجَبٍ
تُسْتَجَابُ فِيْهِ الدَّعْوَةُ وَتُقَالُ فِيْهِ الْعَثْرَةُ وَتُضَاعَفُ عَلٰى
مَنْ اَجْرَمَ فِيْهِ الْعُقُوْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ
قَالَ اَخْبَرَنَا الْقَاضِيْ هَنَّادُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عُمَرَ الْجَزَرِيُّ بِهَا قَالَ اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ
قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرْخَانِ قَالَ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْبَارِيُّ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاشٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْاَصْبَغِ عَنْ نُبَاتَةَ

تو متوجہ ہوئے اُس مرد پر پس اُسکو ڈرایا اور جھڑکا یہانتک کہ خاموش کیا اسکو پس جب دور
کیا گیا غصہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کہا عمر رض نے اے نبی اللہ کر ے مجھکو اللہ آپ
پر قربان مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے کہ روزہ رکھے تمام عمر فرمایا پیغمبر نے نہ روزہ رکھا اُسنے
اور نہ افطار کیا پس کہا اے پیغمبر خدا کے مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے تین دن ہر
مہینے سے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی روزہ تمام عمر کا پس کہا اے پیغمبر خدا مجھے
خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے پیر اور جمعرات کا فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لیکن جمعرات پس ایسا دن ہے کہ اُٹھائے جاتے ہیں اسمیں عمل اور لیکن دن پیر کا پس وہ
ہے جسمیں میں پیدا کیا گیا اور اُتاری گئی مجھپر اسمیں وحی فصل پس جب آوے وقت
افطار کا تو وقت روزہ کھولنے اپنے کے ساتھ نام خدا کے اے اللہ میں تیرے لیے روزہ رکھا
اور تیری روزی پر میں نے روزہ کھولا پاکی ہے تجھکو اور ساتھ تیری صفت کے الٰہی قبول کر تو ہمارا
سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور عبد اللہ بن عمر بن عاص کہتے تھے وقت روزہ
کھولنے اپنے کے اے پروردگار تحقیق میں تجھسے مانگتا ہوں ساتھ تیری رحمت کے جسنے سمالیا ہے
ہر چیز کو یہ کہ بخشدے تو مجھکو اور ابی العالیہ سے روایت ہے کہا جو شخص وہ کہے وقت روزہ
کھولنے کے اپنے سب تعریف خدا کو بزرگ ہے اور غالب آیا اور سب تعریف اللہ کو جسنے
دیکھا پھر پسند کیا اور سراہے اُسکو جو مالک ہوا اور قادر ہے اور تمام تعریف واسطے اللہ کے
ہے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو پس تحقیق وہ نکل گیا اپنے گناہوں سے مانند اُس دن کی
جنا اُسکو اسکی والدہ نے اور مروی ہے مصعب بن سعید سے وہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ سعید
بن مالک سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کے پاس افطار کرتے تھے تو فرماتے
تھے افطار کیا تمہارے پاس روزہ داروں نے اور کھایا کھانا تمہارا نیکوکاروں
نے اور رحمت بھیجتے ہیں تمپر فرشتے فصل جان تو تحقیق مہینہ رجب کا قبول کیجاتی ہے
اسمیں دعا اور دور کیجاتی ہے اسمیں لغزش اور دوچند کیا جاتا ہے اس شخص پر جو گناہ کرے
اسمیں عذاب انجملہ وہ ہے جو خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ہناد بن ابراہیم نسفی
نے کہا خبر دی ہمکو عبد القاہر بن عمر جزری نے ساتھ اُسکے کہا خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا
خبر دی ہمکو محمد بن فرخان نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن حسین بن سعید انباری نے کہا خبر دی
ہمکو ابراہیم بن فراش نے عمرو بن سمرہ سے۔ اُسنے
موسے ابن عباس اُسنے اصبغ سے۔ اُسنے
بناتہ سے

عَنِ الحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الطَّوَافِ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا مَنْ يُّجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ قَدْ بَاتَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ وَنَحْنُ نَدْعُوْا وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمْ هَبْ لِي بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَاْتُ مِنْ جُرْمٍ يَا مَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ الْخَلْقُ بِالْكَرَمِ اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ يَّجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رض قَالَ لِي اَبِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا حُسَيْنُ اَمَا تَسْمَعُ النَّادِبَ ذَنْبَهٗ وَالْمُعَاتِبَ رَبَّهٗ اُمْضِ فَعَسَاكَ تُدْرِكُهٗ وَنَادِهٖ قَالَ الْحُسَيْنُ رض فَاَسْرَعْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهٗ وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَمِيْلِ الْوَجْهِ نَقِيِّ الْبَدَنِ نَظِيْفِ الثِّيَابِ طَيِّبِ الرِّيْحِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ شَلَّ جَانِبُهُ الْاَيْمَنُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ رض فَقَامَ يَجُرُّ شِقَّهٗ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَنْ اَنْتَ وَمَا شَانُكَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا شَانُ مَنْ اُخِذَ بِالْعُقُوْبَةِ وَمَنَعَ الْحُقُوْقَ قَالَ وَمَا اسْمُكَ قَالَ مُنَازِلُ ابْنُ لَاحِقٍ قَالَ فَمَا قِصَّتُكَ قَالَ كُنْتُ مَشْهُوْرًا فِي الْعَرَبِ بِاللَّهْوِ وَالطَّرَبِ اَرْكُضُ فِي صَبْوَتِي وَلَا اُفِيْقُ مِنْ غَفْلَتِي اِنْ تُبْتُ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتِي وَاِنِ اسْتَقَلْتُ لَمْ تُقَلْ عَثْرَتِي اُدِيْمُ الْعِصْيَانَ فِي رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَكَانَ لِي وَالِدٌ شَفِيْقٌ رَفِيْقٌ يُحَذِّرُنِي مَصَارِعَ الْجَهَالَةِ وَشِقْوَةَ الْمَعْصِيَةِ يَقُوْلُ يَا بُنَيَّ لِلّٰهِ سَطَوَاتٌ وَّنَقِمَاتٌ فَلَا تَتَعَرَّضْ لِمَنْ يُعَاقِبُ بِالنَّارِ فَكَمْ قَدْ ضَجَّ مِنْكَ الظَّلَامُ وَالْمَلٰئِكَةُ الْكِرَامُ وَالشَّهْرُ الْحَرَامُ وَاللَّيَالِي وَالْاَيَّامُ وَكَانَ اِذَا اَلَحَّ عَلَيَّ بِالْعَتَبِ تَجَحَّمْتُ عَلَيْهِ بِالضَّرْبِ فَاَبْلَغْتُ اِلَيْهِ يَوْمًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا صُوْمَنَّ وَلَا اُفْطِرُ وَلَا صَلِّيَنَّ وَلَا اَنَامُ فَصَامَ اُسْبُوْعًا ثُمَّ رَكِبَ جَمَلًا اَوْرَقَ وَاَتٰى مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ وَقَالَ لَاَفِدَنَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَاَسْتَعْدِيَنَّ عَلَيْكَ اللّٰهَ قَالَ فَقَدِمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَتَعَلَّقَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَدَعَا

اُسنے حسین بن علی بن ابیطالب سے کہا ہم طواف میں تھے ناگاہ سنا ہمنے ایک آواز اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص جو قبول کرتا ہے دعاء درماندوں کی اندہیروں میں اے دور کرنیوالے سختی اور بلاء کے ساتھ بیماری کے تحقیق رات گذاری تیرے مہمانوں نے خانہ کعبہ اور حرم کے گرد اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ کی آنکھ نہیں سوئی بخش تو مجھکو ساتھ بخشش اپنی کے وہ جو خطا کیا مینے گناہ سے اے وہ ذات جو اشارہ کرتی ہے طرف اسکی خلقت ساتھ بخشش کے اگر تیری عفو نے نہیں سبقت کی واسطے گنہگار کے تو کون ہے کہ بخشش کرے گنہگاروں پر ساتھ نعمت کے کہا حسین بن علیؑ نے کہا مجھکو میرے باپ نے جو علی رضی اللہ عنہ ہیں اے حسین کیا تو نہیں سنتا اپنے گناہ پر رونیوالے اور اپنے آپ کو عتاب کرنیوالے کو پروردگار اپنے میں چل تو پس نزدیک ہے کہ پالیگا تو اسکو اور پکار تو اسکو کہا حسینؓ نے پس جلدی کی یہانتک کہ مینے پالیا اسکو اور ناگاہ میں پہنچا ایک مرد خوبرو پاک بدن پاکیزہ کپڑوں خوشبو والے کے پاس مگر یہ کہ تحقیق خشک ہو گئی تھی اُسکی داہنی جانب پس کہا مینے چل تو امیر المومنین علی بن ابی طالب پاس پس کھڑا ہوا کھینچتا تھا جانب اپنی یہانتک کہ کھڑا ہوا امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر پس کہا اسکو تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے کہا اے امیر المومنین کیا حال ہے اُس شخص کا جو پکڑا گیا ہے ساتھ عذاب کے اور منع کیا ہے اسنے حقوں کو کہا تیرا کیا نام ہے کہا منازل بن لاحق کہا پس کیا ہے قصہ تیرا کہا میں مشہور تھا عرب میں ساتھ کھیل اور خوشی کے اور میں ناچتا تھا جوانی کی نادانی میں اور میں نہیں ہوش میں آتا تھا اپنی غفلت سے اگر میں توبہ کرتا تھا تو نہیں قبول کیجاتی تھی توبہ میری اور اگر میں پھیرنا چاہتا تھا تو نہیں پھیری جاتی تھی لغزش میری میں ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب اور شعبان میں اور تھا باپ میرا مہربان نرم دل ڈراتا تھا مجھکو جہالت کی جگہوں اور گناہ کی بدبختی سے مجھے کہتا تھا اے چھوٹے بیٹے میرے خدا کی سخت پکڑیں ہیں اور عذاب پس نہ سامنے آتو بیفرمانی سے اس شخص کیواسطے جو عذاب کرتا ہے ساتھ آگ کے پس بہت فریاد کی تجھسے اندھیرے اور فرشتوں بزرگ نے اور حرام کے مہینے اور راتوں اور دنوں نے اور باپ میرا جب مجھسے لڑتا تھا ادب دینے کے ساتھ تو میں اس سے لڑتا تھا مارنے کے ساتھ پس میں حد سے گذر گیا طرف اسکی ایک دن پس کہا اُسنے قسم اللہ کی البتہ روزہ رکھونگا میں اور نہ افطار کرونگا میں اور البتہ نماز پڑھونگا میں اور نہ سوونگا میں اور روزہ رکھا اسنے اونٹ پر جو سرخ سفید آمیز رنگ والا تھا اور آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور کہا البتہ جاؤنگا میں طرف خانہ کعبہ کی اور البتہ مدد چاہونگا میں تجھ پر اسنے کہا پس آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور لٹکا ساتھ پردوں کعبہ کی

علىّ وقال يا من اليه اتى الحجاج من بعد يرجون لطف عزيز واحد صمد + هذا منازل لا يرتد عن عقوق فخذ بحقى يا رحمن من ولدى + وشل منه بجود منك جانبه + يا من تقدس لم يولد ولم يلد + قال فوالذى رفع السماء وانبع الماء ما استتم كلامه حتى شل جانبى الايمن فظللت كالخشبة الملقاة بارجاء الحرم وكان الناس يغدون ويروحون علىّ ويقولون هذا اجاب الله فيه دعوة ابيه فقال له علىّ رض فما فعل ابوك قال يا امير المؤمنين سألته ان يدعو الله لى فى المواضع التى دعا علىّ فيها بعد ان رضى عنى فاجابنى فحملته على ناقة وجدت فى السير حتى وصلنا الى واد يقال لها وادى الاراك فنفر طائر من شجرة فنفرت الناقة فوقع منها ومات فى الطريق فقال علىّ رض الا اعلمك دعوات سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ما دعا بهن مهموم الا فرج الله تعالى عنه همه ولا مكروب الا فرج الله تعالى عنه كربته فقال نعم فقال الحسين بن علىّ رض فعلمه الدعاء ودعا به وخلص من مرضه وغدا علينا صحيحا سالما فقلت للرجل كيف عملت قال لما هدأت العيون دعوت به مرة وثانية وثالثة فنوديت حسبك الله فقد دعوت الله باسمه الاعظم الذى اذا دعى به اجاب واذا سئل به اعطى ثم حملتنى عينى فنمت ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى منامى فعرضتها عليه فقال صلى الله عليه وسلم صدق علىّ ابن عمى فيها اسم الله الاعظم الذى اذا دعى به اجاب واذا سئل به اعطى ثم حملتنى عينى مرة ثانية فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اريد ان اسمع الدعاء منك فقال صلى الله عليه وسلم وقل اللهم انى اسئلك يا عالم الخفية ويا من السماء بقدرته مبنية

اور کہا اے وہ شخص جسکی طرف آتے ہیں حج کرنیوالے دور سے امید رکھتے ہیں خدا غالب اکیلے بے پرواہ کی مہربانی یہ ہے منازل نہیں پھرتا میری بیفرمانی سے پس پکڑ تو حق میرا اے رحمٰن میرے بیٹے سے اور بیکار ہو جاوے تیری بخشش کی برکت سے اسکا پہلو اے وہ ذات پاک ہے نہیں جنا گیا اور نہیں جنا کسیکو کہا پس قسم اسکی جسنے بلند کیا آسمان کو اور نکالا پانی کو نہیں پوری ہوئی تھی کلام اسکی یہانتک کہ مارے گئے جانب داہنی میری پس ہوگیا میں مانند لکڑی ڈالی ہوئی کی حرم کے کونے میں اور لوگ صبح اور شام آتے تھے مجھپر اور کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ قبول کی خداتعالیٰ نے اسکے حق میں اسکے باپ کی دعا پس کہا اسکو حضرت علی نے پس کیا کیا تیرے باپ نے کہا اے امیرالمومنین میں نے اس سے سوال کیا کہ میرے لیے دعا کرے اُن جگہوں میں جہاں مجھپر بددعا کی پیچھے اسکے راضی ہونے کے مجھسے پس قبول کیا اسنے میرے سوال کو پس سوار کیا میں نے اسکو اونٹنی پر جو پائی میں نے تیز چلنے میں یہانتک کہ پہونچے ہم ایک وادی کیطرف اسکو وادی اراک کہتے تھے پس اُڑا ایک جانور ایک درخت سے پس بھاگی اونٹنی پس گر پڑا اُسے اور مر گیا رستہ میں پس فرمایا حضرت علی رض نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجھکو دعائیں جو سنا میں نے انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا نہیں دعا مانگی ساتھ اسکے کسی غمگین نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے غم اسکا اور نہ کسی بیقرار نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے اسکے رنج کو پس کہا ہاں پس کہا حسین بن علی رض نے پس سکھلائی اسکو دعا اور دعا کی ساتھ اسکے اور خلاصی پائی اپنی بیماری سے اور آیا ہمارے پاس صحیح و سلامت پس کہا میں نے اس مرد کو کسطرح کیا تو نے کہا جب آرام پکڑا آنکھوں نے تو دعا کی میں نے ساتھ اسکے ایک دفعہ اور دوسری بار اور تیسری بار پس میں آواز دیا گیا کہ کافی ہے تجھکو اللہ پس تحقیق تو نے پکارا خدا کو ساتھ اسکے اسم اعظم کے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اُسکے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غلبہ کیا مجھپر میری آنکھ نے پس میں سو گیا پس میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب میں پس پیش کیا میں نے اسکو آپ پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا علی میرے چچا کے بیٹے نے اس دعا میں خدا کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اسکے قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غالب آئی مجھپر آنکھ دوسری دفعہ پس خواب میں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ میں آپ سے دعا سننی چاہتا ہوں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو اے خدا تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے جاننے والے پوشیدہ کے اور اے وہ شخص جو آسمان اسکی قدرت سے بنا ہوا ہے

ويا من الارض بعزته مدحية ويا من الشمس والقمر بنور
جلاله مشرقة ومضيئة ويا مقبلا على كل نفس مؤمنة
زكية ويا مسكن رعب الخائفين واهل التقية يا من حوائج
الخلق عنده مقضية يا من نجى يوسف من رق العبودية
يا من ليس له بواب ينادى ولا صاحب يغشى ولا وزير
يعطى ولا غيره رب يدعى ولا يزداد على كثرة الحوائج
الا كرما وجودا وصل على محمد واله واعطني سؤلي
انك على كل شيء قدير قال فانتبهت وقد برأت قال علي
تمسكوا بهذا الدعاء فانه كنز من كنوز العرش وقد نقل
مثل ذلك في زمن عمر بن الخطاب رض وغيره مما يطول
شرحه وفي الجملة لا ينبغي لذي لب ان يستهين با
لمعاصي المظالم ودعاء المظلوم فقد قال النبي صلى الله
عليه وسلم الظلم ظلمات يوم القيمة وقال صلى الله عليه
وسلم ان الله تعالى ليستحي اذا بسط العبد كفيه اليه بالدعاء
ان يردهما صفرا فاما ان يعجل له في الدنيا او يؤخره
له في يوم القيمة وقد انشد في ذلك اتسمع بالدعاء
فلا تدريه + تبين فيك ما صنع الدعاء + سهام الليل
لا يخطي ولكن + لها امد وللامد انقضاء

مجلس

في فضل شهر شعبان وما ينزل في ليلة النصف من
المغفرة والرضوان اخبرنا الشيخ ابو نصر محمد عن والده
ابي علي الحسين اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن
عمر بن حفص جعفر المقري باقتفاء ابي الفتح الحافظ اخبرنا
ابو بكر محمد بن عبد الله الشافعي اخبرنا اسحق بن الحسن
انا عبد الله بن سلمة اخبرنا مالك ابن انس عن ابي النضر
مولى عمر بن عبد الله عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة
زوج النبي صلى الله عليه انها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول
لا يصوم وما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل
صيام شهر قط الا شهر رمضان وما رايته صام في شهر

اور وہ شخص جو زمین اسکی عزت سے بچھی ہوئی ہے اور ای وہ شخص جو سورج
اور چاند اسکی بزرگی کے نور سے چمکنے والے اور روشن ہیں اور ای آگے آنیوالے
ہر نفس ایمان والی پاک پر اور ای آرام دینے والی ڈرنے والوں کی ڈر سے ای وہ شخص
جو لوگوں کی حاجتیں اسکے پاس پوری کی گئیں ہیں ای وہ شخص جسنے نجات دی یوسف
علیہ السلام کو غلامی سے ای وہ شخص جو نہیں ہے واسطے اسکے کوئی دربان جو پکارا جائے
اور نہیں کوئی ہم صحبت جو آمد رفت کیا جاوے اور نہ وزیر کہ دیا جاوے اور نہ سوا
اسکے پروردگار جو پکارا جاوے اور نہیں زیادہ کرتا بہت حاجتوں پر مگر کرم اور بخشش
اور درود بھیج محمد اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھکو سوال میرا تحقیق تو ہر چیز پر قادر
ہے کہا پس بیدار ہوا میں اور حال یہہ تھا کہ میں اچھا ہوگیا فرمایا حضرت علی نے
لازم پکڑو اس دعا کو پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کی خزانوں سے اور تحقیق نقل کیا گیا
ہے مانند اسکے عمر بن خطاب اور انکی غیر کے زمانہ میں اس چیز سے جو لنبی ہے شرح اسکی
اور مجمل بات یہہ ہے کہ نہیں لائق عقلمند کو کہ حقیر جانے گناہوں اور ظلموں اور مظلوم
کی بد دعا کو پس تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کئی اندھیری ہوگا
قیامت کے دن اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی شرم کرتا ہے
جب پھیلاتا ہے بندہ دونو ہاتھ اپنے طرف اسکے ساتھ دعا کے اسسے کہ پھیرے
اسکو خالی پس یا یہ کہ جلدی کرتا ہے اسکے لیے دنیا میں یا تاخیر کرتا ہے اسکے لیے
قیامت کے دن میں اور تحقیق پڑھے گئے ہیں اس بابت بیت ۔ کیا سنتا ہے تو دعا کو
پس حقیر جانتا ہے تو اسکو ظاہر ہوا ہے تجھکو وہ جو کیا ہے دعا نے ۔ رات کی تیر نہیں خطا
کرتے لکن انکو واسطے ایک وقت ہے اور وقت کیلئے گزرنا ہے مجلس فضیلت میں ماہ شعبان اور
اس چیز کے جو اترتی ہے نصف شعبان کی رات میں بخشش اور رضامندی سے خبر دی
ہمکو شیخ ابو نصر محمد نے اپنے باپ ابی علی حسین سے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن
عمرو بن حفص جعفر مقری نے ساتھ ابو الفتح حافظ کے خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی
نے خبر دی ہمکو اسحاق بن حسن نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو مالک
بن انس نے ابی نضر مولی عمر بن عبد اللہ سے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے اسنے حضرت عائشہ
صدیقہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک
کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں روزہ
رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورا کیا کسی مہینے کا روزہ
کبھی کو مگر مہینہ رمضان کا اور نہیں دیکھا میں نے آپکو کہ کسی مہینہ میں زیادہ روزہ رکھتے ہوں

اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ
اَحَبَّ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيْ
اَرٰى صِيَامَكَ فِيْ شَعْبَانَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشَةُ اِنَّهٗ شَهْرٌ يُنْسَخُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ فِيْهِ اِسْمُ مَنْ يُقْبَضُ رُوْحُهٗ
فِيْ بَقِيَّةِ الْعَامِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَا يُنْسَخَ اِسْمِيْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ وَاَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ بَعْدَ رَمَضَانَ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ
شَعْبَانَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ يُنْسَخُ كُلُّ مَنْ يَمُوْتُ فِيْ ذٰلِكَ السَّنَةِ فَيُنْسَخُ
اِسْمُهٗ فِيْ شَعْبَانَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُسَافِرُ
وَقَدْ نُسِخَ اِسْمُهٗ فِيْمَنْ يَمُوْتُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَعْبَانَ تَعْظِيْمًا
لِرَمَضَانَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُعٰوِيَةَ
ابْنِ الصَّالِحِ قَالَ اِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ
تَقُوْلُ كَانَ اَحَبَّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَعْبَانَ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رض قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اٰخِرَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
غُفِرَ لَهٗ يَعْنِيْ اٰخِرَ اِثْنَيْنِ فِيْهِ لَا اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الشَّهْرِ لِاَنَّ اسْتِقْبَالَ
الشَّهْرِ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ فِيْهِ مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ
شَعْبَانُ لِاَنَّهٗ يَتَشَعَّبُ لِرَمَضَانَ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّمَا سُمِّيَ
رَمَضَانُ لِاَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ **فَصْلٌ** قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَبُّكَ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ فَاللّٰهُ تَعَالٰى اخْتَارَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَرْبَعَةً
ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْاَرْبَعَةِ وَاحِدًا اخْتَارَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اَرْبَعَةً جِبْرَائِيْلَ و

شعبان سے اور یہ صحیح حدیث ہی روایت کیا اسکو بخاری نے عبد اللہ بن یوسف سے
اسنے مالک سے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے باپ اپنے سے ساتھ اسناد اپنی
کے ہشام بن عروہ سے اسنے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ روزے رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم
کہتے تھے نہیں روزہ رکھینگے اور شعبان میں روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے
پس کہا میں نے اے خدا کے رسول مجھے کیا ہے کہ دیکھتی ہوں آپکے روزوں کو شعبان میں پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ تحقیق یہ ایسا مہینہ ہے کہ لکھا جاتا ہے واسطے
کے فرشتہ کے اسمیں نام اس شخص کا جو قبض کیجاتی ہے اسکی روح اس برس کے باقی دنوں
میں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار
ہوں اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عطا بن یسار سے
اسنے ام سلمہ سے کہا نہیں روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں رمضان
کے پیچھے سے زیادہ تر شعبان کے روزوں سے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ہر وہ
شخص کہ مریگا اس برس میں لکھا جاتا ہے نام اسکا شعبان میں زندوں سے مردوں
میں تحقیق آدمی البتہ سفر کرتا ہے اور حالانکہ لکھا گیا ہے نام اسکا ان لوگوں
میں جو مرینگے اور حدیث کی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ثابت سے
اسنے انس سے کہا سوال کیئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر روزوں سے
فرمایا حضرت نے روزہ شعبان کا رمضان کی تعظیم کیواسطے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے معاویہ بن صالح سے کہا تحقیق عبید اللہ بن قیس نے
حدیث کی اسکو یہ کہ تحقیق اسنے سنا حضرت عائشہ سے فرماتی تھیں تھا بہت پیارا
مہینوں کا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شعبان ملاتے تھے اسکو ساتھ
رمضان کے اور کہا عبد اللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے
آخر دن دوشنبہ کا شعبان سے بخشش کیجاتی ہے اسکو واسطے یعنی آخر دوشنبہ اس ماہ کا
نہ آخر دن مہینہ سے اسواسطے کہ تحقیق ماہ رمضان کے آگے ایک دو دن روزہ رکھنا منع
کیا گیا ہے اس سے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں نام رکھا گیا شعبان مگر اسواسطے کہ پھیلتی ہے رمضان کیواسطے اسمیں بھلائی
بہت اور نہیں نام رکھا گیا رمضان مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ جلاتا ہے گناہوں کو
فصل فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے
اور برگزیدہ کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہر چیز سے چار چیزوں کو پھر
برگزیدہ کیا چار چیزوں سے ایک چیز کو برگزیدہ کیا فرشتوں سے جبرئیل کو

المقالة التاسعة والعشرون

مِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ جِبْرَائِيلَ وَاخْتَارَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَرْبَعَةً اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ اَبَابَكْرٍ رضـ وَمِنَ الْمَسَاجِدِ اَرْبَعَةً الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَمَسْجِدَ طُوْرِ سَيْنَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمِنَ الْاَيَّامِ اَرْبَعَةً يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَمِنَ اللَّيَالِيْ اَرْبَعَةً لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْعِيْدِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَمِنَ الْبِقَاعِ اَرْبَعَةً مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَبَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَمَسَاجِدَ الْعَشَائِرِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا مَكَّةَ وَمِنَ الْجِبَالِ اَرْبَعَةً اُحُدًا وَطُوْرَ سَيْنَاءَ وَلُكَامَ وَلُبْنَانَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا طُوْرَ سَيْنَاءَ وَمِنَ الْاَنْهَارِ اَرْبَعَةً جَيْحُوْنَ وَسَيْحُوْنَ وَالْفُرَاتَ وَالنِّيْلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا فُرَاتَ وَاخْتَارَ مِنَ الشُّهُوْرِ اَرْبَعَةً رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَالْمُحَرَّمَ وَاخْتَارَ مِنْهَا شَعْبَانَ وَجَعَلَهُ شَهْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَذٰلِكَ شَهْرُهُ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ شَعْبَانُ هُوَ الْمُكَفِّرُ وَرَمَضَانُ هُوَ الْمُطَهِّرُ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَعْبَانُ شَهْرٌ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ وَفِيْهِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ رَجَبٍ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِيْ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهِ وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضـ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى هِلَالِ شَعْبَانَ اَكَبُّوْا عَلَى الْمَصَاحِفِ يَقْرَؤُنَهَا وَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ لِيَتَقَوّٰى

اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو پھر برگزیدہ کیا اُسنے جبرئیل کو اور برگزیدہ کیا پیغمبروں سی چار کو ابراہیمؑ اور موسےؑ اور عیسےؑ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر برگزیدہ کیا اُن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور برگزیدہ کیا صحابہ سے چار کو ابا بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کو پھر برگزیدہ کیا ان سی ابا بکر کو اور برگزیدہ کیا مسجدوں سے چار کو مسجد حرام اور مسجد اقصے اور مسجد مدینہ شریف اور مسجد کوہ طور سینا کی پھر برگزیدہ کیا اون سی مسجد حرام کو اور دنوں سی چار دن۔ دن فطر کا اور دن اضحے کا اور دن عرفہ کا۔ اور دن عاشورہ کا پھر برگزیدہ کیا اُن سی دن عرفہ کا اور راتوں سے چار۔ شب براءۃ اور شبقدر اور جمعہ کی رات اور رات عید کی پھر برگزیدہ کیا ان سے شبقدر کو اور جگہوں سے چار مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مساجد العشائر۔ پھر برگزیدہ کیا ان سی مکہ کو اور پہاڑوں سی چار: احد اور طور سینا۔ اور لکام۔ اور لبنان پھر برگزیدہ کیا اُن سے طور سینا کو اور نہروں سی چار جیحون اور سیحون اور فرات اور نیل پھر برگزیدہ کیا ان سی فرات کو اور برگزیدہ کیا مہینوں سے چار کو رجب اور شعبان اور رمضان اور محرم اور برگزیدہ کیا ان سی شعبان کو اور کیا اسکو مہینہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس جسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبروں سی افضل ہیں ویسا ہی آپ کا مہینہ بھی مہینوں سے افضل ہی اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی تحقیق آپ نی فرمایا شعبان میرا مہینہ ہی اور رجب اللہ کا مہینہ ہی اور رمضان میری امت کا مہینہ ہی شعبان گناہوں کا دور کرنیوالا ہے اور رمضان پاک کرنیوالا ہی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان مہینہ ہی درمیان رجب اور رمضان کے غافل ہیں لوگ اسکی فضیلت سی اور اسمیں اُٹھائی جاتی ہیں لوگوں کی اعمال طرف پروردگار جہانوں کی پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اُٹھایا جاوے عمل میرا اور میں روزہ دار ہوں اور روایت ہی انس بن مالکؓ سی کہ اونہوں نی کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجب کی بزرگی باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کی ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی سب مہینوں پر مانند میری بزرگی کی ہے باقی پیغمبروں پر اور بزرگی رمضان کی باقی مہینوں پر مانند بزرگی خدا کی ہی تمام خلقت پر اور انس بن مالک سی روایت ہی انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب شعبان کا چاند دیکھتے تھی تو گر پڑتی تھے قرآن پر پڑھتی تھی اسکو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ تاکہ قوی ہو

يها الضعيف والمسكين على صيام شهر رمضان ودعا اولاه
اهل السجن فمن كان عليه حد اقاموه عليه والا خلوا سبيله
وانطلق التجار فقضوا ما عليهم وقبضوا ما لهم حتى اذا نظروا الى
هلال رمضان اغتسلوا واعتكفوا

فصل

شعبان
خمسة احرف شين وعين وباء والف ونون فالشين من
الشرف والعين من العلو والباء من البر والالف من الالفة
والنون من النور فهذه العطايا من الله تعالى للعبد
في هذا الشهر وهو شهر تفتح فيه الخيرات وتنزل فيه البركات
وتترك فيه الخطيات وتكفر فيه السيئات وتكثر فيه
الصلوة على محمد خير البريات وهو شهر الصلوة على
النبي المختار قال الله تعالى عز وجل ان الله وملئكته
يصلون على النبي يايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما فالصلوة من الله الرحمة ومن الملئكة الشفاعة
والاستغفار ومن المؤمنين الدعاء والثناء وقال
مجاهد الصلوة من الله التوفيق والعصمة ومن الملئكة
العون والنصرة ومن المؤمنين الاتباع والحرمة وقال
وقال ابن عطاء الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
من الله تعالى الوصلة ومن الملئكة الرقة ومن المؤمنين
المتابعة والمحبة وقال غيره صلوة الرب تبارك وتعالى
على نبيه صلى الله عليه وسلم تعظيم الحرمة وصلوة
الملئكة عليه صلى الله عليه وسلم اظهار الكرامة وصلوة الامة
عليه وسلم طلب الشفاعة وقد قال صلى الله عليه وسلم
من صلى علي واحدة صلى الله عليه عشرا فينبغي لكل
مؤمن لبيب ان لا يغفل في هذا الشهر ليتاهب فيه
لاستقبال شهر رمضان بالتطهر من الذنوب والتوبة
عما فات وسلف فيما مضى من الايام فيتضرع الى الله في
شهر شعبان ويتوسل الى الله تعالى بصاحب الشهر محمد
حتى يصلح فساد قلبه ويداوي مرض سره ولا يسوف ويؤخر
ذلك الى غد لان الايام ثلثة امس وهو اجل واليوم

ساتھ اسکے ضعیف اور مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے
کاردار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اسپر حد قایم کرتے تھے اسکو ورنہ چھوڑ دیتے
تھے اسکا رستہ اور جاتی تھی سوداگر پس ادا کرتے تھے اسکو جا نپر ہوتی تھی اور پکڑتے
تھے مال اپنے یہانتک کے جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کی نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے
فصل شعبان کی پانچ حرف ہیں شین اور عین اور با اور الف اور نون پس شین شرف سے ہے
اور عین بلندی سے اور با نیکی سے اور الف الفت سے اور نون نور سے پس تمام بخششیں
خدا تعالی سے ہیں واسطے بندے کی اس مہینے میں اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ کھولی جاتی ہیں اسمیں
نیکیاں اتاری جاتی ہیں اسمیں برکتیں اور چھوڑی جاتی ہیں اسمیں گناہ اور دور کی
جاتی ہیں اسمیں برائیاں اور زیادہ کیجاتی ہیں اسمیں درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
جو بہتر ہیں خلقت سے اور یہ مہینہ درود کا ہے نبی برگزیدہ پر فرمایا اللہ تعالی
عزوجل نے تحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اے ایمان والو درود بھیجو تم اسپر اور سلام بھیجو تم سلام کرنے کو پس صلوۃ خدا تعالی
سے رحمت ہے اور فرشتوں سے سفارش اور طلب بخشش کی اور مومنوں سے دعا
اور ثنا اور کہا مجاہد نے صلوۃ خدا تعالی سے توفیق ہے اور نگاہ رکھنا گناہوں
سے اور فرشتوں سے مدد اور یاری اور مومنوں سے پیروی کرنی اور حرمت اور
کہا ابن عطا نے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالی کیطرف سے پیوندی کرنا
ہے اور فرشتوں سے نرم دل کی اور مومنوں سے تابعداری اور محبت کرنی اور کہا غیر
ابن عطا نے صلوۃ پروردگار تبارک تعالی کی اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بزرگی
کرنی ہے اور عزت اور صلوۃ فرشتوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا کرامت کا
ہے اور صلوۃ امت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طلب کرنا سفارش کا ہے اور تحقیق
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود بھیجے مجھپر ایکدفعہ درود بھیجیگا اللہ
پاک اسپر دس دفعہ پس ہر مومن دانا کو چاہیے کہ نہ غافل ہووے اس مہینہ میں
بلکہ تیاری کرے اسمیں واسطے استقبال مہینے رمضان کے ساتھ پاکی کے گناہوں
سے اور ساتھ توبہ کرنے کے اس چیز سے جو فوت ہوئی اور گذری زمانہ گذشتہ
میں پس عاجزی کرے طرف اللہ تعالی کے شعبان کے مہینہ میں اور وسیلہ ہووے طرف اللہ تعالی
کے ساتھ صاحب مہینہ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہانتک کہ درست کرے اپنے
دل کے فساد کو اور دوا کرے اپنے باطن کی بیماری کی اور نہ دیر کرے اور نہ
مؤخر کرے اسکو کل تک اسواسطے کہ تحقیق دن تین ہیں ایک دن گذشتہ
اور گذر گیا اور آج کا دن

وَهُوَ عَمَلٌ وَغَدًا وَهُوَ اَمَلٌ فَلَا تَدْرِي هَلْ تَبْلُغُهُ اَمْ لَا فَامْسِ مَوْعِظَةٌ وَالْيَوْمُ غَنِيْمَةٌ وَغَدًا مُخَاطَرَةٌ وَكَذٰلِكَ الشُّهُوْرُ ثَلَاثَةٌ رَجَبُ فَقَدْ مَضٰى ذَهَبَ فَلَا يَعُوْدُ وَرَمَضَانُ فَهُوَ مُنْتَظَرٌ لَا تَدْرِيْ هَلْ تَعِيْشُ اِلٰى اِدْرَاكِهٖ اَمْ لَا وَشَعْبَانُ وَهُوَ وَاسِطَةٌ بَيْنَ شَهْرَيْنِ فَلْيَغْتَنِمِ الطَّاعَةَ فِيْهِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ وَقِيْلَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

فَصْلٌ فِيْ لَيْلَةِ الْبَرَاءَةِ وَمَا خُصَّتْ بِهٖ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالْفَضَائِلِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حٰمٓ يَعْنِيْ قَضَى اللّٰهُ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَهِيَ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَقَالَ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ سِوٰى عِكْرِمَةَ فَاِنَّهٗ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ مُبَارَكًا مِنْهَا سَمَّى الْقُرْاٰنَ مُبَارَكًا قَالَ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ فَمِنْ بَرَكَتِهٖ اَنَّهٗ مَنْ قَرَاَهٗ وَاٰمَنَ بِهٖ اهْتَدٰى وَتَخَلَّصَ مِنَ النَّارِ وَتَمَطّٰى حَتّٰى يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ اِلَى الْاٰبَاءِ وَالْاَبْنَاءِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ نَظَرًا فِي الْمُصْحَفِ خَفَّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ اَبَوَيْهِ الْعَذَابَ وَاِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ وَمِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الْمَاءَ مُبَارَكًا قَالَ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَمِنْ بَرَكَتِهٖ اَنَّ حَيَاةَ الْاَشْيَاءِ بِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقِيْلَ فِيْهِ عَشْرُ لَطَائِفَ الرِّقَّةُ وَاللِّيْنُ وَالْقُوَّةُ وَاللَّطَافَةُ وَالصَّفَاوَةُ وَالْحَرَكَةُ وَالرُّطُوْبَةُ وَالْبُرُوْدَةُ وَالتَّوَاضُعُ وَالْحَيَاةُ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ اللَّطَائِفَ فِي الْمُؤْمِنِ اللَّبِيْبِ رِقَّةَ الْقَلْبِ وَلِيْنَ الْخُلُقِ وَقُوَّةَ الطَّاعَةِ وَلَطَافَةَ النَّفْسِ وَصَفَاوَةَ الْعَمَلِ وَالْحَرَكَةَ فِي الْخَيْرِ وَالرُّطُوْبَةَ فِي الْعَيْنِ وَالْبُرُوْدَةَ فِي الْمَعَاصِيْ وَالتَّوَاضُعَ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالْحَيَاةَ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْحَقِّ وَمِنْهَا اَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الزَّيْتُوْنَ مُبَارَكًا

اور وہ کام میں ہی اور کل اور وہ امید ہی پس نہیں جانتا تو کیا پہونچیگا تو اسکو یا نہ پس دن گذشتہ نصیحت ہی اور آج کا دن غنیمت ہی اور کل کا دن خطرہ میں ہے اور اسیطرح مہینے تین ہیں رجب پس تحقیق گذر گیا اور چلا گیا پس نہیں لوٹتا اور رمضان پس وہ انتظار کیا گیا ہے نہیں جانتا تو کیا زندہ رہیگا تو اسکی پانے تک یا نہ اور شعبان اور وہ واسطہ ہی درمیان دو مہینوں کی پس چاہیے کہ غنیمت جانے بندگی کو اسمیں اور تحقیق فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور وہ نصیحت کر رہے تھے اسکو اور کہا گیا ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر بن خطاب تھے غنیمت جان پانچ چیزوں کو پہلے پانچ چیز کے جوانی اپنی پہلے بڑھاپے اپنے کے اور تندرستی اپنی پہلے بیماری اپنی کے اور دولتمندی اپنی پہلے محتاجی اپنی کے اور فراغت اپنی پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی پہلے مرنے کے فصل ہی شب برات کی فضیلت اور جس چیز میں جو خاص کیگئی شب برات ساتھ اسکے رحمت اور کرامت اور فضائل سے فرمایا خدائے عزوجل نے قسم ہی کتاب روشن کی تحقیق ہمنے اُتارا قرآن مجید کو برکت والی رات میں جو شعبان کی نصف کی رات ہی اور وہ شب برات ہی اور کہا اسکو اکثر مفسروں نے سوی عکرمہ کے کیونکہ تحقیق اونہوں نے کہا کہ وہ شب قدر ہی تحقیق نام رکھا خدا تعالیٰ نے بہت چیزوں کا قرآن مجید میں مبارک از انجملہ نام رکھا خدا تعالیٰ نے قرآن کا مبارک فرمایا اور یہ ذکر ہے مبارک ہمنے اوسکو اوتارا پس اسکی برکت سے ہے یہ کہ تحقیق جو شخص پڑہے اوسکو اور ایمان لاوے ساتھ اوسکے راہ پایا اُسنے اور خلاص ہوا آگ سے یہانتک کہ پہونچتی ہے وہ برکت باپوں اور بیٹوں تک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم نے جو شخص پڑہے قرآن مجید کو دیکھکر ہلکا کرتا ہے خدائے عزوجل اوسکے ماں باپ سے عذاب اگرچہ وہ کافر ہیں اور از انجملہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا پانی کا مبارک فرمایا اور اُتارا ہمنے آسمان سے پانی مبارک پس اوسکی برکت سے یہ ہی کہ تحقیق زندگی سب چیزوں کی اوسکے سبب سے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے اور بنایا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ پس ایمان نہیں لاتے اور کہا گیا ہی کہ اوسمیں دس لطیفے ہیں رقت اور نرمی اور قوت اور لطافت اور صفائی اور حرکت اور تری اور سردی اور عاجزی اور زندگی اور کیا ہی خدا تعالیٰ نے ان لطیفوں کو دانا مومن میں تری دل کی اور نرمی خلق کی اور قوت بندگی کی اور لطافت نفس کی اور صفائی عمل کی اور حرکت نیکی میں اور تری آنکھ میں اور سردی گناہوں میں اور عاجزی نزدیک خلقت کے اور زندہ ہونا نزدیک سننے حق کے اور از انجملہ یہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا زیتون کا مبارک

فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ وَھِیَ شَجَرَۃٌ اَکَلَ مِنْھَا اٰدَمُ ع حِیْنَ اُھْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْھَا طَعَامٌ وَّاسْتِضَآءَۃٌ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصِبْغٍ لِّلْاٰکِلِیْنَ وَقِیْلَ الشَّجَرَۃُ الْمُبَارَکَۃُ ھِیَ اِبْرٰھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقِیْلَ ھِیَ الْقُرْاٰنُ وَقِیْلَ ھِیَ الْاِیْمَانُ وَقِیْلَ ھِیَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ الْمُطْمَئِنَّۃُ الْاٰمِرَۃُ بِالْخَیْرِ الْمُمْتَثِلَۃُ لِلْاَمْرِ الْمُنْتَھِیَۃُ لِلنَّھْیِ الْمُسَلِّمَۃُ لِلْقَدَرِ الْمُوَافِقَۃُ لِلرَّبِّ فِیْمَا قَضٰی وَسَطَرَ مِنْھَا اَنَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمّٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مُبَارَکًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ فَمِنْ بَرَکَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ ظُھُوْرُ الثَّمَرَۃِ مِنَ النَّخْلَۃِ الْیَابِسَۃِ لِاُمِّہِ الصِّدِّیْقَۃِ مَرْیَمَ عَلَیْھَا السَّلَامُ وَنَبْعُ الْمَآءِ مِنْ تَحْتِہٖ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادٰھَا مِنْ تَحْتِھَا اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ تَحْتَکِ سَرِیًّا وَّھُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسٰقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا وَاِبْرَآءُ الْاَکْمَہِ وَالْاَبْرَصِ وَاِحْیَآءُ الْمَوْتٰی بِدَعْوَتِہٖ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِنَ الْخَیْرَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَمِنْھَا اَنَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّی الْکَعْبَۃَ مُبَارَکًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَمِنْ بَرَکَتِھَا اَنَّ مَنْ دَخَلَھَا وَعَلَیْہِ اَثْقَالٌ مِّنَ الذُّنُوْبِ خَرَجَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَمَنْ دَخَلَ الْبَیْتَ وَھُوَ مُؤْمِنٌ مُّحْتَسِبٌ تَآئِبٌ اٰمَنَہُ اللّٰہُ عَذَابَہٗ وَقَبِلَ تَوْبَتَہٗ وَغَفَرَ لَہٗ وَقِیْلَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا مِّنْ اَنْ یُّؤْذٰی فِی الْحَرَمِ حَتّٰی یَخْرُجَ وَلِھٰذَا یَحْرُمُ قَتْلُ صَیْدِہٖ وَقَطْعُ شَجَرِہٖ لِحُرْمَۃِ الْکَعْبَۃِ فَحُرْمَۃُ الْکَعْبَۃِ لِحُرْمَۃِ اللّٰہِ وَحُرْمَۃُ الْمَسْجِدِ لِحُرْمَۃِ الْکَعْبَۃِ وَحُرْمَۃُ مَکَّۃَ لِحُرْمَۃِ الْمَسْجِدِ وَحُرْمَۃُ الْحَرَمِ لِحُرْمَۃِ مَکَّۃَ کَمَا قِیْلَ اِنَّ الْکَعْبَۃَ قِبْلَۃٌ لِّاَھْلِ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ قِبْلَۃٌ لِّاَھْلِ مَکَّۃَ وَمَکَّۃُ قِبْلَۃٌ لِّاَھْلِ الْحَرَمِ وَالْحَرَمُ قِبْلَۃٌ لِّاَھْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّمَا سَمَّاھَا بَکَّۃَ لِاَنَّ الْاَقْدَامَ تَبُکُّ بَعْضُھَا بَعْضًا اَیْ تَدُقُّ وَتَدُکُّ وَبَکَّۃُ وَمَکَّۃُ وَاحِدٌ تُبْدَلُ اِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی کَکَمَدٍ وَّکَبَدٍ وَلَازِمٍ وَّلَازِبٍ وَمِنْھَا سُمِّیَ لَیْلَۃُ الْبَرَآءَۃِ مُبَارَکَۃً لِمَا فِیْھَا مِنْ نُّزُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَالْبَرَکَۃِ وَالْخَیْرِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَۃِ

قول خدا تعالی کا درخت برکت والا زیتوں ہی اور یہہ پہلا درخت ہی جو کھایا اوسپر آدم علیہ السلام نی جسوقت اوتار ہی گئی زمین کیطرف اور اسمیں کھانا ہی اور روشنی جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نی اور سالن واسطی کھانی والوں کی اور بعضوں نی کہا نفس مومن کا ہے آرام پکڑنے والا حکم کرنیوالا ساتھ بھلائی کی بجا لانیوالا حکم کو باز رہنی والا نہی سی ماننی والا قدر کو موافق واسطی پروردگار کے اوسچیز مین جو حکم کیا اور لکھا اور از انجملہ یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نی نام رکھا عیسے علیہ السلام کا مبارک فرمایا اللہ عزوجل نی اور کیا مجھکو مبارک جہاں ہوں میں عیسے علیہ السلام کی برکت سی ہی ظاہر ہونا میوہ کا خشک کھجور سے واسطی انکے مائی صدیقہ مریم علیہا السلام کے اور جوش مارنا پانی کا ان کی نیچے سے فرمایا اللہ عزوجل نی پس آواز دی اسکو نیچے کی نیچے سی یہ کہ نہ غم کھا تو تحقیق کیا ہی پروردگار تیری نے تیری نیچے چشمہ پانی کا اور ہلا تو طرف اپنی کھجور کو درخت کو گیرے گا درخت کھجور کا اوپر تیری کھجور رین پختہ پس کہا تو اور پی تو اور ٹھنڈی ہو تو از روی آنکھہ کی اور اچھا کرنا مادر زاد نابینا اور کوڑہی کا اور زندہ کرنا مُردوں کا اسکی دعا سے اور سوا اسکے بھلائیوں اور معجزوں سے اور از انجملہ یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نی نام رکہا کعبہ کا مبارک فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق پہلا گھر جو بنایا گیا لوگوں کیواسطی البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہی مبارک اور اسکی برکت سی یہہ ہی کہ تحقیق جو شخص آوی اسمیں اور اسپر بوجہہ ہوں گناہوں کے سے نکلتا ہے بخشا ہوا فرمایا اللہ عزوجل نی اور جو شخص آوی کعبہ میں ہوتا ہی بے ڈر پس جو شخص داخل ہوی گھر میں اور وہ مومن ہو طلب ثواب کی کرنیوالا توبہ کرنیوالا امن دیتا ہے اسکو اپنے عذاب سی اور قبول کرتا ہی اسکی توبہ کو اور بخشتا ہی اوسکو اور کہا گیا ہی کہ جو شخص اسمیں داخل ہوی ہوتا ہی امن والا حرم میں تکلیف دیا جانے سے یہانتک کہ اسی نکلی اور اسیواسطی حرام ہی اسکی شکار کا مار ڈالنا اور اسکی درخت کا کاٹنا کعبہ کی عزت کی جہت سے پس حرمت کعبہ کی واسطی حرمت خدا کے اور حرمت مسجد کی کعبہ کی حرمت کیواسطی اور حرمت کیواسطی مسجد کی اور حرمت حرم کی واسطی حرمت مکہ کی جیسے کہا گیا ہی کہ تحقیق کعبہ قبلہ ہی واسطی مسجد والوں کی اور مسجد قبلہ ہی واسطی مکہ والوں کی اور مکہ قبلہ ہی واسطی حرم والوں کے اور حرم قبلہ ہی واسطی زمین والوں کی اور نہیں نام رکھا اوسکا بکہ مگر اسواسطی کہ تحقیق قدم دور کرتا ہے بعض اسکا بعض کو اور بکہ اور مکہ ایک ہی بدلا جاتا ہی ایک اونکا ساتھ دوسرے کے مانند کمد و کبد اور لازم اور لازب کی اور از انجملہ نام رکہا گیا شب برات کا مبارک واسطے اوسچیز کو جو اسمیں سے نازل ہوتی رحمت اور برکت اور نیکی اور درگذر اور بخشش سی واسطے

لِاَهْلِ الْاَرْضِ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ
ابْنُ عُمَرَ الْبَجَلِيُّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْوَجِيْهِيُّ عَنْ
زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ اَوِ امْرَاَةٍ
تَبْغِيْ فِيْ فَرْجِهَا وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضٰ قَالَتْ
لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ انْسَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطِيْ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
مِرْطِيْ مِنْ حَرِيْرٍ وَلَا قَزٍّ وَلَا كَتَّانٍ وَلَا خَزٍّ وَلَا صُوْفٍ
قَالَ قُلْتُ لَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ قَالَتْ
سَدَاهُ مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ لُحْمَتُهٗ مِنْ وَبَرٍ وَحَسِبْتُ
نَفْسِيْ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتٰى بَعْضَ
نِسَائِهٖ فَقُمْتُ فَالْتَمَسْتُهٗ فِي الْبَيْتِ فَوَقَعَتْ يَدَيَّ عَلٰى
قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَجَنَانِيْ وَاٰمَنَ
بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاَعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَتْ فَمَا
زَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَاعِدًا حَتّٰى اَصْبَحَ
وَقَدِ اصْعَدَتْ قَدَمَاهُ وَاَنَا اَغْمِزُهُمَا وَاَقُوْلُ بِاَبِيْ
اَنْتَ وَاُمِّيْ اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ اَلَيْسَ قَدْ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا
هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا

زمین والوں کی اور اسی سے ہے وہ جو خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر دی
ہمکو محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عمر بجلی نے
کہا خبر دی ہمکو عمر بن موسے وجیہی نے زید بن علی سے اونے اپنے باپ سے اونہوں
نے علی بن ابیطالب سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا اترتا
ہے خدا تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں دنیا کی آسمان کیطرف پس بخشتا ہے ہر مسلمان کو
مگر مشرک یا کینہ وار یا رحم کی قطع کرنے والے یا عورت کو اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے یحیےٰ بن سعید سے اونے عروہ سے اونے
حضرت عائشہ سے فرمایا جب نصف شعبان کی رات ہوتی تھی تو نکلتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر سے پھر فرمایا حضرت عائشہ نے قسم
خدا کی نہیں تھی چادر میری ریشم سے اور نہ قز سے اور نہ کتان سے اور نہ خز سے
اور نہ صوف سے کہا عروہ نے مینے حضرت عائشہ کو کہا پاکی خدا کو پس کس چیز سے تھی
فرمایا حضرت عائشہ نے تھا تانا اوسکا بالوں سے اور تھا بانا اوسکا اونٹ کی پشم سے اور
میری نفس نے یہ گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے ہونگے بعض بی بیوں اپنی کے
پس کھڑی ہوئی میں پس تلاش کیا مینے انکو گھر میں پس پڑے دونوں ہاتھ میرے
آپکے قدموں پر اور آپ سجدہ کرنیوالے تھے پس یاد کیا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا سے اور آپ فرماتے تھے سجدہ کیا تجھکو میرے وجود اور میرے دل نے اور ایمان
لایا ساتھ تیرے دل میرا میں اقرار کرتا ہوں تیرے لیے ساتھ نعمتوں کے اور اقرار کرتا ہوں میں
تیرے لیے ساتھ گناہ کے مینے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش تو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں
کو مگر تو پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے تیرے عذاب سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں
ساتھ رحمت تیری کے غصے سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ تیری رضامندی کے تیرے غصہ
سے اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھہ سے نہیں طاقت رکھتا میں تجھہ صفت
کرنے کی تو ویسا ہے جیسا تو نے اپنے نفس کی صفت کی ہے۔ فرمایا حضرت عائشہؓ نے
پس ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونیوالے اور بیٹھنے والے یہانتک کہ صبح کی اور
تحقیق سوج گئے تھے آپ کے پاؤں اور میں انکو چوکارتی تھی اور کہتی تھی میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا نہیں بخشدیئے اللہ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ
کیا نہیں کیا اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ یہ کام کیا نہیں کیا ۔۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اے عائشہ کیا پس نہ ہوں میں بندہ شکر گذار کیا تو جانتی ہے کیا چیز
ہے اس رات میں فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہا مینے کیا
چیز ہے اسمیں

وَمَا فِيهَا قَالَ يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُودٍ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا
يُكْتَبُ كُلُّ مَيِّتٍ وَفِيهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ وَفِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ
وَاَفْعَالُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قُلْتُ وَلَا اَنْتَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ
مِنْهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلٰى هَامَتِهِ وَعَلٰى وَجْهِهِ وَاَخْبَرَنِي اَبُو
نَصْرٍ قَالَ اَنَا وَالِدِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَافِظُ اَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْهَرَوِيُّ وَاِبْرٰهِيمُ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الدِّمَشْقِيُّ
اَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ الْغَازِ وَسُلَيْمَانُ
بْنُ مُسْلِمٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُولَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ
ثُمَّ قَالَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُ الدُّنْيَا
وَاَعْمَالُ الْعِبَادِ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ
غَنَمِ كَلْبٍ فَهَلْ اَنْتِ اٰذِنَةٌ لِيَ اللَّيْلَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ
فَصَلّٰى فَخَفَّفَ الْقِيَامَ وَقَرَءَ الْحَمْدَ وَسُورَةً خَفِيفَةً
ثُمَّ سَجَدَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
فَقَرَءَ فِيهَا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ الْاُولٰى فَكَانَ سُجُودُهُ اِلَى
الْفَجْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَكُنْتُ اَنْظُرُهُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ قَبَضَ رَسُولَهُ فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ دَنَوْتُ
حَتّٰى مَسِسْتُ اَخْمَصَ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي
سُجُودِهِ اَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي سُجُودِكَ اللَّيْلَةَ شَيْئًا مَا
سَمِعْتُكَ تَذْكُرُهُ قَطُّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتِ
ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمِيهِنَّ

فرمایا اسمیں لکھا جاتا ہے ہر پیدا کیا ہوا اس برس میں اور اسمیں لکھا جاتا ہی ہر
مردہ اور اسمیں اُترتے ہیں رزق اُنکے اور اسمیں اُٹھائے جاتے ہیں انکے اعمال
اور افعال کہا مینے ای پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی بہشت میں داخل نہوگا مگر
ساتھ رحمت خدا کی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ میں بھی مگر یہ کہ ڈھانپ لے مجھکو
اللہ تعالیٰ ساتھ اپنی رحمت کی پس ملا ہاتھ اپنا اپنی کھوپری اور منہ پر اور خبر دی مجھکو
ابو نصر نے کہا خبر دی مجھکو میری باپ نے کہا حدیث کی مجھکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر
کی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر کی ہمکو ابو العباس ہروی اور ابراہیم بن محمد بن حسن نے
کہا دونوں نے خبر کی ہمکو ابو عامر دمشقی نے کہا خبر کی ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی
ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھکو ہشام بن غاز نے اور سلیمان بن مسلم نے اور انکے
غیر نے مکحول سے اونسے حضرت عائشہ رض سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اُسکو ای عائشہ کونسی رات ہی یہ کہا حضرت عایشہ نے اللہ تعالیٰ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہی پس فرمایا حضرت نے شعبان کی نصف کی رات اسمیں اُٹھائے جاتے ہیں
دنیا کے اعمال اور بندوں کی اعمال اور خدا کیلیئے اس رات میں آزاد کیے ہوئی ہیں
آگ سے باندازہ کلب کی بکریوں کی بالوں کی پس کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے آج
رات کہا حضرت عائشہ نے کہا مینے ہاں پس نماز پڑہی حضرت نے پس ہلکا کیا
قیام اور پڑھا الحمد اور سورت چھوٹی سی پھر سجدہ کیا نصف رات تک پھر کھڑے ہوئے
دوسری رکعت میں پس پڑھا اسمیں قریب قرارت پہلی رکعت کی پس تھا سجدہ آپکا
صبح تک فرمایا حضرت عائشہ رض نے اور میں آپ کو دیکھتی تھی یہانتک کہ مینے گمان
کیا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبض کر لیا ہے اپنے رسول کو پس جب دیر ہو گئی مجھپر تو
نزدیک ہوئی میں آپسے یہانتک کہ چھوا مینے آپکے پاؤں کی تلووں کو پس ہلے
پس سنا مینے آپ کو کہتے ہوئے اپنے سجدہ میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے
تیری عذاب سے اور پناہ ڈھونڈھتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کی تیری غضب سے
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے بزرگ ہے ذات تیری نہیں طاقت
رکھتا میں صفت کی تجھپر تو ایسا ہے جیسا تو نے وصف کی اپنے نفس پر کہا مینے
اے پیغمبر خدا تحقیق مینے سنا ہے آپسے ذکر کرتے سجدہ میں آج رات ایک
چیز جو نہیں سنی تھی مینے آپ کو ذکر کرتے وہ چیز کبھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور
تو نے اسکو جان لیا مینے کہا ہاں۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سیکھ لے تو ان کلموں کو اور سکھلا تو ان کو

فان جبرائيل عليه الصلوة والسلام امرني ان اذكرهن
في السجود واخبرني ابو نصر عن والده قال انا عبد
الله بن محمد انا اسحق بن احمد الفارسي انا احمد بن
الصباح ابن ابي شريح انا يزيد بن هارون حدثنا
الحجاج بن ارطاة عن يحيى بن الصباح بن ابي شريح انا
انا يزيد بن هارون حدثنا الحجاج ارطاة عن يحيى
بن ابي كثير عن عروة عن عائشة رض قالت فقدت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فخرجت
فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال لي اكنت تخافين
ان يحيف الله ورسوله عليك فقلت له يا رسول الله
ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال صلى الله عليه
وسلم ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان
الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم
كلب وعن عكرمة مولى ابن عباس رض في قول الله
تعالى فيها يفرق كل امر حكيم قال هي ليلة النصف
من شعبان يدبر الله تعالى امر السنة وينسخ الاحياء
الى الاموات ويكتب حاج بيت الله فلا يزيد فيهم
احد ولا ينقص منهم احد وقال الحكم ابن كيسان يطلع الله
تعالى الى خلقه في ليلة النصف من شعبان فمن طهره في تلك
الليلة زكاه الى مثلها وعن عطاء بن يسار تعرض عمل السنة
في ليلة النصف فيخرج الرجل مسافرا وقد نسخ من الاحياء
الى الاموات ويتزوج وقد نسخ من الاحياء الى الاموات
واخبرني ابو نصر عن والده باسناده عن مالك بن انس عن
هشام بن عروة عن عائشة رض قالت سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم يقول يسح الله الخير في اربع ليال ليلة الاضحى
وليلة الفطر وليلة النصف من شعبان ينسخ الله فيها الاجال
والارزاق ويكتب فيها الحاج وليلة عرفة الى الاذان قال سعيد
قال لي ابرهيم بن ابي نجيح خمس فيها ليلة الجمعة وقال ابو هريرة رض
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال جاءني جبرائيل عليه السلام

پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مجھے امر کیا ہو کہ یاد کروں میں اونکو سجدہ میں
اور خبر دی مجھکو ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھکو عبد اللہ بن محمد نے
کہا خبر دی مجھکو اسحاق بن احمد فارسی نے کہا خبر دی مجھکو احمد بن صباح بن ابی شریح
نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے
یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اونسے حضرت عائشہ سے فرمایا گم پایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات پس نکلی میں پس ناگاہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بقیع میں تھے سر آپکا طرف آسمان کی پس آپنے مجھکو فرمایا کیا تو ڈرتی تھی
کہ ظلم کرے اللہ پاک اور اُسکا پیغمبر تجھپر پس میں نے کہا آپکو ای پیغمبر خدا میں نے گمان کیا تھا
کہ تحقیق آپ آئے ہیں بعض بی بی اپنی کے پاس پس فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
اللہ تعالی اوترتا ہے نصف شعبان کی رات میں طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے
واسطے اکثر کے کلب کی بکریوں کے بال کی گنتی سے عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت ہے
تفسیر میں قول خدا تعالی کی کہ بیچ اسکے جدا کیا جاتا ہے ہر امر محکم کہا یہ نصف شعبان
کی رات ہے تدبیر کرتا ہے خدا تعالی تمام برس کے کاموں کی اور لکھی جاتی ہیں
زندے مردوں میں اور لکھا جاتا ہے حج کرنیوالا خانہ کعبہ کا پس نہیں کوئی زیادہ
ہوتا ان میں اور نہیں کوئی کم کیا جاتا اون سے اور کہا حکیم ابن کیسان نے جھانکتا ہے
اللہ تعالی طرف خلقت اپنی کے نصف شعبان کی رات میں پس جس شخص کو پاک
کرے اللہ تعالی اس رات میں پاک رکھتا ہے اسکو اللہ پاک آئندہ اس رات تک اور عطا بن یسار
سے روایت ہے کہ پیش کیے جاتے ہیں عمل ایک برس کے نصف شعبان کی رات میں پس
نکلتا ہے آدمی مسافر اور تحقیق لکھا گیا ہے وہ مردِ زندوں سے مردوں میں اور
نکاح کرتا ہے اور تحقیق لکھا گیا زندوں سے مردوں میں اور خبر دی مجھکو ابو نصر
نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے مالک بن انس سے اونسے ہشام
بن عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے فرمایا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولتا ہے خدا تعالے نیکی کو چار
راتوں میں عید اضحے کی رات اور عید فطر کی رات اور
نصف شعبان کی رات لکھتا ہے خدا تعالی ان میں عمروں اور رزقوں
کو اور لکھا جاتا ہے ان میں حج کرنے والا اور عرفہ کی نماز صبح کی اذان تک
کہا سعید نے کہا مجھکو ابراہیم بن ابی نجیح نے پانچ راتیں ہیں انمیں
رات جمعہ کی ہے اور کہا ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
تحقیق آپنے فرمایا آیا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام

لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاسَكَ
إِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةُ قَالَ هٰذِهِ لَيْلَةٌ يَفْتَحُ
اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيهَا ثَلٰثَ مِائَةِ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ
يَغْفِرُ لِكُلِّ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ سَاحِرًا اَوْ كَاهِنًا
اَوْ مُدْمِنَ خَمْرٍ اَوْ مُصِرًّا عَلَى الرِّبَاءِ وَالزِّنَا فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ لَا يَغْفِرُ
لَهُمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا فَلَمَّا كَانَ رُبُعُ اللَّيْلِ نَزَلَ جِبْرَآئِيْلُ عَ وَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاسَكَ فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَاِذَا اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مَفْتُوْحَةٌ
وَعَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ رَكَعَ فِي هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ سَجَدَ
فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى
لِمَنْ دَعَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَكٌ يُنَادِيْ
طُوْبٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَكٌ
يُنَادِيْ طُوْبٰى لِمَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ
فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ يُنَادِيْ طُوْبٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَعَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَلَكٌ
يُنَادِيْ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُؤْلَهٗ وَعَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ
مَلَكٌ يُنَادِيْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ فَقُلْتُ يَا جِبْرَائِيْلُ
اِلٰى مَتٰى تَكُوْنُ هٰذِهِ الْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةً قَالَ اِلٰى طُلُوْعِ
الْفَجْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا
عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ

فَصْلٌ

وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ لِاَنَّ فِيْهَا بَرَاءَتَيْنِ بَرَاءَةٌ
لِلْاَشْقِيَاءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَاءَةٌ لِلْاَوْلِيَاءِ مِنَ الْخِذْلَانِ
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى خَلْقِهٖ اِطِّلَاعَةً
فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْهِلُ لِلْكَافِرِيْنَ وَيَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ
بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ وَقِيْلَ اِنَّ لِلْمَلٰئِكَةِ لَيْلَتَيْ عِيْدٍ فِي
السَّمَآءِ كَمَا اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَيْ عِيْدٍ فِي الْاَرْضِ فَعِيْدُ
الْمَلٰئِكَةِ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ وَعِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصف شعبان کی رات میں اور کہا مجھکو اے محمد اٹھا تو سر اپنا طرف آسمان کی
فرمایا کہا میں نے اسکو کیا ہے یہ رات کہا جبرئیل ع نے یہ ایک رات ہے کھولتا ہے
اللہ سبحانہ وتعالیٰ اوسمیں تین سو دروازہ رحمت کے دروازوں سے بخشتا ہے واسطے ہر
شخص کو جو نہیں شریک کرتا ساتھ خدا کے کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن
یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا یا اصرار کرنیوالا ابیاج اور زنا پر پس تحقیق یہ لوگ
نہیں بخشا جاتا انکو یہانتک کہ توبہ کریں پس جب ہوا چوتھا حصہ رات کا اترے جبرئیل
اور کہا اے محمد اٹھا تو سر اپنا پس اٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھولے ہوئے
ہیں اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشخبری ہووے اوس شخص کو جو رکوع
کرے اس رات میں اور دوسرے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے
اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا
ہے خوشی ہووے اوس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازہ پر
فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنیوالوں کو اس رات میں اور پانچویں
دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں اور
ساتویں دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی سوال کرنیوالا پس دیا جاوے
سوال اسکا اور آٹھویں دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی بخشش
مانگنے والا پس اسکو بخشا جاوے پس کہا میں نے اے جبرئیل کبتک ہونگے یہ دروازے
کھلے ہوئے کہا جبرئیل نے صبح کے نکلنے تک اول رات سے پھر کہا اے محمد
تحقیق خداتعالیٰ کے لئے اس رات میں آزاد کئے ہوئے ہیں آگ سے
بشمار بال کلب کی بکریوں کے۔ **فصل** اور کہا گیا ہے سوا اسکے
نہیں کہ نام رکھی گئی شب برات اسواسطے کہ تحقیق اسمیں دو بیزاریاں ہیں
بیزاری ہے واسطے بدبختوں کے خدا سے اور بیزاری ہے خدا کے دوستوں کیواسطے خواری سے
اور تحقیق روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
آپنے فرمایا جب ہوتی ہے رات نصف شعبان کی جھانکتا ہے اللہ پاک
اپنی خلقت پر جھانکنا پس بخشتا ہے مومنوں کو اور چھوڑتا ہے کافروں کو اور
چھوڑتا ہے کینے والوں کو بسبب اُن کے کینے کے یہانتک کہ چھوڑیں اسکو کہا گیا
ہے تحقیق واسطے فرشتوں کے دو راتیں ہیں عید کی آسمان میں جسطرح کہ تحقیق
واسطے مسلمانوں کے دو دن ہیں عید کے زمین میں پس عید
فرشتوں کی شب برات ہے اور شبقدر اور عید مومنوں
کی

يوم الفطر ويوم الاضحى وعيد الملئكة بالليل لانهم لا ينامون
وعيد المؤمنين بالنهار لانهم ينامون وقيل ان الحكمة
في ان الله تعالى اظهر ليلة البراءة واخفى ليلة القدر لان
ليلة القدر ليلة الرحمة والغفران والعتق من النيران اخفاها
الله عز وجل لئلا يتكلوا عليها واظهر ليلة البراءة لانها
ليلة الحكم والقضاء وليلة السخط والرضى ليلة القبول والرد
والوصول والصد ليلة السعادة والشقاء والكرامة والتقا
فواحد فيها يسعد والاخر فيها يبعد وواحد يجزى و
واحد يخزى وواحد يكرم واخر يحرم وواحد يوجر
واخر يهجر فكم من كفن مغسول وصاحبه في السوق مشغول
وكم من قبر محفور وصاحبه بالسرور مغرور وكم من فم
ضاحك وهو عن قريب هالك وكم من منزل كمل بناؤه
وصاحبه قد ازف فناؤه وكم من عبد يرجو الثواب فيبدو
له العقاب وكم من عبد يرجو البشارة فتبدو له
الخسارة وكم من عبد يرجو الجنان فتبدو له النيران
وكم من عبد يرجو الوصل فيبدو له البلاء وكم من عبد
يرجو الملك فيبدو له الهلك وقيل ان الحسن البصري
رحمه الله كان يخرج من داره يوم النصف من شعبان
وكان وجهه قد قبر ودفن ثم اخرج من قبره فقيل له
في ذلك فقال والله ما الذي انكسرت سفينته باعظم
مصيبة مني قيل له ولم ذلك قال لاني من ذنوبي على
يقين ومن حسناتي على وجل فلا ادري اتقبل مني ام
ترد علي

فصل

فاما الصلوة الواردة في ليلة
النصف من شعبان فهي مائة ركعة بالف مرة قل هو
الله احد في كل ركعة عشر مرات وتسمى هذه الصلوة
صلوة الخير وتتفرق بركتها وكان السلف الصالح
يصلونها جماعة يجتمعون لها وفيها فضل كثير
وثواب جزيل وروي عن الحسن انه قال حدثني
ثلاثون من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

روز فطر ہے اور روز اضحے اور عید فرشتوں کی رات میں ہے اسواسطے کہ تحقیق
وہ نہیں سوتے اور عید مومنوں کی دن میں ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ سوتے ہیں
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق حکمت اسمیں ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے ظاہر کیا شب برات
کو اور پوشیدہ کیا شب قدر کو اسواسطے کہ تحقیق شبقدر رات ہے رحمت اور بخشش
کی اور آزادی کی دوزخ سے پوشیدہ کیا اسکو خدائے عز و جل نے تاکہ نہ بھروسا
کریں اس رات پر اور ظاہر کیا شب برات کو اسواسطے کہ تحقیق وہ رات ہے حکم
اور قضا کی اور رات ہے غصے اور رضامندی کی رات ہے قبول اور نزدیکی
اور دوری کی اور رات ہے سعادت اور شقاوت اور کرامت اور پرہیزگاری
کی پس ایک اسمیں نیک بخت کیا گیا ہے اور دوسرا اسمیں دور کیا گیا ہے
اور ایک جزا دیا گیا ہے اور ایک خوار کیا گیا ہے اور ایک بزرگی دیا گیا ہے
اور دوسرا محروم کیا گیا ہے اور ایک اجر دیا گیا ہے اور دوسرا دور کیا گیا
ہے پس کتنے کفن دہوے گئے ہیں اور صاحب اسکا بازار میں مشغول ہے اور
بہت قبریں کھودی گئیں اور صاحب اسکا ساتھ خوشی کے ہے مغرور اور بہت
منہ ہنسنے والے ہیں اور وہ جلدی سے ہلاک ہونیوالے ہیں اور بہت منزلیں
ہیں کہ پوری ہے بنا ان کی اور صاحب انکا نزدیک ہے فنا اسکی اور بہت
بندے امید رکھتے ہیں ثواب کی پس ظاہر ہوتا ہے انکے واسطے عذاب اور کتنے
بندے امید رکھتے ہیں خوشخبری کی پس ظاہر ہوتی ہے انکو لیئے زیانکاری اور بہت بندے
امید رکھتے ہیں بہشت کی پس ظاہر ہوتا ہے انکے واسطے دوزخ اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملنے کی
پس ظاہر ہوتی ہے انکو واسطے جدائی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں بخشش کی پس ظاہر ہوتی ہے
انکو واسطے سختی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملک کی پس ظاہر ہوتی ہے انکو واسطے ہلاکت اور
کہا گیا ہے کہ تحقیق حسن بصری رحمہ اللہ تھے نکلتے اپنے گھر سے نصف شعبان کے دن سے اور انکا منہ
اسطرح ہوتا تھا جیسے دفن کرکے قبر سے نکالا گیا ہے اسکے بارے میں ان سے پوچھا بولا اللہ کی قسم
جسکی کشتی دریا کی موج سے ٹوٹ جاوے اسکی مصیبت میری مصیبت سے زیادہ نہیں پوچھا گیا یہ
کیونکر ہے بولا کیونکہ میں اپنے گناہوں سے یقین پر ہوں اور اپنی نیکیوں سے ڈرنیوالا میں نہیں جانتا
آیا قبول ہوتی ہیں یا مردود فصل لیکن جو نماز شعبان کی پندرہویں رات میں وارد ہے وہ سو رکعت ہے
ہزار بار سورہ اخلاص پڑھنے کی دسدس ہر رکعت میں دس بار اور اس نماز کو نماز خیر کہتے ہیں اور اسکی برکت
پھیلجاتی ہے اور سلف صالح اس نماز کی جماعت کرا یا کرتے تھے جسکے لیئے جمع ہوتے اور
اس نماز میں بڑی فضیلت ہے اور بیشمار ثواب اور حسن بصری سے روایت ہے جو انسے
کہا خبر دی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس صحابیوں سے

اَنَّ مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْهِ
سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَّقَضٰی لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً
اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ وَیُسْتَحَبُّ اَنْ تُصَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
اَیْضًا فِی الْاَرْبَعَ عَشَرَةَ لَیْلَةً الَّتِیْ یُسْتَحَبُّ اِحْیَاؤُهَا
الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ فَضَائِلِ رَجَبٍ لِیَحُوْزَ بِهَا الْمُصَلِّیْ
هٰذِهِ الْکَرَامَةَ وَهٰذِهِ الْفَضِیْلَةَ وَالْمَثُوْبَةَ

مجلس

فِیْ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَارْعِ
لَهَا سَمْعَکَ فَاِنَّهَا لِاَمْرٍ تُؤْمَرُ بِهٖ اَوْ لِنَهْیٍ تُنْهٰی عَنْهُ وَقَالَ
جَعْفَرُ الصَّادِقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَذَّةُ مَا فِی النِّدَاءِ اَزَالَ تَعَبَ الْعِبَادَةِ
وَاَیْضًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَا نِدَاءٌ مِّنَ
الْعَالِمِ وَاَیُّ اسْمٌ مِّنَ الْمَعْلُوْمِ الْمُنَادٰی وَهَا تَنْبِیْهٌ عَلٰی
نِدَاءِ الْمُنَادٰی الَّذِیْنَ هُوَ اِشَارَةٌ اِلَی الْمَعْرِفَةِ السَّابِقَةِ
وَالصُّحْبَةِ الْقَدِیْمَةِ اٰمَنُوْا اِشَارَةٌ اِلَی السِّرِّ الْمَعْلُوْمِ
بَیْنَ الْمُنَادِیْ وَالْمُنَادٰی کَاَنَّهٗ یَقُوْلُ یَا مَنْ هُوَ لِیْ
بِسِرِّهِ الْخَالِصِ لَهٗ بِضَمِیْرِهٖ وَقَلْبِهٖ کُتِبَ اَیْ فُرِضَ وَاُوْجِبَ
عَلَیْکَ الصِّیَامُ وَهُوَ مَصْدَرٌ کَقَوْلِکَ صُمْتُ صِیَامًا
وَّقُمْتُ قِیَامًا وَّاَصْلُ الصِّیَامِ فِی اللُّغَةِ الْاِمْسَاکُ
یُقَالُ صَامَتِ الرِّیْحُ اِذَا سَکَنَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ الْهُبُوْبِ
وَصَامَتِ الْخَیْلُ اِذَا وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ السَّیْرِ وَ
یُقَالُ صَامَ النَّهَارُ اِذَا اعْتَدَلَ وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ
لِاَنَّ الشَّمْسَ اِذَا بَلَغَتْ کَبِدَ السَّمَاءِ وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ
عَنِ السَّیْرِ هُنَیْئَةً کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ ؎ حَتّٰی اِذَا صَامَ النَّهَارُ
وَاعْتَدَلْ + وَسَالَ لِلشَّمْسِ لُعَابٌ فَنَزَلْ + وَیُقَالُ
لِلرَّجُلِ اِذَا صَمَتَ وَاَمْسَکَ عَنِ الْکَلَامِ صَامَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا اَیْ صَمْتًا فَالصَّوْمُ
هُوَ الْاِمْسَاکُ عَنِ الْمُعْتَادِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ

کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اسکی طرف اللہ تعالی ستر بار دیکھتا ہے
اور ہر دیکھنے میں اسکی ایک حاجت پوری کرتا ہے سب سے چھوٹی حاجت بخشش
ہے اور مستحب ہے کہ پڑھے اس نماز کو چودھویں رات بھی جسکا زندہ رکھنا مستحب
ہے اور وہ وہ رات ہے جسکو ہمنے رجب کی فضیلت میں بیان کیا تاکہ اس نماز کے
سبب نمازی اس بزرگی کو پاوے اور پاوے اس فضیلت اور ثواب کو مجلس
بیان میں رمضان کی فضیلتوں کو اللہ تعالی نے فرمایا اے ایمان والو فرض ہے
تمپر روزہ جیسے فرض ہوا تم سے پہلوں پر تاکہ تم بچو. حسن بصری علیہ الرحمۃ نے
کہا جب تو اللہ تعالی کو سنے کہتا اے ایمان والو تو تو اسکی طرف کان رکھ کیونکہ
کوئی کام ہے جسکا تو حکم کیا جاتا ہے یا روک ہے جس سے تو روکا جاتا ہے اور
جعفر صادق نے کہا ندا کی لذت عبادت کے رنج کو دور کر دیتی ہے
اللہ تعالے نے فرمایا اے ایمان والو حرف یا دانا کی ندا ہے اور لفظ ای
معلوم منادے کا اسم ہے اور لفظ ہا ندا منادی پر خبردار کرتا ہے اور
لفظ الذین معرفت سابقہ اور صحبت قدیمہ کیطرف اشارہ ہے
اور لفظ آمنوا بھید معلوم کیطرف اشارہ ہے جو ندا کرنے والے اور ندا کیے گئے کے درمیان ہے گویا فرماتا ہے
اے وہ شخص جو میرے بھید کے لیئے اپنے دل سے پاک ہے
تجھپر روزہ فرض کیا گیا ہے اور صیام کا لفظ مصدر ہے جیسے
صمت صیاما اور قمت قیاما اور صیام کے لغوی معنے بند رہنا ہے
کہتے ہیں صامت الریح جب ہوا ٹھیر جاوے یا چلنے سے بند ہو جاوے صامت الخیل جب گھوڑا سیر سے بند ہو
کہتے ہیں صامت النہار جب دن برابر ہو جاوے. کیونکہ سورج آسمان جب آسمان کے
درمیان پہونچتا ہے. تھوڑا سا ٹھیر جاتا ہے. جیسے شاعر نے
کہا ہے. جب دن برابر ہو جاوے اور سورج کی شاخیں
نکلیں پھر اترے اور کہتے ہیں جب آدمی بات کرنے سے رک
جاوے صام اللہ تعالے نے فرمایا میتے رحمن کے لیئے صوم
(یعنے خاموشی کی) نذر مانی پس صوم کے معنے شرع میں
معتاد کھانے اور پینے اور جماع سے بند رہنے
کے ہیں

فِي الشَّرْعِ مَعَ تَرْكِ الْاَنَامِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَيْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاُمَمِ وَاَوَّلُهُمْ اٰدَمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ مَا رَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ
ابْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض
يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي الْحُجْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكَ
السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ
فَقَالَ يَا عَلِيُّ يَقُوْلُ لَكَ جِبْرَئِيْلُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ
اَيَّامٍ يُكْتَبُ لَكَ بِاَوَّلِ يَوْمٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ
الثَّانِيْ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّالِثِ مِائَةُ اَلْفِ
سَنَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ لِيْ خَاصَّةً اَمْ
لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ يُعْطِيْكَ
اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ وَلِمَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِكَ بَعْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ الْاَيَّامُ الْبِيْضُ ثَالِثَ عَشَرَ
وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ قَالَ عَنْتَرَةُ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ
رض لِاَيِّ شَيْءٍ تُسَمّٰى هٰذِهِ الْاَيَّامُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَقَالَ
عَلِيٌّ رض لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ
اَحْرَقَتْهُ الشَّمْسُ فَاسْوَدَّ جَسَدُهٗ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ يَا اٰدَمُ اَتُحِبُّ اَنْ يَبْيَضَّ جَسَدُكَ قَالَ نَعَمْ
قَالَ لَهٗ فَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ
عَشَرَ فَصَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ يَوْمٍ فَابْيَضَّ ثُلُثُ جَسَدِهٖ
ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَابْيَضَّ ثُلُثَا جَسَدِهٖ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ
الثَّالِثَ فَابْيَضَّ جَسَدُهٗ فَسُمِّيَتْ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَاٰدَمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِنَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ مِنْ قَبْلِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنُ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ
بِالتَّفْسِيْرِ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمُ النَّصَارٰى
شَبَّهَ صِيَامَنَا بِصِيَامِهِمْ لِاتِّفَاقِهِمَا فِي الْوَقْتِ وَالْقَدْرِ

اور شرع اسکے گناہ ہو سے تبدرہے اللہ تعالے نے فرمایا جیسے تم سے
پہلوں پر فرض کیا گیا یعنی پیغمبروں اور انکی امتوں پر جنکا پہلا آدم علیہ السلام
ہے اور وہ جیسے روایت کی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ نے اپنے
باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی سے
سنا فرماتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ دوپہر
کے وقت اور آپ حجرے میں تھے میں نے آپ پر سلام کیا آپ نے مجھکو جواب
پھر فرمایا اے علی یہ جبریل تجھے سلام کہتا ہے میں نے کہا آپ اور جبریل پر سلام
ہو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ہو میں آپ کے نزدیک
ہوا فرمایا۔ اے علی تجھے جبریل کہتا ہے ہر مہینے سے تین روزہ
رکھا کر تیرے لیئے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی
جاویگی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن
کے بدلے لاکھ سال کی میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ثواب خاص میری
لیئے ہے یا عام لوگوں کے لیئے۔ فرمایا اے علی اللہ تجھے یہ ثواب
دیگا اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ وہ
کون سے دن ہیں فرمایا ایام بیض تیرہویں اور چودہویں پندرہویں
عنترہ کہتا ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کسلیئے ان دنوں کو ایام
بیض کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا جب اللہ پاک نے آدم کو جنت سے
زمین پر اتارا تو دھوپ کی وجہہ سے اسکا بدن کالا ہو گیا پھر اسکے
پاس جبریل علیہ السلام آیا اور بولا اے آدم تو چاہتا ہے کہ تیرا بدن سفید
ہو جاوے بولا ہاں فرمایا تو ہر مہینے کی تیرہویں چودہویں پندرہویں
تاریخ روزہ رکھ پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن روزہ رکھا اسکا
تیسرا حصہ بدن کا سفید ہو گیا۔ پھر دوسرے دن روزہ
رکھا پھر دو حصے بدن سفید ہو گیا۔ پھر تیسرے دن رکھا
پھر سارا بدن سفید ہو گیا۔ اسلیئے ایام بیض سے یہ دن
نامزد ہوئے پھر آدم علیہ السلام ان سے ہیں جنپر حضرت سے
پہلے روزہ فرض ہوا حسن اور ایک تفسیر کی جماعت نے کہا پہلے
لوگوں سے اللہ پاک کی مراد نصارے ہیں ہمارے روزہ کو
انکے روزے سے مشابہت دی۔ کیونکہ وقت اور قدر
میں وہ ہمارے موافق ہیں۔

الْمَقَالَةُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَى النَّصَارٰى صِيَامَ شَهْرِ
رَمَضَانَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهٗ رُبَّمَا كَانَ يَاْتِيْ فِي الْحَرِّ
الشَّدِيْدِ اَوْ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ وَكَانَ يَضُرُّهُمْ فِيْ اَسْفَارِهِمْ
وَمَعَايِشِهِمْ فَاجْتَمَعَ رَاْيُ عُلَمَآئِهِمْ وَرُؤَسَآئِهِمْ عَلٰى اَنْ
يَّجْعَلُوْا صِيَامَهُمْ فِيْ فَصْلٍ مِّنَ السَّنَةِ بَيْنَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ
فَجَعَلُوْهُ فِي الرَّبِيْعِ وَزَادُوْا فِيْهِ عَشَرَةَ اَيَّامٍ كَفَّارَةً لِّمَا
صَنَعُوْا فَصَارَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اِنَّ مَلِكًا لَّهُمُ اشْتَكٰى فَمَهٗ
فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ هُوَ بَرِئَ مِنْ وَّجَعِهٖ اَنْ يَّزِيْدَ
فِيْ صَوْمِهِمْ اُسْبُوْعًا فَزَادُوْا فِيْهِ ثُمَّ مَاتَ ذٰلِكَ الْمَلِكُ وَ
وَلِيَهُمْ مَلِكٌ اٰخَرُ فَاَتَمُّوْهُ خَمْسِيْنَ يَوْمًا قَالَ مُجَاهِدٌ
اَصَابَهُمْ مُّوْتَانٌ فَقَالَ زِيْدُوْا فِيْ صِيَامِكُمْ فَزَادُوْا عَشْرًا
قَبْلُ وَعَشْرًا بَعْدُ قَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ صُمْتُ السَّنَةَ كُلَّهَا
لَاَفْطَرْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَيُقَالُ مِنْ شَعْبَانَ
وَيُقَالُ مِنْ رَّمَضَانَ وَذٰلِكَ اَنَّ النَّصٰرٰى فُرِضَ عَلَيْهِمْ
شَهْرُ رَمَضَانَ كَمَا فُرِضَ عَلَيْنَا فَحَوَّلُوْهُ اِلَى الْفَصْلِ وَذٰلِكَ
اَنَّهُمْ كَانُوْا رُبَّمَا صَامُوْا فِي الْقَيْظِ فَعَدُّوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ
جَآءَ بَعْدَهُمْ قَرْنٌ مِّنْهُمْ فَاَخَذُوْا بِالثِّقَةِ فِيْ اَنْفُسِهِمْ فَصَامُوْا
قَبْلَ الثَّلٰثِيْنَ يَوْمًا وَّبَعْدَهَا يَوْمًا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْاٰخِرُ
يَسْتَنُّ بِسُنَّةِ الْقَرْنِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ حَتّٰى صَارُوْا اِلٰى خَمْسِيْنَ
يَوْمًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ يَعْنِيْ لِكَيْ تَتَّقُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالْجِمَاعَ
وَقَالَ اَهْلُ التَّفْسِيْرِ اَيْضًا فَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ صَوْمَ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ
وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ
اِلٰى اَنْ نَّزَلَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ قِتَالِ بَدْرٍ بِشَهْرٍ
وَّاَيَّامٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ شَهْرَ
رَمَضَانَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا وَرُوِيَ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ
عُمَرَ رض يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

اور یہ اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض
کیئے تو یہ ناگوار ہوا انپر کیونکہ رمضان کبھی سخت گرمی میں آجاتا ہے
اور کبھی سخت سردی میں آجاتا ہے اور انکو سفر اور معاش کی طلب میں
تکلیف معلوم ہوتی ہے پھر اُن کے عالموں اور سرداروں کی رائے
اسبات پر متفق ہوئی کہ روزوں کا مہینہ سردی اور گرمی کے درمیان
مقرر کریں۔ پھر اُنہوں نے ربیع میں مقرر کیا اور ان میں دس دن
اور بڑھا دیئے اپنے بُرے کام کے کفارہ میں پھر چالیس ہوگئے
پھر اُن کے بادشاہ کے منہ میں درد ہوا اسنے اللہ تعالےٰ کے لیئے نذر
مانی کہ اگر میں اچھا ہوجاؤں تو ایک ہفتہ اور بڑھا دونگا پھر ایک ہفتہ
اور بڑھا دیا پھر یہ بادشاہ مرگیا۔ اور دوسرا بادشاہ ہوا اُسنے کہا
پچاس دن پورے کرو۔ مجاہد نے کہا انکے مویشی مرنے لگے۔ بادشاہ نے
کہا اپنے روزوں میں زیادہ کرو۔ انہوں نے دس پہلے بڑھائے
اور دس پیچھے۔ شعبی نے کہا اگر میں سارا سال روزہ رکھوں تو شک
کے دن ضرور افطار کروں جسکے شعبان اور رمضان کے دن ہونے میں
اختلاف ہے۔ اور یہ اسلیئے کہ نصاریٰ پر بھی رمضان فرض ہوا تھا
پھر پھر اُسکی تحویل کی ربیع میں اور یہ اسلیئے کہ وہ کبھی کبھی گرمی میں روزے
رکھتے اور تیس دن پورے کرلیتے پھر انکے پیچھے لوگ آئے اُنہوں
نے اپنی جانوں میں مضبوطی پائی اُنہوں نے ایک دن پہلے بڑھایا
اور ایک پیچھے۔ پھر ہمیشہ رہے پچھلے پہلوں کی پیروی کرتے تاکہ پچاس
دن ہوگئے۔ پس یہی معنے ہیں اللہ کے فرمانے کے جیسے تمسے پہلوں پر
فرض ہوئی تو کہ تم بچو یعنے کھانے اور پینے اور جماع سے بچو اور تفسیر والوں
نے کہا اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں پر عاشورہ
کے دن اور ہر مہینے سے تین دن کے روزے فرض کیئے جب آپ
مدینہ میں آئے پھر مسلمان روزے رکھتے رہے۔ رمضان فرض
ہونے تک بدر کی لڑائی سے ایک مہینہ اور کچھ دن پہلے اللہ تعالےٰ
نے فرمایا دن گنے ہوئے یعنے رمضان کے مہینے تیس دن یا
اُنتیس دن اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے روایت
ہے اُسنے سنا ابن عمر سے کہ وہ حضرت سے حدیث بیان کرتا تھا کہ
آپ نے فرمایا

أَنَا وَأُمَّتِي أُمِّيَّةٌ لَا نَحْسُبُ وَلَا نَكْتُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا لِتَمَامِ الثَّلَاثِيْنَ وَيُسَمَّى الشَّهْرُ شَهْرًا لِشُهْرَتِهٖ وَهُوَ مَاخُوْذٌ مِنَ الشُّهْرَةِ وَهِيَ الْبَيَاضُ وَمِنْهُ يُقَالُ شَهَرْتُ السَّيْفَ إِذَا سَلَلْتَهٗ وَشَهَرَ الْهِلَالُ إِذَا طَلَعَ

فَصْلٌ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ مَعْنٰى قَوْلِهٖ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَمَضَانُ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُقَالُ شَهْرُ رَمَضَانَ كَمَا يُقَالُ شَهْرُ اللّٰهِ الْأَصَمِّ لِرَجَبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَرَوٰى جَعْفَرُ الصَّادِقُ عَنْ آبَائِهٖ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا رَمَضَانَ بَلْ اُنْسُبُوْهُ كَمَا نَسَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَرُوِيَ لِلْأَصْمَعِيِّ قَالَ أَبُوْ عَمْرٍو إِنَّمَا سُمِّيَ رَمَضَانَ لِأَنَّهٗ رَمِضَتْ فِيْهِ الْفِصَالُ مِنَ الْحَرِّ وَقَالَ غَيْرُهٗ لِأَنَّ الْحِجَارَةَ كَانَتْ تَرْمَضُ فِيْهِ مِنَ الْحَرَارَةِ وَالرَّمْضَاءُ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ وَقِيْلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِأَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ أَيْ يُحْرِقُهَا وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ لِأَنَّ الْقُلُوْبَ تَأْخُذُ مِنَ الْحَرَارَةِ الْمَوْعِظَةِ وَالْفِكْرَةِ فِيْ أَمْرِ الْآخِرَةِ كَمَا يَأْخُذُ الرَّمْلُ وَالْحِجَارَةُ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ قَالَ الْخَلِيْلُ مَأْخُذُهٗ مِنَ الرَّمَضِ فَهُوَ مَطَرٌ يَأْتِيْ فِي الْخَرِيْفِ فَسُمِّيَ هٰذَا الشَّهْرُ رَمَضَانَ لِأَنَّهٗ يَغْسِلُ الْأَبْدَانَ مِنَ الْآثَامِ غَسْلًا وَيُطَهِّرُ الْقُلُوْبَ تَطْهِيْرًا

فَصْلٌ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ إِنَّهٗ قَدْ وَقَعَ الشَّكُّ فِيْ قَوْلِهٖ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ فِيْ سَائِرِ الشُّهُوْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ فَقَالَ لَهٗ نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوُضِعَ فِيْ بَيْتِ الْعِزَّةِ فِيْ سَمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ نَزَلَ بِهٖ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُجُوْمًا نُجُوْمًا فِيْ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ

میں اور میری امت ناخواندہ ہیں نہیں حساب جانتے اور نہیں لکھنا جانتے مہینہ اتنا ہے اور اتنا اور اتنا پورے اور مہینہ کو مہینہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ مشہور ہے اور نکالا گیا ہے شہرت سے اور شہرت کے معنے سفیدی ہے اور اسی محاورہ سے ہے شہرت السیف یعنی میں نے تلوار کو صیقل کیا اور شہر الہلال جب چاند چڑھے ہے فصل لوگوں نے رمضان کے معنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے رمضان کو شہر رمضان کہا جاتا ہے جیسے رجب کو شہر اصم کہتے ہیں اور جیسے کہتے ہیں عبد اللہ اور جعفر صادق نے اپنے آباء سے روایت کیا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے اور انس بن مالک نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہو صرف رمضان بلکہ نسبت کرو جیسے نسبت کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں پس فرمایا رمضان کا مہینہ اور اصمعی نے روایت کیا کہ ابو عمرو نے کہا کہ رمضان کا نام اسلیئے رمضان ہوا کہ اسمیں گرم ہو جاتی ہیں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی کے سبب اور کہا اسکے غیر نے اسلیئے کہ پتھر گرم ہو جاتے ہیں اسمیں بسبب گرمی کے اور رمضان پتھر گرم کیئے گئے کو کہتے ہیں اور کسی اور نے کہا اسلیئے نام رکھا گیا کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے اور یہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی نے کہا دل رمضان کی گرمی سے یا آخرت کی گرمی قیاس کر لیتا ہے جیسے سورج کی دہوپ سے ریگ اور پتھر گرم ہو جاتے ہیں اور خلیل نے کہا رمضان نکلا ہے رمض سے اور رمض مینہ کو کہتے ہیں جو موسم خریف میں آتا ہے اس مہینے کا نام رمضان اسلیئے رکھا گیا کہ بدنوں کو گناہوں سے دہوتا ہے اور دلوں کو پاک کر دیتا ہے۔ فصل اللہ تعالیٰ کے قول شہر رمضان الذی أنزل فیہ القرآن کی تفسیر میں عطیہ سے روایت ہے کہ اُسنے ابن عباس سے پوچھا اللہ کے قول انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ میں مجھے شک ہے۔ کیونکہ قرآن سب مہینوں میں اترا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قرآن کو ہمنے جدا جدا اتارا تاکہ لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر پڑھے۔ اوسنے جواب دیا کہ قرآن لوح محفوظ سے رمضان میں لیلۃ القدر کی رات ایک بار اترا اور بیت العزت میں رکھا گیا پہلے آسمان پر پھر جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر وقتاً فوقتاً تیئیس برس میں اُتارا اور یہ اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

عَزَّوَجَلَّ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ
هِنْدٍ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
اَمَا كَانَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ قَالَ بَلٰى
وَلٰكِنْ جِبْرَئِيْلُ عَ كَانَ يُعَارِضُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ رَمَضَانَ بِمَا نَزَّلَ اللّٰهُ فَيُحْكِمُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ مَا يَشَآءُ
وَيُنْسِيْهِ مَا يَشَآءُ عَنْ شِهَابِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ
رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرٰهِيْمَ
فِيْ ثَلٰثِ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَتْ تَوْرٰيةُ
مُوْسٰى ع فِيْ سِتِّ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ
زَبُوْرُ دَاوُدَ ع فِيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْاِنْجِيْلُ عَلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْفُرْقَانُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ ثُمَّ وَصَفَ عَزَّوَجَلَّ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ
مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْحُدُوْدِ
وَالْاَحْكَامِ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ
الْبَاطِلِ

فَصْلٌ فِيْمَا يَخْتَصُّ بِشَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْفَضَائِلِ

اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْفَارِسِ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَلُوْدِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
قَالَ اَنَا يُوْسُفُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَلِيِّ
بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ
مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ
فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلَتِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ اَوْ اَدّٰى
فِيْهِ فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا
سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ
الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ

میں قسم کھاتا ہوں قرآن کے تھوڑا تھوڑا اترنے کے زمانے کی داود بن
ابی ہند نے کہا مینے شعبی کو کہا (اللہ نے جو فرمایا) رمضان کے مہینے میں قرآن
اُتارا گیا کیا اور سال کے مہینوں میں قرآن نہیں اترتا بولا کیوں نہیں لیکن
جبرئیل علیہ السلام رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوہراتے
تھے جو اللہ نے اُتارا ہوتا پھر اللہ تعالےٰ جس آیت کو چاہتا ثابت رکھتا اور
جسکو چاہتا بھلا دیتا شہاب بن طارق سے روایت ہے وہ ابی ذر غفاری سے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ابرہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان
کی تیسری تاریخ اُترے اور موسےٰ علیہ السلام پر توریت رمضان کی چھٹی
تاریخ اور زبور رمضان کی اٹھارہویں تاریخ اور انجیل عیسےٰ علیہ السلام پر
رمضان کی تیرہویں تاریخ اور قرآن مجید محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رمضان
کی چودہویں تاریخ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تعریف کی اور فرمایا لوگوں کو
گمراہی سے نکالنے والا ہے اور حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی روشن
دلیلیں ہیں حق اور باطل میں جدائی کرتا ہے فصل اُن فضیلتوں میں جو
رمضان سے مختص ہیں مجھے خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھے
خبر دی ابن الفارس نے اُسنے کہا مجھے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن جلودی
نیساپوری نے اُسنے کہا مجھے خبر دی محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
علی بن حجر سعدی نے اُسنے کہا مجھے خبر دی یوسف بن زیاد نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
ہمام بن یحییٰ نے علی بن زید بن جدعان سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے سلمان سے
کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے پچھلے دن فرمایا ای
لوگو تمہارے قریب آیا ہے بڑا مہینہ برکت والا ایسا مہینہ جسمیں ایک رات ہزار
مہینہ سے بہتر ہے اللہ نے اُسکے روزے کو فرض کیا اور اُسکی رات کا قیام
خوشی جسنے اُسمیں ایک نیکی کی یا ایک فرض ادا کیا گویا اُسنے ستر فرض
ادا کیے اُسکے سوا میں اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب بہشت
ہے۔ اور یہ سلوک کا مہینہ ہے مومن کی روزی
بڑھجاتی ہے۔ جسنے اسمیں

فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار
وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيء قالوا
ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم قال يعطي الله هذا الثواب
لمن فطر صائما على تمرة او شربة ماء او مذقة لبن وهو شهر
اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار فمن
خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار فا
ستكثروا فيه من اربع خصال خصلتان ترضون بهما ربكم
وخصلتان لا غناء لكم عنهما فاما الخصلتان اللتان ترضون
بهما ربكم فشهادة ان لا اله الا الله وتستغفرونه واما
اللتان لا غناء لكم عنهما فتسالون الله الجنة وتعوذون
به من النار ومن اشبع فيه صائما سقاه الله تعالى من
حوضي شربة لا يظما بعدها ابدا وعن الكلبي عن ابي
نضرة عن ابي سعيد الخدري رض قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان ابواب الجنة وابواب السماء لتفتح
لاول ليلة من شهر رمضان ولا تغلق الى اخر ليلة منه
ليس من عبد وامة يصلي في ليلة منها الا كتب الله تعالى
له بكل سجدة الفا وسبعمائة حسنة وبنى له بيتا في
الجنة من ياقوتة حمراء له سبعون الف باب لكل باب
منها مصراعان من ذهب موشح من ياقوتة حمراء فاذا
صام اول يوم من شهر رمضان غفر الله له كل ذنب
الى اخر يوم من رمضان وكان كفارة الى مثلها وكان
له بكل يوم يصومه قصر في الجنة له الف باب من ذهب
واستغفر له سبعون الف ملك من غدوة الى ان
يتوارى بالحجاب وكان له بكل سجدة يسجدها من ليل
او نهار شجرة في الجنة يسير الراكب في ظلها مائة
عام لا يقطعها واخبرني ابو نصر عن والده باسناده
عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر
رمضان نظر الله الى خلقه واذا نظر الى عبد لم

کسی روزہ دار کا روزہ کھلایا اُسکے گناہ معاف ہوئے اور اسکی گردن دوزخ سو
آزاد ہوئی اور اسکو ویسا ہی ثواب ملا یہ نہیں ہے کہ اُسکے ثواب سے کچھ کم
ہوجاوے بولے ہمارے ہر ایک کے پاس تو روزہ کھلانے کی توفیق نہیں ہے
فرمایا اللہ تعالی نے یہ ثواب اُسکو ہی دیتا ہے جو ایک کھجور کے ساتھ یا ایک پانی
کے گہونٹ یا ایک دودہ کی چلو کے ساتھ روزہ افطار کراوے اس مہینے کا ابتدا
رحمت ہو اور اسکا درمیان بخشش اور اسکا آخر آزادی آگ سے پھر جسنے اپنے
اپنے غلام پر کام میں تخفیف کی اسکو گناہ معاف ہوی اور دوزخ سے آزاد ہوا اسمیں
چار باتیں بہت کرو دو باتوں سو اپنی رب کو خوش کرو اور دو باتوں سی تمکو چارہ
نہیں ہی پھر وہ دو خصلتیں جنسو اپنے رب کو خوش کرو وہ اسبات کی گواہی کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور معافی چاہنی اور وہ دو جن سے تمکو چارہ نہیں وہ یہ
اللہ سو بہشت مانگو اور دوزخ سے پناہ مانگو اور جسنے اسمیں روزہ دار کا پیٹ
بھرا اللہ تعالی اسکو میری حوض سو پلا دیگا پھر وہ اس سو پیچھے پیاسا نہ ہوگا
اور کلبی سو روایت ہو وہ ابی نضرہ سے وہ ابو سعید خدری سے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی دروازی اور آسمانوں کے دروازے رمضان کی
پہلی رات میں کھلجاتے ہیں اور آخر رمضان تک بند نہیں ہوتے کوئی ایمان
والا یا ایمان والی اسکی رات میں نماز نہیں پڑہتے مگر اُنکے لیئے اللہ ہر سجدہ کی
بدلے سترہ سو نیکی لکھتا ہے اور اسکے لیئے بہشت میں گھر بناتا ہے سرخ یاقوت
کا جسکے ستر ہزار دروازے ہوتے ہیں ہر دروازے کی دو دہلیز سونے کی
ہوتی ہیں منقش سُرخ یاقوت سے جب رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالے
اسکے ساری گناہ معاف کردیتا ہے آخر رمضان تک اور دوسرے رمضان تک
کفارہ ہوجاتا ہے اور اسکے لیئے ہر دن کی روزی کی بدلی جنت میں ایک محل ہوگا
جسکے ہزار دروازی سونے کے ہونگے اور اسکے لیئے ستر ہزار فرشتے صبح سی
شام تک بخشش مانگتے ہیں اور ہر سجدے کے بدلے جو وہ دن میں یا رات میں
کرتا ہے ایک درخت ہوتا ہے جنت میں جسکو سایہ میں سوار سو سال سیر کریگا
لیکن پورا نہ کرسکے گا اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
اسنے اعرج سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالے اپنی مخلوق
کیطرف نظر فرماتا ہے۔ اور جب بندے کیطرف نظر
کرتا ہے

يعتق به أبداً ولله عز وجل في كل يوم ألف ألف عتيق من النار وأخبرني أبو نصر عن والده بإسناده عن سهل عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا جاء رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب النار وصفدت الشياطين وعن نافع بن بردة عن أبي مسعود الغفاري رضي الله عنه قال إنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يصوم يوماً من رمضان إلا زوج زوجة من الحور العين في خيمة من درة مجوفة مما نعت الله عز وجل حور مقصورات في الخيام على كل امرأة منهن سبعون حلة ليس منها حلة على لون الأخرى ويعطى سبعين لوناً من الطيب ليس منها لون على لون الآخر ويعطى سبعين سريراً من ياقوتة حمراء موشحة باللؤلؤ على كل سرير سبعون فراشاً على كل فراش أريكة لكل امرأة سبعون ألف وصيف لحاجتها وسبعون ألف وصيف لزوجها مع كل وصيف صحفة من ذهب فيها لون من الطعام فيجد لآخر لقمة منها لذة لا يجد لأوله ويعطى زوجها مثل ذلك على سرير من ياقوتة حمراء هذا لكل يوم صامه من رمضان سوى ما يعمل من الحسنات

فصل أخبرني أبو نصر عن والده بإسناده قال ثنا محمد بن أحمد قال حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا أبو القاسم بن عبد الله بن محمد قال حدثنا الحسن بن إبراهيم بن يسار وإبراهيم بن محمد بن حارث قال حدثنا سلمة بن شبيب قال ثنا القاسم بن محمد قال ثنا هشام ابن الوليد قال حدثنا حماد بن سليمان الدوسي عن الحسن عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال إنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم إن الجنة لتنجد وتزين من الحول إلى الحول لدخول شهر رمضان فإذا كان أول ليلة من شهر رمضان هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة تصفق ورق أشجار الجنة وحلق المصاريع فيسمع لذلك

اسکو کبھی عذاب نہیں کرتا اور اللہ عز وجل کے لیے دس لاکھ آدمی آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور مجھے خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے انہے سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہ سے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور نافع بن بردہ سے روایت ہے وہ ابو مسعود غفاری سے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی بندہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتا مگر ایک حور کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے موتی کے خیمہ میں ان حوروں سے جنکی اللہ تعالی نے تعریف کی ہے (حوریں ہیں چھپائی ہوئی خیموں میں) ہر ایک عورت پر ستر حلے ہیں ایک حلہ دوسرے حلہ کے رنگ پر نہیں ہے اور ستر قسم کی خوشبو دیا جاتا ہے جنمیں ایک دوسری کے رنگ پر نہیں اور دیا جاتا ہے ستر تخت سُرخ یاقوت کے منقش موتیوں کے ساتھ ہر تخت پر ستر فراش ہر فراش پر ایک تکیہ ہر عورت کے لیے ستر ہزار غلام اسکی حاجت کے لیے اور ستر ہزار غلام اسکے خاوند کے لیے ہر غلام کے ساتھ سونے کا پیالہ جسمیں ایک قسم کا کھانا ہے جسکے آخر لقمے کی وہ لذت ہے جو پہلے لقمے کی لذت نہیں ہے اور اسکا خاوند بھی ایسے ہی یاقوت سرخ کے تخت دیا جاتا ہے رمضان کے ہر دن کے بدلے جو وہ روزہ رکھتا ہے اور نیکیوں کے سوا جو وہ کرتا ہے

فصل۔ مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ابو القاسم بن عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث بیان کی حسن بن ابراہیم بن یسار نے اور ابراہیم بن محمد بن حارث نے دونو نے کہا حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولید نے کہا حدیث بیان کی حماد بن سلیمان نے اسنے حسن سے اُسنے ضحاک بن مزاحم سے اسنے ابن عباس سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہشت صاف کیجاتی ہے اور مزین کیجاتی ہے ایک سال سے دوسری سال تک ماہ رمضان کیلیے جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسکو مثیرہ کہتے ہیں جس سے جنت کے پتے اور دہلیزوں کے حلقے ہلتے ہیں پھر اس سے ایک آوازہ نکلتا ہے

يُقَلِّبُونَ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَتَتَزَيَّنُ الْحُورُ الْعِينُ حَتَّى
يَقِفْنَ بَيْنَ شُرَفِ الْجَنَّةِ فَيُنَادِينَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَيُزَوِّجَهُ ثُمَّ يَقُلْنَ لِرِضْوَانَ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةُ فَيُجِيبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ
يَا خَيْرَاتٍ حِسَانٍ هٰذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُولُ اللّٰهُ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ يَا مَالِكُ أَغْلِقْ
أَبْوَابَ الْجَحِيمِ مِنَ الصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ وَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ
وَغُلَّهُمْ بِالْأَغْلَالِ ثُمَّ اقْذِفْ لَهُمْ فِي لُجَجِ الْبِحَارِ حَتَّى لَا
يُفْسِدُوا عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِي صِيَامَهُمْ قَالَ وَيَقُولُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤَالَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ
عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يُقْرِضُ الْغَنِيَّ غَيْرَ الْعَدِيمِ
وَالْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُومِ قَالَ وَلَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ
الْعِقَابَ فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ أَعْتَقَ اللّٰهُ
اللّٰهُ تَعَالَى فِي كُلِّ سَاعَةٍ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ
اسْتَوْجَبُوا الْعَذَابَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
أَعْتَقَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِعَدَدِ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى
آخِرِهِ فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَأْمُرُ جِبْرِيلَ فَيَهْبِطُ فِي كَبْكَبَةٍ
مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَمَعَهُ لِوَاءٌ أَخْضَرُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَرْكُزُ عَلَى ظَهْرِ
الْكَعْبَةِ وَلَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ لَا يَنْشُرُهَا إِلَّا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَيَنْشُرُهَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيُجَاوِزُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَيَأْمُرُ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلٰئِكَةَ بِالدُّخُولِ بَيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَيَدْخُلُونَ
بَيْنَهُمْ فَيُسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ وَيُصَافِحُونَهُمْ
وَيُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَعْشَرَ الْأَوْلِيَاءِ الرَّحِيلَ فَيَقُولُونَ مَا
صَنَعَ اللّٰهُ فِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَظَرَ إِلَيْهِمْ وَعَفَا عَنْهُمْ

کہ سننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سنا پھر آراستہ ہوتی ہیں حوریں تو کہ کھڑی
ہوتی ہیں بالاخانوں میں پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ
کیطرف پھر وہ اسکو نکاح کر دے پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے وہ انکو
جواب دیتا ہے ای نیک بخت خوبصورت یہ رمضان کی پہلی رات ہے جنت
کے دروازے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں سے اے جبرئیل
اتر زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور انکو طوق ڈال پھر دریاؤں کی
گردابوں میں ڈالدو تاکہ میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کے
روزے نہ بگاڑیں فرمایا اور اللہ تعالی رمضان کی ہر رات میں تین دفعہ
فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے جو میں اسکو دوں اسکا سوال کوئی توبہ
کرنیوالا ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں
اسے بخشدوں وہ کون ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے
والا ہے کہ میں اسے بخشدوں وہ کون ہے جو بے پرواہ کو جو نادار نہیں ہے
اور وفا کرنے والا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے فرمایا اور اللہ تعالی
رمضان کے ہر دن میں افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب جمعہ کی رات اور جمعہ
کا دن ہوتا ہے اللہ تعالی ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا
ہے اللہ تعالی اسدن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے پہلے دن سے
آخر دن تک آزاد کیے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے اللہ تعالی جبرئیل
کو فرماتا ہے پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتا ہے اور اسکی
ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتا ہے اور اسکے
چھ سو پر ہیں۔ نہیں کھولتا مگر لیلۃ القدر میں پھر انکو کھولتا ہے اس رات کو
پھر تجاوز کرتا ہے مشرق اور مغرب میں اور جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم
کرتا ہے کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ انکے درمیان داخل ہو جاتے ہیں
اور ہر قیام کرنے والے نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور انسے مصافحہ
کرتے ہیں اور انکی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ صبح صادق تک پھر جبرئیل
علیہ السلام ندا کرتے ہیں اے اولیا کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے
جبرئیل اللہ تعالی نے کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مسلمانوں کی حاجتوں
میں پھر کہتا ہے اللہ تعالی نے انکیطرف دیکھا اور انکو معاف کر دیا اور

وَغَفَرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقُّ وَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ
وَمُشَاحِنٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مَنِ الْمُشَاحِنُ قَالَ
الْمُصَارِمُ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ
فَإِذَا كَانَ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَثَّ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَلٰئِكَةَ فِي كُلِّ الْبِلَادِ
فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُونَ
بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الْجِنَّ
وَالْإِنْسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمَ
فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمَلٰئِكَةِ يَا مَلٰئِكَتِي
مَا جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ قَالَ فَتَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ إِلٰهَنَا
وَسَيِّدَنَا تُوَفِّيهِ أَجْرَهُ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَلٰئِكَتِي
أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ
رِضَائِي وَمَغْفِرَتِي ثُمَّ يَقُولُ يَا عِبَادِي سَلُونِي فَوَعِزَّتِي
وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ فِي جَمْعِكُمْ هٰذَا لِآخِرَتِكُمْ
شَيْئًا إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ وَعِزَّتِي
وَجَلَالِي لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُونِي وَ
عِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْزِيكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُودِ
انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ لَقَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ
قَالَ فَتَفْرَحُ الْمَلٰئِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
هٰذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَعَنِ الضَّحَّاكِ
بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ
إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ أَهَلَّ
شَهْرُ رَمَضَانَ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
لَتَمَنَّى الْعِبَادُ أَنْ يَكُونَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَنَةً فَقَالَ
الرَّجُلُ مِنْ خُزَاعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ يَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

اور بخشدیا مگر چار شخصوں کو حضرت نے فرمایا وہ چار یہ ہیں ہمیشہ شراب پینے والا اور ماں باپ کا بیفرمان اور قاطع رحم اور مشاحن سوال کیا گیا یا رسول اللہ مشاحن کیا ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنے والا جب فطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام جائزہ رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے پھر وہ زمین پر اُترتے ہیں اور کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو اللہ کی ساری مخلوقات جن اور آدمی کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت رب کریم کیطرف نکلو وہ بہت دیتا ہے اور بڑے گناہ معاف کرتا ہے جب عیدگاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے اے میرے فرشتو مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرلے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے انکو انکی مزدوری اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے انکے رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھسے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھسے اپنی اس جماعت میں آخرت کیلئے کچھ نہ مانگوگے مگر میں ضرور دونگا اور نہ دنیا کے لئے مگر انکی طرف دیکھونگا اور مجھے عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالونگا جبتک تم مجھسے ڈروگے مجھے عزت کی قسم میں تمکو خوار نہ کرونگا۔ اصحاب الحدود کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے تمنے مجھکو راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ تعالےٰ اس امت کو رمضان میں افطار کیوقت دیتا ہے اور ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے وہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور لفظ دونوں حدیثوں کا قریب قریب ہیں اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنا اسناد نافع سے وہ ابی مسعود غفاری سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسدن ماہ رمضان کا چاند چڑھتا ہے اگر اللہ کے بندے اس فضیلت کو جانیں جو ماہ رمضان میں ہے بیشک آرزو کریں اسکی کہ ماہ رمضان ایک سال بھر کا ہو۔ اور ایک مرد نے بنی خزاعہ میں سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہمیں بیان کردیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بہشت ماہ رمضان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے

رَأْسِ الحَوْلِ إِلَى الحَوْلِ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْهُ [illegible]
مِنْ [illegible]
[illegible]
فِي هٰذَا الشَّهْرِ لَنَا أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ [illegible]
فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ زَوْجَةً
مِنَ الحُورِ العِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ مِمَّا نَعَتَ اللّٰهُ
تَعَالَى بِهِ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الخِيَامِ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ
سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الأُخْرَى وَتُعْطَى
سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ يُشْبِهُ الأَوَّلَ
كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ مُوَشَّحًا بِالدُّرِّ عَلَيْهِ
سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَفَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ
سَبْعُونَ أَرِيكَةً وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ
يَخْدِمُهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ لِزَوْجِهَا بِيَدِ كُلِّ وَصِيفٍ
صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ يَجِدُ لِآخِرِهِ
مِنَ اللَّذَّةِ مَا لَا يَجِدُ لِأَوَّلِهِ وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلَى
سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ عَلَيْهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٍ
بِالْيَاقُوتِ هٰذَا لِكُلِّ مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ
مِنَ الحَسَنَاتِ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَادَى الجَلِيلُ جَلَّ عَظَمَتُهُ رِضْوَانَ خَازِنَ
الجِنَانِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ نَجِّدْ جَنَّتِي
وَزَيِّنْهَا لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ وَلَا تُغْلِقْهَا عَنْهُمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ
شَهْرُهُمْ ثُمَّ يُنَادِي مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَا مَالِكُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الجَحِيمِ مِنَ الصَّائِمِينَ مِنْ
أُمَّةِ أَحْمَدَ ثُمَّ لَا تَفْتَحْهَا عَلَيْهِمْ حَتَّى يَنْقَضِيَ شَهْرُهُمْ ثُمَّ يُنَادِي
جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ انْزِلْ
إِلَى الأَرْضِ فَغُلَّ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ عَنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ حَتَّى لَا يُفْسِدُوا
عَلَيْهِمْ صِيَامَهُمْ وَإِفْطَارَهُمْ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ
شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ وَقْتِ الإِفْطَارِ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں سے اس مہینے میں ہمارے جوڑے [illegible] دیں اُنسے ہماری
آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی ہوں پس نہیں کوئی بندہ جو ماہ رمضان کا روزہ
رکھے مگر اللہ تعالے اسکا نکاح ایک عورت حور العین سے کرتا ہے [illegible]
ایک خیمہ میں جسکا وصف اللہ تعالے نے فرمایا حور ہیں بند کی گئی خیموں میں
ہر ایک عورت پر ان حوروں سے ستر حلے ہونگے نہیں ہر ایک حلہ ستر
حلہ کی قسم پر نہ ہوگا اور ستر قسم کی خوشبو [illegible] نہیں ایک
دوسرے کو مشابہ نہوگی ان حوروں میں سے ہر ایک عورت ایک تخت
یاقوتی موتی کے جڑاؤ کا رہیگی جسپر ستر بستر ہونگے جنکا استر استبرق
ہوگا اور ہر ایک بستر پر ستر تکیے ہونگے اور ان حوروں میں سے ہر ایک
عورت کے لیئے ستر ہزار خدمتگار ہونگے جو ان کی خدمت کریں اور ستر ہزار
خدمتگار انکے خاوندوں کے لیئے ہونگے ہر ایک خدمتگار کے ہاتھ
میں ایک پیالہ سونے کا ہوگا جسمیں ایک قسم کا کھانا ہوگا جسکے
آخر لقمہ میں وہ لذت پاویگا جو اسکے اول لقمہ میں نہ پائی ہوگی اور
اس قسم عطیات اسکے خاوند کو ملینگے سرخ یاقوت کے تخت پر
اُسکے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن یاقوت جڑے ہوئے ہونگے
یہ انعام ماہ رمضان کے ہر روزہ دار کے لیئے ہے
علاوہ ثواب اُن نیکیوں کے جو کرتا ہے اور روایت ہے قتادہ سے
روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ
جلیل عز عظمتہ بہشت کے رضوان کو پکارتا ہے وہ عرض کرتا ہے
حاضر ہوں اور تیرا حکم بجالاتا ہوں بار بار اللہ تعالے فرماتا ہے میری
بہشت پاکیزہ کر اور آراستہ کر امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روزہ داروں
کے لیئے اور اوسکو بند نہ کر اُنسے جبتک انکا مہینہ تمام نہ ہو پھر اللہ تعالے
دوزخ کے دربان مالک کو پکارتا ہے وہ عرض کرتا ہے حاضر ہوں اور
تیرا حکم بجا لانے کو طیار ہوں بار بار اللہ فرماتا ہے بند کر دوزخ کے دروازے امت
احمد روزہ داروں کے واسطے پھر کھول انپر جبتک انکا مہینہ نہ گزرے پھر اللہ تعالے

[illegible]

[illegible] نحو الارض السابعة السفلى وجناح

بالمشرق وجناح بالمغرب مكلل بالمرجان والدر والجواهر

ينادي هل من تائب يتاب عليه هل من داع يستجاب له [illegible]

[illegible]

[illegible] انس بن مالك رض قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] عبد الله بن ابي اوفى [illegible]

[illegible]

[illegible] تصلى [illegible] بشارت

[illegible] ما اجتنبت الكبائر [illegible] امير المؤمنين عمر بن

الخطاب رض انه كان يقول اذا دخل شهر رمضان مرحبا

بمطهر خير كله صيام نهاره وقيام ليله والنفقة فيه

كالنفقة في سبيل الله عز وجل وعن ابي هريرة رض عن النبي

صلى الله عليه وسلم انه قال من صام رمضان وقامه

ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر

وعن ابي هريرة رض ايضا عن النبي صلى الله عليه

وسلم انه قال كل حسنة يعملها ابن ادم من امتي بعشر

عشر الى سبعمائة ضعف الا الصوم فان الله تعالى

يقول الصوم لي وانا اجزي به يدع شهوته واكله و[illegible]

اپنے بندوں اور بندیوں کو [illegible] دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر آسمان میں [illegible]

پکارنیوالے [illegible] فرشتے ہیں جسکا تاج رب العلمین کے عرش کے نیچے ہے

اور جسکے پاؤں ساتویں زمین نچلی کے انتہا میں جسکا ایک بازو مشرق میں اور

ایک بازو مغرب میں جڑے ہوئے مرجان کا ہوگا اور موتی اور جواہریوں پکارتا

ہے کوئی ہے توبہ کرنے والا اسکی توبہ قبول ہو کوئی ہے دعا کرنیوالا اسکی دعا قبول

کیجائے کوئی ہے مظلوم اللہ اسکی مدد کرے کوئی ہے بخشش مانگنے والا اور اسکو

[illegible] کوئی ہے مانگنے والا دیا جائے اسکا مانگا ہوا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اللہ تعالیٰ سارا مہینہ رمضان کا یوں پکارتا ہے اے میرے بندو اور اے میری بندیو

[illegible] اور صبر کرو اور ہمیشگی کرو نزدیک ہے کہ میں تم سے سختی اوٹھاؤں اور تم میری

رحمت اور عزت کو پہونچو پس جب شب قدر ہوتی ہے جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک

جماعت میں اترتے ہیں رحمت کی دعا کرتے ہیں ہر بندے کھڑے یا بیٹھے پر جو ذکر کرتا ہے

اللہ عز وجل کا اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کلام کرنیکا حکم کرے تو بیشک بشارت دیویں

رمضان کے روزہ داروں کو بہشت کی اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت

ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اسکا

چپ رہنا تسبیح ہے اور اسکی دعا مقبول اور اسکا عمل دوگنا اور روایت ہے اعمش سے وہ

[illegible] سے [illegible] اُسنے کہا کہ حضرت کے اصحاب کہا کرتے تھے کہ رمضان رمضان تک

اور حج حج تک اور جمعہ جمعہ تک اور ایک نماز دوسری نماز تک ان گناہوں کا کفارہ

ہیں جو انکے درمیان ہوجاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز ہو اور حضرت امیر المومنین

عمر بن خطاب سے روایت ہے بیشک وہ کہا کرتے تھے جب ماہ رمضان آتا خوش ہو اس

مہینے کا آنا جسکا سب بہتر ہے جسکا دن روزہ ہے اور رات کو قیام جسمیں خرچ کرنا

جہاد کے خرچ کرنیکی مثل ہے اور روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ بیشک فرمایا آپنے جو شخص رمضان میں دن کو روزہ رکھے رات کو قیام کرے ایمان سے

اور ثواب کی امید پر تو اُسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاویں گے اور نیز ابو ہریرہ سے

روایت ہے بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرتا ہے بیٹا آدم کا

میری امت میں سے زیادہ کیجاتی ہیں دس سے سات سو گنی تک سوا روزہ کے اسلیئے کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا اور روزہ دار اپنی

خواہش اور کھانا پینا

مِنْ اَجْلِيْ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطَارِهِ
وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْبَرَكَاتِ السَّقَطِيُّ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ
مَنْ قَرَءَ فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُّبِيْنًا حُفِظَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ **فَصْلٌ** رَمَضَانُ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ
الرَّاءُ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْمِيْمُ مَحَابَاةُ اللّٰهِ وَالضَّادُ ضَمَانُ اللّٰهِ
وَالْاَلِفُ اُلْفَةُ اللّٰهِ وَالنُّوْنُ نُوْرُ اللّٰهِ فَهُوَ شَهْرُ رِضْوَانٍ وَّمَحَابَاةٍ
وَضَمَانٍ وَّاُلْفَةٍ وَّنُوْرٍ وَّنَوَالٍ وَّكَرَامَةٍ لِّلْاَوْلِيَاءِ وَالْاَبْرَارِ
وَقِيْلَ مَثَلُ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الشُّهُوْرِ كَمَثَلِ الْقَلْبِ فِي الصَّدْرِ
وَكَالْاَنْبِيَاءِ فِي الْاَنَامِ وَكَالْحَرَمِ فِي الْبِلَادِ فَالْحَرَمُ يُمْنَعُ
مِنْهُ الدَّجَّالُ اللَّعِيْنُ وَشَهْرُ رَمَضَانَ تُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ
الشَّيَاطِيْنِ وَتَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ شُفَعَاءَ لِلْمُجْرِمِيْنَ وَشَهْرُ
رَمَضَانَ شَفِيْعٌ لِّلصَّائِمِيْنَ وَالْقَلْبُ مُزَيَّنٌ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ
وَالْاِيْمَانِ وَشَهْرُ رَمَضَانَ مُزَيَّنٌ بِنُوْرِ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ
فَمَنْ لَّمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَفِيْ اَيِّ شَهْرٍ يُغْفَرُ لَهٗ
فَلْيَتُبِ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تُغْلَقَ اَبْوَابُ
التَّوْبَةِ وَلْيُنِبْ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّفُوْتَ وَقْتُ
الْاِنَابَةِ وَلْيَبْكِ قَبْلَ اَنْ يَّنْقَضِيَ وَقْتُ الْبُكَاءِ وَالرَّحْمَةِ
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ لَمْ يُخْزَوْا
مَا اَقَامُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا خِزْيُهُمْ
قَالَ مَنِ انْتَهَكَ فِيْهِ مُحَرَّمًا اَوْ عَمِلَ سَيِّئَةً اَوْ شَرِبَ خَمْرًا اَوْ زَنٰى
لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ رَمَضَانُ وَلَعَنَهُ اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ وَاَهْلُ السَّمٰوٰتِ
اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْحَوْلِ وَاِنْ مَّاتَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَمَضَانَ
فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنَةٌ **فَصْلٌ** وَقِيْلَ اِنَّ
سَيِّدَ الْبَشَرِ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَيِّدَ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيِّدَ الْفَارِسِ سَلْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَيِّدَ الرُّوْمِ
صُهَيْبٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَيِّدَ الْحَبَشِ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَيِّدَ الْقُرٰى مَكَّةُ
وَسَيِّدَ الْاَوْدِيَةِ وَادِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَسَيِّدَ الْاَيَّامِ يَوْمُ
الْجُمُعَةِ وَسَيِّدَ اللَّيَالِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَسَيِّدَ الْكُتُبِ الْقُرْاٰنُ

میری سبب سے ترک کرتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کو دو خوشی ہیں
ایک افطار کیوقت اور ایک پروردگار کے دیدار کیوقت اور ابو البرکات
سقطی نے ہمکو خبر دی اپنے اسناد کے ساتھ یزید بن ہارون سے اونے کہا مسعود
نے ہمسے حدیث بیان کی کہا مجکو یہہ بات پہونچی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان کی
کسی رات میں اپنے نفلوں میں سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا پڑہے وہ اس سال میں محفوظ
رہیگا فصل رمضان کے پانچ حرف ہیں را سے اشارہ ہے اللہ کی رضامندی کا
اور میم سے اللہ کی محبت کا اور ضاد سے اللہ کے ضامن ہونیکا اور الف سے اللہ
کی الفت کا اور نون سے اللہ کا نور سو یہہ مہینہ اللہ کی رضامندی اور محبت اور
ضمانت اور الفت اور نور اور بخشش اور عزت کا ہے اللہ کے دوستوں اور نیکوں
کے لئے اور بعض نے کہا ماہ رمضان کی مثال مہینوں میں ایسی ہے جیسے دل
سینوں میں جیسے پیغمبر لوگوں میں اور جیسے حرم شہروں میں سو حرم میں نہ جا سکیگا
دجال لعین اور ماہ رمضان میں جکڑے جاتے ہیں سرکش شیطان اور انبیاء
گنہگاروں کے شفیع ہونگے اور ماہ رمضان روزہ داروں کا شفیع ہوگا اور دل کو
زینت ہے معرفت اور ایمان کے نور سے اور ماہ رمضان کو زینت ہے تلاوت قرآن
کے نور سے سو جسکی بخشش ماہ رمضان میں نہ ہو تو کون سے مہینے میں اسکی بخشش
ہوگی سو بندے کو چاہیئے کہ اللہ عزوجل کیطرف توبہ کرے پہلے توبہ کے دروازے
کے بند ہونے سے اور اللہ عزوجل کیطرف رجوع کرنی چاہیئے انابت کا
وقت فوت ہونے سے پہلے اور روئے اور رحمت کے وقت گذر جانے سے
پہلے اور بیشک حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت جبتک
ماہ رمضان کو قائم رکھیگی ہرگز ذلیل نہ ہوگی تو ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ
اونکا ذلیل ہونا کیسے فرمایا جو کوئی اوسمیں حرام کا مرتکب ہو یا برا کام کرے یا شراب
پیے یا زنا کرے اوس سے رمضان قبول نہ ہوگا اور اسپر اللہ اور اسکے فرشتے اور
آسمانوں میں رہنے والے لعنت کرتے ہیں سال تک اور اگر وہ مر جاوے اوس وقت
میں جو اوسکے اور رمضان کے درمیان ہے تو اسکے لیے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں
فصل اور کہا گیا ہے کہ آدمیوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور فارس کے سردار سلمان ہیں اور روم کے سردار صہیب ہیں اور حبش کے
سردار بلال ہیں اور بستیوں کا سردار مکہ ہے اور نالوں کا سردار بیت المقدس کا نالہ
دنوں کا سردار جمعہ کا دن اور راتوں کی سردار شب قدر اور
کتابوں کا سردار قرآن

وَسَيِّدُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ وَسَيِّدُ الْبَقَرَةِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَسَيِّدُ الْاَحْجَارِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَسَيِّدُ الْاٰبَارِ زَمْزَمُ وَسَيِّدُ الْعَصَا عَصَا مُوْسٰى وَسَيِّدُ الْحِيْتَانِ الْحُوْتُ الَّذِيْ كَانَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَطْنِهٖ وَسَيِّدُ النُّوْقِ نَاقَةُ صَالِحٍ وَسَيِّدُ الْاَفْرَاسِ الْبُرَاقُ وَسَيِّدُ الْخَوَاتِيْمِ خَاتَمُ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ وَسَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَاَنْزَلْنٰهُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا اِلَى السَّفَرَةِ وَهُمُ الْكَتَبَةُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَكَانَ يَنْزِلُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ اللَّوْحِ عَلٰى قَدْرِ مَا يَنْزِلُ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا اِلٰى مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ كُلُّهٗ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَغَيْرُهٗ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَعْنِيْ اَنْزَلْنَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ وَجُمْلَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى الْكَتَبَةِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ نُجُمًا نُجُمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً فِيْ سَائِرِ الشُّهُوْرِ وَالْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَوْقَاتِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةٍ عَظِيْمَةٍ وَقِيْلَ فِيْ لَيْلَةِ الْحُكْمِ وَسُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَعْظِيْمًا لَهَا وَلِقَدْرِهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُقَدِّرُ فِيْهَا مَا يَكُوْنُ مِنْ اَمْرِ السَّنَةِ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ثُمَّ قَالَ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَا مُحَمَّدُ لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْلَمَكَ بِعِظَمِهَا فَكُلُّ مَا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا اَدْرٰىكَ فَقَدْ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ وَمَا فِيْهِ وَمَا يُدْرِيْكَ فَلَمْ يُدْرِهٖ وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلَيْهِ كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا وَمَا تَبَيَّنَ لَهٗ وَفِيْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةُ الْعَظَمَةِ وَالْحِكْمَةِ وَقِيْلَ هِيَ اللَّيْلَةُ الْمُبَارَكَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ

اور قرآن کی سردار بقرہ ہے اور سورہ بقر کا سردار آیۃ الکرسی اور پتھروں کا سردار حجر اسود اور کنووں کا سردار زمزم ہاتھ کی لکڑیوں کا سردار عصائے موسے ہے اور مچھلیوں کی سردار وہ مچھلی ہی جسکے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے اور اونٹوں کی سردار حضرت صالح کی اونٹنی اور گھوڑوں کی سردار براق اور انگوٹھیوں کی سردار ہمارے سردار سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے فصل فضائل میں شبقدر کے فرمودہ اللہ تعالیٰ کا تحقیق ہمنے اُتارا اوسکو شبقدر میں آخر سورہ تک سو اُتارا ہمنے اوسکو یہہ اشارہ قرآن کیطرف ہے کہ اُتارا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے قرآن کو آسمان دنیا کیطرف فرشتوں کی پاس اور وہ لکھنے والے فرشتے ہیں سو تھا اوترتا اس رات میں لوح محفوظ سے اسقدر جسقدر حضرت جبرئل علیہ السلام اللہ تعالے کے حکم سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سال تمام میں مثل اسکی آیندہ سال تک لیکر اوترتے تھے کہ قرآن پاک سب کا سب شبقدر میں ماہ رمضان میں آسمان دنیا تک اوتر چکا اور حضرت ابن عباس وغیرہ نے کہا (قول اللہ پاک) کہ اُتارا ہمنے اسکو شبقدر میں اللہ کی مراد یہ ہے کہ ہمنے جبرئل علیہ السلام کو اس سورۃ اور تمام قرآن کی ساتھ شبقدر میں فرشتوں لکھنے والوں کی پاس بھیجا پھر اوسکے بعد تھوڑا تھوڑا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال میں تمام مہینوں اور دنوں اور راتوں اور وقتوں میں اوترا اللہ پاک کا فرمودہ شبقدر میں یعنے رات بزرگ میں اور بعض نے کہا حکم کی رات میں اور اسکا نام شبقدر اوسکی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے ہے کسلیئے کہ اللہ تعالیٰ اندازہ کرتا ہے اس رات اون کاموں کا جو اس سال سے آیندہ تک ہونیوالے ہیں پھر فرمایا اور کسنے جتلایا ہے تجھکو ای محمد کیا ہی شبقدر اگر اللہ تعالیٰ اوسکی بزرگی تجھکو نہ جتلاتا پس جہاں کہیں قرآن پاک میں ایسا ہے اور کسنے جتلایا تجھکو بیشک اللہ تعالیٰ نے خبردار کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور جہاں اوسمیں (ومایدریک ہی) تو اللہ نے نہیں جتلایا اور نہ اطلاع دی پیغمبر کو چنانچہ قول اللہ عزوجل کا اور کون جتلاسکتا ہے شاید قیامت قریب ہو اور قیامت کا وقت حضرت سے بیان نہ کیا۔ اللہ تعالے کا فرمانا لیلۃ القدر معنے اسکا رات بزرگی اور حکمت کی اور بعض نے کہا وہ رات مبارک ہے جسکا ذکر اللہ عزوجل نے اس قول پاک میں فرمایا۔

في ليلة مباركة انا كنا منذرين فيها يفرق كل امر حكيم
ثم قال عز وجل ليلة القدر خير من الف شهر يعني العمل
فيها خير من الف شهر ليس فيها ليلة قدر ويقال ان
الصحابة رض لم يفرحوا بشيء كفرحهم بقوله تعالى
خير من الف شهر وذلك ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذكر يوما لاصحابه اربعة من بني اسرائيل
بانهم عبدوا الله ثمانين سنة لم يعصوه طرفة
عين فذكر ايوب وزكريا وحزقيل ويوشع بن نون
عليهم السلام فعجب اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم من ذلك فاتاه جبرئيل عليه السلام
فقال له يا محمد عجبت انت واصحابك من عبادة هؤلاء
النفر ثمانين سنة لم يعصوا الله تعالى طرفة عين
فقد انزل الله عليك خيرا من ذلك ثم قرأ عليه
انا انزلناه في ليلة القدر الى آخرها وقال له هذا افضل
مما عجبت انت واصحابك منه فسر بذلك النبي صلى
الله عليه وسلم قال يحيى بن نجيح انه كان في بني اسرائيل
رجل لبس السلاح الف شهر في سبيل الله تعالى لم يضعه
عنه فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه فتعجبوا
من قول ذلك فانزل الله عز وجل ليلة القدر خير من
الف شهر يعني خير لكم من تلك الالف شهر التي لبس
فيها ذلك الرجل السلاح في سبيل الله ولم يضعه
وقيل انه كان اسمه شمعون العابد في بني اسرائيل وقيل
شمسون تنزل الملئكة يعني تنزل من غروب الشمس
الى طلوع الفجر والروح يعني جبرئيل عليه السلام وقال
الضحاك عن ابن عباس رض انه قال الروح على صورة
الانسان عظيم الخلق وهو الذي قال الله تعالى عز وجل
ويسئلونك عن الروح وهو الملك يقوم مع الملائكة
صفا وحده يوم القيمة وقال مقاتل هو اشرف الملئكة
عند الله تعالى وقال غيره انه ملك وجهه على صورة

بیشک ہمنے اسکو رات مبارک میں اُتارا ہم ہیں ڈرانے والے جسمیں ہر کام حکمت والا
جدا کیا جاتا ہے پھر فرمایا اللہ پاک نے شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے
اوسمیں عمل کرنا بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے جنمیں شبقدر نہیں ہو اور یہ
مشہور ہے کہ صحابہؓ کسی چیز سے ایسا خوش نہ ہوئے جیسا اللہ پاک کے اس
قول سے خوش ہوئے (شبقدر میں عمل) ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے اور
اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن اصحاب اپنے سے بنی اسرائیل
میں سے چار شخصوں کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسی برس اللہ کی عبادت کی
اور اسکی نافرمانی ایک پل بھر نہ کی حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت زکریا اور حضرت
حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام کا ذکر کیا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اس بات سے تعجب کرنے لگے جبرئیل علیہ السلام نے آکر
کہا اے محمد آپ نے اور آپکے اصحاب نے ان لوگوں کی اسی برس کی عبادت
سے جسمیں انہوں نے پل بھر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی تعجب کیا بیشک اللہ تعالے
نے آپ پر بہتر اس سے اتارا پھر آپ پر یہ سورت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر آخر
تک پڑھی اور کہا یہ اس سے افضل ہے جس سے آپ نے اور آپکے اصحاب
نے تعجب کیا تو اس سے خوش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یحیی
بن نجیح نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اوسنے ہزار مہینے اللہ تعالے
کی راہ میں ہتھیار باندھا اور نہ اُتارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے یہ ذکر کیا تو اونہوں نے اس بات سے تعجب مانا تو اللہ تعالی
نے یہ آیت اتاری شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے تمہارے لیئے یہ ایک
رات اون ہزار مہینوں سے جنمیں اس شخص نے اللہ کی راہ میں ہتھیار باندھا
اور نہ اُتارا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ اس شخص کا نام شمعون تھا
جو عابد تھا بنی اسرائیل میں اور بعض نے کہا اسکا نام شمسون تھا فرشتے
اُترتے ہیں سورج غروب ہونے سے فجر ہونے تک (اور قول اللہ کا) روح
سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور ضحاک ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں
کہ اونہوں نے کہا روح انسان کی شکل ہے بڑے جثہ والا اور وہ
ہے جسکا ذکر اللہ تعالے نے اپنے اس قول میں فرمایا اور تجھ سے
روح کا حال سے پوچھتے ہیں اور وہ ایک فرشتہ ہے جو قیامت کے
دن فرشتوں کے ساتھ اکیلا صف باندہ کر کھڑا ہوگا اور مقاتل نے کہا وہ
اللہ تعالی کے نزدیک سب فرشتوں سے بہتر ہے اور کسی اور نے کہا کہ اسکا منہ انسان کے جیسا ہے

الانسان وجسده جسد الملئكة وهو اعظم مخلوق عند العرش يقوم صفا ويقوم الملئكة قال الله تعالى يوم يقوم الروح والملئكة صفا فيها يعني في ليلة القدر باذن ربهم اي بامر ربهم من كل امر يعني بكل خير سلام هي سلام اي سالمة حتى مطلع الفجر لا يحدث فيها داء ولا كهانة مطلع الفجر بكسر اللام يريد الطلوع وبالفتح يريد الموضع الذي يطلع فيه وقيل سلام يعني سلام الملئكة على المؤمنين من اهل الارض يقولون سلام سلام حتى يطلع الفجر

فصل وتلتمس ليلة القدر في العشر الاواخر من شهر رمضان واكدها ليلة سبع وعشرين وعند مالك جميع ليالي العشر الاخير ليس بعض اكد من بعض وعند الشافعي اكدها احدى وعشرين وقيل انها الليلة التاسع عشر وهو مذهب عائشة رض وقال ابو بردة الاسلمي هو ليلة ثلث وعشرين وقال ابو ذر والحسن انها ليلة خمس وعشرين وروى بلال عن النبي صلى الله عليه وسلم انها ليلة اربع وعشرين وقال ابن عباس وابي ابن كعب انها ليلة سبع وعشرين والدليل على ان اكدها ليلة سبع وعشرين والله تعالى اعلم ما روى ابن حنبل باسناده عن ابن عمر قال كانوا لا يزالون يقصون على النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا من العشر الاواخر فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارى رؤياكم قد تواطئت انها ليلة السابعة من العشر الاواخر من كان متحريها فليتحرها ليلة السابعة من العشر الاواخر ويروى ان ابن عباس رض قال لعمر بن الخطاب رض اني نظرت في الافراد فلم ار فيها احرى من السبعة فذكر بعض ما نذكره في السبعة فقال السموات سبع والارضون سبع والليالي سبع والافلاك والبحور سبع والسعي بين الصفا والمروة سبع والطواف بالبيت سبع ورمي الجمار سبع وخلق الانسان من سبع

اور اسکا جسم فرشتوں کا جسم ہی اور وہ بہت بڑا ہی مخلوق سی عرش کی نزدیک کہ کھڑا ہوگا صف باندہ کر اور فرشتے کھڑی ہونگی اللہ تعالی نی فرمایا جسدن کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندہ کر اوسمیں یعنی شبقدر میں اپنی رب کی اذن سے یعنی اپنی رب کی حکم سی ہر کام سی یعنی ہر بہلائی سی سلام ہی وہ رات یعنی وہ رات سالم ہی صبح ہونی تک نہ اوسمیں بیماری پیدا ہوتی ہی اور نہ کہانت مطلع بکسر لام مصدر ہی جسکی معنے نکلنے کی ہیں اور بالفتح ہو تو وہ جگہہ مراد ہی جسمیں کی سورج نکلتا ہے اور بعض نی کہا سلام سی مراد فرشتوں کا سلام ہی اہل زمین کی مومنوں پر کہتی ہیں صبح ہونی تک سلامتی ہی اور سلامتی ہی

فصل اور تلاش کیجاوی شبقدر ماہ رمضان کی آخر کی دس دنوں میں اور بہت پکی ستائیسویں رات ہی امام مالک کی نزدیک عشرہ اخیرہ کی سب راتیں برابر ہیں کوئی زیادہ قوی نہیں کسی سی اور امام شافعیؒ کی نزدیک بہت قوی انکی اکیسویں رات ہی اور بعض نی کہا وہ انیسویں رات ہی اور یہی مذہب حضرت عائشہ علیہا السلام کا ہی اور ابو بردہ اسلمی نی کہا وہ تیسویں رات ہے اور ابو ذر اور حسن نی کہا وہ پچیسویں رات اور حضرت بلال نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ وہ چوبیسویں رات ہی اور ابن عباس اور ابی بن کعب نے کہا وہ ستائیسویں رات ہے سب سے زیادہ قوی ہونی پر دلیل ابن عمر کی روایت ہی واللہ اعلم اور امام احمد بن حنبل نی اپنی اسناد سی ابن عمر سے روایت کی اونہوں نے کہا صحابہ کرام ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خواب رمضان کی اخیر دس دنوں میں بیان کیا کرتے آپنے فرمایا میںنے جان لیا کہ تمہاری خوابیں متواتر ہوئیں بیشک شبقدر عشرہ اخیرہ سی ساتویں رات ہی جس شخص کو اوسکی تلاش کرنا ہو تو وہ تلاش کری ساتویں رات عشرہ اخیرہ سی اور روایت ہی کہ حضرت ابن عباسؓ نی حضرت عمر بن خطاب سے کہا کہ میں نی طاق عدد وںمیں غور کی تو انمیں کسیکو سات سی زیادہ لائق نہ پایا تو انہوں نی سات کی بارہ میں بعض باتیں بتلائیں تو ہم بیان کرتے ہیں کہا آسمان سات ہیں اور زمینیں سات ہیں اور راتیں سات ہیں اور آسمان سات ہیں اور دریا سات ہیں اور صفا اور مروہ کی درمیان دوڑنا سات بار ہی اور بیت اللہ کا طواف سات بار اور جمروں کو کنکریاں مارنا سات بار ہے اور انسان کی پیدائش سات اعضا سے ہے۔

وَبِرِزْقِهِ مِنْ سَبْعٍ وَشَقَّ فِي وَجْهِهِ سَبْعٌ وَالحَوَامِيمُ سَبْعٌ وَالْحَمْدُ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي وَالسُّجُوْدُ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَاَبْوَابُ جَهَنَّمَ سَبْعٌ وَاَسْمَاؤُهَا سَبْعٌ وَدَرْكَاتُهَا سَبْعٌ وَاَصْحَابُ الْكَهْفِ سَبْعٌ وَاُهْلِكَ عَادٌ بِالرِّيْحِ فِي سَبْعِ لَيَالٍ وَمَكَثَ يُوْسُفُ فِي السِّجْنِ سَبْعَ سِنِيْنَ وَالْبَقَرَاتُ سَبْعٌ وَالسِّنُوْنَ الْجَدْبَةُ سَبْعٌ وَالسِّنُوْنَ الْخَصْبَةُ سَبْعٌ وَالصَّلٰوةُ الْخَمْسُ سَبْعَةَ عَشَرَ رَكْعَةً وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ وَحُرِّمَ مِنَ النِّسَاءِ بِالنَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهَارَةَ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِحْدٰيهُنَّ بِالتُّرَابِ وَعَدَدُ حُرُوْفِ سُوْرَةِ الْقَدْرِ اِلٰى قَوْلِهِ سَلَامٌ هِيَ سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَرْفًا وَمَكَثَ اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَلَائِهِ سَبْعَ سِنِيْنَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاَيَّامُ الْعَجُوْزِ يَعْنِي الْحُسُوْمَ سَبْعَةٌ ثَلَاثَةٌ مِنْ شُبَاطٍ وَاَرْبَعَةٌ مِنْ اٰذَارٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُهَدَاءُ اُمَّتِيْ سَبْعَةٌ الْقَتِيْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْمَسْلُوْلُ وَالْغَرِيْقُ وَالْحَرِيْقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالنُّفَسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ وَاَقْسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اِلٰى قَوْلِهِ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا وَكَانَ طُوْلُ مُوْسٰى سَبْعَةَ اَذْرُعٍ بِذِرَاعِ ذٰلِكَ الْقَرْنِ وَطُوْلُ عَصَا مُوْسٰى سَبْعَةَ اَذْرُعٍ فَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ اَكْثَرَ الْاَشْيَاءِ سَبْعٌ فَقَدْ نَبَّهَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِبَادَهُ عَلٰى اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ

فَصْلٌ وَهَلْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ اَمْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اِخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِي ذٰلِكَ فَاخْتَارَ الشَّيْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ وَالشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْجَزَرِيُّ وَاَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ الْبَرْمَكِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ وَاخْتَارَ اَبُو الْحَسَنِ التَّمِيْمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اور اسکی روزی سات دانہ سے ہے اور اسکے چہرہ میں سات سوراخ ہیں اور سورتیں حم سات ہیں اور سورت فاتحہ سات آیتیں ہیں اور قرآن مجید کی قراءت سات لغت پر ہے اور بار بار پڑھی جانیوالی سات آیتیں ہیں اور سجدہ سات اعضا پر کیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے سات ہیں اور اسکے نام بھی سات ہیں اور دوزخ کے طبقے سات ہیں اور اصحاب کہف سات ہیں اور قوم عاد ہوا سے سات رات میں ہلاک ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام قید میں سات برس رہے اور گائیں جنکا ذکر سورہ یوسف میں ہے سات ہیں اور یوسف کے زمانہ میں قحط سات سال ہیں اور انکے زمانہ کی فراخی کے سال سات ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں کے فرض سترہ رکعت ہیں اور اللہ عزوجل نے فرمایا جب مجھ سے واپس جاؤ تو سات روزے رکھو اور عورتیں نسب سے سات حرام ہیں اور عورت سے نکاح اسکے رشتہ کی سات عورتیں حرام ہوجاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس برتن کی طہارت جسمیں کتا لک جاوے سات بار پانی سے اور ایکبار مٹی سے دہونا مقرر کی اور سورہ قدر کے حرفوں کی گنتی سلام ہی تک ستائیس حرف ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام اپنی مصیبت اور تکلیف میں سات برس رہے اور حضرت عائشہ رض نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جب میں سات برس کی تھی اور جاڑے اخیر کے دن جو جاڑے کو کاٹ دیتے ہیں سات دن ہیں تین دن ماہ پھاگن کے اخیر میں اور چار دن چیت کے اول میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سات شہید ہیں جو شخص اللہ کے راہ میں مارا جاوے اور جو وبا میں مرجاوے اور جو سل سے مرے اور جو ڈوب کر مرے اور جلکر مرے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے اور جو عورت نفاس میں مرجاوے اور اللہ عزوجل نے سات چیزوں کی قسم کھائی ہے سورج کی اور چاشت کیوقت کی اسکے اس قول تک اور جی کی اور اسکو بنانیوالے کی اور حضرت موسی علیہ السلام سات گز لنبے اس زمانے کے گزوں سے اور موسی علیہ السلام کا عصا سات گز لنبا تھا پس جب ثابت ہوا کہ اکثر چیزیں سات ہیں اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اسپر مطلع کیا کہ شبقدر ستائیسویں رات ہے اپنے اس قول سے وہ رات سلامتی ہے صبح ہونے تک سو ہمنے اس سے جان لیا کہ بیشک وہ رات ستائیسویں ہے

فصل پہلا جمعہ کی رات افضل ہے یا شبقدر ہمارے اصحاب کا اسمیں اختلاف ہے سو شیخ ابو عبد اللہ بن بطہ اور شیخ ابو الحسن جزری اور ابو حفص عمر برمکی رحمہم اللہ نے یہ اختیار کیا کہ جمعہ کی رات افضل ہے اور ابو الحسن تمیمی رحمہ اللہ نے اختیار کیا

اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا اَمْثَالُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ
فَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ وَقَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ اللَّيَالِي وَجْهُ اخْتِيَارِ اَصْحَابِنَا
مَا رَوَى الْقَاضِي الْاِمَامُ اَبُو يَعْلٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِاِسْنَادِهٖ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ اَجْمَعِيْنَ
وَهٰذِهٖ فَضِيْلَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِغَيْرِهَا مِنَ اللَّيَالِي
وَرُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثِرُوْا عَلَيَّ
مِنَ الصَّلٰوةِ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ
وَيَوْمِهَا وَالْغُرَّةُ مِنَ الشَّيْءِ خِيَارُهٗ وَلِاَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
تَابِعَةٌ لِيَوْمِهَا وَقَدْ جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِهَا مَا لَمْ يَجِئْ
فِي فَضْلِ يَوْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَى اَنَسٌ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى يَوْمٍ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
وَلَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ
اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ
لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَرَوٰى
اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ
وَهِيَ زَهْرَاءُ مُنِيْرَةٌ وَاَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تُهْدٰى اِلٰى
كَرِيْمِهَا تُضِيْءُ لَهُمْ وَيَمْشُوْنَ فِي ضَوْئِهَا وَاَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ
وَرِيْحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوْضُوْنَ فِي جِبَالِ الْكَافُوْرِ وَيَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَوْقِفِ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرِفُوْنَ تَعَجُّبًا حَتّٰى يَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ فَاِنْ قِيْلَ فَمَا جَوَابُكُمْ مِنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ قِيْلَ الْمُرَادُ بِهَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيْهَا
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ كَاَنَّ تَقْدِيْرَهَا عِنْدَهُمْ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ
فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاَيْضًا اَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَاقِيَةٌ فِي الْجَنَّةِ

کہ تحقیق وہ رات جسمیں قرآن اُتارا گیا عزت والی راتوں میں سے ہی تحقیق
بہتر ہو جمعہ کی رات سے لیکن اس رات کی مانند عزت والی راتوں سے پس
رات جمعہ کی بہتر ہی اور اکثر علما نے کہا کہ شبقدر جمعہ کی رات سے اور اور راتوں
سے بہتر ہی ہمارے اصحاب کو اختیار کرنیکی وجہہ وہ روایت ہی جو قاضی امام
ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسنادسے ابن عباس سے کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ سلم نے اللہ تعالی نے جمعہ کی رات کو تمام اہل اسلام کو بخشدیا
ہے اور یہہ ایک ایسی فضیلت ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ سلم سے جمعہ کی رات
کے سوا کسی رات کی فضیلت میں نقل نہیں ہوئی اور روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ پر بہت درود پڑھا کرو رات بزرگ اور روشن دن
میں یعنی جمعہ کی رات اور اسکے دن میں اور پسندیدہ ہر چیز کا بہتر ہی اور اسواسطے
کہ جمعہ کی رات اپنے دن کی تابع ہی اور بیشک اس رات کے دن کی فضیلت
میں جو کچھہ وارد ہی وہ شبقدر کے دن کی فضیلت میں نہیں منجملہ انکے حضرت
انس رض کی روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ سلم سے کہ آپ نے فرمایا کسی دن
سورج نہیں چڑھا جو اللہ کے پاس جمعہ کے دن سے زیادہ بزرگ ہو اور اس سے زیادہ
پیارا اور ابو ہریرہ رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا
کسی دن پر سورج نہیں چڑھتا اور نہ غروب ہوتا ہی کہ وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو
اور کوئی جاندار نہیں کہ جمعہ کے دن نہ ڈرتا ہو سوا ان دو فرقوں جنوں اور
آدمیوں کے اور حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ عز وجل قیامت کے دن دنوں کو انکی شکل پر اُٹھائیگا
اور جمعہ کو اُٹھاویگا روشن اور چمکتا اور اسکے اصحاب اُسکو گھیرے ہوئے ہونگے
عروس کیطرح جو اپنے خاوند کے پاس بھیجی جاتی ہی انکے لیئے روشن ہوگا اور وہ اسکی
روشنی میں چلینگے انکے رنگ برف کیطرح ہونگے اور انکی بو مشک کیطرح ہوگی
چلینگے کافور کے پہاڑوں میں اور ان کیطرف اہل موقف جن اور آدمی
دیکھتے رہ جاوینگے تعجب سے آنکھیں نہ بند کریں جبتک وہ بہشت میں داخل
ہو جاویں پھر اگر کوئی کہے تمہارا کیا جواب ہی اللہ عز وجل کے اس قول سے
شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ کہا جاویگا اس سے مراد یہہ ہی کہ اس ہزار
مہینے سے بہتر ہے جسمیں جمعہ کی رات نہیں جیسا ان کے نزدیک اس
آیت کی تقدیر یوں ہے کہ اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جسمیں شبقدر
نہیں ہے اور نیز یہہ کہ جمعہ کی رات بہشت میں باقی ہے

لان في يومها تقع الزيارة الى الله سبحانه وتعالى وهي معلومة في الدنيا بعينها على القطع وليلة القدر مظنون عينها ووجه اختيار التميمي وغيره من العلماء ان ليلة القدر افضل لقوله تعالى خير من الف شهر ثلث وثمانون سنة واربعة اشهر وقيل انه عرض على النبي صلى الله عليه وسلم اعمار امته فاستقلها فاعطي ليلة القدر وعن مالك بن انس رحمة الله عليه انه قال سمعت ممن اثق به يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى اعمار الناس قبله ما شاء الله تعالى من ذلك فكانه تقاصر اعمار امته بان لا يبلغوا من العمل مثل الذي بلغ غيرهم في طول العمر فاعطاه الله تعالى ليلة القدر خير من الف شهر وقال مالك بن انس بلغني ان سعيد بن المسيب قال من حضر صلوة العشاء ليلة القدر اصاب منها حظا عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى العشاء والمغرب في جماعة فقد اخذ بحظه من ليلة القدر ومن قرأها يعني سورة القدر فكانما قرأ ربع القران ويستحب ان تقرأ في العشاء الاخيرة من شهر رمضان **فصل** فان قال قائل لم لم يطلع الله عباده على ليلة القدر يقينا وقطعا كما اطلعهم على ليلة الجمعة وبينها لهم قيل لئلا يتكلوا على علمهم فيها فيقولوا قد عملنا في ليلة خير من الف شهر فقد غفر الله لنا وحصل لنا عنده درجات وجنات فلا يعملوا عملا واطمئنوا ان يغلب عليهم الرجاء فيهلكوا وهذا كما لم يطلعهم على فناء اجالهم لئلا يقول من كان عمره طويلا اتبع الشهوات واللذات والتنعم في الدنيا فاذا قارب فناء اجلي تبت واشتغلت بعبادة ربي واموت تائبا مصلحا فغيبها الله تعالى عنهم اجالهم ليكونوا ابدا على وجل وحذر من حلول الموت فيحسنوا العمل ويداوموا على التوبة واصلاح العمل فياتيهم الموت وهم على خير حال فتحصل عليهم الاقسام من اللذات والشهوات في الدنيا وينجون من عذاب الله في الاخرة

کیونکہ اسکے دن میں اللہ عزوجل کی زیارت ہوگی اور یہ بعینہ دنیا میں معلوم ہے یقیناً اور شبقدر کا تعین ظنی ہے۔ ابو الحسن تمیمی وغیرہ علما کی شبقدر کی افضل ہونیکے اختیار کرنے کی وجہ اللہ عزوجل کے اس قول سے ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ہزار مہینے کے تراسی سال اور چار مہینے ہوتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت کی عمریں پیش کیگئیں آپنے انکو کم پایا تو شبقدر آپ کو دیگئی اور امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نے اس شخص سے سنا جسپر مجھکو اعتبار ہے کہتا تھا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں دیکھیں جو اللہ تعالی نے چاہا اس سے تو گویا آپنے اپنی امت کی عمریں کم خیال کیں اسلیئے کہ یہ اس عمل کو نہ پہونچینگے جو غیر اُن کے لمبی عمر میں اس عمل کو پہونچے سو اللہ تعالی نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے اور امام مالک بن انس نے کہا مجھکو پہونچا کہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص شبقدر کی عشا کی نماز میں حاضر ہوا اوسنے اس سے حصہ پالیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جس شخص نے عشا اور مغرب کی نماز جماعت میں پڑہی بیشک اُسنے اپنا حصہ شبقدر سے پالیا اور جسنے اس سورۃ کو پڑھا یعنی سورۂ قدر کو اُسنے گویا قرآن کا چوتھا حصہ پڑھا اور یہہ مستحب ہے کہ ماہ رمضان کی اخیر کی عشا میں پڑہے۔ فصل اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو شبقدر پر یقیناً اور قطعاً اطلاع کیوں نہیں کی جیسے انکو جمعہ کی رات پر مطلع کیا اور بیان کردیا اسکو کہا جاتا ہے کہ کہیں وہ اپنے عمل پر جو شبقدر میں ہے بھروسہ کرکے بیٹھیں تو کہیں ہمنے ایسی رات میں ایسے عمل کیے ہیں جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اللہ نے ہمارے گناہ بخشدیئے اور اسکے پاس ہمارے لیئے درجے اور بہشتیں حاصل ہو چکی ہیں تو کچھ عمل نہ کریں اور آرام کریں تو اُنپر امید غالب ہو جاوے پس ہلاک ہو جاویں اور یہ ایسا ہے جیسے انکو انکی عمروں کے فنا ہونے پر اطلاع نہیں دی تاکہ جسکی عمر لمبی ہو وہ یوں نہ کہے کہ میں دنیا میں شہوتوں اور لذتوں اور عیش کی پیروی کیئے جاؤں جب میری عمر تمام ہونے پر آویگی تو توبہ کرونگا اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاؤنگا اور توبہ کرتا نیکو کار مرجاؤنگا سو اللہ عزوجل نے ان سے ان کی عمریں پوشیدہ رکھیں تاکہ ہمیشہ ایک خوف

اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْفٰى خَمْسَةَ اَشْيَاءَ فِىْ خَمْسَةٍ اَلْاَوَّلُ اَخْفٰى رِضَاءَ اللّٰهِ فِى الطَّاعَاتِ وَالثَّانِىْ اَخْفٰى غَضَبَهٗ فِى الْمَعَاصِىْ وَالثَّالِثُ اَخْفٰى صَلٰوةَ الْوُسْطٰى بَيْنَ الصَّلٰوتِ وَالرَّابِعُ اَخْفٰى وَلِيَّهٗ فِىْ خَلْقِهٖ وَالْخَامِسُ اَخْفٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ

فَصْلٌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ لَيَالٍ اَلْاُوْلٰى لَيْلَةُ الْمُعْجِزَةِ وَالْقُدْرَةِ وَهِىَ انْشِقَاقُ الْقَمَرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَكَانَ انْفِلَاقُ الْبَحْرِ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِضَرْبِ الْعَصَا وَالْاِنْشِقَاقُ لِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِشَارَةِ الْاِصْبَعِ فَهُوَ اَعْظَمُ فِى الْمُعْجِزَاتِ وَالْاِعْجَازِ وَالْقُدْرَةِ وَالثَّانِيَةُ لَيْلَةُ الْاِجَابَةِ وَالدَّعْوَةِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَالثَّالِثَةُ لَيْلَةُ الْحُكْمِ وَالْقَضِيَّةِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَالرَّابِعَةُ لَيْلَةُ الدُّنُوِّ وَالْقُرْبَةِ هِىَ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سُبْحٰنَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِىْ اَلْاٰيَةَ وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَيْلَةُ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ قَوْلُهٗ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا يَعْنِىْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَرُوِىَ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَاْمُرُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّنْزِلَ اِلَى الْاَرْضِ وَمَعَهٗ سُكَّانُ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَمَعَهُمْ اَلْوِيَةٌ مِّنْ نُّوْرٍ فَاِذَا هَبَطُوْا اِلَى الْاَرْضِ رَكَزَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوَاءَهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اَلْوِيَتَهُمْ فِىْ اَرْبَعِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَعِنْدَ قَبْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَعِنْدَ مَسْجِدِ طُوْرِ سَيْنَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تَفَرَّقُوْا فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَلَا يَبْقٰى دَارٌ وَّلَا حُجْرَةٌ وَّلَا بَيْتٌ وَّلَا سَفِيْنَةٌ فِيْهَا مُؤْمِنٌ وَّمُؤْمِنَةٌ اِلَّا دَخَلَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا اِلَّا بَيْتٌ فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ خِنْزِيْرٌ اَوْ خَمْرٌ اَوْ جُنُبٌ مِّنْ حَرَامٍ اَوْ صُوْرَةٌ فَيُسَبِّحُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں پوشیدہ رکھی ہیں پہلے اللہ کی رضا اپنی عبادات میں پوشیدہ رکھی دوسری اپنا غضب اپنی نافرمانیوں میں اور تیسری صلوۃ الوسطےٰ کو چھپایا نمازوں میں اور چوتھی چھپایا اپنا دوست مخلوق میں اور پانچویں شبقدر کو ماہ رمضان میں چھپایا **فصل** اور بیشک اللہ عزوجل نے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ راتیں عطا کیں پہلی معجزہ اور قدرت کی رات جسمیں چاند دو ٹکڑے ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت نزدیک پہونچی اور چاند پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا پھٹ گیا ہاتھ کی لکڑی مارنے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چاند پھٹ گیا ایک انگلی کے اشارہ سے آپکے رسول پر یہ بہت بڑا ہے معجزوں اور عاجز کرنے اور قدرت میں اور دوسری قبول کرنے اور بلانے کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جسوقت ہمنے تیری طرف جنوں کی ایک جماعت بھیجی وہ قرآن سننے لگے اور تیسرا حکم اور فیصلہ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمنے قرآن کو مبارک رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانیوالے ہیں اس رات ہر ایک کام حکمت والا جدا ہوتا ہے اور چوتھی نزدیکی اور قرب کی رات وہ معراج کی رات ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاک ہے وہ جسنے اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر کرایا الآیۃ ولیکن پانچویں رات سو سلام اور تحیۃ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہمنے قرآن کو شبقدر میں اتارا تا قول کریم اس رات میں فرشتے اور روح اترتے ہیں یعنی شبقدر میں اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب شبقدر ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو زمین کیطرف اترنیکا حکم کرتا ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے ہیں انکے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں پھر جب وہ زمین کیطرف اترتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام اپنا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیتے ہیں چار جگہہ میں کعبہ کے پاس اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس اور بیت المقدس کی مسجد کے پاس اور طور سینا کی مسجد کے پاس پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں فرشتوں سے پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں سو کوئی مکان باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی حجرہ اور نہ کوئی گھر اور نہ کوئی کشتی جسمیں کوئی مرد مومن یا عورت مومن ہو مگر فرشتے اسمیں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جسمیں کتا ہو یا سور یا شراب یا جنب ہو حرام سے یا کوئی تصویر ہو سو تسبیح اور تقدیس کہتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے بخشش مانگتے

حَتّٰی اِذَا کَانَ وَقْتُ الْفَجْرِ یَصْعَدُوْنَ اِلَی السَّمَآءِ فَیَسْتَقْبِلُهُمْ
سُکَّانُ سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ
کُنَّا فِی الدُّنْیَا لِاَنَّ اللَّیْلَةَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ سُکَّانُ
سَمَآءِ الدُّنْیَا مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِهِمْ وَبِحَوَائِجِهِمْ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لِصَالِحِیْهِمْ وَشَفَّعَهُمْ فِیْ طَالِحِیْهِمْ فَتَرْفَعُ
مَلٰٓئِکَةُ سَمَآءِ الدُّنْیَا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالثَّنَآءِ
عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ شُکْرًا لِمَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ثُمَّ تُشَیِّعُهُمْ مَلٰٓئِکَةُ سَمَآءِ الدُّنْیَا اِلَی
السَّمَآءِ الثَّانِیَةِ ثُمَّ کَذٰلِکَ سَمَآءٌ بَعْدَ سَمَآءٍ اِلَی السَّابِعَةِ
ثُمَّ یَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ یَا سُکَّانَ السَّمٰوٰتِ ارْجِعُوْا فَتَرْجِعُ مَلٰٓئِکَةُ
کُلِّ سَمَآءٍ اِلٰی مَوَاضِعِهِمْ وَیَرْجِعُ سُکَّانُ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اِلَی
السِّدْرَةِ فَیَقُوْلُ سُکَّانُ السِّدْرَةِ اَیْنَ کُنْتُمْ فَیُجِیْبُوْنَ مِثْلَ مَا
اَجَابُوْا اَهْلَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَتَرْفَعُ سُکَّانُ السِّدْرَةِ اَصْوَاتَهُمْ
بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ فَتَسْمَعُ جَنَّةُ الْمَاْوٰی ثُمَّ جَنَّةُ النَّعِیْمِ
ثُمَّ جَنَّةُ عَدْنٍ ثُمَّ الْفِرْدَوْسُ وَیَسْمَعُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَیَرْفَعُ
الْعَرْشُ صَوْتَهٗ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالثَّنَآءِ عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
شُکْرًا لِمَا اَعْطٰی هٰذِهِ الْاُمَّةَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ
یَا عَرْشِیْ لِمَ رَفَعْتَ صَوْتَکَ فَیَقُوْلُ اِلٰهِیْ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ قَدْ
غَفَرْتَ الْبَارِحَةَ لِصَالِحِیْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَّعْتَ
صَالِحِیْهَا فِیْ طَالِحِیْهَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا عَرْشِیْ
وَلِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ مِنَ الْکَرَامَةِ مَا لَا عَیْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَقِیْلَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ لَیْلَةَ الْقَدْرِ لَا یَدَعُ اَحَدًا مِنَ
النَّاسِ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْهِ وَصَافَحَهٗ وَعَلَامَةُ ذٰلِکَ قُشَعْرِیْرَةُ جِلْدِهٖ وَ
تَرْقِیْقُ قَلْبِهٖ وَتَدْمَعُ عَیْنُهٗ وَلِهٰذَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَانَ مَهْمُوْمًا لِاَجْلِ اُمَّتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مُحَمَّدُ لَا
تَغْتَمَّ فَاِنِّیْ لَا اُخْرِجُ اُمَّتَکَ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی اُعْطِیَهُمْ
دَرَجَاتِ الْاَنْبِیَآءِ وَذٰلِکَ لِاَنَّ الْاَنْبِیَآءَ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
تَنْزِلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ بِالرُّوْحِ وَالرِّسَالَةِ وَالْوَحْیِ وَالْکَرَامَةِ

جب وقت فجر کا ہوجاتا ہے تو آسمان کیطرف چڑھ جاتے ہیں تو پہلے آسمان کے رہنے والے
فرشتے انکا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو کہتے ہیں ہم
دنیا میں اسلیئے گئے ہوئے تھے کہ آج رات محمد کی امت کی لیلۃ القدر تھی پھر پوچھتے
ہیں پہلے آسمان والے اللہ تعالیٰ نے اُن سے اور ان کی حاجتوں سے کیا معاملہ کیا تو
جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ پاک نے انکی نیکوں کو بخشدیا اور انکی سفارش انکے
بُروں کے حق میں قبول فرمائی تو پہلے آسمان کے فرشتے رب العلمین کی تسبیح اور تقدیس
اور تعریف سے اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس امت پر بخشش اور
خوشنودی کے عطا فرمانے کے شکریہ میں پھر ان کو رخصت کرنے جاتے ہیں پہلے
آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک پھر اسیطرح ہر ایک آسمان دوسرے آسمان تک
بعد ساتویں آسمان تک پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اے آسمان والو واپس جاؤ
تو ہر ایک آسمان کے فرشتے اپنی جگہوں میں چلے جاتے ہیں اور سدرۃ المنتہے کے رہنے والے
سدرہ کو جاتے ہیں تو سدرہ کے رہنے والے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں رہے وہ وہی جواب دیتے
ہیں جو پہلے آسمان والوں کو دیا تھا تو سدرہ کے رہنے والے تسبیح اور تقدیس سے اپنی آوازیں
بلند کرتے ہیں تو جنۃ الماویٰ سنتی ہے پھر جنۃ النعیم پھر جنت عدن پھر فردوس اور رحمٰن
کا عرش سنتا ہے تو عرش تسبیح اور لا الہ الا اللہ اور رب العلمین کی تعریف سے اپنی آواز
بلند کرتا ہے شکریہ میں اسکے جو اس امت کو ملا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے
اے میرے عرش تو اپنی آواز کیوں بلند کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے معبود مجھکو پہنچا
ہے کہ تو نے آج کی رات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نیکوں کو بخشدیا ہے اور
اُنکے نیکوں کی سفارش اونکے بُروں کے حق میں قبول فرمایا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
میرے عرش تو نے سچ کہا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے میرے پاس وہ بزرگی
اور عزت ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں
اُسکا خیال گذرا بعض نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام جب شب قدر کو آسمان سے اترتے
ہیں تو کسی آدمی کو (مسلمانوں میں سے نہیں چھوڑتے) مگر اُسپر سلام کرتے ہیں اور اُس
سے مصافحہ کرتے ہیں اور اسکی علامت بدن کے بال کھڑے ہونا اور دل نرم ہونا اور
آنکھوں سے آنسو بہنے ہے اور یہی وجہ اس روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کے بارہ میں غمناک تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد غم نہ کرو کیونکہ میں تیری امت
کو دنیا سے نہیں نکالونگا جبتک ان کو پیغمبروں کے درجے نہ دے لوں اسلیئے کہ
پیغمبروں یعنی انبیا علیہم السلام پر فرشتے رحمت اور رسالت اور وحی اور عزت
لیکر اترتے ہیں

وَكَذٰلِكَ اُنْزِلُ الْمَلٰئِكَةَ عَلٰى اُمَّتِكَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالتَّسْلِيْمِ وَالرَّحْمَةِ مِنِّيْ **فَصْلٌ** وَالْاَمَارَةُ فِي اَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةً طَلْقَةً سَمْحَةً لَا حَارَّةً وَلَا بَارِدَةً وَقِيْلَ لَا يُسْمَعُ فِيْهَا نُبَاحُ الْكَلْبِ وَتَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيْحَتَهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَالطَّسْتِ وَتَكْشِفُ عَجَائِبَهَا لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ وَالْوِلَايَةِ وَاَهْلِ الطَّاعَةِ لِمَنْ يَشَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ عَلٰى قَدْرِ اَحْوَالِهِمْ وَاَقْسَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **فَصْلٌ** وَصَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا لَيْلَةً وَقِيْلَ لَيْلَتَيْنِ وَقِيْلَ ثَلٰثًا ثُمَّ انْتَظَرُوْهُ وَلَمْ يَخْرُجْ وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُ لَفُرِضَتْ عَلَيْكُمْ ثُمَّ اِنَّهَا سُنَّتْ فِي اَيَّامِ عُمَرَ رض فَلِذٰلِكَ اُضِيْفَتْ اِلَيْهِ لِاَنَّهُ اَبْتَدَاَهَا وَالْحَدِيْثُ الْمَرْوِيُّ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى النَّاسُ بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ كَثُرَ النَّاسُ حَتّٰى عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَهُمْ اَنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي اِحْيَاءِ حَدِيْثِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رض وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رض وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض هٰذِهِ التَّرَاوِيْحَ مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهُ مِنِّيْ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا يُسَمّٰى حَظِيْرَةَ الْقُدُسِ وَهِيَ مِنَ النُّوْرِ فِيْهَا مَلٰئِكَةٌ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَةً لَا يَفْتُرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا كَانَ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ اَنْ يَنْزِلُوْا اِلَى الْاَرْضِ فَيُصَلُّوْنَ مَعَ بَنِيْ اٰدَمَ فَكُلُّ مَنْ مَسَّهُمْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ویسی ہی تیری امت پر فرشتوں کو اپنی طرف سے سلام اور رحمت دیکر شب قدر میں بھیجوں گا **فصل** اور لیلۃ القدر کی نشانی یہ ہے کہ اس دن کی رات خوش آرام کی ہوتی ہے جسمیں گرمی اور سردی نہ ہو اور بعض نے کہا اسمیں کتے کا بھونکنا نہیں سنا جاتا اور اس رات کی صبح کو سورج چڑہتا ہے اسکی روشنی نہیں ہوتی مثل تھال کی ہوتا ہے اور اس رات کے عجائب صاحبدلوں اور ولیوں اور اہل طاعت کیلیے ظاہر ہوتی ہیں جنکے واسطے اللہ تعالی چاہتا ہے اپنے بندے مومنوں سے ان کے احوال اور اقسام اور مراتب کے موافق جو ان کو قرب آلہی میں حاصل ہیں **فصل** اور تراویح کی نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپنے اسکو ایک رات پڑہا اور بعض نے کہا دو رات اور بعض نے کہا تین رات پھر صحابہؓ نے آپکی انتظار کی آپ نہ نکلے اور فرمایا اگر میں نکلوں تو تمپر فرض ہو جاوے گی پھر ہمیشہ پڑہی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسی وجہ سے انکیطرف منسوب ہوئی کیونکہ اُنہوں نے اُسکو شروع کیا اور اسمیں حدیث مروی ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان رات کے نکلے ماہ رمضان میں تو آپنے مسجد میں نماز پڑہی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑہی پھر دوسری رات لوگ زیادہ اکٹھے ہو گئے کہ مسجد ان سے تنگ ہو گئی آپ نہ نکلے ان کیطرف یہانتک کہ فجر کی نماز پڑہ چکے تو آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا حال آج کی رات کا پوشیدہ نہیں تھا ولیکن میں ڈرا کہ تمپر رات کی نماز فرض نہ ہو جاوے اور تم اس سے عاجز ہو (حضرت عائشہ نے) کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو رمضان کے زندہ رکھنے میں ترغیب دلاتے کرتے ان کو حکم نہ کرتے بطور فرض کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور کام اسیطرح پر تھا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے دنوں میں اور حضرت عمر کی شروع خلافت میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا بیشک حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ تراویح مجھ سے ایک حدیث سنکر اختیار کی صحابہ نے عرض کیا اے امیر المومنین وہ کونسی حدیث ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالی کیلیے عرش کے گرد ایک جگہ ہے جسے حظیرۃ القدس کہتے ہیں اور وہ نور سے ہے اسمیں فرشتے ہیں جنکی گنتی اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں ایک ساعت سست نہیں پڑتے سو جب ماہ رمضان کی راتیں ہوتی ہیں تو وہ اپنے رب سے اذن مانگتے ہیں کہ زمین کیطرف اُتریں بنی آدم کے ساتھ نماز پڑہیں سو جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ان سے لگے

صلى الله عليه وسلم أو مسّوه سعد سعادة لا يشقى بعدها
أبدا فقال عمر رضه إذ ذاك فنحن أحق بهذا فجمع للتراويح
وسنّها وروي عن علي بن أبي طالب رض أنه إذا خرج في
أول ليلة من شهر رمضان فسمع القرآن في المساجد فقال
نوّر الله قبر عمر كما نوّر مساجد الله بالقرآن وكذلك
يروى عن عثمان بن عفان رض وفي لفظ آخر أن عليا رض
اجتاز بالمساجد وهي تزهر بالقناديل والناس يصلون
التراويح فقال نوّر الله عز وجل على عمر قبره كما نوّر مساجدنا
روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان من علّق في بيت من
بيوت الله قنديلا لم تزل الملائكة تستغفر له وتصلي
عليه وهم سبعون ألف ملك حتى يطفى ذلك القنديل وعن
أبي ذر الغفاري رض أنه قال صلينا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلما كانت الليلة الثالثة والعشرون قام فصلى
بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لما كانت الليلة الرابعة و
العشرون خرج وصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا لو
نفلتنا ليلتنا هذه لكان حسنا فقال صلى الله عليه وسلم
إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ولم
يصل بنا في الليلة السادسة والعشرين فلما كانت السابعة
والعشرون قام بنا وجمع أهله وصلى بنا حتى خشينا
أن يفوتنا الفلاح قيل وما الفلاح قال السحور **فصل**
ويستحب لها الجماعة والجهر بالقراءة لأن النبي صلى
الله عليه وسلم صلاها كذلك في تلك الليالي ويكون
ابتداؤها في الليلة التي يسفر صباحها غرة رمضان
ليلة من شهر رمضان ولأن النبي صلى الله عليه وسلم
كذلك صلاها ويكون فعلها بعد صلوة الفرض وبعد
ركعتين بسنة لأن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا صلاها
وهي عشرون ركعة يجلس عقب كل ركعتين ويسلم فهي
خمس ترويحات كل أربعة منها ترويحة ويسوي في كل
ركعتين

ان سے لگے یا وہ فرشتے کسی سے لگیں تو وہ ایسا نیکبخت ہو جاویگا کہ پھر
کبھی گمراہ نہ ہوگا تو حضرت عمرؓ نے کہا جب یوں ہے تو ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں
تو تراویح کیلئے جمع کیا اور اسکو سنت ٹھیرایا اور حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت
ہے کہ جب وہ ماہ رمضان کی پہلی رات میں نکلے اور قرآن مسجدوں میں سُنا تو فرمایا
اللہ عزوجل حضرت عمر کی قبر روشن فرماوے جیسے اونہوں نے اللہ کی مسجدوں
کو روشن کیا قرآن پاک سے اور اسیطرح حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے
اور ایک لفظ میں یوں ہے کہ حضرت علی مسجدوں سے گذرے اور وہ قندیلوں
سے روشن تھیں اور لوگ تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا اللہ عزوجل حضرت
عمر پر انکی قبر کو روشن کرے جیسے اُنہوں نے ہماری مسجدیں روشن کیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص کسی گھر میں اللہ کے گھروں میں
سے قندیل لٹکائے اسکے لیے فرشتے بخشش مانگتے رہینگے اور رحمت کی دعا کرتے
رہینگے اور وہ ستر ہزار ہیں. جبتک وہ قندیل گل ہو جائے اور حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو جب تئیسویں رات ہوئی آپ کھڑے
ہوئے اور ہمکو نماز پڑہائی تہائی رات گذرنے تک پھر جب چوبیسویں رات
ہوئی تو آپ ہماری طرف نہ نکلے پھر جب پچیسویں رات ہوئی تو آپ تشریف
لائے اور ہمکو نماز پڑہائی نصف رات تک پھر ہمنے آپ سے عرض کیا کہ اگر
ہم اس رات بھر نفل پڑہیں تو بہتر ہو تو آپنے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ
کھڑا ہو نماز سے پھرنے تک اُسکے لیے رات بھر کا قیام لکھا جاویگا اور آپنے
ہمیں چھبیسویں رات کو نماز نہیں پڑہائی پھر جب ستائیسویں رات ہوئی آپ ہمارے ساتھ
کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کے لوگ جمع کیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ ہم
فلاح کے فوت ہونے سے ڈرے کسی نے کہا فلاح کیا چیز ہے کہا سحر ہے **فصل** اور تراویح
کی نماز کے لیے جماعت اور بلند قرأت کرنی مستحب ہے کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسیطرح پڑہی ان راتوں میں اور یہ نماز شروع ہوتی ہے
اس رات میں جسمیں تراویح پڑہنے والا رمضان کا چاند دیکھتا ہے کیونکہ وہ رات رمضان
کی ہے اور اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑھا ہے اور تراویح کا پڑھنا
فرض اور دو سنتوں کے بعد ہوتا ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑھا ہے اور یہ
بیس رکعت ہے ہر دو رکعت میں بیٹھے اور سلام کرے سو یہ پانچ راحت پکڑنا ہے اور ان
بیس رکعت میں چار بار آرام کرنا ہے

وينوي في كل ركعتين المصلي ركعتي التراويح المسنونة
إذا كان فرداً أو إذا كان إماماً أو مأموماً ويستحب أن يقرأ في
الركعة الأولى منها في أول ليلة من شهر رمضان الفاتحة و
سورة العلق وهي اقرأ باسم ربك الذي خلق لأنها أول سورة
نزلت من القرآن عند إمامنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمة
الله عليه وكذلك عند جميع الأئمة رضوان الله تعالى
عليهم ثم يسجد في آخرها ثم ينهض فيبدأ بسورة البقرة
ويستحب له قراءة الختمة كاملة ليسمع الناس جميع
القرآن فيقفوا على ما فيه من الأوامر والنواهي والمواعظ
والزواجر ولا يستحب الزيادة على ختمة واحدة لئلا يشق
ذلك على المأمومين فيضجروا وتلحقهم السآمة ويكرهوا
الجماعة ويثقل بها فيفوتهم أجر عظيم وثواب جزيل
فيكون ذلك بسبب الإمام فيعظم إثمه فيكون من الآثمين
وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك لمعاذ
أفتان أنت يا معاذ وذلك لما صلى بقوم وطول في
القراءة وقطع أحدهم الصلاة وانفرد ثم شكى ذلك إلى
النبي صلى الله عليه وسلم ويستحب تأخير الوتر إلى آخر
صلاة التراويح ويقرأ في الركعة الأولى سبح اسم ربك
الأعلى الذي وفي الثانية سورة الكافرون وفي الثالثة
سورة الإخلاص لأن النبي صلى الله عليه وسلم كذلك كان
يصلي ويكره التنفل بين كل ترويحتين ويكره أن يصلي
التراويح في مسجدين وكذلك صلاة النوافل في جماعة
بعد التراويح في إحدى الروايتين لأنه هو التعقيب وذلك
مكروه عند الإمام أحمد رحمه الله تعالى روي عن أنس بن
مالك أنه كرهه بل ينام نومة خفيفة ثم يقوم يأتي بما
من النوافل والتهجد ثم يرجع إلى منامه وهي ناشئة
الليل التي أثنى الله عليها وذكرها وقال إن ناشئة الليل
هي أشد وطأ وأقوم قيلا والرواية الثانية أن ذلك
جائز غير مكروه لكنه يؤخره لما روي عن عمر أنه

اور ہر دو رکعت میں نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز تراویح مسنونہ پڑھتا ہوں جب
اکیلا ہو اور جب امام ہو یا مقتدی اور مستحب ہے کہ تراویح کی پہلی رکعت میں ماہ رمضان
کی پہلی رات میں سورہ فاتحہ اور سورۂ علق پڑھے اور وہ اقرأ باسم ربک الذی
خلق ہے کیونکہ یہ پہلی سورہ قرآن کی ہے جو اتری ہے ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور اسیطرح تمام اماموں کے نزدیک ہے رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم پھر اسکے آخر میں سجدہ کرے پھر کھڑا ہو پھر سورہ بقر شروع کرے
اور امام کو مستحب ہے قرآن کا ختم کامل کرنا تاکہ لوگ تمام قرآن مجید سنیں
اور قرآن مجید میں جو حکم اور روکیں اور نصیحتیں اور جھڑکیں ہیں سب سے
واقف ہوں اور ایک ختم سے زیادہ مستحب نہیں تاکہ مقتدیوں پر شاق نہ
گذرے تو گھبرا جاویں اور ان کو تھکان لاحق ہو اور جماعت سے کراہت
کریں اور بوجھل ہوں اس سے تو انسے بڑا اجر اور بڑا ثواب فوت ہو تو یہ امام کے
سبب سے ہوگا تو اسکا گناہ بڑا ہوگا تو وہ گنہگاروں سے ہو جاویگا اور بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کام میں حضرت معاذ کو فرمایا تھا اے
معاذ تو فتنہ ڈالنے والا ہے اور یہ جب فرمایا تھا جب معاذ نے اپنی قوم کو نماز پڑھائی
اور لمبی قرارت کی اور ایک نے ان میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے نماز پڑھ لی پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکی شکایت کی تھی اور وتر کی تاخیر نماز تراویح
کے اخیر تک مستحب ہے اور پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی الذی پڑھے اور دوسری
میں سورہ کفرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح پڑھا کرتے تھے اور دو تراویح کے درمیان نفل پڑھنے
مکروہ ہیں اور تراویح کی نماز دو مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے اور اسیطرح نفلوں
کی نماز جماعت میں تراویح کے بعد دو روایتوں میں سے ایک روایت میں مکروہ ہے
کیونکہ وہ تعقیب ہے اور یہ مکروہ ہے امام احمد کے نزدیک رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت
انس بن مالک سے روایت ہے کہ اسکو مکروہ سمجھتے تھے بلکہ ایک بار تھوڑا سا
سو لیتے پھر اٹھتے اور پڑھتے جتنے چاہتے نفل اور تہجد پھر جاتے اپنے سونے کی جگہ
اور یہ وہی رات کا اٹھنا ہے جسکی اللہ نے تعریف کی ہے اور اسکا ذکر کیا اور فرمایا
بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ سخت ہے نفس کے کچلنے میں اور زیادہ سیدھا
کر دینے والا ہے بات کا اور روایت دوسری یہ ہے کہ وہ جائز ہے مکروہ نہیں لیکن
اسمیں دیر کرے۔ حضرت عمر کی روایت کیوجہ سے کہ انہوں نے

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَضْلُ لَيْلِي آخِرُهُ السَّاعَةُ الَّتِي تَنَامُونَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِي تَقُومُونَ **فَصْلٌ** فِي آخِرِهِمْ

فِيهِ مَا يَتَعَلَّقُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَمِيعِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا فَإِذَا نَزَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ الَّذِي هُوَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِمْ فَجِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَى مَنْ كَانَ قَاعِدًا وَالْمَلٰئِكَةُ تُسَلِّمُ مَنْ كَانَ نَائِمًا وَالْبَارِي سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يُسَلِّمُ عَلَى عِبَادِهِ مَنْ كَانَ قَائِمًا كَمَا جَازَ أَنْ يُسَلِّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ بِقَوْلِهِ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ فَجَائِزٌ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى عِبَادِهِ الْأَبْرَارِ فِي الدُّنْيَا الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى وَالْعِنَايَةُ ...... وَالسَّعَادَةُ فِي الْأَزَلِ الْفَانِينَ عَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِينَ بِالرَّبِّ الْمُطْمَئِنِّينَ إِلَى الْحَقِّ فَلَا يَبْقٰى فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بُقْعَةٌ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ يَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ كَنِيسَةً أَوْ بِيعَةً أَوْ بَيْتَ النَّارِ أَوْ بَيْتَ الْوَثَنِ أَوْ بَعْضَ أَمَاكِنِهِمُ الَّتِي يَطْرَحُونَ فِيهَا الْخَبَثَ فَلَا يَزَالُونَ يَدْعُونَ لَيْلَتَهُمْ تِلْكَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَمَّا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا يَدَعُ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيُصَافِحُهُ وَيَقُولُ لَهُ إِنْ كُنْتَ فِي الطَّاعَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالْقَبُولِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنْ كُنْتَ بِالْمَعْصِيَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالْغُفْرَانِ وَإِنْ كُنْتَ بِالنَّوْمِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرِّضْوَانِ وَإِنْ كُنْتَ فِي الْقَبْرِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ فَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ وَقِيلَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُسَلِّمُ عَلَى أَهْلِ الطَّاعَاتِ وَلَا تُسَلِّمُ عَلَى أَهْلِ الْعِصْيَانِ مِنْهُمُ الظَّلَمَةُ لَيْسَ لَهُمْ نَصِيبٌ فِي سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ وَآكِلُ الْحَرَامِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَالنَّمَّامُ وَآكِلُ أَمْوَالِ الْيَتَامٰى فَهٰؤُلَاءِ لَيْسَ لَهُمْ نَصِيبٌ فِي سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ فَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ مَضٰى شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ

فرمایا تم آخر رات کی فضیلت چھوڑتے ہو جس گھڑی میں تم سوتی ہو وہ مجھکو بہت پیاری ہی اوس گھڑی سی جسمیں تم کھڑی ہوتے ہو۔ دوسری فصل جس سے ختم کیا جاتا ہے وہ بیان جو لیلۃ القدر اور تمام ماہ رمضان کی متعلق ہے فرمایا اللہ عزوجل نے اترتے ہیں فرشتے اور روح اوس رات میں سو جب اترتی ہیں فرشتے اور روح جو جبرئل علیہ السلام ہیں اور انکی ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتی ہیں اور وہ انپر امیر ہوتی ہیں تو جبرئل علیہ السلام اوسپر سلام کرتے جو بیٹھا ہوتا ہے اور فرشتے اوسپر سلام کرتے ہیں جو سویا ہوتا ہے اور باری تعالی سبحانہ اپنے بندوں میں سی اسپر سلام کرتا ہے جو کھڑا ہوتا ہے جیسے جائز ہے کہ اللہ عزوجل سلام کریگا جنت میں اہل جنت میں سے اپنے مومن بندوں پر بدلیل قولہ تعالی پروردگار مہربان کیطرف سی کہا جائیگا تمپر سلام ہو سو جائز ہے یہ کہ سلام کری اپنے بندے نیکوں پر دنیا میں جنکے لیئے اللہ کیطرف سی نیکی اور عنایت اور سعادت ازل کے دن میں بڑھ چکی ہی وہ خلق سی فنا ہو چکی ہیں رب کی ساتھ باقی ہیں اللہ کیطرف آرام پکڑتے ہیں سو لیلۃ القدر میں کوئی ایسی جگہہ نہیں جسپر ایک فرشتہ ساجد قائم نہ ہو مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلیئے دعا کریگا مگر یہ کہ گرجا ہو یا یہودیوں کی عبادتگاہ یا آتشکدہ یا بتخانہ یا لوگوں کی وہ بعض جگہیں جہاں پلیدی ڈالتے ہیں سو ہمیشہ اُن کی اس رات بھر مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیئے دعا کرتے ہیں ولیکن جبرئل علیہ السلام سو مومن مردوں اور مومن عورتوں میں سی کیکو نہیں چھوڑتے مگر اوسپر سلام کرتے اور اس سی مصافحہ کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اگر تو فرمانبرداری میں ہی تو تجھپر سلام ہو اور اگر تو نیند میں ہی تو تجھپر سلام ہو اللہ کی رضامندی کی ساتھ اور اگر تو قبر میں ہی تو تجھپر سلام ہو رحمت اور رحمت کی ساتھ سو یہ اللہ عزوجل کا فرمودہ ہر چیز سے سلام ہے اور بعض نے کہا کہ فرشتے اہل طاعت پر سلام کرتے ہیں اور گنہگاروں پر سلام نہیں کرتے سو منجملہ اونکے ظالم ہیں انکی لیئے فرشتوں کو سلام میں کچھ حصہ نہیں اور حرام کھانیوالا اور اپنے قریبیوں سی قطع کرنیوالا اور چغلخور اور یتیموں کا مال کھانیوالا ان سب کیلیئے فرشتوں کی سلام میں کچھ حصہ نہیں سو کون سی مصیبت بہت بڑی ہی اس مصیبت سی ایسا مہینہ گذر جاوے جسکا اول رحمت ہو اور جسکا درمیان بخشش ہو

اور جسکا آخرت آگ سے

مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُوْنُ لَكَ حَظٌّ فِيْ سَلَامِ مَلٰئِكَةِ رَبِّ الْعُصَاةِ وَالْاَبْرَارِ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَّا لِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَكَوْنِكَ مِنْ اَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافَقَتِيْ لِلشَّيْطَانِ وَتَحَلِّيْكَ بِحِلْيَةِ سَالِكِيْ سَبِيْلِ النِّيْرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيْكَ عَنْ سَالِكِيْ سَبِيْلِ الْجِنَانِ وَهِجْرَانِكَ لِطَاعَةِ مَنْ بِيَدِهِ الضُّرُّ وَالْاِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ وَشَهْرُ الذّٰكِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّابِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّادِقِيْنَ فَاِذَا لَمْ يُؤَثِّرْ فِيْ اِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَاِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِيْ رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ اَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِمِ فَمَا الَّذِيْ يُؤَثِّرُ فِيْ قَلْبِكَ فَاَيُّ خَيْرٍ يُرْتَجٰى مِنْكَ وَاَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيْكَ وَاَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِيْنُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَاسْتَيْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ اِلَى الَّذِيْ دَهَاكَ وَشَيِّعْ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيْهَا بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُوْنُ مِمَّنْ نَالَتْهُ الرَّحْمَةُ وَالرَّأْفَةُ وَوَدِّعْهَا بِاِسْبَالِ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ الْمَشْؤُوْمَةِ بِالْعَوِيْلِ وَالْوَيْلِ وَالنِّيَاحَاتِ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَا يَصُوْمُ غَيْرَهُ اَبَدًا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَا يَقُوْمُ بَعْدَهُ اَبَدًا وَالْعَامِلُ يُعْطَى الْجَزَاءَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ عَمَلِهِ وَقَدْ فَرَغْنَا مِنَ الْعَمَلِ فَلَيْتَ شِعْرِيْ مَقْبُوْلٌ صِيَامُنَا وَقِيَامُنَا اَمْ مَضْرُوْبٌ بِهِمَا وُجُوْهُنَا يَا لَيْتَ شِعْرِيْ مَنِ الْمَقْبُوْلُ مِنَّا فَنُهَنِّيْهِ وَمَنِ الْمَرْدُوْدُ مِنَّا فَنُعَزِّيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاِيْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاةِ مِنَ الدَّرَكَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَمَانِ كُنْتَ لِلْعَاصِيْنَ

آزادی ہوا اور تجھکو اس رب کے فرشتوں کے سلام میں کچھ حصہ ہو جو گنہگاروں اور نیکوں کا رب ہے۔ سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہونے تیرے کے رحمٰن سے اور بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کے موافقوں میں سے ہونیکے اور بسبب تیرے دوزخ کی راہ چلنے والوں کے زیور پہننے کے اور بسبب تیرے چھوڑنے کے اسکی طاعت کو جسکے ہاتھ میں ضرر اور احسان ہے سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ ہے اور ذکر کرنیوالوں کا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہے پھر جب اُسنے تیرے دل کی اصلاح اور تجھکو تیرے رب کے گناہوں سے اکھاڑنے اور بدبخت اور گنہگار لوگوں سے بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے جو تیرے دل میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھسے امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھ میں باقی رہا اور کونسی خلاصی تجھسے نظر آتی ہے سو اے مسکین خبردار ہو اس سے جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف دیکھ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پیروی کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سے فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت مارے نفس پر بلند آواز اور نوحوں سے رو کہ بس بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کے بعد کبھی قیام نکرینگے اور کام کرنیوالے کو اُسکی مزدوری کام سے فارغ ہوتے ہی ملجاتی ہے اور ہم اپنے کام سے فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھے معلوم ہو کہ ہمارا روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہمارے موہنوں پر مارے گئے کاشکے میں اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں سے مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت روزہ داروں کو اُن کے روزے سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکے قیام سے بجز بیداری کے کچھ حاصل نہیں اے روزے کے مہینے تجھپر سلام ہو اے قیام کے مہینے تجھپر سلام ہو اے ایمان کے مہینے تجھپر سلام ہو اے مغفرت اور بخشش کے مہینے تجھپر سلام ہو اے درجوں اور دوزخ کے طبقوں سے خلاصی کے مہینے تجھپر سلام ہو۔ اے توبہ کرنیوالوں اور عبادت کرنیوالوں کے مہینے تجھپر سلام ہو اے عارفوں کے مہینے تجھپر سلام ہو اے امان کے مہینے تجھپر سلام ہو تو گنہگاروں کیلئے روک تھا۔

مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُوْنُ لَكَ حَظٌّ فِيْ سَلَامِ مَلٰئِكَةِ رَبِّ الْعُصَاةِ
وَالْأَبْرَارِ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَّا بِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَكَوْنِكَ
مِنْ أَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافِقِيْ الشَّيْطَانِ وَتَحَلِّيْكَ بِحِلْيَةِ
سَالِكِيْ سَبِيْلِ النِّيْرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيْكَ عَنْ سَالِكِيْ
سَبِيْلِ الْجِنَانِ وَهِجْرَانِكَ لِطَاعَةِ مَنْ بِيَدِهِ الضَّرُّ
وَالْإِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ
وَشَهْرُ الذَّاكِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّابِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّادِقِيْنَ
فَإِذَا لَمْ يُؤَثِّرْ فِيْ إِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَإِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِيْ
رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِمِ فَمَا الَّذِيْ يُؤَثِّرُ فِيْ
قَلْبِكَ فَأَيُّ خَيْرٍ يُرْتَجٰى مِنْكَ وَأَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيْكَ وَ
أَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِيْنُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَ
اسْتَيْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ إِلَى الَّذِيْ دَهَاكَ
وَشَيِّعْ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيْهَا بِالْإِ
سْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُوْنُ مِمَّنْ تَنَالُهُ الرَّحْمَةُ وَ
الرَّأْفَةُ وَوَدِّعْهُ بِإِسْبَالِ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ الْمَغْبُوْنَةِ
بِالْعَوِيْلِ وَالْوَيْلِ وَالنِّيَاحَاتِ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَا يَصُوْمُ غَيْرَهُ
أَبَدًا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَا يَقُوْمُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَالْعَامِلُ يُعْطَى أَجْرَهُ
عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ عَمَلِهِ وَقَدْ فَرَغْنَا مِنَ الْعَمَلِ فَلَيْتَ شِعْرِيْ مَقْبُوْلٌ
صِيَامُنَا وَقِيَامُنَا أَمْ مَضْرُوْبٌ بِهِمَا وُجُوْهُنَا يَا لَيْتَ شِعْرِيْ
مَنِ الْمَقْبُوْلُ مِنَّا فَنُهَنِّيْهِ وَمَنِ الْمَرْدُوْدُ مِنَّا فَنُعَزِّيْهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
إِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْإِيْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْاٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ
وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاةِ مِنَ الدَّرَكَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
الْمُجْتَهِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَمَانِ كُنْتَ لِلْعَاصِيْنَ

آزادی ہوا اور تجھکو اس رب کی فرشتوں کی سلام میں کچھ حصّہ ہو جو گنہگاروں
اور نیکوں کا رب ہی سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہو نی تیری کی رحمٰن سی اور
بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کی موافقوں میں سی ہونیکی اور بسبب تیری
دوزخ کی راہ چلنے والوں کی زیور پہننے کی اور بسبب تیری چھوڑنے کے اسکی
طاعت کو جسکی ہاتھ میں ضرر اور احسان ہی سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ
ہے اور ذکر کرنیوالوں کا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہی پھر جب
اُسنے تیری دل کی اصلاح اور تجھکو تیری رب کی گناہوں سے اکھاڑنے اور
بدبخت اور گنہگار لوگوں سی بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے جو تیری دل
میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھہ سی امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھہ میں باقی
رہا اور کونسی خلاصی تجھہ سی نظر آتی ہی سو اے مسکین خبردار ہو اس سے
جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف
دیکھہ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پیروی
کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سی فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں
سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے
رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت مارے نفس پر بلند آواز اور
نوحوں سی رو لیں بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کی بعد کبھی
قیام نہ کرینگے اور کام کرنیوالی کو اُسکی مزدوری کام سی فارغ ہوتی ہی
ملجاتی ہی اور ہم اپنی کام سی فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھی معلوم ہو کہ ہمارا
روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہماری مونہوں پر مار دیگئے کاشکے میں
اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں سے
مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت روزہ داروں کو اُن کی روزے سے بجز بھوک اور پیاس کی کچھہ حاصل
نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکی قیام سی بجز بیداری کی کچھہ حاصل نہیں اے
روزی کی مہینے تجھپر سلام ہو اے قیام کی مہینے تجھپر سلام ہو اے ایمان کی مہینے
تجھپر سلام ہو اے مغفرت اور بخشش کی مہینے تجھپر سلام ہو اے درجوں اور دوزخ
کے طبقوں سی خلاصی کی مہینے تجھپر سلام ہو اے توبہ کرنیوالوں اور عبادت
کرنیوالوں کی مہینے تجھپر سلام ہو اے عارفوں کی مہینے تجھپر سلام ہو
اے امان کے مہینے تجھپر سلام ہو تو گنہگاروں کیلئے
روک تھا۔

حَسَنًا وَلِلْمُتَّقِينَ اُنْسًا اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَنَادِيلِ وَالْمَصَابِيحِ الزَّاهِرِ
وَالْعُيُونِ السَّاهِرَةِ وَالدُّمُوعِ الْهَاطِلَةِ وَالْمَحَارِيبِ الْمُنَوَّرَةِ وَ
الْعَبَرَاتِ الْمُنْسَكِبَةِ الْمُتَقَطِّرَةِ وَالْاَنْفَاسِ مِنَ الْقُلُوبِ الْمُحْتَرِقَةِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَبَّلْتَ صِيَامَهُمْ وَصَلٰوتَهُمْ وَبَدَّلْتَ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ
وَاَدْخَلْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ فِي جِنَانِكَ وَرَفَعْتَ دَرَجَاتِهِمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ الْفِطْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى قَوْلُهٗ قَدْ اَفْلَحَ فَالْفَلَاحُ عَلٰى وَجْهَيْنِ
اَحَدُهُمَا الْفَوْزُ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةُ مِنَ النِّيرَانِ فِي الْعُقْبٰى وَمِنَ
الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ فِي الدُّنْيَا وَالثَّانِي الْيُمْنُ وَالسَّعَادَةُ
بِالتَّوْفِيقِ لِلطَّاعَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْخُلُودُ فِي الْجِنَانِ فِي الْاٰخِرَةِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ يَعْنِي سَعِدُوا وَنَظِيرُهُ
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى اَيْ وُفِّقَ لِلزَّكٰوةِ وَتَطْهِيرِ اِيمَانِهٖ وَنَقُوا هٗ
مِنَ الْاٰثَامِ وَاَمَّا مَنْ لَمْ يَزَّكِّ فَلَا فَلَاحَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ اَيْ لَا يَفُوزُونَ وَلَا يَسْعَدُونَ وَاَمَّا
قَوْلُهٗ مَنْ تَزَكّٰى فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
يَعْنِي مَنْ تَطَهَّرَ مِنَ الشِّرْكِ بِالْاِيمَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ
تَزَكّٰى يَعْنِي مَنْ كَانَ صَالِحًا وَعَمَلُهٗ زَاكِيًا نَامِيًا وَقَالَ اَبُو
الْاَحْوَصِ اَعْنِي بِهٖ زَكٰوةَ الْاَمْوَالِ كُلِّهَا وَقَالَ قَتَادَةُ وَعَطَاءٌ
اَرَادَ بِهٖ زَكٰوةَ الْفِطْرِ لَا غَيْرُ وَقَوْلُهٗ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى فَقَدِ
اخْتُلِفَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْنَاهُ وَحَّدَ
اللّٰهَ تَعَالٰى وَصَلَّى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ
الْخُدْرِيُّ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ بِالتَّكْبِيرِ وَصَلّٰى يَعْنِي خَرَجَ اِلَى الْعِيدِ
فَصَلّٰى وَقَالَ وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ لِرَمَضَانَ
كَسَجْدَةِ السَّهْوِ لِلصَّلٰوةِ وَفَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ فَكَانَّمَا جُبْرَانٌ
لِلصَّائِمِ لِمَا دَخَلَهٗ مِنَ النُّقْصَانِ بِالْاٰثَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ
وَالْكِذْبِ وَالْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَاَكْلِ الشُّبُهَاتِ وَالنَّظَرِ
اِلَى الْمُسْتَحْسَنَاتِ فَجُعِلَتِ الْفِطْرَةُ مُكَفِّرَةً لَهَا مُتَمِّمَةً
لِلصِّيَامِ جَابِرَةً لَهَا كَالتَّوْبَةِ لِلذُّنُوبِ وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهَا

اور پرہیزگاروں کیلیے دل لگانیوالا قندیلوں روشن اور چراغوں روشن
اور آنکھیں بیدار اور آنسو بہنے والوں اور محراب روشن اور آنسو
قطرہ قطرہ گرنیوالوں اور جلی ہوی دلوں سے سانس چڑھنے والوں پر
سلام ہو یا اللہ ہمکو اُن لوگوں میں کر جنسے تو نے روزہ اور نماز قبول
فرمایا اور جنکی برائیں نیکیوں سے بدلدیں اور جنکو تو نے اپنی رحمت سے
اپنے بہشت اور بلند درجوں میں داخل کیا اے رب رحم کرنیوالوں سے
زیادہ رحم کرنیوالے فصل صدقہ فطر کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو
پاک ہوا اور اُسنے اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑہی بیشک اُسنے
نجات پائی اللہ پاک کا فرمودہ بیشک اُسنے نجات پائی پس نجات پانا دو طرح
ہے ایک آخرت میں بہشت میں پہونچنا اور آگ سے رہائی پانا اور دنیا میں
آفتوں سے اور مصیبتوں سے بچنا اور دوسری دنیا میں اللہ پاک کی فرمانبرداری
کیلیے توفیق پانے کے سبب سے برکت اور نیکبختی پانا اور آخرت میں
بہشت میں ہمیشہ رہنا اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مومنوں نے نجات پائی
یعنے نیکبخت ہوے اور اُسکی نظیر یہ آیت ہے جو پاک ہوا اوسنے بیشک
نجات پائی یعنے جسکو زکوۃ اور اپنے ایمان کو پاک رکھنے اور گناہوں سے بچنے
کی توفیق ملی اور جسنے زکوۃ نہ دی اوسکی خلاصی نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
گنہگار خلاصی نہیں پاتے یعنے مراد نہیں پاتے اور نیکبخت نہیں ہوتے
اور اللہ تعالیٰ کا فرمودہ جو پاک ہوا سو اسمیں اختلاف ہے پس حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جو شخص ایمان رکھکر شرک سے پاک ہوا اور حسن نے
کہا من تزکّی کا معنے ہے جو شخص نیک ہوا اور اسکا عمل پاک بڑہنے والا ہو اور ابوالاحوص
نے کہا میں اس سے مراد رکھتا ہوں تمام مالوں کی زکوۃ اور قتادہ اور عطا نے
کہا اس سے اللہ کی مراد صدقہ فطر ہے نہ اور کچھ اور اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اور اپنے رب کا نام یاد
کیا پھر نماز پڑہی اسمیں بھی اختلاف ہے سو ابن عباس نے کہا اسکے معنے یہ ہیں اللہ تعالیٰ کو
ایک جاننا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اسکو
یہ ہیں اللہ تعالیٰ کو ایک جانا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
نے کہا اپنے رب کا نام یاد کیا تکبیر کہکر اور نماز پڑہی یعنی عیدگاہ کو نکلا پھر نماز پڑہی
اور وکیع بن جراح نے کہا رمضان کا صدقہ فطر نماز کی سجدہ سہو کیطرح ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کیواسطے گویا بیہودہ گوئی سے پاک کرنیکے لیے فرض کیا پس گویا وہ
نقصان کا پورا کرنیوالا ہے روزہ دار کیلیے جو لغو اور بیہودہ اور جھوٹ اور غیبت

كما ان السجود للسهو فكما ان السجود للسهو شرع ترغيما للشيطان اذ كان هو السبب في ذلك فكذلك التوبة من المعاصي و الفطرة لرمضان شرعتا ترغيما له لان المعاصي و الرفث الحاصل في الصيام سببه الشيطان اعاذنا الله و جميع المؤمنين من مكائده و مفاسده و غوائله و سلمنا من آفات الدنيا و بلائها و اخرجنا منها الى رحمته و كرامته برحمته و منه امين

فصل و انما سمي العيد عيدا لانه يعيد الله الى عباده الفرح و السرور في يوم عيدهم و قيل انما سمي عيدا لانه فيه عوائد الاحسان من الله و فوائد الامتنان منه للعبد و قيل لانه يعود العبد فيه الى التضرع و البكاء و يعود الرب عز و جل فيه الى الهبة و العطاء و قيل لانهم عادوا الى مثل ما كانوا عليه من الطهارة و قيل معناه عادوا من طاعة الله الى طاعة الرسول و من الفريضة الى السنة و من صوم رمضان الى صوم ستة ايام من شوال و قيل انما سمي عيدا لانه يقال للمؤمنين فيه عودوا الى منازلكم مغفورا لكم و قيل انما سمي العيد عيدا لان فيه ذكر الوعد و الوعيد و يوم الجزاء و الزيد و يوم عتق الاماء و العبيد و اقبال الحق الى القريب من خلقه و البعيد و وجود الانابة و الاوبة من العبد الضعيف الى الغفور الودود و قال وهب بن منبه خلق الله الجنة يوم الفطر و غرس شجرة طوبى يوم الفطر و اصطفى جبرئيل للوحي يوم الفطر و السحرة وجدوا المغفرة يوم الفطر و روي عن النبي صلى الله عليه و سلم انه اذا كان يوم الفطر و خرج الناس الى جبانتهم اطلع الله تعالى عليهم فيقول عبادي لي صمتم و لي صليتم انصرفوا مغفورا لكم و روي عن انس بن مالك رضه ان النبي صلى الله عليه و سلم قال ليلة الفطر يوفي الله تعالى فيها اجر من صام شهر رمضان فيأمر الله تعالى عند الفطرة الملئكة فيهبطون

اور سہو کیلئے سجدہ ہے پس جیسے سجدہ سہو شیطان کے شرمندہ اور خوار کرنیکے لئے مشروع ہوا کیونکہ وہی اسمیں باعث تھا ویسے ہی توبہ گناہوں سے اور رمضان کا صدقہ فطر شیطان کی شرمندہ اور رسوا کرنے پر مشروع ہوئے کیونکہ روزہ میں جو گناہ اور بیہودہ گوئی ہو جاتی ہے اسکا سبب شیطان ہے اللہ تعالی ہمیں اور تمام مومنوں کو اسکی مکروں اور اسکی مکاروں اور اسکو دھوکھوں سے بچاوے اور دنیا کی آفتوں اور مصیبتوں سے ہمیں سلامت رکھے اور اپنی رحمت اور احسان سے اپنی رحمت اور بخشش کیطرف اس دنیا سے نکال لیجاوے آمین فصل اور عید کا نام عید اسلیے ٹھیرا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کیطرف انکی عید کے دن فرحت اور خوشی لوٹاتا ہے اور بعض نے کہا عید اسلیے نام ہوا کہ بندہ اسدن گڑگڑانے اور رونے کیطرف پھرتا ہے اور وہ عزت اور بزرگی والا پروردگار اسدن بخشش اور دینے کیطرف پھرتا ہے اور بعض نے کہا اسلیے کہ لوگ اسدن پاکی کیطرف لوٹتے ہیں جسپر وہ تھے اور بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ کی حکم ماننے سے رسول کے حکم ماننے کیطرف اور فرض سے سنت کیطرف اور رمضان کے روزہ سے شوال کے چھ روزہ کیطرف لوٹتے ہیں اور بعض نے کہا اسلیے عید نام ہوا کہ اوسدن مومنوں کو کہا جاتا ہے تم اپنے گھروں کیطرف بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور بعض نے کہا عید کا نام عید اسلیے ہوا کہ اوسدن ثواب کے وعدہ اور عذاب سے ڈرانیکا ذکر ہے اور وہ جزا اور زیادتی کا دن ہے اور لونڈیوں اور غلاموں کی آزاد کرنے اور اللہ تعالی کی متوجہ ہونے اپنی مخلوق میں سے نزدیک اور دور کیطرف کا دن اور بخشنے والے دوست کیطرف بندہ ضعیف کی توبہ اور رجوع ہونیکا دن ہے اور وہب بن منبہ نے کہا اللہ تعالی نے بہشت عید الفطر کے دن پیدا کی اور عید الفطر کے دن طوبی کا درخت لگایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی کیلیے عید الفطر کے دن اختیار کیا اور فرعون کے جادوگروں نے عید الفطر کے دن بخشش پائی اور روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اور لوگ جنگل کو نکلتے ہیں تو اللہ تعالی انپر نظر کرتا ہے پس فرماتا ہے میرے بندو تم نے میرے لیے روزہ رکھا اور میرے لیے نماز پڑھی لوٹ جاؤ تمہارے بخشے ہوئے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی رات کو فرمایا اللہ تعالی اس رات جسنے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اسکو مزدوری دیتا ہے پھر عید الفطر کی صبح اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہے وہ زمین کیطرف اترتے ہیں

إلى الأرض ويقومون على أفواه السكك ومجامع الطرق فينادون بصوت يسمعه جميع الخلائق إلا الإنس والجن يا أمة محمد اخرجوا إلى ربكم عز وجل يقبل القليل ويعطي الجزيل ويغفر الذنب العظيم فإذا برزوا إلى مصلاهم وصلوا ودعوا لم يدعهم الرب تبارك وتعالى حاجة إلا قضاها ولا سؤالا إلا أجابه ولا ذنبا إلا غفر له فينصرفون مغفورا لهم وفي حديث ابن عباس رضي الله عنهما فإذا كان ليلة الفطر سميت تلك الليلة ليلة الجائزة وإذا كان غداة الفطر بث الله ملائكته في كل البلاد فيهبطون إلى الأرض فيقومون على أفواه السكك وينادون بصوت يسمعه كل من خلق الله تعالى إلا الجن والإنس فيقولون يا أمة محمد اخرجوا إلى رب كريم يعطي الجزيل ويغفر الذنب العظيم فإذا برزوا إلى مصلاهم يقول الله تعالى لملائكته يا ملائكتي فيقولون لبيك وسعديك فيقول لهم ما جزاء الأجير إذا عمل عمله فيقولون إلهنا وسيدنا ومولانا توفيه أجره قال فيقول الجليل جل جلاله أشهدكم يا ملائكتي أني قد جعلت ثواب صيامهم من شهر رمضان وقيامهم رضائي ومغفرتي ثم يقول يا عبادي سلوني فوعزتي وجلالي لا تسألوني اليوم في جمعكم هذا شيئا لآخرتكم إلا أعطيتكم ولا لدنياكم إلا نظرت لكم وعزتي وجلالي لأسترن عليكم عثراتكم ما راقبتموني ولا أخزيكم ولا أفضحكم بين أصحاب الحدود وانصرفوا مغفورا لكم قد أرضيتموني ورضيت عنكم قال فتفرح الملائكة وتستبشر بما يعطي الله عز وجل هذه الأمة إذا أفطروا من شهر رمضان **فصل** والأربعة أعياد لأربعة أقوام أحدها عيد قوم إبراهيم قوله عز وجل فنظر نظرة في النجوم فقال إني سقيم وذلك أن قومه خرجوا إلى العيد ثم تخلف إبراهيم عليه السلام عنهم واعتل بعلته ولم يخرج معهم لأنه لم يكن على دينهم فلما خرجوا أخذ فأسا

اور کوچوں کے موہوں اور رستوں کے ملنے کی جگہوں پر کھڑے ہوکر پکارتے ہیں ایسے آواز سے جو سب مخلوق سوا آدمیوں اور جنوں کے سنتے ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے رب عزت اور بزرگی والے کیطرف نکلو جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور ثواب بڑا دیتا ہے اور بڑا گناہ معاف کرتا ہے۔ پس جب وہ اپنی عیدگاہ کیطرف نکلتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں پروردگار برکت والا بلند انکی کوئی حاجت نہیں چھوڑتا مگر پوری کر دیتا ہے اور نہ کوئی سوال مگر اسکو قبول فرماتا ہے اور نہ کوئی گناہ مگر اسے بخش دیتا ہے پھر وہ لوٹتے ہیں بخشے ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام لیلۃ الجائزہ رکھا جاتا ہے اور جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے وہ زمین کیطرف اتر کر کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو ہر شخص جسے اللہ پاک نے پیدا کیا ہے سوا جنوں اور آدمیوں کے سنتا ہے یوں پکارتے ہیں اے حضرت محمد صلعم کی امت پروردگار بزرگ کیطرف نکلو جو بڑا اجر دیتا ہے اور بڑا گناہ بخشتا ہے پھر جب وہ اپنی عیدگاہ کو نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو وہ عرض کرتے ہیں ہم حاضر ہیں اور حکم بجا لانیکو بار بار طیار ہیں پھر اون سے فرماتا ہے مزدور جب اپنا کام کر چکے تو اوسکی کیا مزدوری ہے وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار اے ہمارے مولا تو اوسکی مزدوری دیدے پھر فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے میرے فرشتوں میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اونکو ماہ رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور بخشش ٹھیرایا پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو سو میری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ آج اپنی اس جماعت میں اپنی آخرت کیلئے جو مجھ سے نہ مانگو گے مگر میں تمکو دونگا اور نہ اپنی دنیا کیلئے مگر میں تمہارے لیئے نگاہ رکھونگا اور مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میں تمہاری غلطیوں کی پردہ پوشی کرونگا جبتک تم میرا خیال رکھوگے اور میں تمہیں خوار اور رسوا نہ کرونگا حدوں والوں کے درمیان لوٹ جاؤ بخشے ہوئے تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا ابن عباس نے کہا فرشتے خوش ہوتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں اسکی جو اللہ عزوجل اس امت کو ماہ رمضان کے روزے کھولنے کے وقت دیتا ہے **فصل** اور چار عیدیں چار قوموں کی ہیں ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی عید اللہ تعالیٰ کا قول فرمایا پھر ایک نظر کی ستاروں میں پھر کہا میں بیمار ہونیوالا ہوں اور اسکا

وكسر اصنامهم وجاء بالفاس فوضعه في عنق الصنم الكبير فلما رجعوا قالوا من فعل هذا بالهتنا القصة الى اخرها فغار خليل الرحمن عليه السلام لربه فاتعب يده بكسر الاصنام وخاطر بنفسه في ولاية رب الانام فاكرمه ربه بالخلة واحيى على يده الطيور الميتة واخرج من ظهره اهل الرسالة والنبوة وجعله ابا المصطفى صلى الله عليه وسلم خير البرية واما العيد الثاني فهو عيد قوم موسى كليم الرحمن عليه السلام قوله عز وجل موعدكم يوم الزينة وقيل سمي يوم الزينة لانه عز وجل زين موسى وقومه باهلاك عدوه فرعون وقومه فخرج مع فرعون وقومه اثنان وسبعون ساحرا وقيل ثلاثة وسبعون ومعهم سبع مائة عصا وحبل وجعلوا في وسط العصي الملتفة بالحبال الزيبق والخلائق قيام على الرمضاء واشتد حر الشمس فسال الزيبق فسعت العصي الملتفة بالحبال فتخيل للناس انها حيات تسعى وهي لا تتحرك فاوجس في نفسه خيفة موسى على قومه قال انهما يتوهمون ان الذي فعلوه حق فينقص ايمانهم او يرتدون وقال الله تعالى لموسى عليه السلام والق عصاك فاذا هي تلقف ما يافكون فالقى موسى عصاه فاذا هي حية كاعظم جمل يكون ولها عينان تتقدان نارا ودمدمة وهيبة فابتلعت ما صنعوا من السحر والحبال والعصي فتلقفتها يعني تلقمتها باسرها ولم يتغير بانتفاخ بطن ونقصان حركة ولا ازداد في طولها ولا في عرضها فالقي السحرة ساجدين له عز وجل وكان اكبرهم اسمه شمعون فقالوا امنا يعني صدقنا برب هرون وموسى ثم اقبلت الحية على عسكر فرعون وقومه فانهزموا وقيل مات منهم خمسون الفا القصة بطولها واما الثالث عيد عيسى وقومه قوله عز وجل اللهم ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لاولنا واخرنا واية منك الاية وذلك ان الحواريين قالوا لعيسى عليه

اور انکے بتوں کو توڑ ڈالا اور کلہاڑا لیکر بڑے بت کی گردن میں رکھدیا پہر جب وہ لوٹ کر آئے بولے ہمارے معبودوں سے یہ معاملہ کسنے کیا سارا قصہ آخر تک پس خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے لئے غیرت کی پس بتوں کو توڑنے میں اپنے ہاتہہ کو تکلیف دی اور رب الانام کی دوستی میں اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا سو پروردگار نے اپنی دوستی سے اسکو عزت دی اور اسکے ہاتہ پر مردہ جانوروں کو زندہ کیا اور اسکی پشت سے صاحب رسالت اور نبوت پیدا کئے اور ان کو حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا باپ بنایا جو سب مخلوق سے بہتر ہیں اور دوسری عید حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی عید ہے اللہ عز وجل نے فرمایا تمہارے وعدہ کا وقت زینت کا دن ہے اور بعض نے کہا اس دن کا نام زینت کا دن اسلئے ہوا کہ اللہ عز وجل نے موسیٰ اور اسکی قوم کو زینت دی اونکے دشمن فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاک کرنے سے پھر فرعون اور اسکی قوم کے ساتھ بہتر جادوگر نکلے اور بعض نے کہا تہتر اور انکے ساتھ سات سو لکڑی اور رسی تہی اور اونہوں نے عصاؤں کے درمیان پارہ رکھکر ان کو رسیوں سے لپیٹا اور لوگ گرم زمین پر کھڑے تھے اور سورج کی گرمی سخت ہوئی تو پارہ بہہ نکلا عصا رسیوں سے لپیٹے ہوئے دوڑنے لگے لوگوں کو گمان گذرا کہ یہ سانپ ہیں دوڑتے حالانکہ وہ ہلتے نہ تھے پس موسیٰ اپنی قوم پر اپنے جی میں ڈرے کہنے لگے بہت لوگ وہم کرینگے کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ حق ہے تو انکا ایمان ناقص ہوگا یا وہ مرتد ہوجاوینگے اور اللہ تعالیٰ نے موسے علیہ السلام سے فرمایا اور اپنا عصا ڈالدے پس اچانک یہ انکا جہوٹ بنایا ہوا نگل جاویگا پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالدیا پس ناگہاں وہ سانپ ہے بڑے اونٹ کیطرح اور اوسکی دو نو آنکھیں آگ سی جلتی تھیں دہشت اور ہیبت میں پس جو کچھ انہوں نے جادو اور رسیوں اور عصاؤں کو بنا رکھا تھا اسطرف منہ کیا تو انکو نگل گیا ان سب کا ایک لقمہ کیا اور کچھ تغیر نہ پایا پیٹ پھول جانے سے اور چلنے میں نقصان آنے سے اور نہ وہ کچھ لمبائی میں بڑہا اور نہ چوڑائی میں پس جادوگر بے اختیار اللہ عز وجل کو سجدہ کرنے لگے اور انمیں بڑا شمعون نام تھا پس سب کہنے لگے ہم ایمان لائے یعنی ہمنے ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے رب کو سچا مان لیا پھر سانپ فرعون اور اوسکے لشکر پر لپکا وہ بھاگ گئے اور بعض نے کہا انمیں سے پچاس ہزار مر گئے سارا قصہ لمبا ہے اور تیسری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کی عید ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (عیسے نے عرض کیا) اے ہمارے پروردگار ہمپر ایک خوان آسمان سے اتار جو ہمارے پہلے اور پچھلے کو عید ہو اور تیری ایک نشانی ہو آخر آیت تک اور اسکی وجہ یہ تھی کہ حواریوں نے حضرت عیسے علیہ السلام سے عرض کیا تھا

هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ اَنْ يُّعْطِيَكَ اِنْ سَاَلْتَهٗ اَنْ يُّنَزِّلَ
عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ لَهُمْ عِيْسٰى اتَّقُوا اللّٰهَ فَلَا تَسْاَلُوْا
الْبَلَاءَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهَا اِنْ اُنْزِلَتْ ثُمَّ كَذَّبْتُمْ بِهَا
عُوْقِبْتُمْ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا فَقَدْ جُعْنَا وَتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُنَا يَعْنِيْ تَسْكُنَ قُلُوْبُنَا اِلٰى مَا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ مِنَ الْاِيْمَانِ
وَالتَّصْدِيْقِ وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا بِاَنَّكَ نَبِيٌّ وَّرَسُوْلٌ
وَّنَكُوْنَ عَلَيْهَا يَعْنِيْ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ عِنْدَ بَنِيْ
اِسْرَآئِيْلَ اِذَا رَجَعْنَا اِلَيْهِمْ وَالْحَوَارِيُّوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ اَجَابُوْا
عِيْسٰى حِيْنَ مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ يُقَصِّرُوْنَ الثِّيَابَ
وَبِالنَّبَطِيَّةِ الْحَوَارِيُّوْنَ الْمُبَيِّضُوْنَ لِلثِّيَابِ وَهُمْ اثْنَا عَشَرَ
رَجُلًا لَمَّا قَالَ لَهُمْ عِيْسٰى مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ يَعْنِيْ مَنْ
يَّنْصُرُنِيْ مَعَ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى
طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَوْحِيْدِهٖ فَقَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
اللّٰهِ فَتَرَكُوْا مَعِيْشَتَهُمْ وَاتَّبَعُوْا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسِيْحُوْنَ
مَعَهٗ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ مِنَ الْاَرْضِ فَيَرَوْنَ الْعَجَائِبَ وَالْمُعْجِزَاتِ الَّتِيْ
تَجْرِيْ فِيْ يَدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَيَّ وَقْتٍ جَاعُوْا وَاحْتَاجُوْا
اِلَى الطَّعَامِ اَخْرَجَ عِيْسٰى يَدَهٗ فَاَخْرَجَ مِنَ الْاَرْضِ لِكُلِّ وَاحِدٍ
رَغِيْفَيْنِ وَلِنَفْسِهٖ كَذٰلِكَ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَمْشِيْ مَعَهٗ وَيُرِيْهِ الْعَجَائِبَ وَيُؤَيِّدُهٗ وَيُبَصِّرُهٗ بِالْاَشْيَاءِ
فَمَا زَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُرِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
الْعَجَائِبَ وَلَمْ يَزِدْهُمْ ذٰلِكَ اِلَّا بُعْدًا مِّنْ تَصْدِيْقِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ
حَتّٰى خَرَجَ يَوْمًا مَّعَهٗ خَمْسَةُ اٰلَافٍ بِطَرِيْقٍ مِّنْ بَنِيْ
اِسْرَآئِيْلَ وَسَاَلُوْهُ الْمَائِدَةَ مَعَ الْحَوَارِيِّيْنَ فَقَالَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
يَقُوْلُ تَكُوْنُ عِيْدًا لِّمَنْ كَانَ فِيْ زَمَانِنَا عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ
وَتَكُوْنُ عِيْدًا لِّمَنْ بَعْدَنَا وَتَكُوْنُ الْمَائِدَةُ اٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا
يَعْنِي الْمَائِدَةَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ مِنْ غَيْرِكَ لِاَنَّكَ
خَيْرُ مَنْ يَّرْزُقُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا يَعْنِي الْمَائِدَةَ

بھلا تیرا رب کر سکتا ہے کہ تجھے دے اگر تو اس سے مانگے یہ کہ ہم پر اتارے ایک خوانچہ
آسمان سے عیسے علیہ السلام نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو اس سے آزمائش نہ مانگو اگر تم ایمان
رکھتے ہو کیونکہ اگر وہ تیرا اتارا گیا پھر تم نے اسکو جھٹلایا تو تمہیں عذاب ہوگا
اور انہوں نے یہہ کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسمیں سے کھاویں کہ ہم بھوکھے ہیں
اور ہمارے دل ایمان اور تصدیق کیطرف تسلی سے ہو جاویں جسکی طرف
تو ہمیں بلاتا ہے اور ہم تیری نبی اور رسول ہونیمیں تجھے سچا جان لیں اور ہم
اسپر یعنے خوانچہ پر بنی اسرائیل کے پاس جب ہم ان کیطرف جاوینگے گواہی دینے
والوں میں سے ہو جاویں اور حواری وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسے علیہ السلام کو مان لیا
تھا جب وہ انکے پاس گذرے تھے اور وہ بیت المقدس میں کپڑے دہویا کرتے تھے
اور نبطی زبان میں کپڑے دہونیوالوں کو حواری کہتے ہیں اور وہ بارہ (۱۲) مرد
تھے جب عیسی علیہ السلام نے کہا ان سے میرا اللہ کیطرف کون مددگار ہے یعنی
میری کون مدد کرتا ہے اللہ تعالی کے ساتھ کافر اور سرکش لوگوں پر انکو
اللہ کی تابعداری اور اللہ کو ایک جان کر عبادت کرنے کی طرف بلاتی رہے
تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مدد کرنیوالے ہیں پھر انہوں نے اپنی معاش
کی صورت چھوڑ دی اور عیسی علیہ السلام کے پیچھے ہو لیئے انکے ساتھ سیر کرتے پھرتے
جدہر وہ ملک میں رخ کرتے عجیب باتیں اور معجزے دیکھتے جو انکے ہاتھ پر جاری ہوتے
پس جب کبھی وہ بھوکے ہوتے اور انکو کھانے کی حاجت پڑتی تو عیسے علیہ السلام
اپنا ہاتھ نکالتے اور زمین سے انیں کے ہر ایک کیواسطے دو روٹی نکالدیتے اور اپنے واسطے
بھی اسیطرح کرتے اور جبرئیل علیہ السلام اون کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کو عجیب
باتیں دکھاتے اور بہت چیزوں سے انکی تائید اور مدد کرتے سو عیسے علیہ الصلوة
والسلام بنی اسرائیل کو ہمیشہ عجیب عجیب باتیں دکھلایا کرتے اور یہہ سب
ان کو عیسے علیہ السلام کی تصدیق اور پیروی سے دور ہی دور پڑے رہنے کے سوا
کچھ نہ بڑہاتا یہاں تک کہ عیسے علیہ السلام کے ساتھ پانچہزار بنی اسرائیل ایک رستے
میں نکلے اور حواریوں کے ساتھ اون سے خوانچہ کا سوال کیا پس عیسے بن مریم صلوات اللہ
علیہ نے اسوقت عرض کیا یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر ایک خوانچہ آسمان پر سے اتار جو
ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لیئے عید ہو یعنی جو ہمارے زمانے میں مائدہ اترتے وقت حاضر ہو
اسکے لیئے عید ہو اور جو ہمارے بعد ہو اوسکے لیئے عید ہو اور مائدہ تیری ایک نشانی
ہو اور ہمیں روزی دے یعنے مائدہ دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے
کیونکہ تو ہر دینے والے سے بہتر ہے اللہ تعالی نے فرمایا بیشک وہ یعنے مائدہ میں

عليكم فمن يكفر بعد منكم اى بعد نزولها منكم فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العالمين فانزلها الله عليهم يوم الاحد من السماء سمكا طريا وخبزا رقاقا وتمرا وقيل كانت سفرة فيها سمكة مشوية وعند راسها ملح وعند ذنبها خل وفيها خمسة ارغفة على كل رغيف زيتونة وخمس رمانات وتمرات قد نضد حولها من البقول ما خلا الكراث وقيل ان عيسى عليه السلام قال لاصحابه وهم جلوس فى روضة هل مع احد منكم شئ فجاء شمعون بسمكتين صغيرتين وخمسة ارغفة وجاء آخر بشئ من السويق فعمد عيسى فقطعها صغارا وكسر الخبز فوضعه فلقا ووضع السويق وتوضا ثم صلى ركعتين ودعا ربه فالقى الله سبحانه وتعالى على اصحابه شبه السبات ففتح القوم اعينهم وزاد الطعام حتى بلغ الركب فقال عيسى للقوم كلوا وسموا الله ولا ترفعوا وامرهم ان يجلسوا حلقا حلقا فجلسوا واكلوا وسموا الله تعالى حتى شبعوا وهم خمسة الاف رجل وقيل انهم الف رجل وثمان مائة رجل وامراة من بين فقير وجائع وبين من له فاقة الى رغيف واحد فصدروا كلهم شباعا يحمدون ربهم واذا ما عليها كهيئته ورفعت السفرة الى السماء وهم ينظرون قال فاستغنى كل فقير اكل منها يومئذ ولم يزل غنيا حتى مات وبرئ كل زمن وشفى كل مريض وقال مقاتل فنادى عيسى للقوم اكلتم فقالوا نعم قال فلا ترفعوا قالوا لا نرفع ورفعوا فبلغ كل ما رفعوا من الفضل اربعة وعشرين مكتلا فامنوا عند ذلك بعيسى عليه السلام وصدقوا به ثم رجعوا الى قومهم اليهود يعنى بنى اسرائيل ومعهم فضل المائدة فلم يزل بهم قومهم حتى ردوهم عن الاسلم وكفروا بالله تعالى وجحدوا بنزول المائدة فمسخهم الله عز وجل وهم نيام خنازير وهم ذكور وليس فيهم صبى ولا امراة وقيل فى ذلك مائدة وضع عليها طعام فجحد وصد عنها الجم الغفير والجمع الكثير و

اُتاروںگا پھر جو کوئی تم میں سے کفر کری یعنی مائدہ اوترنی کے بعد پھر میں اُسے ایسا عذاب کرونگا جو کسیکو لوگوں میں ویسا عذاب نہیں کیا ہوگا سو اللہ تعالی نے اتوار کے دن آسمانوں سے انپر ایک مچھلی تازی اور ایک روٹی تپلی اور ایک کھجور اتاری اور بعض نے کہا ایک دسترخوان تھا جسمیں ایک مچھلی بھونی ہونی تھی اور اسکی سر کے پاس نمک تھا اور اسکی دم کے پاس سرکہ اور اسمیں پانچ روٹی تھیں ہر روٹی پر ایک زیتون کا پھل اور پانچ انار اور کھجوریں تھیں اون کے گرد گندنا کے سوا سب ترکاریاں تھی اور بعض نے کہا عیسےؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا جب وہ ایک باغ میں بیٹھے تھے تم میں سے کسی کے پاس کچھ ہے تو حضرت شمعون دو چھوٹی چھوٹی مچھلیں اور پانچ روٹیں لائے اور ایک اور شخص ستو لایا پھر عیسے علیہ السلام نے قصد کیا اور اُن مچھلیوں کو کاٹ کر چھوٹا چھوٹا کیا اور روٹیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیے پھر اُن ٹکڑوں کو رکھدیا اور ستو بھی رکھدیا اور وضو بھی کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے رب سے دعا کی پس اللہ پاک بزرگ نے اُنکے اصحاب پر خفیف سی نیند ڈالدی پھر قوم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کھانا بڑھا ہوا تھا یہانتک کہ ایک قوم کو پہونچ جاوے پھر عیسے علیہ السلام نے قوم سے کہا کھاؤ اللہ کا نام لیکر اور اوٹھا نہ رکھو اور ان کو یہ حکم کیا کہ حلقہ حلقہ بیٹھو پس وہ بیٹھ گئے اور کھانے لگے اللہ تعالی کا نام لیکر تاکہ وہ سیر ہوگئے اور وہ پانچہزار مرد تھے اور بعض نے کہا وہ ایکہزار اور آٹھسو مرد اور عورت تھی جنمیں فقیر اور بھوکے اور وہ فاقہ کش جنکو ایک روٹی نہ ملتی تھی پھر وہ سب کے سب پیٹ بہر کر نکلے اپنے رب کا حمد کرتے ہوئے اور ابھی جو کچھ اُس خوانچہ پر تھا ویسا ہی تھا اور خوانچہ آسمان کیطرف اوٹھایا گیا انکو دیکھتے ہی کہا پس جس فقیر نے اسمیں سے اسدن کھایا وہ غنی ہوگیا اور مرتے دم تک غنی ہی رہا اور ہر آفت زدہ اچھا ہوگیا اور ہر بیمار تندرست ہوگیا اور مقاتل نے کہا کہ عیسے علیہ السلام نے قوم سے پکار کر کہا تمنے کھالیا اونہوں نے کہا ہاں فرمایا اٹھا نہ رکھنا بولے نہیں اوٹھا رکھتے اور اوٹھا رکھا سو یہ جو کچھ بچی ہوئی میں سے اُٹھا رکھا وہ چوبیس مکتل ہوا پھر تو یہ دیکھکر عیسے علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کو سچا جانا پھر اپنی قوم یہود یعنے بنی اسرائیل کیطرف لوٹ گئے اور مائدہ سے بڑھا ہوا انکے ساتھ تھا پس اُنکی قوم اُن سے لگی رہی یہانتک کہ انکو اسلام سے پھیر دیا اور وہ اللہ تعالی سے کافر ہوگئے اور مائدہ کے اُترنے کا انکار کر دیا پس اللہ عز وجل نے انکو سوتے کیحالتیں سوروں کی شکل میں انکو مسخ کر دیا اور وہ سب مرد ہی تھے اونمیں کوئی بچہ اور عورت تھی اور بعض نے کہا اسمیں ایک اشارہ ہے کہ جس مائدہ پر تھوڑا سا کھانا رکھا گیا اوس سے ایک بڑی قوم اور ایک بھاری جماعت پیٹ بھر کر نکلی

وَهِيَ بِحَالِهَا فَكَيْفَ بِمَائِدَةِ الرِّضَا وَبِسَاطِ الرَّحْمَةِ الَّذِي لَا حَدَّ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ فَفِي الْخَبَرِ إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَاحِدَةٌ أَنْزَلَهَا إِلَى خَلْقِهِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ عِنْدَهُ يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ أَنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَبْسُطُ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ بِسَاطَ الْمَجْدِ يَدْخُلُ ذُنُوبُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي حَوَاشِيهِ وَيَبْقَى الْبِسَاطُ فَارِغًا حَتّٰى يَتَطَاوَلَ إِلَيْهِ إِبْلِيسُ رَجَاءَ أَنْ تُصِيبَهُ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لِكُلِّ عَاقِلٍ لَبِيبٍ أَنْ يَتَّكِلَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَغْتَرَّ بِهِ وَلَا يَغْلِبُهُ الرَّجَاءُ فَيَهْلِكَ بَلْ يَبْذُلُ مَجْهُودَهُ وَيَسْتَفْرِغُ وُسْعَهُ فِي أَدَاءِ الْأَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ النَّوَاهِي وَتَسْلِيمِ الْأُمُورِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُكْثِرُ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَيَكُونُ دَائِمًا عَلٰى حَذَرِهِ لَا خَوْفٍ مُؤْيِسٍ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَا رَجَاءٍ يُوقِعُ فِي ارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَإِهْمَالِ الْأَوَامِرِ بَلْ يَبْتَغِي بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا كَمَا قِيلَ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا فَلْيَكُنْ خَوْفُهُ وَرَجَاؤُهُ كَجَنَاحَيِ الطَّائِرِ وَالطَّائِرُ لَا يَطِيرُ بِجَنَاحٍ وَاحِدٍ وَأَمَّا الْعِيدُ الرَّابِعُ فَهُوَ عِيدُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ بِأَوَّلِ الْمَجْلِسِ

فَصْلٌ يَشْتَرِكُ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ فِي الْعِيدِ فَكُلٌّ لَهُ عِيدٌ فَالْمُؤْمِنُ عِيدُهُ لِرِضَاءِ الرَّحْمٰنِ وَالْكَافِرُ عِيدُهُ لِرِضَاءِ الشَّيْطٰنِ الْمُؤْمِنُ يَذْهَبُ إِلَى عِيدِهِ وَعَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْهِدَايَةِ وَعَلٰى عَيْنَيْهِ عَلَامَةُ فِكْرَةِ الْعِبْرَةِ وَعَلٰى أُذُنَيْهِ اسْتِمَاعُ الْحَقِّ وَعَلٰى لِسَانِهِ الشَّهَادَةُ بِالتَّوْحِيدِ وَفِي قَلْبِهِ الْمَعْرِفَةُ وَالْيَقِينُ وَعَلٰى عُنُقِهِ رِدَاءُ الْإِسْلَامِ وَفِي وَسْطِهِ مِنْطَقَةُ الْعُبُودِيَّةِ وَمَعْهَدُهُ الْمَحَارِيبُ وَالْجَوَامِعُ وَالْمَسَاجِدُ وَمَعْبُودُهُ رَبُّ الْعِبَادِ فَالْمَرْتَبَةُ التَّضَرُّعُ مِنْهُ وَالسُّؤَالُ وَيُقَابَلُ بِالْإِجَابَةِ وَالنَّوَالِ ثُمَّ يَحِلُّهُ دَارَ الْكَرَامَةِ وَالْجِنَانِ وَالْكَافِرُ يَذْهَبُ إِلٰى عِيدِهِ وَعَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْخُسْرَانِ وَالضَّلَالِ وَعَلٰى أُذُنَيْهِ خَتْمُ الْغَفْلَةِ وَالْحِجَابِ وَعَلٰى عَيْنَيْهِ عَلَامَةُ الشَّهْوَةِ وَالشَّهَوَاتِ وَعَلٰى لِسَانِهِ خَتْمُ الشَّقَاوَةِ وَالْإِلْحَادِ

اور وہ اپنے حال پر رہی تہا پس مائدہ رضا اور بساط رحمت کا کیا حال جسکی کوئی حد نہیں اور نہ کوئی نہایت پس حدیث میں ہے کہ اللہ عز و جل کیلئے سو رحمت ہے ایک اپنی مخلوق کیطرف اتاری ہے اسی سے آپسمیں رحم کرتے ہیں اور اسی سے آپسمیں نرمی کرتے ہیں اور باقی ننانویں رحمتیں اُسکے پاس ہیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر اسنے رحم فرماویگا اور ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ ایک بڑا بچھونا بچھاویگا جسکے کنارونپر سب پہلوں اور پچھلوں کے گناہ آجاوینگے اور بچھونا خالی رہیگا تا کہ ابلیس بھی اسکیطرف جھانکیگا اس امید پر کہ وہ بھی اسکو پہونچیگا اور اسپر بھی ہر عاقل دانا کو جائز نہیں کہ اسپر بھروسا کرے اور اس سے دھوکا کھاوے اور اسکی امید غالب ہوجاوے پھر ہلاک ہو بلکہ اپنی کوشش اور طاقت اللہ کے حکموں کے ادا کرنے اور اُسکے منع کئے ہوؤں سے رکنے میں اور اللہ عز و جل کیطرف اپنے کاموں کو سپرد کرنے میں خرچ کرے اور استغفار اور توبہ بہت کرے اور ہمیشہ خوف پر رہے نہ اتنا خوف جو اللہ کی رحمت سے ناامید کرے اور نہ اتنی امید کہ اللہ پاک کے حراموں کے کرنے اور اُسکے حکموں کے چھوڑنے میں واقع کرے بلکہ اُسکے درمیان رستہ ڈھونڈے جیسے کہا گیا ہے اگر مومن کا خوف اور اوسکی امید تولی جاویں تو برابر اتریں سو چاہیئے کہ اسکا خوف اور اوسکی اُمید جانور کے دو پروں کیطرح ہوں اور جانور ایک پر سے نہیں اُڑ سکتا ولیکن چوتھی عید سو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عید ہے اور ہمنے پہلی مجلس میں اوسکے متعلق سب بیان کر دیا فصل مومن اور کافر عید میں شریک ہیں سو ہر ایک کیلئے عید ہے مومن کی عید رحمٰن کا راضی کرنا ہے اور کافر کی عید شیطان کا راضی کرنا مومن اپنی عید کو جاتا ہے اور اسکے سر پر ہدایت کا تاج ہوتا ہے اور اسکی آنکھوں پر عبرت کے فکر کی علامت ہوتی ہے اور اسکے کانوں میں حق کا سننا ہوتا ہے اور اسکی زبان پر توحید کی گواہی ہوتی ہے اور اوسکے دل میں معرفت اور یقین اور اوسکی گردن پر اسلام کی چادر اور اسکی کمر پر عبودیت کا کمربند ہوتا ہے اور اُسکے بیٹھنے کی جگہ محراب اور جامع مسجدیں ہیں اور اسکا معبود وہ ہے جو اپنے بندوں اور سب مخلوق کا پالنے والا ہے پھر اسکا گڑگڑانا اور مانگنا اور اسکو رب کا قبول کرنے اور بخشش سے پیش آنا پھر اوسکو عزت کے گھر اور بہشت میں نازل فرماویگا اور کافر اپنی عید کیطرف جاتا ہے اور اسکے سر پر ٹوٹے اور گمراہی کا تاج ہوتا ہے اور اسکے کانوں پر غفلت و پردے کی مہر ہوتی ہے اور اسکی آنکھوں پر بھولنے اور خواہش

وَعَلٰی قَلْبِهٖ ظُلْمَةُ النُّكْرَةِ وَالْجُحُوْدِ وَعَلٰی وَسْطِهٖ زُنَّارُ الْفُرْقَةِ
وَالشَّقَاوَةِ وَالشِّقَاقِ وَمَوْضِعُهُ الْبِيْعَةُ وَالْكَنَائِسُ اَوْبَيْتُ
النَّارِ وَمَعْبُوْدُهُ الْوَثَنُ وَالْاَصْنَامُ وَمَصِيْرُهٗ اٰخِرًا اِلَى الْجَحِيْمِ
وَالنِّيْرَانِ **فَصْلٌ** لَيْسَ الْعِيْدُ بِلُبْسِ النَّاعِمَاتِ وَاَكْلِ الطَّيِّبَاتِ
وَمُعَانَقَةِ الْمُسْتَحْسَنَاتِ وَالتَّمَتُّعِ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ لٰكِنَّ
الْعِيْدَ بِظُهُوْرِ عَلَامَةِ الْقُبُوْلِ لِلطَّاعَاتِ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ
وَالْخَطِيْئَاتِ وَتَبْدِيْلِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ وَالْبِشَارَةِ
بِارْتِفَاعِ الدَّرَجَاتِ وَالْخِلَعِ وَالطُّرَفِ وَالْهِبَاتِ وَالْكَرَامَاتِ
وَانْشِرَاحِ الصَّدْرِ بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ وَسُكُوْنِ الْقَلْبِ بِقُوَّةِ الْيَقِيْنِ
وَمَا ظَهَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ وَانْفِجَارِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ مِنَ الْقَلْبِ
عَلَى الْاَلْسِنَةِ وَاَنْوَاعِ الْحِكَمِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ كَمَا قِيْلَ
اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰی عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ لَهُ الْيَوْمَ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَنْتَ تَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ الْيَوْمَ عِيْدُ
مَنْ قُبِلَ صَوْمُهٗ وَشُكِرَ سَعْيُهٗ وَغُفِرَ ذَنْبُهُ الْيَوْمَ لَنَا عِيْدٌ
وَغَدًا لَنَا عِيْدٌ وَكُلُّ يَوْمٍ لَا نَعْصِي اللّٰهَ فِيْهِ فَهُوَ لَنَا عِيْدٌ
فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ عَاقِلٍ اَنْ يَتْرُكَ النَّظَرَ اِلَى الظَّاهِرِ وَلَا يَتَقَيَّدَ
بِهٖ بَلْ يَكُوْنُ نَظَرُهٗ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ نَظَرًا لِلتَّفَكُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ
فَيُشَبِّهُ الْعِيْدَ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيَذْكُرْ نَفْخَ الصُّوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عِنْدَ سَمَاعِ صَوْتِ بُوْقِ السُّلْطَانِ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَاِذَا بَاتَ
النَّاسُ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَرَقَدُوْا وَاسْتَطَرُوْا لِعِيْدِهِمْ مُتَاَهِّبِيْنَ
فَيَذْكُرُوا الرُّقُوْدَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ وَاِذَا رَاَى النَّاسَ صَبِيْحَةَ
يَوْمِ الْعِيْدِ وَقَدْ خَرَجُوْا مِنْ قُصُوْرِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ مُخْتَلِفِي
الْاَحْوَالِ مُتَفَاوِتِي اللِّبَاسِ وَالْاَلْوَانِ كُلُّ ذِيْ زِيٍّ وَحِلْيَةٍ
وَاحِدَةٌ مِنْهُمْ مَسْرُوْرٌ وَاَهْلُ الْمَعْصِيَةِ مَغْمُوْمٌ الْمُتَّقِيْ رَاكِبٌ
وَالْمُجْرِمُ الْمُشْرِكُ مُتَعَثِّرٌ مَكْبُوْبٌ عَلٰی وَجْهِهٖ مَسْحُوْبٌ اِلَی
مَاشٍ كَمَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا اَيْ رُكْبَانًا عَلَى النَّجَائِبِ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰی
جَهَنَّمَ وِرْدًا اَيْ عِطَاشًا وَالزَّاهِدُ وَالْعَارِفُ وَالْبَدَلُ

اور اسکے دلپر جہالت اور انکار کی ظلمت ہوتی ہے اور کمر پر حق سے
جدائی اور بدبختی اور ضد کا زنار ہوتا ہے اور اسکی جگہہ گرجا اور کنیسے اور
آتشکدے اور اسکا معبود ہر چیز پوجنے کی اور بت ہیں اور آخر اوسکا جانا
دوزخ اور آگ کیطرف ہوگا **فصل** عمدہ عمدہ کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے کھانے
اور خوبصورت عورتوں کو گلے لگانے اور اپنی لذتوں اور خواہشوں میں فائدہ
اوٹھانے میں عید نہیں لیکن عبادتوں کو قبول ہونے اور آرام گناہوں اور
خطاؤں کی کفارہ ہونے اور برائیوں کو بہلائیوں سے بدلجانے اور درجوں کی
بلند ہونے اور خلعتوں اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت
ملنے اور ایمان کی نور سے سینوں کی کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور خلعتوں
اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت ملنے اور ایمان کے
نور سے سینوں کے کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور یقین کی قوت سے دل
کے آرام پکڑنے اور جو علامتیں دلپر ظاہر ہوتی ہیں اور زبانوں پر دل
سے علموں اور قسم قسم کی حکمتوں اور فصاحت اور بلاغت کی دریا بہنے سے
عید ہے جیسے کہا گیا ہے کہ ایک مرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور
وہ عید کے دن میں خشک روٹی کھا رہے تھے پھر حضرت علی کو اُسنے کہا آج
عید کے دن آپ خشک روٹی کھاتے ہو۔ آپنے کہا آج اُسکے لیئے عید ہے جسکا
روزہ قبول ہوا اور اُسکی کوشش کی قدر ہوئی اور اسکا گناہ بخشا گیا آج
بھی ہماری عید ہے اور کل بھی ہماری عید ہے اور جسدن ہم اللہ کی نافرمانی
نہ کریں اوسدن ہماری عید ہے پس ہر عقلمند کو واجب ہے وہ ظاہری
آرایش کیطرف نظر چھوڑ دے اور اسکا مقید نہ کرے بلکہ اُسکی نظر عید کے دن غور
سے فکر کرنے اور عبرت پکڑنے میں ہو تاکہ عید کو قیامت کے دن کے مشابہ کرکے
پھر قیامت کے دن صور پہونکنے کو یاد کرے۔ بادشاہ کرنے کی آواز سننے
کیوقت عید کی رات میں اور جب لوگ عید کی رات کو اپنی عید کے منتظر اُسکی طیاری کرتے
سو جاویں تو دو نفخوں کے درمیان کا سونا یاد کرے اور جب لوگوں کو عید کے دن کی صبح کو
اپنے محلوں اور گھروں سے نکلتے دیکھیں مختلف احوال ہیں اور جدے جدے لباس اور رنگوں
میں اور ہر ایک کے کپڑے اور زیور پہنے ایک انمیں سے خوش ہیں اور گنہگار اور غم میں ہیں
پرہیزگار سوار ہے اور مجرم مشرک گرتا پڑتا ہے اپنے منہ پر الٹا پڑا کھینچا جاتا ہے یا خود چلتا
ہے جیسے اُسنے فرمایا اور جو بولنے والوں میں عزت والا ہے جسدن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن
کیطرف مہمان بنا کے اونٹوں پر سوار اور گنہگاروں کو دوزخ کیطرف ہانکینگے پیاسے پیاسے اور
زاہد اور عارف اور بدل

كلُّ واحدٍ في راحةٍ وغنىً عند مليكهم ومحبوبهم تحت ظلّ العرش عليهم الحُلى والحُلل وانوار الطاعات والمعارف على وجوههم ظاهرة وهي نضرة ومشرقة وبين ايديهم موائد عليها انواع الاطعمة والاشربة والفواكه حتى تقضى حساب الخلائق ثم يسيرون الى الجنة الى منازلهم التي اعدّ الله تعالى لهم وفيها ما تشتهيه الانفس وتلذّ الاعين مما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر قال الله تعالى فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاءً بما كانوا يعملون واما الراغب في الدنيا في نياحةٍ وبكاءٍ وعناءٍ مسند ودعما فيه القوم من النعيم بدنياه وتناوله الحرام والشبهات وتخليطه في طاعة ربه وهو يرى مكانه في الجنة فلا يصل اليه حتى يخرج مما عليه من الحقوق والكافر ينادي بالويل والثبور لما قد عاين وانكشف من انواع العذاب والنكال والهوان والهلاك والخلود في النيران واذا رأى الاعلام قد نشرت والالوية قد ضربت فليذكر اهل الاسلام اصحاب الاعلام حين ينادي منادي الحق بالتوجه الى زيارة رب الانام الى دار السلام بامر السلام واذا رأى الصفوف قد استكملت والخلائق قد اجتمعت فليذكر وقوف الخلائق بين يدي الجبار وصفوف الفجار والابرار يوم النشر الذي فيه تظهر الاسرار واذا رأى الناس قد انصرفوا من الجبانة وكلٌّ يرجع الى ما قد قسم له من دارٍ او مسجدٍ او خانٍ فليذكر منصرف الخلائق من بين يدي الملك المنان الديان الى الجنة والى النار كما قال ذو العظمة والامتنان ويوم تقوم الساعة يومئذٍ يتفرقون فريق في الجنة وفريق في السعير

مجلس في فضائل ايام العشر

قوله عز وجل والفجر وليالٍ عشر والشفع والوتر والليل اذا يسر هل في ذلك قسم لذي حجر قوله والفجر اختلف الناس في ذلك فقال ابن عباس رضي

ہر ایک آرام اور غنا میں اپنے بادشاہ اور دوست کے پاس عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے انپر زیور اور حلے ہونگے اور عبادتوں اور معرفتوں کے نور انکے مونہوں پر ظاہر ہونگے اور وہ تازے اور چمکتے ہونگے اور ان کے سامنے خوانچے ہونگے جنپر قسم قسم کھانے اور پینے کی چیزیں اور میوے ہونگے یہانتک کہ سب مخلوق کا حساب پورا ہو چکے پھر بہشت کیطرف چلینگے اُن مکانوں میں جو اللہ تعالیٰ نے انکے لیے تیار کیے ہیں اور انمیں وہ کچھ ہے جو جی چاہیں اور آنکھیں لذت پائیں اس قسم کی چیزوں سے جنکو نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ آدمی کے دل پر خیال گذرا اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو کوئی جی نہیں جانتا جو کچھ انکے لیے ہے آنکھوں کی ٹھنڈک سے چھپا رکھا ہے بدلہ ہیں ان کاموں کے جو وہ کرتے ہیں اور دنیا میں رغبت کرنے والا نوحہ اور رونے اور رنج میں ہوگا اپنی دنیا کے سبب اور حرام اور مشتبہ چیزوں کے کھانے اور اپنے رب کی عبادت میں ملانے سے اُن نعمتوں سے دور جاویگا جنمیں لوگ ہونگے حالانکہ وہ اپنا مکان بہشت میں دیکھتا ہوگا اور اسمیں جا نہ سکیگا جبتک ان حقوق سے نہ نکل لے جو اسپر ہیں اور کافر پکاریگا خرابی اور ہلاکت کو جب ٹھیک دیکھ لیگا اور اسکو کھل جاویگا قسم قسم کا عذاب اور عقوبت اور خواری اور ہلاکت اور آگ میں ہمیشہ رہنا اور جب دیکھے نشانوں کو کھڑے کیے گئے اور جھنڈے لگائے گئے تو اہل اسلام اُن نشانوں والوں کو یاد کریں جب حق کے پکارنیوالے دار السلام کیطرف اللہ کے حکم سے سب مخلوق کے رب کی زیارت کیطرف متوجہ ہونیکو پکارینگے اور جب دیکھے صفیں کامل ہو گئیں اور عید میں خلقت جمع ہو گئی تو جبار کے سامنے خلائق کا کھڑا ہونا اور اسدن میں بدوں اور نیکوں کی صفیں یاد کرے جسدن سب چھپی باتیں ظاہر ہو جاوینگی اور جب لوگوں کو جنگل سے لوٹتے دیکھے پھر ہر ایک اپنی قسمت کے موافق گھر کیطرف یا مسجد یا دکان کیطرف جاوے تو خلائق کا بادشاہ احسان کرنیوالے جزا دینیوالے کے سامنے سے بہشت کیطرف یا دوزخ کیطرف جانا یاد کرے جیسے کہ اللہ بزرگی اور احسان رکھنیوالے نے فرمایا اور جسدن قیامت قائم ہوگی اسدن لوگ فرقہ فرقہ ہو جاوینگے ایک فرقہ بہشت میں اور ایک فرقہ دوزخ میں۔ مجلس دس دنوں کی فضیلتوں میں فرمایا اللہ عز وجل نے اور فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق کی قسم ہے اور رات کی قسم جب چلنے لگے تحقیق اس قسم میں عقل والے کیلیے قسم کافی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمودہ فجر کی قسم ہے اسمیں لوگوں کا اختلاف ہے۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

عنی بالفجر صلوٰۃ الصبح ولیال عشر ہی عشر ذی الحجۃ
والشفع ہو الخلق والوتر ہو اللہ واللیل اذا یسر یعنی
اذا ذہب ہل فی ذلک قسم لذی حجر ای ان ذلک قسم
لذی لب وعقل وجواب القسم قولہ تعالیٰ ان ربک
لبالمرصاد وقال مقاتل والفجر عنی بہ غداۃ جمع یوم
النحر ولیال عشر لیال قبل الاضحی وانما سماہا عز وجل
لیال عشر لانہا تسعۃ ایام وعشر لیال والشفع والوتر
اما الشفع آدم وحواء والوتر فہو اللہ عز وجل واللیل
اذا یسر اذا اقبل وہی لیلۃ الاضحی فاقسم عز وجل بیوم
النحر والعشر وبآدم وحوا واقسم بنفسہ تبارک وتعالیٰ
وبلیلۃ الاضحی فلما فرغ منہا قال ہل فی ذلک قسم
لذی حجر یعنی ہل فی ذلک القسم کفایۃ لذی لب
یعنی ذی عقل فیعرف عظم ہذا القسم ان ربک لبا
لمرصاد وقیل المراد بالفجر فجر النہار وقیل ہو نہار
فعبر عنہ بالفجر لانہ اولہ وقال مجاہد فہو فجر یوم
النحر خاصۃ وقال عکرمۃ اقسم اللہ تعالیٰ بانفجار
المیاہ من العیون والنبات من الارض والثمار من الشجر
وقیل اقسم اللہ بانفجار الماء من اصابع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقیل اقسم اللہ بانفجار الناقۃ من الصخرۃ
لصالح علیہ السلام وقیل اقسم اللہ بانفجار الماء من الحجر
بعصا موسیٰ علیہ السلام وقیل اقسم اللہ تعالیٰ بانفجار
الماء من عیون العصاۃ وقیل اقسم اللہ تعالیٰ بانفجار المعرفۃ
من القلب کما قال اللہ تعالیٰ اومن کان میتا فاحییناہ
یعنی بالایمان والمعرفۃ وایضا قولہ تعالیٰ ولیال عشر
روی جابر بن عبد اللہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال والفجر ولیال عشر ہی عشر الاضحی وقال ابن
الزبیر وابن عباس رض انہا عشر ذی الحجۃ وعن ابن
عباس فی روایۃ اخری انہ العشر الاواخر من شہر
رمضان وقال مجاہد انہا عشر موسیٰ وقال محمد بن

اللہ تعالیٰ نے فجر سے صبح کی نماز مراد رکھی ہے اور دس راتوں سے ذی حجہ
کی دس راتیں اور جفت سے سب خلقت اور طاق سے اللہ پاک اور
واللیل اذا یسر کے معنے جب چلنے لگے بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم کافی ہے
یعنے یہ دانا اور عقلمند کو قسم ہے اور قسم کا جواب یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے
بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور مقاتل نے کہا فجر سے مراد مزدلفہ کی صبح ہے
نحر کے دن اور دس راتیں عید الاضحے سے پہلی کی دس راتیں اور
اللہ عز وجل نے انکا نام دس راتیں اسلیئے کہ وہ نو دن اور دس راتیں ہیں
اور جفت اور طاق سو جفت آدم اور حوا علیہما السلام ہیں اور طاق
اللہ عز وجل ہے اور واللیل اذا یسر کے معنے جب آوے اور وہ عید اضحے کی
کی رات ہے پس اللہ عز وجل نے نحر کے دن اور ذی حجہ کی دس نوں اور آدم
اور حوا کی قسم کھائی اور اپنی ذات مبارک اور بلند اور عید اضحے کی رات کی
قسم کھائی جب اس سے فارغ ہوا تو فرمایا بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم ہے
یعنے بھلا اس قسم میں صاحب عقل کو کفایت ہے تو اس قسم کی بزرگی پہچانے کہ بیشک
تیرا رب گھات میں ہے اور بعض نے کہا فجر سے مراد دن کی مراد ہے
اور بعض نے کہا وہ دن ہی ہے فجر سے اسکی تعبیر کیگئی ہے اسلیئے کہ فجر اول
روز ہے اور مجاہد نے کہا وہ خاص نحر کے دن کی فجر ہے اور عکرمہ نے کہا
اللہ تعالیٰ نے چشموں سے پانی پھوٹنے اور زمین سے انگوری اُگنے اور درختوں
سے میوے نکلنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ
تعالیٰ نے اونٹنی کے پتھر میں سے حضرت صالح علیہ السلام کے لیئے پہاڑ نکالنے کی قسم
کھائی اور کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے دل سے معرفت نکلنے کی قسم کھائی اور کسی نے
کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسے علیہ السلام کی عصا سے پتھر میں سے پانی بہنے کی
قسم کھائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھلا جو شخص مردہ تھا پس ہمنے اسکو زندہ کر دیا
یعنے ایمان اور معرفت سے اور نیز اللہ تعالیٰ کا فرمانا دس راتوں کی قسم حضرت جابر
بن عبد اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اللہ کا فرمانا
فجر اور دس راتوں کی قسم یہ عید اضحے کی دس راتیں ہیں اور ابن زبیر رض اور ابن
عباس رض نے کہا یہ دس راتیں ذی حجہ کی ہیں اور ابن عباس سے اور روایت
میں ہے کہ وہ ماہ رمضان کی آخر کے دس دن ہیں اور مجاہد نے کہا وہ
حضرت موسے کے دن ہیں جو تیس دن پر زیادہ ہوئے تھے

المقالة السادسة والثلثون — **چھتیسواں مقالہ**

الجریر الطبری انها عشر اول المحرم قوله والشفع والوتر قال قتادة والسدی الشفع کل اثنین والوتر هو الله وقیل هما ادم وحوا وهو قول مقاتل وهو ان ادم کان وترا فشفع بزوجته حوا وقیل الصلوٰة منها شفع ومنها وتر قال الربیع ابن انس وابو العالیة هی صلوٰة المغرب الشفع فیها رکعتان والوتر الثالثة وقیل هو یوم النحر لانه العاشر والوتر یوم العشر لانه التاسع وقیل الشفع یومان بعد النحر والوتر الیوم الثالث قوله والیل اذا یسر یعنی اذا ذهب وقیل اذا اظلم وقیل انه لیلة المزدلفة خاصة وقیل یعنی اذ سری فیه اهله لان السری هو سری لیل وقوله تعالی هل فی ذلک قسم لذی حجر یعنی لذی عقل وهو قول ابن عباس وقال الحسن و ابو رجاء لذی علم وقال محمد بن کعب لذی دین معناه ان فی ذلک قسم لذی حجر وهل ههنا فی موضع ان ومعنا قوله عز وجل والفجر ولیال عشر وحق رب الفجر وحق رب لیال العشر الی اخر القسم وکذلک فیما شاکل ذلک کقوله والشمس وضحها والسماء والطارق والسماء ذات البروج وغیرها فصل فیما ورد فی عشر ذی الحجة من کرامات الانبیاء وما نقل فی ذلک من الاخبار والاثار وفضائل الاعمال اخبرنا الشیخ ابو البرکات قال انبانا الشیخ الحافظ ابو بکر احمد ابن علی الثابت الخطیب انبانا احمد بن احمد بن درقونة قال انبانا محمد ابن عبد الله الشافعی قال انبانا محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بحلب قال انبانا عمرو بن عثمان قال انبانا الولید عن المبارک عن خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس انه قال فی عشر ذی الحجة قبل الله توبة ادم وتاب علیه بعرفة لانه اعترف بذنبه وفیه وجد ابرهیم الخلیل صلوات الله علیه الخلة فبذل ماله للضیفان ونفسه للنیران وولده للقربان وقلبه للرحمن ولم یعط لاحد

اور محمد بن جریر طبری نے کہا وہ محرم کے پہلے دس ہیں اللہ تعالی کا فرمودہ جفت اور طاق کی قسم قتادہ اور سدی نے کہا جفت ہر جوڑا ہے اور طاق اللہ تعالی ہے اور بعض نے کہا وہ دو تو جفت اور طاق آدم اور حوا علیہما السلام ہیں اور یہ مقاتل کا قول ہے اور یہ یوں ہے کہ آدم طاق ہے پھر اپنی بیوی حوا سے جفت ہوگئے اور بعض نے کہا بعض نماز جفت ہے اور بعض نماز طاق ربیع بن انس اور ابو العالیہ نے کہا وہ مغرب کی نماز ہے اسکی دو رکعتیں جفت ہیں اور تیسری طاق ہے اور بعض نے کہا جفت نحر کا دن ہے کیونکہ وہ دسواں دن ہے اور طاق عرفہ کا دن ہے کیونکہ وہ نواں دن ہے اور کسی نے کہا یوم النحر کے بعد کے دو دن جفت ہیں اور تیسرا دن طاق اور اللہ پاک کا قول والیل اذا یسر یعنے رات کی قسم جب چلنے لگے اور کسی نے کہا جب اندھیرا کرے اور کسی نے کہا کہ وہ خاص مزدلفہ کی رات ہے اور کسی نے کہا یعنی جب اسمیں اسکا چلنے والا چلے کیونکہ سری کا معنے رات کا چلنا ہے اور اللہ پاک کا قول ہل فی ذلک قسم میں صاحب حجر کو قسم کافی ہے یعنے صاحب عقل کو اور یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور حسن اور ابو رجا نے کہا صاحب علم کو اور محمد بن کعب نے صاحب دین کو معنے اسکے یہ ہیں بیشک اس قسم میں صاحب حجر یعنے صاحب دین کو کافی قسم ہے اور اسجگہ ہل کا لفظ بجائے ان ہے اور اللہ عز وجل کے قول فجر اور دس راتوں کی قسم کے معنے یہ ہیں فجر کے رب کے حق کی قسم (اس سورت میں) آخر قسم تک اور اسیطرح مقدر نکالنا چاہیے جہاں اسکی مانند ہو مثل قولہ تعالی سورج اور اسکے روشن ہونے کے وقت کی قسم آسمان اور رات کے آنیوالی کی قسم آسمان برجوں والی کی قسم وغیرہا فصل بیان میں انبیا علیہم السلام کی بزرگیوں کے عشرہ ذی الحجہ میں وارد ہونیکا اور ان دونوں میں جو اخبار اور آثار اور عملوں کے فضائل منقول ہیں ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی ثابت خطیب نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی احمد بن احمد درقونہ نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ شافعی نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن نے حلب میں کہا ہمکو خبر دی عمرو بن عثمان نے کہا ہمیں خبر دی ولید نے ابن مبارک سے اُسنے خالد حذا سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ انہوں نے عشر ذی حجہ کی فضیلت میں فرمایا اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی اور انکو توبہ کی توفیق دی عرفہ میں کیونکہ انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اسمیں حضرت ابرہیم خلیل صلوات اللہ علیہ نے اسکی خالص دوستی پائی پھر اپنا مال مہمانوں کیلئے اور اپنی جان آگ کیلئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیئے اور اپنا دل رحمن کیلئے خرچ کیا

اَلتَّوَكُّلُ اِلَّا لِاِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ وَفِيْهِ بَنٰى اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكَعْبَةَ الشَّرِيْفَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ الْاٰيَةَ وَفِيْهِ اَكْرَمَ اللّٰهُ مُوْسٰى بِالْمُنَاجَاةِ وَفِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى دَاوٗدَ الْمَغْفِرَةُ وَفِيْهِ كَانَتْ لَيْلَةُ الْمُبَاهَاةِ وَقِيْلَ اِنَّ فِيْهِ نُزُوْلَ الْقُرْاٰنِ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَجِّهٌ اِلَى الْمُصَلّٰى وَفِيْهِ كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفٌ وَاَرْبَعُ مِائَةِ رَجُلٍ وَقِيْلَ اَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةِ رَجُلٍ وَاَوَّلُ مَنْ اَطْلَقَ يَدَهٗ لِلْمُبَايَعَةِ اَبُوْ سِنَانٍ الْاَسَدِيُّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَفِيْهِ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَاَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَصَّارِ الْاَصْفَهَانِيِّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَهْدَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْبَزَّازُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْفَضْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخُدْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَاصِمِ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ اَيَّامِ الدُّنْيَا اَيَّامُ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيْلَ وَلَا مِثْلُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا مِثْلُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ عَفَّرَ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الْقَاضِيْ اَبِي الْمُظَفَّرِ هَنَّادِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ النَّجَّارِيِّ النَّسَفِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُحِبُّ السَّمَاعَ

اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی سوا کسیکا ٹھیک توکل نہیں ہوا اور انہیں دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریفہ بنایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور اسمٰعیل آخر آیت تک اور انہیں دنوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کلام کی عزت دی اور انہیں دنوں میں حضرت داؤد پر بخشش اُتری اور اسی عشرہ لیلۃ المباہاۃ تھی اور بعض نے کہا اسی عشرہ میں عید ضحیٰ کی دن کی صبح کو قرآن مجید کا اُترنا شروع ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لیجانے لگے تھے اور اسی عشرہ میں بیعۃ الرضوان ہوئی تھی سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری جب تجھ سے درخت کے تلے بیعت کرتے اور وہ کیکر کا درخت تھا اور یہ بیعت حدیبیہ کے دن تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب ایک ہزار چار سو مرد تھے اور بعض نے کہا ایک ہزار پانچسو مرد اور سب سے پہلے جسنے بیعت کیلیے ہاتھ نکالا ابو سنان اسدی تھے اُنپر اور تمام صحابہ پر اللہ کی مہربانی اور اسکی برکتیں رحمتیں اور اُنپر جو نیکی میں انکی پیروی کرنے والے ہیں اور اسی عشرہ میں اونٹوں کو پانی پلانیکا دن ہے اور عرفہ کا دن اور نحر کا دن اور وہی حج اکبر کا دن اور ہمکو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے فضل بن محمد سے اُسنے احمد بن علی حافظ سے اپنے اسناد سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مہینوں میں سردار ماہ رمضان ہے اور حرمت میں ان سے بہت بڑا ذوالحجہ ہے اور ہمکو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے فضل بن محمد قصار اصفہانی سے اُسنے کہا ہمیں خبر دی ابو سعید حسن بن علی بن سہدان نے اُسنے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد وراق نے اُسنے کہا ہمیں خبر دی ابوبکر بزاز نے اُسنے کہا ہمیں خبر دی ابو کامل فضل بن حسین خدری نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی ابو عاصم بن ہلال نے اُسنے ایوب سے اُسنے ابوالزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا دنیا کی دنوں میں سب سے بہت بزرگ ذی الحجہ کے دس دن ہیں بعض نے کہا ان دنوں میں عمل کی مثل وہ عمل بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ اُن دنوں کی مثل اللہ کی راہ میں بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ اُن دنوں کی مثل اللہ کی راہ میں بھی نہیں مگر جو شخص اپنا منہ مٹی میں آلودہ کرے اور ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے قاضی ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم نجاری نسفی سے اپنے اسناد سے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا اُنہوں نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص سماع یعنے راگ کو دوست رکھتا تھا

يَعْنِي الْغِنَاءَ وَكَانَ إِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ أَصْبَحَ صَائِمًا
فَاتَّصَلَ الْحَدِيثُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَأَحْضِرُوا الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى صِيَامِ هٰذِهِ
الْأَيَّامِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا أَيَّامُ مَشَاعِرٍ وَأَيَّامُ الْحَجِّ
فَأَحْبَبْتُ أَنْ يُشْرِكَنِيَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي دُعَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِعَدَدِ كُلِّ يَوْمٍ تَصُومُهُ عِتْقُ
مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمِائَةُ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَمِائَةُ فَرَسٍ تَحْمِلُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَلَكَ
عِتْقُ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَأَلْفُ بَدَنَةٍ وَأَلْفُ فَرَسٍ تَحْمِلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَلَكَ عِتْقُ
أَلْفَيْ رَقَبَةٍ وَأَلْفَيْ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَأَلْفَيْ فَرَسٍ تَحْمِلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِيَامُ سَنَةٍ قَبْلَهَا وَسَنَةٍ
بَعْدَهَا وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ
الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فِي هٰذِهِ
الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ
خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَأَخْبَرَنَا
الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ
الْحَافِظِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ
حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُهُنَّ صَوْمُ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ
وَعَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ
الْغَدَاةِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ
عِيسَى ابْنِ الْحَسَنِ الْوَرَّاقِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى
أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَإِنَّ
صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ فِيهَا

اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپنے اس سے فرمایا ان
دنوں کو روزہ رکھنے پر تجھ کو کس چیز نے آمادہ کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ عبادت اور حج کے دن ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں
کی دعا میں مجھ کو شریک کرلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تیرے
لیئے ہر دن کی گنتی کے برابر جسکا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور
سو اونٹ ہدی بھیجنے اور سو گھوڑوں کا ثواب ہے جنپر اللہ عز وجل کی راہ
میں سوار کیا جاوے پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیری لیئے ہزار غلام آزاد کرنے اور
ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جنپر اللہ عز وجل کی راہ میں
سوار کیا جاوے ثواب ہے جب عرفہ کا دن ہوگا تیری لیئے دو ہزار غلام آزاد
کرنے اور دو ہزار اونٹ جنکو تو ہدی بھیجے اور دو ہزار گھوڑوں کا ثواب ہے
اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اپنے اسناد سے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن
عباس سے کہ اُنہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جسمیں نیک عمل اللہ عز وجل کیطرف زیادہ
پیارا ہو ان دنوں سے یعنے ایام تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپنے فرمایا جہاد بھی اللہ کی راہ میں
مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے نکلے پھر نہ لوٹے اسمیں سے کسی چیز کے ساتھ اور
ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے ابو بکر بن احمد بن علی بن ثابت حافظ سے
اپنے اسناد سے ہبیرہ بن خالد خزاعی سے اُسنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے
کہ اُنہوں نے کہا چار چیزوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے نہ تھے
ذی الحجہ کے دس دنوں کا روزہ اور عاشورا، اور ہر مہینے کے تین دن کا روزہ
اور صبح کی دو رکعتیں فرض سے پہلے اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے
حمزہ بن عیسے ابن الحسن وراق سے اپنے اسناد سے سعید بن المسیب
سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی دن نہیں جنمیں اللہ
کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں
سے اور بیشک اُن دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر
کے روزے کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام سال بھر
کے قیام کی مثل ہے

مِنْ اَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَاِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ فِيْهِنَّ كَقِيَامِ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ هِبَةُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْمُقْرِيْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ اَيَّامَ الْعَشْرِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صِيَامَ سَنَةٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُطْفِؤُا سُرُجَكُمْ لَيَالِيَ الْعَشْرِ وَيَاْمُرُ بِاِيْقَاظِ الْخَدَمِ وَتُعْجِبُهٗ فِيْهِ الْعِبَادَةُ **فَصْلٌ** فِي الصَّلٰوةِ الْوَارِدَةِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ اَخْبَرَنَا بِهَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الشَّرِيْفِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَهْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةً مِّنْ لَيَالِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ عِبَادَةَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ طُوْلَ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ فِيْهَا يَوْمًا فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى سَائِرَ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ . . . عَبْدِ الْعَزِيْزِ الشَّاهِدِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَجِدُّوْا فِي الطَّاعَةِ فَاِنَّهَا اَيَّامٌ فَضَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلَ حُرْمَةَ لَيْلِهَا كَحُرْمَةِ نَهَارِهَا فَمَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْعَشْرِ فِيْ ثُلُثِ الْاٰخِرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيُكَرِّرُ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَيَقْرَءُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيُكَرِّرُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ

اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے حسن بن احمد مقری سے اپنے اسناد سے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس دنوں کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک دن کے عوض ایک دن کی عوض ایک سال کا روزہ لکھتا ہے اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ گل نہ کیا کرو اور خادموں کو جاگتے رکھنے کا حکم کرتے اور انکو ان دنوں میں عبادت خوش لگتی **فصل** ذی حجہ کی دس دنوں کی نماز وارده میں ہمکو اسکی خبر دی شیخ ابو البرکات نے شریف ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ مہدی نے اپنے اسناد سے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہؓ سے اُسنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس راتوں میں سے ایک رات زندہ رکھی گویا اُسنے اللہ کی عبادت اُس شخص کی سی عبادت کی جو ایک سال بھر کی طول میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جسنے ان دنوں میں ایک دن روزہ رکھا گویا اسنے اللہ تعالیٰ کی تمام سال عبادت کی اور ہمکو شیخ ابو البرکات نے خبر دی محمد بن عبدالعزیز شاہد سے اپنی اسنادسے جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے اُسنے اپنے باپ محمد بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے علی بن حسین زین العابدین سے اُسنے اپنے باپ حسین بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے حضرت علی رضؓ سے اُنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جب عشرہ ذی الحجہ آوے تو عبادت میں کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن دنوں کو فضیلت دی ہے اور اسکی رات کی حرمت اوسکے دن کی حرمت کی سی ہے جو کوئی دس راتوں سے کسی رات کی تہائی اخیر میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور معوذتین ایکبار اور سورہ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار ہر رکعت میں پھر جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاوے اور کہے پاک ہے عزت اور غلبے والا پاک ہے قدرت اور بڑی ملک والا پاک ہے ہمیشہ زندہ رکھنے والا جو نہیں مرتا اسکے سوا کوئی معبود نہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ نہیں مرتا پاک ہے اللہ بندوں اور شہروں کا پروردگار اور اللہ کو ہے تعریف بہت پاکیزہ مبارک ہر حال پر اللہ بہت بڑا بزرگ ہمارا رب ہے اور اسکی بزرگی اور قدرت ہر مکان میں ہے

بِكُلِّ مَكَانٍ قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي عِلْمُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا
شَآءَ فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ حَجَّ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَزَارَ قَبْرَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاِنْ صَلَّاهَا
فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْعَشْرِ اَحَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِرْدَوْسَ
الْاَعْلٰى وَمَحَا عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَقِيْلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ عَرَفَةَ وَصَامَ نَهَارَهَا وَصَلّٰى لَيْلَهَا وَدَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ
وَاَكْثَرَ التَّضَرُّعَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا مَلٰئِكَتِيْ اشْهَدُوْا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَاَشْرَكْتُهُ بِالْحَاجِّ
اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ فَتَسْتَبْشِرُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ تَعَالٰى
ذٰلِكَ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بِصَلَاتِهٖ وَدُعَائِهٖ **فَصْلٌ** وَالْعَشَرَةُ
لِخَمْسَةِ اَنْبِيَآءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْاَوَّلُ عَشَرَةُ اٰدَمَ وَهُوَ اَنَّهُ
لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ حَوَّا عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ ضِلْعِهِ الْاَيْسَرِ الْقَصِيْرِ
وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظَ مِنْ سِنَتِهٖ فَرَاٰى حَوَّآءَ جَالِسَةً عِنْدَهٗ
فَقَالَ لَهَا لِمَنْ اَنْتِ قَالَتْ لَكَ فَاَرَادَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَقِيْلَ لَهُ
لَا تَمَسَّهَا حَتّٰى تُعْطِيَ مَهْرَهَا قَالَ اِلٰهِيْ وَمَا مَهْرُهَا ......
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَشْرًا
فَذٰلِكَ مَهْرُهَا وَالثَّانِيْ عَشَرَةُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ
فَاَتَمَّهُنَّ وَهِيَ عَشْرُ خِصَالٍ خَمْسٌ مِّنْهَا فِي الرَّاْسِ الْفَرْقُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالسِّوَاكُ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ
وَخَمْسٌ فِي الْبَدَنِ وَهِيَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطَيْنِ
وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَخْلِيْلُ الْاَصَابِعِ فَلَمَّا اَتَمَّ اِبْرٰهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْعَشَرَةَ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالْخُلَّةِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَالثَّالِثُ
عَشَرَةُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ
اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَهُوَ اَنَّهُ اٰجَرَهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقِيْلَ اِنَّ شُعَيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكٰى عَشْرَ سِنِيْنَ
حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرَهٗ عَلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ

شیخ نے کہا یعنے اُسکا علم ہر مکان میں پھر جو چاہے دعا کرے اسکیلیے
اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والیکی طرف اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا
اور اللہ تعالی سے جو کچھ مانگیگا وہ ضرور اُسکو دیگا اور اگر دس
راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑھے گا اللہ تعالی اسکو فردوس اعلے
میں داخل کریگا اور اُس سے ہر بُرائی مٹاویگا اور اس سے کہا جاویگا
نئے سر سے عمل کیئے جا پھر جب عرفہ کا روز ہوا اور وہ اوسکے دن میں روزہ
رکھے اور اسکی رات میں نماز پڑھے اور اس دعا سے دعا کرے اور اللہ تعالے
کے سامنے بہت گڑگڑائے تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میری فرشتو تم
گواہ رہو کہ مینے اسکو بخشدیا اور بیت اللہ کی حاجیوں میں اسکو شریک کرلیا
آپ نے فرمایا فرشتے بشارت دیتے ہیں اُسکی جو اللہ تعالی نے اس مومن بندہ
کو اسکی نماز اور دعا کی سبب سے دیا فصل اور دس چیزیں پانچ پیغمبروں
کی ہیں علیہم السلام پہلی حضرت آدم کی دس چیزیں یہ ہے کہ جب اللہ تعالی
نے حوا علیہا السلام کو اُنکی چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور اسکے سوتے
میں سو وہ اپنی نیند سے اُٹھے حوا کو اپنے پاس بیٹھے دیکھا اس سے پوچھا
تو کسکے لیئے ہے وہ بولی تیرے لیئے تو چاہا کہ اُس سے مساس کرے
تو کہا گیا کہ اس سے مساس مت کر جبتک اسکا مہر نہ دیگا عرض کیا
الٰہی اسکا مہر کیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا مہر یہ ہے کہ تو درود بھیجے
آخر الزمان کے نبی پر دس بار سو یہی اسکا مہر ہے دوسری حضرت ابراہیم
خلیل الرحمن علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی نے فرمایا اور جب
ابراہیم کو اُسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا سو اُسنے انکو پورا کیا اور
وہ دس خصلتیں ہیں ان میں سے پانچ سر میں ہیں مانگ اور موچھوں
کا کاٹنا اور مسواک اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور پانچ بدن
میں اور وہ ناخنوں کا کاٹنا اور بغلوں کا اوکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور
پاکی کرنا اور انگلیوں کا خلال کرنا ہے پس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ان دس خصلتوں کو پورا کیا تو اللہ تعالی نے اس سے اپنی خالص دوستی
سے عزت دی اللہ تعالی نے فرمایا اور اللہ نے ابراہیم کو خالص دوست
پکڑا اور تیسری حضرت نبی اللہ شعیب علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی
نے نقل کیا انکا قول پس اگر تو نے دس سال پورے کئے تو تیری طرف سے احسان ہے

تعالى اليه يا شعيب ان كنت تخاف النيران فقد امنتك
وان كنت تريد الجنان فقد وهبتها لك وان كنت تطلب
الرضوان فقد اعطيتك فقال يا جبرئيل ليس بكائي حبًّا
للجنان ولا خوفا من النيران ولكن شوقا الى لقاء الرحمن
فقال الله عز وجل الان حق لك فابك ثم ابك ثم
عوض لبكائه وهو ان جعل الله نبيه موسى عليه السلام
خادما له عشر سنين جزاء لما كان من بكائه على محبته
سوى ما قد ادخر له عنده من الكرامات والمنازل
العاليات والقرب منه تبارك وتعالى والنظر الى
وجهه الكريم وغير ذلك مما لا عين رات ولا اذن
سمعت ولا خطر على قلب بشر والرابع عشر موسى
عليه السلام قوله عز وجل وواعدنا موسى ثلثين
ليلة واتممناها بعشر وذلك ان الله عز وجل
وعد موسى عليه السلام المناجاة واعطاه التورية
فصام موسى عليه السلام ثلثين يوما وكان ذلك
شهر ذي الحجة وقيل انه شهر ذي القعدة فلما قصد
المناجاة وضع قطعة زيتون في فيه لما شاهد من
تغير الخلوف فيه فقال عز وجل يا موسى ما علمت ان
خلوف فم الصائم عندي اطيب من ريح المسك ثم
... امره ان تصوم عشرا من المحرم اخرها يوم عاشورا
وعلى قول من قال الشهر كان ذا القعدة فيكون عشر ذي
الحجة ثم قربه واكرمه بالمناجاة والقربة قوله عز وجل
ولما جاء موسى لميقاتنا الاية والخامس عشر نبينا
المصطفى صلى الله عليه وسلم قوله عز وجل والفجر
وليال عشر يعني عشر ذي الحجة وقد ذكرناه فصل
وقيل من اكرم هذه الايام العشرة اكرمه الله بعشر
كرامات البركة في عمره والزيادة في ماله والحفظ
لعياله والتكفير لسيئاته والتضعيف لحسناته و
التسهيل لسكراته والضياء لظلماته والتثقيل

اسکی طرف وحی کی اے شعیب اگر تو آگ سے ڈرتا ہے تو مینے تجھے اس سے
امن دیا اور اگر تو بہشت چاہتا ہے تو بیشک مینے تجھے دی اور اگر تو میری
رضامندی چاہتا ہے تو بیشک مینے تجھے دی بولا اے جبرئیل میرا رونا
بہشت کی محبت سے نہیں اور نہ خوف سے آگ کے ولیکن رحمان کے ملنے کو
شوق میں پس فرمایا الله عز وجل نے اب تجھکو لائق ہے روتا رہ پھر روتا رہ
پھر اوسکو رونیکا بدلہ دیا اور وہ یہ ہے کہ الله تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام
کو انکا خادم بنا دیا دس سال بدلے میں اُن کے رونے کے اپنی محبت پر
سوا اس ذخیرہ کے جو اپنے پاس ان کے لیے ذخیرہ رکھا عزتوں اور بلند
درجوں اور الله تبارک وتعالی کے قرب اور اپنے منہ بزرگ کی طرف
نظر کرنے وغیرہ نعمتوں سے جنکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی
کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خیال گذرا چودھویں حضرت موسے علیہ
السلام کو دس دن الله عز وجل نے فرمایا اور ہمنے موسے علیہ السلام
سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور اونکو دس سے پورا کیا اور اسکی وجہ
اسکی یہ ہے کہ الله عز وجل نے موسے علیہ السلام سے آپسے کلام کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا انکو توریت دی سو موسے علیہ السلام نے تیس دن
روزہ رکھا اور یہہ مہینہ ذی الحج کا تھا اور بعض نے کہا ذی القعدہ کا
مہینہ تھا جب موسے علیہ السلام نے کلام کرنیکا قصد کیا تو اپنے منہ میں
زیتوں کی ایک لکڑی رکھی آپنے منہ کی بدبو بدلی ہوئی دیکھکر پس الله
عز وجل نے فرمایا اے موسے تو نہیں جانتا کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو
میرے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے پھر حکم کیا کہ محرم کے
دس روزے رکھے جنکی آخر عاشورے کا دن ہوگا اور جسنے کہا وہ مہینہ ذی القعدہ
تھا اسکے قول پر ذی الحجہ کے دس دن ہو گئے پھر ان کو قریب کیا اور اپنے
کلام اور نزدیکی کی عزت دی فرمایا الله عز وجل نے اور جب موسے
ہمارے وقت مقرر کیے پر آیا آخر آیت تک پانچویں ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفے صلی الله علیہ وسلم کو دس فرمایا الله عز وجل نے فجر اور دس راتوں
کی قسم یعنی ذالحجہ کی دس راتوں کی قسم اور ہم اُسکا بیان کر چکے فصل
اور بعض نے کہا کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کریگا الله تعالی اسکو
دس بزرگیوں کی عزت دیگا اسکی عمر میں برکت اور اسکے مال میں زیادتی
اور اوسکے عیال کی نگہبانی اور اسکی بُرائیوں کا کفارہ اور اسکی نیکیوں
کا دگنا کرنا اور اسکی موت کی سختیوں کو آسان کرنا اور اسکو اندھیروں میں روشنی

الميزانه والنجات من دركاته والصعود على درجاته
ومن تصدق في هذه الايام العشر بصدقة على مسكين
فكانما تصدق على انبيائه ومن عاد فيها مريضا فكانما
عاد اولياء الله وبدلاءه ومن شيع جنازة فكانما شيع
جنازة شهدائه ومن كسا مؤمنا كساه الله تعالى من
حلله ومن لطف فيها بيتيم لطف الله تعالى به في القيمة تحت
ظل عرشه ومن حضر مجلسا من مجالس العلم فكانما حضر
مجالس انبياء الله ورسله وقال وهب بن منبه رح ان ادم
عليه السلام لما اهبط الى الارض بكى على ذنبه ستة
ايام ثم اوحى الله اليه في اليوم السابع وهو محزون
كظيم منكس راسه يا ادم ما هذا الجهد الذي بك
فقال الهي عظمت مصيبتي واحاطت بي خطيئتي وخرجت
في دار الهوان بعد الكرامة وفي دار الشقاوة بعد السعادة
وفي دار الموت والفناء بعد الخلد والبقاء فكيف لا ابكي
على خطيئتي فاوحى الله تعالى اليه يا ادم اما اصطنعتك
لنفسي ثم اصطفيتك على خلقي وخصصتك بكرامتي
والقيت عليك محبتي اما خلقتك بيدي واسجدت لك
ملائكتي الم تكن في مجاورة كرامتي ومنتهى رحمتي فعصيت
امري ونسيت عهدي فكيف نسيت رحمتي ونعمتي فوعزتي
وجلالي لو ملأت الارض رجالا كلهم مثلك يعبدوني
ويسبحوني في الليل والنهار لا يفترون عن عبادتي طرفة
عين ثم انهم عصوني لانزلتهم منازل العاصين
قال فبكى عند ذلك ثلاثمائة عام على جبل الهند تجري
دموعه في اودية جبالها فنبتت من تلك الدموع
اشجار طيبة فقال له جبرئيل عليه السلام اذهب الى
بيت الله الحرام واصبر حتى تدخل ايام العشر ثم تب
الى الله لعله يرحم منعمك فمضى فكان يخطو خطوة
فكان موضع قدميه عمرانات وما بينهما مفاوز وقيل كان
كان قد مهد ثلاثة فراسخ حتى اتى البيت فطاف بالبيت

اوراوسکی میزان بھاری کرنا اور دوزخ کے طبقوں سے رہائی دینا اوراسکے درجوں
پر چڑھانا اور جو شخص صدقہ کرے اس دس دنوں میں کچھ کسی مسکین پر تو گویا اسنے
صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان دنوں میں کسی بیمار کی
عیادت کی تو گویا اُسنے صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان
دنوں میں کسی بیمار کی عیادت کی تو گویا اُسنے عیادت کی اولیاء اللہ اور
اسکے ابدال کی اور جو کوئی جنازے کے ساتھ گیا تو گویا وہ شہیدوں کے
جنازے کے ساتھ گیا اور جسنے کسی مومن کو پہنایا تو اللہ تعالیٰ اپنے حلوں
میں سے اسے پہناویگا اور جسنے ان دنوں میں یتیم سے مہربانی کی تو اللہ تعالیٰ
اپنے عرش کے سائے کے تلے قیامت میں اسپر مہربانی فرماویگا اور جو شخص
حاضر ہوا علم کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں تو گویا وہ اللہ کے نبیوں اور
رسولوں کی مجلسوں میں حاضر ہوا۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ آدم علیہ السلام
جب زمین کیطرف اُتارے گئے اور اپنے گناہ پر چھ روز روتے رہے پھر اللہ
تعالیٰ نے ساتویں روز انکیطرف وحی کی اور وہ غمگین اپنا سر نیچے کیے ہوئے
تھے اے آدم یہ تکلیف تجھکو کیسی ہے عرض کیا اے میرے معبود میری مصیبت
بڑھ گئی اور میرے گناہ نے گھیر لیا اور میں عزت کے بعد خواری کے گھر میں ہوگیا
اور سعادت کے بعد بدبختی کے گھر اور موت اور فنا کے گھر میں ہمیشگی اور بقا کے
بعد پھر کیونکر اپنے گناہوں پر نہ روؤں پھر اللہ تعالیٰ نے اُنکی طرف وحی
کی اے آدم بھلا میںنے تجھکو اپنی ذات کیلیے نہیں بنایا پھر تجھے برگزیدہ نہیں کیا
اپنی مخلوق پر اور اپنی بزرگی سے تجھے خاص نہیں کیا اور تجھپر اپنی محبت نہیں ڈالی
بھلا میںنے اپنے دو ہاتھ سے تجھے نہیں بنایا اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا
بھلا تو میری عزت اور نہایت رحمت میں نہ تھا پھر تونے میرے حکم کی نافرمانی
کی اور میرا عہد بھول گیا پھر تو کیونکر میری رحمت اور میری نعمت کو بھولا سو
مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر زمین بھر جاوے ایسے مردوں سے جو سب تجھ سے
سب تیری طرح میری عبادت کریں اور رات دن میری پاکی بولا کریں تھکیں
نہیں میری عبادت سے ایک آنکھ مارنے بھر پھر وہ میرا کہا نہ مانیں میں ضرور
انکو مرتبوں میں گنہگاروں کے اُتارونگا کہا راوی نے پھر آدم اس سے تین سو
برس ہند کے پہاڑ پر روتے رہے انکے آنسو اُسکے پہاڑوں کی وادیوں میں بہتے تھے
اور اُن آنسوؤں سے عمدہ درخت اُگے سو اُن سے جبریل علیہ السلام نے کہا بیت اللہ حرمت والے
کیطرف جاؤ اور صبر کرو یہانتک کہ ذی الحجہ کے دن آجاویں پھر اللہ کیطرف توبہ کرو

اُسْبُوْعًا كَامِلًا وَبَكٰى حَتّٰى خَاضَ فِيْ دُمُوْعِهٖ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ
وَجَرَتْ عَلَى الْاَرْضِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ
عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
وَارْحَمْنِيْ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا اٰدَمُ قَدْ
رَحِمْتُ ضُعْفَكَ وَغَفَرْتُ ذَنْبَكَ وَقَبِلْتُ تَوْبَتَكَ فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ
فَوَجَدَ اٰدَمُ مِنْ بَرَكَاتِ اَيَّامِ الْعَشْرِ التَّوْبَةَ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ
الَّذِيْ عَصٰى رَبَّهٗ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فِيْ مَعْصِيَةِ مَوْلَاهُ اِذَا
تَابَ وَاَنَابَ وَانْقَادَ لِطَاعَةِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَتَفَضَّلُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَاَبْدَالِ السَّيِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ **فَصْلٌ** وَقَدْ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْفَجْرِ وَلَيَالٍ
عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ وَهِيَ ثَمَانُ قَنَاطِرَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيُسْاَلُ الْعَبْدُ
فِيْ اَوَّلِ مَوْقِفٍ مِّنْهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا
نَجَا وَاِلَّا تَرَدّٰى فِي النَّارِ ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّانِيْ فَيُسْاَلُ عَنِ
الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ فَاِنْ قَصَّرَ فِيْهِمَا تَرَدّٰى فِي النَّارِ وَاِنْ
اَكْمَلَ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّالِثِ
فَيُسْاَلُ عَنِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَدَّاهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى
الرَّابِعِ فَيُسْاَلُ عَنِ الصِّيَامِ فَاِنْ كَمَّلَ صِيَامَهٗ نَجَا ثُمَّ
جَازَ اِلَى الْخَامِسِ فَيُسْاَلُ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِذَا كَانَ
اَدَّاهُمَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى السَّادِسِ فَيُسْاَلُ عَنِ الْاَمَانَةِ
فَاِنْ لَّمْ يَخُنْ فِيْهَا نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى السَّابِعِ فَيُسْاَلُ عَنِ
الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْبُهْتَانِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اغْتَابَ
نَجَا ثُمَّ جَازَ اِلَى الثَّامِنِ فَيُسْاَلُ عَنْ اَكْلِ الْحَرَامِ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ اَكَلَ نَجَا وَاِلَّا تَرَدّٰى فِي النَّارِ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ يَوْمِ
التَّرْوِيَةِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
يَاْتُوْكَ رِجَالًا الْاٰيَةَ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ وَهِيَ
مِنْ اَعَاجِيْبِ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ فَاِنَّ فِيْهَا مَكِّيًّا وَمَدَنِيًّا
وَحَضَرِيًّا وَسَفَرِيًّا وَلَيْلِيًّا وَنَهَارِيًّا وَفِيْهَا نَاسِخٌ وَمَنْسُوْخٌ

طواف کیا اور روئی یہانتک کہ ڈوب گئی اپنی آنسوؤں میں گھٹنوں تک اور آنسو
بہہ نکلے زمین پر پھر کہا کوئی معبود نہیں تیری سوا تو پاک ہی اور تیری تعریف کرتا
ہوں میں نے برائی کی اور جان پر ظلم کیا سو مجھے بخشدے اور تو بہتر بخشنے والوں کا
ہے اور مجھپر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے پس
اس نے اسکی طرف وحی کی اے آدم میں نے تیری ناتوانی پر رحم فرمایا اور تیرا
گناہ بخشدیا اور تیری توبہ قبول کرلی پس یہ ہی اللہ عزوجل کا فرمودہ سو آدم
نے اپنے رب سے کچھ کلمے سیکھ لئے سو اسکی توبہ قبول کی پس آدم نے ان دنوں کی
برکتوں سے توبہ پائی اور اسیطرح جس مومن نے اپنے رب کی نافرمانی اور اپنے مولے
کی بیفرمانی میں اپنی خواہش کی پیروی کی جب وہ توبہ کرے اور رجوع اور فرمانبردار
ہو اللہ کی عبادت کو ان دنوں میں تو اللہ تعالیٰ اسپر فضل کریگا رحمت اور بخشش
اور برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے سے اپنی رحمت سے فصل اور بیشک قسم کھائی
اللہ تعالیٰ نے فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق اور رات کی جب چلنے لگے
اپنے اس قول پاک تک بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور وہ آٹھ سیڑھیاں
دوزخ کی پل پر سو پوچھا جاویگا بندہ انمیں سے پہلی جگہہ میں اللہ کو ساتھ ایمان لانے
سے سو اگر مومن ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا پھر دوسرے موقف
تک پہونچیگا پھر وضو اور نماز سے پوچھا جاویگا سو اگر ان دونوں میں کوتاہی کی
ہوگی تو آگ میں دھکیلا جاویگا اور اگر اسکا رکوع اور سجدہ پورا کیا ہوگا تو بچ جاویگا
پھر تیسری تک پہونچیگا سوال ہوگا سو اگر ادا کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہونچیگا
چوتھے تک پس روزے سے پوچھا جاویگا پھر اگر روزہ پورا کیا ہوگا تو بچ
جاویگا۔ پھر پانچویں تک پہونچیگا تو حج اور عمرے سے پوچھا جاویگا پھر اگر دونوں ادا
کیے ہونگے تو بچ جاویگا پھر چھٹے تک پہونچیگا تو پوچھا جاویگا امانت سے سو اگر اسمیں خیانت
نہ کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہونچیگا آٹھویں موقف تک تو حرام کھانے سے پوچھا جاویگا
اگر نہ کھایا ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا۔ **فصل** یوم الترویہ
کے بیان میں اللہ پاک اور بلند نے فرمایا اور پکار دے لوگوں میں حج کے
ساتھ آویں پیادہ آخر آیت تک۔ اور یہ آیت سورہ حج میں
ہے اور یہہ سورت بڑی عجیب قرآن مجید کی سورتوں میں
سے ہے کیونکہ اس سورت میں مکی اور مدنی اور حضرا اور سفر
اور رات اور دن کی آیتیں ہیں اور اس سورت میں ناسخ
اور منسوخ ہے

فَاَمَّا الْمَكِّيُّ فَمِنْ رَاسِ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً مِّنْهَا اِلٰى اٰخِرِهَا وَاَمَّا الْاٰيَاتُ
الْمَدَنِيَّةُ فَمِنْ رَاسِ خَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى رَاسِ ثَلٰثِيْنَ وَاَمَّا اللَّيْلِيُّ مِنْهَا
فَمِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى رَاسِ خَمْسِ اٰيَاتٍ وَاَمَّا النَّهَارِيُّ مِنْهَا فَمِنْ رَاسِ
خَمْسٍ اِلٰى رَاسِ تِسْعٍ وَاَمَّا الْحَضَرِيُّ فَاِلٰى رَاسِ الْعِشْرِيْنَ وَ
نُسِبَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِقُرْبِهَا مِنْهَا وَاَمَّا النَّاسِخُ فَقَوْلُهٗ
تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْمَنْسُوْخُ فَثَلٰثُ
اٰيَاتٍ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ نُسِخَتْ
بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى وَالثَّانِيَةُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ فَنُسِخَتْ
بِاٰيَةِ السَّيْفِ وَالثَّالِثَةُ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
فَنُسِخَتْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ قَوْلُهٗ
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ اَيْ نَادِ يَا اِبْرٰهِيْمُ ذُرِّيَّتَكَ وَغَيْرَهُمْ
مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا اَيْ يَجِيْئُوْ
اِلَيْكَ رِجَالًا عَلٰى اَرْجُلِهِمْ وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَعْنِيْ رُكْبَانًا
عَلَى الْاِبِلِ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَعْنِيْ مِنْ كُلِّ اَرْضٍ
بَعِيْدَةٍ وَطَرِيْقٍ بَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ عِمَارَةِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَقَالَ
اِلٰهِيْ مَنْ يَّقْصِدُ هٰذَا الْبَيْتَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي
النَّاسِ بِالْحَجِّ فَصَعِدَ اَبَا قُبَيْسٍ وَهُوَ الْجَبَلُ الَّذِيْ الصَّفَا
فِيْ اَصْلِهٖ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَجِيْبُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَحُجُّوْا بَيْتَهٗ فَسَمِعَ نِدَاءَ اِبْرٰهِيْمَ كُلُّ
مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْ اَصْلَابِ
الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَاءِ فَالتَّلْبِيَةُ الْيَوْمَ هِيَ جَوَابُ نِدَاءِ
اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ فَاَجَابُوْا كُلُّهُمْ لَبَّيْكَ
فَمَنْ اَجَابَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَزُوْرَ
هٰذَا الْبَيْتَ

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ

وَلَبّٰى وَقَصَدَ الْبَيْتَ وَاِلَيْهِ دَنَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْيَمَنِ قَالُوْا فِدَاكَ الْاٰبَاءُ

سو مکی آیتیں تیس آیت سے آخر سورہ تک ہیں اور مدنی آیتیں پندرہ آیت
سے تیس تک اور رات کی آیتیں شروع سورت کے پانچ آیت تک اور دن
کی آیتیں پانچ آیت سے نو تک اور حضری آیتیں (شروع سورۃ سے) بیس تک
ہیں اور یہ مدینہ کیطرف منسوب ہوئی بسبب اسکے مدینہ سے قریب ہونیکے
اور ناسخ اللہ تعالی کا یہ قول ہے اور لوگوں کو جو لڑتے ہیں آخر آیت تک اور
منسوخ تین آیتیں ہیں (پہلی) اور ہمنے نہیں تجھسے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی
منسوخ ہے اس قول سے ہم تجھکو پڑہاینگے پس تو نہ بھولیگا اور دوسری
اللہ تعالی کا یہ قول ہے اللہ تم میں قیامت کے دن حکم کریگا جس میں تم جھگڑتے
تھے منسوخ کیگئی اللہ تعالی کے اس قول سے سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو
اللہ تعالی نے فرمایا اور آواز دے لوگوں میں حج سے یعنے پکار دے اے ابراہیم
اپنی اولاد اور سوا انکی بنی آدم میں کے مومنوں کو حج سے آوینگے تیری پاس پیادے
یعنے تیری طرف آوینگے اپنے پاؤں پر چلتے اور ہر ایک دبلا اونٹ پر یعنے اونٹوں پر
سوار ہوکر آوینگے ہر ایک رستے گہرے سے یعنے ہر ایک دور اور راستے دور سے
اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ اسوقت فرمایا جب وہ بیت الحرام کی
عمارت سے فارغ ہوئے عرض کیا اے میرے معبود کون قصد کریگا اس گہر کا سو انکو
حکم دیا پکارنیکا لوگوں میں حج سے سو آپ ابو قبیس پر چڑہے اور وہ پہاڑ
ہے جسکی جڑ میں صفا ہے پس اپنی بلند آواز سے پکارا اے لوگو اپنے رب سے
قبول کرو اللہ تعالی تمکو حکم فرماتا ہے کہ تم اسکے گھر کا حج کرو پس حضرت
ابراہیم کی آواز روئے زمین کے ہر مومن مرد اور عورت اور جو مردوں کی
پیٹھوں اور عورتوں کے پیٹوں میں تھے سب نے سن لی پس جو تلبیہ آج پکارا
جاتا ہے یہ وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز کا جواب ہے اپنے رب کے
حکم سے پس سب نے جواب دیا ہم حاضر ہیں سو جسنے اسدن جواب دیا ہے پس
وہ دنیا سے نہ نکلیگا یہانتک کہ اس گھر کی زیارت کرے فصل فضائل میں اسکی
جسنے حج کا احرام باندہا اور لبیک کہا اور بیت اللہ کا
قصد کیا اور اسکی طرف نزدیک ہوا۔ مجاہد نے
ابن عباس سے روایت کی کہ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک گروہ یمن سے
آنکلا عرض کرنے لگے آپ پر ہمارے ماں اور باپ
قربان ہوں

وَالْاٰبَاءُ اَخْبِرْنَا بِفَضَائِلِ الْحَجِّ قَالَ نَعَمْ اَيُّ رَجُلٍ خَرَجَ
مِنْ مَنْزِلِهٖ حَاجًّا مُعْتَمِرًا فَكُلَّمَا رَفَعَ قَدَمًا وَّوَضَعَ قَدَمًا
تَنَاثَرَتِ الذُّنُوْبُ مِنْ قَدَمَيْهِ كَمَا تَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ
الشَّجَرِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ وَصَافَحَنِيْ بِالسَّلَامِ صَافَحَتْهُ
الْمَلٰئِكَةُ بِالسَّلَامِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَاغْتَسَلَ
طَهَّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبَيْنِ جَدِيْدَيْنِ
جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَاِذَا قَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اَجَابَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَسْمَعُ كَلَامَكَ وَاَنْظُرُ
اِلَيْكَ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
اَوْصَلَ اللّٰهُ لَهُ بِالْخَيْرَاتِ وَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَّضَجَّتْ
لَهُ الْاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ بَاهَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مَلٰئِكَةَ
سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ وَسُكَّانَ سَمٰوٰتِيْ اَمَا
تَرَوْنَ اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ شُعْثًا غُبْرًا
قَدْ اَنْفَقُوا الْاَمْوَالَ وَاَتْعَبُوا الْاَبْدَانَ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ
وَكَرَمِيْ لَاَهَبَنَّ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَلَاُخْرِجَنَّهُمْ مِنَ
الذُّنُوْبِ كَيَوْمٍ وَّضَعَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ فَاِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ وَحَلَقُوا
الرُّؤُوْسَ وَزَارُوا الْبَيْتَ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ ارْجِعُوْا
مَغْفُوْرًا لَّكُمْ وَاسْتَاْنِفُوا الْعَمَلَ وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ وَّقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
خَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَفَاتَنِيْ وَاَنَا رَجُلٌ مُّتَمَرِّيْ فَمُرْنِيْ
فَمُرْنِيْ مَا اَصْنَعُ فَاَبْلُغَ بِهِ الْحَجَّ اَوْ مِثْلَ اَجْرِ الْحَجِّ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ انْظُرْ اِلٰى اَبِيْ
قُبَيْسٍ فَلَوْ اَنَّ لَكَ اَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا اَحْمَرَ وَجَعَلْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَا بَلَغْتَ مَا بَلَغَ الْحَاجُّ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ
الْحَاجَّ اِذَا اَخَذَ فِيْ جِهَازِهٖ لَمْ يَرْفَعْ شَيْئًا وَّلَا يَضَعُهُ اِلَّا
كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ
وَّرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ فَاِذَا رَكِبَ بَعِيْرَهُ لَمْ يَرْفَعِ الْبَعِيْرُ
خُفًّا وَّلَا يَضَعُهُ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا طَافَ
بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ فَاِذَا سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہمیں حج کی فضیلتوں سے خبر دو فرمایا اچھا جو شخص اپنے گھر سے
حج یا عمرے کے ارادے پر نکلے سو جو قدم اوٹھاویگا اور جو قدم رکھے گا اُسکے دو
قدموں سے گناہ جھڑ جاوینگے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں پھر جب مدینہ میں
آویگا اور مجھ سے سلام کے ساتھ مصافحہ کریگا فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے سلام
کے ساتھ پھر جب ذوالحلیفہ کے پانی تک پہونچیگا اور غسل کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسکو
پاک کر دیگا گناہوں سے اور جب دو کپڑے نئے پہنیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیوں
کو نیا کر دیگا اور جب کہیگا لبیک اللّٰھم لبیک تو اللہ تعالیٰ اسکو اسطرح جواب دیگا
لبیک و سعدیک میں تیرا کلام سنتا ہوں اور تیری طرف دیکھتا ہوں اور جب مکہ
میں داخل ہوگا پھر طواف کریگا اور دوڑیگا صفا اور مروہ کے درمیان تو اللہ
تعالیٰ اسکو نیکیوں کو پہونچاویگا اور جب عرفات میں کھڑا ہوگا اور اسکی آوازیں
حاجتوں سے بلند ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے ساتوں آسمان کے فرشتوں سے
فخر کریگا سو فرماویگا اے میرے فرشتو اے میرے آسمانوں کے رہنے والو بھلا تم
دیکھتے نہیں میرے بندوں کو جو ہر رستے گہرے سے میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے
گرد آلود خرچ کرکے اپنے مال اور بدنوں کو تکلیف دیکر سو مجھے اپنی عزت اور
بڑائی اور بزرگی کی قسم ہے میں بخشدونگا انکے بروں کو نیکوں کے لیے اور
انکو گناہوں سے نکالونگا اسدن کیطرح جسمیں انکو جنا انکی ماؤں نے پھر جب
کنکریاں پھینک لیں اور سر منڈوالیں اور بیت اللہ کی زیارت کرلیں
پکاریگا پکارنیوالا عرش کے نیچے لوٹ جاؤ بخشے ہوئے اور نئے سرے عمل کرو اور
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ میں نکلا تھا حج کا ارادہ کرتا تھا سو مجھ سے فوت ہوگیا اور میں محروم
مرد ہوں آپ مجھکو حکم کریں میں کیا کروں جس سے حج کو پہونچ جاؤں پس
اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پس اس سے فرمایا تو ابو قبیس
کیطرف دیکھ سو اگر تیرے پاس ابو قبیس سرخ سونیکا ہو اور اسکو تو اللہ کے رستے
میں خرچ کردے تو اس مرتبہ کو نہ پہونچیگا جسکو حاجی پہونچا پھر آپنے فرمایا جب حاجی
اپنی طیاری میں ہوتا ہے کوئی چیز نہیں اوٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ
اسکے لیے دس نیکیں لکھدیتا ہے اور اس سے دس برائیں مٹا دیتا ہے اور
اسکے لیے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں پھر جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے
اونٹ پاؤں نہیں اوٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکیلیے مثل اسکو ثواب
لکھدیتا ہے پھر جب خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے پھر جب صفا
اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے

خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ فَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ خَرَجَ مِنْ
ذُنُوْبِہٖ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَقَفَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ خَرَجَ
مِنْ ذُنُوْبِہٖ فَاِذَا رَمٰی الْجِمَارَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ثُمَّ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ
اَنّٰی لَکَ اَنْ تُرِیْدَ تَبْلُغَ مَا بَلَغَ الْحَاجُّ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ طَائِفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ الْحَرَامِ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاکَ اَبِیْ
وَاُمِّیْ مَا ھٰذَا الْبَیْتُ فَقَالَ یَا عَلِیُّ اَسَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا
الْبَیْتَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا کَفَّارَۃً لِذُنُوْبِ اُمَّتِیْ فَقُلْتُ فِدَاکَ
اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ جَوْھَرَۃٌ کَانَتْ فِی الْجَنَّۃِ فَاَھْبَطَ اللّٰہُ بِھَا
اِلٰی دَارِ الدُّنْیَا لَھَا شُعَاعٌ کَشُعَاعِ الشَّمْسِ فَاشْتَدَّ سَوَادُھَا
وَتَغَیَّرَ لَوْنُھَا مُنْذُ مَسَّتْھَا اَیْدِی الْمُشْرِکِیْنَ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ
مُلَیْکَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَنْزِلُ عَلٰی ھٰذَا الْبَیْتِ الْحَرَامِ
فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَحْمَۃً سِتُّوْنَ مِنْھَا
لِلطَّائِفِیْنَ بِالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْھَا لِلْعَاکِفِیْنَ
حَوْلَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَعِشْرُوْنَ مِنْھَا لِلنَّاظِرِیْنَ اِلَیْھَا وَعَنِ
الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ
سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ
تَعَالٰی اِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَہٗ فِیْ جِسْمِہٖ وَفَسَّحْتُ لَہٗ فِیْ عُمُرِہٖ
وَیَمْضِیْ عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ اَعْوَامٍ لَا یَغْدُوْ اِلٰی ھٰذَا الْبَیْتِ اِنَّہٗ لَمَحْرُوْمٌ
اِنَّہٗ لَمَحْرُوْمٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ رض فِیْ اَوَّلِ خِلَافَتِہٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتّٰی وَقَفَ
عِنْدَ الْحَجَرِ فَقَالَ اِنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا اَنِّیْ
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ
فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ لَا تَقُلْ ھٰذَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّہٗ لَیَضُرُّ
وَیَنْفَعُ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَوْ اَنَّکَ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ وَعَلِمْتَ
مَا فِیْہِ لَمَا اَنْکَرْتَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَمَا
تَاْوِیْلُہٗ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی

اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا
ہے پھر فرمایا جب مشعر الحرام میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے
پھر جب کنکریاں مار لیتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر فرمایا اعرابی سے
تجھے کیسے لائق ہے کہ حج کرنیوالی کے مرتبے کو پہونچنے کا ارادہ کرے اور روایت
ہے علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سی کہ کہا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا بیت الحرام کا مینے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ پر میرا ما باپ قربان یہ کیا گھر ہے آپنے فرمایا ای علی اللہ تعالی نے اس
گھر کی بنیاد دنیا میں میری امت کی گناہوں کی کفاری کے لیئے رکھی ہے ۔
مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ماں باپ قربان آپ پر یہ حجر اسود کیسا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک جوہر بہشت میں تھا سو اللہ
نے اسکو دنیا میں اُتارا اسکی روشنی سورج کی روشنی کی سی تھی پس وہ سخت
سیاہ ہوگیا اور اوسکا رنگ بدلگیا جب سے مشرکوں کی ہاتھ اس سے
چھونے لگے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی اسنے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس بیت الحرام پر ہر رات
دن میں ایک سو بیس رحمتیں اُترتی ہیں اُن میں سی ساٹھ بیت الحرام
کو طواف کرنیوالوں کی لیئے اور ان میں سی چالیس بیت الحرام کی گرد اعتکاف
بیٹھنیوالوں کے لیئے اور ان میں سی بیس اُسکے دیکھنیوالوں کیلئے اور روایت
ہے زہری سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے عمرو بن ابی سلمہ سی اُسنے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک جس
بندہ کو مینے اُسکے جسم میں صحت دی اور اسکی عمر میں درازی دی اور اسپر
تین سال گذر جاویں وہ نہ جاوی اس گہر کیطرف بیشک وہ محروم ہی بیشک
وہ محروم ہے اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا ہمنے حضرت عمر بن خطاب
کی ساتھ اُنکے شروع خلافت میں حج کیا پس وہ مسجد الحرام میں آئی تو حجر اسود کی پاس
کھڑی ہوئی پھر فرمایا بیشک تو ایک پتھر ہے نہ نقصان کر سکتا ہے اور نہ نفع
دی سکتا ہی اور اگر مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ
دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا پس حضرت علی نے اُن سے کہا اے امیر المومنین
ایسا نہ کہیے کیونکہ یہ نقصان دیتا ہے اور نفع پہونچاتا ہی اللہ کی اذن سی اور اگر آپ نی
قرآن پڑھا ہوتا اور جو اسمیں ہی اسکو جانتی تو مجھپر انکار نہ کرتے تو حضرت عمر نے
اُن سی کہا ای ابو الحسن اسکا کیا بیان ہی اللہ عز وجل کی کتاب میں حضرت علی نے کہا اللہ تعالی

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَلَمَّا اَقَرُّوْا
بِالْعُبُوْدِيَّةِ كَتَبَ اِقْرَارَهُمْ فِيْ وَرَقٍ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ فَاَلْقَمَهُ
ذٰلِكَ الْوَرَقَ فَهُوَ اَمِيْنُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى هٰذَا الْمَكَانِ
لِيَشْهَدَ لِمَنْ وَافَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا الْحَسَنِ
لَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكَ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ قَلِيْلٍ وَعَنْ
اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ دَعَوْا اَجَابَهُمْ
وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْا غَفَرَ لَهُمْ وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ
فِي الْخَبَرِ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يَتَلَقَّوْنَ الْحَاجَّ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ
الْجِمَالِ وَيُصَافِحُوْنَ اَصْحَابَ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَيُعَانِقُوْنَ
الرَّجَّالَةَ وَرُوِيَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَاصِدًا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَقَصَتْهُ الدَّابَّةُ قَبْلَ الْقِتَالِ اَوْ لَدَغَتْهُ
هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ بِاَيِّ حَتْفٍ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ
قَبْلَ بُلُوْغِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا
الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ عَادَ كَمَا
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ
هٰذَا الْبَيْتَ ثُمَّ عَادَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ
عَادَ كَيَوْمِ وَضَعَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُدْخِلُ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ الْجَنَّةَ الْمُوْصِيْ
بِهَا وَالْمُنَفِّذُ لَهَا وَالْحَاجُّ عَنْهُ وَالْعُمْرَةُ وَالْجِهَادُ كَذٰلِكَ
وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ كُنْتُ عَدِيْلًا لِاَبِيْ عُبَيْدٍ

اور جب تیرے رب نے بنی آدم کے انکی پیٹھوں سے انکی اولاد نکالی اور انکو انکی جانوں
پر گواہ کیا بھلا میں نہیں ہوں تمہارا رب پھر جب اونہوں نے اپنے بندے ہونیکا
اقرار کیا تو انکا اقرار ایک ورق میں لکھا پھر بلایا اس پتھر کو پھر وہ ورق اُس
سے نگلا دیا سو یہ اللہ تعالی کا امین ہے اس مکان پر تاکہ جسنے اس اقرار کو پورا
کیا ہے قیامت کے دن اسکی گواہی دیگا تو حضرت عمر نے کہا اے ابو الحسن بیشک
اللہ نے تجھہ میں علم میں سے بہت رکھا ہے اور روایت ہے ابو صالح سے اُسنے
ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا حج کرنیوالے اور عمرہ
کرنیوالے اللہ عزوجل کے گروہ ہیں اگر وہ اس سے دعا کریں تو قبول کرے اور اگر
وہ بخشش مانگیں تو انہیں بخشدے اور مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ بخشدے حاجیوں کو اور جنکی حاجی بخشش مانگیں
اور روایت کی گئی ہے حسن سے کہا حدیث میں ہے کہ فرشتے حاجیوں سے
ملتے ہیں سو اونٹوں والوں کو سلام کرتے ہیں اور خچروں اور گدہوں والوں
سے مصافحہ کرتے ہیں اور پاؤں چلنیوالوں سے گل ملتے ہیں اور روایت
ہے ضحاک سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل آپنے فرمایا
جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ کی راہ کا ارادہ کرتا نکلے پھر اُسے گھوڑا گرادے لڑائی
کے پہلے یا اُسے کوئی زہردار کاٹے یا کسی قسم کی موت سے مرجاوے تو وہ شہید
ہے اور جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ تعالی کے گھر کیطرف نکلے پھر اسکو موت
آجاوے اُسکے پہونچنے کے پہلے تو اللہ تعالی ضرور اسکے لیئے بہشت واجب کریگا
اور روایت ہے سفیان بن عیینہ سے اُسنے ابو الزناد سے اسنے اعرج سے
اُسنے ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جسنے
اس گھر کا حج کیا پھر گناہ نہ کیا اور حد سے نہ گذرا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہوجاتا ہے
جیسا اُسکی ماں نے اُسے جنا تھا اور روایت ہے سعید بن المسیب سے اُسنے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل) آپنے فرمایا جسنے اس گھر کا حج کیا
پھر لوٹا پھر گناہ نہ کیا اور فسق نہ کیا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہوجاتا ہے جیسا
جسدن اُسے جنا تھا اسکی ماں نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ داخل ہونگے تین آدمی ایک حج سے بہشت میں حج کی وصیت کرنے والا
اور اسپر عمل کرنے والا یعنی اور اس وصیت سے حج کرنے والا اور اسیطرح
عمرہ اور جہاد ہے اور علی بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا میں
ابو عبید قاسم بن سلام کا رفیق تھا

القاسم بن سلام سنة من السنين فلما صرت الى الموقف فصرت الى ركن جبل الرحمة فتطهرت ونسيت نفقتي عنده فلما صرت الى المازمين قال ابو عبيد لو اشتريت لنا زبدا وتمرا فخرجت لابتياع ذلك فتذكرت النفقة ورجعت عودا على بدء الى ان وافيت الموضع فاذا النفقة بحالها فاخذتها ورجعت وكنت قد صادفت الوادي مملوا قردة وخنازير وغير ذلك ففزعت منهم ثم اني رجعت فاذا هم على حالهم حتى دخلت على ابي عبيد قبل الصبح فسالني عن امري فاخبرته وذكرت له القردة والخنازير فقال تلك ذنوب بني ادم تركوها وانصرفوا

فصل واختلفوا في تسمية يوم التروية والتروية اسم اليوم الثامن من شهر ذي الحجة وهو اليوم الذي يخرج الناس فيه من مكة الى منى فسمي تروية لان الناس يرتوون من ماء زمزم والتروية تفعلة من قولهم ارتوى اذا استقى الماء وسقى وشرب واغتسل والناس يسقون من ماء زمزم في ذلك اليوم ويشربون وقيل سميت التروية لان ابراهيم عليه السلام راى في المنام في ليلتها انه يذبح ولده فلما اصبح تروى وتفكر انه من العدو والشيطان ام من الحبيب الرحمن فبقي ذلك اليوم متفكرا فيما راى فلما كان يوم عرفة قيل له افعل ما تؤمر به فعرف انه من الحبيب فلهذا سمي يوم عرفة قوله عز وجل اذن في الناس بالحج امر خليله بدعوة عباده الى بيته فالدعوات اربعة دعوة دعوة الله لعباده قال الله عز وجل والله يدعوا الى دار السلام دعاهم من دار الى دار دعاهم من دار التكليف الى دار التشريف ومن دار الغيبة الى دار اللقاء ومن دار الزوال الى دار البقاء ومن دار البلوى الى دار الكوى دعاهم من دار اولها بكاء واوسطها عناء واخرها فناء الى دار اولها عطاء واوسطها رضاء

ایک سال سالوں میں سے بیس موقف کیطرف گیا تو میں جبل رحمت کی جڑھ میں گیا سو غسل کیا اور میں اپنا خرچ اسکے پاس بھول آیا پھر جب مازمین (جو دو پہاڑوں کی بیچ جگہ ہے) کیطرف گیا تو ابو عبیدنے کہا تو اگر ہمارے لیئے مکھن اور کھجوریں خرید لانے تو خوب ہو سو میں وہ خریدنے کو نکلا تو مجھے وہ خرچ یاد آگیا اور میں لوٹا شروع سے جہاں تہاں پھرا تھا تا کہ اسجگہہ کو پالیا سو وہ خرچ ویساہی پڑا تھا سو میں نے اسے لیلیا اور میں لوٹا اور پائی تھی ایک وادی بھری ہوئی بندروں اور سوروں وغیرہ سے میں ان سے ڈرگیا پھر میں واپس آگیا وہ ویسے ہی اپنے حال پر تھے یہاں تک کہ میں ابوعبید کی پاس صبح سے پہلے گیا تو اس نے میرے کام کو پوچھا میں نے اسے خبر دی اور بندروں اور سوروں کا ذکر کیا اسنے کہا بنی آدم کی گناہ ہیں جنکو چھوڑ گئے ہیں اور آپ چلتے رہے ہیں۔ **فصل** اور اختلاف کیا ہے یوم الترویہ کو نام رکھنے میں اور ترویہ ماہ ذی الحجہ کے آٹھویں دن کا نام ہے اور وہ دن ہے جسمیں لوگ مکہ سے منا کو نکلتے ہیں سو اسکا نام رکھا ترویہ اسلیئے کہ لوگ زمزم کے پانی سے سیر ہوتے ہیں اور ترویہ کا لفظ تفعلہ کے وزن پر ہے عربوں کے قول ارتوی سے جب پانی پیا اور پلایا اور پیا اور نہایا اور لوگ اسدن میں زمزم کی پانی سے بہت پیتے ہیں اور بعض نے کہا اسکا نام اسلیئے ترویہ ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے یوم الترویہ کی رات کو اپنی خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں پھر جب صبح کی تو فکر کیا کہ یہ دشمن شیطان سے ہے یا دوست رحمن سے سو اسدن بھر اپنی خواب دیکھی ہوئی میں متفکر رہے جب ہوا عرفہ کا دن ان سے کہا جو تجھے حکم ہوا ہے وہ کر سو جان لیا کہ یہ دوست کیطرف سے ہے اسیلیئے اسدن کا نام عرفہ کا دن ہوا فرمایا اللہ تعالےٰ نے آواز دے لوگوں میں حج کی اپنے خالص دوست کو حکم کیا اپنے بندوں کو بلانے کا اپنے گھر کیطرف سو بلانا چار قسم پر ہے ایک اللہ کا بلانا اپنے بندوں کو فرمایا اللہ عز وجل نے اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے راہ کیطرف انکو بلایا ایک گھر سے دوسرے گھر کیطرف انکو بلایا تکلیف کے گھر سے بزرگی کے گھر کیطرف اور غیب کے گھر سے ظاہر دیکھنے کے گھر کیطرف اور دور ہونے کے گھر سے باقی رہنے کے گھر کیطرف اور آزمایش کے گھر سے مولے کے گھر کیطرف اور دور ہونے کے گھر سے باقی رہنے کے گھر کیطرف اور آزمایش کے گھر سے مولے کے گھر کیطرف انکو بلایا ایسے گھر سے جسکا اول رونا ہوا اور درمیان مشقت اور آخر فنا ہوا ایسے گھر کیطرف جسکا اول بخشش ہی اور وہ درمیان رضا ہے

وَاٰخِرُهَا لِقَاءٌ وَالثَّانِي دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا اُمَّتَهُ اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْاٰيَةَ فَالدَّعْوَةُ اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهِدَايَةُ لَيْسَتْ اِلَيْهِ
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثْتُ هَادِيًا وَلَيْسَ اِلَيَّ مِنَ الْهِدَايَةِ
شَيْءٌ وَبُعِثَ اِبْلِيْسُ غَاوِيًا وَلَيْسَ اِلَيْهِ مِنَ الضَّلَالَةِ شَيْءٌ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِدَايَةَ
عَمِّهٖ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَبٰى اَنْ يَّهْدِيَ وَهَدٰى وَحْشِيًّا قَاتِلَ
حَمْزَةَ رض كَاَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ
عَلَيْكَ الدَّعْوَةُ ... عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
الْاٰيَةَ وَلَكَ الشَّفَاعَةُ وَاَمَّا الْاِجَابَةُ وَالْهِدَايَةُ فَاِلَيَّ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ قَوْلُهُ
تَعَالٰى وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَالثَّالِثَةُ
الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ اَلْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ
وَالْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ وَيَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ
رَطْبٍ وَّيَابِسٍ مِّنْ شَجَرٍ وَّمَدَرٍ سَمِعَ صَوْتَهٗ وَيُكْتَبُ لِلْمُؤَذِّنِ
بِكُلِّ اِنْسَانٍ صَلّٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ مِثْلُ حَسَنَاتِهٖ وَيُعْطِيْهِ
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ كُلَّ شَيْءٍ سَاَلَهٗ اِمَّا اَنْ
يُعَجِّلَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ سُوْءًا اَوْ يَدَّخِرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
وَرُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَحَدٌ اُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ
تَكُوْنُ ... مُؤَذِّنَ قَوْمِكَ يَجْمَعُوْنَ اِلَيْكَ صَلٰوتَهُمْ

اور آخر ملنا اللہ پاک سی اور دوسری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا
کہ اپنی امت کو دین اسلام کیطرف بلایا اللہ تعالی نے فرمایا اپنے رب کی راہ کیطرف
بلا حکمت اور اچھی نصیحت سی آخر آیت تک پس بلانا آپکے اختیار میں ہی اور ہدایت کرنا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہیں ہی چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
فرمایا میں ہدایت کرنیوالا بھیجا گیا ہوں اور ہدایت کردینی سی مجھے اختیار نہیں اور ابلیس
گمراہ کرنیوالا بھیجا گیا اور گمراہ کردینا اسکے کچھ اختیار نہیں فرمایا اللہ عز وجل
نے بیشک تو جسے دوست رکھتا ہے اسے نہیں ہدایت کرسکتا ولیکن اللہ
جسے چاہے ہدایت دیتا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا
ابو طالب کی ہدایت مانگی قبول نہ فرمایا اسکا ہدایت کرنا اور حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت کردی گویا اللہ عز وجل اپنے پیغمبر علیہ السلام سے فرماتا
ہے ای محمد تجھپر بلانا ہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ عز وجل نے ای رسول پہونچا دی
جو تیری طرف اترا اور فرمایا اللہ تعالی نے بیشک ہمنے تجھکو گواہ بناکر بھیجا اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور اللہ کیطرف بلانیوالا اسکے اذن سی اور چراغ روشن
آخر آیت تک اور تیرا کام سفارش کرنا ہے اور قبول کرنا اور ہدایت کرنا
میرا کام ہی اللہ عز وجل نے فرمایا اللہ اپنے نور کیطرف جسے چاہتا ہے ہدایت
کرتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور اگر ہم چاہیں تو ہر ایک جی کو اسکا رستہ دیدیں
اور تیسری بلانے والا موذن ہی جو نماز اور اللہ تعالی کے حکم کے گہر کیطرف
بلاتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا اور کون بہت اچھا ہے بات کرنے میں اوس
شخص سے جو اللہ کیطرف بلاتا ہے اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی وا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اذان دینے والی اور لبیک پکارنیوالی
قیامت کی دن نکلینگے اپنی قبروں سے موذن اذان کہتا اور لبیک کہنے والا لبیک
پکارتا اور موذن کی بخشش مانگتے ہیں لنبائی آواز تک اور گواہی دیگا اسکے لئے
ہر تر اور خشک درخت اور ڈہیلے میں سے جسنے اسکی آواز سنی اور موذن کیلئے
ہر انسان کے بدلے جسنے اس مسجد میں نماز پڑہی اُن جیسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں
اور اللہ تعالی اسکو اذان اور اقامت کے درمیان جو کچھ مانگے دیگا یا تو دنیا
میں ہی جلدی دیگا یا اُس سی برائی دور کریگا یا اُس کے لیے آخرت میں ذخیرہ
اور روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مرد آیا عرض کیا
یا رسول اللہ آپ مجھے ایک ایسی کام بتلا دیجئے جس سے میں بہشت میں داخل
ہوجاؤں آپنے فرمایا اپنی قوم کا موذن ہوجا کہ تیرے سبب وہ جمع ہوا کریں
اپنی نماز کے لیے

قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ لَمْ أُطِقْ قَالَ تَكُونُ
إِمَامَ قَوْمِكَ يُقِيمُونَ بِكَ صَلَوٰتَهُمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ أُطِقْ قَالَ
فَعَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ
نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى
اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا يَعْنِي دَعَا الْخَلْقَ إِلَى الصَّلٰوةِ صَلَّى بَيْنَ الْأَذَانِ
وَالْإِقَامَةِ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهِ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ
صَلَّى مَعَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَعَنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِي وَقَّاصٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرِيضُ ضَيْفُ اللّٰهِ
مَا دَامَ فِي مَرَضِهِ يُرْفَعُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلُ سَبْعِيْنَ شَهِيْدًا فَإِنْ
عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ مَرَضِهِ فَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَضَعَتْهُ أُمُّهُ
وَإِنْ قَضَى عَلَيْهِ بِالْمَوْتِ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
الْمُؤَذِّنُ هُوَ حَاجِبُ اللّٰهِ تَعَالَى يُعْطٰى بِكُلِّ أَذَانٍ ثَوَابَ أَلْفِ
نَبِيٍّ وَالْإِمَامُ وَزِيْرُ اللّٰهِ يُعْطٰى بِكُلِّ صَلٰوةٍ ثَوَابَ أَلْفِ صِدِّيْقٍ
وَالْعَالِمُ وَكِيْلُ اللّٰهِ تَعَالَى يُعْطٰى بِكُلِّ حَدِيْثٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَكُتِبَ لَهُ عِبَادَةُ أَلْفِ سَنَةٍ وَالْمُتَعَلِّمُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
هُمْ خَدَمُ اللّٰهِ فَمَا جَزَاؤُهُمْ إِلَّا الْجَنَّةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُؤَذِّنُوْنَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ
أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يُحْسِنَ نِيَّتَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهِ
وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ مَا سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ فَأَمَّا الدَّعْوَةُ
الرَّابِعَةُ فَدَعْوَةُ إِبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ الْآيَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْمَجْلِسِ

مَجْلِسٌ فِي فَضَائِلِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْيَوْمَ
أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ بِعَرَفَاتٍ دُوْنَ
سَائِرِ آيَاتِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ لِأَنَّهَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ
سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ فَقَوْلُهُ تَعَالَى اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں طاقت نہ رکھوں آپنے فرمایا اپنی قوم کا امام ہو کہ
تیرے سبب سے اپنی نماز قایم کریں اسنے عرض کیا اگر میں طاقت نہ رکھوں آپنے
فرمایا تو اول صف کو لازم کر لے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ یہ آیت اتری ہے موذنوں کے حق میں اور کون بہت اچھا ہے بات
میں اس شخص سے جسنے اللہ کیطرف بلایا اور نیک کام کیا یعنے لوگوں کو نماز
کیطرف بلایا اور آپ اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑہی اور روایت ہے
ابوامامہ باہلی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا موذن کیلئے بخشش کیجاتی ہے
بقدر لنبائی اسکی آواز کے اور اسکیلئے ثواب ان جیسا جن جن نے اسکے ساتھ نماز
پڑہی سوا کچھ نقصان کیے جانیکے انکے ثوابوں میں اور سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اللہ کا مہمان ہے جبتک اپنی بیماری
میں ہے اسکے لیے ہر روز ستر شہیدوں کے عمل اٹھائے جاتے ہیں سو اگر اللہ اسکو اسکی
بیماری سے آرام دے تو اپنے گناہوں سے ایسا نکلتا ہے جیسے جسدن اسکی ماں نے اسکو
جنا تھا اور پوری کی اسپر موت تو اسے بغیر حساب بہشت میں داخل کریگا اور
کہا ان کے بعض نے موذن اللہ تعالی کا دربان ہے ہر اذان کے بدلے ہزار نبی کا ثواب پاویگا
اور امام اللہ تعالی کا وزیر ہے ہر نماز کے بدلے ہزار صدیق کا ثواب پاویگا اور عالم اللہ تعالی
کا وکیل ہے ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن نور پاویگا اور اسکے لیئے لکھی جاویگی ہزار
برس کی عبادت اور علم پڑہنے والے مردوں اور عورتوں میں سے وہ اللہ تعالی کے خادم
ہیں سو انکی مزدوری کچھ نہیں سوا بہشت کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگوں میں سے لمبی گردنوں والے قیامت کے دن موذن ہونگے اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سات برس اذان کہے اسے پاک اسے آگ سے آزاد کریگا
اسکی نیت سنوارنے کے بعد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اللہ تعالی
موذن کیلیے بخشدیتا ہے بقدر لنبائی اسکی آواز کے اور تصدیق کریگا اسکی ہر
ایک جس جس نے سنا تر اور خشک میں سے اور چوتھی دعوت حضرت ابراہیم خلیل
علیہ السلام کی دعوت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اور پکار دے لوگوں میں حج کر
ساتھ آخر آیت تک اور اسکا بیان ہم اول مجلس میں کر چکے ہیں مجلس
عرفہ کے دن کی فضیلتوں میں اللہ عزوجل نے فرمایا آج میںنے تمہارے لیے تمہارا دین
کامل کر دیا اور تمپر اپنی نعمت پوری کر دی اور پسند کیا میںنے تمہارے لیے اسلام دین
کہ یہ آیت عرفات میں اتری ہے اس سورت کی باقی آیتوں کو سوا کیونکہ وہ مدینے
میں اتری ہیں اور یہ سورہ مائدہ ہے سو اللہ تعالی کا فرمودہ آج میںنے تمہارے لیے تمہارا دین کامل
کر دیا

يَعْنِيْ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ اَيْ مِنَّتِيْ عَلَيْكُمْ اَيْ لَا يَجْتَمِعُ مَعَكُمْ بِعَرَفَاتٍ كَافِرٌ
وَلَا مُشْرِكٌ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا يَعْنِيْ لَخْتَرْتُ لَكُمْ دِيْنَ
الْاِسْلَامِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فِيْ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
نُزُوْلِهَا اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى رَحْمَتِهٖ
وَرِضْوَانِهٖ مَرْوِيٌّ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِ عَنْهُ
وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَقَالَ جَعْفَرُ
الصَّادِقُ رَضِ عَنْهُ اَلْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلَى بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمِ رِسَالَتِهٖ وَقِيْلَ اِنَّ الْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلَى
يَوْمِ الْاَزَلِ وَالْاِتْمَامَ اِشَارَةٌ اِلَى الْوَقْتِ وَالرِّضَاءَ اِشَارَةٌ
اِلَى الْاَبَدِ وَقِيْلَ اِنَّ الْكَمَالَ الدِّيْنِ فِيْ شَيْئَيْنِ فِيْ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيْلَ كَمَالُ الدِّيْنِ فِي الْاَمْنِ وَالْفَرَاغِ لِاَنَّكَ اِذَا كُنْتَ اٰمِنًا
بِمَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ صِرْتَ فَارِغًا لِعِبَادَتِهٖ وَقِيْلَ
كَمَالُ الدِّيْنِ فِي التَّبَرِّيْ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالرُّجُوْعِ مِنَ
الْكُلِّ اِلٰى مَنْ لَّهُ الْكُلُّ وَقِيْلَ اِنَّ كَمَالَ الدِّيْنِ حَيْثُ رَدَّ الْحَجَّ
اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَحُجُّوْنَ كُلَّ سَنَةٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ
فَاَمَرَ اللّٰهُ وَقْتَ الْحَجِّ اِلَى الْمِيْقَاتِ وَجَعَلَهٗ فَرِيْضَةً
اَنْزَلَ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَالدِّيْنُ عَلٰى وُجُوْهٍ عِدَّةٍ
فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا بِمَعْنَى الدُّنْيَا وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ يَعْنِيْ فِيْ دُنْيَاهُ وَعَادَتِهٖ
وَسِيْرَتِهٖ وَمِنْهَا الْحِسَابُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ يَعْنِي الْحِسَابَ الْمُسْتَقِيْمَ وَمِنْهَا الْجَزَاءُ قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ اَيِ الْجَزَاءَ
الْاَعْدَلَ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْحُكْمِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْخُذْ
كُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فِيْ حُكْمِ اللّٰهِ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْعِيْدِ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا يَعْنِيْ عِيْدَهُمْ

یعنی تمہارے دین کی شریعتیں حلال اور حرام سے اور اپنی نعمت تم پر پوری
کی یعنے اپنا احسان تم پر پورا کیا یعنے تمہارے ساتھ عرفات میں کافر
اور مشرک جمع نہوگا اور میںنے پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین کر
یعنے میںنے پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام یہ آیت اُتری عرفے کے دن
عرفات میں حجۃ الوداع میں پھر ٹھیری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس آیت اُترنے کے بعد اکاسی روز پھر آپ کو قبض کر لیا اللہ تعالی نے
اپنی رحمت اور رضامندی کیطرف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم
عبداللہ بن عباس اور سوا ان کے مفسروں میں سے یہ روایت مروی ہے اور محمد بن
کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آیت فتح مکہ کے دن اُتری ہے اور جعفر
صادق رضی اللہ عنہ نے کہا آجکے دن سے اشارہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھیجنے اور آپ کی رسالت کرنے سے ہے اور بعض نے کہا ہے
آج سے اشارہ ہے روز ازل کیطرف اور پوری کرنے سے اشارہ ہے
وقت کیطرف اور پسند کیا اشارہ ہے ہمیشگی کیطرف اور بعض نے کہا
کہ دین کا کامل ہونا دو چیزوں میں ہے اللہ تعالی کی معرفت اور حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اور بعض نے کہا کامل ہونا
دین کا امن اور فراغت میں ہے کیونکہ جب تو چین میں ہوگا اللہ تعالی کے
تیرے لیے ضامن ہونے سے تو تو اسکی عبادت کیلیے فارغ ہوگا اور بعض نے
کہا دین کا کامل ہونا ایک حال سے دوسرے حال میں پھرنے اور قوت رکھنے سے
بیزار ہونے اور ہر چیز سے منہ موڑ کر اسکی طرف ہونے میں ہے جسکا سب کچھ ہے
اور بعض نے کہا کہ دین کامل ہونا یہ ہے کہ جب حج کو عرفہ کے دن کیطرف پھیر دیا
کیونکہ وہ حج کرتے تھے ہر سال ہر مہینے میں سو جب اللہ نے حج کا وقت معین
وقت کیطرف پھیرا اور اسکو فرض ٹھیرایا یہ آیت اُتاری آج میںنے تمہارے
لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور دین کئی قسموں پر ہے اللہ نے انکو کہا ہے
قرآن میں بعضے اُن میں سے بمعنے دنیا ہے اور وہ اللہ عزوجل کا یہ قول ہے
نہیں تھا کہ لیسکے اپنے بھائی کو بادشاہ کے دین میں یعنی اُسکی دنیا اور عادت
اور طریقے میں اور بعضے ان میں سے بمعنے حساب ہے اللہ تعالی نے
فرمایا یہ دین بہت ٹھیک ہے یعنی حساب سیدھا ہے اور بعضے انمیں سے بمعنے جزا ہے
اللہ عزوجل نے فرمایا جسدن اللہ انکو پورا دیگا انکا بدلا برابر یعنی جزا بہت برابر
بعضے انمیں سے بمعنے حکم ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور تمہیں نہ پکڑے اللہ کے دین میں ترس یعنی
اللہ کے حکم میں اور بعض انمیں سے بمعنی عید ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو

ومنها الصلوة والزكوة ذلك دين القيمة ومنها القيمة
قوله تعالى مالك يوم الدين ومنها الشريعة قوله عز وجل
اليوم اكملت لكم دينكم **فصل** قوله اليوم اكملت لكم
دينكم وذلك ان الله انزل الكتب جملة واحدة وانزل الفرقان
متفرقا فقيل ايهما احسن نزولا قيل القرآن لحسن لان
الله تعالى لما انزل التورية جملة واحدة . . . فقبلها
بنو اسرائيل فعملوا بها قليلا فثقلت عليهم تلك الاوامر
والنواهي التي في التورية فقالوا سمعنا وعصينا واما القرآن
فانزل الله شيئا بعد شيء على التدريج متفرقا فاول ما
امر الله المؤمنين بقوله لا اله الا الله محمد رسول الله
وضمن لهم اذا قالوها الجنة فسمعوا واطاعوا ثم امرهم
باقامة صلوتين ركعتين قبل طلوع الشمس وركعتين
بعد غروبها ثم امرهم بالصلوة الخمس ثم امرهم بالجمعة
على الجماعة بعد الهجرة ثم امرهم بصوم عاشوراء ثم
امرهم بصوم ثلاثة ايام من كل شهر ثم امرهم بصوم
شهر رمضان ثم امرهم بالجهاد ثم امرهم بالحج ثم اذا
تمت الاوامر والنواهي انزل الله على رسوله في حجة الوداع
اليوم اكملت لكم دينكم الاية وكان ذلك يوم الجمعة
ويوم عرفة كذلك نقل عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال طارق ابن شهاب جاء رجل من اليهود الى عمر
بن الخطاب فقال له اية تقرؤنها لو كانت نزلت علينا
وعلمنا ذلك اليوم لاتخذناه عيدا فقال له عمر اي
اية فقال اليوم اكملت لكم دينكم الاية فقال عمر رض
قد علمت في اي يوم نزلت وفي اي مكان نزلت
انها نزلت يوم عرفة ويوم الجمعة ونحن مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقوف بعرفات وكلاهما
بحمد الله تعالى لنا عيد ولا يزال هذا اليوم عيدا
للمسلمين ما بقي واحد وقال رجل من اليهود لابن
عباس لو كان هذا اليوم فينا لاتخذناه عيدا قال

اور بعض انمیں سے یعنے نماز اور زکوۃ ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے یہ دین بہت ٹھیک ہے
اور بعض انمیں سے یعنے قیامت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے قیامت کے دن کا مالک
اور بعض انمیں سے یعنے شریعت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے آج میں نے کامل کر دیا تمہارے
لیئے تمہارا دین یعنے تمہارے دین کی شریعتیں فصل اللہ نے فرمایا آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا
دین کامل کر دیا اور یہ یوں ہے کہ اللہ تعالی نے اور آسمانی کتابوں کو ایکبار ہی اتارا اور فرقان مجید
جدا جدا اتارا سو کہا گیا ہے کہ ان دو قسم کے اترنے میں کونسا اترنا بہتر ہے بعض نے کہا
قرآن مجید بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جب توریت ایکبارگی اتاری تو اسکو قبول کیا
بنی اسرائیل نے پھر اسپر عمل تھوڑا کیا سو پھر وہ حکم اور روکیں جو توریت میں
تھی بھاری ہو گئیں پھر کہنے لگے ہمنے سنا اور نہ مانا اور قرآن مجید اللہ پاک نے تھوڑا
تھوڑا آہستہ آہستہ جدا جدا اتارا سو پہلے جو حکم فرمایا اللہ نے مومنوں کو وہ
لا اله الا الله محمد رسول الله ہے اور انکے لیئے ضامن ہوا جب وہ اُسے کہیں جنت کا سو
انہوں نے سنا اور تابعدار ہوئے پھر انکو حکم کیا دو نمازوں کے قایم کرنیکا سورج کے نکلنے کے
پہلے دو رکعت اور اسکے غروب ہونیکے بعد دو رکعت پھر انکو حکم کیا جمعہ کا جماعت کے
ساتھ ہجرت کے بعد پھر انکو زکوۃ کا حکم کیا پھر عاشورہ کے روزے کا حکم کیا پھر انکو
حکم کیا روزے رکھنے کا تین دن ہر مہینے میں پھر انکو ماہ رمضان کے روزہ رکھنے کا
حکم فرمایا پھر انکو جہاد کا حکم فرمایا پھر جب پوری ہوگئے حکم اور روکیں اتاری اللہ
تعالی نے اپنے رسول پر حجۃ الوداع میں یہ آیت آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل
کر دیا آخر آیت تک اور یہ دن جمعہ اور عرفہ کا دن تھا اسیطرح نقل کیا گیا ہے
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا طارق بن شہاب نے ایک مرد یہود میں
سے حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا کہا ایک آیت جو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہمپر اتری
ہوتی اور ہم اُسدن کو جانتے تو ہم اسدن کو عید بناتے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کونسی آیت اسنے کہا الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا
میں ٹھیک جانتا ہوں جسدن یہ آیت اتری اور جس مکان میں اتری بیشک وہ اتری
عرفہ اور جمعہ کے دن اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے عرفات
میں اور یہ دونوں دن بحمد اللہ ہماری عید ہیں اور ہمیشہ یہ دن عید رہینگے
مسلمانوں کے لیئے جبتک ان میں سے ایک ہی باقی ہو اور یہود
میں سے ایک مرد نے حضرت ابن عباس سے کہا اگر یہ دن ہم میں
ہوتا ہم اُسے عید بناتے ۔ ابن عباس نے اُس سے
فرمایا

لہ ابن عباس وأي عيد أكمل من يوم عرفة

فصل

واختلف العلماء في معنى الذي لأجله قيل للموقف عرفات
وليوم الموقف بها عرفة فقال الضحاك إن آدم ع لما
أهبط على الأرض وقع بالهند وحواء بجدة فجعل آدم
يطلب حواء وهي تطلبه فاجتمعا بعرفات يوم عرفة
وتعارفا فسمي هذا اليوم عرفة والموضع عرفات وقال
السدي إنما سميت عرفات لأن هاجرة حملت إسمعيل
عليه السلام فأخرجته من عند سارة وكان إبرهيم
عليه السلام غائبا فلما قدم لم ير إسمعيل عليه السلام
وحدثته سارة بالذي صنعت هاجرة فانطلق
في طلب إسمعيل فوجده مع هاجرة بعرفات فعرفه
فسميت عرفات وروي عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه قال إن إبرهيم عليه السلام غدا من فلسطين
فحلفته سارة أن لا ينزل عن ظهر دابته حتى يرجع
إليها من الغيرة فأتى إسمعيل ثم رجع فحبسته سارة
سنة ثم استأذنها فأذنت له فخرج حتى بلغ مكة وجبالها
فكان ليلة يسير ويسعى حتى أذن الله عز وجل له في
ثلث الليل الآخر عند سند جبل عرفات فلما أصبح عرف
البلاد والطريق فجعل الله عز وجل عرفة حيث عرف
فقال اللهم لبيك في أحب بلادك لبيك حيث تهوي
إليه قلوب المسلمين من كل فج عميق وقال عطاء إنما
سميت عرفات لأن جبريل عليه السلام كان يري إبرهيم
عليه السلام المناسك فيقول له عرفت ثم يري
فيقول عرفت فسميت عرفات وروى سعيد بن
المسيب عن علي بن أبي طالب رض أنه قال بعث الله
عز وجل جبرئيل عليه السلام إلى إبرهيم عليه السلام فحج
به حتى إذا أتى عرفات قال له قد عرفت وقال كان
قد أتاها مرة من قبل ذلك فسميت عرفات وروى
أبو الطفيل عن ابن عباس رض قال إنما سميت عرفات

کونسی عید عرفہ کے دن سے زیادہ کامل ہے فصل اور علما نے اختلاف کیا
ہے اسکے معنے میں جب حضرت آدم زمین کیطرف اُتارے گئے تو ہند میں گرے
اور حوا جدہ میں سو آدم حوا کو ڈہونڈہتے پھرنے لگے اور حوا انکو ڈہونڈتی پھرتی
سو دونوں اکٹھے ہو گئے عرفات میں عرفہ کے دن اور دونوں نے ایک دوسرے کو
پہچان لیا سو اُس دن کا نام عرفہ اور اسجگہہ کا نام عرفات رکھا گیا اور سدی نے کہا
اسلیئے عرفات نام رکہا گیا کہ حضرت ہاجرہ نے اُٹھا لیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو
پھر لے گئیں اون کو حضرت سارہ کے پاس سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام غائب
تھے جب آئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ دیکھا اور بتلایا اون کو حضرت سارہ نے
جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا سو حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کی تلاش میں چلے
سو انکو پایا ہاجرہ کے ساتھ عرفات میں تو انکو پہچان لیا سو عرفات نام ہوا اور روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم فلسطین سے صبح کو چلے
سو انکو قسم دی حضرت سارہ نے غیرت سے کہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے نہ اتریں
جبتک اُن کیطرف واپس نہ ہولیں سو حضرت اسمٰعیل پاس آئے پھر لوٹ گئے۔
سو سارہ نے ایک سال روک کہا پھر آپ نے اُنسے اجازت مانگی اُنسے
اجازت دی سو آپ نکلے تا کہ مکہ اور اسکے پہاڑوں میں پہونچے سو ایک رات چل
رہے اور دوڑ رہے تھے۔ استے میں اللہ عزوجل نے انکو رات کی اخیر تہائی
میں حکم دیا اور بیان کو وہ عرفات کے سو جب صبح کی شہروں اور رستوں کو پہچانا
سو اللہ عزوجل نے مقرر کیا عرفہ جبکہ اُنہوں نے پہچانا پھر عرض کیا یا اللہ اپنا
گھر بنا اس شہر میں جو تیرے طرف تیرے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو جسجگہہ مسلمان
کے دل مائل ہوں ہر رستے دور سے اور عطا نے کہا عرفات اسلیئے نام ہوا کہ
جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کو عبادت کی جگہیں دکھا رہے تھے سو انسے
کہتے تھے پہچان لیا پھر دکھاتے تھے اور کہتے تھے پہچان لیا اسلیئے عرفات نام
رکھا گیا اور سعید بن المسیب نے روایت کی حضرت علی بن ابیطالب سے کہا اللہ عزوجل
نے جبریل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف بھیجا سو انکو حج کرایا یہانتک
کہ جب عرفات کو آئے اُن سے کہا آپ نے پہچان لیا حضرت علی نے کہا اس
سے پہلے عرفات میں ایک ہی بار آئے تھے اسلیئے عرفات نام ہوا
اور ابو الطفیل نے ابن عباس سے روایت کی کہا عرفہ اسلیئے
نام ہوا کہ

جبرئيل ع الى ابرهيم عليه السلام فاراه بقاع مكة ومشاهدها فكان يقول يا ابرهيم هذا موضع كذا وهذا موضع كذا فيقول قد عرفت قد عرفت وروى اسباط عن السدى قال لما اذن ابرهيم عليه السلام للناس بالحج اجابوه بالتلبية واتاه من اتاه فامره الله عز وجل ان يخرج الى عرفات ونعتها فخرج فلما بلغ الشجرة استقبله الشيطان على الجمرة الثالثة التى هى جمرة العقبة فرماه بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة فطار فوقع على الجمرة الثانية فرماه وكبر فطار فوقع على الجمرة الاولى فرماه فكبر فلما راه انه لا يطيقه ذهب فانطلق ابرهيم حتى اتا ذا المجاز فلما نظر اليه لم يعرفه فجاز فلذالك سمى ذا المجاز ثم انطلق حتى وقف بعرفات فلما نظر اليها بالنعت عرفها فقال عرفت فسميت عرفات بذلك وسمى ذلك اليوم يوم عرفة حتى اذا امسى ازدلف الى جمع فسميت مزدلفة وانما سمى جمعا لانه يجمع فيه بين الصلوتين المغرب والعشاء وانما سمى مشعر الحرام لان الله اشعر الناس واعلمهم بانه حرم كسائر بقاع الحرم لئلا يأتوا فيه بمحرم وعن ابى صالح عن ابن عباس رض قال انما سميت تروية وعرفة لان ابرهيم عليه السلام راى ليلة التروية فى منامه انه يؤمر بذبح ابنه فلما اصبح روى يومه اجمع اى تفكر امن الله هذا الحكم ام من الشيطان فسمى اليوم من فكرته تروية ثم رأى ليلة عرفة ذلك ثانيا فلما اصبح عرف ان ذلك من الله سبحانه فسمى ذلك اليوم يوم عرفة وقال بعضهم سميت بذلك لان الناس يعترفون فى هذا اليوم على الموقف بذنوبهم والاصل فيه ان ادم عليه السلام لما امر بالحج فوقف بعرفات يوم عرفة ربنا ظلمنا انفسنا الاية وقيل هى ماخوذة من العرف وهو الطيب

جبرئيل عليه السلام ابراہيم عليه السلام كے پاس آئے سو انكو مكه كى جگہيں اور اسكو حاضر ہونے كى جگہيں دکھائيں سو كہتے تھے اے ابراہيم يہ ايسى جگہہ ہے اور يہ ايسى جگہہ ہے پھر كہتے آپ نے پہچان ليا اور اسباط نے روايت كى سدى سے كہا جب ابراہيم عليه السلام نے لوگوں كو حج كے ساتھ پكارا اونہوں نے اسكا جواب ديا لبيك سے اور جو آسكا ان پاس وہ آگيا پھر الله عز وجل نے حكم كيا نكلنے كا عرفات كو اور ان سے اسكى صفت بيان كى سو نكلے جب درخت كے پاس پہونچے انكے سامنے شيطان آيا جمرہ تيسرے پر جو جمرہ عقبہ ہے آپنے اسكو سات كنكرياں مارين اور تكبير كہى ساتھ ہر كنكرى كے سو اوڑا اور دوسرے جمرے پر گرا پھر اس سے مارا اور تكبير كہى پھر وہ اوڑا اور پہلے جمرے پر گرا پھر آپنے اسكو مارا اور تكبير كہى جب شيطان نے ديكھا كہ اسنے طاقت نہيں ركھتا چلا گيا حضرت ابراہيم بھى روانہ ہوئے يہانتك كہ ذو المجاز پاس آئے جب اسكو ديكھا تو اسنے نہ پہچانا پھر گذر گئے اسليئے ذو المجاز نام پڑا پھر چلے تا كہ عرفات ميں كھڑے ہوئے جب اسكو ديكھا اس صفت سے پہچان ليا كہا ميںنے پہچان ليا اسليئے عرفات نام ركھا گيا اور اسدن كا نام عرفہ ركھا گيا جب شام كے نزديك ہوئے جمع يعنے مزدلفہ كو اسليئے مزدلفہ نام ہوا اور اسكا نام جمع اسليئے ركھا گيا كہ اسميں دو نمازيں مغرب اور عشا جمع كيجاتى ہيں اور مشعر الحرام كا نام اسليئے ركھا گيا كہ الله تعالىٰ نے لوگوں كو جتلا ديا اور معلوم كرا ديا كہ وہ حرم ہے حرم كى باقى جگہوں كيطرح تا كہ اسميں كوئى حرام كو مرتكب نہوں اور روايت ہے ابو صالح سے اسنے ابن عباس سے كہا ترويہ اور عرفہ اسليئے نام ركھا گيا كہ ابراہيم عليه السلام نے ترويہ كى رات كو اپنى خواب ميں ديكھا كہ وہ حكم كيئے گئے اپنے بيٹے كے ذبح كرنے ميں جب صبح كى تمام دن انديشہ كرتے رہے يعنے سوچتے رہے آيا يہ حكم الله كيطرف سے ہے يا شيطان كيطرف سے سو وہ روز انكے فكر كرنے سے ترويہ نام ہوا پھر ديكھا عرفہ كى رات كو يہى خواب دوبارہ جب صبح كى پہچان ليا كہ يہ الله پاك كيطرف سے ہے سو اس روز كا نام عرفہ كا روز ہوا اور بعض نے كہا يہ نام اسليئے ركھا گيا كہ يہ لوگ اسدن ميں عرفات ميں اپنے گناہوں كا اقرار كرتے ہيں اور اصل اسميں يہ ہے كہ حضرت آدم عليه السلام كو جب حج كرنيكا حكم ہوا تو وہ عرفات ميں كھڑے ہوئے عرفہ كے دن پھر كہا اے ہمارے پروردگار ہمنے اپنى جانوں پر ظلم كيا آخر آيت تك اور بعض نے كہا كہ عرفہ عرف سے ماخوذ ہے اور عرف پاكى ہے

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَرَّفَہَا لَہُمْ اَیْ طَیَّبَہَا ھِیَ ضِدُّ مِنًی لِاَنَّ
مِنًی مَوْضِعٌ یُمْنٰی فِیْہِ الدَّمُ اَیْ یُصَبُّ وَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ
مِنًی فَفِیْہِ تَکُوْنُ الْفُرُوْثُ وَالدِّمَاءُ فَھِیَ لَیْسَتْ بِطَیِّبَۃٍ
وَعَرَفَاتٍ لَیْسَتْ فِیْہَا تِلْکَ الْاَقْذَارُ فَھِیَ طَیِّبَۃٌ فَلِذٰلِکَ
سُمِّیَتْ عَرَفَاتٍ وَیَوْمُ الْوُقُوْفِ بِہَا یَوْمُ عَرَفَۃَ وَقِیْلَ
لِاَنَّ النَّاسَ یَتَعَارَفُوْنَ بِہَا وَقِیْلَ اَصْلُ ھٰذَیْنِ الْاِسْمَیْنِ
مِنَ الصَّبْرِ یُقَالُ رَجُلٌ عَارِفٌ اِذَا کَانَ صَابِرًا خَاضِعًا
خَاشِعًا وَیُقَالُ فِی الْمَثَلِ النَّفْسُ عَرُوْفٌ وَمَا حَمَّلْتَہَا
تَتَحَمَّلُ وَقَالَ ذُوالرُّمَّۃِ عَرُوْفٌ لِمَا حَطَّتْ عَلَیْہِ الْمَقَادِیْرُ
اَیْ صَبُوْرٌ عَلٰی قَضَاءِ اللّٰہِ فَسُمِّیَ ھٰذَا الْاِسْمُ لِخُضُوْعِ
الْحَاجِّ وَتَذَلُّلِہِمْ وَصَبْرِہِمْ عَلَی الدُّعَاءِ وَاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ
وَاحْتِمَالِ الشَّدَائِدِ وَالْمَشَقَّۃِ لِاِقَامَۃِ ھٰذِہِ الْعِبَادَۃِ

فَصْلٌ فِیْ شَرَفِ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَلَیْلَتِہٖ

اَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ
ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَلِیِّ نِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
نَاجِیَۃَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَبُوْ عُمَرٍ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ
اَنْبَاَنَا ھِشَامُ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ یَوْمٍ اَفْضَلُ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ یُبَاھِی اللّٰہُ تَعَالٰی
بِاَھْلِ الْاَرْضِ اَھْلَ السَّمَاءِ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ
شُعْثًا غُبْرًا جَاءُوْنِیْ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ رَحْمَتِیْ
وَیَخَافُوْنَ عَذَابِیْ فَلَمْ یُرَ یَوْمٌ اَکْثَرَ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ
عَرَفَۃَ وَاَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
اَحْمَدَ الْفَارِسِیِّ بِاِسْنَادِہٖ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَیْسَ الْبِرُّ فِی اِیْجَافِ
الْاِبِلِ وَلَا فِیْ اِیْضَاعِ الْخَیْلِ وَلٰکِنْ سَیْرًا جَمِیْلًا لَا تُوَاطِئُوْا
ضَعِیْفًا وَلَا تُؤْذُوْا مُسْلِمًا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلٰی عِبَادِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَلَا یَدَعُ

اللہ عزوجل نے فرمایا اُنکے لئے بہشت کو پاک کردیا اور بعض نے کہا یہ منا کی ضد ہے
کیونکہ منا ایسی جگہہ ہے جہاں خون گرایا جاتا ہے اسلیئے وہ منا نام ہوا سو اسمیں
گوبرا ور خون ہوتے ہیں اسلیئے وہ پاک نہیں ہے اور عرفات میں پلیدیں
نہیں ہوتیں اسلیئے وہ پاک ہے اسیوجہ سے اسکا نام عرفات ہوا اور اسمیں
کھڑی ہونیکا دن عرفہ کا دن ہے اور بعض نے کہا اسلیئے کہ لوگ اسجگہہ میں
ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور کسی نے کہا ان دونو ناموں کا اصل صبر سے ہے
کہا جاتا ہے مرد عارف ہے جب وہ صابر عاجزی کرنے والا ڈرانیوالا اور
مثال دینے میں بولا جاتا ہے نفس صابر ہے اور جو تو اسپر لادے اٹھالیتا ہے
ذوالرمہ نے کہا صابر ہے اُسپر جو تقدیریں اُتریں یعنی اسکی قضا پر صبر کرنیوالا
سو اس نام سے نام رکھا گیا حاجیوں کی عاجزی کرنے اور انکے اپنی ذلت
ظاہر کرنے اور دعا اور قسم قسم کی بلا پر صبر کرنے اور سختیوں اور مصیبتوں
اور مشقتوں کے اٹھانے کیوجہہ سے اس عبادت کی قایم کرنے پر فصل
عرفہ کے دن اور رات کی بزرگی میں ہمکو ہبۃ اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو
خبر دی ابو علی حسن بن احمد نے کہا ہمکو خبر دی علی بن محمد بن عبد اللہ معدل
نے کہا ہمکو خبر دی ابو علی بن صواف نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن محمد بن
ناجیہ نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن حفص ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن
حفص ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن مروان نے کہا ہمکو خبر دی ہشام دستوائی
نے اسنے ابو الزبیر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کوئی دن عرفہ کے دن سے بہتر نہیں ہے اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے زمین والوں
سے آسمان والوں پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو بکھرے بال گرد آلودہ میرے پاس آئے
ہیں ہر رستے دور سے میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں
پس کوئی دن دیکھا نہیں گیا آگ سے آزاد کرنیمیں بہت زیادہ عرفہ کے دن سے اور ہمکو
خبر دی ہبۃ اللہ نے ابو محمد حسن بن محمد بن احمد فارسی سے اپنے اسناد سے حسن عرنی
سے اُسنے ابن عباس سے کہا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن
لوگوں پر خطبہ پڑھا سو فرمایا اے لوگو اونٹوں کے تیز چلانے میں کچھ نیکی نہیں ہے
اور نہ گھوڑوں کے دوڑانے میں ولیکن اچھا چلنا چلو۔ ضعیف کو ملا ڈالو
کسی مسلمان کو دُکھ نہ دو اور روایت ہے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے
بندوں کی طرف نظر فرماتا ہے پھر کسی کو نہیں چھوڑتا

اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ فَقُلْتُ
لِابْنِ عُمَرَ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا اَمْ لِاَهْلِ عَرَفَةَ فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ
جَمِيْعًا وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا مُكَابِرُ بْنُ الْجَحْشِ
الْمَازِنِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ
عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِالْحَاجِّ
الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ لَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ اُنْظُرُوْا اِلٰى
عِبَادِيْ كَيْفَ جَآءُوْنِيْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ شُعْثًا غُبْرًا
يَرْجُوْنَ رَحْمَتِيْ وَيَخَافُوْنَ عَذَابِيْ فَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ
اَنْ يُّكْرِمَ زَآئِرَهٗ وَحَقٌّ عَلَى الْمُضِيْفِ اَنْ يُّكْرِمَ ضَيْفَهٗ اُشْهِدُكُمْ
اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَجَعَلْتُ قِرَاهُمْ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ
قَالَ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا يَزْهُوْ وَ
فُلَانَةً تَزْهُوْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَمَا
مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاَخْبَرَنَا
هِبَةُ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُاِيَ
اِبْلِيْسُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَدْحَضُ
وَلَا اَغْيَظُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَذٰلِكَ لِمَا يَرٰى مِنْ تَنْزِيْلِ
الرَّحْمَةِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذُّنُوْبِ اِلَّا مَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ
يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ اِنَّ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ عَرَفَةَ وَهُوَ يَوْمُ الْمُبَاهَاةِ
يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَعَالٰى
لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ فِيْ اَرْضِيْ صَدَّقُوْنِيْ
فَلَيْسَ مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَالْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَعَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی

جسکے دلمیں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو مگر اسکو بخشدیتا ہے پھر مینے ابن عمر
سے پوچھا سب لوگوں کو بخشدیتا ہے یا عرفہ والوں کو کہا بلکہ تمام لوگوں کو کہا
بلکہ تمام لوگوں کو اور ہمکو خبر دی ہبتہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی مکابر بن جحش مازنی
نے بصرہ میں اپنے استاد سے ابو الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اُترتا ہے اللہ تعالے
آسمان دنیا کی طرف پھر حاجیوں سے فرشتوں پاس فخر کرتا ہے تو اُنسے فرماتا ہے
عزت اور بزرگی والا اے میرے فرشتو میری بندوں کیطرف دیکھو کیسے دور رستے سے
میرے پاس آئے ہیں بکھرے بال گرد آلودہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے
عذاب سے ڈرتے ہیں سو واجب ہے جسکی زیارت کرنے آویں وہ اپنے زیارت کرنیوالے
کی عزت کرے اور واجب ہے میزبان پر کہ اپنے مہمان کی بزرگی کرے تم گواہ رہو
کہ مینے اُنکو لیے بخشدیا اور انکی مہمانی مینے جنت میں داخل کرنا کی ہے فرمایا تو فرشتے عرض
کرتے ہیں اے پروردگار انمیں فلان مرد تکبر کرتا ہے اور فلانی عورت تکبر کرتی ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے مینے انکو بخشدیا سو کوئی دن بہت زیادہ آزادی میں آگ
سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ہبتہ اللہ نے اپنی اسناد سے خبر دی طلحہ بن عبد اللہ
سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان کسی دن میں نہیں دیکھا
گیا جسمیں وہ بہت چھوٹا اور بہت خوار اور بہت پسینہ کئی ہوئی اور بہت غصہ
میں ہو عرفہ کے دن سے اور یہ بسبب اسکے کہ دیکھتا ہے رحمت اور معافی کے
اُترنے سے گناہوں سے مگر جو دیکھا گیا تھا بدر کے دن عرض کیا اے رسول اللہ
اسنے بدر کے دن کیا دیکھا تھا فرمایا اسنے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کو
بلاتے اور عکرمہ سے روایت ہے اسنے ابن عباس سے وہ کہتے تھے حج اکبر کا دن
عرفہ کا دن ہے اور یہی فخر کرنیکا دن ہے اللہ تعالی اُترتا ہے آسمان دنیا کیطرف تو اپنے
فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندوں کیطرف دیکھو میری زمین میں اُنہوں نے مجھے سچ
مانا سو کوئی دن زیادہ آزادی میں آگ سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد روز موعود سے قیامت
کا دن ہے اور شاہد سے جمعہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن اور روایت ہے
عطا سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک
اللہ تعالے

بَاهِي بِالنَّاسِ يَوْمَ عَرَفَةَ عَامَّةً وَبَاهِي بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض خَاصَّةً وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا مَنِ انْصَرَفَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيَرٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَغْفِرْ لَهُ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ عَشِيَّةَ يَوْمِ عَرَفَةَ لِاَهْلِ الْجَمْعِ جَمِيْعًا اِلَّا اَهْلَ الْكَبَائِرِ فَاِذَا كَانَ غَدَاةُ الْمُزْدَلِفَةِ غَفَرَ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ وَالتَّبِعَاتِ اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُطَرِّيِّ يُعْرَفُ بِالْبَاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّفَّا السَّامِرِيُّ اَنْبَاَنَا اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَلَمَّا قَامَ عِنْدَ الدَّفْعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فَانْصَتُوْا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ مَا سَاَلَهُ وَغَفَرَ ذُنُوْبَكُمْ اِلَّا التَّبِعَاتِ اُدْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا صِرْنَا بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَفَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحَرًا فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الدَّفْعِ اسْتَوْقَفَ النَّاسَ وَاسْتَنْصَتَهُمْ فَانْصَتُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ مَا سَاَلَهُ وَغَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَتَحَمَّلَ التَّبِعَاتِ وَضَمِنَ لِاَهْلِهَا الثَّوَابَ اُدْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ وَاَخَذَ بِزِمَامِ النَّاقَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَقِيَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا وَقَدْ عَمِلْتُهُ وَاِنِّيْ لَاَحْلِفُ عَلَى الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ فَهَلْ دَخَلْتُ فِيْمَنْ وَصَفْتَ فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّكَ اِنْ تُحْسِنْ فِيْمَا تَسْتَاْنِفُ يُغْفَرْ لَكَ فِيْمَا مَضٰى خَلِّ زِمَامَ النَّاقَةِ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْحَسَنِ الْحَبَّابِ الْمُقْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِاُمَّتِهٖ

عرفہ کے دن لوگوں سے فخر کرتاہے عام اور عمر بن خطاب سے فخر کرتا ہے خاص اور ابن عمر سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ بہت بڑا لوگوں کا گناہوں میں وہ ہی جو عرفات سے لوٹ جاوے اور جانے کہ اللہ عز وجل نے اُسے نہیں بخشا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہا بیشک اللہ تعالی بخشتا ہے شام کو عرفہ کے روز مزدلفہ والوں سبہوں کو سوا کبیرہ گناہ والوں کے پہر جب مزدلفہ کی صبح ہوتی ہی بخشدیتا ہے کبیرہ گناہ والوں کو اور لوگوں کے رنجوں کو ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن المبارک نے کہا ہمکو خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن مطری نے جو باہر سے مشہور ہی کہا خبر دی ہمکو علی بن احمد بن رفا سامری نے کہا ہمکو خبر دی ابراہیم بن عبد الصمد ہاشمی نے کہا ہمکو خبر دی ابو مصعب نے مالک بن انس سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا ہماری ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن شام کو کھڑے ہوئے چلنے کے نزدیک لوگوں کو چپ کرانے کو فرمایا وہ چپ کر گئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہارے رب عز وجل نے تمپر تمہاری اسدن میں احسان کیا سو تمہاری بدکار کو بخشدیا تمہاری نیک کیلیئے اور تمہاری نیک کو دیا جو اسنے مانگا اور تمہاری گناہ بخشدیے سوا رنجوں کے چلدو اللہ کے نام سے جب ہم مزدلفہ میں پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ساتھ کھڑے ہوئے سحر کیوقت پھر جب چلنے کے نزدیک ہوئے لوگوں کو کھڑا کرایا اور انکو چپ کرایا وہ چپ ہوئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہاری رب نے تمپر احسان کیا تمہاری اسدن میں سو تمہاری بُری کو تمہاری نیک کے لیئے بخشا اور تمہاری نیک کو دیا جو کچھ اسنے مانگا اور تمہاری گناہ بخشدیئے اور تمہاری رنج دئے ہوئے بخشدیئے اور ضامن ہوا رنجوں والوں کے لیئے ثواب کا چلدو اللہ کے نام سے ایک اعرابی اٹھا اور اُسنے اونٹنی کی باگ پکڑلی عرض کیا یا رسول اللہ اسکی قسم جسنے آپ کو سچ سے بھیجا ہی کوئی عمل باقی نہیں رہا مگر میں نے اُسے کیا ہے اور میں جھوٹی قسم کھا چکا ہوں بھلا میں اون لوگوں میں داخل ہونگا جنکا آپ نے وصف کیا ہی آپنے فرمایا اے اعرابی تو اگر نیکی کریگا ان عملوں میں جو ثواب آگے کریگا تو تیری تئیں بخشش کیجاویگی پچھلے گناہوں میں چھوڑدے باگ اونٹنی کی اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے ابو علی حسن بن حباب مقری سے اپنی اسناد سے عباس بن مرداس سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی عرفہ کی شام کو اپنی امت کی لیئے بخشش اور رحمت کی

بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ اِلَّا ظُلْمَ
بَعْضِهِمْ بَعْضًا فَاَمَّا ذُنُوْبُهُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُهَا
فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّكَ قَادِرٌ اَنْ تُثِیْبَ هٰذَا الْمَظْلُوْمَ خَیْرًا مِّنْ
مَظْلِمَتِهٖ وَتَغْفِرَ لِهٰذَا الظَّالِمِ قَالَ فَلَمْ یُجِبْهُ تِلْكَ الْعَشِیَّةَ
فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ مُزْدَلِفَةَ اَعَادَ الْحَدِیْثَ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ فِیْ سَاعَةٍ
لَمْ تَكُنْ تَتَبَسَّمُ فِیْهَا فَقَالَ تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ
لِاَنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَا اَهْوٰى یَدْعُوْ
بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَیَحْثُوا التُّرَابَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَعَنْ سَعِیْدِ
بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فِی الْمَوْضِعِ ...... الَّذِیْ تَرْفَعُ الْعِبَادُ
فِیْهِ اَیْدِیَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَیَعُجُّوْنَ بِالدُّعَاءِ اِذْ هَبَطَ عَلَیْهِ
جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْعَلِیَّ الْاَعْلٰى یَقْرَئُ
عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَكَ هٰؤُلَاءِ حُجَّاجُ بَیْتِیْ وَزُوَّارِیْ
وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ یُّكْرِمَ الزَّائِرَ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتِیْ
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ جَمِیْعًا وَهٰكَذَا اَفْعَلُ بِزُوَّارِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ
وَعَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَشِیَّةُ یَوْمِ عَرَفَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِوَفْدِ اللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الَّذِیْنَ اِذَا سَاَلُوْا اُعْطُوْا
وَیُخْلَفُ عَلَیْهِمْ نَفَقَاتُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَیُجْعَلُ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
فِی الْاٰخِرَةِ مَكَانَ كُلِّ دِرْهَمٍ اَلْفٌ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ قَالُوْا بَلٰى
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ یَنْزِلُ
اللّٰهُ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَاْمُرُ مَلَائِكَتَهٗ فَیَهْبِطُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ
فَلَوْ طُرِحَتْ اِبْرَةٌ لَمْ تَسْقُطْ اِلَّا عَلٰى رَاْسِ مَلَكٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ یَا مَلَائِكَتِیْ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ جَاءُوْنِیْ
شُعْثًا غُبْرًا مِّنْ اَطْرَافِ الْبِلَادِ هَلْ تَسْمَعُوْنَ مَا سَاَلُوْنِیْ
قَالُوْا یَا رَبَّنَا یَسْاَلُوْنَكَ الْمَغْفِرَةَ فَیَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اُشْهِدُكُمْ
اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ تِلْكَ الْمَغْفِرَةَ فَیَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

اللہ تعالی نے اُسے قبول فرمایا کہ مینے کیا مگر بعض کا ظلم بعض پر نہ بخشونگا
سو جو اُن کے گناہ میرے اور ان کے درمیان میں ہیں وہ مینے بخشدئے آپنے عرض کیا
اے پروردگار تو قادر ہے کہ ثواب دے اس مظلوم کو اسکے ظلم سے بہتر اور اس
ظالم کو بخشدے (راوی نے کہا) اسکو قبول نہ فرمایا اس شام تک جب مزدلفہ
کی صبح ہوئی آپنے وہی بات پھر عرض کی تو قبول فرما لیا اسکو اللہ تعالی نے
کہ مینے انکو بخشدیا (راوی نے) کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ہنسے
تو آپ کے بعض صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی ساعت میں مسکراتے
ہیں جسمیں آپ مسکرایا نہ کرتے تھے آپنے فرمایا میں اللہ کے دشمن ابلیس
سے ہنسا کہ جب اسنے جان لیا کہ اللہ نے میرے لئے قبول کر لیا میری امت کے حق
میں جو مینے چاہا تھا خرابی اور ہلاکت کو پکارنے لگا اور ڈالنے لگا مٹی اپنے سر پر
اور روایت ہے سعید بن جبیرؓ سے اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرفہ کے دن عرفات میں اُسجگہ تھے جہاں بندے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں اللہ
تعالی کیطرف اور دعا سے آواز بلند کرتے ہیں ناگاہ آپ پر جبریل علیہ السلام
اُترے اور کہا اے محمد سب بلندوں سے بلند تجھپر سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے
یہ تیرے لئے ہیں یہ میرے گھر کے حج کرنیوالے اور میری زیارت کرنیوالے اور جنکی
زیارت کیجاوے اسپر حق ہے کہ زیارت کرنیوالے کی عزت کرے میں تجھے گواہ کرتا ہوں
اور اپنے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ مینے ان سب کو بخشدیا اور اسیطرح کرونگا
جمعہ کے دن زیارت کرنیوالوں سے اور حضرت علی سے روایت ہے کہ جب روز عرفہ
کی شام ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے لوگوں پر اپنے منہ مبارک
سے متوجہ ہوئے فرمایا خوش ہوں اللہ کے گروہ تین بار (فرمایا) وہ لوگ جب
مانگیں انکو ملے اور بدلہ رہے انکا انکے خرچ کئے ہوئے دنیا میں اور آخرت میں اللہ کے
پاس انکے لئے ہر ایک درہم کی جگہہ ہزار کیجاوینگے کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں
عرض کیا کیوں نہ دیں یا رسول اللہ فرمایا جب ہوتی ہے یہ شام تو اللہ تعالی آسمان
دنیا کی طرف اُترتا ہے پھر اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہے تو وہ اُترتے ہیں زمین کیطرف
سو اگر سوئی ڈالی جاوے نہ پڑے مگر فرشتے کے سر پر تو فرماتا ہے اللہ عز و جل اے میرے
فرشتو میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے خاک آلودہ
شہروں کی طرف سے بھلا تم سنتے ہو جو انہوں نے مجھسے مانگا عرض کرتے
ہیں اے ہمارے پروردگار تجھسے بخشش مانگتے ہیں اللہ پاک اور
بلند فرماتا ہے

اشهدكم اني قد غفرت لهم ثلث مرات فافيضوا من موقفكم مغفورا لكم

فصل في تفضيل صيام يوم عرفة وما ورد فيه من الصلوة وامر به من صنوف الدعوات

اخبرنا هبة الله بن المبارك قال انبانا احمد بن محمد باسناده عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام يوم عرفة غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر لسنة واخبرنا هبة الله باسناده عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال صيام يوم عرفة كفارة سنتين سنة ماضية وسنة مستقبلة واما الصلوة فما اخبرنا به هبة الله قال انبانا الشيخ ابو علي بن الحسن بن احمد بن عبد الله المقرئ قال انبانا ابو الفتح هلال بن محمد جعفر الحفار قال انبانا ابو الحسن علي بن احمد الحلواني انبانا موسى بن عمران البلخي انبانا ابو يوسف بن موسى القطان انبانا عمر بن نافع انبانا مسعود بن واصل انبانا النهاس بن فهم عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم عرفة بين الظهر والعصر اربع ركعات يقرا في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وقل هو الله احد خمسين مرة كتب له الف الف حسنة ورفع له بكل حرف في القران درجة في الجنة ما بين كل درجة مسيرة خمسمائة عام . . . .

و . . . .

يزوجه الله تعالى بكل حرف في القران سبعين حوراء مع كل حوراء سبعون الف مائدة من الدر والياقوت على كل مائدة سبعون الف لون من الطعام لحم طير خضر بردة برد الثلج وحلاوته حلاوة العسل وريحه ريح المسك لم تمسه نار ولا حديد يجد لاخره طعما كما يجد لاوله ثم ياتيهم طائر

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ مینے انہیں بخشدیا تین بار (فرماتا ہے) سو لوٹ جاؤ اپنی جگہہ سے بخشے ہوئے فصل عرفے کے دن کے روزے اور اسمیں نمازیں اور قسم قسم کی دعاؤں کے حکم وارد ہونے کے فضیلت ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی احمد بن محمد نے اپنے اسناد سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ اُسکے اگلے اور پچھلے گناہ سال کے بخشدیتا ہے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے ابو قتادہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے ایک گذری سال کا ایک آیندہ سال کا اور اسمیں نمازیں ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہمکو خبر دی شیخ ابو علی بن حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری نے کہا ہمکو خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے کہا ہمکو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد حلوانی نے کہا ہمیں خبر دی موسے بن عمران بلخی نے کہا ہمکو خبر دی ابو یوسف بن موسے قطان بن عمر بن نافع نے کہا ہمکو خبر دی مسعود بن واصل نے کہا ہمکو خبر دی نہاس بن فہم نے قتادہ سے اسنے سعید بن المسیب سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے اسکے لیے لاکھ نیکی لکھی جاویگی اور بلند کیا جاویگا اسکے لیے قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک درجہ جنت میں ہر درجہ کے درمیان پانسو سال کا ہوگا اور اللہ تعالی اُسکو نکاح کر دیگا قرآن کے ہر حرف کے بدلے ستر حوریں ہر حور کے ساتھ ستر ہزار خوانچہ ہونگے موتی اور یاقوت سے ہر خوانچہ پر ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا سبز جانور کے گوشت کے درمیان اُسکی سردی برف کی سردی اور اُسکی مٹھائی شہد کی مٹھائی اور اسکی خوشبو کستوری کی خوشبو نہیں لگی اسکو آگ اور نہ لوہا پاویگا اسکے آخر لقمہ میں مزہ جیسے پاتا تھا اسکے پہلے لقمہ میں پھر ان کے پاس ایک جانور آویگا۔

جناحان من ياقوتتين حمراوين ومنقاره من ذهب
له سبعون الف جناح فينادي بصوت لذيذ لم
يسمع السامعون بمثله ويقول مرحبا باهل عرفة وقال
يسقط ذلك الطير في صحفة الرجل منهم فيخرج من
تحت كل جناح من اجنحته سبعون لونا من الطعام
فياكل منه ثم ينتفض فيطير فاذا وضع في قبره اضاء
له بكل حرف في القران نورا حتى يرى الطائفين
حول البيت ويفتح له باب من ابواب الجنة ثم يقول
عند ذلك رب اقم الساعة رب اقم الساعة مما يرى
من الثواب والكرامة واخبرنا هبة الله بن المبارك
قال انبانا الحسن باسناده عن علي بن ابي طالب رض
وعبد الله بن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى يوم عرفة ركعتين يقرا في كل
ركعة فاتحة الكتاب ثلاث مرات في كل مرة يبدأ
بسم الله الرحمن الرحيم ويختمها بامين ثم يقرأ قل
يا ايها الكافرون ثلاث مرات وقل هو الله احد مرة
يبدأ في كل مرة بسم الله الرحمن الرحيم الا قال الله
تعالى اشهدوا اني قد غفرت له ذنوبه واما الدعوات
فما اخبرنا هبة الله ابن المبارك عن القاضي الشريف
ابي الحسن محمد بن علي بن مهتدي بالله عن ابي
الفتح يوسف بن عمر ابن مسرور القواس قال انبانا
عبد الله بن احمد بن ثابت البزار انبانا ايوب يعني
ابن الوليد الضرير انبانا ابو النصر يعني الهاشم ابن القاسم
عن محمد ابن الفضل ابن عطية عن ابيه عن عبد الله
ابن عمر الليثي عن ابيه قال بلغنا ان الله تعالى اهدى
عيسى عليه السلام خمس دعوات جاء بهن جبرئيل وقال لعيسى ادع
بهؤلاء الخمس الدعوات فانه ليس عبادة احب الى
الله تعالى من عبادة ايام العشر وهن لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت

جسکے دونو پر دو سرخ یاقوت کے ہونگے اور اسکی چونچ سونے
کی اسکے ستر ہزار پر ہونگے سو وہ لذیذ آواز سے پکاریگا جو نہیں سنا ہوگا
سننے والوں نے اس جیسا اور کہیگا خوشی ہو عرفہ والوں کو دراوی ذکہا
گر پڑیگا وہ جانور ان میں سے ایک مرد کے پیالے میں پھر نکل پڑیگا اسکے
ہر پر کے نیچے سے اسکے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اسمیں سے کھاویگا
پھر وہ جانور آپ کو جھاڑیگا اڑ جاویگا پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاویگا
تو اسکے لیے قرآن کے حرف کے برابر نور کی روشنی کریگا یہانتک کہ بیت اللہ کے گرد
طواف کرنیوالوں کو دیکھیگا اور اسکے لیے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے
کھولا جاویگا پھر وہ اسکے نزدیک کہیگا اے پروردگار قیامت قائم کر بسبب دیکھنے
ثواب اور بزرگی کے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی حسن
نے اپنے اسناد سے علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
تین بار پڑھے ہر بار شروع کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور اسکو آمین کہکر ختم کرے
پھر قل یا ایہا الکافرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے ہر بار بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھ کر شروع کرے مگر اللہ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے
اسکو گناہ بخشدیئے اور دعائیں پس جو خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ ابن مبارک نے
قاضی شریف ابو الحسن محمد بن علی بن مہتدی باللہ سے انہوں نے ابو الفتح یوسف
بن عمر بن مسروق القواس سے کہا ہمکو خبر دی عبد اللہ بن احمد بن ثابت بزار نے
کہا ہمکو خبر دی ایوب یعنی ولید کے بیٹے نے کہا ہمکو خبر دی ابو النصر یعنی ہاشم
بن قاسم نے محمد بن فضل بن عطیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر
لیثی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ہمکو پہنچا کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف
پانچ دعائیں ہدیہ بھیجیں جبرئیل لیکر آئے اور عیسے سے کہا ان پانچ دعاؤں
سے دعا کرو کیونکہ کوئی عبادت اللہ تعالی کیطرف دس دنوں کی عبادت سے زیادہ
پیاری نہیں ہے پہلی انکی کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں
اسی کا ملک ہے اور اسیکو تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور
مارتا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّالثَّانِيَةُ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّالثَّالِثَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَالرَّابِعَةُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ
وَرَآءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى وَالْخَامِسَةُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَجْرِيْ بِهِ الرِّيْحُ فَسَاَلَ الْحَوَارِيُّوْنَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ع وَقَالُوْا مَا ثَوَابُ مَنْ دَعَا بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ
فَقَالَ اَمَّا مَنْ قَالَ الْاُوْلٰى مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ
مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ عَمَلٌ مِّثْلُ ذٰلِكَ الْعَمَلِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
وَكَانَ اَكْثَرَ الْعِبَادِ حَسَنَاتٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ قَالَ الثَّانِيَةَ
مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحٰى عَنْهُ مِثْلَهَا
سَيِّئَاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشَرَةَ اٰلَافِ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ
قَالَ الثَّالِثَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ مِّنْ
سَمَآءِ الدُّنْيَا رَافِعِيْ اَيْدِيْهِمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَنْ قَالَهَا
وَمَنْ قَالَ الرَّابِعَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ تَلَقَّاهَا مَلَكٌ وَّيَضَعُهَا
بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ قَالَهَا وَمَنْ نَظَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ لَمْ يَشْقَ وَقَالُوْا يَا عِيْسٰى فَمَا ثَوَابُ مَنْ
قَالَ الْخَامِسَةَ قَالَ هِيَ دَعْوَتِيْ وَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فِيْ تَفْسِيْرِهَا
وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُقْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قابو والا ہے اور دوسری
میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود
بے نیاز جسنے کوئی بیوی نہ بنائی اور نہ بچہ اور تیسری میں گواہی دیتا ہوں
کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوائے کوئی اسکا شریک نہیں اسکا ملک ہے
اور اسیکو تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ
رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
اور چوتھی مجھکو اللہ بس ہے اور کافی ہے سنتا ہے اللہ جو اسکو
پکارے اللہ کے سوا کوئی نہایت اور مقصود نہیں اور پانچویں یا اللہ
تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں
یا اللہ تیرے ہی لیئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا
اور میرا مرنا اور تیرے ہی لیے ہے ای میرے رب میری میراث یا اللہ
میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور کام کے الجھنے سے
یا اللہ میں تجھہ سے مانگتا ہوں اس چیز کی بھلائی سے جسپر ہوا چلتی
ہے پھر حواریوں نے حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام سے پوچھا اور
عرض کیا اس شخص کو کیا ثواب ہے جو دعا کرے ان دعاؤں سے فرمایا جو شخص
پہلی دعا سو بار کہے سو بیشک کسی کیلیئے زمین والوں میں سے عمل نہ ہوگا اسکے
عمل جیسا اس دن میں اور وہ عابدوں سے نیکیوں میں زیادہ ہوگا قیامت
کے دن اور جو شخص کہے دوسری دعا سو بار اسکے لیئے اللہ لاکھ نیکی لکھیگا اور اس سے
مٹا دیگا اسکی مثل برائیں اور بلند کریگا اسکے لیئے دس ہزار درجے بہشت میں
اور جو شخص تیسری دعا کہے سو بار تو ستر ہزار فرشتے اترینگے آسمان دنیا سے
ہاتھ اٹھائے ہوئے رحمت کی دعا کرتے ہوئے اسپر جو یہ دعا کہے اور جو شخص چوتھی
دعا سو بار فرشتہ اسے اٹھا لیتا ہے اور اسکو رحمن عزوجل کے سامنے
رکھ دیتا ہے سو دیکھتا ہے اسکی طرف جسنے اسے پڑھا اور جسکی طرف اللہ
تعالی نظر فرما دے وہ بدبخت نہ ہوگا اور عرض کیا ای عیسے اسکو کیا ثواب جو پانچویں
دعا پڑھے فرمایا وہ میری دعا ہے اور مجھکو اذن نہیں ملا اسکے بیان کرنیمیں
اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری سے اپنی اسناد سے خلیفہ بن
حسین سے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا بہت زیادہ دعا جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام
کو کیا کرتے یوں فرماتے یا اللہ تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں یا اللہ تیرے
ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیرے ہی لیئے ہے ای میرے رب میراث
میری یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں

عذابِ القبرِ وفتنةِ الصدرِ وشتاتِ الامرِ اللهم انی
اسئلك من خیرِ ما تجری به الریح واخبرنا هبة الله ابن المبارك
باسناده عن موسی بن عبیدة عن علی بن ابی طالب رض
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر دعائی
ودعاء الانبیاء من قبلی بعرفة لا اله الا الله وحده
لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر
اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری
نورا اللهم اشرح لی صدری ویسر لی امری اللهم
انی اعوذ بك من وساوس الصدر وفتنة القبر وشتات
الامر اللهم انی اعوذ بك من شر ما یلج فی اللیل ومن شر
ما یلج فی النهار ومن شر ما تهب به الریح ومن شر بوائق
الدهر وروی الضحاك عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال فی حجة الوداع حین اجتمعوا بعرفة هذا یوم
الحج الاکبر ولا حج لمن لم یواف عرفة الیوم واللیلة قال یوم
دعاء وسؤال الرب عز وجل وهو یوم تهلیل وتکبیر
وتلبیة انه من وافی هذا الیوم فی هذا المکان وحرم
سؤال ربه عز وجل فهو المحروم وانکم تدعون
جوادا لا یبخل وحلیما لا یجهل وعالما لا ینسی انه من
صام یوم عرفة مقیما فی اهله فقد صام عاما امامه
وعاما خلفه **فصل** واما ما اختص به رسول الله
صلی الله علیه وسلم من الدعاء فی عشیة عرفة وهو
ما اخبرنا به هبة الله بن المبارك قال انبانا القاضی
ابو القاسم عبد الرحمن ابن الحسن ابن عبد الکریم
العسکری قال حدثنا علی بن محمد بن عبید الله
المعدل قال حدثنا محمد بن عبد الله بن ابرهیم ثنا
محمد بن احمد ابو شیبة ثنا علی ثنا مسلم انبانا ابن
ابی فدیك قال حدثنی ابرهیم بن فضل المخزومی
عن سلیمان بن زید عن هرم ابن حیان عن علی بن
ابی طالب رض انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

قبر کی عذاب اور سینے کے فتنہ اور کام کے اولجھنے سی یا اللہ میں تجھسی مانگتا ہوں اس چیز کی
بھلائی سے جسپر ہوا چلتی ہی اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے اپنے اسنادسے
موسے بن عبیدہ سے اسنے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت زیادہ اور مجھہ سے پہلے پیغمبروں کی دعا عرفہ میں یہ ہی
کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کی اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہی اور اسی
کو سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ کر میری دل میں نور اور میری کان
میں نور اور میری بینائی میں نور یا اللہ کھولدے میری لیئے میرا سینہ اور آسان
کر میری لیے میرا کام یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری سینے کی وسوسوں سی اور قبر کی
فتنے اور کام کے اولجھنے سے یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی
سے جو رات میں آتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو دن میں آتی ہی اور برائی
سے اُسکے جسپر ہوا چلتی ہے اور برائی زمانہ کی حادثوں کی اور روایت کی
ضحاک نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حجۃ الوداع میں جب
لوگ جمع ہوئی عرفہ میں نہ آیا آج دن اور آج رات سو آج دعا کرنی اور رب
عزوجل سی مانگنا ہی اور یہ دن لا الہ الا اللہ کہنے اور تکبیر کہنے اور لبیک پکارنے
کا ہے جو شخص اسدن اس مکان میں پہونچا اور محروم رہا مانگنے سے اپنی
رب عزوجل سی پس وہی محروم ہی اور بیشک تم ایسے سخی کو پکارتے ہو جو
بخل نہیں کرتا اور ایسے بردبار کو جو جہالت نہیں کرتا اور ایسے عالم کو جو بھولتا
نہیں جو شخص عرفہ کی دن روزہ رکھی رہ کر اپنے گھر میں بیشک اسنے ایک سال
اگلے اور ایک سال پچھلے کا روزہ رکھا **فصل** جو دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو خاص کی ہی اور اسکی خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ بن مبارک
نے کہا ہمکو خبر دی قاضی ابو القاسم عبد الرحمن بن حسین بن عبد الکریم
عسکری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن محمد بن عبید اللہ معدل نے
کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن ابرہیم نے کہا ہم سے حدیث بیان کی
محمد بن احمد ابو شیبہ نے کہا ہم سی حدیث بیان کی علی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سی مسلم نے کہا ہمکو خبر دی ابن ابی فدیک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابرہیم
بن فضل مخزومی نے سلیمان بن زید سے اُسنے حرم بن حیان سی اسنے حضرت
علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موقف میں

لَيْسَ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ قَوْلٌ وَلَا عَمَلٌ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ
وَأَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ وَهُوَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ وَبَسَطَ
يَدَيْهِ كَهَيْئَةِ الدَّاعِي ثُمَّ يُلَبِّي ثَلٰثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَقُولُ
ذٰلِكَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
وَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَقُولُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَبْدَأُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَخْتِمُهَا بِآمِينَ وَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مِائَةَ
مَرَّةٍ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَشَاءُ فَيَقُولُ اللّٰهُ
تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي تَوَجَّهَ إِلٰى بَيْتِي وَ
كَبَّرَنِي وَلَبَّانِي وَسَبَّحَنِي وَوَحَّدَنِي وَهَلَّلَنِي وَقَرَأَ
بِأَحَبِّ السُّوَرِ إِلَيَّ وَصَلّٰى عَلٰى رَسُولِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي
قَدْ قَبِلْتُ عَمَلَهُ وَأَوْجَبْتُ لَهُ أَجْرَهُ وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ
وَشَفَّعْتُهُ فِيمَا سَأَلَنِي **فَصْلٌ** فِي دُعَاءِ جِبْرِيلَ
وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَخَضِرٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَشِيَّةَ
عَرَفَةَ أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ
ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئُ قَالَ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
عِمْرَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْفَامِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ عَمَّارٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْبَرِّيُّ وَالْبَحْرِيُّ
يَعْنِي إِلْيَاسَ وَالْخَضِرَ كُلَّ عَامٍ بِمَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

کوئی بات اور کوئی کام افضل نہیں ہی اس دعا سے اور پہلا ان کا جنکی
طرف الله نظر فرماویگا اس دعا کا صاحب ہی اور وہ یہہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ میں کھڑے ہوتی قبلہ کیطرف منہ کرتے اور اپنے دونو ہاتھ
پھیلاتی دعا کرنے والی کیطرح پھر لبیک کہتی تین بار اور کہتے کوئی معبود نہیں سوا
الله اکیلے کی نہیں اسکا کوئی شریک اُسیکا ملک ہی اور اسیکو سب تعریف ہی اور
زندہ کرتاہے اور مارتا ہی اسی کی ہاتھ میں بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
سو بار پھر کہتے نہیں پھرنا اور نہیں طاقت مگر الله بلند بزرگ کی توفیق سے میں
گواہی دیتا ہوں کہ الله ہر چیز پر قادر ہی اور یہ کہ الله نی ہر چیز کو علم میں گھیر لیا ہے
یہہ سو بار کہتی تھے پھر پناہ لیتے الله کی شیطان مردود سے اور کہتی بیشک الله
ہی سننے والا جاننے والا ہے کہتی اسکو تین بار پھر سورہ فاتحہ پڑہتے تین بار اور
شروع کرتے ہر بار بسم الله الرحمن الرحیم سے اور اسکو ختم کرتے آمین سے اور قل ہو الله احد
پڑہتے سو بار پھر کہتے بسم الله الرحمن الرحیم یا الله رحمت کامل بھیج نبی امی پر اور الله
کی رحمت اور اوسکی برکتیں سو بار پھر دعا کرتے الله عزوجل سے طرح طرح کی جو چاہتے
سے چاہتے پھر الله تعالی نے فرشتوں سے فرمایا دیکھو میری بندی کو جو میری
گھر کو متوجہ ہوآیا اور میری بڑائی بیان کی اور مجھکو لبیک کہا اور میری تسبیح
کہی اور مجھے ایک جانا اور میری توحید بیان کی اور میری بہت پیاری سورتیں
پڑہیں اور میرے پیغمبر پر درود بھیجا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اسکا
عمل قبول فرمالیا اور اسکے لئے اسکی مزدوری واجب کرلی اور اسکے گناہ
بخشدیے ہیں اُسکی شفاعت قبول کی جسکے حق میں وہ مجھ سے مانگی۔

فصل حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام کی
دعائیں عرفہ کی شام کو ہمکو خبر دی ہبۃ الله بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی
حسن بن احمد بن عبد الله مقری نے کہا ہمکو خبر دی حسین بن عمران مؤذن نے
کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو القاسم فامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو علی
حسن بن علی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن عمار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مہدی
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن جریج نے عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے جمع ہوتے ہیں جنگل اور دریا والے یعنی حضرت الیاس
اور خضر علیہ السلام ہر سال مکہ میں۔ ابن عباس
نے کہا۔

وبلغنا انه يحلق احدهما راس صاحبه فيقول احدهما للآخر قل بسم الله ماشآء الله لا ياتي بالخير الا الله بسم الله ما شآء الله لا يصرف السوء الا الله بسم الله ماشآء الله وما بكم من نعمة فمن الله بسم الله ما شآء الله ولا حول ولا قوة الا بالله قال بن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم من قالها كل يوم امن من الغرق والحرق والسرق ومن كل شيء يكرهه حتى يمسي ومن قالها حين يمسي كان في حرز الله حتى يصبح واخبرناهبة الله قال انبانا الحسن بن احمد الازهري قال انبانا ابو طالب بن حمدان البكري انبانا اسمعيل قال حدثنا عباس الدوري انبانا عبيد الله بن اسحق العطار انبانا محمد بن المبشر القيسي عن عبد الله الحسن عن ابيه عن جده عن علي قال يجتمع في كل يوم عرفة بعرفات جبرئيل وميكائيل واسرافيل وخضر فيقول جبرئيل عليه السلام ماشآء الله ولا حول ولا قوة الا بالله فيرد عليه ميكائيل فيقول ماشآء الله كل نعمة من الله فيرد عليه اسرافيل فيقول ماشاء الله الخير كله بيد الله فيرد عليهم الخضر فيقول ما شاء الله لا يدفع السوء الا الله ثم يتفرقون ولا يجتمعون الى قابل ذلك اليوم والله اعلم **فصل** قال ابن جريج بلغني انه كان يقول ان يكون اكثر دعاء المسلم في الموقف ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار وروى مجاهد عن ابن عباس قال عند الركن اليماني ملك قائم منذ خلق الله تعالى السموات والارض يقول امين فقولوا ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار عن حماد بن ثابت قال انهم قالوا لانس بن مالك ادع لنا فقال اللهم ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار قالوا ازدنا فاعادها قالوا ازدنا فقال

اور ہمکو پہونچا کہ اُن دونوں میں کا ہر ایک اپنے ساتھی کا سر مونڈتا ہے ایک اُنکا کہتا ہے دوسرے سے کہہ اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی بھلائی نہیں لاتا سوا اللہ کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی بُرائی کو نہیں پھیرتا سوا اللہ کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور جو تمہارے ساتھ نعمت ہے سو وہ اللہ کیطرف سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہ کوئی قوت مگر ساتھ اللہ کے ابن عباسؓ نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسکو ہر دن کہے وہ بیخوف ہوگا غرق ہونے اور جلنے اور چوری سے اور ہر چیز سے جو اسکو بری لگے شام کرنے تک اور جو شخص اسکو شام کے وقت کہے وہ اللہ کی پناہ میں ہوگا صبح کرنے تک اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہمکو خبر دی حسن بن احمد ازہری نے کہا ہمکو خبر دی ابوطالب بن حمدان بکری نے کہا ہمکو خبر دی اسمعیل نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عباس دوری نے کہا ہمکو خبر دی عبید اللہ بن اسحاق عطار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مبشر قیسی نے عبداللہ حسن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادے سے اُسنے حضرت علی سے کہا جمع ہوتے ہیں ہر دن عرفہ کے عرفات میں حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام پھر کہتے ہیں جبرئیل علیہ السلام جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے اسپر جواب دیتے ہیں میکائیل کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا ہر نعمت اللہ کیطرف سے ہے اسپر جواب دیتے ہیں اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا سب بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے اُنپر جواب دیتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کہتے ہیں جو چاہا اللہ نے کوئی برائی دور نہیں کرسکتا سوا اللہ کے پھر جدا ہو جاتے ہیں اور جمع نہیں ہوتے آئیندہ سال اس دن تک اور اللہ بہتر جانتا ہے. فصل ابن جریج نے کہا مجکو پہونچا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ عرفات میں مسلمان کی زیادہ دعا یہ ہوا ہے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا آگ کے عذاب سے اور مجاہد نے روایت کی ابن عباس سے کہا رکن یمانی کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہے جب سے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے آمین کہا کرتا ہے سو تم کہا کرو اے ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور آگ کے عذاب سے بچا حماد بن ثابت سے روایت ہے کہا لوگوں نے انس بن مالک سے کہا ہمارے لیئے دعا کرو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا لوگوں نے کہا ہمیں زیادہ دیجیئے انہوں نے اسی دعا کو دوبارہ کہا لوگوں نے

ہمیں زیادہ دیجیئے کہا

مَا تُرِيْدُوْنَ فَقَدْ سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَقَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ
اَنْ يَّدْعُوَ بِهَا يَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَنْ دَعَا بِهٰذَا الدُّعَآءِ جَعَلَ لَهٗ نَصِيْبًا وَّحَظًّا مِّنْ فَضْلِهٖ
وَرَحْمَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا اَيْ اَعْطِنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّبَقَرًا وَّعَبِيْدًا
وَّاِمَآءً وَّذَهَبًا وَّفِضَّةً يَنْوِي الدُّنْيَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ
وَّلَهَا يُنْفِقُ وَلَهَا يَعْمَلُ وَلَهَا يَنْصَبُ فَهِيَ هَمُّهٗ وَسُؤْلُهٗ وَ
طَلِبَتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ يَعْنِيْ حَظًّا وَّلَا نَصِيْبًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ فِيْ مَعْنَى الْحَسَنَتَيْنِ فَقَالَ عَلِيُّ
ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَوْلُهٗ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً اِمْرَأَةً صَالِحَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
اَلْحُوْرُ الْعِيْنُ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَهِيَ الْمَرْاَةُ السُّوْءُ
وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَ
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْجَنَّةُ وَقَالَ السُّدِّيُّ وَابْنُ حَيَّانَ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اَيْ رِزْقًا حَلَالًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً هِيَ الْمَغْفِرَةُ وَالثَّوَابُ وَقَالَ ابْنُ
عَطِيَّةَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ بِهٖ وَفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً تَيْسِيْرُ الْحِسَابِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
النَّجَاةُ وَالرَّحْمَةُ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اَوْلَادًا اَبْرَارًا
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً مُرَافَقَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً الْمَالُ وَالنِّعْمَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً تَمَامُ النِّعْمَةِ
وَهُوَ الْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً الْاِخْلَاصُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْخَلَاصُ وَقِيْلَ

لوگوں نے کہا ہمیں زیادہ دیجیئے کہا تم کیا چاہتے ہو میں نے تو اللہ سے تمہارے لیے دنیا
اور آخرت کی بھلائی تو مانگ لی اور حضرت انس نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زیادہ دعا کیا کرتے تھے اسی دعا سے کہا کرتے اے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچائیو اور بیشک
اللہ تعالی نے اسکا ذکر فرمایا ہے جو اس دعا سے دعا کرے کہ مقرر کیا اسکے لیے نصیب
اور حصہ اپنے فضل اور رحمت سے اللہ تعالی عزت اور بزرگی والے نے فرمایا اور
لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو کہتا ہے اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا میں دے یعنی ہمکو
دے اونٹ اور بکریں اور گائے اور غلام اور لونڈیں اور سونا اور چاندی دنیا
کی نیت کرتا ہے ہر چیز میں اور اسی میں خرچ کرتا ہے اور اسکے لیے عمل کرتا
ہے اور اسکے لیے کھڑا ہوتا ہے سو وہی اسکا مقصود اور سوال اور مطلوب
ہے سو اللہ عزوجل نے فرمایا اور اسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں یعنی کچھ
حصہ اور نصیبہ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے
بچائیو اور وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مومن ہیں رضی اللہ
عنہم اور دونوں بھلائیوں کے معنے میں علمار کا اختلاف ہے حضرت علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہا اللہ کا فرمودہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے
دنیا میں بھلائی عورت نیک اور آخرت میں بھلائی حور موٹی آنکھ والی اور
ہمکو آگ کے عذاب سے بچا اور وہ عورت بری ہے اور حسن نے کہا دنیا میں بھلائی
علم اور عبادت ہے اور آخرت میں بھلائی جنت ہے اور سدی اور ابن حیان نے
کہا دنیا میں بھلائی یعنے رزق حلال فراخ اور عمل نیک اور آخرت میں
بھلائی وہ بخشش اور ثواب ہے اور ابن عطیہ نے کہا دنیا میں بھلائی علم اور اسپر
عمل کرنا ہے اور آخرت میں بھلائی حساب کی آسانی اور جنت کا داخل
ہونا ہے اور کسی نے کہا دنیا میں بھلائی توفیق اور بچنا ہے اور آخرت میں
بھلائی نجات اور رحمت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی اولاد نیک ہے
اور آخرت میں پیغمبروں کی مرافقت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی
مال اور نعمت ہے اور آخرت میں بھلائی نعمت کا پورا ہونا ہے اور وہ
آگ سے بچنا اور بہشت میں داخل ہونا ہے اور بعض نے کہا دنیا
میں بھلائی اخلاص ہے اور آخرت میں بھلائی خلاصی
ہے اور بعض نے کہا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الثَّبَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً السَّلَامَ وَالرِّضْوَانَ وَقِيلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً حَلَاوَةَ الطَّاعَةِ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً لَذَّةَ الرُّؤْيَةِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي الدُّنْيَا عَافِيَةً وَفِي الْآخِرَةِ عَافِيَةً وَالَّذِي يُؤَيِّدُ هٰذَا التَّأْوِيلَ مَا رَوَى ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ الْمَنْتُوفِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ شَيْئًا فَقَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِذًا لَا تَسْتَطِيعُهُ وَلَا تُطِيقُهُ هَلَّا قُلْتَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَشَفَاهُ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا السُّنَّةَ وَفِي الْآخِرَةِ الْجَنَّةَ وَعَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِسْلَامَ وَالْقُرْآنَ وَأَهْلًا وَمَالًا فَقَدْ أُوتِيَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَعَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الرِّزْقَ الطَّيِّبَ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً الْجَنَّةَ

مَجْلِسٌ فِي فَضَائِلِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ النَّحْرِ

قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض الْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ مِنْهُ الْقُرْآنُ وَالنُّبُوَّةُ وَالنَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ بُطْنَانِ الْجَنَّةِ بَاطِنُهُ الدُّرُّ الْمُجَوَّفُ وَعَلٰى حَافَتَيْهِ قِبَابٌ مِنَ الْيَاقُوتِ الْأَخْضَرِ مَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ حَمَأَتُهُ الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَتُرَابُهُ الْكَافُورُ الْأَبْيَضُ حَصَاهُ الدُّرُّ وَالْيَاقُوتُ يَطَّرِدُ مِثْلَ السِّهَامِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دنیا میں بھلائی ایمان پر ثابت رہنا ہے اور آخرت میں بھلائی سلامتی اور اللہ کی رضامندی ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی عبادت کی حلاوت ہے اور آخرت میں بھلائی اللہ کے دیکھنے کی لذت ہے اور قتادہ نے کہا دنیا میں عافیت اور آخرت میں عافیت اور اس تاویل کی جو مدد کرتی ہے وہ ثابت بنانی کی روایت ہے حضرت انس سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت کی جو جانور کے بچے پر اُکھاڑے ہوئی کی طرح ہو رہا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلا تو اللہ سے دعا کیا کرتا تھا یا اس سے کچھ مانگا کرتا تھا اُسنے عرض کیا میں کہا کرتا تھا یا اللہ جو عذاب تو آخرت میں مجھ کو کرنیوالا ہے وہ مجھکو دنیا میں ہی جلدی کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ اسوقت تو اسکو برداشت نہ کرسکیگا اور اسکی طاقت نہ رکھیگا تو نے کیوں نہ کہا اللہ ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا عذاب سے آگ کے (حضرت انس نے) کہا پھر وہ اللہ عزوجل سے یہی دعا کرتا رہا اللہ نے اسکو شفا دی اور سہل بن عبداللہ نے کہا دنیا میں بھلائی سنت ہے اور آخرت میں جنت اور روایت ہے مسیب سے اُسنے عوف سے کہا اس آیت کی تفسیر میں جس شخص کو اللہ عزوجل اسلام اور قرآن اور گھر اور مال دے وہ بیشک دنیا میں بھلائی دیا گیا اور آخرت میں بھلائی دیا گیا اور روایت ہے عبدالاعلےٰ بن وہب سے کہا مینے سفیان ثوری کو اس آیت میں بیان کرتے سنا کہا دنیا میں بھلائی روزی پاک ہے اور آخرت میں بھلائی بہشت ہے مجلس فضائل میں یوم الاضحےٰ کے اور یوم النحر کے اللہ عزوجل نے فرمایا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی پس اپنے پروردگار کیلیئے نماز پڑھ اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے نسل ہے عبداللہ بن عباس نے کہا کوثر وہ بہت بھلائی ہے اسمیں سے قرآن ہے اور نبوت اور وہ نہر جو بہشت میں ہے اور وہ نہر بہشت کے درمیان سے جاری ہے اُسکے اندر موتی مجوف ہے اور اسکے دونو کناروں پر سبز یاقوت کے قبے ہیں اسکا پانی شہد سے میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اُسکا کیچڑ کستوری خالص ہے اور اسکی مٹی کافور سفید ہے اور اسکی کنکر یں موتی اور یاقوت ہیں تیر کیطرح چلتی ہے وہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے

وقال مقاتل انا اعطينك الكوثر هو نهر في بطنان
الجنة وانما سمي الكوثر لانه اكثر انهار الجنة خيرا
وذلك النهر عجاج يطرد مثل السهم طينته المسك الاذفر
ورضراضه الياقوت والزبرجد واللؤلؤ اشد بياضا
من الثلج والين من الزبد واحلى من العسل حافتاه
قباب الدر المجوف كل قبة طولها فرسخ في فرسخ
عليها اربعة الاف مصراع من ذهب في كل قبة
زوجة من الحور العين لها سبعون خادما فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الاسراء قلت يا جبرائيل
ما هذه الخيام فقال جبرئيل هذه مساكن لازواجك
في الجنة ويتشعب من الكوثر اربعة انهار لاهل الجنان
التي ذكرها الله عز وجل في سورة محمد صلى الله
عليه وسلم احدها الماء والثاني اللبن والثالث
الخمر والرابع العسل قوله عز وجل فصل لربك و
انحر قال مقاتل يعني صل لربك الصلوات الخمس
وانحر البدن يوم النحر وقيل فصل لربك يعني صلوة
العيد وانحر يعني انحر البدن بمنى وقيل ارفع يديك
بالتكبير الى نحرك قيل وانحر يعني استقبل القبلة بنحرك
وقوله عز وجل ان شانئك هو الابتر وذلك ان
النبي صلى الله عليه وسلم دخل المسجد الحرام من
باب بني سهم بن عمرو بن حصيص والناس من قريش
جلوس في المسجد فمضى النبي صلى الله عليه وسلم
ولم يجلس حتى خرج من باب الصفا فنظروا اليه حين
خرج ولم يروه حين دخل فلم يعرفوه فتلقاه العاص
بن وائل بن هشام بن سعيد بن سعد بن سهم على
باب الصفا وهو يدخل والنبي صلى الله عليه وسلم
يخرج وكان النبي صلى الله عليه وسلم توفي ابنه عبد
الله بن محمد وكان الرجل اذا مات ولم يكن له من
بعده ابن يرثه فيسموه ابتر فلما انتهى العاص بن وائل

اور مقاتل نے کہا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی وہ ایک نہر ہے بہشت کے درمیان اور
اسکا نام کوثر اسلیے ہوا کہ یہ بہشت کی سب نہروں سے زیادہ ہے بھلائی میں اور یہ
نہر بلند آواز کرتی چلتی ہے تیر کیطرح اسکی مٹی کستوری خالص ہے اور اسکی کنکریاں
یاقوت اور زبرجد اور موتی ہیں برف سے بہت زیادہ سفید ہے اور مکھن
سے بہت زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا اسکے دونو کنارہ موتی مجوف کی قبے
ہر قبہ تین کوس لنبا اور تین کوس چوڑا ہر قبہ پر چار ہزار دہلیز سونے کی ہر قبہ میں
ایک عورت ہوگی حور موٹی آنکھ والی ہیں ہر ایک کے ستر خادم ہوں گے فرمایا نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مینے جبرئیل سے کہا یہ خیمے کیسے ہیں کہا جبرئیل
نے یہ تیری بی بیوں کے گھر ہیں بہشت میں اور نکلتے ہیں کوثر سے چار نہریں
بہشت والوں کے لیے جنکا ذکر اللہ عزوجل نے سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں
فرمایا انمیں سے ایک پانی کی نہر اور دوسری دودھ کی اور تیسری شراب کی اور
چوتھی شہد کی اللہ عزوجل نے فرمایا سو تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر مقاتل
نے کہا یعنے اپنے رب کے لیے پانچوں نمازیں پڑھ اور نحر کے دن اونٹوں کی قربانی
کر اور بعض نے کہا سو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ یعنے عید کی نماز اور قربانی کر
یعنے منی میں اونٹوں کی قربانی کر اور بعض نے کہا اٹھا اپنا ہاتھ تکبیر سے اپنے
گلے کو بعض نے کہا اور قربانی کر یعنے قبلہ کیطرف اپنی نحر کر اور اللہ عزوجل نے فرمایا
بیشک تیرا دشمن ہی دم کٹا ہے اور یہ یوں ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام میں بنی سہم بن عمرو بن حصیص کے دروازہ سے داخل ہوئے اور
کچھ لوگ قریش میں سے مسجد میں بیٹھے تھے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکل گئے اور نہ بیٹھے یہانتک کہ باب صفا سے نکلے سو انہوں نے آپکی
طرف دیکھا جب نکل گئے اور نہ دیکھا تھا جب آپ داخل ہوئے تھے اسلیے
انہوں نے آپ کو نہ پہچانا پھر آپ سے ملا عاص بن وائل بن ہشام بن
سعید بن سعد بن سہم باب الصفا پر اور وہ اندر آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باہر جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا عبد اللہ
بن محمد فوت ہوگیا تھا۔ اور دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر
جاتا اور اسکے پیچھے اسکا لڑکا نہ ہوتا جو اسکا وارث ہو
تو اسکا نام رکھتے دم کٹا جب عاص بن وائل

إِلَى الْقَوْمِ سَأَلُوهُ وَقَالُوا لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي تَلَقَّاكَ فَقَالَ لَهُمْ الْأَبْتَرُ فَنَزَلَتْ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ شَانِئَكَ يَعْنِي عَدُوَّكَ وَمُبْغِضَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ يَعْنِي مَقْطُوعٌ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ الْعَاصُ ابْنُ وَائِلٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ سَتُذْكَرُ مَعِي إِذَا ذُكِرْتُ فَرَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّاسِ عَامَّةً قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَيُذْكَرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ عِيدٍ وَجُمُعَةٍ عَلَى الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَالصَّلٰوةِ وَكُلِّ الْمَوَاطِنِ حَتّٰى فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ وَخُطْبَةِ الْكَلَامِ وَفِي الْحَاجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ مَأْوَاهُ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى وَمَا ضَرَّهُ قَوْلُ شَانِئِهِ وَعَدُوِّهِ وَجَعَلَ مَأْوَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ النَّارَ وَأَنْوَاعَ الْعَذَابِ وَالنَّكَالِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَكُفْرِهِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰكَذَا يُجَازِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ مُحِبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِهِ بِالْجَنَّةِ وَمُبْغِضِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْكُفَّارِ بِالنَّارِ **فَصْلٌ** قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمَّتَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ أَمَرَ ثُمَّ ثَانِيًا بِأَشْيَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مِنْهَا الذِّكْرُ وَمِنْهَا الدُّعَاءُ وَمِنْهَا النَّحْرُ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الذِّكْرُ فَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اذْكُرُونِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَعُونَتِي كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ اذْكُرُونِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِي كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ فَاذْكُرُونِي بِطَاعَتِي

قوم تک پہونچا انہوں نے اس سے پوچھا یہ کون تھا جو تجھسے ملا تھا اسنے اُن سے کہا دُم کٹا تھا تو اللہ عزوجل کا یہ قول پاک اترا بیشک تیرا دشمن اور تجھسے بغض رکھنے والا ہے دم کٹا ہے یعنے کاٹا گیا بھلائی سے وہ عاص بن وائل ہے اور تو اے محمد یاد کیا جاویگا میری ساتھ جب میں یاد کیا جاؤں گا سو اللہ عزوجل نے آپ کا ذکر تمام لوگوں میں بلند فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا کیا ہمنے تیری لیئے تیرا سینہ کھولدیا اور ہمنے تجھسے نہیں اُتار رکھا تیرا بوجھ جسنے تیری پیٹھ توڑی تھی اور ہمنے تیرا ذکر بلند نہیں کیا سو یاد کیے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید اور جمعہ میں منبر اور مسجدوں اور اذان اور اقامت اور نماز اور ہر جگہہ میں یہانتک کہ نکاح کی خطبہ اور کلام اور سب حاجتوں میں اللہ پاک آپ پر رحمت کاملہ اور سلام بھیجے اور آپ کی جگہہ بناوی فردوس بلند اور کچھ نقصان نہ پہونچایا آپ کو دشمن اور عداوتی نے اور بنائی جگہہ عاص بن وائل کی آگ اور طرح طرح کے عذاب اور تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہنی اور اللہ عزوجل کے ساتھہ کفر کرنے کے سبب سے پس اسیطرح اللہ عزوجل جزا دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر دوست کو مومنوں میں سے آپ کی امت سے بہشت اور آپکے دشمن کو منافقوں اور کافروں میں سے آگ فصل اللہ عزوجل نے فرمایا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیئے اور قربانی کر جان لے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام اور آپ کی امت کو حکم کیا نماز کا پھر انکو حکم کیا دوبارہ کچھہ چیزوں کا نماز کے بعد ان میں سے ہے ذکر اور دعا اور قربانی فصل اور ایپر ذکر پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت اور فرمایا اللہ عزوجل نے پس مجھکو یاد کرو اور میں تجھکو یاد کروں اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو اختلاف کیا علما نے اس میں ابن عباس نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت کے ساتھ میں تمہیں یاد کرونگا اپنی مدد سے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور جو لوگ ہم میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنے رستے دکھاوینگے اور سعید بن جبیر نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت سے میں تجھے یاد کرونگا اپنی بخشش سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور میری تابعداری کرو اور رسول کی تو کہ رحم کیئے جاؤ اور فضیل بن عیاض نے کہا پس مجھکو یاد کرو میری تابعداری سے

اذكركم بثوابي كما قال الله عز وجل ان الذين امنوا وعملوا الصلحت انا لا نضيع اجر من احسن عملا اولئك لهم جنت عدن الاية وقال النبي صلى الله عليه وسلم من اطاع الله فقد ذكر الله وان قلت صلوته وصيامه وتلاوته القران ومن عصى الله فقد نسي الله وان كثرت صلاته وصيامه وتلاوته القران وقال ابو بكر الصديق رضـ كفى بالتوحيد عبادة وكفى بالجنة ثوابا وقال ابن كيسان فاذكروني بالشكر اذكركم بالزيادة كقوله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم وقيل اذكروني بالتوحيد والايمان اذكركم بالدرجات والجنان كقوله عز وجل وبشر الذين امنوا وعملوا الصلحت ان لهم جنت تجري من تحتها الانهر الاية وقيل اذكروني على ظهر الارض اذكركم في بطنها اذا نسيكم اهلها كما قال الاصمعي رايت اعرابيا واقفا يوم عرفة بعرفات وهو يقول الهي عجت اليك الاصوات بضروب اللغات يسئلونك الحاجات وحاجتي اليك ان تذكرني عند البلاء اذا نسي اهلي وقيل اذكروني في الدنيا اذكركم في الاخرة وقيل اذكروني بالطاعات اذكركم بالمعافات دليله قوله تعالى من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة وقيل اذكروني بالخلاء والملاء اذكركم بالخلاء والملاء روي ان الله تعالى قال في بعض الكتب انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ما شاء وانا معه اذا ذكرني فمن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي ومن ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء خير منهم ومن تقرب الي شبرا تقربت اليه ذراعا ومن تقرب الي ذراعا تقربت اليه باعا ومن اتاني ماشيا اتيته هرولة ومن اتاني بقراب الارض خطيئة اتيته بقرابها مغفرة بعد ان لا يشرك بي شيئا وقيل اذكروني

میں تمہیں یاد کرونگا اپنے ثواب سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کام اچھے کیئے ضرور ہم نہیں ضایع کرینگے مزدوری اسکی جسنے کام کو سنوارا یہ لوگ انکو لئے ہیں ہمیشہ کی باغ آخر آیت تک اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی تابعداری کی اُسنے اللہ کو یاد کیا اگرچہ تہوڑی ہوا اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف پڑہنا اور جس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اُسنے اللہ کو بہلا دیا اگرچہ بہت ہوا اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف پڑہنا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کافی ہے توحید عبادت میں اور کافی ہے بہشت ثواب میں اور کہا ابن کیسان نے پس مجھکو یاد کرو تم شکر سے میں تمکو یاد کرونگا زیادہ سے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم شکر کروگے تو البتہ تمکو زیادہ دونگا اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توحید اور ایمان سے میں تمکو یاد کرونگا درجوں اور بہشت سے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ عمل اچھے کئے اور اُنکے لیئے باغ ہیں بہتی ہیں انکے نیچے سے نہریں آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو زمین کی پیٹھ پر میں تمکو یاد کرونگا اسکے پیٹ کے اندر جب بہلا دینگے تمکو زمین والے چنانچہ اصمعی نے کہا میں نے ایک اعرابی کھڑا دیکھا عرفہ کے دن عرفات میں اور وہ کہہ رہا تھا اے میرے معبود تیری طرف آوازیں بلند ہوئیں قسم قسم کی بولیوں میں تجھسے حاجتیں مانگتے ہیں اور میری حاجت تیری طرف یہ ہے کہ تو مجھکو یاد فرماوے مصیبت کیوقت جب میرے لوگ مجھے بہول جاویں اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو دنیا میں میں تمکو یاد کرونگا آخرت میں اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو تابعداریوں سے میں تمکو یاد کرونگا معافیوں سے اسکی دلیل اللہ تعالی کا فرمودہ ہے جو کوئی کام کرے نیک مرد ہو یا عورت اور ہو ایمان والا پس بیشک ہم اسکو جلاوینگے جلانا پاک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو تنہائی اور لوگوں میں میں تمکو یاد کرونگا تنہائی اور لوگوں میں چنانچہ روایت ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا بعض کتاب میں میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں جو مجھپر رکھتا ہے سو میرے ساتھ گمان رکھے جو چاہے اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھکو یاد کرے سو اپنے جی میں تو میں اسکو یاد کرتا ہوں اپنے جی میں اور جو مجھکو یاد کرے لوگوں میں میں اسکو یاد کرتا ہوں اُن لوگوں میں جو بہتر ہیں اُن سے اور جو میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اسکی طرف ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور جو نزدیک ہوتا ہے میری طرف ہاتھ بھر میں اسکی طرف نزدیک ہوتا ہوں دونوں ہاتھ پھیلانے کے برابر اور جو میری طرف چلکر آتا ہے میں اسکی طرف دوڑکر آتا ہوں اور جو شخص میرے پاس زمین کی دور تک برابر گناہ لاتا ہے میں اسکو اتنی ہی بخشش لاتا ہوں بعد اسکے کہ میرے ساتھ کوئی شریک نہ کیا ہو اور بعضے نے کہا تم مجھکو یاد کرو

فِي النِّعْمَةِ وَالرَّخَاءِ اَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَوْلَا اَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ
دَعَا فِي السَّرَّآءِ فَيَنْزِلُ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبَّنَا
عَبْدُكَ قَدْ نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَشْفَعُوْنَ لَهٗ فَيُجِيْبُهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَاِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَا قَالُوا الْاٰنَ فَلَا يَشْفَعُوْا لَهٗ بَيَانُهٗ
قِصَّةُ فِرْعَوْنَ اٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ الْاٰيَةَ وَقِيْلَ اُذْ
كُرُوْنِيْ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ اَذْكُرْكُمْ بِاَصْلَحِ الْاِخْتِيَارِ
بَيَانُهٗ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالشَّوْقِ وَالْمَحَبَّةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْقُرْبِ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ وَالْجَزَاءِ
وَقِيْلَ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ اَذْكُرْكُمْ بِغُفْرَانِ الْحَوْبَةِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالسُّؤَالِ اَذْكُرْكُمْ
بِالنَّوَالِ اُذْكُرُوْنِيْ بِلَا غَفْلَةٍ اَذْكُرْكُمْ بِلَا مُهْلَةٍ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالنَّدَمِ اَذْكُرْكُمْ بِالْكَرَمِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْمَعْذِرَةِ اَذْكُرْكُمْ
بِالْمَغْفِرَةِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِرَادَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِفَادَةِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّنَصُّلِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِخْلَاصِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالْقُلُوْبِ اَذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْكُرُوْبِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِعْتِذَارِ
وَالْاِسْتِغْفَارِ اَذْكُرْكُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْاِغْتِفَارِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِيْمَانِ
اَذْكُرْكُمْ بِالْجِنَانِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِسْلَامِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِكْرَامِ
اُذْكُرُوْنِيْ بِالْقَلْبِ اَذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْحُجُبِ اُذْكُرُوْنِيْ ذِكْرًا
فَانِيًا اَذْكُرْكُمْ ذِكْرًا بَاقِيًا اُذْكُرُوْنِيْ بِالْاِبْتِهَالِ اَذْكُرْكُمْ
بِالْاِفْضَالِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّذَلُّلِ اَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَةِ الزَّلَلِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالْاِعْتِرَافِ اَذْكُرْكُمْ بِمَحْوِ الْاِقْتِرَافِ اُذْكُرُوْنِيْ بِصَفَاءِ السِّرِّ
اَذْكُرْكُمْ بِخَالِصِ الْبِرِّ اُذْكُرُوْنِيْ بِالصِّدْقِ اَذْكُرْكُمْ
بِالرِّفْقِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالصَّفْوِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَفْوِ اُذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّعْظِيْمِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّكْرِيْمِ اُذْكُرُوْنِيْ بِالتَّكْبِيْرِ اَذْكُرْكُمْ
بِالنَّجَاةِ مِنَ السَّعِيْرِ اُذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْجَفَاءِ اَذْكُرْكُمْ
بِحِفْظِ الْوَفَاءِ اُذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْخَطَاءِ اَذْكُرْكُمْ

نعمت اور آسانی میں میں تمکو یاد کرونگا سختی اور مصیبت میں چنانچہ اللہ تعالی نے
فرمایا پس اگر نہ ہوتا یونس علیہ السلام تسبیح کہنے والوں میں سے البتہ پڑا رہتا اسکے
پیٹ میں اس دن تک جب اٹھائے جاتے اور کہا سلمان فارسی نے جب بندہ دعا
کرتا ہے خوشی میں پھر اترتی ہے اسپر مصیبت تو فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
تیرا بندہ ہے اسپر مصیبت اتری ہے سو اسکے لیے شفاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالی
ان سے قبول کرتا ہے اور جب خوشی میں دعا نہیں کی ہوتی فرشتے کہتے ہیں
اب دعا کرتا ہے پھر اسکے لیے شفاعت نہیں کرتے اسکا بیان قصہ فرعون کا
ہے اب ایمان لایا اور نافرمانی کرتا رہا پہلے آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو
یاد کرو تسلیم اور سپرد کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بہت اچھے اختیار سے اسکا بیان
اللہ عز وجل کا فرمودہ ہے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے سو وہی اسکو کافی ہے۔
اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو شوق اور محبت سے میں تمکو یاد کرونگا ملنے اور
نزدیک کرنے سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو بزرگی اور تعریف سے میں تمکو یاد
کرونگا عطا اور جزا سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توبہ سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشنے سے گناہ کے تم مجھکو یاد کرو دعا سے میں تمکو یاد کرونگا عطا سے تم مجھکو
یاد کرو سوال سے میں تمکو یاد کرونگا بے مہلت تم مجھکو یاد کرو ندامت سے میں تمکو
یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو عذر سے میں تمکو یاد کرونگا بخشش سے
تم مجھکو یاد کرو ارادہ سے میں تم کو یاد کرونگا فائدہ پہونچانے سے تم مجھکو یاد کرو
گناہ سے نکلنے سے میں تمکو یاد کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو اخلاص سے میں تمکو
یاد کرونگا خلاصی سے تم مجھکو یاد کرو دلوں سے میں تمکو یاد کرونگا سختیوں کے کھولنے سے
تم مجھکو یاد کرو نا ہولنے سے میں تمکو یاد کرونگا ایمان سے تم مجھکو یاد کرو محتاجی
سے میں تمکو یاد کرونگا قدر دانی سے تم مجھکو یاد کرو ایمان سے میں
تمکو یاد کرونگا بہشت سے تم مجھکو یاد کرو اسلام سے میں تمکو یاد کرونگا اکرام سے
تم مجھکو یاد کرو دل سے میں تمکو یاد کرونگا پردوں کو کھولنے سے تم مجھکو یاد کرو فانی
سے میں تمکو یاد کرونگا یاد باقی سے تم مجھکو یاد کرو عاجزی سے مانگنے سے میں تمکو یاد
کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو خواری ظاہر کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بخشنے سے
گناہوں کے تم مجھکو یاد کرو اقرار کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا گناہ کو مٹانے سے
تم مجھکو یاد کرو اندر کی صفائی سے میں تمکو یاد کرونگا خالص نیکی سے تم مجھکو یاد کرو صدق
سے میں تمکو یاد کرونگا نرمی سے تم مجھکو یاد کرو پسند کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا معاف
کرنے سے تم مجھکو یاد کرو تعظیم سے میں تمکو یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو بڑائی بیان

بانواع العطاء اذكروني بالجهد في الخدمة اذكركم باتمام
النعمة اذكروني من حيث انتم اذكركم من حيث انا ولذكر
الله اكبر قال الربيع في هذه الآية ان الله تعالى ذاكر
من يذكره وزائد لمن يشكره ومعذب لمن يكفره
وقال السدي فيها ليس من عبد يذكر الله تعالى الا ذكره
لا يذكره مؤمن الا ذكره بالرحمة ولا يذكره كافر الا ذكره
بالعذاب وقال سفيان بن عيينة بلغنا ان الله عز وجل
قال اعطيت عبادي ما لو اعطيته جبرئيل وميكائيل
كنت قد اجزلت لهما فقلت لهم اذكروني اذكركم وقلت
لموسى قل للظلمة لا يذكروني فاني اذكر من ذكرني وان
ذكري اياهم ان العنهم وان قال ابو عثمان النهدي اني
اعلم حين يذكرني ربي قيل له وكيف ذلك فقال ان
ان الله عز وجل قال اذكروني اذكركم فاذا ذكرت الله
ذكرني وقيل اوحى الله عز وجل الى داود عليه السلام
يا داود بي فافرحوا وبذكري فتنعموا وقال الثوري
لكل شيء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه عن
ذكر الله وقيل اذا تمكن الذكر من القلب فاذا دنا منه
الشيطان صرع كما يصرع الانسان اذا دنا منه الشيطان
فيقولون ما لهذا فيقال قد مسه الانس وقال سهل
بن عبد الله ما اعرف معصية اقبح من نسيان
هذا الرب الكريم وقيل الذكر الخفي لا يرفعه الملك
لانه لا اطلاع له عليه فهو سر بين العبد وبين الله تعالى
وقال بعضهم وصف لي ذاكر في اجمة فاتيته فبينما نحن
جلوس واذا سبع عظيم اقبل فضربه ضربة ونهش
منه قطعة فغشي عليه وعلي فلما افقت قلت له ما
هذا فقال قيض الله علي هذا السبع كلما دخلتني فترة
عن ذكره جاءني فعضني كما رايت

فصل

واما الدعاء فقوله عز وجل وقال ربكم ادعوني
استجب لكم وقوله تعالى فاذا فرغت فانصب

تم مجھکو یاد کرو کوشش کرنے سے خدمت میں میں تمکو یاد کرونگا نعمت کو پورا کرنیسے
تم مجھکو یاد کرو جہاں ہو تم میں تمکو یاد کرونگا جہاں میں ہوں اور بیشک اللہ پاک کا
یاد کرنا بہت بڑا ہے ربیع نے اس آیت کی تفسیر میں کہا بیشک اللہ تعالیٰ یاد کرنیوالا
ہے جو اسکو یاد کرے اور زیادہ کرنیوالا ہے جو اسکا شکر کرے اور عذاب کرنیوالا ہے جو اسکی
ناشکری کرے اور سدی نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اللہ تعالیٰ
کو یاد کرتا ہے مگر اللہ اسکو یاد کرتا ہے مومن اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو رحمت سے
یاد کرتا ہے اور کافر اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو عذاب سے یاد کرتا ہے اور سفیان
بن عیینہ نے کہا ہمکو پہونچا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا مینے جو اپنے بندوں کو دیا وہ اگر دیتا جبرئیل
اور میکائیل کو تو اُن دونو کو بڑا اچھا دیا ہوتا سو مینے اُن سے (بندوں سے) فرمایا تم مجھکو
یاد کرو تمکو میں یاد کرونگا اور مینے موسیٰ سے کہا تو ظالموں سے کہدے وہ مجھکو یاد نہ کیا کریں
کیونکہ میں اسکو یاد کرتا ہوں جو مجھکو یاد کرتا ہے اور میرا یاد کرنا اُن ظالموں کو یہ ہے کہ میں
انکو لعنت کرتا ہوں اور ابو عثمان نہدی نے کہا میں جانتا ہوں جب مجھکو میرا رب یاد کرتا
ہے کسی نے اُس سے پوچھا یہ کیونکر ہے کہا بیشک اللہ عزوجل نے فرمایا ہے تم مجھکو یاد کرو میں
تمکو یاد کرونگا سو جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھکو یاد کرتا ہے اور بعض نے
کہا اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف وحی کی اے داؤد مجھسے ہی خوش ہو
اور میری ہی یاد میں خوشی کرو اور ثوری نے کہا ہر چیز کے لیے عذاب ہے اور عارف
کا عذاب اللہ کی یاد سے اسکا منقطع ہونا ہے اور بعض نے کہا جب جگہہ پکڑ لی
اللہ کی یاد دل میں پھر جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے بیہوش گرتا ہے جیسے
بیہوش گرتا ہے انسان جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے تو شیطان کہتے
ہیں اسکو کیا ہوا پس کہا جاتا ہے کہ اسکو آدمی لگا ہے اور سہل بن عبد اللہ نے کہا
میں نہیں جانتا کوئی گناہ بہت بڑا اس بھولنے سے پروردگار بزرگ کو اور بعض
نے کہا پوشیدہ ذکر کو فرشتہ نہیں اُٹھاتا کیونکہ اسکو اسکی خبر نہیں ہوتی ہے
وہ پوشیدہ ہے بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اور انکے بعض نے کہا مجھسے بیان کیا گیا
ایک ذکر کرنے والا جنگل میں ہے میں اسکے پاس گیا ہم بیٹھے ہی تھے کہ ناگاہ ایک بڑا درندہ
آیا اسنے اسکو ایک ضرب ماری اور اس سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکال لیا اسکو اور
مجھکو غشی آگئی جب مجھکو افاقہ ہوا مینے اُس سے پوچھا یہ کیا ہے کہا اللہ نے مجھپر
یہ درندہ مقرر کیا ہے جب کبھی ذکر سے مجھکو سستی آجاتی ہے تو یہ آتا ہے اور مجھے کاٹتا ہے
جیسے تونے دیکھا فصل اور اما دعا پس اللہ عزوجل نے فرمایا اور تمہارے پروردگار نے فرمایا
تم مجھسے مانگو میں قبول کرونگا تمہارے لیے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس جب تو فارغ ہو
کھڑا ہو

وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ اَیْ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ فَا
نْصَبْ لِلدُّعَاءِ لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ الْاٰیَةَ وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُوْنَ فِیْ نُزُوْلِ هٰذِهِ
الْاٰیَةِ فَرَوَی الْكَلْبِیُّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ قَالَ سَاَلَتْ یَهُوْدُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ یَسْمَعُ رَبُّنَا دُعَاءَنَا وَاَنْتَ تَزْعَمُ
اَنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ السَّمَاءِ مَسِیْرَةَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ
وَاَنَّ غِلَظَ كُلِّ سَمَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ
سَاَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ رَبُّنَا فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ لَمَّا نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ قَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ نَدْعُوْا رَبَّنَا وَمَتٰی نَدْعُوْهُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ وَقَالَ الضَّحَّاكُ سَاَلَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْهِ
اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ قَالَ اَهْلُ الْمَعَانِیْ فِیْهَا اِضْمَارٌ
كَاَنَّهٗ قَالَ فَقُلْ لَهُمْ اَوْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنِّیْ قَرِیْبٌ مِنْهُمْ بِالْعِلْمِ
وَقَالَ اَهْلُ الْاِشَارَةِ رَفْعُ الْوَاسِطَةِ اِظْهَارُ الْقُدْرَةِ
قَوْلُهٗ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ
اَیْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ بِالطَّاعَةِ یُقَالُ اَجَابَ وَاسْتَجَابَ
بِمَعْنًی وَاحِدٍ وَقَالَ اَبُوْ رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِیُّ یَعْنِیْ فَلْیَدْعُوْنِیْ
وَالْاِجَابَةُ فِی اللُّغَةِ الطَّاعَةُ وَاِعْطَاءُ مَا سَاَلَ وَقَالَ
وَیُقَالُ اَجَابَتِ السَّمَاءُ بِالْمَطَرِ وَاَجَابَتِ الْاَرْضُ
بِالنَّبَاتِ اَیْ سَاَلَتِ السَّمَاءُ الْمَطَرَ فَاَعْطَتْ وَسَاَلَتِ
الْاَرْضُ النَّبَاتَ فَاَعْطَتْ وَالْاِجَابَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے رب کیطرف رغبت کر یعنے جب تو اپنی نماز سے فارغ ہو تو اللہ تبارک
وتعالی سے دعا کرنے کو کھڑا ہو اور اللہ تعالی نے فرمایا اور جب میرے بندے
میرے حال سے تجھسے پوچھیں پس میں نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی
دعا جب وہ مجھسے دعا کرے آخر آیت تک اور مفسروں نے اختلاف کیا نزول میں
اس آیت کو کلبی نے روایت کی ابو صالح سے انہنے ابن عباسؓ سے کہا مدینہ کے
یہودیوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کسطرح سنتا ہے
ہمارا رب ہماری دعا سالانکہ تو کہتا ہے کہ ہمارا اور آسمان کے درمیان فاصلہ
رستہ پانسو برس کا ہے اور ہر آسمان کی سٹائی بھی اتنی ہی ہے تو اتری یہ آیت
اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور حسن نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
ہمارا رب کہاں ہے تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور عطا اور قتادہ نے کہا
جب اتری یہ آیت اور تمہارے پروردگار نے فرمایا تم مجھسے دعا کرو میں تمہاری
لیئے قبول کرونگا تو ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے رب کو کسطرح
پکاریں تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال
سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور ضحاک نے کہا پوچھا بعض صحابہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہمارا رب قریب ہے تو ہم اس سے آہستہ عرض کریں
یا دور ہے تو ہم اوسکو اونچی پکاریں تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور
جب تجھ سے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں
قریب ہوں اہل معانی نے کہا اسمیں کچھ پوشیدہ ہے گویا اللہ
نے یوں فرمایا کہ تو ان سے کہدے یا انکو جتلا دے کہ میں ان سے
اپنے علم سے قریب ہوں اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر
کرنے کے لیئے ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھسے
دعا کرے اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کے لیئے
ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھسے دعا کرے پس انکو چاہیئے
کہ میرے لیئے قبول کریں یعنی میری تابعداری قبول کریں محاورہ میں اجابت اور
استجابت کا ایک معنے ہے۔ اور ابو رجاء خراسانی نے کہا یعنے انکو چاہیئے
کہ مجھسے دعا کریں اور اجابت لغت میں تابعداری کرنی اور اس چیز کا دینا ہے
جو مانگی جاوے اور کہا اور محاورہ ہے مانگا گیا آسمان سے مینہ اور مانگی گئی زمین سے انگوری تو
مانگا گیا آسمان سے مینہ سو اسنے دیا اور مانگی گئی زمین سے انگوری سو زمین نے دی اور اجابت اللہ عزوجل

هؤلاء الآیات ومن العبد الطاعة قوله ولیؤمنوا بی لعلهم
یرشدون لکی یهتدون فان سأل سائل عن قوله
اجیب دعوة الداع اذا دعان وقوله ادعونی استجب
لکم وقد نری کثیرا من خلق الله تعالی یدعون
فلا یجاب لهم قیل اختلف اهل العلم فی وجه الآیتین
وتاویلهما فقال بعضهم معنی الدعاء ههنا الطاعة
ومعنی الاجابة الثواب کانه قال عز وجل اجیب
دعوة الداع بالثواب اذا اطاعنی وقال بعضهم
معنی الآیتین خاص وان کان لفظهما عاما تقدیره
اجیب دعوة الداع ان شئت واجیب دعوة الداع
اذا وافق القضاء واجیب دعوة الداع اذا لم یسأل
محالا اجیب دعوة الداع اذا کانت الاجابة له خیرا
یدل علی ذلک ما روی عن علی بن ابی المتوکل عن
ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما من مسلم دعا الله عز وجل
بدعوة لیس فیها قطیعة رحم ولا اثم الا اعطاه
الله تعالی بها صاحبها احدی ثلاث خصال
اما ان یعجل دعوته واما ان یدخرها له فی الآخرة
واما ان یدفع عنه من السوء مثلها قالوا یا رسول
الله فاذا نکثر من الدعاء قال صلی الله علیه وسلم
الله اکبر واکثر وقال بعضهم ان الآیة عامة لیس
فیها اکثر من اجابة الدعوة فاما اعطاء المنیة
وقضاء الحاجة فلیس بمذکور فی الآیة وقد یجیب
السید عبده والوالد ولده ولا یعطیه سؤاله
فالاجابة کائنة لا محالة عند حصول الدعوة
لان قوله اجیب واستجیب خبر والخبر لا یعترض
علیه النسخ لانه اذا نسخ صار المخبر کاذبا وتعالی
الله عن ذلک علوا کبیرا وخبر الله تعالی لا یقع
بخلاف مخبره والذی یؤید هذا التاویل ما روی

اُسکیطرف سے دیتا ہے اور بندہ سے کیطرف سے تابعداری اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اور انکو چاہئے
کہ ایمان لاویں مجھپر تو کہ وہ رستہ پاویں یعنی تو کہ وہ ہدایت پاویں اگر کوئی
سوال کرنے والا اللہ کے اس قول سے سوال کرے میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب وہ مجھ سے دعا کرے اور اللہ کے اس قول سے تم مجھ سے دعا کرو میں
تمہارے لیئے قبول کرونگا اور ہم بہتیروں کو اللہ کی مخلوق میں سے دیکھتے ہیں کہ وہ دعا
کرتے ہیں انکے لیئے قبول نہیں ہوتی کہا جاویگا اہل علم نے دونوں آیتوں کی وجہ
اور انکی تاویل میں اختلاف کیا ہے انہیں سے بعض نے کہا دعا کے معنے جگہہ طاعت
کے ہیں اور قبول کرنے کے معنے ثواب دینے کے گویا اللہ عزوجل نے فرمایا میں قبول کرتا ہوں
دعا کرنے والے کی دعا ثواب دینے سے جب وہ میری تابعداری کرے اور کہا بعض نے انکی
دونوں آیتوں کے معنے خاص ہیں اگرچہ انکے لفظ عام ہیں تقدیر انکی یہہ ہے کہ میں قبول
کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا اگر میں چاہوں اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب قضا کے موافق ہوا اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ محال چیز
نہ مانگے قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب اسکے لیئے قبول کرنا بہتر ہو اسپر دلالت
کرتی ہے وہ روایت جو علی بن ابو المتوکل سے کیگئی اُسنے ابی سعید سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا نہیں کرتا جسمیں
قطیعہ رحم اور گناہ نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اُس دعا کے عوض دعا کرنیوالے کو تین خصلتوں
میں سے ایک دیدیتا ہے یا اُسکی دعا جلدی دیدیتا ہے یا اسکے لیئے آخرت میں وہ ذخیرہ
کرتا ہے یا اُس سے اتنی برائی دور کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس اب ہم زیادہ
کرینگے دعا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت بڑا اور بہت زیادہ ہے اور بعض نے
کہا کہ آیت عام ہے اسمیں دعا قبول کرنیسے زیادہ نہیں پس دنیا مراد کا اور حاجت
کا پورا کرنا سو یہ آیت میں مذکور نہیں ہے سو کبھی ہاں کہتا ہے سردار اپنے غلام کو اور باپ
اپنے بیٹے کو اور اسکو اسکا سوال نہیں دیتا پس قبول کرنا ہونیوالا ہے ناچار دعا
کے حاصل ہونے کے وقت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اجیب اور استجب خبر ہے اور خبر
پر نسخ عارض نہیں ہوتا کیونکہ خبر منسوخ ہو جاوے تو خبر دینے جھوٹا ہو جاتا ہے
اور اللہ پاک اس سے بلند ہے بڑا بلند اور خبر دینا اللہ تعالیٰ کا نہیں
خلاف پڑتا خبر دی گئی چیز کے اور اس تاویل کی تائید
کرتی ہے وہ روایت جو

نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من فتح له باب في الدعاء فتحت له ابواب الاجابة واوحى الله تعالى الى داؤد عليه السلام قل للظلمة لا يدعوني فاني اوجبت على نفسي ان اجيب من دعاني واني اذا اجبت الظالمين لعنتهم وقيل ان الله تعالى يجيب دعوة المؤمن في الوقت الا انه يؤخر اعطاء مراده ليدعوه فيسمع صوته يدل عليه ما روي عن محمد بن المنكدر عن جابر ابن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليدعو الله عز وجل وهو يحبه فيقول الله تعالى يا جبرئيل اقض لعبدي هذا حاجته باخلاصه وعجلها فاني اكره ان اسمع صوته وقيل ان يحيى بن سعيد قال رأيت رب العزة في المنام فقلت يا رب كم ادعوك فلا تستجيب لي قال يا يحيى اني احب صوتك وقال بعضهم ان للدعاء آدابا وشرائط هي اسباب الاجابة ونيل المنا فمن راعاها واستكملها كان من اهل الاجابة ومن اغفلها او اخل فهو من اهل الاعتداء في الدعاء وقيل انه سئل ابرهيم بن ادهم رحمة الله عليه فقيل ما بالنا ندعو الله فلا يستجيب لنا فقال لانكم عرفتم الرسول فلم تتبعوا سنته وعرفتم القران فلم تعملوا به واكلتم نعمة الله فلم تؤدوا شكرها وعرفتم الجنة فلم تطلبوها وعرفتم النار فلم تهربوا منها وعرفتم الشيطان فلم تحاربوه ووافقتموه وعرفتم الموت فلم تستعدوا له ودفنتم الاموات فلم تعتبروا بهم وتركتم عيوبكم واشتغلتم بعيوب الناس

فصل

واما النحر فقوله عز وجل وانحر والاصل في النحر امر الله تعالى لخليله ابرهيم عليه السلام وذلك ان ابرهيم خليل الرحمن لما انجاه الله تعالى من نار نمرود الجبار وسلمه من كيده وعذابه قال اني ذاهب

نافع کی ابن عمر سے اُنسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جس شخص کیلیئے دروازہ کھولا جاوے دعا میں اسکے لیے قبولیت کے دروازے کھول جاویں گے اور اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف کہ تو ظالموں سے کہدے کہ مجھسے دعا نہ کیا کریں کیونکہ مینے اپنی جان پر واجب کر رکھا ہے کہ جواب دوں اور میں جب ظالموں کو جواب دیتا ہوں تو اُن کو لعنت کرتا ہوں اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ مومن کی دعا کا جواب دیتا ہے اسیوقت مگر تاخیر کرتا ہے دینے میں اسکی مراد کی تاکہ اُسکو پکارے اور وہ اسکی آواز سنا کرے اسپر دلالت کرتی ہے وہ روایت جو محمد بن منکدر سے کیگئی جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بندہ اللہ عز وجل کو پکارتا ہے اور وہ اوسے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کی لیئے اسکی یہ حاجت پوری کردے اور دیر نہ کر کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اسکی آواز سنتا رہوں اور بیشک بندہ اللہ عز وجل کو پکارتا ہے اور وہ اوسکو دشمن رکھتا ہے فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کے لیئے اسکی حاجت پوری کردے اسکے اخلاص کے سبب سے اور اسکو جلدی کردے کیونکہ مجھے برا لگتا ہے اُسکا آواز سننا اور کسی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مینے رب العزت کو خواب میں دیکھا مینے عرض کیا اے میرے پروردگار کتنی ہی مینے تجھسے دعا کی تو میرے لیئے قبول نہ فرمائی فرمایا اے یحییٰ میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں اور کہا اُنکے بعض نے دعا کے لیئے آداب اور شرطیں ہیں جو قبول ہونے اور امید کے پہونچنے کے اسباب ہیں سو جو کوئی انکو نگاہ رکھے اور انہیں کامل کرے وہ قبولیت والوں میں سے ہے اور جو انکو کھودے یا اُن میں خلل کرے وہ دعا میں حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے اور بعض نے کہا پوچھے گئے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اُن سے کہا گیا ہمارا کیا حال ہے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں ہمارے لیئے قبول نہیں کیجاتی کہا اسلیئے کہ تم نے رسول کو پہچانا پھر اسکی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور تمنے قرآن کو پہچانا پھر اسپر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے ہو پھر ادا نہیں کرتے اسکا شکر اور تمنے بہشت کو پہچانا پھر اسے طلب نہیں کرتے اور دوزخ کو پہچانا پھر نہیں اس سے ڈرتے اور تمنے شیطان کو پہچانا پھر اس سے لڑتے نہیں ہو اور اسکے موافق ہوگئے ہو اور تمنے موت کو پہچانا پھر اسکے لیئے طیار نہیں ہوتے اور تمنے مردوں کو دفن کیا پھر نہیں عبرت پکڑتے اُن سے اور تمنے اپنے عیب تو چھوڑدیے اور لوگوں کے عیبوں میں لگے ہو فصل اور ایسے نحر میں اللہ عز وجل نے فرمایا اور قربانی کر اور اصل قربانی میں اللہ تعالیٰ کا حکم اسکے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو ہے اور یہ یوں ہے کہ ابراہیم خلیل الرحمن کو جب اللہ تعالیٰ نے نمرود زبردست کی آگ سے نجات دی

الی ربی یعنی مہاجرا الی ربی یعنی الی رضاء ربی
بالارض المقدسۃ سیہدین لدینہ وہو علیہ السلام
اول من ہاجر من خلق اللہ فی دین اللہ عز وجل
فہاجر معہ لوط وسارۃ اخت لوط وہو ابن
خال ابراہیم علیہ السلام فلما قدم الارض المقدسۃ
سال ربہ الولد فقال رب ہب لی من الصالحین
یقول ہب لی ولدا صالحا فاستجاب اللہ لہ فبشرہ
بغلام حلیم یعنی علیم وہو العالم وہو اسحاق
ابن سارۃ فلما بلغ معہ السعی یعنی المشی الی الجبل
قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک یعنی
امرت فی المنام بذبحک وذلک لنذر کان علیہ
ونیۃ علیہ السلام فانظر ماذا تری فرد علیہ اسحاق
بقولہ یا ابت افعل ما تؤمر واطع ربک فمن ثم لم
یقل اسحاق لابراہیم افعل ما رایت فی المنام فرای
ذلک ابراہیم علیہ السلام ثلث لیال متتابعات
وکان ابراہیم صام وصلی قبل الذبح فقال
ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین علی الذبح
فلما اسلما یقول اسلما لامر اللہ تعالی وطاعتہ
وتلہ للجبین یقول کبہ علی جبہتہ فلما اخذ بنا
صیتہ لیذبحہ للہ علم اللہ منہما الصدق فقال
اللہ عز وجل ونادینٰہ ان یا ابراہیم قد صدقت
الرؤیا فی ذبح ابنک فخذ الکبش واذبحہ فداء ابنک
قال اللہ عز وجل وفدینٰہ بذبح عظیم واسم
الکبش رزیر کان من الوعول ترعی فی الجنۃ
اربعین سنۃ قبل ان یذبح وقیل انہ ہو الکبش
الذی قربہ ہابیل بن آدم المقتول شہیدا
علیہ السلام وکان یرعی فی الجنۃ قد فدی
بہ اسحاق النبی علیہ السلام من الذبح قال اللہ
عز وجل انا کذلک نجزی المحسنین یعنی ہکذا

اپنے رب کیطرف یعنے اپنے رب کی رضامندی کی طرف مقدس زمین میں جلدی
وہ مجھکو اپنے دین کیطرف رستہ دکھائیگا اور ابراہیم علیہ السلام پہلے ہیں انکو جن نے ہجرت
کی اللہ کی مخلوق میں سے اللہ عزوجل کے دین میں سو انکے ہمراہ ہجرت کی اور آپکے ساتھ
حضرت لوط اور حضرت سارہ لوط کی بہن تھی اور لوط ابراہیم علیہ السلام کے خالہ زاد
بھائی تو جب آئے مقدس زمین میں بیٹے کو مانگا کہا اے میرے پروردگار مجھکو
دے نیکوں میں سے یعنے مجھکو بیٹا نیک بخش تو اسکو قبول فرمالیا پھر اسکو ایک لڑکے
بردبار کی بشارت دی یعنے علیم یعنے دانا کو کہتے ہیں اور وہ اسحاق بن سارہ
ہیں پھر جب دوڑا ساتھ بیٹے کو یعنے پہاڑ تک گئے تو ابراہیم نے کہا اے میرے
بچڑے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں تجھکو ذبح کرتا ہوں یعنے مجھکو خواب میں
حکم ہوا ہے تیرے ذبح کرنیکا اور یہ بسبب نذر کے تھا جو ابراہیم علیہ السلام پر بیٹے
کے بارہ میں تھی سو تو دیکھ کیا دیکھتا ہے سو جواب دیا انکو اسحاق نے اپنے قول سے
اے میرے باپ تو کر جو تجھکو حکم ہوا اور اپنے رب کی تابعداری کر پس اسی سبب سے
نہیں کہا اسحاق نے ابراہیم کو کہ کر جو تو نے خواب میں دیکھا ہے اور ابراہیم نے اس
خواب کو تین رات برابر دیکھا اور ابراہیم نے روزہ رکھا اور نماز پڑھی تھی ذبح
سے پہلے پھر کہا اسحاق نے مجھکو انشاء اللہ تعالی ذبح پر صبر کرنیوالوں میں سے پاویگا
پس جب دونوں فرمانبردار ہوگئے یعنے اللہ تعالی کے حکم اور اسکی فرمانبرداری
کے لیے فرمانبردار ہوگئے اور اسکو پیشانی پر پچھاڑا یعنے منہ کے بل اوندھا کیا سو جب
ابراہیم نے اسکی پیشانی کے بال پکڑے تاکہ اسکو اللہ کیلیے ذبح کریں اللہ پاک نے دونوں
سے صدق جان لیا اور اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے اسکو پکارا یوں کہکر اے ابراہیم
تو نے خواب کو ٹھیک سچ کر دکھلایا اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں سو دنبہ لے اور اسکو
ذبح کردے اپنے بیٹے کے عوض میں اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے اسکے عوض میں دیا
ایک بڑی ذبح کی چیز کو اور دنبہ کا نام زریر تھا ان بکریوں میں سے تھا جو بہشت میں
چرتی تھیں چالیس سال ذبح ہونے سے پہلے اور بعض نے کہا وہ دنبہ تھا جسکو
قربانی کیا تھا ہابیل بن آدم مقتول شہید علیہ السلام نے اور وہ بہشت
میں چرتا تھا اس سے حضرت اسحاق نبی علیہ السلام ذبح
سے چھوٹ گئے اور عزوجل نے فرمایا ہم اسیطرح
نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں یعنے اسیطرح

يجزي كل محسنٍ فجزاه الله خيرًا باحسانه وانقياده
لامر الله تعالى في الذبح لابنه اسحٰق وقيل ان
المامور بذبحه انما هو اسمٰعيل عليه السلام
ثم قال الله عز وجل ان هٰذا هو البلٰؤ المبين
يعني النعيم المبين حين عفا عنه وفداه بالكبش
وقيل انه لما وضع الخليل عليه السلام السكين
على حلق ولده نودي ان يا ابراهيم خل ولدك
مرادنا لم يكن قربانا للولد وانما كان مرادنا خلو
القلب من محبة الولد ولهذا قيل انه ذكر في
بعض الكتب ان ابراهيم عليه السلام لما اراد ان
يذبح ولده قال في سره يارب ايش لو كان هٰذا
الذبح على يد غيري لكان خيرًا قال الله تعالى لا
يكون الا على يديك فقالت الملٰئكة يا ربنا لما فعلت
هٰكذا قال حتى يزيد بلاءٌ على بلاءٍ فقالت الملٰئكة
لم ذلك قال حتى لا يحب احدًا غيري فاني لا اقبل
الشريك في الحب فابراهيم عليه السلام احب ولده
فابتلي بذبحه ويعقوب احب يوسف فغاب عنه
اربعين سنة وابتلي بفراقه ونبينا محمد صلى الله
عليه وسلم احب الحسن والحسين رض وعلقا
بقلبه فجاء جبرئيل واخبره بان احدهما يسم والآخر
يقتل حتى لا يحب مع الحبيب سواه

فصل

ويستحب اذا خرج المؤمن الى صلٰوة العيد في
طريق ان يرجع من طريق اخرى لما روى ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم اخذ يوم العيد في طريق
ورجع في طريق اخرى فاختلف الناس في ذلك فقال
اكثرهم انما اراد بذلك اختلاف حرز المشركين عسكره
فخالف بين الطريقين ليختلف الحزر وقال آخرون
انما قصد بذلك الاختصار في الرجوع كانه سلك
الطريق الاطول في الممر لكثرة الحسنات ورجع في

ہر نیک کو جزا دیتے ہیں پس ابراہیم کو جزا دی اللہ نے بہتر بسبب اسکی
نیکی کے اور اسکے بیٹے اسحاق کے ذبح کرنے میں اسکے اللہ تعالی کے حکم کی
تابعداری کرنے میں اور بعض نے کہا جسکے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا وہ
اسمٰعیل علیہ السلام ہی تھے پھر اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک یہ البتہ آزمانا
ظاہر ہے یعنے نعمت ظاہر جب اُس سے معاف کر دیا اور اسکا عوض
دنبہ دیا اور بعض نے کہا جب رکھی حضرت خلیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے
کے حلق پر چھری پکارے گئے اے ابراہیم بیٹے کو چھوڑ دے کیونکہ ہماری
مراد بیٹے کی قربانی نہ تھی اور ہماری مراد تو دل کا خالی کرنا ہی تھا بیٹے
کی محبت سے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ بعض کتابوں میں ذکر ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تو اپنے جی میں کہا اے
میرے پروردگار اگر یہ ذبح کسی اور کے ہاتھ پر ہوتی تو خوب ہوتی فرمایا اللہ تعالے
نے یہ نہ ہوگا مگر تیرے ہاتھ پر فرشتوں نے عرض کی اے پروردگار ہمارے تو نے
اسطرح کیوں کیا فرمایا تاکہ آزمایش پر آزمایش زیادہ ہو فرشتوں نے
عرض کی یہ کیونکر ہے فرمایا تاکہ میرے سوا کسی کو دوست نہ رکھے کیونکہ میں
شریک قبول نہیں کرتا محبت میں پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پیارا
رکھا سو وہ اسکے ذبح کرنے سے آزمائے گئے اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف
علیہ السلام کو دوست رکھا سو وہ ان سے چالیس سال غائب ہوا اور آزمائے گئے
اسکی جدائی سے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت
حسین رضی اللہ عنہما کو دوست رکھا اور معلق ہوئے آپ کے دل سے تو
جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو خبر دی کہ ایک اُن کا زہر دیا جاویگا اور دوسرا
قتل کیا جاویگا تاکہ آپ اپنے حبیب اللہ کے ساتھ اسکے سوا کسی کو دوست
نہ رکھیں فصل اور مستحب ہے کہ جب نکلے مومن عید کی نماز کیطرف ایک رستہ میں تو
لوٹے اور رستہ میں اس روایت کے لحاظ سے جو ابن عمر نے کی کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عید کو دن ایک رستہ لیا اور لوٹے دوسرے رستہ میں سو لوگوں
نے اسمیں اختلاف کیا اکثروں نے کہا آپنے ارادہ کیا اسکا اپنے لشکر کے لیے
مشرکوں کی نگہبانی مختلف کرنے کو پس مخالفت کی دو رستوں میں تاکہ نگہبانی
مختلف ہو جاوے اور اوروں نے کہا آپ نے اسکا ہی قصد کیا چھوٹا کرنے کو لوٹنے میں
گویا آپ گئے لمبے رستہ میں چلنے نیکیاں زیادہ کرنے کو۔ اور لوٹے
چھوٹے رستہ میں

الاقصر وقال اٰخرون لما مضی فی طریق شھدت له الارض ثم رجع فی طریق اخرٰی لتشھد له الارض الثانیة وقیل انه علیه السلام مضی علی حیّ من الاحیاء ثم رجع علی غیرھم لیساوی بینھم فی الاکرام لان رؤیته علیه السلام کانت رحمة قال الله تعالٰی وما ارسلناک الا رحمة للعٰلمین وقیل ان الارض تفتخر بوطی النبی صلی الله علیه وسلم وغیرہ من الانبیاء والاولیاء وسعیھم علیھا فاراد صلی الله علیه وسلم ان یساوی بین البقعتین لکیلا تفتخر بعضھا علی بعض وقیل انه علیه السلام کان تنسکه الی المصلی فی طریق وقصدہ الحقیقة الی الله عز وجل ثم اراد الرجوع الی الاھل والوطن والطین والماء المعروف المعھود فکرہ ان یسلک الی الله تعالٰی طریقا ثم یسلکه الی غیرہ فرجع فی طریق اٰخر وقیل انه علیه السلام لو لم یرجع فی طریق اٰخر لوجب علی الناس الاستنان به علیه السلام وتعذر علیھم التفرق بعد صلٰوة العید الی منازلھم فاراد ان یبین التوسعة علیھم فی الرجوع فی ای طریق شاؤا وقیل انه صلی الله علیه وسلم فرغ من مکیدة الکفار والمنافقین وقیل انه کان یتصدق علی من کان معه فکان یرجع فی طریق اٰخر حتی تتوفر الصدقة علی الفقراء وقیل انه کان یفعل ذٰلک لاجل ازدحام الناس علیه صلی الله علیه وسلم

فصل

فی فضیلة یوم النحر والاضحیة روی عبد الله ابن قرط قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعظم الایام عند الله یوم النحر وروی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة قومی الی اضحیتک فاشھدیھا فانه یغفر لک باول قطرة تقطر من دمھا کل ذنب عملت وقولی ان

اور اور وں نے کہا جب آپ ایک رستہ میں گئے تو آپ کیلیئے گواہی دیگی وہ زمین پھر اور رستہ میں لوٹے تاکہ دوسری زمین بھی آپکے لیئے گواہی دیوے اور بعض نے کہا کہ آنحضرت علیہ السلام قبیلوں میں سے ایک قبیلہ پر گذرے پھر اُن کے سوا اوروں پر سے لوٹے تاکہ اُنکے درمیان عزت میں برابری ہوجاوے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کا دیکھنا رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہمنے تجھکو نہیں بھیجا مگر جہانوں کے لیئے رحمت اور بعض نے کہا بیشک زمین فخر کرتی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے سوا اور پیغمبروں اور ولیوں کے اُترنے سے اور اسپر اُنکے چلنے پھرنے سے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ دو جگہوں کے درمیان برابری کیجاوے تاکہ بعض اسکا بعض پر فخر نہ کرے اور بعض نے کہا آنحضرت علیہ السلام گئے عیدگاہ کو ایک رستہ میں اور حقیقت میں آپ کا قصد اللہ عزوجل کیطرف تھا پھر لوٹنے کا ارادہ کیا گھر اور وطن اور مٹی اور پانی معروف معہود کیطرف تو برا جانا کہ جس رستہ اللہ تعالیٰ کیطرف گئے تھے پھر اسی رستے اُسکے غیر کیطرف جاویں اسلیئے اور رستہ میں لوٹے اور بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوسری راستہ میں نہ لوٹتے تو لوگوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سنت کو بجا لانا واجب ہوجاتا اور مشکل ہوجاتا اُنپر عید کی نماز کے بعد اپنے گھروں کیطرف جدا ہونا اسلیئے آپنے ارادہ کیا کہ بیان کردیں اُنپر فراخی لوٹنے میں جس رستہ چاہیں اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں اور منافقوں کے فریب سے ڈرے اور بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آپکے ساتھ ہوتا اسپر صدقہ کرتے اسلیئے دوسرے رستہ میں لوٹتے تاکہ زیادہ ہو جاوے صدقہ فقیروں پر اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسلیئے کرتے تھے کہ ازدحام ہوجاتا تھا لوگوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

فصل۔ نحر اور عید ضحے کے دن کی فضیلت میں عبد اللہ بن قرط نے روایت کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا دنوں کا اللہ کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اسکے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لیئے بخشا جاویگا پہلے قطرے سے جو اسکے خون سے گرے گا جو گناہ تو نے کیے اور کہہ بیشک

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ دَاؤُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ اِلٰهِي مَا ثَوَابُ مَنْ ضَحّٰى مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُهُ اَنْ يُعْطٰى
بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ
وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ فَقَالَ اِلٰهِي فَمَا ثَوَابُ اِذَا شَقَّ
بَطْنَهَا قَالَ اِذَا انْشَقَّ الْقَبْرُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰمِنًا
مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَمِنْ اَهْوَالِ الْقِيٰمَةِ يَا دَاؤُدُ لَهُ بِكُلِّ
بِضْعَةٍ مِنْ لَحْمِهَا طَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ وَبِكُلِّ
كُرَاعٍ مِنْهَا مَرْكَبٌ مِنْ مَرَاكِبِ الْجَنَّةِ وَبِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى
جَسَدِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَبِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى رَأْسِهَا جَارِيَةٌ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اَمَا عَلِمْتَ يَا دَاؤُدُ اَنَّ الضَّحَايَا هِيَ
الْمَطَايَا وَاَنَّ الضَّحَايَا تَمْحُو الْخَطَايَا وَتَدْفَعُ الْبَلَايَا
مُرْ بِالضَّحَايَا فَاِنَّهَا فِدَاءُ الْمُؤْمِنِ كَفِدَاءِ اِسْحٰقَ مِنَ
الذَّبْحِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا
ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرُوِيَ اَنَّ عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ثُمَّ قَالَ
وَهَلْ يَكُوْنُ الْوَفْدُ اِلَّا رُكْبَانًا عَلٰى نَجَائِبِهِمْ وَنَجَائِبُهُمْ
ضَحَايَاهُمْ ثُمَّ يُؤْتَوْنَ بِنُوْقٍ لَمْ يَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا
عَلَيْهَا رِحَالٌ مِنَ الذَّهَبِ وَاَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ ثُمَّ يَنْطَلِقُ
اِلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى يَقْرَعُوْا بَابَهَا وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ضَحُّوْا وَطِيْبُوْا بِهَا اَنْفُسًا فَاِنَّهُ
مَنْ اَخَذَ اُضْحِيَّتَهُ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ كَانَ دَمُهَا
وَشَعْرُهَا مَحْضُوْرَيْنِ لَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاِنَّ الدَّمَ
اِذَا وَقَعَ فِي التُّرَابِ فَاِنَّمَا يَقَعُ فِي حِرْزِ اللّٰهِ اَنْفِقُوْا
يَسِيْرًا تُؤْجَرُوْا كَثِيْرًا وَرُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ عَظِيْمَيْنِ
فَاَضْجَعَ اَحَدَهُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ

میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور مرنا میرا اللہ کے لیئے ہے جو جہان کا رب
ہے اور روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام
نے عرض کیا ای میری معبود اسکو کیا ثواب ہی جو قربانی کرے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں سی اللہ عزوجل نے فرمایا اسکا ثواب یہہ ہے کہ اسکو اسکے ہر بال
کی عوض دیجاویں دس نیکیں اور اس سی دس برائیں دور کیجاویں اور اسکی
لیئے بلند کیئے جاویں دس درجی عرض کیا ای میری معبود اسکو کیا ثواب ہی
جب وہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹیگی اسکی قبر اللہ تعالی اسکو
بیخوف نکالیگا بھوک اور پیاس اور قیامت کی خوفوں سے ای داؤد اسکے لیئے
اس قربانی کی ہر ٹکڑے کی بدلی ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کیطرح
اور اس قربانی کے پائے کے ٹھوڑے سی گوشت کی عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت
کے گھوڑوں میں سی اور اسکے بدن کی ہر بال کی عوض جنت میں ایک محل
ہوگا اور اسکے سر کے بال کے عوض حور العین میں سی ایک خدمتگار ہوگی
ای داؤد تونے نہیں جانا کہ قربانیں ہی سواری ہیں اور بیشک قربانیں
گناہوں کو مٹاتی ہیں اور مصیبتوں کو دور کرتی ہیں تو قربانیوں کا حکم کر کیونکہ
وہ مومن کا عوض ہیں اسحاق کی عوض کی طرح ذبح سے اور حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قربانیں اچھی کیا کرو کیونکہ وہ تمہاری سواریاں
ہیں قیامت کی دن اور روایت ہی کہ حضرت علی نے یہ آیت پڑھی جسدن ہم
پرہیزگاروں کو اوٹھاوینگی رحمن کیطرف مہمان پھر کہا بہلا مہمان ہوسکتی ہیں مگر
جو سوار ہوں اپنی اچھی اونٹوں پر اور انکی اچھی اونٹ قربانیں ہیں پھر ایسی اونٹنیں
دیجاوینگی جو لوگوں نے ویسی نہ دیکھی ہونگی انپر سونے کے کجاوی ہونگی اور انکی باگیں
زبرجد کی ہونگی۔ پھر وہ لیچلینگے انکو بہشت کیطرف یہانتک کہ بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاوینگی
اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کیا کرو اور خوش
کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنی قربانی پکڑتا ہے پھر قبلہ کیطرف اسکا منہ کرتا ہے تو اسکا
خون اور اسکے بال اسکی لیئے نگاہ رکھی جاوینگی قیامت کی دن تک کیونکہ خون جب
مٹی میں گرتا ہے وہ بیشک پڑتا ہے اللہ کی نگہبانی میں۔ تھوڑا خرچ کرو اجر بہت
دیئے جاوگی اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبی خاکی
رنگ سیاہی مائل بڑی سینگوں والی بڑے موٹے منگوائے پھر ایک کو لٹایا
پھر فرمایا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحیم فرمانیوالا ہے اللہ کی نام
اور اللہ بہت بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکے

اَهْلِ بَيْتِهٖ ثُمَّ بِالْاُخْرٰى وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ
وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ
اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُعْفِيِّ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ التَّمِيْمِيُّ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ
بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرْفِيُّ اَنْبَاَ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَّبَ اُضْحِيَّتَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ لِيَنْحَرَهَا قَرَّبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْجَنَّةِ فَاِذَا نَحَرَهَا
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا وَجَعَلَهَا اللّٰهُ
تَعَالٰى لَهٗ مَرْكَبًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْمَحْشَرِ وَيُعْطٰى بِعَدَدِ
شَعْرِهَا وَصُوْفِهَا حَسَنَاتٍ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ
اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَكَانَ يَذْبَحُ وَيُسَمِّيْ وَيَضَعُ رِجْلَهٗ
عَلٰى صَفْحَتِهِمَا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْاَمْلَحُ مَا فِيْهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ
وَالسَّوَادُ اَغْلَبُهٗ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ
وَرَوَتْ عَائِشَةُ رض اَنَّهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ
وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ فَاَضْجَعَهٗ وَذَبَحَهٗ
فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ قَوْلُهٗ وَيَطَاُ
فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ مَعْنَاهُ لِكَثْرَةِ شَحْمِهٖ وَلَحْمِهٖ
مَا يَظَلُّ اِلَّا فِيْ ظِلِّ نَفْسِهٖ وَيَنْظُرُ فِيْهِ وَيَبْرُكُ فِيْهِ
وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى السَّوَادِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّهٗ
كَانَ اَسْوَدَ الْيَدَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ **فَصْلٌ**
فِيْ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاَضْحٰى وَهِيَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ
يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ كَذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِثْلَ
ذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ كَذٰلِكَ فَاِذَا سَلَّمَ
قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ مِنْ خَيْرِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **فَصْلٌ** وَالْاُضْحِيَّةُ سُنَّةٌ
لَا يُسْتَحَبُّ تَرْكُهَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا عِنْدَ الْاِمَامِ

گھر والوں کیطرف سی ہے پھر دوسری کو لٹایا اور فرمایا اللہ کے نام سی اور اللہ بہت
بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکی امت کیطرف سی ہے اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ
سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قربانی کے دن دو دنبے
قربانی کیے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے محمد بن احمد۔ احمد بن حارث معدل کوفی
نے کہا ہمکو خبر دی قاضی محمد بن محمد بن عبد اللہ جعفی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر تمیمی نے کہا ہمکو
خبر دی علی بن منذر طرفی نے کہا ہمکو خبر دی ابن فضیل نے ہشام سے اُسنے عروہ سے اُسنے
اپنے باپ سے اسنے حضرت عایشہ سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا
جو شخص اپنی قربانی۔ قربانی کے دن قربانی کرنے کے لیئے نزدیک کرے اللہ تعالی اسکو
بخشدیگا پہلے قطرے سے جو اسکے خون سے گرے اور اس قربانی کو اللہ تعالی اسکے لیئے سواری
کریگا قیامت کے دن محشر تک اور دیگا اسکو بالوں اور اون کی برابر نیکیں اور انس بن
مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے بڑے سینگوں والے خاکی
رنگ قربانی کیے سو ذبح کرتے تھے اور اللہ کا نام لیتے تھے اور اپنا پاؤں اسکے منہ پر رکھتے تھے
ابو عبیدہ نے کہا املح وہ ہوتا ہے جسمیں سفیدی اور سیاہی ہو اور سیاہی غالب ہو اور
سیاہی میں دیکھے اور سیاہی میں بیٹھے اور حضرت عایشہؓ نے روایت کی کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنبے بڑے سینگوں والے کا حکم کیا جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اور بیٹھے
سیاہی میں سو وہ آپکے پاس لایا گیا آپنے اسکو قربانی کیا پھر اسکو لٹایا اور ذبح کیا فرمایا اللہ
کے نام سے یا اللہ محمد اور محمد کی آل اور محمد کی امت سے قبول فرما اور اصحاب حدیث نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اسکے معنے یہ ہیں کہ اپنی چربی
اور گوشت کی زیادہ ہونیسے اپنے نفس کے سایہ میں چلے اور اسمیں دیکھے اور اسمیں بیٹھے اور لغت
والوں نے کہا اسجگہہ سیاہی کے معنے یہ ہیں کہ سیاہ ہوں اسکے دونو ہاتھ اور آنکھیں اور
دونو گھٹنیں **فصل** عید اضحے کی رات کی نماز میں اور وہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پندرہ بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد اسیطرح
اور قل اعوذ برب الفلق اسیطرح اور قل اعوذ برب الناس اتنا ہی
پھر جب سلام پھیرے آیۃ الکرسی پڑھے تین بار اور استغفر اللہ
پندرہ بار پھر دعا کرے جو چاہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے
فصل اور قربانی کرنی سنت ہے جو کوئی اسکے
کرنے پر قادر ہو اسکو ترک کرنا اچھا ہنیں
امام احمدؒ

أحمد ومالك والشافعي رحمة الله عليهم وعند
غيرهم هي واجبة والأصل في استحبابها دون
وجوبها ما روي عن ابن عباس عن النبي صلى
الله عليه وسلم أنه قال أمرت بالنحر وهو لكم سنة
وفي خبر آخر ثلاث علي فرض ولكم تطوع النحر والوتر
وركعتا الفجر وفي حديث أم سلمة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر وأراد أحدكم
أن يضحي فلا يمس من شعره ولا بشره شيئا فعلق الأضحية
بالإرادة وما كان واجبا بالشرع لا يتعلق بالإرادة

فصل وأفضلها الإبل ثم البقر ثم الغنم ولا
يجزي إلا الجذع من الضأن والثني من غيره أما
الجذع فهو ما كمل له ستة أشهر والثني من المعز
ما كمل له سنة ومن البقر ما كمل له سنتان ومن
الإبل ما كمل له خمس سنين وتجزي الشاة عن
واحد والبدنة من الإبل والبقر عن سبعة و
أفضل الضحايا الشهب ثم الصفر ثم السود
والأفضل أن يذبحها بنفسه وإن لم يحسن فليشاهد
ذبحها ويأكل ثلثها ويهدي ثلثها ويتصدق بثلثها
ويجتنب فيها المعيبة والعيوب خمسة فلا يضحي
بعضباء القرن والأذن وهي ما ذهب أكثر أذنها
أو قرنها وقيل ما ذهب ثلث أذنها وقرنها كذلك
لا يضحي بالجماء لأنها كالعضباء في أصح القولين
ولا بالعوراء البين عورها وهي ما انخسف عينها
وذهبت ولا بالعجفاء التي لا تنقي وهي المهزولة التي
لا مخ فيها ولا بالعرجاء البين عرجها وهي التي لا
تقدر على المشي مع الشرح ولا المشاركة في العلف
لضعفها ولا بالمريضة البين مرضها ولا بالجرباء
لأن جربها يفسد اللحم وقد نهى النبي صلى الله
عليه وسلم أن تضحى بالمقابلة وهي ما قطع شيء

اور امام مالکؒ اور شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اور انکے
سوا اور کے نزدیک وہ واجب ہے اور اسکے مستحب ہونے میں نہ واجب ہونے میں
اصل وہ روایت ہے جو ابن عباس سے کیگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا میں قربانی کا حکم کیا گیا ہوں اور وہ تمہارے لیئے سنت
ہے اور ایک اور حدیث میں ہے تین چیزیں ہیں مجھپر فرض ہیں اور تمہاری
لیئے نفل میں قربانی اور وتر اور فجر کی دو رکعتیں اور ام سلمہ کی حدیث
میں ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کے دس دن
آجاویں اور تم میں سے کوئی ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو وہ اپنے بال اور
بدن میں سے کیکو نہ چھوئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلق رکھا قربانی
کو ارادے سے اور اگر شرع میں واجب ہوتی تو ارادے سے معلق نہ کرتی فصل اور
افضل قربانی اونٹ ہے پھر گائے پھر بکری اور کافی نہیں ہوتی مگر بھیڑ سے
جذع اور اسکے غیر سے دو دانت والا جذع وہ ہے جسکو کامل ہوجاویں
چھ مہینے اور بکری سے دو دہ اتنا وہ ہے جسکو ایک سال کامل گذرجاوے
اور گائے سے وہ جسکو کامل گذرجاویں دو سال اور اونٹ سے وہ جسکو
پانچ سال کامل ہوجاویں اور بکری کافی ہوتی ہے ایک کی طرف سے
اور اونٹ اور گائے سات آدمیوں کیطرف سے اور افضل قربانیوں کی سفید
ہے پھر زرد پھر سیاہ اور افضل یہ ہے کہ خود ذبح کرے اگر اچھیطرح نہیں جانتا
تو اسکے ذبح کرنے میں حاضر ہو اور آپ اسکا تیسرا حصہ کھاوے اور تیسرا حصہ
ہدیہ دیوے اور تیسرا حصہ صدقہ کرے اور قربانی کرنے میں عیبدار قربانی سے
بچے اور عیب پانچ ہیں جسکے سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اسکو قربانی نکرے
اور وہ وہ ہے جسکو اکثر سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اور بعض نے کہا جسکے کان
اور سینگ کا تیسرا حصہ ٹوٹا ہو اور اسیطرح بے سینگ کو قربانی نہ کرے کیونکہ وہ سینگ
ٹوٹے کے موافق ہے بہت صحیح قول میں دو نو قولوں میں سے اور نہ کانے کو قربانی کرے
جسکا کان ظاہر ہو اور کانی وہ ہے جسکی آنکھ اندھی ہوگئی ہو اور جاتی رہی ہو
اور نہ دبلے کی قربانی کرے جسمیں مغز نہ ہو اور وہ وہ ہے جو ایسی دبلی ہوگئی ہو
اور نہ لنگڑے کو قربانی کرے جسکا لنگ ظاہر ہو اور وہ ایسی ہے جو قادر نہو چرنیوالوں کے
ساتھ چلنے پر اور نہ قربانی کرے اسکو جسکو چراگاہ میں شریک کیا ہے اسکے ضعف کے
سبب سے اور نہ ایسے بیمار کو جسکی بیماری ظاہری ہو اور نہ خارش والیکو کیونکہ خارش بگاڑ
دیتی ہے گوشت کو اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مقابلہ کو قربانی کرنے سے اور مقابلہ

وہ ہے جسکے کان اگلی طرف سے

مِنْ مُقَدَّمِ اُذُنِهَا وَبَقِيَ مُعَلَّقًا وَلَا بِالْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ
شَيْءٌ مِنْ خَلْفِ اُذُنِهَا وَذٰلِكَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى نَهْيِ تَنْزِيْهٍ لَا عَلٰى
نَهْيِ تَحْرِيْمٍ وَالْاَوْلٰى اَنْ تَجْتَنِبَ ذٰلِكَ وَاِنْ ضَحّٰى بِهَا
جَازَ وَاَيَّامُ النَّحْرِ ثَلٰثَةٌ يَوْمُ الْعِيْدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَدْرِهَا
وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ هُوَ مَذْهَبُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةُ وَالَّذِيْ ذَكَرْنَا
مِنْ اَنَّهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مَنْقُوْلٌ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ
ضَحّٰى قَبْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فَهِيَ شَاةُ لَحْمٍ لَا يَحْصُلُ لَهٗ
بِذٰلِكَ ثَوَابُ الْاُضْحِيَةِ لِمَا رَوٰى مَنْصُوْرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى
صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ
نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ
ابْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ
اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ
وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ
اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ
فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
مَرَّ بِقَوْمٍ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ وَفِيْ بَعْضِ
الْاَخْبَارِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ اُخْرٰى
مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ

فَصْلٌ

فِيْ ذِكْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ بِالذِّكْرِ التَّكْبِيْرَ اَدْبَارَ
الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَ

کچھ کاٹا گیا ہو اور باقی لٹکتا رہا ہو اور نہ مدابرہ کو قربانی کرے اور وہ مدابرہ وہ
ہے جسکی کان کی پچھلی طرف سے کچھ کاٹا گیا ہو اور نہ خرقاء کو قربانی کرے اور خرقاء وہ ہے
جسکے کان میں داغ سے گول سوراخ ہوا ہو اور نہ شرقاء کو قربانی کرے اور شرقاء وہ ہے جسکے کان
کو داغ سے لمبا چیر ہوا اور یہ نہی محمول ہے نہی تنزیہی پر نہ نہی تحریمی پر اور بہتر یہ ہے کہ
ان سے بچے اور اگر قربانی کرے ایسے سے تو جائز ہے اور قربانی کے دن تین ہیں
عید کا دن نماز کے بعد یا نماز جتنے وقت کے بعد اور دو دن عید کے پیچھے
یہ اکثر فقہا کا مذہب ہے اور امام شافعیؒ نے کہا عید کا دن اور تشریق کے تین
دن اور ہمنے جو ذکر کیا کہ وہ تین دن ہیں وہ منقول ہیں حضرت عمر اور علی
اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جو کوئی امام کی
نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ گوشت کی بکری ہے اُس سے اسکو قربانی کا ثواب
حاصل نہیں ہے اُس روایت کے لحاظ سے جو منصور نے کی شعبی سے اُسنے
براء بن عازب سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا قربانی کے
دن نماز کے بعد فرمایا جو کوئی ہماری نماز کیطرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کیطرح
قربانی کرے تو وہ بیشک قربانی والوں میں پہونچ گیا اور جو کوئی نماز سے پہلے
قربانی کرے سو یہہ گوشت کی بکری ہے ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے
رسول اللہ میں تو نماز کیطرف نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا اور میں نے جانا تھا کہ
آج کھانے اور پینے کا دن ہے اسلیئے مینے جلدی کرلی اور آپ کھایا اور گھر کے لوگوں
کو اور ہمسایوں کو کھلایا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ گوشت
کی بکری ہے عرض کیا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذع ہے اور وہ گوشت میں دو
بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے بھلا وہ مجھسے کافی ہو سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا
اور کافی نہیں تیرے پیچھے کسی سے اور روایت ہے اسود بن قیس سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہوا قربانی کے دن آپ ایک قوم پاس گذرے جنہوں نے نماز سے پہلے
ذبح کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ذبح کیا پہلے نماز کے وہ پھر کرے
اور بعض حدیثوں میں ہے جو نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کرے اسکو چاہیے کہ اُسکی جگہ
اور ذبح کرے اور جسنے ذبح نہ کیا ہو اسکو چاہیئے کہ وہ ذبح کرے فصل تشریق کے دنوں
کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں
یعنے نمازوں کے پیچھے ۔ اور جمروں کے پاس تکبیر کے ذکر کرنے
سے ہر کنکر کے ساتھ

غَيْرِهَا مِنَ الْاَوْقَاتِ يَسْتَحِبُّ ذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِ الْعَشْرِ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَوْلُهٗ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اَيَّامَ مِنًى الثَّلَاثِ وَاَمَّا الْمَعْلُوْمَاتُ فَهِيَ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَعَلٰى هٰذَا اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ الصَّدَرُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فِيْ يَوْمَيْنِ مِنْهَا اَوْ جَمِيْعِ الثَّلَاثِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذِكْرِهٖ فِي الْاَيَّامِ الْمَعْدُوْدَاتِ وَهِيَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ بَعْدَ النَّحْرِ وَجَعَلَهَا مَعْدُوْدَةً لِقِلَّتِهَا فِيْ اَيَّامِ عُمُرِكَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ لِقِلَّتِهَا مِنْ بَيْنِ الشُّهُوْرِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ مَعْدُوْدَةً لِاَنَّهَا تُعَدُّ مِنْ اَيَّامِ الْحَجِّ فَفِيْهَا مِمَّا عَلَيْهِ مِنْ اَفْعَالِ الْحَجِّ مِنَ الْبَيْتُوْتَةِ بِمُزْدَلِفَةَ وَرَمْيِ الْجِمَارِ بِمِنًى وَقَالَ الزَّجَّاجُ تُسْتَعْمَلُ الْمَعْدُوْدَاتُ فِي اللُّغَةِ لِلشَّيْءِ الْقَلِيْلِ فَسُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ ثَلٰثَةُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالذِّكْرُ الْمَاْمُوْرُ فِيْهَا التَّكْبِيْرُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ الْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ وَقَالَ اِبْرٰهِيْمُ النَّخَعِيُّ الْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْمَعْلُوْمَاتُ اَيَّامُ النَّحْرِ وَسَبَبُ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُسْلِمِيْنَ بِالذِّكْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّتِيْ قَبْلَهَا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ عَلٰى مَا ذَكَرَ الْمُفَسِّرُوْنَ اَنَّ الْعَرَبَ كَانُوْا اِذَا فَرَغُوْا مِنْ حَجِّهِمْ وَقَفُوْا عِنْدَ الْبَيْتِ وَذَكَرُوْا مَاٰثِرَ اٰبَائِهِمْ وَمَفَاخِرَهُمْ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ اِنَّ اَبِيْ كَانَ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ وَيَنْحَرُ الْجَزُوْرَ وَيَفُكُّ الْعَانِيَ وَيَجُزُّ النَّوَاصِيَ وَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَيَتَفَاخَرُوْنَ بِذٰلِكَ فَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

تکبیر کہے اور انکے سوا اور وقتوں میں یہ مستحب ہے عشرہ کے شروع سے ایام تشریق کے آخر تک اللہ تعالیٰ کا فرمودہ گنے ہوئے دنوں میں یعنی تشریق کے دنوں منیٰ کے تین دنوں میں اور جانے گئے دن ذی الحج کے دس دن ہیں اور اسپر اکثر علما ہیں اسپر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمودہ پس جو دو دنوں میں جلدی کرے تو اسپر گناہ نہیں اور حاجیوں کا لوٹنا تو تشریق کے دنوں میں سے دو دن میں ہی ہوتا ہے یا حد تیسرے دن میں ابن عباس رض نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا حکم فرمایا گنے ہوئے دنوں میں اور وہ دن تشریق کے ہیں تین دن قربانی کے بعد اور انکو گنے ہوئے بنایا بسبب انکی تھوڑی ہونے کے تیری عمر کے دنوں میں مانند فرمانے اللہ تعالیٰ کی رمضان کے مہینے میں گنے ہوئے دن (میں روزہ) بسبب انکے تھوڑے ہونے کے اور مہینوں کے درمیان اور چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور انہوں نے یوسف کو بیچا تھوڑی مول چند درہموں سے اور بعض نے کہا انکے گنے ہوئے دن اسلئے نام رکھا کہ وہ گنے جاتے ہیں حج کے دنوں سے سو حاجی فارغ ہوتا ہے ان دنوں میں حج کے کاموں سے جو اسپر ہوتے ہیں رات گذارنے سے مزدلفہ میں اور منا میں کنکرے مارنے سے اور زجاج نے کہا معدودات کا استعمال کیا جاتا ہے لغت میں تھوڑی چیز پر پس انکا یہ نام اسلیئے ہوا کیونکہ یہ تین دن ہیں جو ایام المعدودات تشریق کے تین دن ہیں اور جس ذکر کا حکم کیا گیا ہے ان دنوں میں تکبیر ہے روایت ہے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا ایام المعدودات تین دن ہیں ایک قربانی کا دن اور دو دن اسکے بعد اور ابراہیم نخعی نے کہا گنے ہوئے دن ذالحجہ کے دس دن ہیں اور جانے گئے دن قربانی کے دن ہیں اور سبب اللہ تعالیٰ کے حکم کرنیکا مسلمانوں کو ذکر کا اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں یہ اللہ عزوجل کا قول ہے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کو یاد کرنے کی طرح اسپر جو مفسروں نے کیا کہ عرب جب اپنے حج سے فارغ ہوتے تو بیت اللہ کے پاس کھڑے ہوتے اور اپنے باپوں کی بزرگییں اور فخر بیان کرتے ایک مرد کہتا میرا باپ مہمان کی مہمانی کیا کرتا تھا اور کھانا کھلایا کرتا تھا اونٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا اور چھوڑاتا تھا قیدی کو اور غلاموں کو آزاد کیا کرتا تھا اور ایسا ویسا کیا کرتا تھا اور اسیطرح کے فخر کیا کرتے تھے سو اللہ عزوجل نے ان کو اپنے ذکر کا حکم فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی پس تم اللہ کو یاد کرو

كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا فَاذْكُرُوْنِيْ
فَاَنَا الَّذِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَكُمْ وَبِاٰبَآئِكُمْ وَاَحْسَنْتُ
اِلَيْكُمْ وَاِلَيْهِمْ وَقَالَ السُّدِّيُّ كَانَتِ الْعَرَبُ اِذَا
قَضَتْ مَنَاسِكَهَا وَاَقَامُوْا بِمِنًى يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَسْاَلُ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ اَبِيْ كَانَ عَظِيْمَ
الْجَفْنَةِ عَظِيْمَ الْقُبَّةِ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ
ذٰلِكَ لَيْسَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يَذْكُرُ اٰبَاهُ
وَيَسْاَلُ اَنْ يُّعْطٰى فِيْ دُنْيَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ
الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَطَآءٌ وَالرَّبِيْعُ وَالضَّحَّاكُ
مَعْنَاهُ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى كَذِكْرِ الصِّبْيَانِ الصِّغَارِ
الْاٰبَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الصَّبِيِّ اَوَّلَ مَا يُفْصِحُ وَيَفْقَهُ
كَلَامَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ يَلْهَجُ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ
عَنْ اَبِي الْجَوْزَآءِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا وَقَدْ يَاْتِيْ عَلَى الرَّجُلِ يَوْمٌ
لَا يَذْكُرُ فِيْهِ اَبَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ كَذٰلِكَ
وَلٰكِنْ تَغْضَبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا عُصِيَ اَشَدَّ مِنْ
غَضَبِكَ لِوَالِدَيْكَ اِذَا شُتِمَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
الْقُرَظِيِّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا
يَعْنِيْ بَلْ اَشَدَّ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ يَزِيْدُوْنَ اَيْ بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ مُقَاتِلٌ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اَيْ اَكْثَرَ ذِكْرًا كَقَوْلِهٖ اَوْ
اَشَدُّ قَسْوَةً اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً **فَصْلٌ** وَقَدْ سَمّٰى
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَشْيَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ ذِكْرًا مِّنْ ذٰلِكَ سَمَّى
التَّوْرٰىةَ ذِكْرًا فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَسَمَّى الْقُرْاٰنَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ وَسَمَّى اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ
ذِكْرًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
يَعْنِيْ مِنْ بَعْدِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَسَمَّى الْمَوْعِظَةَ ذِكْرًا

اپنے باپوں کو یاد کرنے کیطرح یا اُس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالی کے اسقول
تک اور تم اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا
سو تم مجھکو یاد کرو سو میں وہ ہوں جسنے کیا یہ کام تمہارے واسطے اور تمہارے
باپوں سے اور مینے احسان کیا تمہارے اور ایک طرف اور سدی نے کہا عرب جب
اپنی حج کی عبادتیں پوری کر چکتے اور منا میں کھڑے ہوتے ایک مرد کھڑا ہوتا
وہ اللہ عزوجل سے مانگتا اور کہتا یا اللہ بیشک میرا باپ بڑے پیالے والا تھا
بڑی دہلیز والا تھا اور بہت مال والا سو مجھکو ویسا ہی دے نہیں تھا اللہ عزوجل
کو یاد کرتا اپنے باپ کو ہی یاد کرتا اور مانگتا کہ اسکو دنیا میں ہی ملجاوے پس اللہ تعالی
نے یہہ آیت اُتاری اور ابن عباس اور عطا اور ربیع اور ضحاک نے کہا اسکے
معنے یہہ ہیں پس تم اللہ کو یاد کرو چھوٹے بچوں کے یاد کرنے کی طرح اپنے باپوں
کو اور وہ پہلے پہل بچے کا بولنا ہے جو اچھی نہیں بول سکتا اور نہیں سمجھی جاتی
بات ابا ماں پھر سنوار کر بولتا ہے ابا ماں روایت ہے عمرو بن مالک سے اسنے
ابو جوزا سے کہ کہا مینے ابن عباس سے کہا مجھکو خبر دو اللہ عزوجل کے اسقول
سے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کے یاد کرنے کی طرح یا اُس سے زیادہ
یاد کرنا اور کبھی آجاتا ہے مرد پر ایک روز جسمیں وہ اپنے باپ کو یاد نہیں
کرتا ابن عباس نے کہا اسطرح نہیں ولیکن یوں ہے کہ جب اللہ عزوجل کی نافرمانی
کی جاوے تو تو غصے ہووے بہت زیادہ اپنے غصہ ہونے سے جب تیری ماں باپ
کو گالی دیجاوے اور محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے
باپوں کو یاد کرنے کی طرح یا بہت زیادہ یاد کرنا یعنے بلکہ بہت زیادہ جیسے اللہ تعالی
کے قول اَوْ یَزِیْدُوْنَ میں اوسکے معنے بلکہ کے ہیں مقاتل نے کہا اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا
میں اشد کا معنے اکثر ہیں چنانچہ اللہ پاک کے اس قول میں ہے یا بہت سخت
سختی میں یا بہت زیادہ ڈر میں **فصل** اور تحقیق اللہ عزوجل نے قرآن میں کئی چیزوں
کا نام ذکر رکھا ان میں سے توریت کا نام ذکر رکھا فرمایا اللہ عزوجل نے پس تم پوچھو
ذکر (توریت) والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور نام رکھا قرآن مجید کا ذکر
اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہ ذکر (قرآن) مبارک ہے جسکو ہم نے اتارا اور نام
رکھا لوح محفوظ کا ذکر اللہ تعالی نے فرمایا اور بیشک ہمنے زبور میں لکھا ذکر
کے بعد یعنے لوح محفوظ کے بعد اور وعظ کا نام ذکر
رکھا

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَسَمَّى الرَّسُوْلَ
ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُوْلًا
وَالْخَبَرَ ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ
مَنْ قَبْلِيْ وَالشَّرَفَ ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ
لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَالتَّوْبَةَ ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ وَالصَّلٰوةَ ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ وَسَمَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ ذِكْرًا قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ يَعْنِيْ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالْجُمُعَةَ اَيْضًا ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَاعَةَ ذِكْرًا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ وَسَمَّى الطَّاعَةَ وَالْمَغْفِرَةَ ذِكْرًا
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ مَعْنَاهُ اذْكُرُوْنِيْ
بِالطَّاعَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْمَغْفِرَةِ وَسَمَّى النَّدَامَةَ ذِكْرًا قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اَيْ نَدِمُوْا
بِالْقَلْبِ وَاسْتَغْفَرُوْا بِاللِّسَانِ وَسَمَّى التَّكْبِيْرَ ذِكْرًا
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ
يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ **فَصْلٌ** وَاخْتُلِفَ لِمَ سُمِّيَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ قَوْمٌ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ اَيْ نُدْفَعُ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَدْفَعُوْنَ
وَلَا يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَشْرُقَ الشَّمْسُ
فَجَاءَ الْاِسْلَامُ فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ اَيَّامَ
التَّشْرِيْقِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُشَرِّقُوْنَ فِيْهَا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ
وَتَشْرِيْقُ اللُّحُوْمِ اَنْ تُشَرَّحَ وَتُشَرَّقَ فِي الشَّمْسِ وَيُسَمَّى
الْقَدِيْدُ شَرَائِقَ اللَّحْمِ وَقِيْلَ بَلْ سُمِّيَتْ لِصَلٰوةِ
يَوْمِ النَّحْرِ وَالتَّشْرِيْقُ صَلٰوةُ الْعِيْدِ وَاِنَّمَا اُخِذَتْ
مِنْ شُرُوْقِ الشَّمْسِ لِاَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا وَسَمَّى الْمُصَلّٰى
الْمُشَرَّقَ لِاَنَّ النَّاسَ يَبْرُزُوْنَ فِيْهِ لِلشَّمْسِ فَسُمِّيَ
يَوْمُ الْعِيْدِ يَوْمَ التَّشْرِيْقِ بِهٰذَا الْمَعْنٰى ثُمَّ صَارَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ تَبَعًا لِلْعِيْدِ وَقِيْلَ لِاَنَّ لِنَوْتِ الْمُصْطَ

اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک ہمنے تمہاری طرف ذکر اُتارا یعنے پیغمبر بھیجا اور خبر کا نام ذکر
رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا یہ خبر انکی ہے جو میرے ساتھ ہیں اور انکی خبر ہے جو
مجھہ سے پہلے کے ہیں اور بزرگی کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا
یہ بیشک تیرے اور تیری قوم کے لیئے بزرگی ہے اور توبہ کا نام ذکر رکھا اللہ
عزوجل نے فرمایا یہ (توبہ) ذکر ہے ذکر کرنیوالوں کے لیئے اور نماز کو ذکر
کہا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم اللہ کو یاد کرو جیسا تمکو سکھایا اور عصر کی
نماز کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت سلیمان نے کہا) میں نے
مال کی محبت پیاری رکھی اپنے رب کی یاد سے یعنے نماز عصر سے اور جمعہ کا
نام بھی ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس شتابی کرو اللہ کی یاد (نماز جمعہ)
کیطرف اور شفاعت کو ذکر کہا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت یوسف نے)
کہا مجھے یاد کرنا (میری سفارش کرنی) اپنے آقا کے پاس اور تابعداری اور
بخشش کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم مجھکو یاد کرو میں تمکو
یاد کرونگا اسکے معنے ہیں تم مجھکو یاد کرو تابعداری سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشش سے اور ندامت کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا جب وہ اپنی
جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں یعنے دل سے پشیمان ہوتے ہیں
اور بخشش مانگتے ہیں زبان سے اور تکبیر کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے
فرمایا اور اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں یعنے تشریق کے دنوں میں **فصل**
اور اختلاف کیا گیا کہ ایام تشریق کیوں نام ہوا ایک قوم نے کہا مشرک
لوگ کہا کرتے تھے اے ثبیر سفید ہو تاکہ ہم جاویں یعنی اے ثبیر روشنی
میں داخل ہو اور ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے کیما نغیر کا معنے ہیں تاکہ ہم لوٹیں
کیونکہ وہ نہ لوٹتے اور مزدلفہ سے اُترتے تھے مگر سورج کے روشن ہونے کے بعد پس اسلام
آیا اور اسکو باطل کر دیا اور بعض نے کہا ایام تشریق اسلیئے نام رکھا گیا کہ وہ
ان دنوں میں قربانیوں کے گوشت کے ٹکڑے دہوپ میں سوکھایا کرتے تھے
اور گوشت کی تشریق یہ ہے کہ اُسکے ٹکڑے کیئے جاویں اور دہوپ میں خشک
کیئے جاویں اور گوشت کے سوکھے ٹکڑوں کو شرائق اللحم کہتے ہیں اور بعض نے
کہا کہ یہ نام رکھا گیا قربانی کے دن کی نماز اور عید کی نماز کو سورج روشن
ہونے کی وجہ سے اور بیشک یہ سورج کے روشن ہونے سے ہی ماخوذ ہے کیونکہ
کیونکہ یہی عید کی نماز کا وقت ہے اور عیدگاہ کا نام مشرق رکھا کیونکہ لوگ اسمیں سورج کیواسطے
نکلتے ہیں پس عید کے دن کا نام تشریق کا دن رکھا گیا اس معنے سے پھر ہوگئے تشریق کے دن
عید کی تابع اور حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا گیا

لِمَ سُمِّيَ الْمَوْقِفُ بِالْمَشْعَرِ وَلَمْ يُسَمَّ بِالْحَرَمِ فَقَالَ لِاَنَّ الْكَعْبَةَ بَيْتُهٗ وَالْحَرَمَ حِجَابُهٗ وَالْمَشْعَرَ بَابُهٗ فَلَمَّا قَصَدَهُ الْوَافِدُوْنَ اَوْقَفَهُمْ بِالْبَابِ الْاَوَّلِ يَتَضَرَّعُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اَوْقَفَهُمْ بِالْحِجَابِ الثَّانِيْ وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ فَلَمَّا نَظَرَ اِلٰى تَضَرُّعِهِمْ اَمَرَهُمْ بِتَقْرِيْبِ قُرْبَانِهِمْ فَلَمَّا اَنْ قَرَّبُوْهَا وَتَطَهَّرُوْا مِنَ الذُّنُوْبِ اَمَرَهُمْ بِالزِّيَارَةِ عَلَى الطَّهَارَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ كُرِهَ الصِّيَامُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ لِاَنَّ الْقَوْمَ زُوَّارُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ فِيْ ضِيَافَتِهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ اَنْ يَّصُوْمَ عِنْدَ مَنْ اَضَافَهٗ وَقِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا الْفَيْضِ مَا مَعْنٰى تَعَلُّقِ الرَّجُلِ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ صَاحِبِهٖ جِنَايَةٌ فَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِذَيْلِ رِجَالٍ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اَنْ يَّهَبَ لَهٗ جُرْمَهٗ

فَصْلٌ وَاخْتُلِفَ فِيْ قَدْرِ التَّكْبِيْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالَ نَافِعٌ رض كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُهٗ رض يُكَبِّرَانِ بِمِنًى هٰذِهِ الْاَيَّامَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ وَفِي الْمَجْلِسِ وَعَلَى الْفُرُشِ وَالْفُسْطَاطِ وَفِي الطَّرِيْقِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا وَيَتَاَوَّلَانِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَالْاِتِّفَاقُ حَاصِلٌ عَلٰى كَوْنِ التَّكْبِيْرِ سُنَّةً وَاِنَّمَا الْخِلَافُ فِيْ قَدْرِهٖ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ مَذْهَبُ اِمَامِنَا اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَحَدُ اَقْوَالِ الشَّافِعِيِّ وَمَذْهَبُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ اَوْلَى الْاَقَاوِيْلِ وَاَجْمَعُهَا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ يُكَبِّرَانِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ قَوْلُ عَطَاءٍ وَالْاَظْهَرُ مِنْ مَّذْهَبِ الشَّافِعِيِّ رح اَنْ يَّبْتَدِئَ بِالتَّكْبِيْرِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِقْتِدَاءً بِالْحَاجِّ وَهُوَ مَذْهَبُ الْاِمَامِ مَالِكٍ وَلِلشَّافِعِيِّ رح قَوْلٌ ثَالِثٌ اَوَّلُهٗ مِنْ

موقف کا نام مشعر کیوں رکھا گیا حرم کیوں نہ رکھا گیا۔ کہا اسلیئے کہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اسکا پردہ ہے اور مشعر اسکا دروازہ سو جب آنیوالے اسکا قصد کرتے ہیں تو انکو پہلے دروازے پر کھڑا کیا کہ اسکی طرف عاجزی کریں پھر انکو کھڑا کیا دوسرے پردہ میں اور وہ مزدلفہ ہی پھر جب انکی عاجزی کو دیکھا انکو حکم کیا قربانیوں کا پھر جب وہ قربانیں کر چکے اور پاک ہو چکے گناہوں سے تو ان کو حکم کیا زیارت کا پانی پر پھر اُس سے کہا گیا کیوں مکروہ رکھا گیا روزہ رکھنا تشریق کے دنوں میں کہا اسلیئے کہ لوگ اللہ تعالٰی کی زیارت کرنے والے ہوتے ہیں اور اسکی ضیافت میں ہوتے ہیں اور مہمان کو جائز نہیں کہ روزہ رکھے پاس اسکے جسنے انکی ضیافت کی ہو پھر اُس سے کہا گیا اے ابو الفیض کیا معنے ہے مرد کے لٹکنے کا کعبہ کے پردوں سے کہا اُسکی مثال اُس مرد کی سی ہے جسکے درمیان اور اسکے مالک کے درمیان گناہ ہو تو وہ لوگوں کے دامن سے لٹکتا ہے تاکہ وہ اُسکے لیئے سفارش کریں کہ وہ اسکو بخشدے اسکا گناہ۔

فصل اور اختلاف کیا گیا تکبیر کے قدر میں ان دنوں میں نافع نے کہا حضرت عمر اور انکے بیٹے عبد اللہ دونوں تکبیریں کہتے منا میں ان دنوں میں نماز کے پیچھے اور مجلس میں اور بچھونے پر اور خیمہ میں اور رستے میں اور لوگ بھی تکبیر کہتے انکی تکبیر سے اور عمل کرتے تھے اس آیت پر پس تکبیر کے سنت ہونے پر اتفاق حاصل ہے اور اسکے قدر میں بیشک اختلاف ہے اور حضرت علی تکبیر کہا کرتے تھے صبح کی نماز سے عرفہ کے دن سے ایام تشریق کے آخر دن کی عصر کی نماز تک اور یہ ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالٰی کا مذہب ہے اور ایک قول ہے امام شافعی کے قولوں میں سے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد بن حسن کا اور یہ سب قولوں سے بہتر اور انکا جمع کرنیوالا ہے اور عبد اللہ بن مسعود تکبیر کہا کرتے تھے عرفہ کے دن کی صبح کی نماز سے قربانی کے دن کی عصر کی نماز تک اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رح کا مذہب ہوا اور ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم دو تکبیریں کہا کرتے تھے قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تشریق کی آخر دن کی عصر کی نماز تک اور یہ عطا کا قول ہے اور امام شافعی رح کے مذہب سے بہت ظاہر یہ ہے کہ قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تکبیر شروع کرے فجر کی نماز تک ایام تشریق کے آخر دن سے حاجیوں کی پیروی کرنے کے لیئے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام شافعی کا ایک تیسرا قول ہے کہ تکبیر کا شروع

صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ لَیْلَۃَ الْفَجْرِ اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَاَمَّا لَفْظُ التَّکْبِیْرِ فَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض یُکَبِّرُ اثْنَتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَھُوَ مَذْھَبُ اِمَامِنَا اَحْمَدَ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ رض وَاَھْلِ الْعِرَاقِ وَعَنْ مَالِکٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَقْطَعُ فَیَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَالْحَسَنُ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثًا نَسَقًا ثُمَّ یَقُوْلُ التَّکْبِیْرَ اِلٰی اٰخِرِہٖ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَوَّلًا وَھُوَ مَذْھَبُ الشَّافِعِیِّ رح وَاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَعَنْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَرَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رض اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِیًا فَنَادٰی فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ **فَصْلٌ** وَاِنْ کَانَ مُحْرِمًا فَمِنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلٰی اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ عِنْدَ اِمَامِنَا اَحْمَدَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکَذٰلِکَ فِی الصَّحِیْحِ عَنْہُ لَا یُکَبِّرُ اِلَّا اِذَا صَلَّی الْفَرْضَ فِیْ جَمَاعَۃٍ وَلَا یُکَبِّرُ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَلَا عَقِیْبَ النَّوَافِلِ **فَصْلٌ** وَھٰذَا التَّکْبِیْرُ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ عِیْدِ الْاَضْحٰی مِثْلُہٗ فِیْ عِیْدِ الْفِطْرِ بَلْ اٰکَدُ فِی الْفِطْرِ لَیْلَۃَ الْفِطْرِ لِقَوْلِہِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ الْاٰیَۃَ غَیْرَ اَنَّ ابْتِدَاءَہٗ مِنْ بَعْدِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَیْلَۃَ الْفِطْرِ اِلٰی اَنْ یَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتَیِ الْعِیْدِ یَوْمَ الْعِیْدِ ثُمَّ یَنْقَطِعُ وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رض لَیْسَ فِی الْفِطْرِ تَکْبِیْرٌ مَسْنُوْنٌ وَقَالَ مَالِکٌ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ دُوْنَ لَیْلَتِہٖ وَیَکُوْنُ وَقْتُہٗ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَ الْمُصَلّٰی وَیَخْرُجَ الْاِمَامُ وَیَظْھَرَ النَّاسُ لِلصَّلٰوۃِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ رح یُکَبِّرُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَیْلَۃَ الْفِطْرِ

قربانی کی رات کو مغرب کی نماز سے ایام تشریق کے آخر دن صبح کی نماز تک ہے اور اسپر تکبیر کے لفظ پس ابن مسعودؓ تکبیر کہتے دو بار اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کو ہے سب تعریف اور یہہ مذہب ہمارے امام احمدؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل عراق کا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے یہہ روایت ہی کہ وہ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے بہت ٹھیر جاتے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کا اور سعید بن جبیر اور حسن رحمہما اللہ تعالی کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہی تین بار برابر پھر کہتے تکبیر اسکے آخر تک جسطرح پر ہمنے پہلے بیان کی اور یہہ مذہب ہے امام شافعیؒ اور مدینہ والوں کا ہے اور قتادہ سے روایت ہی کہ وہ کہا کرتے تہی اللہ بہت بڑا ہے بڑا اللہ بہت بڑا ہے جسپر ہمکو ہدایت کی اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کو ہی سب تعریف ہے اور ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منا کے دن کھانے پینے اور اللہ تعالی کے ذکر کرنے کے دن ہیں اور جعفر بن محمد سے روایت ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مناوی بھیجا اسنے تشریق کے دنوں میں پکارا کہ یہہ دن کھانے اور پینے اور جماع کرنے کے دن ہیں۔ فصل اگر محرم ہی تو قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے ایام التشریق کے آخر دن تک ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک اور اسیطرح ان سے ایک صحیح روایت میں تکبیر نہ کہی مگر جب جماعت میں فرض نماز پڑھ لے اور جب اکیلا ہو تو تکبیر نہ کہے اور نہ نفلوں کے پیچھے فصل اور یہہ تکبیر جو ہمنے عید الاضحی میں ذکر کی ہے ویسے ہی عید الفطر میں ہے بلکہ عید الفطر میں فطر کی رات کو تکبیر زیادہ تاکید والی ہے اللہ عز وجل کے اس قول سے اور تو کہ پورا کرو گنتی کو اور تو کہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اسچیز پر کہ تمکو ہدایت کی آخر آیت تک سوا اسکے کہ اسکا شروع عید الفطر کی رات کے سورج غروب ہونے کے بعد سے امام کے فارغ ہونے تک عید کے دن عید کے دو خطبوں سے پھر بس کرے اور امام ابو حنیفہ رح نے کہا عید الفطر میں تکبیر مسنون نہیں ہے اور امام مالکؒ نے کہا عید الفطر کے دن کو تکبیر کہے نہ اسکی رات کو اور اسکا وقت یہانتک ہے کہ تو عید گاہ کو پہونچ جاوے اور امام نکلے اور لوگ نماز کے لیئے ظاہر ہوں اور امام شافعیؒ نے کہا تکبیر کہو سورج کے غروب ہونے سے عید فطر کی رات کو

إِلَى أَنْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتَيِ الْعِيدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَفِي
قَوْلٍ يُكَبِّرُ مِنْ غُرُوبِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ الْعِيدِ
إِلَى أَنْ يَظْهَرَ الْإِمَامُ فِي الْمُصَلَّى وَقَالَ فِي قَوْلٍ إِلَى أَنْ تَحْرُمَ
بِالصَّلٰوةِ وَفِي قَوْلٍ إِلَى أَنْ يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ

مَجْلِسٌ

فِي فَضَائِلِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْهَا
أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ ذٰلِكَ وَإِنَّ مِنْهَا الْمُحَرَّمَ وَ
هُوَ شَهْرٌ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى وَفِيهِ
يَوْمُ عَاشُورَاءَ الَّذِي عَظَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى الْأَجْرَ مَنْ أَطَاعَهُ
فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ
بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلٰثُونَ يَوْمًا وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ
مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَيْضًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ عَاشُورَاءَ
مِنَ الْمُحَرَّمِ أُعْطِيَ ثَوَابَ عَشَرَةِ آلَافِ شَهِيدٍ وَثَوَابَ
عَشَرَةِ آلَافِ حَاجٍّ وَمُعْتَمِرٍ وَمَنْ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِ
يَتِيمٍ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
عَلَى رَأْسِهِ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ
فَكَأَنَّمَا أَفْطَرَ عِنْدَهُ جَمِيعُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْبَعَ بُطُونَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ فَضَّلَ اللّٰهُ
تَعَالَى يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَلَى سَائِرِ الْأَيَّامِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى السَّمٰوٰتِ فِي يَوْمِ
عَاشُورَاءَ وَالْأَرْضَ كَمِثْلِهِ وَخَلَقَ الْجِبَالَ يَوْمَ
عَاشُورَاءَ وَخَلَقَ الْبِحَارَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَخَلَقَ الْقَلَمَ
يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَخَلَقَ اللَّوْحَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَخَلَقَ
آدَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَوُلِدَ إِبْرٰهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ
عَاشُورَاءَ وَفُدِيَ ابْنُهُ مِنَ الذَّبْحِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
وَغَرِقَ فِرْعَوْنُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَكَشَفَ اللّٰهُ تَعَالَى

امام کے فارغ ہونے تک عید کے دونوں خطبوں سے عید کے دن اور ایک
قول میں کہا تکبیر کہے عید کی رات کو سورج کے غروب ہونے سے امام کو عیدگاہ
میں ظاہر ہونے تک اور ایک قول میں کہا نماز کی تکبیر تحریمہ کہنے تک اور
ایک قول میں نماز سے فارغ ہونے تک مجلس فضائل میں عاشورا کے دن کے
اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں
اللہ کی کتاب میں اللہ کے اس قول تک انمیں سے چار مہینے حرام ہیں اور ابھی
آگے گذر چکا ہے اسکا بیان اور ان میں سے محرم ہے پس اللہ تعالیٰ کے پاس
حرام مہینوں میں سے یہ ایک مہینہ ہے کہ ان میں عاشورا کا دن ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر مقرر کیا اسکا جو اس دن میں اسکی تابعداری کرے اسکی
ہے وہ خبر ہے جو ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اُسنے
مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اسکے لیئے ایک دن کے عوض
تیس دن ہیں اور نیز اسمیں سے وہ روایت ہے جو میمون ابن مہران سے ہے اُسنے
ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے
عاشورا کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس ہزار فرشتے کا اور جو
کوئی محرم میں سے عاشورا کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس
ہزار شہید کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنیوالے کا اور جو کوئی عاشورا
کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ بلند کریگا اُسکے لیئے یتیم کے سر کے
ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشورا کی رات کو
ایک مومن کا روزہ کھولاوے گویا اُسنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام
امت کا روزہ کھولایا اور اُنکے پیٹ بھر دیئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ عاشورا کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں پر بزرگی دی حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورا
کے دن اور زمینوں کو بھی اور پیدا کیا پہاڑوں کو روز کے دن اور قلم کو
پیدا کیا عاشورا کے دن اور لوح محفوظ کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور
حضرت آدم کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور اسکو بہشت میں داخل کیا عاشورا
کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشورا کے دن اور ابراہیم
کے بیٹے عوض دیئے گئے قربانی عاشورا کے دن اور فرعون غرق ہوا
دن عاشورا کے اور اللہ تعالیٰ نے بلا دور کی

عن ايوب عليه السلام يوم عاشوراء وتاب الله تعالى على ادم عليه السلام يوم عاشوراء وغفر الله تعالى ذنب داود عليه السلام يوم عاشوراء وولد عيسى عليه السلام يوم عاشوراء ويوم القيمة في يوم عاشوراء وفي لفظ اخر عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة بصيامها وقيامها ومن صام يوم عاشوراء اعطى ثواب الف شهيد ومن صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر اهل سبع سموت ومن فطر مؤمنا يوم عاشوراء فكانما افطر عنده جميع امة محمد صلى الله عليه وسلم واشبع بطونهم ومن مسح راس يتيم في يوم عاشوراء رفعت له بكل شعرة على راسه درجة في الجنة فقال عمر بن الخطاب رض يا رسول الله لقد فضلنا الله تعالى يوم عاشوراء قال صلى الله عليه وسلم خلق الله تعالى السموت يوم عاشوراء والارض كمثله وخلق الجبال يوم عاشوراء والنجوم كمثله وخلق العرش يوم عاشوراء والكرسي كمثله وخلق اللوح يوم عاشوراء والقلم كمثله وخلق جبرئيل يوم عاشوراء والملئكة كمثله وخلق ادم ع في يوم عاشوراء وولد ابرهيم عليه السلام في يوم عاشوراء ونجاه الله تعالى يوم عاشوراء وفدى الله ابنه يوم عاشوراء واغرق فرعون في يوم عاشوراء ورفع ادريس عليه السلام في يوم عاشوراء وكشف الضر عن ايوب عليه السلام في يوم عاشوراء ورفع عيسى عليه السلام في يوم عاشوراء وولد عيسى عليه السلام في يوم عاشوراء وتاب الله تعالى على ادم ع في يوم عاشوراء وغفر ذنب داود ع في يوم عاشوراء واعطى الله الملك لسليمان في يوم عاشوراء

حضرت ایوب علیہ السلام سے دن عاشورا کے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورا کے دن اور پیدا ہوئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام عاشورا کے دن اور قیامت کا دن عاشورا کے دن میں ہوگا اور ابن عباس رض سے ایک اور لفظ میں ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے ساٹھ برس کی عبادت لکھیگا جسکے دن میں روزہ اور رات کو قیام ہوا ہو اور جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے دہ ہزار شہید کا ثواب دیا جاویگا اور جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے ساتوں آسمانوں کے رہنے والونکا ثواب لکھے گا اور جو کوئی عاشورا کے دن ایک مومن کا روزہ کھولاوے تو گویا اُسنے اپنے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھولایا اور انکے پیٹ بھر دیئے اور جو کوئی عاشورا کے دن ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو بلند کیا جاویگا اسکے لیئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض بہشت میں ایک درجہ تو حضرت عمر رض بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمکو عاشورا کے دن میں بڑی فضیلت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور زمین کو بھی اسیطرح اور پہاڑوں کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور ستاروں کو اسیطرح اور عرش کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور کرسی کو اسیطرح اور لوح کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور قلم کو اسیطرح اور حضرت جبرئیل کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور فرشتوں کو اسیطرح اور حضرت آدم کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشورا کے دن میں اور اللہ تعالیٰ نے اسکو نجات دی عاشورا کے دن میں اور اسکو بیٹے سے اللہ نے عوض دیا عاشورا کے دن میں اور فرعون کو غرق کیا عاشورا کے دن میں اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا عاشورا کے دن میں اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورا کے دن میں اور اُٹھا لیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عاشورا کے دن میں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا کیئے گئے عاشورا کے دن میں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف فرمایا عاشورا کے دن اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان کو عاشورا کے دن

وَاسْتَوَى الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعَرْشِ فِي
يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَوْمُ الْقِيٰمَةِ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَ
اَوَّلُ مَطَرٍ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَوَّلُ رَحْمَةٍ
نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
لَمْ يَمْرَضْ مَرَضًا اِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ وَمَنِ اكْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ يَوْمَ
عَاشُوْرَآءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنُهُ تِلْكَ السَّنَةَ كُلَّهَا وَمَنْ عَادَ
مَرِيْضًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا عَادَ وُلْدَ اٰدَمَ ع وَمَنْ
سَقٰى شَرْبَةً مِنْ مَّاءٍ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَكَاَنَّمَا لَمْ يَعْصِ
اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَوْمَ
عَاشُوْرَآءَ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
مَرَّةً وَّخَمْسِيْنَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ غَفَرَ اللّٰهُ
لَهُ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَّاضِيًا وَّخَمْسِيْنَ عَامًا
مُّسْتَقْبَلًا وَبَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
اَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ
اٰخَرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ
زِلْزَالَهَا مَرَّةً وَّقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَرَّةً وَّقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَّيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِذَا فَرَغَ مِنْهَا رُوِيَ
ذٰلِكَ فِي حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ افْتُرِضَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ صَوْمُ يَوْمٍ فِي السَّنَةِ
وَهُوَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَصُوْمُوْهُ
وَوَسِّعُوْا فِيْهِ عَلٰى عِيَالِكُمْ وَمَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ
مِنْ مَّالِهٖ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَائِرَ سَنَتِهٖ وَمَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ كَانَ لَهُ
كَفَّارَةَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّمَا مِنْ اَحَدٍ اَحْيَا لَيْلَةَ
عَاشُوْرَآءَ لَقُوْا وَاَصْبَحَ صَآئِمًا مَاتَ وَلَمْ يَدْرِ بِالْمَوْتِ
وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ

اور چڑھا پروردگار بلند اور برکت والا عرش پر عاشوراء کے دن اور قیامت
کا دن ہوگا عاشوراء کے دن اور پہلی بار آسمان سے مینہ عاشوراء کے دن برسا
اور پہلی رحمت عاشوراء کے دن میں اُتری اور جو کوئی عاشوراء کے دن نہائے
وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے اور جو کوئی عاشوراء
کے دن سرمہ لگاوے تو اُسکی آنکھ نہ دُکھیگی اس سال سارے میں اور جو کوئی عاشوراء
کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اُسنے عیادت کی آدم کی تمام اولاد کی
اور جو کوئی عاشوراء کے دن ایک بار پانی پلاوے تو گویا اُسنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
آنکھ کے ایک پل مارنے کی برابر نہیں کی اور جو کوئی عاشوراء کے دن چار رکعتیں
پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل ہو اللہ احد
تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آیندہ کے بخشیگا
اور اللہ تعالیٰ اسکے لیے اوپر کے گروہ میں بنا دیگا ہزار محل نور سے اور
ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت میں پڑھے
سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت الارض زلزالہا ایک بار اور قل یا ایہا الکٰفرون
ایک بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ستر بار درود بھیجے جب اس سے فارغ ہو یہ روایت
کیا گیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اور نیز ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بنی اسرائیل پر فرض کیا گیا ایک دن کا روزہ سال بھر میں
اور وہ عاشوراء کا دن ہے۔ محرم سے دسواں دن سو تم اسدن
روزہ رکھو اور اسدن اپنے عیال پر فراخی کرو اور جو کوئی اپنے
اہل پر اپنے مال سے فراخی کرتا ہے عاشوراء کے دن میں تو اللہ تعالیٰ
اوسپر تمام سال فراخی کرے گا اور جو کوئی روزہ رکھے اُسدن میں
تو وہ اسکے لیے چالیس سال کا کفارہ ہوجاویگا اور نہیں کوئی جو عاشوراء
کی رات زندہ رکھے اور صبح کو روزہ دار اُٹھے وہ مرجاوے اور اپنی
موت کو نہ جانتا ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے۔

کہا حضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيا ليلة عاشوراء احياه الله تعالى ما شاء وعن سفيان بن عيينة عن جعفر الكوفي عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر وكان من افضل من رأى بالكوفة على ما قيل في زمانه انه بلغه ان من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله تعالى عليه سائر سنته قال سفيان فجربنا ذلك منذ خمسين سنة فلم نر الا سعة وعن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وسع على اهله في عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته وقيل عن بعض السلف انه قال من صام يوم الزينة يوم عاشوراء ادرك ما فاته من صيام السنة ومن تصدق فيه يومئذ ادرك ما فاته من صدقة السنة وقال يحيى بن كثير من اكتحل يوم عاشوراء بكحل فيه مسك لم يشتك عينه الى قابل من ذلك اليوم واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن ابي غليظ بن امية بن خلف الجمحي قال راى النبي صلى الله عليه وسلم على بيتي صردا فقال هذا اول طائر صام عاشوراء وقال قيس بن عبادة كانت الوحش تصوم يوم عاشوراء وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل صيام بعد شهر رمضان شهر الله الذي يدعونه المحرم وافضل الصلوة بعد المفروضة وفي جوف الليل الصلوة يوم عاشوراء وعن علي كرم الله وجهه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في شهر المحرم تاب الله على قوم ويتوب على آخرين وعن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام آخر يوم من ذي الحجة واول يوم من المحرم فقد ختم السنة الماضية بصوم وافتتح السنة المستقبلة بصوم وجعل الله عز وجل

رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورا کی رات کو جاگتا رہے اُسکو زندہ رکھیگا الله تعالی جبتک چاہے اور روایت ہی سفیان بن عیینہ سے اُسنے جعفر کوفی سے اُسنے ابراہیم بن محمد منتشر سے اور ابراہیم اُن سب سے افضل تھے جو کوفہ میں دیکھے گئے اس بیان پر جو اسکی زمانہ میں کہا گیا۔ اسکو پہونچا جو شخص اپنے عیال پر فراخی کرے عاشورا کے دن تو الله تعالے اُسپر اُسکے سال میں فراخی کرے گا سفیان نے کہا سو ہمنے تجربہ کیا اسکا پچاس سال سے سو ہمنے دیکھا سوا فراخی کے اور عبد اللہ سے روایت ہی کہا حضرت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر کے لوگوں پر عاشورا کے دن فراخی کرے تو الله تعالی اسپر تمام سال فراخی کرے گا اور بعض سلف سے روایت ہے کہ اُسنے کہا جو شخص زینت کے دن کا روزہ رکھے یعنے عاشورا کے دن کا تو وہ پالیگا جو اس سے فوت ہوا سال کے روزے میں سے اور جو کوئی اسدن صدقہ کرے تو وہ پالیگا جو اس سے فوت ہوا سال کے صدقہ میں اور یحیے بن کثیر نے کہا جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگاوے اس سرمہ میں سے جسمیں کستوری ہو تو اُسکی آنکھ اُسدن سے آیندہ سال تک نہ دُکھیگی اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو غلیظ بن امیہ بن خلف جمحی سے کہا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر پر ممولا دیکھا تو فرمایا یہ پہلا جانور ہے جسنے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اور قیس بن عبادہ نے کہا جنگل کے جانور روزہ رکھتے ہیں عاشورا کے دن میں اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا بہتر روزے رمضان کے بعد الله کے مہینے کے روزے ہیں جسکو بولتے ہیں محرم اور بہتر نماز فرض اور رات کے درمیان کی نماز کے بعد وہ نماز ہے جو عاشورا کے دن میں ہو اور حضرت علی کرم الله وجہہ سے روایت ہے کہا حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا الله کے مہینے محرم میں الله نے ایک قوم سے توبہ قبول کی اور اوروں سے توبہ قبول کرے گا اور حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہا حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ رکھے آخر دن میں ذی الحجہ سے اور پہلے دن میں محرم سے تو اُسنے سال ختم کیا پچھلا روزہ سے اور اگلا شروع کیا روزہ سے اور کریگا الله عز و جل اُسکے لیئے

لہ كفارة خمسين سنة وعن عروة عن عائشة
قالت كان عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية
وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه بمكة
فلما قدم المدينة فرض صيام رمضان فمن شاء صام عاشوراء
ومن شاء تركه وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم المدينة فوجد اليهود تصوم
يوم عاشوراء فسال عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي
اظهر عز وجل فيه موسى عليه السلام وبني اسرائيل
على قوم فرعون فنحن نصوم تعظيما له فقال النبي
صلى الله عليه وسلم نحن احق بموسى منكم فامر
بصومه **فصل** واختلف العلماء رحمهم الله في تسميته
بيوم عاشوراء فقال اكثرهم انما سمي يوم عاشوراء
لانه عاشر يوم من ايام المحرم وقال بعضهم انما سمي
عاشوراء لانه عاشر الكرامات التي اكرم الله عز
وجل هذه الامة بها اولها رجب وهو شهر الله
تعالى الاصم وانما جعله كرامة لهذه الامة وفضله
على سائر الشهور كفضل هذه الامة على سائر الامم
الكرامة الثانية شهر شعبان وفضله على سائر
الشهور كفضل النبي صلى الله عليه وسلم على سائر
الانبياء والثالثة شهر رمضان وفضله على سائر
الشهور كفضل الله تعالى على خلقه والرابعة ليلة
القدر وهي خير من الف شهر والخامسة يوم الفطر
وهو يوم الجزاء والسادسة ايام العشر وهي ايام
ذكر الله تعالى والسابعة يوم عرفة وصومه
كفارة سنتين والثامنة يوم النحر وهو يوم القربان
والتاسعة يوم الجمعة وهو سيد الايام والعاشرة
يوم عاشوراء وصومه كفارة سنة وكل وقت
من هذه الايام كرامة جعلها الله لهذه الامة
تكفيرا لذنوبهم وتطهيرا لخطاياهم وقال

پچاس سال کا کفارہ اور روایت ہے عروہ سے انہنے حضرت عائشہ سے کہ کہا
عاشورا ایسا دن ہے جسکا روزہ رکھتے تھے قریش جاہلیت میں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اسکا روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے
تو رمضان کا روزہ فرض کیا گیا سو جو چاہے عاشورا کے دن کا روزہ
رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور ابن عباس سے روایت ہے کہا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یہودیوں کو عاشورا کے دن کا روزہ
رکھتے پایا تو انسے آپ نے پوچھا انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جسمیں اللہ عزوجل
نے حضرت موسے علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون کی قوم پر غالب
فرمایا سو ہم اسکی تعظیم کے لئے روزہ رکھتے ہیں پس فرمایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حقدار ہیں موسی کے ساتھ تمہارے اور آپنے اس دن
کے روزہ کا حکم فرمادیا **فصل** اور علما نے اختلاف کیا ہے اس دن کے عاشورا
کا دن نام ہونے میں ان میں کے اکثر نے کہا عاشورا کا دن اسی لئے نام ہے
کہ وہ اس بزرگی کا دسواں ہے جو بزرگی دی اللہ عزوجل نے اس امت کو اول
سے پہلا اسکا رجب ہے اور وہ اللہ تعالے کا مہینہ بہرا ہے اور اسکو اللہ تعالی
نے اس امت کیلیے ہی بزرگ کیا ہے اور اسکی بزرگی باقی تمام مہینوں پر ایسی ہے
جیسے اس امت کی بزرگی تمام امتوں پر ہے دوسری شعبان کا مہینہ ہے اور اسکی
بزرگی تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی تمام پیغمبروں
پر ہے اور تیسرے رمضان کا مہینہ ہے اور اسکی بزرگی تمام مہینوں پر
ایسی ہی جیسی اللہ تعالی کی بزرگی اسکی تمام مخلوق پر ہے اور چوتھی لیلۃ القدر
ہے اور وہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور پانچویں عید الفطر کا دن اور وہ مزدوری
ملنے کا دن ہے اور چھٹے ذی حجہ کے دس دن ہیں اور وہ اللہ تعالی کے ذکر کے دن ہیں اور
ساتویں عرفہ کا دن ہے اور اسکا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اور آٹھویں
قربانی کا دن ہے اور نویں جمعہ کا دن ہے اور وہ سب دنوں
کا سردار ہے۔ اور دسویں عاشورا کا دن ہے
اور اس کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے
اور ہر ایک وقت ان دنوں میں سے بزرگی ہے۔
جنکو اللہ تعالے نے اس امت کے لیئے بنایا ہے
ان کے گناہوں کے لیئے کفارہ اور ان کے گناہوں
کا پاک کرنے والا اور ان میں سے بعض نے کہا

بعضهم انما سمّي عاشوراء لان الله تعالى اكرم فيه
عشرة من الانبياء عليهم السلام بعشر كرامات
احدٰها انه الله عزّ وجلّ تاب على ادم عليه السلام
والثانية رفع الله عزّ وجلّ ادريس عليه السلام فيه
مكانا عليا والثالثة استوت سفينة نوح عليه السلام
فيه على الجودي والرابعة ولد ابرٰهيم عليه السلام
فيه واتّخذه الله تعالى خليلا وانجاه من نار
نمرود فيه والخامسة تاب الله عزّ وجلّ على داود
عليه السلام فيه وردّ الملك على سليمان عليه السلام
والسادسة كشف الله ضرّ ايوب عليه السلام
فيه والسابعة نجّى الله عزّ وجلّ موسى عليه السلام
من البحر واغرق فرعون في البحر فيه والثامنة نجّى
الله عزّ وجلّ يونس عليه السلام من بطن الحوت
فيه والتاسعة رفع الله عزّ وجلّ عيسى عليه السلام
الى السماء فيه والعاشرة ولد نبينا صلى الله عليه
وسلم فيه **فصل** واختلفوا في اي يوم هو
من المحرم فقال اكثرهم اليوم العاشر من المحرم
وهو الصحيح لما تقدم وقال بعضهم هو الحادي
عشر منه ونقل عن عائشة رض انه هو التاسع منه
وعن الحكم بن الاعرج انه سال ابن عباس رض عن
اي يوم نصام عاشوراء فقال اذا رايت هلال
المحرم فاعدد ثم اصبح صائما من تاسعه قلت
كذلك كان يصومه محمد صلى الله عليه وسلم
قال نعم وفي حديث اخر عن ابن عباس رض ايضا
انه كان يقول صام رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم عاشوراء وامر بصيامه قالوا يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم تعظمه اليهود والنصارى
فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
العام المقبل ان شاء الله تعالى صمنا يوم التاسع

عاشورا اسلیئے ہی نام رکھا گیا کہ اللہ نے بزرگی دی دسوں کو پیغمبروں میں
سے علیہم السلام دس بزرگیں ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل
توبہ قبول کی حضرت آدم علیہ السلام کی اسدن میں اور دوسرے اللہ تعالے
نے حضرت ادریس علیہ السلام کو اُٹھا لیا اسدن مکان بلند میں یعنے بہشت
میں اور تیسرے ٹھیری کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی اسدن میں جودی
پہاڑ پر اور چوتھے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا کیئے گئے اسدن میں
اور اللہ تعالی نے انکو اپنا خالص دوست بنایا اور انکو نجات دی آگ
سے نمرود کی اسدن میں اور پانچویں اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام
کی توبہ قبول کی اسدن میں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملک پھیر دیا
اسدن میں اور چھٹے اللہ تعالی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور
کی اسدن میں اور ساتویں اللہ عزوجل نے نجات دی حضرت موسے علیہ السلام
کو دریا سے اور فرعون کو غرق کردیا دریا میں اسدن میں اور آٹھویں اللہ
عزوجل نے حضرت یونس علیہ السلام کو نجات دی مچھلی کے پیٹ سے اسدن میں
نویں اللہ عزوجل نے حضرت عیسے علیہ السلام کو اُٹھا لیا آسمان کیطرف
اسدن میں اور دسویں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیئے
گئے اسدن میں **فصل** اور انہوں نے اختلاف کیا کہ محرم میں سے کون سے
دن میں عاشورا ہے کہا اُن کے اکثروں نے کہ وہ دسواں دن محرم ہے
اور یہی صحیح ہے ان دلیلوں سے جو پہلے گذر چکیں اور کہا انکے بعض نے وہ
گیارھواں دن ہے محرم سے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ محرم سے
نواں دن ہے اور حکیم بن اعرج سے روایت ہے اُسنے ابن عباس سے پوچھا
کس دن سے عاشورا کا روزہ رکھا جاوے کہا تو جب محرم کا چاند دیکھے پھر
گنتا رہ پھر اُسکے نویں دن سے روزہ رکھیو میں نے کہا اسیطرح اسکا روزہ رکھتے تھے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہاں اور نیز ابن عباس سے ایک اور حدیث
میں ہے کہ وہ کہا کرتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عاشورا کے دن کا روزہ رکھا اور حکم کیا اُسکے روزہ رکھنے کا صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ اسدن کی یہود اور نصاری کی تعظیم کرتے ہیں تو
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اگلا سال ہوگا تو
انشاء اللہ تعالی ہم نویں دن روزہ رکھینگے ۔

فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس رض في لفظ اخر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن عشت الى قابل ان شاء الله تعالى صمت يوم التاسع مخافة ان يفوتني يوم عاشوراء

فصل ونذكر من فضائل يوم عاشوراء ان الحسين بن علي رضي الله عنهما قتل فيه روي عن ام سلمة رض انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزلي اذ دخل عليه الحسين رض فطالعت عليهما من الباب واذ الحسين رض على صدر النبي صلى الله عليه وسلم يلعب وفي يدي النبي صلى الله عليه وسلم قطعة من طين ودموعه تجري فلما خرج الحسين دخلت فقلت بابي انت وامي يا رسول الله صلعم طالعت عليك وفي يديك طينة وانت تبكي فقال صلى الله عليه وسلم لي فلما فرحت به وهو على صدري يلعب اتاني جبرئيل عم وناولني الطينة التي يقتل عليها فلذلك بكيت وروي عن الحسن البصري رح انه قال ان سليمان بن عبد الملك راى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام يبشره ويلاطفه فلما اصبح سال الحسن رض عن ذلك فقال له الحسن رض لعلك فعلت الى اهل بيت رسول الله صلعم معروفا فقال نعم وجدت راس الحسين بن علي رض في خزانة يزيد بن معوية فكسوته خمسة من الديباج وصليت عليه مع جماعة من اصحابي وقبرته فقال له الحسن لقد رضي الله النبي صلى الله عليه وسلم عنك بسبب ذلك فاحسن الى الحسن رحمه الله وامر له بالجوائز وروي عن حمزة بن الزيات قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابرهيم الخليل عليه السلام في المنام يصليان على قبر الحسين بن علي رض واخبرنا ابو نصر

پس اگلا سال نہیں آیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ابن عباس نے ایک اور لفظ میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں انشاء اللہ نویں دن کا روزہ رکھونگا اس سے ڈر سے کہ آپ سے عاشوراء کا دن فوت ہو جائے۔

فصل اور ہم بیان کرتے ہیں فضائل میں سے عاشوراء کے دن کے یہ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید کیئے گئے اس دن میں حضرت ام سلمہ سے روایت کی گئی ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے ناگہان آپ کے پاس حضرت حسین آگئے پھر میں نے انپر نگاہ کی دروازے سے تو امام حسین رض حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک پر کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کچھ تھوڑی سی مٹی تھی اور آپ کے آنسو جاری تھے پھر جب چلے گئے حضرت حسین تب آئی اور میں نے کہا میرے ماں اور باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ صلعم آپ کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی اور آپ رو رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جب میں حسین سے خوش ہوا جب وہ میرے سینے پر کھیل رہا تھا تو میرے پاس جبریل آئے اور مجھکو یہ مٹی دی جسپر حسین قتل کیا جاویگا اسلئے میں روتا ہوں اور روایت ہے حضرت حسن بصری سے کہا سلیمان عبد الملک نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اسکو بشارت دیتے ہیں اور اسپر مہربانی فرماتے ہیں جب اُسنے صبح کی تو پوچھا حسن بصری سے اس خواب سے حسن نے اس سے کہا شاید تو نے کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کوئی نیکی کہا ہاں میں نے سر پایا حسین بن علی رض کا یزید بن معاویہ کے خزانہ میں تو اسکو میں نے پہنائے پانچ کفن دیباج سے اور میں نے اسپر جنازہ پڑھا جماعت کے ساتھ اپنے دوستوں میں سے اور میں نے اسکو قبر میں رکھا تو حسن نے اُس سے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اس سبب سے راضی ہو گئے تو سلیمان نے حسن رحمہ اللہ کی طرف نیکی کی اور اُسکے لیئے انعاموں کا حکم دیا اور روایت ہے حمزہ بن زیات سے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابرہیم خلیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ وہ تو حضرت حسین بن علی کی قبر پر جنازہ پڑھ رہے تھے اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے

عن والده باسناده عن ابي اسامة عن جعفر بن محمد قال هبط على قبر الحسين بن علي رض يوم اصيب سبعون الف ملك يبكون عليه الى يوم القيمة

فصل

وقد طعن قوم على من صام هذا اليوم العظيم وما ورد فيه من التعظيم وزعموا انه لا يجوز صيامه لاجل قتل الحسين بن علي رض فيه وقالوا ينبغي ان تكون المصيبة فيه عامة لجميع الناس لفقده فيه وانتم تتخذونه يوم فرح وسرور وتأمرون فيه بالتوسعة على العيال والنفقة الكثيرة والصدقة على الفقراء والضعفاء والمساكين وليس هذا من حق الحسين على جماعة المسلمين وهذا القائل مخطئ ومذهبه قبيح فاسد لان الله تعالى اختار لسبط نبيه محمد صلى الله عليه وسلم الشهادة في اشرف الايام واعظمها واجلها وارفعها عنده ليزيده بذلك رفعة في درجاته وكراماته مضافة الى كرامته ويبلغه منازل الخلفاء الراشدين الشهداء بالشهادة ولو جاز ان يتخذ يوم موته يوم مصيبة لكان يوم الاثنين اولى بذلك اذ قبض الله تعالى نبيه محمدا صلى الله عليه وسلم وكذلك ابو بكر الصديق قبض فيه وهو ما روى هشام بن عروة عن عائشة رض قالت قال ابو بكر رض لي اي يوم توفي النبي صلى الله عليه وسلم فيه قلت يوم الاثنين قال رضي الله عنه اني ارجو ان اموت فيه فمات رض فيه وفقد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفقد ابي بكر رض اعظم من فقد غيرهما وقد اتفق الناس على شرف يوم الاثنين وفضيلة صومه وانه تعرض فيه الاعمال وفي يوم الخميس ترفع اعمال العباد وكذلك يوم عاشوراء لا يتخذ يوم مصيبة ولان اتخذ يوم عاشوراء يوم مصيبة ليس باولى من ان يتخذ يوم فرح وسرور لما قدمنا ذكره

اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو اسامہ سے انہنے جعفر بن محمد سے کہ کہا حضرت حسین بن علی کی قبر پر جس دن وہ شہید ہوئے اترے ستر ہزار فرشتے روتے رہینگے اسپر قیامت کے دن تک فصل اور ایک قوم نے جو اسدن بزرگ کا روزہ رکھے اسپر طعن کیا ہے اور جو تعظیم وارد ہے اسدن میں اور انہوں نے گمان کیا کہ اسدن میں روزہ جائز نہیں بسبب قتل ہونے حسین بن علی کے اسدن میں اور کہا کہ واجب ہے کہ اسدن میں عام مصیبت ہو تمام لوگوں کو اسدن حسین رضی اللہ عنہ کے گم ہونے کی وجہ سے علاوہ تم اسدن کو فرحت اور خوشی کا دن بناتے ہو اور تم اسدن میں حکم کرتے ہو عیال پر فراخی کرنے اور بہت خرچ کرنے کا اور فقیروں اور ضعیفوں اور مسکینوں پر صدقہ کرنے کا حالانکہ یہہ نہیں ہے حضرت حسین کے حق سے جو تمام مسلمانوں پر ہے اور یہہ کہنے والا خطا کرنیوالا ہے اور اسکا مذہب برا اور فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالی نے چن لیا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو شہادت میں سب دنوں میں سے بڑے بزرگ اور بہت بڑے اور بڑی بزرگی والے اور بہت بلند دن میں اپنے نزدیک تاکہ اسکو زیادہ کرے اس شہادت سے بلندی اسکے درجوں اور اسکی بزرگیوں میں اسکی بزرگی کیطرف زیادہ کرتا اور اسکو پہونچا دے خلفاء راشدین کے مرتبے میں جو شہادت سے شہید ہوئے اور اگر جائز ہوتا کہ حضرت حسین کی موت کا دن مصیبت کا دن بنایا جاوے تو دوشنبہ کا دن اسکے زیادہ لائق تھا کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبض فرمایا اسمیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح اسدن میں حضرت ابوبکر صدیق قبض کیئے گئے اور وہ روایت ہے جو ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ سے کی کہا حضرت ابوبکر نے فرمایا مجھہ سے کسدن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے ہیں میں نے کہا دوشنبہ کے دن فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں امید کرتا ہوں کہ میں اسیدن مروں سو آپ اسی دن مرے اور گم ہونا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گم ہونا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہت زیادہ ہے اور دونوں کے سوا کے گم ہونے سے اور بیشک لوگوں نے اتفاق کیا ہے دوشنبہ کے دن کی بزرگی اور اسکے روزہ کی بزرگی پر اور یہ کہ اسدن میں عمل پیش کیئے جاتے ہیں اور جمعرات کے دن میں بندوں کے عمل اٹھائے جاتے ہیں اسیطرح عاشوراء کا دن مصیبت کا دن نہ بنایا جاوے اور اسلیئے کہ عاشوراء

وفضله من انه نجى الله تعالى فيه انبياءه من
اعدائهم واهلك فيه اعداءهم الكفار من فرعون
وقومه وغيرهم وانه تعالى خلق السموت والارض والاشياء
الشريفة فيه وادم عليه السلام وغير ذلك وما اعد الله
تعالى لمن صامه من الثواب الجزيل والعطاء الوافر و
تكفير الذنوب وتمحيص السيئات فصار عاشوراء ايضًا
بقية الايام الشريفة كالعيدين والجمعة وعرفة وغيرها
ثم لو جاز ان يتخذ هذا اليوم مصيبة لاتخذه الصحابة
والتابعون لانهم اقرب اليه منا واخص به وقد ورد
عنهم الحث على التوسع على العيال فيه والصوم فيه
من ذلك ما روى عن الحسن رح انه قال صوم يوم
عاشوراء فريضة وكان علي يامر بصيامه فقالت
لهم عائشة رض من يامركم بصوم يوم عاشوراء قالوا
علي رض قالت انه اعلم من بقي بالسنة وروي
عن علي رض انه قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من احيا ليلة عاشوراء احياه الله ما شاء فدل
على بطلان ما ذهب اليه القائل والله تعالى اعلم

مجلس في فضائل يوم الجمعة

قال الله تعالى
يايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة
فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان
كنتم تعلمون قال عبد الله ابن عباس يايها الذين
امنوا يعني اقروا وصدقوا بوحدانية الله تعالى
اذا نودي للصلوة يعني اذا دعيتم بالاذان يوم الجمعة
فاسعوا الى ذكر الله يعني فامشوا الى صلوة
الجمعة وذروا البيع يعني واتركوا البيع بعد
النداء ذلكم يعني الصلوة خير لكم من الكسب و
التجارة ان كنتم تعلمون يعني تصدقون وسبب
نزول هذه الاية ان اليهود افتخروا على المسلمين
باشياء ثلثة احدها قالوا نحن اولياء الله

او بزرگی آگے بیان کی یہ کہ اللہ تعالی نے اسدن میں اپنے پیغمبروں کو
اپنے دشمنوں سے نجات دی اور اسدن میں ہلاک کیا اپنے دشمنوں
کافروں کو فرعون اور اسکی قوم اور انکے سوا اور کافروں میں سے اور یہ کہ
اللہ تعالے نے اس شخص کے لیئے جو اسکا روزہ رکھے بڑا ثواب اور بڑی
بخشش اور گناہوں کا کفارہ اور برائیوں کا دور کرنا تیار کیا ہے پس
ہوگیا عاشورا، باقی کے اور بزرگ دنوں کے برابر عیدیں اور جمعہ اور عرفہ
وغیرہا کیطرح پھر اگر جائز ہوتا کہ اسدن کو ماتم کا دن بنایا جاوے تو صحابہ
کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم اسکو بناتے کیونکہ وہ اسکی طرف ہم سے زیادہ
قریب تھے اور زیادہ خاص تھے اور بیشک اُن سے ترغیب وارد ہوئی
ہے کھانے میں فراخی کرنے کی عیال پر اُسدن میں اور اُسدن کو روزہ
رکھنے پر اسمیں سے وہ روایت ہے جو حسن سے کی گئی کہ کہا عاشورا کے دن
کا روزہ فرض ہے اور حضرت علی اسکے روزہ کا حکم کیا کرتے تھے۔
تو حضرت عائشہؓ نے کہا عاشورے کے دن کے روزے کا تمکو کون حکم
کرتا ہے اُنہوں نے کہا علی عائشہؓ نے کہا وہ بیشک باقیماندوں سے
سنت کو زیادہ جاننے والے ہیں اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا حضرت
علیؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عاشورا کی
رات کو جاگتا رہے تو زندہ رکھیگا اسکو اللہ تعالی جتنا چاہے پس دلالت
کرتی ہے اُسکے باطل ہونے پر جسکی طرف وہ قائل ہوگیا ہے اور اللہ تعالے
زیادہ جاننے والا ہے مجلس جمعہ کے دن کی بزرگیوں میں اللہ تعالی نے فرمایا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیئے پکارا جاوے پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اگر جانتے
حضرت ابن عباس نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہا اے لوگو جو ایمان لائے
یعنے تمنے اقرار کیا ہے اور اللہ تعالی کے ایک ہونے کو دل سے سچا جانا ہے جب نماز
کے لیئے پکارا جاوے یعنی جب تم بلائے جاؤ اذان سے جمعہ کے دن پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو یعنے چلو جمعہ کی نماز کیطرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت یعنی چھوڑ دو
خرید و فروخت اذان کے بعد یہ یعنی نماز تمہارے لیئے بہتر ہے کسب اور سوداگری
سے اگر تم جانتے ہو یعنے سچ جانتے ہو اور اس آیت کی اترنے کا سبب یہ ہے
کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر تین چیزوں سے فخر کیا تھا پہلے انہوں نے کہا تھا
ہم اللہ کے دوست اور

وَالْجُمُعَةُ دُونَكُمْ وَالثَّانِي لَنَا كِتَابٌ وَلَكُمْ كِتَابٌ وَالثَّالِثُ لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَذَّبَهُمْ فِي هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَقَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ لِقَوْلِكُمْ نَحْنُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ مِنْ دُوْنِكُمْ وَاَنْزَلَ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِمْ اَنْتُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا كِتَابَ لَكُمْ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وَذَمَّهُمْ فَقَالَ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا الْاٰيَةَ وَاَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِقَوْلِهِمْ لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا الْاٰيَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعِيْرَ اِذَا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اسْتَقْبَلُوْهَا بِالطَّبْلِ وَالتَّصْفِيْقِ فَيَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ جَآءَتِ الْعِيْرُ فَخَرَجَتِ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةٍ ثُمَّ جَآءَتْ عِيْرٌ اُخْرٰى فَخَرَجُوْا اَيْضًا اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً ثُمَّ دِحْيَةُ ابْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيُّ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ عَوْفٍ فَبِكُلِّ تِجَارَتِهٖ مِنَ الشَّامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ وَكَانَ يَحْمِلُ مَعَهٗ مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَةِ وَكَانَ يَتَلَقَّاهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بِالطَّبْلِ وَالتَّصْفِيْقِ فَوَافَقَ قُدُوْمُهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا كَمْ بَقِيَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا هٰؤُلَآءِ لَقَدْ سُوِّمَتْ لَهُمُ الْحِجَارَةُ يَعْنِيْ عُلِّمَتْ عَلَى الْحِجَارَةِ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ قُلْ مَا

اسکے بارے میں نہ تم اور دوسری ہماری لیئے کتاب ہے اور تمہارے کتاب نہیں ہے اور تیسرے ہمارے لیئے سبت (ہفتہ) کا دن ہے تمہارے لیئے سبت نہیں پس اللہ نے انپر رد کیا اور انکو جھٹلایا ان باتوں میں اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تو کہہ دے اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو اگر تم گمان کرتے ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو لوگوں کے سوا سو تم آرزو کرو موت کی اگر تم اپنے اس کہنے میں سچے ہو کہ ہم تمہارے سوا اللہ کے دوست ہیں اور اللہ عزوجل نے اُنکے اس قول کے رد کرنے کو کہ تم ان پڑھ ہو تمہارے لیئے کتاب نہیں ہے اپنا قول نازل فرمایا بزرگ اور بلند اللہ وہ ہے جسنے ان پڑھوں میں سے ہی رسول بھیجا اور ان کی مذمت کی فرمایا ان لوگوں کی مثال جو توریت اٹھائی گئی پھر انہوں نے اسکو نہ اٹھایا گدھے کی مثال ہے جو کتابیں اُٹھاتا ہے آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے اُتارا ان کے اس قول رد کرنیکو کہ ہمارے لیئے ہفتہ کا دن ہے اور تمہارے لیئے کوئی ہفتہ کا دن نہیں ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب نماز کے لیئے پکارا جاوے جمعہ کے دن اللہ تعالے کے اس قول تک یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب وہ سودا گری یا کھیل دیکھ لیتے ہیں تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک اور یوں ہے کہ کوئی قافلہ جب مدینہ میں آیا کرتا تو اس سے لوگ جاملا کرتے نقارہ یا تالیاں بجاتے ہوئے تو مسجد سے لوگ نکل جایا کرتے پھر جب ایک روز قافلہ آیا تو لوگ مسجد سے نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت کے پھر ایک اور قافلہ آیا پھر بھی نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت پھر دحیہ بن خلیفہ کلبی بنی عامر بن عوف میں سے شام سے تجارت کا مال لیکر آیا مسلمان ہونے سے پہلے اور اس کے اپنے ساتھ اٹھائے تھے قسم قسم کی تجارت کے مال اور اسکو جاملا کرتے تھے مدینہ والے نقارہ اور تالیاں بجاتے ہوئے سو اسکا آنا جمعہ کے دن موافق پڑا جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے تو لوگ اسکی طرف نکل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسجد میں کتنے باقی رہے ہیں عرض کیا بارہ مرد اور ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ نہ ہوتے تو بیشک ان کے لیئے پتھر پر نشان کیا جاتا یعنی پتھروں پر انکے ہلاک کرنے کے لیئے نشان کیا جاتا پس اُتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت اور جب دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل تو دوڑ جاتے ہیں اسکی طرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ يَعْنِي الطَّبْلَ وَالتَّصْفِيقَ وَمِنَ التِّجَارَةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا دِحْيَةُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ مِنْ غَيْرِهِ وَقِيْلَ مِنَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا بَقُوْا فِي الْمَسْجِدِ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمَا

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ الْجُمُعَةِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَلَمْ تَغْرُبْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا الثَّقَلَانِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَعَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ النَّاسَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ كَرَجُلٍ قَرَّبَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا قَامَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَدْ عَرَفْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ السَّاعَةُ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ عَلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تُوُفِّيَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل سے بہتر ہے یعنی نقارہ اور تالیاں بجانے اور اس تجارت سے جسکو دحیہ کلبی لایا اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے سب رزق دینے والوں سے اپنے غیر سے اور بعض نے کہا کہ بارہ مرد جو مسجد میں باقی رہ گئے تھے ان میں سے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں **فصل** جمعہ کے دن کی فضیلتوں میں حدیثوں کی طرف سے ان میں ایک وہ روایت ہے جو علا ابن عبد الرحمن نے کی اپنے باپ سے اسنے ابوہریرہؓ سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کسی دن پر نہ چڑھا اور نہ غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو اور کوئی زمین پر چلنے والا نہیں مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے دو گروہ کے سوا جنوں اور آدمیوں کے اور مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ پر دو فرشتے ہوتے ہیں جو لوگوں کو لکھتے ہیں پہلے کو پھر پہلے کو جیسے کسی مرد نے اونٹ کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے گائے کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے بکری قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے مرغی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے انڈا قربانی کیا پھر جب اٹھ کھڑا ہوا امام تو وہ صحیفے لپیٹے جاتے ہیں اور روایت ہے ابو سلمہ سے اسنے ابوہریرہ سے اسنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت بہتر دن جسمیں سورج چڑھے جمعہ کا دن ہے اسی دن میں وہ اس سے اتارے گئے اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور اسی دن میں ایک گھڑی ہے جسکو نہیں پاتا مومن اللہ تعالیٰ سے اسمیں کچھ مانگتا ہے مگر وہ اسے دیتا ہے ابو سلمہ نے کہا عبد اللہ بن سلام نے کہا میں اس گھڑی کو پہچانتا ہوں وہ آخر گھڑی ہے دن میں سے اور وہ گھڑی ہے جسمیں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ہیں اللہ عز و جل نے فرمایا انسان شتابی سے پیدا کیا گیا ہے اور عبد اللہ بن منذر نے روایت کی کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور انکا بڑا بزرگ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس عید الفطر کے دن سے اور اسمیں پانچ خصلت ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمیں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی میں وہ زمین پر اتارے گئے اور اسی میں وہ فوت کیے گئے اور اسمیں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اپنے رب سے نہیں مانگتا اسمیں کچھ مگر وہ اسکو دیتا ہے جبتک وہ حرام نہ مانگے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی فرشتہ مقرب اپنے رب عز و جل کے پاس نہیں ہے۔

عِنْدَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا وَهُوَ يَفْزَعُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَا سَمَاءٍ
وَلَا اَرْضٍ اِلَّا وَهُوَ تُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ
اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ الْيَوْمُ الشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَالْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْمَوْعُوْدُ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى
فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اَوْ يَسْتَعِيْذُهٗ مِنْ شَرٍّ اِلَّا يُعِيْذُهٗ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِ قَالَ اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَتِ الشَّيَاطِيْنُ يُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ اِلٰى اَسْوَاقِهِمْ
وَمَعَهُمُ الرَّايَاتُ وَتَخْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُوْنَ
عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقَ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ
الْاِمَامُ فَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ
لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ نَاَى عَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ وَلَمْ
يَلْغُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَلَغَا
وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ
نَاَى عَنْهُ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ
قَالَ صَهْ فَقَدْ تَكَلَّمَ وَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا جُمُعَةَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ
مُحَمَّدًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ
يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ رَضِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَقِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيْءَ
النَّاسِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ
وَرُفِعَتِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
مَا حَبَسَ فُلَانًا وَمَا حَبَسَ فُلَانًا قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهٖ وَاِنْ

مگر وہ ڈرتا ہے دن سے جمعہ کے اور نہ آسمان اور زمین مگر وہ ڈرتے ہیں
جمعہ کے دن سے اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہت بہتر دن چڑھا جسمیں سورج جمعہ کا دن ہے اُسی میں حضرت آدم
پیدا کیئے گئے اور اُسی میں وہ بہشت میں داخل کیئے گئے اور اُسی میں وہ
بہشت سے نکالے گئے اور اُسی میں قیامت قائم ہوگی اور نیز ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم الشاہد جمعہ ہے اور مشہود
عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن سورج نہیں چڑھا اور نہ چھپا کسی دن پر
جو جمعہ کے دن سے افضل ہو اسمیں ایک گھڑی ایسی ہے جسکو نہیں موافق ہوتا
بندہ مومن کہ اللہ تعالی سے اسمیں بھلائی مانگے مگر وہ اسکو دیتا ہے یا اُس سے
پناہ مانگے کسی شر سے مگر وہ اسکو پناہ دیتا ہے ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنی اسناد سے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا جب جمعہ کا دن ہوتا
ہے تو نکلتے ہیں شیطان لوگوں کو ان کے بازاروں کی طرف جلدی چلاتے
ہیں اور اُنکے ساتھ جھنڈے ہوتے ہیں اور فرشتے نکلتے ہیں مسجدوں کے دروازوں
پر اُنکے مرتبوں کے قدر پر لکھتے ہیں پہلے آنیوالے کو اور نماز پڑھنے والے کو اور جو
اسکے متصل ہو جبتک امام آوے پس جو شخص نزدیک ہوا امام سے پھر چپ رہے
اور سنے اور لغو نہ کرے اسکے لیئے دو حصہ ثواب ہوگا اور جو شخص امام سے
دور ہو پھر سنے اور چپ رہے اور لغو نہ کرے اُسکے لیئے ایک حصہ ثواب ہوگا
اور جو شخص امام سے نزدیک ہو پھر لغو کرے اور چپ نہ کرے اور نہ سنے
تو ہوگا اسپر دو حصہ گناہ سے اور جو شخص امام سے دور ہو پھر لغو کرے اور
چپ نہ کرے اور نہ سنے تو اسپر ایک حصہ گناہ سے ہوگا اور جو شخص کہے چپ
کر تو بیشک اُسنے کلام کیا پس اُسکے لیئے جمعہ نہیں پھر حضرت علی نے کہا میں نے ایسا ہی
سنا ہے تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا میں نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تو نے جمعہ کے دن امام خطبہ
پڑھتا ہو اپنے یار سے کہا چپ کر تو بیشک تو نے لغو کیا اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کھڑے ہوتے ہیں مسجدوں کے دروازوں پر جمعہ کے دن لوگوں
کا آنا لکھتے ہیں امام کے نکلنے تک پھر جب امام آجاوے تو لپیٹے جاتے ہیں
وہ صحیفے اور وہ قلمیں اُٹھالی جاتی ہیں آپنے فرمایا تو فرشتے بعض بعض سے کہتے ہیں فلانے کو کہنے
بند رکھا اور فلانے کو کس کس نے بند رکھا آپنے فرمایا پھر فرشتے بعض بعض سے کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ

كان ضالا فاهده وان كان غائبا فاعنه وقال جعفر حدثنا ثابت قال بلغنا ان الله تعالى ملئكة معهم الواح من فضة واقلام من ذهب يكتبون من صلى ليلة الجمعة ويوم الجمعة في جماعة اخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فعليه الجمعة في يوم الجمعة الا مريضا او مسافرا او امراة او صبيا او مملوكا ومن استغنى عنها بلهو او تجارة استغنى الله تعالى عنه والله غني حميد وعن ابي الجعد الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من ترك الجمعة ثلاثا تهاونا بها طبع الله تعالى على قلبه اخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن سعيد بن المسيب عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على منبره يا ايها الناس توبوا الى الله تعالى قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذي بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له تسعدوا واكثروا من الصدقة في السر والعلانية توجروا وتحمدوا وترزقوا واعلموا ان الله تعالى قد فرض عليكم الجمعة فريضة مكتوبة في مقامي هذا في شهري هذا في عامي هذا الى يوم القيمة من وجد اليها سبيلا فمن تركها في حياتي او بعدي جحودا بها او استخفافا بها وله امام جائر او عادل فلا جمع الله له شمله ولا بارك له في امره الا فلا صلوة له الا ولا وضوء له الا ولا زكوة له الا ولا حج له ولا بركة له حتى يتوب فان تاب تاب الله تعالى عليه الا ولا تؤمن امراة رجلا ولا يؤمن اعرابي مهاجرا ولا يؤمن فاجر مؤمنا الا ان يقهره سلطان يخاف سيفه وسوطه واخبرنا ابو نصر عن

گمراہ ہے تو اس کو ہدایت دی اور اگر وہ غائب ہے تو اسکو مدد دی اور جعفر نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ثابت نے کہا ہمکو پہونچا کہ اللہ تعالے کیلئے فرشتے ہین جن کے ساتھ چاندی کی تختیین ہوتی ہین اور سونے کی قلمین جو شخص جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن کو جماعت مین نماز پڑہتا ہے اس کو لکھتے ہین ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو الزبیر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکہتا ہے اللہ سے اور پچھلے دن سے پس اسپر جمعہ ہے جمعہ کے دن مگر جو بیمار ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام اور جو شخص اس سے بے پروا ہو کہیل یا تجارت مین تو اللہ تعالے اس سے بے پرواہ ہے سراہا گیا ہے اور ابو الجعد ضمری سے روایت ہے اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ ترک کرے تین جمعہ حقیر جانکر تو اللہ تعالے اسکے دل پر مہر کر دیگا اور ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے سعید بن المسیب سے اس نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے کہا اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا منبر پر اے لوگو اللہ تعالے کی طرف توبہ کرو مرنے سے پہلے اور نیک عملوں مین شتابی کرو مشغول ہونے سے پہلے اور ملاؤ اُس چیز کو جو تمہارے درمیان اور تمہارے رب کے درمیان ہے اُس کو اپنے بہت یاد کرنے سے سعادت مند ہو جاؤ گے اور بہت دو صدقہ پوشیدہ اور ظاہر مین تو تم ثواب دیے جاؤ گے اور تعریف کیئے جاؤ گے اور رزق دیئے جاؤ گے اور جان لو کہ بیشک اللہ تعالے نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے فرض لکھا ہوا میرے اس مقام مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین قیامت کے دن تک جو شخص اسکی طرف راہ پاوے پس جو شخص اسکو ترک کرے میری زندگی مین یا میرے پیچھے اس سے انکار کرکے یا اسکو حقیر سمجھکر اور اسکا امام بہی ہو ظالم ہو یا عادل پس اللہ تعالے اسکیلئے اسکی پریشانی جمع نہ کرے اسکیلئے اسکے کام مین برکت کرے خبردار ہو اسکی کوئی نماز نہین خبردار ہو اسکا کوئی وضو نہین خبردار ہو اور نہ اسکی زکوۃ خبردار ہو اور نہ اسکا حج خبردار ہو اور نہ اسکیلئے کوئی برکت جب تک وہ توبہ نہ کرے پہر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالے اسکی توبہ قبول کریگا خبردار ہو عورت امامت نہ کرے مرد کی اور اعرابی امامت نہ کرے مہاجر کی اور خبردار ہو نہ فاجر امامت کرے مومن کی مگر یہ کہ بادشاہ اسپر جبر کرے

قال لي والدي باسناده عن ثابت البناني عن طاوس عن ابي موسى الاشعري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله يبعث الايام يوم القيمة على هيئتها ويبعث الجمعة زاهرة منيرة اهلها يحفون بها كالعروس تهدى الى كريمها تضيء لهم يمشون في ضوءها الوانهم كالثلج وريحهم كالمسك يخوضون في جبال الكافور وينظر اليهم الثقلان ما يطرفون تعجبا حتى يدخلوا الجنة لا يخالطهم احد الا المؤذنون المحتسبون اخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن ثابت البناني عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان لله تعالى ستمائة الف عتيق من النار في كل يوم وليلة الجمعة ويوم الجمعة اربع وعشرون ساعة في كل ساعة ستمائة الف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا النار وفي لفظ اخر عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى في كل ساعة من ساعات الدنيا ستمائة الف عتيق من النار يعتقهم كلهم قد استوجبوا النار يوم القيمة وفي يوم الجمعة وليلة الجمعة اربع وعشرون ساعة ليس فيها ساعة الا ولله عز وجل فيها ستمائة الف عتيق يعتقهم من النار كلهم قد استوجبوا النار وعن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم الجمعة في جماعة كتبت له حجة متقبلة وان صلى العصر كانت له عمرة وان امسى في مكانه لم يسأل الله تعالى شيئا الا اعطاه وعن ابي امامة الباهلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوم الجمعة وصلى مع الامام وشهد جنازة وتصدق بصدقة وعاد مريضا وشهد نكاحا وجبت له الجنة واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي

وہ ڈرنے اسکی تلوار اور کوڑے سے اور ہم کو خبر دی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ثابت بنانی نے اس نے طاؤس سے اس نے ابوموسی اشعری سے کہا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دنوں کو قیامت کے دن انکی ہیئت پر اٹھاویگا جمعہ کو اٹھاویگا اور وہ روشن ہوگا اپنے اہل کو روشنی کرتا وہ اسکو گھیرے ہونگے عروس کی طرح جو اسکے خاوند کیطرف بھیجی جاتی ہے انکیلئے روشنی کریگا وہ اسکی روشنی میں چلیں گے انکے رنگ برف کی طرح ہونگے اور انکی بو کستوری کی طرح ہوگی چلیں گے کافور کے پہاڑوں میں اور انکی طرف دونو جماعت (جن وانس) دیکھیں گی آنکھ نہ جھپکیں گے تعجب سے جبتک وہ جنت میں چلیں جاویں انمیں کوئی نہ ملے گا مؤذنوں کے سوا جو صرف ثواب طلب کرتے ہیں اور ہمکو خبر دی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ثابت بنانی سے اس نے حضرت انس بن مالک سے اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالی کیلئے چھہ لاکھ آزاد ہیں آگ سے ہر دن میں اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی چوبیس گھڑی میں چھہ لاکھ آزاد ہیں آگ سے سب کے سب ایسے جن پر آگ واجب ہو چکی تھی اور ایک اور لفظ میں ہے ثابت سے اس نے انس سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی کیلئے ہر گھڑی میں دنیا کی گھڑیوں میں سے چھہ لاکھ آزاد ہیں دوزخ سے ان کو آزاد کرتا ہے جن سب کے سب پر آگ واجب ہو چکی ہے قیامت کے دن اور جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑی ہیں انمیں کوئی ایسی گھڑی نہیں مگر اللہ عز وجل کیلئے اس میں چھہ لاکھ آزاد ہیں انکو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جن سب کے سب پر دوزخ واجب ہو چکی ہے اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اس نے حضرت ابوالدرداء سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جماعت میں نماز پڑہے تو اسکے لئے ایک حج مقبول لکھا جاویگا اور اگر عصر کی نماز بھی پڑہے تو اسکیلئے ایک عمرہ ہو جاویگا اور اگر اسنے شام کی اپنی اس جگہہ میں تو وہ نہ مانگیگا اللہ تعالی سے کچھہ مگر وہ اسے دیگا اور روایت ہے حضرت ابی امامہ باہلی رض سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور نماز پڑہے ساتھہ امام کے اور کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کچھہ صدقہ کرے اور کسی بیمار کی عیادت کرے اور کسی نکاح میں حاضر ہو تو اسکیلئے جنت واجب ہو جاویگی اور ہم کو خبر دی ابونصر نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ
نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَالِكَ حَظُّهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا
بِدُعَآءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَاءَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ
وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ
وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُوْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ
اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ قَآئِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُشْفِقَةٌ مِّنْ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا الشَّيَاطِيْنَ
وَشَقِيَّ بَنِيْ اٰدَمَ وَيُقَالُ اِنَّ الطَّيْرَ وَالْهَوَآمَّ تَلْقٰى بَعْضُهَا
بَعْضًا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ صَالِحٌ
وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَعَّرُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ الزَّوَالِ
عِنْدَ اسْتِوَآءِ الشَّمْسِ فِيْ كَبِدِ السَّمَآءِ فَلَا تُصَلُّوْا فِيْ
هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ كُلُّهَا وَ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَا تُسَعَّرُ فِيْهِ **فَصْلٌ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ فَالسَّاعَةُ الْاُوْلٰى تَكُوْنُ
بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ
ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَالثَّالِثَةُ عِنْدَ انْبِسَاطِهَا وَهِيَ الضُّحَى
الْاَعْلٰى اِذَا رَمَضَتِ الْاَقْدَامُ بِحَرِّ الشَّمْسِ وَالسَّاعَةُ
الرَّابِعَةُ تَكُوْنُ قَبْلَ الزَّوَالِ وَالْخَامِسَةُ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ اَوْ مَعَ اسْتِوَآئِهَا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جمعہ مین تین آدمی حاضر ہوتے ہین
سو ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے لغو سے سو اسکا وہی حصہ ہے اور ایک مرد
اس مین حاضر ہوتا ہے دعا سے سو وہ ایک مرد ہے جسنے اللہ تعالے سے دعا کی سو اگر
وہ چاہے اسکو دے اور اگر چاہے نہ دے اور ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے خاموشی
اور چپ سے اور کسی مسلمان کی گردن نہین لتاڑتا اور کسی کو ایذا نہین دیتا
پس یہ جمعہ کفارہ ہے جمعہ تک جو اسکے متصل ہے اور تین دن زیادہ کیونکہ
اللہ عز وجل فرماتا ہے جو شخص نیکی لاوے تو اسکے لیئے اس کا دس گنا ہے
اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مین آیا ہے
کہ آپنے فرمایا کوئی جاندار نہین مگر وہ ٹانگ پر کھڑا ہوتا ہے جمعہ کے دن
ڈرتا قیامت کے دن سے مگر شیطان اور بنی آدم کے بدبخت اور کہا
جاتا ہے کہ جانور اور زہردار جانور ایک دوسرے سے ملتے ہین جمعہ کے
دن تو ہر ایک کہتا ہے تمپر سلام ہو یہ دن نیک ہے اور ایک اور حدیث
مین ہے تحقیق دوزخ بھڑکائی جاتی ہے ہر ایک دن مین زوال سے پہلے
بہر نزدیک سورج کے برابر ہونیکے آسمان کے درمیان مین سو تم اس گھڑی
مین نماز نہ پڑہا کرو مگر جمعہ کے دن سارا دن نماز ہے اور بیشک دوزخ
نہین بھڑکائی جاتی اس مین **فصل** روایت ہے ابو صالح سے اس
نے ابو ہریرہ سے کہ بیشک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
جمعہ کے دن نہاوے پھر پہلی ساعت مین چلے تو گویا اُس نے اونٹ قربانی
کیا اور جو شخص دوسری گھڑی مین چلے تو گویا اوس نے گائے قربانی
کی اور جو شخص تیسری گھڑی مین چلے تو گویا اُس نے قربانی کیا دنبہ
بڑے سینگون والا اور جو چوتہی گھڑی مین چلے تو گویا اس مرغی قربانی کی
کی اور جو پانچوین گھڑی مین چلے تو گویا اُس نے انڈا قربانی کیا پھر
جب امام آجاوے تو فرشتے حاضر ہوجاتے ہین ذکر سنتے ہین پس ساعت
پہلی صبح کی نماز کے بعد ہوتی ہے اور دوسری گھڑی ہوتی ہے
سورج بلند ہونے کے وقت اور تیسرے سورج کے پھیل جانے
کے وقت اور یہ چاشت اونچی ہے جب پاؤن سورج کی گرمی
سے تپنے لگتے ہین اور چوتہی گھڑی زوال سے پہلے ہوتی ہے اور
پانچوین جب سورج ڈہل جاوے یا اُس کے سر پر ہونے
کے ساتھ اور روایت ہے نافع سے اس نے حضرت ابن عمر سے کہا حضرت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ
فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ ذُنُوبِهِ
ثُمَّ قِيلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَ
غَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَى مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ
خُطْوَةٍ صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَسَّلَ بِالتَّشْدِيدِ أَيْ غَسَّلَ أَهْلَهُ كِنَايَةٌ عَنِ
الْجِمَاعِ وَلِهٰذَا يُسْتَحَبُّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِتْيَانُ الزَّوْجَةِ
فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَعْضُ السَّلَفِ يَفْعَلُهُ اتِّبَاعًا وَ
مَنْ رَوَى بِالتَّخْفِيفِ أَيْ غَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ
وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اغْتَسِلْ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ
وَلَوْ صَارَ أَنْ تَشْتَرِيَ الْمَاءَ بِقُوتِ يَوْمِكَ فَغُسْلُ
الْجُمُعَةِ مُسْتَحَبٌّ عِنْدَ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَوَاجِبٌ عِنْدَ
دَاوُدَ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَتْرُكَهُ مَنْ يَأْتِي الْجُمُعَةَ قَالَ وَوَقْتُهُ
بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي وَالْأَوْلَى لَهُ أَنْ يُعَقِّبَهُ بِالرَّوَاحِ
إِلَى الْمَسْجِدِ لِيَخْرُجَ مِنَ الْخِلَافِ أَنْ يَتَحَفَّظَ مِنْ نَقْضِ
الطَّهَارَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ وَيَنْوِي بِالْغُسْلِ خِدْمَةَ
مَوْلَاهُ فَإِنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَتَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ نَاوِيًا بِهِمَا
الْجَنَابَةَ وَالْجُمُعَةَ جَازَ وَيَتَنَظَّفُ بِأَخْذِ شَعْرِهِ وَ
ظُفْرِهِ وَقَطْعِ رَائِحَتِهِ الْكَرِيهَةِ وَيَلْبَسُ أَحْسَنَ
ثِيَابِهِ وَأَفْضَلُهَا الْبَيَاضُ وَيَتَعَمَّمُ وَيَرْتَدِي فَإِنَّهُ
جَاءَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَصْحَابِ
الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ طِيبِهِ مِمَّا
يَظْهَرُ رِيحُهُ وَيَخْفَى لَوْنُهُ وَلْيَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْجَامِعِ
وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ خَاشِعًا مُتَوَاضِعًا مُخْبِتًا
مُفْتَقِرًا مُكْثِرًا مِنَ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوةِ
عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْوِي بِخُرُوجِهِ
زِيَارَةَ مَوْلَاهُ فِي بَيْتِهِ وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہاوے ہر جمعہ کے دن
مین تو اللہ تعالے اس کو اسکے گناہون سے نکال دیتا ہے پہر اُس
سے کہا جاتا ہے اب نئے سر سے عمل کیئے جا اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غسل
کراوے اور آپ غسل کرے اور صبح کو جاوے اور سویرے جاوے
اور امام سے نزدیک ہوا اور لغو نہ کرے تو ہوگا اسکیلئے ہر قدم کے برابر
ایک سال کا روزہ اور قیام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ مین
غسل سین کی تشدید سے ہے یعنی اپنی بیوی کو غسل کراوے یہ اشارہ ہے
جماع سے اور اسی لیئے مستحب ہے اہل علم کے نزدیک بیوی سے جماع کرنا جمعہ کے
دن اور تہے بعض سلف یہ کرتے اسحدیث کی پیروی کیلئے اور جس نے روایت کی
تخفیف سے تو یہ معنی ہوئے کہ اپنا سر دہویا پہر اپنا بدن دہویا اور روایت
ہے حسن بصری سے اُسنے ابوہریرہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابوہریرہ ہر جمعہ کے دن غسل کیا کر اگرچہ یہ ہو کہ تو اپنے دن کی قوت سے
پانی خریدے پس جمعہ کا غسل مستحب ہے اکثر فقہا کے نزدیک اور واجب ہے
داؤد (ظاہری) کے نزدیک سو جائز نہین غسل ترک کرے جو شخص جمعہ مین آتا
ہے کہا اور اسکا وقت (صادق) فجر کے نکلنے کے بعد ہے اور اسکو بہتر یہ ہے
کہ پیچہے غسل کرے مسجد کی طرف جانیکے وقت تاکہ خلاف سے نکل جاوے اور وضو کے
ٹوٹنے سے محفوظ رہے جبتک جمعہ کی نماز پڑہ لے اور نیت کرے غسل مین
اپنے مولی کی خدمت کی پہر اگر صبح کو اُٹہا جنابت کی حالت مین پہر وضو
کیا اور غسل کرے دونون مین جنابت اور جمعہ کی نیت کرے تو جائز ہے اور پاک
ہو لینے سے اپنے بال اور ناخن کے اور اپنی بو یعنی بری بو دور کرنے سے اور اپنے
عمدہ کپڑے پہنے اور بہتر انکا سفید کپڑا ہے اور عمامہ باندہے اور چادر لے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے عمامہ باندہنے والون پر رحمت کی دعا کرتے
ہین جمعہ کے دن اور خوشبو لگاوے اپنی بہت اچہی خوشبو سے جسکی بو ظاہر ہو اور
رنگ چہپا ہوا ور چاہیے کہ اپنے گہر سے نکلے جامع مسجد کی طرف آرام سے اور
اور آہستہ چلتا ڈرتا تواضع کرتا عاجزی کرتا حاجت مند بہت دعا اور
اور استغفار اور درود پڑہتا ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور اپنے نکلنے مین نیت کرے اپنے مولے کی زیارت کی اُسکے گہر
(مسجد مین) اور قرب کی اللہ تعالے کی طرف اُس کے

بِاَدَاءِ فَرْضِهِ الْعُكُوفَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى حِيْنِ انْقِلَابِهِ اِلٰى
بَيْتِهٖ وَيَنْوِيْ كَفَّ جَوَارِحِهٖ عَنِ اللَّهْوِ فِي الطَّرِيْقِ وَالْجَامِعِ
وَلْيَتْرُكْ رَاحَتَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحُظُوْظَ دُنْيَاهُ وَلْيُوَاصِلِ
الْاَوْرَادَ وَالْعِبَادَةَ فِيْهِ فَيَجْعَلُ اَوَّلَ نَهَارِهٖ اِلَى الْقَضَاءِ
صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِلْخِدْمَةِ ثُمَّ يَجْعَلُ وَسَطَ النَّهَارِ اِلٰى
صَلٰوةِ الْعَصْرِ لِاسْتِمَاعِ الْعِلْمِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ لِلتَّسْبِيْحِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَاَفْضَلُ
مَا يَشْتَغِلُ بِهٖ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِّنَ الْاَذْكَارِ
اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَتَيْ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ
مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مِائَةَ مَرَّةٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَمَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَذٰلِكَ سَبْعُمِائَةِ
مَرَّةٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاَذْكَارِ وَقَدْ نُقِلَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رض
اَنَّهٗ كَانَ يُسَبِّحُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ وَعَنْ
بَعْضِ التَّابِعِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ
ثَلٰثِيْنَ اَلْفًا كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ فَاحْذَرْ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمَحْرُوْمِيْنَ فَلَا تَنْسَاكُمْ وَلَا تَذْكُرُوا الْمُؤْمِنَ فَاِنَّ
يَكُوْنُوْنَ ذَاكِرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَذْكُوْرًا لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاَمَّا قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَلَا يَسْتَحِبُّ لَهٗ حُضُوْرُ الْقَاصِّ لِاَنَّ الْقَصَصَ بِدْعَةٌ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ مِنَ الصَّحَابَةِ رض يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ
مِنَ الْجَامِعِ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَالِمًا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ
اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ فَيَكُوْنُ حُضُوْرُ مَجْلِسِهٖ اَفْضَلَ
مِنْ صَلٰوتِهٖ لِحَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ رض حُضُوْرُ مَجْلِسِ الْعِلْمِ
اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَاِذَا اَتَى الْجَامِعَ لَا يَتَخَطّٰى
رِقَابَ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اِمَامًا اَوْ مُؤَذِّنًا لِمَا رُوِيَ

فرض ادا کرنے مین اور اعتکاف کرنے کی مسجد مین وقت تک اپنے
لوٹنے کی اپنے گہر کی طرف اور نیت کرے اپنے عضاؤن کے روکنے کہیں
کی کہیل اور لغو سے رستے مین اور جامع مسجد مین اور چاہیے کہ ترک کرے جمعہ کے دن
اپنا ارام اور لذتین اپنی دنیا کی اور ملاوے اپنے ورد اور عبادت اسدن
مین سو اپنے دن کا اول مقرر کرے جمعہ کی نماز کے پورا ہونے تک خدمت کے
لیئے پہر دن کا درمیان مقرر کرے عصر کی نماز تک علم کے سننے اور ذکر کی
مجلسون کیلیئے اور بعد نماز عصر کے سورج کے غروب ہونے تک تسبیح اور
استغفار کیلیئے اور سب ذکرون سے افضل جس مین مشغول ہو اس وقت اور
ہر دن اور رات مین یہ ہے کہ کہے کوئی معبود نہین سوا اللہ اکیلے کے جسکا
کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو ہے سب تعریف جلاتا ہے اور مارتا
ہے اور آپ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے نہین مرتا اسکے ہاتہہ مین ہے بہلائی اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے دو سو بار پڑہے پاک ہے اللہ بڑا اور اپنی تعریف کے ساتہہ سو بار
کوئی معبود نہین سوا اللہ بادشاہ کے سچے ظاہر کے سو بار یا اللہ رحمت کا ملہ بہیج
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول نبی امی پر سو بار اور
مین اللہ سے بخشش مانگتا ہون جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رہنے والا ہے اور اس سے
توبہ مانگتا ہون سو بار اور جو اللہ چاہے نہین کچہہ قوت مگر اللہ کے ساتہہ
سو بار پس یہ سات سو بار ذکرون کے قسمون سے ہے اور تحقیق بعض صحابہ
سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ہر روز تسبیح کرتے تہے بارہ ہزار تسبیحا اور بعض تابعین
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ہر دن مین تیس ہزار تسبیح کہا کرتے سب کی
تحقیق اس نے جان لی نماز اور تسبیح سو تو اس سے ڈرتا رہ کہ محرومون مین سے
ہو جاوے پہر تو اس کو یاد نہ کرے اور یاد نہ کیا جاوے اور مومن پہلے اللہ عز
وجل کا یاد کرنیوالا ہوتا ہے پہر اللہ عزوجل کا یاد کیا گیا ہوجاتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا
پس تم مجہہ کو یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا اور نماز جمعہ سے پہلے اس کو قصہ کہنے والے
پاس حاضر ہونا مستحب نہین کیونکہ قصہ بیان کرنا بدعت ہے اور تہے ابن عمر
اور انکے سوا اور صحابہ مین سے قصہ بیان کرنیوالون کو جامع مسجد سے نکال دیا
کرتے یا اللہ مگر یہ کہ وہ عالم باللہ معرفت اور یقین والون مین سے ہو پہر تو ہوگا
اسکی مجلس مین حاضر ہونا نماز سے بہتر حضرت ابوذر کی حدیث کے لحاظ سے
حاضر ہونا علم کی مجلس مین ہزار رکعت نماز سے افضل ہے اور جب جامع مسجد مین آجاوے تو لوگون
کی گردنین نہ لانگے مگر یہ کہ وہ امام ہو یا موذن اس روایت کے لحاظ سے جو کی گئی

اور کبہی آگے کرتا ہے اور
پیچہے کرتا ہے اور اس
قدر رضا کے ساتہہ
اس کا علم ہوتا تو
کبہی نعمتون کی طرف
مطمئن ہوتا اور کبہی
ان پر فریفتہ ہوتا
اور کبہی آزمایش
مین کشایش سے
ناامید ہوتا۔ و

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لرجل راٰه يتخطى رقاب الناس يا فلان ما منعك ان تصلي معنا الجمعة فقال اولم ترني يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم رأيتك تأنيت في اذيت اي تأخرت من البكور واذيت بالحضور وفي حديث اٰخر قال النبي صلى الله عليه وسلم ما منعك اليوم ان تجمع قال يا نبي الله قد جمعت قال صلى الله عليه وسلم اولم ارك تخطى رقاب الناس وقد قيل ان من فعل ذلك جعل جسرا يوم القيٰمة على ظهر جهنم يتخطاه الناس ولا تمر بين يدي المصلي لان في الخبر لان يقف احدكم اربعين سنة خير له من ان يمر بين يدي المصلي وفي لفظ اٰخر لان يكون الرجل رمادا تذروه الرياح خير له من ان يمر بين يدي المصلي ولا يقيمن احدا من موضعه فيجلس مكانه لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقيمن احدكم اخاه من مجلسه ثم يجلس فيه وكان ابن عمرؓ اذا قام له الرجل من مجلسه لم يجلس فيه حتى يعود اليه فان رأى بين يديه فرجة فهل يجوز له ان يتخطى رقاب الناس فيجلس فيها على روايتين عند امامنا احمد رحمه الله تعالى فان قدم صاحبا له فجلس في موضعه فاذا اجلس هناك جاز وان بسط له شيئا فهل لغيره ان يرفعه ويجلس هناك على وجهين عند اصحابنا ويجب اذا ان يؤذن الامام فينصت الى الخطبة فلا يتكلم فان تكلم اثم في احدى الروايتين ولا يحرم الكلام قبل الشروع في الخطبة وبعد الفراغ منها

فصل اخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده قال انبأنا ابو القاسم عبد الله بن عمر الفقيه الشافعي رحمه الله تعالى قال حدثنا حبيب بن الحسن القزاز قال حدثنا جعفر بن محمد الخراساني قال حدثنا ابو ايوب سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي قال حدثنا محمد بن شعيب عن عمر بن عبد

حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے ایک مرد سے فرمایا جس کو لوگون کی گردنین لتاڑتا دیکھا ای فلانے تجھہ کو ہمارے ساتھہ جمعہ کی نماز پڑہنے سے کس نے روکا اس نے عرض کیا رسول اللہ آپنے مجھہ کو نہین دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھہ کو دیکھا کہ تو پیچھے آیا اور ایذا دی یعنے تو نے تاخیر کی سویرے آنے سے اور حاضرین کو ایذا دی اور ایک اور حدیث مین ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تجھہ کو کس نے منع کیا جمعہ پڑہنے سے اس نے عرض کیا یا نبی اللہ مین تو جمعہ ہی پڑہنے آیا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا مین نے تجھہ کو نہین دیکھا کہ تو لوگون کی گردنین لتاڑتا تہا اور تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص یہ کام کرے وہ قیامت کے دن دوزخ کی پیٹھہ پر پل بنایا جاویگا اس کو لوگ لتاڑین گے اور نہ گذرے نمازی کے سامنے کیونکہ حدیث مین ہے کہ تم مین سے ایک کا کہڑا رہنا چالیس سال اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے اور ایک اور لفظ مین ہے کہ مرد کا راکھہ ہو جانا جسکو ہوائین اوڑا دین اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے اور کسیکو اسکی جگہہ سے نہ اٹہاوے اور آپ اسکی جگہہ بیٹہے اور روایت کیوجہ سے جو کی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نہ اٹہاوے کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو اسکے بیٹہنے کی جگہہ سے پہر آپ اسمین بیٹہے اور تہے ابن عمرؓ جب انکیلئے کوئی مرد اپنی مجلس سے اٹھہ کہڑا ہوتا تو وہ اسجگہہ نہ بیٹہتے یہانتک کہ وہ اپنی جگہہ کو لوٹ جاتا اور اگر اپنے سامنے خالی جگہہ دیکہے تو بہلا اسکو جائز ہے کہ لوگون کی گردنین لتاڑے اور وہان جگہہ بیٹہے یہ مسئلہ دو روایتون پر ہے ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سو اگر وہ اپنے کسی یار کو آگے بہیجدے پہر وہ اسکی جگہہ بیٹہے پس جب وہ اسجگہہ بیٹہ جاوے تو جائز ہے اور اگر وہ اسکیلئے کچھہ بچہاوے پہر بہلا اسکے غیر کیلئے جائز ہے کہ اسکو اٹہاوے اور آپ اسجگہہ بیٹہ جاوے دو وجہون پر ہمارے اصحاب کے نزدیک اور امام نے نزدیک ہونے کی کوشش کرے پہر چپ ہے خطبہ کیطرف اور کلام نکرے اگر کلام کریگا گنہگار ہوگا ایک روایت مین دو روایتون مین سے اور کلام حرام نہین خطبہ شروع کرنے سے پہلے اور اس سے فارغ ہونے سے پیچھے

فصل ہمکو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہا ہم کو خبر دی ابو القاسم عبد اللہ بن عمر فقیہ شافعی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حبیب بن حسن قزاز نے کہا ہم سے حدیث بیان کی جعفر بن محمد خراسانی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ایوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن شعیب نے عمر بن عبد اللہ

اللّٰہ مولی عفرۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال اتانی جبرئیل فی کفہ کمراۃ بیضاء فیہا نقطۃ سوداء فقلت ماھذہ یا جبرائیل قال ھذہ الجمعۃ لکم فیہا خیر کثیر قلت وماھذہ النقطۃ السوداء قال ھذہ الساعۃ تقوم یوم الجمعۃ وھو سید الایام نحن نسمیہ عندنا یوم المزید قلت ولم تسمونہ یوم المزید یا جبرئیل قال ذلک لان ربک عزوجل اتخذ فی الجنۃ وادیا افیح من مسک ابیض فاذا کان یوم الجمعۃ من ایام الاخرۃ ھبط الجبار تبارک و تعالی من عرشہ الی کرسیہ الی ذلک الوادی وقد حف الکرسی بمنابر من نور یجلس علیہا النبیون و حفت المنابر بکراسی من ذھب مکللۃ بالجوھر یجلس علیہا الصدیقون والشہداء ثم جاء اھل الغرف حتی حفوا بالکثیب فیقول اللّٰہ عزوجل انا الذی صدقتکم وعدی واتممت علیکم نعمتی و احللتکم کرامتی ثم یقول فسلونی فیقولون بالجمعہم نسالک الرضا عنا فیقول رضائی عنکم احللکم داری وانا لکم بکرامتی ثم یقول سلونی فیسئلونہ حتی تنتہی منیۃ کل عبد منہم ثم یقولون حسبنا ثم یفتح لھم بقدر انصرافھم من یوم الجمعۃ مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ویرجع اھل الغرف الی غرفھم و کل غرفۃ من لؤلؤۃ بیضاء ویاقوتۃ حمراء وزمردۃ خضراء لیس فیہا فصم ولا وصم مطردۃ فیہا الانھار متدلیۃ فیہا ثمارھا وفیہا ازواجھا وخدمھا ومساکنھا فلیسوا الی شئ احوج منہم الی یوم الجمعۃ لیزدادوا فضلا من ربھم ورضوانا واخبرنا ابو نصر عن والدہ باسنادہ قال حدثنا محمد بن احمد الحافظ قال حدثنا ابو علی محمد بن احمد الصواف قال حدثنا

عفرہ کے مولے سے اس نے حضرت انس بن مالک سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے انکے ہاتھ میں سپارہ و غیرہ سفید تھا اس میں ایک نقطہ سیاہ تھا میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہا یہ تمہارا جمعہ ہے تمہارے لئے اسمیں بہت بھلائی ہے میں نے پوچھا اور سیاہ نقطہ کیسا ہے کہا یہ قیامت ہے کہ جمعہ کے دن قائم ہوگی اور وہ دنوں کا سردار ہے اور ہم اس کا نام بولتے ہیں اپنے نزدیک مزید کا دن میں نے پوچھا تم اس کا نام مزید کا دن کیوں بولتے ہو اے جبرئیل کہا یہ اس لئے کہ تیرے رب عزوجل نے بہشت میں ایک وادی بنائی ہے زیادہ خوشبودار کستوری سفید سے پھر جب آخرت کے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہوتا ہے اور اترتا ہے حضرت جبار تبارک و تعالے اپنے عرش سے اپنی کرسی کیطرف اور وادی کیطرف اور تحقیق کرسی کے گرد نور کے منبر ہونگے جن پر پیغمبر بیٹھینگے اور گرد ہونگے منبروں کے سونیکی جوہر جڑی کرسیاں ان پر بیٹھیں گے صدیق اور شہید پھر آدینگے بالاخانوں والے یہانتک کہ گھیر لیں گے ٹیلے کو پھر اللہ عزوجل فرماویگا میں وہ ہوں جس نے تم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور پوری کی تم پر نعمت اور تم کو اتارا اپنی بزرگی میں پھر فرماویگا تم مجھ سے مانگو عرض کرینگے سب کے سب ہم تجھ سے مانگتے ہیں تیرا راضی ہونا پھر فرماویگا تم سے میری راضی ہونی ہے نے تم کو میرے گھر میں اتارا اور میری بزرگی تم کو پہونچائی پھر فرماویگا مجھ سے مانگو پھر دوبارہ عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے تیری رضامندی مانگتے ہیں پھر پھر فرماویگا مجھ سے مانگو پھر وہ اس سے مانگینگے یہانتک کہ ہر ایک بندے کی انمیں سے آرزو تمام ہو جاویگی پھر عرض کرینگے ہمکو ہمارا رب کافی ہے پھر انکیلئے بقدر انکے لوٹنے کے جمعہ کے دن سے کھولا جاویگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خیال گذرا اور بالاخانوں والے لوٹینگے اپنے بالاخانوں کی طرف اور ہر بالاخانہ سفید موتی اور سرخ یاقوت اور سبز زمرد کا ہوگا انمیں کوئی پھوٹ و عیب نہ ہوگا بہتی ہیں انمیں نہریں انمیں میوے لٹکتے ہونگے اور انمیں انکی جوڑی اور خدمتگار اور انکی رہنے کی جگہ ہونگی پس وہ کسی چیز کیطرف زیادہ حاجتمند نہونگی جتنا جمعہ کے دن کیطرف ہونگے تاکہ اپنے رب سے فضل اور رضامندی زیادہ پاویں اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہمسے حدیث کی ابو علی محمد بن احمد صواف نے کہا ہم

اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَصْغَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ
اِبْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَبُوْ صَالِحِ الْجَزَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
شَمِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِیْفِ الْاِسْکَافِ عَنِ الْاَصْبَغِ ابْنِ نَبَاتَۃَ
عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ
یَوْمُ الْجُمُعَۃِ غَدَا اَمِیْنُ اللّٰہِ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَرَکَزَ لِوَاءَہٗ فِیْہِ وَغَدَا سَائِرُ الْمَلٰئِکَۃِ اِلَی
الْمَسَاجِدِ الَّتِیْ یُجَمَّعُ فِیْہَا فَرَکَزُوْا اَلْوِیَتَہُمْ وَرَایَاتِہِمْ بِاَبْوَابِ
الْمَسَاجِدِ ثُمَّ یَنْشُرُوْنَ قَرَاطِیْسَ مِنْ فِضَّۃٍ وَاَقْلَامًا مِنْ
ذَھَبٍ ثُمَّ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَنْ بَکَّرَ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَاِذَا
دَخَلَ کُلَّ مَسْجِدٍ سَبْعُوْنَ مِمَّنْ بَکَّرَ اِلَی الْمَسْجِدِ طُوِیَتِ
الْقَرَاطِیْسُ وَکَانَ اُولٰئِکَ السَّبْعُوْنَ الَّذِیْنَ بَکَّرُوْا اِلَی
الْجُمُعَۃِ کَالَّذِیْنَ اخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا وَ
الَّذِیْنَ اخْتَارَھُمْ مُوْسٰی مِنْ قَوْمِہٖ کَانُوْا اَنْبِیَاءَ ثُمَّ یَتَخَلَّلُ
الْمَلٰئِکَۃُ الصُّفُوْفَ فَیَتَفَقَّدُوْنَ الرِّجَالَ فَیَقُوْلُ بَعْضُہُمْ
لِبَعْضٍ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ مَاتَ فَیَقُوْلُوْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ
تَعَالٰی فَاِنَّہٗ کَانَ صَاحِبَ جُمُعَۃٍ وَیَقُوْلُوْنَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ
فَیَقُوْلُوْنَ غَائِبٌ فَیَقُوْلُوْنَ حَفِظَہُ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ کَانَ صَاحِبَ
جُمُعَۃٍ وَیَقُوْلُوْنَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ مَرِیْضٌ
فَیَقُوْلُوْنَ عَافَاہُ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ کَانَ صَاحِبَ جُمُعَۃٍ

فَصْلٌ

وَفِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُہَا عَبْدٌ یَدْعُوا اللّٰہَ عَزَّ
وَجَلَّ اِلَّا اسْتُجِیْبَ دَعْوَتُہٗ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِہٖ
بِاِسْنَادِہٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اَتَیْتُ الطُّوْرَ فَوَجَدْتُ فِیْہِ کَعْبًا فَحَدَّثْتُہٗ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ قَالَ
فَمَا اخْتَلَفْنَا فِیْ شَیْءٍ حَتّٰی انْتَہَیْنَا اِلَی الْحَدِیْثِ فَقُلْتُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجُمُعَۃِ سَاعَۃٌ لَا
یُوَافِقُہَا مُؤْمِنٌ یُصَلِّیْ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہَا خَیْرًا
اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَقَالَ کَعْبٌ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ قَالَ فَقُلْتُ
بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ کَذٰلِکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ

حدیث بیان کی ابو العباس عبد اللہ بن اصغر نے کہا ہم سے حدیث بیان کی
عمرو بن شمس نے سعد بن طریف اسکاف سے اس نے اصبغ بن نباتہ
سے اس نے حضرت علی سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب ہوتا ہے دن جمعہ کا تو اللہ کا امین حضرت جبرئیل علیہ
السلام صبح کو جاتا ہے مسجد الحرام کیطرف سو اسمین اپنا جھنڈا گاڑ دیتا
ہے اور باقی فرشتے اور مسجدون کیطرف صبح کو جاتے ہین جن
مین جمعہ پڑھا جاتا ہے سو اپنے جھنڈے اور نشان ان مسجدون کے
دروازون پر گاڑ دیتے ہین پھر کھول دیتے ہین چاندی کے کاغذ اور
سونیکی قلمین پھر لکھتے ہین پہلے کو پھر پہلے کو جو جمعہ کو سویرے آتا ہے
پھر جب ہر مسجد مین ستر آدمی ان مین سے آجاتے ہین جو جمعہ کو سویرے
آتے ہین تو کاغذ لپیٹ جاتے ہین اور وہ ستر آدمی جو جمعہ کے سویرے
آتے ہین انکی طرح ہو جاتے ہین جن کو حضرت موسی نے اپنی قوم
سے چنا تھا اور جن کو حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم مین سے
چنا تھا وہ پیغمبر تھے پھر آجاتے ہین فرشتے صفون مین پھر مردون
کو تلاش کرتے ہین تو ان کا بعض کہتا ہے بعض سے فلانے نے کیا کیا پھر کہتے
ہین وہ مر گیا پھر کہتے ہین اللہ تعالے اسپر رحم فرماوے کیونکہ وہ جمعہ والا
تھا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پھر کہتے ہین وہ غائب ہے پھر کہتے ہین اللہ تعالے
اسکی نگہبانی کرے کیونکہ وہ جمعہ والا تھا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پھر
کہتے ہین وہ بیمار ہے پھر کہتے ہین اللہ تعالے اسکو آرام دے کیونکہ وہ تھا جمعہ والا

فصل اور جمعہ کے دن مین ایک گھڑی ہے جسکی موافق نہین ہوتا کوئی
بندہ کہ اللہ عزوجل سے دعا کرے مگر اسکی دعا قبول کیجاتی ہے ہمکو خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن ابراہیم سے اسنے ابو سلمہ سے اسنے
ابو ہریرہ سے کہا مین کوہ طور پر گیا تو وہان کعب احبار کو پایا سو
مینے اس سے حدیث بیان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسنے مجھ
سے توریت سے بیان کیا کہا سو ہمنے کسی چیز مین اختلاف نہ کیا یہانتک کہ ہم
ایک حدیث تک پہونچے مین نے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جمعہ مین ایک گھڑی ہے اسکے موافق نہین ہوتا مومن نماز پڑھتا پھر مانگتا ہے
اللہ تعالے سے اسمین کچھ بھلائی مگر وہ اسکو وہ دیتا ہے تو کعب نے کہا یہ ہر سال مین ہے
کہا مین نے کہا بلکہ ہر جمعہ مین ہے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ صَدَقْتَ وَاللهِ إِنَّهَا لَكَمَا قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَإِنَّهُ لَسَيِّدُ الْأَيَّامِ وَ
أَحَبُّهَا إِلَى اللهِ تَعَالَى فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ
أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ
تَنْتَظِرُ مَا يَكُونُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَرَجَعْتُ فَلَقِيتُ
عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَ كَعْبٍ قَالَ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كَذَبَ كَعْبٌ هُوَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ وَهُوَ فِي
التَّوْرٰىةِ فَقَالَ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ
إِنِّي لَأَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ قُلْتُ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ آخِرُ سَاعَةٍ
مِنْ نَهَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي وَلَاتَ حِينَ
صَلٰوةٍ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنِ انْتَظَرَ صَلٰوةً فَرْضٍ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ
فَهِيَ كَذٰلِكَ وَفِي لَفْظٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً
لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
لِلّٰهِ فَضْلًا مِنَ الرِّزْقِ سِوَى أَرْزَاقِ الْعِبَادِ لَا يُعْطِي مِنْ
ذٰلِكَ الْفَضْلِ إِلَّا لِمَنْ سَأَلَ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ
رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَرْجَانَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا
خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْتُ يَا أَبَتِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَدَلّٰى نِصْفُ الشَّمْسِ لِلْغُرُوبِ قَالَ
فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رض إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَمَرَتْ غُلَامًا لَهَا يُقَالُ لَهُ
زَيْدٌ تَقُولُ اصْعَدْ إِلَى الظِّرَابِ فَإِذَا تَدَلّٰى نِصْفُ الشَّمْسِ
لِلْغُرُوبِ فَآذِنِّي وَأَعْلِمْنِي فَكَانَ يَصْعَدُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ
السَّاعَةَ آذَنَهَا فَأَعْلَمَهَا فَتَقُومُ وَتَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

پہر تہوڑا سا گیا پہر لوٹا پہر کہا تو نے سچ کہا اللہ کی قسم بیشک وہ گہڑی ایسی
ہی ہے جیسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ میں ہے اور بیشک
جمعہ کا دن دنونکا سردار ہے اور سب دنونسے زیادہ پیارا اللہ کیطرف ہے اسی میں
حضرت آدم پیدا کیئے گئے اور اسیمین بہشت میں بسائے گئے اور اسی میں اسمین اتارے
گئے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی کوئی چلنے والا نہیں مگر وہ کان رکہنے والا
ہے انتظاری کرتا اسکی جو ہوگا جمعہ کے دن میں مگر دو گروہ جن اور انسان،
پہر مین لوٹا اور عبد اللہ بن سلام سے ملا پہر مین نے اس سے کہا اور کعب کا حال بیان کیا
تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے جہوٹ کہا وہ اسی طرح ہے جیسے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہی توریت میں ہے ابوہریرہ نے کہا پہر مینے کہا اس نے
رجوع کیا پہر عبد اللہ بن سلام نے کہا میں بیشک وہ گہڑی جانتا ہون مینے کہا
وہ کونسی گہڑی ہے کہا پچہلی گہڑی جمعہ کے دن کی کہا پہر کہا مینے یہ کیونکر ہو سکتا ہے
اور حالانکہ مینے سنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن اس گہڑی کے
موافق نہیں ہوتا نماز پڑہتا اور جو وقت تم کہتے ہو وہ نماز کا وقت نہیں ہے کہا
بہلا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا جو شخص فرض نماز کی انتظار
کرے تو وہ نماز ہی میں ہے مینے کہا کیون نہیں فرمایا کہا سو یہہ بہی اسیطرح ہے اور ایک لفظ میں
محمد بن سیرین سے انہی ابوہریرہ سے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
جمعہ میں ایک گہڑی ہے اسکے موافق نہیں ہوتا بندہ مومن جو اس میں اللہ تعالے سے بہلائی مانگتا مگر
وہ اسے وہی دیتا ہے اور آپ اسکو ہاتہ کے اشارہ سے تہوڑا سا بیان کرتے تہے اور بعض سلف
سے روایت ہے کہ کہا بیشک اللہ تعالے کیلئے بہت زیادہ رزق ہے بندونکے رزق کے سوا اس
فضل میں سے نہیں دیتا مگر انکو جو اس سے مانگے جمعرات کی شام اور جمعہ کے دن میں اور ہمین خبر دی
ابو نصر نے انہی باپ سے اپنی اسناد سے سعید بن راشد سے انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے مرجانہ سے
حضرت فاطمہ رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے انہوں نے اپنے باپ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک جمعہ میں البتہ ایک گہڑی ہے اسکے موافق نہیں
مسلمان بندہ نہیں ہوتا اللہ سے اسمین مانگتا ہے بہلائی مگر وہ اسے وہی دیتا ہے مین نے
عرض کیا اے میرے باپ وہ کونسی گہڑی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
نزدیک ہو جاوے آدہا سورج چہپنے کو مرجانہ نے کہا سو تہی حضرت فاطمہ رض جب ہوتا دن
جمعہ کا اپنی غلام کو حکم کرتین جسکو زید کہتے تہے کہ ٹیلے پر چڑہ جا طرف اونچی جگہون کے پہر جب
آدہا سورج چہپنے کے نزدیک ہو تو مجہکو خبر کر دے اور جتلا دے سو چڑہ جاتا
جب وہ گہڑی ہوتی تو انکو خبر دیتا اور جتلا دیتا پہر وہ اٹہتین اور مسجد میں آتین جب

ذکر ہے ساعت کی جستجو کا اول
عزو جل سے کہ ہمیں ویسی ہی بندہ جب
کرتا ہے ظہور میں باتون کا
سے اور سے جو رکا
ہے ان سے رکنا
ہے اور تقدیر میں
اپنی گردن جہکاتا
ہے اور ان سب

حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَتُصَلِّيْ وَفِيْ حَدِيْثِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِّنَ النَّهَارِ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ
فِيْهَا عَبْدٌ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ سُؤْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ وَاَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ
اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا قَالَ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ يَعْنِيْ
بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عُرِضَ هٰذَا الدُّعَاءُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دُعِيَ بِهٖ عَلٰى
شَيْءٍ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِيْ سَاعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَاسْتُجِيْبَ
لِصَاحِبِهٖ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا
بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَقَالَ
صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ
عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
غُفِرَ لَهٗ وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ الْجُمُعَةِ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى
سَائِرِ الْاَيَّامِ كَفَضْلِ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ

فَصْلٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ
عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ تُضَاعَفُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ وَسَلُوا اللّٰهَ
لِيَ الدَّرَجَةَ الْوَسِيْلَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ الْوَسِيْلَةُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ هِيَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا نَبِيٌّ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ هُوَ وَعَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

غروب ہوجاتا اور نماز پڑھتیں اور حدیث میں آیا ہی کثیر بن عبد اللہ مزنی نے اس
نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ
کے دن میں ایک گھڑی ہے نہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ کچھ نہیں مانگتا مگر وہ اس
کو اسکا مانگا ہوا دیدیتا ہے آپ سے عرض کیا وہ کونسی گھڑی ہے یا رسول
اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز قایم کی جاوے اس سے پھرنے تک
کثیر بن عبد اللہ مزنی نے کہا اس سے مراد رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمعہ کا دن اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے محمد بن منکدر سے کہا میں
نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ کو کہتے یہ دعا عرض کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر آپنے فرمایا اگر یہ دعا کیجاوے کسی چیز پر جو مشرق اور مغرب میں ہے اس گھڑی میں
جو جمعہ کے دن میں ہے تو بیشک اوسکے کرنیوالے کیلئے قبول کی جاوے تو پاک ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں اے بخشنے والے اے احسان کرنیوالے اے آسمانوں اور زمین کے
پیدا کرنیوالے اے بڑائی اور بزرگی والے اور صفوان بن سلیم نے کہا مجھ کو پہونچا
جو کہے جب امام بیٹھے منبر پر جمعہ کے دن کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک
نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کیلئے بخشش کیجاتی ہے اور حضرت براء بن
عازب نے کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے رمضان
میں جمعہ کی بزرگی باقی دنوں پر ایسی ہے جیسے رمضان کی بزرگی باقی مہینوں
پر ہے **فصل** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں جمعہ کے دن
میں ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے حضرت علی بن ابی طالب
سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درود بھیجو مجھ
پر جمعہ کے دن کیونکہ وہ ایسا دن ہے جس میں عمل دوگنے کیے جاتے ہیں اور
مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے درجہ وسیلہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیا ہے درجہ وسیلہ جنت میں فرمایا وہ بہشت میں بہت
بڑا درجہ ہے اوس کو نہ پہونچیگا کوئی سوا پیغمبر کے اور میں امید کرتا
ہوں کہ میں ہی وہ ہوں اور روایت ہے محمد بن منکدر سے
اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے جب اذان سنے یا اللہ اس
پوری پکار اور نماز قائم ہونے والے کے پروردگار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے وسیلہ اور بزرگی اور درجہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ
الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ فِي اللَّيْلَةِ
الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ
وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَتَعْقِدُ وَاحِدَةً وَعَنْ مَكْحُوْلِ الشَّامِيِّ عَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اُمَّتِيْ
تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً
كَانَ اَقْرَبَهُمْ مِّنِّيْ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **فَصْلٌ** فِيْمَا
يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَّالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ الٓمّٓ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى وَرُوِيَ عَنْهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِي الْعِشَاءِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَقِيْلَ اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ يٰسٓ وَحٰمٓ الدُّخَانَ اَصْبَحَ مَغْفُوْرًا
لَهٗ وَقِيْلَ اِنَّ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ
كَمَنْ تَصَدَّقَ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ دِيْنَارٍ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَّقْرَأُ سُوَرَ

بلند اور اس کو اٹھا مقام محمود میں جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے
تو اسکے لیئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہو جاویگی اور روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا میں نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا اپنے نبی پر بہت درود بھیجو روشن رات اور روشن
دن میں جمعہ کی رات اور دن جمعہ کے اور روایت ہے عبد العزیز بن صہیب
سے اس نے انس بن مالک سے کہا میں کھڑا تھا سامنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود بھیجے
تو بخشدیگا اللہ تعالے اس کے اسی برس کے گناہ میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر درود بھیجنا کس طرح ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تو کہو یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندے اور اپنے رسول
نبی امی پر اور انگلی سے عقد کرے ایک اور روایت ہے مکحول شامی سے اس
نے ابو امامہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بھیجو درود مجھ پر
جمعہ کے دن میں کیونکہ میری امت کا درود میرے پیش کیا جاتا ہے ہر جمعہ
کے دن میں سو جو کوئی انکا زیادہ ہوگا مجھ پر درود بھیجنے میں وہی ان میں سے
زیادہ قریب ہوگا مجھ سے درجہ میں قیامت کے دن **فصل** ان سورتوں
کا پڑھنا مستحب ہے جو پڑھی جاتی ہیں صبح کی نماز میں جمعہ کے دن ہم کو خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو الاحوص سے اس نے عبد اللہ
سے کہا تھے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے صبح کی نماز میں جمعہ
کے دن الم سجدہ اور ہل اتے اور روایت کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ مغرب میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے
تھے اور عشا میں سورہ جمعہ اور منافقین اور بعض نے کہا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں بھی پڑھا کرتے تھے اور روایت ہے
حسن سے اوس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو پڑھے سورہ یٰس اور حم دخان
صبح کرے گا بخشا گیا اور بعض نے کہا کہ جو شخص پڑھے سورہ کہف
جمعہ کے دن میں ہوگا اس شخص کی طرح جس نے دس ہزار دینار صدقہ
کیا ہو۔ اور مستحب ہے۔ کہ جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن
دن نماز پڑھے چار رکعت چار سورتوں سے سورۃ انعام
اور سورۂ کہف اور سورہ طٰہٰ اور سورہ ملک سے بہرا گردہ

فی الدنیا
وفی الاخرۃ
یتکلم
العلیا من
العصر
التعب
من
ویقطع
ویتقبل
ویشکر
قال النبی

سُورَةُ الْاَنْعَامِ وَسُورَةُ الْكَهْفِ سُورَةُ طٰهٰ وَسُورَةُ الْمُلْكِ فَاِنْ لَمْ يُحْسِنِ الْقُرْاٰنَ قَرَأَ جَمِيعَ مَا يُحْسِنُ مِنْهُ فَذٰلِكَ لَهُ خَتْمَةٌ فَقَدْ قِيلَ خَتْمَةٌ مِنْ حَيْثُ عِلْمِهٖ فَاِنْ كَانَ يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ يُسْتَحَبُّ لَهُ اَنْ يَخْتِمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ يَشْفَعْ اِلَيْهِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاِنْ جَعَلَ اٰخِرَ خَتْمَتِهٖ فِي رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ اَوْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ كَانَ اَحْسَنَ وَكَذٰلِكَ اِنْ جَعَلَ خَتْمَتَهٗ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ كَبِيرٌ وَاِنْ قَرَأَ اَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ اَوْ عِشْرِينَ اَوْ غَيْرِهَا كَانَ اَفْضَلَ مِنْ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ وَيُسْتَحَبُّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَذٰلِكَ التَّسْبِيحُ اَلْفَ مَرَّةٍ وَهِيَ الْكَلِمَاتُ الْاَرْبَعُ الَّتِي تَقَدَّمَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فَصْلٌ فِي تَسْمِيَتِهٖ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

اَخْبَرَنَا اَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِي لِمَ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ لَا قَالَ لِاَنَّ فِيهِ جُمِعَ اَبُوكُمْ اٰدَمُ ثُمَّ قَالَ لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّأُ وَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا كُفِّرَ لَهٗ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ مِنَ الْاِجْتِمَاعِ وَهُوَ اجْتِمَاعُ قَالَبِ اٰدَمَ وَرُوحِهٖ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُلْقًى اَرْبَعِينَ سَنَةً وَقَالَ اٰخَرُونَ لِاجْتِمَاعِ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَمَّا خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ضِلْعِ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَالَ اٰخَرُونَ لِاجْتِمَاعِ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ بَعْدَ الْفُرْقَةِ الطَّوِيلَةِ وَقِيلَ اِنَّمَا سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاجْتِمَاعِ اَهْلِ الْبِلَادِ وَالرَّسَاتِيقِ فِيهِ وَقِيلَ لِاَنَّهٗ تَقُومُ فِيهِ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يَوْمُ الْجَمْعِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

فَصْلٌ وَجَمِيعُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ صِيَامِ الْاَيَّامِ وَالْاَضْحِيَّةِ وَالْعِبَادَاتِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْاَذْكَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَمَا سَنَذْكُرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُقْبَلُ اِلَّا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَطَهَارَةِ الْقَلْبِ وَالْاِخْلَاصِ

قرآن اچھی طرح نہیں جانتا تو پڑھے تمام وہ جسکو اچھی طرح جانتا ہی قرآن مین سے پس وہی اسکیلئے قرآن کا ختم ہے بیشک کہا گیا ہے کہ قرآن کا ختم اسکے علم کی حیثیت سے ہے اور اگر قرآن کو اچھی طرح جانتا ہے تو اسکیلئے مستحب ہے کہ ختم کرے دنمین جمعہ کے اور اگر قادر نہو تو جوڑ لے اسکو جمعہ کی رات اگر کرے پنچ ختم کا آخر مغرب کے دو رکعتون مین یا فجر کی دو رکعتونمین تو یہ بہت اچھا ہے اور اسیطرح اگر کرے پنا ختم اذان اور اقامت کے درمیان جمعہ کے دن تو اسمین بڑی فضیلت ہے اور ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھے دن جمعہ کے دس رکعتون یا بیس رکعت یا انکے سوا زیادہ رکعتونمین تو یہ افضل ہوگا قرآن مجید کے ختم کرنیسے اور مستحب ہے درود بھیجنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار بار جمعہ کے دن اور اسی طرح تسبیح ہزار بار اور وہ چار کلمے ہین جو آگے گذر گئے اللہ پاک ہی اور سب تعریف اللہ ہی کو ہے اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے

فصل جمعہ کے جمعہ کا دن نام ہونے مین ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے سلمان سے کہا مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلا تو جانتا ہے کہ جمعہ کا دن کیون نام رکہا گیا مین نے عرض کیا نہین فرمایا اس لیئے کہ اسمین تمہارے باپ آدم جمع کیئے گئے پہر فرمایا کوئی مرد جمعہ کے دن غسل نہین کرتا پہر وضو کرتا ہے اور اپنا وضو اچھا کرتا ہے پہر جمعہ کو آتا ہے مگر اسکیلئے کفارہ کیا جاتا ہے ان گناہون کا جو اس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہین جبتک کبیرہ گناہون سے بچے اور انکے بعض نے کہا وہ اجتماع سے ہے اور یہ حضرت آدم کے جسم اور روح کا جمع ہونا ہے بعد اس کے کہ وہ چالیس برس پہینکے گئے تہے اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا علیہما الصلوۃ والسلام کے ہے جب اللہ تعالی نے اسکو پیدا کیا پسلی سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا کے لنبی جدائی کے بعد اور بعض نے کہا یہ نام رکہا گیا بسبب جمع ہونے شہر اور گاؤن والون کے اسمین اور بعض نے کہا اس لیئے کہ اسمین قیامت کا دن قایم ہوگا اور وہ جمع ہونیکا دن ہے اللہ عز وجل نے فرمایا جسدن تم کو جمع کریگا جمع ہونیکے دن کے لیئے

فصل اور سب کچھ جو ہم نے بیان کیا مہینون کے روزہ رکہنے اور قربانیون اور عبادتون سے نماز اور ذکرون اور انکے سوا سے اور جو کچھ اب ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی قبول نہین کیا جاتا مگر توبہ اور دل کے پاک کرنے اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص

العمل لله تعالى وترك الرياء والسمعة واما التوبة فقد تقدم
بيانها ونزيد عليه بان الله يحب التوابين ويحب كل
قلب طاهر من الذنوب فقال عز وجل ان الله يحب
التوابين ويحب المتطهرين قال عطاء ومقاتل والكلبي
ان الله يحب التوابين من الذنوب ويحب المتطهرين
بالماء من الاحداث والحيض والجنابات والنجاسات
بيانه قصة اهل قبا حيث ذكرهم الله عز وجل بقوله
فيه رجال يحبون ان يتطهروا وسألهم النبي صلى الله
عليه وسلم عما يعملون فقالوا نتبع الماء الاحجار في الاستنجاء
وقال مجاهد يحب التوابين من الذنوب والمتطهرين
عن ادبار النساء ان ياتوها من اتى امرأة في دبرها فليس
من المتطهرين فان دبر المرأة مثله من الرجل وقيل
التوابين من الذنوب والمتطهرين من الشرك روي عن ابي
المنهال انه قال كنت عند ابي العالية فتوضأ وضوءا
حسنا فقلت ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين
فقال الطهور من ثم ان الطهور حسن ولكنهم
المتطهرون من الذنوب وعن سعيد بن جبير
قال ان الله تعالى يحب التوابين من الشرك و
المتطهرين من الذنوب وقيل التوابين من الكفر
والمتطهرين بالايمان وقيل التوابين من الذنوب
لا يعودون فيها والمتطهرين منها لم يصيبوها
وقيل التوابين من الكبائر والمتطهرين من الصغائر
وقيل التوابين من الافعال والمتطهرين من
الاقوال وقيل التوابين من الاقوال والافعال
والمتطهرين من العقود والاضمار وقيل التوابين
من الآثام والمتطهرين من الاجرام وقيل التوابين
من الجرائر والمتطهرين من خبث السرائر وقيل التوابين
من الذنوب والمتطهرين من العيوب وقيل
التواب الذي كلما اذنب تاب قال الله عز و

خالص کرنے اور ریا اور سمعہ کے چھوڑنے کے بعد اور توبہ کا بیان آگے
گذر چکا اور ہم اوسپر زیادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالونکو گناہونسے
ہر پاک دل کو دوست رکھتا ہے پس اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک اللہ توبہ
کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو
عطا اور مقاتل اور کلبی نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں
کو گناہونسے اور پاک رکھنے والوں کو اپنے آپ کو بے وضوئی اور حیض و جنابت
اور نجاستوں سے اسکا بیان قبا والوں کا قصہ ہے جب ان کا ذکر فرمایا اللہ
عزوجل نے اپنے اس قول پاک سے اس مسجد میں مرد ہیں جو دوست رکھتے ہیں پاک
رہنے والونکو اور ان سے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں سے
جو وہ کرتے تھے انہوں نے عرض کیا ہم ڈھیلوں کے پیچھے پانی سے استنجا کرتے ہیں اور
مجاہد نے کہا دوست رکھتا ہے گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک رہنے والونکو
عورتوں کی دبر سے کہ انمیں جماع کریں جو کوئی عورت سے اسکی دبر میں جماع
کرے پس وہ نہیں ہے پاکوں سے کیونکہ عورت کی دبر ویسی ہے جیسے مرد کی ہے اور
بعضے نے کہا توبہ کرنیوالے گناہونسے اور پاک رہنے والے شرک سے ابو منہال سے روایت
ہے کہ کہا میں ابو عالیہ کے پاس تھا اس نے وضو کیا اچھا وضو میں نے کہا بیشک اللہ
دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والونکو اس نے
کہا وضو کونسی چیز ہے بیشک وضو خوب ہے ولیکن وہ لوگ گناہونسے پاک رہنے والے ہیں
اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہا بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے شرک سے
توبہ کرنیوالوں اور گناہونسے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا کفر سے توبہ کرنیوالونکو
کو اور پاکی کے حاصل کرنیوالونکو ایمان کے ساتھ اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالے
کو جو پھر ان گناہوں کی طرف نہیں لوٹتے اور گناہونسے پاک رہنے والونکو جو ان تک پہنچے
ہی نہیں اور کسی نے کہا بڑے گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور چھوٹے گناہونسے پاک رہنے
والونکو اور کسی نے کہا فعلوں سے توبہ کرنیوالونکو اور قولوں سے پاک رہنے والونکو اور
بعض نے کہا قولوں اور فعلوں سے توبہ کرنیوالوں کو اور عقیدوں اور
دل کی باتوں سے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالوں اور
گناہونسے پاک رہنے والوں کو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک
رہنے والوں کو دلوں کی پلیدی سے اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ
کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو عیبوں سے اور کسی نے
کہا توبہ کرنے والا وہ ہے جو جب گناہ کرے تو توبہ کرلے

جل فانه كان للاوابين غفورا وعن محمد بن المنكدر عن جابر
ابن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل
ممن كان قبلكم بجمجمة فنظر اليها فقال اي رب انت انت
وانا انا انت العواد بالمغفرة وانا العواد بالذنوب ثم خر ساجدا
فقيل له ارفع راسك فانا العواد بالمغفرة وانت العواد بالذنوب
فرفع راسه فغفر له واما الاخلاص فقد قال الله عز وجل
وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وقال جل
وعلا الا لله الدين الخالص وقال الله تعالى لن ينال الله لحومها
ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم وقال جل جلاله لنا
اعمالنا ولكم اعمالكم ونحن له مخلصون اختلف الناس في
معنى الاخلاص قال الحسن سألت حذيفة عن الاخلاص
ما هو قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الاخلاص ما
هو قال صلى الله عليه وسلم سألت جبرئيل عليه السلام
عن الاخلاص ما هو قال سألت رب العزة جل وعلا عن الاخلاص
ما هو فقال سبحانه وتعالى هو سر من سري استودعته قلب
من احببت من عبادي وعن ابي ادريس الخولاني رحمه الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل حق حقيقة و
ما يبلغ عبد حقيقة الاخلاص حتى لا يحب ان يحمد على شيء
من عمل عمله لله عز وجل وقال سعيد بن جبير الاخلاص
ان يخلص العبد دينه وعمله لله تعالى ولا يشرك به في دينه ولا
يرائي بعمله احدا وقال الفضيل ترك العمل من اجل الناس
رياء والعمل من اجل الناس شرك والاخلاص هو الخوف
من ان يعاقبك الله تعالى عليهما وقال يحيى بن معاذ الاخلاص
تمييز العمل من العيوب كتمييز اللبن من الفرث والدم و
قال ابو الحسين البوشنجي هو ما لا يكتبه الملكان ولا يفسده
الشيطان ولا يطلع عليه الانسان قال رويم هو ارتفاع
رؤيتك من الفعل وقيل هو ما اريد به الحق وقصد به
الصدق وقيل هو ما لا تشوبه الآفات ولا يتبعه رخص
التأويلات وقيل هو ما استتر عن الخلائق واستصفى

فرمایا اللہ عز وجل نے بیشک اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے بخشنے والا ہے اور
روایت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مرد گذرا ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے ایک سر کی کھوپڑی
پر سو اس نے اوسکی طرف دیکھا بولا اے میرے رب تو تو ہی ہے اور میں میں
ہی ہوں تو بخشش سے پھر آنیوالا ہے اور میں گناہوں سے پھر آنیوالا ہوں پھر
سجدہ کرتا گرا سو اس سے کہا گیا اپنا سر اٹھا میں بخشش سے پھر آنیوالا ہوں
اور تو گناہوں سے پھر آنیوالا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا پھر اسکے لیے بخشش کی
گئی اور اما اخلاص بیشک اللہ عز وجل نے فرمایا اور وہ حکم نہیں دیئے گئے مگر یہ کہ اللہ
کی عبادت کریں خالص کرنیوالے اسی کیلئے عبادت اور اللہ بزرگ اور بلند نے
فرمایا خبردار ہو اللہ ہی کیلئے ہے خالص عبادت اور اللہ تعالی نے فرمایا اللہ کو ہرگز
نہیں پہنچتے قربانیوں کے گوشت اور نہ انکے لہو لیکن اسکو پہنچیگی تمہاری پرہیزگاری
اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہمارے لئے ہمارے کام اور تمہارے لئے تمہارے کام اور ہم اسی کیلئے
اخلاص کرنیوالے ہیں لوگوں نے اختلاف کیا اخلاص کے معنے میں حسن نے کہا میں نے حذیفہ سے
پوچھا اخلاص کے معنے کہ کیا ہے کہا میں نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اخلاص
کے معنے کہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
اخلاص کے معنے کہ کیا ہیں نے رب العزت بزرگ اور بلند سے پوچھا اخلاص کے معنے
سو کہ کیا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وہ میرے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے میں اسکو سپرد کرتا
ہوں اسکے دل میں جسکو اپنے بندوں میں سے دوست رکھتا ہوں اور ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ
تعالی سے روایت ہے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر حق کیلئے ایک حقیقت ہے
اور کوئی بندہ نہیں پہنچتا اخلاص کی حقیقت کو جب تک دوست رکھے کہ تعریف کیا
گیا کسی چیز پر عمل میں سے جسکو واسطے کیا ہے اللہ عز وجل کیلئے اور سعید بن جبیر نے کہا اخلاص
یہ ہے کہ بندہ خالص کرے اپنی عبادت کو اللہ ہی کیلئے اور اپنے عمل کو اللہ تعالی ہی کیلئے اور اسکا شریک
کرے اپنی عبادت میں اور نہ دکھاوے اپنا عمل کسیکو اور فضیل نے کہا عمل کا چھوڑنا لوگوں کے سبب سے ریا ہے
اور عمل کرنا لوگوں کے سبب سے شرک ہے اور اخلاص یہی ڈرنا ہے اس سے کہ اللہ تعالی تجھے ان دونوں سے
پھر عذاب کرے اور کہا یحیی بن معاذ نے اخلاص عمل کا عیبوں سے جدا کرنا ہے جیسے جدا کرنا دودھ کا
گوبر اور لہو سے اور ابو الحسین بوشنجی نے کہا اخلاص وہ ہے جسکو فرشتے نہیں لکھتے اور نہ اسکو بگاڑے
شیطان اور نہ خبردار ہو اوس پر انسان اور رویم نے کہا اخلاص کام سے اپنی نظر اٹھانا ہے
اور بعضے نے کہا اخلاص وہ ہے جس میں حق کا ارادہ کیا جاوے اور قصد کیا جاوے سچ کا اور بعض نے کہا
اخلاص وہ ہے کہ نہ ملیں اوس میں آفتیں اور نہ ساتھ ہو اسکے تاویلوں کی رخصتوں کا دخل اور بعض نے کہا

مِنَ الْعَدَاوَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ الْمَرْعَشِيُّ هُوَ أَنْ تَسْتَوِيَ
أَفْعَالُ الْعَبْدِ الظَّاهِرَةُ وَالْبَاطِنَةُ قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمَكْفُوفُ
هُوَ أَنْ يَكْتُمَ حَسَنَاتِهِ كَمَا يَكْتُمُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْإِفْلَاسُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ
إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ
الْمُسْلِمِينَ وَقِيلَ الْإِخْلَاصُ إِفْرَادُ الْحَقِّ فِي الطَّاعَةِ بِالْقَصْدِ
وَهُوَ إِرَادَةُ الْعَبْدِ بِطَاعَتِهِ الْقُرْبَ إِلَى مَوْلَاهُ دُونَ أَحَدٍ
مِنْ خَلْقِهِ فَلَا يَتَصَنَّعُ لِلْخَلْقِ وَلَا يَكْتَسِبُ مِنْهُمُ الْحَمْدَ
وَلَا يَسْتَجْلِبُ مِنْهُمُ الْحُبَّ وَلَا يَدْفَعُ بِهَا عَنْ نَفْسِهِ اللَّوْمَ
وَالذَّمَّ وَقِيلَ الْإِخْلَاصُ تَصْفِيَةُ الْفِعْلِ عَنْ مُلَاحَظَةِ
الْمَخْلُوقِينَ قَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ الْإِخْلَاصُ لَا يَتِمُّ إِلَّا
بِالصِّدْقِ فِيهِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ وَالصِّدْقُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ
فِيهِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو يَعْقُوبَ السُّوسِيُّ مَتَى شَهِدُوا
فِي إِخْلَاصِهِمْ إِخْلَاصًا احْتَاجَ إِخْلَاصُهُمْ إِلَى الْإِخْلَاصِ
قَالَ ذُو النُّونِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَلَاثٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْإِخْلَاصِ
اسْتِوَاءُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ مِنَ الْعَامَّةِ وَنِسْيَانُ رُؤْيَةِ الْأَعْمَالِ
وَاقْتِضَاءُ ثَوَابِ الْعَمَلِ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ أَيْضًا الْإِخْلَاصُ
مَا حُفِظَ مِنَ الْعَدُوِّ أَنْ يُفْسِدَهُ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ
الْإِخْلَاصُ مَا لَا يَكُونُ لِلنَّفْسِ فِيهِ حَظٌّ بِحَالٍ وَهُوَ
إِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَأَمَّا إِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ
لَا بِهِمْ فَتَبْدُو مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا
يَقَعُ عَلَيْهِمْ رُؤْيَتُهَا اعْتِدَادٌ فَذٰلِكَ إِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ فِي إِخْلَاصِهِ
رُؤْيَةُ إِخْلَاصِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يُخْلِصَ إِخْلَاصَهُ
يُسْقِطُ عَنْ إِخْلَاصِهِ رُؤْيَتَهُ إِخْلَاصَهُ فَيَكُونُ مُخْلَصًا لَا
مُخْلِصًا وَقَالَ سَهْلٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ لَا
يَعْرِفُ الرِّيَاءَ إِلَّا مُخْلِصٌ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَرَّازُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
رِيَاءُ الْعَارِفِينَ أَفْضَلُ مِنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ قَالَ

عداوتوں سے اور حذیفہ مرعشی نے کہا اخلاص یہ ہے کہ بندے کے کام برابر ہوں ظاہر اور
باطن میں اور ابو یعقوب مکفوف نے کہا اخلاص یہ ہے کہ چھپاوے اپنی نیکیوں کو جیسے چھپاتا
ہے اپنی برائیوں کو اور سہل بن عبد اللہ نے کہا اخلاص فقیر ہونا ہے اپنے عمل سے
یعنی اپنے اعمال کی طرف نہ دیکھے روایت ہے انس بن مالک سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ خیانت نہیں کرتا ان پر مسلمان کا دل اللہ پاک کیلئے
عمل کا خالص کرنا اور حکم والوں کی خیر خواہی کرنی اور مسلمانوں کی جماعت کا
لازم پکڑنا اور بعض نے کہا اخلاص حق کا جدا کرنا ہے فرمانبرداری میں اپنے قصد سے
اور وہ بندے کا ارادہ کرنا ہے اپنی فرمانبرداری سے اپنے مولیٰ کی طرف کا قرب سوا
کسی کے اوسکی خلقت میں سے سو وہ نہ کام کرتا ہے لوگوں کیلئے اور نہ حاصل کرتا ہے
تعریف اور نہ چاہتا ہے انسے محبت اور نہ دور کرتا ہے اس کے سبب سے اپنے نفس سے
ملامت اور مذمت کو اور بعض نے کہا اخلاص کام کا صاف کرنا ہے مخلوقات کے دیکھنے سے ذوالنون
مصری نے کہا اخلاص پورا نہیں ہوتا مگر صدق سے اوس میں اور صبر سے اوس پر اور صدق
پورا نہیں ہوتا مگر اخلاص سے اس میں اور ہمیشگی سے اوس پر اور ابو یعقوب سوسی نے
کہا جب انہوں نے دیکھا اپنے اخلاص میں اخلاص تو انکا اخلاص محتاج ہوا اخلاص کا اور
ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا تین چیزیں ہیں اخلاص کی علامتوں میں سے مدح
اور مذمت کا برابر ہونا عام لوگوں سے اور عملوں کے دیکھنے کو بھولنا اور
بھولنا عملوں کا ثواب چاہنے کو آخرت میں اور نیز انہوں نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نگاہ رکھا جاوے دشمن سے اسکے بگاڑنے سے ابو عثمان مغربی نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نفس کے لیے نہو اس میں کچھ حصہ کسی حال میں اور یہ عوام کا اخلاص ہے اور خاصوں
کا اخلاص یہ ہے کہ ان پر جاری ہے نہ انکے ساتھ پس ظاہر ہوتی ہیں انسے طاعتیں
اور وہ ان سے ہیں گوشہ میں اور نہیں پڑتی ان پر نظر اور نہ ان طاعتوں کی
گنتی ہے پس یہ خاصوں کا اخلاص ہے اور ابو بکر دقاق نے کہا ہر اخلاص
کرنیوالے کا نقصان اس کے اخلاص میں اپنے اخلاص کا دیکھنا ہے پھر جب
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ خالص کرے اوس کے اخلاص کو تو گرا دیتا ہے اس
کے اخلاص سے اپنے اخلاص کا دیکھنا پس وہ اخلاص دیا گیا ہوتا ہے نہ
اخلاص کرنیوالا اور کہا سہل نے اللہ تعالیٰ کی اور اوس پر رحمت اور
رضامندی ہو نہیں پہچانتا ریا کو مگر مخلص اور ابو سعید خراز نے کہا
ریا عارفوں کی بہتر ہے مریدوں کے اخلاص سے اور کہا
ابو عثمان نے اخلاص مخلوق کے دیکھنے کا بھول جانا خالق کی طرف

ساعات
النعيم وقدر الحياة
بالأنفاس و
الضرائر
نعمة العاقبة
في الشهوات
وفي الأغراض
والتشبعات
في الطاعات و
الكف عن
المحارم
ويشارك
وللعاصي و
الآثام فذلك
قيد النعماء
عن الرحلة و
الذهاب و
سعى في تحريكها
وتغيير عصاها
وإرادتها و
تحسين [illegible]
[illegible]

أبو عثمان الإخلاص نسيان رؤية الخلق بدوام النظر إلى الخالق وقيل الإخلاص ما أريد به الحق وقصد به الصدق وقيل هو الإغماض عن رؤية الأعمال وقال سري السقطي رحمه الله من تزين للناس بما ليس فيه سقط من عين الله تعالى وقال الجنيد الإخلاص سر بين الله تعالى وبين العبد لا يعلمه ملك فيكتبه ولا شيطان فيفسده ولا هوى فيميله وقال رويم رحمه الله الإخلاص في العمل هو الذي لا يريد صاحبه عليه عوضا في الدارين ولا حظا من الملكين وسئل ابن عبد الله أي شيء أشد على النفس فقال الإخلاص لأنه ليس لها منه نصيب وقيل هو أن لا تشهد على عملك أحدا غير الله عز وجل وقال بعضهم دخلت على سهل بن عبد الله يوم جمعة قبل الصلوة فرأيت في البيت حية فجعلت أقدم رجلا وأؤخر رجلا أخرى فقال ادخل لا يبلغ أحد حقيقة الإيمان وعلى وجه الأرض شيء يخافه ثم قال هل لك في صلوة الجمعة فقلت بيننا وبين المسجد مسيرة يوم وليلة فأخذ بيدي فما كان إلا قليلا حتى رأيت المسجد فدخلنا وصلينا الجمعة ثم خرجنا فوقف ينظر إلى الناس وهم يخرجون فقال أهل لا إله إلا الله كثير والمخلصون منهم قليل كنت مع إبراهيم الخواص رحمه الله في سفر فجئنا الموضع فيه حيات كثيرة فوضع ركوته وجلس وجلست فلما كان برد الليل وبرد الهواء خرجت الحيات فصحت بالشيخ فقال اذكر الله تعالى فذكرت فرجعت ثم عادت فصحت به فقال مثل ذلك فلم أزل إلى الصباح في مثل تلك الحالة فلما أصبحنا قام ومشى ومشيت معه فسقطت من وطائه حية عظيمة قد تطوقت فقلت ما أحسست بها فقال لا منذ زمان ما بت ليلة أطيب من البارحة قال أبو عثمان رحمه الله تعالى من لم يذق وحشة الغفلة لم يجد طعم أنس الذكر فصل و

ہمیشہ نظر کرنے سی ہے اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے کہ اسمین حق کا ارادہ کیا جاوے اور اسمین سچ کا قصد کیا جاوے اور بعض نے کہا اخلاص عمل کے دیکھنے سے چشم پوشی کرنی ہے اور سری سقطی رحمہ اللہ تعالے نے کہا جو شخص لوگون کیواسطے اس چیز کی زینت کرے جو اسمین نہین ہے وہ اللہ تعالے کی نظر سے دور پڑا ہے اور کہا جنید نے اخلاص بھید ہے اللہ تعالے اور اسکے بندے کے درمیان اسکو نہین جانتا فرشتہ کہ اسکو لکھے اور نہ شیطان کہ اس کو بگاڑے اور نہ خواہش نفس کہ اسکو حق سے جھکاوے اور کہا رویم رحمہ اللہ نے عمل مین اخلاص یہ ہے کہ اسکا صاحب چاہے اُسپر عوض دونون جہان مین اور نہ حصہ دونون فرشتون سے اور ابن عبد اللہ پوچھے گئے کونسی چیز نفس پر زیادہ سخت ہے کہا اخلاص کیونکہ نفس کیلئے اس سے نہین ہے کچھہ حصہ اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے کہ تیرے عمل پر کوئی حاضر نہو سوا اللہ عز وجل کے اور انکے بعض نے کہا مین سہل بن عبد اللہ کے پاس جمعہ کے دن گیا نماز سے پہلے سو مینے گھر مین ایک سانپ دیکھا پھر مین ایک پاؤن آگے رکھتا تھا اور ایک پیچھے کہا آجا کوئی ایمان کی حقیقت کو نہین پہونچتا جب کہ وہ زمین کے مونہہ پر کسی چیز سے ڈرتا ہو پھر کہا بھلا تجھہ کو جمعہ کی نماز مین رغبت ہے مین نے کہا ہمارے اور مسجد کے درمیان ایک دن اور ایک رات کی راہ ہے پھر اُس نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا پس نہوئی مگر تھوڑی دیر کہ مین نے مسجد کو دیکھا پھر ہم داخل ہوئے اور جمعہ کی نماز پڑہی پھر ہم نکلے تو سہل کھڑا ہو گیا لوگون کو دیکھتا تھا اور وہ نکل رہے تھے کہا لا الہ الا اللہ کہنے والے بہت ہین مگر انمین مخلص کم ہین مین ابراہیم خواص رحمہ اللہ کے ساتھ ایک سفر مین تھا ہم ایک جگہہ گئے جہان سانپ بہت تھے اور انہون نے اپنا کوزہ رکھا اور بیٹھہ گئے اور مین بھی بیٹھہ گیا پھر جب رات کی سردی اور ہوا کی سردی ہوئی تو سانپ نکلے مینے شیخ سے فریاد کی کہا اللہ تعالے کو یاد کر مینے یاد کیا تو وہ چلے گئے پھر دوبارہ نکلے پھر مینے اُس سے فریاد کی پھر ویسا ہی کہا پس مین صبح تک اسی حالت مین رہا پس جب ہم نے صبح کی تو وہ اٹھہ اور چلدیے اور مین بھی اُن کے ساتھہ چلدیا سو اُن کے بچھونے سے ایک بڑا سانپ گرا کہ پیچ مارے بیٹھا تھا مینے کہا آپ نے اُس کو معلوم نکیا تھا کہا مدت سے مینے آج کی رات سے زیادہ خوش کوئی رات نہین گذاری اور ابو عثمان رحمہ اللہ تعالے نے کہا جسنے غفلت کی وحشت نہین چکھی اسنے ذکر کی اُنس کا مزہ نہین چکھا فصل اور

طعمها وسلامة عاقبتها ولذاذة مضغها وسهولة بلعها وتعقب عاقبتها وريعها فالجسد لتطهره بركتها على الجوارح من الرذائل إلى الطاعات والقربات والأذكار ثم دخول العبد بعد ذلك في الأخرى في جنة الله عز وجل مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا

ينبغي لكل متعبد وعارف ان يحذر في جميع احواله من الرياء ورؤية الخلق والعجب فان النفس خبيثة وهي منشا الاهوية المضلة والشهوات المردية واللذات الحائلة بين العبد وبين الحق عز وجل لا طريق الى الامن من غوائلها ما دام الروح في جسد ابن ادم وان بلغ العبد الى حالة البدلية والصديقية وان كانت هذه الحالة اسلم من الابتداء وامن من شرها ودواهيها والخير اغلب والنور اكثر والهداية متحققة بسبيل الله عز وجل والتوفيق شامل والحفظ موجود غير ان العصمة ليس لنا انما ذلك مختص بالانبياء عليهم السلام ليقع الفرق بين النبوة والولاية وقد توعد الله عز وجل اهل الرياء والسمعة ونبه على شوم النفس وغوائلها ونهى عن اتباعهما وامر بمخالفتهما في القران تارة وفيما نطق به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاخبار والسنة اخرى من ذلك قال الله عز وجل فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون الماعون وقال جل وعلا يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم والله اعلم بما يكتمون وقال تعالى واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى يراؤن الناس ولا يذكرون الله الا قليلا مذبذبين بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء وقال تعالى ان كثيرا من الاحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله الاحبار هم العلماء والرهبان العباد وقال الله عز وجل يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وقال تعالى واسروا قولكم او اجهروا به انه عليم بذات الصدور وقال جل وعلا فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا وقال تعالى ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي وقال تعالى واحضرت الانفس الشح وقال عز وجل لداود عليه السلام يا داود اهجر هواك فانه لا منازع ينازعني في ملكي

ہر عابد اور عارف کیلئے واجب ہی کہ اپنے تمام احوال مین ڈرتا رہے ریا اور مخلوق کے دیکھنے اور اپنے اچھا جاننے سے کیونکہ نفس پلید ہے اور وہ میلون گمراہ کرنے والیون اور ہلاک کرنیوالی خواہشون اور ان لذتون کے پیدا ہونے کی جگہ ہے جو بندے اور اللہ عز وجل کے درمیان روکنے والے ہین نفس کے فریبون سے بچنے کیطرف کوئی راستہ نہین جبتک بنی آدم کے بدن مین جان ہے اگرچہ بندہ پہونچ جاوے بدلیت کی حالت مین اور صدیقون کی حالت مین اور اگرچہ یہ حالت بہت سلامت رہنے والی ہے ابتدا سے اور بہت بیخوف ہی نفس کے شر اور اسکی سختیون سے اور نیکی بہت غالب ہے اور نور بہت زیادہ ہی اور ہدایت ثابت ہی اللہ عز وجل کی راہ مین اور توفیق شامل ہی اور اللہ تعالی کی نگہبانی موجود ہی سوا اسکے کہ عصمت ہمارے لیئے نہین ہے یہ انبیا علیہم السلام سے ہی خاص ہے تاکہ نبوت اور ولایت کے درمیان فرق واقع ہو اور تحقیق اللہ عز وجل نے ڈرایا ہی اپنے عمل دکھانے اور سنانیوالونکو اور نفس کی شومی اور اسکے فریبون پر تنبیہ کر دی اور روک دیا اسکی پیروی کرنیسے اور اسکی مخالفت کا حکم فرمایا قرآن مجید مین ایکبار اور دوسری بار ان حدیثون اور سنت مین حکم فرمایا جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا انہین سے یہ ہی کہ اللہ عز وجل نے فرمایا پس خرابی ہی اُن نمازیون کیلئے جو اپنی نماز سے غافل ہین اور دکہانے کو کرتے ہین اور برتنے کی چیز کو منع کرتے ہین اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا کہتے ہین اپنے مونہوں سے جو اُن کے دلونمین نہین ہی اور اللہ خوب جانتا ہی جو وہ چھپاتے ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہین تو سست کھڑے ہوتے ہین لوگونکو دکہاتے ہین اور اللہ کو یاد نہین کرتے مگر تھوڑا سا حیران ہین دونون گروہ کے درمیان نہ انکی طرف ہین اور نہ انکی طرف اور اللہ تعالی نے فرمایا بیشک بہت یہود کے عالمون اور نصارے کے عابدون نے لوگون کے مال باطل سے کہاتے ہین اور اللہ کی راہ سے روکتے ہین احبار عالم اور رہبان عابد ہین اللہ عز وجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیون کہتے ہو جو کرتے نہین ہو اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ تم کہو جو کرتے نہین ہو اور اللہ تعالی نے فرمایا اور اپنی بات کو پوشیدہ کرو یا اسکو ظاہر کرو بیشک اللہ تعالی سینونکی باتونکو جاننے والا ہی اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا پس جو کوئی امید رکہتا ہو اپنے رب کے ملنے کی اسکو چاہیے نیک کام کرے اور شریک نہ کرے عبادت میں اپنے رب کے کسی کو اور اللہ تعالی نے فرمایا بیشک نفس البتہ برائی کا حکم کرنیوالا ہے مگر جسپر رحم فرماوے میرا رب اور اللہ تعالی نے فرمایا اور حاضر کیگئے نفس بخیلی پر اور اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو فرمایا

مسلكي غير الهوى وقال تعالى ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل
الله فنقوا السنة فمن ذلك ما روى عن شداد بن اوس
انه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت في وجهه
ما ساءني فقلت له ما الذي بك يا رسول الله فقال صلى
الله عليه وسلم اخاف على امتي الشرك بعدي فقلت أيشركون
من بعدك يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اما
انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولا حجرا ولكنهم
يراؤن في اعمالهم والرياء هو الشرك ثم تلا قوله تعالى
فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك
بعبادة ربه احدا وقال صلى الله عليه وسلم يجاء يوم
القيمة بصحف مختومة فيقول الله عز وجل للملئكة القوا هذه
واقبلوا هذه فيقولون وعزتك وجلالك ما علمنا الا خيرا
فيقول الله تعالى نعم ولكن هذا عمل لغيري ولا اقبل الا ما ابتغي
به وجهي وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه اللهم
طهر لساني من الكذب وقلبي من النفاق وعملي من الرياء وبصري
من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور
وقال صلى الله عليه وسلم لا تقعدوا الا على عالم يدعوكم
من خمس الى خمس من الرغبة الى الزهد ومن الرياء الى
الاخلاص ومن الكبر الى التواضع ومن المداهنة الى
المناصحة ومن الجهل الى العلم وقال صلى الله عليه وسلم
ان الله تعالى يقول انا خير شريك من اشرك معي شريكا
في عمله فهو لشريكي دوني اني لا اقبل الا ما اخلص لي يا
ابن آدم انا خير قسيم فانظر عملك الذي عملت لغيري فانما
اجرك على الذي عملت له وقال صلى الله عليه وسلم بشر هذه
الامة بالسناء والرفعة في الدين والتمكين في البلاد ما لم يعملوا
عمل الآخرة للدنيا فمن يعمل عمل الآخرة للدنيا لم يقبل
منه وما له في الآخرة من نصيب وقال صلى الله عليه وسلم
ان الله يعطي الدنيا على نية الآخرة ولا يعطي الآخرة على نية
الدنيا عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله

میں جھگڑا کرے سو نفس کی خواہش کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نفس کی پیروی
نہ کر پس وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیگی اور ایسے سنت منجملہ اسکے وہ روایت
ہے جو کی گئی شداد بن اوس سے کہا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پھر
میں نے دیکھا آپکے چہرے میں جس نے مجھ کو ناخوش کر دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کو کیا ہوا ہے آپنے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنے پیچھے اپنی امت پر شرک سے
ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا کیا وہ شرک کرنے لگ جاوینگے آپکے بعد یا رسول
اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو وہ عبادت نہیں کرنے لگینگے
سورج کی اور نہ چاند کی اور نہ بت کی اور نہ پتھر کی ولیکن وہ اپنے عملوں میں ریا
کرینگے اور ریا ہی شرک ہے پھر اپنے اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا پس جو کوئی اپنے رب کے
ملنے کی امید رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک
نکرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن صحیفے مہر کئے ہوئے لائے جاوینگے
سو اللہ عز وجل فرماویگا اپنے فرشتوں سے اس کو پھینک دو اور اس کو قبول کرو تو
وہ عرض کرینگے قسم تیری عزت کی اور بزرگی کی ہم نے تو نیکی کے سوا کچھ نہیں جانا تھا
اللہ فرماویگا ہاں ولیکن یہ عمل میرے غیر کیلئے ہے اور میں قبول نہیں کرتا مگر جسمیں میرا
منہ ہی طلب کیا جاوے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں کہا کرتے
یا اللہ پاک کر میری زبان کو جھوٹ سے اور میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا
سے اور میری آنکھ کو خیانت سے کیونکہ تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور جو کچھ سینے چھپاتے
ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ بیٹھا کرو مگر پاس اس عالم کے جو تم کو
پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاوے دنیا کی رغبت سے زہد کیطرف اور ریا سے اخلاص
کیطرف اور کبر سے عاجزی کیطرف اور سستی سے نصیحت کیطرف اور جہل سے علم
کیطرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہتر شریک
ہوں جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک کرے سو وہ میرے شریک کیلئے ہی ہے سو میں
میں بیشک قبول نہیں کرتا مگر جو میرے ہی لئے خالص کیا جاوے اے آدم کے بیٹے میں بہت اچھا بانٹنے
والا ہوں سو تو اپنے عمل کو دیکھ جسکو میرے غیر کیلئے کیا ہے سو تحقیق تیرا ثواب اسی پر ہے
جسکے لیے تو نے عمل کیا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو بشارت دی گئی
بزرگی اور بلندی کی دین میں اور قوت کی شہروں میں جب تک آخرت کے کام
دنیا کیلئے نہ کرینگے اور جو شخص آخرت کا کام کریگا دنیا کیلئے تو اس سے قبول نہ کیا جاویگا اور آخرت
میں اسکیلئے کچھ حصہ نہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ دنیا دیتا ہے
آخرت کی نیت پر اور آخرت نہیں دیتا دنیا کی نیت پر اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا

زیادتی کرنا
اور صاحب حاجتوں
کی حاجت ...

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ الشَّيْءَ وَلَا يَعْمَلُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا يَعْرِفُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا يُنْكِرُونَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ كَذَبَةٌ وَوُزَرَاءُ فَجَرَةٌ وَأَعْوَانٌ خَوَنَةٌ وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ وَعُبَّادٌ جُهَّالٌ يَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ فِتْنَةً غَبْرَاءَ مُظْلِمَةً فَيَتَهَوَّكُونَ فِيهَا كَمَا تَهَوَّكَ الْيَهُودُ الظَّلَمَةُ فَحِينَئِذٍ يَنْقُضُ الْإِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً حَتّٰى لَا يُقَالَ اللّٰهُ اللّٰهُ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي أَعْظَمِ نَكَالٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّكُمْ كُنْتُمْ إِذَا خَلَوْتُمْ بَارَزْتُمُونِي بِالْعَظَائِمِ وَإِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي وَأَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّونِي وَعِزَّتِي لَأُذِيقَنَّكُمْ أَلِيمَ الْعَذَابِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْقَى رَجُلٌ فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيُقَالُ لَهُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ وَلَا أَجْتَنِبُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ غَضَبًا لِلرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَوَابِ اللّٰهِ عَبْدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتَعَبَّدُ لَهُ رَجَاءَ مَا فِي يَدَيْهِ فَيُتْعِبُ بَدَنَهُ فِي مَرْضَاتِهِ فَيُخْرِجُ دِينَهُ وَيُتْعِبُ نَفْسَهُ فِي مُرُوَّتِهِ حَتّٰى يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ يَرْجُو اللّٰهَ تَعَالٰى فِي الْكَبِيرِ وَيَرْجُو الْعَبْدَ فِي الصَّغِيرِ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنْ خَلْقِهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گذرا معراج کی رات کو ایک قوم پر جنکے لب آگ کی کینچیون سے کاٹے جاتے تھے تو مین نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام سے یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت کے خطیب ہین جو ایک بات کہا کرتے تھے اور آپ اوسپر عمل نکرتے تھے کہا کرتے تھے جسکو اچھا جانتے تھے اور آپ کرتے تھے جسکو برا جانتے تھے لوگون کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنی جانونکو بھول جاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک زیادہ خوف کی چیز جس سے اپنی امت پر ڈرتا ہون ہر منافق زبان دراز ہے اور پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہے قیامت قائم نہو گی جب تک تم پر ہووین امیر جھوٹ بولنے والے اور وزیر گنہگار اور مددگار خیانت کرنیوالے اور تمہیر ظلم کرنیوالے قاری فاسق اور عابد جاہل کھولدیگا اللہ تعالی اونپر فتنہ مٹ سے اندھیرا سیاہ اوسمین حیران ہوجاوینگے یہود دیون ظالمون کیطرح حیران ہونیکی طرح سو اسوقت گھٹنے لگیگا اسلام تھوڑا تھوڑا یہانتک کہ نہ کہا جاویگا اللہ اللہ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن لائے جاوینگے بہت بڑی عذاب مین سو اللہ تعالی فرماویگا بیشک تم جب اکیلے ہوتے تھے تو مجھسے برائیاں کرتے تھے بڑے بڑے گناہون سے اور جب تم لوگون کو ملا کرتے تھے تو انسے ملتے تھے عاجزی کرتے ہوئے تم لوگون سے ڈرے اور مجھسے نہ ڈرے اور لوگون کو بڑا جانا اور مجھکو بڑا نجانا میری عزت کی قسم البتہ تم کو چکھاؤنگا دردناک عذاب اور حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہا سنا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ایک مرد دوزخ مین ڈالا جاویگا تو اوسکے پیٹ کی انتڑیان نکل پڑین گی پھر پھیر جاویگا جیسے چکی پھرتی ہے اپنے صاحب کے ساتھ پھر اس سے کہا جاویگا کیا تو نیکی کا حکم نہین کیا کرتا تھا اور برائی سے منع نہین کیا کرتا تھا وہ کہیگا مین نیکی کا حکم کرنیوالا تھا اور آپ اوسکو نہ کرتا تھا اور مین منع کرتا تھا برائی سے اور خود اسکو کرتا تھا اور پاس سے نہ بچتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت روزہ دار ہین جن کو اونکے روزہ سے کچھ نہین سوا بھوک و پیاس کے اور بہت قیام کرنیوالے ہین جنکیلئے کچھ نہین ہے اونکے قیام سے مگر بیخوابی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانپ گیا بسبب اس کے عرش اور غصہ ہوا اسکیلئے رب تبارک تعالی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بندہ وہ بندہ ہے جسکے درمیان اور اللہ تعالی کے ثواب کے درمیان اللہ تعالی کی مخلوق مین سے ایک بندہ حائل ہو کہ وہ پوجے اوسکو اوس چیز کی امید پر جو اوسکے ہاتھ مین ہے سو وہ اپنے بدن کو اوسکے راضی کرنے کیلئے تھکا دیتا ہے پھر اسکا دین نکل جاتا ہے اور وہ رہ جاتا ہے اوسکی مروت پر یہانتک کہ اوسکے اور اوسکے رب کے درمیان حائل ہوجاتا ہے امید رکھتا ہے اللہ تعالی سے

رحمت یعنی بہشت مین داخل ہوگا اور وہان پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیکون کے ساتھ حشر ہوگا

مالا یعطی اللہ تعالی من طاعتہ وعن مجاھد انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اتصدق بصدقۃ فالتمس بھا وجہ اللہ تعالی واحب ان یقال لی خیرا فنزل قولہ سبحانہ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان اقوام یختلون الدنیا بالدین فیلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ تعالی ابی یغترون ام علی یجترؤن بی حلفت لابعثن علی اولئک فتنۃ تدع الحلیم فیھا حیرانا وعن ضمرۃ عن ابی حبیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملئکۃ یرفعون عمل عبد من عباد اللہ فیستکثرونہ ویزکونہ حتی ینتھوا بہ الی حیث یشاء اللہ تعالی من سلطانہ فیوحی اللہ تعالی علیھم انکم حفظۃ علی عمل عبدی وانا رقیب علی ما فی نفسہ ان عبدی ھذا لم یخلص عملہ فاکتبوہ فی سجین ویصعدون بعمل عبد من عباد یستقلونہ ویحقرونہ حتی ینتھوا بہ الی حیث شاء اللہ من سلطانہ فیوحی اللہ الیھم انکم حفظۃ علی عمل عبدی وانا رقیب علی ما فی نفسہ ان عبدی ھذا اخلص عملہ فاکتبوہ فی علیین وعن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ تبارک وتعالی اذا کان یوم القیمۃ یقضی بین خلقہ وکل امۃ جاثیۃ فاول من یدعی بہ رجل جمع القران ورجل قتل فی سبیل اللہ ورجل کثیر المال فیقول اللہ تعالی للقاری ماذا عملت فیما علمت فیقول کنت اقوم بہ اناء اللیل واطراف النھار فیقول تبارک وتعالی کذبت وتقول الملئکۃ کذبت بل اردت ان یقال فلان قاری فقد قیل ذلک ویقال لصاحب المال ماذا عملت فیما اتیتک فیقول کنت اصل الرحم واتصدق بہ فیقول اللہ تبارک وتعالی کذبت وتقول الملئکۃ کذبت بل اردت ان

ہین یعنے بدن ہین اور اس زہد سے امید رکہتا ہی جہوٹے ہین یعنی دلمین جدکو دیتا ہے اُسکی خدمت سے جو نہین دیتا ہے اللہ تعا کو اسکی فرمانبرداری سی اور مجاہد سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ مین صدقہ کرتا ہون کچہہ صدقہ سو چاہتا ہین اللہ تعالی کی رضامندی چاہتا ہون اور دوست رکہتا ہون یہہ بہی کہ مجہکو بہلا کہا جاوے پس اللہ تعالی کا یہ قول اوترا پس جو شخص اپنے ملنے کی امید رکہتا ہے اسکو چاہیئے کہ عمل کرے نیک اور اپنے رب کی عبادت مین کسی کو شریک نہ کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین کچہہ قومین دنیا طلب کرینگے فریب سے دین کے سو لوگون کے لیے پہنینگے بہیڑون کے چمڑے نرمی سے اور انکی زبانین میٹہی ہونگی شکر سے اور انکے دل ہونگے بہیڑیون کے دل اللہ فرماتا ہے کیا مجہہ سے دہوکا کرتے ہین یا مجہہ پر دلیری کرتے ہین مجہکو اپنی قسم بیشک مین ان پر ایک بہیجونگا جس مین وہ بردبار کو حیران چہوڑ دیگا اور روایت ہی ضمرہ سے اس نے ابو حبیب سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے اللہ کے بندون مین سے ایک بندہ کا عمل اُٹہاتے ہین پہر اسکو بہت خیال کرتے ہین اور اسکو پاک جانتے ہین یہانتک کہ اسکو لیجاتے ہین جسجگہہ تک اللہ تعالی چاہتا ہی اپنی بادشاہی سی پہر وحی کرتا ہے اللہ تعالی انپر تحقیق تم نگہبان ہو میرے بندی کے عمل پر اور مین اسکا نگہبان ہون جو اسکے جی مین ہی بیشک میرے اس بندے نے خالص عمل نہین کیا ہے سو تم اسکو لکہدو سجین مین اور اللہ کے بندون مین سے ایک بندی کا عمل چڑہاتے ہین تو اسکو تہوڑا سا خیال کرتے ہین اور اسکو حقیر سمجہتے ہین یہانتک کہ اوسکو لیجاتے ہین جسجگہ تک اللہ چاہتا ہے اپنی بادشاہی سے پس اللہ تعالی انکی طرف وحی کرتا ہی کہ تم بیشک میرے بندی کے عمل پر نگہبان ہو اور اسکے جی مین جو کچہہ ہی مین اسپر نگہبان ہون بیشک میرے اس بندے نے اپنے عمل کو خالص کیا ہے تم اسکو علیین مین لکہدو اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک وتعالی جب قیامت کا دن ہوگا اپنی مخلوق کے درمیان حکم کریگا اور ہر ایک امت گہٹنے کے بل پڑی ہوگی پس پہلا جو پکارا جاویگا ایک مرد ہے جس نے قرآن کو جمع کیا اور ایک مرد جو اللہ کی راہ مین مارا گیا اور ایک مرد بہت مال والا پہر اللہ تعالی قاری سے فرماویگا تو نے کیا عمل کیا اسمین جو تو نے سیکہا تہا وہ عرض کریگا مین اسکے ساتہہ قیام کیا کرتا تہا رات کی گہڑیون اور دن کے اطراف مین اللہ تبارک وتعالی فرماویگا تو نے جہوٹ کہا اور فرشتے بہی کہین گے تو

يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتّٰى قُتِلْتُ فِي سَبِيلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَبَلَغَ هٰذَا الْخَبَرُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَدَقَ رَسُولُهُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُونَ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُؤْمَرُ بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اِلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهَا وَاسْتَنْشَقُوا رَائِحَتَهَا وَنَظَرُوا اِلٰى قُصُورِهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْلِهَا نُودُوا اَصْرِفُوهُمْ لَا نَصِيبَ لَهُمْ فِيهَا فَيَرْجِعُونَ بِحَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ مَا رَجَعَ الْاَوَّلُونَ وَالْاٰخِرُونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا اَدْخَلْتَنَا النَّارَ قَبْلَ اَنْ تُرِيَنَا مَا اَرَيْتَنَا مِنْ ثَوَابِ مَا اَعْدَدْتَ لِاَوْلِيَائِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى ذٰلِكَ اَرَدْتُ بِكُمْ كُنْتُمْ اِذَا خَلَوْتُمْ بَارَزْتُمُونِي بِالْعَظَائِمِ وَاِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ مُتَوَاضِعِينَ تُرَاؤُونَ النَّاسَ بِاَعْمَالِكُمْ خِلَافَ مَا تَنْطَوِي عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي اَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّونِي وَتَرَكْتُمْ لِلنَّاسِ وَلَمْ تَتْرُكُوا لِي فَالْيَوْمَ اُذِيقُكُمُ اَلِيمَ عَذَابِي مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنْ جَزِيلِ ثَوَابِي وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ

جھوٹ بولا بلکہ تو یہ چاہتا تھا کہ کہا جاوے فلانا بڑی سخی ہے اور بیشک یہ کہا گیا اور لایا جاویگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا اللہ تعالیٰ فرماویگا کس چیز کیلئے مارا گیا وہ کہیگا میں تیرے رستے میں لڑا یہانتک کہ میں تیری راہ میں مارا گیا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماویگا تونے جھوٹ بولا اور فرشتے بھی کہیں گے تونے جھوٹ بولا بلکہ تو چاہتا تھا کہ کہا جاوے کہ فلانا دلیر ہے اور بیشک یہ کہا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مارے اپنے دونوں گھٹنوں پر اور فرمایا اے ابوہریرہ یہ تین شخص اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے پہلے ہیں جن سے قیامت کے دن آگ بھڑکائی جاویگی کہا پس یہ خبر پہونچی معاویہ تک سو رو سخت رونا اور کہا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اسکے رسول صلعم نے سچ فرمایا اور یہ آیت پڑھی جو شخص چاہتا ہے زندگانی دنیا کی اور اسکی زینت ہم پوری دیتے ہیں انکو اُن کے کام اسی میں اور وہ اسمیں کم نہ دئے جاوینگے یہ وہ لوگ وہ ہیں جنکو آخرت میں کچھ نہیں ہے سوا آگ کے اور ضائع ہوگیا جو انہوں نے کیا تھا دنیا میں اور باطل ہوا جو وہ کرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنکے لئے برا عذاب ہے اور آخرت میں وہی ٹوٹا پانیوالے ہیں اور روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگوں کو حکم کیا جاویگا دوزخ والوں میں سے بہشت کیطرف کا یہانتک کہ جب وہ بہشت سے نزدیک ہونگے اور اسکی خوشبو پاوینگے اسکے محلوں کی طرف اور اسچیز کی طرف جو اللہ تعالے نے اسکے رہنے والوں کیلئے تیار کیا ہے تو پکار دئے جاوینگے انکو لوٹا دو ان کیلئے اسمیں کچھ حصہ نہیں ہے وہ اپنی حسرت اور ندامت سے لوٹیں گے کہ ایسی حسرت سے اگلے اور پچھلے نہ لوٹیں ہونگے پھر کہیں گے اے ہمارے پروردگار کاشکے تو نے ہمکو دوزخ میں داخل کیا ہوتا پہلے ہمکو دکھلانے سے جو تو نے ہمکو دکھلایا اس ثواب سے جو تونے تیار کیا ہے اپنے دوستوں کیلئے پس اللہ تعالیٰ فرماویگا میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تم تھے جب اکیلے ہوا کرتے تھے تو مجھسے گناہوں سے پیش آیا کرتے تھے اور جب تم لوگوں کو ملا کرتے تو انسے ملتے عاجزی کرتے تواضع کرتے تم لوگوں کو دکھا نیکو عمل کیا کرتے تھے خلاف اسکے جسپر تمہارے دل لپٹے تھے تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم نے لوگوں کو بڑا سمجھا اور مجھے نہ سمجھا اور تم لوگوں کیلئے ترک کیے بُرے کام اور میرے لئے ترک نہ کیے سو آج میں تمکو چکھاونگا اپنا دردناک عذاب اسکے سبب کہ تم میرے ثواب سے محروم رہگئے تھے اور روایت ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا تو پیدا کیا اسمیں وہ کچھ جسکو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور نہ خیال گزرا کسی آدمی کے دل پر پھر اس سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا

دیجاوے دنیا کی زندگی خوار کرنے والی اور ذلیل کرنے والی جلدی آنے والی کی خوشی سنائی جاوے اور اُس کو خبر دی جاوے

المؤمنون ثلاثا ثم قالت إني حرام على كل بخيل ومراءٍ و
سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما النجاة
غدا قال لا تخادع الله تعالى قال وكيف نخادع الله عز وجل
قال أن تعمل بما أمرك وتريد به غير وجه الله تعالى فاتقوا
الرياء فإنه الشرك بالله تعالى فإن المرائي ينادى يوم القيامة
بأربعة أسماء على رؤوس الخلائق يا كافر يا فاجر يا غادر يا
خاسر ضل عملك وبطل أجرك فلا خلاق لك اليوم فالتمس
أجرك ممن كنت تعمل له يا مخادع فنعوذ بالله من الرياء و
السمعة والنفاق فإن ذلك عمل أهل النار قال الله عز وجل
إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار يعني في الهاوية مع
فرعون وهامان وقومهما فإن قيل قد جاء في الأخبار ما
يدل على أن رؤية الخلق للعمل لا تضر وهو ما روي عن
وكيع عن سفيان عن حبيب عن أبي صالح عن أبي هريرة قال
جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
إني أعمل العمل أسره فيطلع عليه فيعجبني إلي فيه أجر
فقال لك أجران أجر السر وأجر العلانية قيل هذا
محمول على أن ذلك الرجل كان يعجبه اقتداء الناس
به في عمله وعلم ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منه
فقال لك أجران أجر لعملك وأجر لاقتداء الناس بك
كما قال صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة فله أجرها
وأجر من عمل بها إلى يوم القيامة الحديث إلى آخره وأما إذا
تجرد العجب من الاقتداء به فإنه لا أجر له لأن العجب يسقط
العبد من عين الله وقال الحسن البصري إذا شئت لقيت
أبيض فظا ذليق اللسان حديد النظر ميت القلب ترى
أبدانا ولا قلوب وتسمع الصوت ولا أنيس أخصب ألسنة
وأجدب قلوبا حتى لقد حدثني جماعة من أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم أنه لا تزال هذه الأمة تحت يد
الله في كنفه ما لم تمل قراؤها أمراءها وما لم يزك صلحاؤها
فجارها وما لم يمن خيارها شرارها فإذا هم فعلوا ذلك

کلام کر وہ بولی بیشک مومنون کو خلاصی پائی تین بار پھر کہا مین بیشک حرام ہون
ہر بخیل اور ریاکار پر اور ایک مرد نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
کل کس چیز سے نجات ہوگی آپ نے فرمایا تو اللہ تعالی کو فریب نہ دے اس نے کہا کس طرح
مین اللہ عزوجل کو فریب دون آپ نے فرمایا یون کہ تجھ کو جو اللہ تعالی نے حکم کیا ہے وہ تو کرے
اور اسمین اللہ تعالی کے مونہہ کے سوا ارادہ کرے سو تم ریا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالی سے
شرک کرنا ہے کیونکہ ریاکار قیامت کے دن پکارا جاویگا چار ناموں سے تمام مخلوق
کے سامنے اے کافر اے فاجر اے دغاباز اے نقصان پانیوالے تیرا عمل گم ہوگیا اور
تیرا اجر باطل ہوگیا سو تجھ کو آج کچھ حصہ نہین سو تو اپنا اجر اس سے مانگ جس کیلئے تو
عمل کیا کرتا اے فریب دینے والے سو ہم اللہ کی پناہ لیتے ہین ریا اور سمعہ اور نفاق سے کیونکہ یہ
دوزخ والونکا کام ہے اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک منافق دوزخ کے نیچے کے طبقہ مین
ہونگے یعنے ہاویہ مین ساتھ فرعون اور ہامان اور دونوں کی قوم کے پس اگر کہا جاوے
کہ بعض حدیثون مین آیا ہے جو دلالت کرتا ہے اسپر کہ لوگون کا دیکھنا عمل کیلئے نقصان
نہین کرتا اور وہ وہ روایت ہے جو کی گئی وکیع سے اس نے سفیان سے اس نے حبیب سے
اس نے ابو صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے اس نے کہا ایک مرد آیا پاس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ مین عمل کرتا ہون سو چھپاتا ہون پھر اطلاع
ہوجاتی ہے اس پر پس مجھکو اچھی لگتی ہے کیا مجھکو اسمین کچھ اجر ہوگا آپ نے فرمایا تجھ
کو دو اجر ہونگے پوشیدہ کرنیکا اجر اور ظاہر کرنیکا اجر تو کہا جاویگا یہ محمول ہے اسپر
کہ اس مرد کو اچھی لگتی تھی لوگون کی پیروی کرنی اسکے ساتھ اسکے عمل مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی سمجھا تو اسے فرمایا تجھ کو دو اجر ہین
ایک اجر تیرے عمل کا اور ایک اجر تیرے ساتھ لوگون کی پیروی کرنیکا جیسا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکالے طریقہ اچھا پس اسکیلئے اس طریقہ کا اجر اور
اسکا اجر ہے جو اسپر عمل کریگا قیامت کے دن تک آخر حدیث تک و لیکن عجب کا خالی
ہونا اسکی ساتھ پیروی کرنیسے سو بیشک اسکے لئے کچھ اجر نہین کیونکہ عجب بندے کو گرادیتا ہے
اللہ تعالی کی نظر سے اور حسن بصری نے کہا جب تو چاہے دیکھے سفید ریش سخت سم زبان تیز نظر مردہ
دل کو تو دیکھے تو بدنون کو اور نہین ہین دل اور سنے آواز کو اور نہین ہے کوئی دل لگانا
بہت فصاحت والی زبانین اور بہت قحط کے مارے دل یہانتک کہ مجھ سے حدیث بیان کی
ایک جماعت نے اصحاب مین سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بیشک امت ہمیشہ رہیگی
اللہ پاک کے ہاتھ کے نیچے اور اسکی پہلو مین جب تک نہ جھکین اسکے قاری اسکے امیرونکی طرف اور
جب تک نہ پھسلاوین اسکے نیک اسکے فاجرون کو اور جب تک نہ خوف دلاوین

دفع الله تعالى عنهم يده ووضعهم بالفاقة والفقر وملأ
قلوبهم رعبا وسلط عليهم جبابرتهم فساموهم سوء العذاب
وقال ايضا رحمه الله بئس العبد عبد يسأل المغفرة و
هو يعمل بالمعصية يخشع ليحسب عنده امانة وقد
يتصنع بالخيانة ينهى ولا ينتهي يأمر ولا يفعل ان اعطي
فتر وان منع لم يعذر ان صح أمن وان سقم ندم و
ان افتقر حزن وان استغنى فتن يرجو النجاة ولا يعمل
ويخاف العذاب لا يحذر يريد الزيادة ولا يشكر ويؤثر
الثواب لا يصبر يعجل النوم ويؤخر الصوم وقال يوما
لفرقد السبخي وهو جالس في مجلسه وعليه ثياب فاخرة
وعلى فرقد جبة صوف ثيابي ثياب اهل الجنة وثيابك
ثياب اهل النار جعلوا زهدهم في ثيابهم وكبرهم في
صدورهم والله لاحدهم اعجب بصوفه من صاحب
المطرف بمطرفه ما لهم تفاخروا الا البسوا ثياب الملوك
وأميتوا قلوبكم بالخشية قال عمر رض البس من الثياب ما
لم يستهزئ بك القراء ولا يزدريك السفهاء وكان يقال
كن صوفي القلب قطني الثياب وفي الجملة الناس في اللباس على
ثلاثة اضرب الاتقياء والاولياء والابدال فلباس الاتقياء
هو الحلال الذي ليس للخلق عليه تبعة ولا للشرع فيه
مطالبة في كل حال سواء كان لباسهم قطنا او صوفا
ازرق او ابيض ولباس الاولياء ما وقع به الامر وهو ادنى
ما يستر به العورة والجسد الذي لا بد منه وقنعوا
الى الضرورة ليتحقق بذلك كسر اهويتهم فيبلغوا
الى درجة الابدال ولباس الابدال ما جاء به القدر مع
حفظ الحدود في قميص بقيراط او حلة بمائة دينار
فلا ارادة فيهما الى الاعلى ولا هوى يكسر الى الادنى بل
ما فضل بالحكم من جميع ما احل واعطى من غير تصنع
لا عناء ولا تشوف من النفس ولا مني وما سوى هذه
الوجوه فهو من الجاهلية الاولى ورعونة النفس واتباع

اُس سے نیکو نہیں اور سکے بری پہر جب یہ کرین گے تو اللہ تعالیٰ اُنسے اُٹھا لیگا اپنا ہاتھ اور اُنکو
ڈالیگا فاقہ اور فقر مین اور اُنکے دلون کو بھر دیگا ڈر سے اور اُنپر مسلط کر دیگا
اون کے سرکشون کو پہر وہ اُنکو چکھاوینگے برا عذاب اور ابن حسن نے کہا برا بندہ
وہ بندہ ہے جو بخشش مانگے اور آپ گناہ کرتا جاوے عاجزی کرتا ہو کہ گمان کیا جاوے
کہ اسکے پاس امانت ہے اور وہ تو خیانت سے بناو اور ریا ہی کرتا ہے منع کرتا ہے اور آپ
باز نہیں رہتا حکم کرتا ہے اور آپ نہین کرتا اور اگر دیتا ہے تو پہ نہین دیتا اگر نہین دیتا تو
عذر نہین کرتا اگر تندرست ہوتا ہے تو بے خوف رہتا ہے اور اگر بیمار ہوتا ہے تو پشیمان ہوتا
ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور اگر غنی ہوتا ہے تو فتنہ مین پڑتا ہے نجات کی
امید رکہتا ہے اور عمل نہین کرتا اور عذاب سے ڈرتا ہے اور بچتا نہین زیادہ چاہتا ہے اور شکر
نہین کرتا اور ثواب طلب کرتا ہے اور صبر نہین کرتا سونیکو جلدی کرتا ہے اور روزہ کو دیر
کرتا ہے اور ایک دن فرقد سنجی سے کہا جب وے بیٹھا تہا اپنی مجلس مین اور اوسپر فخر والے
کپڑے تھے اور فرقد پر اُن کا جبہ تہا صوف کا کہ میرے کپڑے بہشتیون کے کپڑے ہین اور تیرے کپڑے دوزخیون
کے کپڑے ہین مقرر کیا ہے اپنا زہد اپنے کپڑون مین اور اپنا تکبر اپنے سینون مین اللہ کی
قسم البتہ ہر ایک اُن مین کا اپنے صوف سے زیادہ عجب کیوالا ہے صاحب جبہ ریشمی چادر
سے اُن لوکو کیا ہوا کہ فخر کرتے ہین خبردار بادشاہون کی کپڑے پہنو اور مار ڈالو اپنے دلون کو
اللہ کے خوف سے اور حضرت عمر رض نے کہا پہن کپڑے وہ جو نہ ہنسی اڑاوین تجہ سے علما
اور نہ تجہہ کو حقیر جانین بیوقوف اور کہا جاتا تہا ہو صوفی دل کا کپڑے پہنو والا
روئی کے اور مجمل بات یہ ہے کہ لوگ لباس مین تین قسم پر ہین پرہیزگار اور ولی اور
ابدال پس پرہیزگارون کا لباس حلال ہے جسپر لوگون کیلئے کچہہ رنج نہین اور شرع
کو اسمین کچہہ مطالبہ نہین ہر حالت مین برابر ہے ان کا لباس روئی ہو یا اون
نیلا رنگ ہو یا سفید اور ولیون کا لباس وہ جسپر حکم وارد ہوا ہے اور ادنیٰ اس کا
وہ ہے کہ اس سے ڈہانپے اپنی شرمگاہ اور وہ جسم جو ضروری ہے اور اوسکی طرف
ضرورت بلاتی ہے تاکہ ثابت ہو جاوے اس سے انکے نفس کی خواہشون کا توڑنا
پہر وہ ابدال کے درجہ کو پہونچ جاوین اور ابدال کا لباس وہ جسکو تقدیر لاوے
باوجود حدو کی نگہبانی کے کرتا ہے ایک قیراط کا یا سو دینار کا پہر کوئی ارادہ نہین اعلیٰ
لباس کا اور نہ نفس کی خواہش کہ توڑی جاوے ادنیٰ لباس سے بلکہ وہ چیز ہے کہ جس سے
احسان کیا اللہ تعالیٰ نے تمام اُن چیزون مین سے جن کو حلال کیا اور دیا بغیر محنت اور بے رنج
کے اور نہ جہانکنا نفس کے اور آرزو کی اور جو کچہہ ان وجہون کے سوا
ہے سو وہ پہلی جاہلیت اور نفس کی بیوقوفی اور خواہش کی پیروی ہے

النوع **بَابٌ** فِي ذِكْرِ فَضَائِلِ اَيَّامِ الْاُسْبُوعِ وَالْاَيَّامِ
الْبِيضِ وَمَا وَرَدَ فِي صِيَامِ ذٰلِكَ مِنَ التَّخْصِيصِ وَذِكْرَا وُ
رَادِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْهِمَا مِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا اَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ قَالَ اَنْبَانَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْمُقْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاٰدَمِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ
اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ
مَوْلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللهُ تَعَالٰى التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ
وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ الْخَيْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ
وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اٰخِرَ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنْ
سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَيَّامِ
فَسُئِلَ عَنْ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ يَوْمُ مَكْرٍ وَخَدِيْعَةٍ قَالُوْا
فَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ
فِيْهِ مَكَرَتْ قُرَيْشٌ بِيْ فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاَحَدِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمُ غَرْسٍ وَعِمَارَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْهِ اِبْتِدَاءَ الدُّنْيَا وَعِمَارَتَهَا وَسُئِلَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمُ سَفَرٍ وَتِجَارَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلعم لِاَنَّ فِيْهِ سَافَرَ شُعَيْبُ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاتَّجَرَ وَسُئِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ
الثُّلَاثَاءِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ دَمٍ قَالُوْا وَكَيْفَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْهِ حَاضَتْ حَوَّاءُ وَقَتَلَ
ابْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ وَسُئِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ

ہے **باب** بیان مین فضائل ساتون دنون اور ایام بیض کے اور
جو وارد ہوا روزہ رکھنے مین ان دنون کے برانگیختہ کرنے سے اور بیان میں
رات اور دنون کو وردون کے ان دنون مین انمین سے ہے جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے
اپنے باپ سے اپنی سند سے کہا ہمکو خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے کہا ہم سے حدیث بیان
کی ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے کہا ہم سے حدیث بیان
کی عباس بن محمد بن حاتم دوری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج
بن محمد اعور نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابن جریج نے کہا مجھ کو خبر دی
اسمعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے اس نے عبید اللہ بن رافع ابوسلمہ
کے مولے سے اس نے ابوہریرہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پکڑا میرا ہاتھ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور
اسمین پیدا کیا اتوار کے دن پہاڑون کو اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے
دن اور پیدا کیا مکروہ چیزون کو دن سہ شنبہ کے اور پیدا کیا نیکی کو چہارشنبہ
کے دن اور پھیلایا اوس مین چارپایون کو دن جمعرات کے اور پیدا کیا حضرت
آدم علیہ السلام کو عصر کے بعد جمعہ کے دن سے پیچھے خلقت کے پچھلی گھڑی مین
جمعہ کی گھڑیون مین سے اسوقت مین جو عصر سے رات تک ہوتا ہے اور روایت
ہے انس بن مالک سے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے دنون
کے حال سے سو آپ پوچھے گئے ہفتہ کے روز سے آپنے فرمایا یہ دن مکر اور فریب کا ہے
عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلئے
کہ اسدن مین قریش نے مجھ سے مکر کیا تھا دار الندوہ مین اور پوچھے گئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتوار کے دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ دن بونے اور آبادی کا ہے بولے اور یہ کسطرح یا رسول اللہ آپنے فرمایا
اسلیے کہ اس مین دنیا شروع اور آباد ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پوچھے گئے دوشنبہ کے روز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ سفر اور تجارت کا دن ہے عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسدن مین حضرت شعیب نبی علیہ السلام نے سفر اور
تجارت کی تھی اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہ شنبہ کے دن سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خون کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے یا رسول
اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسمین حضرت حوا کو حیض آیا
اور آدم کے بیٹے کو اسکے بھائی نے قتل کیا اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن چہارشنبہ کے

قال صلى الله عليه وسلم يوم نحس وشوم قالوا وكيف ذلك يا
رسول الله قال صلى الله عليه وسلم لان فيه اغرق الله تعالى
فرعون وقومه واهلك عادا وثمود وسئل صلى الله عليه وسلم
عن يوم الخميس فقال صلى الله عليه وسلم فيه قضاء الحوائج
والدخول على السلاطين قالوا وكيف ذلك يا رسول الله قال
صلى الله عليه وسلم فيه دخل ابراهيم خليل الرحمن على
نمرود فقضى حاجته واخذ منه هاجر وسئل صلى الله
عليه وسلم عن يوم الجمعة فقال صلى الله عليه وسلم يوم
خطبة ونكاح قالوا وكيف ذلك يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال صلعم لان فيه كانت الانبياء تنكحون وعن الزهري
عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه عن جده قال ما كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في سفره الا يوم الخميس وعن
معاوية بن قرة عن انس يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم
قال من احتجم يوم الثلثاء لسبعة عشر من الشهر اخرج الله
تعالى منه داء سنة وقيل ان الله تعالى اعطى يوم السبت لموسى
ولخمسين نبيا مرسلا واعطى يوم الاحد لعشرين نبيا
ولعيسى عليه السلام واعطى يوم الاثنين لمحمد صلى الله عليه
وسلم ولثلاثة وستين مرسلا واعطى يوم الثلثاء لسليمان
عليه السلام ولخمسين مرسلا واعطى يوم الاربعاء ليعقوب
عليه السلام ولخمسين مرسلا واعطى يوم الخميس لآدم
عليه السلام ولخمسين نبيا ويوم الجمعة لله عز وجل
وتقدس قال النبي صلى الله عليه وسلم الهي ما حظ امتي
تبارك وتعالى يا محمد الجمعة لي والجنة لي فاعطيت الجمعة
لامتك والجنة معها وانا مع الجنة لامتك وعن انس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوم
الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله تعالى له قصرا في الجنة
من لؤلؤ وياقوت وزبرجد وكتب الله تعالى له براءة من
النار وفي لفظ آخر عن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صام ثلثة ايام من كل شهر حرام الخميس

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن نحس اور شومی کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے
یا رسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیئے کہ اسدن بیچ اللہ تعالیٰ نے فرعون
اور اسکی قوم کو غرق کیا اور ہلاک کیا عاد اور ثمود کو اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جمعرات کے دن سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسدن بیچ پورا ہوتا ہے
حاجتوں کا اور داخل ہونا بادشاہوں پر عرض کیا یہ کیونکر ہے یا رسول اللہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسدن بیچ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن نمرود پر داخل ہوئے پس پوری کین
اپنی حاجتیں اور لیا اس سے ہاجرہ۔ اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خطبہ اور نکاح کا ہے عرض کیا یہ کیونکر
ہے یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبر اسدن بیچ نکاح
کیا کرتے تھے اور روایت ہے زہری سے اُس نے عبد الرحمن بن کعب سے اوس نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے کہا نہیں تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکلا کرتے کسی سفر میں مگر جمعرات کے دن اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اوس نے
حضرت انس سے کہ اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے تھے کہ فرمایا
جو شخص سہ شنبہ کے دن پچھنی لگائے مہینے کی ستارہویں تاریخ کو تو اللہ تعالیٰ نکالیگا اوس سے
ایک برس کی بیماری اور بعض نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ نے دیا ہفتہ کا دن حضرت موسیٰ کو
اور پچاس نبی مرسلوں کو اور دیا یکشنبہ کا دن بیس نبیوں کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو
اور دیا دوشنبہ کا دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تریسٹھ مرسلوں کو اور دیا دن
سہ شنبہ کا حضرت سلیمان علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا دن چہارشنبہ کا
حضرت یعقوب علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا دن جمعرات کا حضرت
آدم علیہ السلام اور پچاس نبیوں کو اور جمعہ کا دن ہے اللہ عز شانہ اور بزرگ اور
پاک کیواسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے معبود میری امت
کا حصہ ہے فرمایا اللہ بلند اور برکت والے نے اے محمد جمعہ میرے لیے ہے اور بہشت
میرے لیے ہے پس میں نے دیا جمعہ تیری امت کو اور بہشت اوسکے ساتھ اور میں
بہشت کے ساتھ ہوں تیری امت کیلئے اور روایت ہے انس بن مالک سے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے چہارشنبہ اور جمعرات
اور جمعہ کا بناویگا اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک محل بہشت میں موتی سے یا یاقوت سے
اور زمرد سے اور لکھیگا خلاصی اللہ تعالیٰ اوسکے لئے آگ سے اور ایک اور روایت میں
ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے تین دن ہر مہینے حرام میں سے جمعرات اور

والجمعة والسبت كتب الله تعالى له عبادة تسعمائة سنة وقال صلى الله عليه وسلم صوموا يوم السبت والاحد وخالفوا اليهود والنصارى وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال تفتح ابواب السماء كل اثنين وخميس فيغفر الله تعالى في ذلك اليوم لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا امرء كان بينه وبين اخيه شحنا يقول الله تعالى انظروا هذين حتى يصطلحا وروي انه صلى الله عليه وسلم لم يدع صومهما حضرا ولا سفرا ويقول انهما يومان تعرض فيهما الاعمال **فصل** واما صيام الايام البيض ففيها فضل كثير من الله تعالى اخبرنا ابو نصر عن والده قال انبانا هلال بن محمد قال حدثنا النقاش قال حدثنا الحسين بن سفيان قال حدثنا سليمان بن يزيد الكوفي هاشم قال حدثنا علي بن يزيد عن عبد الملك بن هارون عن سعيد بن عثمان عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب قال صوم يوم الثالث عشر يعدل صيام ثلثة الاف سنة وصوم يوم الرابع عشر يعدل صوم عشرة الاف سنة وصوم يوم الخامس عشر يعدل صوم مائة الف سنة وثلاثة عشر الف سنة وعن ابي اسحق عن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صيام ثلثة ايام من كل شهر ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر يعدل صوم الدهر كله وعن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام ثلثة ايام من الشهر صام الدهر وقد صدق الله في كتابه العزيز بقوله عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع صيام الايام البيض في سفر ولا حضر وعن الشعبي قال سمعت ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صام ثلثة ايام من كل شهر وصلى ركعتي الفجر ولم يترك الوتر في سفر ولا حضر كتب له اجر شهيد وعن سعيد بن ابي هند عن ابي هريرة قال اوصاني حبيبي رسول الله

اور جمعہ اور ہفتہ کا تو لکھیگا اللہ تعالی اوس لیئے عبادت نو سال کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکہا کرو ہفتہ اور اتوار کا اور مخالفت کیا کرو یہود اور نصاری کی اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے اوس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہولے جاتے ہین آسمان کے دروازے ہر پیر اور جمعرات کے دن اور بخش دیتا ہے اللہ تعالی اس دن مین ہر بندے کو جو شریک نہین کرتا اللہ کی کسی چیز کو مگر وہ مرد جو اوسکے درمیان اور درمیان اوسکے بھائی کے کینہ ہو اللہ تعالی فرماتا ہے ان دونون کو مہلت دو جب تک آپسمین صلح کرین اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون دنون کا روزہ نہ چہوڑا کرتے گہر مین اور نہ سفر مین اور فرمایا کرتے بیشک دونون دن ایسے ہین جنمین اعمال پیش کیے جاتے ہین **فصل** ولیکن روزہ رکہنا ایام البیض کا سو اونمین بڑی بزرگی ہے اللہ تعالی سے وہ روایت ہے جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہمکو خبر دی ہلال بن محمد نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حسین بن سفیان نے کہا ہم سے حدیث بیان کی سلیمان بن یزید بنی ہاشم کے مولے نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن یزید نے عبد الملک بن ہارون سے اونہون نے سعید بن عثمان سے اونہون نے علی بن حسین بن علی بن ابو طالب سے کہا روزہ رکہنا تیرہوین دن کا برابر ہے تین ہزار سال کے روزہ رکہنے کے اور روزہ رکہنا چودہوین دن کا برابر ہے چار ہزار سال کے روزہ رکہنے کے اور جو شخص روزہ رکہے دن پندرہوین مین تو برابر ہے ایک لاکہہ اور تیرہ ہزار سال روزہ رکہنے کے اور روایت ہے ابو اسحق سے اونہون نے جریر سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کا روزہ رکہنا ہر مہینہ مین تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین دن ان برابر ہے ساری عمر کے روزہ رکہنے کے اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکہے تین دن کا ہر مہینے سے تو اوس نے ہمیشہ روزہ رکہا اور بیشک اسکی تصدیق کی اللہ نے اپنی عزت والی کتاب مین اپنے قول سے جو شخص ایک نیکی لاوے پس اوسکے لیے ہے دس گنا اوسکا اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑا کرتے روزہ ایام البیض کا سفر مین اور نہ گہر مین اور روایت ہے شعبی سے کہا مین نے ابن عمر سے سنا اونہون نے کہا مین نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے جو شخص روزہ رکہے تین دن ہر مہینے مین سے اور فجر کی دو رکعت سنت پڑہے اور وتر نہ چہوڑے سفر مین اور نہ حضر مین تو اسکے لیے شہید کا ثواب لکہا جاویگا اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے اونہون نے ابو ہریرہ سے کہ کہا مجہکو وصیت کی میرے دوست حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعہن حتی القاہ صیام
ثلثۃ ایام من کل شہر والوتر قبل النوم وصلوۃ الضحی
عن عبد الملک بن ہارون بن عنترۃ عن ابیہ عن جدہ
قال سمعت علی بن ابی طالب یقول اتیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم عند انتصاف النہار وہو فی
الحجرۃ فسلمت علیہ فرد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ثم قال یا علی ہذا جبرئیل یقرئک السلام فقلت
علیک وعلیہ السلام یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنوت
منہ فقال یا علی یقول لک جبرئیل علیہ السلام صم
من کل شہر ثلثۃ ایام یکتب لک باول یوم ثواب عشرۃ
الاف سنۃ وبالیوم الثانی ثلثین الف سنۃ وبالیوم الثالث
مائۃ الف سنۃ فقلت یا رسول اللہ ہذا الثواب لی
خاصۃ ام للناس عامۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا علی
یعطیک اللہ ہذا الثواب ولمن یعمل مثل عملک بعدک
قلت یا رسول اللہ وما ہی قال صلی اللہ علیہ وسلم الایام
البیض ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر قال عنترۃ
قلت لعلی لای شیء سمیت ہذہ الایام البیض فقال
علی ابن ابی طالب لما اہبط اللہ اٰدم علیہ السلام من الجنۃ
الی الارض احرقتہ الشمس فاسود جسدہ فاتاہ جبرئیل
علیہ السلام فقال یا اٰدم اتحب ان یبیض جسدک قال
نعم قال فصم من الشہر ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر
فصام اٰدم علیہ السلام اول یوم فابیض ثلث جسدہ ثم
صام الیوم الثانی فابیض ثلثا جسدہ ثم صام الیوم
الثالث فابیض جسدہ کلہ فسمیت الایام البیض و
عن زر بن حبیش قال سألت ابن مسعود عن ایام البیض
قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا فقال ان
اٰدم لما عصی واکل من الشجرۃ اوحی اللہ تعالی الیہ یا اٰدم اہبط
من جواری وعزتی وجلالی لا یجاورنی من عصانی قال
فہبط الی الارض مسودا قال فبکت الملئکۃ وضجت

صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیز کی انکو مین نہ چہوڑون جب تک آپ سی ملون ہر
مہینے مین سی تین دن کے روزہ رکہنی و وتر پڑہنی پہلے سونی کے اور چاشت کی نماز
پڑہنی اور روایت ہی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ سی اسنے اپنے باپ سے اوسنی
اپنے دادا سی کہ کہا مین نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے سنا مین آیا پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن بوقت نیم روز کے حجرہ مین پس مین نے
آپ پر سلام کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ کو جواب دیا پہر فرمایا اے علی
یہ جبرئیل ہین تجہہ کو سلام کہتا ہی مین نے کہا آپ پر اور اسپر سلام ہو ای رسول اللہ
پہر آپنے فرمایا مجہہ سی نزدیک ہو مین نزدیک ہوا آپ سی فرمایا اے علی تجہہ جبرئیل
علیہ السلام کہتی ہین کہ تو روزہ رکہہ ہر مہینے مین سی تین دن تیری لئی لکہا جاویگا پہلے
دن کے عوض دس ہزار سال کا ثواب اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار
سال کا ثواب اور تیسرے دن کے بدلے لاکہہ سال کا ثواب تو مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ ثواب میرے ہی لئی خاص ہے یا عام لوگون کے لیئی بہی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی دیگا اللہ تجہہ کو یہ ثواب اور اوس کو
جو عمل کری تیرے عمل کی طرح تیرے پیچہی مین نے عرض کیا یا رسول وہ کونسی دن ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایام البیض ہین تیرہوین اور چودہوین
اور پندرہوین تاریخ عنترہ نی کہا مین نی حضرت علی سی پوچہا کس چیز کے سبب سے ان
دنون کا نام ایام البیض رکہا گیا تو علی بن ابی طالب نی کہا جب اللہ تعالی نے حضرت
آدم علیہ السلام کو بہشت مین سی زمین کی طرف اتار دیا تو اُن کو جلا دیا سورج نے
پہر اُن کا بدن سیاہ ہو گیا پہر اون کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئی کہا ای آدم
کیا تو دوست رکہتا ہی کہ تیرا بدن سفید ہو جاوے کہا ہان کہا پہر تو روزہ
رکہا کر ہر مہینے مین سی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین دن ہن حضرت
آدم علیہ السلام نے روزہ رکہا پہلے دن مین تو اون کے بدن کا تیسرا حصہ
سفید ہو گیا پہر دوسرے دن روزہ رکہا تو اون کے بدن کا دو تہائی سفید
ہو گیا پہر تیسرے دن روزہ رکہا تو اون کا سارا بدن سفید ہو گیا پہر نام رکہے
گئے یہ ایام البیض اور روایت ہی زر بن جیش سی اوس نی کہا مین نے ابن مسعود سے
پوچہا ایام البیض کے حال سی کہا مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا آپنے فرمایا جب حضرت آدم نے نافرمانی کی اور کہا گیا اوس درخت
مین سی تو اللہ تعالے نے انکی طرف وحی کی ای آدم تو اتر جا میرے قرب سی قسم مجہکو اپنی
عزت اور بزرگی کی میرے قرب مین نہین رہ سکتا جو میری نافرمانی کرے آپنے فرمایا پہر آدم اترے زمین

وقالت يا رب خلق خلقته بيدك واسكنته جنتك و
اسجدت له ملائكتك في ذنب واحد حولت بياضه
سوادا فاوحى الله تعالى اليه يا ادم صم لي هذا اليوم يوم ثالث
عشر فصامه فاصبح ثلثه ابيض ثم اوحى الله تعالى اليه يا ادم
صم هذا اليوم يوم رابع عشر فصامه فاصبح ثلثاه ابيض
ثم اوحى الله تعالى اليه يا ادم صم هذا اليوم يوم خامس عشر
فصامه فاصبح كله ابيض فسميت الايام البيض قال
القتيبي في ادب الكاتب العرب تسميها الايام البيض لان
لياليها تبيض بطلوع القمر من اولها الى اخرها

باب في صيام الدهر وما لمن صامه من الثواب والاجر اخبرني
ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد المقرئ
قال ثنا ابراهيم بن احمد القرشي قال ثنا الحسن بن
سهيل قال ثنا يحيى قال ثنا ابراهيم بن ابي نجاء عن صفوان
بن سليم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام صيام داود
من صام الدهر كله فقد وهب نفسه لله تعالى وعن ابي
موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام الدهر
ضيقت عليه جهنم هكذا وعقد تسعين وعن شعيب عن
سعد بن ابراهيم قال كانت عائشة تصوم الدهر
وعن يعقوب قال ثنا ابي قال سرد سعد الصوم قبل
ان يموت اربعين سنة وعن ابي ادريس قال صام ابو موسى
الاشعري حتى صار كانه خلال قال فقلت له يا ابا موسى
لو اجممت نفسك فقال اجمامها اريد اني رايت
السابق من الخيل المضمر وعن ابي اسحق بن ابراهيم قال
حدثني عمار الراهب قال رايت سكينة الطفاوية في منامي
وكانت تحضر معنا مجلس عيسى بن زاذان بالابلة تنحدر
من البصرة حتى تاتيه قاصدة قال عمارة فقلت لها يا
سكينة ما فعل شيخنا فضحكت ثم قالت قد كسي حلة
بهيها وطافت بالابريق الخدام ثم حلى وقيل يا

كيطرف سياه بدن مرا يا پہر فرشتے روئے اور فرياد كرنے لگے اور كہنے لگے اي پروردگار
خلق كے تونے اسكو پيدا كيا اپنے ہاتهہ مبارك سے اور اسكو بسايا اور اسكو سجدہ
كروايا اپنے فرشتوں سے ايك ہي گناہ مين تونے اوسكي سفيدي كو سياہي سے بدل ديا پہر
الله تعالى نے اوسكي طرف وحي كي اي آدم تو ميرے ليئے روزہ ركهہ تيرہوين تاريخ
تو آدم نے اسكا روزہ ركہا پہر اسكا تيسرا حصہ سفيد ہوگيا پہر الله نے آدم كيطرف
وحي كي اي آدم چودہوين تاريخ كا روزہ ركہہ تو آدم نے اسدن روزہ ركہا تو اسكا
دو تہائي بدن سفيد ہوگيا پہر الله نے حكم كيا اي آدم پندرہوين تاريخ كا روزہ
ركہہ آدم نے اسدن روزہ ركہا تو اسكا سارا بدن سفيد ہوگيا اسليئے ان دنون كا
نام ايام البيض كہا قتيبي نے ادب الكاتب مين كہا عرب ان دنون كو ايام بيض كہتے
ہين اسليئے كہ اونكي راتين سفيد ہوتي ہين چاند كے چڑہنے سے اول رات سے آخر رات
تك

باب بيان مين ہميشہ كے روزہ ركہنے اور اس شخص كے ثواب و اجر كے
جو ہميشہ روزہ ركہے مجہہ كو خبر دي ابو نصر نے اپنے باپ سے انہي كہا ہمسے حديث بيان كي
ابو الحسن علي بن احمد مقري نے كہا ہمسے حديث بيان كي ابراہيم بن احمد قرشي نے
كہا ہمسے حديث بيان كي حسن بن سہيل نے كہا ہمسے حديث بيان كي يحيي نے كہا
ہمسے حديث بيان كي ابراہيم بن ابي نجا نے صفوان بن سليم سے اونہے علقمہ بن
سے اس نے حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنہ سے كہ كہا فرمايا رسول الله صلي الله
عليہ وسلم نے بہتر روزہ حضرت داود كا روزہ ہے اور جو شخص روزہ ركہے زمانے بہركا
پس تحقيق اسنے بخشديا اپنا نفس الله تعالى كيليئے اور روايت ہے حضرت ابو موسى
اشعري سے انہے نبي صلي الله عليہ وسلم سے آپنے فرمايا جو شخص روزہ ركہے ہميشہ كا تو تنگ كيجاويگي
اسپر دوزخ اسطرح اور آپ نے نوي كا عقد كيا اور روايت ہے شعيب سے انہے سعد بن
ابراہيم سے كہ كہا حضرت عائشہ ہميشہ روزہ ركہا كرتي تہين اور روايت ہے يعقوب سے كہا
ہمسے حديث بيان كي ميرے باپ نے كہا متواتر ركہا سعد نے روزہ مرنے سے پہلے چاليس سال
اور روايت ہے ابو ادريس سے كہ كہا روزہ ركہا ابو موسى اشعري نے يہانتك كہ ہوگئے
گويا كہ وہ خلال ہين كہا مين نے اس سے كہا اي ابو موسى اشعري كاشكہ تو آرام ديتا اپنے
نفس كو كہا مين اسكا آرام دينا ہي چاہتا ہون بيشك مينے ديكہا ہے سبقت كرنيوالا گہوڑا وہي جو
لاغر ہوتا ہے روايت ہے ابو اسحق بن ابراہيم سے كہا مجہسے حديث بيان كي عمار راہب نے كہا مينے
ديكہا سكينہ طفاريہ كو اپنے خواب مين اور وہ حاضر ہوا كرتي تہين ہمارے ساتہہ مجلس مين عيسى بن
زاذان كے ابلہ مين آتيں بصرہ سے يہانتك كہ آتين اسكے پاس قصد كركے عمارہ نے كہا پہر مينے اس سے
كہا اي سكينہ كيا كيا ہمارے شيخ نے وہ ہنسين پہر كہا تحقيق وہ پہنا ياگيا حلہ قيمتي اور پہر آفتابہ

قارئٌ ارتقِ فلعمري لقد برّأك الصيامُ وكان عيسى قد
صام حتى انحنى وانقطع صوته عن انسٍ قال كان ابو طلحة
لا يصوم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اجل
الغزو فلما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم لم اره
مفطرا الا يوم الفطر ويوم النحر عن ابي بكر بن عبد الرحمن
بن الحارث بن هشام قال حدثني من رأى رسول الله
صلى الله عليه وسلم في يوم صائفٍ يصب على راسه الماء من
شدة الحر والعطش وهو صائم وعن سفيان عن ابي
اسحق عن الحارث عن علي قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصوم يوما ويفطر يوما وما نقل في حديث
جابر قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لما سأله عمر يا
نبي الله اخبرني عن رجلٍ يصوم الدهر كله قال صلى
الله عليه وسلم لا صام ذلك ولا افطر فمحمول على رجلٍ
صام الدهر ولم يفطر يومي العيدين وايام التشريق ولذا
قال الامام احمد بن حنبل واما اذا افطر هذه الايام
وصام بقية السنة فلا كراهة في حقه بل له ما ذكرنا من الفضل

فصلٌ في فضل الصيام على الجملة من ذلك ما اخبرنا
ابو نصر عن والده باسناده عن عمرو بن ربيعة عن سلام
بن قيسٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
صام يوما ابتغاء وجه الله تعالى بعّده الله من جهنم كبعد
غرابٍ طار وهو فرخ حتى مات هرما وقيل ان الغراب
يعيش مقدار خمسمائة سنة وعن ابي الدرداء قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوما في سبيل
الله تعالى جعل الله بينه وبين النار خندقا عرضه كما
بين السماء والارض وعن ابي سعيد الخدري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوما في سبيل
الله تعالى باعد الله بذلك وجهه عن النار سبعين خريفا
وعن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ما من عبدٍ اصبح صائما الا فتحت له ابوا

قاری پڑھتا جا اس قسم میری بقا کی البتہ بیشک تجھکو پاک کیا تیرے روزہ رکھنے نے اور تھا
عیسیٰ روزہ رکھا کرتا یہاں تک کہ وہ ضعیف ہو گیا تھا اور قطع ہو گئی اسکی آواز روایت ہے
انس سے کہا تھا ابو طلحہ نہیں روزہ رکھا کرتا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
بسبب جہاد کرنیکے پھر جب رحلت فرما گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو میں نے اسکو نہیں دیکھا
روزہ چھوڑتا ہوا مگر عید الفطر اور عید قربانی کے دن اور روایت ہے ابوبکر بن عبد الرحمن
بن حارث بن ہشام سے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسی نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گرمی کے دن میں کہ ڈالتے تھے اپنے سر پر پانی گرمی اور پیاس کی سختی سے اور وہ روزہ
دار تھے اور روایت ہے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے اس نے حارث سے اس نے
حضرت علی سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے
اور چھوڑتے ایک دن اور جو نقل کیا گیا جابر کی حدیث میں کہ کہا بیشک حضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے پوچھا حضرت عمر نے اے نبی اللہ کے آپ
مجھکو خبر دیجئے اس مرد کی جو تمام زمانہ روزہ رکھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ کھولا سو وہ محمول ہے اس مرد پر جس نے تمام زمانہ
کا روزہ رکھا اور نہ کھولا عید کے دو دونوں اور ایام التشریق میں اور اسی طرح کہا
امام احمد بن حنبل نے ولیکن جب روزہ نہ رکھا ان دنوں میں اور روزہ رکھا باقی
سال میں پس اسکے حق میں منع نہیں ہے بلکہ اسکیلئے وہ کچھ ہے جو ہم نے بیان کیا فضائل
سے

فصل بیان میں روزہ کی فضیلت کے بطریق اجمال اس میں ہے وہ چیز جو ہم کو
خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عمرو بن ربیعہ سے اس نے سلام بن قیس سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے ایک دن میں اللہ
تعالیٰ کی رضامندی کیلئے تو دور کریگا اسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دوری کوے
کے جو اڑا جب وہ بچہ تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا بوڑھا ہو کر اور کہا گیا ہے کہ کوا جیتا ہے
مقدار پانسو سال کے اور روایت ہے ابو الدرداء سے کہا فرمایا حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ کی راہ
میں تو کریگا اللہ تعالیٰ اسکے درمیان اور آگ کے درمیان خندق جسکا عرض
ہو جتنا آسمان اور زمین کا اور درمیان ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے
کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے
اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ دور کریگا اس روزہ کے سبب سے اسکا منہ آگ سے ستر
برس اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سنا کوئی بندہ نہیں جو صبح کرے روزہ کی حالت میں مگر اسکیلئے کھولے جاتے ہیں

السماء وسبحت اعضاؤه واستغفر له اهل سماء الدنيا
الى ان توارت بالحجاب وان صلى ركعة او ركعتين تطوعا
اضاءت له السموت نورا وقلن ازواجه من الحور العين
اللهم اقبضه الينا فقد اشتقنا الى رؤيته وان هلل او
سبح تلقاها سبعون الف ملك يكتبونها الى ان توارت
بالحجاب وعن ابى صالح عن ابى هريرة رض قال ان النبى صلى
الله عليه وسلم قال كل حسنة يعملها ابن آدم فهى بعشر
حسنات الى مائة حسنة او سبعمائة حسنة الا الصوم فان
الله تعالى قال فى بعض كتبه الصوم لى وانا اجزى به وخلوف
فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك وعن على انه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من منعه
الصيام من الطعام والشراب الذى يشتهيه اطعمه الله من
ثمار الجنة وسقاه من شرابها وعن ابى هريرة انه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل اهل عمل باب من ابواب
الجنة يدعون منه بذلك العمل ولاهل الصيام باب يدعون
منه يقال له الريان قال ابو بكر رض يا رسول الله هل
احد يدعى من هذه الابواب كلها قال صلى الله عليه وسلم
نعم وانا ارجو ان تكون منهم يا ابا بكر وقال صلى الله عليه
وسلم ان لكل شىء بابا وان باب العبادة الصيام وقال
انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليكم بالصوم تصفوا قلوبكم وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوم نصف الصبر ولكل
شىء زكوة وزكوة الجسد الصوم وعن ابى اوفى عن النبى صلى
الله عليه وسلم قال نوم الصائم عبادة وسكوته تسبيح و
عمله متقبل وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوضع للصائمين يوم القيمة مائدة من ذهب
عليها سماط فياكلون منها والناس ينظرون وعن احمد بن
ابى الحوارى قال حدثنى ابو سليمان قال جاءنى ابو على الاصم
باحسن حديث سمعته فى الدنيا قال يوضع للصوام

آسمان کے دروازے اور تسبیح کہتے ہیں اسکے اعضاء اور بخشش مانگتے ہیں اسکیلئے آسمان
دنیا کے رہنے والے سورج کے چھپنے تک پردہ میں اور اگر وہ ایک رکعت نماز پڑہے یا دو
رکعت نفل تو روشنی کرینگے اسکے لئے آسمان نور کی اور کہینگی اسکی بیبیان حور عین
مین سے یا اللہ اسکو قبض کر ہماری طرف بیشک ہم مشتاق ہوئے ہین اسکے دیکھنے
کی طرف اور اگر وہ لا الہ الا اللہ کہے یا تسبیح کہے تو اسکو لیتے ہین ستر ہزار فرشتے جو لکہتے ہین
اسکو سورج کے پردہ مین چھپنے تک اور روایت ہے ابی صالح سے اُس نے ابو ہریرہ سے کہ کہا
بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نیکی جسکو کرتا ہے آدم کا بیٹا پس
وہ دس نیکیوں سے سو نیکی تک یا سات سو نیکی تک ہو جاتی ہے مگر روزہ کیونکہ اللہ تعالٰی نے
فرمایا ہے اپنی بعض کتابوں مین روزہ میرے لیئے ہے اور مین اسکی جزا دونگا اور روزہ دار
کے موہنہ کی زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے پاس کستوری کی بو سے اور روایت ہے حضرت
علی سے کہ کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس شخص کو روزہ روک رکھے
کہانے اور پینے سے جسکی وہ خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اسکو کہلا دیگا بہشت کے میووں سے اور
اسکو پلا دیگا بہشت کے شراب سے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر عمل کرنے والے کیلئے ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازوں مین سے کہ پکارے
جاوینگے اس دروازے سے اس عمل کی وجہ سے اور روزہ داروں کیلئے ایک دروازہ ہے
وہ اس سے پکارے جاوینگے کہا جاتا ہے اسکو ریان حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ
بہلا کوئی ایسا بھی ہے جو پکارا جاوے ان سب دروازوں سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہان اور مین امید رکہتا ہون کہ تو ہوگا انمین سے ابوبکر اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر چیز کیلئے ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ
روزہ ہے اور کہا انس بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم
روزہ کو صاف کرو اپنے دلون کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز کیلئے زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ
ہے اور روایت ہے ابو اوفی سے اُس نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اس کا چپ کرنا تسبیح ہے اور اسکا
عمل قبول کیا گیا ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رکہا جاویگا روزہ داروں کیلئے قیامت کے دن خوان سونے کا اسپر
جہلی ہوگی پس وہ اسمین سے کہاوینگے اور لوگ دیکہتے ہونگے اور روایت ہے احمد بن
ابی الحواری سے کہا مجھ سے بیان کیا ابو سلیمان نے کہا میرے پاس لایا ابو علی اصم ایک بہت اچھی
حدیث جسکو مین نے دنیا مین سنا ہو کہا رکہا جاویگا روزہ داروں کے لیئے

مائدة يأكلون عليها والناس في الحساب قال فيقولون يا رب
نحن نحاسب وهؤلاء يأكلون قال فيقول إنهم طال ما
صاموا وأفطرتم وقاموا ونمتم وعن ابن عباس قال إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال الصائمون إذا خرجوا من
قبورهم ينفح من أفواههم ريح المسك ويؤتون بمائدة من الجنة
فيأكلون منها وهم في ظل العرش قال سفيان بن عيينة
بلغني أن الصائم لا يحاسب على ما يفطر عليه وعن أبي صالح
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الله عز وجل الصوم لي وأنا أجزي به يدع شهوته وأكله و
شربه من أجلي والصوم جنة وللصائم فرحتان فرحة عند
فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله من
رائحة المسك وعن جابر بن عبد الله قال إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الصوم جنة يجتن بها العبد من
النار وعن سعيد بن جبير عن ابن عمر بن الخطاب قال ما آسى
على شيء من الدنيا أتركه خلفي إلا الصيام الهاجرة والمشي إلى
الصلوة وعن مجاهد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لو أن رجلا صام لله تطوعا ثم أعطي ملء
الأرض ذهبا لم يستوف ثوابه دون الحساب

فصل

وأما أوراد الليل والحث على قيامه مما اتفق في الصحيحين
وما ذكر في غيرهما من الكتب فمن ذلك ما روي عن شقيق عن
عبد الله قال ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقيل
يا رسول الله إن فلانا نام الليلة حتى أصبح ما صلى
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذلك رجل بال الشيطان
في أذنيه وفي الخبر إذا نام الرجل عقد الشيطان على رأسه ثلاث
عقد فإن قعد وذكر الله تعالى انحلت عقدة وإن توضأ
انحلت عقدة وإن صلى ركعتين انحلت العقد كلها فأصبح
نشيطا طيب النفس وإلا أصبح كسلان خبيث النفس وفي
خبر آخر إن للشيطان سعوطا ولعوقا وذرورا فإذا
سعط العبد ساء خلقه وإذا لعقه ذرب لسانه

ایک خوانچہ وہ اس پر کھاوینگے اور لوگ حساب مین ہونگے کہا پس عرض کرینگے
ای پروردگار ہم حساب کیے جاتے ہین اور وہ کھاتے ہین کہا پھر فرماویگا بیشک انہون
نے مدت دراز روزہ رکھا اور تم نے افطار کیا اور انہون نے قیام کیا اور تم
سوتے رہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ دار جب نکلینگے اپنی قبرون سے مہکے گی انکے مونہون سے کستوری کی خوشبو اور
وہ دیے جاوینگے ایک خوانچہ بہشت مین سے پھر وہ اس مین سے کھاوینگے اور وہ عرش کے سایہ
مین ہونگے اور کہا سفیان بن عیینہ نے مجھکو پہونچا کہ تحقیق روزہ دار حساب نہ کیا جاویگا
اس چیز پر جسپر اپنے روزہ کھولا اور روایت ہے ابو صالح سے انہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور مین اسکی
جزا دونگا چھوڑتا ہے اپنی خواہش اور اپنا کھانا اور اپنا پینا میرے سبب سے اور روزہ
ڈھال ہے اور روزہ دار کیلئے دو خوشی ہین ایک خوشی اسکے روزہ کھولنے کے وقت اور
ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت اور البتہ اسکے منہ کی بو زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے
پاس خوشبو سے کستوری کے اور روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے کہا بیشک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے جس سے بندہ آگ سے پناہ لیگا اور
روایت ہے سعید بن جبیر سے انہی ابن عمر اور انہی حضرت عمر بن الخطاب سے کہ کہا مجھکو غم
نہین لگا کسی چیز پر دنیا سے کہ مین اسکو چھوڑ رون پیچھے مگر روزہ گرمی مین اور
جانا نماز کی طرف اور روایت ہے مجاہد سے انہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر کوئی مرد روزہ رکھے اللہ کیلئے نفلی پھر وہ دیا جاوے زمین بھر سونا پورا
نہ لیا اسکا ثواب حساب کے سوا

فصل

لیکن ورد رات کا اور ترغیب اسکے قیام پر ان
روایتون مین سے ہے جو کہ اتفاق کیا گیا صحیحین مین اور جو بیان کیا گیا ان دونوں کے سوا اور
کتابون مین انہین سے ہے جو روایت کیگئی شقیق سے انہی عبد اللہ کر روایت کی کہا ذکر
کیا گیا پاس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد کا پس کسی نے کہا یا رسول اللہ
بیشک فلانا سوتا رہا آج رات یہانتک کہ صبح کی نماز نہین پڑھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ مرد ہے کہ پیشاب کیا شیطان نے اسکے کان مین اور حدیث مین ہے کہ جب مرد سو
جاتا ہے تو گرہ دیتا ہے شیطان اسکے سر پر تین گرہ پھر اگر وہ بیٹھے اور یاد کرے اللہ تعالی کو تو
کھل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر وضو کرے تو کھل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر دو رکعت نماز
پڑھے تو کھل جاتی ہین گرہ سب کی سب اور صبح کرتا ہے خوشحال پاک نفس نہ صبح کرتا ہے
سست پلید نفس اور ایک اور حدیث مین ہے کہ بیشک شیطان کیلئے ایک نسوار ہے ناک مین ڈالنے کی
اور ایک چاٹنی والی اور ایک چیز چھڑکنی والی پھر جب ڈالتا ہے ناک مین نسوار بری ہو جاتی ہے خلق اسکی

بِالتَّمْرِ وَإِذَا ذُكِرَ نَامَ بِاللَّيْلِ حَتَّى الصُّبْحِ وَبَيَّنَ طُولَ الْقِيَامِ
فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَهِيَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَكَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي صَلٰوةِ
النَّهَارِ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَهَا أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ جَازَ وَصَلٰوةُ
اللَّيْلِ فِي حَقِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةٌ وَفَرِيضَةٌ وَقُرْبَةٌ
وَكَرَامَةٌ وَفِي حَقِّ أُمَّتِهِ مُكَمِّلَةٌ وَمُتَمِّمَةٌ لِلْفَرَائِضِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ
فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي
النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ
مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَرَأَيْتُ نَاسًا
قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ
النَّارِ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ قَالَ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى
حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
قَالَ فَكَانَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَعَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ هُوَ وَفَاطِمَةَ ابْنَتَهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَجَدَهُمَا نِيَامًا فَقَالَ أَلَا
تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا
شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَمْ يَرْجِعْ شَيْئًا فَسَمِعْتُهُ هُوَ يَضْرِبُ
فَخِذَهُ وَيَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا
وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

تو اسکا خلق برا ہو جاتا ہے اور جب جاننے والی دوا چاٹ لیتا ہے تو اسکی زبان گندی
ہو جاتی ہے برائی سے اور جب اس ہو ریکو دہو ڈالتا ہے تو رات کو سوتا ہے صبح تک اور سنت
ہے قیام کا لنبا کرنا رات کی نماز میں اور وہ دو دو رکعت ہے اور زیادہ کرنا ہے رکوع
اور سجود کا دن کے نماز میں اور اگر ارادہ کرے کہ اس نماز کو چار رکعت ایک سلام سے پڑہے
تو جائز ہے اور رات کی نماز حق میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہے اور فرض ہے
اور قربت اور بزرگی ہے اور حق میں آپ کی امت کے کامل کرنیوالی اور پورا کرنیوالی ہے فرضوں
کیلئے اور روایت ہے سالم سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہ کہا تہا ایک مرد زندگی میں حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وہ کوئی خواب دیکہتا تو اسکو بیان کرتا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا پہر مینے خواہش کی کہ میں بہی کوئی خواب دیکہوں اور اسکو آپ
سے بیان کروں کہا اور میں لڑکا جوان بے عورت تہا اور میں سویا کرتا تہا مسجد نبوی میں بیچ
میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مینے خواب میں دیکہا کہ دو فرشتے ہیں انہوں نے
مجہکو پکڑا پہر لیگئے مجہکو دوزخ کیطرف اور ناگہان وہ لپیٹی ہوئی ہے کنوئیں کی لپیٹنے کیطرح اور
ناگہاں اسکیلئے دو مینار ہیں مثل دو مینار کنوئیں کے پس مینے کچہہ لوگ دیکہے جنکو میں پہچانتا تہا پہر
میں یوں کہنا شروع کر دیا میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی آگ سے میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی
آگ سے پہر ہمکو ایک فرشتہ اور ملا انہے مجہہ سے کہا مت ڈر کہا پہر مینے یہ خواب حضرت حفصہ کے
پاس بیان کیا انہوں نے بیان کیا اسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا مرد ہے عبد اللہ اگر ہو نماز پڑہتا رات کو سالم نے
کہا پہر تہے ابن عمر نہ سویا کرتے رات سے مگر تہوڑا سا اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا مجہکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو
فلانیکی طرح کہ وہ قیام کرتا تہا رات میں پہر اسنے چہوڑ دیا رات کا قیام اور روایت ہے ابو صالح
سے انہوں ابن شہاب سے کہ کہا مجہکو خبر دی علی بن حسین نے کہ تحقیق اسکے باپ حسین بن علی
نے اسکو خبر دی کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب نے خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو آئے تو انکو
سوتے پایا تو فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑہتے مینے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق ہماری جانیں اللہ تعالی
کے ہاتہ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے ہمارا اٹہانا تو ہمیں اٹہا دیتا ہے پس لوٹے آنحضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مینے کہا یوں آپ سے پس کوئی جواب نہ دیا پہر مینے
آپ سے سنا اور اپنی ران پر ہاتہ مارتے تہے اور کہتے تہے اور ہے انسان سب چیز سے
زیادہ جہگڑنیوالا اور ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے سفیان ثوری سے انہوں نے
ابو الزبیر سے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت رسول اللہ

الله عليه وسلم ركعتان يصليهما العبد في جوف الليل خير من الدنيا
وما فيها ولولا أن أشق على أمتي لفرضتهما عليهم وحدثنا أبو نصر
عن والده بإسناده عن أبي العالية قال حدثني أبو مسلم أنه سأل
أبا ذر رضي الله عنه أي صلاة الليل أفضل فقال أبو ذر سألت عنها رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال جوف الليل أو قال نصف الليل وقليل
فاعله وفي بعض الأخبار سأل داود النبي صلى الله عليه وسلم
ربه عز وجل قال إلهي إني أحب أن أتعبد
لك فأي وقت أفضل
فأوحى الله تعالى إليه يا داود لا تقم أول الليل ولا آخره فإنه من
قام أوله نام آخره ومن قام آخره لم يقم أوله ولكن قم وسط الليل
حتى تخلو بي وأخلو بك وارفع إلي حوائجك وعن يحيى ابن
المختار عن الحسن أنه قال ما عمل عبد عملا أفرغ ولا أخف
ولا أطيب لنفس من قيام في جوف الليل بدوام أو إنفاق
مال في حق وكان أبو الدرداء يقول يا أيها الناس إني لكم ناصح
إني عليكم شفيق صلوا في ظلمة الليل لوحشة القبور وصوموا
في الدنيا لحر يوم النشور وتصدقوا مخافة يوم عسير يا أيها
الناس إني لكم ناصح إني عليكم شفيق وحدثنا أبو نصر عن والده
بإسناده عن يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر أنه سمع أبا هريرة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بقي ثلث الليل
ينزل الله تعالى إلى السماء الدنيا فيقول من الذي يدعوني فأستجيب
له من الذي يستغفرني فأغفر له من الذي يسترزقني فأرزقه من
ذا الذي يستكشف الضر فأكشفه عنه حتى ينفجر الفجر وحدثنا
أبو نصر عن والده بإسناده عن أبي هريرة قال إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى
سماء الدنيا ثلث الليل الآخر فيقول هل من مستغفر فأغفر
له هل من داع فيستجاب له هل من سائل فيعطى سؤله
فمن ثم كانوا يستحبون الصلاة من آخر الليل وعن أبي
أمامة قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي
الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر وأدبار الصلوات المكتوبة

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں جنکو پڑہے بندہ رات کے درمیان میں وہ بہتر ہیں دنیا
سے اور جو کچھ اس میں ہے اور اگر یہ ہوتا کہ میں مشکل نہ سمجھتا اپنی امت پر البتہ میں انکو انپر
فرض کر دیتا اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد ابو العالیہ
سے کہ کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو مسلم نے کہ انہوں نے ابو ذر سے پوچھا کونسی نماز افضل ہے ابو ذر
نے کہا میں نے اس سے پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رات کے
درمیان میں یا کہا فرمایا آدھی رات میں اور کم ہیں اسکے کرنیوالے اور بعض خبروں میں ہے
کہ پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عز و جل سے اور عرض کیا اے میرے معبود
میں دوست رکھتا ہوں تیری عبادت کرنی سو کونسا وقت افضل ہے سو اللہ تعالی
نے اسکی طرف وحی کی اے داود مت کھڑا ہو پہلی رات میں اور پچھلی رات میں کیونکہ جو شخص پہلی
رات میں کھڑا رہتا ہے تو وہ پچھلی رات میں سو جاتا ہے اور جو شخص پچھلی رات میں کھڑا ہوتا ہے
تو وہ پہلی رات میں کھڑا نہیں ہوتا ولیکن تو کھڑا ہو کر رات کے درمیان میں تاکہ تو مجھسے خلوت
کرے اور میں خلوت کروں تجھسے اور اٹھا میری طرف حاجتیں اپنی اور روایت ہے یحیی بن مختار سے
حسن سے کہ انہوں نے کہا نہیں کیا کسی بندے نے عمل کوئی جو وہ زیادہ محنت کرنیوالا ہو اور جی کیلئے
زیادہ ہلکا ہو اور نفس کو بہت خوش کرنیوالا ہو قیام رات کے درمیان میں یا ہمیشہ کیا دینے
مال کے خرچ کرنے حق میں اور تھے حضرت ابو الدرداء کہا کرتے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیرخواہ
ہوں میں بیشک تم پر شفقت کرنیوالا ہوں تم نماز پڑھا کرو رات کے اندھیرے میں قبروں کی تنہائی
کیلئے اور روزہ رکھا کرو دنیا میں گرمی قیامت کے اور صدقہ کیا کرو سختی کے دن کے
خوف سے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیرخواہ ہوں میں بیشک تم پر شفقت کرنیوالا ہوں اور
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے یحیی ابن کثیر سے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں نے سنا
ابو ہریرہ کو کہتے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہتا ہے تیسرا حصہ رات کا اوترتا
ہے اللہ تعالی طرف آسمان دنیا کے پھر فرماتا ہے کون شخص ہے کہ مجھسے دعا کرے سو اسکیلئے قبول کروں
کون شخص ہے کہ مجھسے بخشش مانگے سو میں اسکیلئے بخش دوں کون ہے جو مجھسے رزق مانگے سو میں اسکو رزق
دوں کون شخص ہے جو تکلیف کا دور ہونا مانگے سو میں اسکو اس سے دور کر دوں یہاں تک کہ
پھٹتی ہے فجر اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے کہ کہا بیشک
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے ہمارا پروردگار عز و جل ہر ایک رات
میں طرف آسمان دنیا کے رات کے پچھلے تیسرے حصے میں پھر فرماتا ہے ہے کوئی بخشش مانگنے والا
پس میں اسکو بخش دوں ہے کوئی دعا کرنیوالا پس اسکی دعا قبول کیجاوے ہے کوئی سوال کرنیوالا پس اسکا
سوال دیا جاوے پس اسی سبب سے دوست رکھتے تھے نماز کو پچھلی رات میں اور روایت ہے حضرت ابو امامہ سے
کہا عرض کیا گیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے فرمایا رات

وعن عبد الله بن عمرو قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان خير الصيام صيام داود عليه السلام كان يصوم
نصف الدهر وخير الصلوة صلوة داود عليه السلام كان
يرقد نصف الليل ويصلي اخر الليل حتى اذا بقي سدس
الليل وفي لفظ اخر عن عبد الله ابن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احب الصلوة الى الله تعالى صلوة داود
عليه السلام كان يرقد شطر الليل ثم يقوم ثم يرقد اخره
ثم يقوم ثلث الليل بعد شطره وقال ابو هريرة اني
اجعل الليل ثلاثا فثلثا انام وثلثا اصلي وثلثا اتذكر
فيه حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ابن مسعود
فضل صلوة الليل على صلوة النهار كفضل صدقة السر
على صدقة العلانية وقال عمرو بن العاص ركعة بالليل
خير من عشر بالنهار وسال رسول الله صلى الله عليه وسلم
جبريل عليه السلام اي الليل اسمع فقال ان العرش
يهتز من السحر قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل
فانه داب الصالحين قبلكم وان قيام الليل قربة الى الله
تعالى وتكفير للسيئات ومنهاة عن الاثم ومطردة للداء عن
الجسد حدثنا ابو نصر عن ابيه باسناده عن الاعمش
حدثني سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان في الليل ساعة لا يوافقها عبد يسال الله تعالى فيها
شيئا الا اعطاه اياه وهي في كل ليلة قالوا وهذا عام مثل
الساعة في يوم الجمعة ومثل ليلة القدر في العشر الاخير من
شهر رمضان وقيل ان في الليل وقتا لا بد ان ينام فيه
ويغفل كل ذي عين الا الحي القيوم الذي لا يموت فلعلها
هذه الساعة وفي حديث عمرو بن عبسة عليك بصلوة
اخر الليل فانها مشهودة محضورة تحضرها ملائكة الليل
ملائكة النهار **فصل** واما صلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم [illegible] في المتفق عليه [illegible] ابي اسحق
قال اتيت الاسود بن يزيد وكان لي اخا وصديقا فقلت

کا پچھلا درمیان ور چھٹے فرض نمازون کے اور روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہا بیشک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ روزہ رکھا
کرتے تھے نصف زمانہ اور بہتر نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سو رہا کرتے تھے نصف
رات اور نماز پڑھا کرتے تھے پچھلی رات میں یہانتک کہ جب باقی رہجاتا چھٹا حصہ رات کا اور
ایک اور لفظ میں ہے عبداللہ ابن عمرو سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہت پیاری نماز اللہ تعالی کی طرف حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سویا کرتے
تھے نصف رات میں پھر قیام کرتے پھر سو جاتے اسکے آخر میں پھر قیام کرتے تیسرے حصہ میں رات
کے بعد اسکے حصہ گذرنے کے اور کہا ابو ہریرہ نے تین کرتا ہوں رات کو تین پس ایک
حصہ میں سو رہتا ہوں اور ایک حصہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک حصہ میں یاد کرتا ہوں حدیث
جناب رسول اللہ کی اور کہا ابن مسعود نے کہ بزرگی رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسی
ہے جیسی بزرگی پوشیدہ صدقہ کی ہے ظاہر صدقہ پر اور کہا عمرو بن عاص نے ایک رکعت رات
میں بہتر ہے دس رکعت سے دن میں اور پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رات کے کس وقت میں دعا قبول ہوتی ہے کہا بیشک عرش
کانپتا ہے سحر کے وقت اور فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لازم پکڑو
رات کے قیام کو کیونکہ وہ طریقہ تم سے پہلے نیکوں کا ہے اور بیشک رات کا قیام نزدیکی
ہے اللہ تعالی کی طرف اور کفارہ ہے برائیوں کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور دور
کرنیوالا ہے بیماری کا بدن سے اور یہی حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ
سے اپنی اسناد سے اعمش سے اس نے ابو سفیان سے اس نے جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ
نہیں موافق ہوتا اسکے کوئی بندہ مانگتا اللہ تعالی سے اس میں کچھ مگر وہ اسکو
وہ دے ہی دیتا ہے اور وہ ہر رات میں ہوتی ہے انہوں نے کہا اور یہ
عام ہے اس گھڑی کیطرح ہی جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے اور لیلۃ القدر کی
طرح آخر کے دس نو میں ماہ رمضان سے اور کہا جاتا ہے بیشک رات میں ایک
وقت ہے ضرور اس میں سو جاتی ہے اور غافل ہو جاتی ہے ہر آنکھ مگر وہ زندہ رہنے والا
قائم رہنے والا جو نہیں مرتا سو شاید اسی وقت میں یہ گھڑی ہوتی ہو اور حدیث میں
عمرو بن عبسہ کے ہے لازم کرو تم پچھلی رات کی نماز کو کیونکہ وہ نماز حاضر کیگئی ہے اس میں حاضر ہوتے
میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے **فصل** و لیکن نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو ذکر کیگئی ہے صحیحین میں پس وہ ہے جو روایت کیگئی ابو اسحق سے
کہا میں گیا اسود بن یزید پاس اور وہ میرا بھائی اور دوست تھا میں نے اس سے کہا

لنسيا ابا عمرو وحدثنا ما حدثتك عائشة عن صلوة رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال قالت كان صلى الله عليه وسلم
ينام في اول الليل ويحيي اخره ثم ان كانت له حاجة الى اهله
قضى حاجته ثم لم يمس ماء حتى ينام فاذا سمع النداء الاول
قالت وثب ولا والله ما قالت قام فافاض عليه الماء ولا والله
ما قالت اغتسل وانا اعلم ما تريد وان لم يكن جنبا توضأ
وضوءه للصلوة ثم صلى وعن كريب مولى ابن عباس عن
ابن عباس انه بات ليلة عند ميمونة ام المؤمنين قال
فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى
الله عليه وسلم في طولها واهله ونام رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده
بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس
يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من
سورة ال عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضأ منها فاحسن
وضوءه ثم قام فصلى قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما
صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذهبت فقمت الى جنبه
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على راسي
فاخذ باذني اليمنى ففتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم
ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى
جاءه المؤذن ثم قام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج
فصلى الصبح وعن ابي سلمة عن عائشة قالت ما الفيت
النبي صلعم من اخر السحر الا وهو نائم عندي تعني بعد الوتر و
عن مسروق عن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يحب الدائم من العمل فقلت اي الليل كان يقوم قالت
رضي الله عنها اذا سمع الصارخ وعن الحسن قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلوا من الليل ولو اربعا صلوا ولو
ركعتين ما من اهل بيت تعرف لهم صلوة بالليل الا ناداهم
مناد يا اهل البيت قوموا لصلوتكم وعن ابي سلمة عن ابي
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن

اے ابو عمرو مجھسے بیان کرو جو تمھسے حضرت عائشہ نے بیان کی نماز سے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو
رہتے اول رات میں اور جاگتے پچھلی رات میں پھر اگر ہوتی آپ کو کچھ حاجت اپنی
بیوی کیطرف تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر نہ چھوتے پانی کو یہانتک کہ سو جاتے
پھر جب سنتے پہلی اذان عائشہ نے کہا تو آپ کود پڑتے اللہ کی قسم نہین کہا اٹھ کھڑے ہوتے پھر
ڈالتے اپنے پر پانی اللہ کی قسم نہین کہا غسل کرتے اور میں خوب جانتا ہون جو عائشہ ارادہ
رکھتی تھی اور اگر آپ جنبی نہوتے تو وضو کر لیتے جیسی نماز کیلئے وضو کرتے تھے پھر نماز پڑھتے
اور روایت ہے کریب سے جو ابن عباس کے مولی تھے انھون ابن عباس سے کہ وہ ایک رات رہے حضرت
میمونہ ام المومنین کے پاس کہا پس مین لیٹا عرض مین بچھونے کے اور لیٹے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسکے طول مین اپنی بیوی سمیت اور سوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہانتک کہ جب آدھی رات ہوگئی یا اس سے پہلے تھوڑا سا یا اسکے پیچھے جاگے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھ گئے پھر نیند کو ملا اپنے منہہ مبارک سے اپنے ہاتھ مبارک سے
پھر پڑھیں دس آیتیں آخر کی سورہ آل عمران سے پھر اٹھے ایک مشک لٹکتی کیطرف پھر
اس سے وضو کیا پس اچھا وضو کیا پھر کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھی ابن عباس نے
کہا پھر مین بھی اٹھا پھر مینے بھی ویسا ہی کیا جیسا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھر چلا اور آپ کے پہلو مین کھڑا ہوا پس رکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر پھر آپنے میرا داہنا کان پکڑا پھر ملایا پھر
دو رکعت پڑھیں پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر
وتر پڑھے پھر لیٹ رہے تو کہ موذن آیا پھر اٹھے پھر ہلکی سی دو رکعتین پڑھین
پھر نکلے پھر صبح کی نماز پڑھی اور ام سلمہ سے روایت ہے وہ عائشہ سے فرماتی تہین
نہین پاتی تھی مین حضرت کو پچھلی رات مگر وہ سوئے ہوئے ہوتے میرے پاس
یعنے وتر کے بعد اور روایت ہے مسروق سے اس نے حضرت عائشہ سے
کہ کہا بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرتی تھی ہمیشگی عمل سے پھر
مین نے کہا کونسی رات کے وقت مین آپ اٹھا کرتے تھے کہا حضرت عائشہ نے
جب مرغ کی آواز سنتے اور روایت ہے حسن سے کہا فرمایا حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کرو رات سے اگرچہ چار رکعت پڑھو نماز پڑھا
کرو اگرچہ دو رکعت ہی ہو نہیں کوئی گھر والے مومنین سے جنکی نماز رات کی جانی
گئی ہو مگر انکو پکارتا ہے ایک پکارنیوالا ای گھر والو اٹھو اپنی نماز کو اور روایت ہے ابو سلمہ
سے انھون ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا

اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ
فِي سُوْرَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ
اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُسْقِطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا
نَوْعٌ مَّا فِيْ صَلٰوتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فِيْمَا اَخْبَرَنَا
بِهِ الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَّالِدِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ
اَبِي الْفَوَارِسِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مِلْحَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً وَّرَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ وَرُوِيَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثِنْتَيْ
عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَقِيْلَ عَشَرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ
بِوَاحِدَةٍ **فَصْلٌ** اٰخَرُ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
الْقَائِمِيْنَ بِاللَّيْلِ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا قَلِيْلًا
مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَقَالَ جَلَّ
وَعَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَقَالَ تَعَالٰى اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً
لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
نَادٰى مُنَادٍ لِيَقُمِ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُنَادِيْ
لِيَقُمِ الَّذِيْنَ كَانُوْا لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَيَقُوْمُوْنَ
وَهُمْ قَلِيْلٌ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُنَادِيْ لِيَقُمِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ ثُمَّ يُحَاسَبُ
سَائِرُ النَّاسِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا
بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ
اِنَّ صَاحِبَ النَّوْمِ ... تَعَالٰى نَامَ اَحَدُ طُوْلَ لَيْلِهٖ ...

اللہ تعالیٰ کسی چیز کیلئے جیسا کان رکھتا ہے ویسا نبی خوش آواز کے اچھا پڑھنے سے
قرآن کو اور روایت ہے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بیشک حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ پڑھتا تھا ایک سورت رات سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماوے البتہ اس نے مجھ کو یاد کرادیں ایسی ایسی آیت کہ
میں انکو بھول گیا تھا ایسی ایسی سورت میں ہے لیکن مذا رأسقطت ... صلی اللہ علیہ
وسلم کے نماز کا رات میں اس میں روایت ہے جس کی ہمکو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے
کہ کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن احمد بن ابی الفوارس نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن یوسف
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن ابراہیم بن ملحان نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی لیث نے ابن ابی حبیب سے انہوں نے عراک سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا تحقیق حضرت
عائشہ نے ہمکو خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے رات
میں تیرہ رکعت اور دو رکعت فجر کی سنت، اور روایت کی گئی ہے کہ تحقیق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے رات میں بارہ رکعتیں پھر وتر کرتے ایک رکعت سے اور
بعض نے کہا دس رکعتیں پھر وتر کر لیتے ایک رکعت سے **فصل** اور رات کی نماز میں
اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا رات میں قیام کرنیوالوں کا اپنی کتاب عزت والی میں سو
اللہ عزوجل نے فرمایا تھے تھوڑا سا رات سے سویا کرتے اور سحروں کے وقتوں میں بخشش مانگا
کرتے اور فرمایا اللہ بزرگ اور بلند ہے جدا ہوتی ہیں انکی کروٹیں بچھونوں سے پکارتے ہیں اپنے رب
کو خوف اور امید سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بھلا جو شخص وہ عبادت کرنیوالا ہے رات کی گھڑیوں
میں سجدہ کرتا اور قیام کرتا ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی
اور فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے اور جو لوگ رات گذارتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدہ کرتے اور
قیام کرتے اور فرمایا اللہ بزرگ اور بلند اور رات سے پس تہجد پڑھ اس میں زیادہ ہے تیرے لیئے قریب ہے
کہ تجھکو اٹھا دیوے تیرا رب مقام محمود میں اور فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب اللہ جمع کریگا پہلوں پچھلوں کو دن قیامت کے تو پکاریگا ایک پکارنے والا چاہیے
کھڑے ہوجاویں وہ لوگ جنکی کروٹیں جدا ہوا کرتی تھیں بستروں سے جو پکارتے تھے اپنے رب
کو خوف اور امید سے پس کھڑے ہوجاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر لوٹیگا پھر پکاریگا چاہیے
کہ کھڑے ہوجاویں وہ لوگ جنکو غافل نہیں کرتی تھی تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ
پاک کے ذکر سے پس کھڑے ہوجاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر لوٹیگا پھر پکاریگا چاہیے کہ
کھڑے ہوجاویں وہ لوگ جو اللہ عزوجل کا حمد کیا کرتے تھے نعمت اور تکلیف میں پس کھڑے
ہوجاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا باقی سب لوگوں کا اسکے بعد اور فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد چاہو تم سحری کے کھانے سے ...

بال الشیطان فی اذنیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربما ردد آیۃ حتی یصبح وقالت عائشۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ حتی الصبح جلدہ بجلدی ثم قال یا عائشۃ أتأذنین لی ان اتعبد لربی اللیلۃ قلت واللہ انی لاحب قربک ولکنی اوثر ھواک ثم قام صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ القرآن ویبکی حتی بل بالدموع منکبیہ ثم جلس یقرأ حتی بل بالدموع جنبیہ حقویہ ثم اضطجع یبکی ویقرأ حتی بل بالدموع ما یلی الارض فاتاہ بلال فقال بابی وامی الیس یغفر اللہ لک قال صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال افلا اکون عبدا شکورا انہ انزل علی فی ھذہ اللیلۃ ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار وقالت عائشۃ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی شیء من صلوۃ اللیل جالسا حتی دخل فی السن فجعل یصلی وھو جالس فاذا بقی علیہ من السورۃ ثلاثون آیۃ او اربعون آیۃ قام فقرأھا ثم رکع صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد بن بشیر اتیت باب عبد اللہ بن المبارک بعد العشاء الآخرۃ فوجدتہ یصلی وھو یقرأ اذا السماء انفطرت حتی اذا بلغ یا ایہا الانسان ما غرک بربک الکریم وقف یرددھا الی ان ذھب ھوی من اللیل ثم رجعت حین طلع الفجر وھو یرددھا فلما رأی الفجر قد طلع قطع ثم قال حلمک وجہلی فانصرفت وترکتہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشتاء ربیع المؤمن قصر نہارہ فصامہ وطال لیلہ فقامہ وقال ابن مسعود ینبغی لقاری القرآن ان یعرف بلیلہ اذا الناس نائمون وبنہارہ اذا الناس یفطرون وببکائہ اذا الناس یضحکون وبورعہ اذا الناس یخلطون وبخشوعہ اذا الناس یختالون وبحزنہ اذا الناس یفرحون وبصمتہ اذا

بول کرتا ہے شیطان اوسکے کان مین اور تہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بار پہیر پہیر پڑہتے ایک آیت یہانتک صبح کرتے اور کہا عائشہ رضی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات یہانتک کر لگایا اپنا بدن میرے بدن سے پہر فرمایا ای عائشہ کیا تو مجہے اجازت دیتی ہے کہ مین اپنے پروردگار کی آج رات عبادت کرون مین نے عرض کیا اللہ کی قسم بیشک مین البتہ دوست رکہتی ہون آپ کی نزدیکی کو ولیکن پسند کرتی ہون آپکی خواہش کو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے قرآن مجید پڑہتے اور روتے یہانتک کہ تر ہو گیا آنسوون سے آپکا کاندہا پہر بیٹہ گئے پڑہتے یہانتک کہ تر ہو گئے آنسوون سے پہلو اور دونو جگہہ تہ بند باندہنے کی پہر لیٹ گئے روتے اور پڑہتے یہانتک کہ تر ہو گئی آنسوون سے وہ جگہہ جو زمین سے متصل تہی پہر آئے آپکے پاس بلال پہر عرض کیا میرا باپ اور مان قربان کیا اللہ نے آپکو بخشش نہین دی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کیا مین نہون بندہ شکر گذار تحقیق اللہ تعالے نے اتارا مجہپر اس رات مین تحقیق پیدا کرنے مین آسمانون اور زمین کے اور آنے جانے مین رات اور دن کے البتہ نشانیان ہین عقل والون کیلئے وہ لوگ جو یاد کرتے ہین اللہ کو کہڑے اور بیٹہے اور اپنی کروٹون پر اور فکر کرتے ہین پیدا ہونے مین آسمانون اور زمین کے ای پروردگار ہمارے تو نے نہین پیدا کیا یہ بیفائدہ پاکی ہے تجہکو پس بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور کہا عائشہ نے نہین دیکہا مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے کسی چیز مین رات کی نماز سے بیٹہکر یہانتک کہ داخل ہوے بڑہاپے مین پہر نماز پڑہنے لگے بیٹہکر پہر جب باقی رہجاتین آپ پر سورت سے تیس آیتین یا چالیس آیتین تو کہڑے ہو جاتے پہر انکو پڑہتے پہر رکوع کرتے صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا محمد بن بشیر نے مین گیا دروازے پر عبد اللہ بن مبارک کے عشاء آخرہ کے بعد پس پایا مین نے اسکو نماز پڑہتے اور وہ پڑہتے تہے اذا السماء انفطرت یہانتک کہ پہونچے اس آیت تک ای انسان کس چیز نے تجہکو فریب دیا ساتہہ تیرے رب بزرگ کے تو ٹہر گئے بار بار پڑہتے تہے اسکو یہانتک کہ چلی گئی بہت سی رات پہر مین لوٹنے لگا جب نکلی فجر اور وہ بار بار پڑہتے تہے اسکو پہر جب دیکہی فجر کہ تحقیق پہوٹ پڑی تو بس کیا پہر کہا تیرے حلم نے اور میری نادانی نے تیرے حلم سے اور میری نادانی سے پہر مین لوٹ آیا اور اسکو چہوڑا اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاڑا مومن کی بہار ہے کم ہوتے ہین دن اسکے پہر روزہ رکہتا اور لمبی ہوتی ہے اسکی رات پہر وہ اسمین قیام کرتا ہے اور کہا ابن مسعود نے واجب ہے قرآن مجید پڑہنے والے کیلئے یہ کہ پہچانے اپنی رات کو جب لوگ سوتے ہون اور دن کو جب لوگ روزہ نہ رکہتے ہون اور اپنے رونے کو جب لوگ ہنستے ہون اور اپنی پرہیزگاری کو جب لوگ ملاتے ہون حلال حرام کو اور اپنے خشوع کو جب لوگ تکبر کرتے ہون اور اپنے غم کو جب لوگ خوشی کرتے ہون اور اپنی خاموشی کو جب

الناس يخوضون **فصل** في فضل الصلوة بين العشائين
حدثنا ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن احمد بن
ابي الفوارس الحافظ املاء قال حدثنا بشر قال حدثنا محمد بن
سليمان المصيصي قال حدثنا زيد بن الحباب عن عمرو بن
عبد الله بن خثعم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ست ركعات
بعد المغرب لم يتكلم بينهن عدلن بعبادة ثنتي عشرة سنة
وفي حديث زيد بن الحباب لم يتكلم بينهن بسوء وقيل
يستحب ان يقرأ في الركعتين الاوليين قل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد ليسرع بهما لانه قيل انهما يرفعان مع
صلوة المغرب ثم يصلي باقيها ويطول فيها ان شاء وفي
حديث ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى
اربع ركعات بعد المغرب قبل ان يكلم احدا رفعت له
في عليين وكان كمن ادرك ليلة القدر في المسجد الاقصى
وهو خير من قيام نصف ليلة وحدثنا ابو نصر عن ابيه
باسناده عن طارق بن شهاب عن ابي بكر الصديق قال
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صلى المغرب وصلى
من بعدها اربعا كان كمن حج بعد حجة قلت فان صلى
بعدها ستا قال يغفر له ذنوب خمسين سنة وعن سعيد
ابن جبير عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من عكف نفسه ما بين المغرب والعشاء في مسجد جماعة
لم يتكلم الا بصلوة او قران كان حقا على الله ان يبني له
قصرين في الجنة مسيرة كل قصر منهما مائة عام ويغرس
له بينهما غراسا لو طافه اهل الدنيا لوسعهم وحدثنا
ابو نصر عن ابيه باسناده عن هشام بن عروة عن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صلوة احب
الى الله تعالى من صلوة المغرب بها يفتتح العبد ليله ويختم
بها نهاره ولم يحطها عن مسافر ولا عن مقيم من صلاها و
صلى بعدها اربعا من غير ان يكلم جليسا بنى الله له

لوگ بیہودہ باتوں میں **فصل** بزرگی میں نماز پڑھنے کے درمیان دو عشاؤں کے
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو الفتح محمد بن احمد بن
ابی الفوارس حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن سلیمان مصیصی نے کہا ہمسے حدیث بیان
کی زید بن حباب نے عمرو بن عبد اللہ بن خثعم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے اس
نے ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ سے اسنے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص نماز پڑھے چھہ رکعتیں مغرب کے بعد کلام نہ کرے انکے درمیان تو وہ برابر
ہونگی بارہ برس کی عبادت کے اور زید بن حباب کی حدیث میں ہے اور کلام نہ کرے
انکے درمیان بری اور بعض نے کہا مستحب ہے کہ پڑھے پہلی دو رکعتوں میں قل یا ایہا
الکفرون اور قل ہو اللہ احد چاہیے کہ جلدی کرے ان دونوں میں کیونکہ کہا گیا ہے
کہ یہ دونوں اٹھائے جاتے ہیں مغرب کی نماز کے ساتھ پھر باقی نماز پڑھے اور طول
کرے اسمیں اگر چاہے اور ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ تحقیق حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعت نماز پڑھے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنے کسی
سے تو وہ اٹھائی جائینگی اسکیلئے علیین میں اور وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جسنے پائی لیلۃ القدر مسجد اقصی میں اور وہ بہتر ہے نصف رات کے قیام سے اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے طارق بن شہاب سے اس نے حضرت
ابوبکر صدیق سے کہا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص
مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے پیچھے چار رکعت نماز پڑھے تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جسنے حج کیا پیچھے حج کے میں نے عرض کیا پھر اگر نماز پڑھے اسکے بعد چھہ رکعت فرمایا
آپ نے اسکیلئے بخشے جاوینگے پچاس سال کے گناہ اور روایت ہے سعید بن جبیر سے
ثوبان سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بند کرے اپنے نفس کو مغرب اور
عشاء کے درمیان میں جامع مسجد میں کلام نہ کرے مگر نماز یا قرآن سے ہوگا حق اللہ
پر کہ بناوے اس کیلئے دو محل بہشت میں اسقدر ہر محل کا اسمیں سے سو برس کا ہوگا
اور لگائے جاوینگے اسکیلئے ان دونوں کے درمیان پیڑ اگر مہمان ہوں اسمیں دنیا
والے تو البتہ انکو سما لیں اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ہشام
بن عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کوئی نماز زیادہ پیاری اللہ تعالی کی طرف مغرب کی نماز
سے اسی سے شروع کرتا ہے بندہ اپنی رات اور اسی سے ختم کرتا ہے اپنا دن
اور نہیں کم کی جاتی مسافر سے اور نہ مقیم سے جو شخص اسکو پڑھے اور نماز پڑھے
اسکے بعد چار رکعت سوا اسکے کہ بات کرے اپنے پاس بیٹھنے والے سے تو بناویگا اللہ تعالی اسکیلئے

قصر من مکللین بالدر والیاقوت بینهما من الجنان ما لا یعلم
علمه الا الله تعالی وان صلاها وصلی بعدها ستا من غیر ان
یتکلم جلیسا غفر له ذنوب اربعین عاما وکان ابو هریرة یصلی
بین العشائین ثنتی عشرة رکعة وعن هشام بن عروة عن
ابیه عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من صلی بین المغرب والعشاء عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی
الجنة وروی ان انس بن مالک کان یصلی ما بین المغرب و
العشاء ویقول هی ناشئة اللیل وعن عبد الرحمن بن الاسود
عن عمه انه قال ما اتیت ساعة عبد الله بن مسعود الا
وجدته یصلی ما بین المغرب والعشاء وکان یقول
هی ساعة غفلة وقیل فیها نزلت تتجافی جنوبهم عن المضاجع
وعن عبد الله بن ابی اوفی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه
قال من قرء بعد المغرب الم تنزیل السجدة وتبارک الذی بیده
الملک جاء یوم القیمة ووجهه مثل القمر لیلة البدر وقد ادی
حق تلک اللیلة وهذه الرکعات التی وردت بها الاخبار
یحتمل ان تکون منفردة عن الرکعتین السنة ویحتمل ان
تکون معها

فصل

واما الرکعتان قبل صلوة المغرب
فقد سئل احمد بن حنبل فقال اما انا فلا افعلهما فان
فعلهما رجل لم یکن به باس وسئل ابن عمر عن صلوتهما
فقال ما رأیت احدا علی عهد رسول الله صلی الله علیه
وسلم یصلیهما ولم ینه ابن عمر عنهما وروی عن انس بن
مالک قال کنا نصلی علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب رکعتین فقلت له
هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاها فقال قد
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرانا نصلیهما فلا یامرنا
ولا ینهانا قال ابراهیم النخعی قد کان بالکوفة خیار اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب وابن مسعود
وحذیفة بن الیمان وعمار بن یاسر وابو مسعود الانصاری
وغیرهم رضی الله عنهم فما رأیت احدا منهم یصلی قبل المغرب

دو محل جڑے ہوئے موتی اور یاقوت سے انکے درمیان باغ ہونگے جو نہین
جانتا کوئی اسکا جاننا سوا اللہ تعالیٰ کے اور اگر مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے بعد
چھ رکعت نماز پڑھے سوا بات کسی نیکے پاس بیٹھے ہوئے سے تو اسکیلئے چالیس برس کے گناہ
بخشے جاوینگے اور تھے ابو ہریرہ نماز پڑھتے درمیان مغرب و عشا کے بارہ رکعت
اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے مغرب اور عشا کے درمیان بیس رکعت
تو بناویگا اللہ تعالیٰ اسکیلئے ایک گھر بہشت مین اور روایت کیگئی ہے کہ انس بن
مالک نماز پڑھا کرتے تھے درمیان مغرب و عشا کے اور فرماتے یہی ہے ناشئۃ اللیل اور
روایت ہے عبدالرحمن بن اسود سے انھون نے اپنے چچا سے کہ کہا مین نہین آیا کسی گھڑی بیچ
عبداللہ بن مسعود پاس مگر مین نے اسکو پایا نماز پڑھتے درمیان مغرب اور عشا کے
اور کہا کرتے تھے یہ غفلت کی گھڑی ہے اور بعض نے کہا ہے اسی مین اتری ہے یہ آیت جدا
ہوتی ہین انکی کروٹین بستر سے اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے انھون نے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پڑھے مغرب کے بعد الم تنزیل سجدہ اور
تبارک الذی بیدہ الملک تو وہ آویگا قیامت کے دن اور اسکا منہ ہوگا چودھوین
رات کے چاند کیطرح اور تحقیق اسنے ادا کیا حق اس رات کا اور یہ رکعتین جنمین وارد
ہوئی ہین حدیثین احتمال ہے کہ یہ جدا ہون دو رکعتون سنت سے اور احتمال ہے کہ
یہ ہووین ان سمیت

فصل

لیکن وہ دو رکعتین جو پہلے نماز مغرب کے ہین پس
تحقیق پوچھے گئے امام احمد بن حنبل انسے سو انھون نے کہا مین تو ان کو نہین پڑھتا اور اگر
کرے کوئی مرد تو نہین ہے اسکو کوئی خوف اور پوچھے گئے حضرت ابن عمر ان دو
رکعت کے پڑھنے سے کہا مین نے نہین دیکھا کسی کو زمانہ مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ان کو پڑھتا اور نہ منع کیا ابن عمر نے انسے اور روایت ہے انس بن مالک سے
کہا ہم نماز پڑھا کرتے تھے زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج غروب ہوتے کے
بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتین پس پوچھا مین نے اس سے کیا پڑھا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو پڑھا ہے پس کہا تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمین نماز پڑھتے دیکھا کرتے تھے سو نہ ہمین حکم کیا کرتے اور نہ منع کیا کرتے کہا
ابراہیم نخعی نے تحقیق کوفہ مین تھے بہتر اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ
بن الیمان اور عمار بن یاسر اور ابو مسعود انصاری اور سوا انکے
رضی اللہ عنہم سو مین نے نہین دیکھا کسی کو ان مین سے نماز پڑھتے پہلے مغرب کے

وما صلی ہاتین الرکعتین ابو بکر ولا عمر ولا عثمان رضی الله عنہم **فصل** اخری فی ذکر ما ورد فی فعلہ بین العشائین من رؤیتہا علیہ النبی صلی الله علیہ وسلم برکۃ فعلہ ذلک فی المنام وغیر ذلک من الثواب عن عبد الرحمن بن حبیب الحارثی البصری عن سعید بن سعد عن ابی طیبۃ کرز بن وبرۃ الحارثی وکان من الابدال قال اتانی اخ لی من اهل الشام فاهدی الی هدیۃ وقال لی اقبل منی هذه الهدیۃ یا کرز فانها نعم الهدیۃ قال فقلت یا اخی ومن اهدی الیک هذه الهدیۃ قال اعطانیها ابراهیم التیمی رحمہ الله تعالی قال فقلت فهل سالت ابراهیم من اعطاه هذه العطیۃ قال بلی قال کنت جالسا فناء الکعبۃ وانا فی التهلیل والتسبیح والتحمید مجاءنی رجل فسلم علی وجلس عن یمینی فلم ار فی زمانی احسن منه وجها ولا احسن منه ثیابا ولا اطیب منه ریحا ولا اشد بیاضا منه فقلت یا عبد الله من انت ومن این جئت ما انت فقال انا الخضر جئت للسلام علیک وحبا لک فی الله وعندی هدیۃ ارید ان اهدیها الیک فقلت له فاعلمنی هدیتک هذه ما هی فقال الخضر علیه السلام تقرء قبل ان تطلع الشمس وتنبسط علی الارض وقبل ان تغرب سورۃ الحمد سبع مرات وقل اعوذ برب الناس سبع مرات وقل اعوذ برب الفلق سبع مرات وقل هو الله احد سبع مرات وقل یا ایها الکفرون سبع مرات وآیۃ الکرسی سبع مرات وتقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر سبع مرات وتصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم سبع مرات تستغفر لنفسک ولوالدیک وللمؤمنین والمؤمنات سبع مرات وتقول عقیب الاستغفار اللهم رب افعل بی وبهم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ ما انت له اهل ولا تفعل بنا یا مولانا ما نحن له اهل انک غفور حلیم جواد کریم رؤف رحیم سبع مرات وانظر ان لا تدع ذلک غدوۃ وعشیۃ فان الذی اعطانیها

پہلے اور نہیں پڑہیں یہ دو رکعتیں حضرت ابو بکر نے اور نہ حضرت عمر نے اور نہ حضرت عثمان نے رضی الله عنہم **فصل** اور بیان میں اسکی جو وارد ہوا ہے اسکے کرنے میں مغرب اور عشا کے درمیان اور زیارت کرنے میں اسکی کرنیوالے کی حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم کی اس کام کی برکت سے خواب میں اور سوا اسکی ثواب سے روایت ہے عبد الرحمن بن حبیب حارثی بصری سے انہوں نے سعید بن سعد سے انہوں نے ابی طیبہ کرز بن وبرہ حارثی سے اور کرز ابدال میں سے تہا کہا میرے پاس آیا ایک میرا بہائی اہل شام میں سے دوسری طرف ایک ہدیہ لایا اور مجہسے کہا قبول کر مجہسے یہ ہدیہ اے کرز کیونکہ یہ اچہا ہدیہ ہے کہا میں نے کہا اے میرے بہائی اور کس نے بہیجا تیری طرف یہ ہدیہ کہا مجہکو دیا ہے یہ ہدیہ ابراہیم تیمی رحمہ الله تعالی نے کہا پہر میں نے کہا تو نے پوچہا تہا ابراہیم سے کہ کس نے اسکو دیا یہ عطیہ کہا ہاں اس نے مجہسے کہا کہ میں بیٹہا ہوا تہا سامنے کعبہ کے اور میں لا الہ الا الله اور سبحان الله اور الحمد لله کہنے میں مشغول تہا ایک مرد میرے پاس آیا اس نے مجہپر سلام کیا اور بیٹہہ گیا میری داہنی طرف پہر میں نے نہیں دیکہا اپنے زمانے میں بہت اچہا اس سے مونہہ والا اور نہ بہت اچہا اس سے کپڑوں والا اور نہ بہت اچہا اس سے خوشبوئی والا اور نہ بہت سخت سفیدی والا اس سے میں نے کہا اے الله کے بندے تو کون ہے اور کس جگہہ سے آیا اس نے کہا میں خضر ہوں آیا ہوں تجہپر سلام کرنے اور تیری ساتہہ محبت نے الله کیلئے اور میرے پاس ایک ہدیہ ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ تجہکو ہدیہ دوں میں نے اس سے کہا تو مجہے جتلا اپنا تحفہ یہ کہ کیا ہے پہر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ تو پڑہا کر پہلے سورج چڑہنے اور پہیل جانیکے سے زمین پر اور پہلے غروب ہونے سے سورہ الحمد سات بار اور قل اعوذ برب الناس سات بار اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل ہو الله احد سات بار اور قل یا ایہا الکفرون سات بار اور آیۃ الکرسی سات بار اور تو کہہ پاک ہے الله اور سب تعریف الله کو ہے اور نہیں کوئی معبود سوا الله کے اور الله بہت بڑا ہے سات بار اور درود بہیج حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم پر سات بار اور بخشش مانگ اپنی جان کیلئے اور اپنے ماں باپ اور مومن مردوں اور مومن عورت کیلئے سات بار اور استغفار کے بعد کہہ یا الله میرے پروردگار کر مجہسے اور ان مومنوں سے حال میں اور آئندہ میں دین اور دنیا اور آخرت میں وہ جسکے تو لائق ہے اور نہ کر ہمسے ای ہمارے مولا جسکے ہم لائق ہیں بیشک تو بخشنے والا کرم والا حلم والا بزرگی والا بہلائی والا مہربان رحم فرمانیوالا ہے سات بار اور دیکہہ مت چہوڑیو اسکو صبح اور شام کو کیونکہ جس نے مجہے یہ عطا کیا تہا اس نے

قال لي قلها مرة واحدة في دهرك فقلت احب ان تعرفني
من اعطاك هذه الهدية قال اعطانيها محمد صلى الله عليه وسلم
قال فقلت للخضر علمني شيئا ان انا قلته رايت النبي صلى الله
عليه وسلم في منامي فاسأله اهو اعطاك هذه العطية فقال
لي اتتهمني انت قلت لا والله لكني احب ان اسمع ذلك من رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لي ان كنت تريد ان ترى النبي صلى
الله عليه وسلم في منامك فاعلم انك اذا صليت المغرب تقوم
تصلي الى العشاء الآخرة من غير ان تكلم احدا من الآدميين
واقبل على صلوتك التي انت فيها وتسلم في كل ركعتين و
اقرأ في كل ركعة سورة الحمد مرة وقل هو الله احد سبع
مرات ثم تصلي صلوة العتمة في جماعة ولا تكلمن احدا حتى
تاتي منزلك وتصلي الوتر وتصلي عند نومك ركعتين تقرأ
في كل ركعة سورة الحمد وقل هو الله احد سبع مرات ثم
اسجد بعد الصلوة واستغفر الله تعالى في سجودك سبع مرات
وقل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول و
لا قوة الا بالله العلي العظيم سبع مرات ثم ارفع راسك من
السجود واستو جالسا فارفع يديك وقل يا حي يا قيوم يا
ذا الجلال والاكرام يا اله الاولين والآخرين يا رحمن الدنيا
والآخرة ورحيمهما يا رب يا رب يا رب يا الله يا الله يا الله
ثم قم فادع بمثل ما دعوت به في قيامك ثم اسجد وادع في سجودك
بمثل ما دعوت ثم ارفع راسك ثم نم حيث شئت مستقبل
القبلة وانت تصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وادم ذلك
حتى يغلبك النوم فقلت احب ان تعلمني ممن سمعت منه
هذا الدعاء فقال اتتهمني انت فقلت لا والذي بعث محمدا صلى
الله عليه وسلم بالحق ما انا متهمك فقال اني حضرت محمدا
صلى الله عليه وسلم حيث علم هذا الدعاء واوحي اليه به
كنت عنده فتعلمته ممن علمه اياه قال ابراهيم فقلت
للخضر ثواب هذا الدعاء فقال لي الخضر عليه السلام
اذا لقيت محمدا صلى الله عليه وسلم فاسئله عن ثوابه قال

کہا تہا کہ اس کو کہیو ایک ہی بار اپنی عمر بہر مین پہر مین نے کہا مین دوست رکہتا ہون
کہ مجہکو تو جتلاوے وہ شخص جسنے تجہکو یہ ہدیہ دیا ہے کہا مجہکو یہ عطا فرمایا ہے حضرت محمد صلی الله
علیہ وسلم نے کہا پہر مین نے خضر علیہ السلام سے کہا مجہکو کچہہ سکہلا دیجیے اگر مین اسکو کہون تو
دیکہون حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم کو اپنی خواب مین پہر آپ سے پوچہون کہ بہلا آپنے
دیا ہے تجہکو یہ عطیہ اسنے مجہسے کہا کیا تو تہمت دیتا ہے مجہکو تو مینے کہا نہین الله کی قسم ولکن مین دوست
رکہتا ہون کہ مین اسکو سنون جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے پہر اسنے مجہسے کہا اگر
تو چاہتا ہے دیکہنا حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم کا اپنی خواب مین تو جان لیجیو کہ جب
مغرب کی نماز پڑہ لے تو تو اٹہہ نماز پڑہتا رہے عشا تک سوا بات کیے نہ کسی سے آدمیون
مین سے اور متوجہ رہ اپنی اس نماز پر جسمین ہے اور سلام پہیرے ہر دو رکعت مین اور پڑہ ہر
رکعت مین سورہ الحمد ایک بار اور قل ہو الله احد سات بار پہر تو پڑہے عشا کی نماز
جماعت مین اور ہرگز کلام نہ کر کسی سے جب تک آوے تو اپنے گہر مین اور وتر پڑہے اور
پڑہے اپنے سونے کے وقت دو رکعت پڑہے تو ہر رکعت مین سورہ الحمد اور قل
ہو الله احد سات بار پہر سجدہ کر نماز کے بعد اور بخشش مانگ الله تعالی سے اپنے
سجدے مین سات بار اور کہہ پاک ہے الله اور سب تعریف ہے الله کو اور
نہین کوئی معبود سوا الله کے اور الله بہت بڑا ہے اور نہین پہرنا اور نہ
کوئی قوت مگر ساتہہ الله بزرگ کے سات بار پہر اٹہا اپنا سر سجدہ سے اور سیدہا
بیٹہہ جا پہر اپنے دونو ہاتہہ اٹہا اور کہہ اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے
اے بزرگی اور بخشش والے اے معبود پہلون اور پچہلون کے اور اے رحمن دنیا اور
آخرت کے اور رحیم دنیا اور آخرت کے اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب
یا الله یا الله یا الله پہر کہڑا ہو اور دعا کر مثل اسکی جو تونے دعا کی اپنے قیام مین پہر سجدہ
کر اور دعا کر اپنے سجدہ مین مثل اسکی جو تونے دعا کی پہر اپنا سر اٹہا اور سو جا جہان
چاہے موہنہ کر کے قبلہ کو درود پڑہتا حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم پر اور ہمیشہ کر یہی
یہانتک کہ غالب ہو جاوے تجہہ پر نیند پہر مین نے کہا مین دوست رکہتا ہون کہ مجہکو
تو جتلاوے وہ شخص جس سے تونے سنی ہے یہ دعا اسنے کہا کیا تو تہمت دیتا ہے مجہکو مینے
کہا قسم اسکی جسنے بہیجا ہے حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم کو سچ پیغمبر نہین ہون مین تجہکو
تہمت دینے والا تو خضر علیہ السلام نے کہا مین حاضر ہوا حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم پاس جب آپ
سکہلائے گئے یہ دعا اور وحی بہیجی گئی اسکی اور مین آپکے پاس تہا پہر مینے یہ سیکہلی اس سے
جسنے آنحضرت صلعم کو سکہلائی کہا ابراہیم تیمی نے پہر مین نے پاس سے کہا مجہکو خبر دی ثواب سے اس دعا کے مجہہ
سے کہا خضر علیہ السلام نے جب تو ملیگا حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم کو تو پوچہیو انسے اسکا ثواب

ابراهیم ففعلت ما قال لی الخضر علیه السلام ولم ازل
اصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم وانا فی فراشی فذهب عنی
النوم من شدة الفرح بما علمنی الخضر علیه السلام وبما
رجوته من لقاء النبی صلی الله علیه وسلم واصبحت علی تلك
الحال الی ان صلیت الفجر وجلست فی محرابی الی ان ارتفع النهار
فصلیت الضحی وانا احدث نفسی ان عشت اللیلة فعلت فعلته
فی اللیلة الماضیة فغلبنی النوم فجاءتنی الملائکة فحملونی
فادخلونی الجنة فرایت قصورا من الیاقوت الاحمر وقصورا
من زمرد اخضر وقصورا من لؤلؤ ابیض ورایت انهارا
من عسل ولبن وخمر ورایت فی قصر منها جاریة اشرفت علی
فرایت نور وجهها اشد من نور الشمس الضاحیة اذا لها
ذوائب قد سقطت علی الارض من اعلی القصر فسالت الملائکة
الذین ادخلونی لمن هذا القصر ولمن هذه الجاریة فقالوا للذی
یعمل مثل عملك فلم یخرجونی من تلك الجنان حتی اطعمونی من ثمرها
وسقونی من ذلك الشراب ثم اخرجونی وردونی الی الموضع الذی
کنت فیه فاتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه سبعون
نبیا وسبعون صفا من الملائکة کل صف ما بین المشرق و
المغرب فسلم علی واخذ بیدی فقلت یا رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان الخضر اخبرنی انه سمع منك هذا الحدیث فقال
النبی صلی الله علیه وسلم صدق الخضر وکل ما یحکیه فهو حق و
هو عالم اهل الارض هو رئیس الابدال وهو من جنود الله فی
الارض فقلت یا رسول الله فما لمن یعمل من الثواب سوی ما رایت
فقال صلی الله علیه وسلم وای ثواب یکون افضل من
هذا الذی رایت واعطیت لقد رایت موضعك من الجنة و
اکلت من ثمارها وشربت من شرابها ورایت الملائکة والانبیاء
معی ورایت الحور العین فقلت یا رسول الله فمن یعمل مثل ما
عملت ولم یر مثل الذی رایت مناما هل یعطی شیئا مما اعطیته
فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا انه لیغفر
له جمیع الکبائر التی عملها ویرفع الله عنه غضبه ومقته و

سے پوچھ لینا کہا ابراہیم نے پھر میں نے کیا جو کچھ کہا تھا مجھکو خضر علیہ السلام نے اور میں
ہمیشہ درود پڑھتا رہا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میں اپنے بستر پر تھا سو
جاتی رہی مجھسے نیند شدت خوشی سے اس چیز کے ساتھ کہ مجھکو حضرت خضر علیہ
السلام نے سکھلائی اور اس چیز کے ساتھ کہ میں امید رکھتا تھا ملاقات حضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں نے صبح کی اسی حال پر یہانتک کہ میں نے فجر کی نماز پڑھی
اور میں بیٹھا اپنے محراب میں یہانتک کہ اونچا ہو گیا دن پھر میں نے نماز چاشت پڑھی
اور میں اپنے جی میں باتیں کرتا تھا کہ اگر میں زندہ رہا آج رات تک تو میں کرونگا جیسا
میں نے کیا تھا گذری رات میں پھر غالب ہو گئی مجھپر نیند پس میرے پاس فرشتے آئے انہوں
نے مجھے اٹھا لیا اور بہشت میں داخل کیا پھر میں نے دیکھے محل یاقوت سرخ سے اور محل سبز
سے اور محل موتی سفید سے اور میں نے دیکھیں نہریں شہد اور دودھ اور شراب سے اور میں
نے دیکھی ایک محل میں انہیں سے ایک خدمتگار کہ اسنے میری طرف جہانکا پس میں نے دیکھا نور
اسکے مونہہ کا زیادہ سخت چاشت کے وقت کے سورج کے نور سے اور ناگہاں اسکے لیئے
بال تھے کہ پڑتے تھے زمین پر محل کے اوپر سے پھر میں نے پوچھا فرشتوں سے جنہوں نے مجھکو داخل
کیا تھا کس کے لیئے ہے یہ محل اور کس کیلئے ہے یہ خدمتگار انہوں نے کہا اسکیلئے جو عمل کرے
تیرے عمل کیطرح پھر انہوں نے مجھکو نہ نکالا اس باغ سے یہانتک کہ مجھکو کھلایا اسکے میووں سے اور
پلایا اس شربت سے پھر مجھکو نکالا اور پھیر لائے اس جگہہ کیطرف جسمیں میں تھا پھر میرے پاس جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ساتھ ستر نبی اور ستر صفیں تھیں فرشتوں کی ہر صف
تھی درمیان مشرق اور مغرب کے پھر آپ نے سلام کیا مجھپر اور پکڑا ہاتھ میرا پھر میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق خضر علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ تحقیق سنی آپ سے یہ
حدیث حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا خضر نے اور جس چیز کی وہ حکایت
کرے پس وہ حق ہے اور وہ عالم ہے اہل زمین کا اور وہ سردار ہے ابدال کا اور وہ
اللہ کے لشکروں میں سے ہے زمین میں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اس
شخص کے لیئے جو کرے یہ کام سوا اسکے جو میں نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کونسا ثواب ہوگا بہتر اس سے جو کچھ تو نے دیکھا اور تو دیا گیا ہے البتہ تحقیق دیکھی تو
نے اپنی جگہہ بہشت سے اور کھایا اسکے میووں سے اور پیا اسکے پینے سے اور تو نے دیکھا فرشتوں
اور پیغمبروں کو میرے ساتھ اور تو نے دیکھا حور العین کو پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
پھر جو کوئی عمل کرے جیسا میں نے عمل کیا اور نہ دیکھے جیسا میں نے دیکھا اپنی خواب میں بہلا وہ
دیا جاویگا کچھہ جیسے میں جو میں دیا گیا ہوں تو فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسنے مجھکو سچا نبی بھیجا ہے بیشک اسکے لیئے بخشے جاوینگے تمام کبیرہ گناہ جو اسنے کیئے اور

الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا اِنَّهُ لَيُعْطَى الْعَامِلُ لِهٰذَا وَاِنْ لَمْ يَرَ الْجَنَّةَ فِي مَنَامِهِ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ وَاِنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِعَامِلِهِ وَلِجَمِيْعِ اُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَيُؤْمَرُ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ لَا يَكْتُبَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ شَيْئًا مِنَ السَّيِّئَاتِ اِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالَّذِي كَرَّمَنِي جَمَالَكَ وَاَرَانِي الْجَنَّةَ لَهُ هٰذِهِ الثَّوَابُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ يُؤْتَى ذٰلِكَ جَمِيْعًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَنْبَغِي لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَنْ يَتَعَلَّمُوْا هٰذَا وَيُعَلِّمُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الثَّوَابِ وَالْفَضْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا يَعْمَلُ هٰذَا اِلَّا مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ سَعِيْدًا وَلَا يَتْرُكُهُ اِلَّا مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ شَقِيًّا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ يُعْطَى عَامِلُ هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا اِنَّ مَنْ عَمِلَ هٰذَا الْعَمَلَ لَيْلَةً وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ حَسَنَاتٌ وَتُمْحٰى عَنْهُ بِعَدَدِ كُلِّ حَبَّةٍ تَنْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ سَيِّئَاتٌ لَهُ وَلِمَنْ يَعْمَلُ بِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَاُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَخَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهِ اَلْفَ مَرَّةٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ فَاِنَّهُ يَرَانِي فِي الْمَنَامِ وَلَا تَتَحَوَّلُ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى اِلَّا وَقَدْ رَاٰنِي وَمَنْ رَاٰنِي فَلَهُ الْجَنَّةُ وَغُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ ذَكَرَهَا فِي الْحَدِيْثِ

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِاِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ كَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَكَذٰلِكَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَرْبَعَ

اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی بیشک البتہ دیا جاویگا اس عمل کا کرنیوالا اگرچہ وہ نہ دیکھے اپنی خواب مین بہشت کو مثل اسکی جو تو دیا گیا اور تحقیق ایک پکارنیوالا پکاریگا آسمان سے کہ تحقیق اللہ تعالے نے بخشدیا اُسکے کرنیوالے کو اور تمام آپ کی اُمت کو مومن مرد اور مومن عورتون مین سے مشرق سے مغرب تک اور حکم کیا جاویگا بائین طرف والے فرشتے کو کہ نہ لکھی کسی پر ان مین سے کچھہ برائیون مین سے سال آیندہ تک کہا پھر مینے آپ سے عرض کیا میرا باپ اور مان آپ پر قربان یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو آپکا جمال دکھایا اور مجھکو بہشت دکھائی بھلا اسکیلئے یہی ثواب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان وہ دیا جاویگا یہ سب کچھہ پھر مینے عرض کیا یارسول اللہ تحقیق واجب ہے ایمان والون اور ایمان والیون پر یہ کہ اسکو سیکھین اور سکو سکھاوین واسطے اسکے جو اسمین ہے ثواب اور بزرگی سے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی اسکو نہین کرتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا نیک اور اسکو نہین چھوڑتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا ہے بدبخت پھر مینے عرض کیا یارسول اللہ بھلا دیا جاویگا اسکا کرنیوالا کچھہ اور سوا اسکے تو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی کہ تحقیق جو شخص کریگا ایک ہی رات تو لکھے جاوینگے اسکیلئے ہر ایک قطرے کے عوض جو اترتا ہے آسمان سے جب اللہ نے دنیا پیدا کی صور مین پھونکی جانیکے دن تک نیکیان اور مٹائے جاوینگے اس کے برابر ہر دانے کے کہ اُگتا ہے زمین سے اسکی برائیان اسکیلئے جو عمل کرے اور سب مومن مردون اور مومن عورتون پہلون اور پچھلون سے اور روایت ہے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے جمعہ کی رات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک بار اور پندرہ بار قل ہو اللہ احد اور کہے اپنی نماز کے آخر مین ہزار بار یا اللہ درود بھیج حضرت محمد نبی امی پر پس بیشک مجھے دیکھے گا خواب مین اور نہ تمام ہوگا اس کیلئے جمعہ دوسرا مگر بیشک وہ مجھے دیکھے گا اور جو شخص مجھے دیکھے گا سو اس کے لیئے بہشت ہے اور بخشے جاوینگے اس کیلئے جو آگے گزر چکے گناہ ہو ویسے اور جو پیچھے گزرے ذکر کیا اسکو حدیث مین

فصل بیان مین نماز عشا

پچھلی کے اسمین سے ہے جو نسی حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا جو شخص نماز پڑھے چار رکعت عشا دوسری کے بعد تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح جسنے پائی لیلۃ القدر مسجد الحرام مین اور اسی طرح روایت ہے کعب احبار سے جو شخص نماز پڑھے دوسری عشا کے بعد چار

رکعات بقراءة حسنة کان له من الاجر مثل لیلة القدر وقیل یعنی کانما صلاها فی لیلة القدر واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی رکعتین بعد العشاء الاخرة یقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وعشرین مرة قل هو الله احد بنی الله له قصرین فی الجنة یتراءهما اهل الجنة

فصل واما الوتر فالافضل فیه اخر اللیل لما تقدم من فضل قیام اخر اللیل ماروی عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان رجلا ساله عن قیام اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فواحدة توتر لک ما قبلها وکان لعمر الفاروق یوتر فی اخر اللیل وابو بکر الصدیق رض یوتر فی اول اللیل فسالهما النبی صلی الله علیه وسلم فقال لابی بکر متی توتر فقال اول اللیل قبل ان انام وقال لعمر متی توتر فقال من اخر اللیل فقال صلی الله علیه وسلم عن ابی بکر رض حذر هذا وقال عن عمر رض قوی هذا وقد روی عن عمر انه قال ان الاکیاس یوترون اول اللیل ان الاقویاء یوترون اخر اللیل وهو افضل وقیل بل اول اللیل افضل لفعل ابی بکر رض وماروی عن عثمان انه قال اما انا فاوتر اول اللیل فاذا استیقظت صلیت رکعة شفعت بها وتری فما شبهتها الا بالغریبة من الابل ضممتها الی اخواتها ثم اوترت فی اخر صلاتی والمشهور عنه من فعله انه کان یحیی اللیل کله فی رکعة واحدة یختم فیها القران وهی وتره وعن ابی هریرة رض قال اوصانی خلیلی ابو القاسم صلی الله علیه وسلم بثلاث الوتر قبل النوم وصوم ثلثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحی ولا سیما فی حق من یخاف ان لا یستیقظ الا بعد طلوع الفجر فان الاولی ان ینام علی وتر وقد قال علی الوتر علی ثلاثة انحاء ان شئت اوترت اول اللیل ثم صلیت رکعتین رکعتین وان شئت اوترت برکعة فاذا استیقظت شفعت الیها اخری ثم اوترت من اخر

رکعت اچھی قراءت سے تو اس کیلئے اجر ہوگا لیلة القدر کی طرح اور بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ گویا اسنے نماز پڑھی لیلة القدر میں اور ہم سے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ثابت بنانی سے انسے انس مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے دو رکعت بعد عشاء دوسری کے پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور بیس بار قل ہو اللہ احد تو بناویگا اللہ تعالی اسکیلئے دو محل بہشت میں کہ دیکھیں گے ان کو بہشت کے رہنے والے

فصل ولیکن وتر سو افضل ہے بیچ پچھلی رات میں اس دلیل سے جو آگے گذری پچھلی رات کے قیام کی فضیلت میں سے اور جو روایت کیگئی ہے نافع سے انسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر نے کہا تحقیق ایک مرد نے آپ سے رات کے قیام سے پوچھا آپنے فرمایا دو دو رکعت ہیں پھر جب تو ڈرے صبح سے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ وتر کر دیگی تیرے لیے جو اس سے پہلی تھیں اور حضرت عمر فاروق وتر پڑھا کرتے تھے پچھلی رات میں اور حضرت ابو بکر صدیق رض وتر پڑھا کرتے تھے پہلی رات میں سو ان دونوں سے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سے تم کب وتر پڑھا کرتے ہو عرض کیا پہلی رات میں اپنے سونے سے پہلے اور فرمایا عمر رض سے تم کب وتر پڑھا کرتے ہو عرض کیا پچھلی رات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر کی شان میں یہ شخص فکر کرنیوالا ہے اور فرمایا حضرت عمر کی شان میں یہ شخص قوی ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے حضرت عمر سے کہ کہا تحقیق دانا لوگ وتر پڑھ لیتے ہیں پہلی رات میں اور تحقیق قوی لوگ وتر پڑھتے ہیں پچھلی رات میں اور یہی افضل ہے اور بعض نے کہا بلکہ پہلی رات میں بہتر ہے بسبب فعل حضرت ابو بکر کے اور جو روایت کیگئی ہے حضرت عثمان سے کہ کہا میں تو وتر پڑھ لیتا ہوں پہلی رات میں پھر جب جاگتا ہوں تو پڑھتا ہوں ایک رکعت جفت کیے لیتا ہوں اس سے اپنا وتر پس نہیں ہے میں تشبیہ دیتا اس ایک رکعت کو مگر ساتھ اکیلے اونٹ کے جسکو میں جوڑتا ہوں اسکی بھائیوں کی طرف پھر وتر پڑھتا ہوں اپنی نماز کے آخر میں اور مشہور ان سے فعل یہ ہے کہ وہ زندہ کرتے ساری رات کو ایک ہی رکعت میں ختم کرتے اسمیں قرآن مجید اور یہ انکا وتر تھا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا مجھ کو وصیت کی میرے دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تین باتکی وتر پڑھنے کی سونے سے پہلے اور روزہ رکھنے کی تین دن ہر مہینے میں اور دو رکعتوں نماز چاشت کی اور خصوصا اسکے حق میں جو ڈرے کہ وہ نہ اٹھیگا مگر فجر نکلنے کے بعد تحقیق بہتر یہ کہ وہ سووے وتر پڑھکر اور تحقیق کہا حضرت علی نے وتر تین طرح پر ہیں اگر تو چاہے وتر پڑھ لے پہلی رات میں پھر نماز پڑھے دو دو رکعتیں اور اگر چاہے وتر پڑھے ایک رکعت پھر جب تو اٹھے تو جوڑ دے اسکی طرف

اللَّيْلِ إِنْ شِئْتَ أَخِّرِ الْوِتْرَ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَ صَلٰوتِكَ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ أَوَّلِ
اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ
فَإِنَّ قِيَامَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَعَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ
آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ دَنَا مِنْهُنَّ
وَإِلَّا اضْطَجَعَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ
بِالصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ
إِلَى السَّحَرِ وَفِي الْخَبَرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَكَانَ أَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُّوْتِرَ أَوْتَرَ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ
نَامَ **فصل** يُؤْمَنُ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ فَهَلْ
يَنْقُضُ وِتْرَهُ أَمْ يُصَلِّيْ مَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّفْسَخَ عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَنْ
أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَحَدُهُمَا لَا يَفْسَخُهُ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ
ابْنِ زِيَادٍ الْوِتْرُ آخِرَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ فَإِنْ خَافَ رَجُلٌ أَنْ يَّنَامَ
فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِنْ قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ
لَمْ يُوْتِرْ وَالرِّوَايَةُ الْأُخْرٰى يَنْقُضُهُ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ
لِأَحْمَدَ أَفَتَرَاهُ يَنْقُضُ الْوِتْرَ قَالَ لَا وَإِنْ نَقَضَ فَلَا بَأْسَ قَدْ
فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُسَامَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ
وَصِفَةُ نَقْضِ الْوِتْرِ وَفَسْخِهِ أَنَّهُ إِذَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِوَاحِدَةٍ
وَنَامَ ثُمَّ قَامَ فِيْ أَثْنَاءِ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ رَكْعَةً وَاحِدَةً يَنْوِيْ بِهَا نَقْضَ
وِتْرِهِ وَإِشْفَاعَهُ وَيُسَلِّمُ مِنْهَا فَيَصِيْرُ كُلُّ مَا صَلّٰى مِنْ قَبْلُ شَفْعًا
ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا شَاءَ مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ
الْفَجْرِ وَيَكْشِفُ ذٰلِكَ فِعْلُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الَّذِيْ قَدْ مَنَاذَكَرَهُ
وَلَا يَتْرُكُ الْوِتْرَ عَلٰى حَالِهِ ثُمَّ يُوْتِرُ مَرَّةً أُخْرٰى لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ وَإِنْ لَّمْ يَنْقُضْهُ وَصَلّٰى مَا

اور اگر تو چاہے پیچھے کرے وتر کو یہانتک کہ ہو جاوی تیری نماز کے پیچھے اور روایت ہے
جابر بن عبد اللہ سی اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ڈرے
اس سی کہ وہ نہ جاگے گا پچھلی رات تو اُس کو چاہیے کہ وہ پہلی رات مین وتر پڑھ لے پھر
سو رہے اور جو شخص امید رکھے کہ وہ اُٹھیگا پچھلی رات پس اسکو چاہیے کہ وتر پچھے
کیونکہ پچھلی رات کا قیام حاضر کیا گیا ہے اور افضل ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ رض
سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھتے تھے پچھلی رات سے پھر اگر
آپکو حاجت ہوتی اپنی بی بیون کی طرف تو اُنسے آپ نزدیک ہوتے ورنہ لیٹ
رہتے اپنی مصلے مین یہانتک کہ آتا آپکے پاس بلال پھر وہ آپکو خبر دیتا نماز سے اور کہا
حضرت عائشہ نے ہر وقت رات سے تحقیق وتر پڑھے ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہلی رات اور اسکے درمیان مین اور رہتی آپکے وتر کی ہوئی سحر کے وقت
اور حدیث مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اذان کے
نزدیک اور دو رکعت نماز پڑھتے اقامت کے نزدیک اور تھے اصحاب حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی نماز پڑھتے پھر دو رکعتین پڑھتے پھر چار رکعتین پھر جس کو
ظاہر ہوتا وتر پڑھنا وہ وتر پڑھ لیتا اور جو چاہتا سونا وہ سو جاتا **فصل** اور
جو شخص وتر پڑھے پہلی رات مین پھر اُٹھے تہجد کو بس بہلا وہ توڑے اپنے وتر کو یا نماز
پڑھے جو چاہے سوا اسکے توڑنے کے دو روایتون پر امام احمد رحمۃ اللہ تعالی سے ایک ان
مین سے یہ ہے کہ وتر نہ توڑے اور کہا فضل بن زیاد کی روایت مین وتر پچھلی رات
مین افضل ہے پھر اگر کوئی مرد ڈرے سوتے رہنے سے تو اس کو چاہیے کہ وتر پڑھ
لے پہلی رات مین پھر اگر اُٹھے پچھلی رات مین تو پڑھے دو دو رکعتین اور وتر نہ
کرے اور دوسری روایت یہ ہے کہ وتر توڑ دے کہا فضل بن زیاد نے مین نے
امام احمد سے کہا کیا آپ دیکھتے ہو اسکو کہ وہ توڑ دے وتر کو کہا نہین اور اگر وہ وتر
توڑ دے تو کچھہ خوف نہین تحقیق یہ کیا ہے حضرت عمر اور علی اور اسامہ رض اور
ابن عمر رض اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض نے اور صفت وتر کے توڑنے اور
پھیرنے کی یہ ہے کہ جب وتر پڑھے پہلی رات مین ایک ہی رکعت اور سو جاوے پھر اُٹھے بیچ رات
کے درمیان مین نماز پڑھنے کو تو پڑھے ایک ہی رکعت اسمین نیت کرے اپنے
وتر کے توڑنے اور اسکے جفت کرنیکی اور اس سے سلام پھیرے پھر ہو جاویگی جتنی نماز
پہلی پڑھی ہوگی جفت پھر نماز پڑھے جتنی چاہے دو دو رکعت پھر وتر کرے ایک ہی
رکعت سے فجر کے چڑھنے سے پہلے اور کھولتا ہے اسکو فعل حضرت عثمان بن عفان کا جس کا
بیان پہلے کیا اور نہ چھوڑے وتر کو اسکے حال مین پھر وتر پڑھے دوسری بار کیونکہ حضرت

آرَادَ فَقَدْ بَيَّنَّا جَوَازَ ذٰلِكَ **فَصْلٌ** فِي دُعَاءِ الْوِتْرِ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ مِنَ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَاِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ جَازَ ثُمَّ يَمُدُّ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرٰى يَضَعُهَا عَلٰى صَدْرِهٖ فَاِنْ كَانَ اِمَامًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ فِيْ جَمِيْعِهَا بِالنُّوْنِ وَلَا يَقُوْلُ اهْدِنَا وَعَافِنَا اِلٰى اٰخِرِ الدُّعَاءِ **فَصْلٌ** وَاِذَا كَانَ مِمَّنْ يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَغَلَبَهُ النُّعَاسُ فَالْاَوْلٰى لَهٗ اَنْ يَّنَامَ لِمَا رُوِيَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّهٗ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هُوَ لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ يَدَهَا بِهٖ فَقَالَ حُلُّوْهُ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهَا امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالَّذِيْ تُطِيْقُوْنَ مِنَ الْعَمَلِ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دو وتر ایک رات مین اور اگر اپنے وتر کو نہ توڑے اور نماز پڑھے تو بھی جائز سو وتر کرے سو تحقیق ہم نے اسکا جائز ہونا بیان کر دیا ہے **فصل** دعا مین وتر کے اور وہ یہ ہی کہ کہے جب اپنا سر اٹھاوے رکوع سے اخیر کی رکعت مین وتر مین سے یا اللہ تحقیق ہم تجھ سے مدد مانگتے ہین اور تجھ سے بخشش مانگتے ہین اور تجھ پر ایمان لاتے ہین اور تجھ پر بھروسا کرتے ہین اور تجھ پر ثنا کرتے ہین ہر بھلائی کی اور تیرا شکر کرتے ہین اور تیری ناشکری نہین کرتے اور ہم نکالتے ہین اور چھوڑتے ہین اسکو جو تیری گناہ کرے یا اللہ ہم تجھی کی عبادت کرتے ہین اور تیری نماز پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے ہین اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہین اور شتابی کرتے ہین اور امید رکھتے ہین تیری رحمت کی اور ڈرتے ہین تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافرون کو پہونچنے والا ہے یا اللہ مجھکو ہدایت دے ان لوگون مین جنکو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھکو آرام دے ان لوگون مین جنکو تو نے آرام دیا اور مجھکو دوست کہہ ان لوگون مین جنکو تو نے دوست کہا اور مجھکو برکت دے اس چیز مین کہ تو نے عطا کی اور مجھکو بچا برائی سے اس چیز کی کہ تو نے چاہی بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہین کیا جاتا بیشک نہین ذلیل ہوتا جسکا تو دوست ہو اور نہین عزت پاتا جسکو تو دشمن رکھے تو برکت والا ہے ہمارے پروردگار اور بلند ہے یا اللہ تحقیق مین پناہ لیتا ہون تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہون تیری تجھ سے مین نہین گن سکتا تعریف تجھ پر ویسا ہی جیسا تو نے تعریف کی اپنی ذات پر اور اگر زیادہ کرے اسپر تو بھی جائز ہے پھر پھیرے اپنا ہاتھ اپنے مونھ پر ایک روایت مین اور دوسری مین یہ ہے کہ ہاتھ پھیرے اپنے سینے پر اگر امام ہو ماہ رمضان مین تو کہے تمام دعا مین نون اور الف سے اهدنا وعافنا آخر دعا تک **فصل** اور جب کوئی ان لوگون مین سے جو رات کی نماز پڑھتے ہین اور اوسپر اونگھ غالب ہو جاوے تو اسکیلیے بہتر ہے کہ وہ سو رہے اس روایت کے لحاظ سے جو صحیحین مین ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین اونگھے نماز پڑھتا تو اسکو چاہیے کہ سو رہے جب تک جاتی رہے اس سے نیند کیونکہ جب وہ نماز پڑھیگا اونگھتا تو شاید لگے بخشش مانگنے پھر گالی دے اپنی جان کو اور روایت ہے عبد العزیز بن صہیب سے حضرت انس سے کہا داخل ہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین اور ایک رسا کھنچا ہوا تھا درمیان دو ستونون کے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یہ حضرت زینب کا ہے وہ نماز پڑھتی ہین پھر جب سست یا ڈھیلی پڑجاتی ہین تو بند کرتی ہین ہاتھ اس سے آپ نے فرمایا اسکو کھولدو پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھے ہر ایک تم مین اپنی خوشی کے وقت تک پھر جب سست یا ڈھیلی پڑے تو چاہیے کہ بیٹھ رہے اور روایت ہے عروہ سے انہون نے حضرت عائشہ سے کہ ایک عورت بنی اسد مین سے انکے پاس تھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ

نے فرمایا خدا کی بیغمبر ... کی فرمانبرداری نہین

المقالة التاسعة والاربعون

الی اللہ تعالی التوید وم علیہ صاحبہ ان قل فان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا امرھم بما یطیقون من العمل
یقولون یا رسول اللہ انا لسنا کھیئتک ان اللہ تعالی قد
غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فیغضب حتی یعرف
فی وجہہ فالسنۃ فی حق من غلبہ النوم حتی شغلہ عن الصلوۃ
والذکر ان ینام حتی یذھب عنہ ثقل النوم وینبسط
للعبادۃ ویعقل ما یقول وروی عن ابن عباس انہ کان
یکرہ النوم قاعدا وفی الخبر لا تکابدوا اللیل وقد کان من
الصالحین من یتعمد لنفسہ النوم لیتقوی بذلک علی وسط
اللیل ومنھم من کرہ التعمد للنوم ولا ینام حتی یغلبہ النوم و
یقال ان وھب بن منبہ الیمانی ما وضع جنبہ الی الارض
ثلاثین سنۃ کانت لہ مسورۃ من ادم اذا غلبہ النوم وضع
صدرہ علیھا وخفق خفقات ثم یفزع الی القیام و
کان یقول لان اری فی بیتی شیطانا احب الی من ان اری
فیہ وسادۃ یعنی لانھا تدعو الی النوم وسئل بعضھم عن
وصف الابدال فقال اکلھم فاقۃ ونومھم غلبۃ وکلامھم
ضرورۃ وصمتھم حکمۃ وعلمھم قدرۃ وسئل بعضھم
عن صفۃ الخائفین فقال اکلھم اکل المرضی ونومھم
نوم الغرقی ولا ینظر الی احوال الصالحین وافعالھم بل ما
روی عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فان الاعتماد علیہ
حتی یدخل العبد فی حالۃ ینفرد بھا عن غیرہ وعن ام سلمۃ
عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال ادومہ وان قل وعن علقمۃ عن
عائشۃ قالت کانت صلوۃ رسول اللہ صلعم دائمۃ و
لھذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم لیلۃ
نصف اللیل ولیلۃ ثلثہ ولیلۃ نصف اللیل مع نصف
سدسہ ویقوم لیلۃ ربعہ فقط ویقوم سدس اللیل
فحسب کل ذلک مذکور فی سورۃ المزمل وروی عنہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوا من اللیل ولو قدر حلب

اللہ تعالی کی طرف وہ ہے جسپر ہمیشگی کریں اسکا کرنیوالا اگرچہ تھوڑا ہو کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو حکم فرماتے جس عمل کی وہ طاقت رکھتے تو وہ عرض کرتے
یا رسول اللہ ہم نہین ہین آپ کی طرح بیشک اللہ عزوجل نے بخش دیے آپ کیلئے جو آپ
کے گناہ پہلے گزرے اور جو پیچھے گزرے تو آپ خفا ہوتے یہانتک کہ پہچانا جاتا ہے
آپکے چہرے مبارک سے پس سنت اس شخص کے حق مین جسپر نیند غالب ہوتی ہو یہا نتک
کہ اسکو روکتی ہو نماز اور ذکر سے یہ ہے کہ وہ سو جاوے جب تک اس سے جاتا رہے
بوجھ نیند کا اور کھل جاوے عبادت کیلئے اور سمجھے جو وہ کہتا ہو اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ وہ مکروہ جانتے تھے بیٹھکر سونے کو اور حدیث مین ہے نہ تکلیف اٹھاؤ رات کو اور تحقیق
تھا بعض صالحین مین سے جو قصد کرتے تھے اپنے نفس کیلئے نیند کا تاکہ قوت پاوین اس سے
درمیان رات کے قیام پر اور بعض انمین سے تھے جو نیند کے قصد کو مکروہ جانتے تھے اور نہ
سویا کرتے تھے جب تک انپر نیند غالب ہوجاتی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق وہب بن
منبہ یمانی نے اپنا پہلو زمین پر نہین رکھا تیس برس تک اسکیلئے ایک تسمہ چمڑے کا تھا جب اسپر
نیند غالب ہوتی تو وہ اپنا سینہ اسپر رکھ لیتے اور جھونکے لیتے چند بار پھر کھڑے ہوتے قیام
کی طرف اور کہا کرتے تھے کہ میرا دیکھنا اپنے گھر مین شیطان کو مجھکو زیادہ پیارا ہے اس سے
کہ دیکھوں اس گھر مین تکیہ یعنی کیونکہ بچھونا بلاتا ہے طرف نیند کے اور پوچھا گیا بعض
کا ابدال کے وصف سے کہا انکا کھانا فاقہ ہے اور انکی نیند غلبہ ہے اور انکی کلام ضرورت سے
اور انکا چپ رہنا حکمت ہے اور انکا علم قدرت ہے اور پوچھا گیا ان کا بعض ڈرنیوالون کی
صفت سے کہا انکا کھانا بیمارون کا کھانا ہے اور انکا سونا غرق ہونیوالون کا سونا ہے
اور نظر نکرے بندہ طرف احوال صالحین کے اور انکے افعال کے بلکہ اسکی طرف جو
روایت کیگئی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ اسپر اعتماد ہے یہانتک کہ
داخل ہو بندہ ایسی حالت مین جسمین جدا ہو اپنے غیر سے اور روایت ہے ام سلمہ سے عائشہ سے
کہا پوچھے گئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عملونکا افضل ہے آپ نے
فرمایا جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور روایت ہے علقمہ سے اس نے عائشہ سے کہ
کہا تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اور اسی واسطے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیا کرتے تھے کسی رات مین آدھی رات اور کسی رات مین تیسرا
حصہ رات کا اور کسی رات مین آدھی رات مع اس کے چھٹے حصے نصف کے اور
قیام کرتے کسی رات مین رات کا چوتھا حصہ فقط اور قیام کرتے رات کا چھٹا حصہ
بس نہیں اور یہ سب مذکور ہے سورہ مزمل مین اور روایت کیگئی ہے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا نماز پڑھو رات سے اگرچہ ہو برابر دوہنے

شاة وقد يكون ذلك قدر اربع ركعات وقد يكون قدر
ركعتين قال صلى الله عليه وسلم ركعتان يصليهما العبد
في جوف الليل خير من الدنيا وما فيها ولولا ان اشق على
امتي لفرضتهما عليهم كل ذلك ليسهل على امته قيام
الليل للعبادة ولا يثقل حملها عليهم وتبغض العبادة اليهم فيتسا
بل ارشدهم صلى الله عليه وسلم لقيام الليل وذكر فضله
وثوابه لئلا يقتصروا على الفرائض والسنن خاصة ويستحب
من قيام الليل ثلثه واقل الاستحباب من القيام سدسه
لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يقم ليلة قط حتى يصبح بل
كان ينام فيها ولم يكن ليلة حتى يصبح بل كان يقوم فيها
على ما بيناه وقيل ان صلاة اول الليل للمتهجدين
وقيام اوسطه للقانتين وقيام اخره للمصلين وقيام
من الفجر للغافلين وعن يوسف ابن مهران انه قال بلغني
ان تحت العرش ملكا في صورة ديك براثنه من لؤلؤ
وصيصته من زبرجد اخضر فاذا مضى ثلث الليل
ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم المصلون فاذا مضى نصف
الليل ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم المتهجدون واذا
مضى ثلثا الليل ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم القانتون
فاذا طلع الفجر ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم الغافلون
وعليهم اوزارهم وقال بعض العارفين ان الله تعالى
ينظر بالاسحار الى قلوب المتيقظين فيملأها انوارا
فترد الفوائد على قلوبهم فتستنير ثم تنتشر من قلوبهم الى
القلوب الغافلين وروي ان الله تعالى اوحى الى بعض
الصديقين ان لي عبادا من عبادي يحبوني واحبهم ويشتاقون
الي واشتاق اليهم ويذكروني واذكرهم وينظرون الي و
انظر اليهم فان حذوت طريقهم احببتك وان عدلت
عنهم مقتك فقال يا رب وما علامتهم قال يراعون
الظلال بالنهار كما يراعي الراعي الشفيق غنمه ويحنون
الى غروب الشمس كما تحن الطير الى اوكارها عند الغروب

بکری کے اور کبھی ہوتا ہے یہ برابر چار رکعت کے اور کبھی ہوتا ہے یہ برابر دو رکعت
کے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین جنکو پڑہے بندہ رات
کے درمیان مین بہتر ہین دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہے اور اگر نہ ہوتا تکلیف
مین ڈالون اپنی امت کو البتہ مین انپر یہ دو رکعت فرض کر دیتا یہ سب کچھ
اس لیئے ہے کہ آسان ہو انکی امت پر قیام رات کا اور عبادت اور بوجہہ نہو انپر
اور دشمن نہو عبادت انکی طرف پہر وہ بہک جاوین بلکہ ارشاد کر دیا انکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قیام رات کے اور بیان کر دی اسکی بزرگی اور اسکا ثواب
تاکہ قصر نکرین فرضون اور سنتون پر ہی خاص کر اور مستحب ہے رات کے قیام سے رات
کا تیسرا حصہ اور بہت تہوڑا مستحب قیام سے رات کا چہٹا حصہ ہے کیونکہ حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام نکرتے تہے کسی رات مین کبہی صبح تک بلکہ سو لیتے تہے اسمین اور
نہ سویا کرتے کسی رات مین صبح تک بلکہ قیام کر لیتے اسمین اسطرح جو ہمنے بیان کیا
اور بعض نے کہا تحقیق پہلی رات کی نماز تہجد پڑہنے والون کیلئے اور رات کے درمیان
کا قیام عبادت کرنیوالون کیلئے ہے اور پچہلی رات کا قیام نمازیون کیلئے ہے اور قیام فجر
سے غافلون کیلئے ہے اور روایت ہے یوسف بن مہران سے کہ کہا مجھکو پہونچا کہ تحقیق
عرش کے نیچے ایک فرشتہ ہے مرغ کی صورت مین اسکے پنجے موتی کے ہین اور اسکے
ناخن زبرجد سبز کے ہین پہر جب جاتی ہے تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹہین نمازی پہر جب گذر جاتی ہے آدہی رات تو اپنے پر مارتا ہے
اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ چاہیئے کہ اٹہین تہجد پڑہنے والے پہر جب گذر جاتی ہے
دو تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹہین عبادت
کرنیوالے پہر جب چہٹتی ہے فجر تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے چاہیئے کہ اٹہین غافل لوگ
اور انپر ہین انکے بوجہہ اور کہا بعض عارفون نے تحقیق اللہ تعالے نظر فرماتا ہے سحر مین
جاگنے والون کے دلونکی طرف پہر بہر دیتا ہے انکو نور سے پہر اترتے ہین فائدے انکے
دلونپر پہر روشن ہو جاتے ہین پہر پہیلتی ہے انکے دلونسے طرف غافلون کے دلونکی
اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی بعض کیطرف صدیقون سے کہ تحقیق
میرے بندون سے بندے ہین کہ وہ مجھکو دوست رکہتے ہین اور مین انکو دوست رکہتا
ہون اور وہ شوق رکہتے ہین میری طرف اور مین شوق رکہتا ہون انکی طرف اور
وہ مجھکو یاد کرتے ہین اور مین انہین یاد کرتا ہون اور وہ میری طرف نظر کرتے ہین اور
مین انکی طرف نظر کرتا ہون پس اگر تو انکے طریقہ کی پیروی کریگا تو مین تجھکو دوست
رکہونگا اور اگر تو پہریگا انسے تو مین تجھکو دشمن رکہونگا انسے عرض کیا اے میرے اللہ کیا علامت

فاذا جنهم الليل واختلط الظلام وفرشت الفرش ونصبت الاسرة وخلا كل حبيب بحبيبه نصبوا الي اقدامهم وافترشوا الي وجوههم فناجوني بكلامي وتملقوني بانعامي فبين صارخ وباك وبين متاوه وشاك وبين قائم وقاعد وبين راكع وساجد بعيني ما يتحملون من اجلي وبسمعي ما يشكون من حبي اول ما اعطيهم اقذف من نوري في قلوبهم فيخبرون عني كما اخبر عنهم والثانية لو كانت السموات السبع وما فيهن في موازينهم لاستقللتها لهم والثالثة اقبل بوجهي الكريم عليهم فترى من اقبلت بوجهي الكريم عليه يعلم احد ما اريد ان اعطيه

فصل واما قيام جميع الليل فعل الاقوياء الذين سبقت لهم منه العناية وادمت لهم الرعاية واحيط على قلوبهم التوفيق نور الجلال فتولى الجمال فجعل القيام بالليل لهم موهبة وخلعة فلم يسلبه منهم مولاهم عز وجل حتى اللقاء وقد روي عن عثمان بن عفان انه كان يحيي الليل بركعة واحدة يختم فيها القرآن وقد قدمنا ذكره وذكر من اربعين رجلا من التابعين انهم كانوا يحيون الليل كله ويصلون صلوة الغداة بوضوء عشاء الآخرة اربعين سنة صح النقل عنهم واشتهر منهم سعيد ابن جبير وصفوان بن سليم وابو حازم ومحمد بن المنكدر من اهل المدينة وفضيل بن عياض ووهيب بن الورد من اهل مكة وطاوس ووهب بن منبه من اليمن والربيع ابن خثيم والحكم من اهل الكوفة وابو سليمان الداراني وعلي بن بكار من اهل الشام وابو عبدالله الخواص وابو عاصم من اهل عبادان وحبيب ابو محمد وابو جابر السلماني من اهل فارس ومالك بن دينار وسليمان التيمي ويزيد الرقاشي وحبيب بن ثابت ويحيى البكاء من اهل البصرة وغيرهم ممن يطول ذكرهم رحمة الله عليهم ورضوانه

فصل ومن سلبت عقلته لمعاملته بخطيئته وقيد عن نشطته عن قيام الليل لشؤم ذنوبه واحب قيامه الله جل

پھر جب ان کو ڈھانپ لیتی ہے رات اور ملجاتے ہین اندھیرے اور بچھائے جاتے ہین بچھونے اور کھڑے کئے جاتے ہین تخت اور خلوت مین لیجاتا ہے ہر دوست اپنے دوست کو وہ کھڑے کر لیتے ہین میری طرف اپنے پاؤن اور بچھاتے ہین میری طرف اپنے مونھونکو پھر وہ مجھسے باتین کرتے ہین میری کلام (قرآن مجید) سے اور مجھسے خوشامد کرتے ہین میرے انعامون سے پس بعضے درمیان چلانیوالے اور رونیوالے اور درمیان عاجزی کرنیوالے اور شکایت کرنیوالے اور درمیان قیام کرنیوالے اور بیٹھنے والے اور درمیان رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے یعنی وہ جو کچھ اٹھاتے ہین میرے سبب اور میرے سننے کے ہے جو شکایت کرتے ہین وہ میری محبت سے پہلے جو ان کو مین دونگا یہ ہے کہ ڈالونگا اپنے نور سے انکے دلونمین پھر وہ خبر دینگے مجھسے جیسے مین خبر دیتا ہون انسے اور دوسرے اگر ہووین ساتون آسمان اور جو کچھ انمین ہے انکے ترازون مین البتہ مین انکو تھوڑا جانونگا ان کیلئے اور تیسرے مین متوجہ ہوتا ہون اپنے مونھہ بزرگ سے انپر سو تو دیکھہ اس شخص کو کہ مین متوجہ ہوتا ہون اپنے مونھہ بزرگ سے اسپر کوئی جانتا ہے جو مین چاہتا ہون اسکو دینا

فصل ولیکن تمام رات کا قیام پس وہ کام ہے قوت والونکا جن کیلئے بڑہ چکی ہے اللہ تعالی سے عنایت اور ہمیشہ کیگئی ہے ان کیلئے نگہبانی اور گھیر لیا ہے انکے دلونپر توفیق نے اور اللہ کے نور نے پھر اسکے جمال نے پھر کر دیا رات مین قیام ان کیلئے بخشش اور خلعت پھر اسکو نہ چھینا انسے ان کے مولے عز وجل نے اپنے ملنے تک اور تحقیق روایت کیگئی ہے حضرت عثمان بن عفان سے کہ وہ جاگتے رات بھر ایک ہی رکعت مین انہین قرآن مجید ختم کرنے اور تحقیق ہم اسکا بیان آگے کر چکے ہین اور ذکر کیا گیا ہے چالیس مردونسے تابعین مین کہ تحقیق وہ جاگتے تھے تمام رات اور نماز پڑہتے صبح کی عشاء آخرہ کے وضو سے چالیس سال تک نقل صحیح ہے انسے اور مشہور ان مین سے ہین سعید بن جبیر اور صفوان بن سلیم اور ابو حازم اور محمد بن منکدر مدینہ والونمین سے اور فضیل بن عیاض اور وہیب بن ورد مکہ والونمین سے اور طاوس اور وہب بن منبہ یمن والونمین سے اور ربیع بن خثیم اور حکم کوفہ والونمین سے اور ابو سلیمان رازی اور علی بن بکار شام والون مین سے اور ابو عبد اللہ خواص اور ابو عاصم عبادان والون مین سے اور حبیب ابو محمد اور ابو جابر سلیمانی فارس والون مین سے اور مالک بن دینار اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی اور حبیب بن ابو ثابت اور یحیی بکاء بصرہ والون مین سے اور سوا ان کے سوا جن کے ذکر سے طول ہوتا ہے اللہ کی رحمت ہو انپر اور اسکی رضامندی

فصل اور جس کی کاہلی ہوگئی ہو غفلت اور پھیر دیا ہو اسکو اسکے گناہون نے اور اسے بعد کیا ہو اور اسکو روک رکھا ہو رات کے قیام کرنے سے اسکی خطاؤن اور اسکے گناہون کی نحوست نے ...

فِي زُمْرَةِ الْقَانِتِينَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى
ثَلَاثًا عِنْدَ نَوْمِهٖ وَاضْطِجَاعِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ثُمَّ يَقْرَأُ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا
وَيَقْرَأُ آمَنَ الرَّسُوْلُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يُوْقِظُهٗ وَيُؤَهِّلُهٗ لِقِيَامِ اللَّيْلِ بِنِعْمَتِهِ الْوَاسِعَةِ وَمَغْفِرَتِهِ الشَّامِلَةِ
وَرِعَايَتِهِ الْعَامَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ وَلْيَقُلْ أَيْضًا اَللّٰهُمَّ
أَيْقِظْنِيْ فِيْ أَحَبِّ السَّاعَاتِ إِلَيْكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ
لَدَيْكَ الَّتِيْ تُقَرِّبُنِيْ إِلَيْكَ زُلْفٰى وَتُبْعِدُنِيْ مِنْ سَخَطِكَ بُعْدًا
أَسْأَلُكَ فَتُعْطِيْنِيْ وَأَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرُ لِيْ وَأَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبُ لِيْ
اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ وَلَا تُوَلِّنِيْ غَيْرَكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنِّيْ سِتْرَكَ
وَلَا تُنْسِنِيْ ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ فَإِنَّهٗ قِيْلَ مَنْ قَالَ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ نَوْمِهٖ أَهْبَطَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ ثَلَاثَةَ
أَمْلَاكٍ يُوْقِظُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَإِنْ صَلّٰى وَدَعَا أَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهٖ
وَإِنْ لَمْ يَقُمْ تَعَبَّدَ الْأَمْلَاكُ فِي الْهَوَاءِ وَكُتِبَ لَهٗ ثَوَابُ عِبَادَتِهِمْ
وَلْيَقُلْ أَيْضًا مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ
سَرَّهٗ أَنْ يَسْتَيْقِظَ بِاللَّيْلِ فَلْيَقُلْ عِنْدَ اضْطِجَاعِهٖ اَللّٰهُمَّ
ابْعَثْنِيْ مِنْ مَضْجَعِيْ لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَصَلٰوتِكَ وَاسْتِغْفَارِكَ
وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ثُمَّ لِيُسَبِّحْ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلْيَحْمَدْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلْيُكَبِّرْ أَرْبَعًا وَ
ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقُوْلَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَهُوَ أَخَفُّ عَلَيْهِ
وَمَجْمُوْعُهَا مِائَةٌ خَيْرٌ عَنِ الْأَوَّلِ وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا يَقُوْلُ حِيْنَ يَنَامُ
وَهُوَ وَاضِعٌ خَدَّهٗ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى وَهُوَ يَرٰى أَنَّهٗ مَيِّتٌ فِيْ لَيْلَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَ
رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَ
النَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ
آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ

تو زمرہ میں عبادت کرنیوالوں کے سحروں میں بخشش مانگنے والوں کے تو اس کو
چاہیے کہ بخشش مانگے اللہ تعالےٰ سے تین بار اپنے سونے لیٹنے کے وقت پھر پڑھے بسم اللہ
الرحمن الرحیم پھر پڑھے دس آیتیں سورہ کہف کے اول سے اور دس اسکے آخر سے
اور پڑھے آمن الرسول اور قل یا ایہا الکافرون پس تحقیق اللہ تعالےٰ اس کو اٹھا دیگا
اور اسکو ہمت دیگا رات کے قیام کیلئے اپنی فراخ نعمت اور اپنی بخشش گھیرنیوالی
اور اپنی رعایت عام سے جو مومنوں کیلئے ہے اسکے بندوں میں سے اور یہ کہے یا اللہ مجھے
اٹھا دیجیو اپنی طرف بہت پیاری گھڑیوں میں اور مجھکو کام میں لگا اپنے نزدیک
بہت پیاری کاموں میں جو مجھکو تیری طرف نزدیک کریں نزدیک کرنا اور مجھکو دور
رکھیں اپنے غصے سے دور رکھنا میں تجھ سے مانگتا ہوں سو تو مجھکو دے اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں سو
تو مجھے بخشدے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں سو تو میرے لیئے قبول فرما یا اللہ مجھے نڈر نہ کر
اپنے مکر سے اور نہ مجھے سپرد کر اپنے غیر کو اور مت اٹھا مجھ سے اپنا پردہ اور نہ بھلا مجھ سے اپنا
ذکر اور مت کیجیو مجھکو غافلوں میں سے تحقیق کہا گیا ہے کہ جو شخص کہے یہ کلمے اپنے سونے کے
وقت تو اتارتا ہے اللہ عزوجل اسکے لیئے تین فرشتے وہ اسکو اٹھاتے ہیں نماز کیلئے پھر اگر وہ
نماز پڑہے اور دعا کرے تو وہ آمین کہتے ہیں اسکی دعا پر اور اگر وہ نہ اٹھے تو عبادت
کرتے ہیں وہ فرشتے ہوا میں اور لکھا جاتا ہے اسکے لیئے انکی عبادت کا ثواب اور
یہ کہے جو نقل کیا گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جس شخص کو خوش
کرے اپنا رات کا جاگنا تو اسکو چاہیے کہ کہے نزدیک اپنے لیٹنے کے یا اللہ مجھکو اٹھا میرے
بستر سے اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی نماز اور اپنی استغفار اور اپنی کتاب کی
تلاوت اور اپنی اچھی عبادت کیلئے پھر سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار کہے اور اگر دوست رکھے کہنا پچیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس یہ بہت ہلکا ہے اس پر پہلے سے اور سب سو ہیں اور روایت
کیگئی ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر
کلام جو کہتے تھے جب سونے لگتے اور وہ رکھے ہوئے ہوتے اپنا رخسارہ اپنے داہنے ہاتھ پر اور
آپ جانتے ہوتے کہ آپ اپنی اسی رات میں مرنیوالے ہیں یا اللہ پروردگار آسمانوں
ساتوں اور پروردگار عرش بڑے کے ای ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار
اے اتارنیوالے توریت اور انجیل اور فرقان کے ای پہاڑنیوالے دانے اور گٹھلی
کے پناہ میں لیتا ہوں تیرے ساتھ ہر برائی والی چیز کی برائی سے اور ہر جاندار
کی برائی سے کہ تو ہی ہے پکڑنیوالا اسکی چوٹی کے بال یا اللہ تو ہی پہلے ہے پس نہیں ہے
تجھ سے پہلے کوئی اور تو ہی پچھلا ہے پس نہیں ہے سوا تیرے کوئی اور تو ہی غالب ہے پس نہیں ہے

وانت الباطن فليس دونك شيء اقض عني الدين واغنني من
الفقر **فصل** ومن انعم عليه بقيام الليل وفعل شيء من
النوافل فليجتهد في المداومة عليه مع القدرة وعدم العذر
لما روي عن عائشة رض عن النبي صلعم انه قال من عبد الله
سبحانه من عبادة ثم تركها ملالة مقته الله تعالى وقالت
عائشة رض كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا غلبه نوم
او مرض فلم يقم تلك الليلة صلى من النهار اثنتي عشرة
ركعة وفي الخبر ان احب الاعمال الى الله تعالى ادومها و
ان قل **فصل** ويستحب لمن قام من الليل للتهجد
ان يقول الحمد لله الذي احياني بعد ما اماتني واليه النشور
ويقرء العشر الآيات من اخر آل عمران ثم يستاك و
يتوضأ ثم يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت استغفرك
واسألك التوبة فاغفر لي وتب علي انك انت التواب الرحيم
اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين و
اجعلني صبورا شكورا واجعلني ممن يذكرك ذكرا
كثيرا ويسبحك بكرة واصيلا ثم يرفع راسه الى السماء و
يقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اعوذ بعفوك من عقابك
اعوذ برضاك من سخطك اعوذ بك منك لا احصي
ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك انا عبدك ابن عبدك
ناصيتي بيدك جار في حكمك عدل في قضاؤك هذه
يداي بما كسبت وهذه نفسي بما جنت لا اله الا انت
سبحانك اني كنت من الظالمين عملت سوء وظلمت نفسي
فاغفر لي ذنبي العظيم انك انت ربي انه لا يغفر الذنوب
الا انت [illegible] الا انت فاذا قام الى الصلوة متوجها فليقل
الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا
ثم ليسبح عشرا وليحمد عشرا وليهلل عشرا وليكبر عشرا
وليقل الله اكبر ذو الملكوت والجبروت والكبرياء و
العظمة والجلال والقدرة [illegible] وان شاء ان يقول هذا

اور تو ہی باطن ہے پس نہیں ہے سوا تیرے کوئی ادا کر مجھ سے قرض اور غنی کر مجھ
کو محتاجی سے **فصل** اور جس شخص نعمت کی گئی ہو اوپر اسکے قیام سے اور کچھ
نوافل میں سے کر نہیں تو اسکو چاہیے کہ وہ کوشش کرے مداومت کرنیمیں اسپر وجود
قدرت ہونیکے اور نہونے عذر کے اس روایت کی وجہ سے جو کیگئی ہے حضرت عائشہؓ
سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پاک کی عبادت کرے کوئی
عبادت پھر اسکو چھوڑ دے تھک کر تو اللہ تعالے اس سے خفا ہوتا ہے اور کہا عائشہؓ نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نیند یا بیماری غالب ہو جاتی تھی پھر آپ نہ اٹھتے
اس رات کو تو نماز پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں اور حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق بہت پیارا عملوں کا
اللہ تعالے کیطرف وہ ہے جس پر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو **فصل** اور مستحب ہے اس شخص کو جو
رات سے اٹھے تہجد کیلئے کہنا سب تعریف ہے اللہ کو جسنے مجھ کو زندہ کیا بعد مار دینے
کے اور اسی کیطرف ہے اٹھنا اور پڑھے دس اخیر کی آیتیں آل عمران سے پھر مسواک کرے اور
وضو کرے پھر کہے میں تجھ کو پاکی سے یاد کرتا ہوں تیری تعریف سمیت نہیں کوئی معبود سوائے تیرے
میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ مانگتا ہوں پس بخش دے مجھ کو اور میری توبہ قبول کر
بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجھکو کر توبہ کرنیوالوں میں سے اور مجھکو
کر پاک رہنیوالوں میں سے اور مجھکو کر صبر کرنیوالا شکر کرنیوالا اور مجھکو کر ان لوگوں میں سے
جو تیرا ذکر کرتے ہیں بہت ذکر اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں صبح اور شام میں پھر اٹھاوے اپنا
سر آسمان کیطرف اور کہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے
جسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ حضرت محمد اسکے بندے اور
اسکے رسول ہیں پناہ لیتا ہوں تیری معافی کیساتھ تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری
رضامندی کی ساتھ تیرے غصے سے اور پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ تیرے سے میں نہیں گن سکتا
تعریف تجھ پر تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے آپ تعریف کی ہے اپنی ذات کی میں تیرا بندہ ہوں
اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں جاری ہے مجھ میں تیرا حکم
عدل ہے مجھ میں تیری قضا یہ میرے دونو ہاتھ ہیں اسچیز کے ساتھ جو انہوں نے کسب کیا اور یہ
میرا نفس ہے اسچیز کے ساتھ جو اس نے کمایا نہیں کوئی معبود سوا تیرے پاک ہے تو میں ہی
بیشک ہوں ظالموں میں سے میں نے عمل برا کیا اور ظلم کیا اپنی جان پر پس مجھکو بخش دے میرا گناہ بڑا
بیشک تو ہی میرا رب ہے بیشک کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے
سو اگر جب اٹھے نماز کیطرف منہ کرنیوالا قبلہ کو تو اسکو چاہیے کہ کہے اللہ بہت بڑا اور کہے
اور تعریف ہے اللہ کو بہت اور پاکی بولتا ہوں اللہ کی صبح اور شام پھر سبحان اللہ کہے دس بار
اور الحمد للہ کہے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار اور کہے اللہ بہت بڑا

الکلمات فانہما ماثورتان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی قیامہ للتہجد وہی اللہم لک الحمد انت نور السموات
والارض لک الحمد انت بہاء السموات والارض ولک
الحمد انت زین السموات والارض لک الحمد انت قیوم السموات
والارض ومن فیہن ومن علیہن انت الحق ومنک الحق و
لقاؤک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد
صلی اللہ علیہ وسلم حق اللہم لک اسلمت وبک امنت
وعلیک توکلت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت
المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت اللہم ات نفسی تقویہا
وزکہا انت خیر من زکاہا انت ولیہا ومولاہا اللہم اہدنی
لاحسن الاعمال فانہ لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف
عنی سیئہا فانہ لا یصرف سیئہا الا انت اسألک
مسألۃ البائس المسکین وادعوک دعاء المفتقر الذلیل فلا
تجعلنی بدعائک رب شقیا وکن بی رؤفا رحیما یا خیر
المسئولین ویا اکرم المعطین واخبرنا ابو نصر عن ابیہ باسنادہ
عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال
سألت عائشۃ بای شیء کان یکبر ویفتتح النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان یکبر ویفتتح فیقول
اللہم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات و
الارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا
فیہ یختلفون اہدنی لما اختلفوا فیہ من الحق باذنک انک تہدی
من تشاء الی صراط مستقیم

فصل یستحب اذا
قام لصلوۃ اللیل ان یفتتح صلاتہ برکعتین خفیفتین ولا
یتناول شیئا من الطعام والشراب حتی یفرغ منہا انعم اللہ
علیہ من فعل الصلوۃ والتسبیح لانہ اذا استیقظ من نومہ
یکون ساکن القلب فارغ الہم فاذا اکل او شرب تغیر قلبہ
عن ہمومہ و[illegible] فالاولی لہ ان یؤخر ذلک الی ان یکون صحا
و[illegible] عن صوم النہار فی شہر رمضان [illegible]

ہے بادشاہی اور غلبہ اور بڑائی اور عظمت اور بزرگی اور قدرت مع الا او اگر
چاہے یہ کلمے کہے کیونکہ یہ روایت کی گئی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپکے قیام میں تہجد کیلئے اور وہ یہ ہیں یا اللہ تجھی کو ہے سب تعریف توہی ہے آسمانوں
اور زمین کا نور اور تجھکو ہے سب تعریف توہی ہے آسمانوں اور زمین کا خوبی دینے والا
اور تجھی کو ہے سب تعریف اور توہی ہے زینت آسمانوں اور زمین کی اور تجھی کو ہے سب
تعریف توہی ہے قایم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انمیں ہے اور جو کچھ انپر
ہے توہی ہے سچا اور تجھی سے ہے سچ اور تیرا ملنا سچ ہے اور بہشت سچ ہے اور دوزخ
سچ ہے اور تمام پیغمبر حق ہیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں یا اللہ تیرے لیے
مین اسلام لایا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیرے ساتھ لیکر مینے
جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف محاکمہ کیا پس مجھکو بخشدے جو گناہ مینے آگے کئے اور جو
پیچھے کئے اور جو چھپا کر کئے اور جو ظاہر کئے توہی ہے آگے کرنیوالا اور توہی ہے پیچھے کرنیوالا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا یا اللہ دے میرے نفس کو اسکا تقوی اور اسکو پاک کر توہی
بہتر ہے انکا جو اسکو پاک کریں توہی ہے اسکا مالک اور اسکا توہی ہے مولا یا اللہ مجھکو ہدایت
دے اچھے کاموں کیلئے کیونکہ کوئی ہدایت نہیں دیتا اچھے کاموں کے لیے سوا تیرے اور دور کر
مجھسے برے کام کیونکہ نہیں دور کرتا کوئی بری کام سوا تیرے میں تجھسے مانگتا ہوں مثل مانگنے
سخت محتاج مسکین کی اور دعا کرتا ہوں تجھسے مثل دعا کرنے حاجتمند خوار کی پس
مجھکو نکر تجھسے اپنی پکار میں اے میرے پروردگار بدبخت اور ہو میرے ساتھ بڑا رحم فرمانیوالا
مہربان اے بہتر مانگے گیونکے اور بہت بڑے دینے والوں کے اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے کہا مجھسے بیان کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے
کہا مین نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے تکبیر کہا کرتے اور شروع کیا کرتے تھے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کو جب اٹھا کرتے رات کو کہا تکبیر کہتے اور شروع کرتے
تھے پھر کہتے یا اللہ پروردگار جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانوں
اور زمین کے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے توہی حکم کریگا اپنے بندوں کے درمیان جسمیں وہ ہیں اختلاف
کرتے مجھکو ہدایت دے جسمیں وے اختلاف کر رہے ہیں حق سے اپنے حکم سے بیشک توہی ہدایت
دیتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھے رستے کیطرف

فصل مستحب ہے جب اٹھے رات کی نماز کو
یہ کہ شروع کرے اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے اور نہ کہاوے کچھ کہانا اور پینے سے جبتک کہ فارغ
ہو اس سے کہ انعام کیا اللہ پاک نے اسپر نماز اور تسبیح کرنے سے کیونکہ جب جاگتا ہے اپنی نیند
تو وہ ہوتا ہے صاف دل خالی فکر سے پھر جب کہا لیتا ہے یا پی لیتا ہے تو بدل جاتا ہے اسکا
دل اپنی ہیئت سے اور سیاہ ہو جاتا ہے پس اسکو بہتر ہوگا کہ اسکو موخر کرے یہانتک کہ وہ ہوگا

طلوع الفجر فان المستحب تقديم الاكل **فصل** و
يستحب ان لا ينام حتى يقرأ ثلاثمائة آية ليدخل في زمرة
العابدين ولو يكتب من الغافلين فليقرأ سورة الفرقان
والشعراء فان فيهما ثلاثمائة آية وان لم يحسنهما قرأ
سورة الواقعة ونون والحاقة سورة الواقع اى سأل سائل
والمدثر فان لم يحسنهن فليقرأ سورة الطارق الى خاتمة
القرآن فانها ثلاثمائة آية فان قرأ مقدار الف آية كان
احسن واكمل للفضل وكتب له قنطار من الاجر وكتب من
القانتين وذلك من سورة تبارك الذى بيده الملك الى
خاتمة القرآن فان لم يحسنها فليقرأ مائتين وخمسين
مرة قل هو الله احد فان مجموعها الف آية وينبغي له ان
لا يدع قراءة اربع سور في كل ليلة الم تنزيل السجدة و
سورة يس وحم الدخان وتبارك وان قرأ معها سورة
المزمل والواقعة كان احسن وكان النبي صلى الله عليه وسلم لا
ينام حتى يقرأ السجدة وتبارك الملك وفي خبر آخر سورة
بنى اسرائيل والزمر وفي خبر آخر المسبحات ويقال فيها آية
افضل من مائة آية **فصل** والذى يستعان به على
قيام الليل اشياء منها اكل الحلال والاستقامة على التوبة و
عم خوف الوعيد وشوق رجاء الموعود ومنها ان يجتنب
اكل الشبهات وفي الاصرار على الذنوب يدفع عليهم الدنيا و
حبها عن القلب بذكر الموت والفكر في المعاد وما يلقى للموت
وقال رجل للحسن يا ابا سعيد انى ابيت معافا واحب قيام
الليل واعد طهوري فما بالي لا اقوم فقال ذنوبك قيدتك
وقال الثوري حرمت قيام الليل خمسة اشهر بذنب
قيل وما هو قال رأيت رجلا يبكي فقلت في نفسي هذا مراء
وكان الحسن يقول ان العبد ليذنب الذنب فيحرم به قيام
الليل صيام النهار وقيل كم من اكلة منعت قيام ليلة وكم
من نظرة حرمت قراءة سورة وان العبد ليأكل الاكلة
او يفعل فعلة فيحرم بها قيام السنة ويحسن التفقد ويعرف

فجر کے نکل آنیسے پہر تحقیق مستحب ہے کھانے کا مقدم کرنا **فصل** اور مستحب ہے کہ نہ سوے
جب تک نہ پڑھ لے تین سو آیت تاکہ داخل ہو جاوے عابدوں کی زمرہ میں اور نہ لکھا
جاوے غافلوں سے پس چاہیے کہ پڑھے سورہ فرقان اور شعرا کیونکہ ان دونوں
میں تین سو آیت ہیں اور اگر ان کو اچھی طرح نہیں جانتا تو پڑھے سورہ واقعہ اور
نون اور الحاقہ اور سورہ واقع یعنی سال سائل اور مدثر پھر اگر انکو بھی اچھی طرح
نہیں جانتا سو پڑھے سورہ طارق آخر قرآن تک کیونکہ یہ سو تین تین سو آیت
ہیں پھر اگر پڑھے مقدار ہزار آیت کے تو یہ بہت اچھا اور بہت کامل کرنیوالا
ہوگا فضیلت کا اور اسکیلئے لکھا جاویگا ایک خزانہ اجر سے اور وہ لکھا جاوے گا
عابدوں میں سے اور یہ ہزار آیت سورہ تبارک الذی بیدہ الملک سے آخر قرآن
مجید تک پھر اگر ان کو اچھی طرح نہ جانتا ہو تو پڑھے دو سو پچاس بار قل ہو
اللہ احد کیونکہ تمام اس کا ہزار آیت ہو جاتی ہے اور اس کو واجب ہے کہ نہ
چھوڑے قراءت چار سورتوں کی ہر رات میں الم السجدہ اور سورہ یسین اور
حم الدخان و تبارک الذی اور اگر پڑھے ان کے ساتھ سورہ مزمل اور
واقعہ تو بہت اچھا ہے اور حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سویا کرتے تھے جب تک
پڑھ لیتے سورہ سجدہ اور سورہ ملک اور ایک اور حدیث میں ہے سورہ بنی اسرائیل
اور زمر اور ایک اور حدیث میں ہے سورتیں مسبحات اور کہا جاتا ہے کہ ان میں
میں ایک آیت ہے کہ بہتر ہے لاکھ آیت سے **فصل** اور جو چیز کہ مدد چاہی جاتی
ہے اس سے رات کے قیام پر کچھ چیزیں ہیں انہیں سے ہے حلال کا کھانا اور
استقامت توبہ پر اور غم کرنا عذاب کے وعدوں کے خوف سے اور شوق کرنا بہشت
کے وعدوں کی امید پر اور انہیں سے ہے کہ پرہیز کرے مشتبہ چیزوں اور اڑنے گناہوں
پر اور دور کرے دنیا کے غم کے غلبہ کو اور اسکی محبت کو دل سے موت کے یاد کرنے
اور فکر کرنے سے معاد میں اور جو کچھ ملیگا موت کے بعد اور کہا ایک مرد نے حسن سے اے ابو سعید
تحقیق میں رات کو سوتا ہوں تندرست اور دوست رکھتا ہوں رات کے قیام کو
اور تیار کرتا ہوں اپنے وضو کا پانی پھر کیا حال ہے میرا میں نہیں اٹھتا کہا تیرے
گناہوں نے تجھکو قید کیا ہے اور کہا ثوری نے میں محروم ہوا رات کے قیام سے پانچ مہینے ایک
گناہ کے سبب سے کہ میں نے کیا تھا کسی نے پوچھا وہ کونسا گناہ تھا کہا میں نے ایک مرد کو روتے دیکھا
اپنے جی میں کہا یہ ریاکار ہے اور حضرت حسن کہا کرتے تھے تحقیق بندہ البتہ گناہ کرتا ہے
محروم ہوتا ہے اسکے سبب رات کے قیام اور دن کے روزہ سے اور بعض نے کہا بہت لقمے
ہیں کہ روکتے ہیں رات کے قیام سے اور بہت نظر کرنے ہیں کہ محروم رکھتی ہیں سورہ کے پڑھنے

المزيد من النقصان في تقليل الذنوب يوقف على التقلل وقال
أبو سليمان لا تفوت أحداً صلوة جماعة إلا بذنب وكان يقول
الاحتلام بالليل عقوبة والجنابة البعد ومنها قلة الطعام
والشرب خلو المعدة ومنها ما ذكر عون بن عبد الله أنه قال
كان في بني إسرائيل ناس يتعبدون فكان إذا حضر فطرهم
قام عليهم قائم فقال لا تأكلوا كثيراً فإنكم إذا أكلتم كثيراً نمتم
كثيراً وإذا نمتم كثيراً صليتم قليلاً وقيل إن كثرة النوم من
كثرة شرب الماء وقيل إنه اتفق رأي سبعين صديقاً
فهم يقولون إن كثرة النوم من كثرة شرب الماء ومنها أن يلزم
قلبه الهم والغم والحزن واليقظة دائماً فيحيي بها القلب ويديم
الفكر في الملكوت ويقيل في النهار ولا يكثر تعب جوارحه في
أمور الدنيا فإن اختار أن يقوم أول الليل حتى يغلبه النوم ثم
ينام ثم يقوم متى استيقظ ثم ينام متى غلبه النوم ثم يقوم آخر
الليل فيكون له في الليل قومتان ونومتان فيكابد الليل و
هو من أشق الأعمال وهي حالة أهل الحضور واليقظة في الفكر
والتذكر وقيل إنها من أخلاق رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد يكون للعابد في الليل قومات ونومات في تضاعيف ذلك
وأما أن يكون القيام والنوم معاً وواحداً فلا يكون ذلك
إلا للنبي صلى الله عليه وسلم فيكون قلبه دائم اليقظة ووحي
من الله سبحانه يؤمر به وينهى وهو يقظان وينام ويقلب ويحرك
خاص له ذلك دون بقية الخلق **فصل** ويستحب لمن
قام الليل أن ينام آخره لوجهين أحدهما أنه يذهب النعاس
بالغداة والنوم بالغداة مكروه وهكذا كانوا يأمرون
الناعس بالنوم بعد صلوة الصبح ينعون قبلها فقد ورد
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له هجعة بعد صلوة
الفجر والوجه الثاني أن نوم آخر الليل يذهب صفرة الوجه
إذا كان له نوم ولم يكن تبقى الصفرة بحالها وينبغي أن يتقي
ذلك لأنه باب غامض هو من الشهوة الخفية الشرك الخفي
لاستشعار السيماء الصالحة بوجوههم سيما الصلاح والسهر والصوم

اور تحقیق بندہ البتہ کہا لیتا ہے کچھ کہانا یا کر لیتا ہی کچھ کام پھر محروم ہو جاتا ہی اسکے
سبب سے ساری رات قیام سے اور لیکن آپ جستجو سے پہچانا جاتا ہے زیادہ نقصان ہے اور
تھوڑے میں گناہ کے توفیق دیا جاتا ہے تجھے پر اور کہا ابوسلیمان نے نہیں فوت
ہوتی کسی کو نماز جماعت کی مگر بسبب گناہ کے اور کہا کرتا تھا احتلام رات میں عذاب ہے
اور جنابت دوری ہے اور انہیں میں سے تھوڑا کہانا اور پینا اور خالی کرنا معدہ کا ہے اس
روایت کے لحاظ سے کہ کی عون بن عبد اللہ نے کہ کہا بنی اسرائیل میں تہے کچھ لوگ کہ
عبادت کیا کرتے تہی پھر جب انکا کہانا حاضر ہوتا تھا تو ان پر ایک کہڑا ہونیوالا
کہڑا ہو جاتا تھا پھر کہتا بہت مت کہاؤ کیونکہ جب تم بہت کہاؤ گے تو بہت سوؤ گے
اور جب سوؤ گے بہت تو نماز تھوڑی پڑہو گے اور بعضوں نے کہا تحقیق نیند کی کثرت پانی
پینے کی کثرت سے ہی اور بعض نے کہا تحقیق متفق ہوئی ستر صدیقوں کی رائے اور وہ کہتے تھے کہ
تحقیق نیند کا زیادہ ہونا پانی کے زیادہ پینے سے ہے اور انہیں میں سے ہے کہ لازم پکڑے اپنے
دل کو اندیشہ اور غم اور حزن اور بیداری دائمی پھر زندہ کرے اسی دل کو اور
ہمیشہ رکھے فکر الہ ملکوت میں اور قیلولہ کرے دن میں اور زیادہ نکرے تکلیف اپنے اعضا کو
دنیا کے کاموں میں پس اگر اختیار کرے یہ کہ اٹھے پہلی رات میں یہانتک کہ غالب ہو اسپر
نیند پھر سو جاوے پھر اٹھے جب جاگے اور پھر سو جاوے جب کہ غالب ہووے اسپر نیند پھر اٹھے پچھلی رات
میں پس ہونگی اسکیلئے دو قیام رات میں اور دو نیندیں پس تکلیف سے گزاریگا رات
کو اور یہ بڑی سخت عملوں میں سے ہے اور یہ حالت ہے حضور اور بیداری اور فکر اور ذکر
کرنیوالونکی اور بعضوں نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق
میں سے ہے اور تحقیق ہوتے ہیں عابد کیلئے رات میں کئی قیام اور کئی نیندیں اس رات کے
درمیان ہی ولیکن یہ کہ ہو قیام اور سونا دونوں برابر پس نہیں ہے یہ مگر واسطے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تہا آپکا دل ہمیشہ بیدار اور وحی تھی اللہ پاک
کیطرف سے کہ آپ حکم کئے جاتے اس سے اور منع کئے جاتے اور جگائے جاتے اور سوئے جاتے اور ایکی
کروٹیں پھیری جاتیں اور آپ ہلائے جاتے یہ خاص تہا آپ کیلئے سوا باقی خلقت کے **فصل**
اور مستحب ہے اسکو جو رات میں قیام کرے یہ کہ وہ سوئے پچھلی رات میں دو وجہوں سے
ایک کہ یہ سونا لیجاویگا اونگہنی کو صبح میں اور سونا صبح میں مکروہ ہے اور اسلئے حکم کیا کرتے
تہے اونگہنے والے کو سونے کا پیچہے صبح کی نماز کے اور منع کیا کرتے تہے اس سے نماز سے پہلے اور
تحقیق وارد ہوا ہے تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھوڑا سا سونا تہا فجر
کی نماز کے بعد اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تحقیق پچھلی رات کا سونا لیجاتا ہے منہ کی
زردی کو اور جب تکلیف سے دور کرے اپنی نیند اور نہ سوئے تو باقی رہتی ہے زردی

والخوف من الله عز وجل لأجل تلك الصفرة التي في وجهه
نعوذ بالله من الشرك والرياء وكل أمارة تدل عليها وينبغي
أن يقلل شرب الماء بالليل لما قدمنا من أنه يجلب النوم و
لأنه تكون منه صفرة الوجه سيما في آخر الليل عند الانتباه من
النوم وفي الخبر كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوتر من آخر
الليل اضطجع على شقه الأيمن ضجعة حتى يأتيه بلال فيؤذنه
فيخرج معه إلى الصلاة وقد كان السلف يستحبون هذه الضجعة
بعد الوتر وقبل صلاة الصبح حتى جعلها بعضهم سنة و
هو أبو هريرة رض ومن تابعه في ذلك إنما استحبوا ذلك لأنه
مزيد لأهل المشاهدة والحضور لأنهم يكشف لهم من الملكوت
وتضيء لهم أنوار العلوم من الجبروت ويلقنون غرائب الحكم و
العلوم ويطلعون إلى ما غاب عنهم من أقسام الحظوظ مما
أعدها لهم رب الخليقة علام الغيوب وفي حق العمال أهل
المجاهدة راحة وسكون ولذلك نهى الرسول صلى الله
عليه وسلم عن الصلاة بعد طلوع الفجر إلى طلوع الشمس وبعد
صلاة العصر إلى غروب الشمس ليستريح فيها أهل الأوراد
الليل والنهار وكذلك يستحب أن يفصل في تضاعيف
صلاة الليل بجلوس يسبح فيه ما يستحب ليكون عونا على
الصلاة ولتسكن الجوارح وتزول سآمة النفس للقيام و
تحبب إليها التهجد والصلاة وهو داخل تحت قوله عز
وجل ومن الليل فسبحه وإدبار النجوم وقوله تبارك وتعالى
وأدبار السجود أي أعقاب الصلاة **فصل** فإن فاته قيام
الليل بنوم أو شغل فإن قضاه ما بين طلوع الشمس إلى
الزوال كان كمن صلاه في وقته من الليل لما حدثنا به أبو
نصر عن أبيه بإسناده عن عبد الله بن غنم قال حدثني عمر بن
الخطاب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أربع
ركعات قبل الظهر بعد الزوال يحسبن بمثلهن من السحر
وفي لفظ آخر عن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من
نام عن حزبه من الليل أو نسيه فقرأه من صلاة الفجر إلى صلاة الظهر

اور خوف کا اللہ عز وجل سے بسبب اس زردی کے جو اسکے مونہہ میں آتی ہے
ہم پناہ لیتے ہیں اللہ کی شرک اور ریا اور ہر ایسی نشانی سے جو دلالت کرے ان دونوں
پر اور واجب ہے کہ تھوڑا کرے رات کو پانی کا پینا اس بیان کی وجہ سے جو آگے ہم نے بیان کیا کہ وہ
کھینچتا ہے نیند کو اور اسواسطے کہ اس سے ہوتی ہے مونہہ کی زردی خصوصا پچھلی رات میں جاگنے کے
نزدیک اٹھنے کے نیند سے اور حدیث میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ لیتے تھے
پچھلی رات سے تو لیٹ جاتے اپنی داہنی کروٹ پر تھوڑا سا جب تک کہ انکے پاس آتا بلال پھر انکو خبر کرتا پھر نکلتے
اسکے ساتھ نماز کو اور تحقیق سلف دوست کہتے تھے اس لیٹنے کو وتر کے بعد اور صبح کی
نماز سے پہلے یہانتک کہ کر دیا اسکو انکے بعض نے سنت اور وہ حضرت ابوہریرہ ہیں اور جو
انکے تابع ہیں اسمیں اور تحقیق اسکو اسلیئے ہی دوست کہتے تھے کہ یہ زیادہ کرنیوالا ہے
مشاہدہ اور حضور والوں کو کیونکہ ظاہر کیا جاتا ہے انکے لیے ملکوت کا اور روشن ہوتے ہیں
انکیلیے قسم قسم کے علم جبروت کے اور سیکھتے ہیں عجیب حکمتیں اور علم اور خبردار ہوتے ہیں اس چیز سے جو انسے
غائب ہے ان قسموں اور حظوظ میں سے جن کو طیار کیا ہے انکے لیئے پروردگار خلقت
غیبوں کے جاننے والے نے اور حق میں عمل والوں اور مجاہدہ والوں کے راحت اور آرام ہے
اور اسی واسطے منع کر دیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فجر کے
نکلنے کے بعد سورج چڑھنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک تاکہ
آرام کریں اسمیں رات اور دن کے ورد والے اور اسی طرح مستحب ہے یہ کہ جدائی
کیجاوے رات کی نماز کے درمیان میں بیٹھنے سے کہ تسبیح کہے اسمیں جو چاہے تسبیح تا
کہ ہو جاوے قوت نماز پر اور آرام لیں اعضا اور جاتی رہے نفس کی تکان قیام
کے لیئے اور دوست ہو جاوے اسکی طرف تہجد اور نماز اور یہ داخل ہے اللہ عز وجل
کے قول کے نیچے اور رات سے پس اسکی پاکی بول اور ستاروں کی پیٹھ پھیرنے
کے وقت اور اللہ تبارک و تعالے کے قول کے اور سجدوں کے پیچھے یعنے نماز کے
پیچھے **فصل** پس اگر اس سے فوت ہو جاوے رات کا قیام سونے یا کسی شغل سے پھر
اسکو قضا کرے درمیان سورج کے چڑھنے کے اسکے ڈھلنے تک تو وہ ہوگا اس شخص کی
طرح جس نے اسکو پڑھا اسکے وقت میں رات سے اس حدیث کے لحاظ سے جو بیان کی ہے
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن غنم سے کہ کہا مجھ سے بیان کی حضرت
عمر بن خطاب نے کہ انہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا چار رکعتیں
ظہر سے پہلی زوال کے بعد حساب کیجاتی ہیں جیسی کہ ہیں سحر کے وقت اور ایک اور لفظ
میں ہے حضرت عمر سے انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص سو جاوے
اپنے وظیفہ سے یا اسکو بھول جاوے پھر وہ اس سے پڑھ لے فجر کی نماز سے ظہر

الظهر فكانما قرأه في ليلة وعن بعض السلف انه قال اجتمع
رأي آل محمد صلى الله عليه وسلم ان من صلى ورده الذي فاته
من الليل قبل الزوال كان كمن صلاه في الليل ان لم يقدر
على ذلك فيقضيه ما بين الظهر والعصر قال الله تعالى وهو
الذي جعل الليل والنهار خلفة لمن اراد ان يذكر او اراد
شكورا اي جعلهما خلفين يتعاقبان في الفضل فيخلف
احدهما الآخر **فصل** فقد تحصل من هذه الجملة ان
اوراد الليل خمسة احدها ما بين العشائين والثاني ما بعد
عشاء الآخرة الى وقت منامه والثالث جوف الليل والرابع
الثلث الاخير والخامس هو السحر الاخير قبل طلوع الفجر
الثاني فهو للقراءة والاستغفار والتفكر والاعتبار دون
الصلوة لانه لا يؤمن ان تصادف صلاته طلوع الفجر وهو الوقت
المنهي عن الصلوة فيه لما قال صلى الله عليه وسلم صلوة الليل
مثنى مثنى فاذا خشيت الفجر فاوتر بركعة توتر لك ما قبلها
اللهم الا ان يكون قد نام عن وتره وورده فانه يصليها في هذه
الساعة على ما تقدم بيانه في فصل فعل الوتر فصول اوراد
النهار **فصل** واما اوراد النهار فخمسة ايضا احدها
من وقت طلوع الفجر الثاني الى طلوع الشمس والثاني صلوة الضحى
وما كان في معناها الى الزوال والثالث اربع ركعات بعد الزوال
بقراءة حسنة وسلام واحد قيل ان ابواب السماء تفتح لها و
الرابع ما بين الظهر والعصر والخامس بعد العصر الى الغروب
فصل واما الورد الاول من النهار فيستحب الجلوس
من بعد صلوة الفجر الى طلوع الشمس يذكر الله تعالى فيه اما
بتلاوة القرآن او تسبيح او تفكر او تذكر او تعليم او جلوس
الى عالم وكذلك بعد صلوة العصر الى ان تغرب الشمس
لانهما وقتان نهي عن التنفل بالصلوة فيهما لما اخبرنا الشيخ
ابو نصر عن والده قال اخبرنا ابو علي اسمعيل بن محمد بن اسمعيل
الخطبي قال حدثنا محمد بن يعقوب قال حدثنا هدبة بن خالد
القيسي قال حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الشعبي

کی نماز تک تو گویا اس نے وہ پڑھ لیا اپنی رات میں اور بعض سلف سے روایت ہے کہ
کہا جمع ہوئی رائے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو شخص اپنا ورد پڑھے جسکو رات
سے فوت کیا ہے زوال سے پہلے تو وہ ہوگا اس شخص کی طرح جسنے اسکو پڑھا رات
میں اور اگر اسپر قادر نہو تو پھر قضا کرے اسکو ظہر اور عصر کے درمیان اللہ تعالے
نے فرمایا اور اللہ وہ ہے جس نے بنایا رات کو اور دن کو اسکیلئے جو ارادہ کرے
ذکر کرنیکا یا ارادہ کرے شکر کرنیکا یعنے دونوں کو بنایا ایکدوسرے کا خلیفہ کہ ایکدوسرے
کے پیچھے آتا ہے بزرگی میں پس خلیفہ ہوتا ہے ایک انکا دوسرے کا **فصل** پس تحقیق حاصل
ہوا اس جملہ سے کہ تحقیق رات کے وظیفے پانچ ہیں ایک انکا مغرب و عشا کے
درمیان اور دوسرا عشا آخرہ کے بعد اپنے سونیکے وقت تک اور تیسرا رات کا
درمیان اور چوتھی تہائی حصہ پچھلا اور پانچواں ورد وہ سحر آخیر ہے فجر صبح صادق
کے نکلنے کے پہلے اور قرارت اور استغفار اور فکر اور عبرت کیلئے ہے سوا نماز کے
کیونکہ نہیں بیخوف ہوتا اس سے کہ پالیوے اسکی نماز فجر کے نکلنے کو اور وہ وقت ہے
کہ منع کیا گیا ہے نماز پڑھنی سے اسمیں اور راہی اسطے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب تو ڈرے فجر سے تو وتر کر ایک رکعت وہ وتر
کر دیگی تیرے لیئے اسکو جو اس سے پہلے تھا یا اللہ مگر یہ ہو کہ وہ اپنے وتر اور ورد سے سو
گیا ہو پھر بیشک وہ پڑھ لے اس ساعت میں اس بیان پر جو آگے گذرا وتر کے فصل میں
کئی فصلیں دن کے وظیفونکی **فصل** و لیکن دن کے وظیفے سو وہ بھی پانچ ہیں ایک
انکا صبح صادق سے سورج کے چڑہنے تک اور دوسری چاشت کی نماز اور
جو کچھ اسکے معنی میں ہے زوال تک اور تیسری چار رکعتیں بعد زوال اچھی
قرارت اور ایک سلام سے اور بعض نے کہا کہ بیشک آسمان کے دروازے اسکیلئے
کہولے جاتے ہیں اور چوتھی ظہر اور عصر کے درمیان اور پانچویں عصر کے بعد غروب
کے نزدیک تک **فصل** اور لیکن پہلا وظیفہ دن کا پس مستحب ہے بیٹھنا فجر کی نماز
کے بعد سورج چڑہنے تک ساتھ ذکر اللہ تعالے کے اسمیں یا قرآن مجید کی تلاوت سے
یا تسبیح یا فکر کرنی یا ذکر کرنیسے یا پڑھانیسے یا عالم کے پاس بیٹھنے سے اور اسی طرح عصر کی
نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کیونکہ ان دو وقتوں میں منع
کیا گیا ہے نفل نماز پڑھنی سے اس روایت کے لحاظ سے کہ ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر
نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی ابو علی اسمعیل بن محمد بن خالد بن اسمعیل خطبی
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن یعقوب نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ہدبہ بن خالد القیسی نے کہا
ہمسے حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اس نے شعبی سے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ اَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ
الشَّمْسُ اُكَبِّرُ وَاُهَلِّلُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ رَقَبَتَیْنِ وَلَاَنْ اَذْكُرَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُوْا عَنْ طَلَبِ
اَرْزَاقِكُمْ قِیْلَ یَا اَنَسُ مَا مَعْنٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَنَامُوْا عَنْ طَلَبِ اَرْزَاقِكُمْ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ
فَقُوْلُوْا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ یُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ
مَرَّةً وَّیَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَّیُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً
وَّیَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَهٰكَذَا یَفْعَلُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَعِنْدَ النَّوْمِ وَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَّالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ رض
قَالَ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ غَدْوَةٌ
اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَقَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَّا یَسْتَطِیْعُ غَزْوًا قَالَ
مَنْ جَلَسَ حِیْنَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ یَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ
الْعِشَاءَ كَانَ مَجْلِسُهٗ ذٰلِكَ رَوْحَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ
حِیْنَ یُصَلِّی الْغَدَاةَ وَیَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
كَانَتْ مِثْلَ غَدْوَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ
الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ
بِهِنَّ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰی عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ بِهِنَّ
عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَّكُنَّ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّلَا یَضُرُّهٗ یَوْمَئِذٍ
ذَنْبٌ یُّصِیْبُهٗ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ شِرْكًا وَّمَا مِنْ عَبْدٍ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ

اس نے ابو امامہؓ سے اس نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میرا
بیٹھنا ایک قوم کے ساتھ کہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کروں بعد فجر کی نماز کے سورج چڑھنے تک
تکبیر اور تہلیل کہوں میری طرف بہت پیارا ہی اسلیئے کہ آزاد کروں دو غلاموں کو اور البتہ
میرا اللہ عزوجل کو یاد کرنا عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک میری طرف بہت
پیارا ہے اس سے کہ میں آزاد کروں چار غلاموں کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے اور روایت
ہے حضرت انسؓ بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت سویا کرو اپنی رزقوں
کی طلب کے لیئے کسی نے پوچھا ای انس کیا معنے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کہ
مت سویا کرو طلب کے لیئے اپنے رزقوں کے کہا پس جب تم نماز پڑھ لو پس تم تینتیس بار
سب تعریف ہی اللہ کو اور اللہ پاک ہی اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت
بڑا ہی اور ایک اور حدیث میں ہی کہ سبحان اللہ کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ
اکبر کہے چونتیس بار اور اس کو ختم کرے اس سے کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے
جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہی اور اسی کو سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے
اور مارتا ہی اور آپ زندہ رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں ہی بھلائی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی اور اسی طرح کرے عصر کے بعد اور سوتے کے نزدیک اور حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عروہ بن زبیر سے انہی کہا بیشک اس
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا صبح کو یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ
کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہی پس عرض کیا ایک مرد نے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص لڑنے کی طاقت نہ رکھے آپ نے فرمایا جو شخص بیٹھا
رہے جب مغرب کی نماز پڑھ لے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے یہانتک کہ عشا کی نماز
پڑھے تو یہ اسکا بیٹھنا ہوگا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جو شخص بیٹھا رہے جب پڑھ
لے صبح کی نماز اللہ تعالے کو یاد کرتا رہے سورج چڑھنے تک تو یہ ہوگا مثل لڑائی کرنیکے اللہ
تعالے کی راہ میں اور حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو امامہ
سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے اپنی صبح
کی نماز کے پیچھے نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں اسی کا
ملک ہی اور سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہی اسی کے ہاتھ ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار مگر اللہ تعالیٰ اسکے لیئے لکھیگا ان کے عوض
دس نیکیاں اور مٹا دیگا اس سے ان کے عوض دس برائیاں اور بلند کریگا اسکے لیئے ان
کلموں کے عوض دس درجے اور یہ کلمے برابر ہونگے دس غلاموں کے اور نہ ضرر دیگا اس کو
گناہ جس کو وہ پہنچے مگر یہ کہ وہ شرک ہو اور نہیں کوئی بندہ جو اچھا وضو کرے

فغسل وجهه كما امر الله تعالى الا حط الله عنه كل ذنب
نظرت اليه عيناه او تكلم به لسانه وما من عبد غسل يديه
كما امر الله تعالى عز وجل الا حط الله عنه كل ذنب بطشت
بهما يداه ثم مسح راسه واذنيه الا حط عنه كل ذنب استمعت
اليه اذناه ثم غسل رجليه لما امره الله تعالى الا حط الله
عنه كل ذنب مشت به رجلاه حتى يقوم الى الصلوة فتكون
تلك الصلوة فضيلة وما من عبد نام على ذكر طاهرا فاول
ما يتبسر بذكر او بدعوة الا كانت دعوته مستجابة وما من
عبد رمى بسهم في سبيل الله عز وجل فاصاب او اخطا
الا اعطى به تحرير رقبة وما من عبد شاب شيبة في سبيل
الله الا اعطى بها نورا يوم القيمة ومن اعتق رقبة كانت له فداء
من نار جهنم كل عضو بعضو وحدثنا ابو نصر عن والده باسناده
عن الحسن بن علي رض انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
يقول من صلى الغداة في مسجده ثم جلس يذكر الله تعالى
الى ان تطلع الشمس فاذا طلعت حمد الله تعالى وقام يصلي ركعتين
اعطاه الله بكل ركعة الف الف قصر في الجنة في كل قصر الف
الف حوراء مع كل حوراء الف الف خادم وكان عند الله من
الاوابين عن نافع عن ابن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا صلى الفجر لم يقم من مجلسه حتى تمكنه الصلوة و
قال صلى الله عليه وسلم من صلى الصبح وجلس في مجلسه
حتى تمكنه الصلوة كانت بمنزلة حجة وعمرة متقبلتين وكان
ابن عمر رض اذا صلى الغداة جلس حتى تطلع الشمس فقيل له
لم تفعل هذا فقال اريد به السنة وحدثنا ابو نصر عن
والده باسناده عن عكرمة عن ابن عباس رض قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر في جماعة ثم اعتكف الى طلوع
الشمس ثم صلى اربع ركعات متواليات يقرء في اول ركعة
بفاتحة الكتاب وآية الكرسي ثلاث مرات وقل هو الله احد
سبع مرات وفي الركعة الثانية فاتحة الكتاب مرة والشمس
وضحها وفي الركعة الثالثة فاتحة الكتاب والسماء والطارق

پس اپنا مونہہ دہووے جیسا کہ اللہ تعالے نے حکم فرمایا مگر گرا دیتا ہے اللہ اس
سے ہر گناہ جسکی طرف دیکہا تہا اُسکی دونون آنکہون نے یا کلام کی اُسکے ساتہہ
اسکی زبان نے اور نہین کوئی بندہ کہ دہوتا ہے اپنے دونو ہاتہہ جیسا حکم کیا اللہ عز و
جل نے مگر گرا دیتا ہے اللہ اس سے ہر گناہ جسکو اُسکے دونون ہاتہون نے پکڑا تہا پہر مسح
کرتا ہے اپنے سر اور دونو کانونکا مگر گرا دیتا ہے اللہ اس سے ہر گناہ جسکو سنا تہا اسکے
دونون کانون نے پہر دہوتا ہے اپنے دونو پاؤن جیسا اسکو حکم کیا اللہ تعالے نے مگر گرا
دیتا ہے اللہ اس سے ہر گناہ جسے چلے تہے اُسکے دونون پاؤن یہانتک کہ وہ کہڑا ہوتا
ہے اپنی نماز کیطرف پہر ہوتی ہے یہ نماز فضیلت اور نہین کوئی بندہ کہ سو جاوے
ذکر پر با وضو پس جسوقت اُٹہے دعا کرے کوئی دعا مگر ہوگی اسکی دعا قبول کی گئی
اور نہین کوئی بندہ کہ تیر مارے اللہ عز و جل کی راہ مین پہر وہ کسی کو لگے یا نہ لگے مگر وہ دیا
جاویگا اسکے عوض ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب اور نہین کوئی بندہ کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا
اللہ کی راہ مین مگر وہ دیا جاویگا اسکے عوض نور قیامت کے دن اور جو شخص ایک غلام آزاد
کرے تو وہ اسکیلئے عوض ہوگا دوزخ کی آگ سے ہر عضو عضو کے عوض اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے حسن بن علی سے کہ کہا مین نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جو شخص صبح کی نماز پڑہے اپنی مسجد مین پہر بیٹہے اللہ تعالے
کو یاد کرتا ہے سورج چڑہنے تک پہر جب سورج چڑہے تو اللہ تعالے کی تعریف کرے اور اُٹہے
نماز پڑہے دو رکعتین تو دیگا اللہ تعالے اسکو ہر رکعت کے عوض دس لاکہہ محل بہشت مین ہر محل
مین دس لاکہہ حورین ہونگی ہر حور کے ساتہہ دس لاکہہ خادم ہونگے اور خدا کے نزدیک اوّابین
سے ہوگا اور روایت ہے نافع سے انہون ابن عمر رض سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر
کی نماز پڑہ لیتے تو نہ اُٹہتے اپنی مجلس سے یہانتک کہ ممکن ہو جاتی آپ سے نماز اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور بیٹہا رہے اپنی مجلس مین جب
تک ممکن ہو جاوے اسکو نماز پڑہنی تو وہ ہوگی بمنزلہ ایک حج اور ایک عمرہ قبول کیے
گئے کے پس حضرت ابن عمر رض جب صبح کی نماز پڑہ لیتے تہے تو بیٹہے رہتے سورج چڑہنے
تک سو انسے کہا گیا کیون ایسا کرتے ہو کہا مین اس سے ارادہ کرتا ہون سنت کا اور
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عکرمہ سے انسے حضرت ابن عباس رض
کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے فجر کی جماعت
مین پہر بیٹہا رہے سورج کے چڑہنے تک پہر نماز پڑہے چار رکعت پے در پے پڑہے
پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی تین بار اور قل ہو اللہ احد سات بار
اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور والشمس وضحہا اور تیسری رکعت مین سورہ فاتحہ

وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ
اللهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَعَثَ اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ سَبْعِينَ مَلَكًا مِنْ
كُلِّ سَمَاءٍ عَشَرَةُ أَمْلَاكٍ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مِنْ أَطْبَاقِ الْجَنَّةِ وَمَنَادِيلُ
مِنْ مَنَادِيلِ الْجَنَّةِ فَيَحْمِلُونَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ عَلَى تِلْكَ الْأَطْبَاقِ
ثُمَّ يَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِقَوْمٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا
لِصَاحِبِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ قَالَ اللهُ تَعَالَى عَبْدِي
صَلَّيْتَ لِي وَإِيَّايَ عَبَدْتَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ
هٰذِهِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَفْسِيرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ
أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ وَقَدْ حَمَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ
فَرْضِهَا وَمَسْنُونِهَا وَالصَّحِيحُ مَا ذَكَرْنَا **فَصْلٌ** وَأَمَّا
الْوِرْدُ الثَّانِي فَصَلٰوةُ الضُّحٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ وَهَلْ
يُسْتَحَبُّ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهَا أَمْ لَا عَلَى وَجْهَيْنِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَ
الْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الضُّحٰى صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ
وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الضُّحٰى الَّتِي
صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الضُّحٰى فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
نَادٰى مُنَادٍ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الضُّحٰى دَائِبِينَ
عَلَيْهَا أُدْخُلُوهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَكَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيٍّ يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
ثُمَّ يَنْتَظِرُونَ الْوَقْتَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَيُصَلُّونَهَا
فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقَدْ
أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَا نَدْرِي مَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآيَةِ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
وَالْإِشْرَاقِ حَتّٰى رَأَيْنَا النَّاسَ يُصَلُّونَ الضُّحٰى وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ الضُّحٰى فَقَالَ إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللهِ
تَعَالٰى ثُمَّ قَرَأَ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

اور چوتھی رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار
تو بھیجیگا اللہ تعالے اسکی طرف ستر فرشتے ہر آسمان سے دس فرشتے انکے
ساتھ ہونگے طباق بہشت کے طباقوںمین سے اور رومال ہونگے رومالونمین سے
بہشت کے پہر وہ اٹھالینگے اس نماز کو ان طباقون پر پہر لیکے چڑہ جاوینگے ان کو
پہر نہ گذرینگے فرشتونکی کسی قوم پر مگر وہ بخشش مانگینگے اس نماز پڑہنیوالیکے
لیئے پہر جب کہ جاتی ہی سامنے جبار جل شانہ کے تو اللہ تعالے فرماتا ہی میرے بندے میرے لیئے
تونے نماز پڑہی اور میری ہی عبادت کی پس اب نئے سرسے عمل کر بیشک مین نے
تجھکو بخشدیا اور یہ نماز اُس روایت کی تفسیر ہے جو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیگئی آپنے اپنے پروردگار عز وجل سے کہ فرمایا ای آدم کے بیٹے تو میرے لیئے چار رکعت
نماز پڑہ اول دنمین کافی ہونگا تجھکو دن کے آخرمین اور تحقیق اسکو حمل کیا انکے بعض نے
فجر کی نماز پر اسکے فرض اور سنت پر اور صحیح وہی ہے جو ہمنے بیان کیا **فصل** لیکن
دوسرا وظیفہ سو نماز ہی چاشت کی اور یہی رجوع کرنیوالونکی نماز ہی اور بھلا مستحب ہے
ہمیشگی اُس نماز پر یا نہین دو وجہوں پر ہماری اصحاب کے نزدیک اور اصل اسمین وہ
حدیث ہی جو ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے
ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاشت
کی نماز نماز ہی رجوع کرنیوالونکی اور اسی اسناد سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاشت کی نماز وہ نماز حضرت داود علیہ السلام کی ہے اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے اسنے حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تحقیق ایک دروازہ ہے بہشت کے
دروازون مین سے اُس کو کہا جاتا ہے ضحی پس جب قیامت کا دن ہوگا
تو پکاریگا ایک پکارنیوالا کہان ہین وہ لوگ جو پڑہا کرتے تہے چاشت کی
نماز ہمیشگی کرتے تہے اسپر اُن کو داخل کرو بہشت مین اللہ کی رحمت سے اور لوگ
زمانے مین امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب و حضرت علی کے پڑہا کرتے تہے
صبح کی نماز پہر انتظاری کرتے اسوقت کی جسمین چاشت کی نماز پڑہی جاتی
ہے پہر پڑہتے اس کو مسجد مین اور روایت ہے ضحاک بن قیس سے اسنے ابن عباس سے کہ
کہا البتہ تحقیق آیا تہا لوگون پر ایک زمانہ نہین سمجھا جاتا تہا کہ کیا وجہ ہی اس آیت
کی تسبیح کرتے ہین شام اور سورج کے روشن ہونیکے وقت یہانتک کہ ہمنے دیکہا لوگون کو
چاشت کی نماز پڑہتے اور کہا ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس سے پوچھے گئے چاشت کی نماز سے کہا
تحقیق اس نماز کا بیان اللہ تعالی کی کتاب مین ہے پہر پڑہی یہ آیت گہر وہ کہ حکم کیا اللہ

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي
رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَلٰكِنْ لَا يُدِيمُ عَلَيْهِمَا وَهٰذَا الْمَسَائِلُ عِكْرِمَةَ
عَنْ صَلٰوةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الضُّحٰى قَالَ كَانَ يُصَلِّيهَا الْيَوْمَ وَيَدَعُهَا
الْعَشَرَةَ وَقَالَ النَّخَعِيُّ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُدِيمُوا صَلٰوةَ
الضُّحٰى فَيُصَلُّونَ وَيَدَعُونَ لِئَلَّا تَكُونَ كَالْمَكْتُوبَةِ **فَصْلٌ**
وَأَمَّا عَدَدُ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ الضُّحٰى فَأَقَلُّهَا رَكْعَتَانِ وَأَعْدَلُهَا
ثَمَانُ رَكَعَاتٍ وَأَكْثَرُهَا اثْنَتَا عَشَرَةَ رَكْعَةً فَأَمَّا الرَّكْعَتَانِ
فَمَا أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ
كُلِّ مَفْصَلٍ كُلَّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّخَامَةُ
يَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَيَدْفِنُهَا أَوِ الشَّيْءُ يُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ
لَمْ يَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِيهِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي
خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ قَبْلَ
النَّوْمِ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَرُوِيَ
أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَهُوَ مَا تَقَدَّمَ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ حَدِيثِ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم الْحَدِيثَ وَرَوَتْ مُعَاذَةُ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلعم صَلَّى صَلٰوةَ الضُّحٰى أَرْبَعًا وَسِتَّ
رَكَعَاتٍ وَعَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ ثُمَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ
ابْنِ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَتْحِ مَكَّةَ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ
فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الضُّحٰى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ هُوَ ثَبَتَ الْاِخْتِيَارُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ كَذٰلِكَ رَوٰى أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا صَلَّتِ الضُّحٰى ثَمَانَ
رَكَعَاتٍ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَانَتْ عَائِشَةُ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانَ

نے اور یہ کہ بلند کیئے جاویں اور یاد کیا جاوے ان میں اللہ کا نام پاکی بولی جاوے
اسکیلیئے انمین صبح اور شام اور حضرت ابن عباسؓ چاشت کی دو رکعت نماز پڑھا
کرتے تھے ولیکن ہمیشگی نہیں کرتے تھے اسپر اور اسی واسطے جب پوچھا گیا عکرمہ ابن عباسؓ
کی نماز سے چاشت کیوقت تو کہا وہ ایک دن اسکو پڑھتے تھے اور دس دن چھوڑ دیتے
تھے اور کہا نخعی نے لوگ مکروہ جانتے تھے چاشت کی نماز پر ہمیشگی کرنے کو پھر پڑھتے اور
چھوڑ دیتے تاکہ نہو جاوے فرض نماز کی طرح **فصل** ولیکن گنتی رکعتوں کی نماز
چاشت کی پس بہت تھوڑی اسکی دو رکعتیں ہیں اور متوسط اسکی آٹھ رکعتیں اور
اکثر اسکا بارہ رکعتیں ہیں لیکن دو رکعت پس وہ ہے کہ خبر دی ہم کو اس سے شیخ ابو نصر
نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو اسپر واجب ہے کہ صدقہ کرے
ہر جوڑ سے ہر دن میں کچھ صدقہ صحابہ نے عرض کیا کون طاقت رکھتا ہے اسکی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کہ دیکھے اسکو
مسجد میں پس اسکو دفن کردے یا کسی چیز کو دور کردے رستہ سے پھر اگر طاقت نہ
رکھے پس دو رکعت نماز چاشت اسکو کفایت کرینگی اور ابو ہریرہ کی حدیث ہے
کہ مجھکو وصیت کی میرے دوست حضرت ابو القاسم صلعم نے تین چیز کی وتر کی سونے
سے پہلے اور تین دن کے روزے ہر مہینے میں سے اور دو رکعت نماز چاشت کی اور
روایت کیگئی ہے کہ چار رکعت ہیں اور وہ وہ ہے جسکا بیان آگے گذر گیا اس فصل
میں جو اس سے پہلے ہے اور عکرمہ کی حدیث میں ہے جو ابن عباسؓ سے ہے انہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے آخر حدیث تک اور معاذہ نے عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ضحی کی نماز چار رکعت پڑھی پھر چھ رکعت اور روایت ہے حمید طویل سے
انہوں نے انس سے انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے
چھ رکعتیں پھر آٹھ رکعتیں اور روایت ہے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالبؓ
سے کہ کہا جب تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں تو اترے مکہ
کے اوپر کی طرف پھر نماز پڑھی آٹھ رکعت پس میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیسی نماز ہے
فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز چاشت کی ہے کہا امام احمد بن حنبل نے اللہ کی
رحمت اور رضامندی ہو اسپر یہ حدیث ثابت ہے اور پسندیدہ اہل علم رحمہم اللہ کے
نزدیک آٹھ رکعت ہیں اور اسی طرح روایت کی ابو سعید نے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور نیز روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے پڑھی چاشت کی نماز آٹھ رکعتیں
اور کہا قاسم بن محمد نے کہ تھی حضرت عائشہؓ چاشت کی نماز پڑھا کرتی آٹھ رکعتیں

رکعات في تطويل ذلك وكانت إذا صلتها أغلقت الباب
عليها ثم عشر ركعات إن اختار ثم ثنتي عشرة ركعة وهو أفضلها
لما حدثنا به أبو نصر عن والده بإسناده عن حمزة بن موسى
ابن أنس بن مالك الأنصاري عن عمه ثمامة ابن أنس عن جده
أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من صلى الضحى اثنتي عشرة ركعة بنى الله تعالى له قصرا من
ذهب في الجنة وحدثنا أبو نصر عن والده بإسناده عن أم
حبيبة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى
اثنتي عشرة ركعة من النهار بنى الله تعالى له بيتا في الجنة وحدثنا
أبو نصر عن والده بإسناده عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن
أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر إن
النهار اثنتا عشرة ساعة فأعد لكل ساعة منها ركعة و
سجدتين يدرء عنك ما فيها من ذنب يا أبا ذر من صلى
ركعتين لم يكن من الغافلين ومن صلى أربعا كتب من الذاكرين
ومن صلى ستا لم يلحقه في يومه حنث إلا الشرك بالله تعالى
ومن صلى اثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة قلت يا رسول
الله أجميعا أم شتى قال صلى الله عليه وسلم لا عليك **فصل**
وأما وقتها فلها وقتان جائز وهو بعد طلوع الشمس إلى
صلوة الظهر ومستحب وهو حين ترمض الفصال عند
قرب الزوال والدليل على استحبابها في هذا الوقت ما روي
أن زيد بن أرقم رأى قوما يصلون الضحى في مسجد قباء
فقال لقد علموا أن الصلوة في غير هذه الساعة أفضل إن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الأوابين حين
ترمض الفصال ويجوز فعلها أيضا بعد الزوال لما روي
عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سا
السبحة حين تزول الشمس عن كبد السماء وهي صلوة
المخبتين وأفضلها في شدة الحر وإن هو لم يصلها حتى
أن صلى الظهر قضاها على وجه الاستحباب **فصل**
أما الذكر فيها فما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور منع کرتی تھی اُن کو اور وہ جب یہ نماز پڑھنی لگتیں تو اپنے پر دروازہ بند کر لیتین
پھر دس رکعت اگر پسند کرے پھر بارہ رکعت ہیں اور یہی افضل ہے اس حدیث کے
لحاظ سے جو ہم سے بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد حمزہ بن موسی بن انس بن
مالک انصاری سے اُس نے اپنے چچا ثمامہ ابن انس سے اُس نے اپنے دادا انس
بن مالک سے کہ کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص چاشت
کی نماز پڑھے بارہ رکعت تو اللہ پاک اس کیلئے ایک محل بناویگا سونے کا
بہشت مین اور ہم سے حدیث بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسنادسے ام حبیبہ سے کہا
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بارہ رکعت دن
سے تو بناویگا اللہ تعالے اسکے لئے ایک گھر بہشت مین اور ہم سے حدیث بیان کی ابونصر نے اپنے
باپ سے اپنے اسنادسے ابراہیم تیمی سے اس نے اپنے باپ سے اُس نے حضرت ابوذر سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر تحقیق دن بارہ گہڑی کا ہے
سو تو کر لے واسطے ہر گہڑی کے انمین سے ایک رکوع اور دو سجدے وہ دور کرینگے
تجہسے جو ان مین ہوگا گناہ سے اے ابوذر جو شخص نماز پڑھے دو رکعت تو وہ غافلوں مین
سے نہوگا اور جو شخص نماز پڑھے چار رکعت تو وہ لکہا جاویگا ذکر کرنیوالوں مین سے اور
جو شخص نماز پڑھے چہہ رکعت تو نہ لگیگا اس کو اسدن مین کوئی گناہ مگر شرک ساتھ اللہ
تعالے کے اور جو شخص نماز پڑھے بارہ رکعت تو اسکیلئے بنایا جاویگا ایک گھر جنت مین
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا اکٹھی یا جدا جدا پڑھی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تجہپر کوئی خوف نہین جس طرح چاہے اسی طرح پڑہ **فصل** لیکن اسکا وقت
سو اسکے دو وقت ہین ایک جائز ہے اور وہ سورج چڑھنے کے بعد ظہر کی نماز تک اور
مستحب ہے اور یہ وہ وقت ہے جب پاؤن تپنے لگین اونٹون کے بچون کے زوال کے قریب
اور دلیل اس نماز کے مستحب ہونیپر اسوقت مین وہ روایت ہے جو کیگئی کہ تحقیق زید بن
ارقم نے کچھ لوگون کو دیکہا نماز پڑہتے چاشت کی مسجد قبا مین پس فرمایا البتہ تحقیق
جانتے ہین کہ یہ نماز اس گہڑی کے سوا اور گہڑی مین بہتر ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنیوالونکی اسوقت ہے جب اونٹون کے بچون کے پاؤن
تپنے لگین اور جائز ہے اسکا پڑھنا بہی زوال کے بعد اس روایت کی وجہ سے کہ عوف بن مالک
نے کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہڑی پاکی بولنے کی ہے جب ڈہلجاوے سورج
آسمان کے درمیان سے اور یہ نماز عاجزی کرنیوالونکی ہے اور افضل اسکی گرمی کی شدت
مین ہے اور اگر وہ اسکو نہ پڑھے ظہر کی نماز پڑھنے تک تو قضا کرے اسکو استحباب کی
وجہ پر **فصل** وہ لیکن جو کچھ پڑھا جاوے اسمین وہ وہ ہے جو روایت کیگئی ہے حضرت صلے

پھر جب ضرب اللہ کی
فرمانبرداری کی تاکہ اور
ان نعمتون کو لیتا ہے
یا خدا کیونکر سوتے
اور علم الٰہی کی شان
مین جاری ہوچکی

أنه قال صلوة الضحى بسورة والشمس وضحيها والضحى و
عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صلى اثنتي عشرة ركعة صلوة الضحى
فقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وآية الكرسي مرة وقل
مرات قل هو الله أحد نزل من كل سماء سبعون ألف
ملك معهم قراطيس بيض وأقلام من نور يكتبون له الحسنات
إلى أن ينفخ في الصور فإذا كان يوم القيمة أتته الملائكة مع
كل ملك حلة وهدية فيقومون على قبره يقولون يا صاحب
القبر قم بإذن الله عز وجل فإنك من الآمنين **فصل**
وقد صح عن بعض الصحابة أنه أنكر صلوة الضحى من ذلك
ما رواه ابن المنادي من أصحابنا بإسناده عن ابن عمر أنه قال
ما صليت الضحى منذ أسلمت إلا أن أطوف بالبيت وإنها
لبدعة ولنعمت البدعة وإنها لمن أحسن ما أحدث الناس
وكان ابن مسعود يقول فصلوا الضحى يا عباد الله لا تحملوا
الناس ما لا يحملهم الله إياه فإن كنتم لا بد فاعلين فصلوها
في بيوتكم وكل هذا لا يدل على رد ما قدمنا ذكره من
الفضائل الواردة في فعلها وإنما أرادوا بذلك أن لا تشبه
بصلوة الفرض فيعتقد الناس وجوبها وليس كل الناس
سواء في نشاط العبادة فطلبوا الخفة عنهم تسهيل الطاعة
عليهم ولهذا المعنى روي عن عتبان بن مالك قال إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلى في بيته سبحة الضحى فقاموا
وراءه فصلوا وكانت عائشة إذا أرادت أن تصليها
غلقت الباب وابن عباس كان يصليها يوما ويدعها عشرا
فصل وأما الورد الثالث فالصلوة قبل الظهر وبعدها
حدثنا أبو نصر عن والده بإسناده عن أم حبيبة أنها قالت
من صلى أربع ركعات قبل الظهر وأربعا بعدها حرمه الله
تعالى لحمه على النار وقيل إن أبواب السماء والجنة تفتح من
بعد الزوال إلى أن تصلى الظهر ولهذا قيل إن الدعوات
تستجاب في هذه الساعة ولهذا استحب ملازمة العبادة

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چاشت کی نماز ہے سورۂ والشمس وضحیہا اور والضحیٰ
کے ساتھہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے بارہ رکعت چاشت کی
نماز پھر پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور تین بار
سورہ اخلاص تو اترینگے ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے انکے ساتھہ ہونگے کاغذ
سفید اور نور کی قلمیں لکھتے رہینگے اسکے لئے نیکیاں یہانتک کہ پھونکا جاوے
صور میں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسکے پاس فرشتے آوینگے ہوگا ساتھہ ہر
فرشتے کے ایک حلہ اور ایک ہدیہ پھر وہ کھڑے ہونگے اسکی قبر پر اور کہینگے اے قبر
والے اٹھہ اللہ عزوجل کے حکم سے بیشک تو امن والوں میں سے ہے **فصل** اور تحقیق ثابت
ہوا بعض صحابہ سے انکار نماز چاشت کا اسمیں سے وہ روایت ہے جو ابن منادی
کی ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت ابن عمر سے کہ کہا میں نے چاشت کی نماز
نہیں پڑھی جب سے میں مسلمان ہوا مگر یہ کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور
بیشک وہ بدعت ہے اور البتہ اچھی بدعت ہے اور تحقیق وہ ان اچھی باتوں میں سے
ہے جن کو لوگوں نے نکالا ہے اور ابن مسعود کہا کرتے تھے چاشت کی نماز میں
اے اللہ کے بندو لوگوں پر وہ بوجھہ نہ رکھو جو نہیں بوجھہ رکھا ان پر اللہ نے پس اگر تم
ضروری اسکو پڑھنے والے ہو تو پڑھو اسکو اپنے گھروں میں اور یہ سب کچھہ نہیں
دلالت کرتا ان فضیلتوں کے رد پر جنکا ہم نے آگے بیان کیا جو وارد ہیں اس نماز کے
پڑھنے میں اور سوا اسکے نہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا اسکا تا کہ نہ مشابہ ہو جاوے نماز فرض
سے پس لوگ اعتقاد کر لیں اسکے وجوب کا اور نہیں ہیں سب لوگ برابر عبادت کی خوشی
میں پس چاہا انہوں نے طلب کی ان پر خفت اور آسان کرنا طاعت کا ان پر اور اسی معنے
میں روایت کیگئی ہے عتبان بن مالک سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑھی اپنے گھر میں چاشت کی نماز پس صحابہ آپکے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی
اور حضرت عائشہ جب ارادہ کرتی تھیں اس نماز پڑھنے کا تو دروازہ بند کر لیتیں
اور حضرت ابن عباس نماز ایک روز پڑھتے تھے اور چھوڑ دیتے اسکو دس روز **فصل** و
لیکن تیسرا وظیفہ سو نماز ہے ظہر سے پہلے اور اسکے پیچھے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ
سے اپنے اسناد سے ام حبیبہ سے کہ انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز پڑھے چار رکعت ظہر سے
پہلے اور چار رکعت اسکے پیچھے تو حرام کرے گا اللہ پاک اسکے گوشت کو دوزخ پر اور
بعض نے کہا تحقیق دروازے آسمان اور جنت کے کہولے جاتے ہیں زوال کے بعد ظہر کی نماز
پڑھے جانے تک اور اسی واسطے کہا گیا ہے تحقیق دعائیں قبول کی جاتی ہیں اس

وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِيهَا وَفِي ذٰلِكَ حَدِيثٌ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاظِبُ
عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَسُئِلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تُفَتَّحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ
حَتّٰى تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَأُحِبُّ أَنْ أُقَدِّمَ وَسُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيُّ
صَلٰوةٍ كَانَتْ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُوَاظِبَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا
قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

فَصْلٌ وَأَمَّا الْوِرْدُ الرَّابِعُ فِيمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثَنَا
أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا صَالِحُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ
ثَنَا يُونُسُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
أَحْيَى اللّٰهُ قَلْبَهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ
يُحْيِي مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ
قَالَ كَانُوا يُشَبِّهُونَ الصَّلٰوةَ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ وَفِيمَا بَيْنَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَكَانَ ذٰلِكَ دَأْبَ كَثِيرٍ مِنَ الصُّلَحَاءِ
فَيُصَلُّونَ مَا وَرَادَهُمْ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يَنْفَرِدُونَ عَنِ
الْخَلْقِ وَيَنْقَطِعُونَ إِلَى الْحَقِّ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَهِيَ
سَاعَةٌ شَرِيفَةٌ لِلْخَلْوَةِ بِالرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرِهِ وَهِيَ صَلٰوةُ
الْغَفْلَةِ وَيُسْتَحَبُّ الْاِعْتِكَافُ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ
الْعَصْرِ لِلصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ لِيَجْمَعَ بَيْنَ الْاِعْتِكَافِ وَالْاِنْتِظَارِ
لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ دَأْبَ السَّلَفِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ فَاتَهُ
النَّوْمُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلْيَنَمْ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ لِيَتَقَوّٰى بِهِ
عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّ نَوْمَهُ قَبْلَ الظُّهْرِ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ وَ
بَعْدَ الظُّهْرِ لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَلَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَزِيدَ فِي
النَّوْمِ عَلٰى ثَمَانِ سَاعَاتٍ وَقِيلَ إِنْ نَقَصَ فِي النَّوْمِ عَنْ
هٰذَا الْمِقْدَارِ اضْطَرَبَ بَدَنُهُ لِأَنَّ النَّوْمَ قُوَّةُ الْبَدَنِ
وَرَاحَتُهُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلٍ

اور دعا اور ذکر کو اسوقت مین اور اسمین ایک حدیث مروی ہی ابو ایوب
انصاری سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم مداومت کرتے تہی چار رکعتوں پر
ظہر سے پہلی پہر آپ سے پوچہی گئے آپ نے فرمایا تحقیق بہشت کے دروازی کہولے جاتے ہین سورج
کے ڈہلنے کے نزدیک پہر بند نہین کئے جاتے یہانتک کہ نماز قائم کی جائے سو مین دوست
رکہتا ہوں کہ مین آگے کچہ بہیجوں اور پوچہی گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کونسی نماز بہت
پیاری تہی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسپر آپ مداومت فرماتے تہی کہا
تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے چار رکعت ظہر سے پہلی لنبا کرتے ان
مین قیام اور اچہا کرتے انمین رکوع اور سجدہ

فصل ولیکن چوتہا وظیفہ
سو وہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی حدیث بیان کی ہم کو ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر
دی ہم کو عمر بن احمد نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث کی ہم کو
صالح بن مالک نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم کو یونس
ابن ابی عمرہ نے عطا سے انہونے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص زندہ رکہے ظہر اور عصر کے درمیان کے وقت کو زندہ رکہیگا اللہ پاک
اسکے دل کو جسدن مرجاوینگے سب دل اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ زندہ
رکہتے تہی اسوقت کو جو درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے
کہ کہا لوگ تہی تشبیہ دیتے مغرب و عشا اور اسوقت کی نماز کو جو ظہر اور عصر کے
درمیان ہوتا ہی رات کی نماز سے اور یہ طریقہ تہا بہتوں کا عبادت کیے والوں
مین سے پس وہ پڑہا کرتے تہی اپنی نماز کے وظیفے ظہر اور عصر کے درمیان اکیلے ہوتے
تہے خلقت سے اور سب سے قطع کرتے تہی حق کی طرف اس ساعت مین اور یہ
ساعت بزرگ ہی خلوت کے لیئے ساتہہ رب عز و جل اور اسکے ذکر کے اور یہی غفلت کے
وقت کی نماز ہی اور مستحب ہے اعتکاف کرنا مسجد مین ظہر اور عصر کے درمیان
نماز اور ذکر کے لیئے تا کہ جمع ہو جاوی درمیان اعتکاف اور نماز کی انتظاری
کے اور تحقیق تہا یہ طریقہ سلف کا مگر یہ کہ اس سی فوت ہو گیا ہو سونا زوال سے
پہلے پس چاہیئے کہ سوئے اس گہڑی مین تا کہ قوت پاوی اس سے رات کے قیام پر
کیونکہ اسکا سونا ظہر کے پہلی گذری رات کے لیئے ہی اور ظہر کے بعد آئیندہ رات کے
لیئے ہی اور نہین مستحب کہ زیادہ کری سونے مین آٹہہ گہڑیوں پر اور بعض نے
کہا اگر کم کرے سونے مین اس مقدار سی تو پریشان ہو جاویگا اس کا بدن
کیونکہ سونا بدن کی قوت ہے اور اس کا آرام ہے اور ہم سی حدیث
بیان کی ابو نصر نے باپ اپنے سے اپنے اسناد سے سہل سے

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ صَلَّى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً كُلَّ يَوْمٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اِثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَزَالُونَ الْمُصَلُّونَ لِاَرْبَعٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَهُمْ مَغْفِرَةً حَتْمًا **فَصْلٌ** وَقَدْ وَرَدَ حَدِيثٌ
جَامِعٌ لِلنَّوَافِلِ فِي هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ
اَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِاِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
الْحَافِظُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ الْحَمَّامِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُكَلِّمَ اَحَدًا رُفِعَتْ لَهُ فِي
عِلِّيِّينَ وَكَانَ كَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى يَعْنِي
مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَهِيَ
قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَ
هِيَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ وَهِيَ قَوْلُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلٰى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ اَهْلِهَا وَمَنْ
صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ كَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ
اللّٰهُ تَعَالٰى جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَهُ اَبَدًا وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ
الْعَصْرِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَحَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِاِسْنَادِهِ عَنْ
عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ كَانَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ
الشَّمْسُ عَنْ يَسَارِهِ مِقْدَارَهَا عَنْ يَمِينِهِ فِي الْعَصْرِ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتْ عَنْ يَسَارِهِ مِقْدَارَهَا عَنْ يَمِينِهِ فِي الظُّهْرِ

اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابوہریرہ سے اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپنے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بناویگا اللہ پاک
اسکے لیے ایک گہر جنت مین دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے اور چار رکعت ظہر کی نماز
سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت نماز عصر کے پہلے اور دو
رکعت مغرب کی نماز کے پیچہے اور روایت ہے سعید بن مسیب سے اُنہون نے عائشہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے نماز پڑہنے والے
چار رکعت عصر کے پہلے یہانتک کہ بخشدیگا اللہ عزوجل ان کو بخشنا ضروری
فصل اور تحقیق وارد ہوئی ایک حدیث جامع نفلون کیلئے ان وقتون
مین اور وہ وہ حدیث ہے جو بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
کہ کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن
بدر حماری نے کہا ہمسے حدیث بیان کی حماد بن مدرک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عثمان بن
عبد اللہ شامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم نے عبد اللہ بن ابی سعید سے
اُنہون طاؤس سے اس نے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے مغرب کے بعد چار رکعتین پہلے کسی سے کلام کرنیکے تو
وہ اُٹہائی جاوین گے اسکے لیئے علیین مین اور وہ ہوگا اس شخص کیطرح جسنے پایا
لیلۃ القدر کو مسجد اقصی یعنی مسجد بیت المقدس مین اور یہ بہتر ہے نصف شعبان
کی رات کے قیام سے اور یہ قول اللہ تبارک و تعالے کا ہے تہے تہوڑا رات سے
سوتے اور یہ قول اللہ عزوجل کا ہے جدا ہو جاتی ہین انکی کروٹین بستر سے اور یہ
قول اللہ عزوجل کا ہے اور داخل ہوا موسیٰ شہر مین اسکے رہنے والونکے غفلت کے
وقت مین اور جو شخص چار رکعت نماز پڑہے عشا آخرہ کے بعد تو وہ ہوگا اس شخص
کی طرح جسنے لیلۃ القدر پائی مسجد الحرام مین اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت ظہر کے
پہلے اور چار رکعت اسکے پیچہے تو حرام کریگا اللہ تعالے اسکا جسم دوزخ پر کہ اسکو
کہاوے کبہی اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت عصر کے پہلے تو لکہیگا اللہ تعالے اسکے لیئے
خلاصی دوزخ سے اور روایت ہے نافع سے اُنہون ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتین سنت بہت پیاری ہین مجہکو دنیا سے اور جو
کچہہ اسمین ہے اور ہمسے حدیث بیان کی ابونصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے کہ وہ پوچہے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلی نماز سے کہا کون طاقت
رکہتا ہے اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹہرے رہتے یہانتک کہ ہوجاتا سورج آپ کے
بائین طرف سے جسقدر وہ ہوتا تہا آپکی داہنی طرف سے عصر کے وقت تو دو رکعتین پڑہتے

صلى أربعا فإذا زالت الشمس صلى أربعا فيصلي بعد الظهر ركعتين وقبل العصر أربعا وفي الجملة يغتنم العبد الصلوة بين الأذان والإقامة والدعاء والتضرع فإنها ساعة ترجى فيها إجابة الدعاء على ما تقدم

فصل وأما الورد الخامس فبعد صلوة العصر إلى غروب الشمس فهو الذكر من التسبيح والتهليل والاستغفار والتفكر في الملكوت وقراءة القرآن لكن صلوة النافلة منهي عنها فيه ويقرء قبل غروب الشمس والشمس وضحها والليل إذا يغشى ثم المعوذتين يختم بها ورده ويستفتح ليله بالقرآن والاستعاذة وروي عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال فيما يذكر من رحمة ربه عز وجل أن الله تعالى قال يا ابن آدم اذكرني من بعد صلوة الفجر ساعة وبعد صلوة العصر ساعة أكفك ما بينهما

باب في الصلوات الخمس بيان أوقاتها وسننها وفضائلها

فصل الصلوات المكتوبة خمس الفجر وهي ركعتان والظهر وهي أربع ركعات والعصر وهي أربع ركعات والمغرب وهي ثلاث ركعات والعشاء الآخرة وهي أربع ركعات فذلك سبعة عشرة ركعة وقد كانت فرضت خمسين صلوة ليلة أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج ثم أعيدت إلى الخمس حكمة من الله عز وجل ليتبين بذلك التخفيف سهولة ما أبقى منها أسقط عن عباده المؤمنين كما أسقط عنهم ثبوت الواحد لعشرة من المشركين في القتال إلى ثبوت الواحد للاثنين منهم وكما أسقط تحريم الأكل والشرب والجماع بعد النوم في ليالي الصيام بقوله وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود بعد أن كان ذلك محرما عليهم

فصل والأصل في وجوبها قوله عز وجل وأقيموا الصلوة وآتوا الزكوة واركعوا مع الراكعين والأصل في بيان أوقاتها آيات في كتاب الله تعالى منها قوله عز وجل فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون

نوافل رکعت نماز پڑھتی ہے جب ڈہل جاتا سورج تو چار رکعت نماز پڑھتی ہیں پڑھتی ظہر کے بعد دو رکعتیں اور پہلی عصر کے چار رکعتیں اور ماحصل کلام یہ ہے کہ غنیمت جانے بندہ نماز کو درمیان اذان اور اقامت کے اور دعا اور تضرع کو کیونکہ یہ ایسی گہڑی ہے جس میں امید کیگئی ہے قبول ہونے دعا کی اس بیان پر جو آگے گذر چکا

فصل بیان میں پانچواں وظیفہ سو وہ عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہے پس یہ وہ وقت ذکر کرنے کیلئے ہے تسبیح اور تہلیل اور استغفار اور فکر کرنے میں اللہ کے ملکوں میں اور قرآن مجید کے پڑہنے سے کیونکہ نفلی نماز سے اس وقت میں منع کیا گیا ہی اور پڑہے سورج ڈوبنے سے پہلے والشمس وضحیہا اور واللیل اذا یغشی پہر معوذتین ختم کرے اپنے ورد کو اور شروع کرے اپنی رات کو قرآن مجید سے اور پناہ لینے سے اور روایت کی گئی ہے حسن سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اس وقت میں کہ ذکر کرتے تہے اپنے رب عز وجل کی رحمت سے تحقیق اللہ تعالے نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو مجہہ کو یاد کر فجر کی نماز کے بعد ایک گہڑی اور بعد نماز عصر کے ایک گہڑی تو میں کفایت کرونگا تجہہ کو ان وقتونمیں جو ان دونوکے درمیان ہیں

باب بیان میں پانچوں نمازوں کے اور انکے وقتوں اور انکی سنتوں اور انکی فضیلتوں کے

فصل نمازیں جو فرض ہیں پانچ ہیں فجر کی نماز اور وہ دو رکعت ہی اور ظہر کی نماز اور وہ چار رکعت ہے اور عصر کی نماز اور وہ چار رکعت ہے اور مغرب کی نماز اور وہ تین رکعت ہے اور عشاء کی نماز اور وہ چار رکعتیں ہیں سو یہ سترہ رکعتیں ہیں اور تحقیق فرض کی گئی تہیں پچاس نمازیں جس رات میں سیر کرائے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو پہر پہیری گئیں پانچ کی طرف ازروی حکمت کے اللہ عز وجل کیطرف سے تاکہ ظاہر ہوجاوے اس سے تخفیف اور آسانی اس چیز کی جسکو باقی رکہا اس میں سے کہ دور کیا اپنے بندوں مومنوں سے جیسا کہ دور کیا ان سے ایک کا ثابت رہنا مقابلہ میں دس کے مشرکوں میں سے لڑائی میں طرف ایک ثابت رہنے کے مقابلہ میں دو کے ان میں سے اور جیسا کہ دور کیا کہانے اور پینے اور جماع کی تحریم کو بعد سونے کے روزہ کی راتوں میں اپنے اس قول سے اور تم کہاؤ اور پیو جب تک ظاہر ہوجاوے تمکو تاگا سفید فجر کا تاگے سیاہ رات سے بعد اسکے کہ یہ تہا حرام ان پر

فصل اور اصل ان کے واجب ہونے میں اللہ عز وجل کا یہ قول ہے اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنیوالوں کے ساتھہ اور اصل انکے وقتوں کے بیان میں کئی آئتیں اللہ کی کتاب میں ہیں لیکن آیتیں سو اللہ عز وجل کا یہ قول ہے پس اللہ کی پاکی بولو جب تم شام کرتے اور جب صبح کرتے

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ اَيْ صَلُّوا لِلّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَحِينَ تُصْبِحُونَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَعَشِيًّا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَحِينَ تُظْهِرُونَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ يَعْنِي عِنْدَ غُرُوبِهَا وَقِيلَ عِنْدَ زَوَالِهَا وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى قَالَ قَتَادَةُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ هِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ فَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ اَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَهٰذَا الْخَبَرُ هُوَ اَصْلٌ فِي الْمَوَاقِيتِ وَفِي هٰذَا الْبَابِ اَحَادِيثُ وَرَدَتْ كُلُّهَا تَرْجِعُ اِلٰى مَعْنَاهُ فَلَمْ نَذْكُرْهَا

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ اَوَّلًا قَبْلَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا اَوَّلًا

اور اسی کو سب تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلی پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو پس اللہ کی پاکی بولو یعنے نماز پڑھو جب تم شام کرتے ہو مغرب اور عشا کی نماز اور جب تم صبح کرتے ہو فجر کی نماز پڑھو پچھلی پہر کو عصر کی نماز اور جب تم ظہر کرتے ہو ظہر کی نماز پڑھو اور فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق نماز ہے مومنوں پر فرض کی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی اور فرمایا اللہ عز وجل نے اور قائم کر نماز کو دونو طرف دن کے اور گنتی ساعتیں رات سے فرمایا اللہ تعالی نے قائم کر نماز کو وقت ڈہلنے سورج کے یعنی نزدیک اسکی غروب ہونیکے اور بعض نے کہا وقت اسکے ڈہلنے کے اور فرمایا اللہ نے بڑی ہے بزرگی اسکی او تسبیح کر ساتہ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اسکے سے اور گہڑیوں رات کی ہیں پس تسبیح کر اور کناروں دن کے سے شاید کہ تو راضی ہو کہا قتادہ نے پہلے نکلنے سورج کے یہ نماز فجر کی ہے اور پہلے ڈوبنے اسکے نماز عصر کی ہے اور رات کی گہڑیوں سے نماز مغرب و عشا کی ہے اور کناروں دن کے سے ظہر کی نماز ہے ولیکن حدیثیں سو وہ ہے جو روایت کیگئی ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امامت کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس پس مجھکو نماز پڑہائی ظہر کی جب ڈہل گیا سورج اور تہا سایہ بقدر تسمہ کے پہر مجھکو عصر کی نماز پڑہائی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پہر مجھکو مغرب کی نماز پڑہائی جب روزہ کہولتا ہے روزہ دار پہر مجھکو عشا کی نماز پڑہائی جب شفق غائب ہوگئی پہر مجھکو نماز پڑہائی فجر کی جب حرام ہوجاتا ہے کہانا پینا روزہ دار پر پہر مجھکو نماز پڑہائی دوسرے دن ظہر کی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پہر مجھکو نماز پڑہائی عصر کی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی دوگنا پہر مجھکو نماز پڑہائی مغرب کی جب روزہ کہولتا ہے روزہ دار پہر مجھکو نماز پڑہائی عشا کی رات کے پہلے تیسرے حصے تک پہر مجھکو فجر کی نماز پڑہائی جب صبح روشن ہوگئی پہر میری طرف نظر کی پہر کہا اے محمد یہ ہے وقت پیغمبروں کا ان پر اللہ کی رحمتیں اور اسکا سلام تجھسے پہلوں کا ہے اور وقت درمیان ان دو وقتوں کے ہے اور یہ حدیث اصل ہے سب وقتوں میں اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہیں سب کی سب اسی حدیث کے معنے کی طرف رجوع کرتی ہیں پس ہم ان کو ذکر نہیں کرتے

فصل بیان میں ان لوگوں کے جنہوں نے یہ نمازیں پڑہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روایت کیگئی ہے بعض حدیثوں میں کہ تحقیق ایک مرد نے انصاریوں سے پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز سے کہ کسی نے پہلے اس کو پڑہا ہے

فاخبرہ ان من صلاها اولا آدم علیہ السلام والظهر صلاها ابراهیم حین نجاه الله تعالی من نار نمرود والعصر صلاها یعقوب علیہ السلام حین اخبرہ جبرئیل بیوسف علیہ السلام والمغرب صلاها داود حین تاب الله علیہ وصلوة العتمة صلاها یونس بن متی حین اخرجه الله تعالی من بطن الحوت کالفرخ الذی لا ریش له فجاء جبرئیل علیہ السلام فقال ان الله یقرئک السلام ویقول لک انی مستحی منک کیف عذبتک فی دار الدنیا فهل انت راض عنی فقام فصلی اربع رکعات ثم قال انی عن ربی راض انی عن ربی راض **فصل** فی اول ما وجبت من الصلوات علی نبینا صلی الله علیہ وسلم وامر بفعلها صلوة الفجر والمغرب فکان صلی الله علیہ وسلم یصلی رکعتین بالغداة ورکعتین بالعشیة وهو قوله عز وجل فسبح بحمد ربک بالعشی والابکار الی ان اسری به صلی الله علیہ وسلم الی السماء لیلة المعراج ففرض علیہ خمس صلوات فی صلوة الفجر هی اول صلوة النهار ثم الظهر وانما بدأ العلماء فی بیان صفة الصلوات بالظهر اتباعا للسنة وهو قوله صلی الله علیہ وسلم فی حدیث ابن عباس امنی جبرئیل عند البیت فصلی بی الظهر الی اخر الحدیث فبدأ ببیان وقتها فجعل اول المواقیت وقتها لا انها فرضت اولا وقد بینا ان الفجر هی التی صلاها آدم علیہ السلام وهو اول نبی ارسل فی الارض من الانس فعلم انها اول صلوة فرضت فی الجملة **فصل** فی بیان وقت صلوة الفجر فاول وقتها انصداع الفجر الثانی المعترض بالضیاء فی اقصی المشرق ذاهبا من القبلة الی دبرها حتی یرتفع فیعم الافق وینتشر علی رؤس الجبال والقصور المشیدة واخر وقتها الاسفار البین الذی اذا سلم منها بدا حاجب الشمس وما بین هذین وقت والمستحب ان تسمی هذه الصلوة صلوة الصبح

سو آپنے اسکو خبر دی کہ تحقیق جسنے اس کو پہلے پڑہا ہے وہ آدم علیہ السلام ہیں اور ظہر کی نماز پڑہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ پاک نے ان کو نجات دی نمرود کی آگ سے اور عصر کی نماز پڑہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب خبر دی اسکو جبرئیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کی اور مغرب کی نماز پڑہی حضرت داؤد علیہ السلام نے جب اللہ تعالی نے اسکی توبہ قبول کی اور عشا کی نماز پڑہی حضرت یونس بن متی نے جب اللہ تعالی نے اسکو نکالا پیٹ سے مچھلی کے جانور بچے کیطرح جسکے پر نہوں پر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے پس کہا تحقیق اللہ تعالی تجھہ کو سلام کہتا ہے اور تجھہ کو فرماتا ہے کہ مین تحقیق حیا کرتا ہون تجھسے کہ کیسا مینے تجھہ کو عذاب کیا دنیا مین پس کیا تو راضی ہے مجھہ پر پہر وہ کہڑے ہوئے پہر نماز پڑہی چار رکعت پہر کہا تحقیق مین راضی ہون اپنے رب سے تحقیق مین اپنے رب سے راضی ہون **فصل** اور پہلی جو نماز واجب ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم کیے گئے اسکے کرنیمین فجر اور شام کی نماز ہے پس تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے دو رکعتین صبح کو اور دو رکعتین شام کو اور وہ فرمودہ ہے اللہ عز وجل کا پس پاکی بول ساتہہ تعریف اپنے رب کے شام اور صبح کو یہانتک کہ سیر کرائے گئے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف معراج کی رات مین پس فرض کی آپ پر پانچ نمازین اور فجر کی نماز یہی پہلی نماز دن کی ہے پہر ظہر کی اور تحقیق شروع کیا علماء نے بیان کرنیمین نمازون کی صفت کی ظہر سے سنت کی پیروی کرنے کو اور وہ قول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عباس کی حدیث مین میری امامت کی جبرئیل نے بیت کے پاس پہر مجھہ کو ظہر کی نماز پڑہائی آخر حدیث تک پس آپنے شروع کیا ظہر کیوقت بیان کرنیسے پس کیا پہلا وقتون کا ظہر کا وقت نہ یہ کہ وہ فرض کیگئی ہے پہلی اور تحقیق ہمنے بیان کیا کہ تحقیق فجر وہ نماز ہے جسکو حضرت آدم علیہ السلام نے پڑہا ہے اور وہ پہلی پیغمبر ہین کہ بہیجے گئے زمین مین آدمیون مین سے پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی نماز ہے کہ فرض کیگئی ہے فی الجملہ **فصل** بیان مین فجر کی نماز کیوقت کے پس اسکا اول وقت پہٹنا ہے فجر دوسری کا کہ چوڑی ہوتی ہے روشنی سے مشرق کے کنارے مین جانیوالی قبلہ سے اسکی پیٹھہ کو یہانتک کہ بلند ہوجاوے پہر تمام کنارون کو گہیرے اور پہیل جاوے سرون پر پہاڑون اور محلون مضبوط کے اور اسکا آخری وقت روشن ہے وہ کہ جب سلام پہیرے اس سے تو ظاہر ہوجاوے سورج کا آبرو اور ان دو وقتون کے درمیان وقت فراخ ہے اور مستحب ہے کہ اس نماز کا نام رکہا جاوے صبح کی نماز

أو الفجر ولا تسمى صلوة الغدوة لأن الله تعالى قال وقرآن
الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا يعني صلوة الفجر تشهدها
ملائكة الليل وملائكة النهار فتحصل في آخر صحيفة
ملائكة الليل وأول صحيفة ملائكة النهار عليهم
السلام والأفضل التغلس بها خلاف ما قال الإمام
أبو حنيفة من أن الإسفار بها أفضل وإنما قلنا ذلك لما روي
عن عائشة أنها قالت كن النساء يصلين مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلين الفجر معه ثم يرجعن متلفعات
بمروطهن لا يعرفهن أحد من الغلس عن إمامنا أحمد
رواية أخرى أن المعتبر بحال المأمومين فإن أسفروا فالأفضل
الإسفار لتكثير الجمع الثواب وأما الفجر الأول فلا عبرة به
لأنه لا يحرم شيئا ولا يوجب شيئا لما روي عن ابن عباس
أنه قال الفجر فجران فالذي تحل به الصلوة وتحرم فيه
الأكل والشرب التي تنتشر على رؤس الجبال وهو الذي
يحرم وقد وصف بعض العلماء بالله عز وجل الفجرين و
حدهما بحدين فقال الفجر الأول هو بدو سلطان شعاع
الشمس إذا انتهت إلى أرض الخامسة لا يسطع ضوؤها
في وسط السماء حتى يقطعها عقد بقاء الفجر الأول فذلك
الضياء الذي يظهر في السماء في الثلث الأخير من الليل هو
الفجر الأول ثم يعود سواد الليل لما كان لأن الشمس تغرق
في الفلك الأسفل المتجانف وتحجبها الأرض السادسة فيه
ذلك الضوء الذي ظهر في السماء وأما الفجر الثاني فهو انشقاق
شفق الشمس هو بدو بياضها التي تحته الحمرة وهو
الشفق الثاني وهو أول سلطانها من آخر الليل وبعده
طلوع قرص الشمس وذلك أن الشمس إذا ظهرت على وجه
الأرض الثانية التي هي السابعة وانفجر شعاعها من الفلك
الأسفل وهو ذيل السماء سترت عينها الجبال والبحار
والأقاليم العالية وظهر شعاعها منتشرا إلى وسط السماء
عرضا مستطيرا والأول يسمى مستطيلا لأنه يظهر في

یا فجر کی نماز اور نہ نام رکہا جاوے صلوۃ الغداۃ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور قرآن پڑہہ فجر کو تحقیق قرآن پڑہنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا یعنے فجر کی نماز
مین حاضر ہوتے ہین رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے پہر حاصل ہو جاوے رات کے
فرشتون کے صحیفے کے آخر مین اور دن کے فرشتے کے صحیفے کے اول مین ان پر سلام ہو
اور بہت افضل غلس مین پڑہنا ہے فجر کی نماز کو خلاف اسکی کہ کہا امام ابو حنیفہ نے کہ
تحقیق اسفار کرنا فجر کی نماز مین افضل ہے اور تحقیق ہم نے یون کہا اس روایت
کے لحاظ سے کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہا عورتین نکلا کرتی تہین حضرت
رسول اللہ کے زمانے مین نماز پڑہتی تہین فجر کی آپکے ساتہہ پہر لوٹتین لپٹین ہوئین
اپنی چادرون کو نہ پہچانتا انکو کوئی صبح کے اندہیرے سے اور ہمارے امام احمد سے
ایک روایت ہے کہ تحقیق معتبر مقتدیون کے لحاظ سے ہے پس اگر وہ اسفار کرین تو افضل
اسفار ہی تاکہ جماعت اور ثواب زیادہ ہو لیکن فجر اول کاذب پس اسکا
کچھ اعتبار نہین ہے کیونکہ وہ نہ کچہہ حرام کرتی ہے اور نہ کچہہ واجب کرتی ہے اس
روایت کے لحاظ سے جو کہ نگئی ابن عباس سے کہا فجر دو فجر ہین پس وہ فجر کہ جس سے
نماز حلال ہوتی ہے اور جسمین حرام ہوجاتا ہے کہانا اور پینا وہ فجر ہے جو پہیل جاوے
پہاڑون کے سرون پر وہی حرام کرتی ہے اور تحقیق بیان کیا بعض علما
باللہ عز وجل نے دونو فجرون کا اور ان دونو کی دو حد بیان کین پس کہا پہلی فجر
وہ شروع ہونا سورج کے شعاع کے غلبہ کا ہے جب ظاہر ہووے سورج پانچوین زمین کے نیچے
سے تاکہ پہیل جاوے اسکی روشنی آسمان کے درمیان یہانتک کہ کاٹ دے اسکو بمقدار باقی
رہنے فجر اول کے پس یہ روشنی کہ ظاہر ہوتی ہے آسمان مین پچہلے تیسرے حصے مین رات
مین ہے یہی فجر اول کاذب ہے پہر لوٹتا ہے رات کا اندہیرا جیسا ہوتا ہے کیونکہ سورج
غروب ہوجاتا ہے آسمان نیچے جہکنے والے مین اور ڈہانپ لیتی ہے اسکو چہٹی زمین پس جاتی
رہتی ہے یہ روشنی کہ ظاہر ہوئی تہی آسمان مین اور لیکن فجر دوسری صادق پس وہ
پہٹنا ہے شفق سورج کا اور وہ شروع ہونا ہے اس سفیدی کا جسکے نیچے سرخی ہوتی
ہے اور وہ شفق دوسری ہے اور وہ اسکا پہلا غلبہ ہے آخر رات سے اور اسکے پیچہے نکلنا ہے
ٹکیا سورج کی اور وہ یہ ہے کہ جب سورج ظاہر ہوتا ہے دنیا کے زمین کے منہ پر اور وہ
ساتوین زمین ہے اور نکلتی ہے اسکی شعاع نیچے آسمان سے اور وہ آسمان کا دامن ہے
تو اسکی آنکہہ ڈہانپ لیتی ہے پہاڑون اور دریاؤن اور بلند ملکون کو اور ظاہر ہو جاتی
ہے اسکی شعاع پہیلتی ہوئی آسمان کے درمیان تک چوڑی کنارہ مین اور فجر
اول کاذب کا نام رکہا جاتا ہے مستطیل کیونکہ وہ ظاہر ہوتی ہے آسمان

وَسْطِ السَّمَاءِ طُولاً ثُمَّ يَذْهَبُ وَالثَّانِيْ يَظْهَرُ عَرْضًا مُسْتَطِيْرًا فَيَعُمُّ الْأُفُقَ وَاَرْجَاءَ السَّمَاءِ كُلَّهَا وَلِلشَّمْسِ شَفَقَانِ عِنْدَ الْغُرُوْبِ وَشَفَقَانِ عِنْدَ الطُّلُوْعِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الظُّهْرُ فَاَوَّلُ وَقْتِهَا اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاٰخِرُهُ اِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْاَفْضَلُ تَعْجِيْلُهَا اِلَّا فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَعَ الْغَيْمِ فِيْ حَقِّ مَنْ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْجَمَاعَةِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَلِمَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اَذَّنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَذَّنْتُهٗ ثَانِيَةً فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَذَّنْتُهٗ ثَالِثَةً فَقَالَ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْتُ فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا وَبَيَانُ مَعْرِفَةِ الزَّوَالِ اَنَّ الشَّمْسَ اِذَا وَقَفَتْ فَهُوَ قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِذَا زَالَتْ اَقَلَّ الْقَلِيْلِ فَذٰلِكَ وَقْتُ الظُّهْرِ وَجَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ الشَّمْسَ اِذَا زَالَتْ بِمِقْدَارِ شِرَاكٍ فَذٰلِكَ اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَهُوَ اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَاَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْرِفَ ذٰلِكَ فَقِسِ الظِّلَّ بِاَنْ تَنْصِبَ عَمُوْدًا اَوْ تَقُوْمَ قَائِمًا فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْاَرْضِ مُسْتَوِيًا مُعْتَدِلًا ثُمَّ تُعَلِّمَ عَلٰى مُنْتَهَى الظِّلِّ بِاَنْ تَخُطَّهٗ خَطًّا ثُمَّ انْظُرْ اَيَنْقُصُ اَوْ يَزِيْدُ فَاِنْ رَاَيْتَهٗ يَنْقُصُ عَلِمْتَ اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَزَلْ بَعْدُ وَاِنْ رَاَيْتَهٗ قَائِمًا لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ فَذٰلِكَ قِيَامُهَا وَهُوَ نِصْفُ النَّهَارِ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا اَخَذَ الظِّلُّ فِي الزِّيَادَةِ فَذٰلِكَ زَوَالُ الشَّمْسِ فَقِسْ مِنْ حَدِّ الزِّيَادَةِ اِلٰى ظِلِّ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ قِسْتَ بِهٖ طُوْلَ الظِّلِّ فَاِذَا بَلَغَ اِلٰى اٰخِرِ طُوْلِهٖ فَهُوَ اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِذَا زَادَ شَيْئًا يَسِيْرًا فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَزِيْدَ الظِّلُّ طُوْلَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ مَرَّةً اُخْرٰى فَذٰلِكَ اٰخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَبْقٰى وَقْتُ الضَّرُوْرَةِ اِلٰى قَبْلِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَكَذٰلِكَ تَفْعَلُ بِقِيَامِكَ فَتُعَلِّمُ عَلٰى مَوْضِعِ ظِلِّكَ فَاِنْ نَقَصَ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَمْ تَزُلِ الشَّمْسُ وَاِنْ وَقَفَ

کے درمیان مین طول مین پہر جاتی رہتی ہے اور فجر دوسری صادق ظاہر ہوتی ہی عرض مین آسمان کے کنارون مین پہر گہیرتی ہے کنارون کو اور آسمان کے سب کنارونکو اور سورج کیلئے دو شفق ہین غروب کیوقت اور دو شفق ہین طلوع کیوقت **فصل** ولیکن ظہر پس اسکا اول وقت ہی جب ڈہلجاوی سورج اور اسکا آخر ہی جب ہوجاوی ہر چیز کا سایہ اسکی مثل اور افضل اسمین جلدی کرنا ہے مگر گرمی کی شدت مین اور ساتھہ ابر کے اس شخص کے حق مین جو ارادہ رکہتا ہو نکلنے کا جماعت کیطرف واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرد کرو ظہر کی نماز کو کیونکہ تحقیق شدت گرمی کی دوزخ کے سانس سی ہے اور اس روایت کے لحاظ سے جو لیگئی بلال سے کہا مین نے خبر دی حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سی آپنے فرمایا سرد کرو پہر اپکو خبر دی دوبارہ آپنے فرمایا سرد کرو پہر مینے آپکو خبر کی تیسری بار آپنے فرمایا سرد کرو یہانتک کہ مینے دیکہی ٹیلون کے سامنے پہر فرمایا تحقیق گرمی کی سختی دوزخ کے جوش سی ہے پس جب سخت ہوجاوے گرمی پس تم سرد کیا کرو اور زوال کے پہچاننے کا بیان یہ ہی کہ جب سورج ٹہیرجاوے پس وہ قبل زوال ہی پہر جب ڈہل جاوے تہوڑی بہت تہوڑا پس یہ ظہر کا وقت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ تحقیق جب سورج ڈہل جاوی جوتی کے تسمے کے برابر پس یہ اول وقت ظہر کا ہے پہر جب ہوجاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ آخر وقت ظہر کا ہی اور اول وقت عصر کا ہی جب تو چاہے اسکو پہچاننا پس قیاس کر سایہ کو اسطرح سے کہ کہڑا کری تو ایک ستون یا تو آپ کہڑا ہو ایک جگہ مین زمین سیدہی برابر پہر تو نشان کر دی سایہ کے تہی پر یعنی ایک خط کہینچ پہر تو دیکہہ کہ وہ گہٹتا ہی یا بڑہتا ہی پہر اگر تو اسکو دیکہے گہٹتا تو جان لے کہ سورج ابہی نہین ڈہلتا اور اگر تو اسکو دیکہے قائم نہ گہٹتا نہ بڑہتا پس یہ اسکا قیام ہے اور یہی نصف النہار ہی کہ نہین جائز ہے نماز اسوقت مین پہر جب شروع ہو سایہ زیادتی مین پس یہ ہے ڈہلنا سورج کا پس قیاس کر زیادتی کی حد سی اس چیز کے سایہ تک جس سی تو نے قیاس کیا تہا سایہ کے طول کا پس جب پہونچ جاوے اسکے طول کے آخر تک پس وہ آخر وقت ہی ظہر کا پہر جب بڑہ جاوے کچہہ تہوڑا سا پس تحقیق داخل ہوگیا عصر کا وقت یہانتک کہ بڑہ جاوی سایہ اس چیز کے طول سے دوسری بار پس یہ آخر وقت ہے عصر کا پہر باقی رہتا ہی ضرورت کا وقت سورج کے غروب ہونے کے پہلی تک اور اسی طرح تو کرے اپنے کہڑے ہونے سے پس نشان کرے اپنے سائے کی جگہہ پر پس اگر کم ہو تو جان لے کہ تحقیق سورج نہین ڈہلا اور اگر ٹہیر جاوے پہلا

فهو حال القيام وان زاد فهو الزوال فاما معرفتك المثل
بقيامك وطولك فان طولك سبع اقدام بقدمك
سوى قدمك التي تقوم عليها فانك تقوم مستقبل
الشمس بوجهك ثم تامر انسانا يعلم طرف ظلك بعلامة
ثم تقيس من عقبك الى تلك العلامة فان كان بينهما اقل
من سبع اقدام وسوى ما زالت الشمس عليه من الظل فتعلم
انك في وقت الظهر وان وقت العصر لم يدخل بعد فاذا
زاد الظل على سبع اقدام علمت دخول وقت العصر

فصل وهذا الذي ذكرناه من الاقدام ونصب العمود يختلف في
الشتاء والصيف فيزيد الظل وينقص والزيادة تكون في
الشتاء لان الشمس تكون في مسامتة الشخص كانها تسير
في ذيل السماء ولا ترتفع في الجو ونقصانه يكون في الصيف
لان الشمس ترتفع الى الجو فتشرق على الاشخاص كانها اول
ما تصعد تكون من جانب السماء فيمتد ظلها المقابل لقرصها
فكلما صعدت قصر الظل الى ان تنتهي في الارتفاع
فتصير في كبد السماء وهو حالة قيامها فاذا اخذت في
السيران وهو النزول نحو مايلي مغربها فياخذ الظل
في الطول وهو الزوال ولكنه يختلف في البلدان فما
كان منها تحت وسط الفلك كمكة وما حواليها من البلاد
قصر ظل الشمس فيه حتى لا يبقى للشمس ظل اصلا وما
كان بعيدا من وسط الفلك كخراسان وما والاها من
النواحي فان ظل الشمس يطول صيفا وشتاء فيكون
صيفها كشتاء غيرها في طول الظل فقد يزول في تلك
البلاد

فصل في معرفة الاقدام اعلم ان اقل ما
تزول عليه الشمس على ما ذكره القدماء من اهل هذا
العلم في حزيران على قدمين واكثر ما تزول عليه في
كانون على ثمانية اقدام وتزول في ايلول على خمسة اقدام
وفي تشرين الاخر على سبعة اقدام وفي كانون الاول
على ثمانية اقدام وذلك منتهى قصر النهار وطول الليل

وہ سورج کے کہڑے ہونیکا حال ہی اور اگر بڑہ جاوے پس وہ زوال ہی لیکن
تیرا پہچاننا اپنی مثل کا اپنے قیام اور اپنے طول کے ساتھ پس تحقیق تیرا طول سات
قدم ہیں تیرے قدم سے سوا تیرے اس قدم کے جسپر تو کہڑا ہے پس تحقیق تو کہڑا ہوگا
سورج کے سامنے اپنے مونہہ سے پہر تو حکم کرے کسی آدمی کو وہ نشان کر دے تیرے
سائے کے انتہا پر کسی نشانی سے پس تو اندازہ کرے اپنی ایڑی سے اس نشانی تک پس اگر
ہو ایڑی اور اس نشانی کے درمیان کم سات قدم سے سوا اس سائے کے جسپر سورج
ڈہلا ہے پس تو جان لیوے کہ تحقیق تو ظہر کے وقت میں ہے اور تحقیق عصر کا وقت ابہی نہیں
داخل ہوا پس اگر بڑہ جاوے سایہ تیرا سات قدموں پر تو جان لے کہ عصر کا وقت
داخل ہو گیا

فصل اور جو کہ ہمنے بیان کیا قدموں اور ستون کہڑے کرنے سے
مختلف ہوتا ہے جاڑے اور گرمی میں پس بڑہ جاتا ہے سایہ اور گہٹتا ہے پس اسکا بڑہنا
ہوتا ہے جاڑے میں کیونکہ سورج ہوتا ہے شخص کے برابر میں کیونکہ وہ چلتا ہے آسمان کے
دامن میں اور نہیں بلند ہوتا اسکے درمیان میں اور اس کا گہٹنا ہوتا ہے گرمی میں
کیونکہ سورج بلند ہوتا ہے آسمان کے درمیان تک پس سر پر ہوتا ہے لوگوں کے کیونکہ
وہ پہلی بار کہ چڑہتا ہے ہوتا ہے آسمان کی طرف سے پس لنبا ہوتا ہے اسکا سایہ
اسکے قرص کے مقابلہ میں پس جب تک چڑہتا جاتا ہے گہٹتا جاتا ہے سایہ یہانتک کہ
پہونچ جاتا ہے بلندی میں پس ہو جاتا ہے درمیان میں آسمان کے اور یہ حالت ہے اسکے
قیام کی پہر جب شروع ہوتا ہے اترنے میں اور وہ اسکا اترنا ہے اسطرف کو جو
اسکے غروب ہونیکی جگہ ہے متصل ہے پس شروع ہوتا ہے سایہ طول میں اور یہ زوال
ہے اور اسی طرح مختلف ہوتا ہے شہروں میں پس جو شہر ہوتا ہے ان شہروں میں سے
نیچے درمیان آسمان کے جیسے مکہ ہے اور جو شہر اسکے گرد میں تو کم ہوتا ہے سورج کا سایہ
اسمیں یہانتک کہ نہیں باقی رہتا واسطے سورج کے سایہ اصلا اور جو شہر ہیگا دور
درمیان سے آسمان کے جیسے خراسان ہے اور جو اسکے نزدیک ہیں گرد نواح سے پس
تحقیق سایہ سورج کا رہتا ہے لنبا ہوتا ہے گرمی اور جاڑے میں پس ہوتے ہیں اسکے
گرمی کے دن اسکے غیر جگہ کے جاڑے کی طرح طول میں سایہ کے پس تحقیق زوال ہوتا ہے ان
شہروں میں

فصل بیان میں قدموں کی پہچان کے جان کہ تحقیق بہت کم سایہ
اصلی جسپر سورج ڈہلتا ہے اس بیان پر جسکو بیان کیا اگلوں نے اس علم والوں
میں سے ماہ اساڑہ میں دو قدم پر ہے اور اکثر سایہ اصلی جسپر زوال ہوتا ہے ماہ پوس
میں آٹہہ قدم پر ہے اور زوال ہوتا ہے ماہ کنوار میں پانچ قدم پر اور ماہ کاتک میں چہہ
پر اور ماہ اگہن میں سات قدم پر اور ماہ پوس میں آٹہہ قدم پر اور یہ نہایت ہے دن کے

وهُو اَكثَرُ مَا تَزُولُ عَلَيهِ الشَّمسُ ثُمَّ يَنقُصُ الظِّلُّ وَيَزِيدُ
النَّهَارُ فَتَزُولُ الشَّمسُ فِي كَانُونَ الآخِرِ عَلَى سَبعَةِ اَقدَامٍ وَ
تَزُولُ فِي شُبَاطٍ عَلَى سِتَّةِ اَقدَامٍ وَتَزُولُ فِي اَذَارٍ عَلَى خَمسَةِ
اَقدَامٍ وَذٰلِكَ استِوَاءُ اللَّيلِ وَالنَّهَارِ وَتَزُولُ فِي نِيسَانَ
عَلَى اَربَعَةِ اَقدَامٍ وَفِي اَيَارَ عَلَى ثَلٰثَةِ اَقدَامٍ وَفِي حَزِيرَانَ
عَلَى قَدَمَينِ فَذٰلِكَ مُنتَهٰى طُولِ النَّهَارِ وَقِصَرِ اللَّيلِ وَ
هُوَ اَقَلُّ مَا تَزُولُ الشَّمسُ عَلَيهِ فَيَكُونُ النَّهَارُ خَمسَ عَشَرَةَ
سَاعَةً وَاللَّيلُ تِسعَ سَاعَاتٍ وَتَزُولُ فِي تَمُّوزَ عَلَى ثَلٰثَةِ
اَقدَامٍ وَفِي اٰبَ عَلَى اَربَعَةِ اَقدَامٍ وَفِي اَيلُولَ عَلَى خَمسَةِ اَقدَامٍ
وَفِيهِ يَستَوِي اللَّيلُ وَالنَّهَارُ وَرُوِيَ عَن سُفيَانَ الثَّورِيِّ
اَنَّهُ قَالَ اَكثَرُ مَا تَزُولُ عَلَيهِ الشَّمسُ سَبعَةُ اَقدَامٍ وَاَقَلُّ
ذٰلِكَ مَا تَزُولُ عَلَى قَدَمٍ وَاحِدٍ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ
قَالَ كَانَت صَلٰوتُنَا الظُّهرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّيفِ عَلَى ثَلٰثَةِ اَقدَامٍ اِلَى خَمسَةِ اَقدَامٍ وَ
فِي الشِّتَاءِ عَلَى خَمسَةِ اَقدَامٍ اِلَى سِتَّةِ اَقدَامٍ **فَصلٌ**
وَذَكَرَ بَعضُهُم صِفَةً اُخرٰى فَقَالَ تَزُولُ الشَّمسُ فِي تِسعَ عَشَرَ
يَومًا مِن اٰذَارٍ وَظِلُّ الاِنسَانِ ثَلٰثَةُ اَقدَامٍ وَكَذٰلِكَ كُلُّ
شَيءٍ شَخصُهُ وَاِنَّ الشَّمسَ تَزُولُ يَومَئِذٍ وَظِلُّ ذٰلِكَ الشَّيءِ
ثَلٰثَةُ اَسبَاعِهِ ثُمَّ يَنقُصُ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَنتَهِيَ
طُولُ النَّهَارِ وَقِصَرُ اللَّيلِ فِي تِسعَ عَشَرَ مِن حَزِيرَانَ
فَتَزُولُ الشَّمسُ يَومَئِذٍ وَظِلُّ الاِنسَانِ نِصفُ قَدَمٍ وَ
ذٰلِكَ اَقَلُّ مَا تَزُولُ عَلَيهِ الشَّمسُ ثُمَّ يَزِيدُ الظِّلُّ فَكُلَّمَا
مَضَت سِتَّةٌ وَثَلٰثُونَ يَومًا زَادَ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَستَوِيَ
اللَّيلُ وَالنَّهَارُ فِي تِسعَ عَشَرَ يَومًا مِن اَيلُولَ فَتَزُولُ
الشَّمسُ يَومَئِذٍ وَالظِّلُّ عَلَى ثَلٰثَةِ اَقدَامٍ ثُمَّ يَزِيدُ الظِّلُّ
فَكُلَّمَا مَضٰى اَربَعَةَ عَشَرَ يَومًا زَادَ الظِّلُّ قَدَمًا حَتّٰى يَنتَهِيَ
طُولُ اللَّيلِ وَقِصَرُ النَّهَارِ وَذٰلِكَ فِي تِسعَ عَشَرَ يَومًا مِن
كَانُونَ الاَوَّلِ فَتَزُولُ الشَّمسُ يَومَئِذٍ عَلَى سَبعَةِ اَقدَامٍ
وَنِصفِ قَدَمٍ وَذٰلِكَ اَكثَرُ مَا تَزُولُ الشَّمسُ عَلَيهِ ثُمَّ

اور یہ اکثر سایہ کا ہی جبپر ڈہلتا ہی سورج پہر گہٹنے لگتا ہی سایہ اور بڑہتا ہے دن
پہر ڈہلتا ہی سورج ماہ اگہن مین سات قدم پر اور ڈہلتا ہی پہاگن مین چہہ قدم
پر اور ڈہلتا ہے چیت مین پانچ قدم پر اور برابر ہوتا ہی رات اور دن کا اور
ڈہلتا ہے بساکہہ مین چار قدم پر اور جیٹہہ مین تین قدم پر اور اساڑہ مین دو قدم
پر پس یہ نہایت لنبائی دن کی ہی اور گہٹنا رات کا اور یہ بہت کم سایہ ہی جبپر سورج
ڈہلتا ہی پس ہوتا ہے دن پندرہ گہڑی اور رات نو گہڑی اور ڈہلتا ہی ساون مین
تین قدم پر اور بہادون مین چار قدم پر اور ماہ کنوار مین پانچ قدم پر اور اسی
مین برابر ہوتی ہی رات اور دن اور روایت کیگئی ہی سفیان ثوری سے کہ کہا
اکثر سایہ اصلی جبپر سورج ڈہلتا ہی سات قدم ہین اور بہت کم سایہ جسپر زوال ہوتا
ہے ایک قدم ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہماری
نماز ظہر کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گرمی مین تین قدم
پر پانچ قدم تک اور جاڑے مین پانچ قدم پر چہہ قدم تک **فصل** اور
ان کے بعض نے بیان کی صفت پس کہا ڈہلتا ہے سورج انیس دن
مین ماہ ادار چیٹہہ مین سے اور سایہ آدمی کا تین قدم ہے اور اسی
طرح ہے ہر چیز جس کو تو کہڑا کرے کیونکہ سورج ڈہلتا ہے اس دن حالانکہ
سایہ اسچیز کا اس کے ساتوین حصے کا تیسرا حصہ ہوتا ہے پہر گہٹتا ہے
سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول دن کا اور
گہٹنا رات کا انیس دن مین ماہ اساڑہ سے پس ڈہلتا ہے سورج اسدن
حالانکہ سایہ آدمی کا ہوتا ہے آدہا قدم اور یہ بہت کم سایہ اصلی ہے
جسپر سورج ڈہلتا ہے پہر بڑہنے لگتا ہے سایہ پس جب گذر جاتے
ہین چہتیس دن تو بڑہتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ برابر ہو جاتی
ہے رات اور دن انیس دن مین ماہ کنوار سے پس ڈہلتا ہے
سورج اس دن حالانکہ سایہ ہوتا ہے تین قدم پر پہر بڑہنے لگتا
ہے سایہ پس جب گذر جاتے ہین چودہ دن تو بڑہتا ہے سایہ
ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول رات کا اور
گہٹنا دن کا اور یہ انیس دن مین ہوتا ہے ماہ پوس سے
پس ڈہلتا ہے سورج اس دن ساڑہے سات قدم پر اور
یہ اکثر سایہ اصلی ہے جس پر سورج ڈہلتا ہے پہر جب
گذر جاتے ہین

كلما مضى اربعة عشر يوما ازداد الظل قدما حتى ينتهى الى تسعة عشر يوما من آذار فذلك استواء الليل والنهار وتزول الشمس على ثلاثة اقدام وذلك حلول الشمس فى الصيف وزيادة الظل ونقصانه الذى ذكرناه فى كل ستة وثلاثين يوما قدم فى الصيف والقيظ وزيادته فى كل اربعة عشر يوما قدم فى الربيع والشتاء

فصل وقد ذكر بعض شيوخنا لذلك صفة اخرى وهى ان قال تزول الشمس فى حزيران كله على ثلثة اقدام والقدم سبع كل شخص منتصب واول وقت العصر فيه تسعة اقدام ونصف واول وقت الظهر فى تموز كله اربعة اقدام واول وقت العصر فيه عشرة اقدام ونصف واول وقت الظهر فى آب كله خمسة اقدام واول وقت العصر فيه احد عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى ايلول كله ستة اقدام واول وقت العصر فيه اثنا عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى تشرين الاول كله سبعة اقدام واول وقت العصر فيه ثلاثة عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى تشرين الآخر كله ثمانية اقدام واول وقت العصر فيه اربعة عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى كانون الاول كله عشرة اقدام ونصف واول وقت العصر فيه سبعة عشر قدما واول وقت الظهر فى كانون الثانى كله تسعة اقدام واول وقت العصر فيه خمسة عشر قدما واول وقت الظهر فى شباط كله سبعة اقدام ونصف واول وقت العصر فيه اربعة عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى آذار كله ستة اقدام واول وقت العصر فيه اثنا عشر قدما ونصف واول وقت الظهر فى نيسان كله اربعة اقدام ونصف واول وقت العصر فيه احد عشر قدما واول وقت الظهر فى ايار كله ثلثة اقدام ونصف واول وقت العصر فيه عشرة اقدام هذه مقادير ما تزول عليه الشمس

چودہ دن تو زیادہ ہوتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے اونیس دن تک چیت مین سے پس یہ برابر ہوتا ہے رات اور دن کا اور سورج ڈہلتا ہے تین قدم پر اور یہ داخل ہوتا ہے سورج کا گرمی مین اور زیادہ ہونا سائے کا اور اس کا کم ہونا جو ہمنے بیان کیا ہر چھتیس دن مین ایک قدم گرمی کے دنون اور سخت گرمی مین اور اس کا زیادہ ہونا ہر چودہ دن مین ایک قدم بہار اور جاڑے مین

فصل اور تحقیق بیان کیا ہمارے بعض شیخ نے اسکیلئے ایک اور صفت اور وہ یہ ہے کہ کہا ڈہلتا ہے سورج ماہ اساڑہ سارے مین تین قدم پر اور قدم ساتوان حصہ ہے ہر شخص کہڑے کا اور اول وقت عصر کا اسی مہینے مین ساڑہے نو قدم مین اور اول وقت ظہر کا ساون ساری مین چار قدم مین اور اول وقت عصر کا اس مہینے مین ساڑے دس قدم مین اور اول وقت ظہر کا بہادون ساری مین پانچ قدم مین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑے گیارہ قدم مین اور اول وقت ظہر کا ماہ کنوار سارے مین چہہ قدم مین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے بارہ قدم ہے اور اول وقت ظہر کا ماہ کاتک سارے مین سات قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے تیرہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ اگہن سارے مین آٹہہ قدم ہے اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے چودہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ پوس سارے مین ساڑہے دس قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مین سترہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماگہہ سارے مین نو قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین پندرہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ پہاگن ساری مین ساڑہے سات قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مین ساڑہے چودہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ چیت سارے مین چہہ قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مین ساڑہے بارہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا بیساکہہ سارے مین ساڑہے چار قدم ہین اور اول وقت عصر کا اسمین گیارہ قدم ہین اور اول وقت ظہر کا ماہ جیٹہہ سارے مین ساڑہے تین قدم ہین اور اول وقت عصر کا اس مین دس قدم ہین پس یہ اندازے ہین سایہ اصلی کے جسپر سورج ڈہلتا ہے

في شهور السنة كلها والله أعلم إلا أن تدركه أحساسنا لا تنتهي نحوه علومنا

فصل ومعرفة الزوال على هذه الصفات والتحديد ليس هو بأمر حتم بل هي جهة من جهات الوصول إلى معرفة الزوال وليس كل أحد يدرك ذلك بل كل من غلب على ظنه أو تيقنه زوال الشمس وجب عليه فعل صلوة الظهر وذلك أن الناس في الأوقات على ثلاثة أضرب من فرضه اليقين وهو من يعرف الدقائق والساعات وسير الكواكب يستدل بذلك ليحصل له تيقن الوقت ومن فرضه الاجتهاد والتقدير بالعمل أو تقليد من يعمل وهم الصناع الجهال بالأوقات فإن اجتهدوا وافتقدوا بأعمالهم مثل الخباز عادته أن يخبز العجنتين ويتلوهما إلى الظهر أو الطحان يطحن القفيز إلى الظهر استظهر بالتأخير وصلى لأن في يوم الغيم كان الوقت يقصر بغيبة الشمس فيغفل الإنسان عن مراعاة الوقت أو يتشاغل عنه ولذا الأذان من عارف بالأوقات وممن لا يؤذن إلا بإذن عارف بالوقت يقوم للصلوة والثالث من فرضه التحري فالتأخير بجهده إلى أن يغلب على ظنه دخول الوقت وهو المطمور والمحبوس في الأمكنة التي لا يتوصل إلى معرفة الوقت بها لا بشيء ولا خبر ولا سماع أذان لقول النبي صلى الله عليه وسلم إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم

فصل وفي معرفة الزوال على التحقيق أمر يدق ويصعب قد ورد في الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم سأل جبريل أزالت الشمس فقال لا نعم فقال كيف هذا فقال من قولي لك لا إلى نعم قطعت الشمس من الفلك خمسين ألف فرسخ وكان النبي صلى الله عليه وسلم سأله عن زوالها في علم الله تعالى ولكن إذا أنت استقبلت القبلة وكانت الشمس على حاجبك الأيمن في الصيف فقد زالت بلا شك فصل الظهر فإذا صار ظل كل شيء مثله فهو وقت العصر فإذا كانت الشمس على حاجبك الأيسر في الصيف أيضا وأنت مستقبل القبلة فاعلم أنها لم تزل بعد فإذا كانت بين عينيك فهو قيامها واستواؤها في كبد السماء وقد يكون أنها

تمام سال کے مہینوں مین اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہی اسکا جسکو نہین پاتین ہماری حسین اور جسکی طرف نہین پہونچے ہمارے علم

فصل اور پہچانتا زوال کا ان صفتون اور حد مقرر کرنے سے ہی اور نہین ہے کچہہ امر واجب بلکہ یہ ایک جہت ہے زوال کے پہچاننے کیطرف پہونچنے کی جہتون مین سے اور نہین ہے ہر ایک کہ پاوے اسکو بلکہ ہر شخص کہ غالب ہو جاوے اسکے گمان اور یقین پر ڈہلجانا سورج کا اسپر واجب ہوتا ہے ادا کرنا نماز ظہر کا اور یہ یون ہی کہ تحقیق لوگ وقتونکے پہچاننے مین تین قسم پر ہین ایک وہ جسکا فرض یقین ہی اور وہ یہ ہے جو پہچانتا ہے دقیقون اور گہڑیون اور ستارون کے سیر کو دلیل پکڑتا ہی اس سے تاکہ حاصل ہو جاوے اس کو وقت کا یقین اور جسکا فرض ہی کوشش کرنا اور اندازہ کرنا ہی کام مین یا اسکی تقلید کرنا جو کام کرتا ہے اور یہ پیشہ ور لوگ ہین جو وقتون کے علم سے جاہل ہین پس اگر وہ کوشش کرین تو اپنے کامون مین اندازہ کرین مثل نانبائی کی کہ اسکی عادت یہ ہی کہ وہ روٹی پکاتا ہے دو خمیر یا تین ظہر تک یا مثل پیسنے والے کی جو پیستا ہی ایک قفیز ظہر تک دلیل لیتا ہے تاخیر سے اور نماز پڑہتا ہے کیونکہ ابر کے دن مین گویا وقت کم ہو جاتا ہے سورج کے چہپ جانے سے پس غافل ہوتا ہی آدمی نگہبانی کرنے سے وقت کے یا مشغول ہوتا ہی اس سے کسی اور کام مین اسیطرح اذان کسو وقت کے پہچاننے والے سے یا اس سے جو اذان نہین کہتا مگر کسی وقت کے پہچاننے والیکے اذن سے تو اٹہے نماز کو اور تیسرا جسکا فرض ہو فکر کرنا اور تاخیر کرنا اپنی کوشش سے یہانتک کہ غالب ہو جاوے اسکے گمان پر وقت کا داخل ہونا اور یہ وہ ہی کہ قید ہے ان جگہون مین جہان نہین پہنچ سکتا وقت کی پہچان تک کسی دلیل سے یا کسی خبر سے یا سننے سے اذان کے سبب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب مین تمکو کسی کام کا حکم کرون تو تم انہین سے کرو جتنا کر سکو

فصل اور ٹہیک زوال پہچاننا ایک امر باریک اور مشکل ہی اور تحقیق وارد ہوا ہی حدیث مین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچہا آیا سورج ڈہل گیا ہی کہا نہین ہان آپنے فرمایا کیسے ہی اس نے کہا مجہکو میری بات کے کہنے سے نہین ہان تک طے کر گیا سورج آسمان کے پچاس ہزار فرسنگ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچہا تہا سورج کے زوال سے اللہ تعالیٰ کے علم پر ولیکن تو جب منہ کرکے کہڑا ہو قبلہ کو پس ہو سورج تیرے داہنے ابرو پر گرمی مین پس تحقیق وہ ڈہل گیا ہی بے شک پس ظہر کی نماز پڑہ پہر جب ہو جاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ وقت عصر کا ہے پہر جب ہو سورج تیرے بائین ابرو پر گرمی مین اور تو قبلہ کو منہ کیے ہوئے ہو پس جان لے کہ وہ ابہی نہین ڈہلا پس جب وہ ہو تیری آنکہون کے درمیان پس وہ اسکا قیام اور ٹہیرنا ہے درمیان مین آسمان کے اور جائز ہے یہ کہ وہ ڈہل گیا ہو

فقد زالت اذا كانت في اول الشتاء وقصر النهار واما اذا كانت
في اول الشتاء على حاجبك الايمن فيكون قد زالت في جميع
الازمنة لانها اذا كان ذلك في الصيف فهو اول وقت الظهر و
ان كان في الشتاء فهو اخر وقت الظهر واذا كانت على حاجبك الايسر
فقد يجوز انها قد زالت لقصر النهار في اول الشتاء ولا يجوز
في اول الصيف لامتداد النهار وطوله فاذا كانت بين عينيك
في الشتاء فقد زالت بلا شك فاذا صارت الى حاجبك
الايمن فهو اخر وقت الظهر فهذا لاهل اقليم العراق وخراسان
الذين يصلون الى الركن الاسود وباب البيت من جهة
الكعبة فاما اهل اليمن والمغرب ومن يليهم فعلى ضد ذلك
لانهم يصلون الى الركن اليماني ومؤخر الكعبة ولذلك اختلف
التقدير **فصل** فاذا عرفت الزوال واردت ان تعرف
القبلة فاجعل ظلك على يسارك فانك تكون حينئذ
مستقبل القبلة فاعلم ذلك مختصرا بلا تعب وانما طولت
في ذكر معرفة الزوال لانه اشكل الاوقات وقد ذكرناها وقد ورد
ذكر الاقدام في خبر ابن مسعود والتنبيه على معرفة ذلك على ما
تقدم بيانه والله اعلم **فصل** واما وقت العصر فاوله
على ما ذكرنا اذا زاد على المثل واخر وقتها اذا صار الظل
مثليه ووقت الضرورة الى قبل ان تغيب الشمس وقد تقدم
ذكره والافضل تعجيلها **فصل** واما صلوة المغرب
فاذا غربت الشمس هو اذا تدلى حاجب الشمس الاعلى وهو
غيبتها عن الابصار دخل وقتها ولها وقتان احدهما الغروب
والثاني غيبوبة شفق الشمس وهو الحمرة في اصح الروايتين
فصل فاذا غاب الشفق دخل وقت العشاء الاخرة و
وقت الفضيلة يبقى الى ثلث الليل في احدى الروايتين والثانية
الى نصف الليل ووقت العذر والضرورة ما لم يطلع الفجر
الثاني ولها اسمان احدهما عتمة والثاني العشاء الاخرة لان
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم
هذه يسمونها العتمة فوافقهم في ذلك والافضل

جب ہو جاڑی کے اول میں اور کم ہو ولیکن جب وہ ہو جاڑے کے اول میں تیری
ابرو داہنے پر پس ہوگا تحقیق ڈھل گیا سب زمانہ میں کیونکہ جب ہوگا یہ گرمی میں
پس وہ اول وقت ظہر کا ہے اور اگر ہوگا جاڑی میں پس یہ آخر وقت ظہر کا ہے
اور جب وہ ہوگا تیرے ابرو بائیں پر پس تحقیق جائز ہے کہ سورج ڈھل گیا ہو ڈھل گیا بسبب
چھوٹے ہونے دن کے جاڑے کے اول میں اور نہیں جائز گرمی کے اول میں بسبب لمبے اور دراز
ہونے دن کے اور جب وہ ہو تیری دونوں آنکھوں کے درمیان جاڑی میں پس
تحقیق ڈھل گیا ہے بیشک پھر جب ہو جاوے تیرے داہنے ابرو کی طرف پس یہ آخر وقت
ہے ظہر کا اور یہ حکم عراق اور خراسان والوں کے لیے ہے جو نماز پڑھتے ہیں رکن
اسود اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف سے کعبہ کے ولیکن یمن اور مغرب
والے اور جو لوگ انکے متصل ہیں پس اسکی ضد پر ہیں کیونکہ وہ نماز پڑھتے ہیں
رکن یمانی اور کعبہ کی پیٹھ کی طرف پس اسی سبب سے مختلف ہوا سایہ اصلی
کا اندازہ **فصل** پس جب تجھ نے زوال پہچان لیا اور ارادہ کرے کہ قبلہ کو پہچانے
پس کر اپنا سایہ اپنی بائیں طرف پر پس تحقیق تو ہوگا اسوقت منہ کرنیوالا قبلہ کو
پس جان اسے کہ مختصر ہے بے تکلیف اور تحقیق میں نے طول کیا زوال کی
معرفت کے بیان کو نہیں اسلیے کہ یہ سب وقتوں سے زیادہ مشکل اور اس سے زیادہ باریک
ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے ذکر قدموں کا ابن مسعود کی حدیث میں اور تنبیہ
اسکے پہچاننے پر اس طریق پر کہ اسکا بیان آگے گزر گیا واللہ اعلم **فصل** ولیکن
عصر وقت پس اول وقت اسکا جیسا ہمنے بیان کیا نہوے اسا زیادہ ہوتا مثل پر
اور آخر وقت اسکا جب ہو جاوے سایہ ہر چیز کا اسکے دو گنا اور ضرورت کا وقت
پہلے سورج کے غروب ہونے تک ہے اور اسکا بیان آگے گزر چکا اور افضل اسکی
جلدی کرنا ہے **فصل** ولیکن مغرب کی نماز پس جب غروب ہو جاوے سورج اور وہ
یہ ہے کہ جب چھپ جاوے ابرو اوپر کا سورج کا اور وہ چھپ جاتا ہے آنکھوں سے تو
داخل ہو گیا اسکا وقت اور مغرب کے دو وقت ہیں ایک سورج کا چھپنا اور دوسرے
سورج کے شفق کا چھپ جانا اور وہ سرخی ہے دو روایتوں میں سے زیادہ صحیح روایت
میں **فصل** پھر جب شفق غائب ہو جاوے تو داخل ہو جاتا ہے وقت عشاء آخرہ کا اور
فضیلت کا وقت باقی رہتا ہے تیسرے حصے رات گزرنے تک دو روایتوں میں سے
ایک روایت میں اور دوسری روایت آدھی رات تک ہے اور وقت عذر اور ضرورت کا
ہے جب تک نہ چمکے صبح صادق اور اسکے دو نام ہیں ایک عتمہ اور دوسری عشاء آخرہ
کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غالب آویں تم پر اعراب تمہارے اس نماز کے نام کرنے میں

تاخيرها الى اخر وقتها وهو الثلث الاول او النصف الاول
على ما ذكرنا وافضل ما اذا غاب البياض الغربي واظلم
مكانه وهو الشفق الثاني فيؤخر الى ربع الليل او الثلث او
النصف كل ذلك ما لم ينم المصلي قبل ان يصليها فان تركه
النوم عنها فمن خاف غلبة النوم فالافضل ان يصليها ثم
ينام ولهذا الافضل عند الشافعي ان يصلي في اول الوقت و
انما قلنا الافضل تاخيرها لان النبي صلى الله عليه وسلم قال
اعتموا بالعتمة وخرج صلى الله عليه وسلم ليلة وقد اعتم
فقال لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها هكذا
فالنبي صلى الله عليه وسلم اخرها وحث على تاخيرها

فصل

واما السنن الراتبة مع هذه الصلوات الخمس فثلاث
عشرة ركعة ركعتان قبل صلوة الفجر وركعتان قبل الظهر و
ركعتان بعدها وركعتان بعد المغرب وركعتان بعد
العشاء الاخرة ويوتر بثلاث هو مخير ان شاء صلاها
بتسليمة واحدة كصلوة المغرب وان شاء فصل بينهما فيسلم
عن ركعتين ويوتر بالاخرة وهو الافضل فيقرأ في الاولى
من الثلاث بعد الفاتحة سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية
قل يا ايها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله احد ويقرأ
في اول الركعتين من سنة الفجر قل يا ايها الكافرون وفي
الثانية قل هو الله احد ويستحب فعلهما في منزله
ثم يخرج ويستحب الاشتغال بذكر الله عز وجل وترك الكلام
الا ان يكون واجبا بعد ان يصليهما حتى يدخل في الفريضة
والقراءة في الركعتين بعد المغرب كالقراءة في ركعتي الفجر
روي عن ابن عمر انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم اكثر من عشرين مرة يقرأ في الركعتين بعد المغرب
قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد وروي عن طاوس
انه كان يقرأ في الاولى منهما آمن الرسول وفي الثانية قل
هو الله احد ويستحب تعجيلهما لما روى حذيفة رض
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال عجلوا بالركعتين

اسکی تاخیر ہے اسکے آخر وقت تک اور وہ پہلا تیسرا حصہ رات کا ہے یا پہلا نصف جیسا
ہمنے بیان کیا اور افضل وقت جسمین نماز پڑہی جاوے یہ ہی کہ جب چہپ جاوے سفیدی
مغرب کیطرف کی اور اسکی جگہہ سیاہ ہو جاوے اور یہ دوسری شفق ہے پس دیر کیجاوے
رات کے چوتہے حصے یا تیسرے حصے یا آدہی رات تک یہ سب جب تک ہے کہ نہ سوجاوے
نمازی نماز کے پڑہنے سے پہلے کیونکہ مکروہ ہے سونا اس سے پس جو شخص ڈرے غلبہ نیند سے بہتر
ہے کہ وہ پڑہ لے پہر سوجاوے اور اسی لیئے افضل ہے نزدیک امام شافعی کے یہ نماز
پڑہنا اول وقت مین اور تحقیق ہمنے کہا افضل ہی اسکی تاخیر اسلیے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرو عشا کی نماز مین اور نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات حالانکہ آپنے دیر کی تہی پس فرمایا اگر نہ ہوتا یہ کہ مین مشکل ڈالون اپنی امت پر البتہ مین انکو
حکم کرتا اس نماز پڑہنے کا اسطرح پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین دیر کی اور ترغیب
دی اسکی دیر کرنے مین

فصل

لیکن سنتین موکدہ ان پانچ نمازون کے ساتہہ پس
تیرہ رکعتین ہین دو رکعت فجر کی نماز کے پہلے اور دو رکعت ظہر کی نماز کے پہلے اور
دو رکعتین اسکے بعد اور دو رکعتین مغرب کی نماز کے بعد اور دو رکعت عشا آخرہ
کے بعد اور وتر پڑہے تین رکعت اور یہ اختیار دیا گیا ہی اگر چاہے اسکو پڑہے ایک ہی
سلام سے مغرب کی نماز کی طرح اور اگر چاہے فصل کرے انکے درمیان پہر سلام کرے
دو رکعت سے اور وتر کرے پچہلی رکعت سے اور یہی افضل ہے پس پڑہے پہلی رکعت
مین تین رکعت مین سے سورہ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلے اور دوسری
رکعت مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور پڑہے
پہلی رکعت مین فجر کی سنتون کے دو رکعتون مین سے قل یا ایہا الکفرون
اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور ان دونون کا پڑہنا مستحب ہے اپنے
گہر مین پہر نکلے اور مستحب ہے مشغول ہونا اللہ عز وجل کے ذکر اور کلام کے ترک
کرنیکے ساتہہ مگر یہ کہ ہو واجب پیچہے ان دونون رکعتون کے پڑہنے کے یہانتک کہ داخل ہو
فرض نماز مین اور قرات دو رکعت سنت مین بعد مغرب کے مثل قرات دو رکعتون
فجر کے ہے روایت کیگئی ہے ابن عمر سے کہ کہا مینے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت زیادہ بیس دفعہ سے پڑہتے دو رکعتونمین مغرب کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور
قل ہو اللہ احد اور مروی ہے طاوس سے کہ وہ پڑہا کرتے تہے پہلی رکعت مین
ان مین سے امن الرسول اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور مستحب ہے انکا
جلدی پڑہنا اس روایت کے لحاظ سے کہ روایت کی حذیفہ نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جلدی کرو دو رکعتون

بعد المغرب لترفعها الملائكة مع المكتوبة فيستحب تخفيفهما لذالك وفي حديث آخر قال صلى الله عليه وسلم من صلى ركعتين بعد المغرب قبل ان يتكلم رفعت صلوته في عليين وقد جاء ما يدل على استحباب تطويلهما وهو ما روي عن ابن عباس انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد روي كذالك عن حذيفة انه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصليت معه صلوة المغرب ثم فصلى الى العشاء الآخرة ثم انتقل الى منزله وقد ورد ايضا ان الاستحباب في فعلهما في المنزل هو ما روي عن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الركعتين اللتين بعد المغرب في بيتها وكذا لك عن ام حبيبة روي وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي الركعتين بعد المغرب الا في بيته روي سهل ابن سعد الساعدي قال لقد ادركت زمان عثمان بن عفان وانه ليسلم من المغرب فما ارى رجلا واحدا يصليهما يعني الركعتين بعد المغرب في المسجد بل كانوا يبتدرون ابواب المسجد فيخرجون فيصلونهما في بيوتهم

فصل في فضائل الصلوات الخمس روي عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ارايتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل كل يوم منه خمس مرات هل يبقى من درنه شيء قالوا لا قال فذالك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بها الخطايا وعن ابي ثعلبة القرظي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحترقون فاذا صليتم الصبح غسلت الصلوة ما كان قبلها ثم تحترقون فاذا صليتم الظهر غسلت الصلوة ما كان قبلها ثم تحترقون فاذا حضرت صلوة العصر فصليتم غسلت ما كان قبلها حتى ذكر صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس عن الحارث مولى عثمان بن عفان قال جلس عثمان بن عفان ثم دعا بماء فتوضأ ثم قال رايت رسول الله صلعم توضأ وضوئي هذا ثم قال من توضأ

ہین بعد مغرب کے تاکہ اٹھالین انکو فرشتے فرض نماز کے ساتھہ پس مستحب ہے اسکی تخفیف اسی سبب سے اور ایک حدیث اور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو رکعت نماز پڑہے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنیسے تو اسکی نماز اٹھائی جاویگی علیین مین اور تحقیق آیا ہے جو دلالت کرتا ہے مستحب ہونے پران دو رکعتون کے لنبے کرنیکے اور یہہ وہ روایت ہے کہ کیگئی ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنبی کرتے قرارت دو رکعتونمین بعد مغرب کے یہانتک متفرق ہوجاتے مسجد والے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پہر آپکے ساتھہ مغرب کی نماز پڑہی پہر کہڑے ہوئے پہر نماز پڑہتے رہے عشا تک پہر اپنے گہر کو تشریف لیگئے اور تحقیق یہہ بہی آیا ہے کہ مستحب ان دو رکعتونکے پڑہنے مین اپنے گہر مین پڑہنا ہے اور یہہ وہ روایت ہے کہ کیگئی ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا تحقیق حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے تہے دو رکعتین جو مغرب کی نماز کے بعد ہین اسکے گہر مین اور اسی طرح روایت کیگئی ہے ام حبیبہ سے اور روایت کیگئی ابن عمر سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پڑہا کرتے تہے دو رکعت نماز مغرب کے بعد مگر اپنے گہر مین اور روایت کی سہل بن سعد ساعدی نے کہا البتہ تحقیق مین نے پایا زمانہ حضرت عثمان بن عفان کا اور تحقیق وہ سلام پہیرتے مغرب کی نماز سے اور مین نہ دیکہتا کسی مرد ایک کو دو رکعت نماز پڑہتا یعنی دو رکعت مغرب کے بعد مسجد مین بلکہ تہے جلدی کرتے مسجد کے دروازے کو پس نکلجاتے پہر انکو پڑہتے اپنے گہر ونمین

فصل پانچون نمازونکی فضیلت مین روایت کیگئی ہے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا بتلاؤ تو اگر تحقیق ہو ایک نہر تم مین سے کسی کے دروازے پر وہ نہاوے ہر روز اس مین پانچ بار بہلا باقی رہے گی اسکی میل مین سے کچھہ عرض کیا نہین فرمایا پس مثال ہے پانچ نمازونکی دور کرتا ہے اللہ تعالے انکے سبب گناہون کو اور روایت ہے ابو ثعلبہ قرظی سے کہ کہا مین نے سنا حضرت عمر بن خطاب کو کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جل جاتے ہین پہر جب صبح کی نماز پڑہ لیتے ہین تو وہ نماز دہو دیتی ہے اسکو جو کچہہ اسکے پہلے تہا پہر لوگ جل جاتے ہین پہر جب حاضر ہو عصر کی نماز پس پڑہتے ہین تو وہ دہو دیگی اسکو جو کچہہ اسکے پہلے تہا یہانتک کہ بیان کین حضرت صلعم نے پانچون نمازین اور روایت ہے حارث حضرت عثمان بن عفان کے مولے سے کہ کہا بیٹہے حضرت عثمان بن عفان پہر منگایا پانی پہر وضو کیا پہر کہا مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے وضو کیا میرے اس وضو کی طرح پہر فرمایا جو شخص وضو کرے

وُضُوئِی هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ
صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَعَلَّهٗ یَبِیْتُ یَتَمَرَّغُ لَیْلَهٗ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ
غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ الْحَسَنَاتِ
یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ قَالُوْا هٰذِهِ الْحَسَنَاتُ فَمَا الْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَرْضَاتُ الرَّبِّ
وَحُبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَسُنَّةُ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ وَنُوْرُ الْمَعْرِفَةِ
وَاَصْلُ الْاِیْمَانِ وَاِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَقَبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَکَةٌ فِی الرِّزْقِ
وَرَاحَةُ الْاَبْدَانِ وَسِلَاحٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَکَرَاهِیَةُ الشَّیْطَانِ وَ
شَفِیْعَةٌ بَیْنَ صَاحِبِهَا وَبَیْنَ مَلِکِ الْمَوْتِ وَسِرَاجٌ فِیْ قَبْرِهٖ وَ
فِرَاشٌ تَحْتَ جَنْبِهٖ وَجَوَابٌ لِمُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ وَمُؤْنِسٌ وَزَائِرٌ مَعَهٗ فِیْ
قَبْرِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کَانَتِ الصَّلٰوةُ ظِلًّا فَوْقَهٗ
وَتَاجًا عَلٰی رَاْسِهٖ وَلِبَاسًا عَلٰی بَدَنِهٖ وَنُوْرًا یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَ
سِتْرًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَحُجَّةً لِلْمُؤْمِنِیْنَ بَیْنَ یَدَیِ الرَّبِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَثِقْلًا فِی الْمِیْزَانِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحًا لِلْجَنَّةِ
لِاَنَّ الصَّلٰوةَ تَسْبِیْحٌ وَتَحْمِیْدٌ وَتَقْدِیْسٌ وَتَعْظِیْمٌ وَقِرَاءَةٌ وَ
دُعَاءٌ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ کُلِّهَا الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصَّلَوٰتُ
الْخَمْسُ عِمَادُ الدِّیْنِ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ الْاِیْمَانَ اِلَّا بِالصَّلٰوةِ وَعَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ قَالَ
خَمْسَ صَلَوٰتٍ قَالَ فَهَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَیْءٌ قَالَ
افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهٖ صَلَوٰتٍ خَمْسًا لَیْسَ قَبْلَهُنَّ اَوْ
بَعْدَهُنَّ شَیْءٌ فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهِنَّ وَلَا یَنْقُصُ
مِنْهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

میرے اس وضو کی طرح پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھی ظہر کی تو بخشے جاویں اسکیلیے وہ گناہ
جو اس نماز اور فجر کی نماز کے درمیان تھے پھر وہ نماز پڑھی شام کی تو بخشے جاویں اسکے
لیئے وہ گناہ جو اس نماز اور عصر کی نماز کے درمیان تھے پھر نماز پڑھی عشاء آخرہ کی تو بخشے
جاویں گے اسکیلیئے وہ گناہ جو اس نماز اور مغرب کی نماز کے درمیان تھے پھر وہ شاید رات کو
سو وے اور لیٹے پھر جب اٹھے پھر صبح کی نماز پڑھے تو بخشے جاویں گے اسکیلیئے وہ گناہ جو اس نماز اور
عشاء آخرہ کے درمیان تھے کیونکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو عرض کیا یہ تو نیکیاں ہیں پس
باقی رہنے والی نیکیاں کونسی ہیں آپ نے فرمایا یہ ہیں پاکی ہے اللہ کو اور سب تعریف ہے اللہ کو
اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں گناہ سے پھرنا اور نہ قوت نیکی
کی مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے اور روایت ہے جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے اس نے اپنے
دادا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پروردگار کی خوشامندی ہے محبت
فرشتوں کی اور سنت انبیاء صلوات اللہ علیہم کی اور نور معرفت کا اور ایمان کی جڑ اور
قبول ہونا دعا کا اور قبول ہونا عملوں کا اور برکت رزق میں اور آرام بدنوں کا اور
ہتھیار دشمنوں کا اور بری لگنی والی شیطان کو اور شفاعت کرنیوالی ہے اپنے پڑھنے
والے اور آسمانوں کے بادشاہ کے درمیان اور چراغ اسکی قبر میں اور بچھونا ہے اسکی پہلو کے
نیچے اور جواب ہے منکر اور نکیر کا اور دل لگانیوالی زیارت کرنیوالی ہے اسکے ساتھ اسکی
قبر میں قیامت کے دن تک پس جب ہو گا قیامت کا دن تو ہو گی نماز سایہ اسکے اوپر اور
تاج اسکے سر پر اور لباس اسکے بدن پر اور نور ہو کر چلے گی اسکے سامنے اور پردہ ہو گی
اسکے اور دوزخ کے درمیان اور حجت ہو گی مومنوں کی پروردگار عزت اور بزرگی والے
کے سامنے اور بھاری ہو گی ترازو میں اور لیجانیوالی پل پر سے اور کنجی ہے جنت کے لیئے
کیونکہ نماز تسبیح اور تحمید اور تقدیس اور تعظیم اور قرارت اور دعا ہے اور افضل
سب عملوں کی نماز ہے اسکے وقت میں اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ
کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے پانچوں نمازیں دین کا ستون
ہیں اللہ تعالے ایمان قبول نہیں کرتا مگر نماز کے ساتھ اور روایت ہے انس بن مالک
سے کہ کہا عرض کیا ایک مرد نے یا رسول اللہ کتنی فرض کیں اللہ نے اپنے
بندوں پر نمازیں فرمایا پانچ نمازیں عرض کیا بھلا ان سے پہلے یا انکے پیچھے کچھ
ہے پس اس مرد نے قسم کہائی اللہ کی کہ زیادہ نہ کرے گا ان پر
اور نہ کم کرے گا ان سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر اس نے سچ کہا تو بہشت میں داخل ہو گا اور روایت ہے تمیم داری
سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهُ فَاِنْ هُوَ اَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَكْمَلَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلٰئِكَةِ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاَكْمِلُوْا لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَتَيْتَ اَهْلَكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهُ الْمَكْتُوْبَةُ فَاِنْ اَتَمَّهَا وَاِلَّا نُظِرَ فَاِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ اُكْمِلَتْ لَهُ الْفَرِيْضَةُ بِهَا ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْاَعْمَالِ كَذٰلِكَ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَاَوَّلُ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصَّلٰوةُ

فَصْلٌ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ وَالْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَالْفَذِّ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَّمَحٰى عَنْهُ سَيِّئَةً وَّرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَّيَسْتَبْشِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا يَسْتَبْشِرُ بِالْغَائِبِ الطَّوِيْلِ غَيْبَتُهُ اِذَا قَدِمَ عَلٰى اَهْلِهِ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ زَارَنِيْ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِيْ فَاَنَا زَائِرُهُ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُّكْرِمَ زَائِرَهُ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ مَشٰى فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اٰتَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

پہلے جس چیز کا حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز ہے پس اگر اس نے اسکو کامل کیا ہے تو اسکے لیئے وہ لکھی جاویگی کامل اور اگر اس نے اسکو کامل نہیں کیا تو اللہ عزوجل فرماویگا فرشتوںکو تم دیکھو بھلا پاتے ہو میرے بندے کیلئے کوئی نفل پس اسکیلئے کامل کردو جو اسمین سے ضایع کیا اس نے اور روایت ہے انس بن حکیم ضبی سے کہ کہا ابوہریرہ نے جب تو جاوے اپنے گہر میں پس انکو خبر دے کہ تحقیق مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے پہلے جس چیز کا حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز فرض ہے پس اگر اس نے اسکو پورا کیا ہوگا تو خوب ورنہ دیکہا جاویگا پس اگر اسکے کچھ نفل ہونگے تو ان سے اسکے فرض کامل کیے جاوینگے پہر کیا جاویگا باقی کے عملوں کے ساتہ اسی طرح اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جس چیز کا حساب کیا جاویگا بندہ نماز ہے اور پہلی سب سے جس کو فرض کیا اللہ تعالے نے اس امت پر نماز ہے

فصل نکلنے مین مسجد کیطرف اور فضیلت جماعت اور عاجزی کرنیکی نمازمین روایت ہے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیان جماعت اور اکیلے کے نماز کے ستائیس درجہ ہین اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وضو کرتا ہے بندہ پہر نکلتا ہے مسجد کیطرف تو اللہ پاک لکہتا ہے اسکے ہر قدم کے عوض ایک نیکی اور مٹاتا ہے اس سے ایک برائی اور بلند کرتا ہے اسکیلئے ایک درجہ اور خوش ہوتا ہے اللہ تعالے جیسے کوئی خوش ہوتا ہے بہت مدت غائب ہونیوالے سے جب وہ آوے اپنے گہر مین اور روایت ہے ابوعثمان نہدی سے انہون نے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالے جو شخص وضو کرتا ہے اپنے گہر مین پہر اچہا کرتا ہے وضو پہر میری زیارت کرتا ہے کسی گہر مین میرے گہرون سے پس وہ آتا ہے میرے پاس زیارت کرنیوالا اور حق ہے زیارت کیلئے گئے پر یہ کہ اپنی زیارت کرنیوالے کی عزت کرے اور روایت ہے سالم بن عبداللہ سے انہون نے اپنے باپ سے اس نے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا ائے جبریل علیہ السلام طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا آپ خوشخبری دیجیئے چلنے والون کو راتکے اندہیرے مین مسجد کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن بیچ اور روایت ہے حضرت ابوالدرداء سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو شخص چلے رات کے اندہیرے مین مسجد کی طرف تو دیگا اسکو اللہ تعالے نور قیامت کے دن مین اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جماعت کی نماز فضیلت رکہتی ہے اکیلے کی نماز پر پچیس درجے اور روایت ہے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق

مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْفَذِّ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَعَنْ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانَ
ابْنِ مَظْعُونٍ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهُ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ وَعُمْرَةٌ
مُتَقَبَّلَةٌ يَا عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ
صَلٰوةً كُلُّهَا مِثْلُهَا وَسَبْعُونَ دَرَجَةً فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ يَا عُثْمَانُ
مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَكَأَنَّمَا
أَعْتَقَ نَسَمَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا يَا
عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلٰوةً
كُلُّهَا مِثْلُهَا وَسَبْعُونَ دَرَجَةً فِي جَنَّةِ عَدْنٍ يَا عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى
الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَيُسْتَحَبُّ
لِلرَّجُلِ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَنْ يُقْبِلَ بِخَوْفٍ وَوَجَلٍ وَخُشُوعٍ
وَخُضُوعٍ وَأَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَأَنْ يُحْدِثَ لِنَفْسِهِ
فِكْرًا وَأَدَبًا غَيْرَ مَا كَانَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ حَالَاتِ الدُّنْيَا وَ
أَشْغَالِهَا وَلْيَخْرُجْ بِخَشْيَةٍ وَرَهْبَةٍ وَذُلٍّ وَتَوَاضُعٍ وَانْكِسَارٍ مِنْ غَيْرِ
عُجْبٍ وَتَكَبُّرٍ وَافْتِخَارٍ وَتَزْيِينٍ وَتَزْيِينِ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ يَنْوِي بِذٰلِكَ التَّوَجُّهَ
إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الَّتِي أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا
تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَمَا أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلّٰى مَعَ
الْجَمَاعَةِ وَمَا فَاتَهُ قَضٰى كَذَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَ
قَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَمْشِ عَلٰى هَيْئَتِهِ فَلْيُصَلِّ عَلٰى مَا أَدْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ فَلْيَمْشِ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ
فَلْيَحْذَرِ الْعُجْبَ فِي الْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْعِبَادَاتِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهَا لِأَنَّ
ذٰلِكَ يُسْقِطُهُ مِنْ عَيْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْعِدُهُ مِنْ قُرْبِهِ وَيُعْمِي عَلَيْهِ
حَالَتَهُ وَيُزِيلُ نُورَ بَصِيرَتِهِ وَحَلَاوَةَ مَا كَانَ يَجِدُهُ مِنْ
قَبْلُ فِي عِبَادَتِهِ وَيُكَدِّرُ صَفَاءَ مَعْرِفَتِهِ وَرُبَّمَا رُدَّ عَلَيْهِ عَمَلُهُ وَ
قُصِمَ ظَهْرُهُ لِأَنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَتَقَبَّلُ مِنَ الْمُتَكَبِّرِ عَمَلًا
حَتّٰى يَتُوبَ وَلَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ
أَحْيَا لَيْلَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ أَعْجَبَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ فَقَالَ نِعْمَ الرَّبُّ

درمیان جماعت اور اکیلے کی نماز کے ستائیس درجے ہین اور روایت ہے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان
بن مظعون جو شخص صبح کی نماز پڑہے جماعت مین تو ہوگا اسکیلیے ایک حج مقبول اور
ایک عمرہ مقبول اے عثمان جو شخص ظہر کی نماز پڑہے جماعت مین تو اسکیلیے ہوینگی
پچیس نمازین تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنة الفردوس مین ہونگی اے عثمان
جو شخص عصر کی نماز جماعت مین پڑہے پہر اللہ تعالی کا ذکر کرتا رہے جب تک سورج
غروب ہوجاوے تو گویا اسنے ایک نفس آزاد کیا حضرت اسمعیل کی اولاد مین سے ساتہ
ہر مرد کے انمین سے بارہ ہزار ہون اے عثمان جو شخص مغرب کی نماز پڑہے جماعت
مین تو ہونگی اسکیلیے پچیس نمازین تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنت عدن مین
ہونگے اے عثمان جو شخص عشا آخرہ کی نماز پڑہے جماعت مین تو گویا اسنے قیام کیا
لیلة القدر مین اور مستحب ہے مرد کیلیے جب آوے مسجد کیطرف یہ کہ آوے خوف
اور ڈر اور فروتنی اور عاجزی سے اور یہ کہ ہو اسپر آرام اور آہستگی اور یہ
کہ پیدا کرے اپنے دل مین فکر اور ادب سوا اسکے جسپر تہا اور جسمین تہا اس سے
پہلے دنیا کی حالتوں اور اس کے شغلوں سے اور چاہیے کہ نکلے رغبت
اور ڈر اور ذلت اور تواضع اور انکساری سے سوا عجب اور تکبر اور فخر
اور سوا دکہانیکے اپنی نفس اور خلقت کو اور زینت کرے اسمین متوجہ ہونیکی اللہ
عز وجل کی طرف کسی گہر کیطرف اسکے گہرونمین سے حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے
اور یاد کیا جاوے انمین نام اسکا تسبیح کرتے ہین انمین صبح اور شام کو وہ مرد کہ
نہین غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید فروخت اللہ کی یاد سے پس جو پاوے
نمازمین سے پڑہے جماعت مین اور جو رہجاوے وہ قضا کرے اسی طرح آیا ہے حدیث مین
حضرت ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم مین سے
اور حالانکہ قائم ہوچکی ہو نماز پس چاہیے کہ وہ چلے آہستہ پس نماز پڑہے جو پاوے
اور قضا کرے جو اس سے پہلے ہوچکی اور ایک اور لفظ مین ہے پس چاہیے کہ چلے اور
اسپر آرام اور آہستگی ہو پس چاہیے کہ ڈرے عجب سے عبادتوں پر ہمیشگی کرنے مین
اور انپر مداومت کرنے مین کیونکہ یہ عجب اسکو گرا دیتا ہے اللہ عز وجل کی نگاہ سے اور اسکو
دور کر دیتا ہے اسکے قرب سے اور اندہا کر دیتا ہے اسپر اسکی حالت کو اور دور
کر دیتا ہے اسکی دل کے نور کو اور اس حلاوت کو جسکو وہ پاتا تہا اس سے پہلے اپنی
عبادت مین اور گندلی کر دیتا ہے اسکی معرفت کی صفائی کو اور بسا اوقات رد کیا
جاتا ہے اسپر اسکا عمل اور توڑا جاتا ہے کیونکہ روایت کیگئی ہے کہ اللہ تعالے نہین قبول کرتا

رب ابراهيم ونعم العبد ابراهيم فلما كان غدا ولم يجد احدا
يأكل معه وكان صلى الله عليه وسلم يحب ان يأكل معه غيره
فاخرج طعامه الى الطريق لعله يمر به مار فيأكل معه فنزل ملكان
من السماء فاقبلا نحوه فدعاهما ابراهيم عليه السلام الى
الغداء فلما جاءاه فقال لهما تقدما بنا الى هذه الروضة
فان فيها عينا وفيها ماء فنتغدى عندها فتقدموا الى
الروضة فاذا العين قد غارت وليس فيها ماء فاشتد
ذلك على ابراهيم عليه السلام واستحيى مما قال اذ لم يجد الماء
فقالا له يا ابراهيم فادع ربك واسئله ان يعيد الماء في العين
فدعا الله عز وجل فلم ير شيئا فاشتد ذلك عليه فقال
لهما ادعوا الله فدعا احدهما فرجع الماء في العين ثم دعا
الآخر فاقبلت العين فاخبراه انهما ملكان وان اجابة
بقيام ليله رد دعاءه عليه ولم يستجب له فاذا كان هذا
فعله عز وجل بخليله ابراهيم فكيف فعله بغيره بل يعتقد
العبد ان جميع ما هو فيه من الطاعة المسارع اليها توفيق
من الله ونعمة وفضل ورحمة ومنة فليقم بين يديه عز و
جل خاشعا خاضعا ذليلا كانه يشاهده كما قال النبي صلى الله
عليه وسلم اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك
وقد صح في الحديث ان الله عز وجل اوحى الى عيسى ابن
مريم عليهما السلام اذا قمت بين يدي فقم مقام الخائف
الذليل الذام لنفسه فانها اولى بالذم واذا دعوتني فادعني و
اعضاؤك تنتفض وكذلك روي ان الله تعالى اوحى مثل ذلك
الى موسى عليه السلام وروي ان ابن سيرين كان اذا قام الى
الصلوة ذهب دم وجهه خوفا من الله عز وجل وفرقا منه وكان
مسلم بن يسار اذا دخل في الصلوة لم يسمع حسا من
صوت ولا غيره اشتغالا بالصلوة وخوفا من الله عز وجل
وقال عامر بن عبد قيس لان تختلف الخناجر بين كتفي احب
الي من ان اتفكر في شيء من امر الدنيا وانا في الصلوة وقال سعد
ابن معاذ ما صليت صلوة قط فحدثت نفسي فيها بشيء

گهر کرنیوالوں سے کوئی عمل یہانتک کہ وہ توبہ کریں اور تحقیق آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق حضرت
ابراہیم خلیل الرحمن جاگتے رہے ایک رات پہر جب صبح کی تو عجب کیا اپنی رات کے کہڑے رہنے میں
پہر کہا اچھا ہے رب ابراہیم کا اور اچھا ہے بندہ ابراہیم پہر جب ہوا دن کے کہانیکا وقت
تو نہ پایا کسیکو کہ کہاوے اسکے ساتھہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ کہاوے
آپکے ساتھہ کوئی پس نکال لایا اپنا کہانا راہ کیطرف تاکہ کوئی گذرنیوالا آپ پاس گذرے
پہر وہ آپکے ساتھہ کہاوے پس اترے دو فرشتے آسمان سے پس وہ دونوں آپکی طرف آئے
پس بلایا ان دونوکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہانیکی طرف پس انہوں نے قبول کیا پہر
انسے کہا تم ہمارے ساتھہ اس باغ کی طرف چلو کیونکہ اسمین ایک چشمہ ہے اور اسمین پانی ہے
پس ہم کہانا کہاوینگے اسکے پاس پس چلے اس باغ کیطرف پس ناگہان وہ چشمہ زمین میں نیچے
چلا گیا تہا اور اسمین پانی نہ تہا پس یہ سخت گذرا حضرت ابراہیم پر اور حیا کرنے لگے
اپنے قول سے جب نہ دیکہا پانی کا چشمہ پہر دونوں نے کہا آپسے اے ابراہیم آپ اپنے رب سے دعا
کیجیے اور اس سے سوال کیجیے کہ وہ پہیر دے پانی کو چشمہ میں پس آپنے دعا کی اللہ عز وجل سے
پس جواب نہ دیا گیا کچہہ پس یہ سخت گذرا آپ پر پہر آپنے کہا انسے تم دعا کرو اللہ پاک سے
پس دعا کی ان دونوں کے ایک نے پس لوٹ آیا پانی چشمہ میں پہر دعا کی دوسرے نے پس آگئے
آگیا چشمہ پس انہوں نے آپکو خبر دی کہ وہ دونوں فرشتے ہیں اور تحقیق آپکے جواب دینے
نے اپنی رات کہڑے رہنے میں رد کیا آپکی دعا کو آپ پر پس قبول کی گئی آپکی پس جب
ہو یہ کرنا اللہ عز وجل کا اپنے دوست ابراہیم کے ساتھہ پہر کیونکر اسکا کرنا ہوگا آپکے
غیر کے ساتھہ بلکہ اعتقاد کرے بندہ کہ سب کچہہ جسمین ہے طاعت اور اسکیطرف شتابی کرنے
توفیق ہے اللہ پاک سے اور نعمت اور فضل اور رحمت اور احسان ہے اس سے پس چاہیے کہ کہڑا ہو اللہ
عز وجل کے سامنے عزت کرتا عاجزی کرتا ذلیل گویا کہ وہ اسکو دیکہہ رہا ہے جیسا کہ فرمایا
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کر اللہ کی گویا کہ تو اسکو دیکہتا ہے پہر اگر نہو کہ
تو اسکو دیکہے پس تحقیق وہ تو تجہکو دیکہتا ہے اور تحقیق آیا ہے صحیح حدیث میں کہ تحقیق اللہ عز وجل نے
وحی کی حضرت عیسے بن مریم علیہما السلام کیطرف جب تو کہڑا ہو میرے سامنے تو کہڑا ہو مثل کہڑے
ہونے ڈرنیوالے ذلیل خوار رکہنے والے کی اپنے نفس کو کیونکہ وہ بہت لائق ہے خواری کے اور جب تو مجہسے دعا
مانگے تو مجہسے مانگ حالانکہ تیرے اعضا کانپتے ہوں اور اسی طرح روایت کیگئی ہے کہ تحقیق اللہ تعالے
نے وحی کی اسی طرح حضرت موسے علیہ السلام کیطرف اور مروی ہے کہ تحقیق ابن سیرین جب
کہڑے ہوا کرتے تہے نماز کو تو جاتا رہتا خون انکے موہنہ کا اللہ تعالے کے خوف سے اور اسکے ڈر
سے اور تہے مسلم بن یسار جب داخل ہوتے نماز میں تو نہ سنتے حس آواز سے اور نہ اسکے
غیر سے نماز میں مشغول ہونیکی وجہ سے اور اللہ عز وجل کے خوف سے اور کہا عامر بن عبد قیس نے

مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا حَتّٰی اَنْصَرِفَ قَالَ مُجَاهِدٌ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِذَا
قَامَ فِی الصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ عُوْدٌ مِّنَ الْخُشُوْعِ وَكَانَ وَهْبٌ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ
كَاَنَّمَا يَطَّلِعُ فِیْ جَهَنَّمَ وَكَانَ عُتْبَةُ الْغُلَامُ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا قَامَ فِی
الصَّلٰوةِ فِی الشِّتَاءِ يَتَصَبَّبُ الْعَرَقُ مِنْهُ فَسَاَلُوْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ
حَيَاءً مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُصَلِّیْ
فَوَقَعَ الْحَرِيْقُ فِیْ دَارِهٖ وَهُوَ فِیْ بَيْتٍ مِّنْهَا فَفَزِعَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ حَتّٰی
خَرَجُوْا اَطْفَئُوْهُ فَمَا عَقَلَ مُسْلِمٌ اِلَّا بَعْدَ مَا اَطْفَئُوْهَا وَفَرَغَ مِنْ
صَلٰوتِهٖ وَقِيْلَ اَنَّهٗ اَيْضًا كَانَ يُصَلِّیْ فِی الْجَامِعِ فَسَقَطَتْ سَارِيَةٌ
اِلٰی جَنْبِهٖ فَفَزِعَ مِنْهَا اَهْلُ السُّوْقِ وَهُوَ لَمْ يَعْقِلْ بِهَا وَعَنْ عَامِرِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ وَنَعْلُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ شِسْعُ
نَعْلِهٖ جَدِيْدًا فَالْتَفَتَ اِلَی الشِّسْعِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَمٰی بِنَعْلِهٖ
وَلَمْ يَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ نَعْلًا حَتّٰی مَاتَ وَحُكِیَ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ
خُثَيْمٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ فَرَسٌ لَّهٗ يُسَاوِیْ
عِشْرِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَجَاءَ اللِّصُّ فَحَلَّهٗ وَذَهَبَ بِهٖ فَجَاءَ النَّاسُ
مِنَ الْغَدَاةِ يُعَزُّوْنَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ كُنْتُ اَرٰی مَنْ يَّحُلُّهٗ وَلٰكِنْ
كُنْتُ فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ فِیْ بَعْضِ النَّهَارِ فَاِذَا
الْفَرَسُ قَدْ اَقْبَلَ حَتّٰی قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی فِیْ شَمْلَةٍ سَوْدَاءَ فِيْهَا خَيْطٌ اَحْمَرُ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْطَ اَلْهَانِیْ عَنْ صَلَاتِیْ وَقَدْ وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰی
الْخَاشِعِيْنَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ
خَاشِعُوْنَ قَالَ الزُّهْرِیُّ هُوَ سُكُوْنُ الْمَرْءِ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَقِيْلَ هُوَ الَّذِیْ
لَا يَعْلَمُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ لِاشْتِغَالِهٖ بِالصَّلٰوةِ
وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا

فَصْلٌ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا وَمَا وَرَدَ مِنَ الْعُقُوْبَةِ عَلٰی

مَنْ ضَيَّعَهَا رَوَی الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی
الْعَبْدُ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ صَعِدَتْ اِلَی السَّمَاءِ وَلَهَا نُوْرٌ حَتّٰی
تَنْتَهِیَ اِلَی الْعَرْشِ تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ
تَقُوْلُ حَفِظَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَمَا حَفِظْتَنِیْ وَاِذَا صَلَّی الْعَبْدُ

دنیا کے کام میں سے جب تک پہروں نماز سے اور کہا مجاہد نے تھے عبد اللہ بن زبیر جب
کہڑے ہوتے نماز میں گویا کہ وہ ایک لکڑی ہے عاجزی سے اور تھے وہب جب کہڑے
ہوتے نماز پڑہنے گویا وہ جہانکتے ہیں دوزخ میں اور تھے عتبہ غلام رحمہ اللہ جب کہڑے ہوتے
نماز میں موسم جاڑے میں تو بہنے لگتا پسینہ اس سے پس لوگوں نے اس سے اس میں سوال کیا کہا
بسبب حیا کرنے کے اللہ پاک سے اور تھے مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز پڑہتے پس پڑ گئی آگ انکے
محل میں اور وہ ایک کوٹھے میں تھے اسمیں سے پس گھبرائے بصرہ کے رہنے والے یہاں تک کہ
وہ نکلے اور بجھا دیا پس نہ معلوم کیا مسلم نے مگر پیچھے اسکے بجھانے کے اور نماز ادا کر چکے اور
نیز کہا گیا ہے کہ وہ نماز پڑہ رہے تھے جامع مسجد میں پس گر پڑا ایک ستون اسکے پہلو کے
پاس پس گھبرا گئے اس سے بازار والے اور انہوں نے نہ معلوم کیا اسکو اور روایت ہے عامر بن
زبیر رحمہ اللہ سے کہ وہ نماز پڑہ رہے تھے اور انکی جوتی انکے سامنے تھی اور انکی جوتی کا
تسمہ نیا تھا پس دیکھا طرف تسمہ کے پھر جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے تو اپنی جوتی کو
پھینک دیا اور نہ پہنی اسکے پیچھے جوتی تا کہ مر گئے اور حکایت کی گئی ہے ربیع بن خثیم سے
کہ وہ نماز پڑہ رہے تھے نفل اور اسکے سامنے ان کا ایک گھوڑا تھا جسکی قیمت
بیس ہزار درہم تھی پس ایک چور آیا اس نے اسے کھول لیا اور لے گیا پس لوگ آئے
صبح کو تعزیت کرتے تھے اسکی پس کہا خبردار ہو تحقیق میں دیکھتا تھا جو اسکو کھولتا
تھا و لیکن میں ایک چیز میں تھا جو بہت پیاری تھی مجھکو اس سے پس جب کچھ دن میں سے
گذرا پس ناگہاں گھوڑا آگیا یہاں تک کہ کہڑا ہو گیا اسکے سامنے اور مروی ہے نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے نماز پڑھی چادر سیاہ میں جسمیں سرخ خط تھا پھر
جب آپنے سلام پھیرا فرمایا تحقیق اس خط نے مجھکو غافل کیا میری نماز سے اور تحقیق اللہ
تعالے نے بیان کیا خشوع کرنیوالوں کا نماز میں اپنے اس قول میں وہ لوگ ہیں جو
اپنی نماز میں خشوع کرنیوالے ہیں کہا زہری نے وہ آرام کرنا مرد کا ہے اپنی نماز میں
بعض نے کہا خشوع وہ ہے کہ نہ جانے اس شخص کو جو اسکے دائیں اور بائیں ہو نماز
میں اپنی نماز میں مشغول ہونیکی وجہ سے اور اسلیئے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تحقیق نماز میں شغل ہے **فصل** نگہبانی کرنے میں نماز پر اور جو کچھ وارد ہوا عذاب سے
اوس شخص پر جو اسکو ضائع کرے روایت کی اعمش نے شفیق بن سلمہ سے اوس
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑہتا ہے بندہ
اول وقت میں تو وہ چڑہتی ہے آسمان کی طرف اور اسکیلئے نور ہوتا ہے یہاں تک کہ پہونچ
جاتی ہے عرش تک بخشش مانگتی ہے اپنے صاحب کے لیئے قیامت کے دن تک
اور کہتی ہے کہ حفاظت کرے تیری اللہ جیسا تو نے مجھکو نگاہ رکہا اور جب نماز پڑہتا ہے بندہ

فی غیر وقتها صعدت الی السماء لا نور لها فتنتهی الی السماء
فتلف کما یلف الثوب والخرقة فیضرب بها وجهه وتقول
ضیعك الله کما ضیعتنی وفی حدیث عبادة بن الصامت
قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من توضأ فابلغ الوضوء
ثم قام الی الصلوة فاتم رکوعها وسجودها والقراءة فیها قالت
الصلوة حفظك الله کما حفظتنی ثم صعد بها الی السماء
ولها ضوء ونور ففتحت لها ابواب السماء حتی تنتهی الی الله
فتشفع لصاحبها واذا ضیع رکوعها وسجودها والقراءة
فیها قالت الصلوة ضیعك الله کما ضیعتنی ثم صعد
بها ولها ظلمة حتی تنتهی الی السماء فتغلق ابواب السماء
دونها ثم تلف کما یلف الثوب الخلق فیضرب بها وجه صاحبها
وعن ابن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ای الاعمال افضل قال الصلوات لوقتهن وبر الوالدین و
الجهاد فی سبیل الله عز وجل وعن ابراهیم بن ابی محذورة
المؤذن عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اول الوقت رضوان الله ووسط الوقت رحمة الله
واخر الوقت عفو الله تعالی وقال الله تعالی فویل للمصلین الذین
هم عن صلوتهم ساهون قال ابن عباس والله ما ترکوها و
لکن اخروها عن وقتها وقال سعد سألت النبی صلی الله
علیه وسلم عن قوله عز وجل الذین هم عن صلوتهم ساهون
قال صلی الله علیه وسلم هم الذین یؤخرون الصلوة عن
وقتها وعن البراء بن عازب فی قوله تعالی اضاعوا الصلوة و
اتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیا قال هو واد فی جهنم
وقال ابن عباس لا یدخله الا من اضاع اوقات صلوته
روی عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم انه ذکر الصلوة یوما فقال من حافظ علیها
کانت له نورا وبرهانا ونجاة یوم القیمة ومن لم یحافظ علیها
لم تکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة من النار وکان یوم القیمة
مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف کذا فی الحادیث

اوسکے غیر وقت مین تو وہ چڑہتی ہے آسمان کی طرف نہین ہوتا کوئی نور اسکیلیے
پس پہونچتی ہے آسمان تک پہر لپیٹی جاتی ہی جیسے لپیٹا جاتا ہے کپڑا یا لتہ پہر ماری
جاتی ہے وہ نماز اوسکے منہہ پر پہر وہ کہتی ہی تجہہ کو بہی اللہ ضایع کرے جیسا تو نے مجہکو
ضایع کیا اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص وضو کرے پہر پورا وضو کرے پہر کہڑا ہو طرف نماز کے پہر پورا کرے
اسکا رکوع اور اسکا سجدہ اور قرأت اوسمین تو کہتی ہے نماز تجہکو اللہ نگاہ رکہے
جیسا تو نے مجہکو نگاہ رکہا پہر چڑہایا جاتا ہے اوسکو آسمان کی طرف حالانکہ اوسکے
لیئے روشنی اور نور ہوتا ہے پہر کہولے جاتے ہین اوسکیلیئے آسمان کے دروازے یہانتک کہ
وہ پہونچ جاتی ہے اللہ تعالی تک پہر وہ شفاعت کرتی ہے اپنے صاحب کیلیئے اور
جب ضایع کرے اوسکا رکوع اور اوسکا سجدہ اور قرأت اسمین تو کہتی ہی نماز اللہ
تجہے ضایع کرے جیسا تو نے مجہے ضایع کیا پہر وہ چڑہائی جاتی ہی حالانکہ اوسکے لیئے
اندہیرا ہوتا ہی یہانتک کہ پہونچتی ہے آسمان تک پہر بند کیے جاتے ہین آسمان کے دروازے
اوسکے آگے پہر لپیٹی جاتی ہی جیسے لپیٹا جاتا ہی پورانا کپڑا پہر وہ ماری جاتی ہی اوسکے
صاحب کے منہہ پر اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کہا مینے پوچہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کونسا عمل افضل ہی فرمایا نمازین انکے وقت مین اور خوش کہنا
ماں باپ کا اور جہاد کرنا اللہ پاک کے راہ مین اور روایت ہے ابراہیم بن محذورہ
مؤذن سی اوس نے اپنے باپ سی اوس نے اپنے دادا سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وقت رضامندی اللہ کی ہی اور درمیانہ وقت اللہ کی
رحمت ہے اور آخر وقت اللہ کی معافی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے پس خرابی ہی اون نمازیوں کیلیے
لیئے جو اپنی نماز سی غافل ہین کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر مین اللہ کی قسم نہین ترک کیا
اونہون نے نماز کو ولیکن دیر کی اسکے وقتون سے اور کہا سعد نے مین نے پوچہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اللہ عز وجل کے قول سے وہ لوگ وہ اپنی نماز سے غافل ہین
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وہ لوگ ہین کہ دیر کرتے ہین نماز مین اوسکے
وقت سے اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ سی اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر مین کہ ضایع
کیا اونہون نے نماز کو اور پیروی کی خواہشونکی پس البتہ ملاقات کرینگے غی کی کہا وہ ایک
وادی ہی دوزخ مین اور کہا ابن عباس نے نہین داخل ہوگا اسمین مگر جسنے ضایع کیا اپنی
نماز کے وقتون کو اور مروی ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سی کہ آپ نے ایک دن نماز کا بیان کیا پہر فرمایا جو شخص محافظت کرے اسپر تو وہ ہوگی اوسکے
لیئے نور اور دلیل اور نجات قیامت کے دن اور جو شخص اسپر محافظت نکرے تو وہ اسکیلیئے

عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم
أنه قال من تهاون بصلوته فإن الله عز وجل يعاقبه بخمس
عشرة عقوبة ستة منها قبل الموت وثلاث عند الموت
وثلاث في القبر وثلاث عند خروجه من القبر فأما
الست قبل الموت فأولها أن يرفع عنه اسم الصالحين
والثانية ترفع عنه بركة الحيوة والثالثة ترفع عنه بركة الرزق
والرابعة لا يقبل منه شيء من أعمال الخير حتى يكمل صلوته
والخامسة لا يستجاب دعاؤه والسادسة لا يجعل له في
دعاء الصالحين نصيبا وأما الثلاث التي عند الموت
فأولها يموت عطشانا ولو صببت في حلقه سبعة أبحر ما
يروى والثانية أنه يموت بغتة والثالثة أنه أثقل بحديد
الدنيا وخشبها وأحجارها على رقبته وكتفه أما الثلاث
التي في القبر فيضيق عليه قبره والثانية يظلم عليه القبر و
الثالثة يصير عييا بالقول وأما الثلاث التي عند خروجه
من القبر فأولها يلقى الله عز وجل وهو عليه غضبان والثانية
يكون حسابه شديدا والثالثة وجهه من بين يدي الله
عز وجل إلى النار إلا أن يعفو الله عنه **فصل** الصلوة
خطرها عظيم وأمرها جسيم وبالصلوة أمر الله
تبارك وتعالى رسوله محمدا صلى الله عليه وسلم وأول ما أوحى
الله بالنبوة ثم بالصلوة قبل كل عمل وقبل كل فريضة
في آيات كثيرة منها قوله تعالى اتل ما أوحي إليك من الكتاب
وأقم الصلوة وقال عز وجل إن الصلوة تنهى عن الفحشاء
والمنكر وقال جل وعلا وأمر أهلك بالصلوة واصطبر
عليها لا نسألك رزقا نحن نرزقك فخاطب جميع المؤمنين
فأمرهم بالاستعانة على طاعاته كلها بالصبر والصلوة
فقال يا أيها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة إن الله
مع الصابرين وقال تعالى وأوحينا إليهم فعل الخيرات وإقام
الصلوة وإيتاء الزكوة فذكر الخيرات كلها جملة وهي جميع
الطاعات عن اجتناب جميع المعاصي وأفرد الصلوة

اور اس نے امیر المومنین حضرت علی بن طالب سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ
آپ نے فرمایا جو شخص حقیر جانے اپنی نماز کو تو اللہ عز وجل اوسکو عذاب کریگا پندرہ
عذاب سے چھ انہین سے موت سے پہلے اور تین موت کے نزدیک اور تین قبر مین اور تین
نزدیک اوس کے نکلنے کے قبر سے پس یہ چھ عذاب موت سے پہلے سو انکا پہلا یہ
ہے کہ اوٹھایا جاتا ہے اُس سے نیکون کا نام اور دوسری اٹھائی جاتی ہے اُس
سے زندگانی کی برکت اور تیسری اٹھائی جاتی ہے اس سے رزق کی برکت اور
چوتھی نہین قبول کیا جاتا اوس سے کوئی نیکی کے کامون مین سے یہانتک کہ
کامل کرے اپنی نماز کو اور پانچوین نہین قبول کیجاتی اوس کی دعا اور چھٹی نہین
کیا جاتا اسکے لئے نیکون کی دعا سے کچھ حصہ ولکن تین عذاب کہ موت کے نزدیک
ہین سو پہلا انکا یہ ہے کہ وہ مرتا ہے پیاسا اگرچہ ڈالے جاوین اوسکے حلق مین
ساتون دریا وہ سیر نہوگا اور دوسری یہ کہ وہ مریگا اچانک اور تیسری یہ کہ
وہ بوجھ لادا جاویگا دنیا کے لوہے اور اوسکی لکڑیون اور اوسکے پتھرون سے
اوسکی گردن اور اوسکی کاندھو نپر ولیکن تین عذاب جو قبر مین ہون گے پس تنگ
کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور دوسری کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور تیسری ہوجاویگا
وہ عاجز بات کرنے مین ولیکن تین عذاب جو نزدیک اوسکے اپنی قبر سے نکلنے کے
نزدیک ہین پس انکا پہلا ہے کہ وہ اللہ عز وجل سے ملیگا حالانکہ اللہ اوسپر غصے ہوگا
اور دوسرے اسکا حساب سخت ہوگا اور تیسرے اسکا لوٹنا ہوگا اللہ پاک کے
سامنے سے دوزخ کی طرف مگر یہ کہ اللہ تعالے اسے معاف کردے **فصل** نماز کا
درجہ عظیم ہے اور کام اوسکا بڑا ہے اور نماز کا حکم کیا اللہ تبارک وتعالے نے اپنے
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پہلے وحی کی اللہ نے نبوت کی پھر نماز کی پہلے
ہر عمل کے اور پہلے ہر فرض کے بہت آیتون مین انہین سے ہے اللہ تعالے کا قول تو پڑھ
جو وحی کی گئی تیری طرف اس کتاب سے اور قایم کر نماز اور اللہ عز وجل نے فرمایا
بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری بات سے اور فرمایا اللہ تعالے نے اور حکم کر
اپنے اہل کو نماز کا اور تو صبر کر اوسپر ہم تجھسے نہین مانگتے رزق ہم تجھے رزق دینگے
اور مخاطب کیا تمام مومنونکو پھر انکو حکم کیا مدد لینے کا اپنی طاعت کے سب پر صبر اور نماز
سے پھر فرمایا اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ پاک صبر کرنیوالون
کے ساتھ ہے اور فرمایا اللہ پاک نے اور وحی کی ہم نے انکی طرف نیکیونکی کرنیکی اور نماز کے قایم
رکھنے کی اور زکوة کے دینے کی پس ذکر کیا نیکیونکا سب کے سب اکٹھا اور وہ سب
طاعت مین ساتھ بچنے کے سب گناہون سے اور علیحدہ کیا نماز کو بیان

بالذكر واوصاهم بها خاصة بالصلوٰة اوصى النبي صلى
الله عليه وسلم امته عند خروجه من الدنيا فقال الله الله
في الصلوٰة وفيما ملكت ايمانكم فهي اخر وصيته صلى الله عليه
وسلم وجاء في الحديث انها اخر وصية كل نبي لامته و
اخر عهده اليهم عند خروجه من الدنيا فالصلوٰة اول
فريضة فرضت عليه صلى الله عليه وسلم وعلى امته وهي اخر
ما اوصى به امته واخر ما يذهب به من الاسلام واول
ما يسأل العبد عنه من عمله يوم القيمة وهي عمود الاسلام و
ليس بعد ذهابها دين ولا اسلام وجاء في الحديث عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اول ما تفقدون من دينكم
الامانة واخر ما تفقدون منه الصلوٰة وليصلين اقوام
لا خلاق لهم فتارك الصلوٰة يكفر عند امامنا احمد رحمه الله
اذا تركها جاحدا لوجوبها ووجب قتله لا خلاف في مذهبه
واما ان تركها تهاونا وكسلا مع اعتقاد وجوبها ودعي ليفعلها
فان لم يفعلها حتى تضايق الوقت الذي يليها فيكفر وقتل
بالسيف للكفر بعد ان يستتاب ثلثة ايام كالمرتد وفي
الحالتين يكون ماله فيئا يوضع في بيت مال المسلمين و
لا يصلى عليه ولا يدفن في مقابر المسلمين وعنه لا يجب
قتله في التهاون حتى يترك ثلاث صلوات ويتضايق
وقت الرابعة ويقتل حدا كالزاني المحصن ويجعل حكمه
اموات المسلمين يرث ماله ورثته من المسلمين وقال
الامام ابو حنيفة لا يقتل ولكن يحبس حتى يصلي فيتوب
او يموت في الحبس وقال الامام الشافعي يقتل بالسيف
حدا ولا يكفر والدليل على كفره ما ذكرنا فيما تقدم من الايات و
الاخبار ونزيد عليها ما روي عن جابر بن عبد الله قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بين الرجل و
بين الكفر والشرك الا ترك الصلوٰة وروي عن عبد الله بن بريدة
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا و
بينهم ترك الصلوٰة فمن تركها فقد كفر وروي عن جعفر بن

کرتے ہیں اوران کو اوسکی وصیت کی خاصکر اور نماز کی وصیت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو نزدیک آپکے تشریف لیجانے دنیا سے پس فرمایا
اللہ سے ڈریو اللہ سے ڈریو نماز میں اور انمین جنکے مالک ہوئے تمہارے داہنے
ہاتھہ پس یہ آخر وصیت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آیا ہے حدیث میں کہ یہ
آخر وصیت ہے ہر نبی کی اپنی امت کو اور اسکا آخر عہد ہے انکی طرف نزدیک اوسکے
تشریف لیجانیکے دنیا سے پس نماز پہلا فرض ہے کہ فرض کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اور آپ کی امت پر اور یہ نماز آخر وصیت کا ہے اور آپنے وصیت کی اوسکی اپنی
امت کو اور آخر اسچیز کا جس سے دور کیا جاویگا اسلام اور پہلا اسچیز کا کہ پوچھا
جاویگا بندہ اس سے اوسکے عمل سے قیامت کے دن اور یہی اسلام کا ستون ہے اور نہیں
ہے پیچھے اوسکے جانیکے دین اور نہ اسلام اور حدیث شریف میں آیا ہے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ پہلی جو تم گم کروگے اپنے دین میں سے امانت
ہے اور آخر اسکا جو گم کروگے دین میں سے نماز ہے اور البتہ نماز پڑھینگی قومیں نہ ہوگا
ان کو کچھ حصہ پس نماز کا تارک کافر ہے ہمارے امام احمد رحمہ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
جب اوسکو ترک کرے دراں حال کہ انکار کرنیوالا ہو اوسکے واجب ہونیکا اور واجب
ہے اسکا قتل کرنا نہیں ہے کوئی خلاف اسکی مذہب میں لیکن اگر ترک کرے سستی سے یعنی
کسالت سے باوجود اعتقاد کے اسکے وجوب کے اور بلایا جاوے تاکہ اوسکو پڑھے پس اگر
وہ اسکو نہ پڑھے یہانتک کہ تنگ ہو جاوے وقت کہ اوسکے متصل ہے تو کافر ہو جاویگا
اور قتل کیا جاویگا تلوار سے بسبب اسکی کفر کے بعد اسکی کہ توبہ طلب کیا جاوے تین
دن مثل مرتد کی اور دونوحالتوں میں اور ہوگا مال اسکا فئے رکہا جاویگا بیت المال میں
مسلمانوں کے اور نہ نماز پڑھی جاوے اوسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانوں کی قبروں میں اور
مروی ہے امام احمد سے بیچ ہونے واجب اسکا قتل کرنا سستی کر نہیں یہانتک کہ ترک کرے تین
نمازیں اور تنگ ہو جاوے چوتھی نماز کا وقت اور قتل کیا جاوے حد میں مثل زانی بیاہے ہوئے
کی اور حکم اسکا مسلمان مردوں کی طرح ہے وارث ہوں اسکے مال کے اوسکی وارث مسلمانوں
میں سے اور فرمایا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے وہ قتل نہ کیا جاوے لیکن قید کیا جاوے یہانتک کہ
نماز پڑھے پس توبہ کرے یا مرجاوے قید میں اور فرمایا حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے وہ
قتل کیا جاوے تلوار سے حد میں اور وہ کافر نہیں ہوتا اور دلیلیں اسکے کفر پر وہ ہیں جو
ہمنے بیان کیں جو آگے گذر چکیں آیتوں اور حدیثوں سے اور ہم زیادہ کرتے ہیں اوپر
انکے روایت کیگئی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا نہیں ہے درمیان مرد کے اور درمیان کفر اور شرک کے کچھ مگر نماز کا چھوڑنا اور روایت

محمد عن ابیہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا ینقر فی صلوتہ کما ینقر الغراب فقال لو مات ھذا مات علی غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ترک الرجل صلوتہ متعمدا کتب اسمہ علی باب النار فیمن یدخلہا عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من نام عن صلوۃ العتمۃ ولم یصلہا تقول الملئکۃ لا نامت عیناک ولا قرتا حبسک اللہ بین الجنۃ والنار کما حبستنا **فصل** مروی عن الحسن البصری انہ قال کان العلماء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون خمس واربعون خصلۃ محرم وھن منہی عنہا فی صلوۃ الفریضۃ ھی التنحنح عمدا والتشاغل عمدا والتثاوب عمدا وارتفاع الراس الی السماء لما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقلب بصرہ فی السماء فنزلت الذین ھم فی صلوتہم خاشعون فطاطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ وکانوا یستحبون للرجل ان لا یجاوز بصرہ مصلاہ ومنہا الصاق الحنک بالصدر وفلی الثوب والتمطی وتنفس الصعداء وتغمیض العینین والالتفات فی الصلوۃ لما روی عقبۃ ابن عامر فی قولہ تعالی الذین ھم علی صلوتہم دائمون قال اذا صلوا لم یلتفتوا یمینا ولا شمالا وقالت عائشۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی صلوتہ فقال انما ھو اختلاس یختلسہا الشیطان من صلوۃ العبد وقیل جاء طلحۃ یعنی ابن مصرف الی عبد الجبار بن وائل وھو فی القوم فسارہ ثم انصرف فقال عبد الجبار اتدرون ما قال قال رایتک امس التفت وانت تصلی وقد جاء فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا افتتح الصلوۃ استقبلہ اللہ بوجہہ فلا یصرفہ حتی یکون العبد ھو الذی

محمد سے اوس نے اپنی باپ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکہا ٹہونگے مارتا اپنی نمازمین جیسی ٹہونگے مارتا ہے کوا پس فرمایا اگر یہ مریگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے سوا پر اور روایت ہے عطیہ عوفی سے اس نے ابوسعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چہوڑتا ہے کوئی مرد اپنی نماز کو جان کر تو لکہا جاتا ہی اسکا نام دوزخ کے دروازہ پران لوگون مین جو اسمین داخل ہونگے اور روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار ہو جو شخص سو جاتا ہے عشا کی نماز سے اور نہین پڑہتا اسکو تو فرشتے کہتی ہین تیری آنکہین سووین اور نہ ٹہنڈی ہون تجہکو اللہ بند کرے بہشت اور دوزخ کے درمیان جیسا تو نے ہم کو بند کیا **فصل** روایت کی گئی ہی حسن بصری سے کہ کہا تہے علما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے کہا کہ پینتالیس خصلتین ہین بُری جن سی منع کیا گیا فرض نمازمین اور وہ کہنکارنا ہے جانکر اور کسی چیز مین مشغول ہونا جانکر اور جمائی لینا جانکر اور اونچا کرنا سر کا آسمان کی طرف اوس روایت کیوجہ سی کہ روایت کیگئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آنکہ پہیرا کرتے تہی آسمان مین پس اتری یہ آیت اور وہ لوگ جو اپنی نمازمین خشوع کرنیوالے ہین پس نیچی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو پس صحابہ دوست رکہتی تہے مرد کے لئی کہ نہ پہیری اپنی نظر اپنے مصلے سے اور ان مین سے ہے لگانا گلے کا سینے سے اور جوونکا کپڑے مین تلاش کرنا اور انگڑائی لینا اور لمبی لمبی سانس لینے اور دونو آنکہین بند کرنا اور نماز مین جہانکنا اوس روایت کے لحاظ سے کہ کی عقبہ بن عامر نے اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر مین وہ لوگ ہین جو اپنی نمازمین مداومت کرنیوالے ہین کہا جب وہ نماز پڑہتے ہین اور جہانکتے نہین ہین داہنے اور بائین اور کہا حضرت عائشہ نے مین نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرد کے جہانکنے سی اپنی نمازمین پس آپ نے فرمایا تحقیق یہ جہپٹ ہے کہ جہپٹ لیتا ہی اوس کو شیطان بندے کی نماز سے اور کہا گیا ہی کہ آیا طلحہ یعنے مصرف کا بیٹا عبد الجبار بن وائل کے پاس اور وہ اپنی قوم مین بیٹہا تہا پہر طلحہ نے اس سے پوشیدہ کچہ کہا پہر چلا گیا پہر کہا عبد الجبار نے بہلا تم نے معلوم کیا کہ اوس نے کیا کہا کہا مین نے تجہکو کل دیکہا تو نے جہانکا نماز پڑہتے حالانکہ حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق بندہ جب شروع کرتا ہی نماز تو متوجہ ہوتا ہے اس سے اللہ تعالے اپنے منہہ مبارک سے پس وہ منہہ نہین پہیرتا یہانتک کہ وہ بندہ ہی

ينصرف ويلتفت يمينا وشمالا وفي حديث آخر ان العبد
ما دام في صلوته فعله ثلث خصال البر ينثر عليه من
عنان السماء الى مفرق رأسه وملائكة يحفون من لدن قدميه
الى عنان السماء ومناد ينادي لو يعلم المصلي من يناجي
ما انفتل اي التفت وفي انصرف والالتفات مكروه جدا وقد
قيل انه يقطع الصلوة وفيه استخفاف بحرمة الصلوة و
آدابها ومن ذلك الاقعاء في القعود فيها والرد على الامام و
افتراش الذراعين في السجود ووضع الصدر على الفخذين في
السجود وضم الابطين الى الجنبين في السجود بل يفرق
بينهما ولا يلصقهما لانه مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا سجد لو مرت بهيمة تحت ذراعيه لنفذت و
ذلك لشدة مبالغته في دفع مرفقيه عن ضبعيه وفي حديث
آخر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد يجافي
بين ضبعيه ومن ذلك تفريق الاصابع في السجود بل
يضمها ووضع اليدين دون الركبتين في الركوع ووضع القدمين
احدهما على الاخرى وتعليقهما من الارض والسدل على الازار
والسراويل والتخليل والتلمظ واسترواط الطعام مقدار
الحبة والحبتين في الفلس ان يرده ويبلعه والنفث باللسان
والنفخ في السجود وتسوية الحصا والمشي عرضا ورفع الصوت
على جليسك في التشهد ومعرفتك من عن يمينك ومن
عن شمالك والايماء والاشارة وبلع الجشاء او ما يخرج من
الحلق والاستعال والتمخط والتبزق والنظر في الثياب و
مسح التراب عن الجبهة قبل ان ينصرف وتسوية الحصا
اكثر من مرة واحدة ونقض موضع السجود والدعاء بعد
التشهد اذا كنت اماما والقعود في المحراب بعد التسليم حتى
يتحرف من مكانه الى يساره والعقد باليد بالاصابع في
الصلوة والعبث باللحية والثوب فيها لما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال لا ينظر الله الى صلوة لا يحضر
الرجل فيها قلبه مع بدنه وانه صلى الله عليه وسلم

پھرتا ہے نماز سے یا جھانکتا ہے داہنے اور بائیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ
تحقیق بندہ جب تک ہوتا ہے اپنی نماز میں پس اسکیلئے تین خصلتیں ہیں نیکی گرتی ہے
اوسپر طرف سے آسمان کے اوسکے سر کے مانگ پر اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اسکو اسکے
قدموں سے آسمان کے بادلوں تک اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اگر جانے نمازی
اسکو جس سے وہ باتیں کرتا ہے تو وہ نہ پھیرے یعنے دیکھے اور موہنہ نہ پھیرے اور نماز میں
دیکھنا مکروہ ہے البتہ اور بعض نے کہا التفات نماز کو توڑ دیتی ہے اور اسمین
حقارت ہے نماز کی عزت اور اسکے آداب میں اور ان خصلتوں میں سے ہے کتے کی طرح
بیٹھنا نماز کے تشہد میں اور رد کرنا امام پر اور بچھانا دونوں بازوں کا سجدہ
میں اور رکھنا سینے کا دونوں رانوں پر سجدے میں اور جوڑنا دونوں بغلوں کا
دونوں پہلوؤں سے سجدے میں بلکہ فرق کرے دونوں میں اور نہ لگاوے دونوں
کو کیونکہ روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ سجدہ کرتے
تھے تو اگر گذرنا چاہتا بکری کا بچہ آپکے دونوں بازوں کے نیچے سے تو البتہ گذر
جاتا اور یہ سبب سخت مبالغہ کرنیکے تھا آپکے کہنیوں کے اوٹھانے میں اپنی بغلوں سے
اور ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے
تو فرق کرتے درمیان اپنی دونوں بغلوں کے اور ان خصلتوں میں سے جدا کرنا انگلیوں کا
سجدہ میں بلکہ ان کو جوڑے اور رکھنا دونوں ہاتھوں کا سوائے دونوں گھٹنوں کے رکوع میں
اور رکھنا دونوں قدموں کا ایک کا دوسرے پر اور اونکا اٹھانا زمین پر سے اور سدل کرنا
تہبند اور پاجامے پر اور خلال کرنا اور زبان سے کھانیکو پھیرنا اور کھانیکو نگلنا بقدر ایک
دانہ کے اور فلس کو نکالنا اور نگلنا اور تھوکنا زبان سے اور پھونکنا سجدے میں اور برابر
کرنا کنکریونکا اور چلنا عرض میں اور بلند کرنا آواز اپنی پاس بیٹھنے والے پر تشہد میں اور
تیرا پہچاننا اس شخص کو جو تیرے داہنے ہے اور اسکو جو تیرے بائیں ہے اور ایما اور اشارہ
کرنا اور نیچے لیجانا ڈکار کا یا اس چیز کا جو حلق سے نکلتی ہیں اور کھانسی کرنا اور [illegible]
اور تھوکنا اور نظر کرنا اپنی کپڑوں میں اور پونچھنا مٹی کا اپنے ماتھے سے پہلے نماز سے پھرنے کے
اور برابر کرنا کنکریونکا زیادہ ایک بار سے اور صاف کرنا سجدے کی جگہ کو اور دعا کرنا
بعد تشہد کے جب تو امام ہو اور بیٹھے رہنا محراب میں سلام پھیرنے کے بعد یہانتک کہ پھرے
اپنی مکان سے اپنی بائیں طرف اور گرہ کرنی ہاتھ کی انگلیوں سے نماز میں اور کھیلنا داڑھی
کی اور کپڑے سے نماز میں اوس روایت کیوجہ سے کہ کیگئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ
نے فرمایا نہیں نظر کرتا اللہ تعالی اوس نماز کی طرف جسمیں مرد نہ حاضر کرے
اپنے دل کو اپنے بدن کے ساتھ اور دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رجلاً يعبث بلحيته فقال لو خشع قلب هذا لخشعت
جوارحه ونظر الحسن الى رجل يعبث بالحصا وهو يقول
اللهم زوجني من الحور العين فقال بئس الخاطب انت
تخطب وانت تعبث وقال عبد الرحمن بن عبد الله عن عبد الله
انه قال لينتهين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء او لا ترجع
اليهم ابصارهم يعني في الصلوة وقال الاوزاعي يكون الرجلان
في الصلوة وبين احدهما وبين الآخر كما بين السماء والارض
هذا مقبل على الله تعالى بقلبه وهذا لاه وساه وقد صح الخبر
عنه صلى الله عليه وسلم وقال المصلي من لم يصل نصفها
فذكر الى عشرها يعني بذلك ما عقل منها وحضر قلبه
فيها وفي حديث آخر انه قال صلى الله عليه وسلم المصلي اربع
مائة صلوة وللمصلي مائتا صلوة وللمصلي مائة وخمسون
صلوة وللمصلي سبعون صلوة وصلوة بخمسين صلوة
وصلوة بسبع وعشرين صلوة وصلوة بعشر صلوات
وصلوة بصلوة واحدة فالذي يكتب له اربعمائة صلوة
هو الذي يصلي بمكة في البيت الحرام مع الامام في الجماعة
بعد ان لا تفوته التكبيرة الاولى والذي يكتب له مائتا
صلوة فهو الامام الذي يؤم بالناس بعد ان يعرف احكام
الصلوة والذي يكتب له مائة وخمسون صلوة فهو
المؤذن والذي له سبعون صلوة فهو الذي يستاك و
يسبغ وضوءه ويصلي في الجامع في الجماعة والذي يكتب له
خمسون صلوة فهو الرجل الذي يصلي في الجامع مع الامام
في الجماعة ويكون قد فاتته تكبيرة الاحرام والذي يكتب
له سبع وعشرون صلوة فهو الرجل الذي يسبغ وضوءه
ويصلي في المسجد في الجماعة ولا تفوته تكبيرة الاحرام والذي
يكتب له عشر صلوات فهو الرجل الذي يلحق الجماعة
قد فاتته تكبيرة الاحرام والذي يكتب له صلوة واحدة
فهو الذي يصلي وحده في غير جماعة والذي لا صلوة له
فهو الذي يصلي ولا ينقر في سجوده كنقر الديك ولا يتمو

ایک مرد کو کھیلتا اپنی ڈاڑھی سے پس فرمایا اگر ڈرتا اوس شخص کا دل تو ڈرتے
اوسکے اعضا اور دیکھا حسن نے ایک مرد کیطرف کہ کھیلتا تھا کنکریسے اور وہ کہتا
تھا یا اللہ مجھے نکاح کر دیجو حور عین سے پس کہا تو برا خطبہ کرنیوالا ہے تو خطبہ کرتا ہے
اور کھیلتا ہے اور کہا عبد الرحمن بن عبد اللہ نے روایت کرکے عبد اللہ سے کہ اُس
نے کہا البتہ ہٹ جاوینگی قومیں کہ اٹھاتی ہیں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف یا نہ لوٹیں گی
انکی آنکھیں انکیطرف یعنی نماز میں اور اوزاعی نے کہا دو مرد ہوتے ہیں نماز میں اور
انکے ایک کے درمیان اور دوسرے کے درمیان فرق ہوتا ہے جیسا فرق ہے درمیان آسمان
اور زمین کے یہ شخص متوجہ کرنیوالا ہے اللہ عز وجل کیطرف اپنے دل کو اور یہ دوسرا کھیلنے والا
اور بھولنے والا ہے اور تحقیق صحیح ہوئی ہے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے فرمایا البتہ
نمازی ہے کہ اوسکیلئے اوسکی نماز میں سے نماز کا نصف ہے پس ہے بیان کیا نماز کے دسویں حصے تک آپ
مراد رکھتے تھے اس سے جو کچھ سمجھا اوسنے نماز سے اور حاضر کیا اپنا دل اوسمیں اور ایک اور
حدیث میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نمازی کیلئے چار سو نماز ہے
اور ایک نمازی کیلئے دو سو نماز ہے اور ایک نمازی کے لئے ڈیڑھ سو نماز ہے اور ایک نمازی
کیلئے ستر نمازیں ہیں اور ایک نماز برابر ہے پچاس نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے ستائیس
نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے دس نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے ایک نماز کے
پس جسکے لیئے لکھی جاتی ہیں چار سو نمازیں پس وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے مکہ میں بیت الحرام
میں امام کے ساتھ جماعت میں بعد اسکے کہ اوس سے نہ فوت ہو تکبیر اولے اور جس کے
لکھے جاتے ہیں دو سو نمازیں پس وہ امام ہے جو لوگوں کی امامت کرتا ہے بعد اسکے کہ جانتا ہے
نماز کے احکام کو اور جس کیلئے لکھی جاتی ہے ڈیڑھ سو نمازیں پس وہ مؤذن ہے اور جسکے
لیئے لکھی جاتی ہیں ستر نمازیں پس وہ شخص ہے جو مسواک کرتا ہے اور پورا کرتا ہے وضو اپنا اور
نماز پڑھتا ہے جامع مسجد میں جماعت میں اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں پچاس نمازیں پس
وہ مرد ہے جو نماز پڑھتا ہے جامع مسجد میں امام کے ساتھ جماعت میں اور رہا اوس
سے فوت ہوئی تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں ستائیس نمازیں پس وہ مرد ہے جو اپنا
وضو پورا کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے مسجد میں جماعت میں اور نہیں فوت ہوئی اوس
سے تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں دس نمازیں پس وہ مرد ہے جو ملتا ہے جماعت میں اور
اوس سے فوت ہو گئی ہے تکبیر اولے اور جس کے لیئے لکھی جاتی ہے نماز ایک پس وہ
مرد ہے جو نماز پڑھتا ہے اکیلا سوا جماعت کے اور وہ شخص جس کے لیئے نماز
ہی نہیں ہے وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے اور ٹھونگے مارتا ہے اپنے
سجدے میں مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح اور نہیں پورا کرتا

رکوعها وسجودها وهو الذي تطوى صلوته كالثوب
الخلق ويضرب بها وجه صاحبها ويقال له لا حفظك
الله كما لم تحفظ صلوتك **فصل** وينبغي لكل مصل
أن يقدم النية لصلوته ويمثل الكعبة البيت الحرام أمامه
ونصب عينيه على ما تقدم بيانه في أول الكتاب ويتيقن قيامه
بين يدي الله تعالى ولا يشك أنه بعين الله منتصب حيث
يراه لقوله تعالى الذي يراك حين تقوم وتقلبك في الساجدين
ولقول الرسول صلى الله عليه وسلم اعبد الله كأنك تراه
فإن لم تكن تراه فهو يراك وينوي الصلوة الفريضة بعينها
بالأداء والقضاء فهو أولى ويرفع يديه إلى فروع أذنيه أو
حذو منكبيه قد بينا صفة ذلك في أول الكتاب وهل
يضم الأصابع بعضها إلى بعض أو يفرقها على روايتين
وإذا رفع يديه وكبر كأنه رفع الحجاب الذي بينه وبين
الله تعالى فوصل في المكان الذي لا يجوز الالتفات فيه ولا
التشاغل عنه لعلمه أنه بعين من يرى حركته ويعلم ما
يتلجلج في نفسه وينطوي عليه سره وقلبه فينظر موضع سجوده
ولا يلتفت يمينا وشمالا ولا يرفع رأسه إلى السماء وإذا قال
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك و
لا إله غيرك فليعلم أنه يخاطب من هو سامع منه مقبل عليه
ناظر إليه لا يخفى عليه موضع شعرة ولا حركة جارحة
عنه وكذلك قوله إياك نعبد وإياك نستعين اهدنا
الصراط المستقيم يعقل ما يقول ويدري لمن يخاطب
بهذا الخطاب ولا ينسى مع ذلك الخشوع والتحفظ حذرا
من وقوع السهو عليه فيما هو بحياله وما يلي فيه فيأتي بإحدى
عشرة تشديدة في الفاتحة ويحذر اللحن الذي يغير المعنى
فيها فإن قراءتها فريضة وهي ركن تبطل الصلوة بتركها
ومع ذلك يرى كأنه واقف على الصراط والجنة عن يمينه
بصفتها والنار عن شماله بما فيها وأنه بصلوته مستيقن
ما وعد الله عز وجل بها إذا صحت صلوته من ثواب الجنة

رکوع اور سجدہ اور یہ وہ شخص ہے جسکی نماز لپیٹی جاتی ہے پرانے کپڑے کیطرح
اور وہ ماری جاتی ہے اوسکے پڑھنے والے کے منہ پر اور اوس سے کہا جاتا ہے نہ نگاہ
رکھے تجھکو اللہ تعالےٰ جیسے تو نے نہیں نگاہ رکھا نماز کو **فصل** اور واجب ہے ہر نمازی کو آگے
کرنا نیت کا اپنی نماز کیلئے اور خیال کرنا کعبہ بیت الحرام کو آپنے آگے اور رکھے
دونوں آنکھیں جیسا گذر چکا اسکا بیان اس کتاب کے شروع میں اور یقین کرے آپنے
کھڑے ہونیکو اللہ تعالےٰ کے سامنے اور نہ شک کرے بیشک وہ اللہ تعالی کی نظر میں کھڑا
ہے اسلیئے کہ وہ اوسکو دیکھتا ہے اللہ تعالےٰ کے اس قول کی دلیل سے اور وہ یہ ہے اللہ جو تجھکو
دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور تیرا پھرنا سجدہ کرنیوالوں میں اور یہ دلیل فرمودہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہے پس اگر نہ ہو
تو اوسکو دیکھتا سو وہ تو تجھکو دیکھتا ہے اور نیت کرے فرض نماز کی اوسکو معین کر کے ادائی
اور قضائی سے پس یہ بہتر ہے اور اوٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کی لووں تک یا
اپنے کاندھوں کی برابر اور تحقیق ہم بیان کر چکے صفت اوسکی اس کتاب کے شروع میں
اور بہلا جوڑے اپنی انگلیاں بعض کی بعض کیطرف یا انکو کھولے دو روایتوں پر
اور جب اٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اور تکبیر کہے تو گویا اوسنے اٹھا دیا وہ پردہ جو اوسکے
درمیان اور اللہ تعالےٰ کے درمیان تھا پس پہونچیگا اس مکان میں جسمیں نہیں جائز ہے
التفات کرنا اور نہ مشغول ہونا اوس سے بسبب انکی جاننے کی یہ کہ وہ اس شخص کی نظر میں ہے
جو دیکھتا ہے اسکی حرکت اور جانتا ہے جو کچھ اوسکے جی میں آتا ہے اور لپیٹا ہے اوسپر اوسکا بھید
اور اسکا دل پس وہ دیکھے اپنے سجدہ کی جگہ کو اور نہ دیکھے دائیں اور بائیں اور نہ اٹھاوے
اپنا سر آسمان کی طرف اور جب کہے تو پاک ہے اے اللہ اور تیری ہی تعریف کرتا ہوں
اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے تو جانے کہ بیشک
اوسے خطاب کرتا ہے جو اوسکی سننے والا ہے اور متوجہ ہے اوسکیطرف جسپر نہیں پوشیدہ اوسکی
ایک بال کی جگہ اور نہ اوسکے کسی عضو کی حرکت اور اسی طرح اسکو قول کہ تیری
ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں دکھا ہمکو رستہ سیدھا سمجھے جو کہتا ہے
اور جانے کہ وہ کس شخص سے خطاب کر رہا ہے اس خطاب سے اور نہ بھولے باوجود اسکے خشوع
اور نگہبانی کو بسبب ڈرنے کے اوسپر سہو واقع ہو جانے سے جسکے لیئے وہ کھڑا ہوا ہے اور جسمیں مائل ہے
اور ادا کرے گیارہ تشدید سورہ فاتحہ میں اور بچے اس لحن سے جو معنی کو بدل دیتا ہے اور
کیونکہ اسکا پڑھنا فرض ہے اور وہ رکن ہے باطل ہو جاتی ہے نماز اوسکی ترک کرنے سے اور باوجود
اسکے وہ دیکھے گویا وہ کھڑا ہے پل پر اور تحقیق بہشت اوسکی داہنی طرف ہے اپنی صفت سمیت
اور دوزخ اسکی بائیں طرف ہے سمیت اسکی جو اسمیں ہے اور یہ کہ اپنی نماز سے پاویگا جو کچھ وعدہ

ومستحصن بها من تحميد الله بعقاب النار كل ذلك
بتيقن من قلبه حضور من عقله ويعتقد مع ذلك انه يصلي
صلوة مودع لا يشك انها تعرض على الله تعالى وانه لا يصل منها
الا ما يصل عند الله فقط ثم يأخذ بقرأة ما تيسر من السور اكمل
وهي اولى من قرأة اواخرها واواسطها ويكون منصتا الى
ما يقرأه متفهما الى ما يلفظ ويتلوا وكذلك اذ كان ماموما
ينصت الى قرأة الامام ويفهمها ويتعظ بمواعظها و
زواجرها ويعتقد امتثال اوامرها والانتهاء عن نواهيها
هكذا الى ان تنتهي السورة فاذا فرغ من القرأة ثبت قائما
وسكت حتى يرجع اليه نفسه قبل ان يركع ولا يصل قرأته
بتكبيرة الركوع ثم يكبر ويرفع يديه الى فروع اذنيه او
حذو منكبيه على ما بينا في اول الكتاب فاذا انقضى التكبير
حط يديه ثم انحط من قيامه للركوع ويلقم راحتيه
ركبتيه ويفرق بين اصابعه ويعتمد على ضبعيه وساعديه و
يسوي ظهره ولا يرفع راسه ولا يخفض فينكسه فقد جاء
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا ركع لو كانت قطرة
ماء على ظهره ما تحركت عن موضعها وجاء عنه صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا ركع لو كان قدح من ماء على ظهره ما تحرك عن
موضعه وذلك لاستواء ظهره صلى الله عليه وسلم ويقول
سبحان ربي العظيم ثلاثا وهو ادنى الكمال قال الحسن
البصري التسبيح التام سبع والوسط من ذلك خمس وادناه
ثلث تسبيحات ثم يرفع راسه سمع الله لمن حمده فينتصب معتدلا
فيطمئن مترسلا يديه ثم ينحط للسجود مكبرا فيبدأ بوضع
ركبتيه على الارض ثم يديه ثم جبهته وانفه متمكنا من الارض
ويطمئن في سجوده ويتوجه بكل عضو منه جزء الى القبلة وقد
جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال امرت
بالسجود على سبعة اعظم وفي حديث آخر ان العبد يسجد على
سبعة اعضاء فاي عضو منها ضيعه لم يزل ذلك العضو
يلعنه كذا روي في سجوده منقبضا لا ينبسط على الارض ولا

اور پناہ لیتے الا ہی اللہ تعالے کے ڈر کے وعدے دوزخ کے عذاب سے ان سب کا یقین
کرے اپنے دل سے اور اپنی عقل کے حاضر کر لینے سے اور اعتقاد کرے اسکے ساتھ یہ کہ وہ نماز پڑھتا
ہے وداع کرنیوالے کی نماز کیطرح اور شک نہ کرے کہ یہ نماز پیش کیجاوے گی اللہ تعالے کے آگے
اور یہ کہ نہیں صحیح ہے واسطے اسکے اس نماز میں سے مگر وہی کہ صحیح ہے اسکے لئے اللہ کے پاس فقط پھر
پڑھے جو آسان ہو کامل سورتوں سے اور یہی بہتر ہے قرأت میں انکے آخر سے اور انکے درمیان میں سے
اور رہے چپکا متوجہ اسکی طرف جو پڑھتا ہے سوچنے والا اسکی طرف جو بولتا اور پڑھتا ہے اور اسی
طرح اگر وہ مقتدی ہے تو چپکا رہے طرف امام کے پڑھنے کے اور اسکو سوچے اور نصیحت پکڑے اسکی نصیحتوں
سے اور اسکی جھڑکیوں سے اور اعتقاد کرے عمل کرنیکا اسکے حکموں پر اور باز رہنے کا اسکی روکوں سے
یہانتک کہ تمام ہوجاوے سورت پس جب فارغ ہو قرأت سے تو ثابت رہے کھڑا اور چپ کر رہے
یہانتک کہ پھر آوے اسکی طرف سانس اسکا رکوع کرنے سے پہلے اور نہ متصل کرے اپنی قرأت کو
رکوع کی تکبیر سے پھر تکبیر کہے اور اٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کی لووں تک یا
برابر اپنے دونوں کاندھوں کے جیسا ہمنے بیان کیا شروع میں اس کتاب کے پھر جب پوری ہو چکے
تکبیر تو گرا دے اپنے دونوں ہاتھ پھر آپ گرے اپنے قیام سے رکوع کیلئے اور لقمہ کر لیوے اپنی دونوں
ہتھیلیوں سے اپنے دونوں گھٹنوں کا اور فرق کرے اپنی انگلیوں کے درمیان اور تکیہ کرے اپنی
بغلوں اور بازوؤں پر اور برابر کرے اپنی پیٹھ کو اور نہ اونچا کرے سر کو اور نہ نیچا کرکر
ایسا کہ نیچے جھکا وے اسکو پس تحقیق آیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب
رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا ایک قطرہ پانی کا آپ کی پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور آیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا پیالہ پانی کا
آپکی پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور یہ سبب برابر ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ
کے تھا اور کہے میں پاکی بولتا ہوں اپنے رب بزرگ کی تین بار اور یہ کامل تسبیح ادنی ہے اور
کہا حسن بصری نے پوری تسبیح سات بار ہے اور اس سے درمیانی پانچ بار اور اسکی ادنی تین تسبیح
ہیں پھر اٹھاوے اپنا سر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا پھر کھڑا رہے برابر بس آرام سے چھوڑے ہوئے
اپنے دونوں ہاتھ پھر گرے سجدے کو پس شروع کرے رکھنے دونوں گھٹنے رکھنے میں زمین پر پھر اپنے دونوں
ہاتھ پھر اپنا ماتھا اور ناک اور جگہ دیوے زمین سے اور آرام کرے اپنے سجدے میں اور متوجہ کرے
اپنے ہر جوڑ کو اور عضو کو قبلہ کی طرف اور آیا ہے حدیث شریف میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ آپنے فرمایا میں حکم کیا گیا ہوں سجدہ کرنیمیں سات جوڑوں پر اور آیا ہے اور
حدیث میں سے کہ تحقیق بندہ سجدہ کرتا ہے سات جوڑوں پر پس جونسے جوڑ کو ان
میں سے وہ ضایع کرتا ہے تو وہ جوڑ اوس کو ہمیشہ لعنت کرتا رہتا ہے اور اپنے
سجدے میں آپکو بند کرنیوالا ہو نہ بچھے زمین پر اور نہ پھیلاوے

يفترش ذراعيه بل يضع اصابع يديه على الارض حتى يحاذي
بها اذنيه ومنكبيه الموضع الذي يستحب رفع اليد اليه في التكبير
في حال القيام ولا يضعهما حذاء راسه ويضم اصابعه و
يوجهها نحو القبلة ويبين العضدين عن الجنبين والفخذين عن
الساقين والبطن عن الارض على ما تقدم بيانه ويقول في سجوده سبحان
ربي الاعلى ثلاثا كالركوع ثم يرفع راسه مكبرا ويجلس على رجله
اليسرى وينصب اليمنى ويقول رب اغفر لي ثلاثا ناظرا الى حجره ثم
يسجد ثانية كذلك ثم يرفع راسه مكبرا من الارض ثم يديه ثم
ركبتيه معتمدا على ركبتيه فينهض على صدور قدميه ولا يقدم
احدى رجليه فانه مكروه وقيل انه يقطع الصلوة روي ذلك
عن ابن عباس ويفعل كذلك في الركعة الثانية فاذا جلس للتشهد
الاول جلس على رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى ويوجه اصابعه
نحو القبلة ويضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى على فخذه
اليمنى ويشير باصبعه التي تلي الابهام وهي السبابة ويحلق الابهام
مع الوسطى ويقبض الخنصر والبنصر ويكون ناظرا الى اصبعه
من اول تشهده الى اخره لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا كان احدكم في الصلوة فجلس فلا يعبث بشيء فانه
يناجي ربه ولكن يجعل يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى
على فخذه اليمنى ثم ليكن قلبه وبصره الى اصبعه فانها مذبة
للشيطان ويتشهد فيقول التحيات لله والصلوات والطيبات
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا و
على عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ثم يقوم مكبرا فيقرء الفاتحة فحسب ويركع ويسجد
كذلك ثم يصلي الركعة الرابعة كذلك ثم يجلس للتشهد فياتي
به على ما ذكرنا فاذا بلغ الى عبده ورسوله قال اللهم صل على
محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك
على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه يشترط ذكر ابراهيم حتى يقول
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وهذا آخر التشهد ويستحب له

اپنے بازوون کو بلکہ رکھے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں زمین پر یہانتک کہ برابر کرے
انکو اپنے دونوں کانوں کے یا اپنے دونوں کاندھوں کے جسجگہ مستحب ہے ہاتھ کا اوٹھانا تکبیر مین
قیام کی حالت مین اور نہ رکھے انگلیوں کو اپنے سر کے برابر اور جوڑے اپنی انگلیوں کو اور ان
کو سامنے کرے قبلہ کیطرف اور جدا رکھے اپنے دونوں بازوون کو اپنے پہلوؤن سے اور رانون
کو پنڈلیوں سے اور پیٹ کو زمین سے جیسا کہ گذر چکا اسکا بیان اور کہے اپنے سجدے مین
مین پاکی بولتا ہوں اپنے رب بلند کی تین بار رکوع کیطرح پہر اوٹھاوے اپنے سر کو تکبیر
کہتا اور بیٹھے اپنے بائین پاؤن پر اور کہڑا کرے داہنا پاؤن اور کہے اے میرے اللہ بخش مجھ
کو تین بار دیکھتا اپنی گود کیطرف پہر سجدہ کرے دوسری بار اسی طرح پہر اپنا سر اوٹھاوے
تکبیر کہتا زمین سے پہر اپنی دونوں ہاتھ پہر اپنے دونوں گھٹنے تکیہ کرنا اپنے دو گھٹنوں پر پہر اوٹھے
اپنے دونوں قدموں پر اور نہ آگے کرے دونوں پاؤن مین سے ایک کو کیونکہ یہ مکروہ ہے اور بعض نے
کہا کہ یہ نماز توڑ دیتا ہے روایت کیا گیا ہے یہ ابن عباس سے اور اسی طرح کرے دوسری
رکعت مین پہر جب بیٹھے تشہد پہلے کیلئے تو بیٹھے اپنے بائین پاؤن پر اور کہڑا کرے اپنا
داہنا پاؤن اور متوجہ کرے اپنی انگلیاں طرف قبلہ کے اور رکھے اپنے بائین ہاتھ کو اپنی بائین
ران پر اور داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر اور اشارہ کرے اپنی اس انگلی سے جو متصل ہے
انگوٹھے کے اور وہ سبابہ ہے اور حلقہ کرے انگوٹھے سے درمیان کی انگلی کے ساتھ اور قبض کرے
خنصر اور بنصر کو اور دیکھتا رہے اپنی انگلی کیطرف اپنے تشہد کے شروع سے اسکے آخر تک اسلئے کہ
روایت کیگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین
پہر وہ بیٹھے تو نہ کہیلے کسی چیز سے کیونکہ وہ باتین کرتا ہے اپنے رب سے ولیکن کرے اپنے بائین ہاتھ کو اپنی
بائین ران پر اور اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی داہنی ران پر پہر چاہئے کہ ہو اسکا دل اور اسکی آنکھ اپنی
انگلی کیطرف کیونکہ وہ بھگانیوالی ہے شیطان کو اور تشہد پڑہے پس کہے سب قولی اور عبادتین
اللہ ہی کو ہیں اور سب بدنی عبادتین اور سب مالی عبادتین سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی
رحمت اور اسکی برکتین سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر مین گواہی دیتا ہون کہ نہین
کوئی معبود سوا اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین پہر کہڑا ہو تکبیر کہتا پہر پڑہے سورہ فاتحہ ہی فقط اور
رکوع کرے اور سجدہ کرے اسی طرح پہر پڑہے چوتھی رکعت اسی طرح پہر بیٹھے تشہد کیلئے پس پورا
کرے اسکو جسطرح ہمنے بیان کیا ہے پہر جب پہنچے عبدہ ورسولہ تک تو کہے یا اللہ رحمت بھیج
حضرت محمد پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسی بھیجی تونے رحمت حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر
جیسے بھیجی تونے برکت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور ہمارے امام احمد

ان یستعیذ من اربع فیقول اللهم انی اعوذ بک من عذاب
جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المسیح الدجال ومن فتنة
المحیا والممات ثم یدعو فیقول اللهم انی اسالک من الخیر کله
ما علمت منه وما لم اعلم واعوذ بک من الشر کله ما
علمت منه وما لم اعلم اللهم انی اسالک من خیر ما سالک
عبادک الصالحون واعوذ بک من شر ما استعاذ منه عبادک
الصالحون اللهم انی اسالک الجنة وما قرب الیها من
قول وعمل واعوذ بک من النار وما قرب الیها من قول و
عمل ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار
ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمة انک
لا تخلف المیعاد وان زاد علی ذلک جاز الا ان یکون اماما
فیطول ذلک علی الماموین فالمستحب الاقتصار حفظا
لقلوبهم لعل ان یکون فیهم ذو الحاجة ثم یسلم ویدعو لنفسه
وللوالدین وللمسلمین ویکون فی جمیع ذلک متخوفا من ترک قبولها
وکیف قد وقعت عند الله عز وجل لا اطلاع الا لربها
المثیب علیها والمعاقب علیها عند اسائتها فاذا خرج منها
عرضها علی العلم فان شهد لها ببراءة الساحة وسلامتها
من الزلل حمد الله تعالی واثنی علیه اذ جعله اهلا لذلک وان
وجد فیها نقصانا وخللا تاب الی الله عز وجل واستغفر
الله وتاهب واجتهد فی التحفظ فی التی بعدها والصلوة
المقبولة علامة بینة والمردودة علامة فعلامة المقبولة
نهیها وکفها لصاحبها عن الفواحش والمنکر وترغیبه فی الخیر
وتجدید نیته فی الصلاح والازدیاد من الطاعات وفعل
الخیرات والرغبة فی المثوبات والتباعد عن الاسواء وکراهة المعاصی
والخطیئات لقول الله عز وجل ان الصلوة تنهی عن الفحشاء
والمنکر ولذکر الله اکبر وهذا الذی ذکرنا یشترک فیه الامام
والماموم والمنفرد فاما ارکان الصلوة وواجباتها و
مسنوناتها فقد ذکرناها فی اول الکتاب والله الموفق للصواب

پناہ لینی چار چیزونسی یعنی کہے یا اللہ تحقیق پناہ لیتا ہون تجہسی دوزخ کے عذاب سے اور قبر
کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پہر دعا کرے یعنی کہے
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے ساری بہلائی سے جو مین اُس سے جانتا ہون اور جو نہین
جانتا اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون تمام برائی سے اور مین اُس سے جانتا ہون اور جو نہین
جانتا یا اللہ تحقیق مین تجہسی مانگتا ہون اوس چیز کی بہلائی سے کہ تجہسے مانگی تیرے نیک بندون نے
اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون اوس چیز کی برائی سے کہ پناہ لی اوس سے تیرے نیک بندون نے یا اللہ
تحقیق مین تجہسی مانگتا ہون بہشت اور اُس سے جو نزدیک کرے اسکی طرف قول اور عمل مین
سے اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون دوزخ سے اور اس سے جو نزدیک کرے اسکی طرف قول اور عمل
مین سے ای ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور ہم کو بچا دوزخ
کے عذاب سے ای پروردگار بخشدے ہمارے لیے گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے ہماری برائیان اور
ہمین مار نیکون کے ساتہہ ای ہمارے پروردگار اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ کیا اپنے پیغمبرون
پر اور ہمین خوار نہ کریو قیامت کے دن تو بیشک خلاف نہین کرتا اپنا وعدہ اور اگر
اسپر زیادہ کرے تو جائز ہے مگر یہ کہ وہ امام ہو پہر لنبا کرے اپنے مقتدیون پر پس مستحب ہے اسکا
کم کرنا واسطے نگاہ رکہنے کے انکی دلون کو شاید ہوا ون مین حاجت والا پہر سلام پہیرے اور
دعا کرے اپنے نفس کے لیے اور اپنے ماباپ اور مسلمانون کیلئے اور وہ ان سب مین ڈرنیوالا ہو
نماز کے انجام سے اور اسکو مگر نہ ڈرے حالانکہ تحقیق وہ واقع ہوئی ہے اللہ عز وجل پاس جو اسکی
طرف بلانیوالا ہے اسکا حاکم کرنیوالا اسپر ثواب دینے والا اور عذاب کرنیوالا ہے اوسپر اسکے
خراب کرنیکے نزدیک پہر جب اوس سے نکلے تو پیش کرے اسکو علم پر پس اگر وہ گواہی دے
اوسکے لیے اوسکے میدان کی پاکی کی اور اسکی حرج کی سلامتی کی تو اللہ پاک کی تعریف کرے
اور اسپر ستایش کرے کیونکہ اوسنے اوسکو کیا لایق اسکے اور اگر پاوے اسمین کچھہ نقصان اور خلل
تو توبہ کرے اللہ عز وجل کیطرف اور اللہ پاک سے بخشش مانگے اور قصد کرے اور کوشش
کرے نگہبانی کرنیمین اوس نماز مین جو اسکے بعد ہے اور مقبول نماز کیلیے علامت ظاہر ہے
اور مردود نماز کیلیے بہی علامت ہے پس علامت مقبول نماز کی اوسکا روکنا اور بند کرنا اپنے پڑہنے
والیکو بیحیایون اور بری باتون سے اور اسکا رغبت دینا ہے بہلائی مین اور نئی سے اسکی
نیت کے نیک ہونیمین بہلے کام مین اور زیادہ کرنیمین عبادتونسی اور کرنیمین نیکیونسی اور رغبت کرنیمین ثوابون
مین اور اوسکا روکنا برائیونسی اور برا جاننا گناہون اور خطاون کو بدلیل فرمانے اللہ عز وجل
کے یہ کہ بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری باتسے اور بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور یہ جو
کچھہ ہم نے بیان کیا شریک ہے اوسمین امام اور مقتدی اور اکیلا ولیکن نماز کی شرطین اور اسکے
واجب اور سنتین پس تحقیق ہم نے اسکا بیان کر دیا اس کتاب کے شروع مین اور اللہ پاک توفیق

فصل فیما یختص بالامام ولا ینبغی للرجل ان یکون
اماما حتی تکون فیه هذه الخصال التی نذکرها ان لا یحب ان
یتقدم وهو یجد من یکفیه ذلک لا یتقدم وهناک من هو افضل
منه لانه جاء فی الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال
اذا ام القوم رجل وخلفه من هو افضل منه لم یزالوا فی
سفال وقال عمر بن الخطاب لان اقدم فتضرب عنقی لا یقربنی
ذلک من اثم خیر من ان اتقدم قوما فیهم ابو بکر الصدیق و
ان تکون قاریا لکتاب الله فقیها فی دین الله بصیرا بسنة رسول
الله صلی الله علیه وسلم لانه جاء فی الحدیث اجعلوا امر دینکم
الی فقهائکم وائمتکم قراءکم وقال النبی صلی الله علیه وسلم
یؤمکم خیارکم فانهم وفدکم الی الله عز وجل وانما خصهم صلی
الله علیه وسلم بذلک لانهم اهل الدین والفضل والعلم بالله
عز وجل والخوف من الله تعالی الذین یعنون بصلوتهم وصلوة من
خلفهم ویتقون ما یلزمهم من وزر انفسهم ووزر من خلفهم
ان اساؤا فی صلوتهم وما اراد صلی الله علیه وسلم بالقراء
الحفظة للقران فحسب من غیر ان یعملوا به وانما اراد صلی الله
علیه وسلم العمال بالقران مع حفظه فقد جاء فی الحدیث ان
احق الناس بهذا القران من کان یعمل به وان کان لا یقرؤه وقد
یحفظ القران من لا یعمل به ولا یعبأ باقامة حدوده وبما فرض
الله علیه من العمل به وبما نهاه من التعدی عنه فلا نعنی بهؤلاء
کرامة لهم قال النبی صلی الله علیه وسلم ما آمن بالقران من استحل
محارمه فلا یجوز للناس ان یقدموا فی صلوتهم اماما الا
اعلمهم بالله واخوفهم له فان خالفوا وقدموا غیره لم یزالوا
فی سفال وادبار وانتقاص فی دینهم وبعد من الله تعالی ومن
رضوانه وجنته فرحم الله قوما عنوا بدینهم وصلوتهم فقدموا
خیارهم واتبعوا فی ذلک سنة نبیهم صلی الله علیه وسلم وطلبوا
بذلک القربة الی ربهم تبارک وتعالی وینبغی ان یکون الامام حافظا
للسانه من غیبة الناس وعیبهم لا یتکلم الا من الخیر ویکون یأمر
بالمعروف ویفعله وینهی عن المنکر ویجتنبه ویحب الخیر واهله

دینے والا ہے نیکی کی **فصل** اوس بیان مین کہ خاص ہے امام سے اور نہین چاہیے مرد کو
کہ وہ امام ہو یہانتک کہ ہون اسمین یہ خصلتین جو ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہین کہ وہ
دوست نہ رکہے اپنے آگے ہونیکو جب کہ اوس شخص کو پاتا ہو جو اس کی کفایت کرتا ہو اسکو
اور نہ آگے ہو جبکہ وہان اس سے افضل ہو کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا جب مرد قوم کی امامت کرے اور اسکے پیچہے اس سے افضل ہو تو وہ ہمیشہ
پستی مین ہین اور کہا عمر بن خطاب نے البتہ میرا آگے ہونا پہر میری گردن مارا جانا حالانکہ
یہ مجہکو نزدیک نہین کرتا گناہ سے بہتر ہے میرے آگے ہونے سے اس قوم کے جنمین حضرت ابو بکر صدیق
ہون اور یہ کہ وہ قاری ہو اللہ کی کتاب کا سمجہ رکہنے والا ہو اللہ کے دین مین جاننے
والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کا کیونکہ آیا ہے حدیث مین کرو اپنے دین کے کام
کو طرف اپنے فقیہون اور بناؤ اپنے امام اپنے قاری اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہاری
امامت کرین تمہارے بہتر کیونکہ وہ تمہارے قاصد ہین اللہ عز وجل کی طرف اور تحقیق حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو خاص کیا اسمین کیونکہ وہ دین اور فضل اور اللہ عز وجل کے
علم والے اور اللہ تعالی سے ڈرنیوالے ہین جو سمجہتے ہین اپنی نماز کو اور اپنے پچہلون کی نماز کو اور
بچتے ہین جو انپر لازم آتا ہے اپنی جانون کے بوجہہ سے اور اپنے پچہلون کے بوجہہ سے اگر وہ برائی
کرین اپنی نماز مین اور نہین ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید کے قاریون
سے حافظون کا فقط سوا عمل کرنیکے اوسپر اور سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید پر عمل کرنیوالونکا سمیت اوسکے حفظ کرنیکے اور
تحقیق حدیث مین آیا ہے کہ تحقیق لوگونسے زیادہ حقدار اس قرآن مجید مین وہ شخص ہے جو
اوسپر عمل کرے اگرچہ وہ اسکو نہ پڑہتا ہو اور کبہی یاد کرتا ہے قرآن مجید کو وہ شخص جو اسپر عمل
نہین کرتا اور نہ اعتبار رکہتا ہے اوسکی حدون کے قائم کرنیکا اسمین کہ فرض کیا ہے
اللہ نے اوسپر عمل کرنا اور جس سے اوسکو منع کیا ہے اس سے روک کر پس ہم اس شخص کو مراد
نہین رکہتے اور نہ اسکے لیے کچہہ بزرگی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص جسنے حلال جانا اسکے حرامون کو پس نہین جائز لوگون کو یہ کہ آگے
کرین اپنی نماز مین امام مگر اپنی سے اللہ کو زیادہ جاننے والے اور اپنے سے اللہ سے زیادہ ڈرنیوالے
کو پس اگر وہ اختلاف کرین اور اسکے سوا کسیکو آگے کرین تو وہ ہمیشہ رہینگے پستی اور
بدبختی اور نقصان مین اپنے دین کے اور دوری مین اللہ تعالی سے اور اوسکی رضامندی اور
اسکے بہشت سے پس اللہ پاک رحم فرماوے اس قوم پر جنہون نے توجہ کی اپنے دین کو اور اپنی نماز کو پس آگے کرین اپنے
نیکونکو اور پیروی کرین اسمین سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور طلب کرین اسمین
نزدیکی اپنے رب برکت اور بلندی والے کی طرف اور واجب ہے امام کا ہونا نگاہ رکہنے والا

ويُبغض الشرّ واهله عارفا بمواقيت الصلوة محافظا عليها
مقبلا على شانه عفيف البطن والفرج منقبض اليد عن الحرام
قليل السعي الا في ابتغاء مرضات الله عز وجل قعودا اخمولا
صبورا على الاذى يغض عن الشر ويتحمل ممن يتكلم فيه ويصبر
على من يجهل عليه ويحسن الى من اساء اليه يكون غضيض الطرف
عن المحارم ان رأى عورة سترها وان رأى مخزية دفنها يعرض
عن الجاهلين يقول لهم سلاما الناس منه في راحة وهو
من نفسه في عناء حريصا على فكاك رقبته مجتهدا في خلاص نفسه
ويعلم انه قد بلي بشيء عظيم وجليل خطره كبير شانه ولكن
همه ما قد كلف به من عظم قدر الامامة وخطر قدرها واجرها
قليل الكلام الا فيما يعنيه له حال وللناس حال اذا قام في
محرابه علم انه قد قام في مقام النبيين وخليفة سيد المرسلين
ويناجي رب العالمين يحرص الاجتهاد على تمام الصلوة والتسليم عن
خلفه ممن تقلد امامته خفيف الصلوة في تمام يصلي بصلوة
اضعفهم قد بين من نفسه انه دونهم وانه مبتلى بامامتهم وان الله
تعالى سائله عن اداء الفرائض عن نفسه وعنهم وهو يتفقد مما باك
على خطيئته نادم على ما سلف من تفريطه وقد يم اتاسيه وما
انقضى من اوقاته لا يتكبر على من خلفه ولا يتخير على من هو
دونه ولا يتعصب حمية لنفسه اذا قيل بما فيه وما هو عنه
برئ ولا هو يحب حمدهم ولا يكره ذمهم وتكون الجماعة عنده
في الحالين سواء او يحرّب عليه كذب طيب الطعام لطيف
اللباس متواضعا في لبسه متخاشعا في جلسته غير محدث في
الاسلام ولا ذا ريبة في الانام ولا غماز على احد عند السلطان
ولا يشيع اسرار الناس التي لا يفشيها ولا هو ساع بالشر الناس
ولا ذو حقد في الخير ولا خائنا في وديعة ولا تجارة عارية
لا يتقدم وهو خبيث المطعم ولا يتقدم وهو يشتهي الامامة
ولا يتقدم وهو يعلم ان فيه حسدا ولا بغيا ولا حقدا ولا
احتشاما ولا غلا ولا نزعا ولا اثرة ولا طالبا لثاره ولا منتصرا
لنفسه لا متشفيا من غيظه ولا متتبعا عورة رجل مسلم

اور بغض رکہے برائی سے اور برائی والونسے پہچاننے والا ہو نماز کے وقتونکو نگاہ رکہنے والا
انپر متوجہ ہونیوالا اپنے حال پر بچنے والا اپنے پیٹ اور شرمگاہ سے بند کرنیوالا اپنے ہاتہ کا
حرام سے تہوڑی کوشش کرنیوالا مگر اللہ عز وجل کی رضامندی طلب کرنیمین بیٹہنے والا
بردبار صبر کرنیوالا تکلیف پر چشم پوشی کرے برائی سے اور بردباری کرے اس شخص سے جو
اسکے حق مین کلام کرے اور صبر کرے اس شخص سے جو اسپر جہالت کرے اور نیکی کرے اسکے ساتھ
کہ جو اسکی طرف برائی کرے اور رہے بند کرنیوالا آنکہ کا حرامونسے اگر دیکہے کوئی
عیب تو اسکو ڈہانپ دیوے اور اگر دیکہے کسی خوار کرنیوالے کو تو اوسکو دفن کردے منہ پہیرے
جاہلونسے اور کہے لئے السلام علیکم لوگ اس سے آرام مین ہوں اور وہ اپنی جی سے تکلیف
مین ہو حریص ہو اپنی گردن کے چہوڑانے مین کوشش کرنیوالا اپنے نفس کی خلاصی کے بیچ مین
اور جانتا ہو کہ تحقیق وہ آزمایا گیا ایک بڑی چیز ہے کہ بڑا ہے درجہ اسکا بڑی ہے شان
اوسکی اور چاہیے کہ اسکا قصد ہو اوس چیز مین جسمین تکلیف دیا گیا ہے بڑی قدر امامت
سے اور اسکی بڑے درجے اور اسکی بہلائی سے تہوڑی کلام کرنیکا مگر جسمین فائدہ ہو اسکیلئے ایک
حال ہے اور لوگون کیلئے اور حال ہے جب وے کہڑا ہو اپنی محراب مین تو جانے کہ وہ کہڑا ہے
پیغمبرون کے مقام مین اور خلیفہ ہے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور مناجات کرتا ہے رب
العلمین سے چاہیے کہ کوشش کرے نماز کے پورا کرنے مین اور واسطے سلام پہیرنے انکے جو اسکے پیچہے ہین جنہون
نے اپنے گلے مین ڈالی ہے اسکی امامت ہلکی کرے نماز ہلکا کرنا نماز کا ارکان کے پورا کرنے مین
نماز پڑہائے انکے بڑے ضعیف کی نماز یعنی جانے اپنے جی مین کہ وہ انسے کم ہے اور بیشک آزمایا
گیا ہے انکی امامت سے اور بیشک اللہ تعالی اس سے پوچہے گا فرضون کے ادا کرنیکی اوسکی ذات
سے اور مقتدیون کے اور رہے وہ اپنی محرابون امام ہونیسے روتا ہوا اپنی خطاؤن پر پشیمان ہو اپنی
تقصیرون اور اپنے پورانے گناہون گذرے ہوئیون پر اور اپنی وقتون گذرے ہوئے پر نہ
آپ کو برا نہ سمجہے اپنے پیچہلون پر اور آپ کو نیک جانے اپنے سے کم پر اور تعصب کرے
اپنے نفس کی حمیت مین جب کہا جاوے جو کچہ اسمین ہے اور جس سے وہ پاک ہو اور نہ وہ دوست
رکہے انکی تعریف کو اور نہ برا جانے انکی مذمت کو بس ہو جماعت اسکے نزدیک دونون
حال مین برابر نہ آزمایا گیا ہو اوسپر اوسکا جہوٹ پاک کہانیوالا پاک پہننے والا عاجزی
کرنیوالا اپنے لباس مین فروتنی کرنیوالا اپنی بیٹہک مین نہ بدعتی ہو اسلام مین اور نہ شک والا لوگون مین اور نہ
سخن چین ہو اپنے بہائی پر بادشاہ پاس اور نہ شایع کرنیوالا ہو لوگون کے بہیدونکو یعنی انکو پہیلاتا
نہین اور نہ کوشش کرنیوالا لوگونکی برائی مین اور نہ صاحب کینہ کا ہو بہلائی کے حق مین اور نہ خیانت
کرنیوالا اسکی امانت اور اسکی تجارت اور عاریت مین پیش امام ہو حالانکہ ناپاک کہانے اور
کسب والا ہو اور نہ پیش امام ہو حالانکہ وہ امامت کو چاہتا ہو اور پیش امام نہ ہو حالانکہ وہ

وحاشا لاحد من امة محمد صلی الله علیه وسلم ولا یهیج فتنة
ولا یسعی فیها ولا یقویها بل یعین اهل الحق علی اهل الباطل
بیده ولسانه وقلبه یقول الحق وان کان مرا لا تأخذه فی الله
لومة لائم ولا یحب مدح الناس له ولا یکره ذمهم ولا یخص نفسه
بشیء من الدعاء بل یعمم الدعاء له ولهم وقت ما یدعو عقیب
الصلوة بهم فان افرد نفسه بذلك کان خیانة منه لهم ولا
یؤثر بعضهم علی بعض الا اولی العلم لما قال النبی صلی الله علیه
وسلم لیلینی اولو الاحلام والنهی وکذلك الذین یلونهم
وراء ظهره ولا یقرب الغنی ولا یزدری بالفقیر ولا ینبغی له ان
یتقدم بقوم وفیهم من یکره امامته فان کان فیهم من یکرهه
ومن لا یکرهه نظر فان کان الاکثر یکرهه وجب اعتزال المحراب ولا
یقربه هذا اذا کانت کراهتهم له لعلم وحق وان کانت لجهل
وباطل ورعونة نفس او نفس او عصبیة لمذهب او هوی
لم یلتفت الی کراهتهم ولا یترك الصلوة بهم الا ان یخاف
الفتنة فی القوم لاجله فیتنحی ویعتزل المحراب لذلك حتی
یصطلحوا او یصلحوا ولا ینبغی له ان یکون مماریا ولا حلافا و
لا لعانا ولا یدخل مداخل السوء والتهم ولا یألف ولا یجالس
من الناس الا الصالحین ولا ینبغی له ان یکون اماما وهو یحب
الفتنة واهلها او العصبیة واهلها والریاسة واهلها وینبغی ان یکون
صبورا علی اذیة الناس متوددا الیهم طالبا لمنفعتهم مجتهدا فی نصحهم
لا حریصا علی الامامة لا یقاتل علیها من کفاه خطیر مؤنتها ولقد نقل
عن الاکابر ممن تقدم من السلف الصالحین انهم کرهوا الامامة و
قدموا من لیس هو مثلهم فی الشرف والدیانة ابتغاء حمل المؤنة عنهم وتخفیفا
وخیفة من نقص یقع لهم وینبغی للامام اذا حضر عنده ذو سلطان
لا یتقدم علیه فی الصلوة الا باذنه کذلك ولا یجلس الا باذنه واذا نزل بقریة
او محلة او قبیلة او حی من احیاء العرب لا یؤمهم الا باذنهم و
کذلك اذا اتفق مع قوم فی قافلة وسفر ومعهم الامام لا یؤمهم
الا باذنهم وینبغی للامام ان لا یطیل الصلوة بل یخففها مع
التمام لما روی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله

جانتا ہو کہ اسمیں کچھ حسد ہو اور نہ کچھ بغاوت ہے اور نہ کچھ حقد اور نہ کچھ کینہ اور نہ کچھ دشمنی اور نہ
کچھ غصہ اور نہ کچھ سیر ہو اور نہ طلب کرنیوالا ہو خون کا اور نہ غلبہ چاہنیوالا اپنے نفس کا
اور نہ شفا چاہنیوالا غصہ سے اور نہ تلاش کرنیوالا عیب کسی مرد مسلم کا اور نہ ہو کہا
دینے والا کو کسی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے اور نہ کلام کرتا ہو فتنہ میں
اور نہ اسمیں کوشش کرتا ہو اور نہ اسکو قوت دیتا ہو بلکہ مدد کرتا ہو اہل حق کی اہل باطل پر اپنے
ہاتھ سے اور اپنی زبان اور اپنے دل سے حق کہتا ہو اگرچہ کڑوا ہو نہ پکڑتی ہو اسکو اللہ تعالی کی
حق میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اور نہ دوست رکھتا ہو لوگوں کی مدح اپنے واسطے اور نہ
بری سمجھتا ہو انکی مذمت اور نہ خاص کرے آپکو کسی دعا سے بلکہ عام کرے دعا کو اپنے
اور ان کیلئے جس وقت دعا کرے انکے ساتھ نماز کے پیچھے پس اگر اکیلا کرے اپنے نفسکو
دعا میں تو یہ خیانت ہوگی اسمیں سے ان کیلئے اور نہ پسند کرے انکے بعض کو بعض پر مگر علم
والوں کو جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ میرے نزدیک ہوں عقل اور
سمجھ والے اور اسی طرح وہ لوگ کہ ان کے متصل ہیں اور اسکے پیٹھ کے پیچھے ہوں اور نہ نزدیک
کرے غنی کو اور نہ حقیر جانے فقیر کو اور نہیں جائز اسکو کسی قوم میں پیش امام ہو حالانکہ انمیں اسکی
امامت کو برا جاننے والے ہوں پس اگر انمیں اسکو برا جاننے والے ہوں اور برا نہ جاننے والے بھی
ہوں تو غور کرے پس اگر زیادہ ہوں جو اسکو برا جانتے ہیں تو محراب سے ہٹ جاوے اور نہ قریب
جاوے اسکے یہ جب ہے جب انکا اسکو برا جاننا علم اور حق کی وجہ سے ہو اور اگر برا جاننا ہو بسبب
جہالت اور باطل اور نفس کی بائو اور مذہب کے تعصب اور ہوائے نفس کی تو انکے برا جاننے کیطرف
التفات نہ کرے اور نہ ترک کرے نماز کا انکے ساتھ مگر یہ کہ ڈرے فتنے سے قوم میں اسکی سبب سے پس کنارے
ہو جاوے اور ہٹ جاوے محراب سے اس فتنہ کے سبب سے یہانتک کہ وے آپس میں صلح کر لیں اور راضی ہو جاویں
اور نہیں جائز اسکو کہ ہووے جھگڑا کرنیوالا اور نہ بہت قسمیں کھانیوالا اور نہ بہت لعنت کرنیوالا اور
نہ داخل ہو برائی اور تہمت کی جگہ میں اور نہ الفت کرے اور نہ ملے لوگوں سے مگر نیک نسلوں سے اور نہیں
جائز اسکو امام ہونا حالانکہ وہ دوست رکھتا ہو فتنے اور فتنے والوں کو پھر گناہ اور گناہگاروں کو
اور سرداری اور سرداروں کو اور واجب ہے کہ وہ صبر کرنیوالا ہو لوگوں کی ایذا پر دوستی کرنیوالا ہو
انکیطرف ڈھونڈنے والا انکا نفع کوشش کرنیوالا انکی خیر خواہی میں نہ جھگڑا کرے انکی امامت پر
اور نہ لڑے اوپر اس شخص سے جو اس سے کفایت کرے امامت کے بڑے بوجھ اور تحقیق نقل کیا گیا ہے
بزرگواروں سے اور سلف صالحین میں سے جو گذر گئے ہیں کہ وہ امامت کو مکروہ جانتے تھے اور آگے کرتے تھے
اس شخص کو جو نہیں ہوتا تھا انکی مثل بزرگی اور دیانت میں اس واسطے طلب کرنے امامت کے بوجھ اٹھانیکے
انسے اور تخفیف اور ڈر کیلئے نقصان سے جو ہو جاتا ہے انکیلئے اور واجب ہے امام کیلئے کہ جب حاضر ہووے سلطان
کوئی غلبہ والا کہ پیش امام ہو نماز میں مگر اسکی اجازت سے اور اسی طرح نہ بیٹھے مگر اسکی اذن سے اور جب

عليه وسلم اذا كان احدكم اماما فليخفف فانه يقوم وراءه الصغير والكبير وذو الحاجة واذا صلى لنفسه فليطل ما شاء

وعن ابي واقد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخف الناس صلوة على الناس وادومه على نفسه

فصل

وينبغي للامام ان لا يدخل في الصلوة ولا يكبر حتى ينوي الامامة بقلبه وان تلفظ ذلك بلسانه كان احسن ويلتفت يمينا وشمالا فيسوي الصفوف فيقول استقيموا رحمكم الله اعتدلوا رضي الله عنكم ويامرهم بسد الفرج وتسوية المناكب ودنو بعضهم من بعض حتى تماس مناكبهم واعوجاج الصفوف نقص في الصلوة وحضور الشياطين وقيامهم مع الناس في الصفوف

جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال رصوا الصفوف وحاذوا المناكب وسدوا الخلل حتى لا يقوم بينكم مثل اولاد الحذف يعني مثل اولاد الغنم من الشياطين وقد كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة لم يكبر حتى يلتفت يمينا وشمالا فيامرهم بتسوية مناكبهم ويقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وراى صلى الله عليه وسلم يوما رجلا قد خرج صدره من الصف فقال لتسون مناكبكم او ليخالفن الله تعالى بين قلوبكم وفيما اتفق عليه مسلم والبخاري عن سالم بن ابي الجعد قال سمعت النعمان بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول لتسون صفوفكم او ليخالفن الله تعالى بين وجوهكم وفي حديث اخر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف من تمام الصلوة وجاء عن عمر بن الخطاب انه كان اذا قام مقام الامام لا يكبر حتى ياتيه رجل قد وكله باقامة الصفوف فيخبره انهم قد استووا فيكبر حينئذ وكذلك كان يفعل عمر بن عبد العزيز وروي ان بلال المؤذن كان يسوي الصفوف ويضرب عراقيبهم بالدرة حتى يستووا وقال بعض العلماء ان الظاهر من هذا انه كان يفعل ذلك على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عند اقامته قبل ان

اس روایت کو بھی کہا گیا ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی امام ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ تخفیف کرے کیونکہ کھڑا ہوتا ہے اسکے پیچھے چھوٹا اور بڑا اور حاجت والا اور جب نماز پڑھے اپنی اکیلا تو جتنی چاہے لنبی کرے اور روایت ہے ابو واقد سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے بہت ہلکی نماز پڑھانے والے لوگوں کو اور زیادہ لنبی پڑھنے والے اپنی

فصل

اور واجب ہے امام کو کہ وہ نہ داخل ہو نماز میں اور نہ تکبیر کہے یہانتک کہ نیت کرے اپنی امامت کی اپنے دل میں اور اگر بولے اسکو اپنی زبان سے تو بہت اچھا ہے اور نظر کرے داہنے اور بائیں پس برابر کرے صفوں کو پھر کہے سیدھے ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے برابر ہو جاؤ اللہ تم سے راضی ہو اور حکم کرے انکو ساتھ خلل کے بند کرنیکا اور کاندھونکے برابر کرنیکا اور انکے بعض کے نزدیک ہونیکا بعض سے یہانتک کہ انکے کاندھے ایک دوسرے سے مل جاویں کیونکہ کاندھونکا اختلاف اور صفونکی کجی نقصان ہے نماز میں اور شیطانوں کا حاضر ہونا اور انکا کھڑا ہونا ہے لوگونکی صفوں میں آیا ہے حدیث شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تم صفوں کو جوڑا کرو اور برابر کرو کاندھوں کو اور بند کرو سوراخوں کو تاکہ نہ کھڑے ہوں تمہارے درمیان مثل اولاد حذف کی یعنے مثل اولاد بکریوں کے شیطانوں سے اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر نہ کہتے تھے جب تلک دیکھ لیتے داہنے اور بائیں پھر ان کو حکم کرتے انکے کاندھونکے برابر کرنیکا اور فرماتے تھے تم اختلاف نکرو پس اختلاف کرینگے تمہارے دل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن ایک مرد کو دیکھا کہ تحقیق نکلا تھا اس کا سینہ صف سے پس آپنے فرمایا البتہ تم اپنے کاندھونکو برابر کرو گے یا اللہ تمہارے دلوں کے درمیان مخالفت دیگا اور اس روایت میں کہ اتفاق کیا ہے اوسپر امام مسلم اور بخاری نے سالم بن ابی الجعد سے کہ کہا میں نے سنا نعمان بن بشیر سے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم اپنی صفیں برابر کیا کرو والبتہ مخالفت ڈالیگا اللہ تعالی تمہارے مونہوں کے درمیان اور ایک اور حدیث میں ہے قتادہ سے روایت انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفونکو کیونکہ برابر کرنا صفوں کا نماز کے پورا کرنے میں سے ہے اور آیا ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ وہ جب کھڑے ہوتے تھے امام کی جگہ میں تو تکبیر نہ کہتے یہانتک کہ آتا انکے پاس وہ شخص جسکو مقرر کیا ہوتا صفوں کے برابر کرنے پر پھر وہ ان کو خبر دیتا کہ وہ بیشک برابر ہو گئے ہیں پھر تکبیر کہتے اسوقت اور اسی طرح کیا کرتے تھے حضرت عمر بن عبد العزیز اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق حضرت بلال مؤذن صفوں کو برابر کرتے تھے اور انکی ایڑیوں کو مارتے تھے درے سے یہانتک کہ وہ برابر ہو جاتے اور کہا بعض علما نے تحقیق ظاہر اس سے یہ ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اپنی اقامت

يدخل في الصلوة لان بلالا لم يؤذن لاحد بعد النبي صلى
الله عليه وسلم الا يوما واحدا عند رجوعه من الشام في زمن ابي بكر
الصديق رض بسواله وسوال الصحابة شوقا الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وعهده فلما بلغ بلال الى قوله اشهد ان محمدا
رسول الله امتنع من الاذان فلم يقدر عليه فسقط مغشيا
عليه حبا للنبي صلى الله عليه وسلم وشوقا اليه واشتد عند
ذلك بكاء اهل المدينة من المهاجرين والانصار حتى خرجت
العواتق من خدورهن شوقا الى النبي صلى الله عليه وسلم فثبت
بذلك ان ضربه لعراقيب الناس كان على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم وينبغي للامام ان لا يدخل طاق القبلة فيمنع
من وراءه رؤيته بل يخرج منه قليلا وعن امامنا احمد رحمه
الله رواية اخرى تستحب قيامه فيه لا يقف مقاما اعلى
من مقام المأمومين فان فعل ذلك فقيل تبطل صلوته على
وجه وينبغي له اذا سلم من صلوته ان لا يلبث في محرابه فليقم
وليتحول الى يساره فليأت بتنفله ناحية من المحراب لما روى
المغيرة بن شعبة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتطوع
الامام في مقامه الذي يصلي فيه بالناس المكتوبة واما المأموم فيجوز
له ذلك وهو مخير ان شاء صلى في موضعه او يتأخر قليلا وينبغي
ان تكون له سكتتان سكتة عند افتتاح الصلوة وسكتة اذا
فرغ من القراءة قبل ان يركع حتى يتنفس ويسكن ثم قراءته
ولا يصل قراءته بتكبيرة الركوع لان ذلك مروي عن النبي صلى
الله عليه وسلم في حديث سمرة بن جندب وينبغي اذا صلى
الى سترة ان يدنو منها ولا يدع بينه وبينها فرجة بحيث
لئلا يمر بينهما كلب اسود بهيم او حمار او امرأة فان صلوته
تنقطع بذلك عند امامنا احمد رح في المرأة والحمار رواية
اخرى لا بأس بهما وينبغي له اذا ركع ان يسبح ثلاث تسبيحات
على ما ذكرنا ولا يسرع فيها ولا يبادر وليكن تمام من كلامه
يتأنى ويمكن الاشهر اذا امر بالتسبيح ليدركه من خلفه ويؤدي
ذلك لئلا يسابقه المأمومين فتفسد صلوتهم من غير عذرهم

کہلے کہ وقت پہلے داخل ہونیسے نماز مین کیونکہ تحقیق بلال رض نے نہین اذان دی کسی کیلیے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مگر ایکدن اپنے لوٹنے کے وقت شام کیطرف زمانے
مین ابوبکر صدیق رض کے انکی اور صحابہ کے سوال سے واسطے شوق کے طرف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور آپکے زمانے کے پس جب پہونچے حضرت بلال رض اپنے اس قول تلک کہ
گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد اللہ تعالی کے رسول ہین تو چہوڑ گئے اذان سے پس نہ
قادر ہوا دے اسپر پس گر پڑے غشی کہا کر محبت سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شوق سے
آپکی طرف اور سخت ہوگیا نزدیک اوسکے رونا مدینہ والونکا مہاجرون اور انصار
مین سے یہانتک کہ نکلین جوان عورتین اپنے پردونسے شوق سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ حضرت بلال رض کا لوگون کے ایڑیون کو مارنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تہا اور واجب ہے امام کو کہ نہ داخل ہو قبلہ کے طاق مین
پس روکے اپنے پیچہلون کو اپنے دیکہنے سے بلکہ اوس سے نکلے تہوڑا سا اور ہمارے امام احمد رحمہ اللہ
سے ایک روایت اور ہے کہ مستحب ہے اسکا ٹہرا ہونا اس طاق مین اور نہ کہڑا ہو اونچے
مقام مین مقتدیون کے مقام سے پس اگر ایسا کرے تو بعض کہا اسکی نماز باطل ہوگی
ایک روایت پر اور اسکو واجب ہے کہ جب سلام پہیرے اپنی نماز سے یہ کہ نہ ٹہرے اپنے
محراب مین اور چاہیے کہ کہڑا ہوجاوے اور الگ ہوجاوے اپنی بائین طرف کو پہر اپنے نفل
پڑہے ایک گوشہ مین محراب کے اس روایت کی وجہ سے کہ کی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی نے کہا
تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ نفل پڑہے امام اپنے اس مقام
مین جس مین اونہی لوگون کو فرض نماز پڑہائی ہو ولیکن مقتدی پس اوسکیلئے یہ جائز ہے
اور وہ اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے اپنے جگہ مین نماز پڑہے یا پیچہے ہٹ جاوے تہوڑا سا اور
واجب ہے امام کو دو سکتے کرنے ایک سکتہ نماز کے شروع کرنیکے وقت اور ایک سکتہ جب
قرات سے فارغ ہو پہلے رکوع کرنے سے یہانتک کہ دم لے اور آرام پکڑے جوش اسکی قرائت کا اور
نہ ملاوے اپنی قرائت کو رکوع کی تکبیر سے کیونکہ یہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سمرہ بن جندب کی حدیث مین اور واجب ہے کہ وہ جب نماز پڑہے کسی آڑ کیطرف یا اس سے
نزدیک ہو اور نہ چہوڑے اپنے اور اسکے درمیان مسافت بہت تاکہ نہ گذرے انکے درمیان کتا
سیاہ کالا یا گدہا یا عورت کیونکہ اسکی نماز ٹوٹ جاویگی اس سے ہمارے امام احمد کے نزدیک اور
اس سے عورت اور گدہے کے گذرنے مین ایک اور روایت ہے کہ ان دونون مین کچہ خوف نہین ہے
کہ جب رکوع کرے تو کہے تین تسبیحین جیسا ہمنے بیان کیا اور نہ ان مین جلدی کرے اور پہل
کرے اور چاہیے کہ ہو پورے کرنے مین اپنی کلام سے اور آہستگی کرے اور آرام کرے کیونکہ جب جلدی
کریگا سبقت کرینگے مقتدی اسکو نہ پاوینگے جو اسکے پیچہے ہون پس ٹہرنا ہی اسکو تاکہ مقتدیون کی

الیہ ولکن ینبغی لہ اذا رفع راسہ من الرکوع فقال سمع اللہ لمن حمدہ ان یثبت قائما معتدلا ویقول ربنا ولک الحمد من غیر عجلۃ فی کلامہ حتی یدرکہ الماموموں وان زاد علی ذلک فقال ملاء السماء وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد جاز لان ذلک مروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجاء عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع یقوم حتی یقال قد نسی وکذلک یثبت فی السجود وفی جلستین السجدتین لیدرک من خلفہ فی الرکن ولا تنظر الی قول من یقول اذا فعل ذلک سبقہ الماموم فبطلت صلوتہ اذا تکرر ذلک منہ ففی ذلک فساد لان الناس اذا راوا ذلک وعرفوا ذلک یواظب علیہ علموا ان تثبیتہ بہ فیسبقوہ لم یبادروہ واحترفوا الامام ویستحب لہ ان یخوفہم قبل الشروع فی الصلوۃ ویحذرہم من مسابقتہ علی ما ذکرنا فی الفصل الذی قبلہ فلا یودی ذلک الی الفساد بل الی مصلحۃ عامۃ وتمام صلوۃ الجمیع فقد جاء فی الحدیث ان کل مصل راع ومسئول عن رعیتہ وقیل ان الامام راع لمن یصلی خلفہ وعلی الامام النصیحۃ لمن یصلی خلفہ ونہاہم عن المسابقۃ فی الرکوع والسجود وتحسین ادبہم اذ ہو راعیہم ومسئول عنہم ویتم صلوتہ ویحکمہا ویحسنہا حتی یکون لہ مثل اجر من یصلی خلفہ ولا علیہ مثل وزرہم اذا اساؤا وقصروا **فصل** ویجب علی الماموم ان ینوی الائتمام ویقف علی یمین الامام ولا یقف قدامہ ولا علی یسارہ فان کانوا جماعۃ فالسنۃ ان یقفوا خلفہ فان کبر عن یمینہ وجاء آخر فانہ یکبر معہ ویحصل معہ صفا ثم یجاوز الامام فان ابی الثانی اخرہما الامام بیدہ ولا یتقدم ہو عن موضعہ الا ان یکون وراءہ ضیقا واذا حضر الجماعۃ فوجد فی الصف فرجۃ دخل فیہا وان لم یجد وقف عن یمین الامام ولا یجذب رجلا فیقوم معہ صفا لانہ یودی الی الحرج والفتنۃ والبغضاء والعداوۃ ولانہ یودی ذلک الی بطلان صلوۃ المجذوب لانہ یصیر فذا بذلک وذلک یبطل عندنا ولکن یجتہد فیحصل فی الصف فیکبر ویحرم

اوسکی طرف اور اسی طرح اس کو واجب ہے جب اٹھاوے اپنا سر رکوع سے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ کہ ثابت ہی کھڑا رہے اور کہے اے ہمارے پروردگار اور تیرے ہی لیئے سب تعریف ہے سو جلدی نکرے اپنی کلام میں یہانتک کہ اوسکو پالیں مقتدی اور اگر اسپر زیادہ کرے پس کہے بھرائی آسمانکی اور بھرائی زمین کی اور بھرائی او چیز کی جتنی تو چاہے اس کے پیچھے تو جائز ہے کیونکہ یہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آیا ہے حضرت انس بن مالک سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوٹھاتے تھے اپنا سر رکوع سے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ کہا جاتا تحقیق آپ بھول گئے اور اسی طرح ثابت رہے سجدوں میں اور اس جلسہ میں کہ درمیان دو سجدوں کے ہے تاکہ اسکو پالیں جو اسکے پیچھے ہوں رکن میں اور نہ نظر کرے طرف قول اس شخص کے کہ کہتا ہے جب وہ ایسا کریگا تو اس سے بڑھ جاویگا مقتدی پس باطل ہوگی اوسکی نماز جب وہ مکرر کرے اسکو اس سے پس اسمیں فساد ہے کیونکہ جب لوگ اسکو جان لیں گے کہ وہ ہمیشہ ایسا کرتا ہے اور اسپر مداومت کرتا ہے وہ جان لیں گے کہ تحقیق ثابت رہنا اسکا طریقہ ہے پس وہ بھی اسکے لیئے ثابت رہیں گے نہ جلدی کریں گے پھر کہا جاتا ہے امام کو لہ مستحب ہے کہ ڈراوے کہ تو انکو ڈراوے پہلے شروع کرنیکے نماز میں اور انکو ڈراوے اپنے سے آگے بڑھنے سے جیسا ہم بیان کر چکے ہیں اس فصل میں جو اسکے متصل ہے پس نہیں پہونچاتی فساد کو بلکہ عام مصلحت اور تمام نماز کے پورا کرنیکی طرف اور تحقیق آیا ہے حدیث میں تحقیق ہر نمازی حاکم ہے اور پوچھا گیا ہے اپنی رعیت سے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق امام حاکم ہے انکا جن کو نماز پڑھاتا ہے پس امام پر خیر خواہی واجب ہے انکی جو اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور انکو منع کرے آگے بڑھنے سے رکوع اور سجدوں میں اور اچھا کرے انکا ادب کیونکہ وہ حاکم ہے انکے لیئے اور پوچھا جاویگا قیامت کو انسے اور اپنی نماز کو پورا کرے اور اسکو محکم کرے اور اسکو اچھا کرے یہانتک کہ ہو اسکے لیئے مثل اجر انکے جو اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں نہ اسپر ہوں مثل انکی گناہوں کی جب وہ برا کریں اور قصور کریں **فصل** اور واجب ہے مقتدی پر یہ کہ وہ نیت کرے اقتداکی اور کھڑا ہو امام کی داہنی طرف پر اور نہ کھڑا ہو اسکے آگے اور نہ اسکی بائیں طرف پھر اگر مقتدی ایک جماعت میں ہوں پس سنت ہے یہ کہ وہ کھڑے ہوں اوسکے پیچھے پس اگر تکبیر کہے اوسکی داہنی طرف اور آجاوے کوئی اور پس وہ بھی تکبیر کہے ساتھ اور مل جاوے اسکے ساتھ صف میں پھر دونو نکلیں امام کے پیچھے پھر اگر تکبیر کہے دوسرا تو ان دونو کو نکالدے امام اپنے ہاتھ سے اور نہ آگے بڑھے آپ اپنی جگہ سے مگر یہ کہ ہو اسکے پیچھے تنگی اور جب حاضر ہو جماعت میں پس پاوے صف میں خالی جگہ تو داخل ہو جاوے اسمیں اور اگر نہ پاوے تو کھڑا ہو امام کی داہنی طرف اور نہ کھینچے کسی کو پس کھڑا ہو ساتھ اسکے صف کرکے کیونکہ یہ پہونچاتا ہے طرف حرج اور فتنہ اور دشمنی اور عداوت کے اور اسلیئے کہ پہونچاتا ہے طرف باطل ہونے نماز کھینچے گئے کی کیونکہ وہ ہو جاتا ہے اکیلا اس عمل سے اور باطل کر دیتا ہے نماز کو ہمارے نزدیک لیکن کوشش کرے پس داخل ہو صف میں پھر تکبیر کہے اور تکبیر تحریمہ

بالصلوة ثم يحرم مع واحد منهم الى آخر الصف واذا دخل
المسجد والامام في الركوع كبر تكبيرتين احدهما للاحرام والاخرى
للركوع فان كبر واحدة ونواهما جاز واذا دخل والامام في
التشهد الاخير استحب له ان ينوي الصلوة ويكبر ويجلس مع
الامام ليدرك فضل الجماعة فاذا سلم الامام بنى على تكبيرته
وصلى

فصل

وينبغي للماموم ايضا ان لا يسبق الامام
في التكبير ولا في الركوع والسجود ولا في الرفع منهما ويجتهد في ذلك
جدا ويجتهد وسعه ويبذل طاقته ان تكون افعاله جميعها
في الصلوة عقيب فعل امامه وقد جاء في ذلك احاديث كثيرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم
اجمعين من ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اما
يخاف الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار
وفي حديث آخر عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الامام يركع قبلكم
ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وعن البراء بن عازب قال كنا
خلف النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا انحط من قيامه لا يحني
احد منا حتى يضع رسول الله صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض
كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يبقون خلفه قياما حتى
يحط النبي صلى الله عليه وسلم ويكبر ويضع جبهته على الارض وهم
قيام ثم يتبعونه وقد جاء عن الصحابة انهم قالوا لقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يسجد وانا لقيام ثم نسجد بعده وعن انس بن مالك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذي يرفع راسه قبل
الامام ان يحول الله راسه راس حمار او خنزير وعن ابي هريرة
قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول ما يخشى الذي يرفع راسه
قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار وروي ان ابن مسعود
نظر الى من سبق الامام فقال لا وحدك صليت ولا بامامك
اقتديت والذي لم يصل وحده ولم يقتد بامامه فذلك الذي لا
صلوة له وكذلك روي ان ابن عمر نظر الى من سبق الامام فقال له
ما صليت وحدك ولا صليت مع الامام ثم ضربه وامره ان
يعيد الصلوة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله

کہے نماز کی پھر نکلے ایک کے ساتھ انہیں سے صف کے پیچھے اور جب داخل ہو مسجد میں اور امام رکوع
میں ہو تو تکبیر کہے دو تکبیریں ایک تکبیر تحریمہ اور دوسری رکوع کیلئے پھر اگر ایک ہی تکبیر کہے
اور دونوں کی نیت کرے تو بھی جائز ہے اور جب داخل ہوا امام تشہد اخیر میں ہو تو مستحب ہے
اسکو یہ کہ نیت کرے نماز کی اور تکبیر کہے اور بیٹھے امام کے ساتھ تاکہ پاوے جماعت کی
فضیلت پھر جب امام سلام پھیرے تو بنا کرے اپنی تکبیر پر اور نماز پڑھے

فصل

اور واجب
ہے مقتدی کو بھی کہ وہ امام سے آگے نہ بڑھے تکبیر میں اور نہ رکوع اور سجدے میں اور نہ
سر اٹھانے میں ان دونوں سے اور اس میں بہت سی سعی اور حتی الوسع کوشش کرے اور اپنی
طاقت خرچ کرے اس میں کہ ہوں اسکے تمام افعال نماز میں اپنے امام کے فعل کے پیچھے اور
بیشک آئی ہیں اس میں حدیثیں بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ کے اصحاب
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے انہیں میں سے یہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اپنا سر اوٹھاتا ہے پہلے امام کے اس سے کہ کر دے
اللہ تعالی اسکے سر کو گدہے کا سا اور ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آپ نے فرمایا امام رکوع کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور سر اٹھاتا ہے
تم سے پہلے اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا ہم حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے ہوا کرتے پس جب آپ اپنے قیام سے نیچے جاتے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ
کو یہانتک کہ رکھ دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ماتھے کو زمین پر اور تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ثابت رہتے آپ کے پیچھے کھڑے یہانتک کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گر پڑتے اور تکبیر کہتے اور رکھ دیتے اپنا ماتھا زمین پر اور وہ ابھی کھڑے
ہی ہوتے پھر پیروی آپ کی کرتے اور تحقیق آیا ہے صحابہ سے کہ انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے اور ہم کھڑے ہوتے یعنی سجدہ کرتے اور ہم ابھی سجدہ ہی کرتے بعد
اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا نہیں ڈرتا
وہ شخص جو اپنا سر اٹھاتا ہے امام کے پہلے اس سے کہ بنا وے اللہ تعالی اسکے سر کو گدہے کا
سر یا سور کا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا میں نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فرماتے سنا کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر اٹھاتا ہے پہلے امام سے اس سے کہ بنا وے اللہ تعالی اسکے
سر کو گدہے کا سا اور روایت کی گئی ہے کہ تحقیق ابن مسعود نے دیکھا ایک شخص کو کہ وہ امام
سے آگے بڑھ جاتا تھا پس کہا نہ تو نے اکیلے نماز پڑھی اور نہ اپنے امام کی پیروی کی اور جو
شخص کہ اکیلے نماز پڑھے اور نہ اپنے امام کی پیروی کرے تو وہ شخص ہے کہ نہیں ہے اسکے لئے نماز
اور اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عمر نے دیکھا اس شخص کو جو امام سے آگے بڑھ جاتا تھا پس اس سے
کہا نہ تو نے اکیلے نماز پڑھی اور نہ اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھی پھر اسکو مارا اور حکم کیا دوبارہ نماز پڑھنے کا

صلی اللہ علیہ وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا
وإذا ركع فاركعوا وإذا رفع رأسه فارفعوا رؤوسكم وإذا قال سمع
الله لمن حمده فقولوا جميعا ربنا لك الحمد وإذا سجد فاسجدوا بعد
أن يسجد ثم إذا رفع رأسه فارفعوا رؤوسكم ولا ترفعوا رؤوسكم
قبل أن يرفع وإذا صلى جالسا فصلوا أجمعين جلوسا وروى
إمامنا أبو عبد الله أحمد رحمه الله في رسالته بإسناده عن أبي موسى
الأشعري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم علمنا صلوتنا وعلمنا ما نقول فيها قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا كبر الإمام فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا وإذا
قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يستجب الله تعالى
لكم وإذا كبر فكبروا وإذا رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فارفعوا
رؤوسكم وقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم وإذا كبر وسجد
فكبروا واسجدوا وإذا رفع رأسه وكبر فارفعوا رؤوسكم وكبروا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك وإذا كان القعدة
فليكن من قول أحدكم التحيات لله والصلوات والطيبات حتى
تفرغوا من التشهد قال الإمام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
الشيباني وإمامنا على مذهبه أصلا وفرعا حشرنا في زمرته
قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر فكبروا معناه أن تنتظروا
الإمام حتى يكبر ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته ثم تكبروا بعده
والناس يغلطون في هذه الأحاديث ويجهلونها مع ما عليه
عامتهم من الاستخفاف بالصلوة والاستهانة بها فتراه يلحق الإمام
في التكبير فيأخذ معه في التكبير فهذا خطأ لا ينبغي أن
يلحقه ولا في التكبير حتى يكبر الإمام ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته
وهكذا قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر الإمام فكبروا فإن الإمام
لا يكون مكبرا حتى يقول الله أكبر لأن الإمام لو قال الله ثم
سكت لم يكن مكبرا حتى يقول الله أكبر فيكبر الناس بعد قوله
الله أكبر وأخذهم في التكبير مع الإمام خطأ وترك لقول النبي صلى
الله عليه وسلم لأنك لو قلت إذا صلى فلان فكلمه كان معناه
أن انتظره حتى إذا صلى فرغ من صلوته فكلمه وليس يريد أن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کیا گیا ہے امام تاکہ ساتھ اسکی پیروی کیجاوے پس
جب وہ تکبیر کہہ لے پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے پھر تم رکوع کرو اور جب وہ اپنا
سر اٹھاوے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر تم سب کے سب کہو
ربنا لک الحمد اور جب وہ سجدہ کرے پھر تم سجدہ کرو اسکے سجدہ میں پڑ جانے کے بعد اور
وہ جب اپنا سر اٹھا لے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور نہ اٹھاؤ اپنے سر پہلے اسکے اٹھا لینے کے اور
جب وہ نماز پڑھے بیٹھکر پس تم بھی سب کے سب بیٹھکر نماز پڑھو اور روایت کی ہمارا امام
ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ میں اپنی اسناد سے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمیں سکھلائی ہماری نماز اور ہمیں سکھلایا جو کچھ ہم اسمیں کہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہے امام پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھنے لگے پھر تم چپ رہو اور جب وہ کہے
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس تم کہو آمین قبول کریگا اللہ تعالی تمہارے لیے اور جب وہ
تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے رکوع سے پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم
اپنے سر اٹھاؤ اور کہو اللہم ربنا لک الحمد سنیگا اللہ تعالی تمہارے لیے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے
پس تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور تکبیر کہے پس تم بھی اپنا سر اٹھاؤ اور
تکبیر کہو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ تمہارا عمل عوض میں اسکی اور جب
وہ قعدہ میں ہو پس چاہیے کہ تمہارے ہر ایک کا قول یہی ہو سب تحیات اللہ ہی کو ہیں اور سب بدنی
عبادتیں اور سب مالی عبادتیں یہانتک کہ تم فارغ ہو تشہد سے کہا حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد
بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ نے اور رکھے اللہ ہمارا اوسی کے مذہب پر اعتقاد اور عمل میں اور حشر ہمارا
کرے اوسی کے زمرہ میں فرمودہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب امام تکبیر کہے پھر تم تکبیر کہو یوں
ہے کہ وہ امام کی انتظاری کریں یہانتک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور فارغ ہو لے اپنی تکبیر سے اور بند ہو اسکی
آواز پھر وہ تکبیر کہیں اسکے پیچھے اور لوگ غلطی کرتے ہیں ان حدیثوں میں اور نہیں سمجھتے ان کو
ساتھ اسکے کہ جسپر ہیں انکے عام حقیر جاننے سے نماز کو اور اہانت کرنے سے اسمیں پس کبھی شروع کرتا ہے
امام تکبیر میں پس شروع کرتے ہیں اسکے ساتھ ہی تکبیر میں اور یہ خطا ہے نہیں جائز ان کو
شروع کرنا تکبیر میں یہانتک کہ تکبیر کہہ لے امام اور فارغ ہو اپنی تکبیر سے اور ٹوٹے اسکی آواز
اور اسی طرح فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہہ چکے امام پس تم تکبیر کہو اور امام
نہیں ہوتا تکبیر کہنے والا یہانتک کہ کہے اللہ اکبر کیونکہ امام جب کہے اللہ پھر چپکا رہے تو وہ نہ ہوگا
تکبیر کہنے والا یہانتک کہ کہے اللہ اکبر پس تکبیر کہیں لوگ اسکے اللہ اکبر کہنے کے بعد پس انکا شروع
کرنا تکبیر میں امام کے ساتھ خطا ہے اور ترک کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کو
کیونکہ اگر تو کہے کہ جب فلانا نماز پڑھ لیگا تو میں اس سے کلام کرونگا تو اسکا معنے یہ ہیں کہ میں اسکی

تكلم فهو يصلي وكذلك معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر
الامام فكبروا وربما طول الامام في التكبير اذا لم يكن له فقه
والذي يكبر معه ربما جزم بالتكبير ففرغ من التكبير قبل ان يفرغ
الامام فقد صار هذا مكبرا قبل الامام ومن كبر قبل الامام
فليست له صلوة لانه دخل في الصلوة قبل الامام وكبر قبل
الامام فلا صلوة له وقول النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر و
ركع فكبروا واركعوا معناه ان ينتظروا الامام حتى يكبر و
يركع وينقطع صوته وهم قيام ثم يتبعونه وقول النبي صلى الله
عليه وسلم فاذا رفع راسه وقال سمع الله لمن حمده فارفعوا
رؤسكم وقولوا اللهم ربنا لك الحمد معناه ان ينتظروا الامام
ويتبعوه وهم ركوع حتى يرفع الامام راسه ويقول سمع الله لمن
حمده وينقطع صوته وهم ركوع ثم يتبعونه فيرفعون رؤسهم
ويقولون اللهم ربنا لك الحمد وقوله فاذا كبر وسجد فكبروا و
اسجدوا معناه ان يكونوا قياما حتى يكبر وينحط للسجود و
يضع جبهته على الارض وهم قيام ثم يتبعونه وكذلك جاء
عن البراء بن عازب وهذا كله موافق لقول النبي صلى الله
عليه وسلم ان الامام يركع قبلكم ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وقوله
اذا كبر ورفع راسه فارفعوا رؤسكم وكبروا معناه ان يثبتوا
سجودا حتى يرفع الامام راسه ويكبر واذا انقطع صوته وهم سجود
اتبعوه فرفعوا رؤسهم وقول النبي صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك
يعني انتظاركم اياه قياما حتى يكبر ويركع وانتم قيام فتتبعونه
انتظاركم اياه ركوعا حتى يرفع راسه ويقول سمع الله لمن حمده
وانقطع صوته وانتم ركوع فاذا قال سمع الله لمن حمده انقطع
وانتم ركوع اتبعتموه فرفعتم رؤسكم وقلتم ربنا لك الحمد فقول
النبي صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك في كل رفع وخفض
هذا تمام الصلوة فاعقلوه وابصروه واحكموه واعلموا ان اكثر
من الناس يوم القيمة ما تكون لهم صلوة لمسابقة الامام بالركوع و
السجود والرفع والخفض لما جاء في الحديث فما ظنك على الناس انهم
يصلون ولا يصلون فكيف بك ان يكون زماننا هذا فانه الغالب

انتظاری کرونگا جب تک وہ نماز پڑھ لے اور فارغ ہو جاوے اپنی نماز سے تو میں اُس
سے کلام کرونگا اور تجھکو نہیں جایز کہ تو اُس سے کلام کرے وہ کہ اسکی نماز پڑھنی ہے اور
اسی طرح معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کا جب امام تکبیر کہہ چکے پس تم تکبیر کہو اور
بہت دفعہ طول کرتا ہے امام تکبیر میں جب نہیں ہوتی اسکو سمجھ اور جو شخص تکبیر کہتا ہے ساتھ
اُسکے بہت دفعہ توڑتا ہے تکبیر پھر فارغ ہوتا ہے تکبیر سے پہلے امام کے فارغ ہونے سے پس تحقیق
ہو گیا تکبیر کہنے والا امام سے پہلے اور جو شخص تکبیر کہے امام سے پہلے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز کیونکہ
وہ داخل ہوا نماز میں پہلے امام کے اور تکبیر کہی پہلے امام کے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز اور
فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وہ تکبیر کہہ لے اور رکوع کر لے پس تم تکبیر کہو اور
رکوع کرو اسکا معنی یہ ہے کہ وہ امام کی انتظاری کریں جب تک وہ تکبیر کہہ لے اور رکوع
کر چکے اور ٹوٹے اسکی آواز اور ابھی وہ کھڑے ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور فرمانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم اپنے سر اٹھاؤ
اور کہو اللہم ربنا لک الحمد اسکا معنے یہ ہے کہ وہ امام انتظاری کریں اور آپ رکوع میں ہی رہا
رہیں جبتک امام اپنا سر اٹھالے اور کہہ چکے سمع اللہ لمن حمدہ اور اسکی آواز ٹوٹ جاوے اور وہ رکوع
ہی میں ہوں پھر اسکی پیروی کریں پھر اپنے سر اٹھاویں اور کہیں اللہم ربنا لک الحمد اور فرمانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ تکبیر اور سجدہ کر لے پس تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو
اسکا معنی یہ ہے کہ تم کھڑے رہو یہانتک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور گر پڑے سجدہ کیلئے اور رکھدے
اپنا ماتھا زمین پر اور ابھی وہ کھڑے ہی ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور اسی طرح آیا ہے
حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور یہ سب موافق ہے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے امام رکوع کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور فرمانا آپ کا
جب وہ تکبیر کہے اور اپنا سر اٹھالے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو اسکا معنے یہ ہیکہ وہ سجدے ہی میں رہا
رہیں یہانتک کہ امام اپنا سر اٹھالے اور تکبیر کہہ لے پھر جب اسکی آواز ٹوٹ چکی اور ابھی وہ سجدہ
میں ہی ہوں تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ
عوض ہے اسکے یعنی تمہاری انتظاری کرنا اسکی ابھی کھڑے رہے یہانتک کہ تکبیر کہہ لے اور رکوع
کر لے ابھی تم کھڑے ہی ہو پھر اسکی پیروی کرو اور تمہاری انتظاری کرنا اُسکے
رکوع میں یہانتک کہ وہ اپنا سر اٹھالے اور کہہ لے سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی
اسکی آواز ابھی تم رکوع ہی میں ہو پھر جب کہہ چکے سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی اسکی آواز ابھی
تم رکوع ہی میں ہو تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور کہو ربنا لک الحمد اور فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ عوض اسکی ہے پھر اٹھنے اور نیچے ہونے میں اور یہ پوری نماز ہے
پس اسکو سمجھو اور دیکھو اور اسکا حکم کرو اور جان لو کہ تحقیق بہت لوگوں میں سے قیامت کے دن [illegible]

عليه في سجوده ويقيم له ذلك اذ راى من يصلي ويسرق من اركان الصلوة ويسقطها مع الوجوب يسابق الامام سكت عنه ولا ينطق فيشكر عليه فعله فيستحسن امره وقد جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال شر الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال صلى الله عليه وسلم لا يتم ركوعها ولا سجودها وعن الحسن البصري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بشر الناس سرقة قالوا بلى من هو يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوع الصلوة ولا سجودها وقال سلمان الفارسي الصلوة مكيال فمن وفى وفي له ومن طفف فقد علمتم ما قال الله تعالى في المطففين وعن عبد الله بن علي عن علي بن شيبان وكان من الوفد الذين قدموا الى النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلوة عبد لا يقيم صلبه في ركوعه وسجوده وعن ابي هريرة قال ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل فصلى كما صلى ثم جاء فسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل ففعل ذلك ثلث مرات فقال والذي بعثك بالحق نبيا ما احسن غير هذا فعلمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى صلوتك فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القران ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اصنع ذلك في صلوتك كلها وفي حديث اخر عن رفاعة بن رافع قال بينما نحن جلوس حول رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ دخل رجل فاستقبل القبلة فصلى فلما قضى صلوته جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى قومه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل فعاد مثلك مرتين او ثلثا فقال الرجل ما اقصر ما قدرت

یہانتک کہ اسپر چلا آیا ہے اور اسکو چھپر لیتا ہے اور اسکو یہ کام برا لگتا ہے اور جب دیکھتا ہے کسی نماز پڑھتا اور وہ چراتا ہے نماز ارکان کو اور انکو ساقط کرتا ہے باوجود واجب ہونیکے اور آگے بڑھتا ہے امام سے تو چپ رہتا ہے اس سے اور نہیں بولتا پس شکر کرے اسپر اور سکہلائے اسکو اور بڑا جانتا ہے اسکے کام کو حالانکہ تحقیق آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بہت برا لوگون کا چوری مین وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے اپنی نماز سے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چراتا ہے اپنی نماز سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین پورا کرتا اسکے رکوع کو اور نہ اسکے سجدے کو اور روایت ہے حسن بصری سے مرسلا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن بہت برا لوگون کا چوری مین عرض کیا کیون نہین کون ہے وہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہین کرتا تمام نماز کے رکوع کو اور نہ اسکے سجدے کو اور کہا سلمان فارسی نے نماز ایک پیمانہ ہے پس جو شخص پورا کریگا تو اسکیلئے پورا کیا جاویگا اور جو شخص کم کریگا پس تحقیق تم جانتے ہو جو کچھہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کم ناپنے والون کے حق مین اور روایت ہے عبد اللہ بن علی سے یا علی بن شیبان سے اور یہ ان قاصدون مین تہا جو آئے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نہین دیکھتا اس بندے کی نماز کیطرف جو اپنی پیٹھہ سیدھی نہین کرتا بیچ رکوع اور سجدے مین اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک مرد مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے مسجد ایک کونے مین پس اسنے نماز پڑھی پہر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہر آپ پر سلام کیا آپنے اسپر سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پہر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی پہر اسنے نماز پڑھی جیسی پڑھی تہی پہر آیا اور سلام کیا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ جا پس نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑھی پس کیا یون ہی تین بار پہر عرض کیا قسم اس ذات کی جسنے آپ کو سچا نبی بہیجا ہے مین اسکے سوا اچہی نہین پڑھ سکتا پس آپ مجھہ کو سکہلا دیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تو کھڑا ہو اپنی نماز کو پس پورا وضو کر پہر منہہ کر قبلے کو پہر تکبیر کہہ پہر پڑھ جو آسان ہو تیرے ساتھہ قرآن مین سے پہر رکوع کر یہانتک کہ آرام کر لے رکوع مین پہر اٹھہ یہانتک کہ برابر ہو جاوے کھڑا پہر سجدہ کر یہانتک کہ آرام کر لے سجدے مین پہر بیٹھہ جا یہانتک کہ آرام کر لے بیٹھنے مین پہر سجدہ کر یہانتک کہ آرام کر لے سجدے مین پہر اٹھہ یہانتک آرام کر لے بیٹھنے مین پہر کر اسی طرح اپنی ساری نمازون مین اور ایک اور حدیث مین ہے رفاعہ بن رافع سے کہا اس حال مین کہ ہم بیٹھے تھے گرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناگہان ایک مرد آیا پس اسنے منہہ کیا قبلے کو پس نماز پڑھی پہر جب اپنی نماز پوری کی تو آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی قوم پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ جا پس نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑھی پس اسکو اسکا حکم کیا دو بار یا تین بار

فلا ادري ما عبت من صلاتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تتم صلوة احدكم حتى يسبغ الوضوء كما امره الله تعالى فيغسل
وجهه ويديه الى المرفقين ويمسح براسه ويغسل رجليه الى الكعبين
ثم يكبر الله تعالى ويحمده ثم يقرأ من القرآن ما اذن له فيه ثم يكبر
فيضع كفيه على ركبتيه حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يقول
سمع الله لمن حمده ويستوي قائما حتى يقيم صلبه ويأخذ كل عظم
ماخذه ثم يكبر فيسجد فيمكن وجهه حتى تطمئن مفاصله وتسترخي
ثم يكبر ويستوي قاعدا على مقعده ويقيم صلبه فوصف صلوته
هكذا اربع ركعات حتى فرغ ثم قال لا تتم صلوة احدكم حتى
يفعل ذلك فقد امر النبي صلى الله عليه وسلم باتمام الصلوة
والركوع والسجود واخبر ان الصلوة لا تقبل الا هكذا وما وسعه
صلى الله عليه وسلم السكوت حين راى الرجل يصلي صلوة
ناقصة فلو جاز تاخير البيان عن وقت الحاجة وترك الانكار على
الجاهل وتعليمه لسكت النبي صلى الله عليه وسلم ووكل ذلك
الى ما قد بين من قبل للصحابة فتجاوز عنه فلما بالغ في ذلك
الانكار عليه والتعليم له دل على وجوب ذلك وتنبيه صلى الله
عليه وسلم من حضر من الصحابة ان يفعلوا كذلك اذا راوا من
يفعل في صلوته مثل ما فعل ذلك الرجل ويعلموا اصحابهم و
اصحابهم اصحابهم كيفية احكام الشرع الى ان تقوم الساعة

فصل

ويجب على المؤذن ان يصلح من لسانه ما لا يلحن في الشهادتين و
يكون عالما بالاوقات وان لا يؤذن الا بعد دخول الوقت الا في
الفجر خاصة ويحتسب باذانه وجه الله تعالى ولا يأخذ على اذانه
اجرا ويستقبل القبلة بوجهه في التكبير والشهادتين ويلوي
وجهه يمينا وشمالا في الدعاء الى الصلوة واذا اذن لصلوة المغرب
جلس بين الاذان والاقامة جلسة خفيفة ويكره له ان يؤذن
وهو جنب او محدث ولا ينبغي له ان يشق الصفوف اذا
فرغ من الاقامة ليقوم في الصف الاول وينبغي له ان يقيم في
موضع الاذان الا ان يشق عليه مثل ان يكون قد اذن على
منارة فانه يقيم موضع الصلوة وحيث تيسر له

فصل

پس میں نہیں جانتا جو آپ عار دھرتے ہیں میری نماز سے مجھ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نہیں پوری ہوتی تم سے کسی کی نماز یہانتک کہ پورا کرے اپنا وضو جیسا اللہ تعالی نے
حکم فرمایا ہے پس دہووے اپنا مونہہ اور دونو ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے اپنے سر کا اور دہووے
اپنے دونو پاؤں دونو ٹخنوں تک پہر بڑائی کہے اللہ تعالی کی اور اسکی تعریف کرے پہر پڑہے
قرآن مجید میں سے جسقدر اسکو اذن دیا گیا ہے پہر تکبیر کہے پس رکھے اپنی دونو ہتھیلیاں اپنے دونو
گھٹنوں پر یہانتک کہ آرام کریں اسکے جوڑ اور ڈھیلے پڑجاویں پہر کہے سمع اللہ لمن حمدہ
اور برابر ہو جاوے کہڑا یہانتک کہ سیدہی کرے اپنی پیٹہہ اور پکڑ لے ہر جوڑ اپنی جگہہ پہر تکبیر کہے
اور سجدہ کرے اور جگہہ دے اپنے مونہہ کو یہانتک کہ آرام کرلیں اسکے جوڑ اور ڈہیلے پڑجاویں پہر تکبیر
کہے اور سیدہا بیٹہہ جاوے اپنی مقعد پر اور سیدہی کرے اپنی پیٹہہ پس بیان کیا اسکی نماز کو اسی
طرح چار رکعتیں یہانتک کہ فارغ ہوئے پہر فرمایا نہیں پوری ہوتی نماز تم میں سے کسی کی یہانتک
کہ کرے اسی طرح پس تحقیق حکم کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا کرنیکا نماز اور
اسکے رکوع اور سجود کا اور خبر دی کہ تحقیق نماز نہیں قبول کیجاتی مگر اسی طرح اور نہ سما
سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چپ رہنا جب آپنے دیکھا اس مرد کو پڑہتا ناقص نماز کو
پس اگر جائز ہوتی بیان کرنیکی تاخیر حاجت کے وقت سے اور انکار کا ترک کرنا جاہل پر اور اسکی
تعلیم کا ترک کرنا تو البتہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ رہتے اور سپرد کر دیتے اسکو اس چیز
کیطرف جو بیان کیا آپنے پہلے اس سے صحابہ کیلئے اور درگذر کرتے اس میں پس جب آپنے
مبالغہ کیا اس انکار میں اسپر اور سکہلانے میں اسکو تو دلالت کی اسکے وجوب پر اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تنبیہ پر ان صحابہ کو جو آپکے پاس حاضر تھے کہ وہ بھی ایسا ہی کیا کریں جب دیکھیں
کسی کو کرتا اپنی نماز میں جیسا کیا اس مرد نے اور وہ اپنے اصحاب کو سکہلاویں اور انکے اصحاب
اپنے اصحاب کو شریعت کے احکام کی کیفیت یہانتک کہ قایم ہو قیامت

فصل

اور واجب ہے مؤذن پر کہ سنوارے اپنی زبان کو جو کہ نہ لحن کرے شہادتین میں اور وہ وقتوں کو پہچاننے
والا ہو اور یہ کہ نہ اذان دے مگر وقت کے داخل ہونیکے بعد مگر صبح میں خاصکر اور چاہیے اپنی
اذان میں مونہہ اللہ تعالی کا اور نہ لے اپنی اذان پر مزدوری اور سامنے ہو قبلے کے اپنے
مونہہ سے تکبیر اور شہادتین میں اور اپنا مونہہ پھیرے داہنے اور بائیں بلانے میں نماز کیطرف اور
جب اذان دے مغرب کی نماز کیلئے تو بیٹہے درمیان اذان اور اقامت کے تھوڑا سا بیٹہنا
اور اسکو مکروہ ہے اذان دینی جب جنب ہو یا بے وضو اور نہیں جائز اسکو صفوں کا پہاڑنا جب
فارغ ہو اقامت سے تا کہ کہڑا ہو پہلی صف میں اور اسکو لائق ہے کہ تکبیر کہے اذان کی جگہہ میں مگر کہ ہو
اسپر تکلیف جیسا اس نے اذان دی ہو منارہ میں پس وہ کہڑا ہو نماز کی جگہہ
میں یا جہاں اسکو آسان ہو

فصل

فرحم الله من أقبل على صلاته خاشعا خاضعا ذليلا لله عز و
جل خائفا راغبا راهبا وجلا مشفقا راجيا وجعل أكبر
همته في صلاته لربه ومناجاته إياه وانتصابه بين يديه
قائما وقاعدا وراكعا وساجدا وفرغ لذلك قلبه وثمرة فؤاده
واجتهد في أداء فرائضها فإنه لا يدري هل يصلي صلاة بعدها
التي هو فيها أو يعاجل عليه بوفاته قبل ذلك فقام بين يدي ربه
عز وجل محزونا مشفقا يرجو قبولها ويخاف ردها إن قبلها
سعد وإن ردها شقي فما أعظم خطرك يا أيها المؤمن المتحلي
بأنوار الإسلام في هذه الصلاة وفي غيرها من عملك ما أولاك
من الهم والحزن والخوف والوجل فيها وفيما سواها مما افترض الله
تعالى عليك أنك لا تدري هل قبلت منك صلاة أو حسنة
قط أو هل غفرت لك سيئة أم لا ومع ذلك تضاحك
فرح غافل متنعم بالعيش كيف وقد جاء اليقين من مخبر
صادق بأنك وارد النار فقال جل وعلا وإن منكم إلا
واردها ولم يأتك اليقين أنك صادر عنها فمن أحق بطول البكاء
وطول الحزن منك حتى يتقبل الله منك ثم مع ذلك لا تدري
لعلك لا تصبح إذا أمسيت ولا تمسي إذا أصبحت فمبشر بالجنة
أم مبشر بالنار تحقيق أن لا تفرح بأهل ولا ولد ولا مال وإن
العجب كل العجب من طول غفلتك وطول سهوك عن هذا الأمر
العظيم وأنت تساق سوقا حثيثا في كل يوم وليلة وفي كل
ساعة وطرفة عين فتوقع أجلك ولا تغفل عن هذا الخطر العظيم
الذي قد أظلك فإنك لابد ذائق الموت ولاقيه لعله ينزل
بساحتك في صباحك ومسائك أكثر ما يكون عليها إقبالا
فإنك قد أخرجت من ذلك كله وسلبته فإما إلى الجنة وإما إلى النار
انقطعت عنها الصفات وقصرت العبارات والحكايات عن بلوغ
حقيقة وصفها ومعرفة قدرها وأنواع علائها والإحاطة بغاية
خبرها كما قال العبد الصالح عجبت للنار كيف نام هاربها وعجبت
للجنة كيف نام طالبها فوالله لئن كنت خارجا من الهرب والطلب
لقد هلكت هلاكا بينا وعظم شقاؤك وطال حزنك وبكاؤك

پس اللہ رحم فرماوے اُس شخص پر جو متوجہ ہوا اپنی نماز پر دراں حال کہ خشوع کرنیوالا ہو
عاجزی کرنیوالا ذلیل اللہ عز وجل کے لیے خوف کرنیوالا کانپنے والا رغبت کرنیوالا اندیشہ
کرنیوالا ڈرنیوالا امید رکھنیوالا ہو اور کرے اپنی کثیر ہمت اپنی نماز میں اپنے رب کیلیے جو بلند
ہے اور اپنی عرضیں کرنے میں اس سے اور اپنی کھڑے ہونے میں اسکے آگے کھڑا اور بیٹھا اور رکوع
اور سجدے میں اور فارغ کرے اسکیلیے اپنے دل اور اپنے دل کے پھل کو اور کوشش کرے
اپنے فرضوں کے ادا کرنے میں کیونکہ وہ نہیں جانتا آیا وہ نماز پڑھیگا اسکے بعد جسمیں ہے یا جلدی
کیجاویگی اسپر اسکی موت اس سے پہلے پس کھڑا ہو اپنے رب عز وجل کے سامنے غمگین ڈرتا
امید کرتا اسکی قبول ہونیکی اور ڈرتا اسکے رد ہونیکی اگر وہ اسکو قبول فرمالے تو یہ نیک
ہوگا اور اگر اسنے اسکو رد کردیا تو بدبخت ہوگا پس کسقدر بڑا ہے خطرہ تیرا اے مومن آراستہ
ہونیوالے اسلام کے نور روشنی سے اس نماز میں اور اسکے سوا اور عملوں میں اور کسقدر تجھ کو سزاوار ہے
غم اور حزن اور خوف اور ڈر سے اس نماز میں اور اسکے سوا میں جس چیز کے کہ فرض کیا
اللہ نے تجھپر تحقیق تو نہیں جانتا کہ آیا قبول کیگئی ہے تجھ سے نماز یا کوئی نیکی بھی یا نہیں اور آیا
بخشا گیا ہے تیرے لیے کوئی گناہ یا نہیں جانتا لاکن تو اسپر ہنسنے والا خوشی کرنیوالا غافل فائدہ
پکڑنیوالا ہے زندگانی سے کیونکر ہوگا حالانکہ تحقیق آیا ہے یقین خبر دینے والے سچے سے کہ تحقیق تو
دوزخ پر وارد ہونیوالا ہے پس فرمایا اللہ عز وجل نے نہیں کوئی تم میں سے مگر وارد ہونیوالا ہے
اسمیں اور نہیں آیا ہے تجھ کو یقین کہ تحقیق تو نکلنے والا ہے اس سے پس کون شخص ہے زیادہ
حقدار اپنے لیے رونے اور اپنے غم کرنے میں تجھ سے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے قبول کرلے پھر باوجود
اسکے تو نہیں جانتا شاید کہ تو نہ صبح کرے جب کہ تو شام کرے اور نہ شام کرے جب کہ تو صبح کرے
پس تعریف خوشخبری دیا گیا ہے بہشت کی یا بشارت دیا گیا ہے دوزخ کی پس لائق ہے کہ تو نا خوش ہو
اہل سے اور نہ اولاد سے اور نہ مال سے اور تحقیق تعجب تمام ہے تیری غفلت اور تیری بھولنے کے
طول سے اس امر عظیم سے حالانکہ تو چلایا جاتا ہے چلانا جلدی ہر دن اور رات میں اور
ہر گھڑی اور آنکھ کے جھپکنے میں پس امیدوار رہ اپنی موت کا اور نہ غافل ہو اس خطر
عظیم سے جس نے بیشک تجھپر سایہ کیا ہوا ہے پس تحقیق تو ضرور ہی موت کا چکھنے والا ہے اور اسکو
ملنے والا اور شاید کہ وہ اترے تیرے میدان میں تیری صبحوں اور تیری شاموں میں جبکہ تو بہت
بری ہے ان چیزوں کی جن پر تو ہے بہ رغبت آنے میں پس تحقیق نکالا جاویگا تو ان سب اہل و
مال و چیزوں سے یا تو بہشت کی طرف اور یا دوزخ کی طرف جسکی منقطع ہوچکی ہیں صفتیں اور
رہ چکی ہیں عبارتیں اور حکایتیں اسکی حقیقت کے پہنچنے سے اور اسکی مقدار کی پہچان اور اسکی
گوناگوں عذابوں اور اسکی خبر کے احاطہ سے جیسا نیک بندے نے کہا ہے کہ مجھے تعجب ہے آگ سے کہ
بھاگنے والا کیسے سو رہا ہے اور میں جنت کے لیے تعجب کرتا ہوں اسکا طالب کس طرح سو رہا ہے تو اللہ کی

قصدوں اور ناقص عقلوں اور فاسد خیالوں کے پیچھے پڑا ہوا ہو ہمکو اور ہمارے بیٹیوں کو اللہ تعالیٰ مخلص کرے اپنی مغفرت سے اور کامل مہربانی اور فراخ رحمت کے سبب [illegible] اور ہمکو کامل بیداروں نگاہ رکھنیوالوں روکنیوالوں [illegible] اور اپنی پوری نعمت اور دائم فضل [illegible]

[illegible]

خلد مع الاشقياء المعذبين وان رحمت انك هارب
طالب فلا تغرنك الاماني والعجب بما انت متحل به فلذلك
الجد والاجتهاد والحذر لنفس والشيطان فان فتنهما
دقيق وغائلتهما شديدة ومكائدهما خبيثة واحذر
الدنيا لا تاخذك بزينتها وتخدعك بباطلها ولذتها
وخضرتها ونضرتها وقد جاء في الحديث عن سيد البشر ان الدنيا
تغر وتمر وتضر قال الله عز وجل فلا تغرنكم الحيوة الدنيا ولا
يغرنكم بالله الغرور فالغرور هو الشيطان الرجيم الله الله
ثم الله الحذر الحذر الهلاك والردى احفظ الصلوة وما سواها من
الاوامر وانته عن المناهي اجمع وذر الاثم ما ظهر منه وما بطن
وسلم الى ربك جميع المقدور فيك وفي غيرك فقد اراك بطاعتك
فيما امرك ونهاك ولا تتهمه بان تكايك ما نهاك عنه ولا
تسخط عليه باعتراضك عليه في تدبيره فيك وترك رضاك
عنه فيما قسم لك من الاقسام والارزاق وفعل فيك من
الافعال ما طوى عنك مصالحها واخفى عنك عواقبها
وما سيظهر لك من طيب ثمارها ومنافعها قال عز من قائل
وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا و
هو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون وكن ابدا طائعا لمولاك
راضيا بقضائه صابرا على بلائه شاكرا لالائه داعيا باسمائه
ذاكرا لانعمه وآياته موافقا لفعله ومراده متهما لنفسك في تدبيره
فيك وفي خلقه حتى تاتيك الوفاة فتتوفى مع الطيبين وتحشر
مع النبيين فتدخل جنات النعيم برحمة رب العالمين ومشية اله
الاولين والآخرين **فصل** واما صلوة الخاصة الايقاظ
المتيقظين الخاشعين المراقبين حراس القلوب جلساء الرحمن
رضوان الله عليهم وسلامه فصفتها ما روي عن يوسف ابن
عصام مر في جامع من جوامع خراسان فاذا هو بحلقة عظيمة
فسال عنها فقيل له انها حلقة حاتم وهو يتكلم في الزهد و
الورع والخوف والرجاء فقال لاصحابه قوموا بنا نسئله عن مسئلة
من امر الصلوة فان هو اجابنا عنها جلسنا اليه فوقف

کل کو ہمراہ بدبخت عذاب کئے گیون کے اور اگر تو گمان کرتا ہے کہ تو بھاگنے والا اور طلب کرنیوالا
ہے تو تجھہ کو آرزوئیں ہرگز نہ ڈالیں دہوکے میں اور عجب اس چیز سے ہے کہ اسکے ساتھہ آراستہ ہونیوالا
ہے تو لازم پکڑ مشقت اور کوشش کو اور نفس اور شیطان سے ڈر بیشک انکا وسوسہ
باریک ہے اور انکی لوٹ سخت ہے اور ان کے مکر پلید ہیں اور دنیا سے ڈر تاکہ تجھہ کو اپنی
زینت سے اخذ نکرے اور تجھہ کو دہوکا نہ دے اپنی باطل باتوں اور اپنے جہوٹ اور اپنی
سبزی اور اپنی تازگی سے اور تحقیق حدیث میں آدمیوں کے سردار سے آیا ہے کہ بیشک
دنیا دہوکا دیتی ہے اور گذر جاتی ہے اور دکھہ دیتی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا تو تم کو حیاتی
دنیا کی فریب دے اور تم کو فریب نہ دے ساتھہ اللہ کے فریب دینے والا اور وہ شیطان مردود
ہے اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر پہر اللہ سے ڈر ہلاک اور کرنیسے ڈر نگہبانی کر نماز کی اور اوسکے
ماسوا اور امروں کی اور کل منع کی ہوئی باتوں سے باز آ اور چہوڑ دے گناہ کو جو اس
سے ظاہر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور اپنے رب کی طرف سونپ دے تمام مقدر باتوں کو جو تیرے
حق میں ہیں یا تیرے غیر کے حق میں اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو جا اسکی طاعت کے ساتھہ اسچیز میں جو
تم کو حکم کیا اور منع کیا اور اس سے مت بہاگ ساتھہ اختیار کرنیکے جس سے تجھہ کو منع کیا ہے اور تجھہ
پر غصہ کرے ساتھہ اعتراض کرنے تیرے کے اسپر اسکی تدبیر میں جو تیرے حق میں اور ساتھہ چہوڑنے
رضا تیری کے اس سے اسچیز میں جو تیرے لئے قسمت کی ہے قسموں اور رزقوں سے اور کئے تیرے حق
میں کام جنکی مصلحت تجھہ سے لپیٹ لی رکہی اور جن کے انجام تجھہ سے پوشیدہ لپیٹ لی رکہی جو
ظاہر ہوگا تجھہ کو انکے پہلوں کی عمدگی اور منافع سے فرمایا اللہ عزوجل نے اور قریب ہے کہ تم ایک
چیز کو مکروہ جانو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم دوست رکہو ایک چیز کو اور وہ تمہارے
لئے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور ہوجا فرمانبردار ہمیشہ اپنے مالک کا اسکی قضا سے
راضی ہونیوالا اسکی مصیبتوں پر صبر کرنیوالا اسکی نعمتوں کا شکر کرنیوالا اسکے ناموں سے دعا
کرنیوالا اسکی نعمتوں اور آیتوں کو یاد کرنیوالا موافق ہونیوالا اسکی فعل اور اسکی ارادہ کا تہمت
لگانیوالا اسکو اسکی تدبیر میں جو تیرے حق میں ہے اور اسکی پیدائش میں یہانتک کہ تجھہ کو موت آئی
تو موت ہووے تو پاکوں کے ساتھہ اور اٹھایا جاوے ساتھہ نبیوں کے اور داخل ہو نعمت کی بہشت میں رب پالنے والے
جہانوں کی رحمت سے اور پہلوں اور پچھلوں کے معبود کے چاہنے سے **فصل** اور لیکن خاص لوگوں کی نماز
واسطے جگانے بیداروں خشوع کرنیوالوں مراقبہ کرنیوالوں دلونکے نگہبانوں اللہ کے ہمنشینوں کے
اللہ کی رضا اور اسکی سلام انپر ہو تو اسکی صفت وہ ہے جو روایت کیا گیا کہ یوسف بن عصام
خراسان کی جامع مسجدوں سے ایک جامع مسجد میں گذرے تو اچانک وہ ایک بڑے حلقہ پر پہونچا تو اس نے
اس حلقہ سے پوچہا تو انکو کہا گیا کہ یہ حاتم کا حلقہ ہے اور وہ زہد اور پرہیزگاری اور خوف اور
امید میں کلام کرتا ہے تو یوسف نے اپنے دوستوں سے کہا ہمارے ساتھہ کہڑے ہو تو ہم اسکو ایک مسئلہ نماز کے

عليه وسلم عليه فقال له رحمك الله لمسألة فقال له حاتم
سل قال أسألك عن أمر الصلوة فقال له حاتم تسألني عن
معرفتها أو عن أدائها قال فصارت مسألتين وجبهما جوابان
فقال يوسف أسألك عن أدائها فقال حاتم هو أن تقوم بالأمر و
تمشي بالاحتساب وتدخل بالنية وتكبر بالتعظيم وتقرأ بالترتيل
وتركع بالخشوع وتسجد بالتواضع وتتشهد بالإخلاص وتسلم
بالرحمة فقال أصحاب يوسف مسئلة عن معرفتها فسأله فقال حاتم
هو أن تجعل الجنة عن يمينك والنار عن شمالك والصراط تحت
قدميك والميزان تحت عينيك والرب عز وجل كأنك تراه فإن
لم تكن تراه فإنه يراك فقال يوسف يا شاب منذ كم تصلي هذه
الصلوة قال منذ عشرين سنة فقال يوسف لأصحابه قوموا بنا
نقضي حتى نعيد صلوة خمسين سنة ثم التفت إليه فقال له
من أين لك هذا قال عن أستاذك الذي كنت تمليها علينا و
حديث أبي حازم الأعرج يليق بهذه المجلس فنذكره وذلك أن
أبا حازم قال لقيني رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأنا على ساحل البحر فقال لي يا أبا حازم أتحسن أن تصلي
وكيف لا أحسن أن أصلي وأنا بصير بالفرائض ما سن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا أبا حازم ما الفرض
عليك قبل قيامك إلى الصلوة فقلت ستة قال وما هي قلت
الطهارة والاستتار واختيار موضع الصلوة والقيام إلى
الصلوة والنية والتوجه إلى القبلة قال لي يا أبا حازم فبأي
نية تخرج من بيتك إلى المسجد قلت بنية الزيارة قال فبأي
نية تدخل المسجد قلت بنية العبادة قال فبأي شيء تقوم
إلى العبادة قلت بنية العبودية مع إقرار الربوبية قال فأقبل
علي قال يا أبا حازم بم تستقبل القبلة قلت بثلاث فرائض
وسنة قال وما هي قلت التوجه إلى القبلة فرض والنية فرض و
التكبيرة الأولى فرض ورفع اليدين سنة قال فكم التكبير
عليك فرض وسنة قلت أصل التكبير أربعة وتسعون منها
خمس فرض والباقي كلها سنة قال فبم تستفتح الصلوة

اسکی پوچھیں گر ہم کو انسے جواب دیا تو ہم طرف اسکی اٹھیں گے تو اسپر کھڑا ہوا اور اسپر سلام کیا
اور کہا تجھپر اللہ رحم کرے میں ایک مسئلہ پوچھتا ہوں حاتم نے اسکو کہا پوچھ یوسف نے
کہا میں تجھ سے نماز کے حکم سے پوچھتا ہوں تو حاتم نے اس کو کہا تو مجھ کو اسکی معرفت سے سوال کرتا
ہے یا اسکے ادب سے کہا دو مسئلے ہوئے اور انکے دو جواب واجب ہوئے تو یوسف نے کہا
میں تجھ کو اسکے ادب سے پوچھتا ہوں تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کھڑا ہو تو ساتھ حکم کے
اور چلے ساتھ طلب ثواب کے اور داخل ہووے ساتھ نیت کے اور تکبیر کہے ساتھ تعظیم کے اور قرات
پڑھے ساتھ ترتیل کے اور رکوع کرے ساتھ خشوع کے اور سجدہ کرے ساتھ تواضع کے اور تشہد پڑھے
ساتھ اخلاص کے اور سلام کہے ساتھ رحمت کے تو یوسف کے دوستوں نے کہا اسکی معرفت سے پوچھ تو
یوسف نے اسکو سوال کیا تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کرے تو جنت کو اپنے داہنی اور دوزخ کو اپنے بائیں اور
صراط کو اپنے پاؤں کے نیچے اور میزان کو اپنی آنکھوں کے نیچے اور رب عزت اور بزرگی والے کو گویا کہ تو
اسکو دیکھتا ہے تو اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے تو یوسف نے کہا اے جوان تو کب سے
اس نماز کو پڑھتا ہے حاتم نے کہا بیس برس سے تو یوسف نے اپنے یاروں سے کہا ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاؤ
ہم قضا کریں یہانتک کہ پچاس برس کی نماز کو عادہ کریں پھر یوسف اسکی طرف متوجہ ہوئے
تو انہوں نے اسکو کہا یہ معرفت تجھ کو کہاں سے حاصل ہوئی کہا تیری کتاب سے جن کو تو ہم پر پڑھتا تھا
اور ابو حازم اعرج کی حدیث اس جگہ لائق ہے کہ ہم اسکو ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ابو حازم
نے کہا کہ مجھ کو ایک آدمی ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور میں دریا کے کنارے
پر تھا تو مجھ کو کہا اے ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کیا تو اچھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے میں نے کہا اور کس طرح اچھی
طرح نماز نہ پڑھوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں نماز کے فرضوں کو اور اسکو جسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت کیا تو مجھ کو کہا اے ابو حازم کیا فرض ہے تجھ پر تیرے
کھڑے ہونے کی پہلے طرف نماز کی تو میں نے کہا چھ ہیں اور کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا طہارت کرنا اور
ستر ڈھانپنا اور نماز کی جگہ کا اختیار کرنا اور کھڑے ہونا طرف نماز کے اور نیت کرنا اور منہ کرنا
قبلہ کی طرف مجھ کو کہا اے ابو حازم تو کس نیت سے نکلتا ہے گھر سے طرف مسجد کی میں نے کہا زیارت
کی نیت سے کہا تو کس نیت سے مسجد میں داخل ہوتا ہے میں نے کہا عبادت کی نیت سے کہا تو کس چیز سے
طرف عبادت کی کھڑا ہوتا ہے میں نے کہا بندہ ہونے کی نیت سے اسکی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے
کہا تو پھر مجھ پر متوجہ ہوا اور کہا اے ابو حازم ساتھ کس چیز کے قبلہ کو منہ کرتا ہے میں نے کہا تین فرضوں
اور ایک سنت سے کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا منہ کرنا قبلہ کی طرف فرض ہے اور نیت کرنا فرض
ہے اور پہلی تکبیر فرض ہے اور دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے کہا تو کتنی تکبیریں تجھ پر فرض
ہیں اور سنت میں نے کہا اصل میں تکبیریں چورانوے ہیں انمیں سے پانچ فرض
ہیں اور باقی سب سنت ہیں کہا تو کس چیز سے نماز شروع کرتا ہے

قلت بالتکبیر قال فما برهانها قلت قراءتها قال فما جوهرها
قلت تسبیحها قال فما احیاؤها قلت خشوعها قال فما الخشوع
قلت النظر الی موضع السجود قال فما وقارها قلت السکون قال
فما تحریمها قلت التکبیر قال فما تحلیلها قلت التسلیم قال فما
شعارها قلت التسبیح عند انقضائها قال فما مفتاح ذلک کله
یا ابا حازم قلت الوضوء قال فما مفتاح الوضوء قلت التسمیة
قال فما مفتاح التسمیة قلت النیة قال فما مفتاح النیة قلت
الیقین قال فما مفتاح الیقین قلت التوکل قال فما مفتاح
التوکل قلت الخوف قال فما مفتاح الخوف قلت الرجاء قال فما
مفتاح الرجاء قلت الصبر قال فما مفتاح الصبر قلت الرضاء
قال فما مفتاح الرضاء قلت الطاعة قال فما مفتاح الطاعة قلت
الاعتراف قال فما مفتاح الاعتراف قلت الاعتراف بالوحدانیة و
الربوبیة قال فبما استفدت ذلک کله قلت بالعلم قال فبما
استفدت العلم قلت بالتعلم قال فبما استفدت التعلم قلت
بالعقل قال فبما استفدت العقل قلت العقل عقلان عقل
تفرد الله بصنعه دون خلقه وعقل یستفیده المرء بادبه و
معرفته فاذا اجتمعا جمیعا عضد کل واحد منهما صاحبه
قال فبما استفدت ذلک کله قلت بالتوفیق وفقنا الله وایاک
لما یحب ویرضی قال والله لقد اکملت مفاتیح الجنة فما
الفرض علیک وما فرض الفرض وما فرض تؤدی الی فرض
ما السنة الداخلة فی الفرض وما سنة یتم بها الفرض قلت
اما الفرض فالصلوة واما فرض الفرض فالطهارة وفرض
تؤدی الی فرض اخذک الماء بیمینک الی شمالک واما
السنة الداخلة فی الفرض فتخلیلک الاصابع بالماء وسنة
یتم بها الفرض فهی الختان فقال ما ابقیت علی نفسک حجة
یا ابا حازم کم فرض وسنة علیک فی اکل الطعام قلت
هل فی اکل الطعام فرض وسنة قال نعم اربعة فرض واربعة
سنة واربعة مکرمة فاما الفرض فالتسمیة والحمد والشکر
ومعرفتها اطعمک الله واما السنة فاتکاء علی فخذک

مین نے کہا ساتھ تکبیر کے کہا تو اسکی دلیل کیا ہے تینے مین کہا اسکی قرارت کہا اسکا
جوہر کیا ہے تینے مین کہا اسکی تسبیح کہا اسکا زندہ کرنا کیا ہے تینے مین کہا خشوع اسکا کہا تو خشوع
کیا ہے تینے مین کہا سجدہ کی جگہہ کی طرف نظر کرنا کہا اسکی عزت کیا ہے تینے مین کہا آرام پکڑنا کہا کیا
وہ جس سے سوا نماز کے سب کچہہ حرام ہو جاتا ہے تینے مین کہا تکبیر اولے کہا وہ کیا ہے جس سے حلال
ہو جاتا ہے تینے مین کہا اسلام کرنا کہا اسکا نشان کیا ہے تینے مین کہا اس کے پورا ہونیکے وقت
تسبیح کہنا کہا ان سب کی چابی کیا ہے اے ابو حازم تینے مین کہا وضو کہا تو وضو کی چابی کیا ہے
تینے مین کہا بسم اللہ پڑہنا کہا بسم اللہ کی چابی کونسی ہے مین نے کہا نیت کرنا کہا تو نیت کی چابی
کیا ہے تینے مین کہا یقین کہا یقین کی چابی کیا ہے تینے مین کہا توکل کہا توکل کی چابی کیا ہے
تینے مین کہا خوف کہا خوف کی چابی کیا ہے تینے مین کہا امید کہا امید کی چابی کیا ہے تینے مین کہا
صبر کہا صبر کی چابی کیا ہے تینے مین کہا رضا کہا رضا کی چابی کیا ہے تینے مین کہا طاعت کہا
طاعت کی چابی کیا ہے تینے مین کہا اقرار کرنا کہا اقرار کرنیکی چابی کیا ہے تینے مین کہا اقرار کرنا
ساتھہ وحدانیت اور ربوبیت کے کہا ساتھہ کس چیز کے تو نے ان سب کو حاصل کیا
تینے مین کہا علم کے ساتھہ کہا تو کس چیز سے علم حاصل کیا تینے مین کہا سیکھنے سے کہا پس ساتھہ کس چیز
کے تو نے سیکھنے کو حاصل کیا تینے مین کہا ساتھہ عقل کے کہا تو ساتھہ کس چیز کے عقل کو
حاصل کیا تینے مین کہا پس عقل دو قسم کی ہے ایک عقل ہے جس سے اللہ تعالے اسکے پیدا کرنے سے
منفرد ہوا سوا پیدائش مخلوق کے اور ایک عقل جسکو حاصل کرتا ہے آدمی اسکے ادب سکھلانے
اور معرفت سے پس جب دونو اکٹھے ہوتے ہین ایک دوسرے کی مدد کرتی ہے کہا تو پس کس
چیز سے ان سب کو تو نے حاصل کیا تینے مین کہا اللہ کی توفیق سے توفیق دیوے اللہ تعالے ہم کو اور
تجھہ کو اس چیز کی جو دوست رکہتا ہے اور جس چیز سے راضی ہے کہا اللہ کی قسم البتہ
تو نے جنت کی چابیونکو کامل کیا تو تجھہ پر فرض کیا ہے اور فرض کا فرض کیا ہے اور وہ
فرض کونسا ہے جو فرض کی طرف پہونچاتا ہے اور فرض مین سنت داخل ہونیوالی کونسی ہے اور وہ
سنت کونسی ہے جس سے فرض پورا ہوتا ہے مین کہا لیکن فرض تو وہ نماز ہے اور لیکن فرض کا فرض
تو وہ طہارت ہے اور وہ فرض جو فرض کی طرف پہونچاتا ہے تیرا پانی کو پکڑنا ہے
اپنے داہنے ہاتھہ سے طرف بائین ہاتھہ کی اور لیکن سنت جو فرض مین داخل ہے تو وہ تیرا
خلال کرنا ہے انگلیونکا ساتھہ پانی کے اور وہ سنت جس سے فرض پورا ہوتا ہے تو ختنہ ہے تو
کہا اے ابو حازم تو نے اپنی نفس پر کوئی حجت باقی نہین رکھی کتنے فرض اور سنتین ہین
تجھہ پر طعام کے کہانے مین تینے مین کہا طعام کے کہانے مین فرض اور سنتین ہین کہا ہان چار
فرض ہین اور چار سنتین اور چار مکرمہ ہین اور لیکن فرض تو وہ بسم اللہ پڑہنا اور الحمد
اور شکر کرنا ہے اور پہچاننا اس چیز کا جو تجھہ کو اللہ تعالے نے کہلایا اور لیکن سنتین تو وہ تیرا تکیہ

اور انکا فضل کی
طرف دیکھا تو تو اپنے نور سے
کر دیکھا اور تجھسے عبادت بند
ہو جاوین سکے اور وعدہ
کے فضل کی جنت سے
لیئے نہ ہوتی تھا دیکی
تم سے فرق کو فرض
اور سنتین اور جب تو
نے فضل کو ایک جانا اور
تو نے اسکے فضل کی طرف
توجہ کی اور اسکو سوا کسی غیر
کی امید نکی اور تو اسکو

ثم الأيسر والأكل بثلاث أصابع وتجديد المضغ ولعق الأصابع و
أما المكروهة فغسل اليدين وتصغير اللقم والأكل مما يليك و
أن تقل النظر إلى جليسك هكذا كان يفعل رسول الله صلى
الله عليه وسلم **باب** نشير فيه إلى صلوة الجمعة وفي العيدين
وصلاة الاستسقاء والكسوف والخسوف وفي القصر والجمع وصلوة
الجنازة مختصر **فصل** وأما صلوة الجمعة فالأصل
في فرضيتها قوله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع وقول النبي
صلى الله عليه وسلم إن الله فرض عليكم الجمعة في يوم الجمعة
وقول النبي صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلاثا من غير عذر
طبع الله على قلبه فكل من لزمته الصلوات الخمس يلزمه فرض
الجمعة إذا كان مستوطنا مقيما ببلد أو قرية جامعة فيها أربعون
رجلا عقلاء بلغاء أحرارا أو كان قرية ليس فيها أربعون
رجلا وكان من حيث يسمع النداء من قرية أخرى أو بينهما
فرسخ وجب عليه إتيانها ولا يسعه التخلف عنها إلا أن يكون له
عذر وإنه يعذر في تركها وترك الجماعة في بقية الصلوة مثل
أن يكون مريضا أو يكون له مال يخاف ضياعه أو قريب يخاف من
موته في غيبته أو يدافعه الأخبثان البول والغائط أو أحدهما
أو حضرة الطعام وبه حاجة إليه أو يخاف من سلطان أن
يأخذه أو غريم يلازمه ولا شيء معه يعطيه أو يكون مسافرا يخاف
فوات القافلة أو يخاف ضررا في ماله أو يرجو وجوده بتخلفه
عن الجمعة والجماعة وغلبة النعاس حتى يفوت الوقت أو يخاف
التأذي بالمطر والوحل والريح الشديدة وهي ركعتان يصليهما
بعد الخطبة مع الإمام فإن فاتته صلى أربعا ظهرا إن شاء
وحده وإن شاء بجماعة ووقتها قبل الزوال في الوقت الذي
تقام فيه صلوة العيد قال بعض أصحابنا في الساعة الخامسة
من شرط انعقادها حضور أربعين رجلا ممن تجب عليهم الجمعة
وفي رواية خمسين وفي رواية ثلاثة ويسن الجهر بالقراءة
فيها وأن تكون سورة الجمعة بعد الفاتحة في الأولى وسورة

لگانا بائین ہاتھ پر اور تین انگلیوں سے کہانا اور اچھی طرح چبانا اور انگلیوں کا چاٹنا اور لیکن
مکروہ تو وہ دونوں ہاتھوں کا دہونا اور لقموں کا چھوٹا کرنا ہے اور کہانا اسچیز سے جو
تجہسے متصل ہے اور اپنے ہمنشین کیطرف کم نظر کرنا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کرتے تہے **باب** اشارہ کرتے ہیں ہم اسمین طرف نماز جمعہ اور عیدین کے اور
نماز استسقاء اور کسوف اور خسوف اور چہوٹا کرنے اور جمع کرنیکے اور نماز
جنازہ کی مختصر طور پر **فصل** اور لیکن جمعہ کی نماز تو اسکے واجب ہونیکی دلیل اللہ تعالے
کا یہہ قول ہے اے ایمان والو جب ندا کیجاوے نماز کی جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کیطرف
دوڑو اور بیع کو چھوڑ دو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول جو شخص کہ چھوڑ دے جمعہ کو
تین دفعہ بغیر عذر کے تو اللہ تعالے اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے پس جس شخص پر پانچ نمازین
لازم ہین تو اسپر جمعہ کا فرض بھی لازم ہے جب کہ وطن بنا کر بقصد اقامت کر رہے شہر
مین یا ایسے گاؤن مین جسمین چالیس آدمی عقلمند بالغ آزاد جمع ہوں اور اگر
ایسا گاؤن ہو جسمین چالیس آدمی نہوں اور رہو وہ آدمی ایسی جگہہ مین کہ دوسرے
گاؤن کی ندا کو سنتا ہے یا شہر سے دونون مین تین میل کا فاصلہ ہو تو اسپر جمعہ کو جانا واجب ہے
اور اسکو جمعہ سے پیچھے رہنا جایز نہین مگر یہ کہ اسکو کوئی عذر ہو تو وہ معذور سمجہا
جاویگا اسکی ترک مین اور باقی نمازونکی جماعت کی ترک مین مثل اسباب کے وہ بیمار
ہو یا اسکا مال ہو اسکے ضایع ہونیکا خوف کرے یا اسکا کوئی قریبی ہو اسکے مرنیکا
خوف کرے اپنے غائب ہونے مین یا اسکو روکین دو خبیث بول اور پاخانہ یا ایک دونون
مین سے یا اسکا کہانا حاضر ہو اور اسکو اس کیطرف حاجت ہو یا بادشاہ سے ڈرتا ہے کہ اسکو
پکڑ لیگا یا قرض خواہ سے کہ اسکو چمٹ جاویگا اور اسکے پاس کوئی چیز نہین جو
اسکو دیوے یا مسافر ہو اور قافلہ کے گم ہو جانیکا خوف کرے یا خوف کرے ضرر کا اپنے
مال مین یا اسکے وجود کی امید کرتا ہے ساتھ پیچھے رہنے کے جمعہ اور جماعت کے یا اسکو
غالب آئے نیند یہانتک کہ اسکا وقت فوت ہو جاوے یا خوف کرے ایذا کا
بسبب بارش اور سخت ہوا کے اور وہ نماز جمعہ دو رکعتین ہین کہ انکو پڑہے خطبہ کے پیچھے
امام کے ساتھ تو اگر اس سے جمعہ فوت ہو جاوے تو چار رکعت ظہر کی پڑہے اگر چاہے
اکیلا ادا کرے اور اگر چاہے ادا کرے ساتھ جماعت کے اور اسکا وقت زوال سے پہلے ہے
اسوقت مین جسمین عید کی نماز ادا کیجاتی ہے اور ہمارے بعض یارون نے کہا پانچوین
ساعت مین اور اسکے منعقد ہونیکی شرطون سے حاضر ہونا چالیس آدمیونکا ہے ان لوگون
مین سے جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے اور ایک روایت مین پچاس کا اور ایک روایت مین تین
شخصونکا اور سنت ہے بلند کرنا آواز کا ساتھ قرات کے اسمین اور یہ کہ ہو سورہ جمعہ فاتحہ کے

المنافقين في الثانية وهل يشترط اذن الامام على روايتين
ومن شروطها الخطبتان وليس لها سنة قبلها واما بعدها
فاقلها ركعتان واكثرها ست ركعات يروى ذلك في حديث بعض
الصحابة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعض العلماء بالله
عز وجل يستحب ان يصلي قبل صلوة الجمعة اثنتي عشرة ركعة و
بعدها ست ركعات ويجتنب البيع والشراء بعد الاذان عند
المنبر لقوله تعالى اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى
ذكر الله وذروا البيع وهذا هو الاذان الذي كان على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو واجب عندنا ولغيرها فرض على
الكفاية وروي عنه انه سنة واما اذان المنارة فامر به عثمان
ابن عفان في زمانه لمصلحة عامة فهي اعلام الغائبين عن
الامصار والقرى فلا يبطل البيع ولا الشراء ويستحب ان يصلي اذا
دخل الجامع وكان في الوقت سعة اربع ركعات يقرأ فيهن قل
هو الله احد مائتي مرة في كل ركعة خمسين مرة فانه روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من فعل ذلك لم يمت حتى
يرى مقعده من الجنة او يرى له رواه ابن عمر واذا دخل الجامع
فلا يجلس حتى يصلي ركعتين قبل ان يجلس وقد ذكرنا فضائل
الجمعة وصفة الخروج الى الجامع وجميع ما يتعلق بذلك فيما
تقدم **فصل** واما صلوة العيدين ففرض على الكفاية
اذا قام بها جماعة من اهل موضع سقطت عن الباقين فان اتفقوا
على تركها قاتلهم الامام حتى يتوبوا واول وقتها اذا ارتفعت
الشمس وآخره اذا زالت ويستحب تقديمها في عيد الاضحى
لاجل الاضحية وتاخيرها في عيد الفطر لعدم ذلك ومن
شرطها الاستيطان والعدد واذن الامام كالجمعة وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه لا يشترط جميع ذلك وهو
مذهب الامام الشافعي ويستحب المباكرة اليها ولبس الثياب
الفاخرة والتطيب كما قلنا في فضائل الجمعة من قبل والاولى
ان تقام في الصحراء وتكره في الجامع الا لعذر ولا بأس بحضور
النساء والاولى ان تكون في خروجه ماشيا وان يرجع في طريق

منافقون دوسری رکعت مین اور کیا شرط ہی امام کا اذن دو روایتون سی ایک یہ
اور اسکی شرطون سی ہے پڑہنا دو خطبون کا اور اسکے پہلی کوئی سنت نہین لیکن
اوسکی پیچہے تو کم سے کم دو رکعت ہین اور زیادہ سی زیادہ چہہ رکعت ہین اصحاب مین
روایت کیا گیا ہی بعض صحابہ کی حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعض
علما نے کہا ہی کہ مستحب ہے کہ نماز جمعہ سی پہلے بارہ رکعت پڑہی اور اسکے پیچہے چہہ رکعت اور
بیچنے اور خرید سے بچے اذان کے پیچہے نزدیک منبر کے بسبب قول اللہ کے جب نماز کی
ندا کیجاوے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چہوڑ دو
اور یہی وہ اذان ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تہی اور وہ ہمارے
نزدیک واجب ہے اور اسکے غیر کیلئے فرض کفایہ ہی اور روایت کیا گیا انسے کہ وہ سنت ہے
اور لیکن منارہ کی اذان تو اسکے ساتہہ حکم دیا عثمان بن عفان نے اپنے زمانہ مین مصلحت عامہ کے
لیئے اور وہ خبردار کرنا ہے اون لوگون کو جو شہرون اور گاؤنسے غائب ہین تو وہ
باطل نہین کرتی خرید اور فروخت کو اور مستحب ہے کہ نماز پڑہے جب جامع مسجد مین داخل
ہو اور وقت مین فراخی ہو چار رکعت انمین قل ہو اللہ احد دو سو دفعہ پڑہے ہر رکعت
مین پچاس دفعہ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص کرے
نہ مریگا یہانتک کہ اپنی جگہہ کو جنت مین دیکہہ لیگا یا اسکو دکہائی جاویگی روایت کیا اسکو
ابن عمر نے اور جب مسجد مین داخل ہو تو نہ بیٹہے یہانتک کہ دو رکعت پڑہی پہلے اس سے
کہ بیٹہے اور تحقیق بیان کیا ہمنے جمعہ کی فضیلتون کو اور جامع مسجد کیطرف نکلنے کی صفت
کو اور تمام اسچیز کو جو اس سی متعلق ہے اسمین جو پہلے گذر چکا **فصل** اور لیکن عیدین
کی نماز تو وہ فرض کفایہ ہی اور جب قائم ہو ساتہہ اسکے ایک جماعت موضع والون
مین سے تو باقی لوگون سی ساقط ہو جاتی ہے پس اگر متفق ہون اسکی ترک پر تو امام
اونسے جنگ کرے یہانتک کہ توبہ کرین اور اسکا پہلا وقت جب آفتاب بلند ہو اور
اسکا آخر وقت جب ڈہلے اور مستحب ہے جلدی کرنا عید اضحی مین قربانی کے باعث اور
تاخیر کرنا عید فطر مین قربانی کے نہونے کے سبب اور اسکی شرطونسی وطن پکڑنا اور
گنتی اور امام کا اذن مانند جمعہ کے اور ہمارے امام احمد سے ایک اور روایت ہے
سب ہی شرط نہین ہین اور یہی مذہب امام شافعی رح کا ہی اور مستحب ہے سویرے جانا
طرف اسکی اور اچہے کپڑونکا پہننا اور خوشبو لگانا جیسے ہم نے پہلے جمعہ کی
فضیلتون مین بیان کیا اور بہتر ہو ہے کہ جنگل مین ادا کی جاوے اور مکروہ ہے
جامع مسجد مین مگر بسبب عذر کے اور عورتون کے حاضر ہونے مین کوئی ڈر نہین
اور بہتر ہے کہ اسکے نکلنے مین پیادہ ہو اور لوٹتے وقت دوسرے رستہ سے

أخص وقد ذكرنا الجملة في ذلك في فضائل العيدين وينادي
لها الصلوة جامعة وهي ركعتان يكبر في الأولى بعد دعاء الاستفتاح
وقبل التعوذ سبع تكبيرات وفي الثانية قبل القرآءة خمس تكبيرات
يرفع يديه مع كل تكبيرة ويقول الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا و
سبحان الله بكرة وأصيلا وصلوات الله على سيدنا محمد النبي
وآله وسلم تسليما فإذا فرغ من التكبير استعاذ وقرأ الفاتحة
وقرأ سبح اسم ربك الأعلى وفي الثانية هل أتاك حديث الغاشية
وإن قرأ في الأولى ق والقرآن المجيد وفي الثانية اقتربت الساعة
وانشق القمر فهو رواية منقولة عن إمامنا أحمد رحمه الله أيضا
وإن أخر ذلك فجاز وكذلك في تأخير الاستفتاح إلى حين
القرآءة روايتان إحداهما يستفتح عقيب تكبيرة الإحرام و
الأخرى يؤخر مع التعوذ إلى حين القرآءة وإذا صلى العيد لا
يشتغل بالنوافل من الصلوة وكذلك لا يصلي قبلها بل يرجع
إلى أهله فيجمع شملهم بحضوره ويحسن خلقه مع أهله ويجتهد
في التوسعة عليهم في النفقة لأن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيام
العيد أيام أكل وشرب وبعال وهذا عام في يومي العيدين و
أيام التشريق وإن صلوها في المسجد جاز فإذا دخل المسجد فلا
يجلس حتى يصلي ركعتين تحية المسجد لقول النبي صلى الله عليه
وسلم إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يأتي بركعتين و
هذا عام في يومي العيدين وغيرهما وإنما نص إمامنا أحمد على
منع التنفل إذا كان في المصلى لأنه مروي من غير وجه أن النبي
صلى الله عليه وسلم لم يصل قبلها ولا بعد وهو قول عمر وعبد
الله بن عباس وابن عمر وصلوة النبي صلى الله عليه وسلم كانت
في المصلى في الجبانة ولو كانت في المسجد لما كان صلى الله عليه وسلم
يترك تحية المسجد فإن فاته صلوة العيد استحب له قضاؤه
وهو مخير في ذلك بين أن يصلي أربعا كصلوة الضحى بغير تكبير أو
بتكبير كهيئتها فيجمع أهله وأصحابه كل ذلك لينال بذلك
فضل كثير **فصل** وأما صلوة الاستسقاء فسنة تقام
يخرج لها الإمام كما يخرج للعيدين ضحوة فهي كصلوة العيدين

لوٹے اور تحقیق بیان کیا ہمنے علیحدہ جو ہماری عید کی فضیلتوں میں اور ندا کی جاوے
واسطے اسکے ان لفظوں سے نماز اکٹھا کرنیوالی ہے اور وہ دو رکعت ہے پہلی رکعت
میں دعا استفتاح کے پیچھے اور اعوذ سے پہلے سات تکبیریں کہے اور دوسری میں قرأت
سے پہلے پانچ تکبیریں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاوے ساتھ ہر تکبیر کے اور کہے اللہ سب
سے بڑا ہے بڑا ہونا اور تعریف اللہ کو ہی بہت اور پاکی اللہ کو ہے صبح اور شام میں اور اللہ
کا درود ہو ہمارے سردار محمد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی اولاد پر اور سلام ہو
پس جب تکبیروں سے فارغ ہو تو اعوذ پڑھے اور پڑھے فاتحہ کو اور پڑھے سبح اسم ربک
الاعلی کو اور دوسری میں ہل اتاک حدیث الغاشیہ کو اور اگر پڑھے پہلی رکعت میں
ق والقرآن المجید اور دوسری میں اقتربت الساعۃ وانشق القمر تو یہ روایت منقول ہے
ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور اگر پیچھے ہٹائے اسکو تو جائز ہے اور اسی طرح استفتاح
کی تاخیر میں وقت قرأت تک دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ شروع کرے تکبیر تحریمہ کے
پیچھے اور دوسرا یہ کہ مؤخر کرے ساتھ اعوذ کے تا وقت قرأت کے اور جب نماز پڑھے عید
کی تو نفل نماز سے مشغول نہ ہو اور اسی طرح نہ نماز پڑھے پہلے اسکی بلکہ لوٹ جاوے طرف
اہل اپنی کی اور انکی پریشانی کو جمع کرے ساتھ حاضر ہونے اپنے کے اور اپنے خلق کو اچھا کرے
ساتھ اہل اپنے کے اور کوشش کرے بیچ فراخی کے اوپر انکے بیچ خرچ کرنے کے کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید کے دن کھانے پینے اور کھیلنے کے دن ہیں اور یہ عام ہے
دونوں عید کے دونوں دنوں اور ایام تشریق کو اور اگر پڑھیں لوگ مسجد میں تو جائز ہے پس جب
مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھے سبب فرمانے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ ادا کرے دو رکعت اور
یہ عام ہے عید کے دونوں دنوں اور انکے سوا میں اور سوا اسکے نہیں تصریح کی ہے
ہمارے امام احمد نے نفل پڑھنے کے منع پر جب کہ عیدگاہ میں ہو کیونکہ کئی وجہ سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی عید سے پہلے اور پیچھے اور یہی قول ہے عمر اور
عبد اللہ بن عباس اور ابن عمر کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز عیدگاہ میں جنگل میں
تھی اور اگر مسجد میں ہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحیۃ المسجد نہ چھوڑتے پس اگر اس
سے نماز عید کی تمام فوت ہوگئی تو اس کو اس کا قضا کرنا مستحب ہے اور وہ
اس میں مخیر ہے کہ ادا کرے چار رکعت ضحی کی نماز کی مانند بغیر تکبیر کے یا ساتھ تکبیر کے
اسکی اپنی صورت کی طرح تو جمع کرے اپنے اہل اور اپنے دوستوں کو یہ سب واسطے اس کے اس
سبب سے بہت ثواب ہے **فصل** اور لیکن استسقا کی نماز تو سنت ہے قائم کیجاوے
نکلے اسکیلئے امام جیسے عیدین کیلئے نکلتا ہے چاشت کے وقت میں تو وہ عیدین کی نماز کی

في جميع صفاتها ووضعها واحكامها ويستحب له ان يتنظف
والتطهر من جميع الاحداث والاوساخ غير انه لا يستحب التطيب
لان هذه حالة الافتقار والتذلل وطلب الحاجة فلهذا يستحب
الخروج اليها بثياب البذلة مع الخشوع والتضرع والاستكانة
والانكسار والحزن وان يخرج معهم الشيوخ والعجائز و
الصبيان واصحاب العاهات وان يخرجوا من المظالم والحقوق
من الغصب وغيرها ولله عز وجل من الزكوة والنذور والكفارات
ويكثروا الصدقة والصيام ويجددوا التوبة ويعزموا على
المداومة عليها الى الممات فلا يبارزوا الرب سبحانه بكبيرة من
الذنوب ولا صغيرة ويستحيوا منه عز وجل في الخلوات اذ لا خلوة
منه فلا تخفى عليه خافية في الارض ولا في السماء هو عالم السر
والخفيات وكذلك يستحب ان يتوسلوا بالزهاد والصالحين
واهل العلم والفضل والدين كما روي ان عمر بن الخطاب
خرج يستسقي فاخذ بيد العباس فاستقبل القبلة وقال
اللهم هذا عم نبينا جئنا نتوسل به اليك فاسقنا قال
فما رجعوا حتى سقوا لان منع القطر حبسه عقوبة ومقابلة
عن شوم معاصي بني ادم ولهذا اذا مات الكافر في قبره وجاءه
منكر ونكير ساءلاه عن ربه ونبيه ودينه ولم يقدر على الجواب
يضربانه بمرزبة فيصيح صيحة يسمعها الخلائق غير الجن و
الانس فيلعنه كل شيء حتى شاة القصاب والسكين على
حلقها فتقول لعنة الله عند ذلك هذا الذي كنا نمنع القطر
لاجله وهو قول عز وجل اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون
فان الادمي اذا فسد تعدى فساده الى كل شيء من الحيوانات
واذا صلح تعدى صلاحه الى كل شيء ففساده المعصية
لربه وصلاحه الطاعة لله عز وجل فيصلي الامام او نائبه
بالناس ركعتين بغير اذان ولا اقامة يكبر في الاولى ستا
سوى تكبيرة الاحرام وفي الثانية خمسا سوى تكبيرة القيام
من السجود على ما ذكرنا في صلوة العيد يذكر الله عز وجل بين
كل تكبيرتين بكذا لعرف فاذا صلى خطبهم وان خطب قبل الصلوة

مانند ہے اوسکی تمام صفتوں اور جگہوں اور حکموں میں اور مستحب ہے اسکے لیے مصفا ہونا اور
پاک ہونا تمام حدثوں اور میلوں سے سوائے اسکی کہ اسمیں خوشبوئی لگانی مستحب نہین
کیونکہ وہ افتقار اور عاجزی اور حاجت کے طلب کی حالت ہی اسلیئے مستحب ہے اوسکی
طرف نکلنا ساتہہ میلی کپڑوں کے ساتہہ خشوع اور گڑگڑانے اور عاجزی اور شکستگی اور غم
کے اور یہ کہ نکلیں ساتہہ ان کے بوڑہے مرد اور بوڑہی عورتیں اور بچے اور مصیبت زدہ
لوگ اور یہ کہ باہر نکلیں ظلموں اور خلقت کے حقوق غصب وغیرہ سے اور اللہ کے حقوق
زکوتیں اور نذریں اور کفاروں سے اور چاہیے کہ زیادہ کریں صدقہ اور روزے
اور توبہ کو تازہ کریں اور قصد کریں ہمیشگی کا اسپر مرنے تک اور سامنے نہووین رب
سبحانہ کے ساتہہ کبیرے گناہوں کے اور نہ صغیروں کے اور اللہ تعالے سے حیا کرین خلوتوں
مین کیونکہ اس سے خلوت نہیں ہو سکتی تو اسپر کوئی پوشیدہ ہونیوالی چیز پوشیدہ نہین
زمین آسمان مین وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور مخفی کا اور اسی طرح مستحب ہے کہ وسیلہ
پکڑیں ساتہہ زاہدوں اور نیکوں اور علم اور بزرگی اور دین والوں کے جیسے مروی ہے
کہ عمر بن خطاب نکلے پانی مانگنے کو تو عباس کا ہاتہہ پکڑا اور قبلہ کو منہہ کیا اور فرمایا
اے اللہ یہ ہمارے نبی کا چچا ہے ہم تیرے پاس آئے ہین وسیلہ پکڑتے ہین ساتہہ اوسکے
طرف تیری تو اسکے سبب ہمپر مینہہ برسا کہا تو نہ لوٹے یہان تک کہ مینہہ برسا کیونکہ
بارش کا نہونا اور اس کا بند ہونا عذاب اور مقابلہ ہے بنی آدم کے گناہوں کی
شامت سے اور اسی واسطے جب کافر مرجاتا ہے اور قبر مین ڈالا جاتا ہے اور اسکے
پاس منکر نکیر آتے ہین اور اس سے اسکو رب اور نبی اور دین پوچھتے ہین اور وہ جواب
پر قادر نہین ہوتا تو اسکو گرزونسے مارتے ہین تو وہ ایسا چیختا ہے کہ اسکو تمام پیدائش
سنتی ہے سوائے جن اور آدمیوں کے اور اسپر ہر شے لعنت کرتی ہے یہانتک کہ
قصاب کی بکری حالانکہ چہری اسکے حلق پر ہے کہتی ہے اللہ کی لعنت ہو نزدیک اسکے
یہ وہ شخص ہے جس کے سبب سے ہم بارش سے روکے گئے اور یہی قول اللہ تعالے کا
یہ ہے وہ لوگ لعنت کرتا ہے انپر اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے کیونکہ جب
آدمی فساد کرتا ہے تو اسکا فساد ہر شے کیطرف حیوانات سے تجاوز کرتا ہے اور جب نیک
ہوتا ہے تو اوسکی صلاحیت ہر شے کیطرف تجاوز کرتی ہے تو اسکا فساد بسبب رب کی
نافرمانی کے ہے اور نیک ہونا اسکی طاعت سے ہے پس پڑہاوے امام یا نائب اسکا لوگوں کو
دو رکعتیں بغیر اذان اور اقامت کے پہلی رکعت مین چہہ تکبیر سوائے تکبیر تحریمہ کے کہی اور دوسری
رکعت مین پانچ سوائے تکبیر سجدہ سے کہڑے ہونیکے اس طریق پر جو ہمنے نماز عیدین مین بیان
کی اور ایسا ہی یاد کرے اللہ تعالے کو ہر دو تکبیروں کے درمیان پس جب نماز پڑہ چکے تو انکو

جاز في رواية وعنه انه مخير في ذلك وقيل عنده انه ليس فيها
الخطبة وانما فيها الدعاء والتحسب فيفعل الامام من ذلك ما تيسر عليه فاذا
خطب افتتحها بالتكبير كما يفعل في خطبة العيد ويكثر الصلوة
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقرأ في خطبته فقلت استغفروا
ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا الآيات فاذا فرغ
من الخطبة استقبل القبلة وحول رداءه فيجعل ما كان على
منكبه الايمن على الايسر وما على الايسر على الايمن لا ينكسه
وليفعل الناس كذلك ويتركونه حتى يرجعوا الى اهلهم فينزعونه
مع ثيابهم يفعلون تفاؤلا ليتحول القحط ولان السنة بذلك
وردت وهو ما روى عباد بن تميم عن عمه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة
فيهما وحول رداءه ودعا واستسقى واستقبل القبلة ثم رفع
يديه فيستقبل القبلة فيدعو بدعاء النبي صلى الله عليه وسلم
اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا هنيئا مريعا غدقا عاجلا
غير رائث مجللا عاما طبقا سحا دائما اللهم اسقنا الغيث و
لا تجعلنا من القانطين اللهم سقيا رحمة لا سقيا عذاب ولا
محق ولا بلاء ولا هدم ولا غرق اللهم ان بالبلاد والعباد و
الخلق من اللأواء والبلاء والجهد والضنك ما لا نشكوه الا
اليك اللهم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع واسقنا من
بركات السماء وانبت لنا من بركات الارض اللهم ارفع عنا الجهد
والجوع والعري واكشف عنا من البلاء ما لا يكشفه غيرك اللهم انا
نستغفرك انك كنت غفارا فارسل السماء علينا مدرارا او
يدعو مثل ذلك اللهم انك امرتنا بدعائك ووعدتنا اجابتك
فقد دعوناك كما امرتنا فاستجب لنا كما وعدتنا وقيل انه يستقبل
القبلة في اثناء الخطبة فيتمها مستقبل القبلة ثم يردفها بالدعاء
والاولى ما قلنا من انه اذا فرغ من الخطبة استقبل القبلة لان
الخطبة وعظ وزجر وتخويف وذلك انما يحصل اذا واجه
الناس واستقبلهم ليبلغ الى اسماعهم وقلوبهم واما اذا استقبل
القبلة فقد استدبرهم وقد كان بينا بينهم حين صلى بهم

خطبہ سنے اور اگر نماز سے پہلے خطبہ پڑھے تو بھی جائز ہے اور ایک روایت میں امام احمد
سے مروی ہے کہ وہ مخیر ہے چاہیں اور اسی سے مروی ہے کہ اسکی لئے خطبہ مسنون نہیں ہے
اسکیلئے صرف دعا کرین پس امام الی امر میں جو آسان ہو کرے اور جب خطبہ پڑھے
تو اسکو تکبیر سے شروع کرے جیسے عید کے خطبہ مین کرتا ہے اور زیادہ کرے درود کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اپنے خطبہ مین پڑہے اس آیت کو جو نوح نے کہا اپنے رب سے بخشش
مانگو بیشک وہ بخشنے والا ہے بہیجیگا تم پر بادل برسنے والا پس جب خطبہ سے فارغ ہو تو قبلہ کو مونہہ
کرے اور اپنی چادر کو پہیرے اور کرے اس چیز کو جو اسکے داہنے کاندہے پر ہے بائین پر اور
جو بائین پر اسکو داہنے پر اور اسکو نہ چہوڑے اور چاہیئے کہ لوگ بھی ایسا ہی کرین
اور چہوڑین اسکو یہانتک کہ اپنے گہرون کو لوٹین پس اتارین اس چادر کو اپنے
کپڑونکے ساتھ اسطرح فال پکڑنیکیلئے تاکہ قحط بدل جاوے اور اس سبب سے کہ سنت بیان ساتھ
اسکے وارد ہوئی ہے اور وہ وہ ہے جسکو عباد بن تمیم نے اپنی چچا سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کے ساتھ نکلے پانی مانگتے ہوئے تو آپنے انکو دو رکعتین
پڑہائین بلند قراءت سے اور اپنی چادر کو پہیرا اور دعا کی اور پانی مانگا اور قبلہ کو مونہہ
کیا پہر آپنے ہاتہہ اٹہائے قبلہ کو مونہہ کرے اور دعا کرے ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یا اللہ برسا ہمپر مینہہ فریاد رسی کرنیوالا نیک عاقبت اور خوشگوار سیر کرنیوالا اور
مروی ہے ہمیشہ برسنے والا یا اللہ برسا ہمپر مینہہ اور ہمکو نا امیدون مین نہ کر یا اللہ مینہہ رحمت کا
اور نہ مینہہ عذاب کا اور نہ دور کرنیوالا اور نہ بلا اور نہ عمارت گرانیوالا اور نہ غرق
کرنیوالا یا اللہ شہرون اور بندون اور خلق کے ساتھہ افسردگی اور بلا اور مشقت
اور تنگی سے وہ چیز ہے جسکا شکوہ تیری ہی طرف ہے یا اللہ اگا ہمارے لئے کہیتی اور برسا تو
دودہ ہمارے لئے نکال اور بہیج ہمارے لئے آسمان کی برکتوں سے اور اگا ہمارے لئے زمین کی
برکتون سے یا اللہ دور کر ہمسے تکلیف اور بہوک اور برہنگی کو اور کہول ہمسے سختیون
کو جن کو تیرے سوا کوئی نہیں کہول سکتا یا اللہ تحقیق ہم تجہسے بخشش مانگتے ہین بیشک تو
بخشنے والا ہے تو ہمپر مینہہ خوب برسنے والا بہیج اور ایسی ہی مثل دعائین کرین یا اللہ تو نے
ہمکو دعا کرنیکا حکم دیا اور ہم کو قبول کرنیکا وعدہ دیا تو ہم نے جیسے تو نے حکم دیا ہے
دعا کی تو ہماری دعا قبول کر جیسے تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ کے درمیان
قبلہ کو مونہہ کرے اور اسکو قبلہ کو مونہہ ہی پورا کرے پہر اسکے پیچہے دعا کرے اور بہتر وہی ہے
جو ہمنے بیان کیا کہ جب خطبہ سے فارغ ہو قبلہ کو مونہہ کرے کیونکہ خطبہ نصیحت اور جہڑک
اور ڈرانا ہے اور وہ جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ لوگونکی طرف مونہہ کرے اور انکی طرف متوجہ
ہو کہ انکے کانون اور دلون کو پہنچے اور لیکن جب قبلہ کو مونہہ کریگا تو انکو اپنی پیٹہہ دیگا

فصل واما صلوة الكسوف فهي سنة مؤكدة ووقتها من حين الكسوف الى حين التجلي ورد نورهما اليهما يعني اذا انكسفت الشمس او خسف القمر فحين يبتدئ ظهور السواد في اللون ونقصان الشعاع يدخل وقت الصلوة الى ان يزول ذلك فاذا زال زال وقت الصلوة والسنة ان تصلي في الجامع موضع صلوة الجمعة وينادى لها الصلوة جامعة فيصلي بهم الامام ركعتين جهرا بالاولى يستفتح ويتعوذ ويقرأ الفاتحة ثم يقرأ سورة البقرة ثم يركع فيطيل الركوع ويكثر فيه التسبيح بقدر مائة آية ثم يرفع رأسه قائلا سمع الله لمن حمده ثم يقرأ الفاتحة وآل عمران ثم يركع دون الركوع الاول ثم يرفع رأسه كذلك ثم يسجد سجدتين طويلتين يسبح في كل واحدة بقدر مائة آية ثم يقوم الى الثانية فيقرأ الفاتحة ثم يقرأ سورة النساء ثم يركع فيطيل ثم يرفع ويقرأ الفاتحة والمائدة وان لم يحسن هذه السور قرأ غيرها من القرآن بعدد آياتها فان لم يحسن الا قل هو الله احد قرأها على التفصيل لكن الوفق ان تكون قراءته في القيام الثاني ثلثي قراءته في القيام الاول فتكون قراءته في القيام الثالث وهو اذا رفع من السجود الى القيام كنصف قراءته في قيام الاول وتكون قراءته في القيام الاخير وهو الرابع ثلثي القيام الثالث وهو الذي قبله واما التسبيح فهو ثلثا قراءته في كل قيام ويركع بعده من غير خلاف ثم يسلم فتكون اربع ركوعات في اربع سجدات وان شاء ركع في كل ركعة ركوعا واحدا وان انجلى والناس في الصلوة استحب تخفيفها ولا يقطعونها ومن اراد ان يصليها وحده في بيته او مع اهله جاز والاولى لما ذكرنا والاصل في صلوة الكسوف على ما بيناه ما روي عن عائشة انها قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى النبي صلى الله عليه وسلم المصلى فكبر وكبر الناس ثم قرأ فجهر بالقراءة واطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فقرأ واطال القراءة ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع رأسه ثم سجد ثم رفع ثم سجد ثم قام ففعل في الثانية مثل ذلك ثم قال صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل لا ينخسفان لموت

فصل اور لیکن گہن کی نماز تو وہ سنت مؤکدہ ہے اور اسکا وقت گہن لگنے سے روشن ہونے اور اسکے نور انکی طرف لوٹنے تلک یعنی جب سورج کو گہن لگا اور چاند … ہو تو جب سیاہی اور کدورت اور شعاع کے نقصان کا ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز کا وقت داخل ہوتا ہے یہانتک کہ وہ دور ہو جاوے پس جب دور ہو جاوے تو نماز کا وقت زائل ہوا اور سنت یہ ہے کہ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کی جگہ نماز کسوف پڑھی جاوے اور اسکیلئے آواز کیا جاوے نماز اکٹھا کرنے والی ہے پھر انکو امام دو رکعت پڑھاوے پہلی میں تکبیر تحریمہ کہے اور ثنا پڑھے اور اعوذ پڑھے اور پھر سورہ فاتحہ کو پھر سورہ بقر کو پھر رکوع کرے اور رکوع کو لنبا کرے اور اسمین تسبیح بار بار کہے بقدر سو آیت کے پھر اپنے سر کو اٹھاوے کہتا ہوا سمع اللہ لمن حمدہ پھر پڑھے فاتحہ اور آل عمران کو پھر رکوع کرے … پھر سر اٹھاوے … پھر دو لنبے سجدے کرے ہر ایک میں بقدر سو تسبیح کے پڑھے پھر دوسری رکعت کی طرف کھڑا ہو پس پڑھے سورہ فاتحہ اور پڑھے سورہ نساء کو پھر رکوع کرے اور لنبا کرے پھر سر اٹھاوے اور سورہ فاتحہ اور مائدہ کو پڑھے اور اگر ان سورتوں کو اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو انکے سوا قرآن کی اور سورتیں انکی آیتوں کے برابر پڑھے اور اگر قل ہو اللہ احد کے سوا اور کچھ اچھی طرح پڑھ نہ سکے تو اسی کو ویسی ہی تفصیل پر پڑھے … اسکی قرات دوسرے قیام میں پہلے قیام کی دو تہائی کے برابر ہو جاویگی اور ہو گی اسکے تیسرے قیام کی قرات اور وہ جب کہ سجدہ سے قیام کی طرف اٹھے پہلے قیام کی آدھی قرات کے مانند اور ہو گی اسکے اخیر قیام کی قرات اور وہ چوتھا ہے مانند تیسرے قیام کی دو تہائی کے اور وہ اسسے پہلے ہے اور لیکن تسبیح وہ انکی دو تہائی کے برابر ہر قیام میں اور اسکے پیچھے رکوع ہے بغیر اختلاف کے پھر سلام کہے تو ہو جاوینگے چار رکوع اور چار سجدے اور … کرے ہر رکعت میں ایک رکوع اور اگر چاند سورج روشن ہو گیا اور لوگ نماز میں ہیں اسکا ہلکا کرنا مستحب ہے اور اسکو قطع نہ کریں اور جو شخص اپنے گہر میں اکیلا یا اپنے گہر والوں سے نماز پڑھنا چاہے تو جائز ہے اور بہتر وہی ہے جو ہمنے ذکر کیا اور نماز کسوف میں دلیل اسکی جسکو ہمنے بیان کیا وہ ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کو آئے پس آپنے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر قرات پڑھی اور قرات کو بلند کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لنبا کیا پھر آپنے سر کو اٹھایا پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر قراءت پڑھی اور قرات کو لنبا کیا پھر رکوع کیا اور لنبا کیا پھر آپنے سر کو اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ عز وجل کی نشانیوں میں سے نہیں گہنتے کسیکی موت

أمّا فقال صلى الله عليه وسلم تلك صدقة تصدق الله بها
على عباده فاقبلوا صدقته وقال صلى الله عليه وسلم إن الله
يحب أن تؤتى رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه والعجب كل
العجب ممن يتم الصلاة في السفر يصوم فيه ويترك الرخص و
هو مقيم على ما يغضب الله من أكل الحرام وشرب المسكر ولبس الحرير والزنا
واللواطة واعتقاد السوء في الأصول وغير ذلك من العظائم **فصل**
وأما الجمع بين الصلاتين فجائز بين الظهر والعصر وبين المغرب و
العشاء في السفر الطويل بشرط أن يكون السفر طويلاً لا يجوز فيه القصر ثم
ويبني على ما بيّنا ولا يجوز ذلك في القصير وما دون ذلك فهو
مخير بين تأخير الأولى إلى تقديم الثانية وبين تقديم الثانية إلى
وقت الأولى والاستحباب في التأخير وهو أن يؤخر الأولى ويقدم الثانية
فيصليهما في أول وقت الثانية وإن صلاهما في وقت الأولى قدم
الأولى منهما ثم الثانية وينوي الجمع عند الإحرام بالأولى ولا يفرق
بينهما إلا بقدر الإقامة أو الوضوء إن انتقض وضوءه وإن صلى
بينهما سنة الصلاة بطل الجمع في إحدى الروايتين والأخرى
لا يبطل والأولى أن يؤخر السنة إلى بعد الفراغ من الفرض و
لا يفصل بينهما بشيء وإن جمع في وقت الثانية فينوي في وقت الأولى
تحريمه لا يفتقر إلى تجديد النية عند فعلهما لأنه ما أخر الأولى
إلا للجمع بينها وبين الثانية لا فرق بين أن ينوي ذلك في أول
وقت الأولى أو إذا بقي منه مقدار فعلها فإن خرج وقت الأولى من غير
نية الجمع لم يجز الجمع بينهما وإذا جمع في وقت الثانية فقدم
الأولى ثم الثانية كما لو صلاهما في وقت الأولى وهل يشترط أن
لا يفرق بينهما بسنة يخرج على وجهين ومن أصحابنا من قال أن
الجمع والقصر لا يفتقران إلى نية وهو أبو بكر وأما الجمع لأجل
المطر فيجوز بين المغرب والعشاء وهل يجوز بين الظهر والعصر
فيه وجهان وكذلك الثلج والوحل المجرد من غير مطر أو ريح شديدة
باردة وهل يجوز الجمع لأجلها على وجهين فإذا جمع نظرنا فإن
كان ذلك في وقت الأولى لأجل المطر اعتبر أن يكون المطر موجوداً
عند افتتاح الأولى وعند الفراغ منها وافتتاح الثانية فإن كان

بنجوف ہو گئی ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے
اسکے ساتھ اپنے بندوں پر صدقہ کیا ہے تو تم اسکے صدقہ کو قبول کرو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ اسکے رخصتوں کو پکڑا جاوے جیسا کہ
دوست رکھتا ہے کہ اسکے واجبات کو پکڑا جاوے اور نہایت تعجب ہے اس شخص پر جو سفر میں
نماز کو پورا کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور رخصتوں کو چھوڑتا ہے اور وہ مرتکب ہوتا ہے
کبیرہ گناہوں کا حرام کے کھانے اور نشہ والی چیز پینے اور ریشم کے پہننے اور زنا
اور لواطت اور اصول میں بُرا اعتقاد اور سوا اسکے بڑے گناہوں کے **فصل**
لیکن نمازوں کے درمیان جمع کرنا تو یہ امر جائز ہے درمیان ظہر اور عصر کے اور درمیان مغرب
اور عشا کے سفر کی حالت میں جبکہ سفر لمبا ہو اور یہ سوا ان شرطوں کے ہے جیسا کہ ہم نے بیان
کیا اور جمع کرنا جائز نہیں ہے کہ سفر میں اور وہ تھوڑا ہو کہ اس سے کم ہو اور جمع کرنے والے
کو اختیار ہے کہ پہلی نماز کو دوسری نماز کے وقت تک تاخیر کرے اور یا دوسری نماز
کو پہلی نماز کے وقت تک تقدیم کرے اور مستحب تاخیر ہے اور مؤخر کرنا اس طرح ہے کہ پہلی نماز
کو مؤخر کرے اور دوسری نماز کو پہلے کرے پھر دوسری نماز کو اول وقت میں ادا کرے
اور اگر دونوں نمازوں کو پہلی نماز کے وقت میں ادا کرے تو ان میں پہلی نماز کو پہلے ادا کرے پھر دوسری
کو اور تکبیر تحریمہ کے وقت جمع کی نیت ساتھ پہلی نماز کے کرے اور دونوں نمازوں میں فرق نہ کرے
مگر بقدر اقامت اور وضو کے اگر وضو ٹوٹ جاوے اور اگر انکے درمیان نفل پڑھے تو جمع کرنا
باطل ہو جاویگا دو روایتوں میں سے ایک میں اور دوسری روایت یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور
اولیٰ یہ ہے کہ سنتوں کو مؤخر کرے فرضوں سے فارغ ہونے تک اور انمیں کسی چیز کے ساتھ
فصل نہ کرے اور اگر دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے تو اسکی نیت پہلی نماز کے وقت میں
کفایت کرتی ہے اور وہ نیت کے لیے محتاج نہیں ہے تا انکے ادا کرنے کے وقت تک جمع کرے
ان دونوں میں اور درمیان دوسرے کے اور اس بات میں فرق نہیں ہے کہ پہلی نماز کے اول
وقت میں یا جب اتنا وقت باقی ہو جس میں ادا کر سکے پھر اگر پہلی نماز کا وقت سوا جمع کی نیت
کے گذر گیا تو جمع جائز نہیں اور جب دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے تو پہلی نماز کو
ادا کرے پھر دوسری کو جیسا کہ اگر اسکو اسکے پہلے وقت میں پڑھتا اور دو نمازوں میں فرق نہ کرنا
سنتوں سے یہ امر شرط ہے یا نہیں اس مسئلہ دو طرح پر ہے اور ہمارے بعض اصحاب میں لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ
جمع اور قصر محتاج نہیں ہیں نیت کے اور وہ ابوبکر ہے اور لیکن جمع کرنا بارش کے سبب تو وہ
جائز ہے درمیان مغرب اور عشا کے اور کیا جائز ہے درمیان ظہر اور عصر کے یہ مسئلہ دو طرح
پر ہے اور ایسا ہی حکم ہے کیچڑ اور برف اور سخت سرد ہوا کا اسکے سبب جمع جائز
یہ مسئلہ بھی دو وجہ پر ہے اور جب جمع کرے بباعث بارش کے تو ہم نظر کرینگے اگر پہلی جمع کرنا

وترحمت وبارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم

انه عبدک ابن عبدک وابن امتک انت خلقته ورزقته وانت امته

وانت تحییه انت تعلم سره جئناک شفعاء له نستشفعنا فیه اللهم

انا نستجیر بحبل جوارک له انک ذو وفاء وذمة اللهم قه من فتنة

القبر ومن عذاب جهنم اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم

مثواه ووسع مدخله واغسله بماء الثلج والبرد ونقه من الخطایا

کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وابدله دارا خیرا من داره وزوجا

خیرا من زوجته واهلا خیرا من اهله وادخله الجنة ونجه من

النار اللهم ان کان محسنا فزد فی احسانه وجازه باحسانه وان

کان مسیئا فتجاوز عنه اللهم انه قد نزل بک وانت خیر منزول

به وهو فقیر الی رحمتک وانت غنی عن عذابه اللهم ثبت عند المسئلة

منطقه ولا تبتله فی قبره بما لا طاقة له به اللهم لا تحرمنا اجره ولا

تفتنا بعده وان کانت امرأة قال اللهم انها امتک وبنت عبدک

وامتک ثم یتم الدعاء واحق الناس عند امامنا احمد بالصلوٰة

علیه من اوصی ان یصلی علیه ثم الوالی ثم اقرب العصبة الاب و

ان علا ثم الابن وان سفل ثم اقرب العصبة الاخ وابن الاخ و

العم وابن العم وهل یقدم الزوج علی الولد علی روایتین وقد اوصی

الصحابة بالصلوٰة علیهم فروی ان ابا بکر اوصی ان یصلی علیه

عمر وعمر اوصی ان یصلی علیه صهیب وکان ابنه عبد الله موجودا

واوصی شریح ان یصلی علیه زید بن ارقم واوصی میسرة ان یصلی

علیه شریح واوصت عائشة الی ابی هریرة واوصت ام سلمة

ان یصلی علیها سعید بن جبیر واما دعاء الطفل فیقول اللهم

انه عبدک وابن عبدک وابن امتک انت خلقته ورزقته وانت امته

وانت تحییه اللهم اجعله لوالدیه سلفا وذخرا وفرطا واجرا

وثقل به موازینهما واعظم به اجورهما ولا تحرمنا وایاهما

اجره ولا تفتنا وایاهما بعده اللهم الحقه بصالح سلف المؤمنین

فی کفالة ابراهیم وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله وعافه

من عذاب جهنم اللهم اغفر لافراطنا واسلافنا ومن سبقنا بالایمان

اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی

بھیج محمد صلعم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر جیسی درود بھیجا تو نے اور رحمت

اور برکت کی تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم کی اولاد پر تو تعریف کیا گیا

بزرگ ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے

اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو روزی دی اور تو نے اسکو مارا اور زندہ کریگا اور تو

اسکا بھید جانتا ہے ہم تیرے پاس اسکی سفارش کیلئے آئے ہیں ہماری سفارش اسکے حق میں قبول

کر یا اللہ ہم تیری جوار کی پناہ میں آئے تو صاحب وفا اور صاحب ذمہ ہے یا اللہ اسکو

قبر کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے بچا یا اللہ اسکو بخش اور اسپر رحم کر اور اسکو معاف

کر اور اسکی بہتر مہمانی کر اور اسکا گھر فراخ کر اور اسکو برف اور اولوں کے پانی

سے دھو اور اسکو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسکو

دنیا کے گھر سے اچھے گھر میں اتار اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی دے اور اہل سے بہتر اسکے

اہل سے اور اسکو جنت میں داخل کر اور عذاب سے بچا یا اللہ اگر یہ اچھا تھا تو اسکی نیکی زیادہ

کر اور اسکو اچھی جزا دے اور اگر برا تھا تو اس سے درگذر کر یا اللہ یہ تیرے پاس آیا ہے

اور تو بہتر ہے جسکے پاس لوگ آویں اور وہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکے عذاب

سے بے پرواہ ہے یا اللہ پرسش کے وقت اسکی زبان کو ثابت رکھ اور نہ مبتلا کر اسکو اسکی

قبر میں جسکی اسکو طاقت نہیں یا اللہ نہ محروم کر ہم کو اسکے اجر سے اور نہ آزما ہم کو اسکے

پیچھے اور اگر میت عورت ہو تو کہے یا اللہ یہ عورت تیری لونڈی ہے اور تیری لونڈی

کی بیٹی ہے پھر دعا پوری کرے اور ہمارے امام احمد کے نزدیک جنازہ کی نماز پڑھانے کے

لائق وہ شخص ہے جسکو میت وصیت کر گیا ہے پھر والی پھر سب سے نزدیک عصبہ جیسے باپ

اگرچہ اوپر ہو پھر بیٹا اگرچہ نیچے ہو پھر نزدیکی عصبہ جیسے بھائی اور بھتیجا اور چچا اور چچا کا بیٹا اور

آیا خاوند بیٹے پر مقدم ہے یہ مسئلہ دو طرح پر ہے اور صحابہ نے اپنے جنازہ کی نماز کی وصیت

کی اور روایت کیا گیا ہے کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ عمر پڑھے اور عمر نے

وصیت کی کہ اسکا جنازہ صہیب پڑھے حالانکہ اسکا بیٹا عبد اللہ موجود تھا اور شریح

نے وصیت کی کہ اسکا زید بن ارقم جنازہ پڑھے اور میسرہ نے وصیت کی کہ اسکا شریح جنازہ

پڑھے اور عائشہ نے ابوہریرہ کو وصیت کی اور ام سلمہ نے سعید بن جبیر کو اور لڑکی کی دعا

پھر کہے یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے اسکو پیدا کیا اور

اسکو روزی دی اور تو نے اسکو فوت کیا اور تو اسکو جلاویگا یا اللہ اسکو اسکے ماں باپ

کے لئے پیش خیمہ بنا اور ذخیرہ اور میر ساماں اور اجر اور اسکے سبب انکی تولیں بھاری کر اور

اسکے سبب انکا اجر بڑا کر اور اسکے اجر سے ہم کو اور انکو محروم نہ کر اور نہ ہم کو اور انکو

اس کے پیچھے آزما یا اللہ اسکو نیک مومنوں کے ساتھ کر اور اسکو ابراہیم کی کفالت میں اور بدلا دے

الرجال کم لنساء لو لدان فلا یجد منزلتهما الا الاداء في الدنيا
والاستحلال والتوبة والاذعان او تعمده الرحمن برأفته ورحمته بان
هو ارحم الراحمين فيعوض اصحابهم بما يشاء في دار الخلود وفي الجنان
روي عن سمرة بن جندب انه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصلى على جنازة فلما انصرف قال هل ههنا من آل
فلان احد فقال رجل انا فقال له عليه السلام ان فلانا ماسور
بدينه قال فلقد رأيت اهله ومن يتحزن عليه قاموا فقضوا عنه
حتى ما بقي احد يطلبه بشيء وفي لفظ آخر قال ان فلانا محبوس
بباب الجنة بدين عليه وعن علي انه قال مات رجل من اهل الصفة
فقيل يا رسول الله ترك دينارا او درهما فقال صلى الله عليه وسلم
كيتان من نار صلوا على صاحبكم وكان دينا عليه وفي حديث آخر
شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة رجل من الانصار
فقال أعليه دين قيل نعم قالوا فرجع فقال علي انا ضامن ما عليه
فرجع فصلى عليه فقال صلى الله عليه وسلم يا علي فك الله
رقبتك كما فككت عن اخيك المسلم ما من رجل يفك عن رجل
دينه الا فكه الله يوم القيمة وقال صلى الله عليه وسلم لتؤدن
الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يؤخذ للشاة الجماء من الشاة القرناء
وقال صلى الله عليه وسلم اياكم والظلم فان الظلم ظلمات يوم القيمة واياكم
والفحش فان الله لا يحب الفحش واياكم والشح فان الشح اهلك
من كان قبلكم امرهم بالقطيعة فقطعوا وامرهم بالظلم فظلموا

فصل فاذا مرض المؤمن استحبت عيادته فاذا عاده
اخوه المسلم نظر في حاله فان رجا خلاصه من مرضه دعا له وانصرف
وان خاف موته رغبه في التوبة من الذنوب والوصية بثلث ماله
لمن لم يرثه من الاقارب الفقراء منهم فان كانوا اغنياء فللفقراء و
المساكين ثم اهل العلم والفضل الذين المنقطعين عن الاسباب
الذين قطعتهم عنها القدر وضيق الورع عليهم التحرك فيها فانقلبت
الاسباب عندهم اربابا فتركوها ونزهوا الرب سبحانه وتعالى عن ان
يكون له شريك ورجعوا الى التوحيد وصار ما هم فيه من الفقر بالحق عز و
جل والياس عما في ايدي الناس فسلم توحيدهم واستقاموا

اور عورتین اور اولاد پہر اسکو حقوق سے کوئی چیز خلاصی نہین دیتی سوا انکے ادا کرنیکے دنیا
مین اور معاف کرانیکے اور توبہ کرنے اور یقین کرنیکے یا ڈہانکتی ہے اسکو مہربان کی
شفقت اور رحمت کیونکہ وہ مہربانون کا مہربان ہے پہر حق والونکو جو چاہے دے
سکتا ہے بہشت مین سمرہ سے روایت ہے کہ اُس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ تہے آپنے ایک جنازہ کی نماز پڑہائی جب سلام پہیرا فرمایا یہان کیا یہان فلانے
کی اولاد سے کوئی ہے ایک آدمی بولا مین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا فلانا اپنی قرض مین قید ہے سمرہ نے کہا پہر مین نے اسکے گہر والون اور جن کو
اُس سے محبت تہی قرض ادا کرتے دیکہا یہانتک کہ اس سے کوئی شخص قرض لینے والا
باقی نرہا اور دوسری روایت مین ہے حضرت نے فرمایا فلان آدمی قرض کے سبب جنت کے
دروازہ مین محبوس ہے اور علی سے روایت ہے کہا اہل صفہ سے ایک آدمی مر گیا کہا گیا یا رسول
اللہ ایک دینار اور ایک درہم ترکہ چہوڑ گیا پس فرمایا آگ کے دو داغ ہین اپنے ہمراہ جنازہ
پڑہو اور اسپر قرض تہا اور دوسری حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک انصاری کے جنازہ پر حاضر ہوئے پوچہا اسپر قرض ہے عرض کیا گیا ہان لوٹ آئے پس آپ
حضرت علی نے فرمایا مین اسکے قرض کا ضامن ہون پہر آپ لوٹے اور اسکا جنازہ پڑہا
آپنے فرمایا ای علی اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے اپنے بہائی مسلمان کی گردن
آزاد کی کوئی آدمی اپنے بہائی کو قرض سے آزاد نہین کرتا مگر اللہ تعالی اسکو قیامت مین
آزاد کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت مین تم ضرور حقوق ادا کروگے
یہانتک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ کو بدلا دلایا جاویگا اور فرمایا تم ظلم سے بچو
کیونکہ وہ قیامت کے دن اندہیرونکا سبب ہے اور فحش سے کیونکہ اللہ تعالی فحش کو دوست
نہین رکہتا اور بخل سے بچو کیونکہ بخل ہی نے تم سے پہلون کو ہلاک کر دیا بخل نے انکو
قطع کا حکم کیا انہون نے قطع کیا پہر حکم کیا ظلم کا انہون نے ظلم کیا **فصل** مسلمان مریض کی
عیادت مستحب ہے جب اسکا بہائی مسلمان اسکی عیادت کرے دیکہے اگر اسکے اچہا ہونیکی
امید ہے تو اسکیلئے دعا کرے اور چلا آوے اور اگر اسکے مرنیکا خوف ہے تو اسکو گناہون سے
توبہ کی رغبت دے اور ثلث مال مین وصیت کی اسکیلئے جو اسکا وارث نہو اسکے نزدیکی
فقیرون سے اگر وہ غنی ہون تو وصیت فقیرون اور محتاجون اور علم اور فضل والون کے
لیئے ہے اور انکے لیئے جن کیلئے باتفاق تقدیر کوئی سبب نہین اور پرہیزگاری نے ان کو
اسباب مین حرکت کرنے سے مجبور کیا ہے اور اسباب کو ارباب سمجہکر انہون نے چہوڑ دیا اور خدا کو
انہون نے اسبات سے پاک سمجہا کہ اسکیلئے کوئی شریک ہو اسی کیطرف رجوع لائے ہین رزق مین انکا
انجام خدا ہی پر بہروسا ہے اور رجوع کو نکلے ہاتہ نہین گئی اس سے نا امیدی ہے پہر انکی توحید سالم ہے

إليهم بصفو لعفوا من غير تبعة في الدنيا ولا عقوبة في الآخرة فيا طوبى لمن أنالهم بنوال وحد أهم بحذاء أو واصلهم بفضل أو خدمهم يوما من الأيام أو أمن على دعائهم ساعة من الساعات أو أحسن إليهم بحالة من الأحوال على طول له وذلك لأنهم أهل الله وخاصته فهل يتخيل على الملك إلا بخواصه وهل يحترم من السلطان إلا بطريق حواشيه وخدمه من صادق الحواشي والخدم وحسن إليهم وخدمهم يوشك أن يوقفوه على الملك الأعظم ثم كل منهم يذكرها عنده من خير خصالهم وماثرة ثم ينعم الملك عليه بما جاء من نعمه وفضائله فإذا ظهرت أمارة الموت استحب لأهله أن يلزموه أرقهم به وأعرفهم بأخلاقه وسياسته أتقاهم لربه ليذكره بالله عز وجل ويحثه على ما ذكرنا من طاعته ويتعاهد حلقه بأن يقطر فيه ماء أو شرابا ويندي شفتيه بقطنة ويلقنه قول لا إله إلا الله مرة ولا يزيد على ثلاث لئلا يضجر فيسأم فيحرج وجهه وهو مستكره لذلك فإن لقنه ثم تكلم بشيء غيره أعاد تلقينه ليكون آخر كلامه لا إله إلا الله قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان آخر كلامه لا إله إلا الله دخل الجنة ويكون تلقينه بلطف ومداراة وينبغي أن يقرأ عنده سورة يس لتكون عونا على خروجه وتسهله عليه فإذا خرجت روحه وجه إلى القبلة على ظهره طولا بحيث إذا أقعد كان وجهه إليها ثم يبادر بتغميض عينيه لما روى شداد بن أوس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا حضرتم موتاكم فاغمضوا البصر فإن البصر يتبع الروح وقولوا خيرا فإنه يؤمن على ما قال أهل البيت ثم يشد لحييه بعصابة وأن عمر بن الخطاب قال لابنه عبد الله حين حضرته الوفاة ادن مني فإذا رأيت روحي قد بلغت لهاتي فضع كفك اليمنى على جبهتي واليسرى تحت ذقني وأغمضني ثم يلين مفاصله بأن يرد ذراعيه حتى يلصقهما بعضديه ثم يردهما ويرد ساقيه إلى فخذيه ثم إلى بطنه ثم يردهما ويخلع ثيابه ويسجيه بثوب يستر جميعه لأنه لا يصيبه عقيب الموت فهذا يجب ستر جميعه بالكفن

پاک صاف سوا رنج کے دنیا مین اور سوا تکلیف کے آخرت مین پھر خوشی ہو جیو اسکے لئے جسنے انکو سہارا دیا ان کو کچھ بخشا یا ان سے کسی فضل سے پیوند کیا یا کسی دن ان لوگون کی خدمت کی یا کسی وقت انکی دعا پر آمین کہی یا کسی وقت انکی حق مین اچھی بات کہی ان کیلئے خوشی ہو ان کیلئے اور یہ اسلیئے ہی کہ وہ اللہ والے ہین اور اسکے برگزیدہ بھلا بادشاہ پر خاص لوگ کے وسیلہ کے سوا دخل ہو سکتے ہین اور اسکے تابعدارون اور خدمتگارون کے سوا بخشش پا سکتے ہین جسنے انکی خدمت کی اور انسے احسان کیا قریب ہے کہ وہ اسکو بادشاہ کا واقف بناوین پھر ہر ایک انمین سے اسکی اچھی خصلتون اور عمدہ باتون کو یاد کرین پھر بادشاہ اسپر انعام کرے اپنی نعمتون اور فضیلتون سے جسقدر چاہی پھر جب موت کی نشانیان ظاہر ہون تو مستحب ہے وارثون کو کہ اسکے پاس اس شخص کو بٹھاوین جو اسپر زیادہ مہربان ہو اور اسکی خو اور سیاست کا واقف اور اللہ سے ڈرنیوالا ہے تاکہ اس کو خدا یاد کراوی اور اسکو اللہ کی فرمانبرداری کی رغبت لاوی اور اسکے حلق کو تر کرے اس طرح کہ پانی یا میٹھا شربت اسکے منہ مین ٹپکاوے اور روئی سے اسکے ہونٹون کو تر کرے اور اسکو کلمہ توحید کی تلقین کرے اور تین بار سے زیادہ نکرے تاکہ وہ تنگدل نہو پھر اسکی جان نکلے اور وہ اسکو برا جانتا ہو اگر تلقین کے پیچھے کوئی اور بات کی ہے تو پھر تلقین کرے تاکہ اسکا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا آخر کلمہ لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت مین جاویگا اور نرمی اور مدارات کے ساتھ تلقین کرے اور لائق یہ بات ہے کہ اسکے پاس سورۂ یس پڑہنا کہ اسکیلئے روح نکلنے پر مدد ہو اور موت اسپر آسان کرے جب روح نکل جاوے اسکو قبلہ کیطرف متوجہ کیا جاوی اسطرح کہ اگر کھڑا کیا جاوی تو اسکا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر جلدی سے اسکی آنکھین بند کرے اسلیئے کہ شداد بن اوس سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جس وقت تم انکے پاس جنکی موت قریب ہے آؤ تو انکی آنکھین بند کرو کیونکہ آنکھین روح کے پیچھے پیچھے جاتی ہین اور اسکے حق مین نیک بات کہو کیونکہ گھر والون کی بات پر آمین کہی جاتی ہے پھر اسکا منہہ باندہا جاوے اور وہ اس طرح ہے جیسے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو فرمایا جب مجھے موت آنے لگے میرے نزدیک آ جب تو دیکھے کہ میری روح میرے تالو مین پہنچی تو اپنا داہنا ہاتھہ میری پیشانی پر اور اپنا بایان ہاتھہ میری ٹھوڑی کے نیچے رکھہ اور باندہ پھر میت کے جوڑون کو نرم کرے اس طرح کہ دونو ہاتھہ اسکے بازونسے ملاکر جدا کرے اور اسکی دونو پنڈلیان اسکے دونو رانونسے اور اسکی دونو رانین اسکے پیٹ سے پھر ان کو اپنی اپنی جگہہ کر دے اور اسکے کپڑے اوتار لے اور اسپر ایک کپڑا ڈال دیوے جس سے سارا بدن ڈہکا جاوے کیونکر وہ ننگا دیکھا جاتا ہے اور اسلئے اسکا سارا بدن کفن سے ڈھانکنا واجب ہے

ويجعل على بطنه مرآة او سيفا لان الميت اذا خرجت روحه يعلو ويثقل ثم يوضع على سرير غسله متوجها للقبلة كالمحتضر ثم يسارع الى قضاء دينه وابراء ذمته من الديون والوصايا حتى يلقى ربه بريء الذمة من المظالم متخلصا من الحقوق والحاجة

فصل ثم يسارع في غسله وتجهيزه وتكفينه ودفنه الا ان يكون موته فجأة فيتوقف عن ذلك حتى يتيقن موته فينفصل كفاه ويسترخي رجلاه ويميل انفه وينخسف صدغاه ثم يشرع في ذلك اما صفة الغسل فيبدأ الغاسل فيجرد الميت ويستره من سرته الى ركبتيه لانه امكن واعون على مبالغة تغسيله ويغض بصره عنها ما امكن لا سيما من عورته قيل ان الافضل ان يغسله في قميص خفيف واسع وان كان ضيقا فتق الدخاريص ثم يلين مفاصله برفق ان سهلت عليه والا فليدعها لا تؤدي ذلك الى كسرها وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم كسر عظم الميت ككسره حيا ثم يجلسه قليلا الى ان يقعد قريبا من الجلوس ثم يعصر بطنه عصرا رفيقا ثم يلف على يده خرقة ثخينة لئلا يباشر عورته بيده ولان الخرقة ابلغ في ازالة النجاسة ثم يحشوها فلذلك يستحب ان لا يباشر بقية بدنه الا بخرقة وينبغي ان يصب الماء على يده ثم يرمي بالخرقة ويأخذ غيرها نظيفة لكن لا يلقي ثلاثا ثم يلقي الخرقة ويغسل يده ثم يوضئه وضوءه للصلاة مرتبا ثم يشير ويدخل اصبعيه مبلولتين بالماء بين شفتيه فيمسح اسنانه وكذلك في منخريه فينظفهما او يصب الماء في انفه كالمضمضة والاستنشاق من غير ان يدخل الماء في فيه و انفه فيبسط الى الجوف فاذا فرغ من ذلك غسل راسه ولحيته بسدر وخطمي لا يسرح شعره ثم يصب عليهما الماء القراح ثم راسه الى جنبه يغسل شقه الايمن ثم يقلبه على الايسر فيغسل شقه الايسر وكذلك يغسل سائر جسده بالماء والسدر في الغسلات كلها ولكن لا يغسل عقيب كل غسل بالسدر بالماء القراح ثم ان احتاج الى الاشنان للغسل فيستعمل الخلال لتنقية ما تحت الاظفار في استعمالها ويلف القطن على الخلال فيزيل ما تحت الاظفار ...

اور اسکے پیٹ پر آئینہ یا تلوار رکھی کیونکہ مردہ کی جب روح نکلتی ہے تو مردہ سوج جاتا ہے پھر نہلانیکے لیے قبلہ کیطرف متوجہ کرکے چارپائی پر رکھیں اور دونوں پاؤں کیطرف بیٹھی ہو پھر اسکے ادائے قرض میں جلدی کرے اور دلیون اور وصیتوں سے اسکا ذمہ پاک کرے تاکہ وہ خدا کو ظلموں اور حقوق کے پہنچنے والی چیزوں سے بری الذمہ ہو کر ملے

فصل پھر اسکے غسل اور تجہیز اور تکفین اور دفن کرنے میں جلدی کریگا مگر جس وقت ناگہان مرجاوے تو اسوقت توقف کرے تا کہ اسکی موت کا یقین ہوجاوے پھر اسکے ہاتھ جدا ہو جاویں اور اسکے پاؤں سست ہوجاویں اور اسکے ناک سے پانی بہنے لگے اور اسکی کنپٹیاں بیٹھ جاویں پھر جلد غسل دیا جاوے اس طرح کہ غسل دینے والا میت کو برہنہ کرے ناف سے گھٹنوں تک کے ہاتھ لیوے کیونکہ برہنہ کرنے سے غسل اچھا ہوسکتا ہے اور جہانتک ہوسکے غسل دینے والا اپنی آنکھیں بند رکھے خصوصاً اسکی شرمگاہ سے اور بعض کہتے ہیں کہ ہلکے فراخ کرتے میں غسل دینا افضل ہے اور اگر کرتا تنگ ہو تو تیریزوں کو کاٹ دے اور بہت سے جوڑوں کو نرمی سے ڈھیلا کرے اگر ہو سکے ورنہ چھوڑ دے کیونکہ بعض وقت ہڈی ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میت کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنی پھر تھوڑا اٹھیرا کرے بٹھانے کے قریب پھر اسکا پیٹ تھوڑی نرمی سے اور اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹے اور اسے صاف کرے تاکہ اسکا ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگے اور اسلیے کہ کپڑا زیادہ نجاست کو دور کرتا ہے اسلیے کہ وہ ہاتھ سخت ہوتا ہے اسی طرح مستحب ہے کہ اسکے باقی کو بدن کو بھی ہاتھ نہ لگاوے مگر کپڑے سے اور ہاتھ پر پانی بہایا جاوے پھر اس کپڑے کو پھینک دیوے اور پاک کپڑا اسلیے لیوے تین بار ایسا ہی کرے پھر کپڑا پھینک دیوے اور اپنے ہاتھ دھوے پھر اسکو نماز کے وضو کیطرح وضو کراوے ترتیب وار پھر نیت کرے اور بسم اللہ کہے اور اپنی انگلیاں تر کرکے اسکے ہونٹوں میں اور اسکے دانتوں کو ملے اور اسی طرح اسکے ناک کی سوراخ میں انگلیاں داخل کرے اور اسکے منہ اور ناک پر پانی ڈالے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیطرح اور ایسا نہ کرے کہ اسکے ناک اور منہ میں پانی ڈالے پھر اسکو سارا وضو کرا اور جب وضو کرا چکے تو اسکا سر پانی اور بیری کے پتوں سے دھووے پھر اسکی ڈاڑھی اور اسکے بالوں میں کنگھی نہ کرے پھر خالص پانی اسکے سر پاؤں تک بہا دیوے اور اسکا دایاں کروٹ دھووے پھر بائیں طرف پھیر کر بایاں کروٹ اسی طرح اسکا سارا بدن پانی اور بیری کے پتوں سے پھر تمام دھووے لیکن بیری کے پتوں سے نہلا کر ہر بار خالص پانی بہاتا جاوے اگر میل دور کرنے کیلیے لانے کی ضرورت ہو اور ناخنوں کی میل نکالنے کیلیے خلال کی تو لانے اور خلال کا استعمال کرے اور خلال پر روئی لپیٹے اور اس کی ناک اور کان کے سوراخوں

من الأذى وينظفها ثم يرجع فيجنبه ثم يعيد وضوءه ثانية
على ما ذكرنا ثم يغسله الآخرة وماء فيه كافور ثم ينشفه بثوب و
أقل ما يغسل الميت ثلاث مرات وفي الأكثر سبع مرات فإذا لم
ينق بثلاث زاد الى السبع ولا يقطع الا على وتر ثلاث او خمس او
سبع وان خرج منه شيء بعد ذلك أعيد عليه الغسل الى سبع
مرات فان لم يمنع ذلك حشي بالقطن ثم حشي به بالطين
الحر وقال بعض أصحابنا لا يحشى لأن الإمام أحمد رحمه الله
الله كرهه وقيل انه اذا خرج منه شيء بعد تمام الغسل لم يعد
الى الغسل بل يغسل موضع النجاسة ثم يوضأ وضوءه للصلاة
ويكفن ويحمل والاولى ان يغسل المرة الاولى بماء وسدر ويغسل بقية الغسلات
بالماء القراح كغسل الجنابة ويكون الكافور في الآخرة ثم ينشف
ويكفن واما تكفينه فانه يكفن في ثلاثة اثواب بيض ثم فيها ادراجا
ويكون لفائف بيض لا يكون فيها قميص ولا مئزر ولا سراويل ولا
شيء مخيط الا اللفائف فتخاط لضيق عرض الثوب وصغره
فيبسط بعضها فوق بعض بعد ان تجمر بالعود والند و
الكافور ويجعل الطيب بين كل لفافتين وقيل انه يكفن في
قميص ومئزر ولفافة ويكون المئزر مما يلي جلده ولم يزر القميص
عليه وفي ثلاثة اثواب افضل لما روي عن عائشة قالت ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة اثواب بيض سحولية ليس
فيها قميص ولا عمامة وقد صحح الامام احمد حديث عائشة وهي
مذهبه عليه ثم يجعل الطيب هو الحنوط والكافور في قطن
فيجعل منه بين اليتيه ويشد فوقه خرقة ثم يجعل باقيه على
مواضع سجوده ومغابنه كالفخذين وتحت ابطيه وفي منافذ
وجهه وصماخيه ومنخريه وكفيه وظاهر عينيه ان خاف عليه
في عينيه ان خاف الانتقاض خروج ما في الباطن الى الظاهر
حشي داخل انفه وصماخيه بالقطن والكافور وان طيب جميع
جسده بالكافور والصندل كان حسنا وروى نافع ان ابن
عمر كان يتتبع مغابن الميت ومراقه بالمسك ثم يؤتى بالميت
يطرحه على اللفائف ثم يثنى طرف اللفافة العليا على شقه

میل نکالے اور ان کو صاف کرکے پھر دوبارا پاک کرے ایسا ہی پھر وضو کراوے
جسطرح پہلے بیان کیا پھر آخر میں کافور ڈال کر نہلاوے پھر کپڑے سے بدن خشک کرے
اور کم سے کم تین بار نہلانا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ سات دفعہ جب تین بار سے صاف نہو تو
سات بار نہلاوے اور طاق کو نہ چھوڑے تین یا پانچ یا سات اگر سات بار نہلانے کے پیچھے
کوئی چیز نکلی تو پھر غسل دیا جاوے سات بار تک اور اگر بند نہو تو روئی سے بند کیا جاوے
اور روئی کو اسجگہ پر لگادیوے اور پاک مٹی سے اور ہمارے بعض لوگوں نے کہا ہے روئی وغیرہ
سے بند نہ کیا جاوے کیونکہ امام احمد نے اس کو برا جانا ہے اور بعض نے کہا ہے جب
اس سے کوئی چیز غسل کے پیچھے نکلے تو پھر غسل نہ دیا جاوے بلکہ نجاست کی جگہ دہوئی
جاوے پھر نماز کیطرح وضو کرا کر کفن دیا جاوے اور اٹھایا جاوے اور بہتر یہ ہے کہ
پہلی دفعہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلایا جاوے پھر خالص پانی سے جنابت کے غسل
کی طرح اور بار آخر میں کافور ہو پھر خشک کرکے کفن دیا جاوے اور اسے کفن یوں کفن
دیا جاوے تین کپڑوں میں اور انمیں لپیٹا جاوے اور چادریں سفید ہوں جنمیں کرتا اور
تہبند اور پائجامہ نہو اور نہ سلا ہوا کپڑا چادروں کے سوا پھر چادریں بسبب کم عرض
ہونیکی سلائی جاویں پھر بعض پر بعض بچھائی جاویں اور عود اور ند اور کافور سے خوشبو
کرنے کے پیچھے اور ہر دو چادروں میں خوشبو رکھی جاوے اور کہا بعض نے کفن دیا جاوے
کرتے اور تہبند اور چادر میں اور تہبند اسکے بدن سے متصل ہو اور کرتہ کا تکمہ
نہ بند کیا جاوے اور تین کپڑے بہتر ہیں اسلیئے کہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دے
گئے جن میں نہ کرتا تھا اور نہ عمامہ اور امام احمد نے عائشہ کی حدیث کو صحیح کہا ہے اور
یہی ان کے مذہب کی بنا ہے پھر خوشبوئی کو کہ وہ حنوط اور کافور ہے روئی
میں ڈال کر اسکے دو سرینوں میں رکھے اور اسپر پٹی باندھے اور کرے باقی
خوشبو اوس کے سجدوں کی جگہوں میں اور رانوں میں اور بغلوں کے نیچے اور منہ
کے سوراخوں میں اور کان کی سوراخوں میں اور پیشانی پر اور دونوں گھٹنوں پر اور
اسکی آنکھوں پر اور اسکی آنکھوں میں نہ ڈالے اگر کسی چیز کا پیٹ سے باہر آنیکا خوف
ہو تو اس کے ناک اور کان کے سوراخوں کو روئی اور کافور سے بند کرے
اور اگر اسکے سارے بدن پر کافور اور صندل لگاوے تو بہتر ہے اور نافع
نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر میت کے جوڑوں میں خوشبو
لگاتے تھے پھر میت کو اٹھاکر چادروں پر رکھے اور اوپر کی چادر کی ایک جانب
داہنی طرف پھیرے

الأيمن ثم يرد طرفها الأخر على شقه الأيسر ثم يدرجها ادراجا
ثم يفعل باللفافة الثانية كذلك فيجعل ما عند رأسه أكثر
مما عند رجليه ثم يجمع ذلك جميعه طرف العمامة فيعقده على
وجهه ورجليه إلا أن يخاف انتشارها فيعقدها ثم إذا وضع في
القبر حلها ولم يخرق الكفن وأما المرأة فإنها تكفن في خمسة أثواب
إزار ودرع وخمار ولفافتين تدرج فيهما ادراجا والإزار يعمها
قال بعض أصحابنا يستحب أن يجعل لها خامسة تشد بها فخذاها
فيكون ذلك بدلا لأحد اللفافتين ويضفر شعرها ثلاث قرون
ويسدل من خلفها ويفعل بها وبالرجل كما يفعل بالعروس
فإن تعذر في حقها جميع ما ذكرنا اجتزئ بثوب واحد أما المحرم
فيغسل بماء وسدر ولا يقرب طيبا ولا يخمر رأسه ولا رجلاه
ولا يلبس مخيطا ويكفن في ثوبيه لما روي أن ابن عباس قال إن النبي
صلى الله عليه وسلم وقف بعرفة رجل إذ وقع من
راحلته فوقصته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فإن الله يبعثه
يوم القيامة ملبيا وأما السقط إذا ولد لأكثر من أربعة أشهر غسل وصلي عليه
وإن لم يتبين أذكر هو أم أنثى سمي اسما يصلح للذكر والأنثى وفي
غسله بين الرجال والمرأة لأن النبي اغسل إبراهيم بن النبي صلى الله
عليه وسلم وكان له ثمانية عشر شهرا [illegible]
عطية ويغسل الرجل الرجل والمرأة المرأة وإن غسلت المرأة زوجها
جاز بلا خلاف في المذهب وهل يغسل الرجل امرأته على روايتين
وكذلك الحكم في أم الولد وقد غسل علي فاطمة الزهراء [illegible] وكفن الرجل
مقدم على الدين والوصية فإن لم يكن له مال فعلى من تلزمه نفقته وإن
لم يكن ففي بيت المال كذلك كفن المرأة ولا يجب على زوجها والأولى
أن يتولى دفنه من يتولى غسله ويعمق القبر قدر قامة ويوسع ويكون
طوله ثلاثة أذرع وشبرا في عرض ذراع وشبر كما قال النبي صلى الله عليه وسلم
لعمر بن الخطاب يا عمر كيف أنت إذا أعد لك من الأرض ثلاثة أذرع و
شبر في عرض ذراع وشبر ثم رأيت أهلك فغسلوك وكفنوك وحنطوك
ثم احتملوك [illegible] ثم أهالوا عليك التراب [illegible]

اور ایک جانب بائین طرف اور اس کو اسمین لپیٹے اسی طرح باقی کی دو چادرون
مین لپیٹے لیکن کفن میت کے سر کی طرف پاؤن کی بہ نسبت زیادہ رکھے اور اس کی
طرفین عمامہ کی طرح جمع کر کے اُس کے منہ اور پاؤن پر ڈالے اگر ان کے کھلنے
کا خوف ہو تو ان کو باندھ دے جب قبر مین رکھا جاوے تو ان کو کھول ڈالے اور کفن
کو نہ پھاڑے اور عورت پانچ کپڑون مین کفن دیجاوے تہبند اور کرتہ اور اوڑھنی اور
دو چادرون مین انہین لپیٹیں جاوے اور تہبند سارے بدن کو شامل ہو اور ہمارے بعض
نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ پانچوین چادر اسکی رانین باندھی جاوین پھر یہ دو
چادرون کے قائم مقام ہوگا اُس کے بالون کی تین مینڈھین کی جاوین اور اُسکے
پیچھے ڈالی جاوین اور عورت اور مرد سے ایسا کیا جاوے جیسے نئی بیاہی ہوئی
سے کیا جاتا ہے اگر عورت کے حق مین یہ باتین مشکل ہون تو ایک کپڑا کافی ہے اور
لیکن محرم کو پانی اور بیری کے پتون سے غسل دیا جاوے مگر خوشبو نہ لگائی جاوے اور نہ اسکا
سر ڈہانکا جاوے نہ پاؤن اور سلا ہوا کفن نہ دیا جاوے بلکہ اپنے ہی دو کپڑون مین
کفن دیا جاوے اسلیے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عرفات مین ٹھہرے ہوئے تھے اور ایک آدمی اپنی اونٹنی سے اپنی سواری
سے گرا اور سواری نے اسے توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس
کو پانی اور بیری کے پتون سے نہلاؤ اور اسی کے دونون کپڑون مین کفن دو اور اسکا سر نہ ڈہانکو کیونکہ
اللہ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھاوے گا اور لیکن [illegible] جب چار مہینے کا ہو کر
تولد ہو تو غسل دیا جاوے اور اس پر نماز پڑھی جاوے اگر یہ [illegible]
[illegible]
ہین کیونکہ ابراہیم فرزند [illegible] کو [illegible] غسل دیا اور انکی عمر اٹھارہ مہینے کی تھی
جیسے بیان ہو چکا ہے ام عطیہ کی حدیث مین اور مرد مرد کو نہلاوے اور عورت عورت کو اور
اگر عورت اپنی مرد کو غسل دے تو بلا اختلاف جائز ہے [illegible] اور مرد کو عورت کے
غسل دینے مین دو روایتین ہین اور یہی حکم ہے ام ولد کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت
فاطمہ زہرا کو غسل دیا اور مرد کا کفن قرضہ اور وصیت پر مقدم ہے اگر اسکے پاس
مال نہ ہو تو کفن وہ شخص دے جس پر اسکا نفقہ فرض تھا اگر وہ شخص بھی نہ ہو تو بیت المال
سے اور ایسا ہی عورت کا کفن اور عورت کے مرد پر اسکا کفن واجب نہین ہے اور بہتر یہ ہے
کہ اسکی دفن کا بھی متولی وہی ہو جو اسکے غسل کا متولی ہوا ہے اور قبر گہری بنائی جاوے اور بیانہ
قد کے موافق اور فراخ ہو اور ایک بالشت لمبی ہو اور ایک ہاتھ اور ایک بالشت چوڑی [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن خطاب کو فرمایا اے عمر وہ وقت کیسا ہے کہ جب [illegible]

ويستحب أن يسل الميت من قبل رأسه سلاً وإن عسر ذلك فمن جنب القبر أو أسهل الجهات وهو رواية عن الإمام أحمد وأما المرأة فيتولى دفنها النساء كما يتولين غسلها فإن تعذر فذو رحمها من الرجال فإن تعذر فالشيوخ من الأجانب ويستحب أن يغطى قبرها خلاف الرجل لأنها عورة وقد مر علي رضي الله عنه بقوم قد بسطوا على رجل ثوبا فجذبه وقال إنما يصنع هذا بالنساء فإذا حصل في القبر مستقبل القبلة حثي عليه بالتراب ثلاث حثيات بيديه لما جاءت السنة ثم يهال عليه التراب ويرفع القبر من الأرض قدر شبر ويرش عليه الماء ويوضع عليه الحصا وإن طين جاز وإن جصص كره ويسن تسنيمه والقبر دون تسطيحه بالماء وعن الحسن أنه قال رأيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه مسنما فإذا فرغ من دفنه سن تلقينه لما روى أبو أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا مات أحدكم فسويتم عليه التراب فليقم أحدكم على رأس قبره ثم يقول يا فلان ابن فلانة فإنه يسمع ولا يجيب ثم ليقل يا فلان ابن فلانة ثانية فإنه يستوي قاعدا ثم ليقل يا فلان ابن فلانة فإنه يقول أرشدنا يرحمك الله ولكن لا تسمعون فيقول اذكر ما خرجت عليه من دار الدنيا شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وأنك رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن إماما فإن منكرا ونكيرا يتأخر كل واحد منهما فيقول انطلق بنا ما يقعدنا عند هذا وقد لقن حجته فقال رجل يا رسول الله فإن لم يعرف أمه قال فلينسبه إلى حواء وإن شاء أن يزيد والمؤمنين إخواننا والكعبة قبلتنا ونحو ذلك من أعلام الإسلام

باب في ذكر فضائل الصلوات في أيام الأسبوع ولياليها أما ما جاء في صلوات النهار فمن ذلك ما روي عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خرجت من منزلك فصل ركعتين يمنعانك مخرج السوء وإذا دخلت إلى منزلك فصل ركعتين يمنعانك مدخل السوء وعن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في صلاة الصبح من توضأ ثم توجه إلى المسجد ليصلي فيه الصلاة كان له بكل خطوة حسنة ومحي عنه سيئة والحسنة بعشر أمثالها فإذا صلى ثم انصرف عند طلوع الشمس كتب الله عز

اور مستحب ہے کہ میت سر کی طرف سے اتاری جاوے اگر یہ ممکن نہو تو قبر کے پہلو سے یا جس طرح آسان ہو اور یہی روایت ہے امام احمد سے اور عورت کے دفن کی عورتین ہی متولی ہون جیسے متولی ہوتین اسکے غسل کی اگر ممکن نہو تو اُس عورت کی قریبی مرد اگر یہ بھی ممکن نہو تو اجنبی بوڑہے اور مستحب ہے کہ عورت کی قبر ڈہانکی جاوے بخلاف مردون کے کیونکہ وہ عورت ہے اور حضرت علی کچھہ لوگون پر گذرے انہون نے مرد کی میت پر کپڑا پہلایا تہا اُسکو کہینچا اور فرمایا یہ عورت کے ساتھہ کیا جاتا ہے جب قبر مین قبلہ کیطرف میت کا مونہہ کر کے لٹایا جاوے تو اُسپر مٹی کی تین مٹہی ڈالی جاوین حدیث شریف مین ایسا ہی آیا ہے پہر اُسپر باقی مٹی گرائی جاوے اور قبر زمین سے ایک بالشت اونچی کیجاوے اور اسپر پانی چہڑکا جاوے اور اسپر سنگریزے رکہے جاوین اور اگر کہگل کیجاوے تو جایز ہے اور پکی کرنا مکروہ ہے اور رکہنا ان کی صورت کوہان کی مسنون ہے اسلیے کہ حضرت حسن سے مروی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے دو صاحبون کی قبرون کو کوہان کی صورت پر دیکہا ہے جب دفن سے فارغ ہو تو تلقین مسنون ہے اسلیے کہ ابو امامہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا آدمی مرجاوے اور تم اُسپر مٹی ڈال لو تو ایک شخص اُسکی قبر کے سر کیطرف کہڑا ہو کر کہے اے فلانی فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ سنتا ہے اور جواب نہین دیتا پہر کہے اے فلانی فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ بیٹہہ جاتا ہے پہر کہے اے فلانے فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ کہتا ہے راستہ بتا مجہے خدا تمپر رحم کرے اور لیکن تم نہین سنتے پہر کہے یاد کر تو وہ کلمہ جسپر تو دنیا سے نکلا یہ کہ نہین کوئی لایق عبادت کی سوا اللہ کے اور تحقیق محمد بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے اور یہ کہ تو خوش ہوا ہے اللہ رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد کے نبی ہونے سے اور قرآن کے امام ہونے سے کیونکہ منکر اور کہتے ہین ہم کو اسکے پاس کیون بٹہاتا ہے حالانکہ وہ تلقین کیا گیا ہے ایک آدمی نے پوچہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اُسکی ماں کا نام معلوم نہو فرمایا اسکو حوا کیطرف منسوب کرے اور اگر چاہے تو یہی زیادہ کرے اور مسلمان تو ہمارے بہائی ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور اسی طرح اسلام کی علامتین

باب ہفتے کے دنون اور راتون کی نمازون کی فضیلتون کے بیان مین جو دن کی نمازین ہین ان مین سے یہ ہے جو مروی ہے ابوسلمہ سے انہون نے ابو ہریرہ سے کہا مجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گہر سے نکلے تو دو رکعتین پڑہ تجہہ کو بری نکلنے سے بچاوینگی اور جب تو گہر مین جاوے تو دو رکعتین پڑہ تجہے بری دخل ہونے سے بچاوینگی اور حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے صبح کی نماز مین فرمایا جو وضو کر کے مسجد کیطرف نکلا پہر اسمین نماز پڑہی اسکے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ہے اور دور ہو جاتی ہے اس سے ایک برائی اور ایک بہلائی کا ثواب دس گنا ہے پہر جسنے صبح کی نماز پڑہی پہر سورج چڑہنے کے وقت لوٹے تو لکہتا ہے اسکیلیے اللہ تعالی

جعل الله بكل شعرة في جسده حسنة ان تقبلت حجة مبرورة فإن
جلس حتى يركع كتب الله تعالى له بكل جلسة ألفي ألف حسنة ومن
صلى العتمة فله مثل ذلك ان تقبلت عمرة مبرورة وعن عثمان بن عفان
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى العشاء في جماعة
فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الفجر في جماعة فكأنما صلى الليل كله
وعن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
صلوة اثقل على المنافقين من صلوة العشاء والفجر ولو يعلمون ما فيهما
لأتوهما ولو حبوا ولقد هممت أن آمر فتيانا فيأخذون الحطب فأحرق
على رجال لم يشهدوا معنا في بيوتهم وعن عطاء بن يسار عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى اربع ركعات بعد زوال
الشمس يحسن قراءتهن وركوعهن وسجودهن صلى معه الف ملك
يستغفرون له حتى الليل ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع
اربعا بعد الزوال يطيلهن ويقول ان ابواب السماء تفتح في هذه
الساعة واحب ان يرفع لي عمل فيها قيل يا رسول الله فيهن تسليم
فاصل قال صلى الله عليه وسلم لا وعنه صلى الله عليه وسلم انه
قال رحم الله عبدا صلى اربعا قبل العصر **فصل** في ذكر صلوة
يوم الأحد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى
يوم الأحد اربع ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وآمن الرسول
مرة كتب الله تعالى له بعدد كل نصراني ونصرانية حسنات وأعطاه
ثواب نبي وكتب له حجة وعمرة وكتب له بكل ركعة ألف صلوة ثم اعطاه الله
تعالى في الجنة بكل حرف مدينة من مسك اذفر وعن علي ابن ابي طالب عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال وحدوا الله تعالى بكثرة الصلوة في
يوم الأحد فانه واحد لا شريك له فمن صلى يوم الأحد بعد صلوة
الظهر اربع ركعات بعد الفريضة والسنة يقرأ في الركعة الأولى
فاتحة الكتاب و الم تنزيل السجدة وفي الثانية فاتحة الكتاب وتبارك الملك
ثم يتشهد ويسلم ثم يقوم فيصلي ركعتين اخريين يقرأ فيهما
فاتحة الكتاب وسورة الجمعة ويسأل حاجته كان حقا على
الله تعالى ان يقضي حاجته ويبرئه مما كانت النصارى
عليه **فصل** في ذكر صلوة يوم الاثنين

انکے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی اور وہ لوٹتا ہے حج مقبول کا ثواب
لیکر اگر وہ دوسری نماز تک بیٹھا رہا تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر جلسہ کے بدلے دو لاکھ نیکی لکھتا
ہے اور جسنے عشا کی نماز پڑھی اسکے لیے بھی یہی ثواب ہے اور وہ لوٹتا عمرہ مقبول کا ثواب
لیکر اور عثمان سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جسنے فجر کی نماز
جماعت سے پڑھی گویا ساری رات عبادت کی اور ابو صالح سے روایت ہے وہ
ابوہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقون پر عشا اور
فجر کی نماز سے بڑھکر کوئی نماز دشوار نہیں ہے اور اگر ان دونو کا ثواب جانیں تو
ضرور آویں اگرچہ گھٹنوں کے بل اور مین چاہتا ہوں کہ جوانوں کو لکڑی جمع
کرنیکا حکم کروں پھر جو لوگ ہمارے ساتھ نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان پر انکے گھر جلا دوں
اور عطا بن یسار سے وہ ابوہریرہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسنے
پڑھی چار رکعتیں زوال کے بعد اور اچھی قرات پڑھی انمیں اور انکا رکوع اچھا کیا اور
اچھا سجدہ انکے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اسکیلئے رات تک بخشش مانگتے ہیں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال کے بعد چار رکعتوں کو نہ چھوڑتے تھے ان کو
لنبا کرتے تھے اور فرماتے اس گھڑی میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں میں دوست
رکھتا ہوں کہ اسمیں میرا عمل اٹھایا جاوے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاروں
رکعت میں سلام ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں اور آپسے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جسنے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں **فصل** اتوار
کی نماز کے بیان میں ابوہریرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا
جسنے اتوار کے دن چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں فاتحہ اور ایکبار آمن الرسول پڑھا
اللہ تعالیٰ اسکیلئے ہر نصرانی اور نصرانیہ کے بدلے نیکیاں لکھتا ہے اور اسکو نبی کا ثواب دیتا ہے
اور لکھتا ہے اسکیلئے حج اور عمرہ کا ثواب اور لکھتا ہے ہر رکعت کے بدلے ہزار نماز جنت میں
ہر حرف کے بدلے کستوری تیز بو کا ایک ایک شہر دیگا اور حضرت علی سے مروی ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا اتوار کے دن زیادہ نماز پڑھنے سے اللہ کی توحید بیان
کرو کیونکہ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں جسنے اتوار کے دن ظہر کی نماز کے پیچھے چار
رکعتیں پڑھیں پیچھے فرض اور سنتوں کے پہلی رکعت میں فاتحہ اور الم سجدہ اور دوسری
رکعت میں فاتحہ اور سورت ملک پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے پھر اٹھکر دو رکعتیں اور
پڑھے اور انمیں فاتحہ اور سورہ جمعہ پڑھے اور اپنی حاجت مانگے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہوتا ہے کہ
اسکی حاجت پوری کرے اور اسکو نصاریٰ کے دین سے محفوظ رکھے **فصل** پیر کے دن

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ النَّہَارِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ مَرَّۃً وَّاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَّقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ مَرَّۃً فَاِذَا سَلَّمَ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ عَشَرَ مَرَّاتٍ وَّصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ کُلَّھَا وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَرَاَ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّاسْتَغْفَرَ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَرَّۃً یُنَادٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لِیَقُمْ فَلْیَاْخُذْ ثَوَابَہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَوَّلُ مَا یُعْطٰی مِنَ الثَّوَابِ اَلْفُ حُلَّۃٍ وَّیُتَوَّجُ وَیُقَالُ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَسْتَقْبِلُہٗ مِائَۃُ اَلْفِ مَلَكٍ مَعَ کُلِّ مَلَكٍ ھَدِیَّۃٌ یُشَیِّعُوْنَہٗ حَتّٰی یَدُوْرَ عَلٰی اَلْفِ قَصْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ یَّتَلَاْلَاُ **فَصْلٌ** فِیْ ذِکْرِ صَلٰوۃِ یَوْمِ الثُّلٰثَاءِ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشَرَ رَکَعَاتٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّہَارِ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ عِنْدَ اِرْتِفَاعِ النَّہَارِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ مَرَّۃً وَّاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَّقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ اِلٰی سَبْعِیْنَ یَوْمًا فَاِنْ مَاتَ اِلٰی سَبْعِیْنَ یَوْمًا مَاتَ شَہِیْدًا وَّغُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُ سَبْعِیْنَ سَنَۃً

فَصْلٌ فِیْ ذِکْرِ صَلٰوۃِ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ عَنْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّہَارِ یَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَّقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کے دن آفتاب نکلنے کے وقت دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی ایک بار اور ایکبار اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑہین اور فارغ ہو کر دس بار استغفار پڑہا اور دس بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجا اللہ تعالی اوسکے سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور ثابت بنانی سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کے دن بارہ رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور فارغ ہو کر بارہ بار سورہ اخلاص اور بارہ بار استغفار پڑہا قیامت کے دن ندا کیا جاوے گا اے فلانے فلانے کے بیٹے اٹھ اور اپنا ثواب اللہ سے لے پہر پہلی چیز جو ثواب مین دیا جاوے گا۔ ہزار حلہ ہے اور تاج پہنایا جاوے گا جنت مین داخل ہو پہر ایک لاکہہ فرشتے اس کا استقبال کرین گے ہر فرشتہ کے ساتہہ ہدیہ ہو گا اور اس کے پیچہے چلین گے نور کے ہزار محل مین سیر کرنے تک **فصل** سہ شنبہ کے دن کی نماز مین یزید الرقاشی سے روایت ہے وہ انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت دس رکعتین پڑہین اور دوسری روایت مین سورج بلند ہونے کے وقت ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار ستر دن تک اوسپر کوئی گناہ نہین لکہا جاتا ستر دن تک اگر مر گیا تو شہید مرا۔ اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف ہوئے **فصل** چہار شنبہ کے دن کی نماز کے بیان مین ابو ادریس رضی اللہ عنہما خولانی سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے چہار شنبہ کے دن سورج کے بلند ہونے کے وقت بارہ رکعتین پڑہین۔ اور پڑہتا ہر رکعت مین فاتحہ۔ اور آیت کرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار

ثلاث مرات والمعوذتين ثلاث مرات نادى به ملك عند
العرش يا عبد الله استأنف العمل فقد غفر لك ما تقدم من
ذنبك ورفع الله عنه عذاب القبر وضيقه وظلمته ورفع
عنه شدائد القيامة ورفع له من يومه عمل نبي **فصل**
في ذكر صلوة يوم الخميس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم الخميس ما بين الظهر
والعصر ركعتين يقرأ في الركعة الاولى فاتحة الكتاب مرة و
آية الكرسي مائة مرة وفي الركعة الثانية الفاتحة ومائة
مرة قل هو الله احد وبعد الفراغ يصلي علي مائة مرة
اعطاه الله تعالى ثواب من صام رجب وشعبان ورمضان
وكان له من الثواب مثل حاج البيت وكتب له بعدد كل
من آمن بالله تعالى وتوكل عليه حسنات **فصل** في
ذكر صلوة يوم الجمعة عن علي بن الحسين عن ابيه عن جده
رضوان الله عليهم قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله يقول
في يوم الجمعة صلوة كله ما من عبد مؤمن قام اذا طلعت
الشمس وارتفعت قدر رمح او اكثر من ذلك فتوضأ ثم اسبغ
الوضوء وصلى سبحة الضحى ركعتين ايمانا واحتسابا الا كتب
الله تعالى له مائتي حسنة ومحى عنه مائتي سيئة ومن صلى
اربع ركعات رفع الله تعالى له في الجنة اربعمائة درجة
وغفر له ذنوبه كلها ومن صلى اثنتي عشرة ركعة كتب
الله له الفا ومائتي درجة وعن ابي صالح عن ابي هريرة رض
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من صلى الصبح في يوم
الجمعة في جماعة ثم جلس في المسجد يذكر الله تعالى حتى
تطلع الشمس كان له في الفردوس سبعون درجة بعد
ما بين الدرجتين حضر الفرس المضمر سبعين سنة ومن
صلى صلوة الجمعة في جماعة كان له في الفردوس خمسون
درجة حضر الفرس الجواد خمسين سنة ومن صلى العصر
في جماعة فكأنما اعتق ثمانية من ولد اسمعيل كلهم
رقيق ومن صلى المغرب في جماعة فكأنما حجة

اور معوذتین تین بار عرش کے پاس اس کو ایک فرشتہ آواز کرتا ہے
اے اللہ کے بندے نئے سرے سے عمل کر تیرے پہلے گناہ معاف ہوئے
اور دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قبر کا عذاب اور اس کی تنگی اور اس کا
اندھیرا اور دور کریگا اس سے قیامت کی تکلیفیں اور اٹھایا جاتا ہے
اس دن اس کا نبی سا عمل **فصل** خمیس کے دن کی نماز کے بیان میں عکرمہ
سے روایت ہے وہ ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جس نے خمیس کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں پہلی رکعت
فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سو بار سورہ
اخلاص اور فارغ ہو کر سو بار مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالے اس کو رجب
اور شعبان اور رمضان کے روزہ دار کا ثواب دیتا ہے اور بیت اللہ
کا حج کرنے والے کا ثواب اور ہر ایمان اور اس پر بھروسا کرنے
والے کی گنتی کے موافق اسکے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں **فصل**
جمعہ کے دن کی نماز کے بیان میں علی بن حسین سے روایت ہے وہ
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے رضوان اللہ علیہم کہا میں نے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے
جو مسلمان بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہونے سورج کے نیزہ بھر یا اس سے زیادہ
پھر وضو کیا اور کامل وضو کیا اور ضحی کی دو رکعتیں یقین سے اور
اور ثواب کے لیے ادا کیں تو اللہ تعالی اوس کے لیے دو سو نیکی لکھتا ہے
اور دور کرتا ہے اس سے دوسری برائیں اور جو چار رکعت پڑھے اللہ تعالے
جنت میں اوس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں
اللہ تعالے بہشت میں اوس کے لیے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے اور اسکے سارے گناہ معاف کر دیتا
ہے اور جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں لکھتا ہے اللہ تعالی اوس کے لیے دو ہزار دو سو
نیکی اور دور کرتا ہے اس سے ایک ہزار دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت میں اسکے لیے [illegible] درجے
اور جناب ابو صالح سے روایت ہے وہ ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ
کے دن صبح کی نماز جماعت سے پڑھی پھر مسجد میں بیٹھا اللہ پاک کو یاد کرتا ہے آفتاب نکلنے تک
اسکے لیے فردوس میں ستر درجے ہوتے ہیں دو درجوں کے درمیان کی مسافت گھوڑے تیز رو کی
ستر سال کی دوڑ ہے اور جس نے جمعہ کی نماز جماعت میں پڑھی اسکے لیے فردوس میں پچاس
درجے ہوتے ہیں تیز رو گھوڑے کی پچاس سال کی دوڑ کا راستہ اور جس نے عصر کی نماز جماعت
سے پڑھی گویا اوس نے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلام آزاد کیے اور جس نے مغرب
کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اوس نے حج کیا

تبرورہ وعمرۃ متقبلۃ وعن مجاھد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی یوم الجمعۃ ما بین الظھر والعصر رکعتین یقرء فی اول رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وآیۃ الکرسی مرۃ وخمسا وعشرین مرۃ قل اعوذ برب الفلق وفی الرکعۃ الثانیۃ یقرء فاتحۃ الکتاب مرۃ وقل ھو اللہ احد مرۃ وقل اعوذ برب الفلق وفی الرکعۃ الثانیۃ یقرء فاتحۃ الکتاب مرۃ وقل ھو اللہ احد مرۃ وقل اعوذ برب الفلق عشرین مرۃ فاذا اسلم قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ خمسین مرۃ فلا یخرج من الدنیا حتی یری ربہ عز وجل فی المنام ویری مکانہ فی الجنۃ او یری لہ وروی ان اعرابیا قام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نکون فی البادیۃ بعید من المدینۃ ولا نقدر ان ناتیک فی کل جمعۃ فدلنی علی عمل اذا رجعت الی قومی اخبرھم فی سبب الجمعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اعرابی اذا کان یوم الجمعۃ فصل رکعتین عند ارتفاع النھار فاقرء فی اول رکعۃ فاتحۃ الکتاب وقل اعوذ برب الفلق وفی الثانیۃ فاتحۃ الکتاب وقل اعوذ برب الناس ثم تشھد وسلم واقرء سبع مرات آیۃ الکرسی جالسا ثم صل ثمان رکعات اربعا اربعا واقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب واذا جاء نصر اللہ مرۃ واحدۃ وخمسا وعشرین مرۃ قل ھو اللہ احد فاذا فرغت من صلوتک فقل سبعین مرۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فو الذی نفس محمد بیدہ ما من مؤمن ولا مؤمنۃ صلی یوم الجمعۃ ھذہ الصلوۃ کما اقول الا وانا ضامن لہ الجنۃ ولا یقوم من مقامہ حتی یغفر اللہ لہ ولوالدیہ وکانا مسلمین وینادی مناد من تحت العرش یا عبد اللہ استانف العمل

مقبول اور عمرہ مقبول کیا اور مجاہد سے روایت ہے اوس نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتین پڑہین پڑہے پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی ایک بار اور پچیس بار قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت مین ایک بار فاتحہ پڑہے اور سورہ اخلاص ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور پڑہا سلام کے بعد پچاس بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو وہ شخص دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اللہ تعالے کو خواب مین نہ دیکھ لے اپنی جگہ بہشت مین یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے اور مروی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جنگل مین مدینہ سے دور رہتے ہین اور ہر جمعہ مین آپ کے پاس نہین آسکتے پہر مجھے بتاؤ ایسا کام کہ جب مین اپنی قوم کے پاس جاؤن تو ان کو جمعہ کے سبب کی خبر دون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اعرابی جب جمعہ کا دن ہو تو دن نکلنے کے وقت دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس پہر تشہد پڑہ اور سلام پہیر اور سات بار آیت الکرسی پڑہ بیٹھکر پہر آٹھ رکعتین پڑہ چار چار اور ہر رکعت مین فاتحہ پڑہ اور اذا جاء نصر اللہ ایک بار اور پچیس بار سورہ اخلاص اور جب تو نماز سے فارغ ہو ستر بار لاحول ولا قوہ الا باللہ العلے العظیم پڑہ پہر جس کے ہاتھ مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اس کی قسم ہے کوئی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت جمعہ کے دن اس نماز کو نہین پڑہتا جس طرح مین کہتا ہون مگر مین اس کے لیے جنت کا ضامن ہون اور نہین اوٹہتا اپنی جگہ سے مگر اللہ اوسکو اور اسکے ماباپ کو بخشدیتا ہے اگر دو مسلمان ہین اور عرش کے نیچے ایک منادی آواز کرتا ہے اے اللہ کے بندے پہر عمل شروع کر

فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَذُكِرَ لَهَا
فَضَائِلُ كَثِيرَةٌ يَطُولُ شَرْحُهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ فَضْلَ
تَحِيَّةِ صَلٰوةٍ أُخْرٰى بِثَمَانِي عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَلْيُصَلِّهَا **فَصْلٌ**
فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ يَوْمِ السَّبْتِ رَوٰى سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ السَّبْتِ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ
وَسَلَّمَ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ
أَجْرَ سَنَةٍ صِيَامَ نَهَارِهَا وَقِيَامَ لَيْلِهَا وَأَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ
حَرْفٍ ثَوَابَ شَهِيدٍ وَكَانَ تَحْتَ عَرْشِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ
وَالشُّهَدَاءِ **بَابٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ اللَّيَالِي **فَصْلٌ**
فِي ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْأَحَدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى
لَيْلَةَ الْأَحَدِ عِشْرِينَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مَرَّةً
وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لِنَفْسِهِ
وَلِوَالِدَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتَبَرَّأَ مِنْ حَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ وَالْتَجَأَ إِلٰى
حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ آدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهُ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
وَمُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ
بِعَدَدِ مَنْ دَعَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَدًا وَمَنْ لَمْ يَدَّعِ لَهُ
وَلَدًا وَبَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْآمِنِينَ وَكَانَ
حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ النَّبِيِّينَ **فَصْلٌ**
فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةِ
الْاِثْنَيْنِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى الْحَمْدُ لِلّٰهِ

تیرے پہلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور اس نماز کی بہت فضیلت ہی
مذکور ہے جس کے بیان سے طول ہوتا ہے اور ہمنے بیان کین اور فضیلتین
دوسری نماز مین جسمین سورہ اخلاص اٹھارہ بار پڑہتا آیا ہے جمعہ کے دن
پہر جو چاہے اسے پڑہے **فصل** ہفتے کے دن کی نماز مین سعید نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت پڑہتا ہے۔ اور پڑہتا
ہے رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل یا ایہا الکفرون تین بار
او فارغ ہوکر آیت کرسی پڑہتا ہے اس کے لیے اللہ پاک
ہر حرف کے بدلے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور
ہر حرف کے بدلے ثواب برس کے دن کے روزوان کا اور
دن کے قیام کا اور ہر حرف کے بدلے شہید کا ثواب
دیتا ہے اور عرش کے سایہ مین نبیون اور شہیدون کے ساتھ ہوگا **باب**
رات کی نمازون کے بیان مین **فصل** یکشنبہ کی رات کی نماز مین انس بن
مالک رضی سے روایت ہی کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے جو شخص یکشنبہ کی رات مین بیس رکعت پڑہتا ہے
اور پڑہتا ہے ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار
اور معوذتین ایکبار اور استغفار سو بار اللہ بخشش مانگتا ہے اپنے لیے
اور ماں باپ کے لیے سو بار اور درود پڑہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر سو بار اور اپنے حول اور قوت سے نکلتا ہے اور اللہ کے حول اور
قوت کی التجا کرتا ہے پہر کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ آدم اسکا برگزیدہ ہے اور اسکا
پیدا کیا ہوا اور ابراہیم اللہ کا دوست ہے اور موسی علیہ السلام اللہ کا کلیم ہے
اور عیسے اللہ پاک کی طرف کی روح ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے
حبیب ہین تو اوسکے لیے کافرون اور مسلمانون کی گنتی کے موافق ثواب ہوتا
ہے اور اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن امن والون سے اٹھاویگا
اور اللہ تعالی پر حق ہے کہ اوسکو پیغمبرون کے ساتھ بہشت مین داخل کرے
فصل دوشنبہ کی رات کی نماز مین اعمش سے روایت ہے وہ حضرت
انس رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
دوشنبہ کی رات مین چار رکعتین پڑہین پہلی رکعت مین فاتحہ ایکبار

مرۃ و قل ھو اللہ احد عشر مرات و فی الرکعۃ الثانیۃ
الحمد للہ مرۃ و قل ھو اللہ احد عشرین مرۃ و فی الرکعۃ
الثالثۃ الحمد للہ مرۃ و قل ھو اللہ احد ثلثین مرۃ و
فی الرکعۃ الرابعۃ الحمد للہ مرۃ و قل ھو اللہ احد اربعین
مرۃ ثم تشھد و سلم و قرء قل ھو اللہ احد خمسا
و سبعین مرۃ و استغفر اللہ تعالی لنفسہ و لوالدیہ
خمسا و سبعین مرۃ و صلی علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم
خمسا و سبعین مرۃ ثم سال حاجتہ کان حقا علی اللہ
تعالی ان یعطیہ سؤلہ و ھی تسمی صلوۃ الحاجۃ و عن
ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
من صلی لیلۃ الاثنین رکعتین یقرء فی کل رکعۃ
فاتحۃ الکتب مرۃ و قل ھو اللہ احد خمس عشر
مرۃ و یقرء بعد التسلیم خمس عشرۃ مرۃ ایۃ
الکرسی و یستغفر اللہ سبحانہ و تعالی خمس عشرۃ مرۃ
جعل اللہ تعالی اسمہ فی اصحاب الجنۃ و ان کان من
اصحب النار و غفر لہ ذنوب العلانیۃ و کتب لہ
بکل ایۃ قرءھا حجۃ و عمرۃ و ان مات ما بین
الاثنین الی الاثنین مات شھیدا **فصل** فی ذکر
فضل صلوۃ لیلۃ الثلثاء عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم
قال من صلی لیلۃ الثلثاء اثنتی عشرۃ رکعۃ یقرء
فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتب مرۃ و اذا جاء نصر اللہ
خمس مرات بنی اللہ لہ فی الجنۃ بیتا عرضہ و طولہ
وسع الدنیا سبع مرات **فصل** فی ذکر فضل
صلوۃ لیلۃ الاربعاء عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم
انہ قال من صلی لیلۃ الاربعاء رکعتین یقرء فی الاولی
فاتحۃ الکتب مرۃ و قل اعوذ برب الفلق عشر مرات
و فی الرکعۃ الثانیۃ فاتحۃ الکتب مرۃ و قل اعوذ
برب الناس عشر مرات نزل من کل سماء سبعون
الف ملک یکتبون لہ الثواب الی یوم القیمۃ **فصل**

اور سورہ اخلاص دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایک بار
اور سورہ اخلاص بیس بار اور تیسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ
اخلاص تیس بار اور چوتھی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص
چالیس بار پھر تشہد کرے اور سلام پھیرے اور سورہ اخلاص پچہتر بار
پڑھے اور اپنے ماں باپ کے لیے پچہتر بار اللہ سے معافی چاہے
اور پچہتر بار حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھے
پھر اپنی حاجت مانگے خدا پر حق ہے کہ اسکی حاجت پوری
کرے اور اسکا نام حاجت کی نماز ہے اور ابی امامہ سے روایت
ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے
دوشنبہ کی رات دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار
اور سورہ اخلاص پندرہ بار اور سلام پھیر کر پندرہ بار
ایت کرسی پڑہے اور معافی چاہے اور اللہ سے پندرہ بار
اس کا نام اللہ تعالے جنت والون مین کر دیتا ہے۔
اگرچہ دوزخیون مین سے ہو اور اس کے آشکارا گناہ معاف
ہو جاتے ہین اور ہر آیت کے بدلے اس کے لیے حج اور عمرے
کا ثواب لکھا جاتا ہے اگر دوشنبہ آئندہ تک مر جاوے
تو شہید مرا **فصل** سہ شنبہ کی رات کی نماز مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ
کی رات بارہ رکعتین پڑہین اور پڑہا ہر ایک رکعت
مین فاتحہ ایک بار اور اذا جاء نصر اللہ پندرہ بار اس کے
لیے اللہ تعالے جنت مین گھر بناتا ہے جس کا عرض اور
طول سات دنیا کے برابر ہوتا ہے **فصل** چہار
شنبہ کی رات کی نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا جس نے چہارشنبہ کی رات مین دو رکعتین
پڑہین پڑہا پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ
برب الفلق دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایک بار
اور قل اعوذ برب الناس دس بار تو اترتے ہین ستر
ہزار فرشتے ہر آسمان سے جو اس کے لیے قیامت
تک ثواب لکھتے ہین **فصل**

فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْخَمِيْسِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ
الْخَمِيْسِ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ خَمْسَ مَرَّاتٍ
فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً
وَجَعَلَ ثَوَابَهٗ لِوَالِدَيْهِ فَقَدْ اَدّٰى حَقَّهُمَا وَاِنْ كَانَ عَاقًّا
لَهُمَا وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَا يُعْطِي الصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءَ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ
مَرَّاتٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً صِيَامَ
نَهَارِهَا وَقِيَامَ لَيْلِهَا وَرُوِيَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ
وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيِ السُّنَّةِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا عَشْرَ
رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مَرَّةً مَرَّةً ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثِ
رَكَعَاتٍ وَنَامَ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَوَجْهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ
فَكَاَنَّمَا اَحْيٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ
لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ
لَيْلَةِ السَّبْتِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ السَّبْتِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اثْنَتَيْ
عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَكَاَنَّمَا
تَصَدَّقَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَتَبَرَّأَ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ
وَكَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ **فَصْلٌ** وَقَدْ ذَكَرْ
نَا فِيْ مَجْلِسِ التَّوْبَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ اَثْنَاءِ الْكِتٰبِ اَنَّمَا

پنجشنبہ کی رات کی نماز مین ابو صالح سے روایت ہے وہ
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پنجشنبہ کی رات مغرب اور عشا کے
درمیان دو رکعتین نماز پڑہین اور ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار
اور آیت الکرسی پانچ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار اور معوذتین
پانچ بار پہر نماز سے فارغ ہوکر پندرہ بار استغفار پڑہا اور اسکا ثواب
ماں باپ کو بخشا تو اُس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ان دونو کا
عاق ہو اور اللہ تعالے اس کو صدیقون اور شہیدون
کا سا ثواب دیتا ہے **فصل** جمعہ کی رات کی نماز مین جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے
آپنے فرمایا جس نے جمعہ کی رات مغرب اور عشا کے درمیان بارہ
رکعتین نماز پڑہی ہر رکعت مین فاتحہ اور سورہ اخلاص دس
بار گویا اوس نے اللہ کی عبادت بارہ سال کی دن کو روزہ
رکہے اور رات کو کہڑا ہوا اور کثیر بن سلمہ سے روایت ہے
وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
نے فرمایا جس نے جمعہ کی رات عشا کی نماز جماعت سے پڑہی
اور اسکے بعد دو رکعتین سنت پڑہین پہر دس رکعتین ہر
رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص ایک بار اور
معوذتین ایک ایک بار پہر تین وتر پڑہے اور اپنے داہنے کروٹ
پر قبلہ کی طرف منہ کرکے سو گیا تو اُس نے گویا ساری لیلۃ القدر
کی رات کی عبادت کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جمعہ کی رات مین اور جمعہ کے دن مین مجہپر بہت
درود پڑہو **فصل** ہفتہ کی رات کی نماز مین حضرت انس
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے مغرب و عشا کے درمیان
ہفتہ کی رات بارہ رکعتین پڑہین اللہ تعالے اس
کے لیے بہشت مین ایک محل بناتا ہے اور گویا ہر مسلمان
مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہودی دین سے بیزار ہوا اور اللہ پر حق
ہے کہ اسکو بخشدے **فصل** اس سے پہلے ہم اسی کتاب کی مجلس توبہ مین بیان

يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ بَعْدَ اِحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ فَلَا يَشْتَغِلُ بِسِوَاهَا بَلْ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ عِبَادَاتِهٖ فَرَائِضَ فَاتَتْ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ مِنْهَا فَيَنْوِيْ بِجَمِيْعِ هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ قَضَاءً لِيَسْقُطَ عَنْهُ الْفَرْضُ وَيَحْصُلَ لَهُ الْفَضْلُ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمَا بِمِنَّتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَكَرَمِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ بَرَاءَةُ سَاحَتِهٖ مِنَ الْفَرَائِضِ فَحِيْنَئِذٍ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ نَافِلَةً

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنَا اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الْفَوَارِسِ وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالُ قَالَ اَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْوَاعِظِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ

اور نفل نماز روزہ صدقہ وغیرہ کے ساتھ فرایض کے پیچھے مشغول ہو فرایض چھوڑکر نوافل سے مشغول نہ ہو اور اپنی سب عبادت مین ہر قسم کے فرض ادا کرنے کی نیت کرے پھر ان دن رات کی نمازون مین جو ہمنے بیان کین قضا کی نیت کرے تاکہ اس کے ذمہ فرض نہ رہے اور فضیلت حاصل ہو اسد تعالے اپنے احسان اور رحمت اور بخشش سے یہ دو نو نصیب کرے جب فرایض کے میدان سے بری ہو تو نوافل سے مشغول ہو **فصل** تسبیح کی نماز کی فضیلت مین حدیث سنائی ہمین شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس اور ابو محمد حسن بن محمد خلال نے کہا ہم کو خبر دی ابو حفص عمر بن الواعظ نے کہا ہم کو حدیث سنائی عبد اسد بن محمد بن البغوی نے کہا ہم کو حدیث سنائی اسحاق بن ابی اسرایل نے کہا حدیث سنائی ہمکو موسے بن عبد العزیز نے کہا ہمکو حدیث سنائی حکم بن ابان نے کہا ہمکو حدیث سنائی عکرمہ نے ابن عباس سے کہا رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے عباس کو فرمایا اے عباس اے چچا مین تجھے ایسی دس باتین نہ بتاؤن کہ جب تو انپر عمل کرے تو اسد تعالے تیرے پہلے پچھلے پرانے نئے خطا سے ہوئے اور دانستہ کئے ہوئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کردے وہ یہ ہے کہ تو چار رکعتین نماز پڑہے پڑہے تو ہر رکعت مین فاتحہ اور ایک سورہ پھر جب قرات سے فارغ ہووے تو تو کہے قیام مین بعد سورہ کے سبحان اسد والحمد سد ولا الہ الا اسد واسد اکبر پندرہ بار پھر تو رکوع کرے اور رکوع مین یہی کلمہ دس بار کہے پھر تو رکوع سے اپنا سر اٹھاوے پھر تو یہی کلمے دس بار کہے پھر سجدہ مین یہی کلمے دس بار کہے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھاوے پس یہی کلمے دس بار کہے دوسرے سجدے مین یہی کلمے دس بار کہے پھر سر اوٹھا کر دس بار کہے پس یہ پچہتر بار ہوا اور ایسا ہی چارون رکعت مین کرے پس اگر تو روز پڑہ سکے تو روز پڑہ ایک بار ورنہ ہر جمعہ مین

فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً وَ
فِي لَفْظٍ آخَرَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِذَا زُلْزِلَتْ
وَفِي الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الرَّابِعَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أُعْطِيكَ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ وَرُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيهِ زِيَادَةُ عَشْرَةٍ فِي
حَالِ الْقِيَامِ وَفِي غَيْرِهِ إِسْقَاطُهَا وَفِي بَعْضِ الْأَلْفَاظِ
فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ يَعْنِي بِهِ التَّسْبِيحَ فِي الْأَرْبَعِ وَفِي لَفْظٍ
آخَرَ فَذَلِكَ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ يَعْنِي أَنْوَاعَ التَّسْبِيحِ وَهِيَ
أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
فَإِذَا ضُرِبَتْ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ كَانَتْ أَلْفًا وَمِائَتَيْنِ وَقَالَ
بَعْضُ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُسْتَحَبُّ فِعْلُهَا فِي الْجُمُعَةِ
مَرَّتَيْنِ مَرَّةً لَيْلًا وَمَرَّةً نَهَارًا

فَصْلٌ فِي صَلَاةِ
الْاِسْتِخَارَةِ وَدُعَائِهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ أَوْ بِإِرَادَةِ خُرُوجٍ فَلْيَرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ وَتُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَ
آخِرَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ
لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِلَّا فَاصْرِفْهُ عَنِّي
وَيَسِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ مَا كُنْتَ وَرَضِّنِي بِقَضَائِكَ

ورنہ ہر مہینہ مین ورنہ ہر سال مین ورنہ ساری عمر مین اور دوسری
روایت مین ہے پہلی رکعت مین فاتحہ اور سبح اسم
ربک الاعلی پڑہے اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور
اذا زلزلت اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور قل یاایہا الکفرون
اور چوتہی رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور حدیث سنائی
ہم کو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر بن ابیطالب کو مین تجہے
نہ بخشون مین تجہے نہ عطا کرون آخر تک حدیث بیان کی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات عمرو بن
عاص کو بہی فرمائی اور اس مین دس تسبیحین قیام مین زیادہ ہین
اور اس کے غیر مین انکا بیان نہین اور بعض روایت مین
ہے یہ سب تین سو تسبیحین ہوتی ہین چار رکعت مین اور بعض
روایتون مین پہر یہ مجموعہ ایک ہزار دو سو ہوا اور وہ تسبیح
یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب تو
چار سو کو تین سو مین ضرب دے تو ایک ہزار دو سو ہونگی
اور بعض علما نے کہا یہ نماز ہر جمعہ مین دو بار کرنی مستحب
ہے ایک بار رات مین اور ایک بار دن مین

فصل استخارہ
کی نماز اور اسکی دعا مین محمد بن منکدر سے روایت ہی اوس نے
جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو اصلاح
کامون مین استخارہ سکہاتے تہے جیسے قرآن کی سورہ سکہاتے
فرماتے جب کوئی تم مین سے کسیکام کا یا کہین جانے کا قصد کرے
تو دو رکعتین نفل ادا کرے پہر کہے ای اللہ مین تجہ سے بہلائی مانگتا
ہون اسلیے کہ تو جانتا ہے اور قدرت طلب کرتا ہون اس لیے
کہ تو قادر ہے اور تیرا بڑا فضل مانگتا ہون تو قادر ہے اور مین قادر نہین
اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا ہون اور تو چہپی باتونکو جانتا ہے
اے اللہ اگر تو اس کام کو میرے لیے میرے دین اور میری دنیا
اور میری آخرت اور میرے انجام کار مین اچہا جانتا ہے تو تو اسکو میرے
لیے مقدر کر اور اسکو میرے لیے آسان کر اور مجہکو اسمین برکت کر ورنہ اسکو
مجہ سے پہیر دے اور میرے لیے بہلائی آسان کر جہان ہو اور جبتک مین
ہون اور مجہکو اپنی تقدیر پر خوش کر

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَيَنْبَغِي لِكُلِّ اَحَدٍ اِذَا اَحَقَّ عَزْمَهُ عَلَى الْخُرُوجِ
اِلَى وَجْهٍ مِنْ سَفَرِ التِّجَارَةِ اَوْ حَجٍّ اَوْ زِيَارَةٍ اَنْ يَقُولَ عَقِيبَ الرَّكْعَتَيْنِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ الْخُرُوجَ فِي وَجْهِي هٰذَا بِلَا ثِقَةٍ مِنِّي
بِغَيْرِكَ وَلَا رَجَاءٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةٍ اَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا وَلَا حِيلَةٍ
اَلْجَاُ اِلَيْهَا اِلَّا طَلَبَ فَضْلِكَ وَالتَّعَرُّضَ لِمَعْرُوفِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَالسُّكُونَ اِلَى حُسْنِ عِبَادَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا قَدْ سَبَقَ
لِي فِي وَجْهِي هٰذَا مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَهُ اَللّٰهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّي بِقُدْرَتِكَ
مَقَادِيرَ كُلِّ بَلَاءٍ وَنَفِّسْ عَنِّي كُلَّ كَرْبٍ وَدَاءٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ كَنَفًا
مِنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِنْ عَوْنِكَ وَحِرْزًا مِنْ حِفْظِكَ وَجَمِيعَ
مَعَافَاتِكَ ثُمَّ يُرَفِّعُ الْاَحْمَالَ وَيَاْخُذُ فِي السَّيْرِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ
قَضَاؤُكَ عَلَى حَقِيقَةِ اَحْسَنِ اَمَلِي وَادْفَعْ عَنِّي مَا اَحْذَرُهُ
مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَيْرًا لِي فِي دِينِي
وَاٰخِرَتِي اَسْاَلُكَ يَا رَبِّ اَنْ تَخْلُفَنِي فِيمَا خَلَّفْتُ وَرَائِي
مِنْ اَهْلِي وَوَلَدِي وَقَرَابَاتِي بِاَحْسَنِ مَا خَلَفْتَ بِهِ غَائِبًا
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَحْصِينِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَحِفْظٍ مِنْ كُلِّ
مَضَرَّةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مُهِمٍّ وَصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَكَمَالِ مَا
تَجْمَعُ لِي بِهِ مِنَ الرِّضَاءِ وَالسُّرُورِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ
اَنْ تَرْزُقَنِي فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّي وَتُدْخِلَنِي جَنَّتَكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضٰى
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَنْبَغِي اَنْ يُكْثِرَ فِي سَفَرِهِ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ
فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُ كَثِيرًا وَهُوَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
خَلَقَنِي وَلَمْ اَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى اَهَاوِيلِ
الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدُّهُورِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ
وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ اَللّٰهُمَّ فِي سَفَرِي فَاصْحَبْنِي
وَفِي اَهْلِي فَاخْلُفْنِي وَفِيمَا رَزَقْتَنِي فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي
فَذَلِّلْنِي وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي وَفِي خُلُقِي فَقَوِّمْنِي
وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ فَحَبِّبْنِي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي
اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ
اَمْرُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ اَنْ لَا تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَلَا

اے مہربانوں کے مہربان پھر ہر ایک شخص جب کسی طرف جائیگا
تجارت کے لئے یا حج کے لیے یا زیارت کے لیے قصد کرے
لائق ہے یہ کہ کہے دو رکعت نفل پڑھکر یا اللہ مین اسطرف جانیکا
ارادہ کرتا ہون تجھپر بھروسا کرکے اور تیری امید کرکے اور میری اپنی
کوئی قوت نہین ہے اور نہ حیلہ جس کی طرف مین پناہ پکڑون مگر تیرا
فضل اور تیری نیکی اور تیری رحمت اور تیری اچھی عبادت کی ساتھ
آرام میرے اسطرف جانے مین جو بھلای برائی ہے اسکی ساتھ تیرا علم
سبقت کرچکا ہے یا اللہ پس پھیر مجھسے اپنی قدرت کے ساتھ ہر بلاکی
تقدیریا اور ہر سختی کو میرے لیے آسان کر اور ہر بیماری دور کر اور مجھپر اپنی
رحمت کی چادر اور اپنی مدد پھیلا اور مجھے اپنی حفاظت مین رکھ اور سب
طرح سے عافیت مین پھر بوجھ اٹھا کر سفر کرے اور کہے اے اللہ تیری
تقدیر مجھپر جاری ہے میری امید کو نیک کر اور جس سے مین ڈرتا ہون اسکو دور کر کیونکہ تو خوب
جانتا ہے مجھسے اور اسکو میرے دین اور دنیا مین بہتر کر سوال کرتا ہون تجھسے
اے اللہ کہ تو میرے اہل اور اولاد اور قرابت مین اس طرح خلیفہ ہو ویسے جیسے تو اور
مسلمانون کا انکے پیچھے خلیفہ ہوتا ہے پردون کے ڈھانکنے مین اور ضرر سے
بچانے مین اور ہر تکلیف سے کفایت کرنے مین اور ہر برائی کو دور کرنے مین اور
دنیا اور آخرت کے خوش کرنے مین پھر روزی دے مجھکو اس مین اپنا شکر
اور ذکر اور اپنی اچھی عبادت تاکہ تو مجھپر خوش ہو اور اپنی رحمت سے مجھے
بہشت مین داخل کرے۔ ای مہربانون کے مہربان اور سفر مین اس دعا کو
بہت پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پڑھتے
اور وہ دعا یہ ہے سب تعریف اللہ کو جس نے مجکو بنایا اور مین کچھ چیز نہ تھا
یا اللہ میری مدد کر دنیا کے ہولون مین اور زمانے کی سختیون مین اور راتون
اور دنون کی تکلیفون مین اور مجھے ظالمون کی برائی سے بچا یا اللہ تو میرا
سفر مین یار ہو اور میرے گھر مین خلیفہ اور میری روزی مین برکت کر اور میری
آنکھون مین مجھے ذلیل اور لوگون کی آنکھون مین بڑا اور میری [illegible]
کو سیدھا کر اور یا اللہ مجھے اپنا دوست بنا تیری عزت والے منھ
کی پناہ لیتا ہون جسکے ساتھ آسمان روشن ہوگئی اور جس سے اندھیرے
کھل گیے اور جس سے پہلون اور پچھلون کے کام درست ہوگئے۔
(مانگتا ہون) یہ کہ تو مجھپر اپنا غضب نہ اتارے اور نہ

تَنْزِلُ بِيْ سَخَطَكَ الْعُقْبٰى فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ اَللّٰهُمَّ
اَطْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَسْاَلُكَ بَلَاغًا يَبْلُغُ
خَيْرًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا اَسْاَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْلَ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ مِنْ مَنْزِلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهٗ قِيْلَ فِي
الْخَبَرِ اِنَّهٗ يُقَالُ لَهٗ وُقِيْتَ وَكُفِيْتَ وَحُمِيْتَ وَيَنْبَغِيْ اِذَا رَكِبَ
رَاحِلَتَهٗ اَنْ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَّيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لِاَنَّهٗ
مَرْوِيٌّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ وَرَكِبَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا بُعْدَ الْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ
فَقَالَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَكَآبَةِ
الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ قَرْيَةٍ
اَوْ مَدِيْنَةٍ اَنْ يَقُوْلَ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ
وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَسْاَلُكَ مَوَدَّةَ خِيَارِهِمْ وَاَنْ
تُجَنِّبَنِيْ مِنْ شَرِّ اَشْرَارِهِمْ **فَصْلٌ** فِيْ حِرْزِ الْمُسَافِرِيْنَ مِنْ
كُلِّ سَارِقٍ وَّسَبُعٍ وَّمُؤْذِيْ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ
الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ
عَلَيْنَا لَا نَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَاؤُنَا وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ

اتارے مجھہ پر اپنا غصہ تیری طرف رجوع کرتا ہون جس قدر طاقت رکہتا
ہون اور گناہ سے پہرنیکی طاقت اور نیکی کی طاقت تیری ہی مدد سے ہے
یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیری سفر کی تکلیف سے اور برے پہرنے سے
اور منزل سے پیچہے ترقی کے اور مظلوم کی بددعا سے یا اللہ لپیٹ ہمارے
لیے زمین اور آسان کو ہم پر سفر مانگتا ہون تجھسے ایسا امر جس سے پہونچون
بہلائی اور بخشش اور خوشی کو مانگتا ہون تجہسے ساری بہلائی تو جو چاہتا ہی
کرسکتا ہے اور گہر سے نکلتے وقت کہے اللہ کا نام لیکر نکلتا ہون اُسی کا
بہروسا ہے اور سب طاقتین اور قوتین اسی کی مدد سے کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ فرشتہ اوسکو کہتا ہی تو بچایا گیا اور کفایت کیا گیا اور حمایت
کیا گیا اور جب سوار ہو تو تین بار اللہ اکبر کہے اور تین بار الحمد للہ پہر کہے
پاک ہے وہ جس نے اسکو ہمارا فرمانبردار کر دیا اور ہم تو اس کے نزدیک بہی نہیں
ہو سکتے تہے تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں مینے اپنی جان پر
ظلم کیا تو بس مجھے معاف کر کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہین کرتا کیونکہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی اور ابن عمر کی حدیث مین ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کے لیے سوار ہوتے فرماتے یا اللہ مین مانگتا ہون
تجہہ سی اس سفر مین تقوی کو اور وہ کام جس سے تو خوش ہو یا اللہ ہم پر سفر آسان
کر اور ہمسے زمین کی دوری لپیٹ یا اللہ تو سفر مین یار ہے اور تو گہر مین خلیفہ
ہے یا اللہ سفر مین ہمارا یار ہو اور گہر مین ہمارا خلیفہ اور ابن جریج نے
زیادہ کہا پہر فرماتے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے سفر کی تکلیف سی اور پہرنے
سی اور بری نظر سے اہل اور مال مین اور جب کسی بستی یا شہر مین داخل ہونیکا
قصد کرے تو کہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی ای ساتون آسمانون کے
مالک اور جنکو انہون نے سایہ کیا اور زمینون کے مالک اور جنکو اونہون نے اٹھایا اور شیطانون
کے مالک اور جنکو اونہون نے گمراہ کیا مین تجہسے اس گانون کی بہلائی مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی بہلائی اور بہترائی اور اسکی جو اوسمین ہے اور اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی برائی سے اور برائی سے اور بچہر کہے جو اسمین ہے مانگتا ہون اسکے نیکون کی
محبت اور اسکے بدون سے دور رہنا **فصل** مسافر چور اور درندے اور ہر موذی سے محفوظ رہے یا اللہ
ہماری اپنی آنکہہ کے ساتہ نگہبانی کر جو نہین سوتی اور اپنے اس رکن کے ساتہ جسکا قصد
نہین کیا جاتا اور ہم پر چونکہ تو قادر ہی رحم کر تا کہ ہم ہلاک نہون تو ہی ہماری امید ہی عثمان بن عفان
سی روایت ہی کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے جو شخص

تندرست ہو گیا اور مین بیمار اور فلان کی عزت کی گئی اور مجہہ پر عیب لگایا گیا اور فلان کی تعریف کی گئی اور میری مذمت اور فلان بچا لیا گیا اور مین جو ملامت نہین بچایا گیا کر اللہ تعالی اپنی ذات وصفات مین یکتا ہے جسکا کوئی شریک نہین اور اسکا جو مجت مین لگا ہی کو چاہتا ہے اور اس شخص کو جو محبت مین اسکی اور کو شریک کرے

فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ الْخُرَاسَانِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي الرَّوْحَاءِ قَالَ ضَلَلْتُ بِطَرِيقِ
مَكَّةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي فَسَمِعْتُ حِسًّا خَلْفِي فَاسْتَوْحَشْتُ
فَسَمِعْتُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَحِقَنِي فَقَالَ أَحْسِبُكَ ضَالًّا فَقُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ وَأَنْتَ ضَالٌّ
اهْتَدَيْتَ أَوْ مُسْتَوْحِشٌ اسْتَأْنَسْتَ أَوْ أَرِقْتَ نِمْتَ قُلْتُ
بَلٰى قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّأْنِ عَظِيمِ الْبُرْهَانِ شَدِيدِ
السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقُلْتُهَا فَإِذَا
أَصْحَابِي قَرِيبٌ فَطَلَبْتُ الرَّجُلَ فَلَمْ أَجِدْهُ قَالَ أَبُو بِلَالٍ
فَضَلَلْتُ بِمِنًى مِنْ أَهْلِي هٰذَا فَالْتَفَتُّ لَنْ فَإِذَا أَنَا بِأَهْلِي
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي
الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ
عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كُشِفَ عَنْهُ
بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ الْكِفَايَةِ
وَهِيَ رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا أَيَّ وَقْتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي
كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ
مَرَّاتٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
خَمْسِينَ مَرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَهُوَ
يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مُسْتَجَابًا بِكُلِّ لِسَانٍ
يَا مَنْ يَدَاهُ بِالْخَيْرِ مَبْسُوطَتَانِ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ الْأَحْزَابَ
وَيَا كَافِيَ إِبْرَاهِيمَ النِّيرَانَ يَا كَافِيَ مُوسٰى فِرْعَوْنَ

ابتدا رات مین کہے اللہ کے نام سے جس کے نام سے نہین ضرر دیتی کوئی چیز
زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ سنتا ہی جانتا تین بار اوسکو ناگہان بلا نہین
پہونچتی صبح تک اور ابو یوسف خراسانی سے روایت ہی وہ ابی سعید بن ابی الرجا
سے اوس نے کہا مین بعض راتون مین مکہ کے راستے مین بہول گیا پہر اپنے پیچہے
آہٹ سنی تو مین ڈر گیا اور مین نے قرآن پڑہتا سنا پہر مجہے ملا اور بولا مین تجہکو
بہولا ہوا سمجہتا ہون مینے کہا بیشک بولا مین تجہے وہ چیز نہ سکہاؤن کہ جب تو
اوسے کہے اور تو بہولا ہوا ہو تو تو راہ پاوے اور اگر تو ڈرتا ہو تو بیخوف ہو وے
یا بیخواب ہو وے تو تو سو جاوے مینے کہا کیون نہین بولا کہہ اللہ کے نام سے
جو مرتبہ والا ہے بڑی دلیل والا بڑے غلبے والا ہر دن وہ شغل مین ہے مین اللہ
کی پناہ لیتا ہون شیطان کی برائی سے جو اللہ نے چاہا ہوا نہ طاقت اور نہ قوت مگر
اللہ پاک کی مدد سے جب مین نے پڑہا تو ناگہان میرے یار قریب تہے مین پہر مینے آدمی
دیکہا تو نہ پایا ابو بلال نے کہا مین منی مین اپنا اہل بہول گیا پہر مین نے پڑہی
دعا تو ناگہان مین اپنے اہل کے پاس ہون اور ابو الدرداء سے روایت ہی کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص روز سات بار کہے میرا
کارساز اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیکون کا کارساز ہوا
کرتا ہے مجہے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین مینے اسپر بہروسا
کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہی اللہ تعالے اوس کے سب غم دور کر دیتا ہے
اگرچہ وہ سچا ہو یا جہوٹا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سختی
کے وقت کہے نہین کوئی معبود اللہ کے سوا جو بردبار کریم ہے پاک ہے اللہ
عرش بڑے کا مالک سب تعریف اللہ کو جو مالک ہے جہانون کا
اللہ کے حکم سے اوسکا غم دور ہو جاتا ہے **فصل** کفایت کی نماز مین
اور وہ دو رکعت ہین جب چاہے پڑہے اور پڑہے ہر رکعت مین
فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص دس بار اور فسیکفیکہم اللہ
وہو السمیع العلیم پچاس بار پہر سلام پہیرے اور یہ دعا پڑہے یا
اللہ یا رحمان یا حنان یا منان اے ہر زبان مین پکار کہی
گئے اے وہ شخص جس کے ہاتہ بہلائی سے فراخ ہین اے
محمد کی کفایت کرنیوالے احزاب کو دفع کر کے ابراہیم
کو آگ سے نجات دینے والے اے موسٰی
علیہ السلام کو فرعون سے بچانیوالے

ويا كافي رقية الجبابرة ويا كافي نوحا الغرق ويا كافي لوطا
فحش قومه يا كافي من كل شيء ولا يكفي منه شيء
يا كافي عائشة وآسية اكفني عظيم البلاء من كل شيء
حتى لا أخاف ولا أخشى مع اسمك العظيم الأعظم شيئا فإنه
يكفى ويجمع همه ويسره عند صلوته **فصل** في ذكر
صلوة الخصومات وهي أربع ركعات بتسليمة واحدة يقرأ
في الأولى فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد إحدى عشر مرة
وفي الثانية الفاتحة وقل هو الله أحد عشر مرات قل
يا أيها الكفرون وفي الثالثة الفاتحة وعشر مرات قل هو الله
أحد وألهكم التكاثر مرة وفي الرابعة الفاتحة وخمس
عشر مرة قل هو الله أحد وآية الكرسي مرة ثم يجعل
ثوابها لخصمائه يكفيه الله أمرهم يوم القيمة إن شاء الله
تعالى يصلي هذه الصلوة في سبعة أوقات أول ليلة
من رجب وليلة النصف من شعبان وآخر جمعة من رمضان
ويومي العيدين ويوم عرفة ويوم عاشوراء **فصل**
في صلوة الثمان في شوال حدثنا أبو نصر بن البناء عن
أبيه قال حدثنا أبو عبد الله الحسين بن عمر العلاف
قال أنا أبو القاسم القاضي حدثنا محمد بن أحمد بن صديق
ثنا يعقوب بن عبد الرحمن قال أنا أبو بكر أحمد بن جعفر
المروزي قال ثنا علي بن معروف قال حدثني محمد بن
محمود أخبرنا يحيى بن شبيب ثنا حميد عن أنس رض قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في شوال ثمان ركعات
ليلا كان أو نهارا يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب وخمس
عشر مرة قل هو الله أحد فإذا فرغ من صلوته سبح
سبعين مرة ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم سبعين مرة
والذي بعثني بالحق نبيا ما من عبد يصلي هذه الصلوة
إلا أنبع الله تعالى له ينابيع الحكمة في قلبه وأنطق بها
لسانه وأراه داء الدنيا ودواءها والذي بعثني بالحق
نبيا من صلى هذه الصلوة كما وصفت لا يرفع رأسه

اور اے عیسے علیہ السلام کو سرکشون سے رہا کرنیوالے نوح علیہ السلام کو
غرق سے سلامت رکھنے والے اے لوط کو اسکی قوم فحش سے محفوظ رکھنے
والے اے ہر چیز سے بچا نیوالے جس سے کوئی نہین بچا سکتا اے عائشہ اور آسیہ
علیہما السلام کے کفایت کرنیوالے مجھے ہر چیز کی بڑی آفت سے بچا
تاکہ مین نہ ڈرون اور نہ خوف کرون تیرے بڑے نام کی برکت سے کسی چیز سے
کیونکہ اس کے پڑھنے والے کے غم اسی نماز کے وقت دور ہوجاوینگے **فصل**
خصومت کی نماز مین اور وہ چار رکعتین ہین ایک سلام سے پہلی رکعت مین ایک بار
فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورہ اخلاص اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور دس بار
سورہ اخلاص اور تین بار قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور
دس بار سورہ اخلاص اور ایک بار الہٰکم التکاثر اور چوتھے مین فاتحہ اور
پندرہ بار سورہ اخلاص اور ایک بار آیۃ الکرسی اور اسکا ثواب اپنے خصمون کو
پہنچاوے قیامت کے دن اللہ تعالی اگر چاہے انکی امر سے اسکو بچاویگا یہ
نماز سات وقتون مین پڑھے رجب کی پہلی رات مین اور شعبان کی پندرھوین
رات اور رمضان کے آخری جمعہ مین اور دونون عیدون کے دن
اور عرفہ کے دن اور عاشورے کے دن **فصل** آٹھ رکعتون کی نماز
مین شوال مین حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا
حدیث بیان کی ہمسے ابو عبد اللہ حسین بن عمر علاف نے کہا خبر دی
ہمکو ابو القاسم قاضی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد بن صدیق نے
کہا حدیث بیان کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر احمد
بن جعفر مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے علی بن معروف نے کہا
حدیث بیان کی مجھسے محمد بن محمود نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن شبیب نے کہا
حدیث سنائی ہمکو حمید نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے شوال مین رات کو یا دن کو آٹھ رکعتین پڑھین
ہر رکعت مین فاتحہ اور پندرہ بار سورہ اخلاص اور نماز سے فارغ ہوکر
ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اوسکی
قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہین پڑھتا مگر اللہ
اسکے لئے حکمت کے چشمے کہولتا ہے اوسکے دل مین اور اس کے ساتھ اوسکی زبان
چلاتا ہے اور اسکو دنیا کی بیماری اور اسکی دوا دکھا دیتا ہے اسکی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر
بھیجا جس نے یہ نماز جیسے مینے فرمائی پڑھی نہین اٹھاتا اپنا سر

من اخر سجوده حتی یغفر الله له وان مات مات شهیدا مغفورا له وما من عبد یصلی هذه الصلوة فی السفر الا سهل الله علیه السیر والذهاب الی موضع مراده وان کان مدیونا قضی الله دینه وان کان ذا حاجة قضی الله حوائجه والذی بعثنی بالحق نبیا ما من عبد یصلی هذه الصلوة الا اعطاه الله تعالی بکل حرف بکل مخرفة فی الجنة قیل وما المخرفة یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بساتین فی الجنة یسیر الراکب فی ظل شجرة من اشجارها مائة سنة ثم لا یقطعها

فصل فی فضل الصلوة لرفع عذاب القبر عن عبد الله بن الحسن عن علی رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی رکعتین یقرء فی احدهما اخر الفرقان من تبارک الذی جعل فی السماء حتی یختم السورة ثم یاخذ فی الثانیة فیقرء فیها بعد الفاتحة من اول سورة المؤمنین حتی یبلغ فتبارک الله احسن الخالقین فانه یامن من مکر الجن والانس ویعطی کتابه بیمینه یوم القیمة ویؤمن من عذاب القبر ومن الفزع الاکبر ویعلمه الکتب وان لم یکن حریصا ویذهب منه الفقر ویؤتیه الله الحکم ویبصره فی کتابه الذی انزله علی نبیه صلی الله علیه وسلم ویلقنه حجته یوم القیمة ویجعل النور فی قلبه ولا یحزن اذا حزن الناس ولا یخاف اذا خافوا ویجعل النور فی بصره وینزع حب الدنیا من قلبه ویکتب عند الله من الصدیقین

فصل فی صلوة الحاجة عن ابی هاشم الایلی عن انس بن مالک رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من کان له الی الله حاجة مهمة فلیسبغ الوضوء ولیصل رکعتین یقرء فی الاولی بفاتحة الکتب وایة الکرسی وفی الثانیة بفاتحة الکتب وامن الرسول الخ ثم یتشهد ویسلم ویدعو بهذا الدعاء فانها تقضی وهذا الدعاء اللهم

پچھلے سجدے سے مگر اللہ تعالی اوسکو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر مین نہین پڑہتا مگر اوسپر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالی اسکا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے اوسکی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑہتا ہے اللہ تعالی اس کو ہر حرف کے بدل جنت مین ایک مخرفہ دیتا ہے عرض کیا گیا مخرفہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے

فصل قبر کا عذاب دور کرنے والی نماز کی فضیلت مین عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص دو رکعتین پڑہے پہلی رکعت مین سورہ فرقان کا پچھلا رکوع آخر سورہ تک پہر دوسری رکعت شروع کرے اور فاتحہ کے بعد سورہ مومنون ابتدا سے فتبارک اللہ احسن الخالقین تک پڑہے وہ جنون او رآدمیون کے مکر سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن داہنے ہاتہ مین عملنامہ دیا جاویگا اور قبر کے عذاب اور بڑے گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالی اس کو قرآن سکھاتا ہے اگرچہ وہ حریص نہ ہو اور اس سے محتاجی دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالے اس کو حکم دیتا ہے اور اپنی کتاب مین جس کو اس نے اپنے نبی پر اتارا بینا کرتا ہے اور قیامت مین اسکو اسکی حجت سکھا دے گا اور اس کے دل مین نور کرے گا اور وہ نہ غمگین ہوگا جب غمناک ہونگے لوگ اور نہ ڈرے گا جب ڈرینگے لوگ اور اس کی آنکھون مین نور کرے گا اور اس کے دل سے دنیا کی محبت کہینچ لے گا اور لکھا جاویگا وہ اللہ کے پاس سچون سے

فصل حاجت کی نماز مین ابو ہاشم سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو اللہ کی طرف کوئی حاجت سخت ہو تو وہ پورا وضو کرے اور دو رکعتین پڑہے پہلی رکعت مین فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور آمن الرسول آخر تک پہر تشہد اور سلام کرے اور یہ دعا مانگے اس کی حاجت پوری ہوگی یا اللہ

يَا مُؤنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَقْضِيَ حَاجَتِيْ **فصل**

فِي الدُّعَاءِ لِدَفْعِ الظُّلْمِ وَالْاِحْتِرَازِ مِنْهُ رَوٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمَا هٰذَا الدُّعَاءَ وَقَالَ لَهُمَا اِذَا نَزَلَتْ بِكُمَا مُصِيْبَةٌ اَوْ خِفْتُمَا جَوْرَ سُلْطَانٍ اَوْ ضَلَّتْ لَكُمَا ضَالَّةٌ فَاَحْسِنَا الْوُضُوْءَ وَصَلِّيَا رَكْعَتَيْنِ وَارْفَعَا اَيْدِيَكُمَا اِلَى السَّمَاءِ وَقُوْلَا يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالسَّرَائِرِ يَا مُطَاعُ يَا عَزِيْزُ يَا عَلِيْمُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَائِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُنْجِيَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَدِ الظَّلَمَةِ يَا مُخَلِّصَ قَوْمِ نُوْحٍ مِّنَ الْغَرَقِ يَا رَاحِمَ عَبْرَةِ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا كَاشِفَ ضُرِّ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُنْجِيَ ذِي النُّوْنِ مِنَ الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ يَا فَاعِلَ كُلِّ خَيْرٍ يَا هَادِيًا اِلٰى كُلِّ خَيْرٍ يَا دَلِيْلًا عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ يَا اَهْلَ الْخَيْرِ يَا خَالِقَ الْخَيْرِ يَا اَهْلَ الْخَيْرَاتِ اَنْتَ اللهُ رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيْمَا قَدْ عَلِمْتُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ثُمَّ سَلَا حَاجَتَكُمَا تُجَابَا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى دُعَاءٌ اٰخَرُ وَهُوَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ وَبِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظَمَةِ طَهَارَتِكَ وَبَرَكَاتِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّطَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ مِنْكَ بِخَيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ مَقَالِيْدُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَكَرَمِ جَلَالِكَ مِنْ خِزْيِكَ وَكَشْفِ

اے ہر اکیلے کے مونس اور اے ہر یگانہ کے یار اور اے نزدیک جو نہین ہے دور اور اے حاضر جو نہین ہے غایب اور اے غالب جو نہین ہے مغلوب مین تجھہ سے مانگتا ہون تیرے نام سے جو اللہ ہے بڑا مہربان ہے بخشنے والا زندہ ہے قایم جسے نہ اونگھہ آوے نہ نیند اور تجھہ سے مانگتا ہون تیرے نام سے جو اللہ ہے بڑا مہربان ہے بخشنے والا زندہ ہے قایم جس کے آگے مونہہ جھک گئے اور آوازین پست ہو گئین اور دل ڈر گئے یہ کہ رحمت بھیج تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور میرا کام تو آسان کر دے اور میری حاجت کو پوری کر دے **فصل** ظلم سے بچنے اور اسکو دور کرنے کی دعا جابر بن عبد اللہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو اللہ تعالی ان دونون پر راضی ہو یہ دعا سکہائی اور فرمایا جب تمپر کوئی مصیبت آوے یا تم دونو بادشاہ کے ظلم سے ڈرو یا تمہارا جانور گم ہو جاوے تو اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتین پڑہو اور آسمان کی طرف ہاتہ اٹھاؤ اور کہو اے پوشیدہ ظاہر کے جاننے والے اے فرمانبرداری کیے گئے اے غالب اے جاننے والے اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے لشکروں کے شکست دینے والے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اے فرعون کو موسی علیہ السلام کیواسطے غرق کرنیوالے اے عیسے علیہ السلام کو ظالموں کے ہاتہ سے نجات دینے والے اے نوح کی قوم کو غرق سے بچانیوالے اے یعقوب علیہ السلام کے آنسو ڈہلنے پر رحم کرنیوالے اے ایوب کا ضرر دور کرنیوالے اے یونس علیہ السلام کو تین اندہیرون سے خلاصی دینے والے اے ہر بہلائی کے کرنے والے اے ہر بہلائی کی طرف راستہ دکہانیوالے اے ہر بہلائی کے بتانے والے اور نیکی والے اور نیکی کے پیدا کرنے والے اور اے نیکیوں والے تو ہی معبود ہے مینے تیری طرف رغبت کی جس بات میں مین جانتا ہون تو چھپی باتین جانتا ہے مین تجھہ سے مانگتا ہون یہ کہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر تم دونو اپنی حاجتین مانگو قبول کیجاوینگی اگر چاہے اللہ دوسری دعا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے احزاب کے دن اوسکو ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا یا الہی مین تیری اور تیرے نور پاک کی اور تیری پاکی بزرگی کی اور تیری بزرگی کی جلال کی پناہ لیتا ہون ہر آفت اور رنج سے اور ہر جن اور انسان آنیوالے سے مگر جو تیری طرف سے بہلائی لیکر آوے تو ہی میری پناہ ہے تیرے ساتہ پناہ لیتا ہون تو میرا ملجا ہے تیرے پاس جگہہ لیتا ہون اے وہ ذات جس کے آگے سرکشون کی گردنین جھک گئین اور جمع ہوئین اسکو سعایت کی کنجیان پناہ لیتا ہون تیری جہہ کی جلال اور تیری بزرگی عزت کی اس سے کہ تو مجھے رسوا کرے اور میرا پردہ

سيئاتك ونسيان ذكرك والانصراف عن شكرك
انا في كنفك في ليلي ونهاري ونومي وقراري
وظعني واسفاري ذكرك شعاري وثناءك دثاري
لا اله الا انت تنزيها لاسمك وتكريما لسبحات
وجهك اجرني من خزيك ومن شر عذابك وعبادك
واضرب علي سرادقات حفظك وادخلني في حفظ
عنايتك وقني سيئات عذابك واغنني بخير منك
برحمتك يا ارحم الراحمين **فصل** في الدعاء لاذهاب
الهموم وقضاء الديون عن ابي موسى رضه عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال من اصابه هم او حزن فليدع بهؤلاء
الكلمات اللهم انا عبدك وابن عبدك ناصيتي
بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك اللهم
اني اسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك او
انزلته في كتابك او علمته احدا من خلقك او استأثرت
به في علم الغيب عندك ان تجعل القرآن الكريم
ربيع قلبي ونور صدري وجلاء حزني وذهاب همي
وغمي فقال قائل يا رسول الله ان المغبون لمن غبن
هؤلاء الكلمات قال صلى الله عليه وسلم اجل فقولهن
وعلمهن فانه من قالهن التماس ما فيهن اذهب الله
عز وجل حزنه واطال فرحه يروى عن عائشة رض قالت
ان ابا بكر الصديق يوما دخل عليها فقال هل سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاء كان يعلمناه
وذكر ان عيسى ابن مريم كان يعلمه اصحابه ويقول
لو كان على احدكم مثل جبل احد دينا قضاه الله
عز وجل عنه فقالت كان يقول اللهم يا فارج الهم
كاشف الغم مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا ورحيم
الآخرة اسألك ان ترحمني رحمة من عندك تغنيني
بها عن رحمة من سواك دعاء آخر في ذلك وهو ما روي
عن الحسن البصري رض انه جاءه صديق له يكرم عليه

کھوئے یا مین تجھ کو بھول جاؤن یا مین تیرا شکر نہ کرون مین تیری پناہ مین ہون
رات مین اور دن اور سوتے اور آرام مین اور اقامت اور سفر مین تیرا ذکر
میرا نیچے کا کپڑا ہے اور تیری تعریف میرا اوپر کا کپڑا ہے تیرے سوا کوی معبود نہین ہے
تیرا نام پاک ہے اور تیرے منہ کے پردے بزرگ ہین مجھے اپنی خواری سے بچا
اور اپنے عذاب کی برای سے اور اپنے بندونکی برای سے محفوظ رکھ اور
مجھپر نگہبانی کے پردے ڈال اور اپنی عبادت کی نگہبانی مین مجھے داخل کر
اور مجھے اپنے عذاب کی برائیون سے بچا اور مجھے بھلای کے ساتھ غنی کر
اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانون کے مہربان **فصل** غم دور ہونے
اور قرض دور ہونے کی دعا ابو موسی رضی اللہ سے روایت ہی وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جسکو غم یا اندوہ پہونچے وہ یہ دعا پڑھے
یا اللہ مین تیرا بندہ ہون تیرے بندے کا بیٹا ہون میری پیشانی تیرے
ہاتھ مین ہے مجھ مین تیرا حکم جاری ہے اور مجھ مین تیری تقدیر عدل ہے ای
اللہ مانگتا ہون تجھ سے تیرے ہر نام سے جو تیرا نام ہے یا اتارا تو نے اسی اپنی
کتاب مین یا سکھایا وہ کسی کو اپنی مخلوق سے یا پسند کیا اسکو اپنے چھپے
علم مین اپنے پاس یہ کہ قرآن کریم کو تو میرے دل کی بہار کر دے اور میرے سینے
کا نور اور میرے غمون کا دور کرنیوالا اور میرے اندوہ اور رنج لیجانیوالا
ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو زیانکار ہے جو ان کلمات
کو بھولا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان تو انکو کہہ اور سکھا
اس لیے کہ جس نے انکو کہا حالانکہ وہ مانگنے والا ہے جو ان مین ہی اللہ تعالے
اسکا غم لے جاتا ہے اور اسکی خوشی دراز کرتا ہے اور حضرت عائشہ رض سے روایت
ہے کہا میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق رض آئے اور فرمایا تو نے وہ دعا سنی
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین سکھایا کرتے اور فرماتے
عیسی بن مریم علیہ السلام یہی دعا اپنے ساتھیون کو سکھاتے اور فرماتے
حضرت اگر کسی پر احد پہاڑ جتنا قرض ہو اللہ تعالی اسکا قرض ادا کرے حضرت
عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے ای اللہ اندوہ
کے لیجانیوالے غم کے دور کرنیوالے بیقرارون کی پکار قبول کرنیوالے
دنیا اور آخرت مین مہربان مین تجھ سے وہ تیری رحمت مانگتا ہون جس سے
تو مجھے غنی کر دے اپنے غیر کی رحمت سے اور دعا اس بارے مین حسن بصری سے
مروی ہے کہ انکے پاس انکا دوست آیا جنکی یہ عزت کرتے تھے

فقال یا ابا سعید علی دین و احب ان تعلمنی اسم اللہ تعالی
الاعظم فقال ان شئت ذلک فقم و توضأ فقام فتوضأ
وقال لہ قل یا اللہ یا اللہ یا اللہ انت اللہ بلی واللہ انت
اللہ لا الہ الا انت اللہ اللہ اللہ واللہ انہ لا الہ الا اللہ
فقضی عنہ الدین وامر بعد الدین فاصبح الرجل فرای
مائة الف درھم صحاحا فی مسجدہ دراھم مختلفة فی
جراب علی راس الجراب مکتوب لو سألت اکثر من ھذا لا
عطیناک فلیف لم تسئل الجنة فجاء الرجل الی الحسن
فاخبرہ بذلک فانطلق معہ الی منزلہ فنظر الی الدراھم
فقال الرجل انی ندمت حیث لم اسأل اللہ الجنة فقال
الحسن ان الذی علمک ھذا الاسم لم یعلمک الا الخیر
یریدک فاکتم علی ھذا الاسم لا یسمع بہ الحجاج فلا
ینجو منہ احد دعاء اخر علمہ جبرئیل علیہ السلام
حین خرج من مکة المشرفة یرید یتجلل جاخوفا من
قریش وکفایة الھم والرزق روی ابو بکر الصدیق رض
ان جبرئیل علیہ السلام قال یا محمد ان اللہ تعالی یقرؤک
السلام وقد علمنی دعاء اتدعو بہ فیجعل اللہ بینک
وبینھم سترا فاعلمہ الیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نعم یا جبرئیل فقال قل یا کبیر کل کبیر یا سمیع یا بصیر
یا من لا شریک لہ ولا وزیر یا خالق الشمس والقمر المنیر
یا عصمة البائس الخائف المستجیر یا رازق الطفل الصغیر
یا جابر العظم الکسیر یا قاصم کل جبار عنید اسألک
وادعوک دعاء البائس الفقیر دعاء المضطر الضریر اسألک
بمعاقد العز من عرشک ومفاتیح الرحمة من کتابک
وبالاسماء الثمانیة المکتوبة علی قرن الشمس ان تفعل
بی کذا وکذا **باب** الادعیة التی یدعی بھا عقیب
الصلوة الفرض ودعاء الختم وغیر ذلک اما دعاء الصلوة
الغداة وصلوة العصر فھو ان تقول اللھم لک الحمد
حمدا وانت اھل الحمد وفضلک ونعمتک تتم الصالحات نسألک

اسنے کہا اے ابو سعید مین قرضدار ہون اور مین چاہتا ہون کہ تو مجہے
اسم اعظم سکہا دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو اٹہہ اور وضو کر پہر اوٹہا
اور وضو کیا اور کہا تو کہہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ تو معبود ہے ہان اللہ
کی قسم تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین اللہ اللہ اللہ اللہ کی
قسم تو معبود ہے تیری سوا کوئی معبود نہین میرا قرض ادا کر اور اس کے بعد مجہے فرمایا
وہی پہر صبح کے وقت اسنے مسجد مین ایک لاکہہ عمدہ درہم دیکہے قسم قسم کے ہمیان کے
منہ پر لکہا ہوا تہا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجہے دے دیتے تو نے جنت
کیون نہ مانگی پہر وہ آدمی حسن کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پہر حسن
اسکے ساتہ اسکے گہر گیے اور درہمون کو دیکہا اس شخص نے کہا مین شرمندہ ہون
اس لیے کہ مینے جنت نہ مانگی کہا حسن نے جس نے تجہے یہ اسم سکہایا ہے کسی
بہلائی کے لیے سکہایا ہے تو اسم کو چہپا اسکو حجاج نہ سنے پہر اس سے کوئی
خلاصی نہ پاویگا اور دعا جس کو حضرت جبریل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو سکہایا جب آپ مکہ شریف سے چلے تو قریش سے ڈر کر اور غم سے خلاصی
اور رزق کی کشایش کے واسطے نکلے حضرت ابو بکر رض نے روایت کی
کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد اللہ تعالی تجہکو سلام دیتا ہے
اور مجہے یہ دعا سکہائی ہے کہ تو اوس کے ساتہ دعا کرے پہر تیرے اور کفار
کے درمیان اللہ پردہ کر دے پہر مین تجہکو سکہاتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہا ہان اے جبریل جبریل نے کہا اے ہر بڑے سے بڑے اے سننے
والے اے دیکہنے والے اے وہ جسکا کوئی شریک نہین اور نہ کوئی وزیر اے سورج
چاند روشن کے پیدا کرنیوالے اے نا امید خوف کرنیوالی پناہ جوکی پناہ
اے چہوٹے بچے کی پرورش کرنیوالے اے ٹوٹی ہڈی کے جوڑنیوالے
اے ہر سرکش کے توڑنے والے مین تجہسے مانگتا ہون اور فقیر محتاج اور
بے قرار نابینے کی طرح پکارتا ہوں مانگتا ہون عرش کی بزرگی کے
وسیلہ سے اور تیری رحمت کے خزانون سے جو تیری کتاب مین ہے اور ان آٹہ
نامون کے وسیلہ سے جو سورج کے کنارے پر لکہے ہوئے ہین یہ کہ تو میری فلانی
فلانی حاجت پوری کرے **باب** ان دعاؤن کے بیان مین جو فرض
نمازون کے بعد مانگی جاتی ہین اور ختم قرآن کی دعا وغیرہ صبح کی نماز اور
اور عصر کی نماز کی دعا پہر وہ یہ ہے کہ کہے یا اللہ تیرے واسطے تعریف ہے اور شکر کر
اور تیرا احسان ہے اور فضل ہے کہ تیرے احسان سے نیکیان پوری ہوگئی ہین ہم

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا فَرَجًا قَرِيبًا فَاِنَّكَ لَمْ تَزَلْ مُجِيبًا وَّصَبِّرْنَا
جَمِيلًا وَّعَافِيَةً مِّنْ جَمِيعِ الْبَلَايَا وَالسَّلَامَةَ مِنْ طَرِيقِ
الرَّزَايَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ اجْتِمَاعَنَا
اِجْتِمَاعًا مَّرْحُومًا وَّتَفَرُّقَنَا مَعْصُومًا وَّلَا تَجْعَلْ
فِينَا شَقِيًّا وَّلَا مَحْرُومًا وَّلَا تَرُدَّنَا بِالْفَاقَةِ اِلٰى
غَيْرِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا سَعَةَ خَيْرِكَ وَحَقِيقَةَ التَّوَكُّلِ
عَلَيْكَ وَخَالِصَ الرَّغْبَةِ فِيمَا لَدَيْكَ وَامْلَاْ
قُلُوبَنَا مِنْكَ الْغِنٰى وَاكْسُ وُجُوهَنَا مِنْكَ الْحَيَا
وَارْزُقْنَا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الصَّبَاحِ
وَخَيْرَ الْمَسَاءِ وَخَيْرَ الْقَضَاءِ وَخَيْرَ الْقَدَرِ وَاصْرِفْ
عَنَّا شَرَّ الصَّبَاحِ وَشَرَّ الْمَسَاءِ وَشَرَّ الْقَضَاءِ وَ
شَرَّ الْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ وَمَا اَنْزَلْتَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ
خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ وَّسَلَامَةٍ وَّغَنِيمَةٍ وَّسَعَةِ
رِزْقٍ فَاجْعَلْ لَّنَا فِيهِ اَوْفَرَ الْحَظِّ وَالنَّصِيبِ
اَللّٰهُمَّ وَمَا اَنْزَلْتَ مِنْ سُوْءٍ وَّبَلَاءٍ وَّشَرٍّ وَّدَاءٍ
وَّفِتْنَةٍ فَاصْرِفْهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ **دُعَاءٌ** اٰخَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ
شَيْءٍ عَدَدًا لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَهْلُ الْكِبْرِيَاءِ وَ
الْعَظَمَةِ وَمُنْتَهَى الْجَبَرُوتِ وَالْعِزَّةِ وَوَلِيُّ
الْغَيْبِ وَالرَّحْمَةِ مَالِكُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَظِيمُ
الْمَلَكُوتِ شَدِيدُ الْجَبَرُوتِ لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَّخَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّرَازِقُهُ سُبْحَانَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَبَاحَنَا صَبَاحًا صَالِحًا لَّا خِزْيًا
وَّلَا فَاضِحًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا شَرَّ نَوَائِبِ الزَّمَانِ
وَمَكْرُوهَهُ وَمَصَارِعَ السُّوْءِ وَمَصَائِدَ الشَّيْطٰنِ
وَبَوَادِرَ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ وَتَفَقَّدْنَا يَوْمَنَا

یا اسد کشائش نزدیک کیونکہ تو ہمیشہ قبول کرتا ہے اور
مانگتا ہون صبر نیک اور تندرستی سب آفتون سے اور
اور سلامتی ہر مصیبت سے تیری رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین
یا اسد کر ہمارا اجتماع رحمت والا اور ہماری جدائی جدائی عصمت والی
اور نکر ہم مین کسی کو بدبخت اور نہ محروم اور ہمکو محتاج کرکے کسی
پاس نہ لیجا اور اپنی فراخ بھلائی کے ہمکو محروم نکر اور نہ
محروم کر ہم کو اپنے پر بھروسا کرنے سے اور جو تیرے پاس
ہے اس مین رغبت کرنے سے اور ہمارے دل بے پرواہی
سے پر کر اور ہمارے مونہون پر شرم کا پردہ ڈال اور
دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب کر اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین
اے میرے رب یا اسد دے ہمین صبح شام اور قضا اور قدر کی
بھلائی اور پھیر ہم سے صبح شام اور قضا قدر کی برائی یا اسد اور
جو تو نے اس مین بھلائی اور عافیت اور سلامتی اور غنیمت
اور فراخ رزق اتارا ہمارا اس مین بہت حصہ اور نصیب کر یا اسد
اور جو تو نے برائی اور بلا اور بدی اور بیماری اور فتنہ اتارا
اس کو ہم سے اور تمام مسلمان مردون اور عورتون سے پھیر
اے مہربانون کے مہربان دوسری دعا سب تعریف
اسد کو جس کے علم نے گھیرا ہر چیز کو اور اس نے یاد رکھا ہر چیز کو گن کر اسکے
سوا کوئی معبود نہین وہی ہے بڑائی والا اور عظمت والا
اور غلبہ اور عزت والا اور ہیبہ والا اور رحمت والا مالک
دنیا اور آخرت کا بڑائی والا بادشاہ غلبے والا مہربان جس
پر چاہے جو چاہے کرڈالے ہر چیز سے پہلا ہر چیز کا بنانیوالا
اور اس کا روزی رسان پاک ہے اور اس کے سوا
کوئی معبود نہین یا اسد میری صبح اچھی کر نہ رسوا کرنیوالی
اے اسد ہمکو زمانے کی تکلیفون کی برائی سے بچا
اور اس کے رنج سے اور بری جگہ مین گرنے سے۔ اور
شیطان کی گھاتون اور بادشاہ کے دبدبے سے۔
اور توفیق دے ہم
کو اس دن

هٰذَا وَفِي سَائِرِ الْأَيَّامِ لِاسْتِعْمَالِ الْخَيْرَاتِ
وَهَجْرِ السَّيِّئَاتِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا وَ
اَصْلِحْ قُلُوْبَنَا وَاَصْلِحْ اَخْلَاقَنَا وَ
اَصْلِحْ اَعْمَالَنَا وَاَصْلِحْ اٰبَاءَنَا وَ
اَبْنَاءَنَا وَاَجْدَادَنَا وَجَدَّاتِنَا وَدُنْيَانَا
وَاٰخِرَتَنَا اَللّٰهُمَّ كَمَا اَمْضَيْتَ اللَّيْلَةَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَامْضِ عَلَيْنَا النَّهَارَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا اللّٰهُ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ **دُعَاءٌ** اٰخَرُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا مَا اَظْهَرْنَا وَمَا
اَسْرَرْنَا وَمَا اَخْفَيْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَ
مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنَا رِضَاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاخْتِمْ لَنَا بِالسَّعَادَةِ وَالشَّهَادَةِ وَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ اَعْمَارِنَا
خَيْرًا وَّخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِنَا خَيْرًا وَّ
خَيْرَ اَيَّامِنَا يَوْمَ نَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ

اور سب دنون مین نیکی کرنے اور برائی
چھوڑنے کی۔ یا اللہ ہمکو سنوار اور ہمارے
دل کو سنوار اور ہماری عادتین سنوار اور ہمارے
کام اور ہمارے باپ اور اولاد اور ہمارے
اجداد اور ہمارے دادیکین نانیین دنیا اور
آخرت مین یا اللہ جیسے تونے یہ رات سلامتی
اور عافیت سے گذاری دن کو بھی سلامتی
اور عافیت سے گذار اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین یا اللہ دے ہمین دنیا
مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور
دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت
سے بچا اے ارحم الراحمین یا اللہ قبول
کر یا اللہ جہانون کے مالک دوسرے
دعا سب تعریف اللہ کو جس نے بنائے
آسمان اور زمین اُس کے سوا کوئی
معبود نہین مین نے اوس پر بھروسا
کیا اور وہی ہے بڑے عرش کا مالک
وہ پاک ہے اور پرتر ہے مشرکون کے
شرک سے یا اللہ ہمارے گناہ معاف کر ظاہر
اور پوشیدہ اور زیادہ ظاہر اور جو تو ہم سے زیادہ
جانتا ہے۔ یا اللہ تو دنیا اور آخرت
مین ہم سے خوش ہو اور نیکی اور شہادت
اور بخشش پر ہمارا انجام کر یا اللہ ہماری پچھلی
عمرین بہتر کر اور پچھلے عمل اچھے اور بہتر
وہ دن جس دن ہم تجھ کو ملین یا اللہ پناہ
پکڑتے ہین ساتھ تیری نعمت
دور ہونے سے

وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ
وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
وَتَغَيُّرِ النَّعْمَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ نَعُوْذُبِكَ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَكَارِهِ وَالْاَسْوَاءِ وَنَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ
خَيْرَ الْعَطَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ
سُقْمَنَا وَتُبْرِئَ مَرْضَانَا وَتَرْحَمَ مَوْتَانَا
وَتُصِحَّ اَبْدَانَنَا وَتُخَلِّصَهَا اَللّٰهُمَّ
بِخُلُوْصِ اَدْيَانِنَا وَاَنْ تَحْفَظَ عِبَادَتَنَا
وَتَشْرَحَ صُدُوْرَنَا وَتُدَبِّرَ اُمُوْرَنَا
وَتُجْمِلَ اَوْلَادَنَا وَتَسْتُرَ جُرْمَنَا وَتَرُدَّ
غُيَّبَنَا وَاَنْ تُثَبِّتَنَا عَلٰى دِيْنِنَا
وَنَسْاَلُكَ خَيْرًا وَرُشْدًا اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تُؤْتِيَنَا حَسَنَةً فِي
الدُّنْيَا وَحَسَنَةً فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنْ
تَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ يَا اَرْحَمَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَالدُّعَاءُ مَامُوْرٌ
بِهٖ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ وَ
قَدْ بَيَّنَّا ذٰلِكَ فِيْ اَثْنَاءِ الْكِتَابِ
فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ
اَنْ يَخْرُجَا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ دُعَاءٍ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اَيْ اِذَا فَرَغْتَ
مِنَ الْعِبَادَةِ انْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاطْلُبْهُ مِنْهُ وَقَدْ
جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

اور ناگہانی دشمنی سے اور عافیت کے پھرنے
سے یا اللہ ہم پناہ لیتے ہین تیری بدبختی
کے پانے سے اور سخت رنج سے اور دشمنون
کے خوش ہونے سے اور نعمتون کے بدلنے
سے اور بری قضا سے ہم پناہ پکڑتے ہین
سب رنجون اور برائیون سے اور مانگتے ہین ہم تجھ
سے بہتر بخششین یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھ سے بیماری
کا دور ہونا اور بیمارون کا شفا پانا اور مردون پر
مہربانی اور بدنون کی تندرستی اور خالص
کر ہمارے واسطے اپنا دین اور ہمین
نگاہ رکھ اور ہمارا سینہ کھول اور ہمارے
کامون کی تدبیر کر اور ہماری اولاد درست
کر اور ہمارے عیب ڈھانک اور ہمارے گم شدہ
واپس کر اور ثابت کر ہمکو ہمارے دین پر اور
مانگتے ہین تجھ سے نیکی اور بھلائی یا اللہ ہم تجھ سے
مانگتے ہین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور تجھ سے
کر تو ہم کو اسلام پر فوت کر اپنی رحمت سے
اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور قبر کے
عذاب سے اے ارحم الراحمین اے جہانون
کے مالک دعا کا حکم کیا گیا ہے اور اسکا
خدا کے نزدیک مرتبہ ہے اور کتاب کے درمیان
ہم اس کو بیان کر چکے پھر امام مقتدی کو لائق نہین
کہ بلا دعا مسجد سے نکلے اللہ تعالے نے
فرمایا جب تو عبادت سے فارغ ہووے تو دعا کر اور
جو چیز اللہ کے پاس ہے اس کی رغبت کر
اور اس کو اس سے مانگ اور حدیث شریف
مین آیا ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے

عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا قام الإمام في محرابه ولو أتت الصفوف نزلت الرحمة فأول ذلك تصيب الإمام ثم من عن يمينه ثم من عن يساره ثم تفرق الرحمة على الجماعة ثم ينادي ملك ربح فلان وخسر فلان فالرابح من يرفع يديه بالدعاء إلى الله تعالى إذا فرغ من صلاته المكتوبة والخاسر هو الذي يخرج من المسجد بلا دعاء فإذا خرج بلا دعاء قالت الملائكة يا فلان استغنيت عن الله تعالى ما لك عند الله حاجة **فصل** فأما دعاء ختم القرآن فهو صدق الله العظيم الذي خلق الخلق فابتدعه وسن الدين وشرعه ونور النور وشعشعه وقدر الرزق ووسعه وضر خلقه ونفعه وأجرى الماء وأنبعه وجعل السماء سقفا محفوظا ورفعه والأرض بساطا فوضعه وسير القمر فأطلعه
سبحانه ما أعلى مكانه
وأرفعه وما أعز سلطانه
وأبدعه

سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امام جب اپنے محراب مین کھڑا ہوتا ہے اور صفین برابر ہوتی ہین تو رحمت اترکر پہلے امام کو پہونچتی ہے پھر امام کے داہنی طرف والون پھر بائین طرف والون کو پھر رحمت ساری جماعت پر پھیل جاتی ہے پھر فرشتہ ندا کرتا ہے فلانا سودمند ہوا اور فلانا زیان کار سودمند وہ ہے جو اپنے دونون ہاتھ اللہ کی طرف دعا کے واسطے اوٹھاتا ہے فرض نماز سے فارغ ہوکر اور زیان کار وہ جو مسجد سے بلا دعا نکلتا ہے جب بلا دعا نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہین تونے اللہ پاک سے بے پرواہی کی خدا کو تیری کیا حاجت ہے **فصل** لیکن ختم قرآن کی دعا اللہ نے پھر فرمایا جو بڑا ہے جس نے مخلوق کو نئے طریق پر بنایا اور دین کو مقرر کیا اور نور کو روشن کیا اور روزی مقرر کی اور اس کو فراخ کیا اور مخلوق کو چاہے نقصان پہونچائے چاہے فائدہ دے اور پانی بہایا اور اس کے چشمے کھولے اور آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور بلند کیا اور زمین کو بچھایا اور چاند کو چلایا اور چڑھایا پاک ذات کیسے مرتبے والا
اور رفعت والا اور غلبے والا
اور نیا بنانیوالا

لا رادّ لما منعه ولا مغيّر لما اخترعه ولا مذلّ لمن رفعه
ولا معزّ لمن وضعه ولا مفرّق لما جمعه ولا شريك له ولا اله
معه صدق الله الذي دبّر الدهور وقدّر المقدور وصرّف الامور
وعلم هواجس الصدور وتعاقب الديجور وسهّل المعسور
ويسّر العسير وسجّر البحر المسجور انزل الفرقان والنور و
التوراة والانجيل والزبور واقسم بالفرقان والطور والكتاب
المسطور في رقّ منشور والبيت المعمور والبعث والنشور
وجاعل الظلمات والنور والولدان والحور والجنان والقصور
ان الله يسمع من يشاء وما انت بمسمع من في القبور صدق
الله العظيم الذي عزّ فارتفع وعلا فامتنع وذلّ كل شيء
لعظمته وخضع وسمك السماء ورفع وفرش الارض
واوسع وفجّر الانهار فانبع ومرج البحار فانزع وسخّر النجوم
فاطلع وارسل السحاب فارتفع ونوّر النور فلمع وانزل الغيث
فهمع وكلّم موسى عليه السلام فاسمع وتجلّى للجبل فتقطّع
ووهب ونزع وضرّ ونفع واعطى ومنع وسنّ وشرع وفرّق
وجمع وانشأكم من نفس واحدة فمستقرّ ومستودع
صدق الله العظيم التواب الغفور الوهاب الذي خضعت
لعظمته الرقاب وذلّت لجبروته الصعاب ولانت له
الشداد واستدلّت بصنعته الالباب ويسبّح بحمده
الرعد والسحاب والبرق والسراب والشجر والدواب
ربّ الارباب ومسبّب الاسباب ومنزل الكتاب وخالق
خلقه من التراب غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب
لا اله الا هو عليه توكلت واليه متاب صدق الله الذي
لم يزل جليلا دليلا صدق من حسبي به كفيلا صدق
من اتخذته وكيلا صدق الله الهادي اليه سبيلا
صدق الله ومن اصدق من الله قيلا صدق الله وصدق
انباءه وصدق الله وصدقت انبياءه صدق الله وجلّت
الاءه صدق الله وصدقت ارضه وسماءه صدق الواحد
القديم الماجد الكريم الشاهد العليم الغفور الرحيم الشكور

جسکے کئے کو کون پھیرے اور اسکی بنا میں کون تغیر دے جسکو اس نے عزت دی
اسکو کون ذلیل کرے اور جسکو اس نے ذلیل کیا اسکو کون عزت دے جسکو اس نے جمع کیا اسکو کون
جدا کرے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسکے ساتھ کوئی معبود نہیں سچا ہے جس نے زمانوں کی تدبیر کی
اور تقدیر کو مقرر کیا اور کاموں کو پھیرا اور دلوں کے خیال جانتا ہے اور راتوں کے آنے جانے کو
اور مشکل کو آسان کیا اور دریا جوش کے گئے کو مسخر کیا اور قرآن اور نور اور توریت
اور انجیل اور زبور کو اتارا اور قرآن اور طور اور لوح محفوظ اور بیت المعمور
اور قیامت کی قسم کھائی اندھیرے اور نور اور بچوں اور حوروں اور
جنتوں اور محلوں کا بنانے والا اللہ جسکو چاہے سنا دے اور تو مردوں
کو نہیں سنا سکتا اللہ بڑا سچا ہے جو عزت والا اور بلند ہے اور غالب ہے
اور زور آور ہے اور اسکی عظمت کے آگے ہر چیز ذلیل ہوئی اور آسمان
کو بلند کیا اور بہت اونچا کیا اور زمین کو بچھایا اور فراخ کیا اور نہروں کو چلایا اور
چشمے کھولے اور دریاؤں کو ملا یا پھر تر کیا اور ستاروں کو فرمانبردار کیا اور چڑھایا
اور بادل بھیجا و نیچے اونچے اور نور کو روشن کیا اور مینہ کو اتارا اور موسی علیہ
السلام سے کلام کیا پھر سنوایا اور پہاڑ پر تو وہ ڈالا پھر ٹکڑے ٹکڑے کیا اور
بخشا اور دور کیا اور ضرر پہونچایا اور نفع دیا اور دیا اور نہ دیا اور مقرر کیا اور
جدا کیا اور جمع کیا اور تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک جگہ قرار ہے
اور ایک جگہ امانت سچا ہے اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا جسکی عظمت
کے آگے گردنیں جھک گئیں اور اسکے آگے سرکش ذلیل ہوئے اور اسکے لئے
سخت چیزیں نرم ہوئیں اور اسکے کاموں میں عقل والوں نے راہ پائی اور رعد
اور بادل اور برق اور سراب اور درخت اور چارپائے اسکی پاکی بولتے
ہیں مالکوں کا مالک ہے اور اسباب کا پیدا کرنے والا اور کتاب کا اتارنے والا
اور مخلوق کا مٹی سے بنانے والا گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب
والا جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف پھرنا ہے
سچا ہے اللہ جو ہمیشہ سے بزرگ ہے اور راہ دکھانے والا سچا ہے جو مجھے کافی ہے
اور وہی کارساز ہے سچا ہے جسکو میں نے کارساز بنایا سچا ہے اپنی طرف راہ دکھانے والا
سچا ہے اور اللہ سے کون زیادہ سچا ہے سچا ہے اللہ اور اسکی خبریں
سچی اور سچا ہے اللہ اور اسکے پیغمبر سچے سچا ہے اللہ اور اسکی نعمتیں بزرگ
سچا ہے اللہ اسکی زمین سچی اور اسکا آسمان سچا ہے۔ سچا ہے اللہ اکیلا
قدیم بزرگ کریم حاضر دانا بخشنے والا مہربان قدردان اور بردبار

الحليم قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم صدق الله
العظيم الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الحي العليم الحي الكريم الحي
الباقي الحي الذي لا يموت ابدا ذو الجلال والجمال والاكرام والآلاء
العظام والمنن الجسام وبلغت الرسل الكرام بالحق صلى الله على
سيدنا وسلم وعليهم السلام ونحن على ما قال الله ربنا
وسيدنا ومولنا من الشاهدين ولما اوجب والزم غير جاحدين
والحمد لله رب العلمين وصلوته على سيدنا وسندنا محمد
خاتم النبيين وعلى ابويه المكرمين سيدنا آدم والخليل
ابراهيم وعلى جميع اخوانه من النبيين وعلى اهل بيته الطاهرين
وعلى اصحابه المنتجبين وعلى ازواجه الطاهرات امهات
المؤمنين وعلى التابعين لهم باحسان الى يوم الدين وعلينا معهم
برحمتك يا ارحم الراحمين صدق الله ذو الجلال والاكرام والعظمة
والسلطان جبار لا يرام عزيز لا يضام قيوم لا ينام له الافعال الكرام
والمواهب العظام والايادي الجسام والافضال والانعام والكمال
والتمام يسبح له الملئكة الكرام والبهائم والهوام والرياح والغمام
والضياء والظلام وهو الله الملك القدوس السلام ونحن على ما قال
الله ربنا جل ثناؤه وتقدست اسماؤه وجلت آلاؤه وشهدت ارضه
وسماؤه ونطقت به رسله وانبياؤه شاهدون شهد الله انه لا
اله الا هو والملئكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز
الحكيم ان الدين عند الله الاسلام ونحن بما شهد الله ربنا والملئكة
واولوا العلم من خلقه من الشاهدين شهادة شهد بها العزيز
الحميد ودان بها المؤمن الغفور الودود واخلص بالشهادة
لذي العرش المجيد يرفعها بالعمل الصالح الرشيد يعطي قائلها الخلود
في جنة ذات سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء
مسكوب يرافق فيها النبيين الشهود والركع السجود والبازلين
في طاعته غاية المجهود اللهم اجعلنا بهذا التصديق صادقين
وبهذا الصدق شاهدين وبهذه الشهادة مؤمنين وبهذا
الايمان موحدين وبهذا التوحيد مخلصين وبهذا الاخلاص
موقنين وبهذا الايقان عارفين وبهذه المعرفة معترفين و

کہ سچا ہے اللہ پھر دین ابراہیم پر چلو سچا ہے اللہ بڑا جسکے سوا کوئی
معبود نہیں وہ مہربان ہے بخشنے والا زندہ دانا زندہ کریم زندہ باقی
زندہ جو نہیں مریگا کبھی۔ جلال والا جمال والا بزرگی والا بڑی صفتوں والا
بڑے احسانوں والا اور پیغمبروں نے ٹھیک پیغام پہونچا دئے ہمارے سردار
اور انپر خدا کی رحمت اور اسکا سلام اور ہم اپنے اللہ مالک اور سردار اور
مولی کی باتوں پر گواہ ہیں اور جسکو اس نے واجب کیا اور لازم کیا اسکے ہم منکر نہیں
اور سب تعریف اللہ کے لئے جو جہانوں کا مالک ہے اور اسکی رحمت ہمارے سردار
اور بزرگ محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہیں اور اُن کے دو باپوں عزت
والوں پر جو ہمارے سردار آدم اور خلیل علیہما السلام ہیں اور اُسکے تمام بھائیوں پیغمبروں پر
اور اہل بیت پاک پر اور اصحاب پر جو چنے ہوئے ہیں اور آپکی بیبیوں پر جو پاک ہیں
جو مسلمانوں کی مائیں ہیں اور انپر جو قیامت تک نیکی کے ساتھ اُنکے پیرو ہیں
اور ہمپر انکے ساتھ اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانوں کے مہربان سچا ہے اللہ بزرگی اور عزت
عظمت اور سلطنت والا جبار ہے جسکا کوئی قصد نہیں کرتا غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا قیوم ہے
نہیں سوتا اسکے کام عمدہ ہیں اور بخششیں بڑی اور بڑے احسان اور فضل اور انعام اور
کمال بزرگ فرشتے اُسکی پاکی بولتے ہیں اور چارپائے اور زہریلی چیزیں اور
ہوائیں اور بادل اور روشنی اور سیاہی اور وہ اللہ بادشاہ ہے اور پاک بے عیب
اور ہم اللہ کے فرمانے پر جسکی ثنا بزرگ ہے اور نام پاک اور نعمتیں بڑی اور زمین اور
آسمان اُسکی گواہی دیتے ہیں اور اُسکی تعریف کے ساتھ رسول اور پیغمبر ناطق ہیں گواہ ہیں
گواہی دی اللہ نے کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے وہ عدل کے ساتھ قائم ہے
اُسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں غالب ہے حکمت والا دین پسندیدہ خدا کے نزدیک اسلام ہے
اور جس بات کی اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے اور اُسکی مخلوق سے علم والے گواہی دیتے ہیں اسکی
ہم بھی گواہی دیتے ہیں ایسی جسکی غالب حمید نے گواہی دی اور جسکے سبب مومن بخشنے والے مہربان
کی قریب ہوا اور خدا کے لئے ہم گواہی کو خالص کرتے ہیں جسکو اللہ تعالی نیک عمل کے ساتھ
اُٹھا لیوے اور اُسکے کہنے والے کو جنت کے درختوں بے خار والے اور میوے والے اور سایہ والے اور
پانی جاری والے اور ہمیشگی عنایت فرماوے اور پیغمبروں مخلوق کے گواہوں کو رکوع کرنیوالوں
سجدہ کرنیوالوں اسکی طاعت میں از حد کوشش کرنیوالوں کی رفاقت نصیب کر یا اللہ
اس تصدیق میں سچا کر اور اسپر گواہ اور اسکے ساتھ ایمان والے اور اس ایمان میں موحد اور
اس توحید میں مخلص اور اس اخلاص میں یقین والے اور
اس یقین میں عارف اور اس معرفت میں مقر اور

بِهٰذَا الْاِعْتِرَافِ مُنِيْبِيْنَ وَبِهٰذِهِ الْاِنَابَةِ فَائِزِيْنَ وَفِيْمَا لَدَيْكَ رَاغِبِيْنَ وَلِمَا عِنْدَكَ طَالِبِيْنَ وَبَاهِ بِنَا الْمَلٰٓئِكَةَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فَشَغَلَتْهُمْ بِالدُّنْيَا عَنِ الدِّيْنِ فَاَصْبَحُوْا مِنَ النَّادِمِيْنَ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ وَاَوْجِبْ لَنَا الْخُلُوْدَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ وَاَنْتَ الْحَقِيْقُ بِالْمِنَّةِ ثُمَّ الْفَضْلِ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَتَابُعِ اِحْسَانِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَوَاتُرِ اِنْعَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَرَادُفِ اِمْتِنَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَطَفْتَ عَلَيْنَا قُلُوْبَ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ صِغَارًا وَّضَاعَفْتَ عَلَيْنَا نِعَمَكَ كِبَارًا وَّمَا اَلَيْتَ اِلَيْنَا بِرَّكَ مِدْرَارًا وَجَهِلْنَا وَمَا عَاجَلْتَنَا مِرَارًا فَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَحْمَدُكَ سِرًّا وَّجِهَارًا وَنَشْكُرُكَ مَحَبَّةً وَّاخْتِيَارًا فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ اَلْهَمْتَنَا مِنَ الْخَطَآءِ اِسْتِغْفَارًا وَلَكَ الْحَمْدُ فَارْزُقْنَا جَنَّةً وَّاَحْجِبْ عَنَّا بِعَفْوِكَ نَارًا وَلَا تَفْضَحْنَا يَوْمَ الْبَعْثِ فَتَجْعَلَنَا بَيْنَ الْمَعَاشِرِ عَارًا وَّلَا تَفْضَحْنَا بِسُوْءِ اَفْعَالِنَا يَوْمَ لِقَآئِكَ فَتُلْبِسَنَا ذِلَّةً وَّاَكْسِنَا رِدَآءَ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا هَدَيْتَنَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمْتَنَا الْحِكْمَةَ وَالْقُرْاٰنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِيْ تَعَلُّمِهٖ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا قَبْلَ عِلْمِنَا بِمَعْرِفَتِهٖ وَخَصَصْتَنَا بِهٖ قَبْلَ مَعْرِفَتِنَا بِفَضْلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِكَ لُطْفًا بِنَا وَامْتِنَانًا عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حِيْلَتِنَا وَلَا قُوَّتِنَا فَهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ رِعَايَةَ حَقِّهٖ وَحِفْظَ اٰيَاتِهٖ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهٖ وَاِيْمَانًا بِمُتَشَابِهِهٖ وَهُدًى فِيْ تَدَبُّرِهٖ وَتَفَكُّرًا فِيْ اَمْثَالِهٖ وَمُعْجِزَاتِهٖ وَتَبْصِرَةً فِيْ نُوْرِهٖ وَحِكَمِهٖ لَا تُعَارِضُنَا الشُّكُوْكُ فِيْ تَصْدِيْقِهٖ وَلَا يَخْتَلِجُنَا الزَّيْغُ فِيْ قَصْدِ طَرِيْقِهٖ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَشِفَآءَ صُدُوْرِنَا وَجِلَآءَ اَحْزَانِنَا وَذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا وَسَآئِقَنَا وَقَآئِدَنَا

اس اقرار میں رجوع کرنے والے اور اس رجوع میں بامراد اور جو تیرے پاس ہے اسمیں رغبت کرنے والے اور اسکے طالب اور فخر دے ہمارے سبب لکھنے والے عزت والے فرشتوں کو اور اُٹھا ہمکو پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور نہ کر ہمکو اُن میں جنپر شیطان غالب ہوئے پھر اُنکو دنیا میں رجھا دیا دین چھوڑا کر پس ہو گئے پشیمان اور آخرت میں زیانکار اور بہشت کی ہمیشگی ہمارے لئے واجب کر اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ تیرے لئے تعریف ہے اور تو تعریف کے لائق ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تیرے متواتر احسانوں پر اور تیری تعریف ہے تیرے بہت انعاموں پر یا اللہ تو نے ہم پر ہمارے ماں باپ کے دلوں کو نرم کیا اور تو نے ہم پر بڑی نعمتیں دوچند کیں اور اپنی بھلائی اُتاری۔ ہم نے نادانی کی تو نے جلدی نہ کی تیرے ہی واسطے تعریف ہے یا اللہ پوشیدہ ظاہر تیری تعریف کرتے ہیں اور پیار اور احسان سے تیرا قدر کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے تعریف ہے کیونکہ تو نے گناہ کے پیچھے استغفار کا الہام کیا۔ اور تیری ہی تعریف ہے ہمکو جنت سے اور اپنی معافی کے ساتھ ہمکو آگ سے در پردہ رکھ اور ہمکو قیامت میں ہلاک نہ کر پھر تو کر دے ہمکو لوگوں میں شرمسار اور ہمارے کاموں کے ساتھ ہمیں رسوا نہ کر اپنے ملنے کے دن پھر تو پہنا دے ہمکو ذلت اور خواری اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے جیسے تو نے ہمکو اسلام کا راہ دکھایا اور قرآن اور سنت سکھایا یا اللہ تو نے سکھائی ہمیں اس سے پہلے کہ ہم اسکے سیکھنے کی رغبت کریں اور تو نے ہمپر اسکے ساتھ احسان کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی پہچان حاصل کریں اور تو نے ہمکو اسکے ساتھ خاص کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی بزرگی جانیں یا اللہ جیسا یہ تیرا ہمپر محض لطف اور احسان ہے جس میں ہمارا نہ حیلہ ہے اور نہ قوت پھر تو ہمیں قرآن کے نگاہ رکھنے کا حق بخش اور اسکی آیتیں یاد کرا اور اسکی محکم آیتوں پر عمل کرا اور اسکی متشابہ آیتوں پر ایمان نصیب کر اور رہنمائی اسکے تدبر میں اور سوچ اسکی مثالوں اور معجزوں میں اور بصارت اور حکمت اسکے نور میں ہمکو شکوک پیش نہ آویں اسکی تصدیق میں اور نہ راہ مارے کجی اسکے درمیان طریق میں یا اللہ ہمکو قرآن عظیم کے ساتھ سودمند کر اور اسکی آیتوں اور حکمت والے ذکر میں برکت کر اور ہم سے قبول کر تو سننے والا جاننے والا اور ہماری توبہ قبول کر تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ قرآن کو ہمارے دل کی بہار بنا اور ہمارے سینوں کی دوا اور ہمارے غموں کی صیقل اور ہمارے غموں کو لیجانا اور ہمکو تیری طرف چلانیوالا

المقالة السادسة والستون

قال رضي الله عنه وأرضاه

وَدَلِيلَنَا إِلَيْكَ وَإِلَى جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ لِقُلُوبِنَا ضِيَاءً وَّلِأَبْصَارِنَا
جَلَاءً وَّلِأَسْقَامِنَا دَوَاءً وَّلِذُنُوبِنَا مُمَحِّصًا وَمِنَ النَّارِ
مُخَلِّصًا اَللّٰهُمَّ أَلْبِسْنَا بِهِ الْحُلَلَ وَأَسْكِنَّا بِهِ الظُّلَلَ وَ
أَسْبِغْ عَلَيْنَا بِهِ النِّعَمَ وَادْفَعْ بِهِ عَنَّا النِّقَمَ وَاجْعَلْنَا بِهِ
عِنْدَ الْجَزَاءِ مِنَ الْفَائِزِينَ وَعِنْدَ النِّعَمِ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَعِنْدَ الْبَلَاءِ مِنَ الصَّابِرِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيَاطِينُ فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنْيَا عَنِ الدِّينِ فَأَصْبَحَ مِنَ
الْخَاسِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الْقُرْآنَ
بِنَا مَاحِلًا وَّلَا الصِّرَاطَ بِنَا زَائِلًا وَّلَا نَبِيَّنَا وَسَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيٰمَةِ عَنَّا مُعْرِضًا وَّلَا مُوَلِّيًا
اِجْعَلْهُ يَا رَبَّنَا يَا خَالِقَنَا يَا رَازِقَنَا لَنَا شَافِعًا مُّشَفَّعًا وَّ
أَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأْسِهِ مَشْرَبًا رَّوِيًّا سَائِغًا
هَنِيْئًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا
جَاحِدِينَ وَلَا مَغْضُوبٍ عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْآنِ الَّذِي رَفَعْتَ
مَكَانَهُ وَثَبَّتَّ أَرْكَانَهُ وَأَيَّدْتَ سُلْطَانَهُ وَبَيَّنْتَ بَرَكَاتَهُ
وَجَعَلْتَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيحَةَ لِسَانَهُ وَقُلْتَ يَا عَزَّ مِنْ
قَائِلٍ سُبْحَانَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
بَيَانَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ كُتُبِكَ نِظَامًا وَأَوْضَحُهَا كَلَامًا وَأَبْيَنُهَا
حَلَالًا وَّحَرَامًا مُحْكَمُ الْبَيَانِ ظَاهِرُ الْبُرْهَانِ مَحْرُوسٌ مِّنَ
الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فِيهِ وَعْدٌ وَّوَعِيدٌ وَّتَخْوِيفٌ وَّتَهْدِيدٌ
لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ
حَمِيدٍ اَللّٰهُمَّ فَأَوْجِبْ لَنَا بِهِ الشَّرَفَ وَالْمَزِيدَ وَأَلْحِقْنَا بِكُلِّ
بَرٍّ سَعِيدٍ وَّاسْتَعْمِلْنَا فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيدِ إِنَّكَ أَنْتَ
الْقَرِيبُ الْمُجِيبُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَنَا
بِهِ مُصَدِّقِينَ وَلِمَا فِيهِ مُحَقِّقِينَ فَاجْعَلْنَا لِتِلَاوَتِهِ مُنْتَفِعِينَ
إِلَى لَذِيذِ خِطَابِهِ مُسْتَمِعِينَ وَبِمَا فِيهِ مُعْتَبِرِينَ وَلِأَحْكَامِهِ
جَامِعِينَ وَلَا وَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ خَاضِعِينَ وَعِنْدَ خَتْمِهِ

اور راہنما اور تیرے بہشتوں کی طرف اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین
یا اللہ قرآن کو ہمارے دلوں کی روشنی کر اور ہماری آنکھوں کی جلا اور
ہماری بیماریوں کی دوا اور ہمارے گناہوں کو دور کرنے والا اور آگ سے
خلاصی دینے والا اے اللہ پہنا ہمکو بسبب اسکے حلّے اور بسا ہمیں بسبب
اسکے سایوں میں اور پوری کر ہم پر نعمتیں اور دور کر بسبب اسکے ہم سے غصے
اور کر اسکے ساتھ جزا کے وقت بامراد اور نعمتوں کے وقت شاکر اور
بلا کے وقت صابر اور نہ کر ہمکو ان سے جنہیں شیطان نے اپنے قابو میں
رکھا دیا دنیا میں دین چھوڑ کر پھر ہو گئے زیاں کار اپنی رحمت کے ساتھ
اے ارحم الراحمین یا اللہ نہ کر قرآن مجید کو ہمارے حق میں برائی اور نہ
پل کو پھسلانے والا اور نہ کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت میں
ہم سے منہ پھیرنے والے کر اسکو اے ہمارے مالک اے ہمارے خالق اے
ہمارے رازق ہمارے لئے سفارش کرنے والا سفارش قبول کیا گیا اور وارد
کر ہمکو اسکے حوض پر اور پلا ہمکو اسکے پیالہ سے سیر کرکے پیچھے ہونے والا
گوارا جسکے پیچھے ہم نہ پیاسے ہوں اور نہ خوار اور نہ سرنگوں اور نہ منکر اور
نہ غضہ کیا گیا ہم پر اور نہ گمراہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ
فائدہ دے ہمیں قرآن سے جسکا تونے مرتبہ بلند کیا اور اسکے رکن ثابت
کئے اور اسکی دلیل محکم کی اور اسکی برکتیں ظاہر کیں اور عربی فصیح
لغت اسکی زبان کی اور فرمایا تو نے سب سے غالب تو پاک ہے
پھر جب ہم پڑھیں تو اسکی پیروی کر پھر ہمارے ذمہ ہے اسکا کھولنا
قرآن کا نظم سب کتابوں سے اچھا ہے اور اسکی عمدہ کلام ہے اور قرآن
حلال اور حرام کو خوب بیان کرنیوالا ہے اسکا بیان محکم ہے اور اسکی
دلیل ظاہر ہے کمی بیشی سے محفوظ اسمیں وعدے اور وعید ہیں
اور ڈرانا اور تہدید ہے نہیں آیا اسکے پاس جھوٹ کسی طرف سے
حکیم حمید کی طرف سے اترا اے اللہ تو ثابت کر اسکے سبب سے ہماری شرف
اور مزید کو اور ہمکو ہر نیک کے ساتھ ملا اور ہم سے اچھے عمل کرا تو نزدیک
ہے قبول کرنے والا اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ جیسا
کیا تو نے ہمکو قرآن کی تصدیق کرنے والے اور جو اسمیں ہے اسکے ثابت
کرنیوالے اسکی تلاوت سے ہمکو سودمند کر اور اسکے لذیذ خطاب کو سننے والے اور اسکی
ساتھ نصیحت لینیوالے اور اسکے حکموں کے جمع کرنیوالے اور اسکے حکموں اور منع کی گئی باتوں کے ماننے والے

مِنَ الْفَائِزِينَ وَلِثَوَابِهِ حَائِزِينَ وَلَكَ فِي جَمِيعِ شُهُورِنَا
ذَاكِرِينَ وَإِلَيْكَ فِي جَمِيعِ أُمُورِنَا رَاجِعِينَ وَاغْفِرْ لَنَا فِي
لَيْلَتِنَا هٰذِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا [illegible] الْقُرْآنِ [illegible] كَمَا يَنْبَغِي لَهُ
وَعَظَّمُوا مَنْزِلَتَهُ [illegible] لَمَّا حَضَرُوا
وَالْتَزَمُوا مُشَاهَدَتَهُ لَمَّا فَارَقُوهُ وَأَحْسَنُوا [illegible] لَمَّا سَاقَ
وَأَدْ [illegible] وَتَرَكُوا الْكَرِيمَ وَالْآثَارَ الْأَثِيرَةَ [illegible]
إِلَى الْمَقَامِ [illegible] وَاجْعَلْنَا بِهِ مِمَّنْ يَرْقَى فِي دَرَجِ الْجِنَانِ
يَلْتَقِي [illegible] النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ عَرْضِهِ وَهُوَ رَاضٍ
عَنْهُ يَلْتَقِي [illegible] بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَتْمَةً [illegible] مِنْ قَرَأَهَا وَسَمِعَهَا
وَسَمِعَهَا وَأَمَّنَ عَلَى دُعَائِهَا وَأَنْزِلِ اللّٰهُمَّ مِنْ بَرَكَاتِهَا
عَلَى أَهْلِ الدُّورِ فِي دُورِهِمْ وَعَلَى [illegible]
هِمْ وَعَلَى أَهْلِ الثُّغُورِ فِي ثُغُورِهِمْ وَعَلَى أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ
فِي حَرَمَيْهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ وَأَهْلَ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ
مِلَّتِنَا أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ فِي قُبُورِهِمُ الضِّيَاءَ وَالْفُسْحَةَ وَجَازِهِمْ
بِالْإِحْسَانِ إِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَانًا وَارْحَمْنَا إِذَا
صِرْنَا إِلَى مَا صَارُوا إِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا كَاسِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَدَعْ لَنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الشَّرِيفَةِ
الْمُبَارَكَةِ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا كَرْبًا إِلَّا كَشَفْتَهُ
وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتَهُ وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ
وَلَا مُبْتَلًى إِلَّا عَافَيْتَهُ وَلَا ذَا إِسَاءَةٍ إِلَّا أَقَلْتَهُ وَلَا حَقًّا إِلَّا
اسْتَخْرَجْتَهُ وَلَا غَائِبًا إِلَّا رَدَدْتَهُ وَلَا عَاصِيًا إِلَّا هَدَيْتَهُ
وَلَا وَلَدًا إِلَّا جَبَرْتَهُ وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَكَ فِيهَا رِضًا وَلَنَا فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا أَعَنْتَنَا
عَلَى قَضَائِهَا بِتَيْسِيرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ مَعَ
الْمَغْفِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا بِطَوْلِكَ الْعَظِيمِ وَسِتْرِكَ الْجَمِيلِ وَإِحْسَانِكَ

بامراد اور اسکے ثواب کو جمع کرنے والے اور تیرا ہر مہینہ میں ذکر کرنیوالے
پھر [illegible] ہر کام میں رجوع لانیوالے اور ہم سب کو اس رات میں معاف کر
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو قرآن کی عزت کرنیوالوں
میں کر جیسا [illegible] اور اسکا بلند مرتبہ سمجھا جب اسکو سنا اور
اسکے [illegible] ہوئے جب اسکے پاس حاضر ہوئے اور اسکی محکم
کو لازم پکڑا جب اس سے جدا ہوئے اور اسکی اچھی مجاورت کی اور اسکے
پڑھنے سے تیری رضامندی اور آخرت طلب کی پس پہونچے بسبب اسکے
[illegible] کو اور کر بسبب اسکے جنت کے درجوں میں چڑھنے والوں
[illegible] دن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور وہ اس سے
خوش ہوکر ملیں پیغمبر قرآن کی سفارش ڈھونڈھنے والا بدبخت نہیں ہے
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ کر اسکو ختم برکت والا اسکے
پڑھنے [illegible] سننے والے کیلئے لئے اور اسکی دعا پر آمین کہنے والے کیلئے
[illegible] گھر والوں پر انکے اور گھروں میں اور محل والوں پر
انکے محلوں میں اور کنارے سے مقابلکر نیوالوں پر مقابلہ گاہ میں اور حرم والوں پر
انکے حرم میں مومنوں سے یا اللہ ہماری ملت کی قبروں والوں پر روشنی
اور فراخی کر اور انکو اچھی جزا دے اور انکے گناہ معاف کر اور ہم پر
رحم کر جب ہم بھی مرجاویں اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
اے فوت کرنے والے اے آواز سننے والے اے مرنیکے پیچھے جلانیوالے
رحمت بھیج محمد پر اور آسکی اولاد پر اور ہمارا اس مبارک رات
میں کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر اسکو معاف کردے اور نہ غم مگر اسکو کھولدے
اور نہ سختی مگر اسکو دور کردے اور نہ غم مگر اسکا کشف کردے اور
نہ برائی مگر اسکو پھیر دے اور نہ کوئی بیمار مگر اسکو شفا دے اور نہ مبتلی
مگر اسکو عافیت دے اور نہ برائی والا مگر اسکو بدلا دے اور نہ حق
مگر اسکو نکالدے اور نہ غائب مگر اسکو پھیر دے اور نہ عاصی مگر اسکو ہدایت
اور نہ اولاد مگر اسکی اصلاح کردے اور نہ مردہ مگر اسپر رحم کردے اور نہ دنیا آخرت
کی کوئی حاجت جسمیں تیری خوشی ہے اور ہماری اسمیں خیر خواہی مگر اسکو
آسانی اور عافیت اور بخشش سے پورا کرے اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو عافیت دے
اور معاف کر اپنی بڑی عفو اور محمدہ پردے اور قدیم احسان

القديم يا دائم المعروف يا كثير الخير وصل على سيدنا
وسندنا محمد وعلى اخوانه الانبياء وعلى اله والملئكة
وسلم تسليما ربنا اتنا من لدنك رحمة وهيئ لنا من
امرنا رشدا ووفقنا لعمل صالح يرضيك عنا برحمتك
يا ارحم الراحمين اللهم صل على محمد كما هديتنا به من
الضلالة اللهم صل على محمد كما استنقذتنا به من الجهالة
اللهم صل على محمد كما بلغ الرسالة اللهم صل على محمد شمس
البلاد وقمر المهاد وزين الوراد وشفيع المذنبين يوم
التناد اللهم صل على محمد وعلى ذريته وجميع صحابته الذين
قاموا بنصرته وجروا على سنته برحمتك يا ارحم الراحمين
اللهم صل على محمد الذي بالحق بعثته وبالصدق نعته
وبالحلم وسمته وباحمد سميته وفي القيامة في امته
شفعته اللهم صل على محمد ما زهرت النجوم وصل على محمد
ما تلاحمت الغيوم وصل على محمد يا حي يا قيوم اللهم صل على محمد
ما ذكره الابرار وصل على محمد ما اختلف الليل والنهار وصل
على محمد وعلى المهاجرين والانصار برحمتك يا ارحم الراحمين

فصل في الوصية۔ اعلموا رحمكم الله ان ليلتكم هذه
ليلة الوداع لشهركم الذي شرفه الله وعظمه ورفع قدره
وكرمه بالصيام والقيام وتلاوة القران ونزول الرحمة فيه
عليكم من الله والرضوان جعله الله مصباح العام و
واسطة النظام واشرف قواعد الاسلام المشرفة بانوار
الصيام والقيام انزل الله فيه كتابه وفتح فيه للتائبين
ابوابه فلا دعاء فيه الا مسموع ولا خير الا مجموع ولا ضر
الا مدفوع ولا عمل الا مرفوع الظافر الميمون من اغتنم
اوقاته والخاسر المغبون من اهمله ففاته شهر جعله
الله لذنوبكم تطهيرا ولسيئاتكم تكفيرا ولمن احسن منكم
صحبته ذخيرة ونورا ولمن وفى بشرطه ورعى حقه فرحا
وسرورا شهر تورع فيه اهل الفسق والفساد وازدادوا
فيه من الرغبة الى الله اهل الجد والاجتهاد شهر عمارة

اے بہت بھلائی والے اور بہت نیکی والے اور رحمت بھیج ہمارے
سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب بھائیوں پیغمبروں پر
اور آپ کی اولاد اور فرشتوں پر اور سلام بھیج سلام بھیجنا اے ہمارے
رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت اور ہمارے کام میں توفیق
اور اچھی جسپر تو خوش ہو ہمکو توفیق دے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ
رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر جسطرح تو نے ہمکو اُسکے ساتھ گمراہی سے نکالا
یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسپر تو نے ہمکو اُسکے ساتھ جہالت سے نکالا
یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جسپر اُسنے پیغام پہونچایا یا اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شہروں کے آفتاب زمینوں کے چاند اور قیامت کی زینت اور گنہگاروں کے شفیع پر قیامت کے
دن یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکی اولاد پر اور اُسکے سب یاروں پر جنہوں نے
دین کی مدد کی اور اُسکی سنت پر چلے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر جسکو تو نے سچا دین دیکر بھیجا اور تو نے اُسکی اچھی تعریف کی اور حلم اُسکی علامت بنائی
اور احمد اُسکا نام رکھا اور قیامت میں اُسکی امت کی تو سفارش قبول کریگا یا اللہ رحمت بھیج
محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر جبتک تارے روشن ہیں اور محمد پر رحمت بھیج جبتک بادل جمع ہیں اے زندہ
جہان کو قائم رکھنے والے یا اللہ رحمت بھیج محمد پر جبتک اُسکو نیک لوگ ذکر کریں اور محمد پر رحمت بھیج
جبتک رات دن آتے جاتے ہیں اور محمد اور مہاجروں اور انصار پر رحمت بھیج اپنی رحمت سے

فصل وصیت میں۔ جانو تم پر خدا رحمت کرے کہ تمہاری یہ رات تمہارے اس مہینہ کی
پچھلی رات ہے جسکو خدا نے شرافت اور عظمت دی اور اسکا بلند مرتبہ کیا اور کرامت دی
روزہ اور قیام اور تلاوت اور نزول رحمت کے ساتھ اسمیں تمپر اور اپنی طرف
سے خوشی کے ساتھ خدا نے اسکو سال کا چراغ بنایا اور واسطہ نظام اور اسلام کے
قواعد کو روزوں اور قیام کے ساتھ مشرف کیا اور اسمیں اپنی کتاب
اُتاری اور توبہ کرنے والوں کے لئے دروازے کھولے پھر اسمیں دعا سنی
جاتی ہے اور بھلائیں جمع ہیں اور ضرر دور کیا گیا اور عمل اُٹھائے جاتے
ہیں فتحیاب مبارک وہی ہے جس نے اُسکے وقتوں کو غنیمت جانا اور زیانکار
مغبون وہی ہے جس نے اُسکو چھوڑا پھر اُس سے یہ مہینہ فوت ہوا خدا نے اسکو تمہارے
گناہوں کا پاک کرنیوالا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ بنایا اور جس نے تم سے نیکی کی اُسکے لئے
ذخیرہ اور نور اور شرط پوری کرنیوالی اور حق کی رعایت کرنیوالے کے لئے خوشی اس مہینہ میں
فاسق فاجر پرہیزگار ہو جاتے ہیں اور کوشش والوں کی کوشش زیادہ
ہو جاتی ہے۔ دلوں کے آباد کرنے والا مہینہ ہے۔

الْقُلُوبِ وَكَفَّارَاتُ الذُّنُوبِ وَاغْتِصَاصُ الْمَسَاجِدِ بِالْازْدِحَامِ وَالتَّحَاشُدِ وَهُبُوطُ الْامْلَاكِ بِصِكَاكِ الْعِتْقِ وَالْفِكَاكِ شَهْرٌ فِيْهِ الْمَسَاجِدُ تُعْمَرُ وَالْمَصَابِيْحُ تُزْهَرُ وَالْاٰيَاتُ تُذْكَرُ وَالْقُلُوْبُ تُجْبَرُ وَالذُّنُوْبُ تُغْفَرُ شَهْرٌ فِيْهِ تُشْرِقُ الْمَسَاجِدُ بِالْاَنْوَارِ وَتُكْثِرُ الْمَلٰئِكَةُ لِصُوَّامِهِ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَيُعْتِقُ فِيْهِ الْجَبَّارُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ عِنْدَ الْاِفْطَارِ سِتَّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ وَتَنْزِلُ فِيْهِ الْبَرَكَاتُ وَتَعْظُمُ فِيْهِ الصَّدَقَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيْهِ السَّيِّئَاتُ وَتُقَالُ فِيْهِ الْعَثَرَاتُ وَتُدْفَعُ فِيْهِ النَّكَبَاتُ وَتُرْفَعُ فِيْهِ الدَّرَجَاتُ وَتُرْحَمُ فِيْهِ الْعَبَرَاتُ وَتُنَادِيْ فِيْهِ الْحُوْرُ الْحِسَانُ مِنَ الْجِنَانِ هَنِيْئًا لَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْقَائِمِيْنَ وَالْقَائِمَاتِ بِمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنَ الْخَيْرَاتِ لَقَدْ عَمَّتْكُمُ الْبَرَكَاتُ وَاسْتَبْشَرَ بِكُمْ اَهْلُ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً مَّهَّدَ فِيْهِ لِنَفْسِهٖ قَبْلَ حُلُوْلِ رَمْسِهٖ وَاشْتَغَلَ بِيَوْمِهٖ عَنْ غَدِهٖ وَاَمْسِهٖ وَتَزَوَّدَ مِنْ بَقِيَّةِ زَادِهٖ فَفِيْ نَفَادِهٖ نَفَادُ عُمُرِهٖ وَاَظْهَرَ لِفِرَاقِ شَهْرِهٖ جَزَعَهٗ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهْرِهٖ وَوَدَّعَهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّجَاوُزِ وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْبَرَكَةِ وَالْاِحْسَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التُّحَفِ وَالرِّضْوَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ النُّسُكِ وَالتَّعَبُّدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالتَّهَجُّدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَنْوَارِ وَالْمَصَابِيْحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اُنْسَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَخْرَ الْوَاصِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الْوَامِقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَوْضَةَ الْعَابِدِيْنَ فَيَا شَهْرَنَا غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَدَّعْنَاكَ وَغَيْرَ مَقْلِيٍّ فَارَقْنَاكَ كَانَ نَهَارُكَ صَدَقَةً وَّصِيَامًا وَّلَيْلُكَ قِرَاءَةً وَّقِيَامًا فَعَلَيْكَ مِنَّا تَحِيَّةٌ وَّسَلَامٌ اَتُرَاكَ تَعُوْدُ بَعْدَهَا عَلَيْنَا اَمْ يُدْرِكُنَا الْمَوْتُ فَلَا تَؤُوْلُ اِلَيْنَا

اور گناہوں کا کفارہ اور مسجدوں کا پر کرنیوالا اس میں فرشتے آزادی اور خلاصی کا قبالہ لیکر اترتے ہیں اس مہینہ میں مسجدیں آباد ہوتی ہیں اور چراغ روشن اور آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور دل درست ہوتے ہیں اور گناہ مغفور اس مہینہ میں مسجدیں انوار کے ساتھ روشن ہوتی ہیں اور روزے داروں کے لئے فرشتے بہت بخشش مانگتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسکی رات میں افطار کے وقت چھ لاکھ آگ سے آزاد کرتا ہے برکتیں اترتی ہیں اور صدقہ کئے جاتے ہیں اور برائیاں دور اور لغزشیں معاف اور آسیب دور اور درجات بلند اور آنکھوں پر رحم کیا جاتا ہے اور حسین حوریں بہشت سے آوازہ کرتی ہیں اے روزہ دار مرد اور عورتو اور اے قیام کرنے والو مرد اور عورتو تمہیں اسکی مبارک ہو جو اللہ نے تمہارے لئے بھلائیاں طیار کر رکھی ہیں تمکو برکتوں نے ڈھانک لیا اور آسمان اور زمین والے تمپر خوش ہیں خدا اس پر رحم کرے جس نے مرنے سے پہلے اپنے نفس کے واسطے تیاری کی اور کل اور گذشتہ کو چھوڑکر اپنے دن میں مشغول ہوا۔ اور کچھ توشہ بنایا توشہ کے تمام ہونے میں عمر کا تمام ہونا ہے اور مہینہ کی جدائی میں گھبرایا اور اپنے مہینہ پر سلام کہا اور اسکو وداع کیا اور کہا سلامتی ہو تجھپر اے رمضان کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور قیام اور تلاوت قرآن کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے معافی کے مہینے اور سلامتی ہو تجھپر اے برکت کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے تحفوں اور خوشنودی کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عبادت کے مہینے۔ سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور تہجد کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے تراویح کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے نوروں اور چراغوں کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عارفوں کی خوشی سلامتی ہو تجھپر اے صفت کرنے والوں کے فخر سلامتی ہو تجھپر اے دوستوں کے نور سلامتی ہو تجھپر اے عابدوں کے باغ اے ہمارے مہینے جسکو ہم وداع کرنا نہیں چاہتے ہم نے تجکو وداع کیا اور جو ہمارا دشمن نہیں ہم تجھ سے جدا ہوئے تیرا دن خیرات اور روزہ اور تیری رات قرأت اور قیام تجھپر ہمارے تحفے اور سلام ہوں خدا جانے تو ہمپر اسکے پیچھے عود کریگا یا ہم مرجاویں گے پھر نہ لوٹیگا تو ہماری طرف

وَالْقُلُوْبُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْحِسَابِ صَدْعًا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا عِبَادَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ مَنَعَ نَفْسَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فِيْ
شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيَمْنَعْهَا فِيْ مَا بَعْدَهٗ مِنَ الشُّهُوْرِ وَالْاَعْوَامِ
فَاِنَّ اِلٰهَ الشَّهْرَيْنِ وَاحِدٌ وَهُوَ عَلَى الزَّمَانَيْنِ مُطَّلِعٌ شَاهِدٌ
اَجَارَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ عَلٰى فِرَاقِ شَهْرِ الْبَرَكَةِ وَاَجْزَلَ اَقْسَامَنَا
وَاَقْسَامَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ الْمُشْتَرَكَةِ وَبَارَكَ لَنَا وَلَكُمْ فِيْ
بَقِيَّتِهٖ وَسَلَكَ بِنَا وَبِكُمْ طَرِيْقَ هِدَايَتِهٖ بِرَحْمَتِهٖ وَفَضْلِهٖ
وَمِنَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَمَا قَسَمْتَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنْ عِتْقٍ وَّ
غُفْرَانٍ وَّرَحْمَةٍ وَّرِضْوَانٍ وَّعَفْوٍ وَّامْتِنَانٍ وَّكَرَمٍ وَّاِحْسَانٍ
وَّنَجَاةٍ مِّنَ النِّيْرَانِ وَخُلُوْدٍ فِيْ نَعِيْمِ الْجِنَانِ فَاجْعَلْ
لَنَا مِنْهُ اَوْفَرَ الْحَظِّ وَاَجْزَلَ الْاَقْسَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا شَهْرَ الصِّيَامِ فَاجْعَلْ عَامَهٗ عَلَيْنَا
مِنْ اَبْرَكِ الْاَعْوَامِ وَاَيَّامَهٗ مِنْ اَسْعَدِ الْاَيَّامِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا
مَا قَدَّمْنَاهُ فِيْهِ مِنَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَاغْفِرْ لَنَا مَا اقْتَرَفْنَا
فِيْهِ مِنَ الْاٰثَامِ وَخَلِّصْنَا مِنْ مَظَالِمِ الْاَنَامِ يَوْمَ لَا يُرْجٰى
سِوَاكَ يَا عَلَّامُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ تَوَفَّيْنَا
صِيَامَ شَهْرِنَا وَقِيَامَهٗ عَلٰى تَقْصِيْرٍ وَّاَدَّيْنَا فِيْهِ مِنْ
حَقِّكَ قَلِيْلًا مِّنْ كَثِيْرٍ فَقَدْ اَتَيْنَا بَابَكَ سَائِلِيْنَ وَ
لِمَعْرُوْفِكَ طَالِبِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا مِنْ رَحْمَتِكَ
اٰيِسِيْنَ فَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اِلَيْكَ الْاُسَارٰى بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَيْكَ
تَوَجَّهْنَا وَلِمَعْرُوْفِكَ تَعَرَّضْنَا وَلِبَابِكَ قَرَعْنَا وَمِنْ رَحْمَتِكَ
سَاَلْنَا فَارْحَمْ خُضُوْعَنَا وَاجْبُرْ قُلُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَ
اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاَقِرَّ فِي الْقِيٰمَةِ عُيُوْنَنَا وَلَا تَصْرِفْ وَجْهَكَ
الْكَرِيْمَ عَنَّا وَاجْعَلْ عَمَلَنَا مَقْبُوْلًا وَّسَعْيَنَا مَشْكُوْرًا وَّ
حَظَّنَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مَوْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فِيْ سَابِقِ
عِلْمِكَ اَنْ تَجْمَعَنَا فِيْ مِثْلِهٖ فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاِنْ قَضَيْتَ
بِقَطْعِ اٰجَالِنَا وَمَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَاَحْسِنِ الْخِلَافَةَ
عَلٰى بَاقِيْنَا وَاَوْسِعِ الرَّحْمَةَ عَلٰى مَاضِيْنَا وَعُمَّنَا جَمِيْعًا
بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ وَاجْعَلِ الْمَوْعِدَ جَمِيْعَ جَنَّتِكَ

اور دل حساب کے ڈر سے ٹوٹتے ہوں گے اور صور پھونکا جاویگا پھر ان کو
ہم اکٹھا کرینگے اے اللہ کے بندو جس نے نفس کو رمضان کے مہینے میں حرام
سے روکا وہ اسکو اور مہینوں اور سالوں میں بھی روکے کیونکہ دونو مہینوں کا
خدا ایک ہے اور وہ دونوں وقتوں سے خبردار ہے ہمیں اور آپ کو برکت
کے مہینے کی جدائی کی جزا دے اور اپنی رحمت واسعہ سے ہمارا اور آپکا حصہ
عنایت کرے اور اللہ ہمارے اور آپکے لئے باقی امور میں برکت کرے اور اپنی
ہدایت کے راستہ میں اپنی رحمت اور فضل اور احسان سے چلادے یا اللہ جو
تونے اس رات میں آزادی اور بخشش اور رحمت اور معافی اور منت
اور کرم اور احسان اور نجات آگ سے اور خلود جنت کا تقسیم کیا ہے
پھر کر اس سے ہمارا وافر حصہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
جیسے تونے یہ مہینہ ہمکو پہونچایا پھر کر اس سال کو ہمارے سب سالوں سے
برکت والا اور اسکے دن نیک دن اور جو ہم نے اسمیں روزہ و قیام
آگے بھیجے انکو قبول کر اور جو ہم سے اسمیں گناہ ہوئے انکو معاف کر اور
جہانوں کے ظلموں سے ہمکو نکال جس دن تیرے سوا کسی اور کی امید
نہیں ہے اے جاننے والے اے ارحم الراحمین اے اللہ ہم نے اپنے اس
مہینے کے روزوں اور اسکے قیام میں قصور کیا اور پورا حق ادا
نہیں کیا اور ہم گرے ہیں تیرے در پر سوالی اور تیری بخشش کے طالب
تو ہمکو نامراد نہ پھیر اور نہ اپنی رحمت سے ناامید ہم تیرے محتاج تیرے
سامنے قیدی تیری طرف متوجہ ہوئے اور تیری بھلائی کے ساتھ
اور تیرے دروازے کو کھڑکایا اور تیری رحمت کو مانگا ہماری عاجزی پر
رحم کر اور ہمارے دل درست کر اور ہمارے عیب ڈھک اور ہمارے
گناہ معاف کر اور قیامت میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر اور اپنا
منہ عزت والا ہم سے نہ پھیر اور ہمارا عمل قبول کر اور ہماری
کوشش مشکور اور اس رات میں حصہ وافر۔
یا اللہ اگر تیرے علم ازلی میں ہمارا پھر جمع ہونا مقدر ہے
تو اس میں ہمارے لئے برکت کر اور اگر عمر ہماری
پوری ہو چکی ہے تو ہمارے پچھلوں کو نیک کر اور
پہلوں کو رحمت کر اور ہم سب پر اپنی رحمت عام کر
اور اپنی بخشش اور کر ہماری جگہ جنت

وَرِضْوَانِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ وَاَهْلُ الْقُبُورِ رَهَائِنُ ذُنُوبٍ لَا
يُطْلَقُونَ وَاُسَارٰى وَحْشَةٍ لَا يُفَكُّونَ وَغُرَبَاءُ سَفَرٍ
لَا يُنْظَرُونَ تَحْتَ دَارِسَاتِ الثَّرٰى مَحَاسِنُ وُجُوهِهِمْ
وَجَاوَرَتْهُمُ الْهَوَامُّ فِي مَلَاحِدِ قُبُورِهِمْ فَهُمْ جُمُودٌ لَا
يَتَكَلَّمُونَ وَجِيرَانٌ قُرْبٌ لَا يَتَزَاوَرُونَ وَسُكَّانٌ لِحُدٍ
اِلَى الْحَشْرِ لَا يَظْعَنُونَ وَفِيهِمْ مُحْسِنُونَ وَمُسِيئُونَ وَ
مُقَصِّرُونَ وَمُجْتَهِدُونَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَسْرُورًا
فَزِدْهُ كَرَامَةً وَحُبُورًا وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَلْهُوفًا فَبَدِّلْ حُزْنَهُ
فَرَحًا وَسُرُورًا اَللّٰهُمَّ وَتَعَطَّفْ عَلٰى كَافَّةِ اَمْوَاتِ الْمُسْلِمِينَ
الرَّاحِلِينَ وَالْمُقِيمِينَ الْمُسْتَسْلِمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُبُورَهُمْ مَفَايِضَ صَلَوَاتِكَ وَمَفَازَ رَحْمَاتِكَ
وَطُرُقَ اِحْسَانِكَ وَمَجَارِيَ عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ حَتّٰى يَكُونُوا
اِلَى الْبُطُونِ الْاَلْحَادِ مُطْمَئِنِّينَ وَبِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَاثِقِينَ
وَاِلٰى اَعْلٰى دَرَجَاتِكَ سَائِقِينَ وَاخْصُصْ بِذٰلِكَ الْآبَاءَ
وَالْبَنِينَ وَالْاِخْوَةَ وَالْاَقْرَبِينَ قَبْلَ اَنْ يَشْتَمِلَ الْهَدْمُ عَلَى
الْبِنَاءِ وَالْكَدَرُ عَلَى الصَّفَاءِ وَيَنْقَطِعَ مِنَ الْحَيَاةِ حَبْلُ
الرَّجَاءِ وَنَصِيرَ لِلنَّازِلِ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى وَقَبْلَ اَنْ
يَصِيرَ الْوَيْحُ وَيْلًا وَالْقَطْرُ سَيْلًا وَالصُّبْحُ لَيْلًا وَيَسْتَحِرَّ
الْمَوْتُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَيْلًا وَقَبْلَ اَنْ يَقُولَ الشَّيْخُ
الْكَبِيرُ وَاشَيْبَاهُ وَيَقُولَ الْكَهْلُ الْخَطِيرُ وَاخَجْلَتَاهُ وَ
يَقُولَ الْمُذْنِبُ الْمُسِيئُ وَاخَيْبَتَاهُ وَيَقُولَ الْحَدَثُ الصَّغِيرُ
وَاحَسْرَتَاهُ وَخَجِلُوا مِنْهُ وَاَشْفَقُوا وَغَشِيَتْهُمْ مِنَ الذِّلَّةِ
وَخُتِمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَلَمْ يَنْطِقُوا وَوَقَفُوا عَلٰى عَمَلٍ نَكَّسَ
الرُّؤُسَ فَاَطْرَقُوا وَعَايَنُوا مِنَ الْاَهْوَالِ مَا وَدُّوا مَعَهُ
اَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوا اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ
وَيَا كَاسِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّلَا تَدَعْ لَنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ الَّتِي نُهَيِّرُ دُنْيَا

اور خوشنودی میں ان کے ساتھ جنپر تیرا انعام ہے پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور کیا اچھا
ساتھ ہے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ قبروں
والے گناہوں میں گرو ہیں نہیں چھوٹتے اور وحشت میں قید
ہیں جو نہیں نکلتے اور مسافر ہیں جو نہیں مہلت دئے جاتے
مٹی نے انکے مونہوں کے حسن کو مٹا دیا اور زہریلے اُن کی
قبروں میں اُن کے ہمسائے ہوئے پھر وہ بیجان ہیں جو نہیں کلام
کرتے اور ہمسائے ہیں جو نہیں زیارت کرتے اور قبروں میں قیامت
تک رہیں گے ان میں نیک اور بدا ور قصور کرنے والے
ہیں اور کوشش والے یا اللہ جو اِن میں خوش ہے اُس کی
خوشی زیادہ کر اور جو اِن میں غمناک ہے تو اس کا غم خوشی
کرلے اللہ اور سب مسلمانوں پیادوں مقیموں گردن جھکانیوالوں
پر اپنی رحمت سے مہربانی کر اے ارحم الراحمین اے اللہ انکی قبروں کو
اپنی رحمت کے گرنے اور اپنی بخشش کی جگہ بنا اور اپنے احسان
کا راستہ اور اپنی معافی کا محل تاکہ وہ اپنی قبروں میں آرام پاویں
اور تیرے جود اور کرم پر بھروسا کریں اور تیرے بڑے درجوں کیطرف
چلیں اور خاصکر اسکے ساتھ باپ دادے بیٹوں اور بھائیوں اور
قریبیوں کو اس سے پہلے کہ عمارت گر جاوے اور صفائی کدورت
ہو جاوے اور حیات منقطع ہو جاوے اور گھر مٹی کے نیچے آجاویں
اور مہربانی کا کلمہ لعنت کا کلمہ ہو جاوے اور قطرہ سیل
اور صبح رات اور آجاوے موت آسمان زمین والوں پر اور بوڑھا
کہے افسوس ہے بڑھاپے پر اور کہے تیس سالہ ہائے رسوائی
اور گنہگار کہے ہائے ناامیدی اور کہے جوان خورد سالہ ہائے
حسرت اور شرمندہ ہوں اور ڈریں اور انکو ندامت ڈھانک لے اور انکے
مونہوں پر مُہر لگجاوے پھر وہ نہ بولیں اور اپنے عملوں پر واقف ہوں
سر جھکانیوالے پھر زیادہ سر جھکاویں اور اسقدر ہول دیکھیں کہ خواہش
کریں اس بات کی کہ ہم پیدا ہی نہ کئے جاتے یا اللہ فوت کو پہلانیوالے
آوازوں کے سننے والے اور جلانے والے رحمت بھیج محمد پر اور محمد کی
اولاد پر اور اس رات مبارک میں ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ

الّا غفرتہ ولا ہمًّا الّا فرّجتہ ولا کربًا الّا کشفتہ ولا
مبتلًی الّا عافیتہ ولا اسارۃ الّا نقلتہ ولا حقًّا
الّا ستخلصتہ ولا غائبًا الّا رددتہ ولا عاصیًا الّا
قطعتہ ولا میّتًا الّا رحمتہ ولا حاجۃً من حوائج
الدنیا والاٰخرۃ لک فیھا رضًی ولنا فیھا صلاحٌ الّا
اعنت علٰی قضائھا بتیسیرٍ منک وعافیۃٍ مع المغفرۃ
برحمتک یا ارحم الرّاحمین اغفر لنا ذنوبنا ولاٰبائنا و
امّھاتنا واخواننا واخواتنا وذریّاتنا وقراباتنا و
اصدقائنا ومعلّمینا ومن قرأنا علیہ وقرأ علینا
وتعلّمنا منہ وتعلّم منّا ومن سألنا الدعاء وسألناہ
الدعاء ومن احببنا فیک ومن تولّانا فیک وتولّیناہ
فیک ومن کان منھم حیًّا ومن کان منھم میّتًا برحمتک
یا ارحم الرّاحمین اللّٰھمّ یا عالم الخفیّات ویا دافع البلیّات
ویا مجیب الدعوات ویا کاشف الکربات صلّ علٰی محمّدٍ افضل
البریّات وانفعنا بما صرّفت فی کتابک من الاٰیات
وکفّر عنّا بتلاوتہ السیّئات وارفع لنا بصیام
شھر رمضان وقیامہ عندک الدرجات برحمتک
یا عالم الخفیّات صلّ علٰی محمّدٍ وعلٰی اٰل محمّدٍ واغفر
بالقراٰن خطایانا واجزل بہ عطایانا واشف بہ مرضانا
وارحم بہ موتانا واصلح بہ امور دیننا ودنیانا وحطّ
بہ عنّا ثقل الاوزار وھب لنا حسن شمائل الابرار
واغفر لنا الزلل والعثار وطھّر لنا القلوب والاسرار
وطیّب لنا بہ الاذکار وصفّ لنا بہ الافکار وارخص
لنا الاسعار واصرف عنّا شرّ الاشرار وکید الفجّار واحینا
علٰی حبّ الصحابۃ الاخیار واجمع بیننا وبینھم فی دار
القرار واجعلنا من عتقائک من النار واٰتنا فی الدنیا
حسنۃً وفی الاٰخرۃ حسنۃً وقنا عذاب النار والحمد
للّٰہ علٰی سوابغ نعمائہ وصلواتہ علٰی محمّدٍ خاتم الانبیاء
وعلٰی اٰلہ وصحابتہ وازواجہ وسلّم تسلیمًا کثیرًا ط

مگر اسکو معاف کر اور نہ کوئی غم مگر اسکو دور کر اور نہ کوئی رنج مگر اسکو
کھول اور نہ مبتلا مگر اسکو عافیت دے اور نہ بندی والا مگر اسکو بندی
سے ہٹا اور نہ حق مگر نکال تو اسکو اور نہ غائب مگر اسکو واپس کر
اور نہ گنہگار مگر اسکو قطع کر اور نہ مُردہ مگر اسپر رحم کر اور نہ دنیا اور
نہ آخرت کی کوئی حاجت جسمیں تو خوش ہے اور ہماری
اسمیں خیر خواہی ہے مگر تو اسکو پورا کر آسانی اور عافیت
سے بخشش کے ساتھ اپنے رحم سے اے ارحم الراحمین ہمارے
گناہ معاف کر اور ہمارے باپ دادوں کی اور ماؤں اور
بھائیوں اور بہنوں کے اور اولاد کے اور نزدیکیوں اور
دوستوں کے اور اُستادوں کے اور شاگردوں کے جس نے
ہم سے دعا کرائی اور جس کی ہم سے تیرے واسطے محبت ہے
اور ہماری اس سے زندوں اور مردوں کے اپنی رحمت سے
اے ارحم الراحمین اے پوشیدہ جاننے والے بلاؤں کے دور
کرنیوالے دعاؤں کے قبول کرنے والے رنجوں کے کھولنے والے
رحمت بھیج محمد پر جو سب سے بہتر ہیں اور ہمکو اپنی کتاب کی آیات سے
سود مند کر اور اسکی تلاوت کے ساتھ ہمارے گناہ معاف کر
رمضان کے روزوں اور قیام کے ساتھ ہمارے درجے بلند کر اپنے
رحم سے اے پوشیدہ جاننے والے رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور قرآن کے ساتھ ہماری خطائیں
معاف کر اور اسکے ساتھ ہمکو زیادہ دے اور ہمارے بیماروں کو
شفا دے اور ہمارے مردوں پر رحم کر اور ہمارے دین دنیا کے کام سنوار
اور ہمارے بوجھ اُتار اور ہماری خصلتیں نیک کر اور ہماری لغزشیں معاف
کر اور ہمارے دل اور باطن صاف کر اور ہمارے ذکر اسکے ساتھ پاک
اور اُسکے ساتھ فکر صاف کر اور گرانی سے ارزانی کر اور بروں کی برائی
دور کر اور صحابہ کی دوستی پر زندہ رکھ اور ہمکو ان کے ساتھ قیامت
میں جمع کر اور ہمکو آگ سے آزاد کر دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت
میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا سب تعریف اللہ کو اسکی پوری
نعمت پر اور اسکی رحمتیں محمد خاتم الانبیاء پر اور اُسکی اولاد پر اور اُنکے
یاروں پر اور بیبیوں پر اور سلام بھیج بہت سلام ✦

كتاب آداب المريدين من الفقراء الصادقين السالكين طريق الصوفية الذين صفوا عن الأهوية المضلة وامتنعوا عن الأخلاق الردية فأدخلوا في زمرة الأبدال وأهل الولاية واتصفوا بالعبدية على وجه الاختصار والإقلال خشية السآمة والملال۔

فصل في الإرادة والمريد والمراد۔ أما الإرادة فترك ما جرت عليه العادة وتحقيقها نهوض القلب في طلب الحق سبحانه وترك ما سواه فإذا ترك العبد العادة التي هي حظوظ الدنيا والأخرى فتجرد حينئذ إرادته والإرادة مقدمة على كل أمر تعقبها القصد ثم الفعل فهي بدء طريق كل سالك واسم أول منزلة كل قاصد قال الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه فنهى نبيه صلى الله عليه وسلم عن طردهم وإقصائهم وقال تعالى في آية أخرى واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا فأمره بالصبر معهم وملازمتهم وتصبير النفس في صحبتهم ووصفهم بأنهم يريدون وجهه ثم قال لا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا فبان لك أن حقيقة الإرادة إرادة وجه الله فحسب دون زينة الحيوة الدنيا والأخرى فأما المريد من كان فيه هذه الجملة فاتصف بهذه الصفة فهو أبدا مقبل على الله عز وجل وطاعته مول عن غيره وإجابته يسمع من ربه عز وجل يعمل بما في الكتاب والسنة ويبصر عما سواه [illegible] ويستبصر بنور الله عز وجل فلا يرى إلا فعله في نفسه وفي غيره من سائر الخلائق ويعمى عن غيره [illegible] على الحقيقة [illegible] قال النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

کتاب مریدوں کے آداب میں جو سچے فقیر ہیں ان صوفیوں کی راہ چلنے والے جو خواہشوں بہکانیوالیوں سے پاک ہیں اور ردی خصلتوں سے بند ہوئے ہیں پھر ابدال اور اولیا میں وہ داخل ہوئے اور خدا کی دوستی کے ساتھ موصوف ہوئے مختصر طور پر ملال کے خوف سے۔

فصل ارادہ اور مرید اور مراد کے معنے میں: ارادہ چھوڑ دینا ہے خو کا اور اسکی تحقیق خدا کی طلب میں اور اسکے غیر کے چھوڑنے میں دل کا کھڑا کرنا جب بندہ دنیا اور آخرت کے حظوظ چھوڑ دیتا ہے تو اس وقت ارادہ خالص ہو جاتا ہے سب سے پہلے ارادہ ہے اسکے پیچھے قصد اسکے پیچھے فعل پھر ارادہ ہر سالک کی ابتدا طریق ہے اور ہر قاصد کی پہلی منزل کا نام ہے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور نہ ہانک ان کو جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ہانکنے اور دور کرنے سے منع فرمایا اور دوسری آیت میں فرمایا ہے اور ثابت رکھ اپنی جان انکے ساتھ جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو اور نہ پھریں تیری آنکھیں ان سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ملازمت کا حکم کیا اور انکی صحبت میں نفس کے ثابت رکھنے کا اور انکی تعریف کی اس طرح کہ وہ اسکی رضا چاہتے ہیں پھر فرمایا اور تیری آنکھیں نہ پھریں ان سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ حقیقت ارادہ کی اللہ کی رضا چاہتا ہے بس بس دنیا آخرت کی زینت کے سوا اور مرید اور مراد کے معنے پس مرید وہ ہے جس میں یہ صفت ہو پھر وہ ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ اور اسکا فرمانبردار رہتا ہے اسکے غیر کو پیٹھ دینے والا اور اپنے رب سے سنتا ہے اور کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے اور اسکے ہوا سے پھرتا ہے اور اللہ عز وجل کے نور سے دیکھتا ہے اور اپنے نفس میں اور اپنے غیر میں اسی کا فعل دیکھتا ہے اور خدا کے غیر سے اندھا ہوتا ہے پھر خدا کے سوا کسیکو فاعل حقیقی نہیں سمجھتا بلکہ انکو آلہ اور سبب اور محرک العمد برا در مسخر سمجھتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کی دوستی تجھ

يُعْمِي وَيُصِمُّ اَيْ يُعْمِيكَ عَنْ غَيْرِ مَحْبُوبِكَ وَيُصِمُّكَ
عَنْهُ لِاشْتِغَالِكَ بِمَحْبُوبِكَ فَمَا اَحَبَّ حَتّٰى اَرَادَ وَمَا اَرَادَ
حَتّٰى تَجَرَّدَتْ اِرَادَتُهُ وَمَا تَجَرَّدَتْ اِرَادَتُهُ حَتّٰى قُذِفَ
فِيْ قَلْبِهٖ جَمْرَةُ الْخَشْيَةِ فَاَحْرَقَتْ كُلَّ مَا هُنَالِكَ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ
جَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً كَمَا قِيْلَ اِنَّمَا الْوَمْدَةُ تَقُوْتُ
كُلَّ دَوْعَلِيٍّ فَنَوْمُهُ غَلَبَةٌ وَاَكْلُهُ فَاقَةٌ وَكَلَامُهُ
ضَرُوْرَةٌ يَنْصَحُ نَفْسَهُ اَبَدًا فَلَا يُجِيْبُهَا اِلٰى مَحْبُوْبِهَا وَ
لَذَّاتِهَا وَيَنْصَحُ عِبَادَ اللّٰهِ وَيَأْنَسُ بِالْخَلْوَةِ مَعَ اللّٰهِ وَ
يَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَرْضٰى بِقَضَاءِ اللّٰهِ
وَيَخْتَارُ اَمْرَ اللّٰهِ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ نَظَرِ اللّٰهِ وَيَبْذُلُ مَجْهُوْدَهُ
فِيْ مَحَابِّ اللّٰهِ وَيَتَعَرَّضُ اَبَدًا لِكُلِّ سَبَبٍ يُوْصِلُهُ اِلَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقْنَعُ بِالْخُمُوْلِ وَالْاِخْتِفَاءِ فَلَا يَخْتَارُ حَمْدَ
عِبَادِ اللّٰهِ وَيَتَحَبَّبُ اِلٰى رَبِّهٖ بِكَثْرَةِ النَّوَافِلِ مُخْلِصًا لِلّٰهِ
حَتّٰى يَصِلَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْصُلَ فِيْ زُمْرَةِ اَحِبَّاءِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَمُرَادِيْهِ فَحِيْنَئِذٍ يُسَمّٰى مُرَادًا فَتُحَطُّ
عَنْهُ اَثْقَالُ سَالِكِيْ طُرُقِ اللّٰهِ وَيُغْسَلُ بِمَاءِ رَحْمَةِ
اللّٰهِ وَرَأْفَتِهٖ وَلُطْفِهٖ فَيُبْنٰى لَهٗ بَيْتٌ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ
وَتُخْلَعُ عَلَيْهِ اَنْوَاعُ الْخِلَعِ وَهِيَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَ
الْاُنْسُ بِهٖ وَالسُّكُوْنُ وَالطُّمَانِيْنَةُ اِلَيْهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَةِ
اللّٰهِ وَاَسْرَارِ اللّٰهِ بَعْدَ الْاِذْنِ الصَّرِيْحِ بَلْ بِالْخَبَرِ مِنَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُلَقَّبُ بِاَلْقَابٍ يَتَمَيَّزُ بِهَا بَيْنَ اَحْبَابِ
اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَدْخُلُ فِيْ خَوَاصِّ اللّٰهِ وَيُسَمّٰى بِاَسْمَاءٍ
لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ وَيَطَّلِعُ عَلٰى اَسْرَارٍ تَخُصُّهُ فَلَا يَبُوْحُ
بِهَا عِنْدَ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْمَعُ مِنَ اللّٰهِ مَعَ اللّٰهِ
فَيُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَيَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَيَبْطِشُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَ
يَسْعٰى فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَيَسْكُنُ اِلَى اللّٰهِ وَيَنَامُ مَعَ طَاعَةِ
اللّٰهِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فِيْ كَلَاءَةِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ فَيَكُوْنُ
مِنْ اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَشُهَدَائِهٖ وَاَوْتَادِ اَرْضِهٖ وَشِحْنَ

چیز کے خیر سے اندھا اور اُسکے غیر سے بہرا کر دیتی ہے کیونکہ تو اپنے
محبوب کے ساتھ مشغول ہے پھر نہیں دوست بنتا جب تک ارادہ
نہ کرے اور نہیں ارادہ کرتا جب تک اسکا ارادہ خالص نہ ہو اور
اسکا ارادہ خالص نہیں ہوتا جب تک اسکے دل میں خشیت کا چنگاری
نہ پڑے پھر وہاں کی سب چیزوں کو جلا دیوے فرمایا اللہ عزوجل نے بادشاہ
جب کسی بستی میں آتے ہیں اسکو ویران کر دیتے ہیں اور اسکے عزت والوں
کو ذلیل کر دیتے ہیں جیسے کہا گیا ہے ہر ڈر کو وہ ارادہ سوزش کو آسان
کر دیتا ہے اسکا سونا غلبے کے وقت ہے اور اسکا کھانا فاقے کے وقت
اور اسکی کلام ضرورت کے وقت ہے ہمیشہ اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے
پھر اسکی بات نہیں مانتا اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا ہے اور خلوت
میں اللہ سے انس پکڑتا ہے اللہ کے گناہوں سے باز رہتا ہے اور
اسکی قضا پر خوش ہوتا ہے اور اُسکے کام کو پسند کرتا ہے اور خدا کی نظر
سے شرم کرتا ہے اور اللہ کی دوستی میں اپنی کوشش خرچ کرتا ہے
اور ہمیشہ وہ کام کرتا ہے جو اُسکو اللہ تک پہونچاوے اور گمنامی چاہتا ہے
اور بندوں کی تعریف پسند نہیں کرتا اور اخلاص کے ساتھ بہت نفلوں سے
اللہ کی دوستی چاہتا ہے یہاں تک اللہ کو ملجاوے اور اللہ کے دوستوں کی جماعت
میں داخل ہوتا ہے پس اسوقت اسکو مراد کہتے ہیں پھر اس سے اللہ کے طریق پر
چلنے والوں کا بوجھ اتارا جاتا ہے اور اللہ کی رحمت اور لطف اور شفقت کے
پانی سے نہلایا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا گھر بنایا جاتا ہے اور کئی طرح
کی خلعتیں پہنایا جاتا ہے اور وہ معرفت ہے اور اسکی انس اور اسکی طرف آرام
اللہ کی حکمت اور اسکے اسرار کے ساتھ بولتا ہے اُسکے حکم سے اور خدا کی طرف سے
اُسکو لقب ملتا ہے جس سے وہ خدا کے دوستوں سے ممتاز ہوتا ہے اور اُسکے
خاصوں میں داخل ہوتا ہے اور کئی نام رکھا جاتا ہے جن کو خدا ہی
جانتا ہے اور اسرار پر مطلع ہوتا ہے جو اُس سے خاص ہے پھر خدا کے سوا
کسی پاس ظاہر نہیں کرتا پھر اللہ سے سنتا ہے اور خدا کی توفیق سے
دیکھتا ہے اور اسی کی مدد سے بولتا ہے اور اُسکی قوت کے ساتھ پکڑتا
ہے اور اسی کی طاعت میں چلتا ہے اور اللہ کی طرف آرام لیتا ہے اور اللہ
کی طاعت اور اُسکے ذکر کے ساتھ اللہ کی نگہبانی میں ہوتا ہے پھر وہ
اللہ کے امینوں اور اسکے گواہوں اور اُسکی زمین کی میخوں اور اسکو تنبیہ

عِبَادِهٖ وَبِلَادِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ وَاَخِلَّائِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاکِیًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَایَزَالُ عَبْدِی الْمُؤْمِنُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَلِسَانَهٗ وَیَدَہٗ وَرِجْلَهٗ وَفُؤَادَهٗ فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَعْقِلُ وَبِیْ یَبْطِشُ اَلْحَدِیْثَ فَهٰذَا عَبْدٌ حَلَّ عَقْلَهُ الْعَقْلُ الْاَکْبَرُ وَسَکَنَتْ حَرَکَاتُهُ الشَّهْوَانِیَّةُ لِقَبْضَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ قَلْبُهٗ خِزَانَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰذَا هُوَ مُرَادُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَعْرِفَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الْمُرِیْدَ وَالْمُرَادَ وَاحِدٌ اِذْ لَوْ لَمْ یَکُنْ مُرَادُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاَنْ یُّرِیْدَهٗ لَمْ یَکُنْ مُرِیْدًا وَلَا یَکُوْنُ اِلَّا مَا اَرَادَ وَلِاَنَّهٗ اِذَا اَرَادَهُ الْحَقُّ بِالْخُصُوْصِیَّةِ وَفَّقَهٗ بِالْاِرَادَةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ الْمُرِیْدُ الْمُبْتَدِیْ وَالْمُرَادُ الْمُنْتَهِیْ اَلْمُرِیْدُ الَّذِیْ نُصِبَ بِعَیْنِ التَّعَبِ وَاُلْقِیَ فِیْ مُقَاسَاةِ الْمَشَاقِّ وَالْمُرَادُ الَّذِیْ کُفِیَ الْاَمْرَ مِنْ غَیْرِ مَشَقَّةٍ اَلْمُرِیْدُ مُتْعَبٌ وَالْمُرَادُ مَرْفُوْقٌ بِهٖ مُرَفَّهٌ فَالْاَغْلَبُ فِیْ حَقِّ الْقَاصِدِیْنَ الْمُبْتَدِئِیْنَ فِیْ سُنَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَا قَدْ تَمَّ وَجَرٰی مِنْ تَوْفِیْقِ اللّٰهِ الْمُجَاهَدَاتِ ثُمَّ اِیْصَالُهُمْ اِلَیْهِ وَحَطُّ الْاَثْقَالِ عَنْهُمْ وَالتَّخْفِیْفُ عَنْهُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ النَّوَافِلِ وَتَرْکُ الشَّهَوَاتِ وَالْاِقْتِصَارُ عَلَی الْقِیَامِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ مِنْ جَمِیْعِ الْعِبَادَاتِ وَحِفْظُ الْقُلُوْبِ بِمُحَافَظَةِ الْحُدُوْدِ وَالْمَقَامِ وَالْاِنْقِطَاعُ عَمَّا سِوَی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقُلُوْبِ فَیَکُوْنُ ظَوَاهِرُهُمْ مَعَ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبَوَاطِنُهُمْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلْسِنَتُهُمْ بِحُکْمِ اللّٰهِ وَقُلُوْبُهُمْ بِعِلْمِ اللّٰهِ فَاَلْسِنَتُهُمْ لِنُصْحِ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَسْرَارُهُمْ لِحِفْظِ وَدَائِعِ اللّٰهِ فَعَلَیْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَحِیَّاتُهٗ وَبَرَکَاتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ وَتَحِیَّتُهٗ مَا دَامَتْ اَرْضُهٗ وَسَمَاؤُهٗ وَقَامَ الْعِبَادُ بِطَاعَتِهٖ وَحَقِّهٖ وَحِفْظِ حُدُوْدِهٖ وَسُئِلَ الْجُنَیْدُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ عَنِ الْمُرِیْدِ وَالْمُرَادِ فَقَالَ الْمُرِیْدُ تَتَوَلَّاهُ سِیَاسَةُ

اور شہروں اور دوستوں کے نگہبانوں سے ہے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہمیشہ میرا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے تاکہ میں اُسکو دوست بنالیتا ہوں جب اُسکو دوست بنالیتا ہوں ہوتا ہوں اُسکے کان آنکھیں زبان ہاتھ پاؤں اور دل مجھ سے سنتا ہے اور میری توفیق سے دیکھتا ہے اور میری مدد سے بولتا ہے اور میری قوت سے پکڑتا ہے اور میری طاعت سے چلتا ہے اس بندے کی عقل نے بڑی عقل اُٹھائی ہے اور اسکی حرکات شہوانیہ خدا کے قبض سے ساکن ہوگئیں پھر اسکا دل خدا کا خزانہ ہوگیا ہے یہی اللہ کی مراد ہے اے اللہ کے بندے اگر تو اُسکے پہچاننے کا ارادہ کرتا ہے اور پہلے اللہ کے بندوں سے کسی نے کہا ہے مرید اور مراد کے ایک ہی معنے ہیں کیونکہ اگر خدا کا ارادہ اسی کو مرید بنانے کا نہ ہوتا تو وہ مرید نہ ہوتا اور جو چاہا ہے وہی ہوتا ہے کیونکہ جب اُسکے خاص کرنے کا خدا ارادہ کرتا ہے اُسکو توفیق دیتا ہے اور دوسروں نے کہا مرید مبتدی ہے اور مراد منتہی مرید وہ ہے جو تکلیف اُٹھا رہا ہے اور مراد وہ ہے جس نے بلا تکلیف امر حاصل کیا مرید رنج اُٹھانے والا اور مراد سے نرمی کی گئی ہے پھر اکثر اللہ تعالیٰ کی قصد کرنیوالوں شروع کرنیوالوں سے یہی عادت ہے کہ پہلے انکو مجاہدات کی تکلیف دیتا ہے پھر اپنے تک پہونچاتا ہے اور ان سے بوجھ رکھدیتا ہے اور بہت نوافل اور شہوتوں کی ان سے تخفیف کرتا ہے اور جملہ عبادات سے فرائض اور سنن کے ساتھ قیام پر اقتصار کرتا ہے اور دل اور حدود اور مقام کے نگاہ رکھنے اور سوا خدا کے اور دل سے منقطع ہونیکا حکم کرتا ہے ان کا ظاہر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے اور انکا باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ انکی کلام خدا کے حکم سے اور انکے دل اللہ کے علم سے انکی زبان بندوں کی خیرخواہی کے لئے اور انکے باطن اللہ کی امانتوں کے نگاہ رکھنے کے لئے ان پر خدا کا سلام اور تحفے اور اسکی برکتیں اور اسکی رحمت جب تک زمین و آسمان باقی ہے اور بندے اسکی طاعت اور اسکی حدود کی نگہبانی کے لئے قائم ہیں اور جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرید اور مراد سے پوچھے گئے فرمایا مرید کی متولی سیاست علمی ہوتی ہے

العلم والمراد متنوّر لرعاية الحق لان المريد يسير و
المراد يطير فمتى يلحق السائر الطائر ويكشف ذالك
موسى ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم كان موسى
مريدا ونبينا صلى الله عليه وسلم مرادا انتهى سير موسى
الى جبل طور سينا وطيران نبينا الى العرش واللوح
المحفوظ فالمريد طالب والمراد مطلوب عبادة المريد
مجاهدة وعبادة المراد موهبة للمريد موجود والمراد
فان المريد يعمل للعوض والمراد لا يرى العمل بل يرى
التوفيق والمنة المريد يعمل في سلوك السبيل والمراد
قائم على مجمع كل سبيل المريد ينظر بنور الله والمراد
ينظر بالله المريد قائم بامر الله والمراد قائم بفعل الله
المريد يخالف هواه والمراد يتبرأ من ارادته ومناه
المريد يتقرب والمراد يقرب المريد يحمى والمراد يدلل و
ينعم ويغذى وينتهي المريد محفوظ والمراد يحفظ به
المريد في الترقي والمراد قد وصل وبلغ الى الرب الذي هو
المرقي فنال عنده كل طريف ونفيس ولطيف وبقي مجانبا
على كل مانع عائد متقرب بار تقي

فصل ما التصوف

ومن الصوفي اما المتصوف فهو الذي يتكلف ان يكون
صوفيا ويتوصل بجهده الى ان يكون صوفيا فاذا
تكلف وتقمص بطريق القوم واخذ به يسمى متصوفا
كما يقال لمن لبس القميص تقمص ولمن لبس الدراعة
تدرع ويقال متقمص ومتدرع فكذالك يقال
لمن دخل في الزهد متزهد فاذا انتهى في زهده
وبلغ وبغضت الاشياء اليه وفني عنها فترك
كل واحد منهما صاحبه يسمى حينئذ زاهدا ثم
تاتيه الاشياء وهو لا يريدها ولا يبغضها بل يمتثل
امر الله فيها وينتظر فعل الله فيها فيقال له هذا متصوف
والصوفي اذا اتصف بهذا المعنى صوفي الا مثل صوفي على
وزن فوعل ماخوذ من المصافاة يعني عبدا صافاه الحق

اور مراد کی متولی حق کی نگہبانی کیونکہ مرید چلتا ہے اور مراد اڑتا ہی
پھر کب پہونچتا ہے چلنے والا اڑنے والے کو اور یہ بات موسیٰ علیہ
السلام اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت میں ظاہر
ہوسکتی ہے موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مراد
موسیٰ کی سیر طور سینا تک تھی اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر
عرش اور لوح محفوظ تک مرید طالب ہوتا ہے اور مراد مطلوب مرید کی
عبادت کوشش ہے اور مراد کی عبادت بخشش مرید موجود ہے اور
مراد فانی اور مرید عوض کے واسطے کام کرتا ہے اور مراد عمل نہیں سمجھتا
بلکہ توفیق اور منت سمجھتا ہے مرید راستے میں چلتا ہے اور مراد
ہر راستے کے مجمع پر کھڑا ہے مرید اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور مراد
اللہ سے مرید اللہ کے حکم سے کھڑا ہے اور مراد اللہ کے فعل کے ساتھ
مرید اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے اور مراد اپنے ارادے سے بیزار مرید
قریب ہوتا ہے اور مراد قریب کیا جاتا ہے مرید پر ہیز کرایا جاتا ہے اور مراد
ناز و نعمت دیا جاتا ہے اور کھلایا جاتا ہے مرید محفوظ ہے اور مراد محفوظ
مرید چڑھتا ہے اور مراد اللہ تک پہونچ چکا ہے اسکے پاس ہر نئی
نعمت اور عمدہ اور پاکیزہ پائی ہے پھر بڑھ گیا ہر منع باز دار عابد
متقرب نیک پرہیزگار ہے

فصل متصوف کون ہے

اور صوفی کون ہے؟ متصوف وہ ہے جو صوفی بننے کے لئے
رنج کھینچتا ہے اور طریق قوم کا قمیص پہن لیتا ہے تو متصوف
نام کہلاتا ہے جیسے کرتہ پہننے والے کو کہتے ہیں تقمص اور درع
پہننے والے کو تدرع اور کہا جاتا ہے متقمص اور متدرع اور
اسی طرح زہد کرنے والے کے لئے کہا جاتا ہے متزہد جب زہد کی
منتہی کو پہونچ جاتا ہے اور سب کو ہیچ جانتا ہے اور ہر ایک دوسرے
کو چھوڑتا ہے تو اس وقت زاہد کہلاتا ہے پھر اسکے پاس چیزیں آتی ہیں
اور وہ انکو نہ چاہتا ہے اور نہ دشمن رکھتا ہے بلکہ اللہ کے حکم کی اطاعت پیروی
کرتا ہے اور خدا کے فعل کی ان میں انتظاری کرتا ہے تو یہ متصوف
بھی کہلاتا ہے اور صوفی بھی جب ان معنے سے موصوف ہو تو وہ
حقیقت میں صوفی ہے فوعل کے وزن پر ماخوذ مصافات
سے معنے یہ کہ اللہ نے اس کو صاف کرلیا

عز وجل ولهذا قيل الصوفي من كان صافيا من آفات النفس خاليا من مذموماتها سالكا لحميد مذاهبه ملازما للحقائق غير ساكن بقلبه الى احد من الخلائق وقيل ان التصوف الصدق مع الحق وحسن الخلق مع الخلق واما الفرق بين المتصوف والصوفي فالمتصوف المبتدي والصوفي المنتهي فالمتصوف الشارع في طريق الوصل والصوفي من قطع الطريق ووصل الى من اليه القطع والوصل المتصوف محمل والصوفي محمول حمل المتصوف كل ثقيل وخفيف فحمل حتى ذابت نفسه وذال هواه وتلاشت ارادته وامانته فصار صافيا فسمي صوفيا فحمل فصار محمول القدر كرة المشيئة مربي القدرة منبع العلوم والحكم بيت الامن والفوز كهف الاولياء والابدال ومونلهم ومرجعهم ومتنفسهم ومستراحهم ومسرتهم اذ هو عين القلادة ودرة التاج منظر الرب والمريد المتصوف مكابد لنفسه وهواه وشيطانه وخلق ربه ودنياه واخراه متعبد لربه عز وجل بما الجهات الست والاشياء وترك العمل لها وموافقتها والقبول منها وتصفية باطنه من الميل اليها والاشتغال بها فيخالف شيطانه ويترك دنياه ويعاديه في آمرانه وساير خلق ربه بحكمه عز وجل لطلب اخراه ثم يعاهد نفسه وهواه بامر الله عز وجل فيفارق اخراه وما اعده الله عز وجل لاوليائه فيها من جنته لرغبته في مولاه فيخرج من الاكوان فيصفى من الاحداث ويحجب عن رب الانام فتنقطع منه العلائق والاسباب والاهل والاولاد فتنسد عنه الجهات وتنفتح في وجهه جهة الجهات وباب الابواب وهو الرضى بحكم رب الانام ورب الارباب ويعلم عمل العالم بما كان وما هو آت والخبير بالسرائر والخفيات والمطلع على حركات الجوارح وخطرات القلوب والنيات ثم تفتح له

اس لئے صوفی وہ ہے جو نفس کی آفتون سے صاف اور اسکی نکوہیدہ صفتون سے خالی اسکے نیک راہون مین چلنے والا حقایق کا ملازم اپنے دل سے مخلوق مین سے کسی کی طرف آرام لینے والا اور کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تصوف صدق ہے خدا کے ساتھ اور عمدہ خلق کی مخلوق کے ساتھ اور فرق متصوف اور صوفی مین یہ ہے کہ متصوف مبتدی ہے اور صوفی منتہی متصوف پہونچنے کے طریقہ پر چلا ہے اور صوفی قطع کر چکا ہے اور مقصود کو پہونچ چکا ہے متصوف اٹھانیوالا ہے اور صوفی اٹھایا گیا ہے متصوف پر ہر بھاری ہلکی چیز لادی گئی ہے تاکہ اسکا نفس گل جائے. اور اسکی خواہش دور ہو وے اور ارادہ اور امیدین نابود پھر صاف ہو گیا اور صوفی کہلایا پھر خدا کی امانت اٹھاکر تقدیر کا اٹھانیوالا مشیت کا گیند خدا کا تربیت دیا ہوا علمون اور حکمتون کا چشمہ ہین اور مراد کا گھر ولیون ابدالون کی پناہ اور ان کا مرجع اور دم لینے اور آرام وخوشی کی جگہ کیونکہ وہ ہار کا مہرہ ہے تاج کا موتی خدا کا منظر اور مرید متصوف اپنی خواہش اپنے شیطان اپنے سب کی مخلوق اور اپنی دنیا اور آخرت کو فریب دینے والا ہے اپنے رب کی عبادت کرنیوالا ہے شش طرفون اور تمام چیزون سے جدا ہوکر چیزون کے لئے عمل نہین کرتا نہ اسکا موافق نہ انکی بات ماننے لئے اپنے باطن کو انکی طرف جھکانے اور ان مین مشغول ہونے سے پاک کر دیا ہے پھر اپنے شیطان کی مخالفت کرتا ہے اور دنیا کو چھوڑتا ہے اور اپنے ہمسرون اور سب سے آخرت کی طلب مین خدا کے حکم سے جدا ہو جاتا ہے پھر اپنے نفس اور ہوا سے اللہ کے برابر سے لڑتا ہے پھر آخرت سے اور جو اللہ نے اپنے دوستون کے لئے جنت مین تیار کیا ہے خدا کی رغبت کیواسطے جدا ہو جاتا ہے پھر ہستی سے نکل جاتا ہے پھر پلیدیون سے پاک ہوکر جہانون کے مالک کا ہو جاتا ہے پھر اس سے اسباب اہل اولاد کا علاقہ ٹوٹ جاتا ہے اور سب طرفین بند ہو جاتی ہین اور اسکے لئے جہتون کی جہت اور دروازون کا دروازہ نظر آتا ہو وہ اسکی قضا وقدر پر خوش اور جہان مین وہ کام کرتا ہے جو کام کرتا ہے ماضی آئندہ کا جاننے والا ظاہر باطن کے اعضاء کی حرکت سے دلون کی پوشیدہ باتون اور نیتون سے خبردار پھر اس دروازہ سے

هذا الباب باب يسمى باب القربة الى المليك الديان ثم
يرفع منه الى مجالس الانس ثم يجلس على كرسي التوحيد
ثم يرفع عنه الحجب ويدخل دار الفردانية ويكشف عنه
الجلال والعظمة فاذا وقع بصره على الجلال والعظمة بقي
بلا هو فانيا عن نفسه وصفاته عن حوله وقوته وحركته
وارادته ومناه ودنياه واخراه فيصير كاناء بلور مملوا
صافيا تتبين فيه الانعام فلا يحكم عليه غير القدر ولا
يوجد غير الامر فهو فان عنه وعن حظه موجود لمولاه
وامره لا يطلب خلوة لان الخلوة للموجود فهو كالطفل لا
ياكل حتى يطعم ولا يلبس حتى يلبس هو مسترسل مفوض
وتقليهم ذات اليمين وذات الشمال الاية الا انه كائن
بين الخليقة بالجسم بائن عنهم بالافعال والاعمال و
السرائر والظواهر والضمائر والنيات فيسمى صوفيا
على معنى انه يصفى من التكدر بالخليقة والبريات وان
شئت سميته بدلا من الابدال وعينا من الاعيان عارفا
بنفسه وربه الذي هو محيي الاموات المخرج اوليائه من
ظلمات النفوس والطباع والاهوية والضلالات الى
ساحة الذكر والمعارف والعلوم والاسرار ونور القربة ثم
الى نوره عز وجل الله نور السموات والارض مثل نوره
كمشكوة الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمت
الى النور وهو عز وجل اطلعهم على ما اضمرت قلوب
العباد وانطوت عليه النيات اذ جعلهم ربي جواسيس
القلوب والامناء على السرائر والخفيات وحرسهم
من الاعداء في الخلوات والجلوات لا شيطان مضل
ولا هوى متبع يميل بهم الى اللذات قال الله عز وجل
ان عبادي ليس لك عليهم سلطان ولا نفس امارة
بالسوء ولا شهوة غالبة متبعة تدعو الى اللذات
المرديه في الدركات المخرجة من اهل السنة والجماعة
قال عز من قائل كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء

سامنے ایک اور دروازہ کھلتا ہے جو بادشاہ جزا دینے والے کے قرب کا دروازہ ہے
پھر انس کی مجلس کی طرف اٹھایا جاتا ہے پھر توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے پھر اس سے
پردے دور کئے جاتے ہیں اور یگانگت کی سرائے میں داخل ہوتا ہے اور جلال
اور عظمت کھلجاتی ہے جب اسکی نظر جلال اور عظمت پر پڑتی ہے نیست ہوجاتا
ہے اپنے نفس اور اپنی صفتوں اور حول اور قوت اور حرکت اور ارادے اور
خواہش سے اور دنیا اور آخرت سے فانی پھر بلور کی برتن کی طرح ہوجاتا
ہے جو پانی سے بھرا ہوا اور اس میں وجود نظر آوین پھر اسپر تقدیر کے
سوا کوئی حکم نہیں کیا جاتا اور سوا امر کے اسکو کوئی موجود نہیں ہوتا ہے
وہ اپنے اور اپنے حظ سے فانی ہے خدا اور اسکے امر کے لئے موجود ہے تنہائی
طلب نہیں کرتا کیونکہ خلوت موجود کے لئے ہوتی ہے وہ لڑکے کیطرح ہے جو
کہلانیکے سوا نہیں کھاتا اور پہنانیکے سوا نہیں پہنتا پھر وہ چھوڑا ہوا ہے
سپرد کیا ہوا ہم انکو دائیں بائیں پھیرتے ہیں مگر وہ موجود ہے مخلوق سے جسم کے
ساتھ اور ان سے علیحدہ افعال اور اعمال اور اسرار او ظواہر اور ضمائر اور نیات میں
پس اسوقت صوفی ان معنے کر کہلاتا ہے کہ مخلوق کی کدورتوں سے صاف ہو
اور بدل بھی کہہ سکتے ہیں اور عین بھی اپنے نفس اور رب کو پہچاننے والا
جو مردوں کو جلانے والا ہے اپنے دوستوں کو نفوس اور طبیعتوں اور
ہواؤں اور گمراہیوں کے اندھیروں سے نکالنے والا ہے ذکر اور معارف
اور علوم اور اسرار اور نور قربت کے میدانوں کی طرف پھر اپنے نور کیطرف
اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اسکے نور کی مثال طاقچہ کی سی ہے
اللہ مومنوں کا دوست ہے انکو اندھیروں سے نور کیطرف نکالتا ہے
اللہ ہی انکو اندھیروں سے نکالنے کا متولی ہوا ہے اور اللہ تعالی نے
ان لوگوں کے دلوں اور نیتوں پر واقف کردیا ہے کیونکہ میرے رب نے
انکو دلوں کا ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے اور دشمنوں سے
جلوت خلوت میں انکو بچایا ہے نہ انہیں شیطان بہکاوے۔
اور نہ ہی انہیں گمراہی کیطرف مائل کرے اللہ نے فرمایا میرے بندوں پر
تیرا کوئی غلبہ نہیں اور نفس برا اور شہوت غالبہ انکو ان لذات کی
طرف نہیں بلاتی جو انکو اہل سنت والجماعت کے طریق سے نکالدیں
اللہ تعالے نے فرمایا تاکہ ہم اس سے برائی
اور بیحیائی پھیر لیں

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ مَحَا سَعَهُمْ رَبِّي وَقَمَعَ رُعُونَاتِ
نُفُوسِهِمْ وَضَرَوا بِهَا بِسُلْطَانِ الْجَبَرُوتِ فَثَبَّتَهُمْ فِي
مَرَاتِبِهِمْ وَوَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ بِشَرَائِطِهِ بَعْدَ أَنْ وَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ
بِالصِّدْقِ فِي سَيْرِهِمْ وَبِالصَّبْرِ فِي مَحَلِّ تَوَقُّفَاتِهِمْ وَاضِيقِ
هِمَمِهِمْ فَأَدَّوُا الْفَرَائِضَ وَحَفِظُوا الْحُدُودَ وَالْأَوَامِرَ وَلَزِمُوا
الْمَرَاتِبَ حَتَّى قُوِّمُوا وَهُذِّبُوا وَنُقُّوا وَأُدِّبُوا وَطُهِّرُوا وَطُيِّبُوا
وَسُبِّحُوا وَزُكُّوا وَشُجِّعُوا وَعُوِّدُوا وَافْتُتِحَتْ لَهُمْ وِلَايَةُ اللَّهِ
وَتَوَلِّيهِ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا وَقَوْلُهُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ
فَنُقِلُوا مِنْ مَرَاتِبِهِمْ إِلَى مَالِكِ الْمُلْكِ فَقَرَّبَ لَهُمْ ذَلِكَ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَصَارَ نَجْوَاهُمْ كِفَاحًا يُنَاجُونَهُ بِقُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ
فَاشْتَغَلُوا بِهِ عَمَّنْ سِوَاهُ وَعَنْ نُفُوسِهِمْ وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَوْلَاهُ فَصَيَّرَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَقَيَّدَهُمْ
بِعُقُولِهِمْ وَجَعَلَهُمْ أُمَنَاءَ فَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَحِصْنِهِ
وَحِرَاسَتِهِ يَتَنَشَّقُونَ رَوْحَ الْقُرْبِ وَيَعِيشُونَ فِي فُسْحَةِ
التَّوْحِيدِ وَالرَّحْمَةِ فَلَا يَشْتَغِلُونَ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا أُذِنَ لَهُمْ مِنَ
الْأَعْمَالِ فَإِذَا جَاءَ وَقْتُ عَمَلِ أَبْدَانِهِمْ دُونَ قُلُوبِهِمْ مَضَوْا
مُسَارِعِينَ فِي تِلْكَ الْأَعْمَالِ كَيْلَا تَضُرَّهُمْ شَيَاطِينُهُمْ
وَنُفُوسُهُمْ وَأَهْوِيَتُهُمْ فَتَسْلَمَ أَعْمَالُهُمْ مِنْ حَظِّ الشَّيَاطِينِ
وَهَنَاتِ النُّفُوسِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالْعُجْبِ وَطَلَبِ الْأَعْوَاضِ
وَالشِّرْكِ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ بَلْ يَرَوْنَ جَمِيعَ
ذَلِكَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَتَوْفِيقًا مِنَ اللَّهِ خَلْقًا وَمِنْهُمْ بِتَوْفِيقِهِ
كَسْبًا كَيْلَا يَخْرُجُوا عَنْ هَذِهِ الْعَقِيدَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
ثُمَّ يُرَدُّونَ بَعْدَ أَدَاءِ تِلْكَ الْأَوَامِرِ وَفَرَاغِ تِلْكَ الْأَعْمَالِ
إِلَى مَرَاتِبِهِمُ الَّتِي أُلْزِمُوهَا فَوَقَفُوا مَعَهَا وَحَفِظُوهَا بِالْقُلُوبِ
وَالضَّمَائِرِ وَقَدْ يُنْقَلُونَ إِلَى حَالَةٍ بَعْدَ أَنْ جُعِلُوا
الْأُمَنَاءَ وَخُوطِبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِالْانْفِرَادِ فِي حَالَتِهِ إِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ فَلَا يَحْتَاجُونَ مَعَهَا إِلَى إِذْنٍ لِأَنَّهُمْ
صَارُوا كَالْمُفَوَّضِ إِلَيْهِمْ أَمْرُهُمْ فَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ حَيْثُ
مَا كَانُوا فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِهِمْ بِحَقِيقَةِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ لوگ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے پھر انکو میرے رب نے
نگاہ رکھا اور نفس کی رعونتیں دور کیں اپنے زور سے پھر انکو انکے
مراتب میں ثابت رکھا اور انکو وفائے عہد کی توفیق دی انکے پیچھے کہ
انہوں نے خدا کے راستے میں راستی سے [illegible] اور توقف کی جگہ [illegible]
اپر صبر کیا فرائض ادا کئے اور حدود اور اوامر کی محافظت کی اور مراتب
انکو لازم پکڑا یہاں تک کہ سیدھے ہوگئے [illegible] اور اپنے [illegible]
رکھے اور پاک کیا اور [illegible]
بنا لی انکے لئے اللہ کی ولایت پوری ہوئی اور اسکی دوستی اللہ مومنوں کا دوست
ہے اور اللہ نے فرمایا اور وہی نیکوں کا کارساز ہے وہ مالک الملک کی نزدیکی کو
پہنچ گیا انکا نجویٰ روبرو اس سے اپنے دلوں سے سرگوشی کرتے ہیں پھر
ماسوا کو چھوڑ کر اس سے مشغول ہوئے اور اپنے نفسوں اور ہر چیز
سے روکے گئے اور وہی ہے ہر چیز کا مالک اور اسکا مولی اس نے انکو اپنے
قبضہ میں رکھا اور انکو انکے عقلوں کے ساتھ قید کیا اور انکو امین بنایا پھر
وہ اسی کے قبضہ اور حصن اور حراست میں ہیں قرب کی بو لیتے ہیں اور
توحید اور رحمت کے میدان میں زندہ ہیں جس عمل کا انکو اذن ملا ہے
اسمیں مشغول ہیں جب انکے بدنوں کے عمل کا وقت آتا ہے ان
اعمال کیطرف جاتے ہیں تاکہ شیطان اور نفس اور ہوی انکو ضرر نہ دے
پھر انکے عمل شیطانوں اور نفسوں یعنے ریا اور نفاق اور عجب اور
طلب عوض اور شرک اور حول اور قوت سے بچ رہتے ہیں بلکہ
وہ اسکو اللہ کا فضل اور اسی کی توفیق سمجھتے ہیں اللہ کی پیدائش
اور اپنا اسی کی توفیق سے کسب تاکہ سنت کے عقیدے سے نکل
نہ جاویں پھر اعمال ظاہری سے فارغ ہوکر ان مراتب کیطرف لوٹتے
ہیں جو انہوں نے لازم پکڑے پھر انکے دل سے حفاظت کرتے ہیں
اور کبھی دوسری حالت کیطرف پھیرے جاتے ہیں اور خطاب
کئے جاتے ہیں اس طرح کہ تو آج دن ہمارے پاس مرتبہ والا
امین ہے پھر اس میں وہ اذن کے محتاج نہیں ہوتے کیونکہ وہ
اس مرتبے میں ہیں کہ ان کو انکے امر سپرد کئے گئے جو کام
کرتے ہیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ آں حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اسکو ثابت کرتا ہے

صلى الله عليه وسلم فيما يحكيه عن جبرئيل عليه السلام
عن الله عز وجل انه قال ما تقرب الى عبدي بمثل
اداء ما افترضت عليه وانه ليتقرب الى بالنوافل حتى احبه
فاذا احببته كنت سمعه وبصره ولسانه ويده
ورجله وفؤاده فبي يسمع وبي يبصر وبي ينطق
وبي يعقل وبي يبطش فهذا الخبر قد ذكرناه في
مواضع من هذا الكتاب لانه اصل في هذا المقام
فيمتلي قلب هذا العبد بحب ربه عز وجل ونوره
وعلمه والمعرفة به فلا يسعه غير ذلك الا ترى
الى قوله صلى الله عليه وسلم من احب ان ينظر الى رجل
يحب الله بكل قلبه فلينظر الى سالم مولى ابي حذيفة
فظاهره متحرك متصرف بفعل الله تعالى وباطنه
مملو بالله عز وجل وقد قال موسى عليه السلام يا رب
اين ابغيك قال يا موسى اي بيت يسعني واي مكان
يحملني فان اردت ان تعلم اين انا فانا في قلب التارك
الورع العفيف فالتارك هو الذي يترك بجهد وفيه
بقية ثم من عليه ربه فرد عليه موتا عنه ثم حفظه
فلا يلتفت الى شيء سوى مولاه فان قيل فما تلك
المنة التي من بها ربه عليه وذلك ان الله عز وجل
اقامه في المرتبة على شريطة اللزوم لها ليقوم بها فلما
وفى له بالشرط ولم يبتغ عملا وحركة غير ذلك وحفظه
ولم يتجاوز نقله منها الى ملك الجبروت ليقوم بجبر
نفسه ثم يجمعها بسلطان الجبروت حتى ذلت وخشعت
ثم نقله منها الى الملك السلطان ليهذب فذا بت تلك
الغدد التي في نفسه وهي اصول تلك الشهوات فقد
صارت عدة نائبة فيها ثم نقله منها الى ملك الجلال
فادب ثم نقله منها الى ملك الجمال فنقي ثم نقله
منها الى ملك العظمة فطهر ثم الى ملك البهاء
فطيب ثم الى ملك البهجة فوسع ثم الى ملك الهيبة

جس کو آپ اللہ پاک سے نقل کرتے ہیں فرائض سے بڑھکر بندے کو میرا
مقرب بنانیوالی کوئی چیز نہیں ہے اور بندہ نوافل کے ساتھ قرب
حاصل کرتا ہے تاکہ میں اُسکو دوست رکھتا ہوں جب دوست
رکھتا ہوں ہو جاتا ہوں اُسکے کان اور آنکھیں اور زبان اور ہاتھ اور
پانوں اور دل پھر وہ میرے ہی حکم سے سنتا ہے اور میری ہی مدد سے
دیکھتا ہے اور میری ہی توفیق سے بولتا ہے اور میرے سمجھائے سمجھتا ہے
اور میری طاقت سے پکڑتا ہے اس حدیث کو ہم نے اس کتاب کی اکثر
جگہوں میں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ اس مقام کی دلیل ہے پھر بندہ کا دل
خدا کی محبت اور اُسکے نور اور اُسکے علم اور اُسکی معرفت سے بھر جاتا ہے
پھر اس میں کچھ اور نہیں سما سکتا تو نہیں دیکھتا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا فرمانا جو اس آدمی کو دیکھنا چاہیئے جو بہمہ دل اللہ کو دوست رکھتا
ہے وہ سالم مولی ابو حذیفہ کو دیکھے اسکا ظاہر اسکے کاموں سے ملتا ہے
اور باطن اللہ سے بھرا ہوا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ میں
تجھے کہاں طلب کروں فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں کس گھر میں سما سکتا ہوں
اور کون مکان مجھے اُٹھا سکتا ہے اگر تو میرا مکان معلوم کرنا چاہے تو وہ دنیا
کے تارک اور ورع کرنیوالے شرک سے بچنے والے کا دل ہے تارک
وہ ہے جو تکلف سے دنیا کو چھوڑ دے پھر خدا اسپر احسان کرے اور وہ اسکو
چھوڑ دیوے اسلئے کہ دل مر چکا ہے پھر پارسا ہو جاوے پھر خدا کے سوا کسی
کی طرف التفات نہ کرے اگر کہا جاوے وہ کون احسان ہے جو اسپر خدا نے
کیا وہ احسان یہ ہے کہ خدا نے اسکو ایک مرتبہ میں لزوم کی شرط پر کھڑا کیا
جب اس نے شرط پوری کی اور اسکے سوا کوئی اور کام نہ کیا اور اس
سے نہ ہٹا تو اس مرتبہ سے ملک جبروت کیطرف نقل کیا تاکہ وہاں
کھڑا ہو پھر اس نے اسکو درست کیا اور اس کو جبروت کے زور سے
روکا تاکہ خوار ہو گیا۔ پھر اس کو بادشاہ کی طرف نقل کیا تاکہ وہ اسکو
صاف کرے پھر وہ غدودیں جو شہوات کا مبدأ تھیں گل گئیں
پھر اسکو ملک جلال کی طرف نقل کیا پھر ادب دیا پھر اس کو ملک
جمال کی طرف نقل کیا اور پاک کیا پھر ملک عظمت کی طرف
نقل کیا پھر صاف کیا پھر ملک بہا کیطرف پھر عمدہ کیا پھر ملک
بہجہ کی طرف پھر فراخ کیا۔ پھر ملک ہیبت کیطرف

المقالة التاسعة والستون

فربي ثم الى ملك الرحمة فرطب وقوي وشجع ثم الى ملك الفردية فافرد فاللطف يغذيه والرافة تجمعه وتكنفه والمحبة تقويه والشوق يدنيه والمشية تؤديه اليه والجواد العزيز يقلبه فيقربه ثم يدنيه ثم يمهله ثم يؤدبه ثم يناجيه ثم يبسطه بمنه ثم يقبض عليه فاين ما صار وفي كل مكان خال لربه دان فهو في قبضته وامين من امنائه على اسراره وما يؤديه من ربه الى خلقه فاذا صار الى هذا المحل فقد انقطعت الصفات وانقطع الكلام والعبارات فهذا هو منتهى العقول والقلوب وغاية ما تبلغ حالات الاولياء اليه وكونه وما وراء ذلك مختص بالانبياء والرسل عليهم السلام لان نهاية الولي بداية النبي على الجميع صلوات الله وتحياته ورافته ورحمته والفرق بين النبوة والولاية ان النبوة كلام ينفصل من الله تعالى ووحي معه روح من الله فيقضي الوحي ويختمه بالروح منه تعالى فيوكله فيقبله هذا هو الذي يلزم تصديقه ومن رده فهو كافر لانه راد لكلام الله عز وجل واما الولاية فهي لمن تولى الله عز وجل حديثه على طريق الالهام فاوصله اليه فله الحديث فينفصل ذلك الحديث من الله على لسان الحق معه السكينة فتتلقاه السكينة التي في قلب المجذوب فيقبله ويسكن اليه فالكلام للانبياء والحديث للاولياء فمن رد الكلام كفر لانه رد على الله كلامه ووحيه ومن رد الحديث لم يكفر بل يخيب ويصير وبالا عليه ويبهت قلبه لانه رد على الحق ما جاءت به محبة الله تعالى ممن علم الله في نفسه فاكد عليه الحق وجعله مؤديا الى القلب لان الحديث ما ظهر من علمه الذي برز في وقت المشية فصير حديثا في النفس كالسر انما يقع ذلك الحديث بمحبته من الله لهذا العبد فيمضي مع الحق الى قلبه فيوصله القلب بالسكينة

پھر اسکی تربیت کی پھر ملک رحمت کیطرف پھر تازہ کیا اور قوی کیا پھر ملک فردیت کیطرف پھر یگانہ کیا پھر لطف غذا دیتا ہے اسکو اور شفقت اسکو جمع کرتی ہے اور محبت اسکو قوت دیتی ہے اور شوق نزدیک کرتا ہے اور مشیت اسکو خدا کی طرف پہونچاتی ہے اور بخشنے والا غالب اسکو پھیرتا ہے پھر قریب کرتا ہے پھر نہایت نزدیک کرتا ہے پھر اسکو چھوڑتا ہے پھر ادب دیتا ہے پھر راز کہتا ہے پھر اسپر احسان سے فراخی کرتا ہے پھر اسپر تنگی کرتا ہے پھر وہ ہر مکان ہر حال میں خدا کا قریب ہے اسکے قبضے میں اسکے امینوں سے ایک امین اسکے بھیدوں اور اس چیز پر جس کو اپنے رب کیطرف سے مخلوق کو پہونچاتا ہے جب اس مکان کو پہونچگیا تو بشریت کی صفتیں دور ہو جاتی ہیں اور گفتگو منقطع ہو جاتی ہے یہ دلیوں کی اخیری حالت ہے اس سے اوپر کا درجہ نبیوں اور رسولوں علیہم السلام سے مختص ہے کیونکہ ولایت کا انجام نبوت کا ابتدا ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اسکے تحفے اور مہربانی اور نبوت و ولایت کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبوت خدا کی کلام ہوتی ہے اور اسکے وحی جبرئیل کے ساتھ پھر جبرئیل وحی پہونچاتا ہے اس کلام کی تصدیق لازم ہے اور اسکا منکر کافر ہے کیونکہ اللہ پاک کی کلام کو رد کرتا ہے اور ولایت وہ اس شخص کے لیے ہے جسکی بات کا اللہ تعالیٰ الہام کے طور پر متولی ہوا ہے اور اسکے دل میں ڈالی ہے پھر یہ الہام ہے پھر یہ الہام جدا ہوتا ہے اللہ کیطرف سے سچی زبان پر آرام کے ساتھ پھر اسکو مجذوب کے دل کا آرام پکڑ لیتا ہے اور وہ اسکو قبول کرتا ہے اور اسکی طرف آرام لیتا ہے پھر پیغمبروں کے کلام اور ولیوں کا الہام جس نے کلام کا انکار کیا کافر ہوا کیونکہ اس نے خدا کی کلام اور وحی کو رد کیا اور جس نے الہام کا انکار کیا وہ کافر نہیں ہے البتہ نا امید ہوتا ہے اور اسکا وبال اسپر پڑتا ہے اور اسکا دل حیران ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے خدا کے الہام کا جو خدا اپنی دلی محبت سے اس کے دل میں ڈالا ہے انکار کیا کیونکہ الہام وہ ہے جو خدا کے علم سے مشیت کے وقت دل میں پڑے بھید کی مثل پہ الہام بسبب محبت الٰہی کے اسکے دل میں واقع ہوتا ہے اور دل باآرام اس کو قبول کرتا ہے۔

باب فيما يجب على المبتدي في هذه الطريقة أولاً وما يجب عليه من الأدب مع الشيخ ثانياً وما يجب على الشيخ في تأديب المريد فالذي يجب على المبتدي في هذه الطريقة الاعتقاد الصحيح الذي هو الأساس فيكون على عقيدة السلف الصالح أهل السنة القديمة سنة الأنبياء والمرسلين والصحابة والتابعين والأولياء والصديقين على ما تقدم ذكره وشرحه في أثناء الكتاب فعليه بالتمسك بالكتاب والسنة والعمل بهما أمراً ونهياً أصلاً وفرعاً فيجعلهما جناحيه يطير بهما في الطريق الواصل إلى الله عز وجل ثم الصدق ثم الاجتهاد حتى يجد الهداية والإرشاد إليه والدليل والقائد السائق ثم مونساً يونسه ومستراحاً يستريح إليه في حالة إعيائه ونصبه وظلمته عند ثوران شهواته ولذاته وهنات نفسه وهواها المضل وطبعه المجبول على التثبط والتوقف عن السير في الطريق قال الله عز وجل والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وقال الحكيم من طلب وجد وجد بالاعتقاد يحصل له علم الحقيقة وبالاجتهاد يتفق له سلوك الحقيقة ثم يجب عليه أن يخلص مع الله عز وجل عهداً بأن لا يبرح قدماً في طريقه إليه ولا يضعها إلا بالله ما لم يصل إلى الله ثم لا ينصرف عن قصده بملامة مليم ولا كرامات الصادق لا يرجع ولا يوجد كرامة فلا يقف معها ويرضى بها عوضاً عن الله عز وجل إذ هي حجابه عن ربه ما لم يصل إليه عز وجل فإذا حصل الوصول لا تضره الكرامات إذ هي من باب القدرة وثمراتها وملازماتها ووصوله إلى الحق عز وجل من القدرة فلا ينقض الشيء نفسه وكيف وقد يصير هو حينئذ قدرة في الأرض وخرق عادة وكلامه حكمة بالغة من بعد جهل وعجمة وبلادة وقصور وحركاته وسكناته وتصاريفه عبرة

باب اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے کیا واجب ہے پھر مرید کا کس طرح ادب کرے اور اُستاد مرید کا کیسے اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے اعتقاد کا درست کرنا جو بنیاد ہے واجب ہے وہ یہ کہ نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کے عقیدے پر رہے جسکی تفصیل کتاب میں گذری قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور اُن دونوں کے اوامر اور نواہی اور اصول اور فروع پر عمل کرے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ تک اُڑنے کے لئے دو بازو سمجھے پھر راستی سے کام لے اور کوشش کرے تاکہ راہ پاتا ہے اور دلیل اور ہانکنے والا جو اسکو حق کیطرف ہانکتا ہے پھر مونس جو اس سے الفت کرے اور جائے آرام جس میں آرام کے ماندگی اور تاریکی کی حالت میں شہوت اور لذت اور نفس کی بدی اور آرزو بہکانیوالی اور طبع جسکی جبلت ہی میں سستی اور خدا کی راستی میں توقف کرنا ہے سوزش کے وقت اللہ عز و جل نے فرمایا جو ہمارے راہوں میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں حکیم نے کہا جس نے جستجو کی پالیا اعتقاد کرنے سے علم حقیقت حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد سے حقیقت کے راہ میں چلتا پھر اللہ سے عہد کرے کہ اللہ کی راستی سے ایک قدم نہ بڑھوں گا اور اس کو نہ رکھوں گا مگر اسی کی اطاعت میں جب تک اس تک نہ پہونچوں گا کسیکی ملامت سے اپنا قصد نہ چھوڑے کیونکہ صادق نہیں رجوع کرتا اور نہ کرامت کے ساتھ کہ اُس کو اپنے کام کا عوض سمجھکر خوش ہو بیٹھے کیونکہ یہ اللہ کے درمیان پردہ ہے جب تک مقصود تک نہ پہونچے جب پہونچگیا اب کرامتیں مضر نہیں کیونکہ یہ خدا کی قدرت ہے اور اس تک پہونچنے کا نتیجہ ہیں پھر کوئی چیز اپنے نفس کو نہیں توڑتی کیسے اور وہ تو زمین میں قدرت الٰہی اور خرق عادت ہے اور اسکی کلام حکمت کاملہ ہے جہالت اور گنگ اور بلادت اور بے سمجھی اور حرکتوں اور سکنات اور تصرفوں کے پیچھے عبرت ہے

لمن اعتبرها وافعال الله تجری فیه وعلیه مما یبهر
العقول ثم قد یؤمر حینئذ بطلب الکرامة ویجبر
علیه ویحقق عنده ان دمارہ وهلاکه فی ترك الطلب
ومخالفة هذا الامر وثباته وبقائه وعبادته وقربته
ومرضات ربه ودنوه منه وزیادة محبة ربه له فی
طلبها وامتثال امره فیها فکیف تضره الکرامة
حینئذ ان تکون ذلك بینه وبین ربه عز وجل
لا یظهره لاحد من العوام الا ان یغلب علیه ظهو
ره لان من شرط الولایة کتمان الکرامات ومن شرط النبوة
والرسالة اظهار المعجزات لیقع بذلك الفرق بین النبوة
والولایة ولا ینبغی له ان یخرج فی اوطان المقصرین
یخالط المقصرین والبطالین ابناء حیل ترك
الاعمال والتکالیف المدعین للاسلام والدیانات
الذین قال الله عز وجل فی حقهم یا ایها الذین امنوا
لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا
ما لا تفعلون وقال فی اخریها اتامرون الناس بالبر
وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون
وینبغی له ان لا یحرض ببذل المیسور فیبخل بالموجود
خوفا ان لا ینال مثله للافطار والسحور فیقع فی نفسه
وبقلبه علما بان الله لم یخلق ولیا له فی سالف الدهر
بخیلا ببذل المیسور وینبغی له ان یرضی بالذل الدائم
وحرمان النصیب والجوع الدائم والخمول وذم الناس
له وتقدیم اضرابه واشکاله واقرانه علیه فی الاعطاء
والتقریب عند الشیوخ ومجالس العلماء فیجوع
هو والجماعة یشبعون والکل اعزاء وتصیبه الذل
ویبقا لجمیع ویکون یستجیز لنفسه الذل ویجعله نصیبه
ومن لم یرض بهذا ویوطن نفسه علیه فلا یکاد ان
یلقی علیه ویجیئ منه شیء فانتجاح الشکل والفلاح بما
ذکرنا وینبغی له ان لا یستظهر من الله مطلوبا سوی المغفرة

عبرت پکڑنے والے کے لئے اللہ کے افعال اسمیں اور اسپر
جاری ہوتے ہیں وہ جنمیں عقل حیران رہجاتی ہے پھر کبھی کرامت
کے طلب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور مجبور کیا جاتا ہے اور معلوم کرتا ہے
کہ میری ہلاکت طلب نہ کرنے میں ہے اور اس امر کی مخالفت میں
اور ثابت رہنا اور باقی رہنا اور عبادت اور نزدیکی اور اللہ کی
خوشی اور اسکی زیادہ محبت اسکی طلب میں اور خدا کی فرمانبرداری
اس میں ہے پھر اب کرامت اسکو کیسے مضر ہوگی لیکن یہ طلب اسکے
اور اللہ کے درمیان بھید ہوتا ہے ظاہر نہیں کرسکتا مگر یہکہ اسکا
ظاہر کرنا ضروری ہو کیونکہ ولایت کی شرط کرامت کا چھپانا ہے
اور نبوت اور رسالت کی شرط معجزات کا ظاہر کرنا تاکہ ولایت
اور نبوت میں فرق ہو اور مبتدی کو عمل کے راہ میں مقصور کرنا
لائق نہیں اور تقصیر کرنے والوں بیہودہ گو اور اعمال کے
چھوڑنے والے مدعیان اسلام کے مذہبوں کے پاس بیٹھے جنکے حق
میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اے ایمان والو کیوں کہو جو نہ کرو
اللہ کے نزدیک بڑے غضب کی بات ہے کہ کہو جو نہ کرو اور
دوسری جگہ فرمایا کہ تم لوگوں کو نیک کام کا حکم دیتے ہو اور اپنی
جانوں کو بھلا دیتے ہو اور حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے
نہیں اور مبتدی کو لائق ہے کہ بخل نہ کرے اسلئے کہ افطار اور سحور
کے لئے شاید اس جیسی چیز پھر نہ ملے حالانکہ یقینًا جانتا ہے
اللہ تعالے نے زمان گذشتہ میں کوئی ولی بخیل نہیں
بنایا اور ہمیشہ ذلت اور محرومی اور بھوک اور گمنامی اور اپنی
مذمت پر خوش رہے اور اپنے ہم جنسوں کے استادوں کے
اپنے سے بڑھ کر عزت کرے آپ بھوکا رہے اور انکو
رہنے دے سب با عزت ہوں اور اسکا حصہ ذلت اور
سب کو عزت دیوے اور اپنے پر ذلت پسند کرے
جس کو یہ بات پسند نہ ہو تو اسپر اپنے اسرار نہیں
کھلتے اور بہتری اور فلاح اسمیں ہے جو ہم نے بیان کیا
اور خدا سے پہلے گناہوں کی بخشش
مانگے اور آئندہ گناہوں سے بچنا

لما سلف من الذنوب والعصمة مما يأتي من الذنوب
والتوفيق لما يحبه من الطاعات ويوصله إليه
من الازدياد. انما اوردنا هذا في المحبة والتقربات
والتحبب الى المشايخ من الاولياء والابدال اذ ذلك
سبب لدخوله في زمرة الاحباب ذوي العقول والالباب
الذين علموا من رب الارباب واطلعوا على العيوب الآيات
فصفت جنة في القلوب والضمائر والنيات فمن الذي
ذكرته صفته فهو مريد تام ومن لم تخل قلبه عن هذه التلبيات
والمآرب ولم يتخل عن هذه ما ذكرناه من الحوائج والمقاصد
لا يكون مريدا حتى تنقطع الاستحقاقات

فصل

فيما يلزم المريد مع الشيخ فالواجب عليه ترك مخالفة شيخه في الظاهر
وترك الاعتراض عليه في الباطن فصاحب العصيان
بظاهره تارك لأدبه وصاحب الاعتراض بسره
متعرض لعطبه بل يكون خصما على نفسه لشيخه لا
يكف لنفسه ويزجرها عن مخالفته ظاهرا وباطنا
ويكثر قراءة قوله عز وجل ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين
آمنوا ربنا انك رؤوف رحيم واذا ظهر له من الشيخ
ما يكره في الشرع استخبره عن ذلك بضرب المثل
والاشارة ولا يصرح به لئلا ينفر به عليه وان
رأى فيه عيبا من العيوب ستره عليه ويعود
بالتهمة على نفسه ويتأول للشيخ في الشرع فان
لم يجد له عذرا في الشرع استغفر للشيخ ودعاه
بالتوفيق والعلم والتيقظ والعصمة والحماية ولا يعتقد
فيه العصمة ولا يخبر احدا به واذا رجع اليه يوما آخر
او ساعة اخرى يعتقد ان ذلك قد زال وان الشيخ
قد نقل منه الى ما هو اعلى رتبة وكم نفير عليه وانما
كان ذلك غفلة وهذا فصل بين الحالين لان
لكل حالين فصلا ورجوعا الى رخص الشرع واباحاته

اور ان طاعتوں کی توفیق جن پر وہ خوش ہے اور
جو اس تک پہونچاتے ہیں پھر ہر حالت میں خوش رہنا
اور اولیا اور ابدال سے محبت اس کے سوا اور کچھ
نہ مانگے کیونکہ یہ انھیں داخل ہونے کا سبب ہے جنھوں
نے خدا سے سمجھ لیا اور عیبوں اور آیتوں کے واقف
ہیں پھر اسکے دل اور نیتیں صاف ہو جاویں گی یہ مرید
کی صفت ہے جب تک مرید اپنا دل ان مطلبوں سے
صاف نہ کرے اور ان حاجتوں کو نہ چھوڑے جن کو
ہم نے بیان کیا وہ کامل مرید نہیں ہوتا۔

فصل

مرید کے آداب استاد کے ساتھ

واجب ہے ترک کرنی شیخ کی مخالفت ظاہر میں اور اسپر
اعتراض کرنا باطن میں پھر ظاہر گنہگار وہ ہے جو ان کا
ادب نہیں کرتا اور دل میں اعتراض کرنیوالا وہ ہے جو اسکی
لغزش کا خواہاں ہے بلکہ اسکی طرف سے اپنے نفس سے
جھگڑتا رہے ظاہر اور باطن میں نفس کو اسکی مخالفت سے
روکے اور یہ اللہ کا قول بہت پڑھے اے اللہ بخش ہمکو
اور ہمارے اُن مومن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے تھے۔
اور ہمارے دل میں مومنوں کا کینہ نہ رکھ تو شفیق مہربان ہے
اور جب اوستاد کی کوئی بات شرع کے مخالف معلوم کرے تو
اُس کو اشارۃً معلوم کرا وے اور تصریح نہ کرے تاکہ وہ اس سے
متنفر نہ ہو جاوے اور اگر اسمیں کوئی عیب دیکھے تو چھپاوے
اور اپنے نفس کو تہمت لگاوے اور استاد کے واسطے تاویل کرے
اگر تاویل کی جگہ نہ ہو تو اسکے لئے بخشش مانگے اور توفیق اور
علم اور بیداری اور نگہبانی اور حمایت کی دعا مانگے اور اسکے
حق میں عصمت کا اعتقاد نہ کرے اور کسی کو اس سے خبردار نہ کرے اور
پھر جب کبھی اسکے پاس جاوے تو یہ سمجھے کہ وہ عیب اب اسمیں
نہیں ہے اور شیخ نے اس کام کو چھوڑ کر عمدہ نیکی کی ہوگی اور اسپر
ثابت نہیں رہا اور یہ تو چوک تھی جو دو حالتوں میں ایک
وقت ہے جسمیں شرع کی رخصتوں اور مباحوں

وترك العزيمة والاشد كالدهليز بين الدارين و
المنزلة بين المنزلتين انتهاء للحالة الاولى ورقيا ما على
عتبة الحالة الثانية وانتقالا من ولاية الى اخرى وخلع
خلعة ولاية ولبس خلعة ولاية اخرى التي هي الاعلى
والاشرف لانهم كل يوم في مزيد قرب من الله عز وجل
واذا اغضب الشيخ وعبس في وجهه او ظهر منه نوع
اعراض عنه لم ينقطع عنه بل يفتش باطنه وما جرى
منه من سوء الادب في حق الشيخ او التفريط فيما يعود الى
امر الله عز وجل من ترك امتثال الامر وارتكاب النهي
فليستغفر ربه عز وجل وليتب اليه ويعزم على ترك
المعاودة اليه ثم يعتذر الى الشيخ ويتذلل له ويتملقه
ويتحبب اليه بترك المخالفة في المستقبل ويديم على الموافقة
له ويواظب عليها فيجعله وسيلة وواسطة بينه وبين
ربه عز وجل وطريقا وسببا يتوصل به اليه كمن يريد
الدخول على ملك ولا معرفة له به فانه لابد له من
ان يصادف حاجبا من حجابه او واحدا من حواشيه
وخواصه ليبصره بسياسة الملك وادابه وعاداته
ويعلمه الادب بين يديه والمخاطبة له وما يصلح له
من الهدايا والطرائف مما ليس مثلها في خزائنه
ومما يؤثر الاستكثار فليأت البيت من بابه ولا
يتسلق من ورائه من غير بابه فيلام ويهان و
لا يبلغ الغرض من الملك ولا المقصود منه ولكل
داخل دهشة لا بد له من تذكير ومنة فيأخذ
بيده فيقعده موضع مثله او يشير اليه بذلك
لئلا تتطرق اليه المهانة ولا يشار اليه بسوء الادب
والحماقة وليتحقق بان الله عز وجل اجرى العادة
بان يكون في الارض شيخ ومريد صاحب ومصحوب
تابع ومتبوع من لدن آدم الى ان تقوم الساعة
الا ترى الى آدم عليه السلام لما خلقه الله تعالى

اور ترک عزیمت پر عمل ہو جاتا ہے دو گھروں کے درمیان
ایک دہلیز کی طرح دو منزلوں میں ایک منزل کی طرح پہلی حالت
ختم ہوتی ہے اور دوسری حالت کی دہلیز پر قیام ہوتا ہے
اور ایک ولایت سے دوسری کیطرف انتقال ہوتا ہے اور ایک
ولایت کو اتارا جاتا ہے اور دوسری کو پہنایا جاتا ہے جو پہلے
ہی اشرف ہے کیونکہ وہ ہر دن اللہ کے زیادہ قریب ہوتے
ہیں اور جس دن استاد کے چہرہ میں غضب معلوم کرے
یا استاد کچھ اعراض کرے اس سے جدا نہ ہووے بلکہ سوچے کہ
مجھسے استاد کے حق میں کیا قصور ہوا یا میں نے اللہ کے کس امر
کی اطاعت نہ کی اور کس نہی سے نہ رکا پھر اللہ سے معافی چاہے
اور توبہ کرے اور وہ کام نہ کرنیکا پکا قصد کرے پھر شیخ سے عذر
کرے اور عاجزی کرے اور چاپلوسی کرے اور دوستی جتاوے کہ
میں اب یہ کام نہ کرونگا اور ہمیشہ آپ کی مخالفت نہ کرونگا پھر اسکو
اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور طریقہ اور سبب سمجھے۔
جسکے ساتھ اس تک پہونچیگا اس شخص کی طرح جو بادشاہ کے پاس
جانا چاہتا ہے اور کوئی پہچان نہیں ہے پھر وہ ضرور کچہری کے کسی
چوکیدار یا سر رشتہ دار کو ملیگا تاکہ اس سے بادشاہ کی سیاست اور
عادات معلوم کرے اور بادشاہ کے پاس اور اس سے بات
کرنیکا سلیقہ سیکھے اور پوچھیگا کہ وہ کونسی کمیاب چیز ہے جو
اسکے خزانہ میں نہیں ہے اور جس کو وہ پسند کرتا ہے گھر میں دروازہ
سے ہی داخل ہو سکتا ہے اور دروازہ کے سوا داخل نہیں ہو سکتا
پھر ملامت کیا جاویگا اور بےعزت کیا جاویگا اور اپنی غرض کو نہ پہونچیگا
اور ہر داخل ہونیوالا ڈرنیوالا ہے اور اسکے لئے ایسا آدمی ہونا ضروری ہے
جو اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو اسکی مثل کی جگہ میں بٹھاوے یا اسکی طرف
اشارہ کرے تاکہ ذلیل نہ ہو اور بےادبی کا اسکی طرف اشارہ کیا جائے
اور جان لے کہ اللہ کی یہی عادت جاری ہے کہ زمین میں
ایک استاد ہے اور ایک شاگرد ایک صاحب اور ایک
مصحوب ایک مرید ہے ایک پیر آدم سے قیامت تک
تو نہیں دیکھتا آدم علیہ السلام کی طرف جب اسکو پیدا کیا

علمه الاسماء كلها وافتتح الامر به فجعله كالتلميذ مع الاستاذ والمريد مع الشيخ وقال له يا ادم هذا فرس وهذا بغل وهذا حمار حتى علمه قصعة وقصيعة ثم لما فرغ من تعليمه وتهذيبه جعله استاذا معلما شيخا حكيما وكساه بانواع الحلل والحلى وتوجه منطقه واجلسه على كرسي في الجنة واقام الملائكة حوله صفوفا فقال يا ادم انبئهم باسمائهم بعد ان ظهر عجزهم وعدم علمهم بذلك وقولهم سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا فصارت الملائكة تلامذة لادم وادم شيخهم فانبأهم باسماء الاشياء كلها على ما شهد به القرآن فظهر فضله عليه السلام عليهم فصار افضلهم واشرفهم عند الله وعندهم فصار متبوعهم وهم تابعون مقتدون صلوات الله عليهم فلما جرى ما جرى من اكل الشجرة والخروج من الجنة والانتقال الى حالة اخرى ومنزل غيره الذي لم يعط علمه ولم يستوطنه بعد ولا جرى ذلك في خلده ولا ظن انه سيسار به اليه فلما وصل الى المنزل وجال في الارض استوحش منها وراى فيها ما لم يكن راه من قبل فالقى عليه الجوع والعطش والحرقة والقبض ما لم يعهده من قبل احتاج الى معلم ومرشد واستاذ ودليل ومؤدب ومنبه فبعث الله تعالى جبرئيل عليه السلام فانسه وعرفه ما اشكل عليه من امر المنزل واعطاه الحنطة فامره فبذر ثم امره فحصدها ثم امره فذراها ثم امره فطحنها وهيأ له اسبابها ثم امره بالخبز فخبز ثم امره بالاكل فاكل ثم لما طلب الطعام الخروج من المعدة تحير لم يعلم بالصنيع احتاج الى المعلم ايضا

اس کو سب نام سکھائے اور اسکے ساتھ کام شروع کیا اور کیا اسکو جیسے شاگرد اوستاد کے سامنے اور مرید پیر کے سامنے اور فرمایا اے آدمؑ یہ گھوڑا ہے اور یہ خچر یہ گدہا ہے تاکہ پیالہ اور پیالی تک بتایا جب اس کو سکھا لیا تو اسکو اوستاد معلم شیخ حکیم بنایا اور گوناگون کے لباس اور زیور پہنائے اور اسکی زبان گویا کی اور اسکو جنت کی کرسی پر بٹھایا اور اسکے گرداگرد فرشتے کھڑے کئے اور فرمایا اے آدم ان کو ان چیزوں کے نام بتا اس پیچھے کہ انکی عاجزی اور بے علمی ظاہر ہوئی اس پیچھے کہ وہ بولے تو پاک ہے ہم کچھ نہیں جانتے مگر جتنا تو نے سکھایا پھر فرشتے آدم علیہ السلام کے شاگرد بنے اور آدمؑ انکا اوستاد اور آدم نے انکو سب چیزوں کے نام بتائے جس پر قرآن شاہد ہے پھر آدم کی فضیلت انپر ظاہر ہوئی اور ان سے خدا کے نزدیک اور ان کے نزدیک اشرف ہوا پھر وہ انکا اوستاد ہوا اور وے اسکے شاگرد انپر خدا کی رحمتیں ہوں پھر جب درخت کھایا اور جنت سے نکلے اور ایک حالت سے دوسری حالت کیطرف انتقال ہوا جسکا آپ کو علم نہ تھا اور نہ اہمیں آپ کبھی رہے تھے اور نہ آپ کے دل میں اسکا کبھی خیال گذرا تھا اور نہ یہ گمان تھا کہ مجھکو اسکیطرف روانہ کیا جاویگا پھر جب اسمیں پہونچے اور اس زمین میں پھرے تو اس سے ڈرے اور ہمیں وہ اشیاء دیکھیں جو پیشتر نہ دیکھی تھیں اور وہ بھوک اور پیاس اور سوزش اور قبض جو اس سے پہلے نہ تھے دیکھے تو معلم اور مرشد اور اوستاد اور رہبر اور ادب دہندہ اور خبر دینے والے کے محتاج ہوئے پھر اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا پھر انہوں نے الفت دلائی اور جو بات مشکل تھی وہ سکھائی گھر کے کاموں سے واقف کیا گیہوں دے کر فرمایا اسکو بیج پھر کاٹو پھر صاف کرو پھر فرمایا پیسو اور تمام اسباب مہیا کر دئے پھر فرمایا پکاؤ پھر پکایا پھر کھایا پھر جب پاے خانے کی حاجت ہوئی تو گھبرائے اور نہ جانا کہ کیا کریں تو یہاں بھی معلم کے محتاج ہوئے

فعلمه كيف يتغوط وكيف يتطهر وكيف يعبد الله تعالى في المنزل وعلمه كيف يتوصل الى بياض جسده الذي قد حال لونه من البياض والاشراق الى السواد والظلمة فامره بصيام ايام البيض من الشهر ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر فعاد لونه الى البياض وعلمه غير ذلك من العلوم والآداب فصار آدم عليه السلام تلميذا لجبريل عليه السلام استاذه وشيخه بعد ان كان آدم شيخه والملئكة اجمع ومتبوعهم واعلمهم كل ذلك لتغير الحال به والانتقال من منزل الى اخر ثم هلم جرا تعلم شيث ابن آدم من ابيه آدم عليه السلام ثم اولاده منه وكذلك نوح النبي ع علما اولاده وابراهيم عليه السلام علما اولاده قال الله تعالى ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب اى امرهم وعلمهم وكذلك موسى وهرون ع علما اولادهما وبني اسرائيل وعيسى ع علم الحواريين ثم ان جبرئيل ع علم نبينا صلى الله عليه وسلم الوضوء والصلوة ووصاه بالسواك وهو قوله صلى الله عليه وسلم وصاني بالسواك وقوله صلى الله عليه وسلم وصاني جبرائيل بالسواك حتى كاد ان يدردني وصلى بي جبرئيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس الحديث الى آخره وقد تقدم ذكره ثم تعلمت الصحابة منه صلى الله عليه وسلم كلهم التابعون منهم على الجميع السلام ثم تابعون التابعين منهم قرنا بعد قرن وعصرا بعد عصر فما من نبي الا وله صاحب يقتدي به ثم خليفة مكانه و يقوم مقامه كموسى بن عمران وغلامه وابن اخيه يوشع ابن نون عليهم السلام على الجميع

پھر اُس نے پاخانے کی کیفیت سکھائی اور استنجا کرنے اور گھر میں خدا کی عبادت کرنے کی اور ان کو بدن سفید کرنے کی جو سفیدی سے سیاہ ہوگیا تھا وجہ بتائی اور فرمایا کہ ہر مہینہ کی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں تاریخ روزہ رکھو پھر وہ سفید ہوگیا اور اسکو بہت سے علوم اور آداب جن کی انکو ضرورت تھی سکھائے حضرت آدم علیہ السلام شاگرد ہوئے اور جبریل علیہ السلام استاد اس پیچھے کہ آدم جبریل اور سب فرشتوں کا اوستاد تھا۔ یہ اس لئے کہ وہ حالت نہ رہی اور ایک منزل سے دوسری منزل میں انتقال کیا آدمؑ کے بیٹے شیث نے اپنے باپ آدم علیہ السلام سے تعلیم پائی اور اسکی اولاد نے اس سے اسی طرح نوحؑ نے اپنی اولاد کو سکھایا اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اللہ تعالی نے فرمایا اور توحید کی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اور اسی طرح موسیٰ نے اور ہارون علیہ السلام نے اپنی اولاد اور بنی اسرائیل کو سکھایا اور عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو سکھایا پھر جبریل علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو اور نماز کی تعلیم دی اور مسواک کی وصیت کی سو وہ جیسے آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے مسواک کی وصیت کی اور فرمایا مجھے جبریل نے مسواک کی وصیت کی تاکہ قریب ہوا کہ مجھے ہدایت کر ڈالے اور کعبہ کے پاس جبریل علیہ السلام نے دو دفعہ مجھے نماز پڑہائی پھر ظہر کی نماز پڑہائی زوال کے وقت آخر حدیث تک اور یہ بیان ہوچکا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیکھا پھر ان سے تابعین نے ان سب پر خدا کا سلام پھر ان سے تبع تابعین نے علی ہذا القیاس اور کوئی ایسا نبی نہیں ہے جسکا کوئی صاحب نہ ہو جو اسکے راہ پر چلے اور اسکا خلیفہ اور قائم مقام بنے جیسے موسیٰ بن عمران کا خلیفہ اسکا غلام اور اسکا بھتیجا یوشع بن نون ان سب پر خدا کا سلام اور صحابہ

مَعَ عِیْسٰی وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رض مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ عُثْمَانَ وَعَلِیٌّ رض وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ
وَمَا زَالَتِ الْاَوْلِیَاءُ وَالصِّدِّیْقُوْنَ وَالْاَبْدَالُ کَذٰلِکَ مِنْ
بَیْنِ اُسْتَاذٍ وَتِلْمِیْذٍ کَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَتِلْمِیْذِهٖ عُتْبَةِ
الْغُلَامِ وَسِرِّیِّ السَّقَطِیِّ وَغُلَامِهٖ وَابْنِ اُخْتِهٖ اَبِی
الْقَاسِمِ الْجُنَیْدِ وَغَیْرِهِمْ مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُهٗ فَا
لْمَشَائِخُ هُمُ الطَّرِیْقُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَیْخٍ عَلٰی
مَا بَیَّنَّا اِلَّا عَلَی النُّدُوْرِ وَالشُّذُوْذِ وَذٰلِکَ اَنْ یَصْطَفِیَ
اللّٰهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهٖ فَیَتَوَلّٰی تَرْبِیَتَهٗ وَحِرَاسَتَهٗ عَنِ
الشَّیْطَانِ وَصِفَاتِ النَّفْسِ وَالْهَوٰی کَاِبْرَاهِیْمَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُوَیْسٍ
الْقَرْنِیِّ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَغَیْرِهِمْ فَلَا یُنْکَرُ اِلَّا اَنَّ مَا بَیَّنَّا
مَا هُوَ الْاَغْلَبُ وَالْاَکْثَرُ وَالْاَسْلَمُ وَالْاَحْسَنُ فَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ
اَنْ یَنْقَطِعَ عَنِ الشَّیْخِ حَتّٰی یَسْتَغْنِیَ عَنْهُ بِالْوُصُوْلِ
اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَیَتَوَلّٰی تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تَرْبِیَتَهٗ وَ
تَهْذِیْبَهٗ وَیُعَرِّفُهٗ عَلٰی مَعَانِیْ اَشْیَاءَ خَفِیَتْ عَلَی الشَّیْخِ
وَیَسْتَعْمِلُهٗ بِمَا یَشَاءُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَیَاْمُرُهٗ وَیَنْهَاهُ وَیَبْسُطُهٗ
وَیَقْبِضُهٗ وَیُغْنِیْهِ وَیُفْقِرُهٗ وَیُلَقِّنُهٗ وَیُطْلِعُهٗ عَلٰی
اَقْسَامِهٖ وَمَا سَیَئُوْلُ اَمْرُهٗ اِلَیْهِ فَیَسْتَغْنِیْ بِرَبِّهٖ عَنْ
غَیْرِهٖ بَلْ لَا یَتَفَرَّغُ لِغَیْرِهٖ وَلَا یَسَعُهٗ اِلَّا مُرَاعَاةُ الْاَدَبِ
لَدَیْهِ وَمُحَافَظَةُ خِدْمَتِهٖ وَحُرْمَتِهٖ وَتَوْقِیْرِهٖ فَحِیْنَئِذٍ
یَنْقَطِعُ عَنِ الشَّیْخِ قَطْعًا وَرُبَّمَا حَرُمَ عَلَیْهِ الْمُرُوْرُ اِلَی
الشَّیْخِ اِلَّا عَنْ صَرِیْحٍ وَتَخْیِیْرٍ اِلَّا مَا یَتَّفِقُ مَجِیْءُ
الشَّیْخِ اِلَیْهِ اَوِ الْمُلَاقَاةُ لَهٗ فِیْ طَرِیْقٍ اَوْ جَامِعٍ قَدَرًا
وَلَا یَکُوْنُ قَصْدًا کُلُّ ذٰلِکَ حِفْظُ الْحَالِ وَاسْتِغْنَاءٌ بِالرَّبِّ
وَغَیْرَةٌ عَلَی الْحَالِ وَمُلَازَمَةٌ لَهَا وَخِیْفَةٌ مِنَ الزَّلَّةِ وَ
الْمُفَارَقَةِ لَهَا وَالْعُقُوْبَةِ بِذٰلِکَ وَذٰلِکَ اَنَّ الْحُکْمَ یَجْمَعُ
الْمُرِیْدَ وَالشَّیْخَ وَیَسَعُهُمَا وَالْاَحْوَالُ تُفَرِّقُ بَیْنَهُمَا
لِاَنَّهَا قَدَرُهٗ وَالْقَدَرُ مَخْفِیٌّ وَفِعْلُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

عیسٰے علیہ السلام کے ساتھ اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اسی طرح عثمانؓ اور علیؓ اور باقی صحابہ
اور سب اولیا اور صدیق اور ابدال اسی طرح شاگرد اوستاد
چلے آئے جیسے حسن بصری اور اسکا شاگرد عتبہ بن غلام اور سری
السقطی اور اسکا غلام اور اسکا بھتیجا ابی القاسم جنید وغیرہ
جنکے بیان سے طول ہوتا ہے پھر اوستاد ہی خدا کا راہ بتانیوالے
ہیں اور اسکا دروازہ جس سے اسپر داخل ہو سکتے ہیں پھر خدا کے
مرید کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے مگر نادر ہو سکتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو برگزیدہ کرکے آپ اسکی تربیت اور حراست
کا شیطان اور نفس اور ہوٰی سے متولی ہوجاوے جیسے ابراہیم پیغمبر انپر
خدا کا سلام اور ہمارے پیغمبر انپر خدا کی رحمتیں اور سلام اور اولیا سے
اویس قرنی وغیرہم پس بات کا انکار نہ کیا جاوے اور ہم نے جو بیان کیا
وہ اکثر ہے زیادہ سلامت اور بہت عمدہ ہے پس اسکو شیخ سے جدا
ہونا لائق نہیں جبتک بے پروا نہ ہو خدا تک پہونچنے کیوجہ سے
پھر اللہ تعالیٰ اسکی تربیت اور تہذیب کا متولی ہوجاوے اور اسکو
ان معنوں کا واقف کرے جو شیخ پر مخفی ہیں اور اس سے جو کام
چاہے کرلئے اور حکم کرے اور منع کرے فراخ کرے اور تنگ کرے
غنی کرے اور فقیر کرے تلقین کرے اور اسکو اسکے اقسام پر
مطلع کرے اور مطلع کرے اسکو اسکے انجام پر پھر خدا کے سوا
کسیکی پروا نہ رکھے بلکہ غیر سے مشغول نہ ہو اور اسکے دل
میں خدا کے ادب اور خدمت اور حرمت اور توقیر کے سوا کوئی
بات نہ سماوے پھر اس وقت شیخ سے جدا کیا جاویگا اور بسا اوقات
شاگرد پر اوستاد کے پاس جانا حرام ہوجاتا ہے صریح حکم کے ساتھ ہاں
اتفاقاً شیخ اسکے پاس آجاوے یا تقدیراً راستہ میں ملجاوے یا جامع مسجد
میں قصداً یا ملنا نہ ہو یہ سب حالت کی حفاظت اور خدا ہی پر
کفایت کے واسطے پھسلنے کے خوف اور اسپر عذاب ہونیکے
ڈر سے اسلئے کہ حکم مرید شیخ کو جمع کرتا ہے اور ان دونوں
پر برابر ہے اور حالتیں جدا ہیں اس لئے کہ وہ تقدیری
ہیں اور تقدیر مخفی ہے اور یہ خدا کا فعل ہے اور اللہ

وَاللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ فِىْ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ
وَتَبْدِيْلٍ وَتَغْيِيْرٍ وَوِلَايَةٍ وَعَزْلٍ وَاِغْنَاءٍ وَاِفْقَارٍ
وَاِعْزَازٍ وَاِذْلَالٍ يَسُوْقُ الْمَقَادِيْرَ اِلَى الْمَوَاقِيْتِ لَا يُدْرِكُ
ذٰلِكَ وَلَا يَنْضَبِطُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَبَحْرٌ
لُجِّىٌّ وَبَرٌّ شَاسِعٌ لَا يُحِيْطُ بِشَىْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَمَنْ يُّطْلِعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ مِنْ رُّسُلِهٖ وَ
اَنْبِيَآئِهٖ وَخَوَاصِّ اَوْلِيَآئِهٖ فَالْاِثْنَانِ مِنَ الْاَوْلِيَآءِ
لَا يَتَّفِقَانِ فِىْ طَرِيْقٍ بَعْدَ دُخُوْلِهِمْ فِى الْحَالَاتِ الَّتِىْ هِىَ
الْقَدَرُ وَالْفِعْلُ فَمَا يَصْنَعُ الْمُرِيْدُ بِالشَّيْخِ وَطَرِيْقُهُمَا
مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّيْخُ يُسِيْرُ بِهٖ اِلٰى جِهَةٍ وَالْمُرِيْدُ اِلٰى اُخْرٰى
فَقَدْ خُوْلِفَ بَيْنَ ظُهُوْرِهِمَا وَوُجُوْهِهِمَا فَاَنّٰى لَهُمَا وَ
الصُّحْبَةُ وَالْاِجْتِمَاعُ وَالْاِتِّفَاقُ يَبْعُدُ ذٰلِكَ جِدًّا فَاِنِ
اتَّفَقَ فَهُوَ نَادِرٌ شَاذٌّ لَا الْتِفَاتَ اِلَيْهِ وَلَا مُعَوَّلَ اِلَيْهِ
اِذِ الْاَغْلَبُ مَا قِيْلَ انْكَشَفَ وَظَهَرَ وَبَانَ فَصَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَى الشَّيْخِ وَعَلَى الْمُرِيْدِ الصَّادِقِ الَّذِىْ اِذَا بَلَغَ
بِهٖ اِلٰى حَالَةٍ اِسْتَغْنٰى فِيْهَا بِرَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنِ
الشَّيْخِ اِلَّا فِى الْوَقْتِ وَمِنْ اٰدَابِ الْمُرِيْدِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَىْ
شَيْخِهٖ اِلَّا فِىْ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ وَاَنْ لَّا يُظْهِرَ شَيْئًا مِّنْ
مَنَاقِبِ نَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّبْسُطَ سَجَّادَتَهٗ
بَيْنَ يَدَىِ الشَّيْخِ اِلَّا فِىْ وَقْتِ اَدَآءِ الصَّلَوَاتِ فَاِذَا فَرَغَ
مِنْ صَلٰوتِهٖ طَوٰى سَجَّادَتَهٗ فِى الْحَالِ وَيَكُوْنُ مُتَهَيِّئًا لِخِدْمَةِ
شَيْخِهٖ وَمَنْ هُوَ قَاعِدٌ عَلٰى بِسَاطِهٖ مَبْسُوْطًا مُّسْتَوْطِنًا
مُسْتَرِيْحًا لَا كُلْفَةَ عَلَيْهِ لِغَيْرِهٖ وَهُوَ حَالَةُ الشُّيُوْخِ
لَا حَالَةُ الْمُرِيْدِيْنَ وَيَجْتَهِدُ فِى اجْتِنَابِ بَسْطِ سَجَّادَتِهٖ
وَفَوْقَ سَجَّادَةِ مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فِى الرُّتْبَةِ وَاِدْنَآءِ سَجَّادَتِهٖ
مِنْ سَجَّادَتِهٖ اِلَّا بِاَمْرِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ سُوْءُ الْاَدَبِ
وَيَنْبَغِىْ لِلْمُرِيْدِ اِذَا جَرَتْ مَسْئَلَةٌ بَيْنَ يَدَىِ الشَّيْخِ اَنْ
يَّسْكُتَ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضْلٌ وَاِشْبَاعُ جَوَابٍ فِيْهَا
بَلْ يَنْتَظِرُ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ شَيْخِهٖ فَيَقْبَلُهٗ

اور اللہ تعالیٰ ہر دن کام میں ہے آگے کرنے میں اور پیچھے کرنے میں
اور تبدیل میں اور تغییر اور ولایت میں اور معزول کرنے میں اور غنی
کرنے میں اور فقیر کرتے میں اور عزت دینے میں اور ذلیل کرنیمیں
تقدیروں کو ان کے وقتوں میں جاری کرتا ہے یہ بات
مخلوق سے کسیکو معلوم نہیں یہ اندھیری رات ہے اور گہرا
دریا اور فراخ جنگل ان کو خدا ہی جانے یا وہ شخص
جس کو خدا مطلع کرے رسولوں اور پیغمبروں اور خواص
ولیوں سے پھر دو ولی ایک راستہ میں جمع نہیں ہوتے
حالتوں میں داخل ہونے کے پیچھے جو قدر اور فعل میں پھر
مرید کیا کرے انکی راہ تو جدا جدا ہے شیخ ایک طرف چلتا ہے
اور مرید دوسری طرف ان کی پیٹھوں اور مونہوں کے درمیان
مخالفت ہے پھر صحبت اور اجتماع کہاں سے حاصل ہو اگر
اتفاق ہو جاوے تو یہ نادر ہے اسکا اعتبار نہیں کیونکہ اکثر
وہی بات ہے جو بیان کی گئی پھر اللہ کی رحمتیں شیخ پر اور
مرید سچے پر جو ایسی حالت میں پہونچگیا جسمیں اس کو
شیخ کی حاجت نہ رہے۔ اور مرید کے آداب سے ہے
کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے مگر ضرورت کے وقت
اور اسکے سامنے اپنی کبھی تعریف نہ کرے اور اسکے
سامنے کبھی اپنا مصلےٰ نماز کے سوا نہ بچھاوے نماز سے
فارغ ہو کر اسی وقت لپیٹ دیا کرے اور
ہمیشہ شیخ کی خدمت کے لئے طیار رہے اور جو شخص
اپنی بساط پر آرام سے بیٹھا ہے اوس پر تکلیف نہیں
ہے اسلئے کہ وہ غیر ہے اور یہ شیخ کی حالت ہے نہ
مریدوں کی اور نیچے مصلےٰ بچھانے سے جب اپنے
مصلے پر اس سے اعلےٰ رتبہ کا بیٹھا ہوا اور اپنا مصلےٰ اسکی
مصلےٰ کے قریب نہ کرے مگر اس کے حکم سے کیونکہ یہ
انکے نزدیک بے ادبی ہے اور لائق ہے کہ جب
اوستاد کے سامنے کوئی مسئلہ پیش آوے یہ خاموش رہے
اگرچہ اسکے پاس اسکا جواب موجود ہو بلکہ اوستاد کے جواب کو غنیمت جانے

ويعمل به وان رأى في جوابه نقصانا وقصورا فلا يرده عليه بل يشكر الله تعالى على ما خصه من فضل وعلم ونور ويخفي جميع ذلك في نفسه ولا يكثر حديثه ولا يقول اخطأ الشيخ في المسألة ولا يبادر في كلامه الا ان يغلب عليه ذلك فيبتدر منه الكلمة فليتداركه بالسكوت والتوبة والعزم على ترك المعاودة على ما قدمنا ذكره في اثناء الكتاب من فعله في توبته عن معاصي الله عز وجل فالخير كله في حق المريد في سكوته فيما هذا سبيله وينبغي للمريد ان لا يتحرك في حال السماع بين يدي الشيخ الا باشارة منه عليه ولا يرى من نفسه البتة حالا الا ان ترد غلبة تأخذه عن التمييز والاختيار فاذا سكنت فورته فليعد الى حال سكونه وادبه ووقاره وكتمان ما اولاه الله عز وجل من سره وقد ذكرنا هذا وان كنا لا نرى بالسماع والقول والقصب والرقص وقد قدمنا كراهته فيما تقدم الا انا قد ذكرنا ذلك على ما قد جرى به اهل زماننا في اربطتهم ومجامعهم ولا يمكن ان يكون ممن يفعل ذلك صادقا فيكون معنى ما قد سمع مهيجا لنائرة صدقه ومثيرا لها فيشتغل بنائرته ويغيب فيها فتتحرك اعضاؤه وجوارحه بين القوم وهو في معزل عما القوم فيه من لذة الطباع والاهوية وتذكار كل واحد قرب من معشوق ممن قد مات وطالت به مهلة ومن هو حي غائب عنه فاشتد شوقه وللمريد الصادق نائرته غير خامدة وشعلته غير هامدة ومحبوبه غير غائب وانيسه غير مستوحش فهو ابدا في زيادة دنو وقرب وكلام وتقريب فلا يغيره تنبيه عن حالته غير كلام مراده وحديثه الذي هو ربه عز وجل يعني ذلك عنده مسنده وحده عن الاستعداد

اور اسپر عمل کرے اور اگر اوستاد کے جواب میں نقصان دیکھے تو رد نہ کرے بلکہ اللہ کا شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فضل اور علم اور نور کے ساتھ خاص کیا ہے اور اسکو اپنے دل میں مخفی رکھے اور بہت باتیں نہ کرے اور شیخ کی خطا مسئلہ میں بیان نہ کرے اور اسکی کلام نہ توڑے اور اگر یہ کام کر بیٹھے تو اسکا توبہ اور سکوت کے ساتھ تدارک کرے جس طرح ہم بیان کر چکے کتاب کی اثنا میں اسکے کرنے سے توبہ کرنے میں اللہ عزوجل کے گناہوں سے پس بھلائی ساری حق میں مرید کے اسکے چپ رہنے میں ہے اس چیز میں کہ یہ ہے اسکا راستہ اور لازم ہے مرید کو یہ کہ نہ ہلے سماع کی حالت میں اپنے شیخ کے سامنے مگر اسکے اشارہ کرنے سے اوسپر اور نہ دیکھے اپنے نفس سے البتہ کوئی حال مگر یہ کہ وارد ہو غلبہ کہ پکڑے اسکو تمیز اور اختیار سے پس جب بیٹھ جاوے اسکا جوش پس چاہیے کہ لوٹے طرف حالت اپنی آرام اور ادب اور وقار اور چھپانے اس چیز کے کہ دی ہے اسکو اللہ نے اپنے بھید میں سے اور تحقیق ہم نے اسکا بیان کیا اگرچہ ہم روا نہیں رکھتے سماع اور قوالی اور نرسنگا بجانے اور ناچنے کو اور تحقیق ہم نے اسکی کراہت آگے بیان کی ہے اس بیان میں کہ آگے گذر چکا مگر یہ کہ تحقیق ہمنے اسکا بیان کیا اسکے موافق کہ جس پر کرتے ہیں اسمیں ہمارے اہل زمانہ اپنی رباطوں اور مجمعوں میں ورنہیں انکار کیا جاتا یہ کہ ہوں ان لوگوں میں جو اسکو کرتے ہوں صدق سے پس ہوگا معنے اس چیز کا کہ تحقیق ذکر سنا جوش دینے والا اسکی صدق کی آگ کو اور اسکا اٹھانیوالا پس مشغول ہووے اپنی آگ میں اور چھپ جاوے اسمیں پس ہلیں اسکے اعضا اور جوڑ قوم کے درمیان اور وہ ہو کنارے میں اس چیز سے کہ قوم ہے جسمیں طبیعتوں اور خواہشوں کی لذت سے اور یاد کرنے ہر ایک کی نزدیکی اپنے معشوق کی ان میں سے کہ تحقیق وہ مرگیا اور لمبا ہوگیا اسمیں اسکا زمانہ اور وہ شخص کہ وہ زندہ ہے غائب ہے اس سے پس سخت ہوگیا اسکا شوق اور مرید صادق کی آگ نہیں ہے بجھنے والی اور اسکا شعلہ نہیں ہے مرنے والا اور اسکا پیارا نہیں ہے غائب اور اسکا دل لگانیوالا نہیں ہے دور ہونیوالا پس وہ ہمیشہ زیادتی میں ہے نزدیکی اور قرب اور لذت اور نعمتوں کی پس نہیں تغیر دیتا اسکو اور نہیں ہلاتا اسکو اسکی حالت سے سوا کلام اسکی مراد کے اور اس شخص کی بات کے کہ وہ اسکا پروردگار ہے پس ہر حال میں اسکی بات خوش کرتی ہے اسکو بدون اسکے ...

وَالْقِيَانَةِ وَالْاَصْوَاتِ وَصُرَاخِ الْمُدَّعِيْنَ شُرَكَاءِ
الشَّيَاطِيْنِ رُكَّابِ الْاَهْوِيَةِ مَطَايَا النُّفُوْسِ وَاتْبَاعِ
كُلِّ نَاعِقٍ وَزَاعِقٍ وَيَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ اَنْ لَا يُعَارِضَ اَحَدًا
فِيْ حَالِ سَمَاعِهٖ وَلَا يُزَاحِمَ اَحَدًا فِيْ وَقْتِهٖ فِي التَّقَاضِيْ
عَلَى الَّذِيْ يَنْشُدُ التَّزَهُّدَ بَابَ الْمُرَقِّقَاتِ الْمُشَوِّقَاتِ
اِلَى الْجَنَّاتِ وَالْحُوْرِ وَرُؤْيَةِ الْحَقِّ تَعَالٰى فِي الْاٰخِرَةِ
الْمُزَهِّدَاتِ فِي الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا وَشَهَوَاتِهَا وَاَبْنَائِهَا
وَنِسْوَانِهَا الْمُشَجِّعَاتِ عَلَى الصَّبْرِ عَلٰى اٰفَاتِهَا وَتَعَبِهَا
وَبَلِيَّاتِهَا وَاِدْبَارِهَا عَنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَاِقْبَالِهَا عَلٰى
اَبْنَائِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَلْيَكِلْ جَمِيْعَ ذٰلِكَ اِلَى الشَّيْخِ
الْحَاضِرِ فَاِنَّ الْقَوْمَ فِيْ وِلَايَةِ الشَّيْخِ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ
الْمُسْتَمِعُ حِيْنَئِذٍ مِنَ الْمُسْتَحِقِّيْنَ فَيَحْفَظَ الْاَدَبَ
فِي الظَّاهِرِ وَيُنْكِرَ عَنْ تَكَلُّفِهٖ فِي الْبَاطِنِ فَلَا شَكَّ اَنَّ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ يُقَيِّضُ مَنْ يَتَقَاضٰى عَنْهُ اَوْ يُلْهِمُ الْقَائِلَ
بِذٰلِكَ التَّكْرَارِ وَالتَّرْدَادِ لِيَقْضِيَ الصَّادِقُ الْمُسْتَمِعُ
نَهْمَتَهٗ وَوَطَرَهٗ مِنْ ذٰلِكَ

فَصْلٌ

اٰخَرُ فِيْ اَدَبِهٖ مَعَ شَيْخِهٖ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَاَدَّبَ بِشَيْخٍ اَنْ
يَكُوْنَ لَهٗ اِيْمَانٌ وَتَصْدِيْقٌ وَاعْتِقَادٌ اَنْ لَا اَحَدَ فِيْ
تِلْكَ الدِّيَارِ اَوْلٰى مِنْهُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِهٖ فِيْمَا هُوَ مَرَامُهٗ
وَاَنْ يَقْبَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَحْفَظَ سِرَّهٗ فِيْ خِدْمَتِهٖ
مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَقْدِ اِرَادَتِهٖ بِحِفْظِهٖ حَتّٰى لَا يَجْرِيَ
عَلٰى لِسَانِ شَيْخِهٖ اِلَّا مَا هُوَ الْاَوْلٰى بِشَانِهٖ وَيَحْذَرَ
مُخَالَفَتَهٗ جِدًّا لِاَنَّ مُخَالَفَةَ الشُّيُوْخِ سَمٌّ قَاتِلٌ فِيْهَا
مَضَرَّةٌ عَامَّةٌ فَلَا يُخَالِفُهٗ بِتَصْرِيْحٍ وَلَا بِتَاْوِيْلٍ وَ
يَجْتَهِدُ اَنْ لَا يَكْتُمَ مِنْ شَيْخِهٖ شَيْئًا مِنْ اَحْوَالِهٖ وَ
اَسْرَارِهٖ وَلَا يُطْلِعُ اَحَدًا سِوَاهُ عَلٰى مَا يَاْمُرُهٗ شَيْخُهٗ
وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَجْنَحَ اِلٰى طَلَبِ الرُّخْصَةِ اَوْ يَرْجِعَ
اِلٰى شَيْءٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ مِنَ الْكَبَائِرِ وَنَقْضٌ
الْاِرَادَةِ عِنْدَ اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ

اور گانے اور آوازوں اور ان دعویٰ کرنیوالوں کے چلانے سے کہ شریک ہیں
شیطانوں کے سوار ہیں اپنی خواہشوں کی سواری ہیں نفسوں اور طبیعتوں
کی پیروی کرنیوالے ہیں ہر ایک چیخنے والی اور چلانے والی کے اور لازم ہے
مرید کو یہ کہ نہ معارضہ کرے کسی سے اپنے سماع کی حالت میں اور نہ مزاحم ہو
کسی سے اسکے وقت میں طلب کرنے میں اس شخص پر کہ پڑھتا ہے دنیا کی
ترک کے شعر نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے طرف بہشت اور حور اور دیدار
حقتعالیٰ کے آخرت میں دنیا کو ترک کرنیوالے دنیا میں اور اسکی لذتوں اور
خواہشوں کو اور اسکے بیٹوں اور بیویوں کو دلیر کرنیوالے صبر کرنے پر دنیا کی
آفتوں اور اسکی تکلیفوں اور اسکی بلاؤں اور اسکو پیٹھ دینے پر آخرت کی بیٹوں سے اور اسکے
متوجہ ہونے پر اپنے بیٹوں پر اور ان شعروں کے سوا پس چاہیئے کہ سپرد کرے اس سب کو طرف شیخ حاضر
کی کیونکہ تحقیق قوم شیخ کی ولایت میں ہیں یا اللہ مگر یہ کہ ہو سننے والا اسوقت مستحقوں
میں سے پس نگاہ رکھے ادب کو ظاہر میں اور انکار کرے تکلف سے باطن میں
پس نہیں شک کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مقرر کریگا اسکو جو طلب کرے اس سے یا الہام کرے
کہنے والے کو اس تکرار اور پھرنے کا تاکہ پورا کرے صادق سننے والا
اپنے قصد اور حاجت کو اس سے۔

فصل

اور اسکے ادب کرنے میں ساتھ اپنے شیخ
کے۔ اور اسکو لازم ہے کہ جب وہ ارادہ کرے ادب سیکھنے کا شیخ سے یہ کہ
ہو اسکو ایمان اور تصدیق اور اعتقاد اسبات کا کہ نہ ہو کوئی اس ملک میں
بہتر اس سے تاکہ نفع لے اس سے جسمیں اسکا مقصود ہے اور یہ کہ قبول
کرے اسکو واسطے اللہ کے اور نگاہ رکھے اسکے بھید کو اسکی خدمت میں ساتھ
اللہ تعالیٰ کے اپنے ارادہ کی گرہ میں اسکی نگہبانی سے یہانتک کہ نہ جاری ہو
اسکے شیخ کی زبان پر مگر وہی کہ بہتر ہو اسکے حال میں اور ڈرتا رہے شیخ کی مخالفت سے
کوشش سے کیونکہ شیخوں کی مخالفت زہر قاتل ہے جسمیں ضرر عام ہے پس نہ
مخالفت کرے اسکی تصریح اور نہ تاویل سے اور کوشش کرے یہ کہ نہ چھپاوے
اپنے شیخ سے کچھ اپنے احوال اور بھیدوں میں سے اور نہ مطلع کرے کسیکو سوا اسکے
اس چیز پر جسکا حکم کرتا ہے اسکو اسکا شیخ اور نہیں لائق اسکو یہ کہ قصد کرے رخصت
کے طلب کرنے کی طرف یا لوٹے اس چیز کی طرف جس کو اس نے
ترک کیا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کیونکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے
اور توڑنا ہے ارادہ کا نزدیک اہل طریقہ کے اور تحقیق آیا حدیث شریف میں

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال العائد في هبته كالكلب يقئ ثم يعود فيه وعليه الانقياد والالتزام لما يامر به شيخه من التاديب على مقتضى سوء ادبه فان وقع منه تقصير في القيام بما اشار اليه شيخه فالواجب عليه تعريف ذلك لشيخه ليرى فيه رايه ويدعو له بالتوفيق والتيسير والفلاح

فصل واما الذي يجب على الشيخ في تاديب المريد فهو ان يقبله لله عز وجل لا لنفسه فيعاشره بحكم النصيحة ويلاحظه بعين الشفقة ويلاينه بالرفق عند عجزه عن احتمال الرياضة فيربيه تربية الوالدة لولدها والوالد الشفيق الحكيم اللبيب لولده وغلامه فيأخذه بالاسهل ولا يحمله مالا طاقة له به ثم بالاشد فيامره اولا بترك متابعة الطبع في جميع اموره واتباع رخص الشرع حتى يخرج بذلك عن قيد الطبع وحكمه ويحصل في قيد الشرع ورقه ثم ينقله من الرخص الى العزيمة شيئا بعد شئ فيمحو خصلة من الرخص ويثبت مكانها خصلة من العزيمة فان وجد في ابتداء امره فيه صدق المجاهدة والعزيمة وتفرس فيه ذلك بنور الله عز وجل ومكاشفة وعلم من قبل الله عز وجل على ما قد مضت سنة الله في عباده المؤمنين من الاولياء والاحباب الامناء العلماء به فحينئذ لا يسامحه في شئ من ذلك بل يأخذه بالاشد من الرياضات التي يعلم انه لا تتقاصر همة ارادته عنها اذ ثبت عنده انه مخلوق لذلك وجدير به وهو من شانه فلا يجوز له في التهوين عليه ولا ينبغي ان يرتفق من المريد بحال لا بالانتفاع بماله ولا بخدمته ولا يامل من الله عوضا في تاديبه ولا شيئا بل يكون تاديبه موافقة لله عز وجل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا پھر نیوالا اپنے ہبہ میں مثل کتے کی ہے کہ قے کرتا ہے پھر پھرتا ہے اسمیں اور اسپر واجب ہی فرمانبرداری شیخ کی ادب کرنے سے موافق مقتضے بے ادبی کے اسکے ساتھ پس اگر واقع ہو جاوے اس سے کوئی قصور قیام میں اس چیز کے کہ اشارہ کیا جسکی طرف اسکے شیخ نے پس واجب ہی اسپر اسکا جتلا دینا اپنے شیخ کو تو کہ وہ دیکھے اسمیں اپنی رائے اور دعا کرے اسکے لئے توفیق اور آسانی اور نجات کی

فصل اور اسے پر جو واجب ہے شیخ پر مرید کے ادب دینے میں وہ یہ ہی کہ اسکو قبول کرے اللہ عزوجل کے واسطے نہ نفس کے لئے پس اس سے برتاؤ کرے نصیحت کے حکم سے اور دیکھے شفقت کی آنکھ سے اور اس سے نرمی کرے آسانی سے وقت ..... اسکے عاجز ہونیکے ریاضت کے اٹھانے سے پس اسکی تربیت کرے والدین شفیق کیطرح اپنے بیٹے اور غلام کے لئے پس اول لے اسکو بہت آسان میں اور نہ اٹھاوے اسکو جسکی اُسے طاقت نہ ہو پھر بہت سخت میں پس اسکو حکم کرے پہلے اپنی طبیعت کی پیروی کرنیکی ترک کرنے میں اپنے سب کاموں میں اور شریعت کی رخصتوں کی پیروی کرنیمیں یہانتک کہ نکل آوے ساتھ اسکے طبیعت کی قید اور اسکے حکم سے اور حاصل ہو جاوے شریعت کی قید اور اسکی بندگی میں پھر اسکو لیجاوے شیخ رخصتوں سے عزیمت کیطرف کچھ بعد کچھ کے پس مٹاتا جاوے ایک خصلت رخصتوں میں سے اور ثابت کرتا جاوے اسکی جگہ ایک خصلت عزیمت میں سے پس اگر پاوے مرید کے کام ابتدا میں اسمیں مجاہدہ اور عزیمت کا صدق اور جان لے اسمیں یہ اللہ کے نور سے اور مکاشفے اور علم سے اللہ عزوجل کیطرف سے جس طرح تحقیق گذر چکی ہے اللہ تعالیٰ کی عادت اسکے بندے مومنوں میں ولیوں اور دوستوں اور امینوں عالموں میں سے پس اسوقت آسانی نہ کرے کسی چیز میں اسمیں سے بلکہ سرے سے لے اسکو بہت سخت میں ریاضتوں سے کہ جانتا ہے کہ تحقیق قصور نہ کریگی اسکے ارادے کی قوت اس سے کیونکہ ثابت ہو چکا ہے اسکے نزدیک یہ کہ تحقیق وہ پیدا کیا گیا ہے اسی کے لئے اور وہ لائق ہے اسکو اور وہ کام اسکے حال سے ہے پس نہ خیانت کرے اسکی اسپر آسانی کرنیمیں اور نہیں لائق ہے اسکو یہ کہ آرام پکڑے مرید سے کسی حال میں نہ نفع اٹھانے میں اسکے مال سے اور نہ خدمت سے اور نہ امید رکھے اللہ سے عوض کی اسکے ادب دینے میں اور نہ کچھ بلکہ اسکو ادب سکھاوے اور اسکی تربیت کرے واسطے اللہ تعالیٰ کی موافقت کے

المقالة السابعة والستون

وَادَاءِ الامرِهِ وَقبولاً لهدِيّتِه وطرفته فانّ المريد الّذي جاء من غير تخيّرٍ من الشيخ ولا استجلابٍ بل قد رمحض بارشاد اللهِ تعالى له وهدايته وانفاذه اليه فانّه هديّة من اللهِ فعليه قبوله والاحسان اليه بحسن تاديبه وتربيته فلا يرتفق به ولا بماله الّا بامرٍ من اللهِ تعالى وخير في استعماله وقبول ما ياتي به من ماله الّذي قد جعل اللهُ تعالى صلاح للمريد ونجاته به وقسم للشيخ فيه فحينئذٍ لاسبيل الى الاعراض عنه وردّه ويحذر جدًّا ان يختار من المريدين من يقع له بل ينتظر في ذلك فعل اللهِ وقدره فمن جاء اللهُ تعالى به من غير تكلّفٍ منه وتخيّرٍ قبله ورباه فحينئذٍ يوفق في تربيته وييسر فلاح للمريد ونجحه فليحذر ان يكون هو فيه فيعدم التوفيق والحفظ في حقّ المريد وعليه ان يربّيه بهمّته ويتوب عنه في سرّه اذا وجد منه خللاً او فترة وعليه ان يحفظ سرّ المريد فلا يطلع غيره على ما يحصل له من الاشراف على احواله امّا بطريق علمٍ لدنّي من مواهب اللهِ عزّ وجلّ او باِفشاء المريد له واستكتامه ايّاه فلا ينبغي له ان يُفشيه لغيره لانّه امانة عنده وقد قيل صدور الاحرار قبور الاسرار فينبغي له ان يكون مستراحًا للمريدين وخزانة وحرزًا لاسرارهم وملجأً لهم وكهفًا ومشجّعًا ومقوّيًا ومعينًا لهم ومثبّتًا لهم في الطريق ولا ينفرهم عن الطريق ومصاحبتهم والقصد الى اللهِ عزّ وجلّ واذا راى شيئًا ممّا يكره في الشرع من المريد وعظه في السرّ وادّبه ونهاه من العَود الى ذلك ان كان ذلك في الاصول او الفروع او الدّعاو حالةٍ ليست له او اعجابٍ بعمله ورؤيته فيصونه من محلّ الاعجاب

اور واسطے ادا کرنے اُسکے حکم کے اور واسطے قبول کرنے اُسکے ہدیہ اور اسکی خوبی کے کیونکہ مرید کہ آیا ہے بغیر اختیار کرنیکے شیخ کے اور نہ اسکے کھینچ لانے سے بلکہ اسکو لائی ہے تقدیر محض اللہ تعالی کے اسکو ہدایت کرنے اور اسکے راہ دکھانے اور اسکے اسکیطرف پہونچانے سے پس وہ ہدیہ ہے اللہ سے پس لازم ہے اسپر اسکا قبول کرنا اور احسان کرنا اسکیطرف ساتھ اسکے اچھے ادب دینے کے اور اسکی تربیت کرنیکے پس آرام پکڑے اس سے اور نہ اسکے مال سے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور بہتر ہے بیچ اسکے استعمال کرنے میں اور قبول کرنا اس چیز کا کہ لاوے اسکو مرید اپنے مال میں سے جسمیں تحقیق کی ہے اللہ تعالی نے بہلائی مرید کی اور اسکی نجات اور قسمت کی ہے واسطے شیخ کے اسمیں ہیں پس اسوقت نہیں راستہ اس سے منہ پھیرنے اور رد کرنیکی طرف اور بچتا ہے کوشش سے اسبات سے کہ اختیار کرے مرید میں سے جو پڑجاوے اسکے لئے بلکہ منتظر رہے اسمیں اللہ کے کام اور اسکی قدرت کا پس جسکو لاوے اللہ تعالی بغیر اسکی تکلف اور اختیار کرنیکے اسکو قبول کرلی اور اسکی تربیت کرے پس اسوقت وہ توفیق دیا جاویگا اسکی تربیت میں اور جلدی ہوگی نجات مرید کی اور اسکا اوجا پن ٹوٹتا ہے اسسے کہ وہ ہو اسی تکلف میں پس کم کرے توفیق اور نگہبانی مرید کے حق میں اور اسپر لازم ہے اسکا تربیت کرنا اپنی ہمت سے اور وہ توبہ کرے اسکیطرف سے اسکے پوشیدہ میں جب پاوے اس سے کوئی خلل یا سستی اور لازم ہے پیر پر یہ کہ نگاہ رکھے مرید کے بھید کو پس نہ مطلع کرے اسکی غیر کو اس چیز پر کہ حاصل ہوتی ہے اسکو خبرداری سے اسکے احوال پر یا علم لدنی کے طریق پر کہ اسکی بخششوں میں سے ہے یا مرید کے ظاہر کرنیسے اسکے لئے اور اسکو پوشیدہ رکھنے سے اسی کے پاس پس نہیں جائز اسکو اسکا ظاہر کرنا اسکے غیر کے لئے کیونکہ وہ امانت ہے اسکے پاس اور تحقیق کہا گیا ہے نیکوں کے سینے بھیدوں کی قبر ہیں پس اسکو لائق ہے کہ وہ ہو آرام کی جگہ مریدوں کے لئے اور خزانہ اور بچاؤ انکے بھیدوں کے لئے اور پناہ کی جگہ انکے لئے اور غار اور دلیری دینے والا اور مدد دینے والا انکے لئے اور انکو ثابت رکھنے والا راستہ میں اور نہ بھگاوے انکو راستہ سے اور انکی مصاحبت اور قصد سے طرف اللہ تعالی کی اور جب دیکھے کچھ اسمیں سے کہ مکروہ ہے شریعت میں مرید سے تو اسکو نصیحت کرے پوشیدہ اور اسکو ادب دے اور اسکو منع کرے لوٹنے سے اسکیطرف اگر ہو وہ مکروہ مسائل اعتقادی یا عملی میں یا اس حالت کے دعوی کرنے میں جو اس کے لئے نہیں ہے یا عجب کرنے میں اپنے عمل میں اور اسکے دیکھنے میں پس نگاہ رکھے اسکو عجب کرنیکے محل سے

ويصغر في عينه احواله واعماله لئلا يهلك فان العجب
يسقط العبد من عين الله عز وجل وان اراد ان يعم
الجماعة بالنصح فليجمعهم وليتكلم عليهم فيقول
بلغني ان فيكم من يدعي كذا ويقول كذا ويرتكب كذا
ويبين كل ما يتعلق بذلك من المفاسد والمصالح و
يذكرهم ويحذرهم ولا يعين احدا منهم على
ذلك لما في ذلك من التنفير فان اخشن الخلق والقول
معهم وافشى اسرارهم واغتابهم وثلبهم وذكر مساويهم
نفرت قلوبهم عن قصده ومصاحبته وصار ذلك تهمة
عندهم في اهل الطريقة وفيما قد غرس في قلوبهم من
حب اولياء الله فليحذر من ذلك جدا فان غلب هذا
عليه ولا يمكنه تداركه فليعزل نفسه عن هذه النصبة
والولاية ولينفرد عن المريدين ويشتغل بمجاهدة
نفسه ورياضتها وطلب شيخ يؤدبه ويقومه
ويهديه فلا يصلح ان يكون شيخا مع هذه الدواعي
فلا يقطع على المريدين طريقهم الى الله عز وجل

باب في صحبة الاخوان والصحبة مع الاجانب
وكيف الصحبة مع الاغنياء والفقراء اما الصحبة
مع الاخوان فبالايثار والفتوة والصفح عنهم
والقيام معهم بشرط الخدمة لا يرى لنفسه على
احد حقا ولا يطالب احدا بحق ويرى لكل
احد عليه حقا ولا يقصر في القيام ومن الصحبة
لهم اظهار الموافقة لهم في جميع ما يقولون او يفعلون
ويكون ابدا معهم على نفسه ويتأول لهم ويعتذر
عنهم ويترك مخالفتهم ومنافرتهم ومجادلتهم
ومشادتهم ويتعامى عن عيوبهم فان خالفه
احد منهم في شيء سلم له ما يقول في الظاهر
وان كان الامر عنده بخلاف ما يقوله وينبغي ان
يحفظ ابدا قلوب الاخوان ويجتنب فعل ما يكرهونه

اور حقیر کرے اُسکی آنکھ میں اُسکے حال اور عمل کو تاکہ وہ ہلاک نہو کیونکہ تحقیق عجب
گرا دیتا ہے بندے کو اللہ عزوجل کی آنکھ سے اور اگر نصیحت چاہے سب جماعت
کو عام کرنا نصیحت میں پس چاہئے اُنکو جمع کرے اور کلام کرے انپر پس کہے
مجھکو پہونچا ہے کہ تحقیق تم میں وہ شخص ہے کہ دعوی کرتا ہے ایسا وہ کہتا
ہے ایسا اور مرتکب ہوتا ہے ایسے کام کا اور بیان کرے جو متعلق ہو اس سے
بگاڑوں اور سنواروں میں سے اور انکو نصیحت کرے اور ڈراوے اور معین
نکرے کسیکو ان سے اسکے واسطے کہ اسمیں ہے بھگانے سے پس اگر سختی کری
اپنے خلق اور بات کو انکے ساتھ اور ظاہر کرے انکے بھیدوں کو اور انکی غیبت کری
اور انکو عار دے اور انکی برائیاں بیان کرے تو نفرت کرینگے انکے دل اسکے قصد اور
اسکی مصاحبت سے اور ہو گی یہ تہمت اُنکے نزدیک اہل طریقہ میں اور اس چیز میں
کہ تحقیق گاڑی ہے انکے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت سے پس لائق ہے کہ وہ ڈرے
اس سے کوشش سے پس اگر غالب ہو جاوے یہ اسپر اور اسکو ممکن نہو اسکا
تدارک کرنا پس چاہئے کہ کنارہ کرے اپنے نفس کو اس منصب و ولایت سے اور
جدا ہو جاوے مریدوں سے اور مشغول ہو اپنے نفس کے مجاہدے اور اسکی ریاضت میں اور پیر طلب
کرنے میں کہ اسکو ادب دیوے اور اسکو قائم کرے اور اسکو سنوارے نہیں ہے اچھا یہ کہ وہ شیخ
ہو باوجود ان بلاؤں کے پس نہ کاٹے مریدوں پر انکا راستہ اللہ عزوجل کی طرف ۔

باب بیان میں بھائیوں کی صحبت کے اور صحبت کے ساتھ اجنبیوں کے اور کیسی صحبت ہے
غنیوں اور فقیروں کے ساتھ پس صحبت ساتھ بھائیوں کے پس ساتھ ایثار کرنیکے اپنے اوپر اور جوانمردی اور
درگذر کرنیکے ان سے اور قیام کرنیکے انکے ساتھ بشرط خدمت کو نہ دیکھے اپنے نفس کیلئے
کسی پر حق اور نہ طلب کرے کسی سے حق اور دیکھے ہر ایک کے لئے اپنے پر حق اور نہ
قصور کرے قیام کرنے میں انکے حق میں اور انکے ساتھ صحبت رکھنے سے ظاہر
کرنا موافقت کا ان کے لئے ان سب میں جو وہ کہتے یا کرتے ہیں اور رہے
ہمیشہ ساتھ انکے اپنے نفس کے نقصان پر اور تاویل کر لیا کرے انکے لیے اور
عذر کرے ان سے اور ترک کرے انکی مخالفت اور انکی نفرت اور ان کا
جدال اور ان سے لڑنا اور اندھا ہو انکے عیبوں سے پس اگر مخالف
ہوا اسکا کوئی ان میں سے کسی چیز میں تو مان لے جو کہتا ہے ظاہر
میں اگرچہ ہو کام اسکے نزدیک خلاف اسکے کہ وہ کہتا ہے اور
لازم ہے کہ نگہبانی کرے ہمیشہ بھائیوں کے دلوں کی اور
پرہیز کرے اس کام سے جس کو وہ مکروہ رکھیں ۔

وان علم فيه صلاحهم فلا ينطوي لاحد منهم
على حقد وان خامر قلب واحد منهم كراهة
منه تخلق معه بشيء حتى يزول ذلك فان كثر
زاد في الاحسان والتخلق حتى يزول وان وجد هو
في قلبه من احد منهم شيئا واذية بغيبة او
غيرها فلا يظهر ذلك من نفسه ويرى من نفسه
خلاف ذلك

فصل واما الصحبة مع الاجانب
فيحفظ السر عنهم وينظر اليهم بعين الشفقة
والرحمة وان يسلم اموالهم اليهم ويستر عليهم
احكام الطريقة ويصبر على سوء اخلاقهم
وترك معاشرتهم ما امكنه وان لا يعتقد لنفسه
عليهم فضيلة ويقول انهم من اهل السلامة فيتجاوز
الله عنهم ويقول لنفسه انت من اهل المناقشة
مطالبين بالنقير والقطمير والحقير والكبير و
محاسبين على الكبير والصغير وان الله تعالى يتجاوز للجاهل
ما لا يتجاوز لمثله من العالم والعوام لا يبالي بهم
والخواص على الخطر

فصل واما الصحبة مع
الاغنياء فالتعزز عليهم وترك الطمع فيهم وقطع
الامل مما في ايديهم واخراجهم من قلبك
وحفظ دينك من التضعضع لهم لنوالهم كما جاء
في الحديث وهو قوله صلى الله عليه وسلم من
تضعضع لغني لاجل ما في يديه ذهب ثلثا دينه
فنعوذ بالله من فعل ينقص به الدين وصحبة
اقوام ينثلم بهم الدين وتنقطع عراه ويطفى نور
الايمان شعاع اموالهم وبريق دنياهم كما جاء
في الحديث غير انك اذا ابتليت بصحبتهم في سبب
او سفر او مسجد او رباط او مجمع فحسن الخلق اولى
ما يستعمل وهو حكم عام شامل في صحبة الاغنياء
والفقراء فلا ينبغي ان تعتقد لنفسك فضيلة

اگرچہ وہ جانے اسمیں انکی بھلائی پس نہ لپیٹے کسی کے لئے ان میں سے
حسد پر اور اگر ڈالے اپنے کسی کے دل کو ان میں سے کراہت اس سے
تو خوش خوئی کرے ساتھ اسکے کچھ یہانتک کہ وہ زائل ہو جاوے پس اگر وہ
زائل نہ ہو تو زیادہ کرے احسان اور خلق میں یہانتک کہ وہ کراہت
زائل ہو جاوے اور اگر پاوے وہ اپنے دل میں ان میں سے کسی سے سختی
اور ایذا غیبت سے یا اسکے سوا پس ظاہر نہ کرے اسکو اپنے نفس سے اور
دکھلاوے اپنے نفس سے خلاف اسکا

فصل اور اوپر صحبت اجنبیوں کے ساتھ پس
نگاہ رکھے بھید کو ان سے اور دیکھے انکی طرف شفقت اور رحمت کی نظر سے
اور یہ کہ سپرد رکھے انکے اموال کو انکی طرف اور چھپاوے انپر طریقہ کے احکام
اور صبر کرے انکے برے خلقوں پر اور انکے ساتھ بیٹھنا ترک کرنے پر حتی الامکان
اور یہ کہ اعتقاد نہ کرے اپنے نفس کے لئے انپر فضیلت کا اور کہے تحقیق وہ
اہل سلامت میں سے ہیں پس درگذر کرے گا اللہ تعالی ان سے اور
کہے اپنے لئے تو تنگی کئے گئے والوں سے ہے تو طلب کیا جاویگا
کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے تاگے اور چھلکے اور چھوٹے اور بڑے سے
اور حساب کیا جاویگا بڑے اور چھوٹے پر اور تحقیق اللہ تعالی درگذر کرتا ہے
جاہل کے لئے جتنا نہیں درگذر کرتا عالم سے اور عام لوگوں کی پرواہ نہیں
کی جاتی اور خاص لوگ خطرے پر ہیں

فصل اور اوپر صحبت ساتھ دولتمندوں کے
پس صحبت لانی سے انپر اور ترک کرنا طمع کا انمیں اور قطع کرنا امید کا اس چیز
سے کہ انکے ہاتھوں میں ہے اور نکالنا ان سب کو اپنے دل سے اور نگاہ رکھنا
اپنے دین کو اپنے خوار رکھنے سے انکے لئے واسطے انکی بخشش کے جیسے آیا ہے
حدیث میں اور وہ فرمودہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو کوئی ذلیل ہے
واسطے کسی دولتمند کے بسبب اس چیز کے کہ اسکے ہاتھوں میں ہے تو چلا جاتا ہے دو تہائی
دین اسکا پس ہم پناہ لیتے ہیں ساتھ اللہ کے اس کام سے جس سے ناقص ہو دین
اور ان قوموں کی صحبت سے جس سے رخنہ پاوے دین اور ٹوٹ جاوے کڑا اسکا اور بجھ جاوے
ایمان کے نور کو انکے مالوں کی شعاع اور انکی دنیا کی تازگی جیسے آیا ہے
حدیث میں سوا اسکے کہ تحقیق تو جب مبتلا ہو جاوے انکی صحبت میں کسی سبب
یا سفر یا مسجد یا رباط یا مجمع میں پس اچھا خلق بہتر ہے اس چیز کا کہ استعمال
کی جاتی ہے اور وہ حکم عام ہے شامل ہے دولتمندوں اور فقیروں کی صحبت میں
پس نہیں لائق تجھکو یہ کہ اعتقاد کرے اپنے نفس کے لئے فضیلت کا

عليهم بل تعتقد ان جميع الخلق خير منك لتتخلص من الكبر ولا تطلب لنفسك فضيلة الفقر ولا تعتقد لها خطرًا في الدنيا ولا في الآخرة ولا ترى لها قدرًا ولا وزنًا كما قيل من جعل لنفسه قدرًا فلا قدر له ومن جعل لها وزنًا فلا وزن له فادب الغني بالاحسان الى الفقير هو اخراج المال من كيسه اليه ويكون فارغًا من ماله مستخلفًا فيه غير متملك له وادب الفقير اخراج الغني من قلبه ويكون قلبه فارغًا من الغني وماله بل من الدنيا والآخرة اجمع ولا يجعل الشيء من الاشياء في قلبه موطنًا ومحلًا ومدخلًا بل يتصفى من ذلك كله ويخلو منه ثم يترقب امتلاءه بربه عز وجل فلا يكون لغيره وجود ولا له حول ولا قوة فيأتيه عند ذلك فضل الله عز وجل من غير تعب ولا هم

فصل

واما الصحبة مع الفقراء فبايثارهم وتقديمهم على نفسك في المأكول والمشروب والملبوس والملذوذ والمجالس وكل شيء نفيس وترى نفسك دونهم ولا ترى لها عليهم فضلًا في شيء من الاشياء البتة عن ابي سعيد بن احمد بن عيسى قال صحبت الفقراء ثلاثين سنة ولم يجر بيني وبينهم كلام قط تأذوا به ولا جرى بيني وبينهم منافرة استوحشوا منها قيل له كيف ذلك قال لاني كنت معهم على نفسي ابدًا واذا دخلت عليهم دخلت عليهم سرورًا ورفقًا واستعملت معهم خلقًا هدية وادبًا وسببًا من الاسباب فلا ترى بذلك عليهم فضلًا بل تتقلد منهم منة في قبولهم ذلك منك واحذر ان تمن عليهم بذلك او تراه منك بل تشكر الله عز وجل على ما الهمك من توفيقه على تيسير ذلك وجعلك

انپر بلکہ تو اعتقاد کرے یہ کہ سب مخلوق بہتر ہے تجھ سے تاکہ تو چھوٹ جاوے کبر سے اور مت طلب کر اپنے نفس کے لئے فضیلت فقیری کی اور مت اعتقاد کر اسکے لئے بزرگی کا دنیا میں اور نہ آخرت میں اور مت دیکھ اسکے لئے کوئی قدر اور نہ کوئی تول جیسے کہا گیا ہے جو کوئی کرے اپنے نفس کے لئے کچھ قدر پس کچھ قدر نہیں ہے اُسکے لئے اور جو کوئی کرے اسکے لئے کچھ تول پس نہیں وزن اُسکے لئے پس ادب غنی کا احسان کرنا ہے فقیر سے اور وہ نکالنا ہے مال کا اپنے کیسے سے اسکی طرف اور ہو جاوے اپنے مال سے فارغ خلیفہ بنایا گیا ہیں نہ مالک اسکے لئے اور ادب فقیر کا نکالنا ہے دولتمند کا اپنے دل سے اور ہو جاوے دل اسکا فارغ دولتمند اور اسکے مال سے بلکہ دنیا اور آخرت سب کے سب سے اور نہ کرے کسی چیز کا چیزوں میں سے اپنے دل میں وطن اور محل اور مدخل بلکہ صاف ہو جاوے اس سب سے اور خالی ہو جاوے اس سے پھر امید رکھے اسکے پر ہونیکی اسکے پروردگار عز وجل سے پس نہ ہو اسکے غیر کے لئے وجود اور نہ اسکے لئے کچھ طاقت اور نہ کچھ قوت پس آویگا اسکے پاس نزدیک اسکی اللہ عز وجل کا فضل بغیر تکلیف اور غم کے

فصل

اور لیکن صحبت ساتھ فقیروں کے پس اُنکے پسند کرنے اور اُنکے مقدم رکھنے سے اپنے نفس پر کھانے اور پینے اور پہننے اور لذتوں اور مجلسوں اور ہر ایک چیز اچھی میں اور تو دیکھے اپنے نفس کو کم اُن سے اور نہ دیکھے انپر بزرگی کسی چیز میں چیزوں میں سے البتہ روایت ہے ابو سعید بن احمد بن عیسے سے کہا میں نے صحبت رکھی فقیروں سے تیس سال اور نہیں گذری میرے اور اُنکے درمیان کوئی کلام کبھی جس سے وہ ایذا پاویں اور نہ جاری ہوئی اُنکے اور میرے درمیان نفرت جس سے وہ وحشت پکڑیں کہا گیا اس سے کس طرح ہے یہ کہا اسلئے کہ تحقیق میں تھا اُنکے ساتھ اپنے نفس پر بدگمان ہمیشہ اور جب تو داخل ہووے انپر تو داخل ہو کہ انپر خوشی اور نرمی سے اور استعمال کرے اُنکے ساتھ خلق سے ہدیہ اور ادب اور کسی سبب سے اسبابوں میں سے پس تو مت دیکھ اُس میں اپنے لئے انپر بزرگی بلکہ گلے میں پٹہ ڈالے ان سے احسان کا اُنکے قبول کرنے میں اسکو تجھ سے اور ڈر اسے کہ تو احسان رکھے انپر اسمیں یا اسکو دیکھے اپنی طرف سے بلکہ شکر کر اللہ عز وجل کا اُس پر کہ نعمت دی ہے تجھکو اسکی توفیق سے اسکے آسان کرنے پر اور کیا تجھکو اسکے لیے

أهلاً لخدمة أهله وخاصته وأحبابه فإن
الفقراء الصالحين هم أهل الله وخاصته كما
قال النبي صلى الله عليه وسلم أهل القرآن هم أهل الله
وخاصته فأهل القرآن من يعمل بالقرآن وأما من
يقرء بلا عمل فليس من أهله قال النبي صلى الله عليه
وسلم ما آمن بالقرآن من استحل محارمه فالمنة لمن
يقبل منك العطية لا لك ومن آداب الصحبة مع
الفقراء أن لا تحوجهم إلى مسئلتك وإن اتفق
فاستقرض الفقير منك شيئاً فقرضته في
الظاهر ثم تبرئه منه في الباطن وتخبره عن
قريب بذلك ولا تبتدأه بالعطاء على وجه الصلة
لئلا يتجشم بحمل المنة منك بذلك ومن الأدب
معهم مراعاة قلبه بتعجيل مراده دون تنغيص أو تجني
عليه بطول الانتظار لأن الفقير ابن وقته كما ورد
ابن آدم ابن يومه ليس له وقت لانتظار المستقبل
ومن الأدب معهم أنك إذا علمت أنه ذو عيال
وصبيان فلا تفرده بالارتفاق معه بحسب بل
تتخلق معه بقدر ما يتسع له ولمن يشتغل قلبه
ومن الأدب معهم الصبر على ما يذكره الفقير من
حاله وأن تتلقاه في حال ما يخاطبك بوجه
طلق مستبشر ولا تتلقاه بالعبوس ولا بالنظر
الشزر ولا بالكلام الوحش وإذا طالبك بما
لا يحضر في الوقت فاصرفه بالوجه الجميل إلى مساعة
الإمكان ولا توحشه بيأس ترد على الجرم لئلا
يعود بحشمة الإخفاق وعدم الإصابة بحاجته
عندك وعلى افتشاء سره إليك حسيراً وربما
يغلب عليه طبعه وتستولي عليه نفسه فيظهر
عليه الجهل بحاله والتسخط عليك والاعتراض
على الرب عز وجل فيما قسم له من الفاقة إلى الخلق

لائق اپنے اہل اور اپنے خاصوں اور اپنے پیاروں کی خدمت کے لئے کیونکہ
تحقیق فقیر نیک وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں جیسے فرمایا ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل قرآن وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں پس
اہل قرآن وہ ہے جو عمل کرے قرآن مجید پر اور اسپر جو پڑھے بغیر عمل کے
پس وہ نہیں ہے اہل قرآن میں سے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نہیں ایمان لایا قرآن مجید پر وہ شخص جس نے حلال جانا اسکے حراموں کو پس
احسان رکھنا اس شخص کیلئے ہے جو قبول کرے تجھ سے بخشش نہ تیرے لئے اور
فقیروں کے ساتھ صحبت رکھنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ انکو حاجت نہ ڈالے تجھ سے
مانگنے کیطرف اور اگر اتفاق پڑ جاوے پس قرض لے فقیر تجھ سے کچھ پس تو اسکو
قرض دیکر ظاہر میں پھر تو پاک کرے اسکو اس سے باطن میں اور اسکو خبر دیوے
نزدیک سے اس سے اور اس سے ظاہر کر سے عطا کرنے سے صلہ کی جہ
پر تا کہ گراں نہ سمجھے احسان کا اٹھانا تجھ سے ساتھ اسکو اور انکو ساتھ آداب
کرنے میں اسکے دل کی رعایت کرنی ہے ساتھ جلدی کرنے اسکی مراد کے سوا تنگ
کرنے وقت کے اسپر لینے انتظار سے کیونکہ فقیر اپنے وقت کا بیٹا ہے جیسے وارد
ہوا ہے آدم کا بیٹا اپنے دن کا بیٹا ہے نہیں اسکے لئے کوئی وقت آیندہ کیلئے
اور انکے ساتھ صحبت کے آداب میں سے ہے یہ کہ تحقیق جب تو جانے کہ وہ فقیر
عیالدار ہے پس نہ اکیلا کر اسکو احسان سے ساتھ اسکے بس بس بلکہ خوشخوئی کر
ساتھ اسکے بقدر جسقدر سماوے اسکے لئے اور اس شخص کے لئے جسمیں مشغول
ہے دل اسکا اور انکے ساتھ صحبت کے ادب میں سے صبر کرنا ہے اسپر کہ بیان کرے
فقیر اپنے حال سے اور یہ کہ تو اس سے ملے تجھ سے بات کرنیکے حال میں کھلے
اور خوش منہ سے اور نہ ملے اس سے تیوری سے اور نہ نظر تیز سے اور نہ
سخت کلام سے اور جب وہ تجھ سے مانگے وہ چیز کہ نہیں ہے حاضر اس وقت میں
پس تو اسکو پھیر دے اچھے منہ سے ایک وعدہ تک قدرت کے پانے تک اور اسکو غمناک
نہ کر رد کرنیکی ناامیدی سے یقین پر تو کہ وہ نہ لوٹے غصے سے خالی ہاتھ پہنچ
کے اور نہ پہنچنے سے اپنی حاجت کو تیرے پاس اور پشیمان اور پہنچتے
سے اپنے بھید ظاہر کرنے پر تیری طرف افسوس سے اور کبھی بار غالب ہوتی
ہے اس پر اسکی طبیعت اور غالب ہو جاتا ہے اسپر اسکا نفس پس ظاہر
ہو جاتی ہے اسپر نادانی اپنے حال سے اور غصہ کرنا تجھ پر اور اعتراض کرنا پروردگار عزوجل
پر اسمیں کہ قسمت کیا ہے اسکے لئے فاقہ سے مخلوق کیطرف

والتبذل عنهم فيعمى قلبه ويطفى نور ايمانه فكنت انت مواخذا بذلك كله اذ كنت سببا لتشوش ذلك من قلبه بترك الادب فی رده وربما تحجب ايضا عن الثواب والمعارف والعلوم والمصالح المدفونة في سواله للخلق التي لو صبر واحسن الادب ظهرت وارتحل السؤال للخلق وحصل غناء اليد والقلب والبيت وجائته عساكر فضل الله والائه ونعمائه وتولته يد الرافة والرحمة والراحة والرعاية وتحقق فيه قوله عز وجل وهو يتولى الصالحين وجعل مصافا مختارا عليه وهو غني عن الاشياء بخالقها وبائتيه الاشياء وهو لا ياتيها يقصده القاصدون فينالون من انواره وسره ويطيبون بطيبه وهو لا يشعر بهم فی تغيب عنهم مشغول بمولاه وجاذبه الذي جذبه اليه وانقذه من ظلمات مخالطة الخلق وموافقة النفس ومتابعة الهوى والتقيد بارادة الاشياء دنيا واخرى ان اصحاب الجنة اليوم في شغل فكهون اهل الجنة لما باعوا في الدنيا انفسهم واموالهم لربهم عز وجل بالجنة كما قال جل وعلا ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة وصبروا على الافلاس في الدنيا وردوا التصرف في الانفس والاموال والاولاد الى ربهم عز وجل وسلموا الكل اليه جل جلاله سوى الاوامر والنواهي ولم يتولوا الاوامر وانتهوا عن النواهي وسلموا في القدر وتجردوا من الخليقة وتجردوا عن الارادة والاماني والهمم اجملة ادخلهم الجنة فشغلهم بما لا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر كما قال جل وعلا ان اصحاب الجنة اليوم في شغل فكهون فهكذا الفقير

اور قبول کرتے عطا کے ان سے پس اندھا کر دیتا ہے اسکے دل کو اور بجھا دیتا ہے اسکے ایمان کے نور کو پس ہوگا تو ماخوذ اس سب میں جبکہ تو ہوگا سبب اسکے شور کرنیکا اسکے دل سے ساتھ ترک کرنے ادب کے اسکے روکر نہیں اور کئی بار نیز پردہ میں ہو جاتا ہے ثواب اور معرفتوں اور علموں اور ان مصلحتوں سے کہ دفن کی گئی ہیں اسکے سوال میں واسطے مخلوق کے وہ مصلحتیں کہ اگر وہ صبر کرتا اور ادب اچھا کرتا تو وہ ظاہر ہو جاتیں اور کوچ کر جاتا سوال واسطے مخلوق کے اور حاصل ہو جاتی غنا ہاتھ اور دل کی اور گھر کی اور آجاتے اسکو لشکر اللہ کے فضل کے اور اسکی انعاموں اور نعمتوں کے اور ناز پالتا انکو اسکی بڑی مہربانی اور رحمت اور راحت اور رعایت کا ہاتھ اور ثابت ہو جاتا اسمیں فرمودہ اللہ عزوجل کا اور کارسازی کرتا ہے نیکوں کی اور کیا جاتا نگاہ رکھا گیا عزت کیا گیا اسپر اور وہ غنی ہے سب چیزوں سے ساتھ پیدا کرنے ان چیزوں کے اور آتیں اسکو چیزیں اور وہ نہ آتا اس پاس قصد کرتے اسکا قصد کرنیوالے پس پہنچتے اسکے نوروں اور اسکے بھید سے اور خوشبو حاصل کرتے اسکی خوشبو سے اور وہ نہ جانتا انکو غیب میں ان سے مشغول اپنے مولی میں اور رسالت کھینچنے والی میں جس نے اسکو کھینچا ہے اسکیطرف اور چھڑایا اسکو لوگوں کے ملنے کے اندھیروں سے اور نفس کی موافقت اور خواہش کی پیروی اور دنیا اور آخرت کی چیزوں کی خواہش کی بندش سے تحقیق بہشت کر رہنے والے آجکے دن ایک کام میں خوش ہیں جنت والوں نے جب بیچا دنیا میں اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو واسطے اللہ تعالی کے ساتھ بہشت کے جیسے فرمایا اللہ جل وعلا نے تحقیق خرید لیا اللہ تعالی نے مومنوں سے انکی جانوں کو اور انکے مالوں کو ساتھ اسبات کے کہ تحقیق انکے لئے بہشت ہے اور انہوں نے صبر کیا افلاس پر دنیا میں اور رد کیا تصرف اپنی جانوں اور مالوں اور اولاد میں اپنے پروردگار عزوجل کیطرف اور سپرد کر دیا سب کو اللہ عزوجل کیطرف سوا حکموں اور روکوں کے فرمانبرداری کے حکموں کے اور باز رہنے روکوں سے اور آپ کو سپرد کیا اسمیں جو مقدر کیا گیا اور الگ ہوئے لوگوں سے اور خالی ہوئے ارادوں اور آرزوؤں اور قصدوں سے حاصل کلام اللہ نے ان کو داخل کیا بہشت میں پس انکو مشغول کیا اس چیز میں جس کو نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ گذرا کسی آدمی کے دل میں جیسے فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق بہشت کر رہنے والے آجکے دن ایک کام میں خوش ہیں پس اسیطرح فقیر

إذا فعل ذلك في الدنيا وتحقق بظاهر القرآن حصول الجنة له بأعيان جينئذ الجنة بربه عز وجل وطلب الجار قبل الدار كما قالت رابعة العدوية رح الجار قبل الدار وكما قال الله عز وجل يريدون وجهه وكما قال الله عز وجل في بعض كتبه السالفة أود الأوداء إلى عبد عبدني لغير نوال ليعطي الربوبية حقها قال النبي صلى الله عليه وسلم لو لم يخلق الله الجنة والنار ما كان أحد يعبده وقول علي رضي الله عنه لو لم يخلق الله الجنة ولا النار ما كان أهلا أن يعبد قال الله عز وجل هو أهل التقوى وأهل المغفرة فإذا اتصف الفقير بهذه الصفة وتحقق إفلاسه عن سوى مولاه وتنظف قلبه عن التعلق بالأشياء وفنى عنها وصار مريدا حقا وغاب عما سوى ربه عز وجل كان حقيقا على كرم الله عز وجل أن يتولاه ويدلله وينعمه في الدنيا إلى حين اللقاء ثم يزيد على ذلك ويجدد عليه أنواع الخلع والأنوار والتعيد والحيوة الطيبة والقرب على ما أعدوا خيرا لأوليائه وأحبابه عليهم السلام بقوله عز وجل فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون وقول النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ثم يقول أبو هريرة رض اقرؤا إن شئتم فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين الآية فإن رددت فقيرا إليه غني القلب الممتثل لأمر مولاه في إخباره لك عن حاله لأجل عياله أو نفسه طالبا لكريم عز وجل في ذلك خلاقا له ولم يدركه سوالك ولكنه خلف وابتلاه به قال الله عز وجل [illegible]

جب کرلے یہ کام دنیا میں اور ثابت ہو جاوے ظاہر قرآن سے اسکے لئے بہشت کا حاصل ہونا تو بیچ دیگا اسوقت بہشت کو ساتھ اپنے پروردگار عزوجل کے اور طلب کریگا اسکا پڑوس پہلے گھر سے جیسے کہا رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا نے مانگ پڑوس پہلے گھر کے اور جیسے فرمایا اللہ تعالی نے چاہتے ہیں اسکا منہ اور جیسے فرمایا اللہ تعالی نے بعض اگلی کتابوں میں بہت پیارا پیاروں کا میری طرف وہ بندہ ہے کہ میری عبادت کرتا ہے بغیر بخشش کے تو کہ دیوے ربوبیت کو اسکا حق فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالی بہشت کو اور دوزخ کو تو کوئی بھی اسکی عبادت نہ کرتا اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالی بہشت کو اور نہ دوزخ کو تو نہ ہوتا لائق عبادت کے فرمایا اللہ عزوجل نے وہ لائق ہے اسکے کہ ڈریں اس سے اور لائق ہے اسکو کہ بخشنے ڈرنیوالے کو پس جب موصوف ہو فقیر اس صفت سے اور ثابت ہو جاوے اسکا افلاس کہ سکے مولا کے سوا سے اور پاک ہو جاوے اسکا دل تعلق سے سب چیزوں سے اور فانی ہو جاوے ان سے اور مرید ہو جاوے سچا اور غائب ہو جاوے اس سے سوا اسکے پروردگار کے تو ہوگا لائق اللہ تعالی کی بزرگی پر یہ کہ وہ اسکی کارسازی کرے اور اسکو راہ دکھاوے اور نعمت دیوے اسکو دنیا میں اپنی ملاقات کے وقت تک پھر زیادہ کرے اسکو اسپر اور نئی کریں اسپر قسم قسم کی خلعتیں اور نور اور نعمتیں اور اچھی زندگانی اور اپنی نزدیکی جیسے تیار کیا اور ذخیرہ کیا ہے واسطے اپنے دوستوں اور پیاروں کے انپر سلام ہو اپنے قول سے پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اس چیز کا کہ تھے کرتے اور فرمودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرماتا ہے اللہ تعالی میں نے تیار کیا ہے اپنے بندے نیکوں کے لئے ایسی چیز کو کہ جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذرا پھر کہا ابو ہریرہ نے پڑھو تم اگر چاہو پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے آخر آیت تک پس اگر تو پھیر دے اسکو محتاج دل کے غنی کو کہ عمل کرنیوالا ہے اپنے مولا کے حکم پر اسکی خبر کرنے میں تیرے لئے اپنے حال سے بسبب اپنے عیال یا اپنے نفس کی فرمانبرداری کرنیوالا اپنے اللہ کے لئے اسمیں ڈرنیوالا اس سے اور ترک کرے تجھ سے مانگنا کیونکہ تکلیف دی ہے اسکو اسنے اور مبتلا کیا اسکو اسمیں فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا تم

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَهِيَ حَالَةٌ
لَا تَدُوْمُ بَلْ تَنْقَضِيْ عَنْ قَرِيْبٍ وَتَنْقُلُ اِلٰى مَا قُسِمَ
لَهٗ مِنَ الْغِنَا وَالْعِزِّ الدَّائِمِ بِقُرْبِ مَوْلَاهُ وَاِعْطَائِهٖ
عَاقَبَكَ اللّٰهُ يَا غَنِيَّ الْيَدِ فَقِيْرَ الْقَلْبِ الْجَاهِلَ
بِنَفْسِهٖ وَبِرَبِّهٖ وَمُنْشَاهُ وَمُنْتَهَاهُ بِاَنْ تُسْلَبَ الْغِنٰى
عَنْ يَدِكَ فَتَصِيْرُ فَقِيْرَ الْيَدِ كَمَا كُنْتَ فَقِيْرَ الْقَلْبِ
فَتَكُوْنُ اَبَدًا فَقِيْرًا اِلَى الْاَشْيَاءِ فَلَا تَشْبَعُ مِنْهَا حَرِيْصًا
عَلَيْهَا طَالِبًا لَهَا مُعَذَّبًا فِيْ اِرَادَتِهَا وَتَحْصِيْلِهَا وَهِيَ
غَيْرُ مَقْسُوْمَةٍ لَكَ كَمَا قِيْلَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ الْعُقُوْبَاتِ
طَلَبَ مَا لَا يُقْسَمُ اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَكَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ فَيُنَبِّهَكَ
لِذَنْبِكَ فَتَسْتَغْفِرَهٗ وَتَتُوْبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَتَعْتَرِفَ
بِتَفْرِيْطِكَ وَيَتُوْبَ عَلَيْكَ وَيَغْفِرَ لَكَ ذٰلِكَ فَتُبْ
اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

فَصْلٌ فِيْ اٰدَابِ الْفَقِيْرِ فِيْ فَقْرِهٖ فَيَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ
اَنْ تَكُوْنَ شَفَقَتُهٗ عَلٰى فَقْرِهٖ كَشَفَقَةِ الْغَنِيِّ عَلٰى
غِنَاهُ فَكَمَا اَنَّ الْغَنِيَّ يَفْعَلُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَجْتَهِدُ حَتّٰى
لَا يَزُوْلَ غِنَاهُ فَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَزُوْلَ فَقْرُهٗ فَلَا يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَقْلَهٗ
فَقْرِهٖ اِلٰى غِنَاهُ اَوْ يَتَعَرَّضُ بِالْمَعَايِشِ وَالْاِكْتِسَابِ
وَالْاَسْبَابِ لِلْاِسْتِغْنَاءِ وَالتَّكَثُّرِ بِالْمَالِ لَا لِلْعِيَالِ
وَعِفَّةِ النَّفْسِ عِنْدَ الضِّيْقَةِ وَمِنْ شَرْطِ الْفَقِيْرِ
اَنْ يَقِفَ مَعَ كِفَايَتِهٖ وَلَا يَاْخُذُ فَوْقَهَا بِحَالٍ وَيَكُوْنُ
اَخْذُهٗ لِذٰلِكَ الْقَدْرِ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفًا
مِنَ الْوُقُوْعِ فِيْ اِثْمِ قَتْلِ النَّفْسِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا لِاَنَّ
مَنْعَهٗ لِنَفْسِهٖ حَقَّهَا حَرَامٌ وَهُوَ الْقُوْتُ مِنَ الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَالْكِسْوَةِ وَالْقَدْرِ الَّذِيْ تَقُوْمُ بِهِ الْبِنْيَةُ
وَلَا يَضْعُفُ عَنْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ مِنْ اَدَاءِ شَرَائِطِ
الصَّلٰوةِ وَاَرْكَانِهَا وَوَاجِبَاتِهَا وَكُلِّ وَاجِبٍ يَتْرُكُهٗ

تمہارے بعض کو واسطے بعض کے آزمائش آیا صبر کرتے تم اور یہ ایک حالت ہے
کہ ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ گذر جاوے گی جلدی اور جاوے گی اس چیز کیطرف
کہ قسمت کی گئی اسکے لئے غنا اور عزت ہمیشہ کی سے اسکے مولی کے قریب اور
اسکی بخشش میں تو تجھکو عذاب کریگا اللہ تعالیٰ اے ہاتھ کے غنی دل کے فقیر
نہ جاننے والے اپنے نفس اور اللہ کے اور اپنے آغاز اور انتہا کو ساتھ اس کے
کے کہ چھین لیے دولتمندی تیرے ہاتھ سے تو ہو جاوے ہاتھ کا محتاج جیسے تھا
دل کا محتاج پس تو ہو ہمیشہ محتاج چیزوں کیطرف پس تو نہ سیر ہو اُن سے
حرص کرنیوالا اپر طلب کرنیوالا انکے لئے عذاب پانیوالا اور انکے ارادے اور
انکے حاصل کرنے میں اور وہ نہیں قسمت کیگئیں واسطے تیرے جیسے کہا گیا ہے
تحقیق سخت تر عذابوں سے طلب کرنا اس چیز کا ہے جو قسمت نہیں کیگئی
مگر یہ کہ ڈھانپ لے تجھکو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پس آگاہ کرے تجھکو تیری گناہ پر پس
تو اس سے بخشش مانگے اور توبہ کرے ہیکیطرف اس سے اور اقرار کرے اپنی تقصیر کا
اور اللہ قبول کرے تیری توبہ اور بخشدے تجھکو پس توبہ کر طرف اللہ تعالیٰ کی وہ مہربان سب مہربانوں سے
بخشنے والا مہربان ہے

فصل فقیر کے آداب میں اپنی فقیری میں پس لازم ہے فقیر کو یہ
ہو اسکی شفقت اپنی فقیری پر جیسے شفقت غنی کی اپنی غنا پر پس جیسے تحقیق غنی
کرتا ہے ہر چیز کو اور کوشش کرتا ہے تاکہ نہ دور ہو اسکی غنا پس اسی
طرح لازم ہے فقیر کو یہ کہ کر ہوشش اسکی تو کہ نہ دور ہو اسکی فقیری پس نہ مانگے
اللہ عزوجل سے اپنی فقیری کا دور ہونا طرف اپنی غنی ہونیکے یا ہاتھ مارے
زندگی کے اسباب اور کسب کرنے اور اسبابوں کو واسطے غنی ہونے
اور بہت ہونے مال کے نہ واسطے عیال اور بچانے سوال کے نفس کے
وقت تنگی کے اور فقیر کی شرط سے ہے یہ کہ ٹھہر جاوے ساتھ اپنی کفایت
کے اور نہ لے اس سے زیادہ کسی حال میں اور اسکا لینا اس قدر کو
واسطے بجالانے حکم اللہ تعالیٰ کے اور واسطے خوف کے واقع ہونیسے جان کے
قتل کرنیکے گناہ میں فرمایا اللہ عزوجل نے اور مت قتل کرو اپنی جانوں
کو تحقیق اللہ پاک ہے ساتھ تمہارے مہربان کیونکہ اسکا روکنا اپنے نفس سے
اسکا حق حرام ہے اور وہ حق قوت کھانے اور پینے اور پہننے سے اور اسقدر
سے جس سے قائم ہو اسکے ساتھ وجود اور نہ ضعیف ہو اسکے
حکموں کے ادا کرنے سے جیسے ادا کرنا نماز کی شرطوں کا
اور اسکے رکنوں اور اسکے واجبوں کا ہے اور چھوڑ دینا

ما هو حظها فان كانت قسمته تنساق اليه من
غير ان يكون هو فيه بل يتولى الله عز وجل
فلا يتبرم من الحظ ابدا الا ان يكون مريضا فيوصف
له شيء من الحظوظ فيتناوله على وجه التداوي فيصير
الحظ حينئذ حقا في حال مرضه كالقوت في حال
صحته وينبغي ان تكون استلذاذه بفقره اكثر من
استلذاذ الغني بوجود غناه وينبغي له ان يؤثر
ذله وخموله وعدم قبول الناس له وقصدهم اليه
وازدحامهم لديه ومن شرطه ان تكون قلبه
اقوى بصفاء الحال عند خلو يده من المال فكلما
قل الفتوح كثر طيب قلبه وقوته ونوره وازداد
فرحه بشعار الصالحين واما اذا اظلم ذلك قلبه
واوحشه واسخطه على ربه فليعلم انه مفتون
قد احدث في فقره ذنبا عظيما فليتب الى الله عز
وجل ويستغفره ويخلد الى التفتيش والتنقير ولوم
النفس ومن حق الفقير ان تكون كلما كثر عياله
كان قلبه في باب امر الرزق اسكن وبربه اوثق
يمتثل امر ربه في الكسب لهم في الظاهر ويسكن
الى وعد ربه في الباطن ويقطع بان لهم رزقا
عند الله قد وعده وقدره وهو سايقه اليهم
على يده او يد غيره فليتنح من الوسط ولا يكون
فضوليا يدخل بين الخلق وخالقهم بل يمتثل
الامر فيهم ولا يعترض ولا يسخط ولا يتهم الرب
ولا يشك في وعده ولا يشكو الى احد بل تكون
شكواه الى ربه وانزال حاجته به عز وجل و
كلامه وسواله له عز وجل في توفيقه بالصبر و
اداء الامر في حقهم والرضى بما قضى عليهم فانما
والزامه له مؤنتهم ويسأله تسهيل رزقهم
وتيسيره فهو قريب مجيب انما يبتلي عبده

کہ وہ نفس کی لذت ہی بس اگر ہوگی اُسکی قسمت پس وہ پہونچا یاجائیگا
اسکی طرف سوا اسکے کہ وہ ہو اسمیں بلکہ کریگا اللہ عزوجل پس نا خوش نہ
ہوے لذت کے لئے کبھی مگر یہ کہ وہ بیمار ہو پس بیان کیجاوے
اُسکے لئے کوئی چیز لذتوں سے پس اسکو پکڑے دوا کر نیکی وجہ پر
پس ہوجاوے گی لذت اُس وقت حق اسکی بیماری کی حال میں قوت
کیطرح اسکی صحت کے حال میں اور لازم ہے یہ کہ ہو اسکا لذت پانا اپنی
فقیری سے بہت زیادہ لذت پانے سے دولتمند کے اپنی دولتمندی کے
پانے سے اور اسکو لازم ہے یہ کہ پسند کرے اپنی ذلت اور اپنی گمنامی کو
اور نہ اپنے لئے لوگوں کے قبول کرنیکو اور انکو قصد کو اپنی طرف اور انکو جمع ہونیکو اپنے
پاس اور اسکی شرطوں سے یہ ہے کہ ہو اسکا دل بہت قوی حال کی صفائی سے وقت
خالی ہونے اسکے ہاتھ کے مال سے پس جسقدر کم ہونگے فتوح زیادہ ہوگی دل کی
خوشی اور اسکی قوت اور اسکا نور اور بڑھ جائیگی اسکی خوشی نیکوں کے شعار میں لیکن جب
اندھیرا کرے وہ تہیدستی اسکے دل کو اور اسکو وحشت میں ڈالے اور اسکو خفا کرے اسکے پروردگار سے
پس چاہئے کہ وہ جانے تحقیق وہ فتنہ میں پڑگیا ہے تحقیق اسنے پیدا کیا ہے اپنی فقیری میں
کوئی گناہ بڑا پس چاہئے کہ توبہ کرے اللہ کیطرف اور اس سے بخشش مانگے اور ہمیشہ رہے
طرف جستجو اور تلاش کرنے اور ملامت کرنے اپنے نفس کے اور فقیر کے حق سے ہے یہ کہ
جسقدر زیادہ ہو اسکا عیال ہووے اسکا دل باب میں رزق کے کام کے زیادہ آرام
پکڑنیوالا اور اپنے اللہ کے ساتھ زیادہ بھروسہ کرنیوالا عمل کرے اپنے رب کے حکم پر کسب
کرنے میں انکو لئے ظاہر میں اور آرام پکڑے اپنے رب کے وعدہ کیطرف باطن میں اور یقین
کرے یہ کہ تحقیق انکے لئے رزق ہے اللہ تعالی کے پاس بیشک اسنے وعدہ کیا ہے
اسکا اور اسکو مقدر کیا ہے اور وہی پہونچانیوالا ہے اسکو انکیطرف اسکے ہاتھ پر یا اسکے غیر کے
ہاتھ پر پس چاہئے کہ کنارے ہو درمیان سے اور نہ ہو بیہودہ پس داخل ہو جاوے مخلوق اور انکے
خالق کے درمیان بلکہ بجالاوے حکم کو انمیں اور نہ اعتراض کرے اور نہ خفا ہو اور نہ
تہمت دھرے اللہ کو اور نہ شک کرے اسکے وعدہ میں اور نہ شکایت کرے
کسی کی طرف بلکہ ہو اسکی شکایت اپنے پروردگار کیطرف اور اتارنا اپنی حاجت
کا اللہ تعالی پر اور اپنی کلام اور سوال اللہ تعالی سے اسکی توفیق دینے میں صبر اور حکم کے
ادا کرنے میں انکو حق میں اور راضی ہونے میں ساتھ اس چیز کے کہ اسنے قضا کی ان پر اسکو
لگاؤ کرنے اور لازم کر دینے سے واسطے اسکے انکی مشقت کو اور اس سے مانگے انکی رزق کا آسان
اور اسکا میسر کرنا پس وہ نزدیک ہے قبول کرنیوالا سوائے اسکے نہیں کہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندہ کو

لِيَرُدَّهُ بِالْبَلِيَّةِ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ لِاَنَّهُ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ لَهُ بِالسُّوَالِ
لِاَنَّ بِالسُّوَالِ يَتَمَيَّزُ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِ وَالسَّيِّدُ مِنَ الْعَبْدِ وَ
الْغَنِيُّ مِنَ الْفَقِيْرِ وَيَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْكِبْرِ وَالْاِسْتِنْكَافِ
وَالتَّعْظِيْمِ وَالنَّخْوَةِ اِلَى التَّوَاضُعِ وَالذِّلَّةِ وَالْاِفْتِقَارِ فَاِذَا
تَحَقَّقَ ذٰلِكَ مِنَ الْعَبْدِ تَحَقَّقَ الْاِجَابَةُ سَرِيْعًا عَاجِلًا
مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى وَمِنْ اٰدَابِهٖ اَنْ
لَّا يَكُوْنَ لَهُ هَمُّ الْوَقْتِ الْمُسْتَقْبَلِ بَلْ يَكُوْنُ بِحُكْمِ
وَقْتِهٖ لَا يَتَّصِلُ بِالْوَقْتِ الثَّانِيْ بَلْ يَحْفَظُ الْحَالَ وَحُدُوْدَهَا
وَشَرَائِطَهَا وَاٰدَابَهَا مُطْرِقًا غَامِضًا عَمَّا سِوَاهَا لَا اَعْلٰى مِنْهَا
وَلَا اَدْوَنَهَا وَلَا يَتَشَوَّهُ اِلٰى حَالِ غَيْرِهٖ وَرُبَّمَا كَانَ هَلَكَةً
فِيْهِ وَهِيَ لِاَهْلِهَا سَلَامَةٌ وَنِعْمَةٌ كَالْاَغْذِيَةِ فَمِنَ
الْاَغْذِيَةِ مَا يَزِيْدُ لِشَخْصٍ عَافِيَةً وَلِاٰخَرَ سُقْمًا وَبَلَاءً
فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرِيْضِ اَنْ يَتَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهَا اِلَّا بِاَمْرِ
الطَّبِيْبِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ اَنْ لَّا يَخْتَارَ حَالَةً لِنَفْسِهٖ
حَتّٰى يَدْخُلَ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ فِيْهَا بَلْ يَفْعَلُ
الْمَوْلٰى عَزَّ وَجَلَّ قَدَرًا مَحْضًا وَاِرَادَةً مُجَرَّدَةً لَا يُحِلُّ
نَفْسَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالْمَقَامَاتِ وَيُنْزِلُهَا بِهٖ
فَيَضِلُّ وَيُرْدٰى حَتّٰى يَاْتِيَهٗ اَمْرُ الَّذِيْ اَمَاتَ وَاَحْيَا
وَيُقَلِّبُهٗ فِيْهَا فِعْلَ الَّذِيْ مَنَعَ وَاَعْطٰى وَاَفْقَرَ وَاَغْنٰى وَ
اَضْحَكَ وَاَبْكٰى لِاَنَّ ذٰلِكَ الَيْقُ بِهٖ وَاِلٰى رَبِّهٖ اَقْرَبُ
وَاَدْنٰى هٰكَذَا الْاَمْرُ مَضٰى اَمْرُ مَنْ سَلَفَ مِنْ اُولِي
الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ فَبِمَا خَلَا فِيْهِمُ الْاِقْتِدَاءُ وَاِلٰى
رَبِّ الْخَلِيْقَةِ الْمُنْتَهٰى وَمِنْ اَدَبِ الْفَقِيْرِ اَنْ يَكُوْنَ
مُسْتَعِدًّا لِوُرُوْدِ الْمَوْتِ مُتَهَيِّئًا لَهٗ مُنْتَظِرًا مُتَرَقِّبًا
فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ عَوْنًا لَهٗ عَلَى الرِّضٰى
بِفَقْرِهٖ وَتَحَمُّلِ مَا حَلَّ بِهٖ مِنَ الْاَذٰى لِاَنَّ بِهٖ يَقْصُرُ الْاَمَلُ
وَتَنْكَسِرُ النَّفْسُ وَيَزْهَدُ فِيْهَا وَهِيَ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَادِمِ
اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ وَمِنْ اٰدَابِهٖ اَنْ يُخْرِجَ مِنْ قَلْبِهٖ

تاکہ پھیرے اسکو ساتھ بلا کے اپنی طرف کیونکہ وہ دوست رکھتا ہے عاجزی
کرنیوالا اسکے لئے مانگنے میں کیونکہ مانگنے سے جدا ہو جاتا ہے پروردگار بندہ سے
اور آقا غلام سے اور دولتمند فقیر سے اور نکل آتا ہے بندہ کبر اور عار کرنے
اور تعظیم اور کرڑنے سے عاجزی اور خواری اور محتاجی کیطرف پس جب
ثابت ہو جاوے یہ صفت بندہ سے تو ثابت ہو جاتی ہے قبولیت جلدی
شتابی سمیت اس ثواب کے کہ اسکے لئے ذخیرہ کیا جاتا ہے عقبے میں اور
فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ ہو اسکے لئے آیندہ وقت کا غم بلکہ ہو
اپنے وقت کے حکم میں نہ جہان کے دوسرے وقت کے لئے بلکہ نگاہ رکھے
حال کو اور اسکی حدوں اور اسکی شرطوں اور اسکے آداب کو سر نیچے کرنیوالا
آنکھیں بند کرنیوالا ہو اسکے سوا سے نہ اس سے اعلیٰ کیلئے اور نہ اس سے کم کیلئے اور نہ
حرص کرے اپنے غیر کے حال کیطرف اور بہت بار ہوتا ہے اسکا ہلاک ہونا اس حال میں
وہ اسکے اہل کیلئے ہوتا ہے سلامتی اور نعمت جیسے کھانے کی چیزیں پس بعض کھانے کی چیزوں
میں سے وہ ہے کہ زیادہ کرتی ہے ایک شخص کو آرام اور دوسرے شخص کیلئے بیماری اور بلا پس
نہیں جائز بیمار کو لینی کوئی چیز ان میں سے مگر طبیب کے حکم سے پس ایسا ہی لازم ہے فقیر کو
یہ کہ نہ اختیار کرے کسی حال کو اپنے نفس کے لئے یہاں تک کہ داخل کیا جاوے
اسمیں بغیر اسکے کہ ہو وہ اسمیں بلکہ کرے مولیٰ عزوجل کیلئے محض تقدیر اور نری
ارادے سے نہ اُتارے اپنے نفس کو حالتوں اور مقاموں میں کسی چیز میں اور وہ
اُتارے اسکو اسمیں پس گمراہ ہو جاوے اور ہلاک ہو جاوے یہاں تک کہ آوے اسکو اسکا حکم
جو مارتا اور جلاتا ہے اور لیجاوے اسکو اس حالت سے فعل اسکا جو منع کرتا ہے اور دیتا ہے اور محتاج
کرتا ہے اور غنی کرتا ہے اور ہنساتا ہے اور رولاتا ہے کیونکہ یہ اختیار نہ کرنا اسکو لائق تر ہے
اور اسکے پروردگار کیطرف بہت قریب اور بہت نزدیک ہے ایسا ہی آگے ہو چکا اور گذر چکا ہے
کام اُن لوگوں کا کہ گذر گئے اہل علم اور طریقہ میں سے اس زمانہ میں گذر گیا پس
اُنہی کے ساتھ پیروی ہے اور مخلوق کے رب کیطرف ہے انتہا اور فقیر کے آداب میں سے
یہ ہے کہ ہو تیار واسطے اترنے موت کی تیاری کرنیوالا اسکے لئے منتظر سب گھڑیوں
میں تاکہ ہو یہ مددگار اسکا لئے راضی ہونے کے اپنی فقیری پر اور اُٹھا وے تکلیف کو کہ اتری
ہے اسپر ایذا سے کیونکہ موت کے یاد رکھنے سے البتہ کم ہو جاتی ہے امید اور ٹوٹ جاتا
نفس اور دور ہو جاتی ہے اس نفس سے دنیا کی آرزوؤں کی بہڑک
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرو لذتوں کے گرانے والی کی یاد سے
یعنی موت کو اور فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نکالے اپنے دل سے

ذكر المخلوقين ومن أدبه أن يتخلق مع الغني إذا دخل عليه بما اتصل يده إليه من القوت أو فاكهة وإن كان شيئا يسيرا لأنه بقلبه مختار عن الأسباب فهو بالإيثار أولى من الغني الذي هو في أسر غناه إلا أن يكون ذا عيال في ضيقه فلا يضيق على عياله بإيثاره ذلك للغني إلا أن يكون يعلم من عياله الإيثار وطيب النفس بذلك والموافقة والصبر والرضاء والمعرفة واليقين والأنوار تظهر من قلوبهم على ألسنتهم وجوارحهم وأنفسهم فحينئذ لا يبالي في البذل والمنع والإيثار والإمساك ومن أدب الفقير أن لا يترك الاحتياط في الورع في حال ضيق اليد فلا يخرج إلى ما لا يحل في الشرع لفقره فيخرج من العزيمة إلى الرخص لأن الورع ملاك الدين والطمع هلاكه وتناول الشبهات فساده كما قال بعض الصالحين من لم يصحبه الورع في فقره أكل الحرام وهو لا يدري فعليه أن لا يخلد إلى التأويلات في دينه في حال فقره بل يرتكب الأشق والأحوط الذي هو العزيمة

فصل في سؤال الفقير فمن أدب الفقير ترك السؤال للخلق ما دام يجد عنده ما يكفيه فإن الجائه الضرورة والحاجة المحوجة فيسأل بقدر الحاجة فتكون حاجته كفارته فحينئذ يباح له السؤال وينبغي أن لا يسأل لأجل نفسه ما أمكنه بل لعياله على ما قدمناه فإن كان بيده دانق وهو محتاج إلى درهم لم يسع له السؤال حتى يصرف الدانق ويخلو عن المعلوم جدا كما قيل لا يظهر من الغيب شيء ما دام في الجيب شيء ومن شرط سؤاله للخلق أن لا يراهم بل تكون إشارته إلى الله عز وجل ويرى الخلق كالآلة والأمناء والمتصرف فيهم المفعول فيهم فلا يتخذهم أربابا من دون الله عز وجل فيكون

مخلوق کی یاد کو اور اسکے ادب میں سے یہ ہے کہ خوشخوئی کرے دولتمند کے ساتھ جب داخل ہو اسپر ساتھ اس چیز کے کہ پہونچے اسکا ہاتھ اسکی طرف قوت ہو یا میوے اور اگرچہ وہ ہو تھوڑی سی چیز کیونکہ تحقیق وہ اپنے دل سے پرہیز کرنیوالا ہے اسباب سے پس وہ خلق اختیار کرنے میں زیادہ لائق ہے اس دولتمند سے کہ وہ اپنی دولتمندی کی قید میں ہے مگر یہ کہ وہ ہو عیالدار تنگی میں پس نہ تنگی کرے اپنی عیال پر اپنے اختیار کرنے میں اسکو واسطے دولتمند کے مگر یہ کہ جانتا ہو اپنے عیال سے اختیار کرنا اور خوشی نفس کی اسمیں اور موافقت اور صبر کرنا اور راضی ہونا اور معرفت اور یقین اور نور کہ ظاہر ہوتے ہیں انکے دلوں سے انکی زبانوں پر اور انکے اعضاؤں اور انکے نفسوں پر پس اسوقت نہ پرواہ کرے خرچ کرنے اور روکنے اور اختیار کرنے اور بند کرنے میں اور فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ چھوڑے احتیاط کو پرہیزگاری میں تنگدستی کی حالت میں پس نہ نکلے اس چیز کیطرف کہ نہیں حلال شریعت میں بسبب اپنی محتاجی کے پس نکلے عزیمت سے رخصتوں کیطرف کیونکہ تحقیق پرہیزگاری دین کی جڑ ہے اور طمع اسکی ہلاکت اور شبہ کی چیزوں کا لینا بگاڑ ہے دین کا جیسے کہا ہے بعض صالحین نے جس شخص کے ساتھ نہ ہو پرہیزگاری اسکی فقیری میں تو کھاتا ہے حرام حالانکہ وہ نہیں جانتا پس اسپر لازم ہے یہ کہ نہ جھکے تاویلوں کیطرف اپنے دین میں اپنی فقیری کی حالت میں بلکہ کرے بہت مشکل اور بہت احتیاط والی چیز کو کہ وہ عزیمت ہے

فصل بیان میں فقیر کے مانگنے کے پس فقیر کے ادب میں سوال کا ترک کرنا ہے مخلوق سے جبتک پاوے اپنے پاس وہ چیز کہ اسکو کفایت کرے پس اگر اسکو بیقرار کرے ضرورت اور حاجت محتاج کرنیوالی پس سوال کرے بقدر حاجت کے پس ہوگی اسکی حاجت اسکا کفارہ پس اسوقت جائز ہے اس کا سوال کرنا اور لازم ہے کہ نہ مانگے اپنے لئے جب تک ہوسکے بلکہ اپنے عیال کے واسطے جیسے ہم نے آگے بیان کیا پس اگر ہو اسکے ہاتھ میں ایک دانق اور محتاج ہو ایک درہم کیطرف تو نہیں ہے جائز اسکے لئے سوال کرنا یہانتک کہ خرچ کرے دانق کو اور خالی ہو معلوم سے کوشش سے جیسے کہا گیا ہے نہیں ظاہر ہوتی غائب سے کوئی چیز جبتک جیب میں کچھ ہو اور اسکے لوگوں سے مانگنے کی شرط میں سے یہ ہے کہ انکو نہ دیکھے بلکہ اسکا اشارہ اللہ عز وجل کیطرف اور دیکھے مخلوق کو مثل وکیلوں اور امینوں کے کہ وہی تصرف کرنے والا ہے وہی کام کرنے والا ہے انمیں پس نہ پکڑے انکو پروردگار سوا اللہ کے پس ہو انکے

معنى سؤاله لهم إخبارٌ بحاله وعياله لا تشكّي
من ربّه ويكون سؤاله استخبارًا فيقول هل دفع
لنا إليك بشيء هل أحيل عليك هل أذن لك يا
وكيل يا خازن يا أمين يا مملوك يا فقير يا من أنا
وهو سواءٌ فيما في يدنا المالك له غيرنا كلّنا في عياله
فإذا سأل على هذا الوجه جاز له السؤال وإلّا فلا
ولا كرامة لكلّ مشرك دجّال مُراءٍ عابد الأصنام
خارج من أهل الطريقة مدّعي كذّاب منافق
زنديق ثمّ إن أُعطي شكر وإن مُنع صبر هكذا
تكون صفات الفقير الصادق ولا يستوحش بالرّدّ
ولا يتغيّر فيسخط ويعترض ويذمّ الرّادّ له فيظلمه
لأنّه مأمور ووكيل والوكيل هو الذي يتصرّف فيما
في يده بإذن آمره وموكّله المعطي وهو الله عزّ
وجلّ بل يرجع إليه عزّ وجلّ فيسأله التيسير و
التسهيل ليسخّر له القلوب ويذلّل الصعاب ويدرّ
له الأرزاق ويسوق إليه الأقسام ويدفع عنه
الجوع والعذاب والتبذّل إلى العبيد والأرباب
ولعلّه قبض أيدي الخلق عنه بالعطاء ليردّه
إليه فيلزم الباب ويرفع بدعائه وتضرّعه الحجاب
فيكون هو المعطي له دون العباد

فصل في

آداب العشرة فينبغي أن يحسّن العشرة مع إخوانه
فيكون منبسط الوجه غير عبوس ولا يخالفهم
فيما يريدون منه بشرط أن لا يكون فيه خرق للشرع
ومجاوزة للحدّ وارتكاب للإثم بل يكون ممّا أباحه
الشرع وأذن فيه الربّ ولا يكون مماريًا ولا لجوجًا
ويكون أبدًا متناسيًا للإخوان على الشرط الذي
ذكرناه متحمّلًا عنهم ما يخالفونه فيه ويكون صبورًا
على أذاهم غير حقود ولا ينطوي لأحد منهم على
سوء وحقد ومكر غير مغتاب لهم في حال غيبتهم

ان سے سوال کرنیکا یہ معنے ہے خبر دینا اپنے حال اور عیال سے نہ شکایت
کرنی اپنے پروردگار سے کہ ہو اسکا سوال خبر لینے کو پس کہے بہلا
سپرد کیا گیا ہے ہمارے لئے تیری طرف کچھ بہلا تجھکو اذن دیا گیا ہے اے
وکیل اے خزانچی اے امانت دار اے مملوک اے فقیر اے وہ شخص کہ میں
اور وہ برابر ہیں اس چیز میں وہ انکے ہاتھ میں ہے جسکا مالک ہمارے
سوا ہے جسکے عیال میں ہم سب ہیں سوال کرے اسطرح پر تو اسکو لئے سوال کرنا جائز
ہوگا اور اگر نہ ہو پس نہیں جائز اور نہیں ہے کرامت واسطے ہر مشرک دجال
ریاکار بت پرست نکلنے والے کے اہل طریقہ پر دعویٰ کرنیوالے جہوٹ بولنیوالے منافق
زندیق کے پہر اگر وہ دیا جائے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جائے تو صبر کرے اسطرح ہوتی ہیں
صفتیں فقیر سچے کی اور نہ اداس ہو رد کرنے سے اور نہ متغیر ہو پس خفا
ہو جاوے اور اعتراض کرنے لگے اور مذمت کرنے لگے اپنے رد کرنیوالے کی پس ظلم کرے
اسپر کیونکہ وہ تو ماٰمور اور وکیل ہے اور وکیل وہ ہے کہ تصرف کرے اس چیز میں
کہ اسکے ہاتھ میں ہے اپنے حکم دینے والے اور اپنے وکیل بنانیوالے اور اپنے دینے والے کے
اذن سے اور وہ اللہ پاک ہے بلکہ رجوع کرے اسکیطرف پس مانگے اس سے میسر کرنا اور آسان
کرنا تاکہ تابع کرے اسکے لئے دلوں کو اور خوار کرے مشکلوں کو اور ڈالے
اسکے لئے رزق اور پہونچا دے اسکیطرف قسمیں اور اٹھا دے اس سے بہوک اور عذاب
کو اور خواری کو غلاموں اور سرداروں کیطرف اور شاید کہ اللہ تعالیٰ نے بند
کرے لوگوں کے ہاتھوں کو اس سے دینے سے تو کہ اسکو پہیرے اپنی طرف پس وہ
لازم پکڑے اسکے دروازے کو اور اٹھا دے اپنی دعا اور عاجزی سے
پردہ پس ہو وہی آپ دینے والا اسکو سوا بندوں کے

فصل

اچہی زندگانی کرنیکے آداب میں اور لازم ہے فقیر کو یہ کہ اچہی کرے زندگانی اپنے
بہائیوں کیساتہ پس ہو کہلے منہ نہ تیوری چڑہانیوالا اور نہ مخالفت کرے
اس چیز میں کہ وہ چاہتے ہوں اس سے بشرطیکہ نہ ہو اسمیں پہاڑنا واسطے
شریعت کے اور گذرنا حد سے اور مرتکب ہونا واسطے گناہ کے بلکہ ہو وہ چیز سے
جسکو مباح رکہا ہو شریعت نے اور اجازت دی ہو اسمیں پروردگار نے اور نہ ہو جہگڑا
کرنیوالا اور نہ لڑائی کرنیوالا اور ہو ہمیشہ بہولنے والا بہائیوں کا اس شرط پر کہ
ہم نے ذکر کی اور اٹھانیوالا ان سے اس چیز کو جسمیں وہ اسکی مخالفت کریں اور ہو
صبر کرنیوالا انکی ایذا پر نہ کینہ رکہنے والا اور نہ لپیٹے کسی کے لئے انمیں سے برائی اور مکر
اور حسد کو اور نہ غیبت کرنیوالا ان کے غائب ہونیکی حالت میں

ان يستر ... عن اخوانه ما اسكده لئلا يشتغل
... بسببه فيتكلفون له وكذلك ان مسه
... ما به حزن لا يظهر ذلك لاخوانه ولا
يشوش عليهم ما هم فيه من الفرح والسرور ولذة
العيش وان راى اخوانه منزولا بهم غم و
هم وقد اظهروا فرحا وسرورا ساعدهم في
الظاهر من اظهار النشاط والاستبشار ويكتم
عنهم ما هم فيه من الاستيحاش والحزن والهم
فلا يقابلهم بما يكرهون ولا يختلف عنهم في شيء
من ذلك وينبغي له في ادب حسن العشرة اذا استوحش
من شيء ان يتكلم في حسن الخلق ويرد قلبه اليه
لتزول وحشته وينبغي له ان يعاشر كل احد
من حيث هو لا يكلفه مجاوزة حده وموافقته
بل يتابعه فيما عليه ذلك الانسان ما لم يكن
فيه خرقا للشرع قال النبي صلى الله عليه وسلم
امرنا معاشر الانبياء ان نحدث الناس على قدر
عقولهم وينبغي له ان يعاشر من دونه بالشفقة
عليه ومن فوقه بالاجلال ومن هو مثله بالانصاف
والايثار والاحسان

فصل في اداب الفقراء عند
الاكل من ذلك ان لا ياكلوا بالشره ولا على الغفلة
بل يذكرون الله عز وجل بقلوبهم عند الاكل لا بالسنتهم
ومن ذلك ان لا يمدوا ايديهم عند الطعام قبل من
هو فوقهم ومن ذلك ان لا يقولوا لغيرهم كل
ولا يضعوا مما بين ايديهم شيئا بين يدي غيرهم
لا على طريق الخدمة ولا على طريق الانبساط الا
صاحب الطعام فانه مسلم له ذلك لانه ذو
حق ملي منه ولا يقولوا لصاحب الطعام كل معنا
واذا اقعد موضعا لا يختار غيره ويقعد حيث
... من الطعام ما لم ياكل من معه

اپنا حال چھپانا اپنے بھائیوں سے حتی الامکان تاکہ نہ مشغول ہوں اُنکے
دل اُسکے سبب سے پس وہ تکلف کریں اُسکے لئے اور اسی طرح اگر لگے اسکو
کوئی غم یا پہونچے اسکو حزن تو نہ ظاہر کرے اسکو اپنے بھائیوں سے اور نہ پراگندہ
کرے انپر اس فرحت اور خوشی اور راحت اور زندگی کی لذت کو جس میں
وہ ہیں اور اگر دیکھے اپنے بھائیوں کو کہ اُنپر اُتار گیا غم اور اندیشہ اور وہ ظاہر کریں
فرحت اور خوشی تو انکی مدد کرے ظاہر میں خوشی اور خرمی کے ظاہر کرنیسے
اور چھپاوے اُن سے وہ جس میں وہ ہیں اُداسی اور غم اور اندیشہ سو پس انکا
مقابلہ نہ کرے اس چیز سے کہ مکروہ جانیں اور نہ مخالفت کرے اُن سے کسی چیز
میں اس سے اور لازم ہے اسکو ادب میں اچھی گذران کرنیکے جب اُداس ہو
کسی چیز سے یہ کہ کلام کرے اچھے خلق میں اور پھیرے اپنے دل کو اسکی
طرف تو کہ دور ہو اُداسی اور لازم ہے اسکو اچھا برتاؤ کرنا ہر ایک سے
اسوجہ سے کہ وہ اسکو تکلیف نہ دے اسکی حد اور اسکی موافقت سے
گذر کر بلکہ اسکی پیروی کرے وہ اُس چیز میں جسپر وہ آدمی ہو جب
تک نہ ہو اسمیں خلاف شریعت کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہم پیغمبروں کے گروہ حکم کئے گئے ہیں یہ کہ ہم بیان کریں لوگوں
سے اُنکے عقلوں کے قدر پر اور لازم ہے فقیر کو یہ کہ برتاؤ کرے اس سے
جو اس سے کم ہے اسپر شفقت کرنے سے اور اس سے جو اس سے
بڑا ہے بزرگی کرنے سے اور اس سے جو اسکی مثل ہے بخشنول اور
اپنے پسند کرنے اور احسان کرنے سے

فصل فقیروں کے آداب
میں سے وقت کھانیکے ان آداب میں سے یہ ہے کہ نہ کھاویں حرص سے اور نہ
غفلت سے بلکہ یاد کریں اللہ تعالی کو اپنے دلوں سے کھانیکے وقت اور نہ
بھولیں اسکو اور ان آداب میں سے یہ ہے کہ نہ لمبے کریں اپنے ہاتھ نزدیک
کھانیکے پہلے اُس شخص سے کہ وہ ہو بزرگ اُنکا اور ان آداب میں سے ہے
کہ نہ کہیں اپنے غیر سے کہ کھا اور نہ رکھیں اس چیز میں سے کہ اُنکے آگے ہے
کچھ اپنے غیر کے آگے نہ خدمت کے طریقہ پر اور نہ خوشی کے طریقہ پر مگر کھانا
کھلانیوالا کیونکہ بتحقیق جائز ہے اُسکے لئے کیونکہ یہ بتحقیق ایک خدمت کا
قسم ہے اس سے اور نہ کہیں کھانا کھلانیوالے سے تو کھا ہمارے ساتھ
اور جب بٹھایا جاوے ایک جگہ میں نہ اختیار کرے اور جگہ کو اور بیٹھا رہے جہاں حکم کیا گیا
ہو اور نہ ہٹاوے اپنا ہاتھ کھانے سے جب تک کھاوے جو اُسکے ساتھ ہو

لئلا يحتشم صاحبه فيحمله على الامتناع ولا ينبغي
ان يرفع الطعام من بين يدي الفقير ما دام
ياكل وما دام عينه عليه ويساعد الاصحاب
على الاكل بقدر ما لا يكون مخالفة وان لم يكن به
شهوة ولا ينبغي ان يلقم على المائدة احدا وان عرض
عليه الماء لا يرد الساقي ولو بقطرة واحدة ولو قام
صاحب الطعام بالخدمة لا يمنعه ولو اراد صب الماء
على يده فلا يمنعه وينبغي ان ياكل مع الاغنياء بالتوقير
ومع الفقراء بالايثار ومع الاخوان بالانبساط ولا
يخطر الاكل بباله الا اذا حضر فحينئذ ياكل ولا
يساعد نفسه في اشتهاء شهوة ولعلها لم تكن
مقسومة له فلا ينالها ابدا فيبقى محجوبا بها عن الله
تعالى ويشتغل بها عن طاعته ومراقبة حاله
فاذا اعرض عن ذلك واشتغل بحاله كان سليما
فان كانت مقسومة له ثم حضرت اشتهاها و
تناولها وشكر الله تعالى ولا يجعل الاكل همه و
يعلق قلبه به ولا يجعله حديثه بل يعهد مع
نفسه بانها مريضة ومن حالها الاحتماء عن
الطعام والشراب والشهوات حتى يبرء عن المرض
فالمرض هواها وارادتها ومناها والرب عز وجل
طبيبها ومداويها فاذا بعث الطعام والشراب على
يدي مملوكه تناولها وعلم ان دواءها وعافيتها في ذلك
دون غيره واشتغل بحفظ الحال والمراقبة واخراج
الاشياء من القلب والاركان الى شيء من الاشياء
والطمانينة اليه ابدا في جميع حركاته وسكناته

فصل في ادابهم فيما بينهم من ذلك ان لا يمنعوا
شيئا يملكون لهم من اصحابهم من ثيابهم وسجاداتهم
وركوتهم وما يجري مجراها ولو فعل احد منهم شيئا
[illegible] لا يستوحش منه ولا [illegible]

دیکہ نہ شرمندہ کریں اپنے یار کو پس برانگیختہ کریں اسکو ترک جانے پر اور نہیں لائق ہے
یہ کہ اٹھایا جاوے کھانا فقیر کے آگے سے جبتک وہ کھاوے اور جبتک اسکی
آنکھ اسپر ہو اور مدد دیوے یاروں کو کھانے پر بقدر اسکے کہ نہ ہو مخالف
اگرچہ نہ ہو اسکو خواہش اور نہیں لائق کہ لقمہ دیوے خوان بچھے پر
کسیکو اور اگر پیش کیا جاوے اسپر پانی تو نہ رد کرے پلانیوالے
کو اگرچہ ہو ایک ہی قطرہ اور اگر کھڑا ہو کھلانیوالا خدمت پر تو
منع نہ کرے اور اگر وہ ارادہ کرے پانی کے ڈالنے کا اسکے ہاتھ پر
پس اسکو منع نہ کرے اور لازم ہے یہ کہ وہ کھاوے دولتمندوں کے
ساتھ بزرگی سے اور فقیروں کے ساتھ انکو اپنے پر پسند کرنے سے اور
بھائیوں کے ساتھ کھلے منہ سے اور کھانیکا خیال نہ رکھے دل میں
مگر جب حاضر ہو پس اسوقت کھاوے اور نہ مدد دیوے اپنے نفس کو
خواہش کی آرزو میں اور شاید کہ وہ نہ ہو قسمت کی گئی اسکے لیے پس
اسکو نہ پہنچے کبھی پس رہے پردے میں اسکے سبب سے اللہ تعالی سے اور مشغول
ہو اسکے سبب سے اسکی عبادت اور اپنے حال کے مراقبہ سے پس جبکہ
پھیر لیگا اس سے اور مشغول ہوگا اپنے حال میں تو ہوگا سلامت رہنے والا پس اگر ہو
اسکی قسمت کیگئی پھر حاضر ہو تو اسکی آرزو کرے اور اسکو کھاوے اور شکر کرے اللہ تعالی
کا اور نہ کرے کھانیکو اپنا مقصود اور نہ لٹکا دے اپنا دل اسمیں اور نہ کرے اسکو اپنی بات
بلکہ تنبیہ کرے اپنے نفس کو ساتھ اس کے کہ وہ بیمار ہے اور اسکے حال سے ہے پرہیز کرنا
کھانے اور پینے اور خواہشوں سے یہانتک کہ اچھا ہو بیماری سے پس نفس کی
بیماری اسکی خواہش اور اسکا ارادہ اور اسکی امیدیں ہیں اور اللہ پاک
اسکا طبیب علاج کرنیوالا ہے پس جب دے بھیجے کھانا اور پینا اپنے کسی
غلام کے ہاتھ تو اسکو کھالے اور جانے کہ تحقیق اسکی دوا اور عافیت اسی
میں ہے سوا اسکی غیر کے اور مشغول ہو اپنے حال کے نگاہ رکھنے اور مراقبہ
اور نکالنے میں سب چیزوں کے دل سے اور جھکنے سے کسی چیز کیطرف
چیزوں میں اور آرام پکڑنے میں اسکیطرف ہمیشہ اپنے تمام حرکات اور سکنات میں

فصل انکے آداب میں آپس میں ان آداب میں سے یہ ہے کہ وہ نہ منع کریں
کسی چیز سے کہ ہو انکے اپنے یاروں کے جیسے انکے کپڑے اور مصلے اور کوزے
اور جو چیز اسی قسم کی ہو اور اگر پامال کرے کوئی ان میں سے اسکو
کھاوے کہ تو نہ وحشت پکڑے اس سے اور آپ نہ رکھے اپنا پاؤں

عَلٰى سَجَّادَةِ غَيْرِهٖ وَلَا يَبْسُطْ سَجَّادَتَهٗ عَلٰى سَجَّادَةِ
مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فِي الرُّتْبَةِ وَلَوْ مَدَّ اَحَدٌ يَدَهٗ اِلٰى كَتِفِهٖ
لَا يَمْنَعُهٗ وَلَا يَمُدُّ هُوَ يَدَهٗ اِلٰى كَتِفِ غَيْرِهٖ وَلَا يَسْتَخْدِمُ
اَحَدًا مِّنَ الْفُقَرَاءِ وَيَخْدِمُ هُوَ بِنَفْسِهٖ كُلَّ اَحَدٍ وَيَغْمِزُ
اَرْجُلَ الْفُقَرَاءِ وَلَوْ اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَغْمِزَ رِجْلَهٗ لَا يَمْنَعُهٗ
وَاِذَا دَخَلَ الْحَمَّامَ فَلَيْسَ فِيْ اٰدَابِ الْفُقَرَاءِ اَنْ يُمَكِّنُوا
الْقَيِّمَ مِنْ دَلْكِهِمْ وَلَوْ اَرَادَ بَعْضُهُمْ دَلْكَ بَعْضٍ مَكَّنَهٗ
مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُهٗ وَاِذَا نَظَرَ فَقِيْرٌ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ خِرْقَتِهٖ
اَوْ سَجَّادَتِهٖ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلْيَدْفَعْهُ اِلَيْهِ فِي الْوَقْتِ
وَلْيُؤْثِرْهُ بِهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَجْعَلَ الْفُقَرَاءَ فِي انْتِظَارٍ عِنْدَ
الْاَكْلِ وَكَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُؤْذِيْ قَلْبَ اَحَدٍ بِاَنْ
يَنْتَظِرَ مَا اَمْكَنَهٗ فَاِنَّ الْمُنْتَظِرَ مُسْتَثْقِلٌ وَاِذَا اَرَادَ
اَنْ يُقَدِّمَ اِلٰى فَقِيْرٍ طَعَامًا فَيَجِبُ اَنْ لَّا يَحْبِسَهٗ فِي
الْاِنْتِظَارِ لِاَنَّ اِنْتِظَارَ الْمَرْقَةِ ذُلٌّ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّدَّخِرَ
شَيْئًا مَا يُمْكِنُهٗ وَاِذَا لَمْ يَكُنِ الطَّعَامُ كَثِيْرًا فَلَا يَاْكُلُ
اِلَّا بَعْدَ مَا يَفْضُلُ مِنْهُمْ وَيَجْتَهِدُ فِيْ تَقْدِيْمِ الطَّعَامِ
اِلَى الْفُقَرَاءِ اَنْ يَكُوْنَ اَلْطَفَ مَا يُمْكِنُهٗ وَاَوْفَقَ لَهُمْ
وَاِنْ كَانَ فِيْ قَوْمٍ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَنْفَرِدَ عَنْهُمْ بِاَكْلِ
شَيْءٍ وَلَا بِاَخْذِ شَيْءٍ فَاِنْ فُتِحَ لَهٗ بِشَيْءٍ يَنْبَغِيْ
اَنْ يَطْرَحَهٗ فِي الْوَسَطِ وَاِنْ مَرِضَ وَهُوَ بَيْنَ قَوْمٍ
فَاحْتَاجَ اِلٰى تَخْصِيْصِهٖ بِدَوَاءٍ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ
يَّسْتَاْذِنَ الْجَمَاعَةَ فِيْ ذٰلِكَ وَاَمَّا اِذَا نَزَلَ
رِبَاطًا اَوْ مَدْرَسَةً وَّفِيْهَا شَيْخٌ اَوْ خَادِمٌ
فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بِحُكْمِ ذٰلِكَ الشَّيْخِ وَلَا يَفْعَلُ
شَيْئًا اِلَّا بِاسْتِطْلَاعِ رَاْيِهٖ وَاِذَا وَرَدَ عَلٰى قَوْمٍ فَيَنْبَغِيْ
اَنْ يُّوَافِقَهُمْ عَلٰى مَا هُمْ عَلَيْهِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْهَرَ
صَوْتَهٗ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ بِتَسْبِيْحِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ بَلْ يُخْفِيْ
ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَيَسْتَتِرُ بِهٖ اَوْ يَنْقُلُ ذٰلِكَ اِلٰى تَفَكُّرٍ
وَّاعْتِبَارٍ وَّعِبَادَةٍ بَاطِنَةٍ وَّاِنْ كَانَ مِنَ الْخَوَاصِّ

اپنے غیر کے مصلے پر اور نہ بچھاوے اپنا مصلے اُس شخص کے مصلے پر
جو اس سے بزرگ ہو رتبہ میں اور اگر لنبا کرے کوئی اپنا ہاتھ اُسکے بازو کیطرف تو
اسکو منع نہ کرے اور نہ لنبا کرے وہ اپنا ہاتھ اپنے غیر کے بازو کیطرف اور نہ
خدمت طلب کرے کسی سے فقیروں میں سے اور خدمت کرے وہ آپ ہر ایک کی اور
دباوے فقیروں کے پاؤں اور اگر ارادہ کرے کوئی یہ کہ دباوے اسکا پاؤں تو اسکو منع
نہ کرے اور جب داخل ہو حمام میں پس نہیں ہے فقیروں کے آداب میں یہ کہ جگہ دیں
ملنے کو کھڑے ہونیوالے کو اپنے ملنے سے اور اگر ارادہ کرے انکا بعض بعض
کے ملنے کا تو اسکو جگہ دیوے اپنے سے اور اسکو منع نہ کرے اور جب نظر کرے کوئی
فقیر کسی چیز کیطرف اسکے کپڑے یا مصلے یا اسکے سوا سے پس چاہئے کہ اسکو
پھینک دے اسکیطرف اسوقت اور اسکو اپنے پر پسند کرے اور نہیں
لائق ہے یہ کہ کرے فقیروں کو اپنی انتظار میں نزدیک کھانیکے اور اسیطرح ہر ایک چیز میں
نہ ایذا دیوے کسیکے دل کو اس سے کہ وہ اسکی انتظاری کرے جتنی طاقت رکھے کیونکہ تحقیق
انتظاری کرنیوالا بوجھ اٹھاتا ہے اور جب ارادہ کرے آگے کرنیکا فقیر کیطرف کھانیکو
پس واجب ہے کہ اسکو بند نہ کرے انتظاری میں کیونکہ شوربے کی انتظاری کرنی ذلت
ہے اور نہیں جائز ذخیرہ رکھنا کسی چیز کو اس میں سے کہ وہ طاقت رکھتا ہو اور
جب نہ ہو کھانا زیادہ پس وہ نہ کھاوے مگر بعد اسکے کہ بچ جاوے ان سے
اور کوشش کرے کھانیکے آگے کرنے میں فقیروں کیطرف یہ کہ ہووے پاکیزہ تر جسقدر کہ اسکو
ممکن ہو اور زیادہ موافق اُنکے لئے اور اگر وہ ہو کسی قوم میں پس نہیں
جائز اکیلا ہونا ان سے کسی چیز کے کھانے میں اور نہ کسی چیز کے لینے میں پس
اگر فتوح دیجاوے اسکو کوئی چیز تو لائق ہے یہ کہ ڈالدے درمیان میں اور
اگر وہ بیمار ہو حالانکہ وہ درمیان کسی قوم کے ہو پس محتاج ہو اپنے خاص
کرنیکی طرف دوا میں پس لائق ہے اسکو اجازت مانگنی جماعت سے اسمیں ولیکن جب
اُترے کسی مسافرخانہ یا مدرسہ میں اور اسمیں ہو کوئی شیخ یا خادم پس
لازم ہے یہ کہ ہو وہ اُترا اس شیخ کے حکم سے اور نہ کرے کچھ مگر دریافت
کرنے سے اسکی رائے کے اور جب وارد ہو کسی قوم پر پس لازم ہے اُنکی موافقت
کرنی اس چیز پر جسپر وہ ہوں اور نہیں لائق اپنی آواز کا اٹھانا فقیروں کے
درمیان اپنی تسبیح اور اپنے پڑھنے سے بلکہ اسکو چھپاوے اور
ڈھانپے اُن سے یا نقل کرے اسکو فکر کرنے اور باطنی
عبادت کے اعتبار کر نیکیطرف اور اگر وہ ہو خاص بھید والوں

ذَوِي الْاَسْرَارِ فَلَا كُلْفَةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّ رَبَّهُ
يَتَوَلَّاهُ وَيَنْهٰى لَهُ وَيَامُرُهُ وَيَنْهَاهُ فِي ذٰلِكَ وَيُسَخِّرُ لَهُ
قُلُوبَ الْجَمَاعَةِ وَيَعْطِفُهَا عَلَيْهِ وَيَمْلَأُهَا مِنْ مَحَبَّتِهِ
تَارَةً وَهَيْبَتِهِ وَاحْتِرَامِهِ اُخْرٰى وَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي
اَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِغَيْرِ ذِكْرٍ مِنَ الْكَلَامِ بَيْنَهُمْ وَاِذَا كَانَ
بَيْنَ قَوْمٍ فَيَنْبَغِي اَنْ لَا يُسَارَّ اَحَدًا دُوْنَهُمْ وَلَا يَتَكَلَّمُ
بَيْنَ الْفُقَرَاءِ بِشَيْءٍ مِنْ حَدِيْثِ الدُّنْيَا وَالْمَاْكُوْلَاتِ مَا اَمْكَنَهُ
وَمِنْ شَرْطِهِ اَيْضًا اَنْ لَا يَكْتُبَ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ شَيْئًا مَا اَمْكَنَهُ
وَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ بُدًّا وَيَشْتَغِلُ بِالْعَمَلِ بِالْمَكْتُوْبِ وَمُرَاقَبَةِ
قَلْبِهِ وَحِفْظِ حَالِهِ وَالتَّفَكُّرِ فِيْهِمَا وَلَا يُكْثِرُ مِنَ النَّوَافِلِ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاِذَا صَامَ الْجَمَاعَةُ وَافَقَهُمْ فِي ذٰلِكَ
وَلَا يَنْفَرِدُ عَنْهُمْ بِالصَّوْمِ وَلَا يَنَامُ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ وَهُمْ
اَيْقَاظٌ اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ النَّوْمُ فَيَنْفَرِدُ عَنْهُمْ وَ
يَضْطَجِعُ بِقَدْرِ مَا تَنْكَسِرُ فَوْرَتُهُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ
بِمَشِيْئَتِهِ شَيْءٌ وَاخْتِيَارِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ اِذَا اَمْكَنَهُ
وَاِنْ طَالَبَهُ الْفَقِيْرُ بِشَيْءٍ فَلَا يَرُدُّهُ وَلَوْ بِقَلِيْلٍ وَ
لَا يُؤْذِي قَلْبَهُ بِطُوْلِ الْاِنْتِظَارِ وَاِذَا شَاوَرَهُ اَحَدٌ
فَلَا يُعَجِّلُ عَلَيْهِ بِالْجَوَابِ فَيَقْطَعُ عَلَيْهِ كَلَامَهُ بَلْ
يُمْهِلُهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ جَمِيْعُ مَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يُجِيْبُهُ بِالرَّدِّ
وَالْاِنْكَارِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَاٰهُ غَيْرَ صَوَابٍ قَابَلَهُ
اَوَّلًا بِالْمُوَافَقَةِ وَقَالَ هٰذَا وَجْهٌ ثُمَّ يُبَيِّنُ لَهُ مَا هُوَ
اَصْوَبُ مِنْهُ عَنْهُ بِرِفْقٍ لَا بِمُخَاشَنَةٍ وَوَحْشَةٍ
وَمِنْ اٰدَابِهِمْ اَنْ لَا يَمُدُّوا الطَّعَامَ حَالَ الْاَكْلِ وَلَا
يَذُمُّوْهُ

فَصْلٌ

فِي اٰدَابِهِمْ مَعَ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ
مِنْ ذٰلِكَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِنْفَاقُ عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ
مَا اَمْكَنَهُ وَاِذَا مَلَكَ فِي الْيَوْمِ مَا يَكْفِيْهِ لِيَوْمِهِ
فَلَا يَحْبِسُ شَيْئًا لِغَدٍ وَلَهُ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَدْرِ حَاجَةٌ
فِي الْحَالِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَلْيَدَّخِرْهُ لِغَيْرِهِ
[illegible]

میں سے پس نہیں ہے کوئی تکلیف اسپر اسمیں کیونکہ پروردگار اسکا والی ہے
اسکا اور اسکو حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے اسمیں اور تابع کر دیگا اسکے لئے دل
جماعت کے اور انکو مہربان کر دیگا اسپر اور انکو بھر دیگا اسکی محبت سے ایکبار اور اسکی
ہیبت اور بزرگی سے دوسری بار اور اسیطرح نہیں جائز ہے کہ وہ اپنی آواز کو
بلند کرے بغیر ذکر کے بات کرنے سے انکے درمیان اور جب ہو کسی قوم کے درمیان
پس لازم ہے کہ پوشیدہ بات نہ کہے کسی سے انکے سوا اور نہ کلام کرے فقیروں کے
درمیان دنیا کی کسی بات سے اور کھانے والی چیزوں سے حتی الامکان اور اسکی
شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ نہ لکھے درمیان فقیروں کے کچھ حتی الامکان
اور جس قدر اس سے چارہ پاوے بلکہ مشغول ہو عمل کرنے میں اسپر جو لکھا ہوا ہے
اور اپنے دل کے مراقبہ اور اسکے حال کی نگہداشت رکھنے اور ان دونوں میں
فکر کرنے پر اور نہ زیادہ پڑھے نفلوں سے انکے سامنے اور جب روزہ رکھے
جماعت تو انکی موافقت کرے اسمیں اور [illegible] جب وہ روزہ [illegible] تو
انکی موافقت کرے اسمیں ورنہ اکیلا ہو ان سے [illegible] اور نہ سووے فقیروں کے
درمیان جب وہ جاگتے ہوں مگر یہ کہ غالب ہو [illegible] پر نیند پس اکیلا ہو ان سے
اور لیٹ جاوے اسقدر کہ توڑ دے نیند کے جوش کو اور نہیں لائق اسکو آگے بڑھنا
کسی چیز کی خواہش اور اسکے اختیار کرنے میں فقیروں پر جب اسکی طاقت رکھے اور جب طلب کرے
اس سے فقیر کوئی چیز پس اسکو رد نہ کرے اگرچہ تھوڑی ہو اور نہ ایذا دیوے اسکو دل کو انتظار کی
طول سے اور جب اس سے کوئی مشورہ لیوے پس جلدی کرے اسپر جواب میں پس قطع کرے اسپر اسکی کلام
بلکہ مہلت دیوے اسکو یہانتک کہ تمام کرے سب جو اسکے دل میں ہے اور نہ جواب دیوے اسکو رد اور
انکار سے پس جب فارغ ہو اس سے اور دیکھے اسکو نادرست اس سے مقابل آوے پہلی ہوا موافقت
سے اور کہے یہ ایک وجہ ہے پھر بیان کرے اسے جو کچھ زیادہ ٹھیک ہے اس سے اسکو نرمی سے نہ
نہ سختی اور وحشت سے اور فقیروں کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ ہرائیں کھانا انکو کھاتے وقت اور نہ
اسکی مذمت کریں

فصل

انکے آداب میں ساتھ اپنی بیوی اور بچوں
کے انمیں سے ہے اچھا خلق اور نفقہ دینا انپر بھلائی سے اس چیز سے کہ اس سے
ہو سکے اور جب وہ مالک ہو دن میں اتنے کا کہ اسکو کفایت کرے
واسطے اسکے دن کے پس نہ بند کرے کچھ کل کے لئے جب کہ
اس کو حاجت ہو اس قدر میں اس کو پس اگر بچ جاوے
اسمیں سے کچھ پس چاہئے کہ اسکو ذخیرہ کرے عیال کیلئے
[illegible] کے لئے پس وہ نہ کھاوے مگر انکی متابعت میں بلکہ [illegible]

[illegible]

كالوكيل والخادم لعياله والمملوك مع سيده ويعتقد
بخدمته عياله والكد عليهم والقيام بمصالحهم اداء
امر الله وطاعته وليعزل خدمة نفسه من
الوسط ويؤثر عياله على نفسه واذا اكل اكل
بشهوتهم ولا يحملهم على متابعة شهوته لنفسه
واذا كان في ذات يده شيء يصلح لشتائه وهو
في الصيف محتاج لثمنه صرفه في وجه حاجته
في الصيف وان وجد كفاية يومه وكان فيه فضل
للكسب في يومه بكفاية غد لعياله لم يشتغل
بذلك بل يقف مع الكفاية في يومه لان الوقوف
مع الكفايات واجب واخر تدبير غد الى غد فان
كان له قوة في التوكل وصبر على مقاساة القلة
والجوع والضر وتقصر قوة عياله عن ذلك فلا
يجوز له ان يدعوهم الى حالة نفسه بل يتحرك
ويكتسب لاجلهم وان رأى من اهله الطاعة
لله عز وجل وحسن السيرة والعبادة فعليه
بكسب الحلال واطعامهم المباح حتى يثمر
ذلك الطاعة والصلاح ولا يطعمهم الحرام
فانه يثمر العصيان والجناح وليجتهد في
ذات نفسه باصلاح العمل والصدق وطهارة
الباطن حتى يصلح الله امره بينه وبين عياله
في حسن الصبر وحسن الطاعة له ولله
عز وجل والموافقة له وتعود بركة صلاحه
على عياله قال النبي صلى الله عليه وسلم من
اصلح ما بينه وبين الله عز وجل اصلح الله تعالى ما بينه
وبين الناس واهله وعياله من جملة الناس واذا
نزل به ضيف فيجب ان يطعم عياله مما
يطعم الضيف اذا كان ذات يده سعة ومكنة
ويتفضل عليهم

مثل وکیل اور خادم کے اپنے عیال کیلئے اور مثل غلام کے ساتھ اپنے آقا کے اور اعتقاد کرے
خدمت کرنے میں اپنے عیال کی اور اپنے رنج اٹھانے اور انکی مصلحتوں میں ادا ہونے
اللہ کے حکم اور اسکی عبادت کا ادا کرنا اور چاہیئے کہ کنارے ہو اپنے نفس کی خدمت سے
درمیان سے اور پسند کرے اپنے عیال کو اپنے نفس پر اور جب کھاوے تو کھاوے انکی آرزو سے
اور نہ رکھاوے انکو اپنے نفس کی آرزو کی متابعت پر اور جب ہو اسکے ہاتھ میں چیز
کہ لائق ہے اسکے جاڑے کے لئے اور وہ موسم گرمی میں محتاج ہے اسکے
مول کا تو خرچ کردے اپنی حاجت کیوجہ سے گرمی میں اور اگر پاوے اپنے
دن کی کفایت اور ہو اسمیں زیادتی واسطے کسب کرنیکے دن میں واسطے
کفایت کل کے اپنے عیال کے لئے تو نہ مشغول ہو اسمیں بلکہ ٹھہر جاوے
اپنی دن کی کفایت کے ساتھ کیونکہ ٹھہرنا ساتھ کفایتوں کے واجب ہے
اور پیچھے کرے کل کی تدبیر کو کل کیطرف۔ پس اگر ہو اسکو توکل میں قوت اور
صبر رنج کھینچنے میں قلت اور بھوک اور ضرر کے اور کم ہو قوت اسکے
عیال کی اس سے پس نہیں جائز اسکو یہ کہ انکو بلاوے اپنے نفس کی
حالت کیطرف بلکہ حرکت کرے اور کسب کرے انکے لئے اور اگر دیکھے
اپنے اہل سے تابعداری واسطے اللہ تعالی کے اور اچھی خصلت اور عبادت
پس اسپر لازم ہے حلال کسب کرنا اور انکو کھلانا تاکہ پھل لاوے
یہ فرمانبرداری اور نیکی کا اور نہ کھلاوے انکو حرام کیونکہ تحقیق وہ
پھل لاتا ہے نافرمانی اور گناہ کا اور چاہیئے کہ کوشش کرے
اپنے نفس میں عمل کے نیک کرنے اور صدق اور باطن کے
پاک کرنے سے تاکہ سنوار دے اللہ پاک اسکا کام اسکے اور
اسکے عیال کے درمیان اچھے صبر اور اچھی فرمانبرداری میں
اسکے لئے اور اللہ تعالے کے لئے اور موافقت میں اسکے
لئے اور لوٹے اسکی نیکی کی برکت اسکے عیال پر فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص سنوارے اس چیز
کو کہ اسکے اور اللہ تعالے کے درمیان ہے تو سنواریگا اللہ تعالی اس
چیز کو جو اسکے اور لوگوں کے درمیان ہے اور اسکا اہل عیال منجملہ
لوگوں کے ہے اور جب اترے اس پاس کوئی مہمان پس واجب ہے کہ کھلاوے
اپنے عیال کو جو کھلاوے مہمان کو جب ہو اسکے ہاتھ میں فراخی اور طاقت
پس چاہیئے کہ زیادہ کرے کھانا جسقدر عام ہو سب کو اور انکو کفایت کرے

فان كان هناك فقر وقلة وضيق يد وعلم من عياله الايثار والرضا بذلك فحينئذ يؤثر الضيفان فان فضل عنهم شيء تناولوه على وجه التبرك فان الله تعالى سيخلف عليهم ويوسع ما لديهم فان الضيف ينزل برزقه ويرحل بذنوب اهل البيت كما جاء في الحديث واذا دعي الفقير الى دعوة وله عيال وليس له ما يصلح شانهم فليس من الفتوة ان يضيع عياله ويمضي الى الدعوة ويؤثر شهوته على فاقة عياله ولا يستقيم في الطريقة والشريعة اخذ الذلة والخيبة لاجل العيال من الدعوة فليمتنع من الحضور وليصبر مع اهله فان كان في صاحب الدعوة فتوة وعلم بان للضيف عيالا فينبغي له ان لا يفرده بالاستحضار بل يفرغ قلب الضيف عن شغل عياله بان يكفيه ذلك ويحمل اليهم ما يحتاجون اليه ويعلم ضيفه بذلك والواجب على الفقير ان يؤدب اهله بملازمة ظاهر العلم والشريعة ولا يمكنهم من مخالفة العلم في القليل والكثير ولا ينبغي له ان يسلم اولاده الى السوق وتعلم الحرف بل يعلمهم احكام الدين ويحملهم على ترك طلب الدنيا الا ان يغلب عليه الفقر وقلة الصبر وانكشاف الحال في الفضيحة والرجوع الى الخلق في القوت وما يسد به الخلة فليشغل اهله وولده ونفسه بالكسب وتحصيل ما يحصل به الغناء عن الناس فهو افضل من غيره مع حفظ الحدود ويعرف اولاده وجوب مراعاة حق الوالدين ومجانبة العقوق ويعرف اهله مراعاة حق الله وحقه وفضيلة الصبر معه وطاعته غير ذلك على ما بينا في باب اداب النكاح

فصل

اداب السفر وقد ذكرناه في كتاب الادب

پس اگر ہووے اسجگہ فقیری اور قلت اور تنگی ہاتھ کی اور جانتا ہو اپنے عیال سے مہمان کو اپنے پر پسند کرنا اور راضی ہونا اسمیں اسوقت پسند کرے واسطے مہمانوں کے پس اگر بچ جاوے ان سے کچھ تو وہ کھاویں اسکو تبرک کے طریق پر پس تحقیق اللہ تعالی خلیفہ کریگا انپر اور فراخ کریگا اسکو جو انکے پاس ہے کیونکہ مہمان اترتا ہے اپنے رزق کے ساتھ اور کوچ کرتا ہے گھر والوں کے گناہوں کے ساتھ جیسے آیا ہے حدیث شریف میں اور جب بلایا جاوے فقیر دعوت کیطرف اور اسکے لئے عیال ہو اور نہ ہو اسکے لئے وہ چیز کہ سنوارے انکے حال کو نہیں ہے جوانمردی سے یہ کہ ضائع کرے اپنے عیال کو اور آپ جاوے دعوت کیطرف اور پسند کرے اپنی خواہش کو اپنے عیال کے فاقے پر اور نہیں ہے درست طریقت اور شریعت میں پکڑنا غلطی اور سختی کا عیال کے سبب سے دعوت سے پس چاہیئے کہ باز رہے دعوت کے حاضر ہونے سے اور چاہیئے کہ صبر کرے اپنے اہل کے ساتھ پس اگر ہوگی دعوت کرنیوالے میں جوانمردی اور علم اسکا کہ مہمان کے لئے عیال ہے پس لازم ہے اسکو یہ کہ نہ اکیلا کرے اسکو دعوت میں حاضر کرنے میں بلکہ فارغ کرے دل مہمان کا اسکے عیال کے شغل سے ساتھ اسکے کفایت کرے اسکو وہ اور اٹھاوے انکیطرف جسکیطرف وہ محتاج ہوں اور جتلا دے اپنے مہمان کو اس سے اور واجب ہے فقیر پر یہ کہ ادب دیوے اپنے اہل کو علم کے ظاہر اور شریعت کے لازم پکڑنے میں اور نہ جگہ دیوے انکو علم کی مخالفت سے قلیل اور کثیر میں اور نہیں جائز اسکو یہ کہ سپرد کرے اپنی اولاد کو بازار اور ہنروں کے سیکھنے کی طرف بلکہ انکو سکھاوے دین کے احکام اور انکو برانگیختہ کرے دنیا کے ترک کرنیکی طلب پر مگر یہ کہ غالب ہو اسپر محتاجی اور صبر کی قلت اور ظاہر ہونا حال کا اور رسوائی اور رجوع کرنا مخلوق کیطرف قوت میں اور اسمیں جس سے بند کرے حاجت کو پس چاہیئے کہ مشغول کرے اپنی اہل اور اولاد اور اپنے نفس کو کسب اور اس چیز کے حاصل کرنے میں جس سے حاصل ہو بے پروائی لوگوں سے پس یہ بہتر ہے اسکے غیر سے ساتھ نگاہ رکھنے حدود کے جتلاوے اپنی اولاد کو واجب ہونا نگاہ رکھنے حق ماں باپ کا اور دور رہنے کو انکی نافرمانی سے اور جتلاوے اپنی بیوی کو نگاہ رکھنا حق اللہ تعالی کا اور اپنے حق اور فضیلت صبر کی ساتھ اپنے اور اپنی فرمانبرداری وغیرہ سے جیسے بیان کیا ہم نے باب میں نکاح کے آداب کے

فصل

ان کے آداب میں سفر میں اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ادب کی کتاب میں

فی اثناء الکتب انه یجب ان یکون سفر المؤمن لخروج
من اوصافه المذمومة الی الصفات المحمودة فیخرج من
هواه الی طلب رضاء مولاه بتصحیح تقوٰیه فاذا اراد
الفقیر ان یسافر من بلده فاول شیء یجب علیه ان
یرضی خصومه ویستاذن والدیه او من هو فی
حکمهما فی وجوب الحق علیه من العم والخال و
الجد والجدة فاذا رضوا بذلک خرج فان کان ذا عیال
وفی سفره عنهم مضرة علیهم وضیعة فلا یسلم
له السفر الا بعد اصلاح امورهم او یستصحبهم
معه قال النبی صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء اثما
ان یضیع من یقوت ومن شرط الفقیر اذا سافر
ان یکون قلبه معه لا یکون قلبه ملتفتا الی العلائق
وراءه ولا یکون قلبه متعلقا بمطالبة امامه فحیث
ما نزل یکون قلبه معه ویکون قلبه فارغا خالیا عن
الاشیاء کما قیل عن ابراهیم بن دوحة انه قال
دخلت مع ابراهیم بن شیبة البادیة فقال لی اطرح
ما معک من العلائق فطرحت کل شیء الا دینارا
فقال لا تشغل سری اطرح ما معک فطرحت
الدینار فقال اطرح ما معک من العلائق فذکرت
ان معی شسوعا للنعل فطرحتها فوالله ما احتجت
فی الطریق الی شسع الا وجدته بین یدی فقال
ابن شیبة هکذا من عامل الله تعالی بالصدق و
لا ینبغی ان ینقص فی سفره من اوراده التی کان یفعلها
فی حضره لان السفر زیادة فی احواله فلا ینبغی ان
یحصل له خلل فی اعماله واحواله بسفره وانما
الرخص للضعفاء والعوام وما للاقویاء والخواص
وبالرخص بل العزیمة شانهم ابدا فی جمیع احوالهم
والتوفیق شامل لهم والرحمة نازلة علیهم والنظر
قائم معهم والحفظ دائم لهم والحبیب جالس

اس کتاب کے درمیان یہ کہ واجب ہے یہ کہ ہو مومن کا سفر اس کا نکلنا
اپنی بری صفتون سے اپنی نیک صفتون کی طرف پس نکلے اپنے نفس
کی خواہش سے اپنے مولے کے رضامندی کی طرف ساتھ صحیح کرنے اپنی
پرہیزگاری کے پس جب ارادہ کرے فقیر سفر کرنیکا اپنے شہر سے پس پہلی
چیز کہ واجب ہے اسپر یہ ہے کہ راضی کرے اپنے دشمنون کو اور اجازت مانگے
اپنے ماں باپ سے اور اس شخص سے کہ وہ ماں باپ کے حکم میں ہو اسپر حق کے
واجب ہونے میں جیسے چچا اور خالو اور دادا اور دادی پس جب وہ راضی
ہوں اس میں تو نکلے پس اگر وہ عیالدار ہو اور اس کے سفر جانے میں
ان سے اونپر ضرر ہو اور ضائع ہونا پس جائز نہیں ہے اس کو سفر کرنا مگر انکو کاموں
کو درست کرنیکے بعد یا ہمراہ لیجاوے انکو اپنے ساتھ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کافی ہے مرد کو گناہ میں یہ کہ ضائع کرے اسکو جسکو وہ قوت دیتا ہے اور فقیر کی
اور فقیر کی شرطوں میں سے ہے جب وہ سفر کرے یہ کہ ہو اسکا دل اسکے ساتھ نہ ہووے اسکا
دل جھانکنے والا علاقوں کی طرف اپنے پیچھے اور نہ ہو اسکا دل لٹکنے والا اپنے آگے
کے مطالبے میں پس جہاں کہیں وہ اترے ہو اسکا دل ساتھ اسکے اور ہو اسکا
دل فارغ خالی سب چیزوں سے جیسے کہا گیا ہے ابراہیم بن دوحہ سے کہ تحقیق انہوں نے
کہا میں داخل ہوا ساتھ ابراہیم بن شیبہ کے جنگل میں پس انہوں نے مجھ سے کہا ڈالدے
جو تیرے ساتھ علاقے ہیں پس مینے ڈالدی ہر ایک چیز سوا دینار کے پس کہا تو
مشغول مت کر میرے بھید کو ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہے پس ڈالدیا میں نے
وہ دینار پس کہا ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہے علاقوں میں سے پس مینے یاد کیا
کہ تحقیق میرے ساتھ تسمے تھے جوتی کے پس مینے انکو پھینکدیا پس اللہ کی قسم میں نہیں
محتاج ہوا راستہ میں تسمے کی طرف مگر پایا مینے اسکو اپنے آگے پس کہا ابن شیبہ نے
اسی طرح ہے جو کوئی معاملہ کرے اللہ تعالی سے صدق سے اور نہیں جائز ہے یہ کہ قصور
کرے اپنے سفر میں ان وظیفوں سے جنکو کیا کرتا تھا اپنے گھر میں کیونکہ تحقیق سفر زیادہ
ہے اون کے احوال میں پس نہیں لائق ہے یہ کہ پیدا ہو اس کے لئے کوئی خلل
اوس کے اعمال اور اس کے احوال میں اوسکے سفر میں سوا اسکے نہیں رخصتیں
ضعیفوں اور عاموں کے لئے ہیں اور کیا کام ہے قویوں اور خاصوں کو رخصتوں
میں بلکہ عزیمت ان کا حال ہے ہمیشہ ان کے سب احوال میں اور توفیق ان کو
گھیرنے والی ہے اور رحمت اونپر نازل ہے اور نگہبان کھڑی ہے ان کے ساتھ اور
نگہبانی ہمیشہ ہے ان کے لئے اور دوست بیٹھنے والا ہے ساتھ انکے

معهم والأثر به زائد والغناء به قائم والإمداد
به متداركة ومتواترة والنصر لهم لازم والجنود
لهم متكاثفة متتابعة ومتشابكة لديهم فالسفر
أقوى لهم وأليق وأحسن بهم لبعد دهم إذ فيه
البعد من الأسباب التي هي الأرباب والخلق الذين
هم الأصنام وأضل من الصلبان وأشد من
الشيطان وينبغي للفقير أن يراعي قلبه في أول سفره
ولا يخرج على الغفلة ويجتهد في سفره حتى لا ينسى بقلبه
ربه في سفره ولا ينبغي له أن يكون سفره لغرض
من أغراض الدنيا بوجه من الوجوه بل يكون سفره
لطاعة من الطاعات إما للحج أو للقاء شيخ أو لزيارة
موضع من المواضع المقدسة الشريفة فإذا سافر
الفقير فوجد قلبه بموضع من المواضع ورآه فيه
أصفى من الكدورات وعيشه أوفق فيلزم ذلك
الموضع ولا ينتقل عنه إلا بأمر جزم أو فعل محقق
وقدر فليستخر حينئذ إلى ما يؤمر به أو يحمله القدر
إذا كان من المفعولين فيهم الذين أفنوا الهوى والإرادات
والأماني الغائبين عنهم المرادين المحبوبين وإذا ظهر
للفقير جاه في قبول ببعض المواضع فينبغي له أن يخرج
منه ويشوش على نفسه ذلك القبول لئلا يسكن به
عن الله ويحجب عنه فيكون الخلق نصيبه وهذا إنما
يكون مع وجود الهوى وأما مع زواله فلا وجود
للخلق ولا لقبولهم إذ هم خارجون عن القلب
وبينهما حجب وحرس يحفظون القلب عن دخول
الخلق إليه لئلا يحصل الشرك فينشق التوحيد
وينبغي للفقير أن يعاشر أصحابه في سفره بحسن
الخلق وجميل المداراة وترك المخالفة والمجادلة في جميع
الأشياء ويشتغل بخدمتهم ولا يستخدم منهم
أحدا وينبغي أن يكون أبدا في سفره على الطهارة

اور اسکو ساتھ دل لگانا زیادہ اور اس کے ساتھ بے پرواہ ہونا قائم ہے اور اسکو ساتھ
امداد پے در پے پہونچنے والی اور متواتر ہے اور اسکی مدد لازم ہے اور لشکر ان کے لیے ازدحام
کرنیوالے پے در پے پہونچنے والے اور اکٹھے ہونیوالے ہین اُن کے پاس
پس اُنکو سفر زیادہ قوی ہے ان کے لیے اور زیادہ لائق اور بہت اچھا ہے
اس چیز میں جسکو قصد میں وہ ہین کیونکہ سفر میں دوری ہے ان اسباب سے
کہ وہ رب ہین اور ان لوگون سے کہ وہ بت ہین اور وہ زیادہ گمراہ کرنیوالے ہین نصاری
صلیبون سے اور زیادہ سخت ہین شیطان سے اور لازم ہے فقیر کو اپنے دل کو نگاہ رکھنا اپنی
شروع سفر میں اور نہ نکلے غفلت پر اور کوشش کرے اپنے سفر میں تاکہ نہ بھولے
اپنے دل سے اپنے پروردگار کو اپنے سفر میں اور نہیں لائق اسکو یہ کہ ہو اسکا سفر
کسی غرض کے لیے دنیا کی غرضون میں سے کسی وجہ سے وجہون میں سے بلکہ ہو اسکا
سفر اوسکی طاعت کرنے طاعتون میں سے یا حج کے لیے یا واسطے ملاقات
کرنے شیخ کے یا واسطے کسی جگہ کی زیارت کے پاک بزرگ جگہون میں سے اور جب سفر
کرے فقیر پس پاوے اپنے دل کو کسی جگہ میں اور دیکھے اس میں یہ کہ ہے اوسکو زیادہ صاف
کدورتون سے اور اپنی زندگانی کو پاوے زیادہ کام کا پس لازم پکڑلے اس جگہ کو اور
نہ دور ہو اس سے مگر اسکے یقینی امر سے یا اس کے نقض فعل اور تقدیر سے پس
چاہیئے کہ نہ اٹھے اسوقت اسکی طرف جسکا وہ حکم کیا جاوے یا اوسکو اٹھا دے
تقدیر جب وہ ہو ان لوگون میں سے جن میں فعل کیا گیا ہے دور ہوگئی ہے
ان کے نفسون کی خواہش اور ارادے اور امیدین فانی ہو چکی ہین ان سے مرادین
محبوب ہین اور جب ظاہر ہو فقیر کے لیے کوئی مرتبہ اور قبولیت بعض جگہون مین تو لازم ہے
اسکو نکلنا اس جگہ سے اور پریشان کرے اپنے نفس پر اس قبولیت کو تاکہ
نہ فنا ہو ساتھ اوسکے اللہ تعالی سے اور پردے میں ہو جاوے اس سے پس ہو
جاوے مخلوق اسکا حصہ اور یہ سوا اس کے نہیں کہ ہوتا ہے ساتھ ہونے نفس کی خواہش
کے اور ساتھ دور ہونے نفس کی خواہش کے پس نہین ہے وجود واسطے مخلوق کے اور نہ اسکی
قبول کے لیے کوئی اثر ہے پس وہ خارج ہین دل سے اور درمیان ان دونون کے پردہ اور
نگہبان ہین نگاہ رکھتے ہین دل کو مخلوق کے داخل ہونے سے اسکی طرف تاکہ پیدا
ہوجاوے شرک پس پراگندہ ہو جاوے توحید اور لائق ہے فقیر کو کہ اپنے رفیقون سے برتاؤ کرے
اپنے سفر میں اچھے خلق اور اچھی رعایت کرنے اور مخالفت اور لڑائی کے ترک
کرنے سے سب چیزون میں اور مشغول ہووے انکی خدمت میں اور نہ خدمت
لیوے ان میں سے کسی سے اور لازم ہے یہ کہ ہووے ہمیشہ اپنے سفر میں طہارت پر

وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ يَتَيَمَّمُ مَا أَمْكَنَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُسْتَحَبُّ لَهُ فِي حَضَرِهٖ أَنْ يَكُونَ عَلَى الطَّهَارَةِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ كَمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ وَهُوَ أَمَانٌ لَهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَكُلِّ مُؤْذٍ وَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَصْحَبَ الْأَحْدَاثَ الْمُرْدَ فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُصُوصِ فَإِنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنْ مُصَافَاةِ الشَّيَاطِينِ وَالْقَبُولِ مِنْهَا وَإِلَى الشَّرِّ وَالْفِتَنِ وَمُتَابَعَةِ الْهَوٰى وَهَنَاتِ النَّفْسِ وَالتُّهْمَةِ وَفِي صُحْبَتِهِمْ خَطَرٌ عَظِيمٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْفَقِيرُ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهِمْ مِنَ الشُّيُوخِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهٖ الْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الرَّبَّانِيِّينَ صَنْعَةِ الْخَيْرِ الْمُؤَدِّبِينَ الْمُنْذِرِينَ لِلْخَلْقِ وَالْمُهْتَدِينَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْخَلْقِ الْجَهَابِذَةِ فَحِينَئِذٍ لَا يُبَالِي بِمَنْ يَصْحَبُهُ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَالشُّيُوخِ وَإِذَا دَخَلَ بَلَدًا وَفِيهِ شَيْخٌ فَيَنْبَغِي أَنْ يَبْدَأَ بِسَلَامِهٖ عَلَيْهِ وَخِدْمَتِهٖ لَهُ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِ بِعَيْنِ الْإِكْبَارِ وَالْحِشْمَةِ وَالتَّعْظِيمِ لِئَلَّا يُحْرَمَ فَائِدَتَهُ وَإِذَا فَتَحَ لَهُ بِشَيْءٍ فَلَا يَسْتَأْثِرُ بِهٖ دُونَ أَصْحَابِهٖ وَإِذَا وَقَعَ لِأَحَدِهِمْ عُذْرٌ وَقَفَ مَعَهُ وَلَا يُضَيِّعُهُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

فصل

فِي آدَابِهِمْ فِي السَّمَاعِ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ لَا يَتَكَلَّفُوا السَّمَاعَ وَلَا يَسْتَقْبِلُوهُ بِالْاِخْتِيَارِ فَإِذَا اتَّفَقَ السَّمَاعُ فَمِنْ حَقِّ الْمُسْتَمِعِ أَنْ يَقْعُدَ بِشَرْطِ الْأَدَبِ ذَاكِرًا لِرَبِّهٖ بِقَلْبِهٖ مُشْتَغِلًا بِحِفْظِ قَلْبِهٖ مِنْ طَوَارِقِ الْغَفْلَةِ وَالنِّسْيَانِ فَإِذَا قَرَعَ سَمْعَهُ شَيْءٌ مِنْ تِلَاوَةِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ كَأَنَّهُ مُسْتَنْطِقٌ مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ تَعْرِيفَاتِ الْغَيْبِ إِيَّاهُ مِمَّا يُوجِبُ تَرْغِيبًا أَوْ تَرْهِيبًا أَوْ إِينَاسًا أَوْ عِتَابًا أَوْ زِيَادَةً فِي الْقِيَامِ بِعِبَادَتِهٖ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ غَيْرِهٖ فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَادَرَ إِلَى مَا يَرِدُ عَلَيْهِ وَقَابَلَ الْإِشَارَةَ عَلَيْهِ بِالْبِدَارِ وَإِنْ كَانَ السَّمَاعُ بِحَيْثُ يَعْتَبِرُهُ كَأَنَّ لِسَانَ الْقَارِئِ لِسَانُهُ وَصَارَ كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ هُوَ الْحَقَّ بِمَا يَقْرَأُ

اور اگر نہ پاوی پانی تو تیمم کری جسقدر یہ طاقت رکہی جیسے اسکو مستحب ہے اپنی گہر مین باوضو ہونا کیونکہ تحقیق وضو ہتیار ہے مومن کا جیسے آیا ہے حدیث شریف مین اور وہ اوس کے لیے امان ہے شیطانون سے اور ہر ایک ایذا دینی سے اور لازم ہے یہ کہ ساتہ نہ ہو نوعمر لڑکون کے سفر مین خاصکر کیونکہ تحقیق وہ زیادہ نزدیک مین شیطانون کی خاص دوستی سے اور قبول سے ان سے اور طرف بدی اور فتنون اور نفس کی خواہش کی پیروی اور نفس کی باتون اور تہمت کے کے اور انکی صحبت مین بڑا خوف ہے مگر یہ کہ فقیر ان لوگون مین سے ہو جنکے ساتہ پیروی کیجاتی ہے شیخون اور علما ربانی اور اسد کے پیغمبرون کے ابدال مین سے جو نگاہ رکہے گئے امام مین ہدایت کرنیوالے اسد والے سکہلانیوالے بہلائی کے ادب دینیوالے ڈرانیوالے مخلوق کے اور ہدایت کرنیوالے انکے لیے قاصد مین درمیان اسد اور مخلوق کے پرکہنے والے پس اس وقت نہین پرواہ جس شخص سے صحبت رکہے جوانون اور بوڑہون مین سے اور جب وہ داخل ہو کسی شہر مین اور اسمین کوئی پیر ہو پس لازم ہے یہ کہ آپ ابتدا کرے اپنی سلام کہنے سے اوسپر اور اپنے خدمت کرنے سے اسکو اور نظر کرے اسکی طرف بڑا جاننے اور حشمت اور تعظیم کی نظر سے تاکہ نہ محروم رہے اوسکی فائدہ سے اور جب فتح ملے اوسکو کچہہ پس نہ پسند کرے اپکو ساتہ اوسکی سوا اپنے رفیقون کے اور جب پڑجاوی انہین سے کسی کو کوئی عذر تو ٹہیر جاوے اس کے ساتہ اور نہ ضائع کرے اس کو اور اسد توفیق دینے والا ہے نیکی کی

فصل

ان کے آداب مین سماع مین انہین سے ہے یہ کہ نہ تکلف کرین سماع مین اور نہ موند کرین اوسکو اختیار سے پس جب اتفاق ہو سماع کا پس سننے والے کے حق مین سے ہے یہ کہ بیٹہے بشرط ادب یاد کرنے والا اپنے رب کو دل مین مشغول ہونیوالا دل کی نگہبانی مین غفلت اور نسیان کے آنیوالون سے پس جب کہٹکادے اوس کے کان کو کوئی چیز تو جانے قرآن کے پڑہنے والے کو گویا کہ وہ بولنے والا ہے اسد عزوجل کی طرف سے اوسمین کہ وارد ہوتے ہین اوسپر غیب کی تعریفین سے اس کو انہین سے کہ واجب کرتی ہے رغبت دلانے کو یا ڈرانیکو یا دل لگانیکو یا غصے کو یا زیادتی کو قیام کرنے مین اسد عزوجل کی عبادت مین یا سوا اس کے پس نزدیک اس کے جلدی کرے اس چیز کی طرف کہ وارد ہوتی ہے اسپر اور مقابلہ کرے اس پر اشارہ کا بجالانے سے اور اگر ہو سماع اسوجہ سے کہ جانے گویا کہ پڑہنے والے کی زبان اوسکی زبان ہے اور گویا کہ خطاب کرتا ہے وہ خود اللہ کی

القارئ فهل فيما يحصل مما يجده في قلبه من ذلك يكون موافقا لحق العبودية وآداب الشريعة وفي الجملة لا يلتفت في الطريقة ولا في علم الحقيقة شيء يخالف آداب الشريعة وإذا كان في القوم شيخ حاضر في السماع فالواجب على الفقير السكون ما أمكنه ومراعاة حشمة ذلك الشيخ فإن ورد عليه أمر غالب فبقدر الغلبة يسلم إليه الحركة فإذا سكنت الغلبة فالأولى له السكون مراعاة لحشمة الشيخ ولا ينبغي للفقير أن يتقاضى القارئ ولا القوال أن يستبدل القول الذي هو أدنى بالذي هو خير يعني الأبيات بالقرآن على ما هو عادة أهل الزمان اليوم فلو صدقوا في قصدهم وتجردهم وتصرفهم لما انزعجوا في قلوبهم وجوارحهم بغير سماع كلام الله عز وجل إذ هو كلام محبوبهم وصفته وفيه ذكره وذكر الأولياء الأولين والآخرين الماضين والغابرين والمحب والمحبوب والمريد والمراد وعتاب المدعين للمحبة ولومهم وغير ذلك فلما اختل صدقهم وقصدهم وظهرت دعوتهم من غير بينة ونعوتهم وقيامهم مع الرسم والعادة من غير حرارة باطنة وصدق السريرة والمعرفة والمكاشفة والعلوم الغريبة والاطلاع على الأسرار والقرب والأنس والوصول إلى المحبوب في السماع الحقيقي وهو الحديث والكلام الذي هو سنة الله عز وجل مع العلماء به والخواص من الأولياء والأبدال والأعيان وخلت بواطنهم من ذلك كله وقفوا مع القوال والأبيات والأشعار المهيجة للطباع والمحركة العشاق بالطباع لا بالقلوب والأذواق فينبغي للفقير في الجملة أغنى فقير الحق عز وجل وفقير الخلق أغنى فقير المعنى وفقير الصورة أغنى فقيرها

ساتھ اس چیز کے کہ پڑھتا ہی قاری تو کری ہر جو حاصل ہو جس کو پاوی اپنے دل مین اوسکو سمجھ کر یہ موافق حق عبودیت کے اور شریعت کے آداب کے اور حاصل کلام کرنہ ہو طریقت مین اور حقیقت کے علم مین کچھ کہ مخالف ہو شریعت کے اور جب ہو قوم مین کوئی پیر حاضر سماع مین پس واجب ہے فقیر کو آرام کرنا حتے الامکان اور نگہبانی اوس پیر کی بزرگی کی پس اگر وارد ہوا ہے پر کوئی غالب امر پس بقدر غلبے کے جائز ہے اسکو ہلنا پس جب ٹہیرے غلبہ پس بہتر ہے اوس کو آرام کرنا اور نگہبانی پیر کی بزرگی کی اور نہین لائق فقیر کو تقاضا کرنا پڑھنے والے سے اور نہ قوال سے یہ کہ تو بدلدے اس بات کو کہ وہ ادنی ہے اس بات سے کہ وہ بہتر ہے یعنے بدل دے بیتون کو قرآن مجید سے جس طرح پر عادت ہی اہل زمانہ کی آج پس اگر وہ سچے ہوتے اپنے قصد مین اور اپنے اکیلے ہونے اور اپنے تصرف مین تو البتہ نہ ہلتے اپنے دلون اور اعضاؤن مین بغیر سننے اللہ تعالی کی کلام کے کیونکہ وہ کلام ہے اون کے محبوب کی اور اسکی صفت ہی اور اس مین ذکر ہے اس کا اور اولیا پہلون اور پچھلون اور گذر گئے ہوئون اور آنیوالون کا اور محب اور محبوب اور مرید اور مراد کا اور ذکر ہے غصے کا واسطے اس کے محبت کے دعوی کرنیوالون کے اور انکی ملامت وغیرہ کا پس جب خلل پایا ان کے صدقون اور انکے قصدون نے اور ظاہر ہوئے انکے دعوی بغیر گواہ کے اور ظاہر ہوا انکا جھوٹ اور انکا قائم ہونا ساتھ رسم اور عادت کے بغیر حرارت طبعی باطنی اور صدق باطنی کی اور معرفت کی اور مکاشفہ اور علوم غریبہ کے اور مطلع ہونے کے بھیدون پر اور نزدیک ہونے اور دل لگانے اور پہنچنے کے محبوب کی طرف اور سماع حقیقی کے اور وہ الہام اور وہ کلام ہے جو عادت ہے اللہ عزوجل کے ساتھ علماء ربانی اور خاصون کے اولیا اور ابدال اور اشرافون مین سے اور خالی ہوئے ان کے باطن اس سبب سے تو وہ ٹہیرے ساتھ قوال اور ان بیتون اور شعرون کے کہ اوبھارتے ہین طبیعتون کو اور برانگیختہ کرتے ہین طبیعتون کے عاشقون کو نہ دلون کے عاشقون کو پس لائق ہے فقیر کو فی الجملہ یعنے اللہ عزوجل کے فقیر کو اور فقیر خلق کو یعنے معنے کے فقیر کو اور فقیر صورت یعنے دنیا کے فقیر کو اور عاقبت اور عقبی کے

الْقَارِىءِ وَالْقَوَّالِ بِالتَّكْرَارِ وَالْإِعَادَةِ بَلْ يَكِلُ ذٰلِكَ
إِلَى الْحَقِّ سُبْحَانَهُ إِنْ شَاءَ قَيَّضَ مَنْ يَنُوبُ عَنْهُ فِي
التَّقَاضِي أَوْ يُلْهِمُ الْقَوَّالَ بِالتَّكْرَارِ إِذَا كَانَ الْفَقِيرُ
الْمُسْتَمِعُ صَادِقًا وَلَهُ فِي التَّكْرَارِ دَوَاءٌ وَمَصْلَحَةٌ وَ
لَا يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ أَنْ يَسْتَعِينَ بِغَيْرِهِ فِي حَالِ السَّمَاعِ فَإِنْ
سَأَلَ الْفُقَرَاءُ مِنْهُ الْمُسَاعَدَةَ فِي الْحَرَكَةِ فَلْيُسَاعِدْهُمْ
وَذٰلِكَ ضَعْفٌ فِي الْحَالِ وَإِذَا سَمِعَ الْفَقِيرُ آيَةً أَوْ بَيْتًا
فَلَا يَجِبُ أَنْ يُزَاحِمَهُ أَحَدٌ وَيَجِبُ أَنْ يُسَلَّمَ لَهُ وَقْتُهُ
وَإِنْ خُولِفَ فِي وَجْدِهِ فَلَا وَلِيَّ لِلْمُزَاحِمِ لَهُ التَّسْلِيمُ
وَإِذَا تَحَرَّكَ الْفَقِيرُ عَلَى آيَةٍ أَوْ بَيْتٍ فَيَجِبُ أَنْ يُسَلَّمَ
لَهُ وَقْتُهُ وَإِنْ وَقَعَ لِلْحَاضِرِينَ عَلَيْهِ إِشْرَافٌ وَرَأَوْا
فِيهِ تَقْصِيرًا أَوْ نُقْصَانًا فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِمُ السَّتْرُ
عَلَيْهِ وَالْحَمْلُ عَنْهُ فَإِنِ اقْتَضَى الْوَقْتُ تَنْبِيهَهُ
فَلْيُنَبِّهْ بِالرِّفْقِ أَوْ بِالْقَلْبِ لَا بِاللِّسَانِ وَهٰهُنَا
يُحْتَاجُ إِلَى قُوَّةِ حَالٍ وَصَفَاءِ بَاطِنٍ وَعِلْمٍ دَقِيقٍ وَ
اطِّلَاعٍ وَآدَابٍ كَامِلَةٍ وَمُحَافَظَةٍ شَدِيدَةٍ وَحِمْيَةٍ
وَإِذَا خَرَجَ فِي حَالِ سَمَاعِهِ مِنْ خِرْقَةٍ أَوْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ
ثِيَابِهِ فَلَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ تَخَلَّى بِهِ مَعَ الْقَا
فَهُوَ لِلْقَارِىءِ عَلَى الْخُصُوصِ وَيُطْرَحُ فِي الْوَسَطِ فَيَكُونُ
حُكْمُهُ إِلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ مَا الَّذِي أَرَدْتَ بِهِ فَإِنْ قَالَ
قَصَدْتُ بِهِ أَنْ يَكُونَ بِحُكْمِ الْفُقَرَاءِ كَانَ ذٰلِكَ
خُلْقًا مِنْهُ مَعَهُمْ فَهُوَ لَهُمْ بِحُكْمِ الْفُتُوحِ وَذٰلِكَ
إِلَيْهِمْ يَرَوْنَ فِيهِ رَأْيَهُمْ وَإِنْ قَالَ أَرَدْتُ بِهِ
مُوَافَقَةَ شَيْخٍ طَرَحَ خِرْقَتَهُ فَهٰذَا ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَالِ جِدًّا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ حَالٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ يُوَافِقَ
الشَّيْخَ فِي حُكْمِ خُرُوجِهِ عَنْ خِرْقَةٍ مَنْ قَدْ وَافَقَ
الشَّيْخَ فِي وَجْدِهِ وَحَالَتِهِ وَذٰلِكَ بَعِيدٌ جِدًّا
أَنْ يَتَّفِقَ اثْنَانِ مِنْهُمْ فِي حَالٍ وَاحِدٍ وَالَّذِي
جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ وَاسْتَمَرَّ بِهِ الرَّسْمُ

پڑھنے والے اور قوال سے بار بار کہنے اور اعادہ کرنے پر بلکہ سپرد کرے حق سبحانہ کی طرف اگر وہ چاہے تو مقرر کردے اس کو جو نائب ہو اس سے تقاضا کرنے مین یا الہام کردے قوال کو بار بار کہنے پر جب ہو فقیر سننے والا سچا اور اس کے لیے بار بار کہنے مین دواء اور مصلحت ہو اور نہین لایق فقیر کو مدد لینی اپنے غیر سے سماع کی حالت مین پس اگر مانگین اس سے مدد حرکت مین پس چاہیے کہ وہ انکو مدد دیوے اور یہ ضعف ہے حال مین اور جب سنے فقیر کوئی آیت یا کوئی بیت نہین ہے واجب یہ کہ ازدحام کرے اس کو کوئی اور واجب ہے یہ کہ مسلم رکہین اس کے لیے اسکا وقت اور اگر مخالفت کی جاوے پس ازدحام کرنے والے کو تسلیم کرنا اور جب ہلے فقیر کسی آیت یا بیت پر پس واجب ہے یہ کہ تسلیم کیا جاوے اس کے لیے اسکا وقت اور اگر واقع ہو جاوے حاضرین کو اسپر واقف ہونا اور دیکہین اسمین کوئی قصور یا نقصان پس واجب ہے انپر پردہ پوشی کرنی اس پر اور اسکا اوٹھانا اس سے پس اگر تقاضا کرے وقت اس کو خبردار کرنا پس چاہیے کہ آگاہ کرے نرمی کر یا دل سے نہ زبان سے اور اسجگہ محتاج ہوگا حال کی قوت اور باطن کی صفائی اور باریک علم اور واقف ہونے اور پورے ادبون اور نگہبانی سخت اچھی کی طرف اور جب نکل جاوے اپنے سماع کی حالت مین گودڑی سے یا اپنے کسی کپڑے سے پس نہین ہے خالی یا یہ کہ تحقیق ہو اس نے احسان کیا اس سے ساتہ قاری کے پس وہ قاری کے لیے رہے خاصکر یا پہینکا ہو اسکو درمیان مین پس ہوگا اسکا حکم اوسی کی طرف پس کہا جاوے اوس سے تو نے کیا ارادہ رکہا تہا اس سے پس اگر وہ کہے مینے قصد کیا ہے یہ کہ ہو وہ فقیرون کے حکم مین تو ہوگا یہ اچھی خو اوس سے انکے ساتہ پس وہ ان کے لیے ہے فتوح کے حکم مین اور رد انکی طرف ہی دیکہین اسمین اپنی رائے اور اگر وہ کہے مینے اس سے ارادہ کیا پیر کی موافقت کا کہ اس نے ڈالا ہے اپنا خرقہ پس یہ شخص ضعیف الحال ہے بڑا کام کا سستی ہی یقینا کیونکہ تحقیق سوا اسکے نہین کہ لایق ہے پیر کی موافقت کرنی اپنے نکلنے کے حکم مین خرقہ سے اس شخص کو جو موافق ہو پیر کے اسکی وجد اور اسکی حالتین اور یہ بڑا بعید ہے کہ متفق ہوین دو شخص ان مین سے ایک حال مین اور جو جاری ہوئی ہے عادت درمیان فقیرون کے اور ہمیشہ ہوئی ہے جسپر رسم ان کے درمیان

بينهم اليوم في الموافقة في طرح الخرقة فليس له اصل
ثم اذا اجل منه ذلك مع ضعفه فحكم خرقته المطروحة
الى ذلك الشيخ في رسم العادة لا في العلم والشريعة اوفي
مقتضى الطريقة والحقيقة وان قال صاحب الخرقة
اردت موافقة القوم الحاضرين فهذا ايضا اضعف
من الاول لانه انما ينبغي ان يكون الاشتراك في
الفعل عند الاتفاق في الحال والوجد وقل ما يتفق
ذلك للقوم حتى يستووا في الشرب والحال فيرجع في
ذلك الى القوم فما يكون حكم خرقهم لذا اسوتهم
في ذلك فان قال لم يكن لي في الوقت قصد ولا نية فقال
فالآن هو بحكمك فاحكم فيه بما شئت وليس لاحد
من الحاضرين ولا للشيخ ان كان حاضرا في ذلك
حكم البتة اذ ليس صاحبه فيه محق ولا له قصد و
لا لذلك اصل في الطريقة وان قال وردت علي في
الوقت الاشارة بالخروج من الخرقة من غير قصد
الى شيء على التعيين فقد يكون لهذا في الطريقة اصل
لان من خلع عليه السلطان خلعة فالواجب على المخلوع
عليه ان ينزع ملبوسه ويلبس الخلعة فهكذا حكم هذا
الفقير ان يخرج من خرقته ويلبس على ما خلع عليه
الباري عز وجل من الانوار والقرب والالطاف ثم
ان حكم خرقته الى الشيخ الحاضر ان كان هناك و
الا فللحاضرين من الفقراء ان يفردوا القارئ او القوال
بها وقد قيل ان ذلك الى الفقير وهو اولى بخرقته
من غيره فاما معارضة الحاضرين من ابناء الدنيا
ليشتروا الخرقة ثم ترد الى صاحبها فذلك غير محمود
في الطريق وغير مرضي الهم الا ان يكون المشتري
فيه فتوة وايمان بالقوم يريد ان يتخلق معهم وهو
نوع من المعاوضة والسؤال بالتلطف ولكنه مذموم
جدا لانه في حال خروجه عن الخرقة اظهر الصدق

آج کے دن کے موافقت کرنے مین خرقہ کو ڈالنے مین پس نہین ہے اسکی
لیے کوئی دلیل پہر جب جاری ہو فقیر سے یہ باوجود اس کے ضعف کو پس حکم
اس کے خرقے ڈالے گئے کا اس پیر کی طرف عادت کی رسم مین ہے نہ علم اور
شریعت مین یا طریقت اور حقیقت مین اور اگر کہے خرقے والا مین
نے ارادہ کیا ہے قوم حاضرین کی موافقت کا پس یہ شخص نیز زیادہ
ضعیف ہے پہلے سے کیونکہ تحقیق سوا اس کے نہین کہ لائق ہے یہ کہ ہو شراکت
فعل مین نزدیک اتفاق اور وجد مین اور حکم ہے متفق ہونا حال کا قوم
کے لیے یہانتک کہ وہ برابر ہون مشرب اور حال مین پس رجوع کیا جاوے
اس مین قوم کی طرف پس جو ہے حکم اُن کے خرقون کا پس اس کے لیے
انکی پیروی ہے اسمین پس اگر وہ کہے نہ تہا میرے لیے اسوقت کوئی قصد
اور نہ کوئی نیت تو کہا جاویگا پس اب وہ تیری حکم مین ہے پس تو حکم
کر اس مین جس چیز سے تو چاہے اور نہین ہے کسی کے لیے حاضرین مین سے
اور نہ پیر کے لیے اگر وہ حاضر ہو اس خرقہ مین کوئی حکم البتہ کیونکہ نہین ہے
صاحب خرقہ کا اس مین ثابت کرنیوالا اور نہ اوس کے لیے کوئی قصد
ہے اور نہ کوئی اصل ہے طریقت مین پس اگر وہ کہے وارد ہوا مجہپر اسوقت
مین اشارہ نکلنے مین خرقہ سے بغیر قصد کے کسی چیز کی طرف یقین سے
پس تحقیق ہوگی اس کے لیے طریقت مین دلیل کیونکہ تحقیق جس شخص کو پہنائے
بادشاہ خلعت پس واجب ہے خلعت پہنائے گئے پر یہ کہ کہینچ لے اپنی پوشاک
کو پہر پہنے خلعت کو پس اسیطرح حکم ہے اس فقیر کا یہ کہ نکل آوے اپنی خرقہ سے اور
اور پہن لے جو خلعت پہنائی ہے اوسپر اللہ تعالی نے نورون اور نزدیکی اور
مہربانیون سے پہر تحقیق حکم اوس کے خرقہ کا پیر حاضر کی طرف ہے اگر وہ اس جگہہ
ہو ورنہ حاضرین فقیر اکیلا کرین قاری کو یا قوال کو ساتہ خرقہ کے اور کہا گیا ہے
کہ یہ حکم اوس فقیر کی طرف ہے اور وہی لائق ہے اپنے خرقہ کے اپنی غیر سے پس
اپر پیش آنا حاضرین کا اہل دنیا مین سے تاکہ خریدین اوس خرقہ کو پہر رد کیا جاوے
اس خرقہ والے کی طرف پس یہ طریق اچہا نہین اور ناپسند ہے یاامسہ مگر یہ کہ ہو
خریدنے والے مین جوانمردی اور تصدیق فقیرون کی قوم کی چاہتا ہو احسان
کرنا ان سے اور یہ ایک قسم ہے عوض لینے اور سوال کرنے سے مہربانی سے
ولیکن یہ برا ہے یقین سے کیونکہ تحقیق اس نے اپنے نکلنے کی حالت
مین خرقہ سے ظاہر کیا صدق

مِنْ نَفْسِهٖ فِي الْحَالِ وَبِرُجُوْعِهٖ اِلَى الْخِرْقَةِ فَاضِحٌ لِنَفْسِهٖ
وَمُكَذِّبٌ لَهَا وَذَالِكَ غَيْرُ مَرْضِيٍّ وَلَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ خَرَجَ
مِنْ خِرْقَتِهٖ اَنْ يَعُوْدَ اِلَيْهَا وَيَقْبَلَهَا فَاِنْ كَانَ ذَالِكَ
بِاِشَارَةِ شَيْخٍ بِاَنْ اَمَرَهٗ بِاَخْذِهَا فَاِنَّهٗ يَاْخُذُهَا
جَهْرًا اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ ذَالِكَ
فَيَتَخَلَّى بِهَا مَعَ غَيْرِهٖ وَاِذَا وَقَعَ شَيْءٌ فِي الْوَسَطِ لِلْجَمَاعَةِ
فَالْوَاجِبُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ شَيْخٌ
وَرَاَى التَّخْصِيْصَ فِيْمَا اَوْ وَاحِدٍ مِّنَ الْحَاضِرِيْنَ يَحْكُمُ
ذَالِكَ اِلَى الشَّيْخِ يَتَّبِعُ رَاْيَهٗ فِيْهِ فَاِنْ طَرَحَ خِرْقَةً فَرَجَعَ
عَلَيْهِ فَكَانَتْ طَرِيْقَتُهٗ اَنْ لَّا يَرْجِعَ اِلَى الشَّيْءِ خَرَجَ مِنْهُ وَ
عَادَ الْفُقَرَاءُ اِلَى الْخِرْقَةِ فَاِنْ كَانَ لَهٗ شَيْخٌ كَانَ لَهٗ اَنْ
لَّا يَرْجِعَ اِلَى الْخِرْقَةِ وَيَلْزَمَ طَرِيْقَتَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَى مَا خَرَجَ
مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُ حَالَتَهٗ اِتِّبَاعًا لِاَحْوَالِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ كَانَ
وَاحِدًا مِّنَ الْفُقَرَاءِ فَالْاَوْلٰى اَنْ يَطْرَحَ مِنْ حَالِهٖ وَكُلًّا اَوْلٰى بِهِ اَنْ
يُوَافِقَ بِالْجَمَاعَةِ فِي الْحَالِ فَيَعُوْدَ اِلَى الْخِرْقَةِ لِئَلَّا
يَخْجَلَ الْقَوْمُ وَيَسْتَحْيُوْا اَوْ تَنْثُرُهٗ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ يَخْرُجُ
مِنْهَا اِلَى الْحَاضِرِيْنَ فَهُوَ الْاَوْلٰى وَاِنْ دَفَعَهَا اِلَى غَائِبٍ
عَنِ الْمَجْلِسِ جَازَ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَلَّفْنَا مِنْ اٰدَابِ الْقَوْمِ عَلٰى
وَجْهِ الْاِخْتِصَارِ وَالْاِقْلَالِ وَالْاِمْكَانِ فِي الْوَقْتِ
وَاَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِاٰدَابِ دُخُوْلِ الرِّبَاطِ وَالسِّقَايَاتِ فِي لُبْسِ
الْحِذَاءِ وَاَشْيَاءَ اَحْدَثُوْهَا وَوَضَعُوْهَا وَرَسَمُوْهَا
بَيْنَهُمْ فَذَالِكَ يُسْتَفَادُ مِنْ مُمَارَسَتِهِمْ وَمُخَالَطَتِهِمْ
وَالْاِسْتِخْبَارِ وَالْاِشَارَةِ مِنْهُمْ فَلَمْ نَسْطُرْهُ فِي الْكِتَابِ
وَقَدْ ذَكَرْنَا مُعْظَمَ ذَالِكَ فِي كِتَابِ الْاَدَبِ فِي الشَّرْعِ
فِي اَثْنَاءِ الْكِتَابِ ثُمَّ نَخْتِمُ الْكِتَابَ بِذِكْرِ بَابٍ يَشْتَمِلُ
عَلٰى بَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَالتَّوَكُّلِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالشُّكْرِ
وَالصَّبْرِ وَالرِّضَاءِ وَالصِّدْقِ اِذْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ
السَّبْعَةُ اَسَاسُ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَالْكُلُّ خَيْرٌ فَصْلٌ
فَاَمَّا الْمُجَاهَدَةُ فَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اپنے نفس سے حال مین اور اپنے رجوع کرنے مین خرقہ کی طرف خوار کرنیوالا
ہے اپنے نفس کو اور اسکو جھٹلانیوالا اور یہ پسندیدہ نہین ہے اور نہین لائق
اس شخص کو کہ نکلے اپنے خرقہ سے یہ کہ لوٹے اوس کی طرف اور قبول کرے
اوس کو پس اگر یہ ہو پیر کے اشارہ کرنے سے اس طرح کہ وہ اسکو حکم کرے اوس کے
لینے کا پس تحقیق وہ اس کو لے ظاہر مین پیر کے حکم کے بجا لانے کو
پھر نکلے اُس سے بعد اوس کے پس احسان کرے اسکو ساتھ اپنے غیر کے
اور جب واقع ہو کوئی چیز درمیان مین جماعت کے لیے پس واجب ہے برابری
کرنی ان کے درمیان پس اگر ہو ان مین پیر اور وہ دیکھے خاص کرنا ایک قوم
کا یا ایک شخص کا حاضرین مین سے پس اس کا حکم پیر کی طرف ہے وہ پیروی
کرے اپنی رائے کی اس مین پس اگر ڈالا اپنا خرقہ پس پھر کیا جاوے اوس پر پس اسکا
طریقہ یہ ہے کہ لوٹے اوس چیز کی طرف جس سے وہ نکلا ہے اور لوٹین فقیر اپنے
خرقون کی طرف پس اگر ہو اوس کے لیے پیر تو ہے اوس کے لیے کہ نہ لوٹے اپنے خرقہ
کی طرف اور لازم پکڑے اپنے طریقہ کو پس نہ لوٹے اس چیز کی طرف جس سے
وہ نکلا ہے اور نہ نقصان مین ڈالے اپنی حالت کو واسطے پیروی کرنے جماعت کے
حالون کے اور اگر وہ ہو ایک ہی فقیرون مین سے پس بہت نیک اوس کے حال کے
یہ ہے کہ وہ موافقت کرے ساتھ جماعت کے حال مین پس لوٹے اپنے خرقہ کی طرف
تاکہ نہ شرمندہ ہو قوم اور حیا کرین اور اسپر خفا ہون پھر بعد اوس کے نکلے اس
خرقہ سے حاضرین کی طرف اور یہ بہتر ہے اور اگر وہ دیوے اوس کو غائب کو مجلس سے
تو بھی جائز ہے اور آخر ہے اس چیز کا کہ ہمنے تالیف کیا قوم کے آداب مین
اختصار کی وجہ پر وقت مین ولیکن جو متعلق ہے مسافر خانون کے اور سقایون کے
داخل ہونے اور پہننے جوتے اور ان چیزون کے جنکو انہون نے نیا نکالا اور کہا اور ہمیشہ کیا انہون نے
بیچ اپنے درمیان پس فائدہ لینا ہے اُسے ملنے اور انکے ساتھ مل بیٹھنے اور خبر لینے
اور اشارہ سے انکے پس ہم اسکو نہین لکھتے کتاب مین اور تحقیق ہمنے بیان کر دیا
اس کے اکثر کو ادب کی کتاب مین شریعت مین اس کتاب کے درمیان مین پھر
ہم ختم کرتے ہین اس کتاب کو ایک باب کے ذکر سے کہ شامل ہے مجاہدہ پر
اور توکل اور اچھے خلق اور شکر اور صبر اور رضا اور صدق کے باب پر
کیونکہ یہ ساتون چیزین بنیاد ہین اس طریقہ کی اور سب بہتر ہین

فصل پس اسپر مجاہدہ پس اصل اس مین فرمودہ
ہے اللہ عز و جل کا اور

اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَرَوىٰ اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَدَمَعَتْ عَيْنَا اَبِيْ سَعِيْدٍ رض وَقَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ مَنْ زَيَّنَ ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ حَسَّنَ اللّٰهُ سَرَائِرَهُ بِالْمُشَاهَدَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَكُلُّ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بِدَايَتِهِ صَاحِبَ مُجَاهَدَةٍ لَمْ يَجِدْ مِنَ الطَّرِيْقَةِ شَمَّةً وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ رح مَنْ ظَنَّ اَنَّهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ اَوْ يُكْشَفُ لَهُ شَيْءٌ مِنْهَا بِغَيْرِ لُزُوْمِ الْمُجَاهَدَةِ فَهُوَ فِيْ غَلَطٍ وَقَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْ بِدَايَتِهِ قَوْمَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْ نِهَايَتِهِ جَلْسَةٌ وَقَالَ رح اَيْضًا اَلْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ حَرَكَاتُ الظَّوَاهِرِ تُوْجِبُ بَرَكَاتِ السَّرَائِرِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلُوْيَةَ قَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ رح كُنْتُ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً حَدَّادَ نَفْسِيْ وَخَمْسَ سِنِيْنَ كُنْتُ مِرْاٰةَ قَلْبِيْ وَسَنَةً اَنْظُرُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا فَاِذَا فِيْ وَسَطِيْ زُنَّارٌ ظَاهِرٌ فَعَمِلْتُ فِيْ قَطْعِهِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا فِيْ بَاطِنِيْ زُنَّارٌ فَعَمِلْتُ فِيْ قَطْعِهِ خَمْسَ سِنِيْنَ اَنْظُرُ كَيْفَ اَقْطَعُ فَكُشِفَ لِيْ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَلْقِ فَرَاَيْتُهُمْ مَوْتٰى فَكَبَّرْتُ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَعَنِ الْجُنَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّرِيَّ رح يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ جِدُّوْا قَبْلَ اَنْ تَبْلُغُوْا مَبْلَغِيْ فَتَضْعُفُوْا وَتُقَصِّرُوْا كَمَا قَصَّرْتُ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَا يَلْحَقُهُ الشَّبَابُ فِي الْعِبَادَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْقَزَّازُ رحمه اللّٰه بُنِيَ هٰذَا الْاَمْرُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ اَنْ لَا يَاْكُلَ اِلَّا عِنْدَ الْفَاقَةِ وَلَا يَنَامَ اِلَّا عِنْدَ الْغَلَبَةِ وَلَا يَتَكَلَّمَ اِلَّا عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ لَنْ يَنَالَ الرَّجُلُ دَرَجَةَ

جن لوگون نے کہ محنت کی ہمارے راہ مین البتہ ہم دکہلا وینگے اونکو اپنی راہین اور روایت کی ابو نضر نے ابو سعید خدری سے کہ کہا پوچہے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل جہاد سے آپنے فرمایا سچی بات کہنی ظالم بادشاہ کے پاس اور آنسو بہنگئی حضرت ابو سعید کے اور کہا ابو علی دقاق رحمۃ اللہ نے جو شخص آراستہ کرے اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے تو اچہی کردیگا اللہ تعالی اوس کے باطن کو مشاہدہ سے فرمایا اللہ عزوجل نے اور جن لوگون نے محنت کی ہماری راہ مین البتہ ہم دکہلاوینگے انکو اپنی راہین اور جو کوئی نہو شروع مین مجاہدہ کرنیوالا تو وہ نہ پاوے گا طریقہ مین سے بو بہی اور کہا ابو عثمان مغربی نے جو شخص گمان کرے یہ کہ تحقیق کہولا جاوے گا اوسپر کچہہ اس طریقہ مین سے یا کشف کیا جاویگا اوس کے لیے کچہہ اوس مین سے بغیر لازم پکڑنے مجاہدے کے پس وہ غلطی مین ہے اور کہا ابو علی دقاق نے جس شخص کے لیے نہو اوس کے شروع مین کہڑا ہونا تو نہوگا اس کے لیے اوس کی نہایت مین بیٹہنا اور نیز اوس نے کہا حرکت کرنا برکت ہے ظاہر کی حرکتین ثابت کرتی ہین باطن کی حرکتون کو اور کہا حسن بن علویہ رحمۃ اللہ تعالی نے کہا ابو یزید نے مین بارہ برس اپنے نفس کا لوہار رہا اور پانچ سال رہا ہون اپنے دل کا آئینہ اور ایک سال دیکہتا تہا اوس مین جو کچہہ اوسکے درمیان تہا پس ناگہان میرے درمیان مین زنار ظاہر پس مینے عمل کیا اس کے توڑنے مین بارہ سال پہر مینے دیکہا پس ناگہان میرے باطن مین زنار ہے پس مینے عمل کیا اوس کے توڑنے مین پانچ سال مین دیکہون کیسے مین توڑتا ہون پس کشف ہوا مجہکو پس مینے دیکہا مخلوق کی طرف پس مینے انکو دیکہا مرے ہوئے پس مین نے جنازے کی تکبیرین کہین انپر چار تکبیرین اور نقل کیا ہے جنید سے کہ کہا مین نے سنا سری کو کہتے ای جوانون کے گروہ تم کوشش کرو پہلے اس سے کہ پہونچو میری پہونچنے کی جگہ کو پس ضعیف ہو اور قصور کرو جیسے مینے قصور کیا حالانکہ وہ تہا اسوقت مین یہی کہ نہ پہونچے اسکو جوان عبادت مین اور کہا حسن قزاز رحمۃ اللہ تعالی نے بنایا گیا ہے یہ فقیری کا کام تین چیزون پر یہ کہ نہ کہاوے مگر فاقہ کے وقت اور نہ سووے مگر غلبے کے وقت اور نہ بولے مگر ضرورت کے وقت اور کہا ابراہیم بن ادہم نے ہرگز نہ پہونچیگا

بَابَ النِّعْمَةِ وَيَفْتَحُ بَابَ الشِّدَّةِ وَالثَّانِيَةُ يُغْلِقُ
بَابَ الْعِزِّ وَيَفْتَحُ بَابَ الذُّلِّ وَالثَّالِثَةُ يُغْلِقُ بَابَ الرَّاحَةِ
وَيَفْتَحُ بَابَ الْجُهْدِ وَالرَّابِعَةُ يُغْلِقُ بَابَ النَّوْمِ وَيَفْتَحُ
بَابَ السَّهَرِ وَالْخَامِسَةُ يُغْلِقُ بَابَ الْغِنَى وَيَفْتَحُ بَابَ
الْفَقْرِ وَالسَّادِسَةُ يُغْلِقُ بَابَ الْأَمَلِ وَيَفْتَحُ بَابَ الْاِسْ
تِعْدَادِ لِلْمَوْتِ وَقَالَ أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ مَنْ كَرُمَتْ
عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَ عَلَيْهِ دِينُهُ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْ
بَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِذَا قَالَ الصُّوفِيُّ بَعْدَ خَمْسَةِ أَيَّامٍ أَنَا
جَائِعٌ فَأَلْزِمُوهُ السُّوقَ وَأْمُرُوهُ بِالْكَسْبِ وَقَالَ
ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا أَعَزَّ اللّٰهُ عَبْدًا بِعِزٍّ هُوَ
أَعَزُّ لَهُ مِنْ أَنْ يَدُلَّهُ عَلَى ذُلِّ نَفْسِهِ وَمَا أَذَلَّ اللّٰهُ
عَبْدًا بِذُلٍّ هُوَ أَذَلُّ لَهُ مِنْ أَنْ يَحْجُبَهُ عَنْ ذُلِّ نَفْسِهِ
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْخَوَّاصُ مَا هَالَنِي شَيْءٌ إِلَّا رَكِبْتُهُ وَ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ الرَّاحَةُ هِيَ الْخَلَاصُ
مِنْ أَمَانِي النَّفْسِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ
أَبَا عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ دَخَلَتِ
الْآفَةُ مِنْ ثَلَاثٍ سُقْمِ الطَّبِيعَةِ وَمُلَازَمَةِ الْعَادَةِ
وَفَسَادِ الصُّحْبَةِ فَسَأَلْتُهُ مَا سُقْمُ الطَّبِيعَةِ فَقَالَ
أَكْلُ الْحَرَامِ فَقُلْتُ وَمَا مُلَازَمَةُ الْعَادَةِ فَقَالَ النَّظَرُ
وَالْاِسْتِمْتَاعُ بِالْحَرَامِ وَالْغِيبَةِ قُلْتُ فَمَا فَسَادُ
الصُّحْبَةِ فَقَالَ كُلَّمَا هَاجَتْ فِي النَّفْسِ شَهْوَةٌ يَتْبَعُهَا
وَقَالَ النَّصْرَابَاذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ سِجْنُكَ نَفْسُكَ إِذَا
خَرَجْتَ مِنْهَا وَقَعْتَ فِي رَاحَةِ الْأَبَدِ وَقَالَ أَبُو
الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ أَجَلُّ أَحْكَامِنَا فِي
مَبَادِئِ أَمْرِنَا فِي مَسْجِدِ أَبِي عُثْمَانَ الْإِيثَارَ بِمَا يُفْتَحُ
عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نَبِيتَ عَلَى مَعْلُومٍ وَمَنِ اسْتَقْبَلَنَا
بِمَكْرُوهٍ لَا نَنْتَقِمُ مِنْهُ لِأَنْفُسِنَا بَلْ نَعْتَذِرُ إِلَيْهِ
وَنَتَوَاضَعُ لَهُ وَإِذَا وَقَعَ فِي قُلُوبِنَا حَقَارَةٌ لِأَحَدٍ
قُمْنَا بِخِدْمَتِهِ وَالْمُجَاهَدَةُ الْعَوَامُّ فِي تَوْفِيَةِ الْأَعْمَالِ

نعمت کا دروازہ اور کہولے سختی کا دروازہ اور دوسرے بند کرے
دروازہ عزت کا اور کہولے ذلت کا دروازہ اور تیسرے بند کرے آرام کا
دروازہ اور کہولے کوشش کا دروازہ اور چوتہی بند کرے نیند کا دروازہ
اور کہولے جاگنے کا دروازہ اور پانچوین بند کرے دولتمندی کا دروازہ
اور کہولے فقیری کا دروازہ اور چھٹے بند کرے امید کا دروازہ اور کہولے
موت کے لیے تیاری کا دروازہ اور کہا ابو عمرو بن نجید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے
جس شخص پر بزرگ ہوا اسکا نفس تو خوار ہوگا اسپر اسکا دین اور کہا ابو علی رودباری
رحمۃ اللہ نے جب کہے صوفی پانچ دن کے بعد مین بہوکا ہون پس اسپر
لازم کرو بازار کو اور اسکو حکم کرو کسب کرنے کا اور کہا ذوالنون مصری
نے نہین عزت دی اللہ تعالی نے بندے کو کسی عزت سے کہ اس کے
لیے بڑی عزت والی ہو اس سے کہ سوجہاوے اسکو اوس کے نفس کی ذلت
اور نہین ذلت دی اللہ تعالی نے بندے کو کسی ذلت سے کہ زیادہ
ذلت ہو اس سے کہ اسکو پردہ مین رکہے اپنے نفس کی ذلت سے اور کہا
ابراہیم خواص نے نہین ڈرایا مجہکو کسی چیز نے مگر مین سوار ہو گیا اوسپر
اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالی نے آرام ہی خلاصی ہے نفس کی
امیدون سے اور کہا منصور بن عبد اللہ نے مین نے سنا ابو علی رودباری کو رحمۃ اللہ
علیہما کہتے تہے آئی ہے آفت تین چیز سے طبیعت کے بیمار ہونے اور عادت کو لازم ہو
جانے اور صحبت کے بگڑنے سے پس مین نے پوچہا کیا ہے طبیعت کی بیماری پس کہا
حرام کا کہانا پس مین نے کہا اور کیا ہے لازم ہونا عادت کا کہا دیکہنا اور
فائدہ لینا حرام اور غیبت سے مین نے کہا پس کیا ہے فساد صحبت کا
بگاڑ پس کہا جب پیدا ہو نفس مین کوئی خواہش تو اوسکی پیروی
کرے اور کہا نصر آبادی رحمۃ اللہ نے تیرا قید خانہ تیرا نفس ہے جب تو نکلے
اوس سے تو تو پڑیگا ہمیشہ کے آرام مین اور کہا ابو الحسن وراق رحمۃ اللہ نے
ہوتا تہا بہت بڑا ہمارے احکام کا ہمارے کام کے شروع مین ابو عثمان
کی مسجد مین غیر کو اپنے پر پسند کرنا اس چیز مین کہ فتح ہو ہمپر اور یہ کہ ہم رات گذارین معلوم
پر اور جو شخص ہمسے پیش آتا بری بات سے ہم اسے بدلا نہ لیتے اپنے نفسون کے
لیے بلکہ ہم عذر کرتے اسکی طرف اور تواضع کرتے اوسکے لیے اور جب پڑتی
ہمارے دلون مین حقارت کسی کے لیے تو ہم کہڑے ہوتے اسکی خدمت
کرنے مین پس عامون کا مجاہدہ عملون کے پورا کرنے مین ہے

ومجاهدة الخواص في تصفية الاحوال وقد تسهل
مقاساة الجوع والعطش والسهر ومعالجة
الاخلاق الردية تعسر وتصعب ومن آفات
النفس ركونها الى استحلاء المدح والذكر
الطيب وثناء الخلق وقد تحتمل اثقال العبادات
لذلك ويستولي عليها الرياء والنفاق وعلامة
ذلك رجوعها الى الكسل والفشل عند انقطاع
ذلك وذم الناس لها ولا يتبين لك آفات
نفسك وشركها ودعواها وكذبها الا عند
الامتحان في مواطن دعواها وعند الموازنة لها
لانها تتكلم بكلام الخائفين ما لم تضطر الى الخوف
فاذا احتجت اليها في مواطن الخوف وجدتها
آمنة وتقول قول الابرار ما لم تمتحن بالتقوى
فاذا احتجت اليها وطالبتها بشروط التقوى
وجدتها مشركة مرائية متعجبة وتصف
وصف وصف العارفين ما لم تحتج الى الغاية فاذا
طلبت منها ذلك وجدتها كذابة وتدعي دعوى
الموقنين ما لم تمتحن بالاخلاص وتزعم انها من
المتواضعين ما لم تحل بها خلاف هواها عند الغضب
وكذلك تدعي السخاء والكرم والايثار والبذل و
الفناء والفتوة وغير ذلك من الاخلاق الحميدة
اخلاق الاولياء والابدال والاعيان تمنيا ورعونة
وحمقا واذا طالبتها بذلك وامتحنتها لم تجدها
الا كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء حتى اذا
جاءه لم يجده شيئا ولو كان تصدق والاخلاص
وصح منها القول تصدق بالقول لسانها لما اظهرت
للخلق الذين لا يملكون لها ضرا ولا نفعا
نفعت [illegible] لها عند الامتحان [illegible] عنها
[illegible]

اور خواصون کا مجاہدہ احوال کے صاف کرنے مین ہی اور کبھی آسان
ہوتا ہے رنج کھینچنا بھوک اور پیاس اور بیداری کا اور بری خوؤن کا
علاج کرنا مشکل اور سخت ہی اور نفس کی آفتون مین سی اسکا جھکنا طرف
میٹھا جاننے مدح اور نیک ذکر اور لوگون کی تعریف ہی اور کبھی اٹھاتا ہے
عبادتون کے بوجھ اس لیے اور غالب ہو جاتی ہے اسپر ریا اور نفاق اور
اسکی علامت نفس کا رجوع ہونا ہے سستی اور پھسلنے کی طرف اوس
مدح وغیرہ ٹوٹنے کے وقت کی اور اسکی مذمت کرنیکے وقت اور نہ ظاہر ہونگی
تجھکو تیرے نفس کی آفتین اور اسکا شرک اور اسکا دعوی اور اسکا جھوٹ
مگر نزدیک امتحان کرنیکے اوسکے دعوی کی جگہون مین اور نزدیک
تولنے کے اوسکے لیے کیونکہ وہ نہین کلام کرتا ڈرنیوالونکی کلام سے
جب تک بے قرار نہ ہو خوف کی طرف اور جب تو محتاج ہوا اسکی طرف
خوف کی جگہون مین تو تو اس کو پاویگا بیخوف اور وہ کہتا ہے نیکون
کی بات جب تک کہ امتحان کیا جاوی تقوے سے اور جب تو محتاج ہو
اسکی طرف اور طلب کرے اوس سے پرہیزگاری کی شرطین تو تو
پاوے گا اوس کو مشرک ریاکار عجب کرنیوالا اور بیان کرتا ہے عارفون
کی صفت جب تک محتاج ہو تو کسی غرض کیطرف پس جب تو طلب
کرے اس سے یہ تو تو پاویگا اس کو جھوٹا اور دعوی کرتا ہے یقین والون
کا دعوی جب تک امتحان نہ کیا جاوی اخلاص سے اور کہتا ہے کہ تحقیق
وہ تواضع کرنیوالون مین سے ہی جب تک نہین اترا اوسپر اسکی خواہش
کا خلاف غصے کے وقت اور اسی طرح دعوی کرتا ہے سخاوت اور
بخشش اور غیر کو اپنے پر پسند کرنے اور خرچ کرنے اور بے پرواہی اور جوانمردی وغیرہ
کا اچھے اخلاق مین سی اولیا اور ابدال اور شرافت کی خلاق ہی از روی آرزو
بیہودگی اور حمق کے اور جب تو طلب کرے اس سے یہ سب اور اسکا
امتحان کرے تو تو نہ پاویگا اسکو مگر جیسے ریت جنگل مین گمان کرتا ہے اوسکو پیاسا
پانی یہانتک کہ جب آتا ہے اوسکے پاس تو نہین پاتا اس کو کچھ بھی اور اگر ہوتا اسکو
صدق اور اخلاص اور صحیح ہوتی اوسے بات تو سچ بولتی بات مین زبان اوسکی
تو البتہ ظاہر کرتا نہ بہت لوگون کو جو نہین مالک ہین اوسکے لیے
نقصان کے اور نفع کے [illegible] اعمال [illegible] وقت پس [illegible]
[illegible]

سبحانه عليه فاستدامته لهذا العلم مراقبة لربه
وهذا هو اصل كل خير وانما يصل الى هذه المرتبة
بعد المحاسبة واصلاح حاله في الوقت ولزومه
طريق الحق واحسان مراعاة القلب بينه وبين الله
تعالى وحفظ الانفاس مع الله عز وجل فيعلم ان
الله تعالى عليه رقيب ومن قلبه قريب يعلم احواله
ويرى افعاله ويسمع اقواله ولا يتم ايضا الا بمعرفة
خصال اربع اولها معرفة الله تعالى والثانية معرفة
عدو الله ابليس والثالثة معرفة نفسك الامارة بالسوء
والرابعة معرفة العمل لله تعالى ولو عاش انسان دهرا
في العبادة مجتهدا ولم يعرفها ولم يعمل عليها لم ينفعه
عبادته وكان على الجهل ومصيره الى النار الا ان يتفضل
الله تعالى عليه برحمته فاما معرفة الله عز وجل فهو ان
يلزم العبد قلبه قربه عز وجل وقيامه عليه وقدرته
عليه وشهادته وعلمه به وانه رقيب حفيظ وانه واحد
ماجد لا شريك له في ملكه وانه عند ما وعد صادق
وعند ما ضمن واف وعند ما دعى اليه وندب اليه
ملي وله وعد ينجزه ووعيد صادق ينفذه ومقام
تصير اليه الخلائق ومصدر يتصرف من عنده وله
ثواب وعقاب ليس له شبه ولا مثل وانه كاف
رحيم ودود سميع عليم وانه كل يوم هو في شان لا
يشغله شان عن شان يعلم الخفي واخفى والضمير
والخطرات والوسوسة والهمة والارادة والسواكن
والحركة والطرفة والفترة وما فوق ذلك وما دون
ذلك ذلك مما دق او كبر عز وجل فلا يوصف
بما كان وما يكون وانه عزيز حكيم وقد استوفينا
ذلك في باب معرفة الصانع من قبل فاذا الزم هذا
قلبه واليقين الراسخ والعمل الدائم فليلزم ذلك كل
عضو منه وكل جارحة وكل مفصل وعرق وعضو

کے اسپر مطلع ہونے کو اور بندے کا اس علم کے ہمیشہ رکھنے کا نام مراقبہ
اوس کے پروردگار کیلیے اور یہ مراقبہ ہی جڑ ہے ہر بھلائی کی اور سوا اسکو
نہیں کر وہ پہونچتا ہے اس رتبے کو بعد حساب کے اور اپنے حال کے سنوارنے
کے وقت میں اور لازم کرنے کے حق کے راستے کو اور دل کے نیک نگاہ
رکھنے کو اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان اور سانسونکی نگاہ رکھنے کے ساتھ
اللہ عزوجل کے پس جانے کہ تحقیق اللہ تعالی اسپر نگہبان ہے اور اوسکو دل
سے نزدیک ہی جانتا ہے اوس کے احوال کو اور دیکھتا ہے اوس کے کامونکو
اور سنتا ہے اوسکی باتونکو اور نیز مجاہدہ پورا نہیں ہوتا مگر چار خصلتوں
کے پہچاننے سے پہلا اونکی اللہ تعالی کا پہچاننا ہے اور دوسرے اللہ
تعالی کے دشمنوں ابلیس کو اور تیسرے پہچاننا اپنے نفس کو برائی کے بہت حکم
کرنیوالا کو اور چوتھے پہچاننا عمل کا واسطے اللہ تعالی کے اور اگر زندگی
بسر کرے انسان عمر بھر عبادت میں کوشش کرنیوالا اور نہ پہچانے اسکو
اور نہ عمل کرے اسکو تو نہ فائدہ دیگی اسکو اوسکی عبادت اور وہ ہوگا جہالت
پر اور لوٹنا اس کا دوزخ کی طرف مگر یہ کہ فضل کرے اللہ تعالی اسپر اپنی
رحمت سے لیکن اللہ عزوجل کا پہچاننا پس یہ ہے کہ لازم کرے بندہ
اپنے دل پر اللہ تعالی کے نزدیک ہونا اور اسکا قائم ہونا اوسپر اور اسکا
طاقت رکھنا اسپر اور اسکا حاضر ہونا اور اسکا جاننا یہ کہ تحقیق وہ نگہبان
حفاظت کرنیوالا ہے اور یہ کہ تحقیق وہ بے پرواہ ہر چیز پانیوالا بزرگ ہے
نہیں کوئی شریک اس کا اوسکی ملک میں اور یہ کہ تحقیق وہ نزدیک اس چیز کے کہ
وعدہ کیا سچا ہے اور نزدیک اس چیز کے کہ ضامن ہوا پورا کرنیوالا ہے اور نزدیک
اس چیز کے کہ پکارا ہے اوسکی طرف غنی ہے اور اسکے لیے وعدہ ہے کہ اسکو پورا کریگا اور
عذاب کے وعدے سچے جاری کریگا انکو اور مقام ہے جس کی طرف لوٹیگی
خلقت اور نکلنے کی جگہ ہے تصرف کریگا اپنے پاس سے اور اس کے لیے ثواب اور
عذاب ہے جسکا کوئی شبیہ نہیں اور نہ مانند اور تحقیق وہ کفایت کرنیوالا ہے مہربان
دوست رکھنے والا سننے والا جاننے والا اور تحقیق وہ ہر دن میں ایک کام میں
نہیں مشغول کرتا اسکو کوئی کام کسی کام سے جانتا ہے پوشیدہ اور زیادہ
پوشیدہ کو اور دل کی بات اور خطروں اور وسوسے اور قصد اور ارادہ اور ساکن
اور حرکت اور آنکھ کے جھپکنے اور ہاتھ کے اشارے کو اور جو اس سے زیادہ ہو اور جو اس سے
کم ہو نہیں سکر باریک ہی چیز پہچانی جاتی اور بڑی ہی پس نہیں تعریف کیا جاتی ہے
جسکے اور جو ہوگا اور تحقیق وہ غالب ہے حکمت والا اور تحقیق ... بیان کر چکے ہم

وشعر وبشر فكذلك على شيء احاط به علماً لا تعزب عنه مغاربه وانه خلقه فاحسن خلقه وصوره فاحسن صورته وثبت جميع ذلك في قلبه وصح به عزمه واكمل عقله ثبتت حينئذ فيه المحاسبة ووصلت اليه المعرفة وقامت عليه الحجة وكان في مقام من الله شريف والحذر يصحبه في ذلك كله فحفظت جوارحه وقلبه ولا ينال شيئاً من هذه الجملة الا ان يقطع الاشغال كلها الا ما دلة على هذا والقرآن لا يفارق قلبه حذراً من سطواته لقدرته عليه لما قد سلفت وما يكون منه وحياء منه لقربه منه ولم تسقط منه ولم تسقط منه ارادة ولم تزل منه همة ولا خطرة الا له فيه علم فيكون العالم القائم بما يحب الله منه والتارك لما يكرهه منه فلا تكون منه خطرة ولا لحظة ولا وسوسة ولا ارادة ولا حركة ظاهراً ولا باطناً الا وعلم الله عنده قائم في قلبه قبل الخطرات والحركات في الوساوس وهو مقام العلماء بالله عز وجل الخائفين العارفين الا تقياء الورعين واما معرفة عداوة الله ابليس فقد امر الله تعالى بمحاربته ومجاهدته في السر والعلانية في الطاعة والمعصية واعلم العباد بانه قد عادى الله عز وجل وعبده ونبيه وصفيه وخليفته في الارض آدم عليه السلام وضاته في ذريته وانه لا ينام اذا نام الآدمي ولا يغفل اذا غفل الآدمي ولا يسهو اذا اسهى في نومه ويقظته مجتهداً في عطب الآدمي وهلاكه بالوان خديعة وحيلة ومكر ومصائد الشهية اللذيذة في طاعته ومعصيته ما يجهله كثير من خلق الله من العابدين المغترين المخدوعين وكثير من الغافلين ليست بغيته ان يوقع ابن آدم في معصية واكبر ثباته في العجب انما بغيته ان تردى لاستحقيت

اور بال اور چہرے مین اور اسی طرح وہ یقین کرے کہ تحقیق اللہ تعالی قائم ہے او سپر اور جاننے والا ہے ساتھ اوسکے گہیر نیوالا ہے ساتھ اس کے از روی علم کے نہیں چہپتا اس سے کوئی چہپنے والا اور تحقیق اوس نے اسکو پیدا کیا پس اچہا اسکی پیدائش کو اور اسکی صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور ثابت ہوجاوے یہ اوسکو دل مین اور صحیح ہووے ساتھ اسکے قصد اسکا اور کامل کیوے اوسکو اوسکی عقل تو ثابت ہوجاویگا اسوقت اسمین حساب کرنا اور پہونچ جاویگی اسکی طرف معرفت اور قائم ہوجاویگی اسپر حجت اور ہوگا ایک جگہہ بزرگ مین اللہ تعالی سے اور خوف اسکے ساتھ ہوگا اس سب مین پس نگہبانی کرین گے اسکے اعضا اور اسکا دل اور نہ پہونچیگا کسی چیز کو ان سب سے مگر یہ کہ کاٹ ڈالے شغلون سب کے سب کو مگر جو سوجہاوی اسکو اسپر حالانکہ خوف نہ جدا ہوگا اوسکو دل سے خوف سے اوسکی پکڑون سے واسطے اسکے قادر ہونیکے اوسپر واسطے ان گناہونکو کہ گذر گئے اور بسبب ایسے کہ ہوگا اوس سے اور واسطے حیا کرنیکے اللہ سے بسبب اسکے نزدیک ہونیکے اس سے اور نہیں گرا اوس سے کوئی ارادہ اور نہیں دور ہوا اس سے کوئی قصد اور نہیں کوئی خیال مگر اللہ کے واسطے اسمین علم ہے پس ہو وہ جاننے قائم ہونیوالا ساتھ اس چیز کے کہ دوست رکہتا ہے اللہ اسکو اور ترک نیوالا اس چیز سے جسکو وہ مکروہ رکہتا ہے اس سے اور نہ ہوگا اس سے کوئی خیال اور نہ دیکھنا اور نہ وسوسہ اور نہ ارادہ اور نہ حرکت ظاہر مین اور نہ باطن مین مگر اللہ کا علم اوسکے پاس ہوگا قائم اوسکے دل مین پہلے خطرون اور حرکتون اور وسوسون کے اور یہ مقام ہے اللہ عز وجل کے علماء کا ڈرنیوالون معرفت والون اچہے متقیون پرہیزگارون کا اور اسپر پہچاننا اللہ کے دشمن ابلیس کا پس تحقیق حکم کیا ہے اللہ تعالی نے اوس سے لڑنے اور جہاد کرنیکا پوشیدہ اور ظاہر مین فرمانبرداری اور نافرمانی مین اور جتایا ہے اپنے بندون کو کہ تحقیق اوس نے دشمنی کی ہے اللہ تعالی سے اور اوسکے بندے اور نبی اور برگزیدہ اور خلیفہ زمین مین حضرت آدم علیہ السلام سے اور انکو ضرر پہونچایا انکی اولاد مین اور یہ کہ وہ نہیں سوتا جب سوتا ہے آدمی اور وہ غافل نہیں ہوتا جب غافل ہوتا ہے آدمی اور وہ نہیں بہولتا جب بہولتا ہے آدمی اپنی نیند اور بیداری مین کوشش کرنیوالا ہے آدمی کی ہلاکت اور اسکو ہلاک کرنے مین نہیں چہوڑتا اسمین کوئی فریب او حیلہ اور مکر اور اسکی گہاتین خواہشون والی لذتون والی ہین اوسکی فرمانبرداری اور نافرمانی مین جانتے نہیں اوسکو مخلوق مین سے عبادت کرنیوالون سے کہ کہانیوالون فریب دیئے گئیون مین سے اور بہتیرے غافلون مین سے نہیں قصد اسکا کہ ڈالدے آدم کے بیٹے کو گناہ مین یا بڑے گناہ مین یا عجب مین سوا اسکے نہیں کہ اسکا مقصود یہ ہے کہ اس کو لیجاوے اپنی ساتھ

إلا وهي الأشياء التي توصف فهي كنز إبليس ومستراحه
ومسامرته ومحدثته وصديقته فإذا عرف العبد
صفتها فقد عرفها فكانت عليه في تلك وقوي عليها بالله
عز وجل فإذا اجتمعت في العبد هذه الخصال الثلاث
فليستعن بالله عز وجل عليهن ولا يغفل ولا يطيع نفسه
لأنه إذا قوي على أدب نفسه ومخالفتها عما تهوى
قوي على الخصال كلها إن شاء الله تعالى فعليه بذلك
لتفقد ميله بأمر الله عز وجل وحده لا شريك له
ولا يميل في هذا كله إلى أحد غير الله عز وجل فإنه إن
فعل ذلك فلا يوفق بخير وتوكله الله عز وجل إلى نفسه
فينبغي له أن يستعين بالله تعالى في هذا كله ويتبع
مرضاته في جميع ما أمره الله به ونهاه ولا يميل بذلك
أحدا غير الله عز وجل فإذا فعل ذلك أرشده الله
ووفقه ...... وأحبه وجنبه مكارهه وسيره بسير
الأصفياء العلماء بالله الذين بذلك نالوا العلم بالله
عز وجل وأما معرفة العمل لله عز وجل فأن يعلم
العبد أن الله عز وجل أمره بأمور ونهاه عن أمور
فالذي أمره به هو الطاعة والذي نهاه عنه هو
المعصية له عز وجل وأمره بالإخلاص فيهما والقصد
إلى السبيل الهدى على نهج الكتاب والسنة ولا يكون في
فعله بكل شيء غير الله عز وجل ولا يكون همه ترك المعاصي
الظاهرة وأعرض عن ترك المعاصي الباطنة التي هي أمهات
الذنوب وأصولها لأن الله تعالى ليس على هذا وعد
بالمغفرة ولا على هذا ضمن الثواب في دار الجزاء فلا
يجتهدن العبد في العبادة بالظاهر بفساد النية وسقيم
الإرادة معوجا فذلك طاعاته معاصي كلها فيحل به
عقوبات الدنيا والآخرة مع تعب البدن وكلفة الرياضة
وترك الشهوة واللذة فيخسر الدنيا والآخرة ولكن
يكون طاعته بالإخلاص والتقوى والصحيح نيته

گمراہ اور وہ بہت زیادہ ہے اس سے کہ تعریف کیا جاوے اور یہی خزانہ ہے شیطان
کا اور اس کے آرام کی جگہ ہے اور اس کے آزمائش کی جگہ ہے اور اس کے
بات چیت کی جگہ ہے اور اس کا دوست ہے پس جب پہچانے بندہ اسکی
صفت کو تو بہ تحقیق پہچان لیگا اسے اس سے تو خوار ہوگا اوس پر اور ذلیل ہوگا اور
وہ قوت پاویگا اوس پر ساتھ اللہ عز وجل کے پس جب جمع ہو جاویں بندہ میں یہ تین خصلتیں
پس چاہئے کہ مدد مانگے ساتھ اللہ عز وجل کے اوپر اور نہ غافل ہووے اور نہ فرمانبرداری کرے
اپنے نفس کی کیونکہ جب قوی ہوگا اپنا نفس کے ادب اور اسکی مخالفت پر اس چیز سے
جسکی طرف وہ جھکتا ہے تو قوی ہو جاویگا سب کی خصلتوں پر انشاء اللہ تعالیٰ پس
اسپر لازم ہے خرچ کرنا پیش قدمی کا قصد کرنے میں ساتھ اللہ عز وجل کے کہ اکیلا ہے نہیں شریک
اسکا اور نہ جھکے اس سب میں کسی کی طرف سوا اللہ عز وجل کے کیونکہ تحقیق اگر یہ کریگا
پس نہ توفیق دیا جاویگا بھلائی کے لیے اور سپرد کر دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اسکو نفس کی طرف
پس لائق ہے اسکو مدد مانگنی اللہ تعالیٰ سے اس سب میں اور پیروی کرے اسکی رضامندی کی
اس سب چیز کا اسکو حکم کیا ہے اللہ نے اور جس سے منع کیا ہے اور نہ جھکے اس میں کسی کی سوا اللہ
عز وجل کے پس جب یہ کریگا تو اسکو راہ دکھاویگا اللہ تعالیٰ اور اسکو توفیق دیگا اور اسکو
دوست رکھیگا اور اسکو برکنار کریگا اسکی بری لگنے والی باتوں سے اور اسکو چلاویگا ساتھ سیر
برگزیدہ عالمان ربانی کے وہ لوگ کہ جنکو سبب اسکے پہونچے ہیں علم کو ساتھ اللہ عز وجل کے لیکن
پہچاننا عمل کا واسطے اللہ عز وجل کے یہ ہے کہ جانے بندہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اسکو حکم کیا ہے
کاموں کا اور اسکو منع کیا ہے کاموں سے پس جسکا اسکو حکم کیا ہے وہ فرمانبرداری ہے اور جس سے
اسکو منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اور اسکو حکم کیا ہے اخلاص کا ان دونوں میں اور قصد کرنے کا بیچ
راستہ کی طرف کتاب اللہ و سنت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ پر اور نہ ہووے اسکو دل
ہمت اسکی کہ نفع میں ہر چیز سوا اللہ تعالیٰ کے اور نہ ہووے ان لوگوں میں سے کہ ترک کرتے ہیں ظاہری
گناہوں کو اور منہ پھیرتے ہیں ترک کرنے سے باطنی گناہوں کے کہ وہی گناہوں کی مائیں اور
انکی جڑیں ہیں کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اسپر وعدہ کیا ہے بخشش کا اور نہ اسپر ضامن ہوا
ہے ثواب کا دار الجزاء میں پس نہ کوشش کرے بندہ عبادت کرنے میں ظاہر میں
نیت کو بگاڑنے اور بیمار رکھ کر ارادہ کو پس ہوتی ہیں اس وقت اسکی عبادتیں گناہ سب کی سب
پس اترے اسپر عذاب دنیا اور آخرت کا ساتھ بدن کی تکلیف اور تھوڑی
مراد اور چھوڑنے خواہش کے اور لذت کے پس ٹوٹا پاوے دنیا اور
آخرت میں اور آراستہ کرے اپنی عبادت کو اخلاص اور تقوے اور پرہیزگاری
سے اپنی نیت کو

بِالصِّدْقِ وَيَحْفَظُ اِرَادَتَهُ بِالْمُحَاسَبَةِ وَلْيَكُنْ هِمَّتُهُ طَلَبُ
النِّيَّةِ الصَّادِقَةِ وَعَزْمُهُ طَلَبُ الْاِخْلَاصِ وَالتَّوْحِيْدِ
فِيْ اَقْوَالِهِ وَاَفْعَالِهِ وَاَحْوَالِهِ اَجْمَعَ عِنْدَ اَخْذِهِ فِي الطَّاعَةِ
وَاِعْرَاضِهِ عَنِ الْمَعْصِيَةِ حَتّٰى تَثْبُتَ مَعْرِفَةُ النِّيَّةِ كَمَا تَثْبُتُ
مَعْرِفَةُ الْعَمَلِ وَيَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَحْتَرِزَ مِنْ اَنْ يَخْدَعَهُ
اِبْلِيْسُ اللَّعِيْنُ بِغَوَائِلِهِ وَيَصْرَعَهُ بِمَصَائِدِهِ وَيُوْقِعَهُ
فِيْ فُخُوْخِهِ وَيَذْهَبَ بِهِ بِمَكْرِهِ وَخَدْعِهِ فَاِنَّ لَهُ مَصَائِدَ
مُسْتَجْلَاةً فِي الْقُلُوْبِ وَخَوَائِلَ مُهَيَّئَةً وَطَرَائِفَ لَذِيْذَةً
يَحْسَبُهُ الْجَاهِلُ نُوْرًا وَيَقِيْنًا وَهُوَ شَكٌّ وَظُلْمَةٌ يَحْمِلُهُ
مِيَاثَةً بَابٌ مِنَ الطَّاعَةِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُدْخِلَهُ فِيْ
اَدْنٰى مَنْزِلَةٍ يَسْتَغْرِقُ عَمَلَهُ فَاِيَّاهُ ثُمَّ اِيَّاهُ الْحَذَرَ
الْحَذَرَ فَاِنْ قَدَرَ اَنْ يَتَعَلَّمَ خُدَعَهُ كَمَا يَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ
فَلْيَفْعَلْ فَهٰذَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فَلْيَحْذَرِ الْعَبْدُ
فِيْ طَاعَتِهِ كَمَا يَحْذَرُهُ فِيْ مَعَاصِيْهِ فَاِنْ خَطَرَ بِبَالِهِ اَمْرٌ
وَدَعَتْهُ نَفْسُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَوْ حَرَكَةٍ بِحَرَكَةٍ فَلَا يَعْجَلْ دُوْنَ
الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ وَالتَّرَفُّقِ بِنَفْسِهِ وَيَتَرَسَّلْ بِتَرَسُّلِ الْعُلَمَاءِ
وَيُجَالِسِ الْفُقَهَاءَ الْعَالِمِيْنَ بِاللّٰهِ وَبِاَمْرِهِ وَنَهْيِهِ حَتّٰى يَدُلُّوْهُ
عَلٰى طَرِيْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُعَرِّفُوْهُ ذٰلِكَ وَيَدُلُّوْهُ عَلٰى
دَوَائِهِ وَدَائِهِ عَلٰى مَا قَدَّمْنَاهُ فِيْ مَجْلِسِ التَّوْبَةِ وَلَا يَنْبَغِيْ
لَهُ اَنْ يَفْتُرَ بِطُوْلِ الْقِيَامِ وَكَثْرَةِ الصِّيَامِ وَالنَّوَافِلِ الظَّاهِرَةِ
بِلَا مَعْرِفَةٍ مِنْهُ بِعَمَلِهِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ وَرَاعٰى فِعْلَهُ
مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِنَفْسِهِ وَرَبِّهِ وَيَعْرِفُ صِحَّةَ فِعْلِهِ عِنْدَهَا بِحُجَّةِ
الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ فَمَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنٍ نَظَرَ اَنْ كَانَ
يُفْعَلُ خَالِصًا صَادِقًا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَثَابَهُ عَلَيْهِ وَاِنْ
كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ رَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَسْقُطْ لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ
عَمَلٌ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اَمْرٌ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ اُعْطِيَ
كُلَّ خُلُقٍ حَسَنٍ وَصَحَّ عَقْلُهُ وَثَبَتَ عَمَلُهُ وَمَنْ اَدْخَلَهُ
وَكَانَ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مَا صَفِيًّا بِهِ الَّذِيْنَ بِاللّٰهِ يَعْرِفُوْنَ
وَلِلّٰهِ يَعْمَلُوْنَ وَبِهِ يَاْخُذُوْنَ وَبِهِ يَنْطِقُوْنَ وَمَعَهُ

اور اپنی نیت کو صدق سے اور نگاہ رکھے اپنے ارادوں کو حساب لینے سے اور چاہیے
کہ ہو کوشش اوسکی طلب کرنا اچھی نیت کا اور قصد اسکا طلب کرنا اخلاص
اور توحید کا اپنے قولون اور فعلون اور حالون کے سب مین وقت
اپنے شروع ہونیکے عبادت مین اور اپنے مونہہ پھیرنے کے گناہ سے یہانتک
کہ ثابت ہو جاوے نیت کی معرفت جیسے ثابت ہوتی ہے عمل کی معرفت اور لازم ہے
اسکو یہ کہ بچتا رہے اس سے کہ فریب دیوے اسکو شیطان لعین اپنی دہوکون سے اور گراوے اسکو
اپنی گہاتون مین اور ڈالے اسکو اپنے جالون مین اور لیجاوے اپنے مکر اور فریب سے کیونکہ اسکے
لئے جال ہین لگنے والے دلون مین اور دہوکے خواہش کئے گئے اور اچھی چیزین لذت والی ہین
گمان کرتا ہے اسکو جاہل نور اور یقین حالانکہ وہ شک اور اندہیرا ہے کہولتا ہے اسکے لیے
سو دروازے عبادت سے ارادہ رکہتا ہے اس سے یہ کہ اسکو داخل کرے تہوڑی سی منزل
مین کہ تمام لے اسکا عمل پس اس سے بچو بچو پس اگر قادر ہو کہ سیکھے شیطان
کے فریبون کو جیسے سیکہتا ہے قرآن مجید پس چاہیے کہ کرے پس اسکا حکم کیا ہے
اسکو اللہ جل شانہ نے پس چاہیے کہ اس سے ڈرتا رہے بندہ اپنی عبادت مین
جیسے ڈرتا ہے اس سے اپنے گناہون مین پس اگر خیال آوے اسکے دل مین کسی
کام کا اور بلاوے اسکو اسکا نفس کسی چیز کی طرف یا کسی حرکت کی پس نہ جلدی
کرے سوا اسکے پہچاننے اور جاننے کے اور چاہیے کہ نرمی کرے اپنے نفس سے اور
اور آہستگی کرے علمائے کی آہستگی کی طرح اور بیٹہا کرے سمجھ والون اور اللہ
اور اسکے حکم اور اسکے روک کے جاننے والون کے پاس یہانتک کہ وہ اسکو
سوجہا دین اللہ عزوجل کے رستے پر اور اسکو پہچنوا دین وہ اور اسکو سوجہا دین
اسکی دوا اور اسکی بیماری پر جیسے ہمنے آگے بیان کیا توبہ کی مجلس مین اور
نہین لائق اسکو دہوکہ کہانا اپنے لنبے قیام اور بہت روزہ رکہنے اور ظاہر
نفلون سے کہ اوسے بے معرفت کے ہین اپنے عمل کے پس جب ہو اسی طرح
دیکہے اپنے کام کو ساتھ پہچاننے اسکے کہ اپنے نفس اور اپنے پروردگار کو اور پہچانے کام کے
اسکا کام پاس نزدیک اسکے دلیل علم اور سمجھ سے پس جو کچہہ ہو ظاہر علم یا باطن کہ
کرے اگر ہو واسطے اللہ کے خالص سچا تو قبول کریگا اسکو اللہ تعالی اوس سے اور اسکو ثواب
دیگا اوسپر اور اگر ہو سوا اسکے تو اسکو رد کریگا اسپر پس گریگا اوسکی نزدیک اسکے کوئی
کام اور نہ پوشیدہ پس جب ہوگا اسیطرح پس تحقیق وہ دیا جاویگا ہر ایک خلق اچھا
اور صحیح ہو جاویگی اسکی عقل اور ثابت ہو جاویگا اسکا عمل جو اسکا عمل اور کام
اللہ عزوجل کے اولیا اور برگزیدہ دوستون سے ہو سب کے وہ جو ساتہہ اللہ کے پہچانتے ہین اور ۔۔۔
اور اسی کی لئے عمل کرتے ہین اور ساتہہ اسی کے لیتے ہین

ذلك اتهم نفسه واتهم هواه على نفسه ودينه واتهم إبليس فحينئذ اتهم مع ذلك معرفته بنفسه على معرفته بها

فصل لأهل المجاهدة والمحاسبة وأولي العزم عشر خصال جربوها لأنفسهم فإذا أقاموها وأحكموها بإذن الله تعالى وصلوا إلى المنازل الشريفة أولها أن لا يحلف العبد بالله عز وجل صادقا ولا كاذبا عامدا ولا ساهيا لأنه إذا أحكم ذلك من نفسه وعوّد لسانه رفعه ذلك إلى أن يترك الحلف ساهيا وعامدا فإذا اعتاد ذلك فتح الله له بابا من أنواره يعرف منفعة ذلك في قلبه وزيادة في بدنه ورفعة في درجته وقوة في عزمه وفي بصره والثناء عند الإخوان والكرامة عند الجيران حتى يأتمر به من يعرفه ويهابه من يراه والثانية أن يجتنب الكذب هازلا وجادا لأنه إذا فعل ذلك وأحكمه من نفسه واعتاده لسانه شرح الله به صدره وصفا به علمه حتى كأنه لا يعرف الكذب وإذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعيّره به في نفسه وإن دعا له بزوال ذلك كان له ثواب والثالثة أن يحذر أن يعد أحدا شيئا فيخلفه إياه وهو يقدر عليه إلا من عذر بيّن أو يقطع العدة البتة فإنه أقوى لأمره وأقصد لطريقه لأن الخلف من الكذب فإذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجة الحياء وأعطي مودة في الصادقين ورفعة عند الله جل ثناؤه والرابعة أن يجتنب أن يلعن شيئا من الخلق أو يؤذي ذرة فما فوقها لأنها من أخلاق الأبرار والصديقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله إياه في الدنيا مع ما يدخر له عنده من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة ويسلمه من الخلق ويرزقه رحمة العباد [illegible] والخامسة أن يجتنب أن يدعو

باوجود اس کے تہمت دیوے اپنے نفس کو اور تہمت دیوے اپنی خواہش کو اپنے نفس اور دین پر اور تہمت دیوے ابلیس کو پس اسوقت تہمت دیوے باوجود اسحال کے اپنے پہچاننے پر اپنے نفس کو اپنی پہچاننے پر اس نفس کو

فصل واسطے اہل مجاہدہ اور محاسبہ اور اولی العزم کے لیے دس خصلتیں ہیں جنکو انہوں نے آزمایا ہے اپنے نفسوں کے لئے پس جب انہوں نے انکو قائم رکہا اور انکو مضبوط کیا اللہ پاک کے اذن سے تو وہ پہونچ گئے بزرگ مرتبوں کو پہلے ان کے یہ ہے کہ قسم نہ کہاوے بندہ اللہ عزوجل کی سچی اور نہ جہوٹی جان بوجہہ کر اور نہ بہولکر کیونکہ تحقیق جب پکا کریگا اسکو اپنے نفس سے اور عادت ڈالیگا اپنی زبان کو تو اوٹہا دیگا اسکو طرف ترک کرنی قسم کہانی کے بہولکر اور جان کر پس جب عادت کریگا اسکو تو کہولدیگا اللہ اسکے لیے ایک دروازہ اپنے نوروں سے پہچانیگا نفع اسکا اپنے دل میں اور ترقی اپنے بدن میں اور بلندی اپنے درجہ میں اور قوت اپنے قصد اور اپنی بینائی میں اور تعریف نزدیک بہائیوں کے اور بزرگی نزدیک پڑوسیوں کے یہانتک کہ حکم مانے اسکا جو اسکو پہچانتا ہو اور ہیبت کہاوے اس سے جو اسکو دیکہے اور دوسری یہ ہے کہ پرہیز کرے جہوٹ سے بیہودہ و دانستہ کیونکہ تحقیق جب وہ کریگا ایسا اور اسکو پکا کریگا اپنے نفس سے اور اسکی عادت کریگا اپنی زبان کو تو کہولدیگا اللہ پاک اس سے اسکا سینہ اور صاف ہوجاویگا اس سے اسکا علم یہانتک کہ گویا وہ نہیں پہچانتا جہوٹ کو اور جب سنے اس کو اپنے غیر سے تو عیب دیوے اسکا اوسپر اور عار کرے اس سے اپنے دل میں اور اگر دعا کرے اسکے لئے اس کے دور ہونیکی تو ہوگا اسکے لیے ثواب اور تیسرے یہ کہ ڈرے اس سے کہ وعدہ کرے کسی سے کچہہ پس خلاف کرے اسکا اس سے حالانکہ وہ قادر ہو یہ مگر کسی عذر ظاہر سے یا قطع کردے وعدہ کرنا البتہ کیونکہ تحقیق یہ بہت قوی ہے اس کے کام کے لیے اور بہت سیدہا ہے اسکی راستے کے لیے کیونکہ وعدہ خلافی جہوٹ میں سے ہے پس جب کریگا ایسا تو کہولا جاویگا اسکے لیے دروازہ سخاوت کا اور درجہ حیا کا اور دیا جاویگا دوستی سچوں میں اور بلند قدری اللہ جل جلالہ کے پاس اور چوتہی یہ ہے پرہیز کرے لعنت کرنے سے کسیکو مخلوق میں سے یا ایذا دیوے چیونٹی کو پس جو اس سے زیادہ ہے کیونکہ یہ نیکوں اور سچوں کے اخلاق میں سے ہے اور اسکے لئے اچہی عاقبت ہے اللہ تعالی کی اسکی نگہبانی کرنے میں دنیا میں ساتہ اسکے کہ ذخیرہ کریگا اسکے لیے اپنے پاس سے درجوں سے اور بچاویگا اسکو ہلاکتوں کی جگہوں سے اور سلامت رکہیگا اسکو مخلوق سے اور روزی دیگا بندوں کی رحمت اور اپنی نزدیکی اور پانچویں یہ ہے اسکو بددعا کرنے سے

على أحد من الخلق وإن ظلمه فلا يقطعه بلسانه
ولا يكافئه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى
ولا يكافئه بقول ولا فعل فإن هذه الخصال
ترفع صاحبها إلى الدرجات العلى إذا تأدب بها ينال
منزلة شريفة في الدنيا والآخرة والحب والمودة
في قلوب الخلق أجمعين من قريب وإجابة الدعوة والعلو
في الخير والعز في الدنيا في قلوب المؤمنين والسادسة
أن لا يقطع الشهادة على أحد من أهل القبلة بشرك
ولا كفر ولا نفاق فإنه أقرب للرحمة وأعلى في
الدرجة وهي تمام السنة وأبعد من الدخول في
علم الله سبحانه وتعالى وأبعد من مقت الله عز وجل
وأقرب إلى رضا الله تعالى ورحمته والخلق أجمعين
والسابعة يجتنب النظر والعصيان إلى شيء من المعاصي
ظاهرا وباطنا ويكف عنها جوارحه فإن ذلك من
أسرع الأعمال ثوابا في القلب والجوارح في عاجل الدنيا
مع ما يدخر الله تعالى له من خير الآخرة نسأل الله
تعالى أن يمن علينا أجمعين بالعمل بهذه الخصال
وأن يخرج شهواتنا من قلوبنا والثامنة يجتنب
أن يجعل على أحد من الخلق منه مؤنة صغيرة ولا
كبيرة بل يرفع مؤنته عن الخلق أجمعين مما احتاج
إليه واستغنى عنه فإن ذلك تمام عزة العابدين
وشرف المتقين وبه يقوى على الأمر بالمعروف و
النهي عن المنكر ويكون الخلق عنده أجمعون بمنزلة
واحدة في الحق سواء فإذا كان كذلك نقله الله
تعالى إلى الغناء واليقين والثقة به عز وجل ولا
يرفع أحدا بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء
ولا يقطع بأن هذا الباب عز المؤمنين وشرف
المتقين وهو أقرب باب إلى الإخلاص والتاسعة
ينبغي له أن يقطع طمعه من الآدميين لا يطمع

کسی پر مخلوق مین سو اگرچہ وہ ظلم کرے اسپر پس نہ کاٹے اسکو اپنی زبان
سے اور نہ بدلہ دیوے اسکو اسکی کرتوت کا اور اٹھاوے اسکو اللہ تبارک و تعالی
کیلئے اور نہ بدلہ دیوے اسکو کسی بات اور نہ کسی کام کا کیونکہ تحقیق یہ خصلتیں
بلند کرتی ہین اپنے صاحب کو بلند درجون مین جب ادب لیوے ان خصلتون سے تو
پہونچتا ہے انکو سبب سے بزرگ مرتبہ کو دنیا اور آخرت مین اور محبت اور دوستی کو
سب کے سب لوگون کے دلون مین نزدیک اور دور سے اور دعا کی قبول ہونیکو اور بلندی کو بھلائی
مین اور عزت کو دنیا مین مومنون کے دلون مین اور چھٹی یہ کہ نہ یقین کرے
گواہی دینے کا کسی پر اہل قبلہ مین سے شرک کی اور نہ کفر اور نہ نفاق کی کیونکہ تحقیق
یہ بہت نزدیک ہے واسطے رحمت کے اور بہت بلند ہے درجہ مین اور یہی پوری سنت ہے
اور بہت دور ہے دخل دینے سے اللہ سبحانہ و تعالی کے علم مین اور بہت دور ہے
اللہ عز وجل کے غصے سے اور بہت نزدیک ہے اللہ تعالی کی رضامندی اور اسکی
رحمت کی طرف کیونکہ یہ ایک دروازہ بزرگ عزت کا ہے اللہ تعالی پر کھولتا
ہے بندے کو رحمت کا سب مخلوق کے لیے اور ساتوین یہ کہ نظر کرنے اور قصد کرنے سے کسی
چیز کی طرف گناہون مین ظاہر اور باطن مین اور بند رکھے ان سے اپنے اعضاؤن
کو کیونکہ تحقیق یہ عملون کے بہت جلدی کرنیوالون مین سے ہے ثواب کے دل اور
اعضاؤن مین جلدی ہونیوالی دنیا مین بہت اسکے کہ ذخیرہ کریگا اللہ
تعالی اس کے لیے آخرت کی بھلائی سے ہم مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ
احسان رکھے ہم سب پر ساتھ عمل کرنیکے ان خصلتون پر اور یہ کہ نکالے
ہماری خواہشین ہماری دلون سے اور آٹھوین یہ کہ بچے اس سے کہ کرے کسی پر مخلوق مین سے
اپنے سے کوئی تکلیف چھوٹی اور نہ بڑی بلکہ اٹھا دے اپنی تکلیف سب مخلوق سے جس کی
کہ محتاج ہو طرف اسکی اور بے پرواہ ہو اس سے کیونکہ تحقیق یہ پوری عزت ہے عابدون کی اور بزرگی
ہے پرہیزگارون کی اور اسی سے وہ قوت پاتا ہے حکم کرنے پر ساتھ بھلائی کے اور روکنے پر برائی
اور ہوتی ہے مخلوق اسکے پاس سب کے سب ایک مرتبہ پر حق مین برابر پس جب ہوگا
اسطرح تو پہنچا دیگا اسکو اللہ پاک غنا اور یقین اور اللہ تعالی پر بھروسا کرنیکی طرف
اور نہ اونچا کریگا کسی کو اپنی خواہش سے اور ہونگے لوگ اسکے پاس حق مین برابر اور یقین کرے
اسکا کہ تحقیق یہ ایک دروازہ ہے مومنون کی عزت اور پرہیزگارون کی بزرگی
کا اور یہ بہت نزدیک ہے اخلاص کے باب کی طرف اور نوین
لازم ہے اس کو یہ کہ توڑ دیوے اپنی طمع آدمیون سے نہ طمع کرے

نفسه في شيء مما في ايديهم فانه العز الاكبر والغنا
الخالص والملك العظيم والفخر الجليل واليقين الصافي
والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة
بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه
ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين
الى الله تبارك وتعالى الخصلة العاشرة التواضع لانه
بذلك يشيد مجد درجته وتعلو منزلته ويستكمل
العز والرفعة عند الله تعالى وعند الخلق ويقدر على
ما يريد من امر الدنيا والآخرة وهذه الخصلة
اصل الطاعات كلها وفرعها وكمالها وبها يدرك
العبد منازل الصالحين الراضين عن الله تعالى في
الضراء والسراء وهي كمال التقوى والتواضع هو
ان لا يلقى العبد احدا من الناس الا راى له الفضل
عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيرا مني و
ارفع درجة فان كان صغيرا قال هذا لم يعص الله وانا
قد عصيت فلا اشك انه خير مني فان كان كبيرا
قال هذا عبد الله قبلي وان كان عالما قال هذا اعطي
ما لم ابلغ ونال ما لم انل وعلم ما جهلت وهو يعمل
بعلمه وان كان جاهلا قال هذا عصى الله بجهل وانا
عصيته بعلم فلا ادري بما يختم له وبما يختم لي و
وان كان كافرا قال لا ادري عسى ان يسلم هذا
فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشر
العمل فهذا باب الشفقة والوجل واول ما يصحب
واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك
سلمه الله من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة
لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واحبائه
وكان من اعداء ابليس عدو الله لعنه الله وهو باب
الرحمة ومع ذلك يكون قد قطع طريق الكبر [illegible]

اپنے جی میں کسی چیز میں اوسمیں سے کہ ان کے ہاتھوں میں ہو کیونکہ یہ عزت بہت
بڑی ہے اور غنا خالص اور بادشاہی بڑی اور بڑا فخر اور صاف یقین
اور توکل شافی صحیح ہے اور یہ ایک دروازہ ہے عزوجل پر بھروسا کرنیکے
دروازوں میں سے اور یہ ایک دروازہ ہے زہد کے دروازوں میں سے اور اسی سے
پہونچتا ہے پرہیزگاری کو اور کامل ہوتی ہے عبادت اسکی اور یہ ان لوگوں کی
علامتوں میں سے ہے جو ٹوٹے ہیں سب سے طرف اللہ تعالی کے دسوین خصلت
تواضع ہے کیونکہ تحقیق اسی سے محکم کیجاتی ہے اوسکو درجے کی بزرگی اور بلند ہوتا ہے
اسکا مرتبہ اور کامل کرتا ہے عزت اور بلندی اللہ تعالی کے پاس اور مخلوق کے پاس اور
قدرت پاتا ہے اسپر جو ارادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت کے کام سے اور یہی خصلت
جڑ ہے سب کی طاعتوں کی اور انکی شاخ اور انکا کمال ہے اور اسی سے پاتا ہے
بندہ نیکوں کے مرتبوں کو جو راضی رہنے والے ہیں اللہ تعالی سے تکلیف اور خوشی میں
اور یہی خصلت پرہیزگاری کا کمال ہے اور تواضع یہ ہے کہ نہ ملے بندہ کسی کو
لوگوں میں سے مگر دیکھے اوسکو جیسے بزرگی اپنے پر اور کہے نزدیک ہے کہ یہ ہو
نزدیک اللہ تعالی کے بہتر مجھ سے اور زیادہ بلند درجہ میں پس اگر چھوٹا ہو تو
کہے اوسنے نہیں نافرمانی کی اسکی اور میں نے تحقیق نافرمانی کی اسکی اور میں نے
تحقیق نافرمانی کی ہے پس میں نہیں شک کرتا کہ تحقیق یہ بہتر ہے مجھ سے
پس اگر وہ بڑا ہو تو کہے اوسنے عبادت کی ہے اسکی مجھ سے پہلے اور اگر وہ عالم ہو
تو کہے دیا گیا ہے جسکو میں نہیں پہونچا اور یہ جانتا ہے وہ جسکو میں نہیں
جانتا اور یہ عمل کرتا ہے علم پر اور اگر وہ جاہل ہو تو کہے اوسنے نافرمانی کی
نادانی سے اور میں نے نافرمانی کی اوس کے علم سے اور میں نہیں جانتا کس چیز
سے خاتمہ کیا جاویگا میرے لیے اور اگر وہ کافر ہو تو کہے میں نہیں جانتا شاید یہ
مسلمان ہو جاوے پس خاتمہ کیا جاوے اسکے لئے بہتر عمل سے اور شاید میں کافر
ہو جاؤں پس خاتمہ کیا جاوے میرے لیے بہت برے عمل سے اور یہ دروازہ ہے
شفقت اور ڈر کا اور پہلا اس چیز کا جس سے صحبت کیجاوے اور آخر اس چیز کا کہ باقی
رہتا ہے بندوں پر پس جب ہو بندہ اس طرح تو سلامت رکھیگا اسکو
اللہ تعالی ہلاکتوں سے اور وہ پہنچ جاویگا ان مرتبوں کو خیرخواہی کے
اللہ عزوجل کے اور ہوگا رحمن کے برگزیدوں اور اسکے پیاروں میں سے اور
[illegible]

نفسہ فی الدین والدنیا والآخرۃ وھو مخ العبادۃ وحلیۃ
شرف الزاھدین وسیماء الناسکین فلا شیء افضل منہ
ومع ذلک یقطع لسانہ عن ذکر العالمین فلا یتم لہ عمل
الا بہ وتخرج الغل والبغی والکبر من قلبہ فی جمیع احوالہ
وکان لسانہ فی السر والعلانیۃ واحدا ومشیئتہ
فی السر والعلانیۃ واحدۃ وکلامہ کذلک وخلق
عندہ فی النصیحۃ واحدا فلا یکون من الناصحین
وھو یذکر احدا من خلق اللہ بسوء او یعیرہ بفعلہ
او یحب ان یذکر احد عندہ بسوء او یفرح قلبہ
اذا ذکر عندہ بسوء وھذا آفۃ العابدین وعطب
النساک وھلاک الزاھدین الا من اعانہ اللہ
عز وجل علی حفظ لسانہ وقلبہ برحمتہ **فصل**
واما التوکل فالاصل فیہ قولہ عز وجل ومن
یتوکل علی اللہ فھو حسبہ وقولہ تعالی وعلی اللہ
فتوکلوا ان کنتم مؤمنین وعن عبد اللہ بن مسعود
قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت
الامم بالموسم فرأیت امتی قد ملاوا السھل و
الجبل فاعجبتنی کثرتھم وھیئتھم فقیل لی ارضیت
قلت نعم قیل ومع ھؤلاء سبعون الفا یدخلون
الجنۃ بغیر حساب لا یکتوون ولا یتطیرون ولا
یسترقون وعلی ربھم یتوکلون فقام عکاشۃ بن
محصن الاسدی فقال یا رسول اللہ ادع اللہ
ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم اجعلہ منھم فقام آخر فقال ادع اللہ
ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبقک بھا عکاشۃ وحقیقۃ التوکل تفویض الامور
الی اللہ عز وجل والتنقی من ظلمات الاختیار و
التدبیر والترقی الی ساحات شھود الاحکام و
التقدیر فیقطع العبد ان لا تبدیل للقسمۃ

نفس مین اور دین مین اور دنیا اور آخرت مین اور یہی عبادت کا مغز ہے اور زاہدون
کی بزرگی کی نہایت اور عابدون کی نشانی پس کوئی چیز افضل نہین ہے اس سے اور
باوجود اسکے کاٹ ڈالے اپنی زبان کو جہانون کے ذکر سے پس پورا ہوگا اسکا عمل کوئی
مگر ساتھ اس کے اور نکالے کینہ اور نافرمانی اور تکبر اپنے دل سے اپنے سب احوال مین اور
ہو اوسکی زبان پوشیدہ اور ظاہر مین ایک اور اسکا ارادہ پوشیدہ اور ظاہر
مین ایک اسی طرح اوسکی کلام اور ہو خلق اوسکی پاس خیر خواہی مین ایک
اور نہ ہو نصیحت کرنیوالون مین سے اور حالانکہ وہ ذکر کرے کسیکا اللہ تعالی کی
مخلوق مین سے ساتھ برائی کے یا اسکو عار دیوے کسی کام مین یا دوست رکھے
یہ کہ ذکر کیا جاوے کسی کا اسکے پاس برائی سے یا خوش ہو اسکا دل جب ذکر
کیا جاوے اسکے پاس برائی سے اور یہ آفت ہے عبادت کرنیوالون کی اور ہلاکت ہے
عابدون کی اور ہلاکت ہے زاہدون کی مگر جس کی مدد کرے اللہ تعالی اسکی
زبان اور اسکے دل کے نگاہ رکھنے مین اپنی رحمت سے **فصل** لیکن
توکل پس اصل اوس مین فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اور جو شخص توکل کرے
اللہ تعالی پر پس وہی کافی ہے اسکو اور فرمودہ اللہ تعالی کا اور اللہ ہی پر
پس توکل کرو اگر تم مومن ہو اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو دکھلائی گئیں
امتین بیچ موسم مین پس مینے دیکھا اپنی امت کو کہ تحقیق بھر دیا ہے برابر زمین اور پہاڑ
کو پس مجھکو اچھی لگی انکی کثرت اور انکی ہیئت پس کہا گیا مجھسے کیا تو راضی ہوا میںنے کہا
ہان کہا گیا اور ساتھ انکے ستر ہزار ہین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے وہ داغ نہین دیتے
اور نہ وہ بدفال پکڑتے ہین اور نہ وہ منتر کراتے ہین اور وہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہین پس
کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن اسدی پس عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ دعا کیجئے اللہ سے کہ کرے مجھکو ان مین سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا اللہ اسکو کر انمین سے پس کھڑا ہوا اور شخص پس عرض کیا دعا
کیجئے اللہ سے کہ کرے مجھکو بھی ان مین سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تجھسے بڑھ گیا اس مین عکاشہ اور حقیقت توکل کی سپرد کرنا ہے
سب کامون کا طرف اللہ تعالی کے اور پاک ہونا اندھیرون اختیار اور تدبیر سے
اور چڑھنا طرف میدانون دیکھنے احکام اور تقدیر کے پس کرے بندہ یقین کہ نہین
ہے بدلنا واسطے قسمت کے پس

فَمَا قُسِمَ لَهٗ لَا يَفُوْتُهٗ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهٗ لَا يَنَالُهٗ فَيَسْكُنُ
قَلْبُهٗ اِلٰى ذٰلِكَ وَيَطْمَئِنُّ اِلٰى وَعْدِ مَوْلَاهُ فَيَاْخُذُ
مِنْ مَوْلَاهُ وَالتَّوَكُّلُ ثَلٰثُ دَرَجَاتٍ وَهِيَ التَّوَكُّلُ
ثُمَّ التَّسْلِيْمُ ثُمَّ التَّفْوِيْضُ فَالْمُتَوَكِّلُ يَسْكُنُ اِلٰى وَعْدِ
رَبِّهٖ وَصَاحِبُ التَّسْلِيْمِ يَكْتَفِىْ بِعِلْمِهٖ وَصَاحِبُ التَّفْوِيْضِ
يَرْضٰى بِحُكْمِهٖ وَقِيْلَ التَّوَكُّلُ بِدَايَةٌ وَالتَّسْلِيْمُ وَسَطٌ
وَالتَّفْوِيْضُ نِهَايَةٌ وَقِيْلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالتَّسْلِيْمُ صِفَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَالتَّفْوِيْضُ صِفَةُ الْمُوَحِّدِيْنَ
وَقِيْلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْعَوَامِّ وَالتَّسْلِيْمُ صِفَةُ الْخَوَاصِّ
وَالتَّفْوِيْضُ صِفَةُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ وَقِيْلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ
الْاَنْبِيَاءِ وَالتَّسْلِيْمُ صِفَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَالتَّفْوِيْضُ صِفَةُ
نَبِيِّنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ فَالتَّوَكُّلُ
عَلٰى كَمَالِ الْحَقِيْقَةِ وَقَعَ لِاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ فِى
الْوَقْتِ الَّذِىْ قَالَ لِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا
لِاَنَّهٗ غَابَتْ نَفْسُهٗ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهَا اَثَرٌ فَلَمْ يَرَ مَعَ اللّٰهِ
تَعَالٰى شَيْئًا غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اَوَّلُ مَقَامٍ فِى التَّوَكُّلِ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَبْدُ بَيْنَ
يَدَىِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَىِ الْغَاسِلِ
يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ اَرَادَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ حَرَكَةٌ وَّلَا تَدْبِيْرٌ
فَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى لَا يَكُوْنُ لَا يَسْئَلُ
وَلَا يُرِيْدُ وَلَا يَرُدُّ وَلَا يَحْبِسُ وَقِيْلَ اَيْضًا التَّوَكُّلُ
هُوَ الْاِسْتِرْسَالُ وَقَالَ حَمْدُوْنُ هُوَ الْاِعْتِصَامُ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ حَقِيْقَةُ التَّوَكُّلِ اِسْقَاطُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِمَّا سِوَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيْلَ التَّوَكُّلُ رَدُّ الْعَيْشِ اِلٰى يَوْمٍ
وَّاحِدٍ وَّاِسْقَاطُ هَمِّ غَدٍ وَّقَالَ اَبُوْ عَلِىِّ الرُّوْذْبَارِىُّ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَرَاتِبُ التَّوَكُّلِ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ
الْاُوْلٰى مِنْهَا اِذَا اُعْطِىَ شَكَرَ وَاِذَا مُنِعَ صَبَرَ وَالثَّانِيَةُ
[illegible]

جو کچھ قسمت کیا گیا ہے واسطے اوس کے وہ نہیں فوت ہوگا اس سے
اور جو نہیں مقدر کیا گیا اس کے لیے وہ نہیں پہونچیگا اسکو پس آرام
کریگا دل اسکی طرف اور اطمینان کریگا اپنے مولا کے وعدہ کیطرف پس لیگا
اپنے مولی سے اور توکل تین درجہ ہے اور وہ توکل ہے اور پہر تسلیم ہے پہر تفویض
ہے پس متوکل آرام پکڑتا ہے اپنے پروردگار کو وعدہ کی طرف اور صاحب التسلیم
کفایت کرتا ہے اپنے علم میں اور صاحب التفویض راضی ہوتا ہے اسکے حکم
مین اور بعض نے کہا توکل شروع ہے اور تسلیم درمیان اور تفویض نہایت
اور بعض نے کہا توکل صفت ہے مومنون کی اور تسلیم صفت ہے اولیاء کی
اور تفویض صفت ہے موحدون کی اور بعض نے کہا توکل صفت ہے عاموں
کی اور تسلیم صفت ہے خاصون کی اور تسلیم صفت ہے حضرت ابراہیم علیہ
الصلوت والسلام کی اور تفویض صفت ہے ہمارے نبی صلوات اللہ
علیہ وعلیہم اجمعین کی پس توکل حقیقت کے کمال پر واقع ہوا اوسطے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے جس وقت کہا واسطے حضرت جبریل علیہ السلام کے
اوپر تیری مجھے حاجت نہیں ہے کیونکہ تحقیق غائب ہوگیا اسکا نفس
یہانتک کہ نہیں باقی رہا اوس کے لیے نشان پس نہ دیکھا ساتھ اللہ پاک کے
اللہ عزوجل کے غیر کو اور کہا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا مقام
توکل مین یہ ہے کہ ہو بندہ اللہ تعالی کے آگے جیسے مردہ آگے غسل دینے والے
کے وہ اوسے پہیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے نہ ہو اوس کے لیے کوئی حرکت
اور نہ کوئی تدبیر پس توکل کرنیوالا اللہ سبحانہ وتعالی پر ہوتا ہے کہ نہ مانگے
اور نہ ارادہ کرے اور نہ روکے اور نہ بند کرے اور نیز کہا گیا ہے توکل وہ
چہوڑ دینا ہے اور کہا حمدون رحمۃ اللہ علیہ نے وہ محکم پکڑنا ہے اللہ عزوجل
کو اور کہا ابراہیم خواص علیہ الرحمۃ نے توکل کی حقیقت خوف اور
امید کا ڈالدینا ہے اللہ تعالے سواسے اور بعض نے کہا توکل
رد کرنا عیش کا ہے ایک ہی دن کی طرف اور کل کا غم گرانا ہے اور
کہا ابو علی روذباری علیہ الرحمۃ نے نگاہ رکہنا توکل کا تین درجے
پہلا ان میں سے جب دیا جاوے تو شکر کرے اور جب نہ دیا جاوے تو
صبر کرے اور دوسرا یہ ہے کہ ہو بندہ ایسا کہ نہ ملنا اور ملنا اس کے
ایک ہوجاوے اور تیسرا یہ کہ

المفقر مع الشکر احب الیه لعلمه باختیار الله تعالی
له ذلك وروی عن جعفر الخلدی قال قال ابراهیم
الخواص کنت فی طریق مکة سائرا فرأیت شخصا
وحشیا فجئت الیه فقلت اجنی ام انسی فقال بل
جنی فقلت الی این فقال الی مکة فقلت له بلا زاد
ولا راحلة قال نعم ان فینا ایضا من یسافر علی
التوکل فقلت له ما التوکل قال الاخذ من الله
وقال سهل رحمة الله علیه هو معرفة معطی ارزاق
المخلوقین ولا یصح لاحد التوکل حتی یکون عنده
السماء کالصفر والارض کالحدید لا ینزل من السماء
مطر ولا یخرج من الارض نبات ویعلم ان الله لا
ینسی له ما ضمن له من رزقه بین هذین وقیل
هو ان لا تعصی الله تعالی من اجل رزقك وقال
بعضهم حسبك من التوکل ان لا تطلب لنفسك
ناصرا غیر الله تعالی ولا لرزقك خازنا غیره
ولا لعملك شاهدا غیره وقال الجنید رح التوکل ان
تقبل بالکلیة علی ربك وتعرض عمن دونه وقال
الثوری رحمة الله علیه هو ان تفنی تدبیرك
فی تدبیره وترضی بالله وکیلا ومدبرا ونصیرا
قال الله تعالی وکفی بالله وکیلا وقیل هو اکتفاء
العبد الذلیل بالرب الجلیل کاکتفاء الخلیل بالخلیل
حین لم ینظر الی عنایة جبریل وقیل هو السکون
عن الحرکات اعتمادا علی خالق الارض والسموات
وقیل لبهلول المجنون رحمة الله علیه متی یکون
العبد متوکلا قال اذا کان بالنفس غریبا بین الخلق
وبالقلب قریبا الی الحق وقیل لحاتم الاصم رحمة الله
علیه علی ما بنیت امرك هذا من التوکل قال
علی اربع خلال علمت ان رزقی لیس یاکله غیری
فلست اشتغل به وعلمت ان الموت یاتی بغتة

نہ ملنا ساتھ شکر کے زیادہ پیارا ہوا اوس کی طرف واسطے اوس کے جاننے کے
اللہ کو پسند کرنے کو اس کے لیئے یہی اور مروی ہے حضرت جعفر خلدی رح سے کہ کہا
کہا ابراہیم خواص نے کہ میں تہا مکے کے رستے میں سیر کرنیوالا پس میں نے دیکہا ایک شخص
جنگلی کو پس میں گیا اوسکی طرف پس میں نے کہا آیا تو جن ہے یا آدمی پس اوس نے
کہا میں جن ہوں پس میں نے کہا کدہر جاتا ہے اوس نے کہا مکہ کی طرف میں نے اوس کو کہا
بے توشہ اور بے سواری کہا ہاں ہم میں بہی وہ لوگ ہیں جو سفر کرتے ہیں
توکل پر میں نے اوس سے پوچہا کیا ہے توکل کہا لینا اللہ سے اور کہا سہل علیہ
رحمۃ نے توکل پہچاننا ہے مخلوقات کی روزوں کے دینے والے کا اور نہیں ہے کسی کے
لیے توکل یہاں تک کہ ہو اس کے نزدیک آسمان تانبے کی طرح اور زمین لوہے
کی طرح نہ برسے آسمان سے مینہ اور نہ نکلے زمین سے انگوری اور وہ جانے تحقیق
اللہ پاک نہیں بہولتا اس کو جس کا ضامن ہوا ہے اسکی رزق سے
درمیان ان دونوں کے اور بعض نے کہا وہ یہ ہے کہ تو اسکی نافرمانی نہ کرے
اپنی روزی کے واسطے اور کہا بعض نے تجہکو کافی ہے توکل سے یہ کہ طلب
نہ کرے اپنے نفس کے لیے کوئی مددگار اللہ تعالی کے سوا کوئی اور نہ اپنے
رزق کے لیے کوئی خزانچی اس کے غیر کو اور نہ اپنے عمل کے لیے دیکہنے والا اوسکے
غیر کو اور کہا جنید نے توکل یہ ہے تو بالکل متوجہ ہو جاوے اپنے پروردگار پر اور
منہ پہیرے اُن سے جو اوس کے سوا ہیں ثوری علیہ الرحمۃ نے توکل یہ ہے کہ تو فنا
کرے اپنی تدبیر کو اوسکی تدبیر میں اور تو راضی ہو واسطے اللہ تعالی کے کارساز
اور مددگار اور مددگار ہونے سے فرمایا اللہ تعالی نے اور کافی ہے اللہ کارسازی
کرنیوالا اور بعض نے کہا وہ کفایت کرنی ہے بندے ذلیل کے ساتہ رب جلیل
کی مثل کفایت کرنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہ اللہ جلیل کے جبکہ نہ
نظر کی انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عنایت کی طرف اور بعض نے
کہا وہ آرام کرنا ہے حرکتوں سے زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے کے بہروسے
پر اور کہا گیا بہلول مجنون علیہ الرحمۃ سے کب ہوتا ہے بندہ متوکل کہا
جب ہو ساتہ نفس کے غریب درمیان لوگوں کے اور ساتہ دل کے نزدیک
حقتعالی کے اور کہا گیا حاتم اصم علیہ الرحمۃ سے کس چیز پر بنایا گیا تیرے
توکل کا کام چار خصلتوں پر میں نے جان لیا ہے کہ تحقیق میرا رزق نہیں
کہا ویگا اسکو میرا غیر پس میں نہیں مشغول ہوتا ہوں اور میں نے جان لیا کہ تحقیق
میرے عمل کو نہیں کریگا میرا غیر پس مشغول ہوتا ہوں اسمیں اور میں نے جان لیا کہ تحقیق موت

فبادرته وعلمت اني بعين الله تعالى في كل
حال فانا مستحي منه وعن ابي موسى الدبيلي قال
سألت عبد الرحمن بن يحيى عن التوكل فقال
لو ادخلت يدك في فم التنين حتى تبلغ على
الرسغ لم تخف مع الله شيئا فقال ابو موسى
رحمه الله فخرجت الى ابي يزيد البسطامي
رحمه الله اسئله عن التوكل فدخلت
بسطام ودققت عليه الباب فقال لي يا
ابا موسى ما كان لك في جواب عبد الرحمن
من القناعة حتى تجيء وتسألني فقلت يا سيدي
افتح الباب فقال لو جئتني زائرا لفتحت لك
الباب خذ الجواب من الباب فانصرفت فلو
ان الحية التي هي المطوقة بالعرش همت بك
لم تخف مع الله شيئا قال ابو موسى رحمه
الله فانصرفت حتى جئت الى الدبيل فاقمت
بها سنة ثم اعتقدت الزيارة فخرجت
الى ابي يزيد فلما وصلت اليه فقال لي
الآن جئتني زائرا مرحبا بالزائر ادخل
فاقمت عنده شهرا لا يقع لي شيء الا اخبرني
به قبل ان اسئله فقلت له يا ابا يزيد اريد
الخروج فاطلب منك فائدة فقال اعلم ان
فائدة المخلوقين ليست بفائدة فانصرفت
فجعلتها فائدة فانصرفت وعن ابن طاوس
اليماني رحمه الله عن ابيه طاوس قال ان
اعرابيا جاء براحلة له فبركها وعقلها ثم
رفع راسه الى السماء فقال اللهم ان هذه
الراحلة وما عليها في ضمانك حتى اخرج
اليها ومضى ثم دخل المسجد الحرام فخرج
الاعرابي من المسجد الحرام [illegible]

پس مین جلدی کرتا ہون اسکو اور مین نے جان لیا کہ تحقیق مین اللہ پاک
کی نظر مین ہون ہر حال مین پس مین حیا کرنیوالا ہون اس سے اور روایت ہے
ابو موسی دبیلی سے کہا مین نے پوچھا عبدالرحمن بن یحیی سے توکل کو پس اوسنے کہا
مجھسے اگر تو اپنا ہاتھ داخل کرے اژدہا کے منہ مین یہانتک کہ پہونچے پہونچون تک تو مت ڈرے
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے پس کہا ابو موسی رحمہ اللہ علیہ نے پھر مین نکلا ابو یزید بسطامی
رحمہ اللہ تعالی علیہ کیطرف پوچھا اوس سے توکل سے پس مین داخل ہوا شہر بسطام
مین اور ٹھوکا اوسپر دروازہ پس اوسنے کہا مجھسے اے ابو موسی کیا نہین ہے تجھکو
عبدالرحمن کے جواب مین قناعت یہانتک کہ تو آیا اور مجھسے پوچھتا ہے کہا
پس مینے کہا اے میرے سردار دروازہ کہولیے پس کہا اگر تو آتا میری پاس زیارت
کرنیوالا تو البتہ مین کہولتا تیرے لئے دروازہ لے تو جواب دروازہ ہی سے پس لوٹ جا پھر
اگر تحقیق وہ سانپ جو حلقہ کئے ہوئے ہے عرش کو قصد کرے تیرا تو تو مت ڈر
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے کہا ابو موسے رحمۃ اللہ علیہ نے پس مین لوٹ
آیا یہانتک کہ آیا دبیل مین پس ٹھہرا اس مین ایک سال پھر مین نے قصد
کیا زیارت کا پس مین نکلا ابو یزید کی طرف پس جب مین پہونچا اسکی
طرف پس کہا مجھسے اب تو آیا ہے میرے پاس زیارت کرنیوالا خوشی ہو
ساتھ زیارت کرنیوالے کو آپنے پس مین ٹھیرا اس کے ساتھ ایک مہینہ نہ
واقع ہوئی میرے لیے کوئی چیز مگر مجھکو خبر دیتا اوسکے پہلے
اس سے کہ مین پوچھون اس سے پس مینے کہا اوس سے اے ابو یزید
مین ارادہ کرتا ہون جانیکا پس چاہتا ہون تجھسے کوئی فائدہ پس کہا
جان لے تحقیق مخلوقات کا فائدہ نہین ہے کچھ فائدہ پس لوٹ
جا پس مین نے کر دیا اوس کو فائدہ اور مین لوٹ آیا اور نقل
ہے ابن طاوس یمانی علیہ الرحمۃ سے اوس نے اپنے باپ
طاوس سے کہ کہا تحقیق ایک اعرابی لایا اپنی سواری کا اونٹ پس
اسکو بٹھایا اور اس کا گھٹنا باندھا پھر اوٹھا لیا اپنا سر آسمان
آسمان کی طرف پس کہا یا اللہ تحقیق یہ سواری کا اونٹ اور
جو کچھ اسپر ہے تیری پناہ مین ہے یہانتک کہ مین نکلون اس
کی طرف اور چلا گیا پھر داخل ہوا مسجد حرام مین پس نکلا
اعرابی مسجد حرام سے اور تحقیق چوری گیا
سواری کا اونٹ

الراحلة وما عليها فرفع رأسه إلى السماء وقال
اللهم ما سرقت شيئاً وما سرقني إلا منك
قال طاؤس فبينما نحن كذلك مع الأعرابي
إذ رأينا رجلاً نازلاً من رأس جبل أبي قبيس
يقود الراحلة بيده اليسرى ويده اليمنى
مقطوعة معلقة في عنقه حتى جاء إلى
الأعرابي فقال خذ راحلتك وما عليها فسألته
عن حاله فقال استقبلني فارس على فرس
أشهب في رأس أبي قبيس فقال لي يا سارق
مد يدك قال فمددتها فوضعها على حجر
ثم أخذ حجراً آخر فقطعها وعلقها في عنقي
وقال انزل ورد الراحلة وما عليها إلى الأعرابي
وروي عن عمر بن الخطاب قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو توكلتم على الله
حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو
خماصاً وتروح بطاناً وروي محمد بن كعب عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من سره أن يكون أكرم الناس
فليتق الله ومن سره أن يكون أغنى الناس
فليكن بما في يد الله أوثق منه مما في يديه وكان
عمر رض يتمثل بهذين البيتين ۵ هون عليك
فإن الأمور * بأمر الإله مقاديرها * فليس بآتيك
منهيها * ولا قاصر عنك مأمورها * و
سئل يحيى ابن معاذ رض متى يكون الرجل متوكلاً
فقال إذا رضي بالله وكيلاً وقال بشر يقول
أحدهم توكلت على الله وهو كاذب والله فإنه
لو توكل على الله رضي بما يفعل الله به وقال
أبو تراب النخشبي التوكل طرح البدن في العبودية
[illegible]

اونٹ اور جو کچھ اوس پر تھا پس اوس نے اٹھایا سر آسمان کی طرف اور کہا
یا اللہ نہیں چرائی گئی مجھسے کوئی چیز اور نہیں چرایا گیا مگر تجھسے کہا
طاؤس نے کہ ہم اسی حال میں تھے ساتھ اعرابی کے ناگہاں ہمنے دیکھا
ایک مرد اوترنیوالے کو ابو قبیس کے پہاڑ کے سرسے کھینچتا سواری کے
اونٹ کو اپنے بائیں ہاتھ سے اور داہنا ہاتھ اسکا کاٹا ہوا لٹکایا ہوا
اوس کی گردن میں یہانتک کہ آیا اوس اعرابی کی طرف پس کہا لے
اپنی سواری کا اونٹ اور جو کچھ اوسپر ہے پس ہمنے اوس سے پوچھا
اوس کے حال سے پس اوس نے کہا میرے سامنے آیا ایک سوار اشہب
گھوڑے پر کوہ ابو قبیس کے سر میں اور کہا اے چور لنبا کر اپنے ہاتھ کو کہا پھر
میں نے ہاتھ لنبا کیا پس اوس نے اسے رکھا پتھر پر پھر لیا ایک پتھر اور پھر کاٹا اسکو
اور لٹکا دیا اوسکو میری گردن میں اور کہا اوتر اور پھیر دے سواری کے
اونٹ کو اور جو کچھ اس پر ہے اعرابی کی طرف اور مروی ہے حضرت
عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تم
توکل کرو اللہ تعالے پر حق اوس کے توکل کا تو البتہ روزی دیوے تمہیں
روزی دیتا ہے جانوروں کو وہ صبح کو جاتے ہیں بھوکے اور شام کو آتے ہیں
پیٹ بھرے روایت کی محمد بن کعب نے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے لوگوں کا بڑا
بزرگ پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے
لوگوں کا بڑا بے پرواہ پس چاہیے کہ وہ ہو ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے
زیادہ بھروسا کرنیوالا اوس چیز سے کہ اس کے ہاتھ میں ہو اور حضرت عمر رض مثال
لایا کرتے تھے ان دو بیتوں سے آسانی کر اپنے پر کیونکہ تحقیق کام اللہ کے
حکم میں اوس کی تقدیریں ہیں پس نہیں آویگا تیرے پاس انکا
پھیرا گیا۔ اور نہیں بھاگنے والیں تجھسے انکی تقدیریں۔ اور پوچھا گیا
یحیے بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کب ہوتا ہے مرد متوکل پس کہا
جب راضی ہو اللہ تعالی کی کارسازی سے اور کہا بشر نے کہتا ہے ہر ایک
انکا میں نے توکل کیا اللہ تعالی پر حالانکہ وہ جھوٹا ہے اللہ کی قسم کیونکہ
اگر وہ توکل کرتا اللہ پر تو راضی ہوا اوسپر جو کرتا ہے اللہ پاک اوس کے ساتھ
اور کہا ابو تراب نخشبی نے توکل ڈالنا بدن کا ہے عبودیت میں اور
لٹکانا دل کا ربوبیت میں اور آرام کرنا کفایت کی طرف

الكفاية فان اعطي شكر وان منع صبر وقال
ذو النون المصري رح التوكل ترك تدبير النفس
والانخلاع من الحول والقوة وقال ذو النون رح
ايضا لرجل سالہ عن التوكل فقال هو خلع الارباب
وقطع الاسباب فقال له السائل زدني فقال
القاء النفس في العبودية واخراجها من الربوبية
وقال ايضا هو انقطاع المطامع واما الحركة
بالظاهر التي هي الكسب بالسنة لا تنافي توكل
القلب بعد ما يحقق العبد ان التقدير من قبل الله
تعالى في قلبه لان محل التوكل القلب وهو تحقيق
الايمان فمن انكر الكسب فقد انكر السنة ومن
انكر التوكل فقد انكر الايمان فان تعسر شيء من
الاسباب فبتقدير الله عز وجل وان تيسر شيء
منها فبتيسيره عز وجل فتكون جوارحه وظواهره
متحركة في السبب بامر الله عز وجل وباطنه
ساكن لوعد الله عز وجل وقد روي عن انس
ابن مالك انه قال جاء رجل على ناقة له فقال يا
رسول الله ادعها واتوكل فقال صلى الله عليه وسلم
اعقلها وتوكل وقيل المتوكل كالطفل لا يعرف
شيئا ياوي اليه الا ثدي امه كذلك المتوكل
لا يهتدي الا الى ربه عز وجل وقيل التوكل
نفي الشكوك والتفويض الى مالك الملوك
وقيل التوكل الثقة بما في يد الله عز وجل واليأس
عما في ايدي الناس وقيل التوكل افراغ السر
عن التفكر للتقاضي في طلب الرزق **فصل**
واما حسن الخلق فالاصل فيه قول الله عز و
جل لنبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه المنزل
عليه انك لعلى خلق عظيم وما روي عن انس
ابن مالك رض انه قال قيل يا رسول الله اي

پس اگر دیا جاوے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جاوے تو صبر کرے اور کہا ذوالنون
مصری رح نے توکل کرنا ہے نفس کی تدبیر کا اور نکلنا اپنی طاقت اور قوت
سے اور کہا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے نیز اس مردسے جس نے اون سے پوچھا
توکل سے پس کہا وہ ارباب کو چھوڑنا ہے اور توڑنا ہے اسباب کا پس کہا اس سے
سائل نے مجھے زیادہ کر پس کہا ڈالنا نفس کا ہے عبودیت مین اور
نکالنا اس کا ہے ربوبیت سے اور اس نے نیز کہا توکل طمعون کا توڑنا
ہے ولیکن حرکت کرنی ظاہر مین کہ وہ کسب ہے سنت سے نہین منافی دل
کے توکل کو بعد اس کے کہ ثابت کرے بندہ یہ کہ تحقیق تقدیر اللہ تعالے
کی طرف سے ہے اپنے دل مین کیونکہ تحقیق محل توکل کا دل ہے
اور وہ ثابت کرنا ہے ایمان کا پس اگر مشکل ہو کوئی چیز اسباب
مین سے پس ساتھ تقدیر اللہ تعالے کے اور اگر آسان ہو کوئی چیز
ان سے پس ساتھ آسان کرنے اللہ تعالی کے ہے پس ہون اوس کے
اعضا اور ظاہر اسکو حرکت کرنیوالے سبب مین اللہ تعالی کے حکم سے
اور اسکا باطن آرام کرنیوالا اللہ پاک کے وعدے کے لئے اور مروی ہے
انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا آیا ایک مرد اپنی اونٹنی
پر پس عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اسے چھوڑ دیتا
ہون اور توکل کرتا ہون پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس کا گھٹنا باندھ اور توکل کر اور بعض نے کہا متوکل بچے
کی طرح ہے نہین پہچانتا کسی چیز کو کہ جگہ لے اوسکی طرف مگر اپنی
مان کا پستان اسی طرح متوکل بھی نہین راہ پاتا سوا اپنے پروردگار
کے اور بعض نے کہا توکل شکون کا دور کرنا ہے اور اللہ پر بھروسا
کرنا اور بعض نے کہا توکل بھروسا کرنا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ
عزوجل کے ہاتھ مین ہے اور نا امید ہونا اس سے جو لوگون کے
ہاتھون مین ہے اور بعض نے کہا توکل ڈالنا باطن کا ہے فکر
کرنے سے واسطے تقاضا کرنے کے رزق کی طلب مین **فصل**
ولیکن اچھا خلق پس اصل اس مین فرمودہ اللہ عزوجل کا ہے
واسطے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی کتاب مین کہ اتاری گئی
اسپر اور تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور وہ جو مروی ہے انس بن
مالک رضی اللہ تعالے سے کہ کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا

المؤمنين أفضل إيمانا قال صلى الله عليه وسلم أحسنهم خلقا الخلق الحسن أفضل مناقب العبد وبه تظهر جواهر الرجال والإنسان مستور بخلقه مشهور بخلقه وقيل إن الله عز وجل خص نبيه ورسوله محمدا صلى الله عليه وسلم بما خص به من المعجزات والكرامات والفضائل ثم لم يثن عليه بشيء من خصاله بمثل ما أثنى عليه بخلقه فقال عز من قائل وإنك لعلى خلق عظيم وقيل إنما وصفه الله تعالى بالخلق العظيم لأنه جاد بالكونين واكتفى بالله عز وجل وقيل الخلق العظيم أن لا يخاصم ولا يخاصم من شدة معرفته بالله تعالى وقيل معناه لم يؤثر فيه جفاء الخلق بعد مطالعته الحق وقال أبو سعيد الخراز رض هو أن لا تكون له همة غير الله عز وجل وقال الجنيد رح سمعت الحارث المحاسبي يقول فقدنا ثلاثة أشياء حسن الوجه مع الصيانة وحسن القول مع الأمانة وحسن الإخاء مع الوفاء وقيل الخلق الحسن استصغار ما منك واستعظام ما إليك وقيل علامة حسن الخلق كف الأذى واحتمال المؤن وقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه إنكم لن تسعوا الناس بأموالكم فاسعوهم ببسط الوجه وحسن الخلق

فصل

وحسن الخلق مع الله عز وجل أن تؤدي أوامره وتترك نواهيه وتطيعه في الأحوال كلها من غير اعتقاد استحقاق العوض عليه وتسلم جميع المقدور إليه من غير تهمة وتوحده من غير شرك وتصدقه في وعده من غير شك وقيل لذي النون المصري من أكثر الناس هما قال أسوأهم خلقا وقال الحسن البصري في قوله عز وجل وثيابك فطهر أي

مومن کا افضل ہے ایمان میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت اچھا اوکا خلق میں اچھا خلق بندے کی صفتوں میں سے افضل ہے اور اسی سے ظاہر ہوتی ہیں جوہر مردوں کا اور انسان پوشیدہ ہے اپنی پیدائش سے مشہور ہے اپنی خلق کے ساتھ اور بعضوں نے کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے خاص کیا اپنے نبی اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس سے خاص کیا آپ کو معجزوں اور بزرگیوں اور فضیلتوں میں پھر نہ تعریف کی آپ کی کسی چیز کے ساتھ آپ کی خصلتوں میں سے جیسے تعریف کی آپ کی اوپر خلق کے ساتھ پس فرمایا عزت والے نے ہر آئینہ تو اوپر تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور بعض نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ تعریف کی اللہ تعالیٰ نے خلق بڑے سے اس لئے کہ اپنے بخشش کی دونوں جہانوں میں اور کفایت کی ساتھ اللہ پاک کے اور بعض نے کہا خلق عظیم یہ ہے کہ وہ نہ جھگڑے اور نہ جھگڑا کیا جاوے اپنے سخت پہچان سے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور بعض نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ نہ تاثیر کرے اس میں ظلم لوگوں کا بعد اوس کے مطالعہ کرنے کے واسطے حق کے اور کہا ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے وہ یہ ہے کہ نہ ہووے اس کے لئے قصد اللہ تعالیٰ کے سوا اور کہا جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ نے میں نے سنا حارث محاسبی کو کہتے تھے ہم نے گم کیا ہے تین چیزوں کو اچھے مونہہ کو ساتھ نگاہ رکھنے کے اور اچھی بات کو ساتھ امانت کے اور اچھی اخوت کو ساتھ وفا کے اور بعض نے کہا اچھا خلق حقیر جاننا ہے اس چیز کا جو تجھ سے ہوا اور بڑا جاننا اس چیز کا جو واسطے تیرے ہوا اور بعض نے کہا علامت اچھے خلق کی روکنا ایذا کا اور اٹھانا تکلیف کا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے تحقیق تم ہرگز فراخی نہ کروگے لوگوں پر اپنے مالوں سے پس فراخی کرو ان پر کھلے مونہہ اور اچھے خلق سے

فصل

اور اچھا خلق ساتھ اللہ پاک کے یہ ہے کہ تو ادا کرے اوس کے حکموں کو اور ترک کرے اوس کی روکوں کو اور اسکی تابعداری کرے سب احوال میں سوا اعتقاد اور استحقاق عوض کے اس پر اور سپرد کر دیوے سب تقدیر کو اس کی طرف سوا تہمت کے اور اسکو اکیلا جانے سوا شرک کے اور اس کو سچا جانے اوس کے وعدے میں سوا شک کے اور کہا گیا واسطے ذوالنون مصری کے کون ہے بہت زیادہ لوگوں کا غم میں کہا بہت برا انکا خلق میں اور کہا حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عز وجل کے قول میں اور اپنے کپڑوں کو پس پاک کر

خُلقکَ فحسّن وَقیل فی قولہٖ تعالیٰ وَاَسبغ عَلیکُم
نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً قیل الظَّاھِرَۃُ تسویۃُ الخَلقِ
وَالبَاطِنَۃُ تصفیۃُ الخُلقِ وَقیل لابراھیمَ بنِ اَدھَمَ
رحمہُ اللہُ ھَل فَرِحتَ فِی الدُّنیا قطُّ فقال نعم مرّتین
احدھما کنتُ قاعِدًا ذَاتَ یَومٍ فجاء کلبٌ وّبالَ
عَلیَّ وَالثَّانیۃ کنتُ قاعِدًا فجاء انسانٌ وّصفعنی
وَقیل کان اُویسُ القرنیّ رضی اللہ عنہ اِذَا رَاٰہُ الصِّبیانُ
یرمُونَہٗ بالحجارۃ فیقول اِن کان لابُدّ فارموني
بالصِّغارِ لِئلّا تُدمُوا ساقیّ وَتمنعوني عن الصَّلٰوۃ
وَقیل شتم رجلٌ احنفَ بنَ قیسٍ رضی اللہ عنہ وَکان
یتبعہٗ فلمّا قرب مِنَ الحیِّ وقف وَقال یا فتٰی
اِن کان بقي فی قلبک شیءٌ فقُلہٗ لِکیلا یسمعک
بعضُ سفھاءِ القومِ فیجیبوک وَقیل لحاتمٍ الاصمّ
رحمہُ اللہُ یحتمل الرّجُلُ من کلّ احدٍ قال نعم
اِلّا من نفسہٖ وَیُروٰی اَنّ امیرَ المؤمنین علیَّ ابنَ
اَبی طالبٍ کرّمَ اللہُ وَجھَہٗ دعا غلامًا لّہٗ فلم
یجبہ فدعاہ ثانیًا وّثالثًا فلم یجبہ فقام الیہ فراٰہُ
مضطجعًا فقال اما تسمع یا غلامُ قال نعم قال ما
حملک علیٰ ترکِ جوابی قال امنتُ عقوبتک فتکاسلتُ
فقال امض فانت حرٌّ لوجہِ اللہِ تعالیٰ وَقیل
الخُلقُ الحسنُ اَن تکونَ من النّاسِ قریبًا وّفیما بینھم
غریبًا وّقیل الخُلقُ الحسنُ قبولُ ما یرِدُ علیک من
جفاءِ الخَلقِ وَقضاءِ الحقِّ بلا ضجرٍ وّلا قلقٍ وَقیل
مکتوبٌ فی الانجیل عبدی اذکرنی حین تغضبُ
اَذکُرک حین اغضبُ وَقالت امرأۃٌ لّمالکِ
ابن دینارٍ یا مرائی فقال یا ھٰذہٖ قد وجدتِ
اسمی الّذی اضلّہٗ اھلُ البصرۃِ وَقال لقمانُ
لابنہٖ یا بنیّ لا یُعرفُ ثلاثٌ اِلّا عند ثلاثٍ
الحلیمُ عند الغضبِ وَالشّجاعُ عند الحربِ وَالاخُ

یعنے اپنے خلق کو اچھا کر اور بعض نے کہا اللہ پاک نے فرمایا اور پورا کیا
تم پر اپنی نعمتون کو ظاہر اور باطن کو یعنے ظاہر نعمتین برابر کرنا پیدائش
کا ہے اور باطنی نعمتین پاک کرنا خلق کا ہے اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم
علیہ رحمۃ کو کیا تو خوش ہوا ہے دنیا مین کبھی پس کہا ہان دو بار ایک
بار مین بیٹھا تھا ایک دن پس آیا ایک کتا اور اُسنے بول کر دیا
مجھپر اور دوسری بار مین بیٹھا تھا پس آیا ایک آدمی اور اُسنے مجھے
طمانچہ مارا اور بعض نے کہا ہے اویس قرنی رضی اللہ عنہ جب دیکھتے انکو لڑکے
تو مارتے انکو پتھرون سے پس وہ کہتے اگر ضروری مارنا ہے پس مجھکو مارو
چھوٹے پتھرون سے تاکہ خون نہ نکالو میری پنڈلیون کا اور روکو مجھکو نماز
سے اور بعض نے کہا گالی دی ایک نے احنف بن قیس رضی اللہ عنہ
کو اور تھا پیچھے لگا آتا اوسکے پس جب وہ نزدیک ہوا قبیلہ سے تو
ٹھیرا اور کہا اے جوان اگر ہے باقی رہا تیرے دل مین کچھ پس تو اسکو
بھی کہہ لے تاکہ نہ سن لے تجھسے بعض بیوقوف قوم کو پس وہ تجھکو
جواب دیوین اور کہا گیا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے برداشت کرتا
ہے مرد ہر ایک سے کہا ہان مگر اپنے نفس سے اور مروی ہے کہ تحقیق امیر المومنین
حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بلایا اپنے ایک غلام کو پس اسنے
آپ کو جواب نہ دیا پھر بلایا دوسری اور تیسری بار پس اسنے آپکو جواب نہ دیا
پس آپ کھڑے ہوئے اسکی طرف پس اسکو دیکھا لیٹے ہوئے پس کہا
آیا تو نہین سنتا اے غلام اسنے کہا ہان سنتا ہون کہا کس چیز نے
تجھے برانگیختہ کیا میرے جواب کے ترک کرنے پر کہا مین بے خوف ہوا تیرے عذاب سے
پس مینے سستی کی پس کہا چلا جا پس تو آزاد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے اور
اور بعض نے کہا اچھا خلق قبول کرنا اسکا ہے جو وارد ہو تجھپر لوگون کی ظلم کر
اور حق ادا کرنا بے تنگی دل اور گھبراہٹ کے اور بعض نے کہا لکھا ہوا ہے
انجیل مین میرے بندے مجھکو یاد کر جب تو غصے ہو مین تجھے یاد کرونگا
جب مین غصے ہونگا اور کہا ایک عورت نے مالک بن دینار رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ سے اے ریاکار پس کہا اے وہ عورت جس نے تحقیق پایا میرا
وہ نام جس کو گم کیا ہے بصرہ والون نے اور کہا حضرت لقمان علیہ
السلام نے اپنے بیٹے سے اے میرے بیٹے نہین پہچانی جاتی ہین تین آدمی مگر
نزدیک تین چیز کے حلیم غصے کے وقت اور بہادر لڑائی کے وقت اور بھائی

عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْہِ وَقَالَ مُوْسٰی عَلَيْہِ السَّلَامُ يَا
اِلٰهِی اَسْئَلُكَ اَنْ لَّا يُقَالَ لِیْ مَا لَيْسَ فِیَّ فَاَوْحَی اللّٰہُ
تَعَالٰی اِلَيْہِ مَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِنَفْسِیْ فَكَيْفَ اَفْعَلُہٗ
لَكَ فَصْلٌ وَاَمَّا الشُّكْرُ فَالْاَصْلُ فِيْہِ قَوْلُہٗ
عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَمَا رُوِیَ
عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ
اَخْبِرِيْنَا بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ وَاَیُّ شَیْءٍ
مِّنْ شَانِہٖ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا اِنَّہٗ اَتَانِیْ فِیْ لَيْلَۃٍ فَدَخَلَ
مَعِیْ فِیْ فِرَاشِیْ اَوْ قَالَتْ فِیْ لِحَافِیْ حَتّٰی مَسَّ جِلْدِیْ
جِلْدَہٗ ثُمَّ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ رض ذَرِيْنِیْ
اَتَعَبَّدُ لِرَبِّیْ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُحِبُّ قُرْبَكَ وَ
لٰكِنِّیْ اُوْثِرُ هَوَاكَ فَاَذِنْتُ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ اِلٰی قِرْبَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ وَاَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ
ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَبَكٰی حَتّٰی سَالَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ
ثُمَّ رَكَعَ فَبَكٰی ثُمَّ سَجَدَ فَبَكٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَبَكٰی
فَلَمْ يَزَلْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ حَتّٰی جَاءَ
بِلَالٌ رض فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مَا يُبْكِيْكَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اَكُوْنُ
عَبْدًا شَكُوْرًا وَلِمَ لَا اَفْعَلُ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَیَّ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰيَۃَ
وَحَقِيْقَۃُ الشُّكْرِ عِنْدَ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ الْاِعْتِرَافُ
بِنِعْمَۃِ الْمُنْعِمِ عَلٰی وَجْہِ الْخُضُوْعِ وَعَلٰی هٰذَا
الْمَعْنٰی وَصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَفْسَہٗ بِاَنَّہُ الشَّكُوْرُ
تَوَسُّعًا مَعْنَاہُ اَنَّہٗ يُجَازِی الْعِبَادَ عَلَی الشُّكْرِ
فَسُمِّیَ جَزَاءُ الشُّكْرِ شُكْرًا كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَزَاءُ سَيِّئَۃٍ سَيِّئَۃٌ مِّثْلُهَا وَقِيْلَ حَقِيْقَۃُ
الشُّكْرِ الثَّنَاءُ عَلَی الْمُحْسِنِ بِذِكْرِ اِحْسَانِہٖ

حاجت کیوقت اسکی طرف اور کہا موسی علیہ السلام نے یا اللہ مین مانگتا
ہون تجہسے یہ کہ نہ کہا جاوی جو نہو مجہہ مین پس وحی کی اللہ تعالی
نے انکی طرف مین نے نہین کیا یہ اپنے لیے پس کیسے کرون یہ تیرے لیے
فصل ولیکن شکر پس اصل اوس مین فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اگر
تم شکر کرو تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور وہ کہ مروی ہے عطاء رحمۃ اللہ
تعالی علیہ سے کہا مین گیا حضرت عائشہ رضہ پاس پس مینے کہا ہم کو
خبر دی بہت اچہی بات سے کہ تو نے دیکہی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس رو پڑیں پہر کہا اور کونسی چیز آپکے حال سے نہ تہی اچہی
آپ تشریف لائے میری پاس ایک رات پس داخل ہوئے میرے ساتہ
میرے بچہونے مین یا کہا میرے لحاف مین یہانتک کہ لگا میرا چمڑا آپکے چمڑے
کو پہر فرمایا اے ابو بکر کی بیٹی مجہکو چہوڑ مین عبادت کرون اپنے پروردگار
کی پس مینے کہا تحقیق مین دوست رکہتی ہون آپ کی نزدیکی کو ولیکن
اپنے پر پسند کرتی ہون آپکی خواہش کو پس مینے اجازت دی آپکو صلی
اللہ علیہ وسلم پس آپ اوٹہے ایک پانی کی مشک کی طرف پس آپنے وضو کیا
اور بہت ڈالا پانی پہر کہڑے ہوئے پس نماز پڑہنے لگے پس روئے یہانتک
کہ جاری ہوئے آپکے آنسو آپکے سینہ پر پہر رکوع کیا پس روئے پہر سجدہ کیا
پس روئے پہر اپنا سر اوٹہایا پس روئے پس ہمیشہ رہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی طرح یہانتک کہ آیا بلال رضی اللہ تعالی عنہ پس خبر کی نماز کی
پس مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز نے آپکو رلایا حالانکہ
تحقیق اللہ نے بخشدئے آپکے لیے جو آگے گذرے آپ کے گناہ سے اور جو پیچہے
گذرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پس مین نہ ہون بندہ
شکر گذار اور مین کیون نہ کرون حالانکہ اللہ نے مجہپر اتارا تحقیق پیدا
کرنے مین آسمانون اور زمین کے آخر آیت تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق
کے نزدیک اقرار کرنا ہے ساتہ نعمت انعام کرنیوالے کے عاجزی کی وجہ
پر اور اسی معنی پر تعریف کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کو ساتہ اس کے کہ تحقیق
شکر کرنیوالا ہے از روئے فراخی کو اس کے معنے یہ ہین کہ تحقیق وہ جزا دیتا ہے
بندون کو شکر پر پس نام رکہا گیا شکر کی جزا کا شکر جیسے فرمایا اللہ تعالی
نے اور بدلہ برائی کا برائی مانند اس کے اور بعض نے کہا حقیقت
شکر کی تعریف کرنی ہے احسان کرنیوالے پر ساتہ ذکر کرنے اس کے

فشكر العبد لله تعالى ثناؤه عليه بذكر إحسانه إليه وشكر الحق سبحانه للعبد ثناؤه عليه بذكر إحسانه له ثم إن إحسان العبد طاعته لله وإحسان الحق سبحانه إنعامه على العبد وشكر العبد على الحقيقة إنما هو نطق اللسان وإقرار القلب بإنعام الرب ثم الشكر ينقسم أقساما إلى شكر باللسان وهو اعترافه بالنعمة بنعت الاستكانة وشكر بالبدن والأركان وهو اتصاف بالوفاء والخدمة وشكر بالقلب فهو اعتكاف على بساط الشهود بإدامة حفظ الحرمة وقيل شكر العينين أن تستر عيبا تراه لصاحبك وشكر الأذنين أن تستر عيبا تسمعه فيه وفي الجملة الشكر أن لا تعصي الله تبارك وتعالى بنعمه ويقال شكر شكر العالمين فيكون نوعا من أفعالهم وشكر هو شكر العارفين يكون باستقامتهم له عز وجل في عموم أحوالهم واعتقادهم أن جميع ما هم فيه من الخير وما يظهر منهم من الطاعة والعبودية والذكر له عز وجل بتوفيقه وإنعامه وعونه وحوله وقوته عز وجل وانعزالهم عن جميع ذلك والفناء فيه والاعتراف بالعجز والقصور والجهل ثم الاستكانة إليه عز وجل في جميع الأحوال وقال أبو بكر الوراق شكر النعمة مشاهدة المنة وحفظ الحرمة وقيل شكر النعمة أن ترى نفسك فيه طفيليا وقال أبو عثمان رحمه الله الشكر معرفة العجز عن الشكر وقيل الشكر على الشكر أتم من الشكر وذلك أن ترى

احسان کے پس شکر بندے کا واسطے اللہ تعالیٰ کے اسکی تعریف کرنی ہے ساتھ ذکر کرنے اوسکے احسان کے اور شکر اللہ کا اپنے بندہ کیلئے اسکا تعریف کرنا ہے اوسکے احسان کو ذکر کے ساتھ پھر تحقیق احسان بندے کا اوسکی عبادت کرنی ہے واسطے اللہ کے اور احسان اللہ کا اسکا انعام کرنا ہے بندے پر اور شکر بندے کا حقیقت پر سوا اسکے نہیں ہے کہ بولنا ہے زبان کا اور اقرار کرنا ہے دل کا ساتھ انعام پروردگار کے پھر شکر منقسم ہوتا ہے کئی قسمون پر زبان کے شکر کرنے کی طرف اور وہ اقرار کرنا ہے ساتھ نعمت کے ساتھ تعریف عاجزی کرنیکے کہ ایک شکر کرنا ہے بدن اور ارکان کے ساتھ اور وہ موصوف ہوتا ہے ساتھ وفا اور خدمت کے اور ایک شکر کرنا ہے ساتھ دل کے اور وہ کھڑا ہونا ہے حضور کی بستر پر ساتھ ہمیشہ رکھنے نگہبانی حرمت کے اور بعض نے کہا شکر دونو آنکھوں کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے کسی عیب کو جس کو تو دیکھے اپنے رفیق سے اور شکر کانوں کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے عیب جسکو تو سنے اسمین اور حاصل کلام شکر یہ ہے کہ تو نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی اوسکی نعمتون کے ساتھ اور کہا جاتا ہے ایک شکر ہے کہ وہ عالموں کا شکر ہے پس وہ ہوتا ہے ان کی تمام باتوں میں کا اور ایک شکر ہے کہ وہ عابدوں کا شکر ہے پس وہ ایک قسم ہے ان کے کاموں میں کا اور ایک شکر ہے کہ وہ عارفون کا شکر ہے ساتھ قائم رہنے اونکے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے اپنے تمام احوال اور اعتقاد میں اسپر کہ تحقیق سب کچھ جسمین وہ ہیں بھلائی ہے اور جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اُن سے عبادت اور عبودیت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے اسکی توفیق اور انعام اور مدد اور طاقت اور اسکی قوت سے ہے اور انکو گوشہ میں بیٹھنے سے ہے ان سب سے اور فنا ہونے سے اسمین اور اقرار کرنیسے ساتھ اپنی عاجزی اور قصور اور جہل کے پھر عاجزی کرنیسے اوس اللہ تعالیٰ کی طرف سب احوال میں اور کہا ابوبکر وراق نے کہ شکر نعمت کا دیکھنا ہے احسان کا اور نگاہ رکھنا حرمت کا اور بعض نے کہا شکر نعمت کا یہ ہے کہ تو دیکھے اپنے نفس کو اس میں طفیلی اور کہا ابو عثمان علیہ الرحمۃ نے شکر پہچاننا ہے عاجزی کا شکر کرنے سے اور بعض نے کہا شکر کرنا شکر پر بہت پورا ہے شکر سے اور یہ یوں ہے کہ تو دیکھے

شُكْرَكَ بِتَوْفِيْقِهِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ التَّوْفِيْقُ مِنْ اَجَلِّ النِّعَمِ عَلَيْكَ فَتَشْكُرُهُ عَلَى الشُّكْرِ ثُمَّ تَشْكُرُهُ عَلَى شُكْرِ الشُّكْرِ اِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى وَقِيْلَ الشُّكْرُ اِضَافَةُ النِّعَمِ اِلٰى مَوْلَاهَا بِنَعْتِ الْاِسْتِكَانَةِ لَهُ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رح الشُّكْرُ اَنْ لَا تَرٰى نَفْسَكَ اَهْلًا لِلنِّعْمَةِ وَقِيْلَ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَوْجُوْدِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَفْقُوْدِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى النَّفْعِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَنْعِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْعَطَاءِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عِنْدَ الْبَذْلِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عِنْدَ الْمَطْلِ وَقَالَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلشُّكْرُ رُؤْيَةُ الْمُنْعِمِ لَا رُؤْيَةُ النِّعْمَةِ وَقِيْلَ الشُّكْرُ قَيْدُ الْمَوْجُوْدِ وَصَيْدُ الْمَفْقُوْدِ وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ شُكْرُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَشُكْرُ الْخَوَاصِّ عَلَى مَا يَرِدُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْمَعَانِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ قَالَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰهِيْ كَيْفَ اَشْكُرُكَ وَشُكْرِيْ لَكَ نِعْمَةٌ مِّنْ نِعَمِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَيْهِ اَلْاٰنَ قَدْ شَكَرْتَنِيْ وَقِيْلَ اِذَا قَصُرَتْ يَدُكَ عَنِ الْمُكَافَاةِ فَلْيَطُلْ لِسَانُكَ بِالشُّكْرِ وَقِيْلَ لَمَّا بُشِّرَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَغْفِرَةِ سَاَلَ الْحَيٰوةَ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ فَقَالَ لِاَشْكُرَهٗ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَعْمَلُ قَبْلَهٗ لِلْمَغْفِرَةِ فَبَسَطَ الْمَلَكُ جَنَاحَهٗ وَحَمَلَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَقِيْلَ مَرَّ بَعْضُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَجَرٍ صَغِيْرٍ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ الْكَثِيْرُ فَتَعَجَّبَ مِنْهُ فَاَنْطَقَهُ اللّٰهُ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُنْذُ سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ نَارًا وَّقُوْدُهَا

اپنے کرنیکو اسکی توفیق سے اور ہوتی ہے وہ توفیق بہت بڑی نعمتون مین سے تجہپر پس تو شکر کری اسکا شکر پہر تو شکر کری شکر کے شکر پر اس مدت تک جس کی انتہے نہین ہے اور بعض نے کہا شکر نسبت کرنا ہی نعمتون کا انکو مولی کیطرف ساتہ تعریف عاجزی کرنیکو اوسکے لئے اور کہا جنید علیہ الرحمۃ نے شکر یہ ہے کہ تو نہ دیکہے اپنے نفس کو لائق واسطے نعمت کے اور بعض نے کہا شاکر وہ ہی جو شکر کرے موجود پر اور شکور وہ ہی جو شکر کرے گمی چیز پر اور بعض کہتے ہین شاکر وہ ہی جو شکر کرے نفع پر اور شکور وہ ہے جو شکر کرے بلا پر اور بعض کہتے ہین کہ شاکر وہ ہی جو شکر کرے خرچ کرنے کے وقت اور شکور وہ ہے جو شکر کرے نزدیک دیر کرنے نعمت کے اس سے اور کہا شبلی رحمۃ اللہ نے شکر دیکہنا ہے انعام کرنیوالا کا نہ دیکہنا نعمت کا اور بعض نے کہا شکر قید کرنا ہے موجود کا اور شکار کرنا مفقود کا اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے عام لوگون کا شکر کہانے اور پینے اور پہننے مین ہے اور شکر خاصون کا شکر اوسپر ہے جو وارد ہوتا ہے ان کے دلون پر معنون مین سے فرمایا اللہ پاک نے اور تہوڑے ہین میرے بندون مین سے شکر گذار عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے یا اللہ کیونکر مین تیرا شکر کرسکتا ہون حالانکہ میرا شکر کرنا تیرے لیے ایک نعمت ہی تیری نعمتون میں سے پس وحی کی اللہ تعالے نے انکی طرف اب تحقیق تونے میرا شکر کیا اور بعض نے کہا جب کوتاہ ہو تیرا ہاتہ بدلہ دینے سے پس چاہیے کہ لمبی ہو تیری زبان ساتہ شکر کے اور بعض نے کہا جب بشارت دے گئے حضرت ادریس علیہ السلام بخشش کی تو آپنے مانگی زندگانی پس کہا گیا آپ سے پس عرض کیا تاکہ مین اس کا شکر کرون کیونکہ مین عمل کرتا تھا اس سے پہلے بخشش کے لیے پس بچہایا فرشتے نے اپنا پر اور اوٹہا لے گیا آپ کو آسمان کی طرف اور بعض نے کہا گذرا بعض پیغمبرون مین سے ایک چہوٹے پتہر پاس جس سے نکلتا تھا پانی بہت پس اوس نے تعجب کیا اوس سے پس بولایا اوسکو اللہ پاک نے اس کے لیے پس اوسنے پوچہا اس سے اس پانی نکلنے سو پس کہا جب سے مین نے سنا ہی اللہ پاک کو فرماتے آگ سے کہ ایندہن اسکا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ فَاَنَا اَبْكِيْ مِنْ خَوْفِهٖ فَدَعَا
ذٰلِكَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ تُجِيْرَ
ذٰلِكَ الْحَجَرَ مِنَ النَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ اِلَيْهِ اَنِّيْ قَدْ اَجَرْتُهُ مِنَ النَّارِ
فَمَرَّ ذٰلِكَ النَّبِيُّ فَلَمَّا عَادَ وَجَدَ الْمَاءَ
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ اَوْفَرَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ
فَتَعَجَّبَ فَاَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْحَجَرَ لَهُ فَقَالَ
لَهُ تَبْكِيْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ ذٰلِكَ
كَانَ بُكَاءَ الْحُزْنِ وَالْخَوْفِ وَهٰذَا
بُكَاءُ الشُّكْرِ وَالسُّرُوْرِ وَقِيْلَ الشَّاكِرُ
مَعَ الْمَزِيْدِ لِاَنَّهُ فِيْ شُهُوْدِ النِّعْمَةِ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ
الصَّابِرُ مَعَ اللّٰهِ لِاَنَّهُ بِهٖ تَعَالٰى لِاَنَّهُ
فِيْ شُهُوْدِ الْبَلَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ وَقِيْلَ الْحَمْدُ عَلَى الْاَنْفَاسِ
وَالشُّكْرُ عَلٰى نِعَمِ الْحَوَاسِّ وَقِيْلَ فِي الْخَبَرِ
الصَّحِيْحِ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ الْحَمَّادُوْنَ
لِلّٰهِ وَقِيْلَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا دَفَعَ وَالشُّكْرُ عَلٰى
مَا صَنَعَ وَحُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ
فِيْ بَعْضِ الْاَسْفَارِ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ طَعَنَ
فِي السِّنِّ فَسَاَلْتُهُ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ
كُنْتُ فِي ابْتِدَاءِ عُمُرِيْ اَهْوٰى ابْنَةَ
عَمٍّ لِيْ وَهِيَ كَذٰلِكَ كَانَتْ تَهْوَانِيْ
فَاتَّفَقَ اَنِّيْ تَزَوَّجْتُ بِهَا فَلَيْلَةَ زِفَافِهَا
قُلْتُ لَهَا تَعَالَيْ حَتّٰى نُحْيِيَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةَ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا
جَمَعَنَا فَصَلَّيْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَلَمْ يَتَفَرَّغْ اَحَدُنَا
اِلَى الْاٰخَرِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ بِتْنَا
كَذٰلِكَ فَاسْتَمْرَرْنَا كَذٰلِكَ مُنْذُ سَبْعِيْنَ

آدمی اور پتھر ہین پس ہون اوس کے خوف سے پس
دعا کی اوس بنی علیہ السلام نے یہ کہ اللہ پناہ دیوے
اُس پتھر کو آگ سے پس وحی کی اللہ نے اوسکی طرف
تحقیق مینے اسکو پناہ دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پھر
پھر آیا تو پانی کو پایا ہوتا [illegible] اس سے بہت زیادہ
دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پھر جب پھر آیا تو پانی کو پایا
پہوٹتا اُس سے بہت زیادہ اس سے کہ تہا اُس سے پہلے پس
تعجب کیا پس بلایا اللہ تعالیٰ نے اُس پتھر کو اس کے لیے
پس کہا پیغمبر نے اس سے تو کیون روتا ہے حالانکہ بخش دیا ہے اللہ
نے تجھکو پس اس نے کہا وہ تہا رونا غم اور خوف کا اور یہ رونا ہے شکر
اور خوشی کا اور بعض نے کہا شکر کرنیوالہ ساتہ زیادتی کے ہے
کیونکہ تحقیق وہ نعمت کے دیکھنے مین ہے فرمایا اللہ تعالےٰ
نے اگر تم شکر کروگے تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور صبر کرنیوالا
ساتہ اللہ کے پناہ گیر ہے اللہ کے ساتہ بلا کے دیکھنے مین ہے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتہ صبر کرنیوالون کے
ہے اور بعض نے کہا ہے حمد کرنا سانسون پر ہے اور شکر حواس کی
کی نعمتون پر اور کہا گیا صحیح حدیث مین ہے پہلے ان لوگون کے بلائے
جاوینگے طرف بہشت کی وہ لوگ ہین کہ حمد کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے
کہا گیا حمد اس چیز پر ہے کہ دور کی ہو اور شکر اس چیز پر کہ بنائی ہو اور
حکایت کیگئی ہے ان کے بعض سے یہ کہ تحقیق اس نے کہا مین نے
دیکھا بعض سفرون مین ایک بڑی بوڑہے کو تحقیق پہونچ چکا تھا عمر
مین پس مینے اس سے پوچھا اس کے حال کو پس اس نے کہا تحقیق
مین اپنی عمر کے ابتدا مین محبت رکہتا تہا چچے کی بیٹی سے اور وہ بہی
اسی طرح مجھے محبت رکہتی تہی پس اتفاق پڑا کہ تحقیق مینے اس سے
نکاح کرلیا پس اس سے بنا کی رات مین مینے کہا آ تو کہ ہم زندہ رکہین
اس رات کو واسطے شکر کے اللہ تعالیٰ کے اسپر کہ اُس نے ہمکو اکٹھا کیا
پس ہم نماز پڑہتے رہے اس رات بہر اور نہ فارغ ہوا کوئی ہم
مین سے دوسرے کی طرف پس جب ہوئی دوسری رات جیسے
ویسی ہی رات گذاری پس ہمیشہ رہا ہمارا ساتہ اسی طرح پس ستر برس

ستنا وثمانين سنة نحن على تلك الحالة كل ليلة وكانت تجو
معه فنسألها وقال لها إبليس كذلك يا فلانة فقالت العجوز
هو كما قال الشيخ

فصل

وأما الصبر فالأصل فيه
قوله عز وجل يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا
واتقوا الله لعلكم تفلحون وقوله عز وجل واصبر وما صبرك
إلا بالله وما روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
قال إن الصبر عند الصدمة الأولى وكما روي أن رجلا قال
يا رسول الله ذهب مالي وسقم جسمي فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لا خير في عبد لا يذهب ماله ولا يسقم جسمه إن الله
تعالى إذا أحب عبدا ابتلاه وإذا ابتلاه صبره وما روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الرجل لتكون له
الدرجة عند الله عز وجل لا يبلغها بعمل حتى يبتلى في
جسمه فيبلغها بذلك وما جاء في الخبر أنه لما نزل قوله تبارك
وتعالى من يعمل سوءا يجز به قال أبو بكر الصديق يا رسول
الله كيف الفلاح بعد هذه الآية فقال النبي صلى الله عليه
وسلم غفر الله لك يا أبا بكر ألست تمرض ألست يصيبك البلاء
ألست تحزن فهذا مما تجزون به يعني أن جميع
ما يصيبك يكون كفارة لذنوبك فالصبر على ثلاثة أقسام
صبر لله عز وجل وهو على أداء أوامره وانتهاء نواهيه
وصبر مع الله عز وجل وهو الصبر تحت جريان قضائه و
أفعاله فيك من سائر الشدائد والبلايا وصبر على الله عز
وجل وهو الصبر على ما وعد من الرزق والفرج والكفاية و
النصر والثواب في دار الآخرة وقيل الصبر على قسمين
صبر على ما هو كسب للعبد وصبر على ما ليس بكسب له فالصبر
على الكسب ينقسم على قسمين أحدهما على ما أمر الله به
عز وجل والثاني على ما نهى عز وجل عنه وأما الصبر
على ما ليس بكسب للعبد فصبره على مقاساة ما يتصل به
من حكم الله تعالى مما يلحقه فيه مشقة والصبر على القلب
وقيل الصبر ثلاثة متصبر وصابر وصبار وقيل وقت

یا اسی سال کی مدت سے ہم اسی حال پر ہیں ہر ایک رات میں اور اسکی بیوی بھی
اسکے ساتھ تھی اور اس سے پوچھا اور کہا ابلیس نے کیا نہیں ہے اسی طرح اے فلانی پس کہا اس
بڑھیا نے جیسا کہا اس شیخ نے۔ فصل۔ لیکن صبر پس اصل اسمیں فرمودہ اللہ تعالیٰ کا
ہے یا ایہا الذین آمنو صبر کرو اور ٹھہرو ایک دوسرے کو اور دل لگائے رکھو لڑائی میں اور
ڈرو اللہ سے تاکہ تم چھٹکارا پاؤ اور فرمودہ اللہ تعالیٰ کا اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا
مگر ساتھ اللہ کے اور وہ کہ مروی ہے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق آپ نے فرمایا تحقیق صبر پہلے صدمے کے وقت ہے اور وہ جو مروی ہے کہ تحقیق
ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ جاتا رہا میرا مال اور بیمار ہوا میرا جسم پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھلائی نہیں اوس بندہ میں جسکا نہ مال جاوے
اور نہ اسکا جسم بیمار ہو تحقیق اللہ پاک جب دوست رکھتا ہے کسی بندہ کو تو اوسی
آزماتا ہے اور جب اسکو آزماتا ہے تو اوس کو صبر دیتا ہے اور وہ جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق آپ نے فرمایا مرد البتہ ہوتا ہے اسکے لیے درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس وہ نہیں اسکو
پہنچ سکتا اپنے عمل سے یہاں تک کہ وہ مبتلا کیا جاتا ہے کسی بلا میں اپنے جسم میں پس پہنچ
جاتا ہے اس درجہ کو اور جو حدیث میں ہے کہ جب اترا فرمودہ اللہ تعالیٰ کا جو کوئی عمل
کرے برا بدلا دیا جاوے گا ساتھ اسکے تو کہا حضرت ابو بکر صدیق نے یا رسول اللہ کیونکر ہے
چھٹکارا بعد اس آیت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشے تجھکو اللہ اے
ابو بکر کیا تو نہیں بیمار ہوتا کیا نہیں پہنچتی تجھکو بلا کیا نہیں تو صبر کرتا کیا تو نہیں
غم کرتا پس یہی ہے جس سے تم جزا دیے جاتے ہو یعنی تحقیق سب کچھ جو تجھکو پہنچتا ہے
ہوتا ہے کفارہ تیرے گناہوں کے لیے پس صبر تین قسم پر ہے ایک اللہ کا صبر کرنا ہے اور
اور وہ اوسکے حکم کے ادا کرنے اور منع کی ہوئی چیزوں سے رکنے پر ہے اور ایک صبر کرنا ہے ساتھ اللہ کے
اور وہ صبر کرنا ہے نیچے جاری ہونے اوسکی قضا اور اسکے فعلوں کے جو تجھ میں ہیں سب سختیوں اور
بلاؤں میں اور ایک صبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور وہ صبر کرنا ہے اسکے وعدہ پر رزق
اور کشادگی اور کفایت اور مدد کا جس کا وعدہ کیا اور ثواب کا آخرت کے گھر میں اور بعض نے
کہا صبر دو قسم پر ہے ایک انکا صبر کرنا ہے اس چیز پر کہ وہ کسب ہے واسطے بندے کے اور ایک
صبر کرنا ہے اس چیز پر کہ نہیں کسب اوسکا پس صبر کرنا کسب پر منقسم ہے دو قسم پر ایک ان
دو میں سے اس چیز پر ہے جسکا حکم کیا ہے اللہ نے اور دوسرا اس چیز پر جس سے منع کیا ہے اللہ نے لیکن
صبر کرنا اس چیز پر کہ نہیں کسب واسطے بندے کے پس اسکا صبر کرنا ہے اس چیز کے رنج کھینچنے پر
جس سے ملا ہوا ہے اللہ کے حکم اور اوسکی قضا سے جس چیز میں اسکو پہنچے مشقت اور وہ کہ ہے
دل اور بدن میں اور بعض نے کہا صبر تین اقسام ہیں ایک تکلف سے صبر کرنے والا اور ایک صبر
کرنے والا اور ایک بہت صبر کرنے والا اور بعض نے کہا ہے

رَجُلٌ عَلَى الشِّبْلِيِّ رَحْ فَقَالَ لَهُ اَيُّ الصَّبْرِ اَشَدُّ عَلَى الصَّابِرِيْنَ
قَالَ الصَّبْرُ فِي اللّٰهِ فَقَالَ لَا فَقَالَ الصَّبْرُ لِلّٰهِ قَالَ لَا فَقَالَ
الصَّبْرُ مَعَ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ الصَّبْرُ عَنِ اللّٰهِ
فَصَرَخَ الشِّبْلِيُّ صَرْخَةً كَادَتْ رُوْحُهٗ تَتْلَفُ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رَحْ
اَلسَّيْرُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ سَهْلٌ هَيِّنٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَهِجْرَانُ
الْخَلْقِ فِيْ جَنْبِ الْحَقِّ شَدِيْدٌ وَالسَّيْرُ مِنَ النَّفْسِ اِلَى اللّٰهِ صَعْبٌ
شَدِيْدٌ وَالصَّبْرُ مَعَ اللّٰهِ اَشَدُّ وَسُئِلَ رَحْ عَنِ الصَّبْرِ فَقَالَ
تَجَرُّعُ الْمَرَارَةِ مِنْ غَيْرِ تَعْبِيْسٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضْ
اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ قِيْلَ ذٰلِكَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَلصَّبْرُ التَّبَاعُدُ عَنِ الْمُخَالِفَاتِ وَالسُّكُوْنُ عِنْدَ تَجَرُّعِ غُصَصِ
الْبَلِيَّةِ وَاِظْهَارُ الْغِنٰى مَعَ حُلُوْلِ الْفَقْرِ بِسَاحَةِ الْمَعِيْشَةِ وَقِيْلَ
اَلْوُقُوْفُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَقِيْلَ هُوَ الْفَنَاءُ فِي الْبَلْوٰى
بِلَا ظُهُوْرِ شَكْوٰى وَقِيْلَ الصَّبْرُ هُوَ الْمَقَامُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ
الصُّحْبَةِ كَالْمَقَامِ مَعَ الْعَافِيَةِ وَقِيْلَ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ عَلَى الْعِبَادَةِ
الْجَزَاءُ عَلَى الصَّبْرِ وَلَا جَزَاءَ فَوْقَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَنَجْزِيَنَّ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقِيْلَ الصَّبْرُ
هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَلَقِّيْ اَذِيَّةِ بَلَائِهٖ بِالرَّحْبِ
وَالسَّعَةِ وَقَالَ الْخَوَّاصُ الصَّبْرُ هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَلٰى اَحْكَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ رَحْ
صَبْرُ الْمُحِبِّيْنَ اَشَدُّ مِنْ صَبْرِ الزَّاهِدِيْنَ وَاعَجَبًا كَيْفَ يَصْبِرُوْنَ
وَاَنْشَدَ **شعر** الصَّبْرُ يَجْمُلُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا ۞ اِلَّا
عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يَجْمُلُ ۞ وَقِيْلَ الصَّبْرُ تَرْكُ الشَّكْوٰى وَقِيْلَ
هُوَ الْاِسْتِكَانَةُ وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيْلَ هُوَ
الْاِسْتِعَانَةُ بِاللّٰهِ وَقِيْلَ الصَّبْرُ كَاسْمِهٖ تَعَالٰى وَقِيْلَ الصَّبْرُ
هُوَ اَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَ حَالِ النِّعْمَةِ وَالْمِحْنَةِ مَعَ سُكُوْنِ الْخَاطِرِ
فِيْهِمَا وَالتَّصَبُّرُ هُوَ السُّكُوْنُ مَعَ الْبَلَاءِ مَعَ وِجْدَانِ اَثْقَالِ
الْمِحْنَةِ **فصل** وَاَمَّا الرِّضَا فَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُ اللّٰهِ

ایک مرد شبلی پر پس کہا اون نے کون سا صبر زیادہ سخت ہے صابروں پر کہا صبر کرنا اللہ
میں پس اوسنے کہا نہیں پس شبلی نے کہا صبر کرنا واسطے اللہ کے وہ بولا نہیں کہا صبر کرنا
ساتھ اللہ کے وہ بولا نہیں پس کہا شبلی نے کون سی چیز ہے وہ بولا صبر کرنا اللہ سے پھیر
چیخ ماری شبلی نے ایک چیخ کہ نزدیک تھا کہ اوسکی جان ضائع ہو جاتی اور کہا جنید نے
سیر کرنا دنیا سے آخرت کیطرف آسان ہے مومن پر اور چھوڑنا خلق کا اللہ تعالیٰ کے پہلو میں سخت
ہے اور جانا نفس سے طرف اللہ تعالیٰ کے نہایت مشکل ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے نہایت سخت
ہے اور وہ پوچھا گیا صبر سے پس کہا گھونٹ گھونٹ پینا کڑوی چیز کا بغیر تیوڑی چڑہائے
کے اور کہا حضرت علی ابن ابی طالب نے صبر کرنا ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے
اور یہ حدیث مرفوع ہے اور کہا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے صبر دور ہونا ہے نافرمانیوں سے
اور آرام کرنا ہے وقت گھونٹ گھونٹ پینے بلا کے غصوں کو اور ظاہر کرنا غنا کا باوجود
اترنے محتاجی کے معیشت کے میدان میں اور بعض نے کہا صبر کھڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے
ساتھ اچھے ادب کے اور بعض نے کہا وہ فنا ہونا ہے بلا میں بغیر ظاہر کرنے گلے کے اور
بعض نے کہا صبر وہ کھڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے ساتھ اچھی صحبت کے مثل کھڑے ہونے
کے ساتھ عافیت کے اور بعض نے کہا بہت اچھی جزا عبادت پر جزا ہے صبر پر اور نہیں ہے
کوئی جزا اوسکے اوپر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہیں کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنیوالے
اپنا ثواب بے حساب اور بعض نے کہا صبر وہ ثابت رہنا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور
پیش آنا اوسکی بلا کے ایذا کے ساتھ خوشی اور فراخی کے اور کہا خواص نے صبر ثابت
رہنا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت کے احکام پر اور کہا یحییٰ بن معاذ
رازی نے محبوں کا صبر زیادہ سخت ہے زاہدوں کے صبر سے ای تعجب کیسے وہ صبر کرتے ہیں
اور پڑھا شعر صبر اوٹھایا جاتا ہے سب جگہوں میں مگر تجھ پر پس تحقیق وہ نہیں اٹھایا جاتا
اور بعض نے کہا صبر ترک کرنا ہے گلہ کا اور بعض نے کہا وہ عاجزی کرنی اور پناہ
لینی ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور بعض نے کہا وہ مدد لینی ہے ساتھ اللہ کے اور بعض نے
کہا صبر مثل نام اللہ کے ہے اور کہا گیا صبر یہ ہے کہ فرق نہ کرے درمیان نعمت اور
محنت کے حال میں ساتھ آرام دل کے دونوں میں اور تصبر وہ آرام کرنا ہے
ساتھ بلا کے باوجود پانے بوجھ محنت کے **فصل** لیکن رضا پس اصل
اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالیٰ کا

عزّ وجلّ رضی اللّٰہ عنہم و رضوا عنہ وقولہ تبارک وتعالیٰ یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان الآیۃ وروی عن ابن عباس بن عبد المطلب انہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللّٰہ عزّ وجلّ ربا وقیل کتب عمر بن الخطابؓ الی ابی موسی الاشعریؓ اما بعد فان الخیر کلہ فی الرضا فان استطعت ان ترضی والا فاصبر وروی عن قتادۃ رح فی قولہ عزّ وجلّ واذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودًا الآیۃ ہذا صنیع مشرکی العرب اخبر اللّٰہ عزّ وجلّ بخبث صنیعہم فاما المؤمن فہو حقیق ان یرضی بما قسم اللّٰہ تعالیٰ لہ و قضاء اللّٰہ عزّ وجلّ خیر من قضاء المرء لنفسہ وما قضی اللّٰہ لک یا ابن آدم فیما تکرہ خیر لک مما تحب فاتق اللّٰہ تعالیٰ وارض بقضائہ قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ وعسیٰ ان تکرہوا شیئًا وہو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئًا وہو شر لکم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون یعنی ما فیہ صلاح دینکم ودنیاکم فاللّٰہ عزّ وجلّ طوی عن الخلق مصالحہم وکلفہم عبودیتہ من اداء الاوامر وانتہاء المناہی والتسلیم فی المقدور والرضا بالقضاء فیما لہم وعلیہم فی الجملۃ واستاثر ہو عزّ وجلّ بالعواقب والمصالح فینبغی للعبد ان یدیم الطاعۃ لمولاہ ویرضی بما قسم اللّٰہ لہ ولا یتہمہ واعلم ان تعب کل واحد من الخلق علی قدر منازعتہ المقدور والقدر وموافقتہ لہواہ وترک رضاہ بالقضاء فکل من رضی بالقضاء استراح ومن لم یرض بہ طالت شقاوتہ وتعبہ ولا ینال من الدنیا الا ما قسم لہ فما دام ہواہ متبعًا قاضیًا علیہ فہو غیر راض بالقضاء لان الہوی منازع للحق عزّ وجلّ فتعبہ متکاثف متزاید فاستجلاب الراحۃ مخالفۃ الہوی لان فیہ متابعۃ للحق عزّ وجلّ بالابد فلا کان الہوی واذا کان فلا کنا

راضی ہوا اللہ ان سے اور وے راضی ہوئے اس سے اور فرمودہ اللہ تعالیٰ کا بشارت دیتا ہے انکو رب انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور رضامندی کے اور مروی ہے ابن عباس بن عبد المطلب سے کہ تحقیق اوسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے پروردگار ہونیسے اور بعض نے کہا لکھا حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف اما بعد پس تحقیق سب بھلائی رضا میں ہے پس اگر تو طاقت رکھے یہ کہ تو راضی رہے تو خوب ورنہ صبر کر اور مروی ہے قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول کی تفسیر میں وہ یہ ہے جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ بیٹی کے ہو جاتا ہے مونہہ اسکا کالا آخر آیت تک یہ کام تھا عرب کے مشرکوں کا اللہ تعالیٰ نے خبر دی انکے کام کی پلیدی کی۔ پس اوپر مومن پس لائق ہے اوسکو کہ وہ راضی ہوا اوسپر جو قسمت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے لیئے اور اللہ تعالیٰ کی قضا بہتر ہے . . . . مرد کی قضا سے اپنے نفس کیلیئے اور جو کچھہ قضا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے اے آدم کے بیٹے اس چیز سے کہ تو مکروہ جانتا ہے بہتر ہے تیرے لیئے اس چیز سے کہ قضا کی اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے اسمیں کہ تو دوست رکھتا ہے پس ڈر اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہو اسکی قضا پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شاید کہ تم دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ بری ہو تمہارے لیئے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے یعنے جو کچھہ اوسمیں ہے تمہارے دین اور تمہاری دنیا کی بھلائی اللہ نے لپیٹیں مخلوق سے انکی مصلحتیں اور انکو تکلیف دی اپنی بندگی کی ادا کرنے سے حکموں کے اور رکنے سے روکوں کے اور سر جھکانے سے مقدوریں اور راضی رہنے سے ساتھ قضا کے اسمیں جو انکے فائدے اور ضرر کیلیئے ہے فی الجملہ اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے انجاموں اور مصلحتوں کو پس لازم ہے بندے کو یہ کہ ہمیشہ کرے عبادت اپنے مولا کی اور راضی رہے اسپر جو قسمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے لیئے اور نہ تہمت دیوے اسکو اور تحقیق تو جان لے کہ تکلیف ہر ایک کی مخلوق میں سے بقدر اوسکے جھگڑا کرنے کے ہے اوس سے کہ اندازہ کیا گیا ہے واسطے تقدیر کے اور اوسکی موافق ہونے کے ہے واسطے اپنے نفس کی خواہش کو اور چھوڑنے کے اپنے راضی رہنے کو اور جو راضی رہے قضا پر تو وہ آرام پاویگا اور جو کوئی نہ راضی ہوا اسپر تو لمبی ہو گی اوسکی بدبختی اور تکلیف اور نہ پہونچیگا دنیا سے مگر جو قسمت کیا گیا ہوگا اسکے لیے پس جبتک رہیگی اوسکی خواہش پیرو ہوئی حکمران اوسپر پس ناراض رہیگا قضا پر کیونکہ تحقیق نفس کی خواہش جھگڑا کرنیوالی ہے واسطے حق اللہ عزّ وجلّ کی پس اوسکی تکلیف اکٹھی ہونیوالی ہے بڑہنیوالی پس کھینچنا آرام کا نفس کی

وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالطَّرِيْقَةِ فِي الرِّضَا هَلْ هُوَ مِنَ الْاَحْوَالِ
اَوْ مِنَ الْمَقَامَاتِ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْاَحْوَالِ
وَلَيْسَ هُوَ كَسْبًا لِلْعَبْدِ بَلْ هُوَ نَازِلَةٌ تَحُلُّ بِالْقَلْبِ كَسَائِرِ
الْاَحْوَالِ ثُمَّ تَحُوْلُ وَتَزُوْلُ وَيَاْتِي غَيْرُهَا وَقَالَ الْخُرَاسَانِيُّوْنَ
الرِّضَا مِنْ جُمْلَةِ الْمَقَامَاتِ وَهُوَ نِهَايَةُ التَّوَكُّلِ حَتّٰى يُؤَلَ اِلٰى
غَايَةِ مَا يَتَوَصَّلُ اِلَيْهِ الْعَبْدُ بِاكْتِسَابِهِ وَالْجَمْعُ بَيْنَهُمَا مُمْكِنٌ
بِاَنْ يُقَالَ بِدَايَةُ الرِّضَا مُكْتَسَبَةٌ لِلْعَبْدِ وَهِيَ مِنَ الْمَقَامَاتِ
وَنِهَايَتُهُ مِنْ جُمْلَةِ الْاَحْوَالِ وَهِيَ لَيْسَتْ بِمُكْتَسَبَةٍ وَفِي الْجُمْلَةِ
الرَّاضِيْ هُوَ الَّذِيْ لَا يَعْتَرِضُ عَلٰى تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ
اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ لَيْسَ الرِّضٰى اَنْ لَا تُحِسَّ بِالْبَلَاءِ اِنَّمَا
الرِّضَا اَنْ لَا تَعْتَرِضَ عَلَى الْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ وَقَدْ قَالَ الشُّيُوْخُ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ بَابُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ وَجَنَّةُ الدُّنْيَا
اَيْ مَنْ اُكْرِمَ بِالرِّضَا فَقَدْ لَقِيَ بِالرُّحْبِ الْاَوْفٰى وَاُكْرِمَ
بِالْقُرْبِ الْاَعْلٰى وَقِيْلَ اِنَّ تِلْمِيْذًا قَالَ لِاُسْتَاذِهِ هَلْ يَعْرِفُ
الْعَبْدُ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَاضٍ عَنْهُ قَالَ لَا كَيْفَ يَعْلَمُ
ذٰلِكَ وَرِضَاهُ غَيْبٌ فَقَالَ التِّلْمِيْذُ يَعْلَمُ ذٰلِكَ فَقَالَ
كَيْفَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ قَلْبِيْ رَاضِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلِمْتُ
اَنَّهُ رَاضٍ عَنِّيْ فَقَالَ الْاُسْتَاذُ لَقَدْ اَحْسَنْتَ يَا غُلَامُ وَ
لَا يَرْضَى الْعَبْدُ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْضَى الْحَقُّ جَلَّ وَعَلَا عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اَيْ بِرِضَاهُ عَنْهُمْ رَضُوْا
عَنْهُ وَقِيْلَ سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
اِلٰهِيْ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ رَضِيْتَ عَنِّيْ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تُطِيْقُ
ذٰلِكَ فَخَرَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاجِدًا مُتَضَرِّعًا فَاَوْحَى اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ يَا ابْنَ عِمْرَانَ اِنَّ رِضَائِيْ فِيْ رِضَاكَ بِقَضَائِيْ
وَقِيْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَبْلُغَ مَحَلَّ الرِّضَا فَلْيَلْزَمْ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ رِضَاهُ فِيْهِ وَقِيْلَ الرِّضَا عَلٰى قِسْمَيْنِ رِضًا بِهٖ وَ
رِضًا عَنْهُ فَالرِّضٰى بِهٖ مُدَبِّرًا وَالرِّضَا عَنْهُ فِيْمَا يَقْضِيْ حَا
وَفَاصِلًا وَقِيْلَ الرَّاضِيْ اَنْ لَوْ جُعِلَتْ جَهَنَّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَا
سَاَلَ اَنْ يُحَوِّلَهَا اِلٰى يَسَارِهٖ وَقِيْلَ الرِّضَا اِخْرَاجُ الْكَرَاهِيَةِ

اور اختلاف کیا ہے اہل علم اور طریقہ نے رضا میں بھلا وہ احوال میں سے ہے یا مقامات
میں سے پس کہا عراق والوں نے وہ منجملہ احوال کے ہے اور نہیں ہے وہ کسب بندے کا بلکہ وہ
اترنیوالی ہے اترتی ہے دل میں مثل باقی احوال کی پھر پھرتی ہے اور دور ہوتی ہے اور آتا
ہے اسکے سوا اور کہا خراسانیوں نے رضا منجملہ مقامات کے ہے اور وہ نہایت ہے توکل کی
یہانتک کہ پھر آتا ہے توکل بیچ غایت کی طرف جسکی طرف پہنچتا ہے بندہ اپنے
کسب سے اور جمع کرنا دونوں کے درمیان ممکن ہے سو جہہ یہ کہ کہا جاوے شروع رضا کا کسب کیا
گیا ہے واسطے بندے کے اور وہ مقامات میں سے ہے اور اسکی نہایت منجملہ احوال کے ہے اور
وہ نہیں ہے کسب کیا گیا اور حاصل کلام راضی ہونے والا وہ شخص ہے کہ نہ اعتراض کرے اللہ
تعالی کی تقدیر پر اور کہا ابو علی دقاق نے نہیں رضا یہ کہ تو پاوے تکلیف کو سوا اسکے
نہیں کہ رضا یہ ہے کہ تو اعتراض کرے اللہ کے حکم اور اسکی قضا پر اور تحقیق کہا ہے مشائخوں
رحمہم اللہ نے راضی رہنا قضا پر دروازہ ہے اللہ کا بڑا اور بہشت ہے دنیا کی یعنی جو
شخص بزرگی دیا جاوے ساتھ رضا کی پس تحقیق وہ ملا فراخی پوری کو اور بزرگی دیا
گیا نزدیکی بلند سے اور بعض نے کہا تحقیق ایک شاگرد نے کہا اپنے استاد سے بھلا پہچانتا
ہے بندہ کہ اللہ تعالی اس سے راضی ہے کہا نہیں کیونکر وہ اسکو جانے حالانکہ اسکی رضا
پوشیدہ ہے پس کہا شاگرد نے وہ جان لیتا ہے پس کہا کیسے کہا جب میں پاتا اپنے
دل کو راضی اللہ تعالی سے تو میں جان لیا کہ تحقیق وہ مجھ سے راضی ہے پس کہا استاد نے
البتہ تحقیق تو نے اچھا کہا ای لڑکے اور نہیں راضی ہوتا بندہ اللہ سے یہانتک کہ راضی
ہو اللہ تعالی اس سے. فرمایا اللہ تعالی نے راضی ہوا اللہ ان سے اور اوسکو خوش ہونیکے
سبب سے بھی خوش ہوئے اس سے اور بعض نے کہا پوچھا موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے
پس کہا یا اللہ مجھ کو سو جھدے ایسے عمل پر جب میں اسکو کروں تو تو راضی ہو جاوے
مجھ سے پس فرمایا بالتحقیق تو نہیں طاقت رکھتا اوسکی پس گر پڑے حضرت موسی سجدہ کرتے
عاجزی کرتے پس وحی کی اللہ تعالے نے انکی طرف ای بیٹے عمران
کے میری رضامندی تیرے راضی رہنے میں ہے میری قضا پر اور بعض نے
کہا جو کوئی چاہے کہ وہ پہونچے رضا کے محل میں پس چاہیے کہ وہ لازم پکڑے اسکو جسمیں
کی ہے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی اور کسی نے کہا رضا دو قسم پر ہے ایک راضی رہنا
اللہ پر اور ایک راضی رہنا اللہ سے پس راضی رہنا اوس سے ہوا اوسکی تدبیر کے حال میں اور راضی
اوس سے ہے اسچیز میں کہ وہ قضا کرتا ہے حاکم ہوکر اور فیصلہ کرنیوالی ہوکر اور بعض نے
کہا رضا یہ ہے کہ اگر کیجاوے دوزخ اوسکی داہنی طرف تو نہ سوال کرے یہ کہ اوسکو کر دیوے اسکی بائیں طرف
اور کہا گیا رضا نکالنا ہے کراہیت کا۔

مِنَ الْقَلْبِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا فَرَحٌ وَسُرُورٌ وَسُئِلَتْ رَابِعَةُ
الْعَدَوِيَّةُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مَتٰى يَكُونُ الْعَبْدُ رَاضِيًا
بِالْقَضَاءِ فَقَالَتْ رَحِمَهَا اللّٰهُ إِذَا سُرَّ بِالْمُصِيبَةِ كَمَا يُسَرُّ
بِالنِّعْمَةِ وَقِيلَ قَالَ الشِّبْلِيُّ بَيْنَ يَدَيِ الْجُنَيْدِ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْجُنَيْدُ قَوْلُكَ ذَا الضِّيقِ صَدْرِكَ
وَضِيقُ الصَّدْرِ لِتَرْكِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ الرِّضَا أَنْ لَا تَسْأَلَ الْجَنَّةَ مِنَ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَعِيذَ بِهِ
مِنَ النَّارِ وَقَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الرِّضَا
تَرْكُ الْاِخْتِيَارِ قَبْلَ الْقَضَاءِ وَفُقْدَانُ الْمَرَارَةِ بَعْدَ الْقَضَاءِ
وَهَيَجَانُ الْحُبِّ فِي حَشْوِ الْبَلَاءِ وَقَالَ أَيْضًا هُوَ سُرُورُ الْقَلْبِ
بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَسُئِلَ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ فَقَالَ لِأَنَّ الرِّضَا
قَبْلَ الْقَضَاءِ عَزْمٌ عَلَى الرِّضَا وَالرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ هُوَ
الرِّضٰى وَرُوِيَ أَنَّهُ قِيلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا إِنَّ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ الْفَقْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْغِنَاءِ وَالسُّقْمُ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَوْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحَيٰوةِ فَقَالَ
رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا ذَرٍّ أَمَّا أَنَا فَأَقُولُ مَنِ اتَّكَلَ عَلٰى حُسْنِ اخْتِيَارِ
اللّٰهِ لَمْ يَتَمَنَّ غَيْرَ مَا اخْتَارَ اللّٰهُ لَهُ وَقَالَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ
لِبِشْرٍ الْحَافِي الرِّضَا أَفْضَلُ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِأَنَّ الرَّاضِيَ
لَا يَتَمَنّٰى فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَالَّذِي قَالَ الْفُضَيْلُ هُوَ الصَّحِيحُ
لِأَنَّ فِيهِ الرِّضَا بِالْحَالِ وَكُلُّ خَيْرٍ فِي الرِّضَا بِالْحَالِ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ
بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ
أَيْ ارْضَ بِمَا أَعْطَيْتُكَ وَلَا تَطْلُبْ مَنْزِلَةَ غَيْرِهِ وَكُنْ مِنَ
الشَّاكِرِينَ يَعْنِي بِحِفْظِ الْحَالِ كَذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ فَأَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَأَمَرَهُ بِحِفْظِ الْحَالِ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَالْعَطَاءِ بِقَوْلِهِ
تَعَالٰى وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقٰى أَيْ مَا أَعْطَيْنَاكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْعِلْمِ

دل سے یہانتک کہ نہ باقی رہے مگر فرحت اور خوشی اور پوچھے گئے رابعہ عدویہ علیہا
الرحمۃ کب ہوتا ہے بندہ راضی قضا پر پس کہا رحمہا اللہ نے جب خوش ہو مصیبت
میں جیسے خوش ہوتا ہے نعمت میں اور بعض نے کہا کہا شبلی نے آگے جنید کے نہیں
پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ اللہ کے پس کہا جنید نے تیرا یہ کہنا ہے
جب تنگ ہو تیرا سینہ اور سینہ کی تنگی بسبب ترک کرنے رضا کے ہے قضا پر اور کہا ابو
سلیمان علیہ الرحمۃ نے رضا یہ ہے کہ تو نہ مانگے بہشت اللہ سے اور نہ پناہ لیوے اسکے دوزخ
سے اور کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں رضا کی علامتوں میں سے ہیں ترک کرنا
اختیار کا پہلے قضا کے اور گم کرنا تلخی کا بعد قضا کے اور جوش کرنا محبت کا مصیبت
کے درمیان میں اور نیز کہا ذوالنون نے وہ خوشی دل کی ہے قضا کی تلخی پر اور
پوچھا گیا ابو عثمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے سے میں مانگتا ہوں تجھ سے راضی رہنا
بعد قضا کے وہی ہے رضا اور مروی ہے کہ تحقیق کہا گیا حسین بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہما سے تحقیق حضرت ابوذر کہتا ہے محتاجی زیادہ پیاری ہے میری طرف دولتمندی
سے اور بیماری زیادہ پیاری ہے صحت سے اور موت زیادہ پیاری ہے زندگی سے پس کہا
کہ رحم کرے اللہ تعالی ابوذر پر لیکن میں کہتا ہوں جو شخص بھروسہ کرے اللہ کے اچھے اختیار پر
تو وہ آرزو نہ کریگا اس چیز کے سوا کہ اختیار کی اللہ نے اسکے لئے اور کہا فضیل بن
عیاض نے بشر حافی سے رضا افضل ہے زہد سے دنیا میں کیونکہ راضی رہنے والا
نہیں آرزو کرتا اپنے مرتبہ کے اوپر اور جو کچھ کہا فضیل نے وہی صحیح ہے کیونکہ اسمیں
رضا ہے حال میں اور ہر ایک بھلائی حال کے راضی رہنے میں ہے فرمایا اللہ
تعالی نے موسی علیہ السلام سے تحقیق میں نے برگزیدہ کیا تجھکو لوگوں پر ساتھ اپنے پیغاموں
کے اور اپنی کلام کے پس پکڑ جو کچھ دیا میں نے تجھکو اور ہو شکر کرنیوالوں سے یعنی ہمارے دئے
پر خوش ہو اور اسکے سوا اور نہ مانگ اور شاکرین یعنی حال کی نگہبانی ہو اور اسی طرح فرمایا ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہرگز مت لمبی کر اپنی دونوں آنکھوں کو اس چیز کی طرف کہ فائدہ دیا ہے
اسکے لوگوں کو انمیں سے جو دنیا کی زندگی کی زینت ہے تاکہ ہم آزمائیں انکو اسمیں پس ادب دیا
نبی علیہ السلام کو اور حکم کیا آپ کو حال کی نگاہ رکھنے اور راضی رہنے میں قضا اور عطا
اللہ تعالے کے فرمودہ سے اور رزق رب تیرے کا بہتر ہے اور
بہت باقی رہنے والا ہے یعنی جو کچھ میں نے تجھکو دیا ہے
نبوت اور علم

وَالْقَنَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَوِلَايَةِ الدِّيْنِ وَالْقُدْوَةِ فِيْهِ اَوْلٰى مِمَّا اُعْطِيْتَ
غَيْرَكَ وَاَحْرٰى فَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ حِفْظِ الْحَالِ وَالرِّضَا بِهٖ وَتَرْكِ
الْاِلْتِفَاتِ اِلٰى مَا سِوَاهُ لِاَنَّهُ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ
قِسْمَكَ اَوْ قِسْمَ غَيْرِكَ اَوْ اَنَّهُ لَا قِسْمَ لِاَحَدٍ بَلْ اَوْجَدَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِتْنَةً فَاِنْ كَانَ قِسْمَكَ فَهُوَ وَاصِلٌ اِلَيْكَ شِئْتَ
اَمْ اَبَيْتَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ سُوْءُ الْاَدَبِ وَالشَّرَهُ
فِيْ طَلَبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَحْمُوْدٍ فِيْ قَضِيَّةِ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ
وَاِنْ كَانَ قِسْمَ غَيْرِكَ فَلِمَ تَتْعَبُ فِيْمَا لَا تَنَالُهُ وَلَا يَصِلُ اِلَيْكَ
اَبَدًا وَاِنْ كَانَ لَيْسَ بِقِسْمٍ لِاَحَدٍ بَلْ هُوَ فِتْنَةٌ فَكَيْفَ يَرْضَى الْعَاقِلُ
وَيَسْتَحْسِنُ اللَّبِيْبُ اَنْ يَطْلُبَ لِنَفْسِهٖ فِتْنَةً وَيَسْتَجْلِبَهَا وَقَالَ قَوْمٌ
الرِّضَا بِالْقَضَاءِ هُوَ اَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَكَ مَا تُحِبُّ وَمَا تَكْرَهُ
مِنْ قَضَائِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ الصَّبْرُ عَلٰى مُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ اٰخَرُ
عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْلِيْمُ لِاَحْكَامِهٖ وَقَالَ اٰخَرُ هُوَ اِسْقَاطُ التَّمْيِيْزِ
عَلَى الْمُدَبِّرِ وَقَالَ اٰخَرُ هُوَ تَرْكُ الْاِخْتِيَارِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَهْلُ
الرِّضَا هُمُ الَّذِيْنَ قَطَعُوْا عَنْ قُلُوْبِهِمْ فِي الْاَصْلِ الْاِخْتِيَارَ
ثُمَّ لَا يَخْتَارُوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ مِمَّا تُرِيْدُ اَنْفُسُهُمْ وَلَا شَيْئًا
مِمَّا يُرِيْدُوْنَ بِهِ اللّٰهَ وَلَا يَسْاَلُوْنَهٗ وَلَا يُطَالِعُوْنَ حُكْمًا قَبْلَ
نُزُوْلِهٖ فَاِذَا وَقَعَ حُكْمٌ مِنَ اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْتَاقُوْنَ اِلَيْهِ
وَلَمْ يُطَالِعُوْهُ رَضُوْا بِهٖ فَاَحَبُّوْهُ وَسُرُّوْا بِهٖ وَقَالَ اِنَّ لِلّٰهِ
عِبَادًا اِذَا وَقَعَ بِهِمُ الْحُكْمُ مِنَ الْبَلْوٰى رَاَوْهُ نِعْمَةً مِنَ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ فَشَكَرُوْهُ عَلَيْهَا وَسُرُّوْا بِهَا ثُمَّ رَاَوْا بَعْدَ سُرُوْرِهِمْ
بِالنِّعَمِ اَنَّ اشْتِغَالَهُمْ بِالنِّعْمَةِ عَنِ الْمُنْعِمِ نَقْصٌ فَاشْتَغَلَتْ
قُلُوْبُهُمْ بِالْمُنْعِمِ عَنِ النِّعَمِ فَكَانَ الْبَلَاءُ جَارِيًا عَلَيْهِمْ وَقُلُوْبُهُمْ
غَائِبَةٌ عَنْهُ فَلَمَّا اسْتَوْطَنُوْا هٰذَا الْمَقَامَ وَدَاوَمُوْا عَلَيْهِ
نَقَلَهُمْ مَوْلَاهُمْ اِلٰى مَا هُوَ اَعْلٰى لَهُمْ وَاَسْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
لِاَنَّ مَوَاهِبَهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ وَاَقَلُّ
مَا فِي الرِّضَا اَنْ يَنْقَطِعَ طَمَعُهٗ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
قَدْ ذَمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الطَّمَعَ فِيْ غَيْرِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَرُوِيَ عَنْ
وَهْبِ بْنِ كَثِيْرٍ اَنَّهُ قَالَ قَرَاْتُ التَّوْرٰىةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا اَنَّ اللّٰهَ

اور قناعت اور صبر اور ولایت دین کی اور اسمیں پیشوا ہونے کے بہتر ہے
اس سے کہ دیا ہے تیرے غیر کو اور بہت لائق ہے پس ساری بھلائی حال کے نگاہ رکھنے
اور اسپر راضی رہنے میں ہے اور التفات کے ترک کرنے میں ہے طرف جتنے کہ اسکے
سوا ہے کیونکہ یہ خالی نہیں ہے یا یہ کہ ہے وہ قسمت تیری یا قسمت تیرے غیر کی یا
یہ کہ تحقیق وہ نہیں ہے قسمت واسطے کسی کے بلکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو آزمائش
پس اگر ہے وہ تیری قسمت پس وہ پہونچنے والی ہے طرف تیری تو چاہے یا نہ چاہے
پس نہیں لائق یہ کہ ظاہر ہو تجھ سے بے ادبی اور حرص اوسکی طلب میں کیونکہ
تحقیق یہ پسند نہیں ہے عقل اور علم کے حکم میں اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت
پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اس چیز میں جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف
تیری کبھی اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اس چیز
جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف تیری کبھی اور اگر وہ ہو کہ نہیں
ہے قسم کسی کے لیئے بلکہ وہ آزمائش ہے پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند اور اچھا
جانتا ہے دانا یہ کہ چاہے اپنے نفس کے لیئے فتنہ پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند
اور کہا ایک قوم نے راضی ہونا قضا پر یہ ہے کہ برابر ہو تیرے نزدیک وہ چیز
جسکو تو دوست رکھتا ہے اور وہ چیز جسکو تو مکروہ رکھتا ہے اللہ عزوجل کی قضا
سے اور کہا انکے بعض نے وہ صبر کرنا ہے قضا کی تلخی پر اور کہا کسی اور نے رضا
ڈالنا ہے ماتھے کا آگے اللہ عزوجل کے اور گردن جھکانے اوسکے حکموں کے واسطے
اور کہا اور نے وہ ترک کرنا تمیز کا ہے مدبر پر اور کہا اوسنے وہ ترک کرنا اختیار
کا ہے اور کہا اونکے بعض نے اہل رضا وہ لوگ ہیں جو قطع کرتے ہیں اپنے دلوں سے
اصل میں اختیار کو پس وہ نہیں اختیار کرتے کسی چیز کو اون چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں
انکے نفس اور نہ کوئی چیز ان چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو
اور نہ مانگتے ہیں اس سے اور نہ جھانکتے ہیں کسی حکم کو اوسکے اوترنے سے پہلے پس
جب واقع ہو جاوے کوئی حکم اللہ سے جگہہ سے کہ نہیں شوق کرتے تھے اسکیطرف اور نہ
اسکو جھانکتے تھے تو راضی ہوتے ہیں اسپر پس اسکو دوست رکھتے اور خوش ہوتے
ہیں اور کہا اوسنے تحقیق واسطے اللہ کے بندے ہیں جب واقع ہوتا ہے انپر حکم مصیبت
سے تو وہ اس سے دیکھتے ہیں نعمت اللہ کیطرف سے اپنے پر اور اسکا شکر کرتے
ہیں اور خوش ہوتے ہیں پھر وہ دیکھتے ہیں بعد اپنے خوش ہونے کے نعمتوں سے
تحقیق انکا مشغول ہونا نعمت میں نعمت دینے والے سے نقصان ہے پس مشغول ہو جاتے ہیں انکے دل نعمت دینے والے کے
ساتھ نعمتوں سے پس ہوتی ہے مصیبت جاری انپر اور انکا دل غائب ہوتا ہے اس سے پس جب وطن کر لیتے ہیں

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ مَلْعُوْنٌ مَنْ کَانَ ثِقَتُهٗ بِمَخْلُوْقٍ
مِثْلِهٖ وَرُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَمَجْدِیْ لَاُقَطِّعَنَّ اَمَلَ کُلِّ مُؤَمِّلٍ
اَمَّلَ غَیْرِیْ بِالْیَاْسِ وَلَاُلْبِسَنَّهٗ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ بَیْنَ النَّاسِ
وَلَاُبْعِدَنَّهٗ مِنْ قُرْبِیْ وَلَاُقَطِّعَنَّهٗ مِنْ وَصْلِیْ اَیُؤَمِّلُ غَیْرِیْ
فِی الشَّدَائِدِ وَالشَّدَائِدُ بِیَدِیْ وَاَنَا الْحَیُّ وَیَرْجُوْ غَیْرِیْ
وَیَطْرُقُ بِالْفِکْرِ اَبْوَابَ غَیْرِیْ وَهِیَ مُغْلَقَةٌ
وَمَفَاتِیْحُهَا بِیَدِیْ وَرُوِیَ فِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَعْتَصِمُ بِیْ دُوْنَ خَلْقِیْ اَعْلَمُ ذٰلِكَ
مِنْ قَلْبِهٖ وَنِیَّتِهٖ فَتَکِیْدُهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ
فِیْهِنَّ اِلَّا جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ مَخْرَجًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ یَعْتَصِمُ
بِمَخْلُوْقٍ دُوْنِیْ اِلَّا قَطَعْتُ اَسْبَابَ السَّمَاءِ مِنْ فَوْقِهٖ وَ
اَسَخْتُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ ثُمَّ اَهْلَکْتُهٗ فِی الدُّنْیَا
وَاَتْعَبْتُهٗ فِیْهَا وَرُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ
تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَعَزَّزَ بِالنَّاسِ ذَلَّ وَقِیْلَ
مَنِ اتَّکَلَ اِلٰی مَخْلُوْقٍ مِثْلِهٖ ذَلَّ فَکَفَاهُ الطَّمَعُ بِمَا یَنَالُهٗ
مِنْ اِطِّلَاعِ قَلْبِهٖ وَتَشَتُّتِ هَمِّهٖ وَذُلِّهٖ وَمَسْکَنَتِهٖ فَقَدِ
اجْتَمَعَ عَلَیْهِ اَمْرَانِ ذُلٌّ فِی الدُّنْیَا وَبُعْدٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی
بِلَا ازْدِیَادٍ فِیْ رِزْقِهٖ ذَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا اَعْرِفُ شَیْئًا اَضَرَّ عَلَی الْمُرِیْدِیْنَ وَالطَّالِبِیْنَ
مِنَ الطَّمَعِ وَلَا اَخْرَبَ لِقُلُوْبِهِمْ وَلَا اَذَلَّ لَهُمْ وَلَا
اَظْلَمَ لِقُلُوْبِهِمْ وَلَا اَبْعَدَ لَهُمْ وَلَا اَشَدَّ تَشْتِیْتًا
لِهِمَمِهِمْ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ شِرْكٌ اَیْنَمَا کَانُوْا لِاَنَّ
الرَّجُلَ مِنْهُمْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَیْثُ طَمِعَ فِیْ مَخْلُوْقٍ
مِثْلِهٖ لَا یَمْلِكُ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا عَطَاءً وَّلَا مَنْعًا
فَیَجْعَلُ مُلْكَ الْمَالِكِ لِمَمْلُوْكٍ فَاَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَرَعٌ فَلَا یَتَحَقَّقُ
وَرَعُهٗ حَتّٰی یَنْسِبَ الْاَشْیَاءَ اِلٰی مَالِکِهَا عَزَّ وَجَلَّ فَیَطْلُبَهَا
مِنْهُ وَلَا یَطْلُبَهَا مِنْ غَیْرِهٖ وَقِیْلَ الطَّمَعُ لَهٗ اَصْلٌ وَ

ملعون ہے وہ شخص جسکا بھروسا ہوا ہے جیسے پیدا کیے گئے پر اور مروی ہے بعض
قدسی حدیثوں میں یہہ کہ تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے مجھکو اپنی عزت اور
بزرگی اور سخاوت اور بڑائی کی قسم البتہ میں قطع کرونگا امید ہر امید رکھنے والے کی
کہ امید رکھی میرے غیر سے ناامیدی کے ساتھ اور البتہ میں اسکو پہناؤنگا خواری کے کپڑے
لوگوں کے درمیان اور البتہ اسکو دور کرونگا اپنے قرب سے اور البتہ توڑونگا اوسکو اپنے
وصل سے آیا وہ امید رکھتا ہے میرے غیر سے سختیوں میں اور سختیاں تو میرے ہاتھ میں
ہیں اور میں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں اور وہ امید رکھتا ہے میرے غیر سے اور ٹھوکتا
ہے فکر سے میرے غیر کے دروازوں کو اور وہ بند کیے ہوئے ہیں اور انکی کنجیاں میرے ہاتھ
میں ہیں اور مروی ہے ایک اور حدیث میں تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں ہے کوئی بندہ
کہ محکم پکڑتا ہے مجھکو سوا میری مخلوق کے میں جانوں یہ اوسکے دل اور اسکے نیت
سے پس سختی میں ڈالیں اسکو آسمان اور زمین اور جو لوگ انمیں ہیں مگر میں کر دیتا ہوں
اوسکے لیے اوس سے نکلنے کی راہ اور نہیں کوئی بندہ کہ محکم پکڑے مخلوق کو میرے سوا
مگر توڑ دیتا ہوں آسمان کے اسباب اوسکے اوپر سے اور سخت کر دیتا ہوں زمین کو
اوسکے پاؤں کے نیچے سے پھر اوسکو ہلاک کرتا ہوں دنیا میں اور تکلیف میں
ڈالتا ہوں اسکو اسمیں اور مروی ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ تحقیق
اوسنے کہا میںنے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص عزت چاہے
لوگوں کے ساتھ تو وہ ذلیل ہوتا ہے اور بعض نے کہا جو شخص بھروسا کرے اپنے
جیسے پیدا کیے گئے پر تو وہ خوار رہتا ہے پس کافی ہے اسکو طمع کرنا اس چیز سے جسکو
وہ پہونچتا ہے اپنے دل کو جھانکنے اور اپنے ارادے کے پریشان ہونے اور اپنے ذلیل
اور عاجز ہونے سے پس تحقیق جمع ہو گئے اوسپر دو امر ایک ذلت دنیا میں اور دوری
اللہ تعالیٰ سے بغیر زیادہ ہونے کے اوسکے روزے میں ایک ذرہ اور کہا انکے بعض نے
میں نہیں پہچانتا کسی چیز کو زیادہ ضرر رسان مریدوں اور طالبوں پر طمع سے اور نہ زیادہ
خراب کرنیوالی انکے دلوں کے لیے اور نہ زیادہ خوار کرنے والی ان کے لیے اور نہ زیادہ
سیاہ کرنے والی انکے دلوں کے لیے اور نہ دور کرنیوالے انکے لیے اور نہ زیادہ سخت
پریشانی میں انکو قصدوں کے لیے سوا اسکے نہیں کہ ہے یہ طمع اسیطرح کیونکہ تحقیق شرک ہے
جہاں کہیں وہ ہوں کیونکہ تحقیق مرد شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب طمع کرے اپنے
جیسی مخلوق میں جو نہیں ہے مالک نقصان کا اور نہ نفع کا اور نہ دینے کا اور نہ روکنے کا پس
اوسنے دیدیا بادشاہ کا ملک اسکے غلام کو پس کہاں ہوگی اوسکو پرہیزگاری پس نہیں ثابت
ہوتی اوسکی پرہیزگاری یہانتک کہ نسبت کرے چیزوں کی اونکے مالک عزوجل کی طرف پس مانگے انکو اوس سے
اور نہ مانگے اونکو اوسکے غیر سے اور بعض نے کہا طمع کیلیے اصل ہے اور

فرع فاصله الغفلة وفرعه الرياء والسمعة والتزين والتصنع وحب اقامة الجاه عند الناس وقال عيسى عليه السلام للحواريين الطمع لقاتول الموتى و عن بعضهم انه قال طمعت يوما مرة في شئ من امر الدنيا فهتف لي هاتف وهو يقول يا هذا انه لايحمد بالحر المريد اذا كان يجد عند الله كل ما يريد ان يركن بقلبه الى العبيد واعلم ان لله عبادا يخفى عليهم الطمع فمن يملك لهم ما فيه يطمعون حتى تكون البركة داخلة عليهم من حيث لايطمعون ويرون ان حالة الطمع نقص في الاحوال و هو ادنى درجة من درجات العارفين من اهل التوكل ولا يخطر على قلب مريد شئ من الطمع ويساكنه الا لاجل كمال البعد من الله عز وجل حيث طمع في مخلوق مثله وهو يرى ان مولاه مطلع عليه ثم لم يحجزه الخوف من ذلك

فصل واما الصدق فالاصل فيه قوله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين وما روى عن عبد الله بن مسعود رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لايزال العبد يصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا ولايزال يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا وقيل ان الله اوحى الى داود عليه السلام يا داود من صدقني في سريرته صدقته عند المخلوقين في علانيته واعلم ان الصدق عماد الامر وبه تمامه وفيه نظامه وهو ثاني درجة النبوة وهو قوله عز وجل فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والشهداء والصالحين والصادق هو الاسم اللازم من الصدق والصديق هو المبالغة منه وهو من تكرر منه الصدق فصار دابه وعادته

فرع ہے پس اصل اوسکی غفلت ہے اور فرع اسکی ریا اور سمعہ اور زینت کرنی اور بناوٹ کرنا اور مرتبہ کے قائم رکھنے کی محبت کرنی ہے لوگوں کے نزدیک اور فرمایا حضرت عیسے علیہ السلام نے حواریوں سے طمع قتل کرنے والی مُردوں کی ہے اور بعض سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک دن کسی دنیاوی چیز میں طمع کیا پس آواز دی مجھکو ایک آواز دینی والے نے اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص تحقیق خوب نہیں آزاد اللہ چاہنے والے کو جب وہ ہو پاتا اللہ کے پاس ہر چیز اور وہ چاہتا ہے یہ کہ جھکاوے اپنے دل کو بندوں کیطرف اور جان لے کہ تحقیق اللہ کے لیئے بندے ہیں جنپر پوشیدہ رہتی ہے طمع کرنے اُس شخص میں کہ وہ مالک ہے انکے لیئے اسچیز کا جسمیں وہ طمع کرتے ہیں یہانتک کہ ہوجاتی ہے برکت داخل ہونے والی اُنپر اسجگہہ سے کہ وہ نہیں طمع کرتے اور دیکھتے ہیں یہ کہ بتحقیق طمع کی حالت نقصان ہے انکے احوال میں اور یہہ بہت کم درجہ ہے درجوں میں سے عارفوں کے اہل توکل میں سے اور نہیں گذرتا کسی مرید کے دل پر کچھہ طمع میں سے اور وہ اسکو بساوے مگر اسلیئے کہ بہت دور ہے اللہ عزوجل سے جبکہ اوسنے طمع کی اپنے جیسے مخلوق میں حالانکہ وہ جانتا ہے کہ بتحقیق اسکا مولے اوسپر خبردار ہے پھر اوسکو نہیں روکتا خوف اوس طمع سے

فصل لیکن سچ بولنا پس اصل اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالیٰ کا اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھہ سچوں کے اور وہ مروی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بتحقیق آپنے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے بندہ سچ بولتا اور قصد کرتا سچ بولنے کا یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس صدیق اور ہمیشہ رہتا ہے وہ جھوٹ بولتا اور قصد کرتا جھوٹ بولنے کا یہانتک کہ وہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس جھوٹا اور بعض نے کہا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی داود علیہ السلام کیطرف اے داؤد جو مجھکو سچا جانے اپنے باطن میں تو میں اسکو سچا کرونگا پاس مخلوقات کے اوسکے ظاہر میں اور جان لے یہ کہ تحقیق صدق دین کے کام کا ستون ہے اور اسی سے اسکا پورا ہونا ہے اور اسی سے اسکا انتظام ہے اور وہ دوسرا درجہ ہے نبوت کا اور وہ فرمودہ ہے اللہ تعالے کا پس یہ لوگ ساتھہ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے انپر پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور صادق وہ نام لازم ہے صدق سے اور صدیق مبالغہ اس سے اور وہ شخص ہے جس سے بار بار ہو صدق یہانتک ہوجاوے اسکا طریقہ اور عادت اور خو

فصار الصدق غالبة فالصدق استواء السر
والعلانية فالصادق هو الذي صدق في اقواله
والصديق من صدق في اقواله وجميع افعاله
واحواله وقيل من اراد ان يكون الله معه
فليلزم الصدق فان الله مع الصادقين و
قال الجنيد الصادق ينقلب في اليوم اربعين
مرة والمرائي يثبت على حالة واحدة اربعين
سنة وقيل الصدق هو القول بالحق في مواطن
الهلكة وقيل الصدق موافقة السر النطق
وقيل الصدق منع الحرام من الشدق وقيل
الصدق الوفاء لله بالعمل وقال سهل بن
عبد الله لا يشم رائحة الصدق عبد داهن
نفسه او غيره وقال ابو سعيد القرشي
الصادق الذي يتهيأ ان يموت ولا يستحيي
من سره لو كشف قال الله تعالى فتمنوا الموت
ان كنتم صادقين وقيل الصدق صحة
التوحيد مع القصد وقيل حقيقة الصدق
ان تصدق في مواطن لا ينجيك منه الا الكذب
وقيل ثلثة لا تخطئ الصادق الحلاوة والهيبة
والملاحة وقال ذو النون الصدق سيف
الله ما وضع على شيء الا قطعه وقال سهل
بن عبد الله اول جناية الصديقين
حديثهم مع انفسهم وسئل فتح الموصلي عن
الصدق فادخل يده في كانون الحداد و
اخرج الحديدة وهي تشتعل نارا ووضعها
على كفه حتى بردت وقال هذا هو الصدق
وسئل الحارث المحاسبي عن علامة الصدق
فقال الصادق هو الذي لا يبالي لو خرج كل
قدر له في قلوب الخلق من اجل صلاح قلبه

پس ہو جاوے صدق اوسپر غالب پس اسکا سچ برابر ہوتا ہے پوشیدہ
اور ظاہر میں پس صادق وہ شخص ہے کہ سچ بولا اپنی باتوں میں اور
صدیق وہ شخص ہے جو سچ بولا اپنی باتوں میں اور اپنے سب افعال اور
احوال میں اور بعض نے کہا جو شخص چاہے یہ کہ ہو اللہ تعالے اسکے
ساتھ پس چاہیے کہ لازم پکڑے سچ کو کیونکہ تحقیق اللہ تعالے ساتھ
سچوں کے ہے اور کہا جنید نے سچ بولنے والا پھرتا ہے ایک دن میں
چالیس بار اور ریاکار ثابت رہتا ہے ایک ہی حالت پر چالیس سال
اور کہا گیا سچ وہ بولنا ہے سچ کا ہلاکت کی جگہوں میں اور بعض نے
کہا صدق موافق ہونا ہے باطن کا بولنے سے اور کہا گیا صدق روکنا
ہے حرام کا سونہہ سے اور کہا گیا صدق پورا کرنا ہے واسطے اللہ تعالے
کے عمل کو اور کہا سہل بن عبد اللہ نے نہیں سونگھتا بو صدق کی وہ
بندہ جو مداہنت کرے اپنے نفس سے یا اپنے غیر سے اور کہا ابو سعید
قرشی نے صادق وہ ہے جو تیار رہوا اپنے لیے مرنے کو اور نہ شرم کرے
اپنے بھید سے اگر ظاہر کیا جاوے۔ فرمایا اللہ تعالے نے پس
تم آرزو کرو موت کی اگر تم سچے ہو۔ اور بعض نے کہا صدق
توحید کا صحیح ہونا ہے ساتھ قصد کے۔ اور کہا گیا صدق یہ ہے کہ
تو سچ بولے ایسی جگہوں میں کہ نہ بچاوے تجھکو اس سے مگر جھوٹ
اور کہا گیا تین چیزیں نہیں خطا کرتیں صادق سے عبادت میں
لذت اور لوگوں میں اوسکی ہیبت اور تمکین کلام اور کہا
ذوالنون نے صدق اللہ کی تلوار ہے۔ نہیں رکھی جاتی کسی چیز
پر مگر اوسکو کاٹ دیتی ہے اور کہا سہل بن عبد اللہ نے صدیقوں
کا پہلا گناہ انکی بات کرنی ہے اپنے نفسوں کے ساتھ اور پوچھا گیا
فتح موصلی صدق سے پس اسنے داخل کیا اپنا ہاتھ لوہار کی بھٹی
میں اور نکالا لوہے کو حالانکہ وہ شعلہ مارتا تھا از روئے آگ کے
اور رکھا اوسکو اپنی ہتھیلی پر یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ اور کہا
یہی صدق ہے اور پوچھا گیا حارث محاسبی صدق کی علامت سے
پس کہا صادق وہ شخص ہے جو نہ پروا کرے اگر نکل جاوے ہر
ایک اسکا مرتبہ مخلوق کے دلوں سے بسبب اوسکے دل
کے اچھے ہونے کے

وَلَا يُحِبُّ اِطِّلَاعَ النَّاسِ عَلٰى مَا تَدَّلِلُ الَّذِيْنَ حَسَنِ عَمَلِهٖ وَلَا يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَى السَّيِّئِ مِنْ عَمَلِهٖ فَاِنَّ كَرَاهَتَهٗ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ يُحِبُّ الزِّيَادَةَ عِنْدَهُمْ وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ اَخْلَاقِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ الدَّائِمَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ الْفَرْضُ الْمُوَقَّتُ قِيْلَ مَا الْفَرْضُ الدَّائِمُ قَالَ الصِّدْقُ وَقِيْلَ اِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ بِالصِّدْقِ اَعْطَاكَ مِرْاٰةً تُبْصِرُ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

فقط

اور دوست رکھے لوگوں کے خبر پانے کو پہونچنے سے کہ ... اپنے نیک عمل میں سے اور نہ ... مکروہ رکھے ... برائی پر آپکے عمل میں سے کیونکہ تحقیق اوسکی کراہیت ... یہ دلیل ہے اسپر کہ تحقیق وہ دوست رکھتا ہے زیادہ مرتبہ لی اونکے پاس اور نہیں ہے یہ صدیقوں کے اخلاق میں سے اور کہا اونکے بعض نے جو شخص نہ ادا کرے دائمی فرض کو تو نہ قبول کیا جاویگا اس سے فرض وقت مقرر کا کسی نے کہا فرض دائمی کیا ہے کہا صدق اور بعض نے کہا جب تو طلب کرے اللہ کو صدق سے تو دیگا تجھکو ایک آئینہ جسمیں تو دیکھے ہر ایک چیز کو عجائب میں سے دنیا اور آخرت کے

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت مآب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب تصنیف لطیف فاضل کامل فقیہ بے بدل قامع بنیان شرک و بدعت رئیس الموحدین امام المسلمین مقبول بارگاہ ربانی محبوب سبحانی ولی کامل حضرت شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز علیہ الرحمۃ والغفران کی مع ترجمہ اردو مطبع صدیقی لاہور میں شیخ عبد الحی و عبد السلام تاجر کتب و مہتمم مطبع مذکور کے اہتمام سے بہت ہی صحت اور صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ سنہ ۱۳۲۳ ہجری میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص عام ہوئیں اللہ تعالے سب ہی مسلمانوں کو اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے

آمین

فقط

ولی کی کرامت حق ہے اور اسکا منکر گمراہ ہے

جناب حضرت پیر محبوب ربانی شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا موحد اور متبع سنت ہونا اُن کی اِن دونوں کتابوں غُنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب سے اظہر من الشمس ہے اُن کی یہہ دونوں کتابیں توحید باریتعالیٰ اور اتباع سنت نبوی سے ایسے ایسے عمدہ اور عجیبہ مضامین قرآن اور حدیث سے بھرے ہوئے ہیں کہ انکے برابر اور کوئی کتاب کم ہی تالیف ہوئی ہوگی۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے موافق اور مخالف کی اس میں کچھہ بھی رعایت نہیں کی جسکو قرآن اور حدیث کے مخالف پایا دہر دبایا ایسے قائل موحد بے ریا پابند سنت دنیا میں بہت ہی کم لوگ ہوئے ہونگے۔ اور یہی باعث ہے کہ جناب حضرت ممدوح کے ولی ہونے کا تو راقم بھی قائل ہے اُن کی ایک کرامت راقم کے دیکھنے میں بھی آئی ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی یہی کتاب غنیۃ الطالبین مترجم فارسی جب پہلے پہلے لاہور میں مطبوع ہوئی تو اوسکے کاتب مولوی غلام یٰسین ساکن لاہور حنفی المذہب نے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے مسلسل صفحات میں سے صفحہ ۱۴۶ سطر ۲ شروع لفظ قُبا تعدون سے پورے آٹھ ورق تک کا مضمون اس کتاب سے نکال دیا اور پھر جو دوبارہ دہلی میں مطبوع ہوئی ہے وہ حرف بحرف اور صفحہ بصفحہ مطبوعہ اول چھاپہ لاہور کی نقل ہے جسکو شبہ و شک ہو وہ مطبوعہ مذکور کی جلد اول کے صفحہ ۹۳ سطر ۲ لفظ خلق الخلائق سے لیکر صفحہ ۱۰۵ سطر ۴ لفظ انک فی حروف الہجا تک ملاحظہ کرلے اور نیز قلمی نسخوں میں دیکھہ لے مولوی غلام یٰسین صاحب کے کاتب کا جو منشا تھا کہ جس سے اونہوں نے یہ کارروائی کی تہی بالکل بیکار ہوگیا اور قابل ایک حرف لکہنے کے بھی نہ رہا کئی سال سے وہ بزرگ وفات پاگئے ہیں اللہ تعالیٰ انپر رحم کرے مؤلف کتاب غنیۃ الطالبین رحمۃ اللہ کی یہ ظاہر کرامت ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ جناب حضرت محبوب ربانی مؤلف کتاب ہذا کے معتقد تو کروڑہا آدمی ہیں۔ صد افسوس ہو کہ اُن کو اُن کی کتابوں سے نفرت ہے سو ہمارے خیال میں دعوےٰ ایسے لوگوں کا کہ ہم ان کے مرید ہیں محض غلط اور جہوٹا ہے اگر انکا سچا دعوےٰ ہوتا تو اونکی کتابوں پر عمل کرتے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے انپر عمل کرنے سے نہ رکتے

راقم شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور

منقول از غنیۃ الطالبین مطبوعہ مطبع صدیقی دفعہ اول

مختصر فہرست کارخانہ کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہوان

نام کتاب	قیمت
کتب لغات عربی و اردو	
از تصانیف سید نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم	
یہ قیمت تفسیر ترجمان کی بعد وضع کمیشن ہے	
ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد	
اول سورۂ بقرہ	عہ
ایضاً جلد دوسری سورۂ آل عمران و نساء	عہ
” جلد تیسری سورۂ مائدہ و انعام	عہ
” جلد چوتھی سورۂ اعراف و انفال و توبہ	عہ
” جلد پانچوین سورۂ یونس ہود و یوسف	عہ
” جلد چھٹی سورۂ رعد سی نحل تک	عہ
” جلد ساتوین سورۂ بنی اسرائیل سے مریم تک	عہ
” جلد آٹھوین سورۂ طٰہٰ و انبیاء و حج	عہ
” نوین سورۂ مؤمنین سے فرقان تک	عہ
” دسوین سورۂ شعراء سے عنکبوت تک	عہ
” گیارہوین سورۂ روم سے احزاب تک	عہ
” بارہوین سورۂ سبا سے ص تک	عہ
” تیرہوین سورۂ زمر سے شوریٰ تک	عہ
” چودہوین سورۂ زخرف سے طور تک	عہ
” پندرہوین سورۂ نجم سے سورۂ تحریم تک	عہ
” سولہوین پارہ تبارک و عم	عہ
تفسیر عزیزی پارۂ عم اردو	۱۴ر
تفسیر موضح القرآن ہفت منزل کامل جدید الطبع	[illegible]
تحفۃ الاسلام تفسیر سورۂ فاتحہ	۴ر
تذکیر الکل تفسیر چہار قل	۱۰ر
تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی	[illegible]

نام کتاب	قیمت
سبیکۃ الذہب الابریز فی مقاصد الکتاب العزیز	۸ر
اقتباس الانوار من کلام الغفار	۱۲ر
تیسیر القرآن فی لغات القرآن	۵ر
فضائل القرآن	۲ر
نجوم الفرقان کاغذ سفید	عہ
” کاغذ خاکی	۱۴ر
تفسیر مرادیہ کانپوری	۱۴ر
کتب حدیث با ترجمہ اردو	
سنن ابوداؤد مترجم اردو	
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری	
مع شرحین فتح الباری و قسطلانی ذیل الاصل	
شرح منتقی الاخبار پارہ اول	
ایضاً پارۂ دوم	
ایضاً پارہ سوم دو جلد مین	
ایضاً پارہ چہارم	
ایضاً پارہ پنجم	
صحیح مسلم شریف مترجم اردو	
جامع ترمذی مترجم اردو دہلی	
” ” ” نولکشور	
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک	
موطا امام محمد مترجم اردو	
سنن نسائی مترجم اردو	
ریاض الصالحین مترجم اردو	
تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول	
جلد پہلی	

نام کتاب	قیمت
تلخیص جلد دوسری	
” ” تیسری	
” جلد چوتھی	
” جلد پانچوین	
” جلد چھٹی	
بلوغ المرام مترجم اردو	
آیات اسد الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ	
مظاہر حق نولکشوری	
ظفر الجلیل شرح حصن حصین	
فقہ محمدیہ حصہ اول سے ساتوین حصہ تک	
فتح المغیث بفقہ الحدیث	۲ر
نجات المومنین مترجم اردو	
سعادت الدارین فی حقوق الوالدین	
درر البہیہ مترجم اردو	
مبنہات مترجم	
نصیحت نامہ عامہ	
بلاغ المبین حصہ اول ایضاً حصہ دوم	
تنویر العینین مترجم اردو	
ارشاد الانام فی فرضیۃ الجمعۃ فی کل مقام	
ستہ ضروریہ	۱۰ر
تعلیم الایمان تعلیم الصلوٰۃ تعلیم الصیام	
تعلیم الزکوٰۃ۔ تعلیم الحج	
حدیث ابن سلام مترجم اردو	۵ر
تفسیر سورۂ فاتحہ مترجم اردو از تصنیف	
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	

فہرست کتب از تصانیف نواب صدر الدین حسن خان صاحب تکمیل شدہ ٭ اسلام کی خوبیان اسلام کی نوائی